UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232779
UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست جلد سیوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	کتاب بیعون کا	۱۱۶	باب اشکارا کرنی نکاح کا اور بیان خطبہ	۲۲۴	باب فقط نذرون کا
ایضاً	باب کسب اور طلب کرنی روزی حلال کا	ایضاً	نکاح کا اور شرط نکاح کا	۲۳۶	کتاب قصاص کا
۱۴	باب نرمی کرنی کی معاملات مین	ایضاً	ف رسوم بدشادی کا	۲۴۸	باب دیتون کا
۱۶	باب خیار کا	۱۲۳	باب اون عورتونکا کہ حرام ہین بیاہ اور اسمین	۲۵۴	ف طبیب غیر ماہر پر ضمان آتا ہی اگر اوسکی
۱۸	باب سود کا		بڑا فائدہ ہی بیچ بیان اقسام انکیی عالمگیر سی		علاج سی کوئی مرجاوی
۲۶	باب اون بیعونکا کہ منع کیا گیا ہی اون سے	۱۴۱	باب متعلق پہلی باب کا	۲۵۵	باب بیچ بیان اون چیزونکی کہ نہین تا وان
۳۸	باب متعلق پہلی باب کا	۱۴۷	باب مہر کا		دیا جاتا ہی اون مین بسبب قصور کی
۴۱	باب بیع سلم اور گروی کا	ایضاً	ف بیچ مہر ازواج مطہرات و صاحبزادیون	۲۶۰	باب بیچ بیان قسامت کی
۴۳	باب احتکار کا		آنحضرت صلی اللہ علیہ و اہل بیتہ وسلم کی	۲۶۱	باب بیچ بیان قتل کرنی مرتدون اور اون
۴۵	باب مفلس کی اور مہلت دینی کا معاملہ مین	۱۵۱	باب ایما کا اور اسی مین اقسام اضافت صفون کی مین		لوگونکی کہ سعی کرتی ہین فساد کرنی مین
۵۳	باب شرکت اور وکالت کا	۱۵۵	باب باری مقرر کرنی کا بیویون کی	ایضاً	ف بڑا بیچ بیان مرتد اور کلمات کفر کی اور
۵۶	باب غصب اور عاریت کا	۱۵۸	باب صحبت و اختلاط کرنیکا بیویون مین اور حقوق بیوی کا		اسمین بیان ہی کفر و فضل کا اور اقسام سجدۂ تعظیم
۶۲	باب شفعہ کا	۱۷۰	باب خلع اور طلاق کا		کا اور کفر یونجنی والون سیتلا وغیرہ کا
۶۴	باب مساقات اور مزارعت کا	۱۷۸	باب تین طلاقون کا	۲۸۲	کتاب حدون کا
۶۷	باب اجارہ کا	۱۸۱	باب متعلق پہلی باب کا	۲۹۴	باب ہاتہہ کاٹنی چور کا
۷۰	باب آباد کرنی زمین خراب کا اور پانی پلانیکی حق کا	۱۸۳	باب لعان کا	۲۹۸	باب سفارش کرنی کا حدون مین
۷۵	باب بخششون کا	۱۹۳	باب عدت کا	۳۰۰	باب حد شراب کا
۷۸	باب متعلق پہلی باب کا	۱۹۷	ف سوگ کی بیان مین	۳۰۲	باب ادبیخر کا کہ دعا بد نیکجاوی اور کیرہ مارجاوے
۸۳	باب لقطہ کا	۲۰۰	باب استبرا کا	۳۰۴	باب تعزیر کا
۸۷	باب فرائض کا	۲۰۱	باب نفقون کا اور لونڈی غلام کی حقوق کا	۳۰۵	باب بیچ بیان خمر کی اور وعید پینی والی اوسکی
۹۷	باب وصیتون کا	۲۱۰	کتاب بالغ ہونی چھوٹے لڑکی کا اور پرورش کیا		اور اوسی مین بیان ہی اقسام نشہ کی چیزون کا
۱۰۰	کتاب نکاح کا	۲۱۳	کتاب آزاد کرنی بردی کا	۳۱۲	کتاب سرداری اور قضا کا
۱۰۳	ف قصہ بلعم بن بعورا	۲۱۶	باب آزاد کرنی غلام مشترک کا اور خرید کرنی قرابتی کا	۳۲۶	باب ادبیخر کا کہ حاکم نہیں لازم ہی آسانی کرنی
۱۰۶	باب دیکہنی مخطوبہ کو اور پردی اور ستر کا		اور آزاد کرنی کا بیماری کی حالت مین	۳۲۷	باب عمل کرنیکا قضا مین اور روزیکا قضا سی
۱۱۲	باب عدل کا کہ مین ہر پرواگی مانگنی کا عورت سے	۲۲۱	باب قسمون اور نذرونکا اور اسمین اقسام انکی مفصل مذکور ہین	۳۳۱	باب بیچ بیان رزق والیونکی اور ہدیون اونکی کی

۳۳۳	باب بیچ بیان قضیون اور گواہیونکی	۴۱۰	باب جزیہ کا اور اسمین تعداد ہی جزیہ کی	۴۷۴	باب ضیافت کا
۳۴۱	کتاب جہاد کا	۴۱۷	باب صلح کا	۴۸۱	باب متعلق پہلی باب کا
۳۶۱	باب طیاری اسباب جہاد کا	۴۲۳	باب بیچ نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سے	۴۸۳	باب پینی کی چیزون کا
۳۶۸	باب آداب سفر کا	۴۲۴	باب فئی کا	۴۸۸	باب تقبیح و تبیند کا
۳۶۹	ف قرور حضرت کے کچھ حقیقت نہین جب فرمانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	۴۲۸	باب قصہ فدک کا	۴۹۰	باب ڈھکنی باسنونکا
		۴۳۰	کتاب شکار اور جانورون بحر کی کا	۴۹۲	کتاب لباس کا
۳۷۶	باب لکھنے نامہ کا کفار کو اور بلانی اونکی طرف اسلام کے	۴۳۹	باب کتے کا	۵۱۰	باب چھاپ پہنی کا یعنی انگوٹھی وغیرہ
۳۸۱	ف منع ہی کہنا کلام الہی کا جگہہ اپنی کلام کے	۴۴۱	ف منع ہی جانورونکا ڈرانا	۵۱۶	باب پاپوش پہنی کا
۳۸۲	باب لڑنی کا جہاد مین	ایضاً	باب وہ چیز کا کہ حلال ہی کہانا اوسکا	۵۱۸	باب کنگھی کرنے کا
۳۸۸	باب حکم قیدیون کا		اور حرام ہی کہانا اوسکا	۵۳۴	ف صاف رکھنا صحن گہر کا
۳۹۶	باب بیچ بیان امن دینی کی کفار کو	۴۵۱	باب عقیقہ کا	ایضاً	باب تصویرون کا
۳۹۹	باب تقسیم کرنی غنیمتونکا اور خیانت کی سیکمال غنیمت مین	۴۵۴	کتاب کہانونکا	۵۳۷	ف حکم گڑیون کا

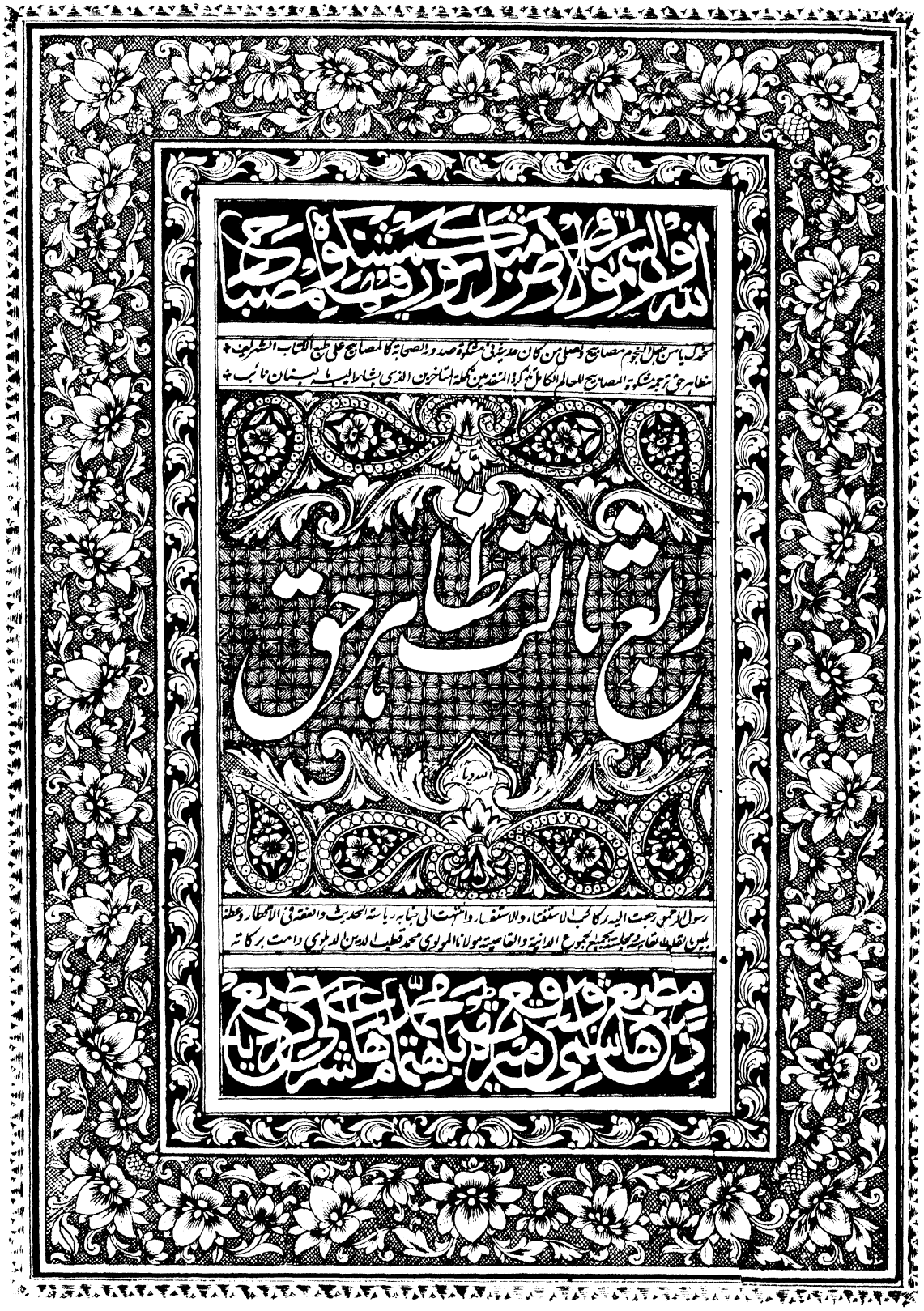

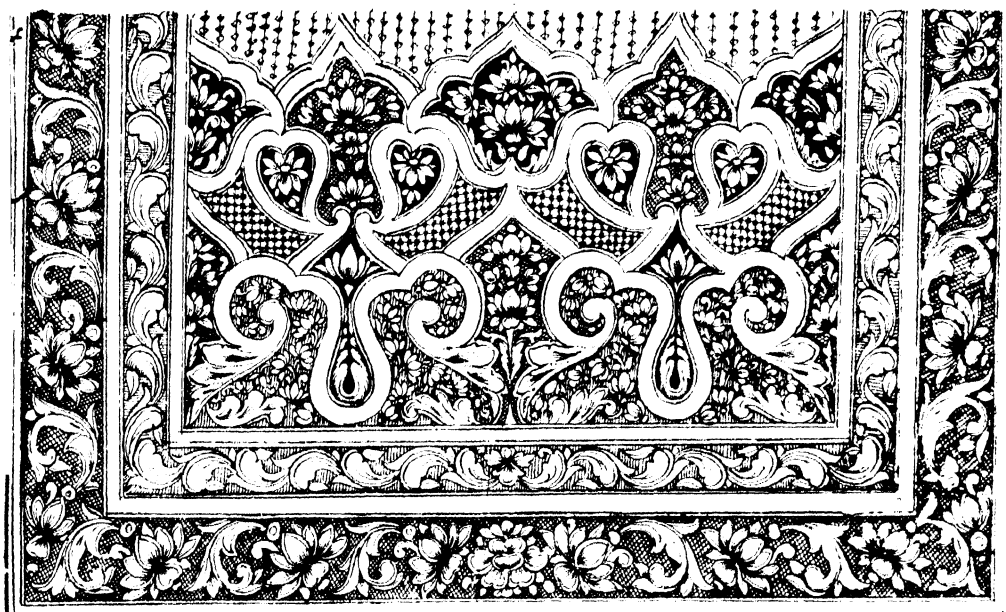

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کی **ف** اول مصنف نی ذکر کیی حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادات ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ
معاملات ہین اونمین سی ایک بیع ہی اور بیع کی معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بھی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین کہتی ہین مال کی بدلنی
کو ساتھ مال کی آپس کی رضامندی سی اور شرعیۃ بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی احل اللہ البیع وحرم الربوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی
ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہی کہ طرفین مین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتی
ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃ یا وکالۃ یا ولایۃ اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بی اجازت اور بی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ
نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مثالونکی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مقایضہ صرف مسلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہی کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کی اور بیع صرف
یہہ ہی کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلا روپیا بدلی روپی کی یا اشرفی بدلی روپی کی یا عکس اسکی اور سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلا غلہ مول لینا بوعدہ بدلہ روپونکی
اور بیع مطلق یہہ ہی کہ بیع کری ایک چیز کو مقابلہ نقد کی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحہ تولیت ودیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہی کہ خرید پر نفع رکھکر
بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور ودیعت یہہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہی جو آپسمین بایع مشتری راضی ہون اسمین
لحاظ پہلی ثمن کا نہین ہوتا ع در مختار یا مولانا

باب الکسب فی طلب الحلال

باب ہی بیچ بیان کسب کی اور طلب کرنی
روزی حلال کی **ف** کسب کی معنی ہین ڈہونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کی اور یہہ بیان کیا ہی کہ اچھا کسب کونسا ہی اور برا
کونسا ہی اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارۃ پہر زراعت پہر دستکاری اور کسب فرض بھی ہی اور مستحب بھی ہی اور مباح بھی اور حرام بھی
فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری کسب کرنیوالی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو فرض اوسکا اور مستحب ہی زیادہ اسی باب مین نہ کہ خبر گیری کرونگا بسبب اوسکی فقیرونکی

اور اقربا کی اور صباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کی اور حرام ہی اس نیت سے کسب کرنا کہ اس سے مال جمع کرونگا واسطے فخر و تکبر کے اگرچہ حلال ہو اور کسب کرنا ترک کرنا اپنی نفس پر و اپنی عیال پر بغیر اسراف و تنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو سوال کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہان تک مر گیا ماری ہوگی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہہ کہ کہلاوی اوسکو یا سفارش کردی ایسی سی کہ کہلاوی اوسکو ع ح ملتقی اور مولانا عبد العزیز نے فی بابا یہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی تفسیر مین یون لکہا ہے کہ بہتر ین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی مینی کا دلمین لاوی اور نیت اپنی خالص کہی اور بعد ازان تجارۃ ہی خصوصاً وہ تجارۃ کہ سبب لانی حاجت کی چیزون مسلمانونکی ہو ایک ملک سے دوسری ملک مین اور ایک شہر سی دوسرے شہرون مین پس اگر اس طرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانونکی اور حاجت روائی اونکی کری تجارۃ اوسکی حکم عبادۃ کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ دوسمین بہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورون کی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مہینہ اور ہوا ہی بعد ان تین کسبونکی اور کسب پیشہ مین چندان فضیلت نہین کہتی مگر ان کثیر تا کہ اوسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی یاد ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اور حرفی کہ تعلق ساتھ بقاء عالم کی رکہتی ہین مانند حجامی و سپیدارای و آبکانی انبیون آوردن چونی کی اور گچی اور تیل نکالنی کی تورروفی بیچنی اور سوت کاتنی اور سینی اور آٹا پیسنی کی یہہ کسب بہتر ہین اون کسبونسی کہ متضمن اعلی تکلف و تزین و تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند نساری و نقاشی و زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر بیچنی اور رنگریزی کی پس یہہ صنعتین ہین جو اپنی موقع پر ہون کچہہ کراہت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبونکی کہ اونمین ہو آلودگی نجاست کے یا مدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت کے پہر یا دین فروشی یا بہت جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند شاخ کشی و قصابی کی اور حجامت و دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی و مردہ شوئی اور کفن فروشی اور کنانی اور ناچنی اور نقالی اور دلالی اور جرہ بازی اور وکالت و اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرۃ تلاوۃ قرآن و تعلیم قرآن کی کہ یہہ سب مکروہ مین انتہی اور منعنی الطالبین لکہا ہی کہ حدیثونمین فضیلت کسب کی اور کسب کرنی دلیلکی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حرام اوسکی کہ ترک کرے کسب کو از راہ کسل کی اور بہیک مانگنا پہری لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور لیکن بسبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور بسبب اشتغال عمل دینی کی اور خلل پڑنیکی اذکار و عبادتمین کسب نکری تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقعہ خدمت کی خاصی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال نہ کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان کیسی اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقاف سے یا اور جگہ سی بہم پہنچہ سکتا ہی اوسکو بلا خلاف عبادت افضل ہی کسب کرنیسی اور اسیطرح تعلیم کرنی والی علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انکی اگر بقدر کفایت کہ مین کہتی ہون تو اونکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہی نہ کسب مین اور جو کوئی کسب نا اختیار کری تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سی اور یہ پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کے توکل خدا پر کری کہ رزاق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہری کسب کا رزق نہ جانی کہ یہ شرک خفی ہی اور تمام حلال و حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب صنعتمین مذکورمین پس یعنی مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کرنا رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سے صدقہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین بہوتا مال حرام بیچی اپنی یعنی بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر ہوڑا سا مال حرام حلال مین ملجاویگا تو سب شبہ ہو جائیگا اور اسیطرح سے مال و کسب شبہ سی بہی باز رہنا اولی اور اگر کوئی کسیکو کچہہ دی اور اوسچیز مین شبہہ ہو تو چاہی کہ اوسکو ساتھ حیلہ و نرمی کی پہیری اور اگر اوسکی پرہیز مین دینی والا آزردہ ہو تو نہ پہیری اور اسیطرح ہی حال تحقیق کرنی مشکوک کا اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری والا نہ کری اس لیے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہے اور تحقیق کرنا اوسکا موسع ہی و بہتا بی مرتکب حرام کا نہونا چاہی مگر یہہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ پہیرنی مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیری اور اوستی لیکی مضطر کو دیدی اور اگر آپ ہے مضطر ہو تو نہ کہا لیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام کہتا ہو اوسمین خرید و فروخت

نکری اور بغیر علم حرمت اور شبہ کی ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہے اور مزدوری کسب نامشروع کی بہی حرام ہی جیسی سوی کپڑا ریشمی یا زیور بنا دی مرد
کی لیی اور عقد نامشروع سی جو حاصل ہو حرام ہی جیسی بیچی غلہ محتکرہ اور تجارتون مین بہتر تجارۃ بزازی ہی اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور
مانند اسکی اور خرید و فروخت مین روپی شیشی تانبی کی اور کہوٹی مروج نکری اور اگر شیشی تانبی کی روپی ہاتہہ لگین تو کوئی مین ڈال دی اور معاملہ مین فریب
نکری اور قسم نہ کہا دی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنے اسباب کے جیسا کہ ہی اوس سے زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتہہ نہ بیچی
کہ لینی والا اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوے جیسی انگور بیچتی ہین شراب سازکی ہاتہہ اور ہتیار قضاق اور مانند اسکی ہاتہہ اور اسیطرح سی پیشون مین آمیزش
کہوٹ اور بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ماپ تول مین کمی نکری اور غبن نکری اور جانی کہ بسبب ایک
دانگ غیر کی جنت کی جانی سی رکا رہی گا اور مستحب ہے کہ تہوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووے جبکہ بقدر کفایت کی
حاصل ہو کار آخرت مین مشغول ہووے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدیہ
رواہ البخاری روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا کسی نی کوئی کہانا کبہی بہتر
اس سے کہ کہاوی کسب ہاتہہ اپنی کیسی اور تحقیق نبی اللہ کی داود علیہ السلام تہی کہاتی عمل ہاتون اپنی کیسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی کسب کرنا انبیاء
کی سنت ہی چنانچہ داود علیہ السلام اپنی ہاتہہ سی زرہ بنا کر بیچتی تہی پس تمہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داود علیہ السلام اپنی خلافت
مین تجسس کرتی تہی لوگونسی امر اپنا اور پوچہتی تہی اوس سے کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرت ہے داود کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نی ایک فرشتہ بہیجا
آدمی کی صورت مین اوس سے بہی اونہون نی یہی پوچہا اوسنی کہا کہ داود بہا شخص ہے مگر یہہ کہ کہاتا ہی وہ بیت المال مین سی پس دعا کی داود
علیہ السلام نی اپنی رب سے کہ بی پروا کردی مجکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتہہ مین مانند موم کی تہا پس زرہ
بناتی اور چار ہزار درہم کو بیچتی اور بعضون نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی اوسکو چہہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتی دو ہزار اپنی نفس پر
اور اپنی عیال پر اور چار ہزار للہ دیدیتی فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر اس لیی کہ اوسمین بڑی بڑی فائدہ
ہین کہ کسب کرنیوالیکو بہی نفع اوسکا پہنچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کی بچتا ہی
بری باتون اور لہو و لعب سے اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سے پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکی ذلت سوال سی اور محتاج
کسیکا نہین ہوتا ۱۲ ح ع ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا
وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا وقال یا ایہا
الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب
یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال سی مگر پاک
کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سے نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی رسولون
کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہی اعمال کرنی پس فرمایا ای رسولون کہاؤ رزقون حلال سی اور عمل کرو اچہی اور فرمایا ای مومنو کہاؤ کہانون
پاک و حلال سی جو کچہہ کہ دیا ہمنی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پر اکندہ اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون

تا ہنا اپنی طرف آسمان کی کہتا ہے ای رب میری ای رب میری یعنی بہہ دی بہہ دی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتہہ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانسی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی ف نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونی اوسکیکی نجاست حرمت سی خباب پاک اوسکیمین ایک نسبت ہی قابل اسکی ہی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی خباب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہین اور درازکرتا ہی سفر یعنی حج کی لمبی یا اور عبادات کی لمبی اور کہینچتا ہی مشقت کہ منطنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعای مسافر مقبول ہی حاصل یہہ کہ سب حال چہا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگو پر ایک زمانہ کہ نہین پرواکریگا آدمی ساتہہ وسچیز کی کہ لیویگا مال سی کہ آیا حلال سی لیا ہی یا حرام سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی تمیز نہین کریگا درمیان حلال وحرام کی **بیت** ہر چہ آمد بدہان شان خوردند ہر آنچہ آمد بزبان شان گفتند ح **وعن النُّعْمَانِ** بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال وحرام کی چیزین ہین مشتبہ نہین جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہہ کی چیزونسی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنی والونکی طعنی سی بچا اور جو پڑا شبہہ کی چیزونمین پڑیگا حرام مین مانند چرواہی کی کہ چراتا ہی گرد رونده کی قریب ہے کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطی ہر بادشاہ کی روندہی خبردار ہو کہ روندا اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کی تو درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کرنی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق واحوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حلال ظاہر ہی کہ ساتہہ نص کی حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی کہانیکی چیزین کہ منصوص نہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزونکو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہے کہ ساتہہ نص کی حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی حرف اور کی اور عورۃ اجنبیہ کی اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلونکی پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتے اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعضی لوگ جانتی ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہین انکو ساتہہ قوۃ دینی ایک کی دلیلو مین سے اور اسمین علما کی مذہب ہین صحیح تر تو یہہ ہے کہ نہ حکم کیا جاوی ساتہہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسیکی اور دوسرا مذہب یہہ ہے کہ اوسکو حرام ہونیکا دیوی اور مثال یہہ کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص نی ایک عورت سی نکاح کیا اور ایک اور عورۃ نی آکر کہا کہ مینی ان دونونکو دودہ پلایا ہی تو وہ عورۃ منکوحہ اس شخص کی حق مین مشتبہ ہی اولی یہہ ہے کہ اوسکو نکاح مین نہ رکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے

پرہیز کرنی اور مانند چرواہیکی ہے تشبیہ دے حرام چیزونکو ساتہہ روندکی کہ منع کیا گیا ہی آدمی کو نکی کہ نہیں روا واجب ہے پرہیز کرنا اوسی آور تشبیہ دی پڑینکو شبہاتمین ساتہہ چرانیکی گرد و رونکی یعنی چرواہیکو چاہیی کہ روندسی دور چراوی تا روندمین جا نورنہ جا پڑین لی وارگرد اور نزدیک اوسکی چراویگا تو احتمال ہی کہ روندمین جانور جا پڑینگے اسیطرح آدمی کو چاہیی شبہات سے دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان واسطی بیان کرنی تشبیہ کو رکی فرمایا خبردار ہو کہ ہر بادشاہ کی واسطے حمایت کے روندر وکتی ہی خبردار ہو کہ اللہ کی روندر وکتی ہی ہاخبردار ہو اسلام کی ظالم بادشاہونکی سلیمی کہ روندر وکنی درست نہیں اور روند اللہ کی حرام چیزین ہین جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنے مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہوا عذاب کا پہر ان حرام چیزونمین بعضی چیز ایسی ہی کہ بخشی نہیں جاتی وہ شرک ہی اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح نی اس پر بہین ایک جدول لکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورۃ پر کہ اوس سی بقا اوسکا ہووی سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورۃ سی گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت سے اوسمین مکروہاتمین پڑیگا اور مکروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضرور ہے مباح مکروہ حرام کفر اور جسوقت یکبارگی ہوتا ہی وہ نکلنا یعنی تارک ہونا اسے بسبب انکے وشک کفر کی تو پکڑتا ہی تمام بدن یعنی سلبہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کی کہ متوجہ ہو دل کیطرف اور روکے اوسکو مہنکے منہی شہوتین یہانتک کہ نہ مبادرت کری طرف شبہات کے اور اسحدیث مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہی غذا حلال پر اسلیی کہ اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دلکو اور دل کے صفائی سی تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچہی عمال صادر ہوتے ہین اور اوس سی یہہ خلاصہ ہے کلام بعضی محققین کا اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ اسحدیث مین بڑی بڑی قاعدی ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین یا کہتے انما الاعمال بالنیات اور دوسرے من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ مع ح ❊ **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث و مہر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث رواہ مسلم

اور روایت ہے رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا ملیدہی اور خرچی عورۃ زنا کار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہپچنی والیکی زبون ہی نفل کی یہہ مسلم نی **ف** دلیل پکڑی ہے اسکا امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد اور بعضی امامون نی جائز کہا ہی بیچنا کتی کا اور اجارہ دینا کتی کا اور اوسمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ یا غیر معلم اور اسحدیث کا جواب اونہون نے یہہ دیا ہی کی لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی حرمت کی اسلیی کہ اسی حدیث مین ہے و کسب الحجام خبیث با وجودیکہ وہ حرام نہین ہے بالاتفاق پس خبیث سے یہہ مراد ہے کی وہ طیب نہین ہی اور مکروہ ہی حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہپچنی والیکی زبون ہی یعنی مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہپچنی کی منع ہی کی تو حضرت کا ہیکو دینی ع **وعن** ابی مسعود الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب و مہر البغی و حلوان الکاہن متفق علیہ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی و خرچی عورۃ زانیہ کیسی و اجرت کاہن کیسی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** منع کیا مول کتی کیسی ہماری نزدیک یہہ محمول ہی اسپر کہ یہہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتونکی رانی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اوسی اوان یا مین حرام ہو گیا تہا پہر اجازت دیدی اوسی نفع لینی کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کی حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نے سا تہہ دینے چالیس درہمونکی اور حکم فرمایا بیچ مارانی کتی ریوڑ کی ساتہہ دینی دنبی کی اور کہا طیبی نے کہ جمہور اسپر ہین کہ نہیں درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت ہی اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابوحنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور رکہا ہی اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی

اوسچیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو گوئی خبر دینی پر مٹھائی یا کپڑا یا کہانا یا نقدی دیوی یہہ سب حرام ہی اور ان سبکو عربی مین حلوان کہتی ہین
اور حلوان کے معنی ہین شیرینی کی اسکو حلوان اسلیی کہتی ہین کہ دینا اوسکا اچہا لگتا ہی لینی والیکو جیسی شیرینی کہانی اچہی لگتی ہی اور بے رنج و مشقت حاصل
ہوتا ہے اور عراف نجومی بہی بیچ حکم کاہنونکی ہین اور اونکی پاس جانا اور خبر پوچہنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب
السحر والکہانۃ مین اوی گے انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح + **وعن** ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن
الکلب وکسب البغی ولعن اکل الربوا وموکلہ والواشمۃ والمستوشمۃ والمصور رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور لعنت کی سود کی لینی والیکو اور سود کی دینی والی
کو اور گودنیوالیکو اور گدوانی والیکو اور مصور کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مول خون کیسی یعنی خونکی بیچنی سی منع فرمایا اسلیی کہ وہ نجس ہے بیچنا اوسکا
درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرۃ حجام پر اس صورت مین ہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کی مول کا اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہو چکا اور
گودنا یہہ ہے کہ سوئی سی بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس نیلی یا سبز داغ ہو جاتی ہین اس سے اسلیی منع فرمایا کہ یہہ کام فاسقون اور بدجاہلون
کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق القراء مین لکہا ہی کہ مٹائی جاوین داغ گودی ہوئی ساتہہ کسی تدبیر کی پس اگر نہ مٹ سکین بغیر
زخم کرنیکی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور سے وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بناوی یا گاڑہی اور تصویر غیر
جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور گاڑہنی درست ہے اور خطابی نی لکہا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ ہوتی
ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوئی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسی تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی
کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون اور قالینون اور پردون
وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ۱۲ ع + **وعن** جابر انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وہو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر
والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتۃ فانہ تطلی بہا السفن
ویدہن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا وہو حرام ثم قال عند ذلک
قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح مکی کی اور حضرت تہی مکی مین یہہ کہ اللہ نی اور
رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتونکا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کی حال سی پس تحقیق
وہ ملی جاتی ہین ساتہہ اوسکی کشتیان اور چکنی کئی جاتی ہین ساتہہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز یہہ نفع اوٹہانا
ساتہہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہودونکو تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانورون کی پگلاتی چربی کو پہر بیچتی
اوسکو پہر کہاتی مول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجا کہ اوسکا بہی بیچنا درست نہین اور ضمان
یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا الخ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اوٹہانا یعنی
اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی یا کچہہ اور کام مین لاوی اور
اسیطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اونکی

نزدیک اور جمہور کی نزدیک نہین جائز نفع اوٹہانا ساتہہ مردار کی کسیطرح واسطی عام ہونی نہی کی سوائے چمڑی دباغت کیی گئی کی کہ خاص کیا گیا ہی اور جائز رکہا
ہی ابو حنیفہ نی اور علماء اونکی نی بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کردی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی نزدیک خصوصاً مسجد مین اور کہاتی
مول اوسکا یعنی حیلہ کرتی تہی کہ نہی چربی کی کہانیسی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تہی اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کی کہ
گویا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہنچی بسبب اوسکے حرام کو اور دلیل ہی اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوسچیز
کی ہوتا ہی ۱۲ ع ح **وعن** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْہِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْہَا
فَبَاعُوْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماری اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان
پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہو اونسی نام چربیکا اور بیچا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَہٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور بلا کیسی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ نہی بیچنی بلی کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت
نی تابعین مین سے نہین جائز رکہا اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ ظاہر اسحدیث کی ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَیْبَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَہْلَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ
کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتہہ دینی ایک صاع کی کہجورونسی اور حکم فرمایا اوسکی مالکون کو
یہہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عادت ہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیونسی کچہہ کسب
کرواتی ہین اور کہدیتی ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ نی کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اونسی
خوش ہوئی اور اونکی مالکونسی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سے ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچہہ کم لیا کرو اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال
ہی کسب حجام کا یعنی شاخ کش کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرۃ کا معالجہ پر
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچہہ کسب کرواوی اور اپنی لیی اوسمین سی کچہہ ٹہیرالی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش
کرنی حق والون اور دین والون سی ۱۲ ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ
اَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق بہترین اوسچیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہاری سی اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہاری سی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی
اور ایک روایت ابو داود اور دارمی کی مین یہہ ہے کہ بہترین اوسچیز کی کہ کہائی آدمی نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہے **ف**
اسلیے کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہہ کہ خوش
معلوم ہو اولاد کو کہانا تمہارا تو بہر حال کہانا درست ہی اسیطرح لکہا ہے علماء ہمارے نی اور طیبی نے لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہے جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز
ہون کسب سے نزدیک شافعی کی اور سوای شافعی کی اور علماء نی شرط نہین لگائی ہی یہہ ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْہُ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ
وَلَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَہْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام
پہر للہ دی اوس سے پہر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام مین سے اگر للہ دی تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین
سی یعنی اپنی نفس پر پہر برکت دیجاوی واسطی اوسکی اوس مال مین یعنی مال حرام مین سے جو خرچ کری برکت نہین ہوتی اوسمین اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی
بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا برائی کو ساتہہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہہ بہلائی کی
تحقیق پلید مال نہین دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہہ احمد نی اور اسیطرح شرح السنہ مین **ف** توشہ
اوسکا الخ اسلیے کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی وجہ حرام سی اور پہر مرگیا اور چہوڑ گیا وہ مال وارثونکی لیی تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک اسلیے
کہ اسکی سبب سے اور مرتکب گناہ کی ہوئی اور تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا الخ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہہ ہین کہ تصدق
کرنا مال حرام کو برائی ہی اور نہین دور کرتا اللہ تعالی بری اعمال کو ساتہہ برائیونکی بلکہ کہا ہی بعضی علماء ہماری نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام
اور امید رکہی ثواب کے کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینی والی کو معلوم ہو کہ یہہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیی تو وہ بہی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو
ساتہہ بہلائی کی یعنی ساتہہ للہ دینی کی مال حلال سی اسمین اشارہ ہی اس آیۃ پر ان الحسنات یذہبن السیئات اور یہہ سب جملی مقدمہ اور تمہید ہین اس
عبارت کی ان الخبیث الخ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ
مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگا ہی حرام کہانیسی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانیسی ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتہہ اوسکی نقل
کی یہہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانیسی پیدا ہوا ہے وہ بہشت مین نہین داخل ہونی کا
یعنے اول نجات پائی ہوونکی ساتہہ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونے کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد
یہہ ہے کہ نہین داخل ہونگی وہ بدن کہ اعتقاد کرتی ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر اور تہدید اور وعید شدید ہی اور جسوقت کہ توبہ کری یا مغفرت کیجاوے
اوسکی بغیر توبہ کی اور راضی کیی جاوین دشمن اوسکی یا پہنچی اوسکو شفاعت کسیکی پس وہ خارج ہی اس وعید سی ع **وعن** الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ
وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی حسن
بن علی رضہ سی کہ کہا یاد رکہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی بلا واسطہ یہہ حدیث چہوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور میل کر طرف
اوس چیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجکو اسواسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی
اور روایت کیا دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط **ف** مقصود یہہ ہے کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہہ ہین کہ جب پاوی تو اپنی
دل کو کہ شک کرنیوالا ہو ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سی تو چہوڑ اوسکو اور انتقال کر اوس چیز کیطرف کہ شک نرکہتا ہو اوسمین اسلیے کہ شک ہونا ایک
چیز مین علامت اوسکی باطل ہونیکی ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہہ قاعدہ ہے واسطی پہچاننی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کی
ولیکن یہہ متحقق نہین ہوتا مگر اچہی نفسونمین کہ جو آراستہ ہین ساتہہ تقوی اور عدالت کی ۱۲ ح **وعن** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ
وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ

وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ
آیا تو پوچہتا نیکی سی اور گناہ سی کہا مینی البتہ کہا راوی نی پس جمع کین حضرتؐ نی اونگلیان اپنی اور مارا ساتہہ اونگلیونکی سینی میریکو اور فرمایا فتوی پوچہہ
اپنی نفس یعنی ذاتسی فتوی پوچہہ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ چیز ہی کہ
چہپی دلمین اور شک تردد کری سینہ مین اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** آیا تو پوچہتا الخ یہہ دلیل ہی نبوۃ کی کہ حضرتؐ نی
بغیر اوسکی بیان کرنیکی از راہ مکاشفہ کی اوسکی دلکی بات بیان فرمادی اور اونگلیان حضرتؐ نی سینہ پر اشارہ کی لیی مارین کہ دل یہان ہی اس سے
فتوی پوچہہ اور تاکہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کی سمجہہ کامل کلام کی سمجہنی کے لیی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اپنی دلسی فتوی پوچہہ لے نیکی وہ ہے کہ جس سے خاطر
جمع رہی اور دل مین خلجان نہو کہ یہہ بری ہی اور گناہ وہ کہ دلمین تردد و خلجان رہی اوس سی اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ یہہ حق ہی پس اونکی کہنی پر عمل
نکر مثلا اگر دیکہی کسی کو کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہی پس لی اوس سی کچہہ بخوف اسکی کہ کہاوی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو مفتی اسلیی کہ فتوی اور
ہے اور تقوی اور اور یہہ حکم دلسی فتوی پوچہنی کا اچہی لوگونکی لیی ہی کہ جنکی دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ سی اور آراستہ ہین
ساتہہ تقوی کی اسلیی کہ اونکی قلوب اور نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سی والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی
مین امر خیر سی نفرت رکہتی ہین اور برائی سی رغبت اور جانا چاہیی کہ دلسی فتوی پوچہنا اوس صورت مین ہی کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض
ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کے اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر اقوال علما کی متعارض ہون
تو فتوی دلسی پوچہی اور اختیار کری اونکی قولونمین سے وہ قول کہ فتوی دی ساتہہ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام پکڑی اوسپر ع ح + **وعن**
عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا
لِمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عطیہ سعدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا بندہ متقیون یعنی
کامل متقیون کے درجہ کو یہانتک کہ چہوڑ دی ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اوسمین واسطی بچنی اوس چیز کی کہ اوسمین ہے قباحت نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف شرع مین متقی وہ ہی کہ بچاوی نفس اپنی کو اوس چیز کی کرنیسی کہ مستحق ہو بسبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چہوڑنیکی اور بعضون نے
کہا کہ تقوی کی تین مرتبی ہین ایک تو یہہ ہی کہ شرک سی بچی بسبب اوسکی بچتا ہی ہمیشگی عذاب سے چنانچہ اس آیت مین وہی مراد ہی الزمہم کلمۃ التقوی اور دوسرا
یہہ ہے کہ بچی ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سی بہی بعضون کے نزدیک یہہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیۃ مین یہی مراد ہی ولو ان اہل القری آمنوا واتقوا
اور تیسرا تقوی یہہ ہی کہ خوب احتیاط کری ہر امر مین اور بعضی مباح کو بہی ترک کری بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نرکہی لوگونسی انقطاع
کرکر رجوع اوسی کیطرف ہووے چنانچہ آیۃ التقوی اللہ حق تقاتہ مین یہی مراد ہی اور اس حدیث مین بہی یہی تقوی مراد ہی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ بندہ پورا
متقی نہین ہوتا جب تک کہ مباح چیزین نچہوڑی بخوف گرفتار ہونیکی حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین مثلا جس مرد کی بیوی نہووی تو پیٹ بہر کر نہ کہاوی اور خوشبو نہ
لگاوی بخوف غلبہ شہوت کے اور واقع ہونیکی حرام مین اور یہہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنیکی حرام اور مکروہات اور مشتبہات سی منقول ہی حضرت
عمر بن الخطاب سی کہ ہم ترک کرتی تہی حلال کے نو حصی دس حصونمین سے بخوف واقع ہونیکی حرام مین اور حضرت ابوبکر صدیق سی منقول ہی کہ کہا ترک
کرتی تہی ہم ستر باب مباح سی بخوف پڑنی کی حرام مین ح ع + **وعن** اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا
وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شراب کے مقدمہ مین دس شخصونکو شراب کے نچوڑنیوالی اور نچڑوانیوالیکو اور
پینی والیکو اور اوٹہانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹہائی گئی طرف اوسکی یعنی اوسنی حکم کیا کسیکو اوٹہا لانیکا اور پلانیوالیکو اور بیچنی والیکو اور اوسکی مول کہانیوالیکو اور
اوسکی مول لینی والیکو یعنی پینی والیکی لیی یا تجارت کے لیی بطریق وکالت یا ولایت کے مول لی یا سوای انکیکی اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطی اوسکی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** نچوڑنیوالیکو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑی شراب بنانی کی لیی خواہ اپنی لیی نچوڑی خواہ اور کے لیی اور اسیطرح نچڑوانیوالا خواہ اپنی
لیی نچڑواوے خواہ اور کے لیی اور بیچنی والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچی نچوڑنیوالیکی ہاتہہ اور جو کچہہ کہ لیوی اوس سے یعنی مول اوسکا پس وہ لایق ترہین ساتہہ
لعنت کے ع + **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربہا وساقیہا وبائعہا
ومبتاعہا وعاصرہا ومعتصرہا وحاملہا والمحمولۃ الیہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ نی شراب کو اور اوسکی پینی والیکو اور اوسکی پلانیوالیکو
اور اوسکی بیچنی والیکو اور اوسکی خریدنیوالیکو اور اوسکی نچوڑنیوالیکو اور نچڑوانیوالیکو اور اوسکی اوٹہانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹہائی گئی طرف اوسکی نقل
کے یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** لعنت کے شرابکو اسلیی کہ ام الخبائث ہی اور احتمال یہہ ہی کہ مراد شراب سی شراب کا مول کہانیوالا ہو ع
وعن محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنہاہ فلم یزل یستاذنہ حتی
قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک رواہ مالک والترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی محیصہ سی کہ تحقیق اوسنی پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والیکی پس منع کیا حضرت نی اوسکو
پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سی یہان تک کہ فرمایا کہلا اوسکو اپنی اونٹ کو اور کہلا اوسکو اپنی بردی کو نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ نی **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والیکی کہ کہانا اوسکا حلال ہی یا نہین پس حضرت نی اونکو منع کیا پہر وہ
اذن مانگتی رہی بامید اسکی کہ حضرت اوسکی کہانیکا حکم دین اسلیی کہ اکثر صحابہ کی ہان غلام بہت تہی اور بعضی انمین سینگی بہی کہینچتی تہی اور صحابہ انکی
کمائی کہایا کرتی تہی وہ جانتی تہی اسکو بہت اچہی کمائی پس جب حضرت نی اس سی منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ
مین یہانتک کہ حضرت نی فرمایا کہ اوسکی گہانس وانس لیکر اپنی اونٹ کو کہلاوی اور لونڈی غلام کو کہلا ازبسکہ یہہ کمائی خون کہینچنے کی تہی حضرت
نے کہانا اوسکا اشراف کی لیی مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلامونکی لیی اجازت دی اسلیی کہ وہ شرف ایسا نہین
رکہتی کہ منافی ہو اوس شرف کی دنارۃ اس کسب کے بخلاف حر کی پس یہہ نہی تنزیہی ہی والا مولی کو یہہ نہین پہنچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کہلاوی
حاصل یہہ کہ کہانا اسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ع + **وعن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وکسب
الزمارۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتی کی مول سی اور کمائی گانیوالیونکی سی نقل کی
یہہ شرح السنۃ مین **ف** اور بعضون نے کہا کہ مراد زمارہ سے عورۃ زانیہ خوبصورت ہی اور بعضون نے کہا کہ لفظ زمارہ زمر سی بمعنے اشارہ کے ساتہہ چشم وابرو کی کہ زانیات مردونکو ساتہہ
اشارہ چشم ابرو کی فریفتہ کر لیتی ہین ح + **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا القینات
ولا تشتروہن ولا تعلموہن وثمنہن حرام وفی مثل ہذا انزلت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعلی بن یزید الراوی یضعف فی الحدیث
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیون گانیوالیون کو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکہلاؤ لونڈیون کو گانا اور مول اونکا

حرام ہی اور بیچ مانند اسکیکی یعنی خریدنیکی واسطی گانیکی نازل کی گئی ہی یہہ آیت اور بعضی آدمیونمین سے وہ ہین کہ مول لیتی ہین کہیل کی بات نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** مول اونکا حرام ہی کہا
بعضون نی کہ نہین صحیح ہی بیچنا لونڈیون گانیوالیونکا بموجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کی نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکی تاویل کی
گئی ہی کہ لینا مول کا اونپر حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اسلیی کہ وسیلہ حرام کا ہی نہ اسلیی کہ بیچنا غیر صحیح ہی اور کہیل کی بات یعنی گانا اور
آوازین حرام کہ باز رکہین ذکر اللہ سی پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جہوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹہٹی کی باتین اور سیکہنا موسیقی کا اور مانند
انکیکی یعنی کلام فضول اور اوتری یہہ آیت نضر بن حارث کی حقمین کہ وہ خریدتا تہا گانیوالی لونڈیان تا کہ گمراہ کری لوگونکو اللہ کی راہ سی اور بعضون
نی کہا کہ نضر بن حارث کی حق مین اوتری کہ اوسنی کتابین عجمیونکی لی تہین اور اونکی کہانیان قریش کی آگی بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتی ہین
تمہاری آگی قصی عاد و ثمود کی اور مین بیان کرتا ہون تمہاری آگی قصی رستم اور اسفندیار کی اور بادشاہون کی ؛ ع ؛ **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ**
جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی نہی عن اکل الہر بیچ باب ما یحل
اکلہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی طلب کرنا کمائی حلال
کا فرض ہی لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز و روزہ اور سوای انکیکی اول درجہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی فرض اوسپر
ہی کہ محتاج ہو اوسکا اپنی نفس کی لیی یا اونکی لیی کہ جنکا نفقہ اسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یقینی ہی تا کہ شامل ہو مشتبہ کو بہی اسلیی کہ حدیثون سے
معلوم ہوتا ہی کہ احتراز کرنا مشتبہ سی احتیاط ہی نہ فرض پہر ساتہہ اس فرضیت کی نہین خطاب کیا جاتا ہی ہر شخص بذاتہ اسلیی کہ بہت لوگ ایسی ہین کہ اونکا
نفقہ اور پر واجب ہوتا ہی ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ وَإِنَّهُمْ**
إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ پوچہی گئی مزدوری لکہنی قرآن
کیسی پس فرمایا کچہہ مضائقہ نہین سوا اسکی نہین کہ وہ نقش کہینچنی والی ہین اور تحقیق وہ نہین کہاتی مگر اپنی ہاتونکی کام سی نقل کی یہہ رزین نے **ف**
گویا پوچہنی والی نی بعید جانا تہا اسپر مزدوری لینی کو پس حضرت عباس نی جواب دیا کہ کاتب لفظونکی صورتون کی نقش کہینچتی ہین اور محنت کرتی ہین اور مزدوری
لیتے ہین اپنی کام کی قطع نظر اس سی کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ؛ ع **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ**
عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہی فرمایا کام کرنا
آدمی کا اپنی ہاتہہ سی اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کی یہہ احمد نی **ف** اپنی ہاتہہ سی یعنی افضل کسب وہ ہی کہ ہاتہہ سی کیا جاتا ہی جیسی زراعت اور کتابت
وغیر ذلک اور جو بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتہہ سی کسب نہ کری تو تجارت کری کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہہ بہی کسب طیب ہے ح ع
وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهُ فَقِيلَ لَهُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی بکر بن ابی مریم تابعی سی کہ کہا تہی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تہی دودہ یعنی مقدام کی گہر کی جانورونکا اور قبض کرتا تہا

مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطی مقدام کی سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سنا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگونپر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی لوگون
نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے سامنی دودہ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حالانکہ دودہ واسطی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطی صرف کرنیکی
دوستون اور متعلقہ نپر ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کی نہین اونہون نی کہا کہ اسکا کچہہ مضائقہ نہین
اسلیی کہ اسمین کچہہ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مینی حضرت سے سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگونپر ایک زمانہ آویگا کہ اسمین نہین
نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیی کہ اوس زمانی کی لوگونپر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگی اہل کمال کی اور قدر کرینگی مال
دارونکی کہتی تہی صحابہ رض کہ تجارۃ کرو اور کسب کرو اسلیی کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہاویگا ح ع
وعن نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ
أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّبَ
اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین سامان درست کرتا یعنی
بہیجتا اپنی وکیلونکو ساتہہ مال و اسباب تجارۃ کی طرف شام کی اور طرف مصر کی پہر سامان درست کیا مینی طرف عراق کی پس آیا مین ام المومنین عائشہ کی
پاس پس کہا مینی اونکو ای ام المومنین سامان لیجاتا تہا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کی
پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیون چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق مینی سنا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ ایک سبب کردی اللہ واسطی کسیکی تم مین سی روزیکا ایک طرح پس نہ چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطے
اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** ایک سبب کردی الخ یعنی مثلا کہین مال تجارت کا بہیجتا ہی اور اوسکی نفع
سی رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑی نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اوسکو
چہوڑدی حاصل یہہ کہ بلا سبب نہ چہوڑی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچی امر مباح سی خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت
اوسکی اور نہ عدول کری اوس سی طرف غیر اوسکی مگر بسبب کسی عذر قوی کی ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ
الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ
قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي
أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہا واسطی ابوبکر صدیق رض کی ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہہ مال کہ مقرر تہا اوسکی ذمہ اوسکی کمائی مین سی جیسیکہ معمول
ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچہہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہی ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سی پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کہایا اوسمین سے ابوبکر نی
پہر کہا واسطی اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہہ پس کہا ابوبکر نی کیا ہی یہہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کی بتاتا واسطی ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت
کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہسی وہ یعنے اب پس دی مجکو بدلی اوس خبر بتانیکی یعنی یہہ چیز پس
یہہ وہ چیز ہی کہ کہائی تمنی اسمین سی کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابوبکر نی ہاتہہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قی کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین
تہی یعنی از راہ ورع کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے ازبسکہ حرمت اوسمین مغلظہ تہی بسبب اسکے کہ جمع ہوئی تہی کہانۃ اور فریب خوب طرح نکالا

اوسکو اور اس سے یہہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہی اوسکو یہہ کہ قی کری جو
کچہہ کہ کہایا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہہ ہی کہ نہ لیوے تو کچہہ کسی سے
یہانتک کہ نہایت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حال مین والا پہیر دی اوسکو ۱۲ ع + **وعن** اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رضی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگونکی ساتہہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہہ مال حرام کی **وعن** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّہٗ قَالَ
شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَہٗ قَالَ لِلَّذِیْ سَقَاہُ مِنْ اَیْنَ لَکَ ھٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَۃِ
وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْنِیْ مِنْ اَلْبَانِھَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ فَاَسْقَاہُ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر رضہ کا یہہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رضہ نی دودہ اور اچہا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا
تہا اوسنی کہانسی ہاتہہ لگا تجکو یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپائی
تہی یعنی اونٹ بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کیسی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہ لوگونکو پس دوہا اونہون نی میری لیی دودہ اونکی سی پس ڈال لیا مینی اوسکو
بیچ مشک اپنی کی اور یہہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا یعنی مونہہ مین پہر قی کی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین **ف** کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہی اور تہی بیچ اصل سماع ہماری کی لکہی ہوئی حاشیہ مین اور صواب حذف اسکا
ہی انتہی اسلیی کہ کتاب الزکوۃ مین یہہ حدیث لکہی جا چکی ہی ساتہہ اختلاف ایک دو لفظون کی پس جن نسخون مین یہہ نہین ہی تو پہلی حدیث کی بعد لکہا
ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہی اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہی ۱۲ ع ح + **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی ثَوْبًا بِعَشَرَۃِ
دَرَاھِمَ وَفِیْہِ دِرْھَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ صَلٰوۃً مَا دَامَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ یَکُنِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلاً اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہہ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالی
واسطی اوسکی نماز جب تک کہ ہووے کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونون انگلیان اپنی یعنی شہادت کے اپنی کانونمین اور کہا بہرے ہو جیو دونون کان اگر
نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** نہین قبول کرتا
یعنی اوسکی نماز لایق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہی مانند نماز کی زمین غصب کے مین اور اخیر عبارت کی یہہ معنی ہین کہ مینی اپنی
کانونسی یہہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنی ہو تو بہری ہون میری کان یعنی مقرر سنی ہی ۱۲ ع + **باب المساھلۃ فی المعاملۃ**
باب ہی بیچ بیان نرمی کرنی کے معاملات مین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی جابر سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ تقاضا کرتا ہی نقل
کی یہہ بخاری نی **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ
لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَ
اُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ عَنْ عُقْبَۃَ

ابْنِ عَامِرٍ وَاَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰہُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ

اور روایت سے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تہا پیج اون لوگونکی کہ تہی پہلی مسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض کری روح اوسکی پس کہا کیا اوسنی اوسکی آیا کیا تو نی کچہہ عمل نیک کہا نہیں جانتا مین یعنی نہیں یاد آتا اپنی مین کی کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا اوسکی اوسکی سوچ کہا نہیں جانتا مین کچہہ سوالی اوسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تہا لوگونسی دنیا مین اور احسان کرتا تہا مین اونپر وقت تقاضی کی یعنی وقت مانگنی مول اور غیرہ کے پس مہلت دیتا تہا مین غنی کو اور معاف کرتا تہا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچہہ اوسمین سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین اوسکی ہی عقبۃ بن عامر اور ابی مسعود انصاری یعنی معنی دونون روایتونکی ایک ہی ہین اور لفظونمین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجہی زیادہ لایق ہون سابہہ اوسکی یعنی ساتہہ معاف کرنیکی اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میری بندیسی **ف** آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل ع یا کوئی تابعدار اور ہمارا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ع ہی ارواح قبض کرتی ہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ اور پہر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیلیتی ہین ارواح کو اونسی وحقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیسیکہ اس آیت مین فرمایا اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی فرمایا یا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سوال اوسکی روح قبض کرنیکی پہلی کیا جیسا کہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہے اور مظہر نی کہا کہ یہہ سوال قبر مین کیا طیبی نے کہا کہ احتمال یہہ ہے کہ قیامت کو ہو اور احدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ع ع **وعن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کہانیسی بیچنی مین کہ بیچنی مین اسلیئی بہت تحقیق قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہی پہر کبو دیتی ہی برکت کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ بہت قسم کہانیسی بالفعل بکری خوب ہوتے ہی لیکن انجام کار مین باعث کہونے برکت و خیر کے ہوتی ہی اسلیئی کہ جسکو عادت ہو بہت قسم کہانیکی اوسسے جہوٹے قسم بہی صادر ہو جائیگی ع ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مَمْحَقَۃٌ لِلْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تہی قسم سبب سے رواج کے واسطی اسباب کے اور سبب سے مٹنی برکت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسم یعنی کثرۃ قسم کی یا جہوٹی قسم اور سبب ہی مٹنی برکت کے کہ کمائی مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونیمال کی یا بسبب خرچ کرنیکی ایسی جگہہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہوا اور نہ آخرۃ مین ثواب ع ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ہُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہین کرنیکا اور نہ دیکہیگا اونکی طرف یعنی بنظر رحمت وعنایت کی نہین دیکہیگا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہونسی اور واسطی اونکی عذاب ہی درد دینی والا کہا ابوذر نی محروم ہوئے خیری اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو پانچے دراز کرنیوالا دوسرا احسان کرنی والا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تیسرا رواج دینی والا اسباب کا ساتہہ جہوٹی قسم کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانچی دراز کرنیوالا یعنی تہونی نیچی از راہ تکبر کی اور اسمین داخل ہی دامن دراز کرنیوالا اور جو دی کر احسان جتاتا ہی ثواب سی محروم رہتا ہی اور جو رواج دینی والا اخر مسئلا ایک چیز لی تہی نی روپی کو اور مول لینی والیسی جہوٹی قسم کہا کر کہا کہ قسم خدا کی یہہ چیز سو روپی کو مینی لی ہی تا وہ جانی کہ یہہ اتنی کی مالیت ہی یا زیادہ کی ع ع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتہہ نبیون اور صدیقون اور شہدا کی ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی

ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنی کہونچنی اور اجارہ مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہی پہر عطاری اور ساتہہ نبیون الخ یعنی جو سوداگر کہ متصف ساتہہ ان دو صفتون ذکر کی گئی کی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتہہ تمام صفتون کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت مین ہو ساتہہ نبیون کی بسبب اطاعت اونکی کی اور ساتہہ صدیقون کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکی کی اور ساتہہ شہیدونکی بسبب شہادت اونکی کی اور صدق و امانت اوسکی کی ۱۲ ع

وعن قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قیس بن ابی غرزہ سی کہ کہا تہی ہم یعنی گروہ تجار کی نام رکہی جاتی تہی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذری ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکہا ہمارا ساتہہ ایک نام کی کہ وہ بہتر ہی پہلی نام سے پس فرمایا ای معشر تجار یعنی گروہ سوداگرونکی تحقیق بیع حاضر ہوتا ہی اوسکو بی فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شرا کی اکثر باتین بی فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمین یا جہوٹی قسم پیش آجاتی ہین پس ملاؤ بیع کو ساتہہ صدقہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہی بمعنی دلال کی پس پہلی سوداگرونکو سمسار کہتی تہی حضرت نی اس سے بہتر نام رکہا تجار یہ نام بہتر اسلیی ہی کہ اللہ تعالی نی ذکر کیا ہی تجارت کا قرآن مین بر سبیل مدح کی لئی جا ایک تو اس آیہ مین ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارۃ عن تراض اور تیسری تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتہہ صدقہ کی یعنی کچہہ للہ بہی دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا اسلیی کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کی ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب رب کو ۱۲ ع

وعن عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کیی جاوینگی دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگون سی تجارت مین یا عبادۃ اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین براسی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی

باب الخیار

باب ہے بیچ بیان خیار کی **ف** خیار اسم ہی اختیار سی اور معنی اوسکی ہین دو امرونمین سی اچہا امر طلب کرنا یا جائز رکہنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابونمین معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انمین ہین مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہی کہ اوسکو خیار مجلس کہتی ہین وہ یہہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتہہ ہونی ایجاب و قبول کی ہر ایک بایع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جب تک کہ مجلس مین بیٹہی ہین اور جب اوٹہی اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی عالم قائل ہین اسکی اور امام ابو حنیفہ اور اور بعضی عالم نہین قائل اسکی اور کہتی ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتی ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہی اور زیادہ اس سی نہین ۱۲ ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ

کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ
مِنْ بَيْعِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا
اَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بدل اَوْ يَخْتَارَا ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا اور مول
لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی لگگا ثابت رکہی بیع کو فسخ کری جبتک کہ جدی ہون یعنی جب ایک مجلس سے
اوٹہہ کہڑی رہین گی اور جدا ہونگی اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہی مجہی چا ہونگا رکہونگا اوسیکو اور چا ہونگا
نہ رکہونگا تو اوسمین باوجود جدا ہونیکے اختیار باقی رہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ جسوقت خرید و فروخت
کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہوون یا ہون بیع اونکی بشرط خیار کی پس جسوقت کہ
ہوگی بیع اونکی بشرط خیار کی پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ بائع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی
ہون مگر یہہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرین گی اختیار کی جسیکا اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونی کی بہی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت
بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطی صاحب اپنے کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا مینی کہنا تیرا یہہ عبارت
بدلی اور بخیار کی واقع ہوئی ہی ف ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا خیار مجلس کا ہی ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کی وہ کہتی
ہین کہ مراد جدا ہونیسی جدا ہونا از روی قول کی ہی یعنی جبتک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتی ہین جابین
لین اور چا ہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نی کہا بیچا مینی اور دوسری نی کہا لیا مینی خیار نرہا اور سند اونکی
یہہ آیت ہی و ان لیس للانسان الا ما سعی یعنی نہین مراد جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتہہ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ع و
عن حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا
وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بائع اور مشتری ساتہہ خیار کی ہین جبتک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکی اور بیان
کری عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونون کی بیچ معاملہ بیچنی کہوچنی اونکی اور اگر چہپا عیب اور جہوٹ بولی دونو کیجاتی ہے
برکت اونکی بیچنی کہوچنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی و عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ
فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جسوقت کہ بیع کریو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہی علمانی بیچ مقصود کی اس قول سی کسنی کہہ لکہا ہی اور کسنی کہہ چنانچہ شروح
مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نی یہہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہہ بات تا آگاہ کری
لینے والی کو کہ مجہی واقفیت نہین ہی بیع مین چاہیی کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوی تو اور لوگ وسوقت مین دین دار و خیر خواہ خلائق کی تہی دوست
رکہتی تہی مسلمان بہائیون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیی خصوصاً وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سی وہ خیر خواہی اسکی ملحوظ رکہی گا
طیبے نی اسی قول کو پسند کیا ہی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ

وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا مختار ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئی تو نرہا خیار دونونکو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار رہتا ہی اور روا نہین یعنی ورع مین بایع یا مشتری کو یہہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹہہ کہڑا رہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو یعنی فسخ کرنی بیع کو نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہووین بایع اور مشتری آپسمین مگر رضا سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی جب تک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہون ساتہہ دینی مول کی اور قبض کرنی مبیع کی جب تک کہ جدا نہون والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین یا مراد یہہ ہی کہ بایع اور مشتری مین سی جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ مشورہ کری اپنی صاحب سے کہ آیا تجکو رغبت ہی مبیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین یہہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی معنون مین اور یہہ نہی تنزیہی ہی اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کی ۔ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچہی بیچنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح غریب ہی

بَابُ الرِّبٰوا

باب ہی بیچ بیان سود کی **ف** سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی ۔ ح **مسئلہ** ربوا حرام ہی بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر حرمت اوسکیکا کافر ہی **مسئلہ** ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی نقد کو ساتہہ وعدیکی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تہوڑیکو بدلی بہت کے بیچنا پہر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر عبارت ہی کیل سی یا وزن سی کہ معیار شرعی یہی کیل ہی یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہوگی ساتہہ عرف لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتہہ عرف لوگون کی پس بیچنا گیہونکا بدلی گیہونکی ساتہہ وزن کی جائز نہ ہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندیکا ساتہہ جنس اپنی کی ساتہہ کیل کی اگرچہ برابر ہون اسلیی کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتہہ عرف لوگونکی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا براسی قول کی جائز رکہا ہی قرض لینا نقود مسکوکہ کا ساتہہ کنتی کی اور بیچنا آٹیکا ساتہہ وزن کے اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگونکی دیا ہی مطلقاً کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا نسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون یا چنی بدلی چنونکی یا چونہ عوض چونیکی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونون حرام ہین کہ دونون چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتہہ ایک کیل کے بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتہہ ایک ترازو اور بٹون کی اور سونا اور چاندی ساتہہ ایک ترازو اور بٹون کی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور ٹکڑی گزی کیکو ساتہہ ٹکڑی گزی ہی کی یا گہوڑی کو عوض گہوڑیکی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کہ

یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بہی حلال ہوگا اور نسیہ بہی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہیکی بیچی تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہیکی بالعکس اسکے بیچی یہان بہی دونون چیزین نہین ہین اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونیکی دہین اور ترازو اور بٹ لوہیکی اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض جو کی بیچی کہ کیل گیہون کا اور ہی اور کیل جو نیکا اور + الابد + در مختار + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن جابر** قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء رواہ مسلم روایت ہی جابر سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیاج لینی والیکو اور دینی والیکو اور لکہنی والیکو اور گواہ ہونکو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے لکہنی والی وغیرہ کو لعنت کے بسبب ذکر کرنی اونکی امر ناشروع پر اور اس سی صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی مسک لکہنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا **ع وعن عبادۃ بن الصامت** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید رواہ مسلم اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا چاوی سونا بدلی سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہون کی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کے در حالیکہ مانند ہون ساتہہ ساتہہ کی یعنی برابر ہون مقدار مین جیسا کہ تاکید وبیان کی لیی کہا کہ برابر ہون ساتہہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف ہون یہہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اسی مجلس مین بہلی جدا ہونیکی بایع اور مشتری مول کو اور اوسچیز کو قبض کر لین یہہ نہین درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور ایک چیز نقد اور احدیث مین جہہ چیزونکی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون جو کہجور نمک اور سوای انکی اور چیزونکو مانند لوہی اور چونی اور اقسام دانونکی علمانی انہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتہہ اختلاف اس سبب سی ہی کہ علت ربوا کی چہہ چیزونمین کیا ہی امام مالک نی علت ربوا کی ان چہہ چیزونمین یہہ سمجہی ہی کہ ثمنیت سونی چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمین ہی پس جسمین قوت مدخر تحقق ہوگا یا ثمنیت ہوگی وسمین ربوا حرام ہی پس اونکی نزدیک ترکاری اور میوہ اور کہانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوسکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزونمین اونکی نزدیک ترکاری اور میوی اور ادویات مین ربوا جاری نہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس مین نا درست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اثر دہات اور چونا اور مانند انکی مین انکی نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونی کی لینا دینا درست ہی اسیطرح سی لوہا تانبا سیسہ پہر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر پہر دینا درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن ہی پہر علت ربوا کی سونی چاندی مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز مین مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی چار چیزون مین علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہی اوسمین تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہی پس اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اوسکی جاری ہوا اور گیہون جو کہجور نمک یہہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہ ہون پس بیع درست ہوگی ان چیزون کی در وقتیکہ ہم جنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا سی سونے

کو سونیکی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی اور چاندی کو چاندیکی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی کمتی بڑہتی وزن درست نہین اور چار چیزون کے باقی مین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزون مین کیل کا نہو شرعا کیلی ہین پس اگر کوئی من بہر گیہون بدلی من بہر گیہون کے بیچے تو درست نہین جب تک کہ پیمانہ مین برابر نہون اور یہی حکم ہی جو اور کھجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین ہوا اوسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی اور اگر عرف مین کیلی ہی تو اوسکو حکم کیلی کا ہی کیل مین برابر چاہیی گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلا چونا عرف مین کیلی ہی کیل مین برابر چاہیی زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہو اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی کمتی بڑہتی وزن مین ہم جنس کی ساتھہ موجب بلوا کی ہوگی ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ مولانا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَاءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونیکے اور چاندی بدلی چاندی کے اور گیہون بدلی گیہون کی اور جو بدلی جو کی اور کھجور بدلی کھجور کی اور نمک بدلی نمک کی مانند ساتھہ مانند کی ہاتھہ ہاتھہ بیچنا درست ہی پس جسنی کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنی معاملہ رباج کا لینی والا اور دینی والا اوسمین برابر ہے نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو سونا بدلی سونی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سی غائب کو بدلی حاضر کی یعنی نہ بیچو بوعدہ بدلی نقد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونی کو بدلی سونی کی اور نہ چاندیکو بدلی چاندیکی مگر برابر ہون **تول مین ف** احدیث مین دلیل ہی اوسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلی سونیکی یا چاندیکا بدلی چاندیکی تو برابر ہی ہون دونو وزن مین ہنوائی اوسکی یعنی جائز نہین اسلیی کہ زیادتی لازم آویگی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معمر بن عبد اللہ سی کہ کہا مین سنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچو طعام بدلی طعام کی برابر ساتھہ برابر کی یعنی بیچنا غلہ کا ساتھہ جنس اوس غلہ کی برابر چاہیی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونیکی بیاج ہی یعنی اگرچہ دونو برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلی چاندیکی بیاج ہی مگر دست بدست ہو گیہون بدلی گیہون کی بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلی جو کی بیاج ہی مگر دست بدست اور کھجور بدلی کھجور کی بیاج ہی مگر دست بدست نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کے ساتھہ تین طرحسی ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچہہ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہی بشرطیکہ برابر

ہون کیل مین یعنی مپانی مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تولنی کی چیز تول مین برابر ہو اور دونون صورتین اخیر کی یعنی دونون طرف وعدہ ہو یا ایکطرف
ایک چیز موجود ہو اور دوسرا طرف وعدہ ہو تو یہہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس ہون ۔ مولانا ۔ **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ
وَاَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا
قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ
بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کی پاس کہجور اچھی پس فرمایا حضرت نی کیا سب کہجورین خیبر
کی ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتی ہین ایک صاع اچھی مین سے بدلی دو صاع کی یعنی ناکارہ مین سی
اور دو صاع بدلی تین صاع کی پس فرمایا حضرت نی نہ کر بیچ جمع کو یعنی بچیل کو کہ جسمین ہر طرحکی کہجور ہو بدلی درہمونکی پہر خرید کر بدلی درہمونکی اچھی
کہجورین اور فرمایا ترازو مین مانند اسکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہجور اور مانند اوسکی کیلی ہین کہ پیمانی مین ماپ کر بیچتی ہین
اور اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتی ہین جیسی سونا اور چاندی اونکا ہی ہی حکم ہی کہ اچھی کو بدلی بری کی ساتھہ یا دونی کی نہ بیچین بلکہ برابر
بدلی درہمونکی بیچین اور اون درہمون کی اچھی لیلی اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اس دیار مین تول کر بیچتی ہین اور اچھی اور
بری باب ربا مین برابر ہین ۔ ح ۔ **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ
لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّهْ
عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا لائی بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانسی
لایا یہہ کہا تہین نزدیک میری کہجورین ناکارہ پس بیچین مینی اوسی دو صاع بدلی ایک صاع کی یعنی اچھی کی پس فرمایا آہ عین سود ہی نہ کر یعنی اس
طرح ولیکن جو وقت کہ ارادہ کری خریدنیکا یعنی اچھی کہجورونکی خریدنیکا کہ سالم ہون ربوا سی پس بیچ کہجور یعنی بری ساتھہ اور بیع کی یعنی بدلی درہم
کی یا غلہ کی پہر خرید کر بدلی اوسکی اچھی کہجور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ
اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سی ہجرۃ پر یعنی عہد کیا حضرت سی کہ اپنی وطن سی نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہہ غلام ہی پہر آیا
مالک اوسکا ڈہونڈتا ہوا اوسکو پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ میری ہاتہہ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلی دو غلامون سیاہ رنگ کی اور نہ
بیعت کی کسی سی یہانتک کہ پوچہہ لیتی اوسی سی کہ غلام ہی یہ یا آزاد نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے
دو غلامونکی جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسری سی زیادہ ہو جائز ہی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسی
سے اہل علم نی یہہ نکالا ہی کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی دو حیوانونکی نقد برابر ہی کہ ایک جنس کی ہون یا دو جنس کی اور اختلاف کیا ہی علمانے
بیع بیچنی حیوانکی بدلی حیوان کی وعدہ پر پس منع کیا ہی اسکو ایک جماعت نی صحابہ رضہ مین سی اور قول عطا بن ابی رباح اور ابی حنیفہ
اور علما انکی کا ہی ہی اور دلیل اونکی یہہ کہ منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا بیچنی حیوان کی بدلی حیوانکی

وعدی پر اور بعضی صحابہ رضی نے اسکو جائز رکہا ہی اور یہی قول شافعی کا ہی ۱۲ ع + **وعنه** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يَعْلَمُ مَكِيلَتَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وسلم نی بیچنی تودہ کہجور کیسی کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلی پیمانہ معین کے کہجور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایسی طرح کی بیچنی سی منع فرمایا کہ ایک طرف تودہ کہجورونکا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانی معین ہون مثلا بیس یا دس اسلیی کہ اوس تودہ کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہی شاید کہ ان پیمانونسی زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کے چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کے چیزین ہون تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیی کہ اونمین زیادتی حرام نہین ۱۲ ع + ح + **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی فضالہ بیٹی عبید کیسی کہ کہا خریدا مینی دن خیبر کی یعنی سال خیبر کی ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تہا سونا اور نگینی پس جدا کیا مینی اوس ہار کو یعنی سونی مین سی نگینی نکال ڈالی پس پایا مینی اوسمین سونا زیادہ بارہ دینار سی پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ بیچا جاوی ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوی یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوی نگینون وغیرہ سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی مال ربوا ساتہہ جنس اوسکی کی اور مبیع اور ثمن کی ساتہہ یا ایک کی ساتہہ انمین سی کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچی سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون یا اور کچہہ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کر کر برابر سونی کی تول کر بیچی اسیطرح اگر بیچی چاندیکی چیز بدلی چاندی کی خواہ روپی ہون یا اور کچہہ تو اوسکا بہی یہی حکم ہی تا کمی زیادتی سی ربوا نہ لازم آوی اور اگر بیچی سونیکی چیز جڑاؤ بدلی چاندی کی خواہ روپی ہون خواہ اور کچہہ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلی سونیکی خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچہہ تو اوکہاڑنا اسکی نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیی کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہی اسمین کمی زیادتی سی ربوا لازم نہین آتا ۱۲ ع + مولانا

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا آكِلُ الرِّبَوا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوَى مِنْ غُبَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیونپر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا پس اگر نہ کہاویگا سود پہونچیگا اوسکو بخار اوسکا اور روایت کیا جاتا ہی یعنی بجای من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہونچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکہنی والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربوا کی معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتہہ سود خوری کی اور ملیگا مال اوسکا ساتہہ مال اسکی کی ۱۲ ع + **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچو سونا بدلی سونیکی اور نہ چاندی بدلے چاندیکی اور نہ گیہون بدلے گیہون کے اور نہ جو بدلے جو کی اور نہ کہجور بدلی کہجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کی مگر برابر ساتہہ برابر کی نقد بدلی نقد کی ہاتہہ بہ ہاتہہ ولیکن بیچو سونیکو بدلی چاندی کی اور چاندیکو بدلی سونی کی اور گیہونکو بدلی جو کی اور جو کو بدلی گیہونکی اور کہجور کو بدلی نمک کے اور نمک کو بدلی کہجور کی

ہاتھ بہ ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی ہیہ شافعی نی **ف** حاصل ہیہ کہ دونون چیزین ایک جنس کے ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جس طرح چاہے بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ۱۲ ع + **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَی التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَہَاہُ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھی گئی خریدنی کھجور خشک کیسی بدلی کھجور تازی کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی کھجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کی ہیہ مالک و ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** منع کیا اوسکو اسلیی کہ دونون برابر نہین ہوئے لیکن پس بوالازم اویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک و ابو یوسف و محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علمانی اور جائز رکہا اسکو ابو حنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون میانی مین اور حمل کیا ہی احدیث کو بیع نسیہ پر یعنی نہیں منع فرمایا تو اوس صورت مین کہ ایک جانب سی بالفعل ہی بلکہ وعدہ کری اسلیی کہ روایت کیا گیا ہی اس اولیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی کھجور تازی کی بدلی کھجور خشک کی از راہ نسیہ کی اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلی گوشت تازی کی بدلی گوشت خشک کی + ع + **وعن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ سَعِیْدٌ کَانَ مِنْ مَیْسِرِ اَہْلِ الْجَاہِلِیَّۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی سعید بن المسیب سی بطریق ارسال کی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی گوشت کیسی بدلی حیوان کی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوان کے جوئی جاہلیت کیسی نقل کی ہیہ شرح السنہ مین **ف** جوئی جاہلیت کیسی مراد ہیہ ہی کہ جیسی جوئیسی ال لوگونکا ساتہہ باطل کی کہا جاتا ہی ویسی ہی اسمین اگرچہ طرفین کہانیکا دونون مین مختلف ہی اوسمین بسبب کہیل کی کہا جاتا ہی اور اسمین بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر حرمت بیع گوشت کی بدلی حیوان کے برابر ہی کہ ہو وہ گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوسکی سی اور وہ حیوان کہایا جاتا ہو یا نکہایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی ہیہ اور دلیل اونکی ہیہ ہی کہ ہیہ بیع موزون کی ساتہہ غیر موزون کے ہی اور مراد ساتہہ نہی کی حدیث مین ہیہ ہی کہ ہو ایک اون دونون مین سی نسیہ یعنی وعدی پر + ع + **وعن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوانکی سی بدلی حیوانکی بطریق وعدی کی نقل کی ہیہ ترمذی و ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّجْہَزَ جَیْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَۃِ فَکَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ لیتمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیی اور بعضی لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹون کی تا زمانی آنی اونٹون زکوۃ کی نقل کی ہیہ ابو داود نی **ف** اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب وین گی اونٹ زکوۃ کے تو ادا کرینگی کذا ذکر علی جانا چاہیی کہ در مختار مین لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ ہی غیر مثلی ہی پس اس حدیث کا وہ ہیہ جواب دیتی ہین کہ ہیہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا ہی اسکو بیع پر کہ لکہا ہی اسکی احدیث سے معلوم

ہوا کہ جائز ہی بیع جو ان کی بدلی جو ان کی وعدہ پر اور ہماری علمانی منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا تو درستی نی کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کیسی کیا ہو پھر منسوخ ہوا ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی اسامہ بن زید سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی مین اور ایک روایت مین فرمایا نہین بیاج اوسچیز مین کہ ہو وی دست بدست نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیاج ہی وعدہ سی مین یعنی بیاج تحقیق ہوتا ہی وعدہ مین اگرچہ دونون جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلاً پیچا گیہون کا بدلی جو کی ساتھہ زیادتی کی درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدی کی ہو تو نہین درست اور نہین بیاج الخ یعنی اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا نہین ہی اور خلاف جنس مین ساتھہ کمی زیادتی کی ہی ربوا نہین لازم آتا ؛ ع ؛ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی ہی یعنی فرشتون نی اونکو غسل دیا ہی کہا عبد اللہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہہ سود کا ہی بہت زیادہ ہی گناہ مین چھتیس زنا سی نقل کی یہہ احمد اور دارقطنی نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس سے اور زیادہ کیا بیہقی نی ابن عباس سے اس عبارۃ کو کہ اور کہا حضرت نی جو شخص کہ پیدا ہوا گوشت اوسکا مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی لایق تر ہی ساتھہ اوسکی **ف** اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا نہو لیکن اوسنی قصور کیا اسکی معلوم کرنی مین اور لکھا ہی علمانی نی کہ سود اشد زنا سی اسلیئے کہ سود کہانیوالی کی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی فاذنو بحرب من اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہو ساتھہ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکیطرف سی اور جس سے اللہ اور رسول اوسکا لڑی یا وہ اللہ اور رسول اوسکیسی لڑی اوسکا کیا ٹھکانا ہی اور اور سبب اسکا یہہ ہی کہ بیچا نا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتی ہین اوسکو جاہل پس کافر ہوتی ہین بخلاف زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام مین اور سر اس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ؛ ع ح ؛ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ بیاج کا ستر حصہ ہی ادنی اوسمین سی یہہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی ماسی ؛ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھہ سود کی اگرچہ ہو بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بی برکتی ہوتی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نی اخیر کی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ اٰكِلَةُ الرِّبٰوا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی مانند گھر کی تھی اونمین سانپ تھے معلوم ہوتی تھی باہر سے پیٹون اونکیسی پس کہا مینی کون ہین یہہ لوگ سی جبرئیل کہا یہہ ہین کہانیوالی سود کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے

وعن علیٍّ انّہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ ومانع الصدقۃ وکان ینہی عن النوح رواہ النسائی
اور روایت ہی علی رضہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تہی سود کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی تمسک در
حساب لکہنی والیکو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تہی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنیسی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** صدقہ کی منع کرنیوالیکو یعنی جو شخص
مطلق صدقہ دینی سی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنیوالی صدقہ کیسی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتی ہین چلا کر
رونیکو ساتہہ بیان کرنی اوصاف اوسکیکی ؛ ع وعن عمر بن الخطاب ان آخر ما نزلت آیۃ الربوا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
قبض ولم یفسرہا لنا فدعوا الربوا والریبۃ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی
عمر بن الخطاب رضہ سی یہہ کہ آخر چیز کی کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیی گئی اور نہین کہولا اوسکو واسطی ہمارے پس چہوڑ دو
ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑ دو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** آخر اوس
چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوترین ہین اونمین سی یہہ سبکی پیچہی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی اسلیی کہ سب آیتون کی بعد یہہ آیۃ اوتری
ہی الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کہولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنیکی حضرت زندہ نہین رہی مگر تہوڑی دنون مشغول رہی اور امور ضروری مین پس بیان
مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتی بلکہ بیان کیا چند چیزونمین اور سوای انکیکی کو موقوف کہا قیاس واجتہاد پر پس چاہیی
کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوسمین شبہ ربوا کا ہی واسطی تورع اور احتیاط کی ؛ ع ؛ ح ؛ وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہا
الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا طرف اوسکی یعنی قرض
دینی والیکی یا سواریکو دی اوسکو جانور پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سواری بہیجنی درمیان قرض
لینی والی اور درمیان قرض دینی والیکی پہلی اس سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** نہ قبول کری تحفہ
تا ربوا نہو اسلیی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی سی کچہہ بہیجنی بہیجانیکی تو کچہہ مضائقہ نہین
اسلیی کہ وہ قرض کی جہتہ سی نہین ہی بلکہ بحسب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابوحنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی قرض دیا تہا ایک روز
اوسکی ہان تقاضی کی لیی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ ٹہیری دہوپ مین کہڑی رہی تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہتہ
سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہہ بات امام صاحب نی بسبب کمال احتیاط کی کی ع **ف** حدیث شریف مین آیا ہی جو قرض کہ قرض
دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والیسی ضیافت نہ قبول کری مگر بحسب عادت قدیم کی بلکہ اوسکی
دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ؛ مالا بد منہ ؛ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقرض الرجل فلا یاخذ
ہدیۃ رواہ البخاری فی تاریخہ ہکذا فی المنتقی اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہہ بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی مین ؛ وعن
ابی بردۃ بن ابی موسی قال قدمت المدینۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال انک بارض فیہا الربوا فاش فاذا کان لک علی رجل حق
فاہدی الیک حمل تبن او حمل شعیر او حبل قت فلا تاخذہ فانہ ربوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بردۃ بن ابی موسی سی

کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبداللہ بن سلام سی پس کہا اونہون نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کے ہی کہ اوسمین بہت رواج ہی سود کا پس
جسوقت کہ ہووی واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گٹہا گہانس کا پس نہ لے تو اوسکو اسلیی
کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ** باب ہی بیچ بیان بیعونکی کہ منع کیا گیا ہی
اونسی **ف** نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطی حرمت کے جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کے جیسی نہی بیچنی سی
وقت آذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل * ح **ف** کچہہ مسائل متعلق اس باب کی کہ جانتا اونکا ضرور ہی
مالابد اور درمختار مین سی لکہی جاتی ہین تا بہائی مسلمانونکو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر
کی بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپونکی بیچی جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض
اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سی مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سی بعد
قبض کی مالک ہوجاتا ہی اور قیمت اوسکی نقود سی دینی ذمہ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی **مسئلہ** بیچنا دودکا تہنونمین
باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پہر پانیکی
نہ رکہتا ہو اور اگر عادت پہر پانیکی رکہتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنیکی حالت مین بہی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچہلی کا کہ نہین پکڑی
گئی ہی پانی سی یعنی دریا وغیرہ سی یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اوس سی بدون جال کی اور نہین جائز
بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالونکا درست نہین لیکن انتفاع اوٹہانا اس سی
مانند سینی گون کی جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالونکا اور نفع اوٹہانا اونسی جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع آپسکی ہو فاسد ہی جیسیکہ
بیع پشم کی اوپر پیٹہ بکری وغیرہ کی یا بیع کڑیکی چہت مین یا بیع ایک گز کی بڑی کپڑی مین سی یا بیع کرنی ساتہہ مدت مجہول کی مثلا مشتری کہی جس روز
مینہہ برسیگا یا تند ہوا چلیگی اوسروز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نہ کیا اور بایع نی کڑی چہت مین سی جدا کردی اور گز بہر کپڑا
بڑی کپڑی مین سی جدا کردیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع صحیح ہوجائیگی **مسئلہ** بیع ساتہہ شرط فاسد کی فاسد ہی
اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والیکو یا مول لینی والیکو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری
کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنا کہ اس کپڑیکو مول لینی والا بیچی نہین اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسیکی نہین
پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنی کہ اس گہوڑی کو مشتری فربہ کری اس مین منفعت مبیع کی ہی لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس
فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گہر بیچی گئی مین سکونت کری اسمین نفع بائع کا ہی
پس شرط فاسد ہی اور یہہ شرط کرنے کہ بیچنی والا اس کپڑیکی پوشاک سیدی اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہہ بہی فاسد ہی اور یہہ شرط
کرنی کہ غلام بیچے گئی کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہہ بہی فاسد ہی ایسی شرطونسی بیع فاسد ہوجاتی ہی اور زیادہ تفصیل
بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابونمین ہی ایسی بیوع سی پرہیز کرنا واجب ہی **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم کرنا مشتریکا
قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور اور دیون معجلہ کی اور مزدوری مزدور
کی بی عذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سے کہ عرق اوسکا
خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سی دیتی بجای آدہی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق کے

دو وسق

دو وسق دیتی اور فرماتی کہ اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرفسی ہی یہ زیادہ دینا بغیر شرط کی ربوا نہین جائز ہی بلکہ مستحب اور عہد
شکنی اور فریب اور جہوٹ کسب حلال کو حرام کر دیتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہوونکا دیکہا جب دست مبارک اون گیہوون مین ڈالا
تو اندر سی تر تہی فرمایا کہ یہہ کیا ہی بیچنی والی نی کہا کہ مینہ اسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودہ کی کیون نہ کیی تو نی جو کوئی فریب دے مسلمانونکو
وہ ہم مین سی نہین ہی **مسئلہ** بیچ بیع مرابحہ کی کہ بائع خرید پہلی سی ساتہہ اضافہ سوایہ کی مثلاً بیچی اور بیچ بیع تولیہ کے کہ ساتہہ قیمت پہلی کی بیچی قیمت پہلی
بلا تفاوت کہدینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوائی قیمت کی مانند مزدوری اوٹہانیوالیکی یا ڈہلائی کی خرچ ہو اوسکو قیمت کے ساتہہ ملالی اور
کہی کہ اسقدر روپی اس اسباب پر میری خرچ ہوئی ہین اور یہہ نہ کہی کہ اتنی روپونکو مینی خریدا ہی تا جہوٹا نہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نے ایک کپڑا
مثلاً دس روپے کو بیچا اور ہنوز لینی والی نی روپی بیچنی والیکو نہین دی تہی کہ بیچنی والی نی پہر وہی کپڑا مول لینی والیسی پانچ روپی کو خرید لیا
یا اوس کپڑیکو ساتہہ ایک اور کپڑیکی دس درہم کو خریدا یہہ بیع صحیح نہوگی کہ بیچ حکم ربوا کی ہی **مسئلہ** بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنیکی صحیح نہین **مسئلہ**
اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سی کیل کر لی پہر اور کے ہاتہہ بشرط کیل کے بیچی دوسری مول لینی والی کو
طعام بیچی گئی مین سی کہانا یا اور کی ہاتہہ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پہر کیل نکری اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطاً اسلیے کہ مبادا کیل
مین کچہہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا نہو **مسئلہ** اگر ایک مسلمان کچہہ خریدتا ہی اور نرخ مشخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورۃ کا کسی نے دیا تو
دوسری کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تاوقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہو یا موقوف کری **مسئلہ** بیچنا وقت اذان جمعہ کی مکروہ ہی **مسئلہ**
اگر دو بردے چہوٹی آپسمین قرابت محرمیت کی رکہتی ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور اسیطرح سی اگر ایک اونمین سی چہوٹا ہو اور
دوسرا بڑا اور بعضون کے نزدیک یہہ بیع جائز نہین **مسئلہ** بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز
ہی اور اور امامونکی نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسانکی گندگی کا اگر کچہہ اوسمین ملا نہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکہہ وغیرہ ملی ہوئی
ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر امامونکی نزدیک بیچنا کسی چیز کا انمین سی جائز نہین اور جس
چیز کی بیع جائز نہین نفع اوٹہانا بہی اوس سی جائز نہین **مسئلہ** بادشاہ و حاکم کو نرخ ٹہیرانا مکروہ ہی مگر جبکہ مبنی بیچ گرانی غلہ کے بہت
تعدی کرین تو اوسصورت مین ساتہہ مشورہ دانا اونکی نرخ مقرر کری

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ ان یبیع ثمر حائطہ ان کان نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعہ بزبیب کیلا او کان وعند
مسلم وان کان زرعا ان یبیعہ بکیل طعام نہی عن ذلک کلہ متفق علیہ وفی روایۃ لہما نہی عن المزابنۃ قال والمزابنۃ ان یباع
ما فی رؤس النخل بتمر بکیل مسمی ان زاد فلی وان نقص فعلی روایت ہے ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سی اور مزابنہ یہہ
کہ بیچی میوہ باغ اپنی کا اگر ہو میوہ کہجور بدلے خشک کہجور کے بطریق مپانی کی یعنی مثلاً دس پیمانی پہر تازی کہجورین درخت پر اندازہ کر کر بدلے دس پیمانی پہر خشک
کہجورونکے کہ لینی والے پاس ہین بیچی اور اگر ہو میوہ انگور بیچی اوسکو بدلے انگور خشک کے از روے مپانی کی حاصل یہہ کہ بیچی میوہ تر کہ درختونپر ہی بدلے میوہ خشک کے
کہ زمین پر ہے یا ہو اور کتاب مسلم مین ہی اور اگر ہو باغ کہیتی بیچی اوسکو بدلے مپانی غلہ کی یعنی بیچی گیہون اور جو وغیرہ کہ کہیتی مین ہون بدلے گیہون وغیرہ
کی کہ لینی والی پاس ہون منع کیا اس سبب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ منع کیا حضرت نی مزابنت
سی فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کہجور کی ہو بدلی کہجورون خشک کی ساتہہ مپانی معین کی بیچی بائع یہہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ
درخت کا یعنی مپانی معین سے پس واسطی میری ہی اور اگر کم نکلی پس مجہپر ہی یعنی پورا کر دونگا اوسکو تیری لیے ای مشتری **ف** مزابنہ مشتق زبن سے ہی

اور زبن کی معنی ہین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رکہتی ہی جای اسکی ہی کہ مشتری اور
بائع مین نزاع پڑی اور ایک دوسریکو دفع کری اور فرق ان دونون روایتونمین یہہ ہے کہ پہلی روایت مین ثمر ساتہہ ثا مثلثہ کی ہی اور دوسری
مین ساتہہ تا فوقانیہ کی اور مقصود یہان یہی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی ح **وعن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ والمحاقلۃ ان یبیع الرجل الزرع بمائۃ فرق
حنطۃ والمزابنۃ ان یبیع الثمر فی رؤس النخل بمائۃ فرق
والمخابرۃ کراء الارض بالثلث والربع رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی مخابرۃ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہہ ہی کہ بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہون کی اور
مزابنت یہہ ہی کہ بیچی کہجور کو درختون پر بدلی سو فرق کہجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرۃ کرایہ کو دینا زمین کا ہی حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتہائی
پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرق ساتہہ زبر ری کی نام ہی میانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹہہ سیر اور فرق ساتہہ جزم ری کی ایک
سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کی ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی بالون مین بدلی گیہون کی جیسا کہ بیچ بیان مزابنت
کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون مین بہی آتا ہی اور کہیتی مین بہی اور کبہی خاص میوی ہی مین آتا ہی اور استعمال محاقلہ کا
کہیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرۃ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی باین شرط کہ اسمین بووی جوتی اور جو اسمین پیدا ہو اوسمین سی تہائی
یا چوتہائی مجکو دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرۃ کی اور واسطی ہونی اوسکی معدوم اور مخابرۃ کو مزارعت بہی کہتی ہین لیکن مخابرت مین
تخم بونی والی کا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی اور فتوی اسپر
ہی اسلیی کہ احتیاج پڑتی ہی لوگونکو اوسکی ۱۲ ع **وعنہ** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ
والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ وعن الثنیا ورخص فی العرایا رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محاقلت اور مزابنۃ سی اور مخابرۃ سی اور معاومت سی اور ثنیا سی اور
رخصت دی بیچ عرایا کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کی پہلی معلوم ہو چکی اور معنی معاومت کی یہہ ہین
کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی پہلی نمودار ہونی میوی کی اور ثنیا یہ ہی کہ میوہ درخت پر موجود
ہی اور اوسکو بیچی اور ایک قدر غیر معین اوسمین سی استثنا کر لی یعنی نہ بیچی اور معنی رخصت دینی کی عرایا مین یہہ ہین کہ بعضی شخص اپنی باغ مین سے
ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی لیی دیتی اور معمول تہا کہ اپنی اہل و عیال کی ساتہہ آکر باغمین بیٹہتی تہی پس اوس فقیر کی آنیسی اونکو
رنج ہوتا تو اوسکو اپنی پاس سے میوہ اوسکی بدلی مین دیتی اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتی اوسکو درست رکہا اور یہہ پانچ وسق سی کم مین درست ہی اوس سے زیادہ
مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کیمین آگے مذکور ہی ۱۲ ع **وعن** سہل بن ابی حثمۃ قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن بیع التمر بالتمر الا انہ رخص فی العریۃ ان تباع بخرصہا تمرا یاکلہا اہلہا رطبا متفق علیہ
اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی کیسی درخت پر بدلی خشک کہجورون کی مگر یہہ کہ رخصت
دی عریہ مین یہہ کہ بیچا جاوی میوہ درخت پر ساتہہ اندازہ کرنی اسکی حالت خشک ہونی مین یعنی اندازہ کری کہ بعد خشک ہونیکی کسقدر رہیگا اوسقدر
خشک کہجورین دیکر لیلی کہاوین اوس میوی کو اہل اوسکی تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی بیچ بیچنی عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتہہ اندازہ کرنی اوسکی خشک کہجورونسی بیچ اوسچیز کی کہ کم پانچ وسق سی یا بیچ پانچ وسق کی شک کیا داؤد بن حصین راوی نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ کم پانچ وسق کی اسلیی کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی تہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سی کم مین یہہ بیع جائز ہی سبکی نزدیک اور پانچ وسق سی زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیحتر عدم جواز ہی اسلیی کہ راویکو اوسمین شک ہی احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون ہی کی لیی ہی یا اغنیا کی لیی بہی اور صحیحتر یہہ ہے کہ دونون کی لیی ہی اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کی غلہ آتا ہی ۱۲ ح ع ۞ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پہل کیسی یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنی والیکو اور لینی والیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین منع فرمایا بیچنی پہل کہجور کیسی یہان تک کہ سرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنی خوشہ کہیتی کی سی یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سی **ف** بیچنی والیکو اسلیی منع کیا کہ تا مال مول لینی والیکا بغیر عوض کسی چیز کی نہ لیوی اور مول لینی والیکو اسلیی منع کیا تا مال ضائع نہ کری بسبب ہونی خوف ہلاک کی ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِیْلَ وَمَا تُزْهِیْ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوہ کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہین خوشرنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی میوی کو یعنی پکنی سی کس سبب سے لیوی ایک تمہارا مال بہائی اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہلی پختہ ہونیکی محل خطر ہی شاید کہ آفت پہنچی اور میوہ جہڑ جاوی پس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والیسی مفت لیگا پس چاہیی کہ پکنی تک صبر کری ۱۲ ح ۞ **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالیانہ کیسی یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچی اور حکم کیا ساتہہ موقوف کردینی آفتونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہنچی کہ جہڑ گیا بائع کو چاہیی کچہہ مول مین سے کم کری یا مشتری کو پہیر دی اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہہ امر استحبابی لیی ہے اسلیی کہ جو آفت مبیع کو پہنچی بعد قبض کرنیکی وہ بیچ ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنیکی جو کسی آفت سی مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری کی ہلاک ہوگی بائع پر کچہہ نہین ۱۲ ح ع ۞ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْكَ تَمْرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْكَ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بیچا تو نی اپنی بہائی کی ہاتہہ میوہ پس پہنچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سی کچہہ کس سبب سے لیتا ہی مال بہائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین حلال ہی الخ یہہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکی ہی اور اگر آفت ایسی پہنچی کہ کچہہ ہلاک ہو تو کچہہ مول مین سی چہوڑ دی جیسیکہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نی کہ اگر ہوا ہلاک پہلی سپرد کرنیکی مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہہ ہین کہ نہین حلال بیچ تقوے اور ورع کی ۱۲ ح ع ۞

وعن ابن عمر قال کانوا یبتاعون الطعام فی اعلی السوق فیبیعونہ فی مکانہ فنہاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن بیعہ فی مکانہ حتی ینقلوہ رواہ ابوداود ولم اجدہ فی الصحیحین اور روایت ہے ابن عمر کی کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پھر بیچتے اس
اوسکو اوسی جگہہ یعنی پہلی قبض کرنی کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی اوسکی اوسی جگہہ میں یہانتک کہ نقل کرین اوسکو نقل کی
یہہ ابوداود نی اور نہیں پایا میں نی اسکو صحیحین میں ف نقل کرین یعنی قبض کرین اور قبض کرنا منقول کا یہہ ہی کی اسکو اسکی جگہہ سے اوٹھا کر اور جگہہ کہ لے اگرچہ پاس
اوسکی ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہی کیل کر کر اوٹھالی اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو نہیں اوٹھا کر اور جگہہ کہ لے اور نہیں پایا میں نی اسکو صحیحین میں یعنے بیچ ایک کے اون دونون نے یہہ
اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اسکی حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ۱۲ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ ابن عباس حتی یکتالہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خریدی غلہ پس بیچی اوسکو یہانتک کہ پورا لی اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے
کی یہانتک کہ کیل کر لی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پورا لے یعنی قبض کری اور بیچنا کسی چیز کا پہلی قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور احمد کے خواہ وہ
چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز نہیں بیچنا غلہ کا اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہی اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک
بیچنا عقار کا جائز ہی منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا یہی ہے اور یہانتک کیل کری دلیل پکڑی ہے بعضون نے ساتھہ اسکے حدیث کے اسپر کہ مالکہ اگر کیل کری غلہ کو
روبرو مشتری کے تو نہیں کفایت کرے تا ہی بلکہ ضرور ہے مشتری کو کہ کیل اوسکی بعد قبض کرنیکی لیکن صحیح تر یہہ ہے کہ کفایت کرے تا ہی سلیکہ کیل بائع کا روبرو مشتری کی سکا ہی کیل
ح ع وعن ابن عباس قال اما الذی نہی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو الطعام ان یباع حتی یقبض
قال ابن عباس ولا احسب کل شیء الا مثلہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے
کہ منع کیا ہے بیچنے اوسکی سی یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس نے اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی
پہلی قبض کرنیکی بیچنا کسی چیز کا درست نہیں مانند غلہ کی اور یہہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ۱۲ وعن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر
لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعہا بعد ذلک فہو بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان رضیہا امسکہا وان سخطہا ردہا وصاعا
من تمر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم من اشتری شاۃ مصراۃ فہو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردہا ردمعہا صاعا من طعام لا سمراء
اور روایت ہی ابی ہریرہ کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگی جا ملو تم قافلہ سی کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطی مول لینی کی اور نہ بیچی بعض تمہارا
اوپر بیچنی بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکریکی تھنون میں اور جو شخص خریدی اوس جانور کو بعد
جمع کرنیکی پس وہ مختار ہی کہنی اور پھیرنی میں بعد دوہنی اوسکی اگر راضی ہوا اوس سے تو رکھی اور اگر ناراض ہو تو پھیر دی اوسکو اور دیوی چار سیر
کھجورین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ایک روایت مسلم کی ہے کہ جو کوئی خریدی بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تھنون میں دودھ جمع ہو پس وہ اختیار
رکھتا ہی تین دن تک پھر اگر پھیرے اوسکو تو پھیرے ساتھہ اوسکی چار سیر کھجور نہ گیہون ف نہ ملاقات کرو تم اسکو یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ
جا ملو اونسے سستا خریدنی کی لیے پہلی اسکی کہ شہر و بازار میں آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اس سے منع سلیکی کیا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہی
بیچنی والیکو اور نہ بیچی ع یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کے لینی والیکو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیری ہاتھہ ایسی ہی چیز
اس سستی مول کو دونگا اس سے منع فرمایا کہا ہی بعضون نے کہ یہہ نہی مخصوص ہے ساتھہ اوسچیز کی کہ نہوا وسمیں غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ کرا دینا

اس بیچنا اوسکی ہاتہہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور بیع اسجگہہ بمعنی خریدنی کی ہی یعنی ایک شخص کیہہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور لینی والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگاکر اونکی معاملہ کو بگاڑدی اور آپ لیلیوی یہہ برا ہی اور اگر قصد خریدنیکا نہ رکہتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہہ اوس سے بہی برا ہی اور نہ بخش کر بخش اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچہہ خریدتا ہی اور ایک یا اوسنی تعریف کی اوس جنس کے یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا میری دیکہا دیکہی زیادہ رغبت کری اسکی لینی مین اس سی منع فرمایا کہ لینی والیکو فریب دینا ہی اور نہ بیچی شہری اخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آجکی نرخ بیچ جاوون ایک شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کرجا اس غلہ کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکہونگا اس سی منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سی اور یہہ حرام ہے امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور نہ جمع کرو دودہ اخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دو روز دودہ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہی تاکہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوی تہنونین اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودہ کی ہی پس زیادہ مول دی اس سی منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوی اور بعد دودہ دوہنی کی معلوم ہو کہ دو دکم ہی تو مختار ہی چاہی کہی رکہی چاہی پہیری اور پہیری تو اوسکی ساتہہ چار سیر کہجورین عوض مین دودہ کی دی اسلیی کہ کچہہ دودہ پیدا ہوا ہی یہہ ملک مشتری کی اور کچہہ ہتا بیچا گیا پس واسطی نہ تمیز ہونی اسکیکی ممتنع ہوا پہیرنا دودہ کا اور دینا قیمت اوسکیکا پس واجب کین شارع نی چار سیر کہجورین واسطی دفع خصومت کے اور نظر نہ کی طرف قلت دودہ کے اور کثرت اوسکیکی جیسیکہ مقرر کی دیت نفس کے سو اونٹ باوجود تفاوت نفسونکی اور عمل کیا شافعی نی اسحدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کے جانورمین اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین خیار اسمین اور اسحدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہی اسلیی کہ یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی ہتا کہ اسطرح کے چیزین جائز نہین معاملات مین پہر نسخ کیا گیا اور کہجور نکیہون کہا ابن حجر شافعی نے اوس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچہہ دینا اوس جگہہ سوای کہجور کی اگرچہ راضی ہو ساتہہ اوسکی بیچنی والا اسلیکی اکثر طعام اونکا ہتا کہجور اور دودہ پس قائم کیا کہجور کو مقام دودہ کے اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کہجور کے بہی ساتہہ رضا بیچنی والی کی ۱۲ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاہُ فَاشْتُرِیَ مِنْہُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُہُ السُّوْقَ فَھُوَ بِالْخِیَارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ اگی جا ملو تم قافلی سی کی لایا ہو غلہ وغیرہ بہر جو لاوے اوس سے اور خریدا اوس سی پس جسوقت کہ آوی مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان بہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی لفظ جلب کے اور لفظ تلقی کی اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حاصل مطلب اسکا یہی ہین کیا گیا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ منع اوسصورت مین ہے کہ خریدنا اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والونسی چہپاوی اور فریب دے اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوے نہین اور فریب دیوی اونکو تو کچہہ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہہ ہی کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب تک شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کے سستا لیا تو اوسکو خیار رہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بہاؤسی یا شہر کی بہا دیا تو خیار رہا لع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابونسی معلوم ہوتا ہی کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار رہوگا اور نہین تو نہین ۱۲ ط **وعن** ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰی یُھْبَطَ بِھَا اِلَی السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ اگی جا ملو اسباب سی یعنی قافلی سی کی اور پر مذکور ہوا یہانتک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کے اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بہائی اپنی

قال ابو حنیفہ لا خیار فی البیوع والشفعۃ واجبۃ فی الارض خاصۃ

کی مگر یہہ کہ پروانگی دی واسطی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ بیچی الخ بیان اسکا حدیث ابوہریرہ کیمین اوپر ہوچکا اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بہیجا تہا اوسپر اور کو نہ چاہیی پیغام بہیجنا اور یہہ اوس صورتمین منع ہی کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہوگئی تہی اور کچہہ نہ باقی رہا تہا مگر عقد ہونا مگر یہہ کہ اذن دی بہائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہہ چیز تو ہی لیلی یا مین نہین نکاح کرنیکا اس عورۃ سی تو پیغام بہیج تو اس صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بہیجنا درست ہوگا ۱۲ س ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسُمُّ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چکاوی آدمی اوپر چکانی بہائی مسلمان اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ بائع اور مشتری راضی ہوگئی تہی ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیی کہ ارادہ لینے کا کری اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب کری پس یہہ مکروہ ہی اور بیع صحیح ہی اور کہا ابن حجر نی کہ مسلمان کی حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن بہی ہین ۱۲ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی چہوڑ دو لوگونکو کہ روزی دی اللہ بعض اونکیکو بعض سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی چہوڑ دو جنگلیونکو کہ غلہ باہر سی لاوین اور شہر مین سستی مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر والونپر اور باقی بیان اسکا ابوہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا یَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَیَكُوْنُ ذٰلِكَ بَیْعَهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَیْنِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ یَجْعَلَ ثَوْبًا عَلٰی اَحَدِ عَاتِقَیْهِ فَیَبْدُوَ اَحَدُ شِقَّیْهِ لَیْسَ عَلَیْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰی اِحْتِبَاءُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو طرحکی پہنا ویسی اور دو طرحکی بیچنی سی منع کیا ملامستہ سی اور منابذہ سی بیچنی مین اور ملامستہ یہہ ہی لگانا آدمی کا اپنا ہاتہہ دوسریکی کپڑیکو راتمین یا دنمین اور نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکے اور دوسری بیع منابذۃ وہ یہہ ہے کہ پہینکی ایک شخص طرف دوسری شخص کے کپڑا اپنا اور پہینکی دوسرا اپنا کپڑا اور ہو وی یہہ بیع اونکی بغیر دیکہنی اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی اسطرح کے بیع بہی جاہلیت مین کرتی تہی اسکو بہی منع فرمایا حضرت نی اور دو طرحکی پہناؤونسی جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑیکا ہی بطریق صماء کی اور صماء یہہ ہے کہ ڈالی کپڑا ایک مونڈہی پر اور ظاہر ہووی ایک جانب اوسکی نہو اوسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہنا وا یہہ ہے گوٹ مارنی کپڑی سی اسحال مین کہ وہ بیٹہا ہو نہو اوسکی شرمگاہ پر اوس کپڑیمین سی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکے یعنی نہ چہوئی اوسکو مگر بسبب بیع کی بغیر اسکی کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کی ایجاب و قبول لفظ مین اور تعاطی فعل مین یعنی نہ تو منہ سی کہی بائع کہ یہہ چیز مینی بیچی اور مشتری کہی مینی لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سی مبیع دی اور مشتری مول دی اور کہا طیبی نے کہ نہ اولٹی کپڑیکو اور نہ کہولی اوسکو مگر ساتہہ چہونیکی یعنی حق یہہ تہا کہ کہولتا کپڑی کو اور دیکہتا اوسکو اور اوسنی نہ کہولا اور نہ دیکہا سوا چہونیکی اور چہونیسی کہولنا اور دیکہنا حاصل نہین ہوتا حاصل یہہ ہی کہ بیع ملامستہ ایام جاہلیت مین یہہ تہی کہ جہان ایک نی دوسریکی کپڑیکو ہاتہہ لگایا پس وہی بیع ہوگئی دیکہتی بہالتی اوسکو کچہہ نہتی اور نہ شرط خیار کی کرتی تہی کہ بعد دیکہنی کی چاہینگے رکہینگی اور چاہینگی پہیرینگی اور بیع منابذۃ یہہ کہ جہان آپسمین ایک نی دوسریکو طرف کپڑا ڈال دیا پس یہی بیع ہوگئی حاجت دیکہنی کے اور رضامندی کی کچہہ نہ تہی اور صماء کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہہ ہین کہ ایک کپڑا سر سی پاؤن تک بدن پر لپیٹ لی کہ

ہاتہہ بہی اوسمین لپیٹی رہین اور کہین سے کہلا نرہی اور دوسری پوشش یہہ منع ہی کہ کولونپر بیٹہی اور دونون زانون کو کہڑی کر کر کپڑا اپنی زانون اور کمر کی
گرد لپیٹی اسطرح کہ ستر کہلا رہی پس اسطرح کی لباس سے اسلیی منع کیا کہ ستر کہلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپیٹی کہ ستر ڈہکا رہی تو مشروع ہی اور ہاتونسی
گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹہنا مسنون ہی ۞ ح ع ۞ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ
الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع حصاۃ کیسی اور بیع غرر کیسے
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بیع حصاۃ یہہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والیکو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پہینکون واجب ہو بیع یا کہی بیچنی والا لینی
والیکو کہ بیچی مینی تیری ہاتہہ اسباب سے وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پہینکی تو اوسکو یا زمین مین سے اتنی زمین بیچی کہ جہان تک تیرا کنکر جاوی
یہہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنی والیکی قدرت مین نہو جیسی مچہلی دریا مین بیچنی
اور جانور ہوا مین اور غلام بہاگی ہوئی کو بیچنا ۞ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَبَلِ الْحَبَلَةِ
وَكَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ كَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل کی سی اور تہی یہہ بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تہا آدمی
کہ خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ لی جاوی اونٹنی پہر بچہ لی جاوی وہ کہ بیچ پیٹ اوسکی کی ہی یعنی اس وعدہ پر اونٹ خریدتا تہا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کی ہان بچہ ہوگا تب
مول اسکا دونگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنی حمل حمل کیسی یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ مین بچا ہی ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکی ہان اونٹنی پیدا ہوگی
اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو مینی بیچا اس بیع سی منع فرمایا اسلیی کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بہی یہی حکم ہی چہ جائی بچی
کی بچی کو بیچنا اور بعضون نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کیسی یہہ ہی کہ بیچی ساتہہ تاخیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن
عمر نی بہی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتہہ اس عبارت کی وکان بیعا الخ ۞ ح **وعنه** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جست کروانی نر کی سی نقل کی یہہ بخاری نی
ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گہوڑا خواہ اور کچہہ کسیکو دی مادہ پر چہوڑنیکی لیی اور اوسکی اجرت لی اس سے منع فرمایا اسلیی کہ اسمین جہالت ہی نر کبہی جست
کرتا ہی اور کبہی نہین اور مادہ کبہی باور ہوتی ہی اور کبہی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہہ اور اگر عاریۃ دی نر مادہ پر چہوڑنیکی لیی
مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینی کی کچہہ وہ اپنی طرفسی بطریق انعام کی دیوی درست ہی قبول کرنا اوسکا ۞ ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرایہ جست کرنی اونٹ کیسی یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کیسی تاکہ کہیتی کیجاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی
دیوی کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کسیکو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کہیتی کرنیکی اوسکی اور لیوی زمین والا بعض
غلہ کو کہ اوسکو مخابرۃ کہتی ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ع **وعنه** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کیسی کہ زیادہ ہو حاجت
سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر پانی اسکی حاجت سے زیادہ ہو اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اوسکو اونسی اور بیچنا اونکی ہاتہہ بلکہ یونہین دے
اونکو اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ کوئی آپ پیا چاہی یا جانورونکو پلاوی اور اگر کہیتی مین یا درختون مین کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کی مالک کو
کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ۞ ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ

فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیچا جاوی
زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوی بسبب اوسکی گہانس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی لازم آتا ہی بیچنی پانی کی سی بیچنا گہانس کا اسلیی کہ کوئی چاہتا ہی
چراوی جانور کسی کے پانی کی گرد اور وہ جانورون کو پانی نہین پینی دیتا بغیر عوض کی مضطر ہوگا ساتہہ خریدنی اوسکی پس بیچنا پانی کا بیچنا گہانس کا
ہوگا اور گہانس کا بیچنا منع ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی اور ظاہر یہہ ہے کہ تنزیہی ہے ۱۲ ح ع ۔ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ
قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر تودی غلہ کی پس داخل کیا ہاتہہ اپنا تودی مین پس پایا اونگلیون حضرت صلعم کینی
تراوت کو پس فرمایا کیا ہی یہہ تری ای مالک غلہ کی یعنی کہانسی یہہ تری پہونچی اور کیون تر کیا کہا پہنچا تہا اسکو مینہہ یا رسول اللہ یعنی مینی تر نہین کیا
مینہہ سی تر ہوگیا فرمایا کیون نہ کیا تونی تر کو اوپر کی جانب غلہ کی تاکہ دیکہتی اوسکو لوگ جو فریب دی پس نہین مجہسی یعنی میری طریقہ پر نقل کی
یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا استثنا کرنی سی مگر یہہ کہ جانا جاوی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف یعنی کہی کہ بیچی مینی یہہ چیز مگر بعض اسمین سے نہین بیچی اس سے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع کی مگر جس صورت مین معلوم ہو کہ اسقدر نہین بیچی مثلاً تہائی
یا چوتہائی یا دس کیل تو درست ہے ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَ
عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى
تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی انس سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی انگور کیسی یہانتک کہ سیاہ ہو جاوے یعنی پک جاوی اور منع کیا بیچنی غلہ کیسی
یہانتک کہ سخت ہو جاوی یعنی قابل انتفاع کی ہو اسیطرح سی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود نے انس سی اور زیادتی کہ مصابیح مین ہے وہ قول اوسکا کہ منع
کیا بیچنی کہجور کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہہ زیادتی ثابت نہین ہوئی ہی بیچ روایت ترمذی اور ابو داود کی مگر ابن عمر سی یعنی انس سے اسطرح کہ کہا ابن عمر
نے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی کہجور کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** اسمین دو اعتراض ہین بغوی
مصابیح کی مولف پر ایک تو یہہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کے اور وہ ہی ابن عمر سی اور دوسرا اعتراض یہہ کہ اسنی بیع الثمر نقل کیا اور ہی بیع النخل ۱۲
وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیہ کیسی ساتہہ نسیہ کی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی بیچنی دین کیسی ساتہہ دین کے
اور لفظ کالی ساتہہ ہمزہ کی اور بغیر ہمزہ کی بہی آیا ہی کلا سی بمعنی تاخیر کی اور صورت نسیہ کے ساتہہ نسیہ کے یہہ ہی کہ خریدی ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور
جب آوی مدت اور نہ پاوی مول لینی والا مول کہ ادا کری پس کہی بیچنی والا کہ بیچ اسکو میرے ہاتہہ ساتہہ اور مدت کی کچہہ زیادہ مول کو مثلاً دس روپی کو وہ
چیز لی تہی اسنی کہا گیارہ روپے کو میری ہاتہہ بیچ ڈال ایک مہینی کی بعد اسکا مول دونگا پس بیچے اوسکو بغیر قبض کرنیکی آپسمین اس سے منع فرمایا اسلیی کہ بیع
اوس چیز کی ہی کہ قبض نہین کی اور بعضون نی کہا کہ صورت اوسکی یہہ ہی کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کی عمر پر دس درہم پس کہی زید بکر کو کہ بیچا مینی تیری
ہاتہہ کپڑا اپنا کہ عمر پر ہی عوض اون دس درہم کے کہ تیری عمر پر آتی ہین پس کہا بکر نی کہ قبول کیا مینی یہہ بیع بہی جائز نہین اسی سبب سے کہ بیع اوس چیز

یعنی زبان لغوی نی بیع دی اور شتر نے مول مبیع بائع کے پاس ہے اور شتر کے ذمہ مول اور پہر اوسکو بیچ ڈالا ۱۲

کی ہی کہ قبض نہین کے ۔ ح ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
بیع العربان رواہ مالک وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی اپنی
دادا سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع عربان کیسی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف تفسیر عربان کے یہہ ہی کہ خریدے
کوئی ایک چیز اور دیوے بیچنی والیکو ایک روپیا یا کتنی پڑہتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا رکہینگی مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا
تیری پاس نہین لونگا مین اوسکو ہندی مین اوسکو بیعانہ اور سائی کہتی ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہی چاہیی یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنی والیکا
ہی اسواسطی کہ مول مین مجرا ہوتا ہے اور اگر بیع نہوئے تو حق مول لینی والیکا ہی واپس ہو اور جائز رکہا ہی اسکو ابن عمر رضی نی اور امام احمد نی ۔ ع ۔ وعن
علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر وعن بیع الغرر وعن بیع الثمرۃ قبل ان تدرک رواہ ابوداود
اور روایت ہے حضرت علی رضی سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی مضطر کیسی اور بیچنی غرر کیسی اور بیچنی میوہ کیسی پہلی پختہ ہونیکی نقل کی
یہہ ابوداود نی ف بیچنی مضطر کیسی مراد بیچنی سی یہان خریدنا ہی یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سی زبردستی کچہہ خریدی اور یہہ بیع فاسد ہے نہین
منعقد ہوتی یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتہہ بیچنی کی ساتہہ قرضداری کی یا مصیبت کی کہ اوسپر پڑے ہو اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال مین سے ارزان
بنا بر ضرورۃ کی پس مروت یہہ ہے کہ اوس سے نہ خریدی سستی لیکن مدد اوسکی کری ساتہہ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتہہ قیمت اوسکی کی اور یہہ عقد
صحیح ہی لیکن ساتہہ کراہت کے اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہی اسی باب مین ۔ ع ۔ وعن انس ان رجلا من کلاب سال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل فنہاہ فقال یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فنکرم فرخص لہ فی الکرامۃ رواہ
الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ ایک شخص نی قوم کلاب مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی باجرۃ دینی نر کیسی مادہ پر
چہوڑنیکی لیی پس منع فرمایا اوسکو پہر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ ہم عاریۃ دیتی ہین نر کو پہر انعام دیی جاتی ہین ہم یعنی کچہہ اجرت ہم نہین ٹہیراتی ہین یون
ہین بطریق انعام کی ہمین دیتی ہین پس اجازت دی حضرت صلعم نے اوسکو بیچ لینی انعام کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن حکیم بن حزام قال نہانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع ما لیس عندی رواہ الترمذی وفی روایۃ لہ ولابی داود والنسائی قال قلت
یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع ولیس عندی فابتاع لہ من السوق قال لا تبع ما لیس عندک اور روایت ہے حکیم بن حزام
سی کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بیچون مین اوس چیز کو کہ نہین نزدیک میری نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابوداود اور نسائی کی یون ہے
کہ کہا حکیم نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہی مجسی خریدنی ایک چیز کا اور نہین ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہون مین واسطی اوسکی بازار
سی یعنی اوسکی ہاتہہ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سے مول لاکر حوالے کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہین نزدیک تیری ف نہین نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیری
ملک مین نہین وقت بیچنی کی پہر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہی اور نہ پاس موجود ہی پس اوسکے بیع صحیح نہین اور دوسری یہہ صورت ہے کہ
ملک مین تو نہین اسکی مال غیر کا ہی لیکن ہی پاس اسکے پس اوسکو بہی نہ بیچنا چاہیی بغیر اذن مالک کی لیکن اگر بیچیگا بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک
کی اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بہی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی صورت کے حکم مین داخل ہی بیچنا اوس چیز کا کہ قبض
نہین کے ہی یا گم ہو گئی ہی یا بہاگ گئی ہی مانند غلام وغیرہ کی یا قادر نہین اوسکی حوالہ کرنی پر جیسی جانور ہوا مین اور مچہلی پانی مین اور یہہ نہی بیچ غیر صورت سلم کے
ہی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق ساتہہ شرطون معلومہ کے کہ بیان انکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی ۔ ح ع ۔ وعن ابی ہریرۃ قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک بیع کی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور
نسائی نی **ف** اس حدیث کی دو تفسیر مین ہین ایک یہہ کہ کہی ایک شخص مثلا کہ بیچا مینی تیری ہاتہہ اپنا غلام بدلی ہزار روپی کی بشرط اسکی کہ بیچی تو میری
ہاتہہ گہر اپنا بعوض سو روپی کی یہہ درست نہین اور دوسری یہہ کہ کہی بیچا مینی غلام اپنا تیری ہاتہہ دس روپی نقد کو یا بیس روپی قرض کو یہہ بہی
نادرست ہی ؛ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ
فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل
کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک عقد کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف**
اس حدیث کی معنی اور اس سے اوپر کی حدیث کی ایک ہی ہین ؛ ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ
وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال قرض اور بیع
اور نہین درست ہین دو شرطین کرنین بیع مین اور نہین درست نفع اوٹہانا اوس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اوسکی اور نہین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہین
نزدیک تیرے یعنی نہین تیری ملک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** نہین حلال قرض اور بیع یعنی
کسیکی ہاتہہ کچہہ بیچنا اور اوس سی شرط کرنی کہ اسقدر روپی وغیرہ مجکو قرض دینا یہہ درست نہین یا معنی یہہ ہین کہ ایک شخص کسیکو قرض دی اور کچہہ چیز اپنی اوسکی ہاتہہ
بیچی اوسکی قیمت سی زیادہ کو یہہ بہی حرام ہی اسلیی کہ اسکی قرض دینی سی وہ زیادہ قیمت دیتا ہی اور جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو وہ حرام ہی پس یہہ حیلہ
سود خورونکا نکالا ہوا ہی بچی اس سے اور نہین درست ہین دو شرطین کرنین بیع مین یعنی ایک بیع مین دو بیعین نہ کری جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا
ہی اور بعضون نی یہہ معنی کہین ہین کہ نہ بیچی ایک چیز ساتہہ دو شرطونکی مثلا کہی کہ بیچا مینی تیری ہاتہہ یہہ کپڑا اتنی کو باین شرط کہ دہلا بہی دونگا اور سلوا بہی
دونگا اور لکہا ہی علمانی کہ قید دو شرطونکی اتفاقی ہی ایک شرط بہی بیع مین نہین جائز اسلیی کہ وارد ہوئی تہی بیع اور شرط سی اور نہین درست نفع اوٹہانا
الخ یعنی مثلا ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابہی اوسکو قبض نہین کیا اور بیچنی والی نی اوسکا کرایہ لیا اور چاہی مول لینی والا کہ بیچنی والیسی کرایہ لیلی تو
درست نہین اسواسطی کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنی والیکی ضائع ہوتی مول لینی والیکی کچہہ نجاتی اسیطرحسی اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنی
والی کا ہی مول لینی والیکا نہین ؛ ع ؛ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ
وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا
بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہا مین بیچتا اونٹون
کو بدلی دینارونکی نقیع مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پہر لیتا مین بدلے دینار کی درہم اور بیچتا مین اونٹونکو بدلی درہمونکی اور لیتا مین بدلے درہمونکی دینار پہر آیا مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ واسطے اونکی پس فرمایا نہین مضایقہ یہہ کہ لیوی تو دینارونکو بدلی درہمونکی یا درہمونکے بدلی دینارونکی موافق نرخ
اوسدنکی یعنی وقت لینی کی جب تک کہ جدی ہو تم ایک دوسری سی اس حال مین کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی
نی **ف** درہمین چاندی کی ہوتی ہین اور دینار سونیکی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلی روپونکی لی اور اونکی بدلے اشرفیان دیدی یا بدلے اشرفیونکی لی اور
اونکی بدلی روپی دیدی تو درست ہے اور نرخ اوسدنکی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے ہی والا جس نرخ سی چاہی لی جائز ہی اور درمیان تمہاری ہو کوئی چیز یعنی
قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونونکو یعنی یہہ بدل کرنا دینار و دراہم کا آپسمین باین شرط جائز ہی کہ بیچ مجلس کے قبض آپسمین کرین یا مبیع نقد کی ساتہہ

نسبہ

نسیہ یعنی وعدہ کی لازم نہ آوی اور بیعانہ ہو منقول ہی کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ مین جب خادم کو بازار مین بھیجتی تو نصیحت کردیتی کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا اپسکی قبض کرنی مین فرق درمیان مین نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نی کہ درہم متعین نہین ہوتین ہیانتک اگر دکہا وی بیچنی والیکو ایک درہم کہ بدلی اسکی یہہ چیز لیتا ہون پس بیچی اوسنی وہ چیز پہر وہ تو ندی اور دی اوسکو اور درہم جائز ہی جبکہ ہون دونون مالیہ مین یکسان

ح ع **وعن** الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَخْرَجَ لِي كِتَابًا بِهٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی عدا ربن خالد بن ہوذہ سی کہ نکالا اوسنی ایک خط کہ اوسمین لکہا تہا کہ یہہ خط خریدنی عدا ربن خالد بن ہوذہ کا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خریدا اوسنی غلام یا لونڈی کہ نہین ہی کا اور نہین بیماری اور نہین بیمار ہی مسلمان سی مسلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یا لونڈی یہہ شک راوی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام لکہا تہا یا لونڈی اور نہین ہماری مراد بیماری یہان جنون و جذام اور کوڑہ اور مانند انکی ہی اور مراد بدیسی وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونی غلام کی چور یا بہگوڑا اور نہین برائی یعنی اوسکی اصل مین کہ پیدا ہوئی اوس سی افعال و اخلاق بری مانند ہونی اوسکی کی ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جہوٹا اور خریدا لخ یہہ اشارہ ہی ساتہہ رعایت خیر خواہی اور حقوق اسلام کی اس بیع مین طرفین سی حاصل یہہ کہ یہہ غلام ایسا ہی عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سی دغا اور فریب نہین اور یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتا مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف ہی اور کچہہ نہین اور لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد از ہجرت کی بیع نہین واقع ہوئی مگر نادر اور پہلی ہجرت سی بیع اور شرا دونو ہوئی ہین اور بخاری مین یہہ حدیث یون ہے ہذا ما اشتری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عدا بن خالد بیع اوس سی معلوم ہوا کہ مول لینی والی حضرت ہی اور بیچنی والی عدا راور اس حدیث سی عکس اسکا معلوم ہوا ع ع ع **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکی بیچنی کا پس فرمایا کون خریدتا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نی لیتا ہون مین ان دونونکو ایک درہم کو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ زیادہ دی ایک درہم پر پس دین اونکو ایک شخص نی دو درہمین پس بیچا اون دونون چیزونکو حضرت نی اوس شخص کی ہاتہہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف قصہ اس بیچنی کا یہہ ہے کہ ایک شخص نی مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ پس فرمایا حضرت نی اوسکو کیا ہی تیری پاس کچہہ کہا اوسنی کہ نہین ہے میری پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ اون دونونکو اور کہا مول اونکا پہر جبکہ نہو تیری پاس کچہہ پس مانگ صدقہ پس وہ لے آیا اور حضرت نی اونکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی مین بیع من یزید اور حاجی کہتی ہین یہہ بیع شرع مین درست ہی اور یہہ جو آیا ہی کہ ایک کی چکانی پر دو نہ چکاوی تو وہ اوس صورت مین ہی کہ بیچنی والا اور لینی والا ایک مول پر راضی ہوگئی ہون تو اور کونہ چاہیی کہ اوسکو چکاوی اور اسمین وہ بات نہین ہے بلکہ بیچنی والیکو منظور یہی ہوتا ہی کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ معاطاۃ یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی ہی بیع مین اگرچہ منہ سی کچہہ نہ کہین ع ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچے عیب دار چیز کو نہ خبردار کیا یعنی اوسکی عیب پر ہمیشہ رہتا ہی

غضب الہی کی یا فرمایا ہمیشہ فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **باب** یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کے **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتہا للبائع الا ان
یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع رواہ مسلم وروی البخاری
المعنی الاول وحدہ روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کہجور کا بعد تابیر کی پس
میوہ اوسکا واسطی بیچنی والیکی ہی مگر یہہ کہ شرط کری خریدنیوالا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال پس مال اوسکا واسطے بیچنی
والیکی ہی مگر یہہ کہ شرط کری خریدنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اسکو کہتی ہین
کہ کہتی ہین پہول نر کہجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کہجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الہی سی پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت
کہجور کا مول لے اور اوسمین میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت مین کہ مول لینی والا شرط کر لی یعنی کہی کہ لیا مینی درخت کہجور
کا ساتہہ اس پہل کے تو مول لینی والیکا ہوتا ہی اور یہہ حکم بغیر تابیر کے ہوئی کا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کیی ہوئی کا ہوتا ہے پہل
مول لینی والیکا مگر یہہ کہ شرط کری بیچنی والا اپنی لیے تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی لیی مال ہو یعنی بحسب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی الا غلام
مالک مال کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کر لی مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑی غلام کے
کہ پہنی ہوئے ہو نہین داخل ہوتی بیع مین مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالمون نی کہا ہی کہ داخل ہوتے ہین اور بعضون نی کہا کہ کپڑا بقدر
ستر ڈہکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچہہ بموجب ظاہر حدیث کی ۱۲ ع ح **وعن** جابر انہ کان یسیر علی
جمل لہ قد اعیی فمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ فضربہ فسار سیرا لیس یسیر مثلہ ثم قال بعنیہ بوقیۃ قال فبعتہ
فاستثنیت حملانہ الی اہلی فلما قدمت المدینۃ اتیتہ بالجمل ونقدنی ثمنہ وفی روایۃ فاعطانی ثمنہ وردہ
علی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری انہ قال لبلال اقضہ وزدہ فاعطاہ وزادہ قیراطا
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ وہ تہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر مین کہ مدینہ کو آتی تہی پہر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جابر پر پس مارا حضرت نے اونٹ کو یعنی لکڑی سی یا کوڑی سی دست مبارک مین تہا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہو گیا
کہ پہلی ویسا نہ تہا پہر فرمایا حضرت نے کہ بیچ میرے ہاتہہ اوسکو ساتہہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا مینی اوس اونٹ کو اور استثنا کی مینی سواری اوسکی اپنی گہر تک پس
جب آیا مین مدینہ مین لایا مین حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ پس دیا مجکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجہپر یعنی مول بہی
دیا اور اونٹ بہی عطا کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی مین یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی بلال کو کہ دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچہہ پس دیا
بلال نی اونکو اور زیادہ دی اونکو ایک قیراط کہ نام چہٹی حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ کہ اوسکو اوقیہ بہی کہتی ہین چالیس درہم کا ہوتا ہی اور استثنا کی مینی الخ یعنی شرط
کر لے مینی کہ مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچنا جانور کا ساتہہ شرط کرنی بائع کی سواری
اوسکی کو اپنی لیی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تہا اور
امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہین کہتی ہین بیع کرنی ساتہہ اوس شرط کی کہ اوسمین نفع بیچنی والیکا یا مول لینی والیکا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید
دلیل اونکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ بات خاص جابر کے لیی جائز ہوئی اور کو نہین جائز
یا یہہ کہ یہہ شرط بعد ہونے بیع کی ہوئی ہو ۱۲ ح ع **وعن** عائشۃ قالت جاءت بریرۃ فقالت انی کاتبت علی تسع اواق فی کل

عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقُكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تہی مینی نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پہر کہا حضرت عائشہ نے بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیری یہہ کہ دونمین اوقے اونکو ایک مرتبہ سبکی سب اور آزاد کرونمین تجکو تو کرونمین اور ہو حق ولا تیری کا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنی کی پس نہ مانا اونہون نی اور کہا کہ نہین بیچنی کی ہم مگر اسطرحسی کہ ہو حق ولا کا ہماری لیی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجکو پہنچی گی پہر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونمین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پہر فرمایا پیچہی اسکی کیا حال ہی اون لوگونکا کہ کرتی ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنی نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہی اگرچہ ہون سو شرطین یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کے مضبوط تر ہی اور سوا اسکی نہین کہ ولا واسطی اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈیکا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تہین اونہون نی کتابت کی اپنی مالکون سی اور کتابت اسکو کہتی ہین کہ مالک آزاد کری بردیکو اس شرط پر کہ اس قدر روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پہر اگر اوسنی ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اوسکی ملک مین رہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور کہا کہ مینی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس میری مدد کرو یعنی کچہہ دو کہ مین اپنی بدل کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہین یہہ کہ نو اوقیہ یک مشت دون یعنی تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کرون تو کرون یہہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکی کی ادا کرنی بدلی کتابت سے جائز ہی اور ولا کہتی ہین حق آزاد کیکو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چہوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ سے نہو تو آزاد کرنیوالیکو مال اوسکا پہنچیگا پس بریرہ کی مالکون نی چاہا کہ عائشہ لین بریرہ کو تو ولا اوسکا ہماری لیی ہو یہہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد کرین اور ولا اونکی لیی ہو ولا اوسکی لیی ہوتا ہی کہ جو آزاد کری پس یہہ بات حضرت عائشہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی اوسپر حضرت خفا ہوئی اور کلام مذکور فرمایا ۱۲ ح ۔ **وعن ابن عمر** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کیسی اور ہبہ کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیی ثابت ہوا اب چاہیی کہ اوس حق کو کسیکی ہاتہہ بیچی یا بخشی تو درست نہین اسلیی کہ ولا مال نہین ہے کہ اوسکو بیچی یا بخشی سب علما کا مذہب یہی ہی +

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن مخلد بن خفاف** قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هٰذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہا خریدا مینی ایک غلام پس لے مینی کمائی اوسکی پہر مطلع ہوا مین اوس سے عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جہگڑا لیگیا مین اوس غلام کے مقدمہ مین طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تہی پس حکم کیا واسطی میری ساتہہ پہیر دینی غلام کے اور حکم کیا مجپر ساتہہ پہیر دینے کمائی اوسکی کی پس آیا مین عروہ

بن زبیر کی پاس کہ کبار تابعین اور فقہا سبعہ سی تہی اور خبر دی یعنی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نی جاروںگا مین طرف عمر بن عبد العزیز
کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا مین اونکو یہہ کہ حضرت عائشہ نی خبر دی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا ہیچ مانند اس قصہ
کی یہہ کہ منفعت بدلی ضمان یعنی تاوان بہرنیکی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی میری یہہ کہ لوٹ مین
کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تہا ساتہہ اوسکی مجہیر واسطی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف بدلی ضمان بہرنیکی یعنی اگر غلام اسحالت مین عیب
یا ناقص ہوجاتا تو مول یعنی والی کا نقصان ہوتا ہیچنی والی پر کچہہ نہ تہا پس اگر منفعت حاصل ہوتو وہ بہی مول یعنی والی کی ہی مولانا من المرقاۃ وعن
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ
بِالْخِیَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِیْعُ قَائِمٌ بِعَیْنِہٖ وَلَیْسَ بَیْنَہُمَا بَیِّنَۃٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ یَتَتَارَکَانِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول ہیچنی والیکا ہی
او لینی والا المختار ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی ہیچنی والا او لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین
اور وہ چیز کہ بکی ہی قایم ہو جونکی توں اور نہ ہون درمیان اون دونون کی شاہد پس قول اوہی کہ کہا ہیچنی والی نی یا ہیہہ دین دونون بیع کو ف جسوقت
کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شروط خیار مین بابت مین سوای انکی اور شروط مین تو قول قول ہیچنی والی کا ہی یعنی ساتہہ قسم کی کرقسم
دیجاوے کہ تو نی نہین بیچا ہی اتنی اتنی کو اور مول یعنی والا اختیار رکہتا ہی اگر چاہی راضی ہوساتہہ وہیچنی کی کہ قسم کہاتی ہی وسیہ بائع نی اور اگر چاہی قسم کہاوے
کہ مینی نہین خریدی ہی گہرائی کو یہہ اگر دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہوا ایک تو یعنی ساتہہ قول دوسرے کی فبہا اور اگر راضی نہوا فسخ کری قاضی عقد کو خواہ مخواہ
قایم نرہیگا یہ قایم ہوجیسا کہ ہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے قسم کہاوین دونون وقت ہلاک ہونی مبیع کی ملا قول اسصورت مین قول مشتری کا ہی
ساتہہ قسم کی اور روایت المبیع قایم سو یہی ان دونون کی مذہب ہے اور قول وہ ہی کہ کہا ہیچنی والی نی یعنی جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو ہیچنی والیکو
قسم دیجاوے پس جب قسم کہاوی تو یعنی والی کو اختیار ہوگا جیسکہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قایم وقت نزاع کی تو قول قول مشتری کا
ہی ساتہہ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی ہیچنی والیکو یہہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی ذکرہ المظہر شرح مصابیح شرح یہہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ مین مفصل
ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَہُ اللّٰہُ عَثْرَتَہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ شَرِیْکٍ الشَّامِیِّ مُرْسَلًا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہیر دی بیع مسلما کو بخشی گا اوسی اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت
کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ہو شرح السنہ مین یہہ حدیث مذکور ہی ساتہہ لفاظ کی کہ مصابیح مین ہی شریک شامی سی بطریق ارسال کی ف
شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین وسلم مین جایز ہی پہلی قبض کرنیکی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نی یعنی دونون نے
مفصل روایت کی ہی یہہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سی اور مصابیح مین یہہ حدیث یون ہی من اقال خاہ المسلم صفقتہ کرہیا اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ
او بطریق ارسال کی یہہ عرض کیا مصنف نی لغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی متصل اور نہ ذکر کی متصل ع الفصل الثالث
فصل سیوم عن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عَقَارًا مِّنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ
عَقَارِہٖ جَرَّۃً فِیْہَا ذَہَبٌ فَقَالَ لَہُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَہَبَکَ عَنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْکَ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّہَبَ فَقَالَ الَّذِیْ لَہُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا
فِیْہَا فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْہِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَۃٌ فَقَالَ اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَۃَ وَاَنْفِقُوْا عَلَیْہِمَا وَتَصَدَّقُوْا مُتَّفَقٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نے اون لوگونمین سی کہ تہی پہلی تمسی زمین ایک شخص سے پس پائی اوس شخص
نی کہ خریدی تہی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک ٹہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والیکو اوس شخص نے کہ لی تہی زمین لے سونا اپنا مجسی نہین خریدی مینی مگر
زمین اور نہین خریدا مینی تجسی سونا پس کہا بیچنی والی زمین کی نی کہ نہین بیچی مینی تیری ہاتہہ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لی گئی دونون طرف ایک
شخص کے پس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نے اونمین سی کہ میری ہان لڑکا ہی اور کہا دوسرے نی کہ
میری ہان لڑکی ہی پہر کہا اوس شخص نے کہ نکاح کر دو اوس لڑکیکا لڑکیسی اور خرچ کرو اونپر اوس سونیسی اور لیدو یعنی جو بچ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** کہا ہی بعضون نی کہ وہ فیصلہ کرنیوالی حضرت داؤد تہی اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان بیچنی
والی اور لینی والے کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصونمین جیسیکہ مستحب ہے غیر اوسکیکو ۞ ع **باب السلم والرہن** باب ہے بیچ بیان بیع سلم
کی اور گرو کی **ف** سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہرالی کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی
مین مثلا سو روپی ایک شخص کو دیئی اور اوس سے ٹہیرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سو من اس قسم کی تجسی لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبہی سلف بہی کہتی ہین
اور ہندی مین بدہنے بہی کہتی ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہہ بیع درست ہی اور سب شرطین اوسکے سولہ ہین چہہ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چہہ
شرطین راس المال مین یہہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہہ بخاری روپی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی
یا کلدار یا خالی یا ڈیک کی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپے کہری ہین یا کہوٹی اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلا یہہ سو ہین یا دو سو ہین اور روپی اشرفی نقد دینا
وعدی پر نہ رکہنا اور قبض کرنا اوسے مجلس مین یعنی مجلس عقد کی مین اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنی ہین اور بیان
کرنا نوع کا کہ کہا درکے مین یا بانگر کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہین یا برے اور جتانا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر ہے یا دس من ہے اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی
ہی تعین کیی سی پس نہین درست سلم روپی اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگی دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ
ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سی یعنی جسوقت سی عقد کی ہی اوسوقت سے لیتی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہو پیدا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہووے
عقد بیع سلم کی بدون خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیی اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہہ مسلم فیہ مین دونگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجہہ اور ہونا مسلم فیہ کا
مضبوط یعنی بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی وہ چیز معلوم ہووے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنا جنس اور نوع اور صفت کیسی معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض
اقسام کپڑی وغیرہ کی اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ۞ مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عباس قال**
قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وہم یسلفون فی الثمار السنۃ والسنتین والثلث فقال من اسلف فی شیء فلیسلف
فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی مکہ سی ہجرت کر کر مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوونمین ایکسال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی زر دیتی تہی اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایکسال
یا دو سال یا تین سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس کیل اور
وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوس چیز مین کہ بیچی جاتی ہی تل کر جیسی زعفران وغیرہ
تو سلم کری وزن معلوم مین مثلا چار تولی یا پانچ تولی اور مدت معلوم تک جیسی ایک مہینا یا ایک برس اور مانند انکی اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر
کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین ۞ ح **وعن عائشۃ**
قالت اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما من یہودی الی اجل ورہنہ درعا لہ من حدید متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہہ غلہ ایک یہودی سی بوعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکہی اوسکی پاس اپنی
زرہ لوہی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کچہہ مول لینا بنسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچہہ گرو رکہنا بدلی دین کے اور
جائز ہی گرو رکہنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی اس آیۃ مین وان کنتم علی سفر فرہان مقبوضۃ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہہ اہل ذمہ کی اسلیی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور اور کفار سی جبکہ نہ ثابت
ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون پاس ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمانکو بیچنا ہتیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیونکی ہاتہہ اور نہین جائز مطلق کفار کے ہاتہہ بیچنا
اوس چیز کا کہ باعث تقویت اونکی دین کے ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانکا اونکی ہاتہہ اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی اسکا کہ حضرت
دنیا مین قلت مال کی رکہتی تہی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائیکا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سے کیا
اور صحابہ سی کیا تو کہا ہی بعضون نے کہ شاید یہہ بیان جواز کے لیی کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیی کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سی کسی پاس نہ تہا سوائے یہود کے
ع ۔ **وَعَنْهَا** قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک یہودی کے بدلی
تیس چوسیری جو کے نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا
وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواری کا سواری کیا جاوی بدلے خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہو وہ گرو
اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلے خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہو وہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہے خرچ نقل کے یہہ بخاری
نے **ف** ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنیوالیکو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی بسبب اسکی
کہ اسپر ہی دانا گہانس اوسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہے
اور دودہ پیتا ہی اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گہانس
دی اوسکو جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا ساتہہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور
علما برخلاف اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہی مرتہن کو کہ نفع لی ساتہہ رہن کے اور نفقہ راہن کا راہن پر ہے اسلیی کہ جو قرض حاصل کری نفع
کو حرام ہی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ رَوَاهُ
الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِثْلُهُ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا نہین منع کرتا گرو رکہنا چیز گروی رکہی ہوئی کو مالک اوسکی سی کہ جسنی گروی رکہا ہی اوسکو یعنی گروی رکہنی سے وہ چیز اوسکی ملک سی نہین نکل جاتی
اوسکی لیی ہے فائدہ اور زیادتی اوسکی اور اوسپر ہے تاوان اوسکا نقل کے یہہ شافعی نی بطریق ارسال کے اور روایت کیی گیی مثل اس حدیث کے یعنی موافق اسکی لفظ اور معنون مین
یا مثل معنی اسکی یعنی موافق معنون مین اور مخالف لفظون مین کہ مخالف نہین ہے اسکی معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اونہون نے روایت کیی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے
ف فائدہ اسکا الخ یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا یا گرو کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچی وغیرہ ہون گرو کی چیز کی تو حق راہن کا ہی
اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتہہ مین تو تاوان راہن پر ہے یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کے حق مین سی کچہہ ساقط نہین ہونیکا راہن کو سب قرض دینا آویگا

اور بعضے نسخون مین لفظ رویکا ساتھہ صیغہ معروف کی بہی آیا ہی اسصورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہی ہونگی + ح + **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکیال مکیال اہل المدینۃ والمیزان میزان اہل مکۃ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا میانہ میانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنے حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکیکی اعتبار مدینہ والونکی میانون کا ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہہ کہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جب تک کہ نہو دو سو درہمین موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیے کہ مدینہ والے اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین احوال میانونکا اور مکی والی اہل تجارت ہین وہ احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی والبغوی + ع + **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الکیل والمیزان انکم قد ولیتم امرین ہلکت فیہما الامم السابقۃ قبلکم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ماپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیی گیی ہو دو کامونکی یعنی ماپنی اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلی تم سی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مانند قوم شعیب وغیرہ کی کہ لیتی تہی لوگونسی پورا اور دیتی تہی کم اور حاصل یہہ کہ تم کم ماپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بہی نہ ہلاک ہوجاؤ + ع + **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی شیء فلا یصرفہ الی غیرہ قبل ان یقبضہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس نہ پہیری اوسکو طرف غیر اپنی کی پہلی قبض کرنی اوسکیکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** نہ پہیرے الخ یعنی نہ کسیکی ہاتہہ بیچی اور نہ ہبہ کری پہلی قبض کرنیکی یا یہہ کہ تبدیل نکری اوسچیز کو ساتہہ غیر اوسکیکی یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکی بدلے اور چیز نہ لی پہلی قبض کرنیکی + ع + **باب الاحتکار** باب ہی بیچ بیان احتکار کی **ف** شرع مین احتکار کہتی ہین بند کر رکہنی قوتون کو بانتظار گرانی کی باینطریق کہ وقت گرانیکی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکہتی ہون مول لیکر بند کر رکہی اس نیت سی کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہہ حرام ہے ہان اگر اوسکی زمین سی آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکہا ہو اور گرانی مین بیچی تو یہہ حرام نہین اور اسیطرح حرام نہین ہے بند کر رکہنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین + ح ع + اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون آدمیون اور جانورون کے جبکہ ہو یہہ احتکار بیچ ایسی شہر کے کہ ضرر کری شہر والونکو یعنی شہر چہوٹا ہی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہوجائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو اور اگر شہر بڑا ہی یہہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہوگا وہان کچہہ مضائقہ نہین اوسکا اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی پس نہین ہے وہ احتکار کرنیوالا + **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** معمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فہو خاطئ رواہ مسلم روایت ہے معمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی **وسنذکر** حدیث عمر کانت اموال بنی النضیر فی باب الفیء ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی کانت اموال بنی النضیر بیچ باب فی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون رواہ ابن ماجۃ والدارمی روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہی اور احتکار کرنیوالا ملعون ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوی تا بیچی بموجب نرخ حال کی برخلاف احتکار کرنیوالے کے وہ رزق دیا گیا ہی یعنے حاصل ہوتا ہی اوسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت دی جاتی ہی اوسکی رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اوسکی

اوپر مذکور ہوئی گنہ گار اور دور خیر سی ہی جب تک کہ اس فعل مین ہی نہین حاصل ہوتی اوسکو برکت ۞ ح ۞ ع **وعن** انس قال غلا السعر
علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله سعر لنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله هو المسعر
القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمة بدم ولا مال رواه الترمذی وابو داود
وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا مہینگا ہوا نرخ غلہ کا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نی یا رسول
اللہ نرخ مقرر کیجیی واسطی ہماری یعنی حکم کیجیی لوگونکو کہ اس بہاو بیچا کرو پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا
فراخ کرنیوالا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ ملون پروردگار اپنی سی اسحالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین سی کہ طلب کری مجہسی
کچہہ حق بسبب خونکی یا مال کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی
کی ہاتھہ ہی کہ ساتہہ اوسکی روزی لوگونپر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی معنی ہین اور امید رکہتا
ہون مین الخ اسمین نہی ہی نرخ مقرر کرنیسی اسلیی کہ وہ تصرف کرتا ہی لوگونکی مال مین بغیر اذن اونکیکی اور ظلم کرتا ہی اونکی حق مین اور نرخ
مقرر کرنیسی کبہی لوگ بیچنا چہوڑ دیتی ہین اور یہہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہہ ہی کہ تکلیف نہ دیجاوی لوگونپر ساتہہ نرخ مقرر کرنی کی اور لازم
نہ کیا جاوی اونپر نرخ ولیکن حکم کیی جاوین ساتہہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ۞ ح

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احتکر علی المسلمین
طعامهم ضربه الله بالجذام والافلاس رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه
روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کر کر بیچی مسلمانون سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی اللہ اوسکو
جذام اور افلاس نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی
ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانیکا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلا بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانیکا اونکو پہنچاتا ہی
اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر اور برکت ۞ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتکر
طعاما اربعین یوما یرید به الغلاء فقد برئ من الله وبرئ الله منه رواه رزین
اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کر رکہی غلہ چالیس دن ارادہ رکہتا ہو ساتہہ اوسکی مہینگی
ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی **ف** بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کہ بیچ بجا آوری احکام
اور شفقت کرنیکی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا خدا اوس سی یعنی حفظ و عنایت اپنی اوس سے اوٹہالی ۞ ح **وعن** معاذ قال سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول بئس العبد المحتکر ان ارخص الله الاسعار حزن وان اغلاها فرح رواه البیهقی فی شعب الایمان
ورزین فی کتابه اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برائی بندہ احتکار کرنی والا
اگر سستا کری اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہینگا کری نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین
وعن ابی امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق به لم یکن له
کفارة رواه رزین اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکہی غلہ چالیس دن
پہر اللہ دی اوسکو نہوگا واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہہ رزین نی **ف** چالیس دن کی غلہ بند رکہنی کا یہہ حکم و سزا ہی اور اگر کم اس سی رکہی اوسکی

بہی سزا ہی ولیکن کمتر اس سی ۞ ح **بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ** باب ہی بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینی کی معاملہ مین **ف** یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہو اور وہ مفلس ہو گیا اور بالفعل نہین ادا کر سکتا اوسکو مہلت دی ۞ ح ۞ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مفلس ہوا پس پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق تر ہی ساتہہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مثلا ایک شخص نی کچہہ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تہا وہ کہ مفلس ہو گیا قاضی نی حکم اوس کی مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی تہی وہ حسا یا معنی ساتہہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ اور وقف کی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لیلی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہونکی وہ مقدم ہی اور اگر کچہہ مول لیلیا تہا بائع نی اور کچہہ مشتری پر رہا تہا کہ وہ مفلس ہو گیا لیوی مال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول مین سی یہی مذہب ہے امام شافعی اور مالک کا اور ہماری نزدیک نہین پہنچتا ہی بیچنی والیکو فسخ کرنا بیع کا اور لی لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہونکی ہی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تہی کہ خیار بائع کی لیی تہا پہر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار کی کہ مول لینی والا مفلس ہو گیا پس انسب ہے اسکو یہہ کہ اختیار کری فسخ کو ۞ ع ح **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا پہنچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوی کی کہ خریدا تہا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو صدقہ دو اوسکو یعنی تاکہ دین اپنا ادا کری پس صدقہ دیا لوگون نی اوسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اوسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی قرض خواہون کو لو جو پاؤ تم اور نہین واسطی تمہاری مگر یہہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی مین ایک شخص نی درخت میوی کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تہا آفت کی سبب سے جہڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تہا پس بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا لینی والی نی لوگونسی قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ نہین پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اوسکو بسبب ظاہر ہونی افلاس اوسکی پس واجب ہے مہلت دینی اوسکو جب کچہہ اوس پاس دیکہو گی پہر لینا نہ یہہ کہ حق بیچنی والی کا اوسکی ذمہ سی ساقط ہوا ۞ ح ۞ مولانا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَكَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا ایک شخص معاملہ کرتا تہا لوگونسی دین کا اور تہا کہتا واسطی گماشتی اپنی کی کہ جب آوی تو تنگدست کی پاس درگذر کر اوس سی شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نی پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مرا پس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس سے یعنی گناہونپر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ نجات دی اوسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کیسی پس چاہیی کہ تاخیر کری طلب کرنی دین مین مفلس سے یا موقوف کر دی اوس سے یعنی سارا حق اپنا معاف کر دی یا کچہہ اوسمین سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرض افضل ہے نفل سی ستر درجی مگر چند مسائل

مین ایک تو معاف کر دینا حق کا کہ تنگدست پر ہو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہی اسکی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدای سلام سنت ہی
لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ وہ فرض ہی تیسرے وضو پہلی وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہی وضو سی کہ بعد داخل ہونی وقت کی کری کہ وہ
فرض ہی ۱۲ع + **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ
مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مہلت دی مفلس کو یا معاف
کری اوس سی یعنی سب حق یا کچہہ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کے سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی الیسر سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص مہلت دی تنگدست کو یا موقوف کر دی اوس
سی جگہہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکہی گا گرمی روز قیامت کیسی اور آسان کریگا اوسپر شدت اوسکی نقل کی یہہ مسلم
نے **ف** اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دین کے
ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پہر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند اوسکی
ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پہر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دے اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی دو مثل اوسکی ثواب
صدقہ کا ہی ۱۲ع **وعن** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِيْ
اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی
پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سے پس کہا مینی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچہا کہ ساتوین
برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تہا بجای اوسکی یہہ کیونکر دون کہ یہہ افضل ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکو
اونٹ اچہا پس بہترین لوگونکا وہ ہی کہ بہت اچہا ہو اونمین ادای قرض مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ قرض لینا
حیوانکا جائز ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہہ حدیث منسوخ
ہی اور اخیر جملہ سی یہہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچہی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہے اور عالی ہمتی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو +
ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا
وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تہا پس سخت کہا حضرت کو پہر
قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چہوڑ دو اوسکو اسلیی کہ صاحب حق کو جگہہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیی
اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ اوس سی لیا تہا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سی یعنی اوسکا اونٹ
چہوٹا اور حقیر تہا اور یہہ بڑا اور اچہا فرمایا حضرت نی خریدو اوسکو یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سی زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اسلیی کہ
تحقیق بہتر تم مین وہی جو اچہا ہو تم مین از روی ادا کرنی قرض کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سے
یا غیر اونکی مین سی اور بعضون نے کہا کہ شاید وہ اجنبی گنوارون مین سی تہا اور صاحب حق کو جگہہ کہنی کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سی یہان دین ہے

یعنے جبکا کسیپر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کری ادا کرنی مین تو پہنچتا ہی قرض خواہ کو یہہ کہ شکوہ کری اوس سی ولیجاوی اوسکو حاکم کی پاس اور غصہ کری اوسپر ع * وعنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍٔ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی پس جبکہ حوالہ کیا جاوی ایک تمہارا غنی پر پس چاہیی قبول کرلی حوالہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی مول لینی کا اور پھر وہ ندہی یا قرضدار کو مقدور ہے قرض کی ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہہ ظلم ہی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ فسق ہی اور رد کیجاتی ہی بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکیا ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر مکرر کری اور عادت کری اوسکی اوجسوقت کہ حوالہ کیا جاوی الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو سکیا اور وہ مقدور نہین کہتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہی کہ تو میری طرف سی ادا کر پس چاہیی قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلد سی قبول کرلی تاکہ اوسکا مال ضایع نہوا اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا وجوب کی لیی اور بعضون نی کہا اباحت کی لیی ع وعن کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَہٗ عَلَیْہِ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا حَتّٰی سَمِعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادٰی کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ یَا کَعْبُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَاقْضِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی تقاضا کیا ابن ابی حدرد سی اپنی دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونونکی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آوازونکو اور حضرتؐ تہی گہر اپنی مین پس ارادہ نکلنی کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ کہولا پردہ اپنی حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا ای کعبؓ عرض کیا کعب نے حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرتؐ نی اپنی ہاتہسی یہہ کہ موقوف کرادے اسپنے دین سی کہا کعب نے تحقیق کیا مینی یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نی ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف احدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سی اور صلح کروادینی جہگڑنیوالونمین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ع وعن سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ قَالَ ھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ صَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا ہم بیٹہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نی نماز پڑہیی اوسپر پس فرمایا حضرتؐ نی آیا ہی اوسپر دین کہا صحابہ نی کہ نہین پہر نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا دوسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہی اوسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا صحابہ نے کہ چہوڑ گیا ہی تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہی اوسپر دین کہا صحابہ نے تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر کہا ابو قتادہ نی کہ نماز پڑہیی اوسپر یا رسول اللہ اور میری ذمہ پر ہی دین اوسکا پس نماز پڑہی حضرتؐ نی اوسپر نقل کی یہہ بخاری سے ف احتمال ہے کہ یہہ تینون جنازی ایک دن اور ایک مجلس مین آئی ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسونمین اور دوسرے شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو گیا جو اوسکی پاس سے نکلین اسلیی حضرتؐ نی اوسپر نماز پڑہی اور تیسری پاس جو مال ادای دین کی لیی نکلا اور حضرتؐ نی اوسپر نماز نہ پڑہی یہہ یا تو اسلیی تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سی اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنیسی دامین یا مناسب جانا

حضرت نی کہ مین دعا کرون اوسکی لیی اور وہ موقوف رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگون کی ہین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضامن
ہونا میت کیطرفسی جائز ہی برابر ہی کہ چہوڑا ہو مال ادای دین کی لیی یا نہ چہوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابوحنیفہ کی
کہ اونکی نزدیک یہہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی علما نی لکہا ہی کہ دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور
احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالہ اوس میت کیطرفسی کہ نہین چہوڑا مال اور ہو اوسپر دین اسلیی کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتی اور امام ابوحنیفہ
نی کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کیطرفسی اسلیی کہ کفالت میت مفلس کیطرفسی کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے
اور حدیث مین احتمال ہی یہہ کہ ہو اقرار ساتہہ کفالت پہلی کی اور احتمال یہہ ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لی مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہو ادا اوسکا
یعنی قرض لی احتیاج کی لیی اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوس سے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر
دنیا مین اور راضی کردیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکیکا یعنی یا قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو
اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کرنیکا اوسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیی کہ قصد
کیا اوسنی مسلمانکی مال تلف کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا
اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِیْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو
اگر مارا جاؤنمین بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہوؤنمین صبر کرنیوالا ڈہونڈنیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا سنانی اور دکہانی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہہ
دینیوالا کیا جہاڑیگا اللہ تعالی مجسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت
نی اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا اسیطرح سی کہا جبرئیل نی اور وحی لائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بندونکی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہہ بہی معلوم [illegible] جبرئیل حضرت سی کچہہ باتین سوای قرآن
کی بہی کہہ جاتی تہی ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ
اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بخشی جاتی ہین واسطے
شہید کی تمام گناہ مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کی خواہ مال کسیکا اسکی ذمہ
ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہہ نہین بخشی جاوینگی بسبب شہادت کے
اور کہا ابن ملک نے کہ کہا ہی بعضون نی کہ یہہ بیچ حق شہدا بر یعنی جنگل کی ہی اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نی ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً
صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
فَتَرَكَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی پاس

آدمی مردہ اسحال مین کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچہی کہ کیا چہوڑا ہی واسطی ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا ہیہ کہ وہ چہوڑ گیا ہی مال اسقدر کہ دین ادا ہوجا ویگا تو نماز پڑہی اوسپر اور اگر نہ چہوڑ گیا ہوتا کچہہ فرماتی واسطی مسلمانونکی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑہتی اور ونکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی فی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین یعنی تہہ لگین کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لیی پس فرمایا کہ مین لائق ترہون ساتہہ مسلمانونکی اونکی جانونسی پس جو کوئی مری مسلمانونسی اور چہوڑجاوی دین یعنی اور نہ ہو کچہہ اوسکا مال پس میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسیکا اور جو شخص کہ چہوڑجاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسیکی ہی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم فی ف لائق ترہون ارع یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس واجب ہے مومنو پر ہیہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون اونکی سی اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکیکی اپنی نفسونپر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسونپر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتہہ ادا کرنی دین اونکیکی جیسا کہ فرمایا من توفی الخ اور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کی اور کہا بعضون نی کہ نہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا بیت المال مین سی اور یہہ ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت نے اپنی مال مین سی ادا کرتی ہی پہر کہا بعضون نی کہ تہا ہیہ ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر اور بعضون نی کہا کہ تہا ہیہ تبرعاً یعنی از راہ احسان کی شرح ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی خَلْدَۃَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ ھٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِہٖ اِذَا وَجَدَہٗ بِعَیْنِہٖ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی خلدہ زرقی سی کہ کہا آئی ہم پاس ابوہریرہ کی ہیچ مقدمہ اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہوگیا تہا یعنے اور اوسکی پاس سباب لوگونکا تہا کہ نہین دیتا مول اوسکا پس پوچہا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابوہریرہ فی کہ یہہ مانند اوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکے مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص مری یا مفلس ہوجاوی پس مالک سباب کا لائق ترہی ساتہہ سباب اپنی کی جبکہ پاوی جونکا تون نقل کی یہہ شافعی اور ابن ماجہ فی ف بیان اسکا اسی باب کے پہلی فصل مین ہوچکا ہی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَۃٌ بِدَیْنِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہین داخل ہوتی جنت مین اور نہین پہنچتی ہیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکی گا یہانتک کہ بدلدیا جاوے وہ دین کا کہ روپیہ قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسرف کیا اور جسنی قرض لیا ہی حق واجب کے ادا کرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مال بقدر ادا کرنیکی نہ چہوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکنی کا نہین جنت سی انشاء اللہ تعالی مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیی کہ ادا کری اوسکی طرفسی جو وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرض خواہونکو راضی کردیگا شرح ؛ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بِدَیْنِہٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّہٖ لَوْ حَدَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاؤُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ دَیْنِہٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَ

كَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهٖ مُرْسَلًا اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضدار قید کیا جاویگا بسبب دین اپنی کی یعنی جنت کی داخل ہونی سی اور صالحین کے صحبت مین پہنچنی سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی گئی یہہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرض خواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی طلب دین کی لیی پس بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا اونکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنیکی لیی یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس یہہ حدیث مرسل ہے اور یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پائی مینی یہہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹی کعب بیٹے مالک کیسی کہا تہی معاذ بن جبل جوان سخی اور تہی پاس رکہتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تا کہ کہین اونکی قرض خواہونسی یعنی یہہ قرض چہوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرت نی اونہون نی کچہہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑتی قرض کسیکی لیی تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیی واسطی خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرض خواہونکی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس نقل کی یہہ سعید نے اپنی سنن مین بطریق ارسال کے **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوینگی اور یہہ اونکی پاس جانیسی محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہٹاوی اوس تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سی چہٹکارا پاوی ساتہہ دینی نیکیون اوسکی کی قرض خواہ کو یا کہنی گناہون قرض خواہ کی اوسپر یا ساتہہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرض خواہ کو اپنی فضل سے پس یہہ تنہائی بہی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سی عیاذاً باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلی اپنی دین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہین پائی مینی یہہ اصول مین الخ اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کی لکہی گئی ہین اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مولف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پایا مین اسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتہہ ان الفاظ کی وعن عبدالرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مولف تا کہ معلوم ہو کہ یہہ حدیث اگرچہ ان اصول مین نہین ہے کہ دیکہا اونکو مولف نی لیکن موجود ہی منتقی مین پس اگر نہوتی یہہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبدالرحمن کی سیاہی سی لکہا جاوی نہ سرخی سی فتامل ۱۲ ح ع **وعن** الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے شرید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہی بی آبروئی اوسکیکو اور سزا دینی اوسکیکو کہا ابن مبارک نی حلال کرنا بی آبروئی اوسکیکا یہہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور اور سزا یہہ ہی کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کری تو مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی اسلیی کہ درنگ کرنا اوسکا ظلم ہی ع **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ
اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا لایا گیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑہین اوسپر پس فرمایا آیا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگون نے ہان فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی واسطی قرض اپنی کے
یعنے مال بقدر ادا کی عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی مین نہین پڑہنی کا کہا علی بن ابی طالب نے کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین
اوسکیکا ای رسول خدا پس آگی پڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت مین معنے اسحدیث کی ہین یعنی نہ الفاظ مذکورہ اور یہہ زیادہ ہی فرمایا
حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کری اللہ تعالی نفس تیری کو آگ دوزخ سی جیسا کہ خلاص کیا تو نی نفس بہائی مسلمان اپنی کا
نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرف سی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکیکو دن قیامت کے نقل کی یہہ شرح السنۃ
مین **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ
دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ مری اسحال مین کہ وہ پاک ہو تکبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ مقبولون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ
بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہون مین نزدیک اللہ کی یہہ ہے کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہہ
گناہونکے بندہ پیچہی کبیرہ گناہونکی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اونسی یہہ ہی کہ مری آدمی اسحال مین کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چہوڑی مال واسطی اوسکی بقدر ادا کی
نقل کے یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** پیچہی کبیرہ گناہونکی اسلیی کہا کہ نفس دین کبائر سی نہین ہی بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہی بعض احادیث
مین اور نہی جو آئی ہی اوس سے بسبب عارض کی ہی کہ وہ ضایع کرنا حقوق لوگونکا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کیی گئی لذاتہا مین ۔ طیبی ۔ ایک توجیہ
خوب یہہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہما کی انکی بعد درجہ اسکا ہی بحسب اس توجیہ کی یہہ بہی اور کبیرہ گناہون مین داخل رہا ۔ مولانا
وعن عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ
اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان
مسلمانونکی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطونپر ہین یعنے شرطین کہ آپسمین کے ہین صلح وجنگ مین اور سوائے انکیمین لازم ہی
رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داود نی اور تمام ہوئی روایت ابو داود کی
لفظ شروطہم تک **ف** مگر وہ صلح الخ مثلا صلح کری اسپر کہ نہین صحبت کرنیکا بیوی کی سوکن سی تو یہہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجہا حلال کو اور اسیطرح وہ
صلح بہی نہین درست ہے کہ حلال کری حرام کو مثلا صلح کرنی شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلا شرط کری اپنی بیوی کی لیی کہ نہین صحبت
کرنیکا اپنی لونڈی سی اور یا حلال کری حرام کو مثلا یہہ شرط کری کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتہہ بیوی کی تو ایسی شرطین نہین درست مناسبت
اسحدیث کی ساتہہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ صلح بیع وشرا مین وقت افلاس کے ہوتی ہی واللہ اعلم ۔ ع ح ۔

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَاَتَيْنَا

بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لایا مین اور مخرمہ عبدی کپڑا بیچنی کی لیی ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پہر آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ پیادہ پا چلتی تہی یعنی سوار نہ تہی پس چکایا ہمسی پائجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہہ ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تہا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹہیرا ہی اوس سی کچہہ زیادہ تول دی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابویعلی اپنی مسند مین ابوہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کی خلق و کرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی یہی ساتہہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا بسبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچہہ زیادہ دی اپنی طرفسی کہ شرط درمیان مین نہ آئی ہو سری سی تو یہہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ربیعہ سی کہ کہا قرض لیی مجسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کی پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس دیی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سے مجکو اور فرمایا برکت دی تجکو اللہ تعالی بیچ اہل تیری کی اور مال تیری کی نہین ہے بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی صدقہ نقل کی یہہ احمد نی **وعن** سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِيْ وَتَرَكَ ثَلٰثَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بہائی میرا اور چہوڑ گیا تین سو دینار اور چہوڑ گیا لڑکے چہوٹی پس چاہا مینی یہہ کہ خرچ کرون مین اونپر یعنی اور قرض اوسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا قید کیا گیا ہی بدلے دین اپنے کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین پہنچ سکتا وہانکی نعمتونکو اور صالحین کے پاس پس ادا کر اوسکی طرفسی کہا سعد نے پس گیا مین اور ادا کیا مینی قرض اوسکی طرفسی پہر آیا مین اور عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینی اوسکی طرفسی اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا اور نہین واسطی اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیی کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہہ احمد نی **ف** یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کے

[illegible]

معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینی کا اسلیے کہ جائز ہی حاکم کو یہہ کہ حکم کری ساتہہ علم اپنی کی اور یا حضرت کو وحی سی حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا
ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہی ۞ ط ۞ ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ
حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ
قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ
فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ
الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ
عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهُ
اور روایت ہی محمد بیٹی عبد اللہ بیٹی جحش کیسی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیٹہی ہوئی بیچ صحن متصل مسجد کی اوسجگہ کہ رکہی جاتی تہی جنازی اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی درمیان ہماری پس اوٹہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکہا پہر
جہکائی نظر اپنی اور رکہا ہاتہہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کہ کسقدر اوتری سختی کہا راوی نی پس چپ رہے
ہم یعنی سوال سی اوسدن اور رات پس نہ دیکہی ہمنی مگر بہلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکہا ہمنی یعنی اونہون نی خیال کیا تہا کہ مراد سختی سی عذاب ہے
کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکہا یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نی پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سختی ہی جو کہ اوترے
فرمایا بیچ مقدمہ دین کی سختی اوتری ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکی ہی اگر کوئی شخص مارا جاوی اللہ کے راہ مین پہر زندہ ہو پہر
مارا جاوے اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو پہر مارا جاوی اللہ کے راہ مین پہر زندہ ہو اور اوسپر ہووین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوی
دین اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بہی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہہ احمد نی اور شرح السنۃ مین مانند اسکی ہی یعنی مطلب یہ
ہی اور لفظ اوسکی اور **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنازونپر نماز مسجد مین نہ پڑہتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ع **باب الشرکۃ**
والوکالۃ باب ہی بیچ بیان شرکت اور وکالت کی **ف** شرکۃ دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہہ ہی کہ مالک ہون
دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کی از راہ ارث کی یا خریدنیکی یا کوئی یہہ کری اون دونون کو کچہہ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص
وغیر ذلک یا مل جاوی مال دو شخصون کا اسطرح کہ نہ متمیز ہوسکی یعنی ایک جنس کا مال دونو پاس تہا وہ مل گیا جیسی دودہ ایک کا دوسری کی دودہ مین ملجاوے
یا دونون قصداً اوس مال کو ملادیوین پس اس شرکت کا حکم یہہ ہے کہ ہر ایک دوسری کی حصہ مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک
کی ہاتہہ اور غیر شریک کی ہاتہہ بہی بیچنا جائز ہی اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوائے دونون قسمون اخیر کی یعنی دونون نی مال ملادیا ہو یا ایسی
مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہہ ہے کہ کہی ایک دوسری سی کہ شریک کیا مینی تجکو فلانی چیز مین اور
دوسرا قبول کرلی اور رکن شرکۃ عقد کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اوسکی یہہ ہی کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کری شرکۃ کو مانند شرط کرنی معین
روپیون کی فائدہ مین سی واسطی ایک کی اون دونون مین سی یعنی اگر دو شریکون مین سی ایک یہہ شرط کرلی کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپی
مین لیلونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکۃ کو قطع کردیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکۃ کی اور یہہ شرکۃ عقد چار قسم پر ہی شرکۃ مفاوضہ اور شرکۃ عنان اور
شرکۃ صنائع والتقبل اور شرکۃ وجوہ شرکۃ مفاوضہ تو یہہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف مین اور دین مین اور مال مین اور فائدہ
مین اور متضمن ہوتی ہی یہہ شرکۃ وکالۃ اور کفالۃ کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے پس نہین جائز ہی یہہ شرکۃ درمیان مسلمان اور ذمی کے

اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکیکی اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضۃ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اسکا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونون مین سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوائے طعام اور لباس اپنی اہل کے پس وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح شرکۃ مفاوضۃ اور عنان مگر ساتھہ روپی یا اشرفی یا پیسونکی کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کی اور ساتھہ ڈلی سونی اور چاندی کی اگر معاملہ کرتی ہون لوگ ساتھہ اونکی اور اگر ایک دونون شریکون مین سے مالک ہوا بسبب ارثکی یا اور جہۃ کہ ایسی مال کا کہ جسمین مفاوضۃ درست ہوسکتی ہی مانند روپی اشرفی کی تو شرکۃ مفاوضۃ جاتی رہی اور شرکۃ عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دونون شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکۃ مفاوضۃ نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان وزمین کی باقی رہی شرکت مفاوضۃ اور شرکۃ عنان یہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کن برابر ہون چیزون ذکر کی گئی مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہہ شرکۃ متضمن ہوتے ہی وکالت کو اور نہ شرکۃ ضائع واقبل یہہ ہی کہ شریک ہون دو حرفی والی مثلاً دو درزی ہون یا ایک نگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب رمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنی مین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہہ شرط کرین دو تہائی ایک کی اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کرا ایک لیگا دونونپر لازم ہوگا دونونپر کرنا اوسکا پس ہر ایک سی طلب ناکام کا یہ پہنچتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہوجاویگا دینی والا مزدور یکساتھہ دینی کی ایک کو اون دونونمین سے اور کمائی درمیان دونون کی ہوگی اگرچہ کام کری ایک اون دونونمین سی فقط اور شرکۃ وجوہ یہہ ہے کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت روسے اسباب مول لاکر بیچین اور نفع درمیان دونونکی ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضۃ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکۃ عنان کی ہوگی اور متضمن ہے یہہ شرکۃ وکالۃ کو یعنی کہ مول لین یعنی ایک دوسرا کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون دونونکی دہ ہونا چیز خریدی گئی کا آپسمین تہائی ایک کی لیی اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع ہی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکۃ اوسچیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالۃ اوسمین مانند کاتنے لکڑیونکی اور گہاس کے اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نی وہ مزدوری اپنی لی بسبب معمول عرف کی اور وکالۃ کی معنی مین قائم کرنا غیر کا جگہہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالۃ کی یہہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہہ ملتقی الابحر مین سی مختصر کر لکھا ہی جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اسمقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی کتاب مین سے دیکھہ لی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی زہرۃ بن معبد سی یہہ کہ وہ تہا کی لیجاتی اونکو دادا اونکی عبداللہ بن ہشام طرف بازار کے پس خریدتی دادا اونکی غلہ پہر ملتی اونسی ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتی وہ دونون اونکو کہ شریک کرلی ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی ہی اسطی تیری ساتھہ برکت کی پس شریک کرتی دادا میہی اونکو پس اکثر دا میری فائدہ مقدار روجہہ اونٹ کی غلہ بی نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرت صلعم کی یہہ ہیجتی اوسکو طرف مکان اپنی کی اوتہی عبداللہ بن ہشام کہ لی گئی تہی اونکو مان اونکی یعنی زینب طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تا ہتہ پہیر اسر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت عقود مین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ

الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا تَکْفُوْنَنَا الْمُؤْنَۃَ وَنَشْرُکُکُمْ فِی الثَّمَرَۃِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا انصار نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہماری اور درمیان بہائیون ہماری کی درخت کہجور کے فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسی یعنی مہاجرونسی محنت کو یعنی فقط تمہین محنت کرو ہم نہین کرتی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوہ مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جب مہاجر ہجرت کرکر آئی مدینی مین اور مال اپنا مکی وغیرہا مین چہوڑائی تو اوسوقت انصار نی یہہ بات عرض کی کہ درخت کہجور کے ہماری ہم مین اور ہمارے بہائیون مہاجرین مین تقسیم کردیجیی اوسکی جواب مین حضرت نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکہو ان بیچارونسی محنت نہین ہوسکتی کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بہائی مسلمانونکی اور دور کرنا مشقت کا اونسی اور اسمین بیان ہی صحت شرکۃ کا ۱۲ ع + **وعن** عُرْوَۃَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَہٗ شَاۃً فَاشْتَرٰی لَہٗ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰھُمَا بِدِیْنَارٍ وَاَتَاہُ بِشَاۃٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِہٖ بِالْبَرَکَۃِ فَکَانَ لَوِ اشْتَرٰی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عروۃ بن ابی الجعد بارقی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطی اونکی ایک بکری پس خریدین اوسنی واسطی حضرت کی دو بکریان پہر بیچی ایک اونمین سی ایک دینار کو اور لائی حضرت کی پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بیع اوسکی ساتہہ برکت کے پس تہی عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹہاتی اوسمین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزونمین کہ جاری ہوتے ہی اوسمین نیابۃ اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی منعقد ہوجاتی ہے بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور کہا شافعی نے کہ نہین جائز ہی اگرچہ راضی ہو مالک بعد اوسکی ۱۲ ع + **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَفَعَہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَا لَمْ یَخُنْ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَاِذَا خَانَہٗ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَجَاءَ الشَّیْطَانُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکونکا جب تک کہ نہین خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی نکلتا ہون مین درمیان اون دونونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نے اور آتا ہی شیطان **ف** تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتہہ محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکہتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون اون دونونکو رزق وخیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون اون دونونکی اور نکلتا ہون مین الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکالنی حفاظت کے اون دونونسی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شرکت کرنی اسلیی کہ برکت اوترتی ہی اللہ تعالی کیطرف سی اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیی کہ ہر ایک دونون شریکونمین سی سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنی کے اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی بندیکا جب تک کہ بندہ اپنی بہائی مسلمان کے مدد مین ہوتا ہی ۱۲ ع + **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کری تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کے کہ خیانت کری تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **ف** کہا قاضی نے کہ مراد یہہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند معاملہ اوسکی پس ہوویگا تو مثل اوسکی اور نہین داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مانند حق اپنی کی مال جاحد یعنی منکر کی سی اسلیی کہ یہہ حق اپنا لیتا ہی اور نہین ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہے کہ اگر کسیکا کچہہ کسیکی

ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال مین سی بقدر اپنی حق کی لیلی بشرطیکہ جس مال پر قادر ہو اہی وہ جنس اوس مال ہی ہو کہ اوسکی ذمہ ہے مثلاً اوس پر اسکی کسیکی ذمہ تہی اور یہہ اوسکی روپون پر قادر ہو تو دس روپی اپنی لی لی کذا الفہم من الہدایۃ ۱۲ ع ۱ مولانا **وعن** جابر قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ وقلت انی اردت الخروج الی خیبر فقال ائت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکلنی کا طرف خیبر کی پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا مینی اوپر اور کہا مینی تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت کہ پہنچی تو خیبر وکیل کی پاس پس لی اوس سی پندرہ وسق پہر اگر اوسکی تجسی کوئی نشانی پس کہہ ہاتہہ اپنا اوپر حلق اوسکی یعنی نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** پندرہ وسق یعنی کھجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹہہ چوسیر ونکا اور حضرت نبی اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جوکوئی میری طرفسی کچہہ نشانی آوی اور تو اوس سی نشان دلوانیکا طلب کری اور وہ ہاتہہ تیری حلق پر رکہہ دی تو جان لینا کہ مینی بہیجا ہی اوسکو پس حضرت نی وہی نشانی سکہا کر اوسکو بہیجا نا وکیل اس پہی سی دیوی مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث فیہن البرکۃ البیع الی اجل والمقارضۃ واخلاط البر بالشعیر للبیت لا للبیع رواہ ابن ماجۃ روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینے مشتری کو مول مین اور مضاربۃ اور ملانا گیہون کا ساتہہ جو کی واسطی خرچ گہر کی نہ واسطی بیچنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مضاربۃ یہہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کی لیی کسیکو دی اور وہ محنت کری اور اوسمین نفع ٹہیرالین آدہون آدہ یا کم وبیش اور جو ملا لیوی گیہون مین گہر کی خرچ کی لیی ضرورت سی ہو جاوین اور بیچنی کی لیی نہ ملاوے کہ یہہ گناہ وغیرہی ۱۲ ع ۱ **وعن** حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار لیشتری لہ بہ اضحیۃ فاشتری کبشا بدینار وباعہ بدینارین فرجع فاشتری اضحیۃ بدینار فجاءہا والدینار الذی استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدینار فدعا لہ ان یبارک لہ فی تجارتہ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی حکیم بن حزام سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ساتہہ اوسکی ایک دینار تاکہ خریدی واسطی حضرت کے ساتہہ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈہا بیچا دو دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پہرا یعنی اپنی گہر کو پہرا اوس خریدنی سی اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پہر لایا اوسکو اور دینا رکو کہ بچ رہا دوسری سی یعنی قیمت اوس قربانی کی سی کہ بیچا اوسکو پس لیدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دینار اور دعا کی واسطی حکیم کی یہہ کہ برکت دیجاوے واسطی اوسکی ہیچ سوداگری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود دنی **باب الغصب والعاریۃ** یہہ باب ہی بیچ بیان غصب کے اور عاریت کی **ف** غصب چہین لینا مال کسیکا ازراہ ظلم کی بغیر چوری کی اور عاریۃ کو سب جانتی ہین جسکا بیان تہین ۱۲ ع ۱ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی بالشت بہر زمین مین سی ازراہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کی پہنائی جاویگی اوسکی گردن مین روز قیامت کے ساتون زمینون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سے لیکر اوسکی گردن مین ڈالین گی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ معنی طوق پہنانے کی یہہ ہین کہ زمین سا ویگا اوسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا ہوا اوسکے گردن مین مانند طوق کی ۱۲ ع **وعن** ابن عمر

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَۃَ اَمْرِیٍٔ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّؤْتٰی مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ وَاِنَّمَا یَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَاتِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دوہ دوہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بی اذن اوسکی یعنی بدون حکم و رضا اوسکی کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا یعنی نہین دوست رکھتا یہہ کہ آوی کوئی خزانہ اوسکیمین پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹھا لیا جاوی غلا اوسکا اور سوای اسکی نہین کہ حفاظت کرتی ہین واسطی اونکی تمہن مواشی اونکیکی طعاموں اونکیکی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی تمہن اونکی مواشی کی بیچ حفاظت کرنی دودھ کی بمنزلہ خزانون تمہارکی ہین جوکہ محفوظ رکھی ہین غلہ تمہاری کو پس جوشخص اونکی مواشی کا دودھ دوہی گویا اوسنی توڑی خزانہ اونکی اور چرا لیا اونمین سی کچھہ اور شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہین جائز ہی دودھ دوہنا کسیکی مواشیکا بغیر اذن اوسکیکی مگر جب کہ بیقرار ہو بھوک سی تو بقدر ضرورت کی پی لی اور ضمان نہی یعنی قیمت اوسکی دینکی اوسکی پاس ہوا وسیوقت دیکھو والاجب وس پاس ہو ب ۱۰ ی ۱۰ ع **وعن** انسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِہٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصَحْفَۃٍ فِیْھَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِھَا بِیَدِ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَۃُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَۃِ ثُمَّ جَعَلَ یَجْمَعُ فِیْھَا الطَّعَامَ الَّذِیْ کَانَ فِی الصَّحْفَۃِ وَیَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّکُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَۃٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا فَدَفَعَ الصَّحْفَۃَ الصَّحِیْحَۃَ اِلَی الَّتِیْ کَسَرَتْ صَحْفَتَھَا وَاَمْسَکَ الْمَکْسُوْرَۃَ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ کَسَرَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ؎ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنے کی یعنی حضرت عائشہ کی پس بہیجی ایک بیبیون مین سے یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نی رکابی کہ اوسمین تہا کہانا پس مارا اون بی بی نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اونکے گہر مین یعنی عائشہ نی خادم کے ہاتہہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پہر اکٹہا کیا ٹکڑون مین کہانا کہ تہا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی مان تمہاری نی پہر ٹہیرا رکہا خادم کو یہان تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی پاس سی کہ حضرت اوسکی گہر مین تہی پس بہیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تہی رکابی اوسکی اور رکہہ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گہر مین کہ توڑی تہی جنہون نی نقل کی یہہ بخاری نی ف خادم لونڈی کو بہی کہتی ہین اور غلام کو بہی اور یہان لونڈی ہی اور حضرت نی جو کہانا اکٹہا کیا اسی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بی بیونکی ساتہہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور مان تمہارکی نی یہہ خطاب عام ہی اس قصہ سنی والی کو حضرت نی عذر بیان کیا اون بی بی کی طرفسی کہ یہہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت مین ہی عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اسطرح کا رشک نہین دفع کرسکتی اوسکو اپنی نفس سے یہ اس لیی بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو عمل برائی پر نہ کرین بلکہ جان لین کہ باقتضای بشری یہہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اسحدیث کو اس باب مین اس لیی لائی کہ ایک طرح کا غصب تہا توڑنا رکابی کا اس لیی کہ تلف کرنا مال غیر کا تہا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہہ کہ بہیجنا طعام کا بطور تحفہ کی تہا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریۃ کی تہی ع مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ النُّھْبَۃِ وَالْمُثْلَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ؎ اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ منع کیا آپنے لوٹنی سی اور مثلہ کرنیسی نقل کے یہہ بخاری نی ف لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہی اور مثلہ بہی کاٹنا ناک کا اور کانون کا اور مانند اسکیکا اور یہہ حرام ہی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرٰھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ

وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ صَلٰوتِیْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْ نَفْحِهَا وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَكَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِیْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَا تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِیْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ یَدِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَیْهِ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسدن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نے لوگونکو چہہ رکوع ساتہہ چار سجدونکی یعنی دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین تین تین رکوع کیی اور دو دو سجدی پہر پہرے نماز سی اسحالمین کہ ہوگیا تہا آفتاب جیسا کہ تہا اور فرمایا نہین کوئی چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکہی مینی وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکہا تمنی مجکو پیچہی ہٹتی اوس ڈر سی کہ پہونچی مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکہا مینی اوسمین کجدار سری کی لاٹہی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اسحالمین کہ کہینچتا ہی اٹریان اپنی دوزخ مین اور تہا وہ چراتا حاجیونکی چیزین ساتہہ لاٹہی کجدار اپنی کی پس اگر جانا جاتا ساتہہ اوسکی کہتا کہ اٹک آئی تہی میری لاٹہی مین یعنے آپ سی اور اگر نہ جانا جاتا ساتہہ اوسکی لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکہا مینی دوزخمین ایک عورۃ بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنی بلی کو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پہر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کی پاس اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکہا تمنی مجکو کہ آگی بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا مین اپنی جگہہ کہڑی ہونیکی مین اور تحقیق دراز کیا مینی ہاتہہ اپنا حال آنکہ ارادہ رکہتا تہا مین یہہ کہ لونمین میوے اوسکی سی تاکہ دیکہو تم طرف اوسکی پہر عقل مین آیا میرے یہہ کہ نکرونمین یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتہہ غیب کے ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور موجود ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کے جگہہ سی سنت ہی اور تہوڑا سا عمل نہین باطل کرتا نماز کو اور بعضی لوگ عذاب دیے جاتی ہین دوزخ مین اب بہی ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِیْ طَلْحَةَ یُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی مدینہ مین گہبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکی کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریۃً مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گہوڑا ابو طلحہ سی کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑیکو مندوب یعنی مٹہا پس سوار ہوئی حضرت یعنی اوسپر اور نکلی مدینہ سی تحقیق خبر کی لیی پس جبکہ پہری فرمایا نہین دیکہی مینی کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مینی اس گہوڑیکو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابو طلحہ کا گہوڑا پہلی نہایت مٹہا تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سی تیز رو ہوگیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکہنا جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائیکا اور جائز ہی کوشش کرنی بیچ دریافت کرنی خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوش خبری دینی لوگونکو بعد خوف کی جبکہ جاتا رہی خوف اور اسمین بیان ہے حضرت کے شجاعت کا ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کری زمین مردہ کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے یعنی متصل اور روایت کی مالک نے

عروہ سی بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زندہ کری الخ یعنی جو شخص کہ آباد کری زمین ویران کو پس وہ ملک اوسکی ہی بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتہہ کامون مصلحت شہر کی یا گارونکی جیسیکہ مواشی کی بیٹہنی کی جگہہ ہی یا دہوبی کیہ بیٹہنی وہان دہوتی ہین وغیر ذلک اور امام اعظم کی نزدیک اذن ہونا امام کا ہی شرط ہی صاحبین اور شافعی اور احمد کی نزدیک نہین شرط دلیلین سیہو فقہ کی کتابونمین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین مین اسطی رگ ظالم کی حق یعنی جو کوئی کہیتی کری یا درخت لگاوی بیجہ زمین یا دکی ہوئی کیسکی وہ بسبب اسکی مستحق اوس زمین کا نہین ہوتا ۱۲ ع **وعن** اَبِی حُرَّۃَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِنْہُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰی اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال مال کسی شخص کا مگر ساتہہ خوشی اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور دارقطنی نی مجتبی مین **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا اِشْعَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَہَبَ نُہْبَۃً فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سی ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہا نہین ہی جلب اور نہ جنب اور نہین ہی شعار اسلام مین اور جو شخص کی لوٹی لوٹنا پس نہین ہی ہم مین سی یعنی ہماری جماعت مین سی نہین یا ہماری طریقہ پر نہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جلب اور جنب ایک قسم سباق مین ہوتے ہین اور ایک صدقہ مین اور سباق اوسکو کہتی ہین کہ دو شخص آپسمین گہوڑی دوڑاوین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی پس سباق مین جلب یہہ ہے کہ گہوڑا دوڑانیوالا ایک دمی اپنی گہوڑی کی پیچہی رکہی کہ گہوڑی کو مارمی اور آواز کری اور ہانکی اور جنب اسمین یہہ ہے کہ گہوڑا اپنی ساتہہ رکہی کہ اگر سوار یکا گہوڑا تہک جاوی تو اوسپر سوار ہو کر آگی نکل جاوی اور صدقہ مین جلب یہہ ہے کہ صدقہ لینی والا کہ صدقات اور زکوۃ لینی کو جاوی تو ایک جگہہ اونٹہی اور مال والون کے پاس آدمی بہیجی کہ اپنی مکانونسی زکوۃ لیکر یہان آوین اور جنب اسمین یہہ ہی کہ مال والا اپنی مکان سی دور رکہن چلا جاوی اور زکوۃ لینی والی کو تکلیف دیوی کہ یہان آن کر زکوۃ لیوی چنانچہ بیان ان کا کتاب الصدقات مین گذرا پس اسنی منع فرمایا کہ یون چاہیی اور شعار یہہ کہ ایک شخص نکاح کر دی اپنی بیٹی یا بہن کا کیسیکے ساتہہ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دی اس سی اور مہر کچہہ نہو یہہ شرط ہی بمنزلہ مہر کی ہوا اور یہہ عقد فاسد ہی اکثر علما کی نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتی ہین کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہے تا ہی لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہی نہ کرنا چاہیی ۱۲ ع **وعن** سَائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْخُذْ اَحَدُکُمْ عَصَا اَخِیْہِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِیْہِ فَلْیَرُدَّہَا اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ لیوی ایک تمہارا لاٹہی اپنی بہائیکی کہیلتی ہوئی قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوی لاٹہی بہائی اپنی کی پس چاہیی کہ پہیر دی اوسکو طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت ابو داود کے لفظ جادا تک ہے **ف** کہیلتی ہوئی الخ یعنی لیوی لاٹہی ظاہر مین ہنسی سی اور قصد ہوا اوسکا اسمین یہہ کہ رکہہ چہوڑونگا اسسے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کی لیی ہے کہ ایسی چیز حقیر کی لی لینی کو منع فرمایا تو اس سی زیادہ مین بطریق اولی منع ہوگا ۱۲ **وعن** سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَیْنَ مَالِہٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ وَیَتْبَعُ الْبَیِّعُ مَنْ بَاعَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے سمرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پاوی بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکی پس وہ سزاوار ہے ساتہہ اوسکی اور پیچہا کری مول لینی والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کے یہہ ہین

اگر کسی نی غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور دوسرے کی ہاتہہ پڑا اور اوس سی کسی اور نی خریدا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنی والیکی
پاس پاوی لیلیوی اور وہ خریدنیوالا پیچہا اوس بیچنی والیکا پکڑی اور مول اپنا اوس سے لیوی ۱۲ ح ۞ **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا اوپر ہاتہہ کی ہی وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** اوپر ہاتہہ کی یعنی صاحب ہاتہہ کی یعنی لینی والیکی
سی پہنچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہی یہانتک کہ ادا کری وہ چیز کہ لی ہی حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لی بطریق چہین لینی کی یا چرانیکی یا عاریت کی یا امانت کی
اوسپر ہی مال پہنچا دینا پس واجب ہے دیدینا چہینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگی مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکی مدت اگر ایک مدت معین
کی ہی اور امانت کا دینا نہین لازم ہی مگر جبکہ طلب کری مالک ۱۲ ع **وعن** حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَیِّصَۃَ اَنَّ نَاقَۃَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰی اَھْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَھَا بِالنَّھَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِیْ
بِاللَّیْلِ ضَامِنٌ عَلٰی اَھْلِھَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حرام بیٹی سعد بیٹی محیصہ کی سی یہہ کہ
اونٹنی براء بن عازب کی گہس گئی ایک باغ مین اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ باغ والونپر ہی نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق وہ باغ
کہ خراب کری اونکو مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہی مواشی کی مالکونپر نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل یہہ کہ اگر مواشی تلف کری
باغ کسیکا دنکو مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اوسکا نہین آتا اسلیے کہ دنکو محافظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہی پس تقصیر اوسکی طرف سی ہوئی اور اگر رات کو تلف کری تو بدلہ
مالک چارپایہ پر ہی بسبب تقصیر اوسکی کی کہ رات کو محافظت کرنی جانور کی اوسپر ہی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکی نہو اور اگر ہمراہ ہوگا
بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہی کہ سوار ہو اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو یا کہینچتا ہو اوسکو اور برابر ہی کہ تلف کری چارپایہ اپنی ہاتہہ سی یا پاؤن سی یا مونہہ سی اور یہہ
مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکی نہو بدلہ دینا اوسکو نہین آتا دن ہو یا رات ۱۲ ح ع **وعن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پاؤن جو ہی معاف ہی اور فرمایا آگ بہی معاف ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اگر جانور کی پاؤن سی کوئی
چیز تلف ہو جاوے تو اوسکی مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہین بشرطیکہ مالک ساتہہ اوسکی نہو اور اسیطرح سی کسی نی آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کی اور اوسمین سے
کسی کی اسباب پر چنگاری ہوا سی جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالی آگ کی پر ضمان نہین بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تہی اوسوقت ہوا ٹہیری ہوئی تہی
اور پہیلی اور اگر ہوا چلنی کی وقت جلائی تہی تو ضمان آویگا ۱۲ ع ۞ **وعن** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی
اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَۃٍ فَاِنْ کَانَ فِیْھَا صَاحِبُھَا فَلْیَسْتَاْذِنْہُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْھَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَہٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْہُ
وَاِنْ لَّمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلَا یَحْمِلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حسن سی یہہ کہ نبی صلی اللہ وسلم نی فرمایا
جسوقت کہ آوی کوئی تم مین سی مواشی پر پس اگر ہو اونمین مالک اونکا پس پروانگی مانگی اوس سے یعنی دودہ پینی کی اور اگرچہ نہو مالک پاس اوسکی پس
چاہیی کہ آواز کری تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نی پس پوچہہ لی اوس سی اور اگر نہ جواب دیا اوسکو کسی نی پس دودہ دوہی اور پی لی یعنی بقدر ضرورت
کی اور نہ اوٹہا کر لیجاوی اوسمین سے کچہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یہہ دودہ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہی کہ حالت اضطرار ہو یعنی بہوک کی ماری
مرا جاتا ہو اور یا یہہ محمول ہی عادت پر یعنی جہان رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودہ پینی کو منع نہ کرتی ہون اوس جگہہ اسقدر پی لینا
درست ہی ۱۲ ح ۞ **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَۃً

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ جاوی کسی
باغ مین پس چاہیی کہ کہاوی اور نہ لی جہولی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یہہ حکم بہی مضطر کی لیے
ہی یا موافق عادت کی ۱۲ ع ۔ **وعن** اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ
حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَّةً مَضْمُوْنَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی امیہ بیٹی صفوان کی سی
کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عاریت لین اوس سی کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کی پس کہا صفوان نی آیا چہینی کی راہ لیتی
ہو ای محمد فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پہیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** صفوان اوس زمانی مین کافر تہا پہر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن
اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والی پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کری اور ابن
عباس اور ابو ہریرہ اور شافعی اور احمد کی نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کی معنی یہہ لیتی ہین کہ بدلہ دی گئی ہین
اگر جاتی رہین ۱۲ ع ۔ **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ
مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی عاریت ادا کیجاوی یعنی واجب ہے عاریت لینی والی پر پہنچا دینا اوسکا مالک کے تئین اور منحہ پہیر جاوی
اور دین ادا کیا جاوی یعنی واجب ہے ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بہرنیوالا ہی یعنی جو کوئی کسیکی قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** منحہ میم کی زیر سی اوسکو کہتی ہین کہ دودہ کا جانور کسیکو دی تا وہ دودہ پیوی یا زمین یا باغ دی میوی وغیرہ کی کہانی
کی لیی پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہی نہ اصل وسچیز کا پس بعد انتفاع کی واجب ہے پہیر دینا اوسکا ۱۲ ع ۔ **وعن** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ
قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ
وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سی کہا تہا مین لڑکا پہینکتا پتہر درخت کہجورون انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنی لائی مجکو انصار روبرو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا کہ ای لڑکی کیون پہینکتا ہی پتہر کہجورون پر کہا مینی کہاتا ہون مین کہجورین یعنی کہجورون کی کہانیکی لیی پتہر پہینکتا ہون
نہ اور غرض کی لیی فرمایا پس نہ پہینک پتہر اور کہا جو گرا پڑا ہو نیچی اوسکی پہر ہاتہہ پہیرا میری سر پر اور کہا یا الہی بہر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور
ابن ماجہ نی **ف** اور کہا جو گرا پڑا ہوا الخ یعنی اسلیی کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوی کی کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصاً لڑکونکو ترکاری کی
کہانی کیطرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نی کہ اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سی بہی توڑنیکی اجازت دیتی ۱۲ ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقَطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرین گی ہم حدیث عمرو بن شعیب کے بیچ باب لقطہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ
شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سالم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی زمین سی کچہہ ناحق یعنی از راہ ظلم کی دہنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی سات زمینونتک نقل کی
یہہ بخاری نی **وعن** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ
اَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لی زمین ناحق

یعنے از راہ ظلم کی تکلیف دیجاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہہ کہ اوٹہاوی مٹی اوسکی سر پر محشر مین نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلے فصل
مین کہا کہ طوق کرکر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دہنسایا جاویگا اور مٹی کی اوٹہانیکا حکم کیا جاویگا یہہ قسمین عذاب کے ہین
بعضے اوسطرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضی اسطرح + ح + **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا
رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى
يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص
کہ لیوی از راہ ظلم کی بالشت بہر زمین سی تکلیف دیویگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہہ کہ کہودے اوسکو یہانتک کہ پہنچی آخر ساتوین زمین تک پہر
طوق کرکر ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکی گلی مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگونکی نقل کی یہہ احمد نی **باب الشفعة** باب ہے
بیچ بیان شفعہ کے **ف** شفعہ ساتہہ پیش شین کے مشتق ہی شفع سی بمعنی ملانی اور جفت کرنیکی یہہ نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ اسمین ملانا ہی زمین خریدی
ہوئی کا ساتہہ زمین شفیع کی اور شفعہ ثابت ہی شریک کے لیے تینون امامون کے نزدیک اور ہمسایہ کی لیے نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور بیچ روایت صحیح کے
امام احمد کی ثابت ہی ہمسایہ کیلیے ہی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئے ہین اور صحت کو پہونچی ہین اور جسنی کہ اوسمین کلام کیا ہی بے حجت کلام
کیا ہی + ح + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ
فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سی کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ثابت
ہونے شفع کی بیچ ہر چیز کی کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوی ملک مشترک اور پہیرے
جاوین راہین یعنے ہر ایک کی حصہ کے راہ جدے ہوجاوے پس نہین شفع نقل کے یہہ بخاری نے **ف** یعنی بسبب باقی رہتی شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ شفعہ شریک کیلیے ہی نہ ہمسایہ کیلیے اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور امام اعظم رح کے نزدیک کہ شفعہ ہمسایہ کی لیے ہے دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور اس حدیث
مین وہ تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ شفعہ شرکت کا نہین ہے پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہین لازم آتی + ع + **وعنه** قَالَ قَضَى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَاِنْ
شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ حکم فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ شفعہ کی بیچ ہر زمین مشترک کی کہ نہ تقسیم کی گئی گہر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہے مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کری اپنی شریک کو
پس اگر چاہی لے اور اگر چاہی چہوڑ دے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شفعہ نہین
ہی مگر اوس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کی نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانورونکی اور یہی مذہب ہے سب علما کا
پہر شفعہ خاص نہین ہے ساتہہ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمی مین بہی ہی اور نہین حلال بیچنا الخ اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کردینا شریک کو جیسیکہ ارادہ
کری بیچنی کا + ع + **وعن** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی رافع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونے اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی
ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ کی اور شفعہ اوسکو پہونچتا ہی جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونی شفعہ کی ہمسایہ کے
لیے + ح + **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کری ہمسایہ اپنی ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کیسی بیچ دیوار اپنی کے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنے جسصورت مین کہ ضرر نہ کری گاڑنا لکڑیکا تو منع نہ کری یہہ امر وجوب کی لیی ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کی اور استحباب کے لیی نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی رح کی ۱۲ ع وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹہیرایا جاوی چوڑاو اوسکا سات ہاتہہ کا نقل کے یہہ مسلم نے ف یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وہ عمارت بنانے اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اوسکیکی تو مقرر کیجاوی ساتہہ ہاتہہ پس مراد حدیث سی تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتہہ سی تو روا نہین کسیکو کہ لیوی کچہہ اوسمین سی اور کہی کہ راہ سات ہاتہہ کی کافی ہی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا فَمِنْ اَنْ لَا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی سعید بن حریث سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی تم مین سی گہر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ گردانی اوسکو بیچ مانند اوسکیکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہے اسلیی کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چراتا اوسکو چور بخلاف منقولات کے پس اولے یہہ ہی کہ نہ بیچی غیر منقولات کو اور اگر بیچی تو خرچ کری مول اوسکا زمین و مکانات مین ۱۲ ع وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ اپنی کی انتظار کیا جاوی اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کے ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی ہی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند انکیکی نقل کی یہہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ اور روایت ہی عبداللہ بن حبیش سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی درخت بیری کا اولٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی جو شخص کہ کاٹی بیری کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتی ہین ساتہہ اوسکی مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتہہ غیر حق کی کہ ہووے واسطی اوسکی اوس درخت مین تو اولٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین ف لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ غشما کی یا حق سی مراد شفعہ ہی اور ابوداود کی مرقات الصعود مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہے کہ جو درخت بیری کا حرم مین کاٹی اوسپر یہہ وعید ہی اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ ملک کسیکی ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کی کاٹ ڈالے ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی عثمان بن عفان رضہ سی کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اوسمین اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** نہ شفعہ ہی کوئی مین اسلیی کہ شفعہ اوس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا رکہی اور کو احتمال تقسیم کا رکہتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہماری نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نرکہی مانند کوئی اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شئی یعنی شفعہ ہر چیز مین ہے یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی یعنی جسوقت کہ وارث ہوئی کتنی شخص کہجور کی درختونکی اور آپسمین بانٹ لیی درخت اور اونمین ہے ایک درخت نر کہ ڈالتی ہین اوسمین سے اپنی کہجورونپر پہول اوسکا پس جسوقت کہ بیچی ایک شخص اونمین سی اپنا حصہ ساتہہ حقوق اوسکیکی درخت نر سے اور غیر اوسکی سی تو نہین ہے شفعہ شریکونکو درخت نر مین اسلیی کہ وہ زمین نہین ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اوسکا ۞ ح

باب المساقاۃ والمزارعۃ

باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کی ۞

ف مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہدی کہ انمین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گی آدہون آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اونکی اور مزارعۃ یہہ کہ کسیکو زمین دی کہ اس زمین مین بووے جو اسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گے آدہون آدہ وغیر ذلک حاصل یہہ کہ مساقاۃ درختون مین ہوتی ہی اور مزارعۃ زمین مین اور حکم دونون کا ایک ہے ہی اور مساقاۃ اور مزارعۃ فاسد ہین امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینون امامون اور اور علما کی جائز ہی دلیل امام ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتہہ اجر مجہول کی اور معدوم کی ہی پس درست نہین اور حدیث مین بہی نہی واقع ہوئی ہی مخابرت سے اور فتوی صاحبین سے کی قول پر ہی ۞ ح

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیی یہود خیبر کو درخت کہجور خیبر کی اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اپنی مالونسی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اور کہیتی کرین اوسمین اور ہو یہود کی لیی آدہا اوس چیز کا کہ نکلی اوس سی **ف** خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوائے امام ابو حنیفہ کی بیچ جائز ہونی مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہے اسلیی کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سی نتہی کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کی دیی بلکہ اونہین کے درخت اور زمین کو اونپر مسلم رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف اور خراج مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ مال اونسی لینا مقرر کری جیسیکہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلی یعنی جوڑی لیتی تہی اور خراج مقاسمت یہہ کہ تقسیم کری آپسمین اوس چیز کو کہ زمین سے نکلی جیسیکہ اہل خیبر سی کیا ۞ ح

وعنه قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا تہی ہم مخابرت کرتی اور نہ دیکہتی اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا اس سی پس چہوڑ دیا ہمنی مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مخابرۃ اوسی مزارعۃ کو کہتی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابو حنیفہ کی ہی ۞ ح

وعن حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ وَكَاَنَّ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سی کہ نقل کی رافع بن خدیج سی کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤن میری نی یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتی تہی زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اوس چیز کی کہ پیدا ہو نالیون پر یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین اس شرط پر کہ زراعت کری عامل ساتہہ تخم اپنی کی اور جو کچہہ کہ نالیون کی کنارون پر اگی مالک کی لیی ہو اجرۃ زمین اوسکی کی اور سوائے اوسکی عامل کی لیی ہو یا کرایہ کو دیتی تہی زمین ساتہہ اوس چیز کی کہ جدا کری اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین باین شرط جو کہ کچہہ کہ اگی قطعہ معین مین مالک کے لیی ہو اور جو کچہہ سوائے اوس قطعہ کے اگی عامل کی لیی ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے یعنی اسلیی کہ اسمین خطر اور فریب ہے شاید کہ وہان کچہہ نہ اگی کہا حنظلہ نی پس کہا مینی واسطے رافع کی پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلی درہمون اور دینارون کی پس کہا نہین ساتہہ اسکی مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سی وہ چیز ہی کہ اگر دیکہی اوس مین صاحب فہم کا ساتہہ حلال اور حرام کی تو نہ جائز رکہی اوسکو واسطی اوس چیز کی کہ اوسمین ہے مخاطرۃ سی کہ ہووی یا نہ ہووے یعنی جیسی صورتون ذکر کیی گئی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس منع کیا ہمکو الخ صورتین ذکر کی گئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکہنی والون مزارعت کی اور جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کی مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کہلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کی نزدیک مزارعت جائز ہی اور فتوی ہماری مذہب مین بہی جواز ہی پر ہی واسطے دفع حاجت کی ۱۲ **وعن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا تہی ہم اکثر مدینہ والون مین کہیتی کرنی کر اور تہا ایک ہمارا کرائی کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہتا تہا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطی میری ہی یعنی جو کچہہ اسمین پیدا ہو میری لیی ہی اور یہہ واسطی تیری پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سے ایک کے قطعہ مین کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسری کی قطعہ مین پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اس معاملہ سی اسلیی کہ ایک کے ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسری کا حق بالکل ضایع ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاؤُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سی کہ کہا کہا مینی واسطی طاؤس تابعی کی اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیی کہ کہتی ہین علما یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی کہا طاؤس نی ای عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کہیتی کرنیکی لیی اور مدد کرتا ہون مین اونکی اور تحقیق بڑی عالم اونکی نی یعنی ابن عباس نی خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین منع فرمایا اس سی ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہاری زمین کو اپنی بہائی کی تئین بہتر ہی واسطی اوسکی اس سی کہ لیوی اوسپر کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مزارعت مین یہہ ہوتا ہے کہ کچہہ دیتی ہین اور کچہہ لیتی ہین پس اگر احسان کری اور بغیر کچہہ لینی کی زمین بطریق عاریت کی دی کہ اوس سے لینی والا فائدہ اوٹہاوی تو بہتر ہی ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى

فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی ہو واسطی اوسکی زمین پس چاہیی
کہ کہیتی کری اوسمین یا دیوی اپنی بہالی کو عاریت پس اگر نہ مانی مالک دونون باتین پس چاہیی کہ رکہی اپنی پاس زمین اپنی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف کہا مظہر نی کہ یعنی لائق ہی آدمی کو کہ حاصل کری نفع اپنی مال سی پس جس پاس زمین ہو چاہیی کہ کہیتی کری اوسمین تا حاصل ہوا وسکو نفع اوس سی یا دیوے
اوسکو اپنی بہائی مسلمان کے تئین تا کہ حاصل ہوا وسکو ثواب پس اگر دونون چیز نکہ تو رہنی دی زمین اپنی پہلم تو بیج یعنی تنبیک کی لیی ہی یعنی تو بیج ہی اوپر ترک کرنی
دونون امر مذکر کئی گئی کی اور اختیار کرنی مزارعت کے اور تو بیج ہی اوس شخص کی کہ اپنی مال سی آپ منتفع ہوا ورنہ اور کو نفع پہنچاوی اور بعضون نی کہا کہ
معنے یہہ ہین کہ اگر انکار کری بہالی اوسکا قبول کرنی عاریہ سی تو رہنی دی زمین اپنی پس امر اباحت کی لیی ہی ۱۲ وعن أَبِي أُمَامَةَ رَأَى سِكَّةً
وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الذُّلَّ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی اس حال مین کہ دیکہا اونہون نی ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا پس کہا کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی
تہی نہین داخل ہوا یہہ کسی کہر مین مگر داخل کرتا ہی اللہ تعالی اوس گہر مین ذلت کو نفل کی یہہ بخاری نی ف اسمین رغبت دلالی ہی جہاد کرنی پر کہ زراعت مین
مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کردیں اور اگر واسطی حاصل کرنی قوت حلال کے زراعت کرین تو ظاہر یہہ ہی کہ اوس عید مین داخل نہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اونکی
حق مین ہے کہ قریب دشمن کے ہون اسلیی کہ اگر مشغول ہونگی زراعت مین اور ترک کرینگی جہاد کو تو ذلیل ہونگی بسبب غالب ہونے دشمن کے اوپر ۱۲ الفصل
الثاني فصل دوسرا عن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ
مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہیتی کری کسی قوم کی زمین مین بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا اونکی
پس نہین واسطی اوسکی کہیتی مین سی کچہہ اور واسطی اوسکی ہی خرچہ اوسکا نفل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی کہیتی
کے مالک ہونگے اور تخم بونیوالی کی لیی کچہہ نہین ہی سوا اوسکی تخم کی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اورون نی کہا ہی کہ کہیتی تخم والی کی ہوگی اور اوسکو
نقصان زمین کا دینا اوگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالمون ہمارے نی اور کہا ابن ملک نی کہ اوسپر اجرۃ زمین کی ہی ان قبض کرنی اوسکی سی دن فارغ ہونے
اوسکی تک اور جو کچہہ کہ حاصل ہوگا کہیتی سی پس وہ تخم والیکی لیی ہی ۱۲ الفصل الثالث فصل تیسرا عن قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ
وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ
عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے قیس بن مسلم سی کہ نفل کی ابی جعفر سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا نہین بمدینہ مین کوئی اہل بیت ہجرۃ کی یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتی تہائی اور
چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نی اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اہل ابی بکر
اور اہل عمر اور اہل علی اور ابن سیرین نی اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نی کہ تہا مین شریک کرتا عبد الرحمن بن یزید سی مزارعت مین اور معاملہ کیا حضرت
عمر نی لوگون سی یعنی ساتہہ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوی عمر بیج اپنی پاس سی پس واسطی اوسکی آدہا اور اگر لاوین لوگ بیج پس واسطی اونکی
اتنا یعنی آدہا یا اسناد اوسکی نفل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک شاہ رح نی کہ سمجہا جاتا ہی بخاری کی اور اوسکی شرحون سی کہ کلام

ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہین کہ لایا ہی اونکو بخاری بغیر اسناد کی پس اولی یہہ تہا کہ کہتا مصنف
رواہ البخاری تعلیقا **باب الاجارۃ** باب ہے بیچ بیان اجارہ کی **ف** اجاریکی معنی ہین کرائی دینا کسی چیز کو اور شرع مین اجاریکی معنی
ہین مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطی ہونی منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکہا اوسکو لوگونکی احتیاج کیلیی اور ثابت
ہی اجارہ احادیث و آثار سی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ ابْنُ الضَّحَّاکِ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُزَارَعَۃِ وَاَمَرَ بِالْمُوَاجَرَۃِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سی کہا کہا ثابت بن ضحاک نے یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتہہ اجاریکی اور کہا نہین مضائقہ ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** منع کیا مزارعت سی
یعنے اوس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئے سینگی کہچوائی پس دی سینگی کہینچنی والیکو مزدوری اوسکی اور
ناک مین دوا ڈالی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہی دوا کرنی ح **وعن**
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ وَاَنْتَ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعٰی عَلٰی قَرَارِیْطَ
لِاَہْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین بہیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان
پس کہا اونکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تہا مین چراتا اوپر اجرت چند قیراط کی واسطی اہل مکہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنے تو کر رکہا مجکو اہل مکہ نی اوپر چرانی بکریون کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینی کی اور قیراط کہتی ہین آدہی دانق کو اور
دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی تہی اسلیی کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت
پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کے ساتہہ ایسی ہے جیسی چرواہیکو ساتہہ بکریون کی ع ح + **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ
اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی تین شخص ہین کہ مین جہگڑونگا اونسی دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام و سوگند میری کی پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنی ایک آزاد کو
پہر کہایا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدوری کو لگایا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کیلیی لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری
اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس وعید مین ہے
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِیْہِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ فَعَرَضَ لَہُمْ رَجُلٌ مِنْ اَہْلِ
الْمَاءِ فَقَالَ ہَلْ فِیْکُمْ مِنْ رَاقٍ اِنَّ فِی الْمَاءِ رَجُلًا لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْہُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عَلٰی شَاءٍ فَبَرَاَ فَجَاءَ
بِالشَّاءِ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَکَرِہُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ عَلٰی کِتَابِ
اللّٰہِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
اَصَبْتُمْ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَہْمًا اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون
پر کہ اوسمین تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس نمودار ہوا واسطی اونکی ایک شخص بستی والون مین سی پس کہا کیا ہی تم مین کوئی منتر
پڑہنی والا تحقیق بستی مین ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اون مین سی یعنی صحابیون مین سی اور پڑہی سورہ

فاتحہ اوپر لینی بکریونکی یعنی اس شخص نے اونسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو اتنی بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بنا بر
اسکی کہ آیا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من السم پس اچہا ہوگیا وہ پہر لایا یہہ بکریان اپنی یارونکی پاس پس مکروہ جانا یارون نی اس لینی اوسکیکو اور کہا اونہون نے
کہ لی تو نی کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ مین اور کہا یا رسول اللہ فلانی شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق لائق ترین اوس چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اچہا کیا
تمنی تقسیم کرو یعنی بکریون کو آپسمین اور حصہ لگاؤ واسطی میری ساتہہ اپنی **ف** لفظ او سلیم شک راوی ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم
کی ایک ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا معنی اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کے ڈسی ہوئی پر اس
صورت مین شک راوی ہی معنونمین اور بعضون نی لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والیکا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کی مین تیس آدمی تہی اور
بکریان بہی اون پڑہنی والینی تیس لین اور حضرت نی اپنا حصہ لگانیکو اسلیی فرمایا کہ تا وہ خوش ہون اور جانین کہ بی شک و شبہہ یہہ حلال ہی اور اس سے
معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتہہ قرآن اور ذکر اللہ کی اور اوسپر مزدوری لینی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ان دونونمین
یہہ ہی کہ پڑہنا قرآن کا عبادت ہے اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی دکہی پر پڑہ کر دم کرنا اور اوس سے کہ جہی ہو جانا اوسکا عبادت نہین
پس اسپر لینا درست ہی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکہوائی کو لکہنا مصحف اور اور کتابون دین کا جائز ہی اور
متاخرین نی تعلیم کتاب اللہ کو بہی اسپر قیاس کر کر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نی مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی
کو حرام کہا ہی ع ح مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطُوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی خارجہ بیٹی صلت کیسی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ کہا چلی ہم اپنی وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے
پس گذری ہم ایک قوم پر عرب مین سی پس کہا اوس قوم نی یعنی بعضون نی اونمین سے یہہ کہ ہم خبر دی گئی ہین کہ تحقیق تم لائی ہو اس شخص کے پاس سے
یعنی آنحضرت کی پاس سے بہلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہاری پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہماری پاس ہے ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہمنی
کہ ہان ہماری پاس منتر ہی پہر لائی وہ دیوانہ کو بیڑیون مین پس پڑہی مینی اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اس حالمین کہ جمع کرتا مین تہوک اپنا پہر تہوکتا
مین اوسپر کہا چچا میری نی پس گویا کہ کہولا گیا وہ رسی بندہی ہوئی سی یعنی وہ اچہا ہوگیا جلدی پہر دے اونہون نے مجکو مزدوری پس کہا مینی کہ نہین
لینی کا مین یہہ مزدوری یہان تک کہ پوچہون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا حضرت نی پس قسم ہی زندگانی
اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتہہ منتر باطل کی برا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نی ساتہہ منتر حق کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** منتر باطل
وہ ہی کہ جسمین ذکر ہو ستارونکا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سے اور اورونسی سوا اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الہی
ہو اور اگر کوئی کہی کہ قسم ساتہہ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نی کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سے قسم نہین ہے بلکہ جاری ہوتا ہے
یہہ لفظ عربی کلام مین بحسب عادت اونکی یا یہہ قسم پہلی منع ہونی قسم غیر نام خدا کی کہائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تہی ایسی قسمونکے

کہانیکی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی تہی ع ۔ مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلی خشک ہونی پسینی اوسکی یعنی بعد کام کر چکنی کی مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّآئِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِی الْمَصَابِیْحِ مُرْسَلٌ اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مانگنی والیکی حق ہی اگرچہ آوی گہوڑی پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی **ف** یعنی خالی نہ پہیر سائل کو اگرچہ گہوڑی پر چڑہ کر آوی مانگنی کو اور کہا قاضی نی کہ نہ پہیر سائل کو اگرچہ آوی تیری پاس ایسی حال سی کہ دلالت کری اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا تیری آگی اپنی تئین اور گویا دینا اجرت ہی اوسکی سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائی اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہی کہ بعضی محدثین نے کیا ہی امام احمد نی کہا کہ کچہہ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہہ حدیث بازار مین پہرتی ہی اور ابو داود نی اس سے سکوت کیا ہی پس اوسکی نزدیک قابل دلیل پکڑنی کی ہی اور کہا مصابیح مین کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کی نسخون مین لفظ مرسل کا ہی ہی نہین ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عُتْبَۃَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰی بَلَغَ قِصَّۃَ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَہٗ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰی عِفَّۃِ فَرْجِہٖ وَطَعَامِ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہ کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پڑہی طسم یہان تک کہ پہنچی قصہ حضرت موسی تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام نی مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹہہ برس یا دس برس واسطی بچانی شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** سورہ طسم یعنی سورہ قصص مین ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کی جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنی اونکیکا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسی کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سی نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی اونکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹہہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اور اوسکو مہر ٹہرایا اونکی شریعت مین درست تہا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹہیراوین اور یا مہر اور ہووی اور یہہ خدمت بطریق احسان کی ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ تو کہتی ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کی نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطی بعضے کامونکی اور خدمت کی جبکہ ہو مستاجر یا مخدوم فیہ امر معلوم ح ع **وعن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ اَھْدٰی اِلَیَّ قَوْسًا مِمَّنْ کُنْتُ اُعَلِّمُہُ الْکِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَیْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِیْ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفہ کی بہیجی طرف میری کمان اون شخصون مین سی کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سے بیچ راہ خدا کی فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوی طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نہین ہے کمان مال یعنی کمان ایسی چیز نہین ہے کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سے جہاد مین پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وہ تیری لیی اجرۃ کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کریگی تیری اخلاص کو پس نہ لی تو اوسکو اور جو حرام کہتی ہین اجرۃ لینی کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل

پکڑی ہین ساتھہ ظاہر اسحدیث کی ہس **باب احیاء الموات والشرب** باب ہے بیچ بیان آباد کرنی زمین خراب کی اور بیچ حق پانی پلانیکی **ف** ہنایہ مین لکہا ہی کہ موات وس زمین کو کہتی ہین کہ جسمین زراعت ہو اور نہ مکان اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ موات وس زمین کو کہتی ہین کہ فائدہ نہ اوسکا یا جاوی اوس سی بسبب منقطع ہونی پانی کی اوس سے یا بسبب غلبہ پانیکی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی پس جو زمین کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سی اسقدر کہ اگر کہڑا ہی آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس زمین تک پہونچی پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سی مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھہ مکان بنانیکی ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا بیل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرح کی زمین کے آباد کرنیکا یہہ ہی آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہو جاتا ہی پہر آباد کرنیمین اذن لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھہ زیر شین کے حصہ پانیکو کہتی ہین اور شریعت مین عبارۃ ہی نوبت انتفاع سی ساتھہ پانیکی کہ دیوی پانی کہیتی مین اور جانورونکو پلاوی اور لوگونکا حق ہی پانی مین کہ منع کرنا چاہیی اونکو اوس سی اور یہان تفصیل ہی درمیان پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اون پانیونکی کہ باسنون مین بہر گئی ہین اور احکام اونکی مذکور ہین فقہ مین اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ دریا کی پانی مین سب لوگونکا حق ہی پیچہ پینی کی اور زمین مین پانی دینی کی اور نہرین کہودکر پانی لیجانی مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا کیسی ہندنفع لینی کی ہی آفتاب چاند و ہوا سی کہ خصوصیت کیسی ساتھہ نہین کہتی سب لوگمین شریک ہین اور کنوون اور زندیون مین بہی سبہونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی مین کو احیا کری یعنی افتادہ زمین مین زراعت کری تو اہل نہر اوس سی منع کرسکتی ہین نقصان کری اونکو یا نکری پانی لینا اوسکا اسلیی کہ اوسمین خالص اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنو نمین بہر اجاتا ہی مملوک ہو جاتا ہی اور حق غیر اوس سے منقطع ہوتا ہی جیسیکہ شکار کیسینی پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنوان اور نہر اور حیثیہ کیسکی ملک مین ہمچن تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسی اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی یا دی نزدیک اوس پانی کی پیچہ غیر ملک کیسکی اور اگر نہاوی مویشی پانی تو کہا جاوی مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لاوی یا اجازت دے اوسکو تا آوی اور پانی لی بشرطیکہ کناری کنوی کی نہ توڑ ڈالی اور اگر کہودا ہو کنوا ہچہ زمین موات کی تو منع کرنا پانی کی لینی سی نہین پہنچتا اور جیسکہ زمین ملک اوسکی ہوتی ہی پانی نہین ملک ہوتا ہے اور اگر وہ منع کری اور رہے شخص ڈرتا ہی اپنی ہلاک ہونیسی اور سوار کر ہلاک ہونیسی تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لاوی ہتیار سی اور پانی کنوی مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانیکی کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سی تو لاوی بغیر ہتیار کی اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نی کہا کہ ادنی یہہ ہی کہ کنوی کی پانی زدینی سی یہی لاوی بغیر ہتیار کی اسلیی کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہہ قایم مقام تعذیر کی ہی یہہ مسایل مذکور ہین ہدایہ مین ۱۲ منہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ے روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جو شخص آباد کری مین کو کہ نہین کیسکی پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوسکی کہا عروہ نی کہ حکم کیا ساتھہ اسکی حضرت عمر نی بہی خلافت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی انکی حاکم کرنیسی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ۱۲ منہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ صعب بن جثامہ نی کہا سامینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہی وندگاہ مگر اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حمی حاکی زمینی وس زمین کو کہتی ہین کہ گہاس اوسمین روکے جاتی ہی جانورونکی لیی جسکو یہان رومنکہتی ہین پس معنی حدیث کے یہہ ہین کہ نہین لائق حمی کیسکو یہہ کہ کری یہہ مگر اللہ کی اور رسول اوسکی امام جایز سمجہتا ہی حاجت ہی کہ سردار عرب کی گہیرتی ہی اپنی مویشی کیلیے اوس زمین کو کہ جسمین گہاس

اور پانی ہوتا پس حضرتؐ نے منع کیا اوسسے مگر اجازت دی واسطے اون گھوڑون اور اونٹونکی کہ جہاں کی یہی ہتی اور واسطے جانورون کو ہتی اور نہیں جائز
واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حاکم کو کہ روکی روند اپنی لیوے اختلاف کیا ہی پر اونکے اوسکی واسطے اکثر مسلمانونکی لیعضون نی تو کہا کہ درست ہے جیسیکہ حضرتؐ نے کیا
اور بعضون نے کہا کہ نہین درست جبکہ باعث تکلیف شہر والونکا ہو روکنا اوسکا ۱۲ ح **وعن** عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ
فِي شَرَجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ
عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا جھگڑا کیا زبیرنی اور ایک شخص نے انصار مین سی پہر تالیون پانیکی زمین سنگستان سے پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی
دیدی زبیر یعنی اپنی زراعت کو پہر چھوڑدی پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنی کی پس کہا انصاری نی کہ یہہ حکم اسلیی کرتی ہو کہ ابن پھوپھی تمہاری ہو
پس متغیر ہوا چہرہ حضرتؐ کا پہر فرمایا پانی دیدی زبیر پہر روک رکھہ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اوسکی زراعت مین یہانتک کہ پہونچی منڈیر تک یعنی پہنچے
پانی تمام زمین مین اندازہ کیا ہی اوسکو واسطے پہنچنی پانیکی پاشنہ تک پہر چھوڑدی پانی طرف ہمسایہ اپنی کی پس روا دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زبیر
کو حق اونکا بیچہ صریح حکم کی اوسوقت کہ غصہ لایا حضرتؐ کو انصاری نے اوپہی حضرتؐ کہ مشورہ دیا تہا اون دونونکو پہلی مرتبہ کہ ایسا مرکب کرو اطمینان دونونکو
ہتی اور تسمین فراخی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینہ مین ہتی اونمین سی ایک یہہ ہے ہین اور مان
انکی اسماء بیٹی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہین اور باپ انکی زبیر حضرتؐ کی پھپی کی بیٹی تہی نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تہا اور زبیر قدیم الاسلام مین سوا ابوبکر صدیق کی اونکی
چچا نی عذاب یا اونکو ساتھہ دیوین اسلام کو پس چھوڑدیوین اسلام کو پس نہچوڑا اور حضرتؐ کے ساتھہ حاضر رہی اون سب لڑائیونمین اور عشرہ مبشرہ مین سی ہین پس وہ اور ایک
انصار کے ایک نالی پہر پانی کہیتونکو دیا کرتی تہی پس ایکبار دونون جھگڑی اونسی کہا مین پہلے پانی دون کہیت کو انہون نے کہا مین پہلی دون پہر دونون
حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئی فیصلہ کی لیی پس حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنی کہیت کو دی پہر ہمسایہ کی زمین مین چھوڑدی زبیر کی زمین اونچی تہی اوسکی زمین
نیچی اور متصل تہی نالی ہی پہر اوس انصاری نی کہا کہ زبیر کی پھپی کی بیٹی ہین اسلیی یہہ حکم دیا حضرتؐ خفا ہوئی اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچہی طرح پانی اپنی کہیت
کو دی جو کہ حق تیرا ہی پہر اپنی ہمسایہ انصار کی طرف چھوڑ اور پہر صریح حکم کی یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلی اور تہی حضرتؐ اسنے یعنی اول حضرتؐ
نے زبیر کو حکم کیا تہا کہ کچہہ حق اپنا از راہ احسان کرنیکی ہمسایہ پر چھوڑدی بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ مراد سپہر پہر جب انصاری نی از راہ جہل کی قبول
نہ کیا تو حضرتؐ نی حکم کیا زبیر کو ساتھہ پورا حق لیلینی اپنی کی رہا یہہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سبب سے تہی بعضون نے
کہا کہ وہ منافق تہا اور انصاری اوسکو اسلیی کہا کہ انصار کی قبیلہ مین سی تہا انصار کی قبیلہ نمین بعضی منافق ہی تہی مانند عبد اللہ بن ابی اوغیرہ کی اور قتل اوسکو
یا تو اسلیی کیا کہ تالیف اوسکی منظور تہی یا واسطے صبر کرنیکی ایذاہی منافقون پر تا لوگ نکہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتی ہین اور بعضون نی کہا کہ وہ مومن
تہا از راہ غصہ کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹہا واللہ علم ۱۲ ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ
لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو بسبب اوسکی زیادہ
گہانس کو نقل کیا ہی بخاری و مسلم نی **ف** مواشی کو گہانس ہان جہان پاتے ہوتا ہی لوگ پانی پلانیسی جانورونکو منع کروگی تو کوئی گہانس کا ہی کو
چراویگا اپنا پانی سے منع کیا گویا گہانس سے منع کیا اور گہانس کے احتیاج مواشیکو پڑتی ہی منع کرنا اوس سی درست نہین پس پانی پلانیکو نہ منع کرو تا اوس سے
باز رکہنا گہانس سے نہ لازم آوی **وعن** ك قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ

اِلَیْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ الْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ مَا لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسی اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ مدحت کا اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سے نہ نظر غضب سے ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی مین بدلی اس اسباب کے زیادہ اوس چیز سی کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنی والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سے ملتا تہا اور حال آنکہ وہ شخص ہی جہوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہی نماز عصر کی تاکہ نہ لیوی بسبب اوس قسم کی مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنی زیادہ پانیکو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کی کہ آجکی دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنی سی جیسا منع کیا تونی زیادہ پانیسی کہ نہین نکالا تہا ہاتون تیری نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیچہی نماز عصر کی تخصیص وقت عصر کے اسلیے ہی کہ قسمین مغلظہ اوسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوسوقت بہت برے اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکی حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتون تیری نی یعنی تیری قدرت سے نہین نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تہا اگرچہ کنوا اور نہر آدمی کی مشقت سی بنتی ہین لیکن نکلنا پانیکا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہی ۱۲ ع ح **وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ فِیْ بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُیُوْعِ**

اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کی **ف** وہ حدیث یہہ ہے نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نی یہان ذکر کی تہی اور ہمنی وہان ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَی الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ گہیری دیوار زمین پر پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گہیری تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کہینچنے کافی ہی بیچ مالک ہونی زمین موات کے اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور روایتونکی اور تینون امامونکی نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب مین ہوچکا اور دیوار کہینچنی کو احیا مین دخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کہینچنا واسطی سکونت کی ہی ۱۲ ح ع **وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ نَخِیْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر کردی واسطی زبیر کی درخت کہجورون کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** احتمال ہے کہ یہہ درخت خمس مین سی تہی کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو ۱۲ ح +

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰی فَرَسَهٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گہوڑی اونکی یعنی ایک دوڑ مین گہوڑا جہان جا ٹہرے وہان تک دی پس دوڑایا زبیر نی گہوڑا اپنا یہانتک کہ ٹہیرا پہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نی دو زبیر کو اسجا تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِیْ مُعَاوِیَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِیَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ** اور روایت کی علقمہ بن وائل نی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت مین کہا وائل نی کہ بہیجا حضرت نی ساتہہ میری معاویہ کو تاکہ مانپ دیوین وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نی معاویہ کو دی وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین رہتے تہی ح

وعن ابیض بن حمال المأربی انہ وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقطعہ الملح الذی بمأرب فاقطعہ
ایاہ فلما ان قال رجل یا رسول اللہ انما اقطعت لہ الماء العد قال فرجعہ منہ قال وسالہ ما یحمی من الاراک
قال مالم تنلہ اخفاف الابل رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی ف اور روایت ہی ابیض
بلبنی حمال مارلی سی کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سوال کیا حضرت سی یہہ کہ جاگیر دین اوسکو کان نمک کے وہ کہ ہی مارب مین
پس جاگیر دی حضرت نی کان نمک اوسکو پس جبکہ پہرا ابیض کہا ایک شخص نی یعنی اقرع بن حابس تمیمی نی کہ یا رسول اللہ سوائے اوسکی نہین
کہ دیا آپ نی اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالینی ابیض سے پس پہیر لیا حضرت نی اوسکو ابیض سی کہا راوی نی اور سوال کیا اوس شخص نی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی زمین پہلو نکی گہیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف
مارب نام ایک جگہہ کا ہی یمن مین اور پانی طیار یعنی طیار رہت ہمیشہ رہنیوالا کہ منقطع ہوماوہ اوسکا اور پہیر لیا الخ یعنی حضرت نی اول گمان کیا تہا کہ
قطعہ مانند اوس کان کی ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سے نمک ساتہہ محنت ومشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت ومشقت کی نمک موجود ہی مانند پانی
اور گہانس کی پہیر لیا اوسکو واسطے متعلق ہونی حق سب لوگونکی ساتہہ اوسکی پس صلاح کار اور رعایت حق پہیر لینی مین دیکہی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا
حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیا کی ہی پہیر لیا اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہی جبکہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہوا ونسی کچہہ
مگر ساتہہ رنج ومحنت کی اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اونسی بغیر تدبیر ومحنت کی نہین جائز ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ دنمین
شریک ہین مانند گہانس اور پانی نالون کی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کری پہر ظاہر ہو کہ حق اوسکی خلاف مین ہی تو جایز
ہی کہ توڑ ڈالی اپنی حکم کو اور رجوع کری اوس سی اور گہیری جاوی یعنی احیا یعنی آباد کیجاوی اور نہ پہنچین اوسکو پانون
اونٹون کی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارت سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کی اسلیے کہ وہان اشیا جو
پڑتی ہی جانور ونکی چرانیکی شرح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء
فی ثلث فی الماء والکلاء والنار رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان شریک ہین تین
چیزون مین پانی اور گہانس اور آگ مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مراد پانی سی کنوئی اور مانند اوسکی کا ہی نہ پانی بہرا ہوا باس مین
چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہی اور گہانس سے وہ گہانس مراد ہی کہ جنگل مین اگے ہو اور آگ یعنی اگر کسی کی پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا کہ
اوسکو منع کری کسیکو آگ لینی سی اور چراغ جلانی سی اور اوسکی روشنی مین بیٹہنی سی اور مانند انکیسی لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص
کو کہ لی اوسمین سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جائیگی اور بجہہ جائیگی اور بعضون نی کہا کہ مراد آگ سی سنگ جقماق ہی یعنی نہ منع
کری کسیکو اوس پتہر کی لینی سی جبکہ موزمین ہوات مین شرح وعن اسمر بن مضرس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فبایعتہ فقال من سبق الی ماء لم یسبقہ الیہ مسلم فھو لہ رواہ ابوداود اور روایت ہی اسمر بن مضرس سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس
بیعت کی مینی حضرت سی یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوے طرف اوس پانی کی کہ نہ پہنچی طرف اوسکے کوئی مسلمان پس وہ واسطے اوسکے
ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی لیوی پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اوس جگہہ وہ اوسکی
ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہانس اور لکڑی وغیرہا کی وعن بلال بن الحارث ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال من احیی مواتا من الارض فھو لہ وعادی الارض للہ ولرسولہ ثم ھی لکم منی رواہ الشافعی ورواہ فی شرح السنۃ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ اور روایت ہے طاؤس سی بطریق ارسال کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین خراب کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور قدیم زمین واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی پہر وہ واسطی تمہارے ہی میرے طرف سی نقل کی یہہ شافعی نی اور روایت کی گئی شرح السنۃ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دئی واسطی عبد اللہ بن مسعود کے گہر مدینہ مین اور وہ گہر تہی درمیان آبادی انصار کی یعنی درمیان مکانون اور کہجورون اونکی پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کی نی کہ دور رکہو ہمسی ام عبد کی بیٹی کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کیون بہیجا ہی مجکو اللہ نی اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوی واسطی ضعیف کے اونمین حق اوسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کی بسبب قدیم ہونے زمانی اونکی واسطی مبالغہ کی اور مراد اوس سی زمین خراب ہی اور رسول اوسکی الخ یعنی مین تصرف کرتا ہون اسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی الخ سی معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہی واسطی ذکر رسول کے انکی تعظیم شان کی لیی اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گہر جو حضرت نی عبد اللہ کو دیی واقع تہی وہ درمیان عمارتون اور کہجور کے درختون انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون انکی ہو اور مسعود باپ عبد اللہ کے حلیف تہی بیٹون عبد بن زہرہ کی ایام جاہلیت مین اور ام عبد مان عبد اللہ کی بہی اونکی خادمون مین سی تہی پس بیٹون عبد بن زہرہ کی نی کہا کہ بیٹی ام عبد کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہمسی الگ رکہی اور اسطرح جو اونہون نے کہا از راہ حقارت کی کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ پہر مجکو اللہ نی کیون بہیجا ہی یعنی جبکہ مین تقویت ضعیفونکی اور مددگاری مسکینونکی نکرون تو بہیجنا میرا کاہیکی لیی ہوگا اور حکمت میرے بہیجنے مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا ہی گناہونسی اوس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا انمین نہین لیا جاتا ہی یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہی تم مین پس مجکو لازم ہی کہ تقویت اوسکی کرون ع ح

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُّمْسَکَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسِلُ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بیچ پانی مہزور کی یہہ کہ بند کیا جاوی یہان تک کہ پہونچی ٹخنون تک پہر چہوڑ دی اوپر والا نیچی والی پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ مین کہ وہانسی پانی آتا تہا کہیتون اور باغون مین اونکی پس حضرت نی حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سی اول اوسکا حق ہی پانی دینی کا یہان تک کہ ٹخنون تک پہنچ جاوی پہر چہوڑ دی پانی کہ پہنچی اوس زمین پر کہ نیچی اوس سی ہی اور ایسی ہی حکم ہر نہر کا ہی کہ جاری ہو از خود بغیر عمل اور محنت کسیکی کہ جسکی زمین جانب بلندی مین ہو وہ تا پہنچنی پانیکی پاشنہ تک روک رکہی اور جب پانی اسقدر ہو جاوی تو چہوڑ دی تا جو زمین نیچی اوس سی ہو اوسمین پہنچی ع ح

وعن سَمُرَۃَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَتَاَذّٰی بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اِذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی یہہ کہ تہی اوسکی کتنی ایک درخت کہجورون کی بیچ باغ ایک شخص کے انصار مین سی اور ساتہہ اوس شخص کے اہل اوسکی تہے یعنی باغ مین اوسکی ساتہہ اہل عیال بہی اوسکی رہتی تہی پس تہی سمرۃ کہ آتی تہی باغ مین پس ایذا پاتا تہا انصاری بسبب اوسکی پہر آیا انصاری نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ روبرو حضرتؐ کی پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سمرۃ کو تا کہ بیچی انصاری کی ہاتہہ یعنی درخت
کہجور کے تا کہ نہو ایذا اوسکو پس نہ مانا سمرہ نے پہر طلب کیا حضرتؐ نی یہہ کہ بدل کری ان درختون کو ساتہہ درختون انصاری کی کہ اور جای تہی پس نہ مانا سمرہ نی
فرمایا حضرتؐ نی پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطی تیری ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی اوسمین یعنی یہہ امر
بطریق سفارش اور رغبت دلانیکی ہی یا ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرۃ نی پہر فرمایا حضرت
نی سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہی یعنی انصاریکو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوی واجب ہوتا ہی دفع ضرر کا اوس سی پس فرمایا انصاریکو کہ جا اور کاٹ
ڈال اوسکی درخت کہجورونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام اوس انصاریکا مالک بن قیس تہا اور حضرت نی جو سمرہ کو حکم درخت
کاٹنی کا کیا اور انہون نے نہ مانا تو سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کی لیئی تہا بلکہ بطریق سفارش تہا اسلیی حضرتؐ نی رغبت دلانی ثواب مین والا
کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرۃ کہنا حضرتؐ کا نہ مانتی اور شاید کہ حضرتؐ نی حکم کیا انصاریکو درخت کاٹنی کا اسلیی کہ معلوم ہوا حضرتؐ کو کہ سمرۃ
ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور اب بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی + ح + ع + **وَذُكِرَ** حَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ أَحْيَى
أَرْضًا فِي بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ فِي بَابِ مَا يُنْهَى
مِنَ التَّهَاجُرِ اور ذکر کیے گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کے مین ساتہہ روایت سعید بن زید کی
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کی **الفصل الثالث** فصل تیسرے
عن عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا
الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا
تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً
مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہین درست
ہے نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانیکا اور
احتیاج لوگونکی اور حیوانات کی ساتہہ اوسکی اور ضرر پہنچتا اونکو نہ دینی سی پس کیا ہی حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین مثل پانی کی ہین نہین یہہ حقیر
چیزین ہین دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا ای حمیراء جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس
آگ نی اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچہا کر دیا اس نمک نے اور جسنی پانی پلایا مسلمانکو ایکبار پلانا اوسجا کہ کہ پایا
جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمانکو پانی ایکبار پلانا اوسجا کہ کہ نہین پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل
کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمانکو اور حضرت عائشہ نی جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننی کا اس دعوی کی رد کرنیکی
لیے حضرتؐ نی پانی کی دینی کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل + ع + **باب العطایا**
باب ہی بیچ بیان بخششون کی **ف** اس باب مین بیان کیے ہین قسمین بخشش کے مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا ذکر الشیخ رح
اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ عطایا سی مراد بخششین امرا کی اور انعام اونکی ہین کہا امام غزالی نی منہاج العابدین مین کہ بیچ جائزون یعنی بخششون
سلاطین کی اختلاف کیا ہی علما نی بعضون نی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نی کہا کہ اولی
نہ لینا اوسکا ہی جب تک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیی کہ اس زمانہ مین سلاطین کی پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ

صلہ بادشاہونکی حلال نہین غنی اور فقیر کیلیی جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہہ حرام ہی اور وبال دینے والی پر ہے دلیل اونکی یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول
کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سی باوجود فرمانی اللہ تعالی کی اونکو اکالون للسحت اور بعضون نی کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو
اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کی لیی نہ غنی کی لیی اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوی مال سلطان کیسی اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان سے ہی تو
لینا اوسکا اوسکو درست ہی بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فئی یا خراج یا عشر کیسی تو فقیر کی لیی اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کی لیی بہی اوسمین
حق ہی فرمایا حضرت علی رض نی کہ جو کوئی داخل ہو اسلام مین برغبت اور یاد کری قرآن پس واسطی اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر
نہ لیگا وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہوا ایسا تو لی فقیر اور عالم حق اپنی مین سے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر ان
عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا
قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب
ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم
غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ حضرت عمر نی پائی ایک زمین خیبر مین یعنی غنیمت مین سے انکی حصہ مین آئی اور اوسمین کہجورین
ہوتی تہین پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینی کوئی مال کبہی کہ بہت نفیس ہو
نزدیک میرے اوس زمین سے پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون مین اوسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح
مقرر کرون آپ فرمایی طور اوسکا فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکیکو پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت عمر نی
اس شرط پر کہ نہ پہنچی جاوے اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوی اور نہ میراث کیجاوی اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیرونمین اور قرابتیونمین اور بیچ آزاد کرنی بردونکی
یعنی جیسیکہ زکوۃ مکاتبون کو دیتی ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور حاجیون کے لیی اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گہر
مین مال رکہتی ہون اور بیچ مہمانونکی نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہو اوس زمین کا یعنی تدبیر کری اوسکی اور پہنچاوی حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہہ
کہ کہاوی اوسمین سی موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کہلاوی یعنی اہل اپنی کو جو کہ مالدار نہو اوس حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی
حاصل مین سی کہا ابن سیرین نی یعنی بیان کیی معنی غیر متمول کی کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر
صحت وقف کی اور اجماع ہی اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث جاری ہو اوسمین اور اسمین
فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کی اور غانمین یعنی غنیمت لینی والے مالک ہوئی اوسکی
اور تقسیم کیا اونہون نی اوسکو اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالی کو یہہ کہ نفع اوٹہاوے ساتہہ وقف اپنی کی اسلیی کہ
مباح کیا حضرت نی کہانا اوسکی لیی کہ متولی ہو اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیی کہ فرمایا حضرت نی کہ کون لیتا ہی بیر رومہ پس ہو ڈول
اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانون کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان رض نی ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
العمری جائزۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمری جائز ہی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** عمری اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دی اسطرح سی کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا مینی یہہ جائز ہی
اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سے یہہ نہین لی سکتا رہا یہہ کہ بعد اوسکی اوسکی وارثونکو بہی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور
تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ یہہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہے یہہ کہ مکان تیرا ہے اور تجکو دیا مینی جب تک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مری گا تو تیری

وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق رکہتی ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا یہی ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ قول شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضے علما کی نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثون کو نہین پہنچتا اور پہر مالک کے طرف رجوع کرتا ہی اور تیسری یہ ہی کہ کہے کہ یہہ تیری لیی ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو میری ملک مین اور میری وارثون کی ملک مین ہو صحیح یہ ہی کہ یہی حکم اول کا رکہتا ہی اور ہماری نزدیک یہہ شرط فاسد ہی اور یہہ ساتہہ شرط فاسد کی فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بہی یہی ہی اور امام احمد کی نزدیک عمری اس طرحکا فاسد ہی بسبب شرط فاسد کی اور کہا امام مالک نے کہ عمری سب سورتون مین مالک کرنا منافع کا ہی ۞ ح وعن جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی واسطی اہل اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جسکو مکان بطور عمری مذکورہ کی دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا بہی موید ہی مذہب جمہور کا ۞ ح وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطی اوسکی اور واسطی وارثون اوسکی کی پس تحقیق وہ عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہین پہرتا طرف دینی والیکی یعنی مالک کی اس واسطی کہ دینی والی نی دیا دنیا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جسکو دیا اوسکی ملک ہوجاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثون کو اور دینی والی کیطرف رجوع نہین کرنیکا اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ابہی اوپر گذری اوسکی فائدہ مین تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سی وہان ذکر کیا گیا ۞ ع ۞ وعنه قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمری تیری لیی ہی اور تیری وارثونکی لیی پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیری لیی ہی جب تک کہ جیتا رہی تو پس تحقیق وہ عمری پہر آتا ہی طرف دینی والیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کی اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ حدیث ابو ہریرہ کی ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ قول جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد اپنی کی نہ حدیث مرفوع ہی ۞ ح ۞ الفصل الثانی فصل دوسری عن جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچہہ یعنی کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس ۞

وہ واسطی وارثون اوسکیکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** رقبی یہہ ہے کہ کوئی کہی کسیکو کہ تمکان تجکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجسی تو یہہ
مکان تیری ہی پاس رہی اور اگر تو مجسی پہلی مری تو پہر آوی طرف میری اور رقبی مشتق ہی رقاب سی بمعنی مراقبہ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت
دوسریکا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سی اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکی کہ وہ اوس کسیکا ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطی اوسکی اور نکل
جاتا ہی تمہاری ملک سی اور پہونچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنی اور نہ نکالو اپنی ملک سی ساتہہ رقبی اور عمری کی پس یہہ نہی پہلی
جائز ہونی انکیکی ہو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کے ہی ولیکن بعد کرنیکی صحیح ہوتی ہین اور ہوتی ہین اوسکی لیی اور اوسکی وارثون کیلیی
پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابوحنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور صحیح ہی ابویوسف رح
کے نزدیک اور کہا بعضی شارحین نی ہماری علما سی کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر لیلو اوسکو بلکہ جب ہبہ کے تمنی
ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کی یا عمری کی یا رقبی کی **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا عمری جائز ہی واسطی عمری والونکی یعنی جنکو بطور عمری کی دیا اور رقبی جائز ہی واسطی رقبی والونکی نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی اور ابوداود نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْوَالَکُمْ
عَلَیْکُمْ لَا تُفْسِدُوْھَا فَاِنَّہٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَھِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَیًّا وَمَیِّتًا وَلِعَقِبِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہو تم اپنی مالون کو اپنی پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ
دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطی اوس شخص کے ہی کہ عمری کیا گیا واسطی اوسکی حالت زندگی مین اور حالت
موت مین اور واسطی اولاد اوسکیکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ہی ح **باب** یہہ باب
متعلق ہی پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدَّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ دیا جاوی پہول خوشبودار پس نہ پہیر دی اوسکو اسلیی کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پہیر ندی تاکہ ہیجنی والیکو رنج نہو ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتی تہی خوشبو کو نقل کی یہہ بخاری نی +
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہرنیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو دیکر
پہیر لینی والا مانند کتی کی ہی کہ چاٹتا ہی قی اپنی نہین لایق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لائق نہین ہماری اہل ملت کو کہ کری
ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوی بسبب اوسکی اور جاننا چاہیی کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سی بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہماری نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر
کتنی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث بہی اس باب مین آئی ہی اور یہہ
حدیث واسطی بیان کراہت اور بی مروتی کی ہی اور تینون امامون کی نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کی کہ اونہون نے اسکو
حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور بیچ ایک روایت کی احمد سی جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سی کہ یہہ کے ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ

آتی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابوحنیفہ نی جواون حدیثون کی معنی لیی ہین آگی مذکور ہون گی ۱۲ منہ ح **وعن** النعمان بن بشیر
ان اباہ اتی بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما فقال اکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ
وفی روایۃ انہ قال ایسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا وفی روایۃ انہ قال اعطاہ ابی عطیۃ فقالت عمرۃ بنت
رواحۃ لا ارضی حتی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعطیت ابنی من عمرۃ
بنت رواحۃ عطیۃ فامرتنی ان اشہدک یا رسول اللہ فاعطیت سائر ولدک مثل ھذا قال لا قال فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع
فرد عطیتہ وفی روایۃ انہ قال اشہد علی ھذا غیری متفق علیہ اور روایت ہی نعمان بن بشیر کی ہیہ کہ باپ وسکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور کہا کہ تحقیق بخشا مینی اس بیٹی اپنی کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت صلی نی کہ کیا اپنی سب فرزندونکو دیا ہی تو نی مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا
پس پھیرلے اوسکو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نی اوسکو کہ آیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ ہووین سب فرزند طرف تیری نیکی مین برابر یعنے کیا چاہتا ہے تو کہ سب فرزند
تیری سلوک کرین تجسی اور فرمان برداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو نہ دی اکیلی اس بیٹی کو
غلام اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ نعمان نی کہا کہ دی مجکو باپ میری نی ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی کہ ہبہ ہی تو بشیر کی نہین راضی
ہوتے مین یہانتک کہ گواہ کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق دی
مینی اپنی بیٹی کو کہ عمرہ بنت رواحہ سی ہی ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نے یہہ کہ گواہ کرونین اپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ دیا تو نی اپنی سارے فرزندونکو
مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس ڈرو اللہ سی اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نی پس پھرآیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نی نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر قبل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سب فرزندونکو اس سی معلوم ہوا کہ سب
ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پہلے یہہ امر بنا برا اولویت کی ہی یعنی اولی ہی پھیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ نی کہ اگر اولاد مین
سے بعضونکو دی اور بعضونکو نہ دی تو یہہ ہبہ صحیح ہی لیکن ساتھہ کراہت کی اور کہا احمد اور ثوری اور اسحق وغیرہم نی کہ یہہ حرام ہی اور دلیل پکڑی
ہی اونہون نی ساتھہ قول حضرت کے لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلون نی ساتھہ اسکی کہ ایک روایت مین آیا ہی فاشہد علی ہذا غیری پس
اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتی حضرت یہہ ۱۲ منہ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ھبتہ الا الوالد من ولدہ رواہ النسائی وابن ماجۃ
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ رجوع کری کوئی ہبہ اپنی مین یعنی لائق نہین ہے کہ رجوع کری مگر باپ بیٹے
اپنی سی نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کے اونکی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست نہین مگر باپ کو درست ہے بیٹے کے
ہبہ سی رجوع کرنا اور ابوحنیفہ کہتی ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کیسی معنی لینی اور رجوع کرنی اوسکی ہی اپنی نفقہ مین وقت حاجت کے مثل تمام اموال
اوسکی ۱۲ منہ ح **ف** امام اعظم کی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکی ہان ہی نہین درست چنانچہ اون
سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون مین مع خرقہ دال سی مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کرسکتا
مثلاً کسینی کیسکو زمین بی عمارت اور درختون کی ہبہ کی اور جسکو ہبہ کیے اوسنی اوسمین عمارت بنالی یا درخت لگالی تو ہبہ کرنیوالا اسحالت مین
نہین پھیر سکتا اور ہم سی اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہی یعنی اگر کسینی کیسکو کچھہ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مرگیا تو ہبہ کرنی والیکی وارثونکو
موہوب لہ کی دعوی کچھہ نہین پہونچتا بابت اس ہبہکی یا موہوب لہ مرگیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثون سی بابت اس ہبہ کی کچھہ

وہو ہی نہیں جنبی ہی وسع سی اشارہ ہی ہبہ یا بعوض کسیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھہ ہبہ کری عوض کسی چیز کی تو واہب کو جوع کرنا یہ نہیں پہنچتا اور
ن سی اشارہ ہی طرف خروج کی یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک مین سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دی ڈالی تو واہب تقاضا کرکہ موہوب لہ سے
نہین لے سکتا اور رسی اشارہ ہی طرف زوجین کی یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھہ بخشی یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسری سی نہین لے سکتا اور ق سی اشارہ
ہی طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلا باپ بیٹے کو بخشی کچھہ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشی یا دادا یا نانا کو یا بہائی یا بہن کو یا سوای انکیکو کہ
جنمین قرابت ہی محرمیت کی تو جوع نہین کرسکتا اور وہ ہی اشارہ ہی طرف ہلاک ہونی موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنی جاتی رہی
تو واہب کو جوع کرنا موہوب سی نہین پہنچتا مولانا **وعن** ابن عمر و ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل
للرجل ان یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی العطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب
اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وصححہ الترمذی اور روایت ہی
ابن عمر و ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال یعنی نہین لائق از روہ مروۃ کی واسطی آدمی کی یہہ کہ دیوی کچھہ پھر رجوع کری
و یعنی گدر باپ کو رجوع کرنا دیسے اوپچیز مین کہ دی بیٹی اپنی کو اور مثل اوس شخص کے کہ دیتا ہی کچھہ پھر رجوع کرتا ہی ویسین مانند مثل کتی کی ہی کہ
کھہا یا یہان تک کہ جبوقت پیٹ بہراتی کر ڈالی پھر جاتنی لگا اپنی قی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا ہی اسکو
ترمذی نی **وعن** ابی ہریرۃ ان اعرابیا اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃ فعوضہ منہا ستۃ بکرات
فسخط فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان فلانا اہدی الی ناقۃ فعوضتہ منہا
ستۃ بکرات فظل ساخطا لقد ہممت ان لا اقبل ہدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی رواہ
الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کی لایا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی
جوان پس بدلی اوس اونٹنی کی دین حضرت نی اوس گنوار کو چھہ اونٹنیان جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی
اللہ کی و ثنا کی اوسپہ یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کی وقت شروع خطبہ و کلام کی پھر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص لطریق تحفہ کی لایا ہماطرف سے پھر ایک اونٹنی
اوسکی بدلی دین بدلی اوسکو چھہ اونٹنیان جوان پھر بھی راوہ خفا تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ نہ قبول کرونگا مین کوئی تحفہ مگر قرشی کا یا انصاری کا یا ثقفی
کا یا دوسی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود و نسائی نی **ف** اوسکی یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرت کو اوسپر یہہ فرمایا اوثقفی اور دوسی نام
ہ و قبیلونکی ہین اور خاص ان قبایل کو ذکر کیا واسطی عام سے بہتی اور سخی ہونی اونکی شرح **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم یعط
کان کلابس ثوبی زور رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے
مقدور ہے کہ پس چکا دیوی اوسکو و جو شخص کہ نہ پاوی مقدور پس چاہیی کہ تعریف کری دینیوالیکی و ظاہر کری عطا اوسکی اس لیی کہ جسنی تعریف کی اوسکی
صحیح ہے پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ اوسکا یعنی جسنی چھپایا احسان کسیکا یعنی نہ اوتارا بدلہ اوسکا سا تہ دینی کی یا تعریف کرنیکی پس تحقیق کفران نعمت کیا
اور جو شخص کہ آراستہ کری اپنی کو ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین دیا ہوگا مانند پہنی والے دو کپڑون جہوٹ ہی کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** شکر ادا کیا اس لیے
کہ تعریف اوا شکر کسی ہی کہ شکر کی معنی مین محبت رکہنی دل سی اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی تہہ پاوسی اور جو شخص کہ آراستہ کری یعنی جو شخص کہ
اظہار کری کمال دینی یا دنیوی کو کہ نہوا وسمین مانند پہننی والے دو کپڑون جہوٹ کی ہی مراد اوس سے وہ شخص ہے کہ لباس زہد و صالحین کا پہنی اور واقع مین لباس انکا نہو

اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتھہ تشبیہ دیکہ پیراہن پہنی اور لگاوی اوسمین دو آستین اور نیچی آستینونکی تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین
ایک شخص تہا کہ دو کپڑی نفیس پہنتا تہا تا اوسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دینی کو کوئی جہوٹی نجانی اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اوسکو ۞ ح ۞ وعن اسامة
بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ في
الثناء رواه الترمذي اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوی طرف اوسکی احسان اور کہی واسطی احسان کرنیوالی
کہ بدلہ دی تجکو اللہ تعالی بہتر پس تحقیق بہت کامل کے اوسنی تعریف نقل کی ترمذی نی ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی ادای شکر مین اسلیے کہ اوسنی اقرار کیا اپنی قصور
کا اور عاجز ہونیکا اوسکی بدلہ اوتارنیسی اور اوسکی تعریف کرنیسی پس سونپا بدلہ اوسکا طرف اللہ تعالی کی کہ بدلہ دی اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ
قدر عبد الوہاب متقی رح فرماتی تہی کہ صوفی کو چاہیی کہ دینی اور نہ دینی خلق کیمین دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلی اور قدم راہ حق سی باہر نرکہی جب کوئی فاسق
و نا اہل کچہہ دیوی تو اتنی تعریف نکری کہ اوسکو صالح اور ولی کہی بلکہ کہی کہ خدا اوسکو جزای خیر دیوی اور اگر کسی صالح سی رنج پاوی تو نفی اوسکی صلاح
کی نہ کری اور برا نکہی بلکہ کہی غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہی ۞ ع ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله رواه احمد والترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہی لوگونکا نہین شکر کرتا ہی اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہی
ساتھہ تابعداری اسکی کی اور بجالانی حکم اوسکی کی بیچ شکر کرنی لوگونکی کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہنچانی نعمتون اللہ کیطرف اوسکی پس جسنی نہ تابعداری کی
اوسکی اسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اوسکی نعمتون کا یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کری گا لوگونکا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتونکا وہ خدا تعالی کا بہی شکر نہین
ادا کریگا بسبب عادت پکڑنیکی ساتھہ کفران نعمت کی ۞ ع ح وعن انس قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة
اتاه المهاجرون فقالوا يا رسول الله ما رأينا قوما ابذل من كثير ولا احسن مواساة من قليل من قوم نزلنا بين
اظهرهم لقد كفونا المؤنة واشركونا في المهنأ حتى لقد خفنا ان يذهبوا بالاجر كله فقال لا ما دعوتم الله لهم و
اثنيتم عليهم رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی انس سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرہ کرکر حاضر
ہوئی حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکہا ہمنی کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سی اور نہ نیک تر مدد کرنی مین مال تہوڑیسی اوس
قوم سی کہ اوتری ہم درمیان اونکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہان تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب
پس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجانیکی جب تک کہ دعا کروگی تم اللہ سے اونکی لیی اور تعریف کروگی تم اونپر یعنی شکرانہ نعمت ادا کروگی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لائی تو انصار نی مہاجرین کے بہت خدمتگذاری کی کہ باغ وغیرہ آدہون آدہ اونکو بانٹ دیی اور
اور طرح طرح کی خاطرداریان کین اوسپر مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنی والا ہمنی نہین دیکہا کہ خبرگیری ہماری کی تہوڑے اور بہت مال
سی یعنی جیسا کسیکو مقدور تہا اوسی دریغ نکیا اور غمخواری ہماری کی کہ باز رکہا ہمکو محنت سی یعنی خبرگیری درختونکی اور بنانا مکانات کا وغیر ذلک اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو
منفعت مین کہ جو کچہہ درختونمین سے حاصل ہوتا ہے آدہا ہمین بانٹ دیتی ہین پس ڈرتے ہین ہم کہ سارا ثواب ہمارا لیجاوین یعنی دیوی اونکو اللہ ثواب ہماری ہجرہ کا اور ہمارے سارے عبادت کا بسبب
کثرت احسان اونکی کی ہمپر حضرت نے فرمایا کہ تمہارا سارا ثواب نہین لیجانیکی اللہ کا فضل واسع ہی تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب مددگاریکا جب تک کہ تم دعا کروگی اونکے لیی بہلائی کی تو دعا
تمہارے بدلا اونکی احسان کا ہوگی اور ثواب تمہارے عبادت کا تمکو ملیگا ۞ ع وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تهادوا فان الهدية
تذهب الضغائن رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپسمین اسلیے کہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہی کینونکو نقل کی یہہ ترمذی نے

ف یعنی بغض و عداوۃ اس سی جاتی رہتی ہی اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہی اور اصل نسخہ مشکوۃ کیمین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی پیچہی سی کسی نی لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہی مع + وعن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپسمین اسلیی کہ تحفہ دور کرتا ہی کدورت سینی کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانی ہمسایہ واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کی کہر کا بہیجی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ہمسائی بہیجنی والیکو نچاہیی کہ تہوڑی سی چیز بہیجنی کو ہمسائیکی تئین حقیر سمجہی بلکہ بہیج دے گو کہ تہوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینی والیکو نہ چاہیی کہ حقیر جانی ہمسائیکی تحفہ کو بلکہ لیلیوی اگرچہ تہوڑی اور بری چیز ہو مع وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّوا الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قِيلَ أَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيبَ

اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین کہ نہ پہیر یجاوین تکیہ اور تیل اور دودہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت نی ساتہہ تیل کی خوشبوئی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کری ساتہہ تکیہ دینی کی یا تیل یا دودہ پینی کی تو لائق نہین ہے پہیر دینا انکا اور بعضون نے دہن سے خوشبوئی مراد لی ہی جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہی اسلیی کہ عرب لگاتی ہین تیل سر مین مع + وعن أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی ایک تمہارا پہول خوشبودار پس نہ پہیری اوسکو اسلیی کہ تحقیق وہ نکلا ہی بہشت سی نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی اصل پہول کی بہشت سے نکلی ہی مراد یہہ ہے کہ آتی ہی اوس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہوتا ہی جیسا کہ اوپر گذرا مع +

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کینی بشیر کو کہ بخش تو بیٹی میری کو اپنا غلام اور گواہ کرو واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانیکی نی یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی میری ہی سوال کیا مجہسی یہہ کہ بخشون مین اوسکی بیٹی کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کرو واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہین واسطی اوس بیٹی کی بہائی کہا کہ ہان فرمایا کیا سبکو دیا ہے تو نی مانند اوس چیز کے کہ دیا تو نی اس بیٹی کو کہا کہ نہین فرمایا پس نہین لائق یہہ اور تحقیق مین نہین گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم نی ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اوسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول مین گذر چکا ہی مع + وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ دیی گئی نیا پہل کہا اوسکو اپنی آنکہون پر اور اپنی ہونٹون پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکہلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکہا ہمکو

آخر اسکا پہر دیتی میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کی لڑکونمین سی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** حضرت انکہونپر رکہتی نئی پہل کو واسطی
تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کی اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پس ہوگی دعا عمر درازیکی اور یا عقبی مین پس اسصورت مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا کی کیا
حقیقت ہی آخرت کی آگی بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی ہان نصیب کر ع

باب اللقطة

باب ہی بیچ بیان لقطہ کی **ف** لقطہ لام
کی پیش سی اور قاف کے زبر اور جزم سی آیا ہی لیکن محدثون کی نزدیک قاف کی زبر سی مشہور ہی اور لقطہ اوسچیز کو کہتی ہین کہ پڑی ہوئی پاوی اور مالک اوسکا
معلوم نہو اور اوٹہا لینا لقطہ کا مستحب ہی اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر اوسکی تعریف کرنیکا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہی اوٹہانا اوسکا اگر خوف ہو
اوسکی ضایع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ع ح درمختار **ف** لقطہ امانت ہی اگر اوٹہانیوالی نی
کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کی دینی کی لیی لیتا ہون پس اسصورت مین ہلاک ہوجاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا آنیکا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور
وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میری دینی کی لیی اسنی نہین لیا تہا اور تعریف کیا جاوی یعنی معلوم کروایا جاوی لقطہ اوس
جگہہ کہ پایا گیا ہی اور لوگونکی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانی کہ نہین طلب کرنیکا مالک بعد اوسکی اور صاحبین کے نزدیک برس روز تک تعریف کری
اور جو چیز کہ نہ رہ سکی اوسکو تعریف کری یہانتک کہ خوف ہو اوسکی خراب ہوجانیکا پہر للہ دیدی پس جب آوی مالک اوسکا چاہی اجازت دی ثواب ہوگا
اوسکو اور چاہی ضمان لے مالک سی یا فقیر سی جیسیکہ جانور پایی ہوئی کا حکم ہی اور جو کچہہ خرچ کری جانور پر بغیر اذن حاکم کی احسان ہی اوسکا یعنی مالک سی
کچہہ نہین لینا پہنچتا اور اگر حاکم کی اذن سی خرچ کری ساتہہ شرط کرنی لیلینی خرچ کی مالک سی تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کروالی قاضی اوسچیز سی
کہ اوسمین منفعت ہی مانند غلام بہاگی ہوئیکی اور خرچ کری اوسپر اوسمین سی اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اوسمین اذن دی قاضی ساتہہ خرچ کرنیکی
اوسپر اور شرط کری لیلینی اوسچیز کی مالک اوسکی سی اگر مالک کی حق مین یہہ بہتر ہو والا بیچ ڈالی اوسکو اور رکہہ چہوڑی مول اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو
روک رکہنا اوسچیز کا پہنچتا ہی واسطی لینی خرچ اپنی کی پہر اگر بیان کری مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب نہین بغیر گواہونکی
اور نفع اوٹہاوی ساتہہ لقطہ کی اگر فقیر ہو والا للہ دیدی اگرچہ اپنی اصول کو دی یا فروع کو یا بیویکو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہی پکڑ لینا
بردی بہاگی ہوئی کا اوس شخص کو کہ پکڑ سکی اوسکو اور اسیطرح مستحب ہی راہ بہولی ہوئی بردیکا رکہہ لینا اور بردی بہاگی ہوئی کی لی آنی
والیکو مدت سفر سی چالیس درہم دیی جاوین اگر گواہ کر لیا تہا کہ مینی پکڑا ہی مالک کی دینی کی لیی اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہہ سی لاوی
کہ حد سفر سی کم ہو تو موافق اوسکی اس حساب سے دی مثلا ڈیڑہ منزل سی لاوی تو بیس درہم دی پہر اگر بہاگ جاوی اوس سی تو نہین ضمان دینا
آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچہہ نہین دینا آتا اوسکو اور ضمان دی اگر بہاگ جاوی اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوی تو اوٹہا لینا اوسکا
مستحب ہی اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہوجانیکا تو واجب ہی اور وہ حر ہی مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا
بیت المال مین سی دیا جاوی اور میراث اوسکی بہی بیت المال مین رکہی جاوی اور نہ لیا جاوی لقیط اوس سی کہ لیوی اوسکو اور نسب اوسکا
اوس سی ثابت ہوگا کہ دعوی کری اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معا اور اگر ایک اون دونون مین سی نشانی بیان کری اوسکی مثلا کہی
کہ اسکی پیٹہ پر مسہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اون مین کا دعوی کری تو اولی وہ ہی اور اگر غلام دعوی کریگا اسکی نسب کا تو ثابت ہوگا اوس
سی لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سی بہی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیونکی بستی مین نہین تہا
اور اگر اونکی بستی مین تہا تو یہہ ذمی ہوگا اور جو کچہہ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کری بحکم قاضی اور بعضون نی کہا بغیر حکم کی خرچ کری اور واسطی
اوٹہانیوالیکی جائز ہی سپرد کرنا اوسکا حرفہ کی لیی نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سی

بحسب صحیحہ روایت کی مسئلہ ایک شخص نے رکہین جوتیان اپنی ایک جگہہ پس آیا ایک اور شخص اور رکہین جوتیان اپنے اوسی جگہہ پہر آیا پہلا اور لیلین جوتیان
دوسرے کی پس آیا جائز ہی دوسرے کو یہ کہ لیلیوی جوتیان پہلے کی مختار یہہ ہی کہ نہین جائز ہی جبکہ ہون جوتیان پہلی کی مانند جوتیون اوسکی یا بہتر اونسی
اور اگر ناقص ہون اوسکی جوتیونسی تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹہانا اونسی بلا تکلف کذا فی الظہیریۃ مسئلہ آدمی جو پاتا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو
اسطرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہی یہہ کہ نہین طلب کرنیکا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹہلیون کے بیچ متفرق جگہونکی اور مانند چہلکون انار کی بیچ متفرق جگہونکی پس
جائز ہی اوسکو یہہ کہ لی لیوی اونکو اور نفع اوٹہاوی اونسی اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینی والیکی اور پہنچتا ہی اونکے مالک کو لی لینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام
نی کہ وہ ہو جاتی ہین ملک لینے والیکی اور ایک مال اس طرحکا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونی چاندیکی اور تمام اسبابکی پس چاہیے اوسکو
یہہ کہ لیوی اور رکہہ چہوڑے اوسکو اور تعریف کری یہان تک کہ پہنچاوی طرف مالک اوسکیکی اور اگر پاوی روٹی یا کم اوسی تو مباح ہی کہا لینا اوسکا حالت
فراخی مین اور اگر پیسی گیہون کسیکی چکی مین اور مل جاوے اوسکی آٹی مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادۃً تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور اگر لیوی کسیکی جہاڑو
مین سے خلال اپنی دانتونکی لیی تو نہین مضایقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتی ہین سرا مین تو بعد جانے مالک اونکیکی وہ ملک ہوتی ہی اوسکی کہ لی اوسکو نہ صاحب سرا
کی ۔ مولانا شیخ عبد العزیز رح ملتقی ۔

الفصل الاول فصل پہلی

عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرف سنۃ فان جاء صاحبہا والا فشانک بہا قال فضالۃ الغنم قال ہی لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ الابل قال مالک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچہا حضرت سی احوال
لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکہہ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکہہ سربند اوسکا پہر تعریف
کر اوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا دیدی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس ہے اپنے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے پس گم ہوئی بکری کا
کیا حکم ہی فرمایا کہ وہ واسطی تیری ہی یا واسطی بہائی تیری کی یا واسطی بہیڑی کی کہا اوسنے پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجہی اوسے یعنی
چہوڑ دے اوسکو اور نہ لی کہ حاجت اوسکی لینی کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکی ساتہہ مشک اوسکے ہی اور موزے اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی
درخت مین سے یہان تک کہ ملی اوسی مالک اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی تعریف کر اوسکی ایک برس تک
پہر پہچان رکہہ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس دے اوسکی تئین اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دی ف کہا ابن ملک نے کہ
ظرف اور سربند پہچان رکہنی کو اس لیے فرمایا کہ تا معلوم ہو جہوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کری اوسکا شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے اسمین کہ اگر ایک شخص
آیا اور اوسنی پہچانا ظرف اپنا اور سربند اوسکا تو واجب ہے دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہے دینا اوسکا بغیر گواہ کی اس لیے کہ یہی مقصود ہے
پہچاننی ظرف اور سربند کیسی اور کہا شافعی اور حنفیہ نی کہ جب پہچانی آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اوسکی نفس مین یہہ کہ سچا ہی
پس جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہون کی اس صورت مین پہچان رکہنی کا فائدہ یہہ ہے کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اس طرح مل
نجاوی کہ تمیز کر سکی جبکہ آوی مالک اوسکا اور پہر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حال سی اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی بازارونمین اور مسجدونمین
اور اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتی ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہے کہ پکاری کہ جسکی کچہہ چیز گئی ہو آوی اور صفت اوسکی ذکر کری اور سال بہر
تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح تر نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہہ ہے کہ قید مدت معین کی

نہین ہی اور حدیث مین ذکر سال کا بر سبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کم دس درہم سی ہو تعریف کری چند روز
اور اگر دس ہون ایک مہینی تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابی حنیفہ سی اور بعضون نی کہا صحیح یہہ ہی کہ
ان مقدارون مین سے لازم ایک ہی نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹہانیوالی کی رای پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آئیگا اور نہین طلب
کریگا بعد اس مدت کی دلیل اونکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کی اور تعریف کہانون مین اور میوون مین یہانتک ہی کہ خراب نہون اور اگر کچہہ
چیز حقیر ہو مانند گٹہلی اور چہلکون انار کی اور خوشہ آنا جکی بعد کاٹنی کی تو فائدہ اوٹہاوی ساتہہ اونکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لی لینا اونکا
اور اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہے دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی
اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضی صحابہ نی کہا کہ غنی تصدق
کری اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنفیہ کا بہی یہی ہی بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہے
چاہی جائز رکہی تصدق کو اور ثواب اوسکے لیی ہوگا اور اگر چاہی ضمان یعنی بدلہ لی اوسی یا فقیر سی اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور جو نسا دونون مین سے ضمان دے
دوسرے پر نہ رجوع کری یعنی دعوی دوسرے پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوے
اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ کی مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کی جائز ہی اور رکہہ چہوڑنا اوسکا عزیمت ہی
اور وہ واسطی تیری ہی الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکی مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بہائی تیری کی یعنی
اگر تو نی پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لی لیگا اوسکو یا چہوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو بہی وہ لیلیگا یا معنی یہہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی
تیرا بہائی مسلمان لی لیگا اور اگر ان صورتون مین سے ایک بہی نہ پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونی لی لینی اور منتفع ہونیکی
ساتہہ اوسکی تا ضائع نہو اور بہیڑیا نہ کہا جاوے اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کی لیی کہ بغیر چرانیوالی کی ضائع ہو اور مشک اوسکے ہی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی
کہ اوسمین رطوبت ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا کہ اور جانورونسی متحمل نہین ہو سکتی چنانچہ مشہور ہے کہ پندرہ
روز تک متحمل ہو سکتا ہی اور موذی اوسکی یعنی قوی ہین تلوی اوسکی کہ قدرت راہ چلنی کی اور پانی اور گہانس کہانیکی لیی جانیکی اور بچنی کی درندون سے خوب رکہتا ہی
تشبیہ دے اوسکو ساتہہ اوس مسافر کی کہ سامان سفر کا اپنی ساتہہ رکہتا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہ حکم اونٹ کی ہر حیوان ہے کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانیوالیکی مانند گہوڑی
اور گائین اور گدہی کے اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینی اونٹ اور گائین کے جنگل مین اور اگر پائی جاوین یہہ جانور
دیہات مین اور اور شہرون مین تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہے التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطی محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی
اس حدیث زید کیسی کہ یہہ حکم اوس زمانی مین تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کی کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تہا تو ہاتہہ کسی خائن کا اون تک نہ پہنچتا تہا اور ہمارے زمانی مین امن نہین ہے
پس انکے پکڑ لینی مین محافظت ہی مال مالک مال کی ۱۲ ع ملتقی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آوی ضالۃ فہو ضال ما لم یعرفہا رواہ مسلم
اور روایت ہے زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ٹہکانا دی گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہی جب تک کہ نہ تعریف کری اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی چاہیے
کہ تعریف کری اوسکو اور بغیر تعریف کی نہ رکہہ چہوڑے کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہے ۱۲ ع وعن عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی عن لقطۃ الحاج رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا حاجیونکی لقطہ لینی سی نقل کی یہہ مسلم نی
ف یعنی حرم مکہ مین نہین حلال ہی مالک ہونا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہے اوٹہانیوالیکو کہ رہنی دی اوسکو یہان تک کہ مالک اوسکا آوی
اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہماری نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکہ مین مفصل ہو چکا ہی ۱۲ ع

عن عمرو بن شعیب

الفصل الثانی فصل دوسرے **عن** اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِنْهُ فَعَلَیْهِ غَرَامَةُ مِثْلَیْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُؤْوِیَهُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَرَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْهِ الْقَطْعُ وَذَکَرَ فِیْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ کَمَا ذَکَرَ غَیْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا کَانَ مِنْهَا فِی الطَّرِیْقِ الْمِیْتَاءِ وَالْقَرْیَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَیْهِ وَاِنْ لَمْ یَاْتِ فَهُوَ لَکَ وَمَا کَانَ فِی الْخَرَابِ الْعَادِیِّ فَفِیْهِ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰی اٰخِرِهٖ

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ سوال کیی گیی میوی لٹکی ہوئی سی یعنی درخت مین پس فرمایا حضرت نی کہ جو صاحب حاجت کا پہونچی اوس سی اسحال مین کہ نہ بہرنیوالا ہو جہولیکو پس نہین کچہہ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوی سی یعنی کہاوی اور جہولی باندہ کر نکلی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی اور سزا اور جو شخص کہ چراوی میوی مین سی کچہہ بعد اسکی کہ ٹہکانا دیا ہو اوسکو کہلیان نی یعنی کہلیان مین پڑا ہو پس پہونچے سپر کی مول کو پس اوسپر ہی ہاتہہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نی بیچ گم ہوئی اونٹ اور بکری کی جیسا ذکر کیا اور راویون نی کہا راوی نی اور سوال کیی گیی حضرت حکم لقطہ کیسی پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گانون آبادی کی کہ لوگ وہان رہتی ہون پس تعریف کر اوسکی برس روز تک پہر اگر آوی مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکی اور اگر نہ آیا پس وہ واسطی تیرے ہی یعنی تو اپنی کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کی پس اوسمین اور مال گڑی ہوئے ہین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین نقل کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابوداود نی عمرو بن شعیب سے قول اوسکی سی وسئل عن اللقطة آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سی یا تو فقیر ہی اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہونچی یا مضطر ہی یعنی جو کہ بہوک کی ماری مرا جاتا ہو حاصل یہہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کہاوی اور جہولی بہر کر نہ نکلی اوسپر کچہہ گناہ نہین اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہی کہ گنہگار نہین ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی یا یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوی سی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی یعنی دو چند قیمت اوسکی دیوی کہا ابن ملک نی کہ یہہ بطریق تنبیہ کی فرمایا والا اوسکی بدلیمین زیادہ قیمت اوسکی سی نہین دینا آتا اور حضرت عمر رض دو چند ہی قیمت کا حکم کرتی تہی بحسب ظاہر حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بہی یہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور اوسپر ہے سزا یعنی تعذیر اور ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اسلیی کہ اوس زمانی مین باغ محفوظ اور محرز یعنی گہری ہوئی نہتی اور جو کوئی چراوی میوی مین سے بعد پڑنیکی کہلیان مین اور ہووے وہ بقدر قیمت سپر کی تو اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تہی اور یہہ نصاب چوری کی ہی نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نی کہ قیمت سپر کی اوس زمانی مین دس درہم تہی اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوی آبادی کی راہ مین کہ اوسپر اکثر لوگ چلتی ہون تو واجب ہے تعریف اوسکی اسواسطی کہ غالب یہہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے الخ مراد یہہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوے گانون ویران اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوی اوسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کے ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوائے انکی قسم ظروف اور زیور سی پس اوسمین اور مال گڑا ہوا جو نکلی اوسمین پانچوان حصہ لہ دینا آتا ہی ۱۲ ح ع + **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَکَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَتْ اِمْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری کی یہہ کہ علی بن ابی طالب رض نی پایا ایک دینار یعنی راہ مین ہی بطریق لقطہ کے پس لایا اوسکو حضرت علی رض فاطمہ رض کی پاس پھر پوچھا حضرت علی نی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ رزق ہے اللہ کا پس کہایا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا علی اور فاطمہ رض نی یعنی اوسکا کچھہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورة ڈھونڈتی ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی علی دے تو دینار لقط کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علی رض نے بغیر تعریف کی وہ دینار کہایا ہوا حتمال ہی کہ تعریف کی ہوپھر کہایا ہوا اور حضرت نی جو فقط اوس عورة کی کہنی سی دینار اوسکو دلوایا تو اوسکی علامت اوسکی بیان کے ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی مرع ح + **وعن** الجارود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضالة المسلم حرق النار رواہ الدارمی اور روایت ہی جارود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گم ہوئے چیز مسلمان کے شعلہ ہی آگ کا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر لیوی کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہونگا اوسکا اور نہ رعایت کری اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ کی تو وہ لقط پہنچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین ۱۲ طیبی + **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد لقطة فلیشهد ذا عدل او ذوی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبها فلیردها علیه والا فهو مال اللہ یؤتیه من یشاء رواہ احمد وابوداود والدارمی اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی لقط پس چاہیی کہ گواہ کری صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوی لقط کو یعنی ساتھہ ترک کرنی تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالی اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ پہنچاوے پھر اگر پاوی اوسکی مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی **ف** گواہ کری کہ یہہ چیز میری پالی ہی تا ثانی الحال تہمت اور دعوی زیادتی کا نکری اور اسمین یہہ بھی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کرنیکی کبھی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنی سی یہہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی اور یہہ بھی اسمین حکمت ہے کہ ساتھہ موت ناگہانی کی وارث اوسکو داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین کہ بطریق استحباب کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بطریق وجوب کے ہی اور اسحدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظون سی حلال ہے یعنی وہ مال حلال ہے منتفع ہو اوس سے اور خدا نے غیبی بھیجا اور پھر اگر مالک آوی دی اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا مرع **وعن** جابر قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا والسوط والحبل واشباهه یلتقطه الرجل ینتفع به رواہ ابوداود د اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاٹھی مین اور کوڑہ مین اور رسی مین اور مانند انکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتے ہین کہ اوٹھا لیوی اوسکو آدمی فائدہ لی اوس سے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی لقطہ اوٹھانیوالا ان چیزون ہی منتفع ہو بغیر تعریف کی اگر فقیر اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوی لیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نے کہا دس درہم سی کم قلیل ہے اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سی قلیل ہی بموجب حدیث حضرت علی رض کی مرع **وذکر** حدیث المقدام بن معدیکرب الا لا یحل فی باب الاعتصام اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سنو اوسکا یہہ ہی لا یحل پیچ باب الاعتصام بالکتاب السنة کی

باب الفرائض

باب ہی پیچ بیان فرائض کی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے حصونکا کہ معین ہین قرآنمین یا حدیث مین پیچ میراث کی اور لکھا ہی علمانی کہ متعلق ہوتی ہین ساتھہ متروکہ میت کے چار حق اس ترتیب سے کہ اول

تو میت کو تکفین و تجہیز کری یعنی پہلی اوسکو غسل دی پہر کفن دی پہر نماز پڑہو اکر اوٹہا کر مقبری مین لیجاوی اور قبر مین دفن کری اور ان سب چیزونمین کہ حاجت
خرچ کرنی مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کی خرچ کری بعد اسکی اگر میت کی ذمی دین ہو تو دین ادا کری بعد اسکی جو مال بچی اوسمین سے تہائی تک وصیت جاری
کری اگر وصیت کی ہو پہر بعد اسکی مال کو درمیان وارثونکی بانٹی اسطرح سی کہ پہلی اصحاب فرایض کو دی یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہی پہر
بعد اسکی جو بچی تو میت کی عصبات نسبی کو دی کہ جو کچہہ اصحاب فروض سے بچتا ہی وہ لیتی ہین اور اگر اصحاب فروض وارثون مین نہین ہوتی ہین تو سب ترکہ عصبات
نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچہہ اصحاب فروض سی بچی میت کی آزاد کرنیوالیکو دی اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر آزاد کرنیوالا
نہو تو آزاد کرنیوالیکی عصبونکو دی جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائی زوجین کی کہ انپر رد نہین اور رد یہہ ہے
کہ جو کچہہ بچی اصحاب فروض کی حصون معین سی وہ پہر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکی کی دی اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ سبی ہون
تو ذوی الارحام کو دی اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دی اور صورۃ مولی موالاۃ کی یہہ ہے کہ ایک شخص لاوارثی نی کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہے وارث
ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرفسی اور اوسنے قبول کیا تو یہہ عقد ہمارے نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی اور اگر
دوسرا شخص لاوارثہ تہا اور اوسنی بہی اسیطرح کہا اور اوسنی قبول کیا تو آپسمین ایک دوسریکا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دی کہ جسکی نسب کا
اقرار کیا میت نی غیر پر یعنی کہا کہ یہہ بیٹا میری باپکا ہی اور اور کسیطرح نسب اوسکا ثابت نہو سوائے اسکی اقرار کی اور اگر وہ بہی نہو تو جسکی لیی تمام مال کی وصیت
کی ہو اوسکو دی اور وہ بہی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا رکہا جاوی اور اگر بیت المال بہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کری یعنی فقرا
وغیرہ کو دی اور اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بہائی اخیافی اور بہای اخیافی وہ ہی کہ مان اوسکی اور
اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور
بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپکا چہٹا حصہ ہے اگر اوسکی ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچی کی درجیکا ہو اور اگر یہہ دونون نہون اور اوسکے ساتہہ ہو بیٹی یا پوتی میت
کی اگرچہ نیچی کی اور جیکی ہو تو چہٹا حصہ بہی لیگا اور عصبہ بہی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اگرچہ نیچی کے درجی کے ہو حاصل یہہ کہ پہلی صورتمین باپ نرا صاحب فرض
ہی اور دوسری صورتمین صاحب فرض بہی ہے اور عصبہ بہی ہے اور تیسری صورتمین نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونی باپکے تینون احوال مذکور مین مانند باپکے ہی اور باپ میت کی
ہوتی ہوئی دادا محروم ہے اور بہائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہے اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہے کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوے اور یہہ بہائی
اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کی اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کی کی اور ساتہہ باپ دادا میت کے محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہے اگر میت کی اولاد ہو اور اگر
اولاد نہو تو آدہا ہی اور بیویکا آٹہوان حصہ ہے ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور مان کا چہٹا حصہ ہے اگر اسکی ساتہہ اولاد
میت کی ہو یا اولاد میت کی بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اگر انمین
سی کوئی نہو تو تہائی حصہ ہے کل مال مین سے اور جس صورت مین کہ مان کی ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیویکو دی کہ تہائی مابقی کی
وارث ہوگی اور اگر اس مسئلہ مین دادا بجای باپکے ہو تو حصہ مانکا تہائی سب ترکہ کا ہوگا کہ دادا اسمین بجای باپکے نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپکے طرف کی ہو
یا مانکے طرف کے یا دونو طرفکی چہٹا حصہ ہے کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجی مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کے بسبب قریب کے محروم ہوگی اور سب جدات یعنی
دادیان اور نانیان مانکے ہونیسی محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری ہونی جدیت کیسی ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادا کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا
حصہ آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکی ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور بہائی کی ہوتی ہوئی عصبہ ہوتی ہی پس حصہ
اوسکا بہ نسبت بہائی کی حصہ کے آدہا ہوگا اور اگر بیٹی اور بیٹیان میت کے متعدد ہون تو تقسیم اونکی اسیطرح ہی کہ بیٹی کی دو حصی اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی

اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سی تو دو تہائی ہی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کی ہوتی ہوئی پوتی کا چہٹا
حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کی ہوتی ہوئی پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کی ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون میت
کی وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتیکی درجی سی نیچی ہو پس حق عصوبت کا سب پوتا پوتیکو پہنچیگا کہ تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکی
دو حصی اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی یا چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوئی
محروم محض ہی بہر حال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہوتی اولاد بیٹی میت کی پڑوتی میت کی قایم مقام پوتیکی ہی سب
باتون ذکر کی گئی مین اور اولاد پوتی کے پوتے کی ہونی سی اور اولاد بیٹی کے بیٹی کے ہونی سی محروم ہین اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین اخیافی
بسبب ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اولاد کی ہونی سی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور باپ اور دادا کی ہونی سی بہی محروم
ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونی بیٹی کی اور نہونی پوتی کی اور نہون نی پڑوتی کی سب حال مین قایم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک
کو آدہا اور دو کو یا دو سی زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونی سگی بہن کی یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی
ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی
کے ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی کی ساقط ہوتی ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوئی
ایک سگی بہن کے چہٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سی اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوئی سوتیلی بہن ساقط ہوتی ہی مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہہ
بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور بیچ صورت نہونی سگی بہن کی سوتیلی بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کی
عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اونکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑوتی وغیرہ میت کی عصبہ ہوگی تو
بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی کی درجی
کا ہو اور بسبب ہونی باپ اور دادا کی **مسئلہ** عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسرے باپ اور دادا
اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کی باپ
کی اور چچا میت کی دادا کی اور بیٹی اور پوتی ان تینون چچاؤنکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور مقدم انمین ہین بیٹی پہر پوتی اگرچہ نیچی کی درجی کے
ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون پہر بہائی پہر بہتیجی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک
قسم اول مین سی ہوگا تو باقی تین قسمون کی لوگ بالکل محروم ہونگی اور اسیطرح بسبب ہونی ایک قسم دوسری مین سی باقی دو قسمون کی لوگ محروم
ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سی چوتہی قسم کی لوگ محروم ہونگی اور بیچ ہر قسم کی ان قسمون مین سی قریب بعید سے اولی ہی یعنی بسبب
ہونی قریب کی بعید کو کچہہ نہین پہنچتی کا اور سگا سوتیلی سی اولی ہی اور پوتی میت کی چچاؤن کی چچاؤن باپ میت کی سی اولی ہین اور پوتی باپ کے چچاؤنکے
چچاؤن دادا کی سی اولی ہین **مسئلہ** ذوی الارحام بہی چار قسم پر ہین اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑوتی کی اگرچہ نیچی
کی درجی کی ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جد فاسد اوسکو کہتی ہین کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل ہو مانند نانا میت کی اور باپ نانی یا دادی میت کی اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی جد فاسد آدمی مانند نانا
کی مان کی اور دادی اور نانی کی باپ کی مان کی کہ یہہ ذوی الارحام سی ہین اور جد صحیح وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی عورت
داخل نہو مانند دادا اور پردادا کی اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہی کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے نہو

مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کی اگرچہ اوپر کے درجیکی ہون اور یہہ ذوی الفروض سی ہین جیسیکہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسرے قسم ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنونکی اور سوتیلی بہنونکی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بہائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بہائی اور سوتیلی بہائی کی ہین چوتہی پہپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور مامون اور خالا ئین پس اگر ایک قسم اول سی یا اولاد اونکی سی اگرچہ نیچیکی درجیکا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور بسبب ہونے ایک کی قسم دوسری مین سی لوگ قسم تیسری اور چوتہی کی محروم ہونگی اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سی سب لوگ چوتہی قسم کی محروم ہونگی اور قریب بعید سی بیچ سب قسمونکی اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکہنی چاہیی **مسئلہ** موانع ارثکی چار ہین یعنی انسی وارث نہین ہوتا ایک تورق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردیکا وارث آزاد ہوتا ہی اور نہ بردہ آزاد کا وارث ہوتا ہی اور دوسرے قتل مانع ہی ارث سی وہ قتل کہ جس سی واجب ہوتا ہی قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ قتل کے پانچ قسمین ہین چنانچہ بر محل بیان مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونمین سی چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہی اور کسی مین کفارہ اور دیۃ پس اون چارون صورتونمین محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی ہماری نزدیک جبکہ ناحق قتل کری اور اگر اپنی مورثکو از راہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنیکی نفس اپنی سی ماری تو اصلا محروم نہین ہوتا اور ایک قسم انمین قتل بالتسبیب کہلاتی ہی اوس سی قصاص لازم آتا ہی نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہی پس اوس قتل سی قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبیب یہہ ہے کہ کہودی ایک شخص کو ایا رکہی پتہر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہوجاوی اوس سی انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سی ہماری نزدیک اور تیسری اختلاف دو دینونکا مانع ہی ارث سی یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور نہ کافر مسلمانکا اور چوتہی اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرونکی لیی ہے اہل اسلام کی لیی نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتی ہون تو آپسمین ایک دوسریکا وارث ہوگا

معنے الطالب + سراجی + شریفی + بسیط + مولانا

الفصل الاول فصل پہلے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن مات وعلیہ دین ولم یترک وفاء فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لایق تر ہون ساتہہ مسلمانونکی جانون اونکی سی یعنی ہر چیز مین امور دین و دنیا سی شفقت میری اونپر بہت ہی شفقت اونکی سی اپنی جانون پر پس ہون مین لایق تر ساتہہ ادا کرنی قرضون اونکیکی پس جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو دین اور نہ چہوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سی ادا ہو سکی پس مجہپر ہی ادا کرنا اوسکی دین کا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ اوسکی وارثونکے لیی ہے یعنی بعد ادا کرنی دین و وصیت اوسکیکی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چہوڑ جاوی قرض یا عیال پس آوی میری پاس یعنی وکیل یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی مال پس اوسکی وارثونکی لیی ہی اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی چیز بہاری یعنی دین و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہی طرف میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر ہوتا قرض اور مال چہوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اوسکی جنازیکی نماز نہ پڑہتی اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹہیرایا کہ دین اوسکا اپنی ذمی کر لیتی اور نماز پڑہتی چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ باب الافلاس والانظار کے پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہی اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم + ح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فہو لاولی رجل ذکر متفق علیہ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی میراث کی کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصی دارونکو پہر جو کچہہ بچی پس وہ واسطی
اوس شخص کے ہی کہ بہت نزدیک ہو میت کے مردونمین سی کہ اوسکو عصبہ کہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ مین
کہ اونکو ذوی الفروض کہتی ہین اول اونکو دو ترکے ہین پہر جو کچہہ بچی اونسی تو عصبونکو اور عصبونمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید
عصبہ قریب کے ہوتی اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتداء باب مین تفصیل سی ہو چکا اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضی
وارث حاجب یعنی روکنی والی ہوتی ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہے اور لفظ
ذکر واسطی تاکید کی اور احتراز کرنیکی خنثی سی ہی ع **وعن اُسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم**
الکافر ولا الکافر المسلم متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وارث ہوتا مسلمان کافر
کا اور نہ کافر مسلمانکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نے کہ اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمانکا اور اسمین اختلاف ہے کہ مسلمان
کافر کا وارث ہوتا ہے یا نہین جمہور تو کہتی ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضی صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا بہی یہی
مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمانکا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین بہی اختلاف ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کی
مسلمان نہین وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ جو کچہہ کمایا ہی حالت مرتد ہونیمین پس وہ بیت المال کیلیے ہے اور جو کچہہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطی وارثون مسلمان
اوسکیکی ہی ع **وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری** اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا مولے قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مولے سے مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف
غلام آزاد کی کہ وہ وارث آزاد کرنیوالیکا نہین ہوتا اور بعضون نی کہا کہ مولی سی مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نی کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس
قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نی آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جیسیکہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی اسیطرح بنی ہاشم
کے غلام آزاد کیی ہوئے پر بہی زکوۃ حرام ہے ع **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منہم متفق**
علیہ اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہانجا قوم کا اونہین مین سی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
یعنے بہانجا وارث ہوتا ہی مامونکا اور ذوی الارحام سی ہے اور نہین وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور احمد رح کی اور ذوی الارحام
جب وارث ہوتی ہین کہ نہون میت کے ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتدای باب مین تفصیل سی ہو چکا ہی اور دلیل پکڑی
ہی ساتہہ اسحدیث کی حنفیہ نی اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے + طیبی ع ح **وذکر حدیث عائشۃ انما الولاء فی باب قبل باب**
السلم وسنذکر حدیث البراء الخالۃ بمنزلۃ الام فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ ان شاء اللہ تعالی
اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہی بیچ باب کی کہ پہلی باب السلم سی ہی اور ذکر کرینگی ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی الخالۃ
بمنزلۃ الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **ف** بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ مان کی ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتہہ پہپی کے
تو دو ثلث پہپی کو ملین گی اور ایک ثلث خالہ کو ع + **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن عبد اللہ بن عمرو**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اہل الملتین شتی رواہ ابو داود وابن ماجۃ
ورواہ الترمذی عن جابر روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وارث ہوتی
ہی درمیان دو دین والون مختلف کے نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نے جابر سے **ف** یعنے نہ کافر مسلمانکا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا

ح وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القاتل لا یرث رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالی
تو وہ اوسکی میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل سکا ابتدای باب مین گذر چکا ہی ح وعن بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم جعل للجدة
السدس اذا لم تکن دونها ام رواه ابو داود اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹہیرایا واسطی جدہ کی چہٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجت
اوسکو مان نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی اگر مان میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سے اور جدہ سی مراد عام
ہی نانی ہو یا دادی ح مولانا وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استهل الصبی صلی علیه وورث رواه ابن ماجة والدارمی
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آواز کری لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوی نقل کی یہہ ابن
ماجہ اور دارمی نی ف مراد آواز سی علامت زندگی کی ہی یعنی اگرچہ پیدا ہونیکی وقت آدہی سی زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی
خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چہینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پہر مرگیا تو اوسپر نماز جنازہ بہی پڑہے اور اوسکو وارث بہی ٹہیراوی اور اوسکا ورثہ بہی بانٹے پس اگر مری
ایک شخص اور وارث اوسکا پیٹ مین ہو تو رکہہ چہوڑی جاوے اوسکی لیی میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکی وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور
اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث لیلینگی ح وعن کثیر بن عبد الله عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مولی القوم منهم
وحلیف القوم منهم وابن اخت القوم منهم رواه الدارمی اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ سے اونہون نی نقل کی دادا کثیر
کیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سے ہی اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ دارمی
نی ف مولی قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کے مین ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپسمین قسمان قسمین کرتی تہی اسپر کہ خون تیرا خون
میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہہ حکم منسوخ ہوا ساتہہ آیہ مواریث کی اور بہانجا
قوم کا الخ بیان اسکا بہی بیچ فائدہ حدیث انس کی گذر چکا ح وعن المقدام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اولی بکل مؤمن
من نفسه فمن ترک دینا او ضیعة فالینا ومن ترک مالا فلورثته وانا مولی من لا مولی له ارث ماله وافک عانه والخال
وارث من لا وارث له یرث ماله ویفک عانه وفی روایة وانا وارث من لا وارث له اعقل عنه وارثه والخال وارث من لا
وارث له یعقل عنه ویرثه رواه ابو داود اور روایت ہی مقدام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین لائق تر ہون ساتہہ ہر
مومن کے جان اوسکی سی پس جو شخص کہ چہوڑ جاوی دین اپنی ذمی یا عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس واسطی
وارثون اوسکی کی ہی اور مین کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکی مال کا یعنی رکہتا ہون اوسکو بیت المال مین والا انبیا وارث نہین
ہوتے کسیکی اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے اور چہڑاتا ہون مین قیدی اوسکی کو یعنی اوسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تہا اور بسبب اوسکی نفس اوسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ مین اوسکی
طرف سی دیکر اوسکو چہڑاتا ہون عذاب سے اور مانمون وارث اوس شخص کا ہی کہ نہین کوئی وارث اوسکا یعنی مانمون کہ ذوی الارحام سے ہی وارث ہوتا ہے اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبہ
نہین ہوتے وارث ہوتا ہے اوسکی مال کا اور چہڑاتا ہی قیدی اوسکی کو اور ایک روایت مین ہے کہ مین وارث ہون اوسکا کہ نہین وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہون اوسکی طرف سی اور وارث ہوتا
ہون اوسکا اور مانمون وارث ہے اوسکا کہ نہین کوئی وارث اوسکا خون بہا پہرتا ہے اوسکی طرف سی اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی وعن واثلة بن الاسقع
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحوز المرء ثلث مواریث عتیقها وکقیطها وولدها الذی لاعنت عنه رواه الترمذی
وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتی ہی عورت تین شخصون کی میراث اپنی آزاد کیی ہوئی کی

اور

اور اپنی باپی ہوی کی اور بچی اپنی کی کہا ہان ہوا اوس سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف میراث آنا کسی ہوئی کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کری اور وہ بردہ مرجاوے اور اوس بردیکا کوئی عصبہ نسبی ہووی نہین تو وہ عورتہ وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مرد کی اور پائی ہوئی کی یعنی ایک عورتہ نی بچارا اوسے پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورتہ وارث ہوتی ہی بعد مرنیکی اور یہہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور علما کا مذہب یہہ ہے کہ نہین ولا ہی اوسی ملتقط کی اپنی بچہ کو راہ مین سے اوٹھانیوالا نہیون وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ولاء کو اسطی آزاد کرنی والیکی ساتھہ قول اپنی کی لا ولا الا ولاء العتاقہ پس ثابت ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ ہی اونکی نزدیک اور قاضی نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ مال اوسکا بیت المال کی لیی ہی اور یہہ عورتہ اولی اور احق ہی بہ نسبت اورمسلمانونکی ساتھہ اوسکی کہ صرف کیا جاوے اوسپر وہ مال کہ چھوڑا ہی لڑکی نی اور لعان اوسکو کہتی ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زناکی کری یا انکار کری بچی پیدا ہوکو کہ یہہ مبرا نہین اوسسے اور اوسمین ایک دوسرے کو لعنت کری چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچی کے پیدا ہونیمین لعان ہوئی اوس بچیکا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا اور نہ اوسمین ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہی اسلیے کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہے پس وہ اوسمین وارث ہی ہوتی ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہی ف ح ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاہر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا یورث رواہ الترمذی

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کے اپنی دادا سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ زناکری ساتھہ عورتہ آزاد کی یا لونڈی کی پس فرزند کہ پیدا ہوا اوس سے ولد الزنا ہوتا ہی نہ وارث ہوتا ہی وہ اور نہ میراث لیجاتی ہی اوسسے نقل کے یہہ ترمذی نی ف یعنی لڑکا نہین وارث ہوتا ماں کہ نیوالیکا اور نہ اوسکے اوپر باکا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کی ہوتی ہی اور نسب نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان ناکرنیوالیکی اور نہ زناکرنیوالا وارث ہوتا ہی اوس لڑکیکا اور نہ اوپر بازناکرنیوالیکے خلاف انکی کہ وہ اوس لڑکیکی وارث ہوتی ہی اور لڑکا اوسکا ع **وعن** عائشۃ ان مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات وترک شیئا ولم یدع حمیما وہ ولدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا میراثہ رجلا من اہل قریتہ رواہ ابو داؤد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ غلام آزاد کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا چھوڑا مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتیدار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والونمین سے نقل کے یہہ ابو داود اور ترمذی نی ف چونکہ اوسنی کوئی وارث چھوڑا نہین مال اوسکا واسطی بیت المال کی تہا اور مصرف بیت المال کے فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نی اوسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے اونکی کی اور حضرت کو ولا یعنی وراثت اوسکی اسلیے نہ پہنچی کہ نہ انہیا وارث کسیکی ہوتے ہین اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی ع **وعن** بریدۃ قال اتت امراۃ من خزاعۃ فقالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی ماتت وترکت علیہا صلاۃ الحج افاقضیہ عنہا قال نعم فقضوا دینہ فقالت یا رسول اللہ ان امی نذرت ان تحج فلم تحج افاحج عنہا قال نعم حجی عنہا ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیتہ اقضوا اللہ فاللہ احق بالوفاء رواہ البخاری

اور روایت ہی بریدہ سے کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو وارث اوسکی کو پس نہ پایا کہ تلاش کرو وارث اوسکی کو یعنی نہ پایا کہ وارث اوسکا ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دو میراث اوسکی پیغمبر کو نسناعہ مین سے نقل کے یہہ ابو داود اور ایک روایت ابو داود کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی دیہہ پورے شخص خزاعہ مین سے یعنی اور دادا سکو یہہ ف اوسکی ہی تاویل مین ہی جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اوسکا داخل بیت المال کے ہوتا حضرت نی مناسب جانا کہ ایک شخص کو اونمین سے دیجی بنظر اوسکی کہ وہ ہی مصرف بیت المال کی اور باعتبار رحم قبیلہ ہونیکی اور پڑپایکی حق ہی ع **وعن** علی قال انکم تقرءون ہذہ الآیۃ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ

وفی روایۃ للدارمی قال الاخوۃ من الام یتوارثون دون بنی العلات الی آخرہ اور روایت حضرت علی کی کہا تحقیق تم پڑہتے ہو اس آیۃ کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ ادا کرنی دین کے پہلی وصیت کی اور حکم کیا حضرت نی کہ حقیقی بہائی وارث ہوتی ہین سوتیلی بہائیون کی باوجود ہونی حقیقی بہائیون کی سوتیلے کو نہین پیچھا آدمی وارث ہوتا ہی اپنے سگی بہائی کا نہ سوتیلی بہائیکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت دارمی کی مین یون ہے

کہ فرمایا حضرت علی نی کہ بہائی کہ مان مین بہی شریک ہون یعنی مان اور باپ مین شریک ہون یعنی سگی بہائی وارث ہوتی ہین نہ بہائی کہ فقط باپ
مین شریک ہون یعنی سوتیلی تا آخر حدیث کے مذکور ہوئی **ف** پڑہتی ہو اس آیت کو الخ حاصل آیت کا یہہ ہی کہ میراث بعد جاری کرنی وصیت کے
ہے کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنی دین میت کے ہی اور مراد حضرت علی کی یہہ ہے کہ تم اس آیۃ کو پڑہتی ہو یا معنی بہی اسکی سمجہتی ہو بیان اسکا یہہ ہی کہ
آیۃ کریمہ مین وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ادای دین کو مقدم رکہا اجرا وصیت پر پس یہہ گمان نکرین
لوگ کہ درمیان آیۃ کی اور فعل آنحضرت کی منافات ہی بلکہ جانین کہ دین مقدم ہی حکم مین اگرچہ موخر ہی ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیے
کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہی اوسکو سہل نہ جانین بلکہ اوسکی اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہی الخ یہہ تفسیر اور
تاکید پہلی کلام کی ہی مح ع **وعن** جابر قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد بن الربيع الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل ابوهما معك يوم احد شهيدا وان عمهما اخذ مالهما ولم يدع
لهما مالا ولا تنكحان الا ولهما مال قال يقضي الله في ذلك فنزلت اية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى
عمهما فقال اعط لابنتي سعد الثلثين واعط امهما الثمن
وما بقي فهو لك رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونون بیٹیونکو کہ سعد بن ربیع سی تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکی ساتہہ دن احد کی شہید اور تحقیق چچا انکی نی لیا مال انکا یعنی جو
مال کہ انکو پہنچتا سعد کے بہائی نی لیلیا بحسب رسم جاہلیت کے کہ عورتونکو محروم کرتی تہی میراث سی اور نہ چہوڑا انکی لیی مال اور نکاح نہین کیے جاتین یہہ مگر
کہ ہو واسطی انکی مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکی یعنی صبر کرتا وحی آوی انکی مقدمہ مین پس اوتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ
فی اولادکم الخ پس بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو اونکی چچا کی پاس اور فرمایا کہ دی سعد کی دونون بیٹیونکو دو تہائی اور دی لڑکیونکی مانکو آٹہوان
حصہ اور جو کچہہ کہ بچ رہی پس واسطی تیری ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی
مال کی چوبیس حصی کر کر یون تقسیم کر میت مسئلہ ۲۴ زید بنت بنت زوجہ عم **وعن** هزيل بن شرحبيل قال سئل ابو موسى عن ابنة وبنت ابن واخت
فقال للبنت النصف وللاخت النصف وائت ابن مسعود فسيتابعني فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابي موسى فقال لقد ضللت
اذا وما انا من المهتدين اقضي فيها بما قضى النبي صلى الله عليه وسلم للبنت النصف ولابنة الابن السدس تكملة
الثلثين وما بقي فللاخت فاتينا ابا موسى فاخبرناه بقول ابن مسعود فقال لا تسئلوني ما دام هذا الحبر فيكم
رواه البخاري اور روایت ہے ہزیل بیٹی شرحبیل کیسی کہ کہا سوال کیی گئی ابو موسی اس مسئلہ سی کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی
ایک شخص مرے یہہ وارث چہوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹی پس جواب دیا ابو موسی نے کہ بیٹی کو آدہا اور بہن کو آدہا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسی نے
پوچہنی والیکو جا عبد اللہ بن مسعود کے پاس یعنی اور پوچہہ اوس سے بہی یہہ مسئلہ پس موافقت کریگا میرے یعنی یہی جواب دینگی پس سوال کیی گئی ابن مسعود اور خبر دیے
گیے ساتہہ جواب ابو موسی کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق مین گمراہ ہون اوسوقت یعنی مین اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہون اور نہون مین راہ پانیوالونسی حکم کرونگا
مین اس مسئلہ مین موافق اوسکی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتیکو چہٹا حصہ واسطی پورا کرنی دو تہائی کی یعنی حق دو
بیٹیونکا یا زیادہ کا دوسی دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدہا پایا تو چہٹا حصہ پوتیکو دیکر دو تہائی پورے کر دینگی اور جو باقی رہی پس واسطے بہن کے ہی یعنی بموجب

اوسحدیث کی کہ کرو بہنو کو ساتھ بیٹیو نکی عصبہ اور مذہب جمہو کا بھی یہی ہی پس آئی ہم ابو موسی کے پاس اور خبر دی ہمنی اونکو ساتھ کہنی ابن مسعود کے
پس کہا ابو موسی نے نہ پوچھا کرو مجھی جبتک کہ یہہ عالم ہی بیچ تمہاری یعنی ابن مسعود لفظ کی یہہ بخاری نے ف یعنی حصہ کرکر یون بانٹ +
میت بنت ابن بنت اخت مسئلہ بکر **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ
فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ لَكَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہنچتا ہی مجکو میراث اوسکی سی فرمایا اوسنی تیرے ہی چھٹا حصہ پس جب پھیرا وہ بلایا اوسکو حضرت نے
اور فرمایا اوسنی تیری ہی چھٹا حصہ اور پس جب پشت پھیرے بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چھٹا حصہ خیر کا رزق ہی واسطی تیرے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابو داود اونی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف رزق ہی یعنی دوسرا چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجھی پہنچا اور پہلا بطریق فرضیت کے
اور پہلا حصہ یکبارگی ہی اوسی نہ دیا تا وہ یہہ گمان نکرے کہ فرض تہائی ہی اور صورت اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ ایک شخص مرا چھوڑ کر دو بیٹیان اور بہنہ دادا کہ
سائل ہی پس اسکی مال میں سے اوسکی دو بیٹیونکو دو تہائی پہنچا اور باقی رہا تہائی اوسمین سی چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پہنچا اور چھٹا بطریق
عصبیت کے ع + میت بنت جد مسئلہ خالد **وعن** قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا
مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ
بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذَلِكِ السُّدُسُ
فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی قبیصہ بیٹی ذویب کیسی کہ کہا آئی جدہ پاس ابو بکر صدیق کی اسحالمین کہ مانگتی تہی اوسی میراث اپنی پس کہا واسطی اوسکی نہین واسطی
تیری بیچ کتاب اللہ کے کچھہ اور نہین واسطی تیری بیچ سنت یعنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھہ یعنی جو حدیثین کہ مجھی یاد ہین اونمین یہہ
حکم نہین پاتا پس پھر جا یہانتک کہ پون جہون لوگونسی یعنی علماء صحابہ سی شاید کہ اونمین کوئی جانتا ہو یہہ حکم پھر پوچھا ابو بکر نی لوگونسی پس کہا مغیرہ
بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس دیا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابو بکر رضی مغیرہ کو کہ آیا ہی ساتھہ تیری کوئی سوا اسکے
کہ یہہ سنایا دیکھا ہو حضرت سی یعنی احتیاطا اونہون نی یہہ پوچھا پس کہا محمد بن مسلمہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا مغیرہ نی پس جاری کیا اوس حکم کو ابو بکر
اوس جدہ کی حضرت ابو بکر نی پھر آئی جدہ دوسرے پاس حضرت عمر رضی اسحال مین کہ طلب کرتی تہی اوسی میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نی وہی چھٹا حصہ ہے
پس اگر جمع ہو تم دونون پر وہ چھٹا مشترک ہی درمیان تم دونونکی اور جونسی تم دونونکی کہ تنہا ہو ساتھہ اس چھٹی حصہ کے پورہ چھٹا حصہ اوسکی لیے
ہو نقل کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نی ف جدہ کہتی ہین ادی کو یہی اور نانی کو یہی پس حضرت ابو بکر رضی کی پاس آئی
آئی نانی تہی اور حضرت عمر رضی کی پاس آئی دادی تہی اوسی مسئلے کے چنانچہ ایک روایت مین اسیطرح آیا ہی اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ میراث جدہ کے
چھٹا حصہ ہی خواہ ایک ہو یا کئے ہون پس حضرت صدیق نی حکم کیا چھٹی حصہ کا ایک جدہ کے لیی تنہا اسلیی کہ دوسرا کیا ہونا معلوم نہتا اور حضرت
عمر رضی کو جب معلوم ہوا دوسرا کیا ہونا تو حکم کیا کہ دونون چھٹی حصہ مین شریک ہون ع + **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا إِنَّهَا أَوَّلُ
جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ

ع ۱۲ فروع فی الحصوص ۴

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا بیچ مسئلہ جدہ کی ساتہہ بیٹی اوسکی کی یہہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ تہی کہ دلوایا تہا اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہٹا حصہ ساتہہ بیٹی اوسکی کے اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ترمذی نی ضعیف کہا ہی اس حدیث کو **ف**
یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چہوڑ کر حضرت نی دادی کو چہٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹی ہونیکی کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہی کہ باوجود ہونے
باپ میت کی اوس میت کی دادی کو کچہہ نہین پہنچتا یعنی دادی پوتی کی مال سی محروم ہی ساتہہ اپنی بیٹی کی کہ باپ ہے میت کا اور اس حدیث پر علما نی
عمل اسلیے نہین کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی نہین دلیل پکڑنیکی لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہہ کہ حضرت نی جدہ کو اس صورۃ مین تبرعاً یعنی
از راہ احسان کی دلوایا نہ بطریق میراث کی ع و مولانا **وعن** الضحاک بن سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ
ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجہا رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف اوسکی یہہ کہ وارث گردان یعنی میراث دی اشیم ضبابی کی عورت کو خون
بہا خاوند اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اشیم ضبابی حضرت کی حیات مین مارے گئی خطاءً
اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطی مقتول کی اول پہر انتقال کرتی ہی اوس سے طرف وارثون مقتول کی مانند
تمام املاک اوسکی کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر رض فرماتی تہی کہ وارث نہین ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت سی
پس بیان کی اونکی آگی ضحاک نے یہہ حدیث ۔ طیبی ۔ ح **وعن** تمیم الداری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السنۃ
فی الرجل من اہل الشرک یسلم علی یدی رجل من المسلمین فقال ہو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ رواہ الترمذی و
ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی تمیم داری سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا
ہاتہہ پر ایک شخص مسلمان کی یعنی وہ مسلمان مولی اس نو مسلم کا ہوتا ہی یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہی ساتہہ زندگی اوسکی
کی اور مرنی اوسکی کی یعنی مولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تہی پہر مسلمان
ہوئی نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار تہی رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی تہی اور کبہی ایک آیۃ صبح تک بار بار پڑہتی رہتی اور ایک رات ناغہ ہوگئی
اونسی تہجد اوسکی کفارہ مین برس روز تک نہ سوئی اور مسجد مین چراغ اول اونہون ہین نی روشن کیا تہا اور موالی آپسمین وارث ایک دوسری کی ہوتی تہی
ابتداء اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ وہ لائق تر ہی ساتہہ مدد کرنی اوسکی کی زندگی مین اور ساتہہ نماز پڑہنی کی اوسپر بعد مرنی اوسکی
کے ۔ ح طیبی **وعن** ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما کان اعتقہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل لہ احد
قالوا لا الا غلام لہ کان اعتقہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم میراثہ لہ رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چہوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہی واسطے اوسکی
کوئی وارث عرض کیا صحابہ نی کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد
کو نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دلوانا میراث کا از راہ تبرع یعنی احسان کی تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دو میراث
اوسکی ایک شخص کو اوسکی بسنی والون مین سے بیان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہی اور کہا شریح اور طاؤس نی بحسب ظاہر اس حدیث کی کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہی
اپنی آزاد کرنیوالیکا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ۔ ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یرث الولاء من یرث المال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث اسنادہ لیس بالقوی

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وارث ہوتا ہی ولار کا جو وارث ہوتا ہی
مال کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی **ف** ولار کہتی ہین غلام آزاد کی مال کو یعنی مثلا بعد مرنی باپ کے مرا غلام
آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کی غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکی مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھہ عصبہ کی یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث
ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولار غلام آزاد کا پس نہین وارث ہوتی ولار کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ
نہین ہے عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتی ہین عورتین حاصل یہہ کہ عورۃ وارث ولار کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کری یا اوسکا آزاد کیا ہوا
کسیکو آزاد کری تو اونکی اولار کی وارث ہوتی ہی ۞ ح ۞ ع طیبی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عبد اللہ بن عمر ان رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان من میراث قسم فی الجاھلیۃ فھو علی قسمۃ الجاھلیۃ وما کان من میراث ادرکہ الاسلام فھو
علی قسمۃ الاسلام رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس
وہ اوپر بانٹنی جاہلیت کی ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نی پس وہ اوپر بانٹنی اسلام کی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت
مین بٹی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کی لی نی کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکی بانٹی
جاوی گی تو بحسب حکم اسلام کے بانٹی جاویگی ۞ مولانا **وعن محمد بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب**
یقول عجبا للعمۃ تورث ولا ترث رواہ مالک اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اوسنی سنا اپنی باپ سے کہ اکثر کہتی تہی کہ تہی حضرت
عمر بن الخطاب فرماتی کہ تعجب ہے واسطی پہپی کی کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بہتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بہتیجی کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** یہہ
تعجب از راہ قیاس وعقل کی ہی اور جبکہ دیکہی طرف بجا آوری حکم کی اور طرف اسکی کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچہہ عجب نہین
اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پہپی مرجاوی کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوے تو پہپی اوسکی وارث نہین ہوتی
اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونی ذوی الارحام کی والا پہپیان ذوی الارحام سی ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اونکی کہ وارث کرتی ہین
ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کی کہ مذکور ہی علم فرائض ہین طیبی ۞ ح **وعن عمر قال تعلموا الفرائض وزاد ابن مسعود والطلاق والحج**
قالا فانہ من دینکم رواہ الدارمی اور روایت ہی عمر رضی سی فرمایا سیکہو احکام فرائض کی اور زیادہ کیا ابن مسعود نی یہہ کہ سیکہو احکام طلاق و حج
کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نی اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہاری سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی **باب الوصایا** باب ہے بیچ بیان وصیتونکی **ف** وصایا جمع
وصیت کی ہی جیسی خطایا جمع خطیئہ کے اور وصیت اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے مرنیکی بعد یون کرنا اور کبہی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کے اور
وصیت کرنی علمای ظواہر کی نزدیک واجب ہے اور اونکے نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور پہلے نازل ہونی میراث کے وصیت واجب تہی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا
منسوخ ہوا چنانچہ اسلیے وصیت وارث کی لیے درست نہین اور لکہا ہی علما نے کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکہی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکے ادا کی کرجاوی اور لکہکر
اوسپر گواہیان کرواوے ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ**
شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطی اوسکے ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کے رکہتی ہو
قبیلہ مال اور معاملہ سے ساتھہ لوگونکی کہ گذاری دو راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکہی ہو اوسکی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکہتا ہو اپنے ذمہ یا کچہہ معاملہ ہو لوگونسی تو چاہیے
کہ دو راتین نہ گذرنی پاوین مگر کہ اوسکی پاس وصیت نامہ لکہا رہی اور مراد دو شب سے زمانہ قلیل ہی اور گئی ہین علما ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بحسب حدیث کے اور نہین دلالت اسمین
واجب ہونے پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکی پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہے وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہے جلد کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکہکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کرواوے ح ع س

وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر
قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق
نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امراتک متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا مین اوس سال کہ فتح
ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا مین کنارہ موت پر پس آئی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری مال
ہے بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کرونمین ساتہہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا مینی پس دو تہائی مال کی وصیت کرونمین
فرمایا کہ نہین کہا مینی پس آدہی مال کے وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس تہائی کی وصیت کرونمین فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہے تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ
کر جاوے اپنی وارثونکو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑے اونکو مفلس اسحالمین کہ ہاتہہ پہیلاوین آگے لوگونکی مانگنی کیلیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوس
خرچ کرنیکی رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا تو بسبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاوے تو اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
نہین وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض مین سے یا ایسی وارثونمین سی کہ خوف اونکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوائے بیٹی کی یہہ تاویل اسلیے کی
کہ وارث اونکی بہت عصبات تہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثونکی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ
جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی ہے وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز رکہین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کے جائز رکہین اور
جس میت کا کوئی وارث نہو تو یہی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہے کہ زیادہ تہائی مین سی نہین جاری ہونیکی اور جائز رکہا ہی اوسکو ابو حنیفہ اور علما اونکی
نے اور اسحق نے اور احمد نی ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی ناتیدارونسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سے
معلوم ہوا کہ قرابتیونسی سلوک کرنا افضل ہے غیرونکی دینی سے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنیسی اپنی عیال پر ثواب دیا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالی کی رضامندی کا اور
یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہی بیوی کہ حظ دنیوی ہے اور نوالہ اوسکی منہ مین دینا وقت خوشی کے عادۃ ہے اور وہ
بہت دور ہی طاعت سے اور امور آخرۃ سی اور باوجود اسکی حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب ملتا ہے پس غیر اسحالت
مین بطریق اولی ثواب ملیگا طیبی ۔

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء بخیر فقال اوص
بالعشر فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا خبر پوچہنی کو میرے آئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین تہا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تو نی کہا مینی ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا مینی اپنی سارے مال کی وصیت کرنیکا
ارادہ کیا ہی مینی اللہ کے راہ مین فرمایا پس کیا چہوڑا تو نی واسطی اولاد اپنی کی کہا مینی وہ غنی ہین ساتہہ مال کی پس فرمایا وصیت کر دسوین حصہ کے پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تہا اوس چیز کو
کہ فرماتی تہی حضرت یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتہہ تہائی کی اور تہائی بہت ہی نقل کی یہہ ترمذی نے وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث رواہ ابو داود
وابن ماجہ وزاد الترمذی الولد للفراش وللعاہر الحجر وحسابہم علی اللہ ویروی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیۃ
لوارث الا ان یشاء الورثۃ منقطع ہذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدارقطنی قال لا تجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ
اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالی نی دیا ہر صاحب

حق کو حق اوسکا پس نہین وصیت واسطی وارث کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی کہ فرزند واسطی صاحب فراش کی ہی اور واسطی
زنا کرنیوالیکی محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین وصیت واسطی وارث کی مگر یہہ
کہ چاہین وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور بیچ روایت دارقطنی کی یہہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرت نی نہین جائز ہوتی وصیت واسطی وارث کی
مگر یہہ کہ چاہین وارث **ف** اللہ تعالی نی دیا الخ یعنی وارثونکی لیی اللہ تعالی نی حصہ معین فرمایا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت وصیت
کی نہین اگر میت وصیت کر بہی جاوے کسی وارث کیلیی اور وارثونسی حصہ زیادہ دلایا جاوی تو شرعا اوسکا اعتبار نہین مگر سب وارث کہ بالغ ہون اور وہ
ایک وارث کیلیی زیادہ اوسکی حصہ سی دین بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہین اور پہلی اوترنی آیۃ میراث کی وصیت اقربا کی لیی فرض تہی پہر جب آیۃ
میراث کے اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیی کہا کہ پڑتی ہی نیچی اپنی خاوند کی مانند فرش کے اور مراد فرش سی یہان صاحب فرش
ہے یعنی کوئی شخص کسی عورت سی زنا کری اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا یا صحبت
کرنیوالا ساتہہ شبہ کی اور زانی کیلیی پتہر ہی یعنی وہ محروم ہی کہ نسب لڑکیکا اوس سے ثابت نہین ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہین پہنچیگی یا مراد پتہر سی سنگسار
کرنا ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہے کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکیکی جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے معنونسی بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالونپر حد قائم
کرتی ہین اور حساب اونکا خدا تعالی پر ہے چاہی مواخذہ کری اور اگر چاہی بخشدی اور احتمال ہے کہ یہہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کری یا کوئی اور گناہ کری اور
نہ قائم ہو اوسپر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہے اگر چاہی بخشدے اوسکو اور چاہے عذاب کری طیبی ✤ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَا اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَارٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورۃ البتہ بندگی کرتی ہین اللہ تعالی کی ساٹہ برس پہر آتی ہی اونکو موت یعنی علامت
موت کی پس ضرر پہنچاتی ہین وصیت کرنیمین پس واجب ہوتی ہی اونکی لیی دوزخ پہر پڑہی ابوہریرہ نی یہہ آیت میراث لین پیچہی وصیت سے کہ وصیت کیا جاوے یا ساتہہ اوسکی یا پیچہی
دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو پڑہی یہہ آیۃ اس قول تک اور یہہ ہے مراد پانی بڑی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** ضرر پہنچاتی ہین یعنی
وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی واسطی اجنبی کی زیادہ تہائی سی یا ہبہ کر دیتی ہین تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہونچے اور وارث کو کچہہ مال اونکی سی پس یہہ مکروہ ہے اور
اللہ کے حکم سی بہاگنا ہوتا ہے اسکی سبب سے لائق عذاب دوزخکی ہوتی ہین پہر ابوہریرہ نی واسطی تائید حدیث کے اور بیان کرنی اوسکیکی یہہ آیۃ پڑہی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سے بہی یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کرنیمین ضرر نہ پہنچاوین بسبب وصیت کرنیکی زیادہ تہائی سی ✤ ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّةٍ مَاتَ عَلٰی سَبِیْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکی وصیت کے کچہہ مال دینی کے فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ
پسندیدہ پر اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیون اور شہیدونمین ہوا اور مرا اسحالت مین کہ بخشش کی گئی اوسکیلیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن**
عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ
خَمْسِیْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَةَ فَقَالَ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ
رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ

رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب کے نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ عاص بن وائل نی وصیت کی یہہ کہ آزاد کیجاوین میری طرف سی سو برکے پس آزاد کیی اوسکی ہشام نی پچاس برکے پیر ارادہ کیا یحیی اوسکی عمرو نی یہہ کہ آزاد کری اوسکی طرف سی پچاس برکے باقی یعنی سو مین سی جو باقی رہی آتی پیر کہا عمرو نی یعنی اپنی دلمین کہ نہین آزاد کرنیکا مین یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کہ اوسکی طرف سی آزاد کرنا بروئے کار اور مفید ہی یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میری نی یعنی عاص نی وصیت کی ہی یہہ کہ آزاد کیی جاوین اوسکے طرف سی سو برکے اور تحقیق ہشام نی کہا بھائی میرے آزاد کیی اوسکی طرف سی پچاس برکے اور باقی رہی اوسپر یعنی بحجر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس برکے کیا پس برکے آزاد کرونگا مین اوسکی طرف سی یعنی پچاس باقی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم برکی اوسکی طرف سی یا صدقہ دیتی اوسکی طرف سی یا حج کرتی اوسکی طرف سی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** عاص بن وائل نی پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکی دو بیٹی ہی ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئی ہی اور صحابہ مین سی ہی رضی اللہ تعالی عنہم اور حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان نہا نہین اوسکو کچہہ ثواب اوسکا نہ پہنچا پس اسحدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر لیی اور اوسکو چھٹکارا عذاب سی بسبب اوسکے نہین ہوتا اور مسلمان کے لیی مفید ہی ؛ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیمۃ رواہ ابن ماجۃ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو قطع کریگا میراث اپنی وارث کی قطع کریگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو موثون سی وعدہ فرمایا ہی وارث ہونی بہشت کا اس آیۃ مین پر ثون الفردوس پس جو کوئی اپنی وارث کو محروم کریگا میراث سی اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے بہشت کی وارثت سی محروم رکہی گا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پائی ہوا وانکی ساتہہ

شرح کتاب النکاح

کتاب سی بیان نکاح کی **ف** نکاح کی معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہا مین ہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور حنفیہ کی نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوۃ کی اور اگر نہین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہو جاوینگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرۃ رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی اور بچی ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سی اب تک اور پیر جنت مین بہی باقی رہی سوائے نکاح اور ایمان کی اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا جما ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبر گیری اوسکی نہین کرسکنی کا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہی اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کی اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کی اور مستحب ہی کہ نکاح باندہی والا پرہیزگار ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لی بیوی کو پہلی نکاح کی اور مستحب ہی کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کی اور حسب مین اور دیانت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سی خلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب قبول کی کہ دو تو ساتہہ لفظ ماضی کی ہو دین جیسی عورت کہی کہ نفس بنا تیری بیوی گر مین دیا اور مرد کہی کہ مینی تجہی نکاح کیا اور عورت کہی قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سی ایک ساتہہ لفظ ماضی کی ہو جیسی عورت کہی کہ نکاح کیا مینی یا عکس اسکی اور اگر کہی مرد کہ دیا تو نی نفس اپنا یا قبول کیا تو نی اور عورت کہی دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مینی کی تو یہی درست ہی اور اگر کہی آگی گواہونکی کہ ہم جورو خاوند مین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کی

اور اون الفاظ کی کہ موضوع ہین واسطی تملیک عین کی فی الحال مانند بیع و شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کی نہ ساتہہ اجارہ اور اعارہ اور اباحۃ اور وصیت کی
اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنی ہر ایک عاقدین مین سی لفظ دوسریکا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین اور ہون دونون
گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونو گواہ معا لفظ عاقدین کی پس نہین صحیح ہونیکا نکاح اگر دونو گواہ سنین متفرق اور جائز ہی ہونا دونو گواہونکا فاسق
یا حد لگائی گئی قذف مین یا دونو اندہی ہون یا دونو بیٹی ہون عاقدین کے یا دونو بیٹی ہون ایک کی اون دونون مین سے اور اگر ایک نی کسیکو حکم کیا کہ
میری چہوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردی پس اوسنی نکاح کیا اوسکا سامنی ایک مرد کی اور باپ اوسکی کی تو جائز ہوگا اور باپ کی پیٹہہ پیچہی سوا
دو گواہون کی درست نہین ۔ ح در مختار ۔ ملتقی الابحر **ف** فوائد نکاح کی پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گہر کا اور کثرت کنبہ کی
اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنی بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چہہ ہین عاجز ہونا طلب حلال سی اور فراخی
کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادا حقوق عورتونکی مین اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹہانا ایذا کا عورۃ سی اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد
کی حقوق اللہ تعالی کی سے یعنی پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونون امر یعنی فوائد و آفات
برابر ہون جس چیز سی دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوی مثلا نکاح کیی سی شہوۃ کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی مین خلل دینی یہہ ہے کہ صبر
نہین ہوسکتی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیی کہ نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ مین آٹہہ ہین دین اور خلق
نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب اس سی یہہ خصلتین احیاء العلوم سی نقل کی گئی
ہین ۔ مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمعشر
الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحسن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ
روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای گروہ جوانونکی جو کوئی طاقت رکہے تم مین سی اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی
پس چاہیی کہ نکاح کری پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈہانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورۃ پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکہتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سی اور جو شخص کہ نہ طاقت
رکہی اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیی روزی رکہنی سی تحقیق روزہ رکہنا اوسکی لیی خصی کرنا ہی یعنی جیسی فوطی کوٹنی سی شہوۃ جاتی رہتی ہی ایسی روزی رکہنی سی جاتی
رہتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آدمی بعد بالغ ہونیکی جوان کہلاتا ہی اور حد جوانی کی امام شافعی کی نزدیک تیئیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کی نزدیک چالیس
برس کی عمر تک ح **وعن** سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتی اونکو البتہ خصی ہوتی ہم نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تبتل کی معنی ہین انقطاع کرنا عورتونسی اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری کی ہان اچہا تہا پس عثمان بن مظعون صحابی نی جو تبتل کی اجازت چاہی
حضرت نی منع فرمایا تا کہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اسپر سعد بن ابی وقاص راوی نی کہا کہ اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتی تو ہم سب اپنی کو خصی کر ڈالتی تا
احتیاج طرف عورتون کی نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتی عثمان کو تو ہم بہی تبتل کرتی پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتی یہہ مبالغہ کہا
یعنی اگر حضرت اونکو اذن دیتی تو ہم مبالغہ کرتی تبتل مین یہان تک کہ خصی ہوجاتی اور نہین ارادہ کیا ساتہہ اسکی حقیقۃ خصی ہونا اسلیی کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نی کہا کہ
سعد نے یہہ کہا بگمان اسکی کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان اونکا موافق واقع کی نہ تہا اسلیی کہ خصی ہونا آدمی کی لیی حرام ہے چہوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول
کا حرام ہے اور جو جانور کہایا جاتا ہے اوسکا خصی کرنا درست ہے چہوٹی عمر مین اور حرام ہے بڑی عمر مین اور امام شافعی کی نزدیک بغیر نکاح کی رہنا افضل ہے ۔ ملا علی رح نے مرقات مین دلیل شافعی
کی نقل کر کر نقل کی ہین بہت سی دلیلین امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نی تو جانور کی خصی کرنی مین ۔

یہہ تفصیل لکھی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل مذکور کی لکھا ہی کہ مضی کرنا چار پاؤنکا جائز ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کی بسبب مال اوسکی اور بسبب حسب
اوسکی اور بسبب جمال اوسکی اور بسبب دین اوسکی پس مطلب یاب ہو ساتھہ دین والیکی خاک آلودہ ہون دونون ہاتھہ تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف بسبب حسب اوسکی یعنی بسبب بزرگی اور شرف کی اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ اوسکی طالب ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم اشراف
سی کہ بیچ نسب فرزندونکی اوس سی شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ عادۃ لوگونکی یہہ ہی کہ عورتونکی نکاح کرنی مین رغبت کرتی ہین بسبب
چار چیزون ذکر کی گئی کی پس دیندار کو لایق یہہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بد دعا ہی لیکن یہان دعا مین منظور
نہین ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنیکی بیچ طلب کرنی عورۃ دیندار کی ح ع + وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل ہے اور نفع ہی جاتا رہنی
والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتی ہین ساتھہ اوسکی دنیا مین عورت نیکبخت ہے اسلیی کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرۃ پر + ع وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی
زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتے ہین اونٹونپر نیکبخت عورتین
قریش کی ہین بہت شفیق ہوتے ہین جنس عورتونسی اولاد پر بیچ چہوٹی عمر اونکی اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتونسی خاوند پر بیچ مال اوسکی کہ اونکی
قبضہ مین ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کے ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہین پس
گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کے نیکبخت عورتین قریش کے ہین ح ع + وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین چہوڑا مینی پیچہی اپنی کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسلیی کہ طبیعتین مردونکی اکثر
خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی پس پڑتی ہین حرام مین اور سعی کرتی ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ رغبت دلاتی ہین
عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکی حق مین فرمایا ہی حضرت نی حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ
پیچہے میرے اس سی معلوم ہوا کہ ظہور عورتونکی فتنہ کا بعد حضرت کی بہت ہوا حضرت کے زمانہ مین ایسا نہتا اسلیی کہ اوسوقت مین غلبہ حق کا تہا اور بعد
حضرت کے غلبہ باطل کا ہوا ع + وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حلوۃ خضرۃ وان
اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہتا ہی کہ کسطرح عمل
کرتی ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتونسی پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف دنیا شیرین الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہے اور سبز چیز
آنکہونمین اچہی معلوم ہوتی ہی ایسی ہے دنیا دلونمین پیاری ہی اور آنکہونمین اچہی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلونکی ہو
بیچ تصرف کرنیکی دنیا مین اور حقیقۃ مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتی ہو یا معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی کیا ہی تمکو خلیفہ

ان لوگونکا کہتی ہیلی مستی پس یا تمکو جہیجہ کہ اونکی پاس تہا پس لیکہتا ہی کہ کیونکر عبرۃ پکڑتی ہو ساتہہ حال اونکیلی اور کیونکر تدبیر کرتی ہو اونکی مال مین
اور بیچہ دنیا سی یعنے دنیا کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہونا ہی اور اوسکی حرام پر عذاب اور رڈر وغیرہ تو نسی یعنی بسبب
عورتونکی میل نکرو ممنوع چیزونکی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا انہ منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب
الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ حضرت موسے علیہ السلام بقصد جنگ جبارونکی ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اوترے تو اوس قوم بلعم بلعم کی پاس آئی اور کہا
کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنی اور قتل کرنیکی لیئے آئی ہین ہماری لیئے دعا کرو کہ یہانسی پہر جاوین بلعم نی کہا کہ مین جو کچہہ جانتا ہون تم نہین
جانتی پیغمبر خدا پر اور مومنونپر کیونکر بد دعا مین کرون اور اگر مین حاشی بد کرون تو دنیا اور آخرۃ میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نی بہت الحاح و تکرار کر
بلعم نی کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اسد تعالے سی کیہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین یہ کہا کہ پیغمبر اور مومنونکو
بد دعا مت کر بلعم نی اپنی قوم کی آگی یہ چیز اظہار کیا قوم اوسکی واسطے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین گہولا
اور بلعم بقصد بد دعا کی اپنی گدہی پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبانکی کہ قریب لشکر موسی علیہ السلام کے تہا راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت
مار کہایا اوسکو اوہتا تہا آخر الامر گدہا سا بہ حکم الہی کے بولا اور آدمی کی بلعم نہین لیکہتا ہی تو کہان جاتا ہی ورلا ملائکہ میری آگی آن کر مجکو پہیرتے ہین بلعم نی گدہی کو
چہوڑ کر پیادہ پا ہو کر پہاڑ پر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ برا کہ بنی اسرائیل کے حق مین بانسی نکلنی کا ارادہ کرتا تہا قہرا الہی سی بجای بنی اسرائیل کی نام قوم بلعم کا زبان
نکلتا تہا قوم کہا کہ ہمپر بد دعا کرتی ہو بلعم نی کہا کہ حق تعالے مجسی کہولاتا ہی یہہ بغیر ارادہ میری بعد از ان بان بلعم کی مُنہ سی نکل کر سینہ پر آپڑی اور کہا
کہ دنیا اور آخرۃ میری دونون برباد گئین اب ایک حیلہ کرنا چاہیی کہ اپنی عورتونکو آراستہ کر کچہہ چیزین اونکی ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کے لشکر مین وان
چیزونکی بہیجنی کی حیلہ سی اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے کسیکو تم مین سی بلا دی تو انکار نکرنا اگر ایک شخص سے اونہون سے زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم
تمہاری سر ہو جاوینگی قوم بلعم نی ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورۃ نہی کہ تمام اوسکا کسی بنت سے رہتا ہو گذری کہ ایک سردار بنی
اسرائیل کے کہ زمزم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجہہ حرام
کہتی ہو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان ہرگز اسکی پاس نجا زمزم نی کہا اسر امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ مین لیجاکر اوس سے زنا کیا حق تعالے
نی اوسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل بہیجی ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئے فنحاص بن حضرت ہارونکا کہ مرد متقی اور دیندار وغہ حضرت موسی کا تہا اوس خبر
پاکر حربہ اپنا لیکر زمزم کی خیمہ مین آیا اور زمزم کو اور اوس عورۃ کو مار ڈالا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کے ہلاک کرنا تہا سو اوسی وقت بلا دفع ہوگئی پس یہہ حدیث
مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عجے اونکی تہا وہ یہہ تہا کہ جو مذکور ہوا من عند بحر العلوم **وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ **الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ** ابن عمر رض کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نحوست عورت مین اور گہر مین اور گہوڑے مین ہوتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہے کہ نحوست تین چیزونمین ہوتی ہے عورتونمین اور مکانمین اور جانورمین
ف شوم ضد یمن کے یعنے بے برکتی کا اوسکو نحوست سے کہتے ہین ہوتی ہی ان تین چیزونمین مراد نحوست سے کیا ہی بعضونے تو کہا کہ نحوست گہر کے یہہ ہی کہ تنگ ہو
اور ہمسائے بُرے ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہے کہ بہت مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑے کی یہہ ہے کہ شوخ ہو اور مٹہا ہو قدم
اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوی اور بعضونے کہا کہ مراد نحوست ہونے کی انمین یہہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزونمین ہوتی پس معلوم ہوا
کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہے یہہ تین چیزین قابل نحوست کی نہین جیسی اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سی تو عین تہی یعنی ٹوک اور بعضو
نی کہا یہہ تعلیم ہے حضرت کے طرفنی امت کو کہ جسکی پی گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو

تو جدا کری اپنی سی کہ اوس گہر سی اوٹہہ جاوے اور طلاق دیدے اوس عورت کو اور بیچ ڈالی گہوڑی کو پس نہین ہی یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سی یعنی شگون بد ماننا
جو منع ہی یہہ اس قبیلہ سی نہین حاصل یہہ کہ لوگون مین جو مشہور ہی کہ یہہ مکان ناسزاوار ہوا یا قدم اس گہوڑی کا یا عورۃ کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد نہین
ہی ۱۲ ع مولانا ۔ **وعن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما قفلنا کنا قریبا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی
حدیث عہد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابکر ام ثیب قلت بل ثیب قال فہلا بکرا تلاعبہا وتلاعبک فلما قدمنا ذہبنا
لندخل فقال امہلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی
ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جہاد مین پس جبکہ پہری ہم ہوئے ہم نزدیک مدینہ کی کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگی جاؤن
گہر مین فرمایا حضرت نی نکاح کیا ہی تو نی کہا مینی ہان فرمایا کواری ہی وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہی کہا مینی کواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہی فرمایا کیون
نہ نکاح کیا تو نی کواری سی کہ کہیلتا تو اوس سے اور کہیلتی وہ تجہسی پس جب آئے ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنی کہ داخل ہون ہم اپنی گہرون مین فرمایا حضرت نی
ٹہیر جاؤ تاکہ داخل ہووین ہم رات کو یعنی وقت شام کی تا کنگہی کری عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کی لی لی وہ عورۃ کہ غائب تہا خاوند
اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بی تکلفی ہوتی ہی آپسمین اسلیے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہی اوسکا دل
کبہی متعلق ہوتا ہی ساتہہ پہلی خاوند کی اور تکلف کرتی ہی صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہی دوسرے خاوند کو مانند اول کی بخلاف کواری کی کہ اوسمین
یہہ باتین نہین ہوتین اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹہیری رہو تاکہ دنکو عورتین بناؤ اور سنگار کر لین اور مستعد تمہاری صحبت کرنیکی لیے ہون اگر کہا جاوے
کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہی کہ سفر سی آوے تو رات کو گہر مین نہ جاوی اور اسمین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہہ ہی کہ منع اوس صورت مین ہے کہ بغیر خبر
کیی یکایک گہر مین چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوی جیسیکہ انکی آنی مین تہا تو منع نہین ۱۲ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ حق علی اللہ عونہم المکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف
والمجاہد فی سبیل اللہ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہی اللہ تعالی پر مدد اونکی یعنی بمقتضای وعدہ اسکی کی ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہی ادا کرنی بدل کتابت کا اور
دوسری وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکہتا ہو بچنی کا زنا سی اور تیسری جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف**
مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا کہدی کہ اسقدر روپئی تو مجہی کما دیگا تو آزاد ہی اور وہ جو روپیا اوس سے لینا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت
کہتی ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ
تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پیغام بہیجی نکاح
کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکی سی اور خلق اوسکی سی پس نکاح کرو اوس سے اگر نہ کروگی تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ خطاب ہے اولیاء عورت کو کہ جب پیغام نکاح کا بہیجی اور طلب نکاح کی کری تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سی
کوئی شخص دیندار اور اچہی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا اور اگر ایسی شخص سے نکاح نکروگی بلکہ نظر کروگی مال وجاہ پر جیسیکہ عادۃ دنیادارون کی
ہی تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیویونکی پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرۃ اولیاء کو پس ہلاک کرین
گی اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ وجدل اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی واسطی امام مالک کی کہ وہ کہتی
ہین کہ نہ رعایت کرین کفائت مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریۃ اور نسب

صنعتہ کی پس نہ نکاح کیا جاوی مسلمان عورۃ کا کافر سی اور نہ نیکبخت کا فاسق سی اور نہ حرہ کا غلام سی اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سی اور نہ سوداگر
اور اور اچھی حرفی والیکی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پہر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتہہ نکاح کرنیکی غیر کفو سی تو صحیح
ہو جائیگا نکاح ۱۲ ع **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکاح کرو اوس عورۃ سی کہ دوست
رکہی خاوند کو اور بہت جننی والی ہو اس لیی کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کی اور امتونپر نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** دو قیدین ذکر
کی گئین اسلیی لگائین کہ اگر عورۃ بہت جننی والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سی رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنی والی اگر
بہت جنتی نہو تو حاصل نہین ہوتا مطلوب کہ وہ کثرۃ امت کی ہی بسبب بہت ہونی بچونکی اور یہہ دونون صفتین اکثر کواریونمین کہ اسکی قرابت مین ہون
پائی جاتی ہین اسلیی کہ طبیعتین اقربا کی ایک کی دوسری مین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خو مین ایک دوسری کا شریک ہوتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جننی والی سی اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی
بسبب کثرۃ امت کی اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنیسی ساتہہ انکی یہہ ہی کہ جنمین یہہ صفتین پائی جاوین ثابت ہو اونکی نکاح پر واللہ اعلم ع طیبی **وعن**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی سالم بیٹی عتبہ بیٹی عویم بیٹی ساعدہ انصاری کی سی کہ نقل
کی اپنی باپ سے یعنی سالم سی سالم نی نقل کی دادا عبد الرحمن کی سی یعنی عتبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتہہ کواریونکی
اسلیی کہ وہ شیرین ہوتی ہین از روی منہ کی یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچی جنتی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتہہ
تہوڑی کی یعنی تہوڑی سی مال دینی اور جماع کرنیسی راضی رہتی ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی بطریق ارسال کی **ف** کواری عورۃ کا رحم نطفہ اکثر قبول کرلیتا ہی اسلیی
کہ حرارۃ اونکی رحم مین بہت ہوتی ہی لیکن اسبابکو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الہی کی اور تہوڑی سی مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیی کہ اور خاوند کا کچہہ دیکہا نہین ہوتا ہی
کہ زیادہ طلبی کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ
مِثْلَ النِّكَاحِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہی تو نی یعنی ای سنی والی وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو واسطی دو محبت
کرنیوالونکی مانند نکاح کی **ف** یعنی جیسیکہ درمیان خاوند اور بیوی کی بسبب نکاح کی محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اسکی برابر کسیکو نہین دیکہا ۱۲ مولانا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری
یہہ کہ ملاقات کری اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیی کہ نکاح کری آزاد بیویونسی **ف** اسلیی کہ آزاد بیبیان پاک و پاکیزہ ہوتی ہین بہ نسبت لونڈیونکی
پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی اونکی بسبب صحبت اور مخالطت اونکی کی اور آزاد بیبیان ادب سکہاتی ہین اولاد کو اور لونڈیونمین یہہ بات نہین ہوتی وہ خود ذلیل و آوارہ ہوتی ہین اور یہہ بات
باعتبار اکثر کی ہی ۱۲ ح طیبی **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا
اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ نہین حاصل کی مومن نی بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطی اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت سے ایسی بیوی کہ اگر حکم کری اوسکو
فرمانبرداری کری اوسکی اور اگر دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور اگر قسم دی اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غایب ہو خاوند اوس سے خیرخواہی کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ رکہی زنا اور
فسق سے اور خیرخواہی کری بیچ مال خاوند کی کہ ضائع نکری اور خیانت نکری اوسمین نقل کین ابن ماجہ نی یہہ تینون حدیثین **ف** تقوی کہتی ہین احکام الہی کے

بجا لانیکو اور بچنی کو ممنوعات سی اور فرمان برداری کری یعنی اوس چیز مین کہ نہین گناہ ہی اوسمین اسلیی کہ وارد ہوا ہی کہ نہین طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ
معصیت خالق کے اور خوش کری اوسکو ساتہہ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کی اور اگر قسم دی اوسکو بیچ ایک امر کی کہ وہ عورۃ اوسکی کرتی یا نکرنیکو مکروہ جانتی ہو
اور یہہ چاہتا ہو اوسکی کرنی یا نکرنیکو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کری یعنی بحسب مرضی اور قسم دینی اوسکیکی اوسکو کری یا ترک کرے ع **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی نصف الباقی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکاح کیا بندی نی پس تحقیق پورا کیا آدہا دین اپنا پس چاہیی کہ تقوی کری اسسی بیچ آدہی باقی کی **ف** یعنی
اکثر فساد دین مین بسبب ستر اور پیٹ کے ہوتا ہی پس جب بسبب نکاح کی فساد ستر کیسی خلاصی پائی چاہیی کہ بیچ دفع کرنی فساد پیٹ کے تقوی کری تا اسکو بے دینکے
پورے حاصل ہو ح + **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ رواہما البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑی برکت والا نکاح وہ ہی کہ آسان ہو محنت مین نقل کین
یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد آسان ہونے محنت سے یہہ ہی کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت مانگی بلکہ جو کچہہ دی اوسمین راضی
رہی ع + **باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات** باب ہی بیچ بیان نظر کرنیکی طرف مخطوبہ کی یعنی جس سے پیغام نکاح
کا دیا ہو اور بیچ بیان اوس چیز کے کہ واجب ہے چہپانا اوسکا یعنی ذکر پردے اور ستر کا ہی **ف** جائز ہی دیکہنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنیسی نزدیک ہماری اور امام
شافعی اور امام احمد اور اور اکثر علما کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی دیکہنا مخطوبہ کو ساتہہ اذن اوسکیکی اور ایک روایت مین اونسی
ممنوع ہی دیکہنا مطلق اور اگر بہیجی ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہی ح + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ مین ارادہ رکہتا ہون نکاح کرنی ایک عورت کا انصار مین سے فرمایا دیکہہ لے تو طرف
اوسکی اسواسطی کہ انصار کے یعنے بعض انصار کی آنکہون مین کچہہ خلل ہوتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کچہہ خلل ہوتا ہی کہ نفرت کرتی ہی اوس سے طبیعت اور کہا
نووی نی یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہین آنکہین اونکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہے ذکر کر دینا عیب کا واسطی خیر خواہی کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکہنا
عورتکو پہلی بہیجنی پیغام نکاح کی اور اگر نہ ممکن ہو دیکہنا تو مستحب یہہ ہے کہ بہیجی ایک عورۃ کو کہ وہ دیکہکر حال اوسکا بیان کری اس سی اور مباح ہی اسکو دیکہنا
اوسکی منہ اور ہتیلیونکا فقط اسلیی کہ وہ اسکی حق مین ستر نہین انتہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر
المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدن نہ لگاوی عورۃ عورۃ
سی ننگا کر کر پہر بیان کری اوس عورۃ کا حال روبرو خاوند اپنی کی گویا کہ دیکہتا ہی خاوند اوس عورتکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عورۃ بدن ننگا کر کر
لگاوی عورتسی اور پہر خاوند سی اوسکی بدنکی نرمی وغیرہ کا حال بیان کری اس سے منع فرمایا اسلیی کہ خاوند کا دل بہر بہرا ہوگا اور اس سے فتنہ برپا ہوگا **وعن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل
الی الرجل فی ثوب واحد ولا یفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دیکہی مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکہی عورت طرف ستر عورت کے اور نہ جمع ہو مرد ساتہہ مرد کی ننگی ہو کر ایک کپڑی مین اور نہ جمع
ہو عورت ساتہہ عورتکی ننگی ہو کر ایک کپڑی مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ستر مرد کا زیر ناف سے گہٹنونکی نیچی تک ہی اس ستر کو دیکہنا بی ضرورۃ درست نہین نہ مرد کو
نہ عورتکو مگر اوسکی بی بی یا لونڈیکو دیکہنا اسکا درست ہی اور سوا اسکی مرد کا باقی بدن دیکہنا جائز ہی مرد کو بہی اور عورتکو بہی بشرطیکہ عورۃ امن مین ہو شہرہ سی

اور اگر امن مین نہو بالکل نہ دیکہی اور اسیطرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کی زیر ناف سی زانون تک ہی یعنی عورۃ کو بہی عورت کا یہہ ستر دیکہنا درست نہین اور
ستر عورۃ حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونون ہاتہہ اور دونون قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکہنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن
ہو شہوت سی اور اگر امن نہو شہوت سی تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کی دیکہنا ان اعضا کا بہر حال جائز ہی اور نہین جائز ہی
چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر ہو عورت جوان اور اگر پڑہیا ہو کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو اپنی نفس پر اور اوسکی نفس پر تو جائز ہی
چہونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈی سی حلال ہے صحبت کرنی تمام بدن دیکہنا درست ہی اور ستر عورۃ کا بہ نسبت محرم کی مانند ستر
مرد کی ہی اور پیٹہ اور پیٹ پس اسکو دیکہنا اور چہونا اسکا درست نہین اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہین بہ نسبت
محرم کی پس دیکہنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوۃ سی اور اسیطرح مس کرنا ہی ان اعضا کا اسکو جائز ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور ستر غیر کی لونڈی کا بہی مانند ستر
محرمہ کی ہی پس اسکی دیکہنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکہنی اور مس کرنی محرمہ کی ہی اور امرد خوبصورت کہ دیکہنا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہے اور جائز ہی دیکہنا اور
ہاتہہ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنی یا نکاح کرنی کی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنی کی اجنبی سی ہی
اور خواجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کی ہی اور دیکہنا عورت بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوہ ہو یا بی شہوۃ اور نہ جمع ہو مرد الخ جمع ہونا مرد کا مرد کی ساتہہ ایک کپڑے مین
تنگی ہو کر اور جمع ہونا عورۃ کا ساتہہ عورۃ کے تنگی ہو کر اگرچہ بحسب عادت کے محل آفت نہین لیکن باوجود اسکی حرام ہے اور مکروہ ہے ح ع متقی + مولانا + و

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیب کی مگر یہہ کہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند
یا محرم نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد رات گذارنی سی یہان خلوت کرنی سی یعنی تنہا ایک مکان مین مرد و عورت ثیب جمع نہون رات ہو یا دن اور ثیب کہتی
ہین اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہان مراد ثیب سی عورت جوان ہی اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ
دودہ کی ہو ع ح + وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال
رجل یا رسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بچو تم داخل ہونیسی عورتون پر یعنی اجنبی عورتون پر بطریق تخلیہ کی یا جبکہ ننگی کہلی بیٹہی ہون پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونی حمو کیسی عورتون
پر فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حمو کہتی ہین خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوند کی اور حمو موت ہے یعنی داخل ہونا اوسکا مانند
موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سی بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہین اور وہ بہت داخل ہوتی ہین اور خلا ملا رہتی ہین
اور قادر ہونا اونکو آسان ہوتا ہی بسبب مخالطت کے اور یہہ کلمہ عرب مین مقام خوف دلانیمین بولتی ہین جیسی کہتی ہین شیر مرگ ہی اور سلطان آگ ہی یعنی قرب
انکا مانند موت اور آگ کی ہی یعنی پس چاہیی کہ بچ موت سے ع + وعن جابر ان ام سلمۃ استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ ان یحجمہا قال حسبت انہ کان اخاہا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نے پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کہچوانی کی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کہینچی ام سلمہ کی کہا جابر
نے کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ ابو طیبہ بہالی تہی ام سلمہ کے دودہ شریک یا لڑکی تہی نابالغ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہون مین
الخ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہچوانیکی ضروری نہ تہی والا وقت ضرورت کے اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہینچی اور فصد کہولی اور اور علاج
کیلیے دیکہی طرف تمام بدن عورت کی ع + طیبی وعن جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ نَظَرِ الْفَجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجکو یہہ کہ پہیرونمین نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نظر کہ ناگہان جا پڑے معذور ہی لیکن پہر نہ
دیکہتا رہی بلکہ جلد سی نظر پہیر لے اور پہر دوبارہ نہ دیکہی اسلیی کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصداً معاف ہے پہر اگر دیکہتا رہی گنہگار ہوتا ہے واجب ہے کہ فی الفور نظر پہیر لے چنانچہ اسمین
وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قل للمومنین یغضوا من ابصارہم اور کسی غرض کی لیی مانند نکاح وغیرہ کی دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہو یا فصد
کہلواوی یا کچہہ ضرورت ہو دکہانیکی تو بدن بقدر ضرورت کی دکہاوی اور باقی بدن کپڑیسی چہپالی ۱۲ ع طیبی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِیْ
قَلْبِهٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَاَتِهٖ فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورت آتی ہی بیچ
صورت شیطانکی اور جاتی ہی بیچ صورت شیطانکی جسوقت کسیکو تم مین سے خوش لگی ایک عورۃ پس آوے محبت اوسکے بیچ دل اوسکی کی پس چاہیی کہ قصد کری طرف عورۃ
اپنی کی پس صحبت کری اوس سے پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کردیگا اوس چیز کو کہ اوسکی دل مین ہے یعنی خواہش اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشابہت دے عورت کو شیطان کے
ساتہہ وسوسہ ڈالنی اور گمراہ کرنی مین یعنی جیسی شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دلمین اور گمراہ کرتا ہی ویسی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس
سی استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورت اور بناو کر کر نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکی کی
اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی واسطی مرد کی یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکی لیی دنکو اگر ہو بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو ترک
کرنا اوسکا اسلیی کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوۃ پس ضرر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرتی جماع کی اوسکی بدن مین یا دلمین ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل
دوسرے **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْهُ اِلٰی نِکَاحِهَا
فَلْیَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب چاہیی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورۃ کی پس اگر کرسکی یہہ کہ
نظر کری طرف اوس چیز کی یعنی اعضا اوسکی کی کہ باعث ہو اوسکو طرف نکاح اوسکی کی وہ منہ اور ہاتہہ ہین پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ داود نی **ف** دیکہہ لینا مخطوبہ
کو پہلی پہنچنی پیغام نکاح کی مستحب ہے اسلیی کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کی اوسکی سبب سے زنا سی بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سی ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہے
کہ نکاح نہ کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اس سے یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد
دین کے نکری ۱۲ ع **وعن** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا قُلْتُ لَا
قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مینی
منگنے کا ایک عورۃ سی پس کہا واسطی میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا تو نی طرف اوس عورت کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکے پس تحقیق دیکہنا
لائق تر ہی ساتہہ اسکی کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمہارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی بعد دیکہنی کی
جو نکاح کریگا تو محبت والفت ہوگی آپسمین اسلیی کہ جب نکاح بعد دیکہنی کی ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالباً ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰی سَوْدَةَ وَهِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَهٗ نِسَاءٌ فَاَخْلَیْنَهٗ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ
ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَةً تُعْجِبُهٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کی پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہی تہین خوشبوئی
اسحال مین کہ اونکی پاس تہین عورتین پس خلوۃ کردی عورتون نی حضرت کی لیی یعنی باہر چلی آئین اوس جگہہ سے پس پوری کی حضرت نی حاجت

اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سی پہر فرمایا حضرت نی جو مرد کہ دیکہی کسی عورۃ کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیی کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اور صحبت کری
تاکہ منقطع ہو شہوۃ اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیی کہ تحقیق ساتہہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوسچیز کی کہ ساتہہ اوس عورت کی ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ
اوسکی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** خوش لگنا اوس عورۃ کا حضرت کو بمقتضای طبیعت کی تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ۞ ح **وعنہ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردیسی اچہا کر کر دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** عورت ستر ہے یعنی
پردیمین رہنا چاہیی عورۃ کو جیسی ستر کو پردیمین رکہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ۞ ع **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی ای علی نہ ڈال نظر پیچہی نظر کی یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑی عورۃ اجنبیہ پر
دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو اسلیی کہ جائز ہی واسطی تیری پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کی ہو اور جائز نہین تیری لیی نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابوداود اور دارمی نی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ
إِلٰى عَوْرَتِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی
نقل کی اپنی دادا سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت نکاح کردی ایک تمہارا اپنی غلام کا اپنی لونڈی سی پس نہ دیکہی طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیی
کہ وہ حرام ہوگئی اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ دیکہی طرف اوسچیز کی کہ نیچی ناف کی اور اوپر زانو کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کردینے
کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کرنی مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دی تو حرام ہی دیکہنا اوسکی
اتنی بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کی ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہے کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہوگئی
اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہوچکا اور امام شافعی کی نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کی ہی دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابونمین
موجود ہین مولانا ۞ ح **وعن** جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی جرہد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہین جانا تونی کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** کتاب اسد
الغابۃ مین لکہا ہی کہ گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نی کہ ڈہانک ران اپنی کہ ران
ستر ہی اور اسمین حجۃ ہی اونپر کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سی ۞ ح ۞ ع **وعن** عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رض سی
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی کی ای علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندی کی ران کی اور نہ مردی کی ران
کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کی ۞ ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ
جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی محمد بن جحش سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اسحالمین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی
تہین فرمایا ای معمر ڈہانک اپنی رانون کو اسلیی کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ۞ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ

الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم رواہ الترمذی سے اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم ننگی ہونیسی
یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیی کہ تحقیق ساتھہ تمہاری وہ ہین کہ نہین جدے ہوتی تمسی یعنی فرشتی نگہبانی کرنیوالی اور کرام کاتبین مگر وقت پائخانی کی اور
اوسوقت کہ صحبت کری بیوی اپنی سی پس حیا کرو اونسی اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ستر ڈہکا رکہو اور اچہی کام کرتی رہو اور
بری اور لغویات باتونسی بچتی رہو کہ یہہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی کی ہین اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز
ہی کہولنا ستر کا بغیر ضرورۃ کی مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذلک کے ع + وعن ام سلمۃ انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ
الیس ھو اعمی لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ رواہ احمد والترمذی وابوداود
اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ وہ اور میمونہ تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ابن ام مکتوم کہ صحابی تہی نابینا پہر آئی وہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونون بیبیونکو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہین پس کہا مینی یا رسول اللہ
کیا نہین وہ اندہا کہ نہین دیکہتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا پس اندہی ہو تم دونون کیا نہین دیکہتین تم دونون یعنی اگر وہ اندہا ہی تو
تم دونون تو اندہی نہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیسی دیکہنا مرد کو عورۃ کا حرام ہی ویسی دیکہنا
عورۃ کو مرد کا لیکن لکہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ورع اور تقوی پر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا مرد کا اوپر ناف کی اور نیچی زانون کی اسلیی کہ
حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ مین دیکہتی تہی حبشیونکو اسحالمین کہ وہ نیزہ بازی کر رہی تہی اور یہہ دیکہنا سنہ نو ہجری مین تہا اون ایام مین حضرت عائشہ
سولہ برس کے تہین اور حکم پردہ کرنیکا آچکا تہا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی عورتکو دیکہنا مرد کا سوای ستر مذکور کی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ امن مین ہو
شہوۃ سی الا بالکل دیکہی مرد کو ع + وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ
عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک قلت یا رسول اللہ افرایت اذا کان الرجل خالیا قال فاللہ احق ان یستحیی منہ
رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم سی اور حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی
معاویہ بن حیدہ سی کہ کہا اوسنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈہانک تو ستر اپنی کو مگر اپنی بی بی سی یا لونڈی سی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو
جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وہان بہی ڈہانکی پس فرمایا اللہ تعالی لایق تر ہی کہ شرم کیجاوی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی
ف یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چہپانا خلوت مین بہی مگر بضرورۃ کہولنا جائز ہی اور یہہ
جو اوپر کہا مگر اپنی بی بی سی الخ اس سی معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتی ہین نظر کرنیکو طرف ستر کی جانبین سے + ع + وعن عمر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثہما الشیطان رواہ الترمذی اور روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتہہ عورت اجنبیہ کی مگر ہوتا ہے تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی شیطان
اون دونونکی ساتہہ ہوتا ہی جوش مین لاتا ہی اونکی شہوتکو یہانتک کہ ڈالتا ہی دونونکو زنا مین + ع + وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدم قلنا ومنک یا رسول اللہ قال ومنی ولکن اللہ
اعاننی علیہ فاسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ داخل ہو اون عورتونپر کہ اونکی خاوند غائب مین
اسلیی کہ شیطان جاری ہوتا ہی بیچ ایک تمہاری کی جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی تصرف اور وسواس اوسکا سرایت کرتا ہی تمام رگ و پوست آدمی کی مین کہا

ہمنی اور آپ مین بہی جاری ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور مجہہ مین بہی جاری ہوتا ہی لیکن اللہ نی مدد کی ہی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل
کی یہہ ترمذی نے **ف** جن عورتونپر کہ خاوند اونکی غائب ہون خاص اونکو اسلیی ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کے بہت ہوتے ہین خوف فتنہ کا وہان زیادہ ہی اور لفظ مجری
الدم کا ترجمہ شیخ رح نی تو یہی کیا ہی جو مولانا زاد اللہ شرفانی کیا اور ملا علی رح نی یہہ کیا ہی مانند جاری ہونی خون کے درمیان تمہاری اسطرح کہ نہین دیکہتی
ہو تم یعنے شیطان مسلط ہی تمپر اسطرح کہ تم نہین دیکہتی جیسی خون تمہاری بدن مین جاری ہوتا ہے اور تم نہین دیکہتی مآل دونون عبارتونکا ایک ہی ہے اور لفظ
اسلم ساتہہ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کی آیا ہی اور دونون روایتین صحیح ہین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہی شیطان ۱۲ ح ع **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وہبہ لہا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسہا لم یبلغ رجلیہا واذا غطت
بہ رجلیہا لم یبلغ راسہا فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک باس انما ہو ابوک وغلامک
رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی حضرت فاطمہ کے پاس اسحالمین کہ اونکی پاس غلام تہا کہ بخشا تہا غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت
فاطمہ پر کپڑا تہا یعنی چہوٹا جسوقت کہ ڈہانکتین اوس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا اونکی پاؤن تلک اور جسوقت کہ ڈہانکتین ساتہہ اوسکی پاؤن اپنی نہ پہنچتا اونکی سر تک پس جب
دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنی مین بسبب حیا کی فرمایا تحقیق نہین ہے تجہپر مضائقہ سوا اسکی نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا
کرتی ہی باپ تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اس حدیث سی امام شافعی نی دلیل پکڑی ہے کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کی
نزدیک غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کی مگر اوسقدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اس سے یہہ بات کہ تم کہتی
ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہا
وفی البیت مخنث وقال لعبد اللہ بن ابی امیۃ اخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک علی ابنۃ
غیلان فانہا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ہؤلاء علیکم متفق علیہ
روایت ہے ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اونکے پاس اور گہر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوسنی واسطی عبد اللہ بن ابی امیہ کے کہ بہائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نی
واسطی تمہاری کل کو طائف پس تحقیق مین بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کی اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہ داخل ہوا کرین تمپر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتہہ زبر نون اور ساتہہ زبر نون کی ہی اور فصیح تر ہی اور زبر مشہور تر اور مخنث اوسکو
کہتی ہین کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنخا کہتی ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبہی تو خلقی
ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبہی یہہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتونکو
کہ مشابہ ہوتے ہین مردونکی اور لعنت کری اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتے ہین عورتونکی اور پہلی جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کے بیبیونکے پاس آتا تہا سبب
یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سی ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی کہ اوس سی عورتونپر پردہ واجب نہین پس
جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سی ہے منع فرمادیا کہ یہہ مخنث عورتونکی پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بہی یہی ہے اور اس مخنث کی کلام
مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کے الخ مراد اس سے بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہ کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتے
ہین اور جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو اون شکنونکی سرے دونون پہلوؤنکی طرفسی معلوم ہوتے ہین چار ایک طرفسی اور چار ایک طرفسی پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی مراد
اوس سے یہی ہے کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن کہ سرے ہین پیٹ کے شکنونکے معلوم ہوتی ہین حاصل یہہ کہ وہ بڑی فربہی اور عرب مین فربہ عورت کے طرف
بہت میلان ہوتا ہے مردونکو اسلیی اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا

یا ماطع ۞ ع ۞ ح وعن المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقيلا فبينا انا امشي سقط عني ثوبي فلم استطع اخذه فرآني رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لي خذ عليك ثوبك ولا تمشوا عراة رواه مسلم اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا اوٹہایا مینی ایک بہاری پتہر پس اوسوقت
مین چلتا تہا گرا میری بدن سی کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ننگی پس فرمایا مجکو
لی اپنی اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگی یعنی یہہ عام خطاب کیا سبکو نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة قالت ما نظرت او ما رأيت فرج رسول
الله صلى الله عليه وسلم قط رواه ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین نظر کی مینی یا کہا نہین دیکہا مینی ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نی لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کی ایک ہے ہین اور اور روایت
مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ نہ حضرت نی میرا ستر دیکہا اور نہ مینی حضرت کا اس سی معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہی کہ مرد و عورۃ آپسمین ایک دوسریکا ستر
دیکہین ۞ ح وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم ينظر الى محاسن امرأة اول مرة ثم يغض بصره
الا احدث الله له عبادة يجد حلاوتها رواه احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑی
اوسکی طرف حسن ایک عورۃ کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیر لے اوس سی نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا
نقل کی یہہ احمد نی ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دلمین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی یہہ مزا بدلہ اوس تلخی کا ہی کہ صبر مین کہینچی ۞ ع وعن
الحسن مرسلا قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الناظر والمنظور اليه رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہی حسن بصری سی بطریق ارسال کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت کری اللہ دیکہنی والی
کو اور اوسکو کہ دیکہا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو کہ جو نظر کری قصدا
اوسچیز کیطرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورۃ اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا اور کچہہ اور لعنت کری اوسکو کہ جسکی طرف دیکہا گیا یعنی جس صورت مین
کہ اوسنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی قصدا دیکہا یا ۞ ح

باب الولي في النكاح واستيذان المرأة

باب ہی ولی کا نکاح مین اور پروانگی
مانگنی عورۃ کا مقدمہ نکاح مین ف ولی کہتی ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنی لی اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی
عورت کی نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہی اور ولایت
نکاح مین عصبات کو ہی اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اوسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت مان کو ہی پہر دادی کو اور قنیہ مین
عکس اسکے ہی پہر ولایت بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر نانا کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر مانکی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا
عورۃ پہر انکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپیونکو ولایت ہی پہر مانمونکو پہر خالاؤن کو پہر چچاؤنکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے اونکی اولاد
کو پہر مولای موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نائبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینی کی اور نہین تو
نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہی پس نہین ہے ولایت غلام کو اور نہ چہوٹی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان
کو بہی کافر پر ولایت نہین ہی مگر ساتہہ سبب عام کی جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۞ ح در مختار

الفصل الاول

فصل پہلے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح الايم حتى تستأمر ولا تنكح البكر حتى تستأذن قالوا يا رسول
الله وكيف اذنها قال ان تسكت متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کیجاوی عورۃ شوہر
دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوی عورۃ کواری یعنی کواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ

کسطرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکہتی ہی فرمایا یہہ کہ چپکی رہی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایم کہتی ہین
اوس عورۃ کو کہ خاوند نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تہا وہ مرگیا یا طلاق دی اوسنی اور یہان ایم سی مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کے نکاح
مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیی کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی صریحا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف
باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنی اور اشارہ کرنیسی بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کی ہو اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی
کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورۃ کی ولیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق رکہتی ہین
علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کی بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہو جائیگا اور دوسری باکرہ
صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکی اذن کی نکاح اوسکا کردی سکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکی
اذن کی جائز ہی حنفیہ کی نزدیک شافعیہ کی چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہماری نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی
پس مدار ولایت کا حنفیہ کی نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کی نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہی ہمارے
نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہے شافعی پر ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** ابن عباس
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ
بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُہَا سُکُوْتُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِنُہَا اَبُوْہَا فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا
صُمَاتُہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر
ہی ساتہہ نفس اپنے کی اپنی ولی سی اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی بذاتہا اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی احتیاج نہین
ہی اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہی سکوۃ اوسکا بسبب کثرۃ حیا اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنے کی ولی
اپنی سی اور لڑکی کواری طلب اذن کی کیجاوی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ
نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورۃ کواری طلب اذن کری اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنی اوسکی کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتہہ راضی ہونی کی یہان تک کہ نکاح کیجاوی مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف باکرہ کی
اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہی اور یہہ سب روایتین آپسمین قریب المعانی ہین ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** خنساء بنت خذام
اَنَّ اَبَاہَا زَوَّجَہَا وَہِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِہَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نِکَاحَ اَبِیْہَا اور روایت ہی خنساء بیٹی خذام کی سی یہہ کہ باپ اوسکی نی
نکاح کر دیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سی اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوسنی اوس عقد کو پہر آئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح
کیا ہوا باپ اوسکی کا **وعن** عائشۃ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَہَا وَہِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَہِیَ بِنْتُ
تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُہَا مَعَہَا وَمَاتَ عَنْہَا وَہِیَ بِنْتُ ثَمَانِیْ عَشْرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ
وہ سات برس کے تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کے تہین اور کہلونی کہیلنی کے ساتہہ اونکی تہی اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدے ہوئی عائشہ
سی اسحالمین کہ عائشہ تہین اٹہارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات برس کے تہین کہا نووی نی کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان

روایتون مین یون دے گئی ہی کہ حضرت عائشہ کچہہ اوپر چہہ برس کے تہین پس اون روایتون مین تو اختصار کیا چہہ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو یعنی اوس سال کو بہی لگی تہین اسمین یعنی ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکی اوس نکاح کی فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضی عراقین کے اور سوای باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین جائز ہے نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کے اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اورون نے کہ جائز ہی اولیا کو بہی نکاح کر دینا اوسکا لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکی اور ابو یوسف نی کہا کہ اس صورت مین بہی اوسکو اختیار نہین ہے اور مراد کہیلونسی گڑیا ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے دیکہا اونکو اور انکار نکیا اونپر یعنی برا نہ جانا اونکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیونکا اور مباح ہی لڑکیونکو کہیلنا گڑیونسی اور لکہا ہی علما نے کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ لڑکیان گڑیون کی کہیلنی سی سیکہتی ہین ترتیب اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہو یہہ قصہ ابتدا ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کی اور بعضون نے کہا کہ اون گڑیون کے صورتین نہ بنی ہوئی تہین جیسی تصویرونمین ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ یون ہین چیتہڑون و پتہرون کے بنالین تہین ع طیبی ح + **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنے نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہماری نزدیک یہہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کی حق مین ہے یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانیکا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی اور امام احمد نی ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتہہ عقد کرنی ولی کی اور نہین ہوتا نکاح ساتہہ عبارت عورتونکی برابر ہے کہ عورۃ اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نی کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابو حنیفہ نی اوپر نفی کمال کے ع **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ نکحت نفسہا بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فان دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ نکاح کری اپنا بی اذن ولی اپنی کے پس نکاح اوسکا باطل ہے پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہے پہر اگر صحبت کے ساتہہ اوس عورۃ کے پس واسطے اوسکی ہی مہر بسبب اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹہایا شرمگاہ اوسکی سی پہر اگر اختلاف کرین ولی پس بادشاہ ولی ہی اوسکا کہ نہین اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** پس نکاح اوسکا باطل ہے تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کی لیے اور یہہ حدیث اور مانند اسکی معارض ہین اس حدیث کی الایم احق بنفسہا من ولیہا اسلیے حنفیہ اسمین تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ جو عورۃ غیر کفو سی نکاح کری بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور اس حدیث کے اور اوپر کی حدیث کے صحت مین کلام ہی اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہہ ہے کہ اولیا نی جب منع کیا نکاح کرنی سی تو وہ کالعدم ہوئی پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا والا نہین ہے ولایت بادشاہ کو ولی کی ہوتی ع ح + **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا التی ینکحن انفسہن بغیر بینۃ والاصح انہ موقوف علی ابن عباس رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زنا کرنیوالے ہین وہ عورتین کہ نکاح کرتی ہین اپنا بی شاہدون کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہونکی نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے امامونکا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سی ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ تستأمر فی نفسہا فان صمتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی ورواہ الدارمی عن ابی

اور

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت کواری بالغہ پوچہی جاوی بیچ نکاح اپنی کی پہر اگر چپ رہی پس
وہی ہے اذن اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہین جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی دارمی نی ابی موسی سے **وعن** جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے جابر
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنی کی پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی
نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کی صحیح نہین پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کی بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح
غلام کا بغیر اذن آقا کی نہین جائز اور نہین ہوتا ہی عقد صحیح ساتہہ اجازت دینی کی بعد اسکی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نکاح ہوجاتا ہی لیکن نافذ یعنی صحیح
ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہوجائیگا مانند نکاح فضولی کی ۱۲ ح ع

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابن عباس قال ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنی اور تہی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا یہہ کہ باپ اوسکی نی نکاح کردیا اوسکا اور وہ تہی ناراض پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ ابوداود
نے **ف** اختیار دیا کہ چاہ نکاح رکہہ چاہ فسخ کرڈال اس سی معلوم ہوا کہ نہین جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ
کا ۱۲ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج المرأۃ نفسھا فان الزانیۃ ھی
التی تزوج نفسھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کری عورت کسی عورت کا اور
نہ نکاح کری عورت اپنا اسلیی کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** نہ نکاح کری عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی
ہے ہماری نزدیک اسلیی کہ مستحب یہہ ہے کہ نکاح کری عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہین تو قاضی اوسکا ولی ہی اور نہ نکاح کری عورۃ کسی سی اپنا
ہماری نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہونکی یا غیر کفو سی نکاح نکری اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہے کہ عورۃ اپنا نکاح بغیر ولی کی نکری اسلیی کہ
زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہماری نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کی نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورۃ کو اپنی
عقد کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہین ہے یعنی عبارت عورتونکی سی نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کی ۱۲ ع مولانا **وعن** ابی سعید وابن
عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ
فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ اور روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی کہ اچہا رکہی نام اوسکا اور ادب نیک سکہاوی اوسکو یعنی تعلیم کری آداب و احکام شریعت و معیشت کی کہ دنیا اور
آخرت مین مفید ہون پہر جب بالغ ہو پس چاہیی کہ نکاح کردی اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور ہو وہ فقیر اور نہ نکاح کری اوسکا یعنی باپ اور ہو وہ
قادر نکاح کردینی پر پہر پہونچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کری یا مقدمات زنا کی پس سوای اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی ہی **ف** اسلیی کہ اسمین
قصور کیا اوسنی اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم مین لونڈی و غلام بہی ہین ۱۲ ع **وعن**
عمر بن الخطاب وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ
سنۃ ولم یزوجھا فاصابت اثما فاثم ذلک علیہ رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض اور
انس بن مالک سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا توراۃ مین لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہونچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کری وہ اوسکا

یعنی باوجود پانی کفو کی پہر پہنچی وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب اعلان النکاح والخطبة والشرط

باب ہی بیچ بیان آشکارا کرنی نکاح کی اور بیان خطبہ نکاح کی یا بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کی **ف** آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف بجانیکی ہو اور دف بجانی مین علما نی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقا اور بعضونکی نزدیک مباح ہی مطلقا اور صحیح یہہ ہے کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسی عید مین اور وقت آنی مسافر کی اور وقت نکاح کی اور سوائے انکی حرام ہی اور خطبہ ساتہہ پیش رخ کی اور زیر رخ کی دونو طرح صحت کو پہنچایا ہی علما نی زیر سی جو خطبہ ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بہیجنا اور پیش سی بمعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سی ہی اور قاموس مین لکہا ہی کہ خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوائے انکی کی اور مراد شرط سی وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح **ف** یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کیی گئی بموجب مذہب شافعی کی ہین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کی ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نری راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرح سی نہین مضائقہ نری گانی اور بجانی دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارے علما کی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف اور امام محمد کی اور نہین جائز سنا نری راگ کا بہی عورۃ اجنبیہ سے اور امرد سی اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا تو وہ حرام ہے یعنی نری راگ مین بہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہی اور نکاح کی بدعتونمین سی ہی ظاہر کرنا باجونکا اور مزامیر کا اور کہیل کی چیزونکا اور ظاہر کرنا کہیل کہیلنی والونکا یعنی پتلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوارونکا ساتہہ کپڑونکی واسطی زینت کی اور سوائے کرنی گہوڑونکی اور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالی نی نہو وتم مانند اون لوگونکی کہ نکلی اپنی گہرونسی اتراتی ہوی اور واسطی دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنی براتون کی گانیوالی اور گانی والیان پس تحقیق یہہ ہے بہت بیحیائی یا ہو ساتہہ دولہ کی ڈہول اور باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتہہ جلانی باروت اور کاغذ کی یعنی آتش بازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلوہ روبرو مردون کی پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرح سی ظاہر کرنی چیزین پردونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور ماپنا ڈوریکا ساتہہ پگڑی دولہ کی یا قد دولہ کی پہر دینا اوسکو ساحر کی تئین تاکہ سحر کری واسطی محبت خاوند جورو کی اور پینا سونی چاندی کی ماسنونمین اور بہت تعریف کرنی خاوند کے اور جورو کے قرابتیون کے اور باتین بیان کرنی محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیی جاوین ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین کے اور اسیطرح سی حرام ہی پہنا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونون مین حرام ہین اور اسیطرح سی حرام ہی اوتارنا پگڑی کا دولہ کی سر سے اور رکہدینا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرح سی پہرنا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولہ کی سامنی اور باتین کرنین اوس سے اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی باتون کا اور دہلوانا انگوٹہا مرد کا ساتہہ دودہ کے عورۃ سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا نبات کا دولہن کے بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی مونہہ سے اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کی یہہ سب باتین بدعت کے نکاح مین حرام ہین واجب اور ضرور ہی بچنا انسی اسیطرح سی لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیف کی ہوئی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری رح نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسے ہین کہ خوف کفر ہی انمین اور بعضے چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجا لاوے علاقہ زوجیت کا درمیان مین سے اوٹہہ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب

اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑیسی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کی کپڑے
مین باندہ کر دولہ دولہن کی ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونی والا اس عمل کا کافر
ہوتا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ مٹکی ٹہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل پیس کر انپر لگاتی ہین یہہ رسم گبرونکی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن
کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر مان اور بہن یا اور عورتین انچل ڈالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار رکہتی ہین
دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اور لعنت خدا کی ہی اوس عورۃ
پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردونکی اور اور یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کی دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرونکی رسمونمین سے ہی اور خوف
ہی اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہی کہ ڈلیان مصری کی عورۃ کی بدن پر رکہتے ہین اور مرد اوسکو اپنی مونہہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات
چتا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہوتا ہی اور یہہ گبرونکی رسمونمین سی ہی اور مشابہ ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی ناڑا لاتی ہین اور
مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹہا کر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی ماپتی ہین اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سب لعنت کیی جاتی ہین اور اور یہہ رسم ہی
کہ گالیان فقری بند دیتی ہین یہانتک کہ حقارۃ مسجد و محراب و شملہ کی اون گالیون مین ہوتی ہی اور حقارۃ ان چیزونکی کفر ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن
کی سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور اور یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ عورۃ کی شربت سی دہوتی ہین اور عورۃ اوسمین پشاب بہی کر دیتی ہی اور
مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاجل مرد کی لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین یا دف اور رباب
اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک راہ اور مذہب ہی کافر ہوتی ہین اور اور
یہہ رسم ہی کہ دولہ کی ہوئی بند باندہتی ہین یہہ بہی بالاتفاق حرام ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کی جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہی اسلیے کہ
کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس نام اللہ عزوجل کا ہی پس بنانیوالی اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونو گرفتار عذاب قیامت ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی
کہ پہول اور تمامی کی پٹی دولہ کی سر پر باندہتی ہین یہہ بدعت ہی بعضون نی لکہا ہی کہ یہہ گبرونکی رسمونمین سی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی گلی مین ہانس چاندیکا
اور بعضی لباس عورتونکی پہناتی ہین یہہ بدعت سیئہ ہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** رُبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ
مِنْ اٰبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰہُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ ہٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفرا کی سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی یعنی ہمارے گہر مین اوسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کی
گہر مین پہر بیٹہی میری بچہونی پر مانند بیٹہنی تیری کی بہ نسبت میرے یعنی جیسی تو میری بچہونی پر بیٹہا ہی اسیطرح حضرت بیٹہی یہہ خطاب کیا اوسکیطرف کہ جسنی روایت
کی حدیث اونسی کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چہوکریون نی کہ تہین ہمارے قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیون اور شجاعت اونکیکا کہ ماری
گئی تہی ہماری باپون مین سی دن بدر کی ناگہان کہا ایک نے اون چہوکریونمین سے اور بیچ ہماری نبی ہین کہ جانتی ہین اوس چیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس
فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دی اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عفرا نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہدا بدر سی ہین اور کشندہ
ابوجہل لعین کی اور مراد چہوکریونسی بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوۃ کو نہ پہنچی تہین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نی کہ اسمین دلیل ہے
اوپر جائز ہونی دف کی وقت نکاح اور زفاف کی اعلان کی لیی اور لاحق کیا ہی نکاح کی ساتہہ بعضی علما نی ختنہ کرنی کو اور عیدین
کو اور سفر سے آنیکو اور مجمع احباب کو خوشی کی لیی یعنی انمین بہی جائز ہی مانند نکاح کی اور دف سے مراد دف ❊

بغیر جہانج کی ہی اور جہانج دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی یعنی ذکر شہداء بدر کا کہ کرتین تہین وہی کرو اوسکو منع حضرت ؐ نی اسلیی کیا
کہ اسی نسبت علم غیب کے حضرت ؐ کی طرف کی حضرت ؐ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیی کہ غیب کوئی نہین جانتا سوای اسکی مگر ہان جو کچہہ اللہ تعالی
چاہتا ہی وہ معلوم کروا دیتا ہی اپنی رسولونکو غیب کے باتونمین سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی پڑہنا شعرونکا کہ نہو اونمین فحش اور جہوٹ ✤
ع **وعن** عائشة قالت زفت امرأة الى رجل من الانصار فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما كان معكم لهو فان الانصار
يعجبهم اللهو رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا لائی گئی بعد بیاہ کی ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سے
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ہی ساتہہ تمہاری کہیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی اونکو
گانا نقل کی یہہ بخاری نے **وعنها** قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وبنى بي في شوال فاي نساء رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان احظى عنده مني رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکاح کیا مجہسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مہینی شوال کی
اور گہر مین لائی مجکو بیچ مہینی شوال کی یعنی تین برس کے بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت ؐ کی مجہسی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا شوال کی مہینی مین نکاح کرنیکو نحس جانتی ہین یہہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا اور
زفاف کرنا جیسی بیاہ کی جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت ؐ عائشہ نی اونہین کا عقیدہ رد کرنیکی لیی کلام مذکور فرمایا ✤ ح
ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج
متفق عليه اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ
حلال کین تمنی ساتہہ اوسکی شرمگاہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد شرط سی مہر ہی یا تمام حقوق بیوی کی یعنی مہر بیبیونکی ادا کرو اور خرچ دو
کہانی پینی کی لیی اور مکان دو رہنی کی لیی اور اچہی طرح گذران کرو اونسی انکو شرط اسلیی کہا کہ چونکہ خاوند نی التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنی پر گویا کہ
شرط کی ہی ✤ ح ✤ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخطب الرجل على خطبة اخيه حتى ينكح او يترك
متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیغام بہیجی مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنی بہائی مسلمانکی
تاکہ نکاح کر دی وہ یا چہوڑ دی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ پیغام بہیجنا منع اسصورت مین ہے کہ جب دونون راضی ہو گئی ہون اور مہر بہی مقرر
ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سے بغیر اذن اول کی کریگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ✤ ح ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تسأل المرأة طلاق اختها لتستفرغ صحفتها ولتنكح فان لها ما قدر لها متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوال کری عورت یعنی کسی شخص سی طلاق دینی بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کے تاکہ خالی کری پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی
حق اوسکا اپنی لیی اور تاکہ نکاح کری اوسکی خاوند سی پس تحقیق واسطی اوسکی ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح
مین رکہتا ہی اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدی یا دو عورتین ایک شخص کے نکاح مین ہین ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو
طلاق دیدی خاوند اس سے منع فرمایا اسلیی کہ اپنی اپنے تقدیر اپنی اپنے ساتہہ ہے کیون اسکی خارج ہوتی ہی اور تاکہ نکاح کری یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کی ہی اور
باعتبار معنی دوسری کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کری سوکن اور خاوند سی ✤ ح ع **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى
عن الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الآخر ابنته وليس بينهما صداق متفق عليه وفي رواية لمسلم قال لا شغار في الاسلام
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شغار سی اور شغار یہہ ہے کہ نکاح کر دی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سے اس شرط پر

کہ نکاح کردی اس سی وہ دوسرا بیٹی اپنی کا اور نہو آپسمین کچھہ مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی
نہین نکاح شغار اسلام مین **ف** شغار اسکو کہتی ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کری کسی سے باین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کردی اور
نہ ہو دونونکا مہر بہی بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اسلام مین منع کیا گیا اس سے اور اسطرحکا نکاح امام اعظم کی نزدیک
ہوجاتا ہی اور لازم آتا ہی مہر مثل دینا لیکن چاہیی نہین کرنا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کے فقہ مین مذکور ہین ع

وعن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن اکل لحوم الحمر الانسیۃ متفق علیہ

اور روایت ہے حضرت علی رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا متعہ عورتونکی سی دن خیبر کی اور منع کیا کہانی گوشت کدو ہونکی سی کہ گہرون
مین رہتی ہین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** متعہ اسکو کہتی ہین کہ عورت سی نکاح کری اسطرح کہ فائدہ اوٹہاؤنگا تجہی اتنی دنون تک مثلا مہینا
بہر تک عوض اتنی روپونکی پس یہہ ابتدای اسلام مین درست تہا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور
پہلی حلال تہا پیش از خیبر کی پہر حرام ہوا دن خیبر کی پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کی بعد ازان حرام ہوا ابد الآباد کو اور فسخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سی ثابت
ہی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ حدیث ابن عمر کی کہ متعہ کی اجازت ابتدای اسلام مین تہی اوسکی لیی مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اسکی کی پہر اجماع ہوا صحابہ
کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا جاوی ساتہہ باطل ہونے اوسکی کی اور اجماع ہے سب علما کا اسکی حرام ہونے پر نہین خلاف کیا ہی اسمین کسی نے مگر ایک رافضیون
نے اور ابن عباس سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکی اباحت کی قائل تہی ثابت ہوا ہے رجوع کرنا اونکا اس سے اور ہدایہ مین جو امام مالک سی جواز متعہ کا نقل کیا ہی
ابن ہمام نی لکہا ہی کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالک کی غلط ہی اور نووی نے شرح مسلم مین اس مسئلہ کو بہت طویل لکہا ہی اور یہی گدہی جو گہر مین رہتی ہین
اونکی گوشت کہانیسی منع فرمایا وہ حرام ہی اور جنگل کے گدہی کا گوشت کہانا درست ہے جسکو گورخر کہتی ہین ع **وعن سلمۃ بن الاکوع قال رخص**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس فی المتعۃ ثلثا ثم نہی عنہا رواہ مسلم اور روایت ہے سلمۃ بن اکوع سی کہا اجازت
دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سال جنگ اوطاس کے متعہ مین تین دن پہر منع کیا اوس سے نقل کے یہہ مسلم نے **ف** اوطاس نام ایک جنگل کا ہی
متعلقات ہوازن سی کی تقسیم کے اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کی ہی متصل اوس سے باعتبار اس اجازت
کو نسبت کیا طرف دن فتح مکہ کی جیسا کہ اوپر کے حدیث کی فائدہ مین ذکر کیا گیا ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشہد فی الصلوۃ والتشہد فی الحاجۃ قال التشہد فی الصلوۃ التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ والتشہد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من
شرور انفسنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
ویقرأ ثلث ایات یایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یایہا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون
بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع
اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی الجامع الترمذی فسر الایات
الثلث سفیان الثوری وزاد ابن ماجۃ بعد قولہ ان الحمد للہ نحمدہ وبعد قولہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا والدارمی
بعد قولہ عظیما ثم یتکلم بحاجتہ وروی فی شرح السنۃ عن ابن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ من النکاح وغیرہ

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سکہلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تشہد پڑہنی نماز مین اور تشہد پڑہنی حاجت مین کہا عبد اللہ بن مسعود نی
تشہد نماز مین یہہ ہی عبادتین زبان کی واسطی اللہ کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بہی واسطہ اللہ کی ہین سلام ہی تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی
ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطی اللہ کی مدد چاہتی ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ مانگتی ہین ہم
ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس
اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیۃ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی حق ڈرنی اوسکیکا
اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیۃ یہہ ہی ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اوسکیکی یعنی
کہتے ہو مانگتی ہین تجہسی یہہ چیز واسطی اللہ کی اور ڈرو توڑنی ناتی کی سی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی
اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبرداری
کری اللہ کی اور رسول اوسکیکی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور جامع
ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا
اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت
اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنۃ مین ابن مسعود سی بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کی لیے عبارۃ
من النکاح وغیرہ بڑہا دی ہی **ف** تشہد کی معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نی کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین
تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کی خطبہ سنت ہی
تمام عقود مین اور دوسری آیۃ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا سب مشکوۃ کی نسخون مین ہی شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی
ہی بدون یا ایہا الذین آمنوا کی اور یہہ آیۃ ابتدا سورہ نسا مین ہی اور حصن حصین سی سمجہا جاتا ہی کہ ابو داود نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق
بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح باندہنی بیٹہی اول یہہ خطبہ پڑہی بعد ازان ایجاب وقبول
کرواوی جسطرح کہ ابتدا ہی کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبۃ لیس فیہا
تشہد فہی کالید الجذماء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو خطبہ یعنی نکاح کرنا
کہ نہو اوسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتہہ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی جیسی ہاتہہ کٹا
ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتہہ والیکو اوس سی کچہہ فائدہ نہین اسیطرح سی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر وبرکت سی ع ؛ ملا علی قاری نی لفظ خطبہ
کا ساتہہ زیر خ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفا نی فرمایا کہ ہمنی اپنی استادونسی ساتہہ پیش خ کی سنا ہی
اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بالحمد للہ فہو
اقطع رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کام صاحب شان واعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہہ
حمد خدا کی پس وہ کام بی برکت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ہذا النکاح

وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اوسکو مسجدونمین اور بجایا کرو وقت نکاح کی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے ف ظاہر کرو یعنی ساتہہ گواہونکی پس امر واسطی وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتہہ شہرت دینی کی پس امر استحباب کے لیی ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد مین
اور اسیطرح ہونا نکاح کا دن جمعہ کی اور نکاح کرنی سی مسجد مین اور دن جمعہ کی برکت حاصل ہوتی ہی ۱۲ ع وعن مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی محمد بیٹی حاطب
جمحی کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام کی آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہے ف مراد آواز کرنی سی گانا ہی یا
ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگونمین اور غرض اس حدیث سی یہہ نہین کہ بغیر آواز دف کی نکاح ہوتا ہی نہین اسلیی کہ نکاح دو گواہونکی سامنی بہی ہوجاتا ہی
بلکہ مراد اس حدیث سی رغبت دلانی ہی طرف ظاہر کرنی نکاح کی اور مشہور کرنی اوسکی کی اور حد مشہور کرنیکی اس سے معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکان مین
ظاہر ہوجاوے دایرہ بجانی اور آواز کرنی سی معلوم ہوجاتا ہی اور یہہ حد نہین ہے ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتہہ بجانی نوبت اور اور باجونکی
مولانا من الشروح وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
أَلَا تُغَنِّيْنَ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نزدیک میری ایک لڑکی انصار
مین سی کہ نکاح کردیا مینی اوسکا یعنی کسی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ کیا نہین گانیکو کہتی ہی تو اسلیی کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست
رکہتی ہی گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نی بیچ کتاب صحیح اپنی کی ف لڑکی حضرت عائشہ کی پاس یا تو انکی قرابتیونمین کی تہی جیسیکہ آگی کی حدیث مین ہے
یا یتیمہ تہی کہ پرورش کی تہی انہون نی اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اسواسطی کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا
اور عالمون نی اوسکی پیچہی حاشیہ پر یہہ عبارۃ لکہدی ہی ابن حبان فی صحیحہ ۱۲ ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ
الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْغَنَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ نکاح کروایا حضرت عائشہ نی ایک عورۃ کا اپنی قرابتیون مین سی کہ تہی انصار مین سی پس آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کیا بہیجا تمنی لڑکیکو کہ بیاہی گئی خاوند کی پاس کہا گہر کی لوگون نی کہ ہان فرمایا کیا بہیجا تمنی ساتہہ اوسکی اوسکو کہ گاوی کہا عائشہ نی کہ نہین
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق انصار ایک قوم ہی کہ اونمین میل ہی طرف گانیکی پس کاشکی بہیجتی تم ساتہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کہتا آئی ہم
تمہارے پاس آئی ہم تمہاری پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکہی ہمکو اور باقی اور سلامت رکہی تمکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اور بعد اسکی ہی ولولا الحنطة
السمراء لم تسمن عذاراکم یعنی اگر نہوتی گیہون سرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیان کواری تمہاری اور بعضون نی کہا کہ بعد اوسکی یہہ ہے ولولا العجوة السوداء ما کنا
بواواکم یعنی اور اگر نہوتین کہجورین سیاہ نہ رہتی ہم بیچ مکانون تمہاری کی یعنی بہوکونکی ماری کہین نکل جاتی یہہ گیت ہی کہ عرب مین شادیون مین گاتی
ہین ع مولانا ۱۲ وعن سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا
مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سمرہ سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورت کہ نکاح کردین اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطی اول کی ہی اون دونون مین سے اور جو کوئی بیچی بیچنا دو آدمیون
کے ہاتہہ پس وہ چیز بیچی گئی واسطی پہلی کی ہی اون دونون مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف نکاح کردین دو ولی

یعنی دو شخصون سی اسطرح کہ پہلی ایک نے ایک شخص سی کیا بعد اوسکی دوسری نی کسی اور سی کیا تو وہ عورۃ واسطی اول کی ہی یعنی جس سی کہ پہلی
ولی نی نکاح کر دیا وہ اوسکی بیوی ہو گئی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ دو ولی ایک درجہ کی ہون اور اگر ایک درجہ کے نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت
قریبہ رکہتا ہی وہ مقدم ہوگا دور کی ناتی والی پر اور اگر دو ولی برابر کی درجہ کی نکاح باندہین معا یعنی ایک ہی وقت مین ایک ولی ایک سی نکاح باندہ
دی اور دوسرا ولی ایک اوسی باندہ دی تو وہ نکاح باطل ہی بالاتفاق ۱۲ ح ع

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابن مسعود قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان
نستمتع فکان احدنا ینکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم متفق علیہ
روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تہی ہم جہاد کرتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ نہ تہین ساتہہ ہماری عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان
اور ہم خواہش اونکی رکہتی تہی پس کہا ہمنی کیا نہ خوجا ہووین ہم یعنی تاکہ چہٹکارا پاوین شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کے سی پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا
ہونیسی پہر رخصت دے ہمکو متعہ کرنیکی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تہا عورۃ سی بدلے کپڑی کی ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود
نے یہہ آیۃ ای وہ لوگو کہ ایمان لای ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسی کہ حلال کے ہین اللہ تعالی نی واسطی تمہاری نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کے معلوم ہوتی ہی تو یہہ رخصت ابتدای اسلام مین تہی پیچہی منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سی معلوم ہوتا
ہی اور اس سی پہلی بہی حدیثین گذرین کہ اونسی منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نی کہ آیۃ مذکورہ پڑہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ
معتقد تہی مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سی بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہی چنانچہ آگی آویگا بیان
اوسکا اور ابن مسعود بہی شاید کہ پہرے ہون اس اعتقاد سی بعد اسکی یا اسی اعتقاد پر رہی ہون بسبب نہ پہونچنی نص کے اونکو یعنی حکم صریح نسخ کا اونکو نہ پہونچا
ہو ۱۲ ع

وعن ابن عباس قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہا بہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ
بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ وتصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال ابن عباس
فکل فرج سواہما فہو حرام رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام مین تہا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطی اوسکی
اوس شہر مین شناسائی یعنی لوگونسی کہ ٹہکانا دے اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سی مقدار اوس مدت کے کہ جانتا کہ ٹہرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ
عورت واسطی اوسکی اسباب اوسکی کی اور پکاتی واسطی اوسکی کہانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا اوپر لونڈیون اپنی کی کہا ابن عباس نے
جو شرمگاہ ہی سوا ان دونون کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کی سوا پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکہتی ہین
اپنی سترونکو سوائے اپنی بیبیون اور اپنی لونڈیونسی وہ ملامت نہین کی گئی ہین اور جو کوئی سوای اسکی ڈہونڈی وہ تجاوز کرنیوالی ہین یعنی حلال سی طرف
حرام کے کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کے یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتی ہین سترون اپنی کی سب عورتونکی شرمگاہ ہونسی مگر
اپنی بیبیون اور لونڈیونسی نہین محافظت کرتی یعنی اونسی صحبت کرتی ہین اور متعہ کی عورۃ بیوی نہین ہوتی ہی واسطی نہونی توارث کی یعنی میراث کے آپسمین
اجماعا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہی بلکہ وہ اجرت کو دینی والی ہی نفس اپنی کی تئین چند روز کو پس نہین داخل ہی وہ نیچی حکم کی اور
کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورۃ نہین ہے بیوی اوسکی پس واجب ہی یہہ کہ نہ حلال ہو وہ اور تعجب ہی شیعہ سی کہ عمل کرتی
ہین قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتی ہین حضرت علی رض کی مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت علی رض نی سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتی ہین پس فرمایا
حضرت علی نے کہ نہ کہہ اسطرح اے ابن عباس اسلیے کہ مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سی دن خیبر کے اور پلے ہوی گدہونکی گوشت سی ۱۲ ع

وعن

وعن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب ابی مسعود الانصاری فی عرس واذا جواری یغنین فقلت ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھل بدر یفعل ھذا عندکم فقالا اجلس ان شئت فاسمع معنا وان شئت فاذھب فانا قد رخص لنا فی اللھو عند العرس رواہ النسائی اور روایت ہی عامر بن سعد کی کہا داخل ہوا میں پر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کے پس ناگہان کئی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا میں نے اے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اہل بدر کی کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہاری یعنی گانا چھوکریونکا یہن دونون صحابیون نی بیٹھہ تو اگر چاہی تو پس سن ساتھہ ہمارے اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دیگئی ہی واسطے ہمارے یہہ گانا وقت شادی کی نقل کی یہہ نسائی نی ف اس سے معلوم ہوتا ہی اوس زمانی مین یہہ مشہور حرمت اور کراہت آگ کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اسکی بعضونکو معلوم تہی اور بعضونکو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ح

باب المحرمات

باب ہی بیچ بیان اون عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر ف جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی اونکی تو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کی وہ ہین ماین ربیٹیان اور بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بہانجیان پس انسی نکاح ہی حرام ہی اور صحبت کرنی ہی اور وہ چار ہین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور مادر اونسی مراد اوسکی ماں ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بیٹی اونسی مراد اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرحکی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ نیچی کی درجہ کے ہون اور پہپیان بہی تین طرحکی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپ کے پہپیان اور دادا دونکی پہپیان اور اسکی ماں کے پہپیان اور دادیون کی اور نانیون کے پہپیان اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون بشرطیکہ بہپی کے پہپی سکو دیکہین گے اگر بہپی قریب کے سگی یا سوتیلی ہی اسکی وہ بہپی ہے تو حرام ہی اور اگر قریب کے اخیافی ہی تو اسکی بہپی نہین حرام اور خالائین بہی کے تین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماؤن کے خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہین گے اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کے خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہرت کے یعنی سسرال کے علاقہ کی انکی چار فرقی ہین اول ساسین اور دادیا ساسین اور نیا ساسین اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان بیویونکی اور بیٹیان بیوی کی اولاد کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کے ہو بیویونسی برابر ہی کہ ہو بیٹی اسکی پرورش مین یا نہو اور ہماری علمائی نہین قایم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کے پس حرام ہوتی ہی بیٹیون کی اور تیسری بہو اور ربوت بہو اور نواسی ہو اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہو صحبت کے ہوا ونسی بیٹی وغیرہ ولی یا نہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی بالک کی اور چوتہی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون پس یہہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کے نی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرہ کی یعنی سسرال کی بسبب بنکاح صحیح کی نہ فاسد کی پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی نہ ہی عقد ہی بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرہ کی بسبب صحبت کے حلال کی صحبت یا شبہی ہو یا زنا کی ہو پس جسنی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کے حرام ہوئی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچی کی درجہ کے ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سی نی زنا کیا زنا کرنوالیکی باپ یا دادا پر اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور اسکی بیٹی پر اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور اگر صحبت کے ایک عورت سی پر لگی بیچا اوسکا ایک نے کیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اسلیکی یقین نہین ہے صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوے اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسیکہ ثابت ہوتے ہی یہہ حرمت بسبب وطی کی ثابت ہوتی ہی بسبب چھونے اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکی طرف فرج کے ساتہہ شہوۃ کے برابر ہی ہو چھونا وغیرہ ساتہہ نکاح کی یا ملک کے یا فجور کے نزدیک ہماری اور لکہا علمار ہماری نی کہ شبہ اور غیر شبہ مین برابر ہی اور مباشرہ شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتہہ شہوۃ کی اور اگر دیکہا ایک عورت نے طرف ستر مرد کے یا چھوا مرد کو ساتہہ شہوۃ

یا بوسہ لیا اوسکا ساتہہ شہوۃ کی متعلق ہوئی ساتہہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کے ساتہہ نظر کرنیکی طرف تمام اعضا کی مگر ساتہہ
شہوۃ کی اور نہ ساتہہ چہونی تمام اعضا کی مگر شہوۃ سی بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کی ہی لکہا ہی علمانی کہ اگر دیکہا مرد نی طرف فرج عورت کی
اسحالمین کہ وہ کہڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلئی کہ طرف فرج داخل کے نظر نہین پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کی جبکہ بیٹہی ہو تکیہ لگائی
ہوئی اور اگر دیکہی طرف فرج عورۃ کی ساتہہ شہوتکی باریک پردیکی پیچہی سی یا شیشی کی پیچہی سے کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین سے فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی
اور اگر دیکہا آئینہ مین پس دیکہی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیئی نہین دیکہی اسنی فرج اوسکی بلکہ دیکہا
عکس اوسکی فرج کا اور اگر ہو عورۃ کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکہی مرد پانی مین پس دیکہی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورۃ پانی
مین پس دیکہی مرد فرج عورۃ کی اور نظر کری شہوتسی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر بیچ ثابت ہونی حرمت کے ساتہہ چہونیکی نہین ہے فرق اسمین کہ چہوئی قصدا یا بہول
کر یا از راہ جبر کی یا از راہ خطا کی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیویکو جماع کرنیکی لیی پہر پہنچ جاوے ہاتہہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس سے ہو پس چٹکی لی اوسکی ساتہہ
شہوۃ کی بگمان اسکی کہ یہہ مان اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر مان اوسکی ہمیشہ کو اور اگر چہوئی بال عورۃ کی ساتہہ شہوۃ کی وہ بال کہ متصل ہین ساتہہ
سر کے تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکی ہوئی بالونکو چہوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نی مطلق چہونیکو باعث حرمت لکہا ہی بغیر اس تفصیل کے اور اگر چہوئی
ناخن عورۃ کی ساتہہ شہوۃ کی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر چہونا جو واجب کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چہونا ہے کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونونکی ہو تو
اگر کپڑا ایسا صفت ہو کہ نہ پاوے چہونیوالا حرارت چہوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کہڑا ہو جاوے ستر مرد بسبب اسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا
کہ پہنچی حرارت چہوئی گئی کی چہونیوالیکی ہاتہہ تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چہوئی موزیکی نیچیکی جانب مگر ہو جبکہ چمڑا لگا ہوا اوسکو کہ نہ پاوی
نرمی قدم کی تو اوسکی چہونیسی حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اس حالمین کہ درمیان دونونکی کپڑا ہو پس اگر پاوی ٹہنڈک دانتونکی یا ٹہنڈک ہونٹونکی
تو وہ بوسہ لینا اور چہونا ہوا اور مداومت کرنی چہونی پر نہین ہے شرط واسطی ثابت ہونے حرمت کی یہانتک کہ کہا گیا ہی اگر پہیلاوے کوئی ہاتہہ اپنا طرف بیویکی ساتہہ شہوۃ کی اور پڑ جاوے
ہاتہہ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی اوسپر بیوی اوسکی اگرچہ اوٹہا لیوی ہاتہہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی
اسپر ہے کہ عورۃ نو برس کے مشتہاۃ ہی نہ کم اس سے پس اگر جماع کری صغیرہ غیر مشتہاۃ سی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوے عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ سے نکل
جاوے تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلیئی کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت حرمت کے پس نہین نکلتی بسبب بڑہاپی کی اور صغیرہ ایسی ہی نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک
کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کے بیویسی تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت مصاہرۃ کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی
بالغ کی ہی اس باب مین لکہا ہی علمانی کہ لڑکا جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی وہ ہے کہ جماع کر سکی اور خواہش کری عورۃ کی اور حیا کری عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر ہے
وقت چہونی اور نظر کرنیکی یہانتک کہ اگر پائی جاوین یہہ دونو چیزین بغیر شہوۃ کی اور پہر شہوت ہو بعد چہوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکے حرمت اور حد شہوۃ
کی مرد مین یہہ ہے کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کہڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلی سی کہڑا تہا وہ ہو الصحیح وعلیہ الفتوی پس جسکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل
کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی اپنی کی پس نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کہڑا ہو اور یہہ حد شہوت کی جب ہے کہ ہو وہ جوان قادر جماع
پر اور اگر ہو بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت کری دل اوسکا ساتہہ خواہش کرنیکی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی
سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹی ہوا ون کی شہوت کی یہہ ہی کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتہہ چہونی وغیرہ
کی اگر نہ تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہو اور ہونا شہوۃ کا ایک کو دونون مین سی کفایت کرتا ہی حرمت مین اور چہونی وغیرہ
سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہو اوقت چہونی کی یا دیکہنی کی تو نہین ثابت ہوگی ساتہہ اوسکی

حرمت مصاہرہ کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتہہ منزل ہونی کی کہ یہہ ہونا باعث نہین ہوا ہے جماع کا اور اگر دیکہی معتدہ عورۃ کی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کری عورۃ کی بچپنی سی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اسکی حرمت وہوالاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ ہی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتہہ حرمت مصاہرۃ کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کراوادی جاویگی درمیان میان بیوی کی اور اسیطرح اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری ماں سے پہلی نکاح تیرہی تو اعتبار کیا جاوی گا اوسکا اور تفریق کروادیجاوی گی دونو مین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین بہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرنی اوس اقرار پر نہین سے شرط بہانتک کہ اگر رجوع کری اوس سے اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانی اوسکو ولیکن اگر چہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عندالله نہین حرام ہونیکی بیوی اوسکی اوسپر اور اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ مان میسری ہی دودہ پلائی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سے بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی سمین تو اوسکو جائز نہی نکاح کرنا اوس سے استحساناً اور اگر بوسہ لیا ایک عورۃ کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی یا ہوا اوسکو بانظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی تو بوسہ لینی مین فتوی دیا جاوی ساتہہ ثابت ہونی حرمت کی جب تک کہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوۃ کی اور چہونی اور نظر کرنی مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاویگا حرمت کی مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتہہ شہوۃ کی اسلیے کہ اصل بوسہ لینی مین شہوۃ ہی بخلاف چہونی اور نظر کرنیکی اور یہہ جب ہے کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوی گہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوی اور اسیطرح اگر وارہوا ساتہہ عورۃ کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوی بخلاف اوسکی کہ چڑہا عورت کی پیٹہہ پر اور گذرا ساتہہ اوسکی بانی سی یعنی اوس صورت مین سچ جانین اوسکی گہنی کو اور قبول کیجاوی گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتہہ چہونی کی اور بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ کی اور قبول کیجاوی گواہی اوپر نفس چہونی اور بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ کی اسلیے کہ شہوۃ ایسی چیز ہی کہ معلوم ہوجاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتہہ حرکت کرنی عضو کی اوس شخص سے کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتہہ دعلامتون کی اوس شخص سے کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک نشی والی نی بدن لگایا اپنا ساتہہ بدن بیٹی پانی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہوجاتی ہی ماں اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نی اپنی ساس سے کہا اوسنی کہ جماع کیا مینی اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نی ازراہ ہنسنے کی کہا تہا پس بعد اسکی اگر وہ کہیگا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہیں سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کی مینی اس سے تو نہین حلال وہ اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ مینی صحبت کی اس سی تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جہٹلاوی اوسکو اور صحبت کری اوس سے اور اگر حرام کیا چاہی لونڈی میراث باپ اپنی کی کو تو جائز ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سے یہانتک کہ جانی یہہ کہ باپ نے صحبت کیے اوس سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنی کا اوسکا سی یا یا اوس کو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کہ کسی تو ڈرا بکر تیرا کہا اوسنی کہ تیری باپ نے اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہوئی وہ اوسنی اور نہین ہے مہر واسطی اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر دعوی کیا ایک عورۃ نی یہہ کہ چہونا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوۃ سی تو نہ سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کی قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کی یا بوسہ لیا باپ نے اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کی اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نی ہونی اوسکی کا ساتہہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کر بیگا خاوند اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور یہہ لی خاوند مہر اوس سے کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کی کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لی اور صحبت کرنی مین مہر لی اگرچہ قصد کیا تہا ساتہہ صحبت کرنی کی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتی بنکاح کیا ایک شخص نے کسی کے لونڈی سی پہر لونڈی نی بوسہ لیا اپنی خاوند کی بیٹی کا پہلی دخول کی ساتہہ اسکی پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ یا

لیا شہوۃ سی اور جہٹلایا اوسکو لونڈیکی مالک نی تو وہ جدی ہوجاویگی اپنی خاوند سی بسبب کہنی خاوند کی کہ اسنی بوسہ لیا شہوۃ سی اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا
مہر بسبب جہٹلانی مالک کی اوسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈیکا اسمین اگر کہا اسنی کہ بوسہ لیا مینی اوسکا ساتہہ شہوۃ کی اور اگر پکڑا ایک عورۃ نی ستر داماد
کا لڑائی مین اور کہا کہ تہا یہہ بغیر شہوۃ کی تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرۃ کی اور دودہ پلانی کی بلکہ فاسد ہوجاتا ہی یہانتک
کہ اگر صحبت کی اوس سی خاوند نی پہلی تفریق کی از راہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہین واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورۃ سی یا چہوا اوسکو
وغیر ذلک پہر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کی لیی اسلیی کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہی ساتہہ جماع
حرام کی اور ساتہہ اوس چیز کی کہ ثابت ہوتی ہی اوس سی حرمت مصاہرۃ کی نہین مضائقہ اسکا کہ نکاح کری مرد ایک عورۃ سی اور نکاح کری اوسکا بیٹا اوسی عورت
کی بیٹی سی یا اوسکی مان سی اگر لپیٹا اپنی ستر کو کپڑی مین اور جماع کیا عورۃ سی اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہین کہ منع کرتا تہا پہونچنی حرارۃ کو طرف ستر اوسکی کی تو حلال ہوگی
عورۃ خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ بسبب اوسکی حرارۃ نہین پہونچی تہی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب دودہ پینی کی جو عورتین کہ حرام
ہوتی ہین بسبب قرابۃ اور صہریۃ کی حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگی آتا ہی اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر
شیرخوارگی مین تو متعلق ہوتی ہی ساتہہ اوسکی حرمت اور تہوڑی کی حد یہ ہی کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک تیس
مہینی ہین اور صاحبین کی نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا لڑکی نی عمر شیرخوارگی کی اندر پہر پیا بعد اوسکی عمر شیرخوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پینا ہوا
اسلیی کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی مدت مین اور جب تمام ہوچکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی
بیچ مستحق ہونی اجرۃ دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہی ساتہہ دو برس کی یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سی بعد دو برس کی اجرۃ دودہ پلانیکی اور باپ انکار کری اوسکی
دینی کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمۃ جیسیکہ ثابت ہوتی ہی مان رضاعی یعنی دودہ پلانیوالیکی جانب مین ویسی ہی
ثابت ہوتی ہی باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہی کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنی اوسکی یعنی خاوند دودہ پلانی والیکا حرام ہین رضیع
پر مان باپ رضاعی اوسکی اور اصول اونکی اور فروع اونکی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی یہانتک کہ مان رضاعی نی اگر بچہ جنا اوسکی باپ رضاعی سی
یا غیر اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اسکی یا دودہ پلایا کسیکی لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر مان رضاعی اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانی
کی یا بعد اوسکی پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کی اور اولاد اونکی بہتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن اوسکی پہپی اوسکی
اور بہائی مان رضاعی کا مامون اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ
کی دودہ پینی مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہی رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہی اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اورونکو
مگر دو مسئلونمین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بیٹی کی بہن سی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ درست ہی اسلیی کہ اسکی نسبی
بیٹی کی بہن اگر اس سی ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سی نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ باتین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر نسب مین
بہی ایک بات ان دونون باتونمین سی نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکونمین اوسنی بچا جنا اور دونون شریکون نی دعوی
کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونون سی اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہی اور عورت سی تو جائز ہی ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح کری دوسری
کی بیٹی سی اسلیی کہ اون باتون مین سی ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن سی اور دوسرا مسئلہ یہہ ہی کہ
نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بہائی کی مان سی اور یہہ جائز ہی دودہ کی علاقہ مین اسلیی کہ نسب مین اگر دونون بہائی ہونگی اخیافی
تو مان بہائی کی اوسکی بہی مان ہوگی اور اگر دونون سوتیلی [illegible] تو مان بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ [illegible] دودہ کی علاقہ مین نہین

ہوتین اور حلال ہوتی ہین وہ شریک بہائیکی جیسیکہ حلال ہوتی ہی نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی حنیفی یعنی
اوسکی باپ کی نطفہ سی نہین ہے کسی درسی ہی اور مان دونون کی ایک ہی تو اوس سے حلال ہی نکاح کرنا عمرو کی سوتیلی بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی
مان دودہ شریک بہائی کی اور حلال ہی ان چچا اور پھپی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتھہ ان پوتی رضاعی اپنی کی درساتھہ
دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پھپی سی اور اوسکی بہن کی ان سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پھپی کی
بیٹی سی اور اسیطرح عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتھہ باپ بہن رضاعی اپنی کی اور ساتھہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کے اور ساتھہ باپ پوتے رضاعی اپنی کی اور
ساتھہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز یہہ سب نسب سی جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو پھر وہ نکاح کرے اوسی اور خاوند
سی بعد گذرنی عدت کے اور صحبت کے اوس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنی گی بچہ دوسرا سی تو دودہ دوسرا کا ہوگا اور منقطع ہوگا
دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسری سی تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسری سی لیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہ دودہ ہوگا
اول کا یہانتک کہ جنی دوسرا سی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی اور نہ جنی اوس سی کہی پھر اوترا اوسکی دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ
دودہ عورۃ کا نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکی پر اولاد اوس شخص کے غیر اوس عورت سی ہوگے ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سی پس جنے اوس سی اور
دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین جائز اوس زانیکو اور اوسکی باپ اور دونکو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا اوس لڑکی سی وجائز ہی زانیکی چچا کو اور اوسکی ماموں کو نکاح کرنا اوس لڑکی
سی مذکور اوس لڑکیکی زنا سی ہو اور اگر اجماع کیا ایک عورت سی ساتھہ شبہ کی اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے پھر دودہ پلایا اوسی ایک لڑکیکو تو وہ بیٹا ہی ضاعی اجماع کر زانیکا
اور اسی قیاس پر جہان کہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سی ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنی
والی سی ثابت ہوگا دودہ مان کے طرفسی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی پھر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکیکو پھر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پھر اوترا
دودہ اوسکی بعد اوسکی پھر پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو جائز ہی اس لڑکیکو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سی کہ غیر اس دودہ پلانی کسی ہو ایک باکرہ عورۃ
نے نکاح نہ کیا تہا اور اوسکی اوترآیا دودہ پھر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی تمام احکام
دودہ کے درمیان اون دونکی یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سی پھر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سی تو جائز ہوگا اوسکو
نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکیسی اور اگر ایک لڑکی نہ پہونچی تہی
نو برس کے عمر کو اور اوترآیا اوسکی دودہ پھر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی
کہ اوترے نو برس کے عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترآیا باکرہ عورۃ کی چہاتیونمین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورت نے
چہاتی دی بچہ کی منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو جو پینا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کی لیکن از راہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت
گیا پانی بچہ کی منہ مین پانے زرد چہاتی سی ثابت ہوگے حرمت دودہ پینی کی اسلیے کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کے دودہ پھر
پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کی اور دودہ عورت زندہ اور مرد یکا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر دو
لڑکی ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ
پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام آئے وہ یا نکلی طرف دار الاسلام کی ثابت ہونگی احکام دودہ پینی کی آپسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت
ساتھہ دودہ پینی کی چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتھہ دودہ دوہ کر پینی کی منہ مین اور ناک مین پہونچنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتھہ دودہ
دالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور رسوخ ذکر مین اور مقعد مین اور رخم دماغ خوردن یا جراحت کی زخم ہوئی ہو اگرچہ پہونچ جاوی لمغ مین اور ریت مین

یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک حقنہ سی بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر مل جاوی دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر
ہو گیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نرکہا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہونیکی اوس سے بہی حرمت اور اگر دودہ
غالب ہوگا تو بہی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابو حنیفہ کی نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہو گئی پتلی تابع اوس بستہ کی پس نکل گئی اوس سے کہ ہو مشروب
یعنی پینی کی لایق نرہی یہانتک کہ کہا ہی علمانی اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینی کی ثابت ہوتی ہی بسبب اسکے حرمت دودہ کی اور اگر مل گیا
دودہ آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر بہگوئی عورۃ نی روٹی اپنی دودہ مین اور جذب کر لیا روٹی
نی دودہ کو یا گہولی ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاوی گا اوسمین سے مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہے کہ کہاوی طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ
پیوی ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودہ عورت کا ساتہہ پانی کے یا دوا کی یا دودہ جانور کی پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ
مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبہ کے یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سے مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا ایک چیز ان چیزون مین سے اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسرے
چیز تو واجب ہی ثابت ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ غلبہ اونکی کی نزدیک
امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی اور کہا محمد رح نی کہ متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کی بہر کیف اور یہہ ایک روایت ابو حنیفہ سی بہی ہے اور یہی روایت
ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اور اگر دونو عورتون کی دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونو کی اجماعا اور اگر کیا جاوے دودہ چہاچ یا دہی
یا چکا یا پنیر یا مانند انکی کی اور کہاوی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتی اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورۃ نی گانون
والون مین سے لیکن معلوم نہین کہ کس نی پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مرد نی اوس گانون والیون مین سے تو درست ہی اور واجب ہے عورتون پر یہہ کہ نہ دودہ پلایا کرین
ہر لڑکیکو بغیر ضرورۃ کی اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا لکہہ رکہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کی اور پرانی کی اگر ایک شخص نے
نکاح کیا ایک لڑکی شیر خوارہ سی پہر آئی مان خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکیکو تو وہ حرام ہو گئی اوسپر اور واجب ہوا
واسطی اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند بہر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اسنی فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوی اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی
لڑکیون دودہ پیتی ہوئیون سی پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو معا یا آگی پیچہی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا
ایک سے ان دونون مین سے جس سے چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوی اونکو معا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے انمین سے جس سی چاہی
اور اگر دودہ پلاوے اون تینون کو آگی پیچہی تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور ہوگی تیسرے بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا معا پہر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری
بیوی اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطی ہر ایک کی اونمین سے آدہا مہر اور بہر لیوی مہر مرضعہ سی
اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معا یا آگی پیچہی فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو
پہر تین کو معا حرام ہوئین چار دن اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین سے معا پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکیسی
اور ایک بڑی سی پہر دودہ پلایا بڑی نی چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سی نہین مہر دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور بہر
لیوی خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سے کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی
اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کی دو امرون مین سی ایک تو اقرار سی اور دوسرے گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین
مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینی کی دو مرد عادل
یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کر دی قاضی درمیان میان بیوی کے پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی عورت سی تو نہین ہے واسطی عورت کی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا

جو کم مہو مہر معین اور مہر مثل مین ہی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر گواہی دین مرد ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لایق ہے بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اسلیے کہ یہہ گواہی اگر قایم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت ہو جاتا وہ وہ بینا پس اسیطرح جبکہ قایم ہوئی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبر دی اور اوسکی دلمین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین پائی جاوی خبر دینی پہلی عقد کی یہہ پیچھی عقد کی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا ایک اور عورۃ نی کہ مینی تم دونکو دودہ پلایا ہی تو اوسکی چار صورتین ہین اگر سچہ ماکہنا اوس عورۃ کا میان بیوی نی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطی بیوی کی اگر صحبت نہین کی ہی اوس سے اور اگر جھٹلایا دونون نی اوسکو تو نکاح قایم ہی لیکن اگر وہ پنچیرنی والی عادلہ ہی تو اولی یہہ ہے کہ چھوڑ دی اوسکو اور جبکہ چھوڑ دی تو اولی یہہ ہے کہ دیوی اوسکو آدا مہر اگر ہو یہلا مہر پہلی صحبت کرنیکی اوساس عورۃ کو افضل یہہ ہے کہ نہ لی اوس سے کچھ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکی تو افضل خاوند کو یہہ ہے کہ دیوی اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور عورتکو افضل یہہ ہے کہ لیوی جو کم مہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی ہی چھوڑ دینا اوسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورۃ یا دو مرد و غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ ماکہنا اوسکا مردنی اور جھٹلایا اوسکو عورۃ نی تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ ماکہنے عورۃ کے کہنا اوسکا اور جھٹلایا اوسکو مرد نی تو نکاح قایم ہی لیکن لازم ہی عورۃ کو کہ قسم دی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر انکار کری خاوند قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا بعد نکاح کی کہ یہہ بہن میری رضاعی یا بیٹی رضاعی کہا ہم کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو کہ جو کہا مینی اسطرح نہین ہے تفریق کیجاوی درمیان انکی انداء استحسان کے اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی تفریق کیجاوی درمیان انکے اور اگر مکر جاوی بعد اوسکی تو نہین نفع دیگا اوسکو کرنا اوسکا اور اگر عورۃ نی تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورت کی اور اگر جھٹلایا عورۃ نی اوسکو تو عورتکو آدا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تہی اوس سے تو اوسکو دینا ویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اگر جھٹلایا تہا عورۃ نی اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورۃ نی اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کم مہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند اسکا پہلی نکاح کی پس کہا کہ یہہ بہن یا میان میری رضاعی یہہ کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورت سے اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کری نکاح تو تفریق کیجاوی میان بیومین اور اگر مکر گیا اقرار سی اور گواہی دی دو شخصون نی اقرار کی تو تفریق کیجاوی میان بیومین اور اگر اقرار کیا عورۃ نی کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی اور انکار کیا مردنی پہر جھٹلایا عورۃ نی اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مردنی اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کری اوس عورت سی پہلی اوس سے کہ وہ جھٹلاوی اپنی تئین اور اگر کہا عورۃ نی ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورۃ نی اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اقرار کیا مردنی نسب کا پس کہا کہ یہہ بہن ہے میری نسبی یا میان نسبی ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورت کی نسب معروف اور صلاحیت رکہنا ہی مرد اسکی کہ ہووے عورتین میان یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچہا جاوی دوبارہ پس اگر کہا اوسنی کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونو نکا بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مردنی کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی تو تفریق کیجاوی درمیان دونو نکی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورۃ کی نہین پیدا ہو سکتی واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب سے تفریق کیجاوی مرد و عورتین اور اگر کہا مردنی واسطی عورۃ اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنے پر اور واسطی عورۃ کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاوی گی درمیان انکے اور اسیطرح اگر کہا مردنی کہ یہہ مان میری ہی اور واسطی اوسکی مان معروف ہی اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی اور جو ہی قسم دو عورتین ہین کہ حرام ہین بسبب جمع کرنی کی اور جمع کرنا دو قسم پر ہی جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنا اجنبیانکا بیان تو یہہ ہی کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کری زیادہ چار عورتو نسی اور نہین جائز غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتو نسی اور جائز ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دی مالک وسکا اور مرد آزاد کو جائز ہی نکاح کرنا چار عورتو نسی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی ہوئی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتو نسی آزاد ہون یا لونڈیان ہون وہ یا ملی ہوئی اور

اگر نکاح کری حر آزاد پانچ عورتونسی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ سی ایک عقد مین فاسد
ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پہر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تہا اونسی آگی
پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا تہا اونسی اکہٹی تفریق کیجاوی درمیان
اوسکی اور درمیان سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایک سی پہر چار سی جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اورونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نی دو خاوندونسی ایک
عقد مین پس اگر تہین واسطی ایک کے اونمین سے چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسریکا اور بیان جمع کرنی محرمونکا یہہ ہی کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتہہ
نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ ہون دونون بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہے کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر
ایک گو انمین سے مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکی بسبب دودہ پینی کی یا نسب کے تو اون عورتونکا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع
کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پہوپی کا نسبی ہو پہپی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی خالہ کا اور مانند انکیکا اور جائز
ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیی کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیی بیٹی اوسکی خاوند کی بخلاف
عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیی نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپ کی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی لونڈی
کا بشرطیکہ لونڈی سی پہلی نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنونسی ایک عقد مین تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور درمیان مرد کی پہر اگر ہو
تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آتا اونکو کچہہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کی تو واجب ہوگا ہر ایک کی لیی اونمین سی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین
مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہی اور واجب ہے خاوند پر یہہ کہ الگ ہو جاوی اوس سی اور اگر قاضی کو
اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروا دی اونمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سی اور اگر تفریق
کری اس سی بعد صحبت کرنیکی تو اوسکی لیی مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدۃ اور ثابت ہوگا
نسب اور الگ رہی مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدۃ اسکی بہن کی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین اور معلوم نہین کہ کس سی پہلی
کیا تو حکم کیا جاوی خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو کچہہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کری درمیان
خاوند کی اور اون دونون کی اور اون دونون کی لیی آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونونکا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلی
دخول کی اور اگر ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور اگر نہو مہر معین
عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطی دونون کی بدلی آدہی مہر کی اور اگر ہو فرقت بعد دخول کی تو واجب ہوگا واسطی ہر ایک کی مہر کامل کہا ابو جعفر
ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کے یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح بندہنی کا اور گواہ ہووین نہین اونکی لیی تو حکم کیا جاوی واسطی
دونون کی آدہی مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلی ہوا تو نہ حکم کیا جاوی کچہہ یہانتک کہ صلح کرین دونون اور صورت صلح
کرنیکی یہہ ہے کہ کہوین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطی ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین ہی پس صلح کرتی ہین
ہم اوپر لینی آدہی مہر کی تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلی نکاح ہونیکی تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونون
کے بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گئی درمیان دو بہنون کی ثابت ہین درمیان ہر عورت کی کہ نہین جائز جمع کرنا اوسکا محرمون
مین سی اور اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سی اون دونونمین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیی یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی اور اگر
ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ دونون کی اور اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونون مین سی دوسرے

کے

کی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس عورة سی کہ عدة مین ہی نہ دوسریسی جب تک کہ نہ ہوچکی عدة اوسکی کہ عدة مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سی
اون دونون مین سے تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس سی دوسریسی جب تک کہ نہ ہوچکی عدة اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہوچکی عدة اوسکی
تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی اون دونون مین سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روی فائدہ اونہانیکی جیسیکہ نہین جائز
جمع کرنا اونکا از روی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنونکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اونہانا ایک سی اون دونون مین سی پس جبکہ فائدہ اونہانا
ایک سی تو نہین جائز اوسکو فائدہ اونہانا دوسری سی بعد اسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی پر اوسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور
صحبت کے اوس سی پھر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سی جب تک
کہ نہ حرام کری پہلی کو اپنی پر اور حرام کرنا اوسکو یا تہوتا ہی ساتہہ نکاح کردینی کی کسی سے یا ساتہہ نکالدینی کی اپنی ملک سی یا توساتہہ آزاد کردینی کی یا ہبہ
کردینی کی یا بیچڈالنی کی یا صدقہ دینی کی یا مکاتب کردینی کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنی کل کے ہی اوسیطرح ملک کردینا بعض کا مانند
ملک کردینی کل کی ہی اور اگر کہا کہ وہ مجہ پر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی وسطی اوسکی دوسرے مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کی اور اگر صحبت
کی دو بہنونسی کرا اوسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اوسکو صحبت کرنی ایکسی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسریکو جسطرح کہ کہا ہمنی
اور اگر بیچا ایک کو اون دونون مین سی یا نکاح کردیا یا ہبہ کردیا پھر پھیری گئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق دی
منکوحہ کو خاوند اوسکی نی اور ہوچکی عدة اوسکی نہ صحبت کری ایک سی اون دونونمین سی یہانتک کہ حرام کری دوسریکو اپنی پر اور اگر نکاح کیا
ایک لونڈیسی پس صحبت کے اوس سے یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اونہانا خریدکی ہوئی سی اسلیی کہ فراش ثابت ہوتا
ہے وسطی اوسکی ساتہہ نفس نکاح کی پس اگر صحبت کے اوس سی کہ خریدا تہا اوسکو ہوا جمع کرنیوالا دونونکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی لونڈیکی
بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کے تہی اوس سی صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کری لونڈیسی اگرچہ نہ صحبت کے منکوحہ سی اور نہ صحبت کے ہی
منکوحہ سی مگر جبکہ حرام کری لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کے اسباب کورہ سی تو اوسوقت صحبت کے ہی منکوحہ سی اور صحبت کری منکوحہ سی اگرچہ صحبت کے
تہی لونڈیسی اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈیکی بہن سی تو نہین حرام ہوئیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ
سی تو اوسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی دو بہنون نی کہا ایک مرد سی کہ نکاح کیا ہمنی اپنا تجسی بے اتنی مہر کی اور نکلی دونون کلام
اون دونونسی مقابلہ قبول کیا مرد نی نکاح ایک کا اون دونونمین سی تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نی پس کہا کہ نکاح کیا مینی تم دونون سی
ہر ایک سی بدل ہزار درہم کی پس کہا ایک نی کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نی تو نکاح دونون کی باطل ہوئی کہا امام محمد نی کہ ایک مرد نی
وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کری اوسکا ایک عورت سی اور وکیل کیا ایک شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نی اون دونون مین سی ایک
ایک عورت سے بغیر امر اون عورتون کی اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام مقابل دونون نکاح باطل ہوئی اور اسیطرح اگر ہوا
ایک دو نکاحون کا ساتہہ رضا عورت کے یا ہوئی دونون نکاح ساتہہ رضا دونونکی نکاح کیا دو بہنونسی اور ایک اون دونون مین سی عدة مین تہی
کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغکا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی سی احالمین کی بیوی عدة مین ہو برابر ہی کہ عدة طلاق رجعی کی ہو
یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کے باشبہ کی وجیسیکہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سی بیوی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا محرم
سی کی نہین جائز جمع کرنا اون دونونکا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سی سوای اسکی آزاد کری اور اگر آزاد کری اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا
اوسکی بہن سے یہانتک کہ ہوچکی عدة اوسکی اور حلال ہین چار سوای اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک حلال ہی ہین ہے اگر کہا خاوند نی کہ خبر دی

تہی مجکو بیوی نی کہ ہو چکی عدۃ اوسکی پس اگر ہو یہہ ایسی مدت مین کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثال اسکی کے عدۃ تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر
دی تہی اوسنی مگر یہہ کہ بیان کری بیوی اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ محتمل ہی وہ چیز گذرنی عدۃ کو مانند اسقاط حمل کی کہ بچہ اوسمین پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت
مین کہ تمام ہو سکی بیچ مثل اوسکی کی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نی اوسکی یا چپ رہے یا غائب تہی پس جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اور ونسی یا بہن اوسکی سی اگر چاہیی
یہہ اور اسیطرح اگر جہٹلاوی عورۃ اوسکو ہماری علما کی نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوی دار الحرب مین تو جائز ہی اوسکی خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلی تمام
ہونی عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنی اوسکی کی یہہ جائز ہی پہر اگر وہ آوی مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سے نہین فاسد ہونیکا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح
کرنیکی اوسکی بہن سے آوی تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اون دو
عورتونکا کہ ہر ایک اون دونونمین سی پہپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سے خالہ ہو دوسریکی اور صورت اوسکی یہہ ہے
کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی مان سی نکاح کری اور وہ اوسکی مان سی اور ان دونون کی ہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسریکے
پہپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سی نکاح کری اور وہ اوسکی بیٹی سی اور اونکی ہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک
دوسری کی خالی ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ محرمہ کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کیا دو عورتون سی ایک اون دونون
مین سی ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سی نکاح بسبب اسکے کہ محرمہ تہی یا خاوند والی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس
سی تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسریکا اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی
ہی اور اگر صحبت کی اوس سی کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ حلال تہی اور پانچوین قسم لونڈیان
ہین کہ نکاح کی جاوین آزاد عورتونپر یا ساتہہ اونکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈیسی آزاد عورۃ پر اور نہ ساتہہ اوسکی اور ویسا ہی حال مدبرہ اور ام
ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورۃ کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد
عورۃ کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی پہر آزاد سی تو صحیح
ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی آزاد عورۃ پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائین کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ
رح کا اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدت مین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈیسی اور آزاد عورتسی
اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نی آزاد عورتسی بیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدت مین تہے
طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈیسی تو جائز ہی ایک غلام نی نکاح کیا آزاد عورۃ سی اور صحبت کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنی کی پہر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن
مالک اپنے کی پہر اجازت دے مالک نے دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈیسی بغیر اذن مالک اوسکی کی اور صحبت نہین کی اوس
سی پہر نکاح کیا آزاد عورۃ سی پہر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن اوسکی مالک کے پہر نکاح کیا لونڈیکی بیٹی سی
اور وہ تہی آزاد پہر اجازت دی مالک نے لونڈیکی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کے بیٹی ہی بالغہ اور لونڈی ہی بالغہ پس کہا اوسنی ایک شخص سے
کہ تجہسی مینی دونونکا نکاح کر دیا بدلی اتنی مہر کی اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکی نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈیسی
مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنی پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈیسی نکاح کرنا مکروہ ہی اور اگر نکاح کیا چار لونڈیونسی اور پانچ آزاد
عورتونسی ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا اور چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسیکی بیویسی یا اوس سے کہ عدۃ
مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کے کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سی از راہ انجانی کی پہر صحبت کے اوس سے واجب ہوگی عدۃ

اور اگر جانتا تہا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہین واجب ہوگی عدۃ یہانتک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوسی اور جائز ہی صاحب عدت کی لیی نکاح کرنا اوسی یہ
اوس صورت مین ہے کہ نہو وہان کوئی مانع سوای عدت کی ۔ اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سی کہ حاملہ ہو زنا سی لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ
نکری اوسی یہانتک کہ جنی اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی اوس شخص نی کہ زنا کیا تہا اوسنی اوسی اور ظاہر ہوا تہا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بہی کرنی اوسکو
درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورۃ نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی پہر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے
چار مہینی مین یا زیادہ اسی تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینی سی کم مین گرا تو نہ جائز ہوا اس لیی کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ
ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رح سی روایت ہی کہ اگر ہو حمل حربی سی جیسی کوئی عورۃ ہجرت کر کر آوی دار الحرب سے یا بندی مین آوی تو جائز
ہی نکاح اوسی لیکن صحبت نکری اوسی یہانتک کہ وہ جنی نقل کی ہی یہ روایت ابو یوسف رح نی اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی اور امام محمد رح نی
روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوسی اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نی اور یہ صحیح تر اور قابل اعتماد کی ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سی اس حال مین
کہ وہ حاملہ تہی اوس سی پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تہی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نی صحبت کی اپنی لونڈی سی پہر نکاح کر دیا اوسکا جائز ہوا نکاح مگر یہ کہ
اسکی مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروا دی اوسی واسطی محافظت نطفہ اپنی کی اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوسی اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا کی نزدیک
ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکہتا مین یہ کہ صحبت کری اوسی یہانتک کہ استبرا کری اوسی اور کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ قول محمد رح کا قریب تر ہی
طرف احتیاط کی اور اسیپر عمل کرتی ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورت مین ہے کہ نکاح کیا اوسکی مالک نے پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تہا اوسی پہلی نکاح کرنی اوسکی تو جائز
ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقاً اور اگر دیکہا ایک عورۃ کو زنا کرتی ہوئی پہر نکاح کیا اوسی حلال ہوگی صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا اوسکی نزدیک
ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکہتا مین اوسکی لیی یہ کہ صحبت کری اوسی جبتک کہ استبرا کری ۔ باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سی
جائز ہوا ہماری نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سی غیر بندی پکڑنیوالیکو اگر وہ بندی مین آئی تہی تنہا بدون خاوند کی اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کی اور نہین عدۃ
اوسپر اور اسیطرح جو عورۃ ہجرت کر کر آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدۃ اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدۃ ہی اور نہین جائز نکاح اوسکا اور نہین
خلاف اسمین کہ نہین حلال ہی صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا کی ساتہہ ایک حیض کی اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کی نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت
پرستونسی اور برابر ہین اسمین آزاد اور لونڈیان اونکی اور داخل ہین بت پرستون مین پوجنی والیان سورج کی اور ستارونکی اور صورتونکی کہ اچہا جانتی ہین اونکو اور معطلہ
اور زنادقہ اور باطنہ اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والے کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کری اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ
سی آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے کہ نہ نکاح کری اوسنی اور نہ کہایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کری مسلمان کتابیہ سے تو بہیجتا ہی اوسکو منع کرنا
کتابیہ کو نکلنی سی طرف عبادت خانون اونکی کی اور بنانی شراب کیسی اوسکی گہر مین اور نہ جبر کری اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابۃ کی اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ
حربیہ سے دار الحرب مین جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتہہ اوسکی طرف دار الاسلام کے نکاح باقی رہا اور اگر نکل آیا یا مسلمان دار الحرب سے اور اوسکو وہین چہوڑا یا واقع
ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کی اور جو شخص کہ معتقد ہووین آسمانی کا اور اوسکی واسطی کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث کی اور زبور داؤد کی پس وہ اہل کتاب
سی ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا اونکی جانور ذبح کیی ہوئی کو اور جسکی ماں باپ مین سی ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب
کا سا ہی ۔ اور اگر نکاح کیا مسلمان نی کتابیہ سے پہر وہ مجوسیہ ہوگئی تو حرام ہوگئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پہر وہ نصرانیہ ہوگئی
یا نصرانیہ سی نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہوگئی نہین فاسد ہوتا نکاح اسکا اور اصل اسمین یہ ہی کہ ایک میان بیوی مین سی جب ایسا ہو جاوی کہ اگر از سر نو نکاح کیا
جاوے تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکی اگر ہوا فساد عورتونکی جانب سے تو ہو جاتی ہی تفریق اور عورۃ کو نہ مہر ۔

دینا آتا ہی اور نہ متعہ اگر ہو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکی فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کیسی تو اگر ہوا پہلے صحبت
کرنیکی پس اوسکو آدہا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا مہر سارا
اور نہین جائز ہی مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی ؛ اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی ؛ اور نہین جائز نکاح
مسلمہ کا مشرک سی اور نہ کتابی سی ؛ اور حلال ہے عورۃ بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کیلیی مگر مرتد کیلیی نہین جائز اور جائز ہی نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سی
اگرچہ مختلف ہون دین اونکی ؛ اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہہ دونون نوبت مقرر کرنیمین برابر ہین ؛ اور آٹہوین قسم حرام ہین عورتین
بسبب ملک کے نہین جائز عورتکو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکیکی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوی
ملک مین نکاح پر اسطرح کہ مالک ہو جاوی میان بیوی مین سے ایک دوسریکا یا بعض اوسکیکا ؛ اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈیسی یا اوس لونڈیکی مالک ہو بعض اوسکیکا تو نہین
ہوتا یہہ نکاح ؛ لکہا ہی علما نی کہ اس زمانہ مین اولی یہہ ہے کہ نکاح کر لیا کری اپنی لونڈیسی اسلیی کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہی پس اگر ہوگی
حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کی ؛ اور اگر خریدا مرد آزاد نی اپنی بیویکو ساتہہ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کی ؛ اور نوین قسم حرام
ہین عورتین بسبب طلاقونکی نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورۃ آزاد کی ساتہہ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کرنی دوسری خاوند کی ؛ اور نہین حلال
نکاح کرنا اوس لونڈیسی کی اوسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسیکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سے نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سے ساتہہ ملک یمین کے ؛ اور اگر
نکاح کیا لونڈیسی پہر دو طلاقین دین اوسکو پہر خریدا اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سے
اور طلاق دی اوسکو اور ہو چکی عدۃ اوسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اوسپر طلاق اور نہ ایلا اور
نہ ظہار اور نہ وارث ہوتے ہین آپسمین ؛ اور نکاح متعہ یہہ ہے کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹہاونگا ساتہہ تیری مدۃ دس روز تک
مثلا یا کہی چند روز یا کہی متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنی سی چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کری دنونکا عوض اتنی مال کی ؛ اور نکاح موقت بہی باطل ہی
اور نہین ہے فرق درمیان مدۃ دراز کی اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کے اور مجہولہ کی ؛ اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ یقین ہے اوس مدۃ تک دونون نہین
جینی کے مثلا ہزار برس کے قید لگاوین تو ہو جاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرتا اوس سے قایم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی
عیسی تک ؛ اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہے کہ رہونگا اوسکی ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہے تو نکاح صحیح ہوا ؛ اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو
بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی ؛ اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنی نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کری ایک عورت سی اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ
تیری دن کو نہ راتکو ؛ اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہی ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کر دینا اوس عورۃ کا کہ
یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذاری گواہ پس کر دی اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واقع مین اوسنی نکاح کیا
نتہا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوی ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کرنا جماع کا جماع کری اوس سی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی
اور یہہ قول ابو یوسف رح کا بہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سی پس
کیجاویگی قضا حکم قاضی کی اسلیی شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشا کی یہانتک کہ اگر ہو عورۃ خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنی اوسکو تین طلاقین
دی ہون تو نہین جاری ہونیکی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی اکثر کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری عورت
پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورتکو نکاح
کرنا اوس سی بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سے اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کے نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول

کے

کیلیے اور نہ دوسری کی لیے اور نزدیک محمد رح کی حلال ہوگا نکاح اول کیلیے جب تک کہ نہ صحبت کریگا اوس سی دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا
حرام ہوئے گی اول پر واسطی واجب ہونے عدہ کے رہا دوسرا اوسکی لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبھی دعوی کیا ایک مرد نی ایک عورۃ پر نکاح کا اور انکار کیا عورۃ نی پس
صلح کے مرد نی عورۃ سے سو روپیہ پر مثلا باین شرط کہ اقرار کری عورۃ نکاح کا پھر اقرار کیا عورۃ نے پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کے ہوگا پس اگر ہوا یہہ اقرار
روبرو گواہونکی صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتھہ خاوند اپنی کی عند اللہ بھی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونکی نہین منعقد ہونیکا نکاح اور نہین
جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتھہ خاوند اپنی کی ہو الصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی اور پھوپی اوسکی کی اور نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی اور خالہ اوسکی کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پھوپی اور خالہ سی عام پھوپی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کی درجہ کی جیسی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلا اسیطرح
اور اوپر کے درجہ کے اور تخصیص پھوپی اور خالہ کی اتفاقی ہی اسلیے کہ اونہین کا حال پوچھا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بھی حرام ہے چنانچہ
بیان اسکا بڑی فائدہ مین ہوچکا ۱۲ ع ح + **وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ**
مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی جنمی
سی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی دودہ کے پینی سی حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر کتنی ایک مسائل استثنا کیے گئی ہین اس سے یعنی کئی
ایک صورتونمین فرق ہی درمیان نسب کے اور علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑی فائدہ مین ہوچکا اور کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ علاقہ
دودہ سے حرام ہوتا ہی نکاح اور حلال ہوتے ہی نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہین مترتب ہوتے اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتی دونون آپسمین اور نہین
واجب ہوتا کسی ان دونونمین سی نفقہ دوسری کا اور نہین آزاد ہوتا اوسپر ساتھہ ملک کی اور نہین قطع ہوتا دودہ پلانی والی سی قصاص ساتھہ مار ڈالنی دودہ پینی
والی کی پس وہ دونون مانند اجنبیون کی ہین ان احکام مین + ع **وعنها قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی
الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے عائشہ سی کہا آیا چچا میرا دودہ کے ناتی کا اور پروانگی مانگی میری پاس آنیکی پس انکار کیا مینی اذن دینی کا یہانتک کہ پوچھونمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
آنا اوسکا میرے پاس درست ہے یا نہین پس تشریف لای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچھا مینی حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس اذن دی اوسکو آنیکا
کہا حضرت عائشہ نے پس کہا مینی یا رسول اللہ سوا اسکی نہین کہ دودہ پلایا مجکو عورۃ نی اور نہین دودہ پلایا مجکو مرد نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
وہ چچا تیرا ہی پس چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوی تیری پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکی تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیونسی نہ قرابتیونسی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** چچا میرا نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کے کہ وہ تگہ تہی حضرت عائشہ کی اور دودہ پلایا مجکو عورۃ نی یعنی حاصل ہوا ہی دودہ پلانا جانب
عورۃ کیسی نہ جانب مرد کیسی پس گویا کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نی کہ دودہ پلانا عورۃ کا نہین سرایت کرتا طرف مردونکی اوسپر حضرت نی پہر وہی فرمایا کہ
چچا تیرا ہی شوق سی تیری پاس آوی اسی معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب مین ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند
کے جانب مین ہوتی ہی ۱۲ ع + **وعن عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا**
عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت علی رض

سی کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا ہی خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہی جوان عورتون قریش کیمین پس فرمایا حضرت نی
حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہی دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کے نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ شریک بہائی یون ہوئی کہ ثویبہ لونڈی تہی ابولہب کے اوسنی اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا اور
بعد چار برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نی جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونی بہتیجی کیمین اوس
لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کی کرنیکی ابولہب کو پیر کی دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہی اسلیی کہ تولد حضرت کا پیر ہی کی دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو
چار عورتون نی پلایا حضرت کی والدہ نی اور حلیمہ نی اور ثویبہ نی اور ام ایمن نی کہ حضرت کی باپ کے لونڈی تہین ۱۲ ع ۱۲ مولانا **وعن** اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَۃُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَائِشَۃَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِی الْاُخْرٰی لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ
اَوِ الْاِمْلَاجَتَانِ ھٰذِہٖ رِوَایَاتٌ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ام فضل سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک
بار دودہ پی لینا یا دو بار دودہ پی لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا
اور دو بار چوسنا اور اور روایت ام فضل سی یون آئی ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہہ روایتین ہین مسلم
کی **ف** ظاہر ان روایات سی سمجہا جاتا ہی کہ دو بار دودہ چوسنی سی نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسی تو حرام ہوتا ہی اور بعضی علما نی عمل بہی اسپر
کیا ہی اور ہماری نزدیک اور اکثر اہل علم کی نزدیک یہہ ہے کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینی کی پیوی کہ وہ دو برس ہین اکثرونکی نزدیک
اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک اڑہائی برس اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آیۃ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہی اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکہتی نہین
کہ مقید کری اطلاق کتاب کو اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ وہ بہی مطلق وارد ہوئی ہی یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ اور امام شافعی نی کہا کہ پانچ بار سی کم
پیوی تو حرام نہین ہوتا اونکی دلیل حدیث مابعد کی ہی ۱۲ ع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ
نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ فِیْمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی قرآن مین یہہ کلام کہ دس بار دودہ پینا کہ یقیناً معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہہ پانچ بار دودہ
پینی کے کہ معلوم ہو یعنی بعد اسکی یہہ حکم اوترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہی اسی پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال آنکہ یہہ آیۃ پڑہی جاتی
تہی قرآن مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی حکم یہی تہا کہ دس بار دودہ پیوی تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے
پہر یہہ رہا قرآن مین حضرت عائشہ کی قراءۃ مین اور منسوخ ہوا پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک حکم اسکا باقی ہی اور تلاوت منسوخ ہی
اور امام اعظم اور اور علما کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہہ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی ۱۲ مولانا **وعنہا** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا وَعِنْدَھَا رَجُلٌ فَکَاَنَّہٗ کَرِہَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اِنَّہٗ اَخِیْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا پس گویا کہ مکروہ جانا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس
کہا حضرت عائشہ نی کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہی میرا دودہ شریک **ف** فرمایا حضرت نی دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہی بہائی تمہارا پس سوا اسکی نہین کہ معتبر شرع
مین دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کی ہو اور بہوک کو دفع کری اور
یہہ بات خورد سالی مین ہوتی ہی پہلی تمام ہونی دو برس کی اکثرونکی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پہلے تمام ہونی اڑہائی برس کے کہ اس مدت مین بچہ طعام سے سیر نہین
ہوتا سوائے دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس بیٹہا تہا اور اوسکو اونہون نے دودہ شریک بہائی ۱۲

کہا اوسنی بجز سی عمومن دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ رضعت دودہ پینی کی بڑی عمر مین ہی حاصل ہو جاتی ہی ۱۲ ح **وعن عقبة** بن الحارث انه تزوج ابنة لابی اهاب بن عزیز فاتت امراة فقالت قد ارضعت عقبة والتی تزوج بها فقال لها عقبة ما اعلم انك ارضعتینی ولا اخبرتنی فارسل الی ابی اهاب فسالهم فقالوا ما علمنا ارضعت صاحبتنا فرکب الی النبی صلی الله علیه وسلم بالمدینة فساله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف وقد قیل ففارقها عقبة ونکحت زوجا غیره رواه البخاری اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کی کہ اوسنی نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹی عزیز کی کہی پہر آئی ایک عورة اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا مینی عقبہ کو اور اس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نی اوس سے یعنی پیا دودہ عورة دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اونکا باہم نکاح ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نی کہ نہین جانتا مین کہ تحقیق تو نی دودہ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تو نی مجکو یعنی پہلی اسی پس بہیجا عقبہ نی ایک شخص کو طرف لوگون اپنی اہاب کے پس پوچہا اونسی کہ تمہاری لڑکی کیا دودہ پلایا ہی اس عورة نی پس کہا اونہون نی نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورة نی ہماری لڑکی کو پس سوار ہو کر چلی عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اور پوچہا حضرت سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کسطرح نکاح مین رکہیگا اسکو حالانکہ تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کر دیا اوس عورة کو عقبہ نی اور نکاح کیا اوس عورة نی اور خاوند سے سوا اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک عورة کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اکثر علما کی نزدیک ثبوت دودہ پلانیکا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سی ہونا ہی اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتے ہین کہ حضرت نی بنا بر احتیاط کی اور تقوی کی فرمایا کہ جمع رہنا ان دونونکا مناسب نہین ۲ ح **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین بعث جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوهم فظهروا علیهم واصابوا لهم سبایا فکان ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم تحرجوا من غشیانهن من اجل ازواجهن من المشرکین فانزل الله فی ذلك والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای فهن لهم حلال اذا انقضت عدتهن رواه مسلم وابو داود ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کی بہیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کی پس ملی اونکو لشکر دشمنونسی اور لڑی دشمنونسی پس غالب آئے یہہ دشمنو پر اور پاوے ہاتہہ اونکی پر بعضی آدمیون نی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پرہیز کیا صحبت کرنی اون لونڈیونکو سبب ہونے خاوندون اونکی کہ مشرک تہی پس اتاری اللہ تعالی نی اس مقدمہ مین یہہ آیة اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوندوالیان مگر وہ عورتین کی مالک ہوئی ہو تمپر یعنی تہا تمہارے یعنی وہ لونڈیان کہ دار الحرب سے پکڑ لائی ہو لڑائین اور اونکی خاوند دار الحرب مین موجود ہین پس ہین لونڈیان واسطے تمہارے حلال ہین جبوقت کہ گذر جاوی علة اونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عورة جو کسیکی نکاح مین ہو اوس سے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنی تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندیمین پکڑی آوین اور خاوندونکی دار الحرب مین موجود ہون تو اونکو اپنی تصرف مین لانا درست ہی جبکہ عدة اونکی گذر جاوی اور مراد عدة سی استبرا ہی یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لی اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اوسکو والا ایک مہینا گذر جاوے پہر کہا طیبی نی کہ گئی ہین ابن عباس طرف اسکے کہ لونڈی خاوندوالی جبکہ بیچ جاوی تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہی مول لینی والیکو صحبت کرنی اوسی بعد استبرا کی بسبب علم ہونی اس آیة کی اور اوسب علما کہتی ہین کہ نکاح اوسکا نہین ٹوٹتا ہی اور آیة خاص بندیکی حقمین نازل ہوئی ہی ۳ ح **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان تنکح المراة علی عمتها او العمة علی بنت اخیها والمراة علی خالتها او الخالة علی بنت اختها لا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری رواه الترمذی وابو داود والدارمی والنسائی وفی روایته الی قوله بنت اختها

روایت ہی ابہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورة اوپر پہوپی اپنی کی یا بہیجی اوپر بہتیجی اپنی کی اور منع فرمایا اس سے کہ

نکاح کیجاوی عورۃ اپنی خالہ پر یا خالا اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوی چھوٹی نانی والی بڑی نانیوالی پر اور نہ بڑی نانیوالی چھوٹی نانیوالی پر لفظ کی ہیہ مذہبی
اور ابوداود اور دارمی اور نسائی نی اور روایت نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہی **ف** نہ نکاح کیجاوی چھوٹی نانیوالی الخ ہیہ تاکید ہی پہلی حکم کی اور
مراد چھوٹی نانیوالی سی ہیتجی اور بھانجی ہین اور مراد بڑی نانیوالی سی پہپی و خالہ حاصل یہ کہ خالہ کو بھانجی پر اور بھانجی کو خالہ پر اور پہپی کو ہیتجی پر جمع کرنا نکاح مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینی ایک کے اونمین سی و بعد گذرنی اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنی اوسکی دوسری سی نکاح کرنا درست ہی ہے مولانا
وعن البراء بن عازب قال مر بی خالی ابو بردۃ بن نیار ومعہ لواء فقلت این تذہب فقال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ
ابیہ بعد ابیہ براسہ رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ لہ وللنسائی وابن ماجۃ والدارمی فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ وفی ہذہ الروایۃ فاتمی بل اخاف
اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا گذرا مجیپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور ساتھہ اوسکی نشان پس کہا مینی کہان جاتی ہو پس کہا بھیجا مجھکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی طرف ایک شخص کی کہ نکاح کیا ہی اوسنی اپنی باپ کے بیوی پس لاؤنمین حضرت کی پاس سر اوسکا نقل کی ہیہ مذہبی اور ابو داود اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نی ہیہ کہ مارونمین گردن اوسکی اور لی آونمین مال اوسکا اور اس روایت
مین کہا بھیجا میرا بے ماموں میرکی **ف** پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہی براء ابن عازب کا یا چچا اوسکا اور یہا نشان ہا تہہ اوسکی علامت کیلیے تا لوگ
معلوم کرین کہ حضرت کا بھیجا ہوا جانا ہی کام مذکر کی گئی کیلیے اور کہا طیبی نے کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکہتا ہتا حلال ہونی
نکاح کا باپ کی بی کے ساتہہ جیسیکہ اعتقاد تہا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کرے حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل
کرنا اوسکا اور لینا اوسکی مال کا مع **وعن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان
قبل الفطام رواہ الترمذی اور روایت ام سلمہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حرام کرتی دودہ پینی سی کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم کہ کہولی انتڑیونکو بیچ
مینی چہاتیکی اور ہو یہ پہلی وقت دودہ چہڑانی دودہ کے نقل کی ہیہ مذہبی نی **ف** کہولے انتڑیونکو یعنی اوکیکی انتڑیونکو مانند طعام کی اور واقع ہو اوسمین جگیہ غذا کی
اور یہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر شیرخوارگی کی کہ دو برس تا اڑہائی برس مین اور مراد یہ کہ حرمت بسبب دودہ پینی کی بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس تا اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہین
ہوتی بلکہ چہوٹی عمر مین یعنی دو برس تا اڑہائی برس کی عمر تک پس جو دودہ پینی ہی اور یہ جو کہا کہ بیچ مینی چہاتیکی مقصود اوسسے بیان کرنا وقت کا اور صورت دودہ پلانیکا ہی کہ چہاتی
سی دودہ پلا کر نہ منہ ہٹا لیوے بیچ الاثنا مین یہ ثابت ہوتی حرمت دودہ پینی کی کہ چہاتیونسی دودہ پیوے یعنی برابر ہے کہ چہاتیونسی دودہ پلاوے یا کسی چیز مین ملکر پلاوے مانند چسپہ وغیرہ کی
حرمت اسطرح ثابت ہو جائیگی اور پہلی وقت چہاتی دودہ کے یعنی شرعہ مین جو وقت چہاتیکا مقرر ہی اوسسے پہلی ہو یہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کے کلام کا اور فصہ مین کہا ہی
کہ نہیں اعتبار ہے دودہ چہاتیکا پہلی وقت عجز بچے کے یہانتک کہ آزاد دودہ چہڑا دی بچے کا پہلی وقت عجز کے اور پہر دودہ پلاوی دس وقت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ
پلانا بعد مدت عجز کے درست نہین اسلیے دودہ جراد آدمی کا بی رفع اوٹہانا جراد آدمی کیسی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی و ضرورۃ اب رفع ہو گئی اور رہنا برسکی نہین جائز ہی
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کے دودہ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہی کہ پینی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نی اسمین اختلاف کیا ہی بعضون نے
تو کہا کہ نہین جائز اور بعضون نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب کے ساتہہ رفع جانا ہیکا و مختار **وعن** حجاج بن حجاج الاسلمی عن ابیہ قال یا رسول
اللہ ما تقول فی مذہ الرضاع فقال عتق رقبۃ او اطعام رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی حجاج مینی حجاج اسلمی کی نقل کی اوسنی
اپنی باپ سی یعنی پوچہا اوسنی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی مجھی حق دودہ کا پس فرمایا یا ملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی ہیہ مذہبی اور ابو داود اور نسائی
اور دارمی نی **ف** یعنی پوچہی اوسنی پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکی ادا کرنیسی حق دودہ پلانیوالیکا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ بردہ دینی سی دودہ پلانیوالیکو حق
اوسکے دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہی جو کہ دودہ پلانیوالی اوسکی خدمت کی ہی وہ مینی والیکی اوسکی بدلے مین اوسکو بہی خادم دیجیے یا خدمت کرے اوسکی **وعن** ابی الطفیل الغنوی قال

جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت امراۃ فبسط النبی صلی اللہ علیہ وسلم ردآءہ حتی قعدت علیہ فلما ذھبت قیل ھذہ ام صغت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود　اور روایت ہی ابی طفیل غنوسی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ایک عورۃ یعنی حضرت حلیمہ بنت حجہا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوش کرنی کیلیی یہانتک کہ بیٹہہ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسی نے کہا یہ کیا لوگون نی بسبب تعظیم کرنے کے اونکی اوپر چادر اپنی کے چاہا کہ بیٹہے اوسکے اوپر پس کہا گیا کہ اس عورۃ نی دودہ پلایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہ ابوداود اور دنی

وعن عمران بن غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاھلیۃ واسلمن معہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک اربعا وفارق سائرھن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ　اور روایت ہی ابن عمر کی یہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال مین کہ اوسکی باس تہین دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بہی مسلمان ہوئین ساتہہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح مین اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی　**ف**　اس سی معلوم ہوا کہ نکاح کافر کا صحیح ہی یہانتک کہ جب مسلمان ہوئی تو حکم نہ کیی جاوین ساتہہ تجدید نکاح کی مگر جبکہ اونکی نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہے جمع کرنا اونکا نکاح مین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا زیادہ چار عورتونسی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کافر مرد کو عورتین سی موجب تفرق کا نہین مانند مرتد ہونیکی جیسکہ مذہب حنفیہ کا ہی ع ع

وعن نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فقالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا متفق علیہ　اقدمھن صحبۃ عندی عاقمۃ ستین سنۃ فقارقتھا رواہ فی شرح السنۃ　اور روایت ہی نوفل بن معاویہ کی کہا مسلمان ہوا مین اور تہین نکاح مین میرے پانچ عورتین پس کہا مجہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حکم اوسکا پس فرمایا چہوڑ دی ایک کو اور رکہہ چار کو پس قصد کیا مین طرف پہلی نکاحی پانچ کی کہ سب سی پہلی تہی صحبت مین کی ایک میری ساتہہ برس سی پس جدا کر دیا مین اوسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین　**وعن** الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان قال اختر ایتھما شئت رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ　اور روایت ہی ضحاک بیٹی فیروز دیلمی کی نقل کی اپنی باپ سی یعنی فیروز سی کہ کہا مین یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح میرے مین دو بہنین ہین فرمایا اختیار کر لی اون دونومین سی ایک کو جسکو چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی　**ف**　کہا مظہر نی کہ مذہب شافعی و مالک و احمد کا یہی ہے کہ اگر اسلام لاوی ایک شخص اور اوسکی نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ پہلی اسلام لائی ہون ساتہہ اوسکو تو جائز ہی اوسکو اختیار کرنی ایک کو اون دونومین سے خواہ پہلی نکاح کیا ہو خواہ دوسرے کو اور کہا ابوحنیفہ نی کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونونسی ساتہہ تو نہین جائز ہی یہہ کہ اختیار کرنی ایک کو اون دونومین سے اور اگر نکاح کیا تہا اون دونونسی آگی پیچہی جائز ہی اوسکو اختیار کرنی اوس عورت کو کہ جس سی نکاح اول کیا تہا نہ دوسرے کو ع ع

وعن ابن عباس قال اسلمت امراۃ فتزوجت فجاء زوجھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجھا الآخر وردھا الی زوجھا الاول وفی روایۃ انہ قال انما اسلمت معی فردھا علیہ رواہ ابوداود وروی فی شرح السنۃ ان جماعۃ من النساء ردھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنکاح الاول علی ازواجھن عند اجتماع الاسلامین بعد اختلاف الدین والدار منھن بنت الولید بن مغیرۃ کانت تحت صفوان بن امیۃ فاسلمت یوم الفتح وھرب زوجھا من الاسلام فبعث الیہ ابن عم وھب بن عمیر برداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانا لصفوان فلما اقدم حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسییرا اربعۃ اشھر حتی اسلم فاستقرت عندہ واسلمت ام حکیم بنت الحارث بن ھشام امراۃ عکرمۃ بن ابی جھل یوم الفتح بمکۃ وھرب زوجھا من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ الیمن فدعتہ الی الاسلام فاسلما فثبتا علی نکاحھما رواہ مالک　عن ابن شہاب مرسلا　اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورۃ پہر نکل گیا یعنی ایک شخص سے پہر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تہا اور جانتا تہا مین اسلام

یعنی اور باوجود اسکی نکاح کیا پس نکالا اوس عورۃ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوسرے خاوند کی نکاح سی اور حوالہ کیا اوس عورت کو طرف خاوند پہلی اوسکی کی اور
ایک روایت مین یہہ ہی کہ اوس پہلی خاوند نی کہا کہ وہ عورۃ مسلمان ہوئی ساتھہ میری پس حوالہ کی حضرت نی وہ عورۃ اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی اور روایت
کی گئی شرح السنۃ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتونکو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب پہلی نکاح کی اونکی خاوندونپر نزدیک جمع ہونی اسلام خاوند اور بی بی کی
پیچہی مختلف ہونی دین کی اور ملک کے اونمین سی یعنی اون عورتون مین سے کہ پہیرا اونکو حضرت نی اونکی خاوندونپر بسبب پہلے نکاح کی بیٹی ولید بیٹی مغیرہ کی تہی
نکاح صفوان بیٹی امیہ کی مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کی یعنی خاوند کی پہلی اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانی سی پس بہیجا حضرت نی طرف اوسکی بیٹی
چچا اوسکیکو کہ نام اوسکا وہب بن عمیر تہا ساتھہ چادر شریف اپنی کی رحمت ہو اللہ کی اونپر اور سلام واسطی امان دینی صفوان کی یعنی قتل و تعرض سی پس جب
آیا صفوان مقرر کیا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر کرنا چار مہینی کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی بیوی کی مسلمان ہونیکی دو مہینی بعد
پس ٹہیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تہی اوسکی نکاح مین اور اون عورتون مین سی مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورۃ عکرمہ بیٹی ابو جہل کی
دن فتح مکہ کی مکہ مین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی عکرمہ اسلام لانی سی یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنی بیچ طلب خاوند کی ساتھہ حکم آنحضرت کی یہانتک
کہ آئی خاوند کی پاس یمن مین پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوا پس رہے دونو اپنی نکاح پر نقل کی یہہ مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کی ۔
ف پیچہی مختلف ہونی دین اور ملک کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب اسلام لائی خاوند اور بیوی پہلی گذرنی عدۃ کی تو ثابت رہتا ہے نکاح دونونمین برابر ہی کہ ہوتی
ایک دین پر جیسی دونون کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتی یا ایک اون دونونمین سی ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونون دار الاسلام
مین یا دار الحرب مین یا ایک اون دونونمین سی ہوتا بیچ ایک کے اون دونونمین اور دوسرا اور مین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین
حاصل ہوتی فرقت دونونمین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سے یا تو عدۃ ہو چکی یا عرض کری اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کری یا انتقال کری
ایک اون دونونکا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کی اور برابر ہی اونکے نزدیک اسلام لانا پہلی دخول کی اور بعد دخول کی اور
سیر کرنا چار مہینی کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینی تک یا امن زمین مین پہرتا رہی درمیان مسلمانونکی تاکہ دیکہی خصلت اونکی پس پہرا کیا اونمین چند روز پہر نصیب
فرمایا اوسکو اللہ تعالی نی اسلام ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال حرم من النسب سبع ومن الصہر سبع ثم قرأ
حرمت علیکم امہاتکم الآیۃ رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حرام کی گئین نسب سے سات عورتین اور مصاہرت سے سات پہر پڑہی آیۃ حرام کی گئین تمپر مائین
تمہاری آخر آیۃ تک نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نسب سے سات عورتین یہہ حرام ہین مان اور بیٹی اور بہن اور پہپی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتی ہین
اوس قرابت کو کہ بسبب نکاح کی حاصل ہو پس مصاہرت کے علاقہ سی چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین مان بیوی کی اور بیویان بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور
باپ اور دادا کی بیویان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سے اور تین عورتین ہین مصاہرت کے علاقہ مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی
بہن اور پہپی اور خالہ اور آیۃ مذکورہ سند کی لیی پڑہی کہ اسمین جو عورتین کہ بسبب نسب کے حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرت سے جو حرام ہین اکثر اونکی اسمین مذکور ہین
اور ساری آیۃ یون ہی حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت وامہاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ
وامہات نسائکم وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم وان تجمعوا بین الاختین
الا ما قد سلف ان اللہ کان غفورا رحیما **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل نکح امرأۃ
فدخل بہا فلا یحل لہ نکاح ابنتہا وان لم یدخل بہا فلینکح ابنتہا وایما رجل نکح امرأۃ فلا یحل لہ ان ینکح امہا دخل بہا او لم یدخل بہا رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث لا یصح من قبل اسنادہ وانما رواہ ابن لہیعۃ والمثنی بن الصباح

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نکاح کری کسی عورۃ سی پہر صحبت کری اوس سے پس نہین درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی اور اگر نہین صحبت کی اوس سے پس جائز ہی نکاح بیٹی اوسکی سی یعنی بعد طلاق دینی اوس عورۃ کے یا بعد مرنی اوسکی کی اور جمع کرنا مان اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کری کسی عورت سی پس نہین حلال ہی نکاح کرنا مان اوسکی سی صحبت کے ہو اوس عورۃ سی یا نہ صحبت کے ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کی سوا اسکی نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نے اور مثنی بیٹی صباح کی نی عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کے کیی جاتی ہین بیچ نقل کرنی حدیث کی **ف** بیٹی کی مقدمہ مین جو اس حدیث مین فرمایا یہہ مضمون اس آیہ سی ثابت ہے وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور مان کی مقدمہ مین جو فرمایا بسبب مطلق وارد ہونی اس آیہ کی فرمایا وامہات نسائکم اور بسبب اسناد کی یعنی بسبب راویون کی یہہ صحیح نہین ہے اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنونکی بسبب مطابق ہونیکی ساتھہ آیہ مذکورہ کی ۱۲ ع

باب المباشرة

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکی عورتونسی

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر قال كانت اليهود تقول اذا اتى الرجل امرأته من دبرها في قبلها كان الولد احول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم متفق عليه روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی یہود کہتی جسوقت کہ صحبت کری مرد اپنی عورۃ سے پیچہی کی طرف سی اوسکی اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا بہینگا پس اوتری یہہ آیہ کہ عورتین تمہارے یعنی بیویان اور لونڈیان کہیتی مین تمہارے پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطور سی چاہو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورۃ سے صحبت اسطور سی کری اوسکی پیچہی کہڑا ہو کر یا بیٹہہ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر مین داخل کری تو اوس جماع سے لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہی پس اونکی اس وہم کی رد کرنی کی لیی یہہ آیت اوتری کہ تمہاری بیویان تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہاری کی ہین جیسی زمین کہیتی پیدا ہونی کی جگہہ ہی اور جگہہ اوسکی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیی کہ مقعد جگہہ پاخانہ کی ہی نہ جگہہ کہیتی کی پس آؤ تم اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی یا بیٹہی یا لیٹی یا پیچہی سے آگی کی ستر مین یا آگی سی آگی کی ستر مین حاصل یہہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہی اور کچہہ مضر نہین بشرطیکہ آگی کی جانب مین ہو اور پیچہی کی ستر مین یعنی اغلام کرنا سب دینون مین حرام ہی ۱۲ ع

وعنه قال كنا نعزل والقرآن ينزل متفق عليه وزاد مسلم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينهنا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم عزل کرتی اوس حال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کی زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتی تہی اور نہی نہ آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو **ف** معنی عزل کی یہہ ہین کہ مرد عورۃ سی صحبت کری اور جب منزل ہونی لگی تو ستر اپنا عورۃ کی شرمگاہ مین سی نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نی کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نی صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوسکی کی اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکی اذن سی جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سی جائز ہی اور سید نی لکہا ہی کہ جائز رکہا ہی شافعی نی عزل کو لونڈی سی برابر ہی کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورۃ سی صحبت کرنی مین عزل کری تو اذن لیلی اوس سے اور کہا نووی نی کہ ہماری نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیی کہ سبب ہے قطع نسل کا ۱۲ ع

وعنه قال ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان لي جارية هي خادمتنا وانا اطوف عليها واكره ان تحمل فقال اعزل عنها ان شئت فانه سيأتيها ما قدر لها فلبث الرجل ثم اتاه فقال ان الجارية قد حبلت فقال قد اخبرتك انه سيأتيها ما قدر لها رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نی عزل کر اوس سے اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہے پس درنگ کے اوس شخص نے ایک مدت پہر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق

خبر دی تہی منی تحلوکہ تحقیق پیدا ہوگی اوس سی وہ چیز کہ مقدر ہی اسلی اوسکی نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اسمین دلالت ہی اوپر اباحت کرنی سب کے باوجود عزل کے انہی اور ابن ہمام نی کہا اگر عزل کی مادن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حرمت آ یا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہین کیا علمانی کہ اگر نہ عود کیا ہتا طرف عورۃ کی یا عود کیا ہتا بعد بشاب کرنیکی تو جائز ہی انفی اوس حمل کی اور اگر بشاب نہین کیا ہتا پہلی عود کرنیکی تو نہین جائز اسیطرح منقول ہی حضرت علی رضی اسلیکی بقیہ منی کا ذکرین بتا وہ گرچہ ارحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نی اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابۃ کیا پہلی بشاب کرنیکی پیر بشاب کیا پیر نکلی منی تو واجب ہے پیر کر غسل کرنا ۱۲ **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَہَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْہُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَہٗ فَسَاَلْنَاہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَاءِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَھِیَ کَاءِنَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری کی کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیر غزوہ بنی المصطلق کی پس پائی اسمین بندی ہیگے عرب کی یعنی لیگئے پکڑلائی لونڈی غلام پس رغبت کے ہمنی عورتونکی یعنی صحبت کرنیکی عورتونسی اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنی عزل کرنا یعنی لونڈیونکو بخوف حمل ہنی کی پس ارادہ کیا ہمنی عزل کرنیکا اور کہا ہمنی لیے اپنی دلونمین یا آپسمین کی عزل کرین ہم سوال مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسیان ہمارے اسمین پہلی اسسے کہ اوچھین ہم اونسی کو اباحت ہی یا نہین پہر پوچھا ہمنی اونسی حکم اسکا یس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نکرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ ہونیوالی ہی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندے عرب کیسی کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بھی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ لونڈی غلام ہوجاتی ہین جبکہ وہ مشرک ہون سلیکی کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ مین سسے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نے اور شافعی نی قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہی ورق بسبب شرافت اور کمیلی اور لفظ ان لا تفعلوا مین لا زیادہ ہی کہا نووی نی کہ مختار اسلی ہیمین کہ نہین ضرر یہہ ترک کرنی عزل کی اسلیکی کہ جو نفس کی مقدر کیا ہی اللہ تعالی نی پیدا کرنا اوسکا ہیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا نکرو پس نہین فائدہ ہی تمہاری عزل کرنی مین اور بعضون نے کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہی اسصورت مین معنی یہہ ہونگی کہ نہین مضائقہ تمکو کہ یہہ عزل کرو پس سب سی جائز ہوا عزل ۱۲ **وعنہ** قَالَ سُءِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری کی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنی کی کیا جائز ہی یا نہین پس فرمایا نہین ہوتا ہر آب منی سی فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنی کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہے کہ معنی سوال کے یہہ ہین کہ لوگون نے اذن مانگا عزل کرنیمین بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دی گئی کہ تم گمان کرتی ہو کہ نا آب منی کا سبب ہے پیدا ہیش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور یہی اسطرح نہین اسلیکی نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سی اکثر منی گرتی ہی اور بچہ اوسسے نہین پیدا ہوتا اور بعضی اوقات عزل کرتی ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانی منی پر اور اسیطرح ہونا ہی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن یہان عادت اللہ جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سی پیدا ہوتا ہی پس ہو سکتا ہی کہ بچہ سورت عزل کے بے اختیار لجہہ نطفہ کی رحم مین جاپڑی اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الہی یمین پیدا ہونا ہی ہی اوسکا تو بغیر نطفہ کی بہی وہ پیدا کر سکتا ہی اور ان حدیثونکی درست عزل کی سمجھی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اوذ بسبب ہمارا اور اکثر علما کا جو اسمین سے بیان اوسکا یہہ فائدہ حدیث جابر کے گذر چکا طیبی ۱۲ **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سی پس کہا
واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے ڈرتا ہون مین اوپر لڑکی اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ڈرتا ہون مین الخ یعنی بیوی لڑکیکو دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سے تو حاملہ
ہوجائیگی اور درصورت حمل کے دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اوسنی اسلیی کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہی
اوس بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کیوقت کم ہوجاتا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی
فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکی کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس عزل مت کر بجہت خوف حاملہ ہونی عورۃ کی اور اسمین مبالغہ
ہی بیچ نہی کی عزل سی + س ح **وعن** جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کی سی کہا حاضر ہونی
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگونکی اسحال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال
روم اور فارس کے کہ وہ غیلہ کرتی ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نے حضرت سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بڑی داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچہی جاوی گی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** غیلہ ساتہہ زبر غین کے کہتی ہین دودہ پلانیکو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہے کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی حالت دودہ
پلانی مین پس عرب احتراز کرتی تہی غیلہ سے بگمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سے اسلیی پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ
کرتی ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد کو نہین پہنچتا پس منع کیا اس سے اور واد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف تنگدستی اور
لاحق ہونے عار کی پس حضرت نی فرمایا کہ عزل کرنا واد پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہے اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہے
یا تہدید ہے یا بیان اولی ہی اور موید ہی اونکی یہہ کہ بیٹہی حضرت عمر کی پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا صحابہ نی کہ نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موءودہ صغری
ہے پس کہا حضرت علی رضی نے کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ نہین ہوتا موءودہ یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنی جان کے اسقاط حمل کری یا آپ سی پیدا
ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑ دے تو وہ موءودہ ہے پس کہا حضرت عمر رضی نی کہ سچ کہا تمنی عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری جبتک کہ بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط
حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایکسو بیس روز مین بعد حمل رہنی کی اور بعضون نے کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اسلیی
کہ نہین ہے یہہ بیچ حکم واد حقیقی کے اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہے بلکہ مشابہ ہی اسکی اسلیی اسکو واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضایع کرنی نطفہ کی کہ مہیا کیا ہے
اسکو اللہ تعالی نی فرزند پیدا ہونیکی لیی مشابہ ہی ہلاک کرنی فرزند کے اور گاڑ دینی اوسکی جیتا اور کہا ابن ہمام نی کہ صحت کو پہنچا ہے ابن مسعود سے کہ اونہون نے فرمایا کہ عزل موءودہ صغری
ہی اور ابی امامہ سی ہے کہ وہ پوچہی گئی حکم عزل سے پس کہا اونہون نے کہ نہین دیکہا مینی کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہہ اور ابن عمر سے ہی کہ حضرت عمر نے مارا عزل کرنی پر بعضی شخصونکو اور حضرت عمر اور حضرت
عثمان سے ہی کہ منع کرتی تہی عزل سے انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی محمول ہے تنزیہ پر + **وعن** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ
الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی سعید رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کے تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کی

باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی وہ شخص ہے کہ پہنچی طرف عورۃ اپنی کی یعنی صحبت کری اوس سے اور پہنچی عورۃ طرف اوسکی پہر ظاہر کری بہید اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے
ف تحقیق بڑی امانت الخ کہا طیبی نی کہ یعنی بہت بڑے امانت کہ خیانت کرنیسی اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کے ہی کہ صحبت کری
اپنی بیویسی پہر افشا کری بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص
کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیویسی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنی بہید سے مراد یہہ ہے کہ کہتا پہری لوگونسی جو کچہہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی بیویمین قسم
کلام اور افعال سی جیسی عادت ہے رذالونکی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبونمین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیونمین سے اوس چیز کو کہ واجب ہے شرعا یا عرفا چہپانا اوسکا
اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند اور بیویمین سے امانت رکہی گئی ہین دوسرے کی پاس پس جو کوئی افشا کری اون دونونمین
سی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنی اوسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کرتا ہون مین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگون نی کہا کیون کہا
کیونکر ذکر کرونمین عیب اپنے بیویکا پہر جب طلاق دی اوسکو تو لوگون نی کہا کیون طلاق دی تو نی کہا کیونکر ذکر کرونمین عیب عورۃ اجنبیہ کا پہر کہا ہی بعضون
نی کہ یہہ مکروہ جب ہے کہ نہ مترتب ہو اوسپر کچہہ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورۃ دعوی کری خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری بیزار ہونی خاوند
کا اپنی سی یا مانند اسکی تو نہین کراہیت ہی اوسکی ذکر کرنی مین فرمایا اللہ تعالی نے لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل
دوسرے **عن** ابن عباس قال اوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم الآیۃ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ
رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہارے کہیتان ہین واسطی تمہارے پس
آؤ تم اپنے کہیتونمین آخر آیۃ تک اگلی جانب مین اگلی طرفسی اور پچہلی طرفسی اگلی جانب مین اور پرہیز کر داخل کرنیسی مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین ہے صحبت نکری کہ حرام ہے اور مقعد مین کبہی نکری یہہ بہی حرام ہے اور لفظ اقبل اور ادبر تفسیر و بیان
ہین فاتوا حرثکم الخ کا مولانا ع **وعن** خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء
فی ادبارہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی خزیمہ بیٹی ثابت کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالی
حیا نہین کرتا بیان کرنی حق کی سی نہ آؤ تم عورتونکی پاس یعنی بدفعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برا کہی جانیکی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی ترک
سی کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ تہی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہے
اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیی اگرچہ بطریق منع و نہی
کے ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتون سی اونکی مقعد مین پس عورتون سی جب
منع ہوئی تو مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا
اوسکو طرف اللہ تعالی کی واسطی زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ پیچہی سی بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیونسی حرام ہی اور
جسنی جائز رکہا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نی کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورت سی تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیویسی یا اپنی لونڈی سے
کری تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوے اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعذیر دیا جاوے اور کہا نووی نی کہ اگر اغلام کری اپنی غلام سی تو وہ مانند اغلام
کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چہوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر
اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعذیر ہی موافق حال فاعل و مفعول کی ۱۲ ع ۱۲ ح مولانا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال

رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کی پاس بیچ مقعد اوسکی کی نقل کی بیہ احمد اور ابوداود نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ آدمی عورۃ کی پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی بیہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کی کہ آدمی مرد کی پاس یا عورۃ کی پاس متعد مین نقل کی بیہ ترمذی نی **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ عَنْ فَرَسِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہی سوار کو پس پچھاڑتا ہی اوسکو گھوڑی اوسکی سی نقل کی بیہ ابوداود نی **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھہ غیلہ کی اور غیل کی معنی اوپر گذر ہی چکی ہین کہ دودھ پلانیکو حالت حمل مین یا صحبت کرنیکو حالت دودھ پلانی مین کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کی تا پہنچی لڑکی کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین سست ہوتا ہی اور گر پڑتا ہی گھوڑی کی پیٹہ سی اور ہوتا ہی یہ مانند قتل کی حاصل یہہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکیکا ہوتا ہی احدیث مین معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیثونسی معلوم ہوا کہ غیلہ کچھہ اثر نہین کرتا کہا طیبی نی کہ نفی کرنی اثر غیل کے اوپر کی حدیثونمین ہی واسطی باطل کرنی اعتقاد جاہلیہ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی تھی اور اثبات اوسکا یہان ایسی ہی کہ وہ سبب فی الجملہ ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق اللہ بہتر ان انتہی حمل کیا جاوی تحریم پر پس نہین منافات دونونمین یا یون کہا جاوی کہ نہی اور ترک نہی دونونمین احتمال دو نہین اول نہی کی بحسب متعارف قوم کی بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکھکر کہ اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا ہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ح **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عزل کرنی حرہ کی سی بدون اذن اوسکی کی نقل کی بیہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی آزاد عورۃ سی صحبت کرنی تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکرنی واسطی متعلق ہونی حق اوسکی کی یا تو بسبب نفع جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطی بچہ کی ادراس سی سمجھا جاتا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ کی صحبت کرنی مین باذن اوسکی کی اور لونڈی کی صحبت کرنی مین بغیر اذن اوسکی کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ع ح **باب** باب ہی بیچ بیان حدیثونکی کہ متعلق ہین پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا فِیْ بَرِیْرَۃَ خُذِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَکَانَ زَوْجُھَا عَبْدًا فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عروہ سی کہ نقل کی حضرت عائشہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اونکی بیچ مقدمہ بریرہ کی کہ لی اوسکو پھر آزاد کرو اوسکو اور تمہا خاوند بریرہ کا غلام تھا پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا بریرہ نی اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی بیہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ اول لونڈی ہی کہ ایک یہود کے بعد ازان حضرت عائشہ نی اوسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نی وقت خریدنی اوسکی کے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اوسکی مالکو نسی اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نی اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نی اوسکو بعد آزاد ہونی کی اختیار دیا کہ چاہے اوسکی نکاح مین اور چاہے فسخ کرنی نکاح کو اوسکو خیار عتق کہتی

ہین کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوند کی نکاح مین رہی اور چاہی نرہی پس اختیار کیا بریرہ نے نفس اپنا اور
جدا ہوئے خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر یہہ کلام عروہ کا ہی اور یہی قول تینون امامونکا ہی کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد ہونی
کے اوس صورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطی دفع عار کے کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہین ہے
اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اونکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتہہ
آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد ہو یا لونڈی ۱۲ ع ح + و

عن ابن عباس قال كان زوج بريرة عبدا اسود يقال له مغيث كاني انظر اليه يطوف خلفها في سكك المدينة يبكي
ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم للعباس يا عباس الا تعجب من حب مغيث بريرة ومن
بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعتيه فقالت يا رسول الله تامرني قال انما اشفع قالت لا حاجة لي فيه رواه البخاري

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے
مدینہ کے کوچون مین روتا اور آنسو اوسکی بہتی اوسکی داڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو چاہنی
مغیث کیسی بریرہ کو اور دشمن رکہنی بریرہ کیسی مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاشکی رجوع کری تو مغیث سے یعنی نکاح کری اوس سے
پس عرض کیا بریرہ نی کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون مین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا کہا بریرہ
نے نہین حاجت مجکو اسکی رجوع کرنی مین یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کے یہہ بخاری نے **ف** غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کی تہا بدصورتی
مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ امام کو سفارش
کرنی رعیت سے اچہی بات ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کی جائز ہی ۱۲ ع

الفصل الثاني

فصل دوسری

عن عائشة انها ارادت
ان تعتق مملوكين لها زوج فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان تبدا بالرجل قبل المراة رواه ابو داود والنسائي

روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپسمین تہی خاوند بیوی پہر پوچہا عائشہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کے یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی تاکہ عورت کو اختیار نرہی بیچ نکاح کی
یعنی اگر عورت کو پہلی آزاد کرتین تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوتی اس صورت مین اوسکو اختیار تہا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نرہتی جیسا کہ مذہب تینون
امامونکا ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیی فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورت کو اختیار نرہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اول مرد کے آزاد کرنیکو
اسلیی فرمایا کہ وہ کامل تر اور افضل ہی یا اسلیی فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سے کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ۱۲ ع + وعنها

ان بريرة عتقت وهي عند مغيث فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لها ان قربك فلا خيار لك رواه ابو داود اور روایت ہی
عائشہ سی یہہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اس حالمین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی نرکہنی کا اور فرمایا اوسکو
اگر نزدیکی کریگا تجسی یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطی تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی کی نقل کی یہہ
ابو داود نے **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ اذن مولے اپنی کی یا نکاح کر دی اوسکا مولے اوسکا ساتہہ رضا اوسکی کی یا بغیر رضا اوسکی
کے اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح مین رہنی نرہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنی آپ

کری بغیر اذن مولی کی پہر آزاد کری مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہوجاتا ہی نکاح اوسکا ساتہہ آزاد کرنی کی اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہمارے کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب خلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کے خاوند کی حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہی حدیث عائشہ سی کہ حضرت صلعم نے اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور امامون نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابوحنیفہ نی روایت دوسریکو ع ملا علی قاری نی قول امام ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکہا ہی بخوف درازگی کی خلاصہ اوسکا یہان لکہا گیا

باب الصداق

باب ہی بیچ بیان مہر کی **ف** ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کے نزدیک چوتہائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتہہ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی ع **ف** شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال بہر ہوتے ہین اور مثقال ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہے پس دس درہم ساڑہی اکتیس ماشہ بہر ہوئے پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسی کلدار سیدہے کل کا اور ڈبل اور پتلی دار تو دس درہم کے دو روپے اور دس آنی ہوئے اور دینار ہوتا ہے دس درہم کا اور مہر حضرت صلعم کے سب بیبیونکا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت صلعم کے سب بیٹیونکا سوائے حضرت فاطمہ کے رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کے حساب مذکور سی ایکسو اکتیس روپے چار آنی ہوئی اگر روپی بارہ بارہ ماشہ کے ہون جیسی کلدار سیدہے کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیا ساڑہی گیارہ ماشہ کا ہو جیسی لکہنو وغیرہ کا تو ایک سو چہتیس روپے پندرہ آنی تین پائی اور پندرہ ٹکڑی پائی کے تیئیس ٹکڑون مین سے ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکی ایک ہزار پچاس روپے ہوئی اگر روپے کلدار سیدہے کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر روپے لکہنو کے ہون تو ایک ہزار پچانوین روپے دس آنہ پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جز مین سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ رض کا چار مثقال چاندی کا ہی جسکی ڈیڑہ سو روپے ہوئی اگر روپے کلدار سیدہے کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر لکہنو وغیرہ کی ہون تو ایک سو چہپن روپی آٹہہ آنہ چار پائی اور چار جز پائی کی تیئیس جزون مین سی ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت صلعم کی صاحبزادیون کا سوائے حضرت فاطمہ رض کی		مہر حضرت ام حبیبہ رض کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم	۴۰۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	یا دینار	۴۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵
کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵ ۴	ماشہ	۱۲۶۰۰	لکہنو وغیرہ کی	۱۸ ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳
لکہنو کے	۱۵ ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵		
		لکہنو کے	۱۰ ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳		

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنو ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنیکی بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولوان حصہ روپے کا مولانا رفیع الدین وغیرہ رح

الفصل الاول

فصل پہلے عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وہبت نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیہا ان لم تکن لک حاجۃ فقال ہل عندک من شیء تصدقہا قال ما عندی الا ازاری ہذا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا فقال قد زوجتکہا بما معک من القرآن وفی روایۃ قال انطلق فقد زوجتکہا فعلمہا من القرآن متفق علیہ روایت ہے سہل بن سعد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنی یا رسول اللہ

تحقیق بخشی مینی جان اپنی واسطی آپکی اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت تہی کچہہ جواب ہست نیست کا نہ دیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح
کر دو میرا اس سی یعنی حکم کرو اوسکو نکاح کرنیکا مجہسی اگر نہین ہے آپکو اوسمین کچہہ حاجت پس فرمایا حضرت نی کیا ہی تیری پاس کچہہ چیز کہ مہر مین دیوی تو اوسکو
کہا اوس شخص نی کہ نہین میری پاس کچہہ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نی پس ڈہونڈہا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی پس ڈہونڈہا اوسنی
اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تیری قرآن سی کچہہ یعنی تجکو قرآن یاد ہی یا آتا ہے کہا اوس شخص نی کہ ہان سورہ فلانی
اور سورہ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا مینی تیرا اوس سے بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیری ہی قرآن سی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا مینی تیرا
اوس سے پس سکہلا اوسکو قرآن سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بخشی مینی الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو تو حلال ہی اور مہر نہین واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست نہین حضرت ہی کی خصائص سے تہا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت کرتی ہی اسپر
وامراۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین یعنی حلال کی ہمنی تیری لیی صحبت کرنی اوس مومنہ
عورۃ سی کہ بخشی تیری لیے نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہی نبی نکاح کرنا اوس سے یہہ خاص تیرے لیی ہی نہ اور مومنونکی لیی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح
ساتہہ لفظ ہبہ کی بغیر مہر کی یہہ خاص حضرت ہی کی لیی تہا اور کی لیی نہین درست اور ہماری نزدیک لفظ ہبہ سی سبکو نکاح کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہونا مہر کا
اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیی تہا اور کی لیی نہین پس سوائے حضرت کی اور ونپر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگرچہ نہ نام لی مہر کا یا نفی کری مہر کی پس ہمارے
نزدیک معنی خالصۃ لک الخ کی اس آیۃ مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونی مہر کی وہ عورۃ خاص تیرے ہی لیی درست ہے اور کی لیی نہین درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی
اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندہنا ساتہہ اوس چیز کی کہ قسم مال سی ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علماء کا اور امام اعظم اور امام
مالک کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا اولیا پس
نہ نکاح کرین وہ مگر ہم کفو سی اور نہین ہی مہر کمتر دس درہم سی نقل کی یہہ دارقطنی اور بیہقی نی اور موید ہی اسکا قول حضرت علی رضہ کا کہ نہین ہے
مہر کمتر دس درہم سی یہہ بہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نی اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہون نے مہر معجل پر اسلیی کہ عادت تہی اونکی کہ کچہہ مہر مین سے
جلدی دیتی تہی پہلی صحبت کرنیکی یہان تک کہ گئی ہین بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کری بیوی سی یہانتک کہ پہلی کچہہ دی لی اوسکو چنانچہ ابن
عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا یہی یہی مذہب تہا دلیل اونکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی نی حضرت فاطمہ سی نکاح کیا تو چاہا
کہ صحبت کرین اونسی پس منع کیا حضرت علی رضہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ دیوین فاطمہ کو کچہہ پس حضرت علی نی کہا یا رسول اللہ نہین
میری پاس کچہہ پس فرمایا حضرت نی دی اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علی نی اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسی اور یہہ معلوم ہی ہی کہ مہر
حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی کا تہا پس اونمین سے اسقدر دینی کا حکم کیا اور یہہ دینا اونکی نزدیک واجب ہے اور ہماری نزدیک مستحب اور
کیا ہی تیری ساتہہ قرآن سی کچہہ اس سے ظاہر یہہ ہے کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹہرایا اور جائز رکہا ہی اسکو بعضی اماموں نی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ نہین جائز
وہ کہتی ہین کہ واجب ہے اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کی لیی نہین ہی بلکہ واسطی سببیت کے ہی یعنی نکاح کر دیا مینی بسبب اوس چیز کی
کہ ساتہہ تیری قرآن سی ہی اور سبب جمع ہونی تیری کا ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہی جیسیکہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سی اسلام پر اور سکہلا
اسکو قرآن سی یہہ امر استحباب کے لیی ہی پس نہین دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِی سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ
کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَّۃً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا
النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَۃِ دِرْہَمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ کہا پوچھا مینی عائشہ سی کہ کتنا تہا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہا مہر حضرت کا واسطی بیویون اونکی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینی نہین کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوئی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نی اور لفظ نش ساتہہ دو بیٹیون کی ہی شرح السنہ مین اور بیچ سب کتابون اصول کی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی شافعیہ نی اسپر کہ مستحب ہی مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار درہم کا تہا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کے لکہی گئی ہین **ع الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صُدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهٖ وَلَا اُنْكِحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وایت ہی عمر ابن الخطاب سی کہ کہا خبردار ہو نہ بہاری مہر باندہو عورتون کا پس زیادہ بہاری مہر باندہنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نکاح کیا کسی سے عورتون اپنے مین سے اور نہ نکاح کردیا کسیکا بیٹیون اپنی سی زیادہ بارہ اوقیہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین بموجب قول اللہ تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور بارہ اوقیہ کی چار سو اسی درہم ہوتی ہین اور اگی ایک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہی قول عمر رضہ کی سی اسلیی کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی باندہا تہا حبشہ مین واسطی تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ نی اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیویونکا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق اسمین یہہ ہی کہ حضرت عمر نی محض اوقیہ ذکر کیی اور التفات طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نی نفی کی زیادتی کی اپنی علم مین شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نی روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نی بیان افضل اور اولی کا کیا والا سے زیادہ کی جائز ہونی مین کلام نہین **ع وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی دیا بیچ مہر عورت اپنی کی بہر کر دونون ہاتہہ ستو یعنی یا کہجور سی یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنی اوس عورت کو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ اور روایت ہی عامر بیٹی ربیعہ کی سی یہہ کہ ایک عورت نی بنی فزارہ مین سے نکاح کیا اوپر دو جوتیونکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا راضی ہوئی تو بدلی نفس اپنی کی باوجود ہونی مال اپنی کی ساتہہ دو جوتیون کی یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیونکی دیا تو نی اور راضی ہوئی تو ساتہہ اونکی باوجود مالدار ہونیکی کہا ہان پس روا کردیا اوسکو آنحضرت نی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ہے محمول ہی مہر معجل ہونے پر واسطی دفع تعارض کے اور ظاہر یہہ ہے کہ جب اس عورت نی نکاح کیا بدلی دو جوتیون کی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنی مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتہہ دو جوتیونکی اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیون پر جائز کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اسکی جائز ہونی مین اختلاف نہین یہہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہوسکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہی **ع وعن** عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بُرْدَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے یہ کہ وہ پوچھی گئی حکم ایک شخص کے بارے میں کہ نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اوسکی کچھ مہر اور نہ دخول کیا تھا اوسکا یعنی نہ صحبت کے اور نہ خلوۂ صحیحہ یہانتک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینہ کے اجتہاد کرکر کہ واسطے اوس عورت کے ہمانند مہر عورتوں کی اوسکی قوم کی ہیں یعنے مہر مثل دینا اوسکا نہ کم اور نہ زیادہ اور واسطے اوسکی عدۂ یعنی وفات کے اور واسطے اوسکی میراث ہے پس کھڑی ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بروع بنت واشق کی کہ ایک عورت تھی ہم میں مانند اوسکے اس چیز کے کہ حکم کیا تو نے پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی ف ابن مسعود خوش ہوئے اسلیئے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علی رضہ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ مہر نہیں ہے اوس عورت کی لیئے سبب عدم دخول کے اور اوسکے عدۂ اور میراث اوسکو یہ بھی ہے اور امام شافعی کے اسیں دو قول ہیں ایک قول موافق قول حضرت علی رضہ کی اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہے اور مہر مثل کہتے ہیں باپ کی قوم کی مہر کو مانند پھوپھیوں اور بہنوں اور چچا کی بیٹیوں کی بشرطیکہ مساوی ہوں دونوں عمر میں اور جمال میں اور مال میں اور عقل میں اور دین میں اور بکارہ ہونے میں اور ثیابت میں اور ایک عصر اور ایک شہر میں ہوں ۱۲ منتقی

الفصل الثالث

فصل تیسرا عن أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْهَرَ عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ام حبیبہ سے یہ وہ تھیں نکاح میں عبید اللہ بن جحش کے پس مر گیا عبید اللہ بن جحش کے ارض حبشہ کے پس نکاح کر دیا اوسکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنی اس روایت میں لفظ درہم کا صریحہ مذکور ہے اور پہلے روایت میں نہیں مراد وہی ہے اور بھیجا ام حبیبہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے ابو داؤد اور نسائی ف شرحبیل عبید اللہ بن جحش سے اور یہ غلط صواب عبید اللہ بن جحش سے ساتھ صیغہ تصغیر کے چنانچہ ہے اسد الغابہ اور اصول وغیرہ میں ہیں اور یہ عبید اللہ سلام لایا تھا اور مکہ سے ہجرت کر گیا حبشہ کو پھر ام حبیبہ کو ساتھ لیکر پھر وہاں جا کر مرتد ہو گیا نصرانی ہوا اور وہیں مر گیا اور ام حبیبہ سلام پر ثابت رہیں پھر بھیجا حضرت صلعم کو عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کی پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا صحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہ کو حضرت کے طرف سے پھر نجاشی نے ام حبیبہ کا نکال حضرت کے لیئے کیا اور چار سو دینار کا مہر بانسا اور قصد نکاح کا نجاشی نے کیا یوں منقول ہے کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اوسنے جا کر کہا بادشاہ کہتا ہے کہ بھیجا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہ نکاح کر دوں تیرا اوسنی ام حبیبہ سے پھر نکاح کیا خالد بن سعید کے ساتھ اور وکیل کیا اوسکو اور دیا ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کپڑے اور انگوٹھی چاندی کی اور خوشخبری دی نجاشی کی عوض خوشخبری کے اوسکو اور حکم کیا نجاشی نے جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے خانہ ونیکا جعفر بن ابی طالب کو اور اور مسلمانوں کو کہ ہاں جمع ہوں اور خطبہ پڑھا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے پیغمبر کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں چار سو دینار سونیکی پہر مقرر کیں بیچ قوم کی لیکن خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے پیغمبر کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اوسی ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹھائی گئیں دینار بیچ طرف خالد بن سعید کے اور ہوئی نے لی بیچ ہاتھ اوسکے لوگوں نے اوسنی کا پس کہا نجاشی نے بیشک سنت ہے پیغمبروں کی کہ وقت نکاح کا کہلایا جاتا ہے پہر منگایا کھانا پس کھایا سب ہوئی اور متفرق ہوئے اور یہ نکاح ساتھ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید کو ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا ہونا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کی شرک تھا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ع وعن أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس ہوا مہر انکا درمیان انکے اسلام لانا مسلمان ہونے ام سلیم کا پہلے ابو طلحہ کے یہ پیغام نکاح کا بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق میں مسلمان ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی میں تجھ سے یعنی نہیں لیتی کی تجھ سے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر

آپسمین نقل کے یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کے مان ہین انس بن مالک کے اول اونسی نکاح کیا مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوا پہر مارا گیا مالک حالت شرک
مین پہر اسلام لائے ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے
کہ مین نکاح کرتی ہون تجہسی اور نہین لونگی تجہسی مہر بسبب اسلام تیری کی پس نکاح کیا ام سلیم سی ابو طلحہ نے اور ہوا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا نکاح ساتہہ مہر اوسکی کی اور بخشدیا اوسنے
مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکی کے بموجب وعدے اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپسمین نہ یہہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یون کہتی ہین اور اور امام حمل ظاہر پر کرتی ہین واللہ اعلم ع ح

باب الولیمۃ

باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین کہ نکاح مین کہلایا جاتا ہی اور ولیمہ مشتق ہی التیام سی یعنی اجتماع کی چونکہ وقت
اجتماع زوجین کے کہلایا جاتا ہی اسلیے اسکو ولیمہ کہتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہی اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون
نے کہا بعد دخول کے ہی اور بعضون نے کہا وقت عقد کی اور بعضون نے کہا وقت عقد کے بہی اور بعد دخول کے بہی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ تکرار اوسکی کی زیادہ دو روز سے ایک جماعت
علما نے مکروہ رکہا ہی اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کی اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ ضیافت آٹہہ قسم پر ہے ولیمہ واسطی نکاح کی اور
خرس ساتہہ پیش رخ کے واسطی پیدا ہونے لڑکیکی اور اعذار ختنہ کیلیے اور وکیرہ مکان بنی کی لیے اور نقیعہ مسافر کی آنی کیلیے خواہ مسافر تیار کروا دی یا اوسکی لیے کوئی
اور تیار کری اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطی نام رکہنی بچہ کے اور مادبہ ساتہہ ہمزہ کی اور مثل دال کے اور ہا موحدہ کے اوس کہانیکو کہتی ہین
کہ تیار کیا جاوے ضیافت کیلیے بے سبب اور یہہ سب اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضونکی نزدیک واجب ہے ع ح زین العرب

الفصل الاول

فصل پہلے عن انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ہذا قال انی تزوجت امراۃ علی وزن نواۃ من ذہب قال بارک اللہ
لک اولم ولو بشاۃ متفق علیہ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زردی کا
یعنے اوسکی بدنکو یا کپڑیکو زعفران لگی ہوئے تہی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق مینی نکاح کیا ایک عورت سی اوپر ہموزن نواۃ کی سونے سی فرمایا حضرت نے برکت کری
اللہ واسطے تیری ولیمہ کر یعنی کہانا پکا کر کہلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی
انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتی تہی لگانی خلوق کی اور خلوق نام ایک خوشبو کا ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس جواب دیا اوسنی کہ مینی لگائی نہین ہے بلکہ لگ گئی ہی بسبب
مخالطت دولہن کے بغیر قصد کے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواۃ نام ہے پانچ درہمونکا جیسیکہ نش نام ہی بیس درہمونکا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہمونکا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا
پانچ درہم بہر سونیکا باندہا جسکی پونی سولہ ماشہ ہوئے اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ نواۃ کی نواۃ تمر ہی یعنی گٹہلی کہجور کے انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سی اخیر ہی معنی
ہین یعنے بقدر گٹہلے کہجور کے سونیکا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسطرح کے عبارت بیان تقلیل کیلیے بہی آتی ہی اور تکثیر کیلیے بہی آتی ہے اور لکہا ہے علما نی کہ یہان مراد
تکثیر ہی یعنی اگرچہ زیادہ بہی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ مین بعید ہے جیسا کہ حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ کرتی تہی ساتہہ ستوون کے اور مانند اسکی اور
عبد الرحمن اوس زمانہ مین غنی بہی نہ تہی ع ح وعنہ قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم
بشاۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہین ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسیکی اپنی عورتونمین سے اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کی بہت ہے ح وعنہ قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بنی بزینب بنت جحش
فاشبع الناس خبزا ولحما رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف مین لائے زینب جحش کے بیٹی کو پس پیٹ بہر دیا
لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کے یہہ بخاری نے وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا واولم
علیہا بحیس متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اونسی یعنی بعد آزاد کرنیکی اور ٹہیرائے آزادی اونکی
مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکی نکاح مین ساتہہ حیس کے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر مین ہاتہہ لگے تہین اور بیٹی تہین حیی بن اخطب کے اور سردار تہین قریظہ اور نضیر کے اور اختلاف

کیا ہی اہل علم نی اسمین کہ اگر آزاد کری کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کری اوس سے اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیراوی تو آیا جائز ہی یا نہین پس گئی ہی ایک جماعت اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور بعضی علما طرف جواز اسکی کی بموجب ظاہر حدیث کی اور نہین جائز رکہا اسکو ایک جماعت نی اور حنفیہ بہی انہین مین ہین اور تاویل کیا
ہی انہون نی اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کو نہین درست اور شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کری کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو
مہر اوسکا ٹہیراوی کہ کہی آزاد کیا مینی تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجہسی عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنی مین اوس سے
پہر اگر نکاح کیا اوسنی اوس سے پس واسطی اوسکی مہر مثل اوسکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہے بنتا ہی کہجورون اور اقط اور گہی سی اور اقط اوسکو
کہتی ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر مانند پنیر کی ٹکیان بناتی ہین اور اوسکو قروط بہی کہتی ہین ع **وعنہ** قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ
خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یُبْنٰی عَلَیْہِ بِصَفِیَّۃَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِہٖ وَمَا کَانَ فِیْہَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْہَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ
وَالسَّمْنُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ٹہیری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس
صفیہ یعنی حضرت کی تصرف مین آئین پس بلایا مینی مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکی کی اور نہتی اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ
بچہانی دسترخوان چمڑی کی پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانونپر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا
اس حدیث مین بیان اوسکا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنے اقط کی اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کئی گئی ع **وعن** صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ
قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی اپنی عورتون
کا ساتہہ دو سیر جو کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وہ عورۃ ام سلمہ تہین ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْ نَحْوَہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام شادی کی پس چاہیے کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ پس چاہیے کہ قبول
کری دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اسکی **ف** مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کی پس گویا کہ مراد ولیمہ سی ان روایتونمین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہے بعضون نے کہ قبول کرنا دعوۃ
نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہی قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کی بموجب حدیث حضرت کی من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب حاضر
ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ سی نہو اور سوا نکاح کی دعوۃ کے اور دعوتونکا قبول کرنا مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہے طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اون دونون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوۃ
کا کئی چیزونسے یا تو کہانا شبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوی بسبب ہونے اوسکی کی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا واسطی دفع شر اوسکی
کی دعوۃ اوسکی کیجاوے یا واسطی طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اوسکی اسلیے کرین کہ مدد کری اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سامک پتلیونکی یا کانی
بچانیکی یا فرش حریر کی وغیر ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزونسی خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی انمین سے اکثر جگہہ پائی جاتی ہین اسلیے
کہا ہی صوفیہ نی کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کری عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کری ع **وعن**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکی کے پس چاہیے کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہی کہاوے اور اگر چاہی
نہ کہاوے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس سنت یا واجب حاضر ہوتا ہے نہ کہانا اور اگر روزہ سی نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر اسمین وجوب کے لیے ہی اور یہہ اوس شخص کے حق مین
ہی کہ نہو اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلا راہ دور ہو کہ لاحق ہوگے اوسکو مشقت وہان کے جانی مین پس نہین ہے مضائقہ اوسکی قبول نکرنی مین ح ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَہَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ

من خبز ولحم وما کان فیہا

ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہانا وہ کہانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاتی ہین واسطی اوسکی دولتمند اور چہوڑی جاتی ہین فقیر اور جو شخص نہ قبول کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف برا کہانا یعنی بری کہانون مین سے ایک یہہ بہی ہی اسلیے کہ بعضی کہانی اس سے بہی زیادہ بری ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل واحدۃ سی ہی اور مراد یہہ نہین ہے کہ مطلق کہانا نکاح کا برا ہی اسلیے کہ حکم کیا ہی اسکی کرنی کا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنی پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہے کہ جو کہانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی جاوین تو وہ برا ہی عادت تہی اون لوگونکی کہ اس کہانی مین اغنیا ہی کو بلاتی تہی اور بہت اچہی اچہی کہانی کہلاتی تہی اور فقیرون بیچارونکی بات بہی نہ پوچہتی تہی پس اس طرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوۃ کی نہ قبول کرنی مین اللہ تعالی کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنی مخالفت کی امر رسول اللہ کی اوسنی مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوۃ کی قبول کرنیکو واجب کہتے ہین اونہون نی دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کی اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کی ع وعن ابی مسعود الانصاری قال کان رجل من الانصار یکنی ابا شعیب کان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ لعلی ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فصنع لہ طعیما ثم اتاہ فدعاہ فتبعہم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا شعیب ان رجلا تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ فقال لا بل اذنت لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب تہا اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نے غلام کو کہ تیار کر بموجب کہنے میری کی کہانا کہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالمین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار اونکی ساتہہ اور ہون پس تیار کیا غلام نی بموجب کہنی اوسکی کی واسطی حضرت کی تہوڑا سا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس اور دعوۃ کی حضرت کی یعنی اور حضرت کی چار اصحاب کے پس ساتہہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی وقت پہنچنی کی اوسکی گہر پر کہ ای ابو شعیب ساتہہ ہو لیا ہماری ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن دی اوسکو آنی کا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اوسکو یعنی دروازی پر یعنی نہ اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چہوڑتا مین اوسکو بلکہ اذن دیا مینی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ آوی بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کی اور نہین جائز ہی مہمان کو یہہ کہ اذن دی کسیکو آنی کا اپنی ساتہہ مگر ساتہہ امر صریح کی یا اذن عام کی یا جانی رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ جاوی کسی کی گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کری اور اوسکی ساتہہ کوئی ہو لیوی تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکی لیی اذن چاہی صاحب خانہ سی اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو نہ منع کری آنی مگر یہہ کہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیری اوسکو تو ساتہہ نرمی کی پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی مین سے دیوی بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ اچہا ہی اور شرح سنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیی کہ نہ ہلایا جاوے اور بعضی عالمون نی کہا ہی کہ جب ایک شخص کے آگی کہانا رکہدی اور اوسکی ملک کر دی تو وہ مختار ہی چاہے آپ کہاوی اور چاہے اور کو کہلاوی اور چاہے اپنی گہر کو اوٹہا لاوی اور اگر بیٹہی دسترخوان پر تو چاہی کہ کہاوے موافق عرف کی اور نہ اوٹہاوی اوسمین سے کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سے اور اچہا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ کہ دیوین دسترخوان والی بعضی بعضونکو کچہہ کہانی مین سے اور اگر دو دسترخوانونپر ہون تو نہین جائز ہی یہہ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بسویق وتمر رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کے ساتہہ ستو اور کہجور کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف اوپر کے حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نے ساتہہ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کی وجہ تطبیق کی اسمین یہہ ہی کہ دونون چیزین ہونگی ولیمہ مین حیس بہی اور ستو اور کہجور بہی جسنی جو دیکہا سو روایت کیا ع وعن سفینۃ ان رجلا ضاف علی بن ابی طالب فصنع لہ طعاما فقالت فاطمۃ لو دعونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدیہ علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب فی ناحیۃ البیت فرجع قالت فاطمۃ فتبعتہ فقلت یا رسول اللہ ما ردک قال انہ لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا رواہ احمد وابن ماجۃ

اور روایت ہے سفینہ سی یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نی اوسکی لیی کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہاوین وہ ہماری ساتہہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونون ہاتہہ اپنی اوپر دونون بازوؤن دروازیکی
پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونی گہر کے پس پہر گئی حضرت کہا حضرت فاطمہ نے پس پیچہی پیچہی گئی مین حضرت کے اور کہا مینی ای رسول خدا کی کسچیز نے پہیرا آپکو فرمایا نہین
واسطی میرے یا واسطی کسی نبی کے یہہ داخل ہو گہر زینت کی مین نقل کیے یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہ تہا لیکن ڈہانکا تہا اوس
سے دیوار کو مانند چہپر کہٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کے ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئی آگاہ کرنیکی لیی اسپر کہ یہہ بہتر نہین ہے کہ زینت دنیا کی
ہے اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ع **وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم یجب فقد عصی**
اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
دعوت کیا جاوے پہر نہ قبول کری پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کے اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی مین بن بلائے آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کیے یہہ ابو داود
نے **ف** آیا چور بسبب اسکے کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی گویا چہپ کر آیا مانند چور کی پس گنہگار ہوا جیسی گنہگار ہوتا ہی چور بسبب جانیکی کسیکی گہر مین حاصل یہہ کہ حضرت
نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچہی اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتون سی کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت
پر اور جانا کسیکے ہان بغیر دعوت کے دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنی ذلت پر ع **وعن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربہما بابا وان سبق احدہما فاجب الذی سبق رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے ایک
شخص سے کہ تہا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت اکہٹی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالی پس قبول کر
دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اون دونون مین سی از روی دروازیکی اور اگر پہلی کی ایک نی اون دونون مین سی پس قبول کر دعوت اوسکی جسنی پہلی
کی نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** ظاہر یہہ اوس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونون کے دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک وقت
ہونیکی اور مانند اسکیکی اور اگر جمع کر سکتا ہی دونونکی دعوۃ قبول کری اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوۃ کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہوگی
مثل معرفت اور صلاح اور حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سے سوای ہمسایہ کی دو آدمی اسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کری کہ جو جان پہچان ہو یا
نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنی والا عالم کے پاس پہلے آوی تو سبق اور فتوی پہلی آنیوالیکو پڑہاوے اور دیوے ع
وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن
سمع سمع اللہ بہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کہانا تیسرے
دن کا سنانا ہے اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو نقل کیے یہہ ترمذی نے **ف** حق ہے یعنی نکاح مین پہلی دن کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہے یا سنت مؤکدہ
ہے بحسب اختلاف علما کے اور دوسرے دن کا کہانا سنت و مستحب ہے اور تیسرے دن کا اسلیی ہوتا ہی کہ تا لوگ سنین اور تعریف کرین اوسکے اور جو کوئی سناوے یعنی مشہور کری اپنی تئین ساتہہ
سخاوت کے فخر کیلیی مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ اسنی سنانی اور دکہانیکی لیی دیا تہا یہہ چہوٹا اور مفتری ہے پس رسوا ہوگا لوگون مین کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی بندیکو
کچہہ نعمت دے تو لازم ہے اوسکو کہ شکر ادا کری اور مستحب ہے یہہ دوسرے دن واسطی پورا کرنی نقصان کے کہ اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیی کہ سنت کامل کرتی ہی واجب کو اور
تیسرے دن سنانی اور دکہانیکی لیی ہوتا ہی اور جسکو کہلانیکی لیی بلاوے تو واجب ہے اوسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہی تیسری دن
انتہی اور اسمین رد صریح ہے مالکیہ پر کہ وہ کہتی ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ع **وعن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن طعام**
المتباریین ان یوکل رواہ ابو داود وقال محی السنۃ والصحیح انہ عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کیے ابن عباس سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون فخر کرنیوالونکی سی مین نقل کیے یہہ ابو داود نے اور کہا محی السنۃ نی کہ صحیح یہہ ہے کہ عکرمہ نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متبارین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد پر
بہت پکاوی کہانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سنانے اور دکہانیکی لیے پکاوین اور دعوۃ کرین دعوۃ اونکی قبول نکری اور کہانا اونکا نکہاوی اگلی بزرگ دعوۃ فخر
کے نہ قبول کرتی تہی ح **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لا یجابان ولا یؤکل طعامہما قال الامام احمد
یعنی المتعارضین بالضیافۃ فخرا ورئاء روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا از راہ فخر و مقابلہ کی تیار کرین اونکی
دعوۃ قبول نہ کیجاوے اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوی کہا امام احمد نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کے متبارین سی یہہ ہے کہ دو شخص بطریق مقابلہ کی
ضیافت کرین از راہ فخر اور ریا کی **و عن** عمران بن حصین قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اجابۃ طعام الفسقین اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا
منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنی دعوۃ فاسقین کے سی ف فاسق سے مراد مطلق فاسق ہی کسی طرح کا ہو اور سبب اسکی منع کا یہہ ہی کہ اکثر
فاسق احتیاط نہین کرتی ہین کہانی مین اور کہاتی ہین حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہے اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا از راہ ظلم کی لیتا ہی بالاتفاق حرام
ہے اور یہہ ہے ہی کہ فاسق کی دعوت قبول کرنیمین خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہی ح **و عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من طعامہ ولا یسال ویشرب من شرابہ ولا یسال روی الاحادیث الثلثۃ البیہقی فی شعب الایمان
وقال ہذا ان صح فلان الظاہر ان المسلم لا یطعمہ ولا یسقیہ الا ما ہو حلال عندہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
آوی ایک تمہارا بہائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کہاوے کہانی اوسکی مین سی اور نہ پوچہی یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہی اور کہانسی آیا ہی اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہی اوس سے
کہ کیسا ہے اور کہانسی آیا ہی روایت کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ظاہر حال مسلمانکا یہہ ہے کہ نہین کہلاتا
مسلمانکو اور نہین پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اوسکی ف مسلمانسی مراد مسلمانکامل ہی یعنی غیر فاسق پس اوسکی کہانیکا حال نہ پوچہی بسبب نیک گمانیکی اور پوچہنے سی
اوسکو ایذا ہووے گی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سے ہی تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہے تو بہی نہ کہاوے ح **باب القسم** باب ہے بیچ بیان حکم تقسیم کے ف یعنی
اس باب مین بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویونکے لیے یعنی بیویونکے پاس باری باری سے رہے راتکو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکے لیے اور زیادہ کیلیے اور ایک کے نوبت مین دوسری کے گہر مین راتکو
رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر باذن اور ارادے اونکی جائز ہی اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویونسے ایک رات مین پہلے واجب ہونے نوبت کے
تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تہی لیکن حضرت نے از راہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہی واللہ اعلم اور نہین ہے حق عورت کے لیے بیچ نوبت کے
حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہی اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اولی یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویونکے جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہے اور دن تابع
ہے راتکا اور اگر ایک شخص راتکو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اوسکی حق مین اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین ح ہدایہ ف واجب ہے برابری
کرنی راتکی رہنی مین بیویونکے پاس اور پہنانی اور کہلانیمین اور صحبت مین نہ جماع کرنیمین اور محبت مین بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہی حق عورتکا ساتہہ ایکبار جماع کرنیکی اور واجب ہے
جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃ اور نہ ترک کری جماع بقدر مدۃ ایلا کے مگر ساتہہ رضای عورۃ کے اور اگر ضرر کری بیویکو کثرت جماع کے تو نہین جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سی اور
رہوی ہر ایک بیویکے پاس ایک رات اور ایک دن لیکن لازم برابری کرنی رات ہے مین ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بیویکی پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اوسنی
قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کری بیویسی غیر نوبت اوسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے بیویکی پاس راتکو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطی عیادۃ اوسکی کی اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہہ کہ رہی
اوسکی پاس یہانتک کہ شفا پاوی وہ یا مر جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنے گہر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت مین در مختار **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض عن تسع نسوۃ وکان یقسم منہن لثمان متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم وفات کیے گئی نو بیویان چہوڑ کر اور تقسیم کرتی تہی اون مین سے واسطی آٹہہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بیویان حضرت کے اگرچہ نو سی زیادہ تہین لیکن وقت
وفات کے نو موجود تہین عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالی عنہن انمین سے آٹہہ کیلیے تو نوبت مقرر تہی اور ایک کے لیے یعنی سودہ کے لیے نوبت نہ تہی اسلیے کہ اونہون نے

اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تھی اونکی نوبت مین حضرت عائشہ کی پاس رہتی تھی جیسا کہ حدیث آیندہ مین کوریگی شرح **وعن عائشۃ ان سودۃ** لما کبرت قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ یومین یومہا ویوم سودۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق گردانا مینی اپنا دن یعنی اپنی نوبت کو آپ سے کہتی تہی واسطے عائشہ کے پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتی واسطے عائشہ کی دو دن ایک دن تو اونکی نوبت کا اور ایک دن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے

ف نکاح سودہ کا مکہ مین ہوا تہا بعد خدیجہ کی اور پہلی عائشہ کی لکہا ہے فقہا نی اگر بخشی ایک بیوی نے اپنی نوبت سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ تہا تہہ دینی رشوہ کی واسطے طرفین کی اور جائز ہی واسطے عورۃ بخشنی والی نوبت کے یہہ رجوع کری جب چاہی **شرح وعنہا** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی مات فیہ این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشۃ فاذن لہ ازواجہ یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشۃ حتی مات عندہا رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہتے اپنی بیمارین کہ جسمین وفات ہوئی کہان ہونگا مین کلکو کہان ہونگا مین کلکو یعنی ہر روز یہی پوچہتے تہی ارادہ کرتے تہی دن نوبت عائشہ کا یعنی بسبب دیدی محبت اونکی کی پس اذن دی اونکی باحضرت کو اونکی ہو یون کہ رہین جہان چاہین پس حضرت رہے جہان حضرت عائشہ کی یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کی یہہ بخاری نے

ف ارادہ کرنی تہی یہہ تفسیر ہی پہلی قول کی پس تہا پوچہنا اذن چاہنیکی لیی ہو یونسی کہ اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ کی پاس رہنی کا اور دلالت کرتا ہی اسپر یہہ حدیث اذن دی یا الخ **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا خرج بہا معہ متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیویون اپنی کی پس جس کا اوپر سے نکلتا حصہ لیجاتی اوسکو تہہ اپنی سفر مین نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی قلابۃ عن انس قال من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا وقسم واذا تزوج الثیب اقام عندہا ثلثا ثم قسم قال ابو قلابۃ ولو شئت لقلت ان انسا رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

اور روایت ہی ابی قلابہ سے کہ نقل کی اس نے کہ کہا سنت سے ہی جبوقت کہ نکاح کری مرد عورۃ باکرہ کی ثیب پر سے یا کرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کری یعنی نوبت درمیان نئے اور پرانی کی اور جبوقت نکاح کری ثیب سے رہی اوسکی پاس تین رات پہر تقسیم کری کہا ابو قلابہ نے اگر چاہتا مین کہتا کہ انس نے پہنچایا ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے

ف باکرہ سے ثیب ایسی باکرہ کہتی ہین کواری عورۃ کو اور ثیب کہتے ہین اوس عورۃ کو کہ خاوند کرچکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی کہتی ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورۃ ہو اور پہر نکاح کری ایک اور عورت سے اگر وہ عورۃ باکرہ ہی تو اوسکی پاس سات رات رہے اور اگر ثیب ہو تو اوسکی پاس تین رات رہے پہر تقسیم برابر کیا کری اور امام اعظم کی نزدیک باکرہ اور ثیب دونون نئی اور پرانی تقسیم مین برابر ہین اونہون نی عمل کیا ہی وہ حدیث غونیہ کہ دوسرے فصل مین لیے ہین وہ مطلق ہی اور یہہ حدیث مقید ہی مطلق کو مقید پر حمل کرتے ہین اور یہہ حدیث اسکی معنی اونکے نزدیک یہہ ہی کہ باکرہ کی پاس سات رات رہے اور ثیب کی پاس تین رات رہے اور اونکے پاس تین رات ہے اور ابو قلابہ کی قول کی یہہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو مرفوع کہتا حدیث کو اسلیی کہتا صحابی کا کہ سنت ہے اسی طرح حکم مرفوع کی ہی اور معنی حدیث مرفوع کی بیان کتاب مین لکہی گئی ہین **وعن** ابی بکر بن عبد الرحمن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین تزوج ام سلمۃ واصبحت عندہ قالہا لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت عندک وسبعت عندہن وان شئت ثلثت عندک ودرت فقالت ثلث فی روایۃ انہ قالہا للبکر سبع وللثیب ثلث رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی بکر بن عبد الرحمن سے یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ حضرت کی پاس فرمایا اونکو کہ نہین ہے بسبب تیرے اوپر اہل تیرہ کی ذلت اگر چاہی تو سات رات رہون تیری پاس اور سات سات رات رہون ازینجا پاس سب کی اگر چاہی تو تین رات رہون تیری پاس اور پہر دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نی تین رات تین یہہ کہ تیری پاس اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نی فرمایا واسطے ام سلمہ کی نزدیک باکرہ کی رہنا سات رات اور ثیبہ کی پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نی

ف نہین ہے بسبب تیرے ذلت یعنی مین جو تین رات تمہارے پاس رہونگا تو تمہارے کنبی قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہوگی تمہارے کیونکہ یہہ سبب اسکی لائق ہوسکے یہہ سبب اسلیی کہ تمہارے صحبت سے نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہی کہ حکم شرع

اسیطرح پر ہی اور یہہ تمہید عذر کی ہی بیچ اقتصار کی تین رات رہنی پر اور اگر چاہی تو سات رات تیری پاس رہون جیسیکہ حکم باکرہ کا ہی ولیکن سات سات رات رہون
اور سب بیبیونکی پاس اور اگر چاہی تو تین رات تیرے پاس رہون جیسیکہ حکم ثیب کا ہی اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اورونکی پاس رہون ۞ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسرے **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِهٖ فَیَعْدِلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
هٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تہی تقسیم کرتی درمیان بیویون اپنی کی یعنی نوبت مقرر کرتی از راہ تفضل کی اور بعضون نی کہا از راہ وجوب کے اور عدل کرتی یعنی برابری کرتی درمیان
اونکی راتکی رہنی مین اور کہتی یعنی معہذا یا الہی یہہ تقسیم کرنا میرا بیچ اوسچیز کی ہی کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجکو بیچ اوسچیز کی کہ مالک ہے تو اور نہین مالک مین نقل کی
یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی نوبت مقرر کرنی کا اور دینی نفقہ کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دلکی
محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہے اسمین برابر ہے نہین کرسکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کی سنی اور نفقی مین چاہیی نہ محبت مین اور
صحبت کرنی مین اور بوسے لینی مین ۞ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ
بَیْنَهُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیویان یعنی مثلا پہر نہ انصاف کری درمیان اونکی
آویگا دن قیامت کی اسحالت مین کہ آدہا دہڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ سزا دو ہے عورتونکی بی انصافی
کرنی پر نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کی صحبت
کرنیکی اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی لیی نوبت آدہی ہی بہ نسبت عورۃ
آزاد کے لینے اگر اسکی نکاح مین لونڈی وغیرہ کسیکی ہی اور عورۃ آزاد بہی ہی تو لونڈی وغیرہ کی پاس ایک رات رہی اور عورۃ آزاد پاس دو راتین اور حرم کی
لیی نوبت نہین ۞ ع ملتقی مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَیْمُوْنَةَ
بِسَرِفٍ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا
بِهَا فَاِنَّهٗ کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ کَانَ یَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا یَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ
الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِیَّةُ وَکَانَ اٰخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِیْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
وَقَالَ رَزِیْنٌ قَالَ غَیْرُ عَطَاءٍ هِیَ سَوْدَةُ وَهُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِیْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اَمْسِکْنِیْ وَقَدْ وَهَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّیْ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِی الْجَنَّةِ روایت ہی عطاء بن رباح تابعی سی کہ کہا حاضر ہوئی
ہم ساتہہ ابن عباس کے میمونہ کی جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نے یہہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ اوٹہاؤ تم
جنازہ انکا پس نہ بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اٹہاؤ اوسکو سہج سی اور تعظیم کرو اسکی اسلیی کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نو عورتین تہی حضرت تقسیم کرتی یعنی نوبت کرتی تہی اونمین سے واسطی آٹہہ کی اور نہ تقسیم کرتی تہی واسطی ایک کی کہا عطاء نی وہ عورۃ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتی تہی واسطی اوسکی پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنی مین کہ مری
تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا رزین نی کہ ائمہ حدیث سی ہی کہ کہا غیر عطاء نی کہ وہ عورۃ کہ نہ تقسیم کرتی تہی اوسکے
لیے سودہ تہین اور یہی بہت صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہون نی دن اپنا یعنی نوبت کا واسطی عائشہ کی جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا ۞

صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی طلاق کا پس کہا اونہون نی واسطی حضرت کے کہ رہنی دو مجکو اپنی نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینی دن اپنا واسطی عائشہ کی بامید
اسکی کہ ہون مین تمہاری بیویون سی بہشت مین **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سی ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور سرف
نام ایک جگہہ کا ہی کہ ایک منزل ہے مکہ سی کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہی اور نکاح اور زفاف بہی اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی وہین ہوا اور اسلیی یہ تعلیل
ہے نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اسلیی کہ یہہ اون بیویون مین سے ہی کہ حضرت نی نوبت مقرر کر رکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نی کہ یہہ کہنا کہ وہ عورۃ کہ نہین تقسیم کرتی تہی
حضرت اوسکی لیی صفیہ تہین وہم ہی کہ کسی راوی سی واقع ہوا ہی بلکہ وہ سودہ ہے تہین اور تہین صفیہ آخر سب عورتونکی مرنی مین الخ جانا چاہیی کہ انتقال ہوا صفیہ کا
رمضان کے مہینی مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سنہ باون یا پچپن مین بیچ زمانہ معاویہ کے اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین
اور بعضون نے کہا سنہ چہاسٹہ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹہ مین اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹہاون مین اور مرین سودہ
سنہ چون مین اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ اونسٹہ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور
حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلی ہجرۃ کی اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کی سامنی ہوا پس جب یہہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیویونکی بعد
غیر صحیح ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کے میمونہ کے طرف پہیرین تو نہین مناسب ہی یہہ اس قول کی ماتت بالمدینۃ اسلیی کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہی یہہ
کلام اشکال سی واللہ اعلم بالحال ح ع

باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق

یہہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے
کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کی ساتہہ عورتونکی اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورۃ کی **ف** ہر ایک عورۃ جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنی اقسام
عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکی کی والا ظاہر یہہ تہا کہ یون کہتی بیچ بیان حقوق عورتون کی ح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ
خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی بہلائی کی اسلیی کہ تحقیق عورتین
پیدا کی گئین ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدہا کری پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر
چہوڑی تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور
اول سب عورتونکی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہی پس اونکی اصل مین ٹیڑہاپن ہی کوئی اوسکو متغیر نہین کر سکتا
اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہہ ہے کہ اگر تو سیدہا کیا چاہی تو ٹوٹ جاوی گی اور اگر تو اوسکو چہوڑی بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی رہی گی اسیطرح
حال عورتون کا ہی کہ اونکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین اونکو توڑ ڈالینگے کہ مراد ساتہہ اوسکی
طلاق ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی پس ممکن نہین ہی فائدہ اوٹہانا ساتہہ عورتونکی مگر ساتہہ چہوڑنی اونکی ٹیڑہاپن پر جبتک کہ اوس چہوڑنے
مین گناہ نہ لازم آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہین حاصل یہہ کہ معاملہ انسی اچہی طرح رکہو اور صبر کرو اونکی ٹیڑہاپن پر اور یہہ توقع اوٹہا
دو کہ سب باتون مین تمہاری مرضی موافق کام کرینگی ح ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ
ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا
طَلَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورۃ یعنی اصل اور مان اوسکی
حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی تیری اوپر ایک راہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹہاوی تو ساتہہ اوسکی فائدہ

اوہنا دے تو ساتہہ اوسکی اسحالت مین کی ہو اوسمین کجے اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہی نقل کی ہے مسلم نی ف ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی شیر اوپر اسکے اہ کی یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہی گی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگے شکر کی طرف ناشکر کی اور اطاعت سی طرف نافرمانی کی اور قناعت سی طرف طمع کی وغیر ذالک شرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْہَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْہَا اٰخَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بغض رکہی مرد مسلمان عورۃ مسلمان سے اگر ناخوش رکہی گا اوسکی ایک فعل خو کو تو خوش رکہی گا اوسکی فعل خوی دوسرہ کو نقل کی ہے مسلم نے ف اسلیی کہ آدمی کے تمام اخلاق و افعال بُرے نہین ہوتی اگر بعضی بُرے ہوتی ہین تو بعضی اوراچہی ہی ہوتے ہین پس نظر اوسکی افعال و اخلاق نیک کرنی چاہیی اور راضی ہونا چاہیی اور اوسکی افعال و اخلاق بد پر صبر کری مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی ہے خوش گذرانی کی ساتہہ عورتونکی اور صبر کرنیکی انکی ایذا پر اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ یا ربی عیب نہین ہا تہہ لگتا پر اگر کوئی شخص بے عیب پاک رُو ہوندہی تو رہیگا بدون پاک کے اور نہین خالی ہوتا ہی انسان خصوصاً مومن بعضے اچہی خصلت سی اسکو لائق ہی کر رعایت اوسکی کری و چشم پوشی کری سوای اوسکی سی مرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَہَا الدَّہْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتی بنی اسرائیل سڑتا گوشت اور اگر نہوتی حوا خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبہی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی ف حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من و سلوا اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرفسی اور حکم تہا بقدر ضرورت لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنی لگی یہانتک کہ سڑجاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا انہی اونکی فعل کی یعنی ذخیرہ کرنی کی کہ سبب حرص اور توکل کرنی کی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتی تہی بعد ازان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نی اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتی گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کی معنی مین ناراستی یعنی کجی پس کجے حضرت حوا کی یہہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کی برخلاف امر اللہ تعالی کی پس فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی اگر وہ یہہ کجی نکرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی شرح **وعن عبد اللّٰہ بن زمعۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمُ امْرَاَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُہَا فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَجْلِدُ امْرَاَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُہَا فِیْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَہُمْ فِیْ ضَحِکِہِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ لِمَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا سا یعنے بہت پیہم صحبت کریگا اوسی آخر دن مین اور ایک روایت مین ہے قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی عورۃ اپنی کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ مجنواب ہووے اوسی بیچ آخر دن کے رات کی پہر نصیحت فرمائی حضرت نے صحابہ کو بیچ ہنسنی اونکیلی ریح نکلنی پر پہر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوبیچہ سی کہ آپ بہی کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہے کہ جسکی ساتہہ ایسا معاملہ ہووے ایسا سلوک کری اگر چہ بیوی کو کہہ نافرمانی پر مارنا آیا ہے نہ کہ ایسا اسی یہہ معلوم ہوا کہ ساتہہ بیوی کی اتفاق و سلوک سی ہے اور کیون ہنستا ہی اوسی بعنی ہنسنا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب کہ نہ پایا جاتا ہووے عادۃً پس جب ایک چیز اپنی ہی مین موجود ہو تو غیری سرزد ہونے پر تو کیون ہنسی اسی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی گوز سرزد ہو تو تغافل کری تا کہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکہا ہی یہہ پہر ہے نہ ہی ایکبار ایک عورۃ کوئی مسئلہ پوچہنی کو آئی انکی پاس تو راتنا رو چہنی مین اوسی گوز سرزد ہوا اونہون نے اوسکی رفع خجالت کیلیے اوسی کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسنی جانا کہ یہہ پہر مین پہرا اونہون نی اون بات کے پورا کرنی کی لیی اپنی کو پہرا بنا رکہا اور کہا طبیبی نے کہ اسمین تنبیہ ہے اسپر لائق مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کری بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کری ایا مجہمین یہہ عیب مانند اسکی پایا جاتا ہے

یا نہین پس اگر اپنی کو اوسی پاک نہ پاوی تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سی بہتر ہے کیا خوب کسینی کہا ہی کہ دیکہتا ہون مین اکثر لوگون کو کہ دیکہتی ہین عیب اورونکی
اور اندہی ہین اپنی عیبون سی ع **وعن** عائشة قالت كنت ألعب بالبنات عند النبي صلى الله عليه وسلم وكان لي
صواحب يلعبن معي فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل ينقمعن منه فيسربهن إلي فيلعبن
معي متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیون کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین میرے ہمجولیان
کہیلتے ساتہہ میری اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتی چہپ جاتی ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کی پس حضرت بہیجتی اونکو
طرف میری پس کہیلتین ساتہہ میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس مین بیان خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی کی اور حکم لڑکیون کے کہیلنی کا گڑیونسی
باب الولی مین گذر چکا ع **وعنها** قالت والله لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقوم على باب حجرتي والحبشة
يلعبون بالحراب في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه لأنظر إلى لعبهم بين أذنه وعاتقه ثم يقوم
من أجلي حتى أكون أنا التي أنصرف فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازی حجری میری کی اور حبشی کہیلتی تہی
ساتہہ برچہیون کی مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہون مین طرف کہیل اونکی کی درمیان کانون اور مونڈہون
حضرت کیسی پہر کہڑی رہی واسطی خاطر میری کی یہانتک ہوئی ہین وہ کہ پہری مین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہیری رہی کہ جبتک مین نہ پہری اور بس کیا آپ
نہ پہری پس اندازہ کرو زمانہ سی مقدار کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کہیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی
ہین کہیل کے دیکہنی پر اوسقدر کہڑی رہی مین اور حضرت بہی میرے خاطر کہڑی رہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دیکہلایا کیی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
مسجد مین یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی یا نفس مسجد مین اس لیے کہ کہیلنا اونکا برچہیونسی سامان جہاد سے تہا پس ہوا وہ عبادۃ مانند
تیر اندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کے کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سے حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور
محبت و عنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی ع **وعنها** قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعلم إذا
كنت عني راضية وإذا كنت علي غضبى فقلت من أين تعرف ذلك فقال إذا كنت عني راضية فإنك تقولين
لا ورب محمد وإذا كنت علي غضبى قلت لا ورب إبراهيم قالت قلت أجل والله يا رسول الله ما أهجر إلا
اسمك متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجسی خوش
اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کی جیسیکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مینی کاہی سی پہچانتی ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی
ہی تو مجسی راضی پس تحقیق تو کہتی ہی نہین ہے اس طرح قسم ہے پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا کہتی ہی نہین ہی اس طرح قسم ہے پروردگار
ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتے اور پروردگار ابراہیم کہتی ہی کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی کہ ہان یعنی اسیطرح سی ہی قسم اللہ کی ای رسول خدا کی نہین
چہوڑتی ہین مگر نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہے تمہاری
محبت مین ہرح **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعى الرجل امرأته إلى فراشه
فأبت فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح متفق عليه وفي رواية لهما قال والذي نفسي بيده ما من رجل
يدعو امرأته إلى فراشه فتأبى عليه إلا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ بلاوی کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچھونی اپنی کی ہو پس انکار کری وہ اور گذاری خاوند رات غصی مین لعنت کرتی ہین فرشتی عورۃ کو صبح تک نقل کی بہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرے ہیچ ہاتھہ یعنی قبضہ تصرف اوسکی کی ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورۃ کو طرف بچھونی اپنی کی پھر انکار کری اوسپر مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان مین ہے خفا اوسپر یہان تک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوسی ف انکار کری یعنی بغیر عذر شرعی کی اور بعضون نی کہا کہ حیض عذر نہین ہے انکار کرنی مین اس لیی کہ خاوند کو جانا ہی فائدہ اوٹھانا اوسی ساتھہ وسچیز کی کہ اوپر ازار کی ہی نزدیک جمہور کی اور بعضی علمار کی نزدیک ای شرمگاہ کی اور بدن سے فائدہ اوٹھانا جائز ہی اور صحیح تک ہا غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو سیطرح انکار کری گی تو شام تک یہ حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنی حکم اوسکا آسمان مین ہے یا وہ کہ معبود ہی آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین ہی ہے اور زمین ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وھو الذی فی السمار الہ وفی الارض الہ پس صحیح یہ ہے اور وہ میا ہی کہ آسمان مین معبود ہی اور زمین مین معبود ہی فقط معبود آسمان کا کہا اس لیے کہ اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنی اشرف کی اور احتمال ہی کہ مراد اتنی فرشتی ہون اور اسحدیث سی یہ معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور حسب قضا شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ع وعن اسمآء ان امراۃ قالت یارسول اللہ ان لی ضرۃ فھل علی جناح ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی فقال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور متفق علیہ اور روایت ہی اسماء سی یہ کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ سچ مچ میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجھپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنی خاوند کی طرف سی یعنی سوکن کے آگی غیر اوسچیز کا کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچھہ دیتا ہی اوسی زیادہ اظہار کردن سوکن کی جلانی کی لیی کہ دیکھہ تجھسی زیادہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ اظہار کرنیوالا ساتھہ اوسچیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہنی والی دو کپڑون جھوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف دو کپڑون سی مراد چادر اور تہبند ہین اور جھوٹی کپڑی پہنی والیسی مراد وہ شخص ہے کہ کپڑی عاریت یا امانت کی پہنی اوسطرح دکھاوی کہ گویا اوسکی ہی ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنی اور دافع مین ایسا نہین اور بعضون نی کہا کہ اوسکی ساتھہ تشبیہ دی کہ پہرہن پہنی اور لگاوی اوسمین دو آستینین اونچی آستینون کی تا لوگ جانین کہ دو پہرہن پہنی ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑی نفیس پہنتا تا اوسکو غرت و شرف ہوا اور جھوٹی گواہی دینی کو کوئی جھوٹی بنجانی اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اوسکو ع وعن انس قال الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسایہ شھرا وکانت انفکت رجلہ فاقام فی مشربۃ تسعا وعشرین لیلۃ ثم نزل فقالوا یارسول اللہ الیت شھرا فقال ان الشھر یکون تسعا وعشرین رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایلار کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بیویونسی ایک مہینی کا اور تہی کہ موچ آئی تہی حضرت کی پاونمین پس بیٹہی رہی بالا خانہ مین انتیس راتین پہر اوتری پس عرض کیا لوگون نی کہ ای رسول خدا کی ایلا کیا تمنی ایک مہینی کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہی پس اوتیس دن کے بعد کیون اوترآئی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی اوتیس دن کا ہی نقل کی یہ بخاری نی ف ایلار لغۃ مین کہتی ہین قسم کہانی کو اور شرع مین ایلار اسکو کہتی ہین کہ قسم کہاوی کہ مین بیوی کی پاس چار مہینی یا زیادہ چار مہینی سی نہین جانیکا یعنی صحبت نہین کرنی کا پس اگر قسم یہ کی تو طلاق بائین پڑجاتی ہی اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہی ایلار اور لازم آتا ہی کفارہ یا خبرار اور اگر لونڈی کسی کی اسکی نکاح مین ہوتی ایلار کری تو ادنی مدت اوسکی دو مہینی ہین پس اگر ان مدتون سی کم کی قسم کہاوے تو وہ ایلار شرعی نہین ہی پس احدیث مین ایلار لغوی مراد ہی یعنی قسم کہانی کہ مین مہینا بہر تک بیوی کی پاس نہین جانی گا اور سبب اسکا یہ تہا کہ پیوبان حضرت کی کچھہ نفقہ زیادہ انگتی تہین حضرت نی قسم کہانی کہ مین انکی پاس مہینا بہر تک نہین جانیگا اور انہین دنون مین حضرت کی پای مبارک مین چوٹ آگئی تہی سبب گر پڑنی کی گہوڑی سے پس حضرت بالا خانہ پر سے اوتیس دن بعد اتران

اوتری شاید کہ وہ مہینا اونتیس دن کا تہا اسی لیی اونتیس دن پر اکتفا کیا ع **وعن** جابر قال دخل ابو بکر یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس جلوسا ببابہ لم یؤذن لاحد منہم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن لہ فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا حولہ نساؤہ واجما ساکتا قال فقال لاقولن شیئا اضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لو رایت بنت خارجۃ سالتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجات عنقہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہن حولی کما تری یسالننی النفقۃ فقام ابو بکر الی عائشۃ یجا عنقہا وقام عمر الی حفصۃ یجا عنقہا کلاہما یقول تسالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عندہ فقلن واللہ لا نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ابدا لیس عندہ ثم اعتزلہن شہرا او تسعا وعشرین ثم نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنت منکن اجرا عظیما قال فبدا بعائشۃ فقال یا عائشۃ انی ارید ان اعرض علیک امرا احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت وما ہو یا رسول اللہ فتلا علیہا الآیۃ قالت افیک یا رسول اللہ استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واسالک ان لا تخبر امراۃ من نسائک بالذی قلت قال لا تسالنی امراۃ منہن الا اخبرتہا ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما میسرا رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سی کہ کہا آئی ابو بکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی آپ کی پاس آنیکی پس پایا ابو بکر نی لوگونکو بیٹہا حضرت کے دروازی پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو اونمین سی داخل ہونیکی کہا جابر نی پس پروانگی ہوئی واسطی ابو بکر صدیق کی پس داخل ہوئی پہر آئی حضرت عمر اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہی اسحال مین کہ گرد حضرت کی تہین عورتین اون کی اور حضرت تہی غمگین خاموش کہا جابر نے کہ کہا حضرت عمر نی یعنی اپنی دل مین البتہ کہون مین کچہہ کہ ہنساؤن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نی یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اونکی تہی طلب کری مجہسی خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سی تو کہڑا ہوؤن مین طرف اوسکی اور کوٹون اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہہ عورتین کہ گرد میری بیٹہین ہین جیسا کہ دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہین مجہسی خرچ یعنی زیادہ عادۃ سی پس کہڑی ہوی ابو بکر طرف عائشہ کی کوٹنی لگی گردن عائشہ کی اور کہڑی ہوئی عمر طرف حفصہ کے کوٹنی لگی گردن حفصہ کے حضرت ابو بکر اور عمر دونون نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس چیز کو کہ نہین حضرت پاس پس کہا عورتون نی قسم ہی خدا کی نہین مانگین گے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ کبہی کہ نہو اونکی پاس پہر الگ ہوئی حضرت بیویون سی ایک مہینا یا اونتیس دن یعنی بنا بر قسم سابق کی اور یہہ شک راوی ہی پہر اوتری یہہ آیۃ ای نبی کہہ اپنی عورتون سی یہان تک کہ پہونچی اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نی پس شروع کیا حضرت نی کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رضی سی یعنی اس لیی کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہین سب بیویون مین پس فرمایا ای عائشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ بیان کرون روبرو تیری ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کری تو اوسمین یعنی اوسکی جواب دینی مین آپہی یعنی یہان تک کہ مشورہ کری تو مان باپ اپنی سی کہا عائشہ نی کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس پڑہی حضرت نی روبرو عائشہ کے آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نی کیا تمہاری مقدمہ مین ای رسول خدا کی مشورہ کرون اپنی مان باپ سی یعنی مشورہ اوس امر مین کرتی ہین کہ اوس مین کچہہ تردد ہوتا ہی اور مجہی اسمین کچہہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مینی اللہ کو اور رسول اوسکیکو اور گہر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سی

یہہ کہ

یہہ کہ خبر دو کسی عورۃ کو اپنی عورتون مین سی ساتھہ اوسیچیز کی کہ کہا مینی فرمایا حضرتؐ نی نہین پوچھی گی مجھسی کوئی عورۃ اونمین سی مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو بحقیق اللہ تعالی نی نہین بہیجا مجھکو کسیکی رنج دینی کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکے تکلیف دینی کو ولیکن بہیجا ہی مجھکو احکام دین سکھانی کو اور آسانی کرنیکو نقل کی یہہ مسلم نی ف یا یا عمرنے الخ شاید کہ یہہ قصہ پردی کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی اور ہنسا ون الخ یعنی کوئی بات خوش طبعی کی کہون تا حضرتؐ کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکہی تو ایسی بات اوسکی آگی کہی کہ وہ ہنسی اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرتؐ اپنی کسی صحابیکو غمگین دیکہتی تو خوش کرتی اوسکو سا خوش طبعی کی اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہی یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا واما وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ کہدی ای محمدؐ اپنی بیبیون کو کہ مین نی تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجھکو اور آؤ میری پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچہی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنی جنت کا تو تمکو اللہ تعالے عوض اس مشقت کی ثواب دیگا بڑا آور مشورہ کرتیو انحضرتؐ نی یہہ اسلیی فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا باقتضا اس کے دنیا اختیار کرین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجھسی جدا ہونی پر تو اونکو بہی ضرر ہوگا اور اونکی مان باپ کو بہی اور اگر اپنی مان باپ سی چہوٹیگی تو وہ وہی صلاح دین گی جو اونکی حق مین بہتر ہوگی آور حضرت عائشہ نی جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچہہ مینی جواب دیا ہی اوسکی خبر اور کسی بیوی کو نہ بہیجیگا سبب اوسکا یہہ تہا کہ منظور نکو یہہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کری اور حضرتؐ کی نکل سی نکل جاوی اور یہہ بات اونہون نی بسبب نہایت محبت کی حضرتؐ سی اور غیرت کرنی کی سوکنون پر کہی پس حضرتؐ نی فرمایا کہ یہہ مجھسی نہین ہونیکا جو کوئی پوچہیگی مین کہدونگا کہ اسمین بہلا اونکا ہی اگر مین نکہون تو بی تحقیق ثابت ہوتی ہی مجھکو اللہ کی کسیکی رنج اور تکلیف دینی کی لیی نہین بہیجا ہی بلکہ مجھکو تعلیم خلایق اور آسان کرنی امور اونکیلیے بہیجا ہی ع ح وعن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللائی وہبن انفسہن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اتہب المرأۃ نفسہا فلما انزل اللہ تعالی ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک قلت ما اری ربک الا یسارع فی ہواک متفق علیک اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہ کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون پر کہ بخشین نفس اپنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی مین کیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو چاہی اون مین سی اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کرتیو اون عورتون مین سی کہ الگ کیا تو نی پس نہین گناہ تجہہ پر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مینی نہین دیکہتی مین پروردگار تیرا یکو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچہ رضا وخواہش تیری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہ اسلیی عیب کرتی تہین کہ بہہ کرنا عورتونکا اپنی نفس کو دلالت کرتا ہی اونکی حرص پر اور قلۃ حیا پر اور واقع مین یہہ بات اچہی تہی کہ حضرتؐ کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین زہی طالع اونکی اور کہتی مین یعنی از راہ انکار کی کہ آیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا نہین حیا کرتی عورۃ اسی کہ بخشی نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو انحضرت یعنے ترک کردی تو ساتہہ سلانا جسکا چاہی تو اونمین سی اور ٹہکانا دی یعنی ساتہہ سلا جسکو چاہی تو طلاق دی تو جسکو چاہی اور نکاح مین رکہہ جسکو چاہی یا معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جسکی چاہی تو عورتون امت اپنی کی سی اور نکاح کر جسکی چاہی تو کہا نووی نی صحیحتر یہہ ہی کہ یہہ ناسخ ہی اس آیۃ کے لا یحل لک النسا من بعد اسلیی کہ صحیحتر یہہ ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اونکی لیی عورتین سوائے

بیوبون اونکی اور کہا بغوی نی کہ مشہور تر قولون کا یہی کہ یہ آیت حضرت کی بیویونکی نوبت کی مقدمہ مین اوتری ہی کہ پہلی حضرت پر نوبت ٹہیرانی بیوبونکے لیی واجب تہی جب یہہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سی نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکی پاس چاہین رہین جسکو طلب کری تو اور ارادہ کرے تو اپنی ساتہہ سلانیکا اون عورتون مین سی کہ الگ کیا تو نی نوبت ہی پس نہین گناہ تجہپر پس مباح کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اسطی بزرگی دینی اونکی کی سب مردونپر ترک کرنا نوبت کا واسطی بیویون اونکی کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتہہ سلادین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین دیکہتی ہین الخ یعنے نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پہنچاتا ہی اوسچیز کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا نووی نی کہ یعنی تخفیف کرتا ہی تجہسی اور فراخی کرتا ہی تجہپر امور مین اور سلیی اختیار دیا تمکو انتہی پہر ہیہ کہ زیوالی نفس اپنی کو واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضونے کہا کہ میسونہ نہین اور بعضون نی کہا ام سلمہ اور بعضون نی کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نی کہا کہ خولہ بنت حکیم اور اسی حدیث سی یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کیسی ۔ ع و

حدیث جابر اتقوا اللہ فی النساء ذکر فی قصۃ حجۃ الوداع اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عائشۃ انہا کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت سابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ہذہ بتلک السبقۃ رواہ ابوداؤد

روایت ہی عائشہ سی یہ کہ وہ تہین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین کہا عائشہ نی پس دوڑی مین ساتہہ حضرت کے اپنی پانونپر پس بڑہ گئی مین حضرت سی پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کی ساتہہ پس بڑہ گئی حضرت مجہسی فرمایا یہ بڑہ جانا بدلی اوس بڑہ جانی کی ہی یعنی پہلی کہ تو مجہسی بڑہ گئی تہی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** اپنی پانون پر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمہ سی تاکید منظور ہی جیسی کہتی ہین کہ لکہا مینی اپنی ہاتہہ سی اور دیکہا مینی اپنی آنکہون سی اور اسمین بیان ہی حضرت کی حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تا کہ پیروی کی جاوی حضرت کے اور کہا قاضی خان نی کہ جائز ہی سباق چار چیزون مین اونٹ مین اور گہوڑے مین اور تیراندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اس طرح اگر کہی اگر بڑہ جاوے نہین مجہسی تو میری لیی استقدر ہو اور اگر تو بڑہ جاوی مجہسی تو نہین ہی کچہہ تیری لیی اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے تو یہ حرام ہے اس لیی کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنی پس کہی ہر ایک اگر بڑہ جاوی تو مجہسی تو واسطی تیری استقدر ہی اور اگر بڑہ جاوین مین مجہسی تو میری لیی استقدر ہی اور اگر بڑہ جاوی تیسرا تو نہین ہی کچہہ اوسکی لیی پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز ہونی سی یہ ہی کہ وہ مال حلال طیب ہے کہ استحقاق رکہتا ہی اوسکا اس لیے کہ اسی مستحق نہین ہوتا اور امر اچودوڑنی والون سی کہدیتی ہین کہ جو تم مین سے آگی محلل جاوی اوسکی لیی استقدر ہی پس یہ جائز ہی اور جائز ہی دوڑنا ان چار ون چیزون مین اس لیی کہ وارد ہوئی ہین انمین احادیث اور سوے انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ۔ ع **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی واذا مات صاحبکم فدعوہ رواہ الترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس الی قولہ لاہلی

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہارا بہترین تمہارے واسطے اہل اپنی کی اور مین بہترین تمہارا ہون واسطی اہل اپنی کی اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی ابن عباس سی لفظ لاہلی تک **ف** اول جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق وخدا کی وہ ہی کہ جو اپنی اہل کے ساتہہ بہلائی اور سلوک کرتا ہی اس لیی کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سی مراد یہان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سی مر جاوی تو چہوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکا کہ مراد یہ ہی کہ مردونکی غیبت نکرو جیسکہ اور روایت مین آیا ہی

کر یاد کرو موتی اپنی کو ساتھہ بھلائی کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہی کہ جب کوئی مرجاوے تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور تعلق ساتھہ اوسکی اور بعضون نی کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نی اپنی ذات مبارک کہی ہی یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف و تحیر مجھپر نکرو کہ اللہ کا رسانہ تمہارا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی ہین اوسکی کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینی کی اہل بیت میری کو اور صحابہ میری کو اور متبع شریعت میرکو یعنی علما اور اولیا کو ۞ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عورت جسوقت پڑہی پانچون نمازین یعنی اوقات طہارت اپنی امن اور روزی رکہی ماہ رمضان کی یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکہی شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکہی نفس اپنی کو فواحش سے اور فرمان برداری کری اپنی خاوند کی یعنی اوسچیز مین کہ فرمان برداری کرنی چاہیی ہین چاہیی کہ داخل ہو جس دروازی بہشت کی سی چاہی نقل کی یہ ابو نعیم نی حلیۃ الابرار مین ۞ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو یہ کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست نہین سوای رب معبود کی اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اس لیی کہ حقوق خاوند کی بہت مین بیوی پر اور وہ عاجز ہی ادا کرنی شکر حقوق اوسکی سی اور اسمین نہایت مبالغہ ہی پس واجب ہوئی اطاعت خاوند کی بیوی پر ۞ ع **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مری اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوسسے راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندی یکایہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضامندی کا ۞ ع **وعن** طَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی طلق بن علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کوئی شخص بلاوی اپنی بیوی کو یعنی اپنی حاجت کی لیی یعنی جماع کرنی کی لیی پس چاہیی کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونی مال کا ہو جیسیکہ روٹی تنور مین پکانی ہو اور خاوند بلاوی صحبت کرنیکی لیی تو اطاعت اوسکی کری ۞ ع **وعن** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورت اپنی خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہی بیوی اوسکی حور بڑی آنکہون والی نہ ایذا دی اوسکو ماری تجکو اللہ یعنی دور کری تجکو اپنی رحمت و جنت سی پس سوا اسکی نہین کہ وہ نزدیک تیری مہمان ہی قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجسی اور آویگا طرف ہماری یعنی بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان دونون حدیثون مین دلالت ہے اسپر کہ ملا اعلی یعنی آسمان کی رہنی والے مطلع ہوتی ہین اوپر اعمال اہل دنیا کی ۞ ع **وعن** حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہمارے کا اوسکی خاوند پر فرمایا یہہ کہ کہلاوی تو اوسکو جسوقت کہ کہاوی تو اور پہناوی اوسکو جسوقت کہ پہنی تو اور نہ مار مونہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ کہ برا کری تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوسکی مگر گہر مین نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** نہ مار مونہہ پر اس لیی کہ وہ سب اعضا مین افضل ہی اور اسی سمجہا جاتا ہی کہ اگر سوای مونہہ کی اور جگہہ ماری بر تقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کی یا ترک کرنی فرائض کے یا واسطی مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور مونہہ پر مارنا منع ہی بہرحال اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ خاوند کو جائز ہی یہہ کہ ماری عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنی زینت پر جبکہ چاہی خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کری صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانی باوجود نہونی عذر کے اور تیسری ترک کرنی نماز پر اور نہ نہانا جنابت سی اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہی یعنی اسپر بہی ماری اور چوتہی نکلنی پر گہر سی بغیر اذن خاوند کی اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچہونی مین اور گہر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کی واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن وہجروہن فی المضاجع وضربوہن

ع ح **وعن** لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ امْرَاَةً فِیْ لِسَانِهَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا یَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ یَّكُ فِیْهَا خَیْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِیْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَیَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان مین ہی کچہہ یعنی زبان دراز ہی اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دی اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کر سکتا ہی تو طلاق دیدی یہہ امر اباحت کی لیی ہی کہا مینی تحقیق واسطی میری اوسی اولاد ہی اور واسطی اوسکی صحبت ہی یعنی موافقت قدیمی فرمایا امر کر اوسکو مراد اسی یہہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کری گی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ یقول کلام راوی کیسی ہے کہ ساتہہ اوسکی مراد حضرت کی بیان کی ہی کہ لفظ مرہا سی مراد حضرت کی یہہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانی تو مار کچہہ تہوڑا سا ع **وعن** اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَیْسَ اُولٰئِكَ بِخِیَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ایاس بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویون کو پس آئی عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ دلیر ہو گئین عورتین اپنی خاوندونپر یعنی بسبب آپ کی منع کرنی مارنی سی پس رخصت دی حضرت نی اونکی مارنیکی پہر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیویون کی پاس بہت سے عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنی خاوندونکا یعنی بسبب مارنی اونکی کی اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیویون کی پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندونکی نہین یہہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** نہین یہہ لوگ یعنی جو کہ مارتی ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتی ہین اونکو اور تحمل کرتی ہین اونکی ایذا

یا کچہہ

یا کچھہ تھوڑا سا مارتی ہین از راہ ادب کی اور نہین مارتی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسی یہہ سمجھا جاتا ہی کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنی حقوق نکاح کے مباح ہی مگر چاہیی یہہ کہ بہت نہ ماری اور حکیم بن معاویہ سے جو حدیث گذری اوسکی فائدہ مین جو آیۃ لکہی گئے اوسی معلوم ہوتا ہی کہ ماری عورتونکو از راہ تادیب کے اور اس حدیث سی منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ حضرت صلعم نی منع کیا ہو عورتونکی مارنی سی پہلی اوترنی آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرتؐ نی اونکی مارنیکا اور اوتری آیۃ موافق حضرتؐ کے حکم کی پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نی مارنی مین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہی اور یہہ معنی امام شافعی سی نقل کی گئی ہین ۱۲ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہماری تابعدارون مین سی وہ شخص کہ بدراہ کری کسی عورۃ کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو اوسکی مالک پر نقل کے یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنے ہماری تابعدارون سی نہین ہی وہ کہ کسی عورۃ کا دل برا کردی اوسکی خاوند کی طرف سی اس طرح کہ ذکر کری اوسکی آگی برائی اوسکی خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوی کہ زیادہ طلبی کر اپنی خاوند سی اور اوسکی خدمت مین قصور کر یا غلام کو بہکاوی کہ تو بہاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اسیکی حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سی اور بہکانا لونڈیکو اوسکی مالک کے طرف سی اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سی ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا والطفہم باھلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچہا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصا اپنی اہل و عیال پر ۱۲ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائہم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ ابو داؤد الی قولہ خلقا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچہا ہو اون مین از راہ خلق کی یعنی تمام خلائق کی ساتہہ خوش خلقی کری اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہتر ہون واسطی عورتون اپنی کی یعنے اسلیی کہ وہ قابل رحم کی ہین بسبب ضعف و عجز کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہہ ابو داؤد نی لفظ خلقا تک ✣

وعن عائشۃ قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او حنین وفی سہوتہا ستر فہبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ لعب فقال ما ھذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینہن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اری وسطہن قالت فرس قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لہا اجنحۃ قالت فضحک حتی رایت نواجذہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی یا حنین سی اور عائشہ کی گہر کی شہ نشین مین پردہ پڑا ہوا تہا پس چلی ہوا اور کہول دیا کونا پردی کا گڑیون پر سی کہ تہین عائشہ کی کہیلنی کی پس فرمایا حضرتؐ نی کہ کیا ہی یہہ ای عائشہ کہا عائشہ نی یہہ گڑیان ہین میری اور دیکہا حضرتؐ نی درمیان گڑیون کے ایک گہوڑا کہ اوسکی ہین دو پر کپڑی کی یا کاغذ کی پہر فرمایا حضرتؐ نے

کیا ہی یہ وہ چیز کہ دیکہتا ہون مین درمیان گڑیون کی کہا عائشہ نی یہ گہوڑا ہی فرمایا حضرت نی بطریق تعجب کے کہ گہوڑا ہی اوسکی دو پر ہین کہا عائشہ نی کیا نہین سنا آپ نی کہ واسطی سلیمان کی گہوڑی تہی کہ اونکی پر تہی کہا عائشہ نی پس ہنسی حضرت یہانتک کہ دیکہین مینی کچلیان حضرت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** تبوک نام ایک جگہہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ نو ہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہی حنین نام ایک جگہہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین کا سنہ ۸ اٹہہ مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیونکی کہیلنی کا گڑیون سی باب الولی مین گذر چکا ہی ح ؛

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

روایت ہی قیس بن سعد سی کہ کہا آیا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکہا مین نی وہانکی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین واسطی سردار اپنی کی پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی اونکو پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مینی کہ تحقیق مین گیا تہا حیرہ مین پس دیکہا مینی وہان کی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین اپنی سردار کو پس آپ لائق تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی واسطی آپکی پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذری تو میری قبر پر کیا سجدہ کری تو قبر کو پس کہا مینی نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنی خاوندون کو بسبب اسکی کہ مقرر کیا اللہ نی مردونکا عورتون پر حق نقل کی یہ ابو داود نی اور نقل کی یہ احمد نی معاذ بن جبل سی **ف** فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین بہی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ؛ ع **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کی کہ مارا اپنی عورۃ کو اوس چیز پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچہہ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کی مارنی سی کہ باز پرس ہو دنیا اور آخرۃ مین بشرطیکہ رعایت کری شرائط مارنی کی اور حد سی نہ تجاوز کری اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہی پہرتی ہی طرف حرف ما کی کہ مراد اوس سی نشوز ہی جو کہ اس آیۃ مین آیا ہی واللاتی تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کی یون ہون گی کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کی مارنی سی نافرمانی پر ؛ ع ح ؛

وعن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ہم پاس حضرت کی تھی پس کہا اوس عورت نی کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہی مجکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی کہا راوی نی اور صفوان تہا پاس حضرت کی کہا راوی نی پس پوچہا حضرت نی صفوان سی وہ پچہا سی کہ کہا عورۃ اوسکی نی پس کہا صفوان نی ای رسول خدا کہنا اوسکا کہ مارتا ہی مجکو جبوقت نماز پڑہتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑہتی ہی دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مینی منع کیا ہی اسکو یعنی قرارۃ دراز پڑہنی سی کہا راوی نی پس فرمایا واسطی تصدیق اوسکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی قرارۃ ایک سورۃ یعنی سورۃ فاتحہ کی تو البتہ کفایت کرتی لوگون کو کہا صفوان نی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون پس تحقیق یہ روزی رکہتی چلی جاتی ہی یعنی ہمیشہ رکہتی ہی نفل روزی اور مین ہون مرد جوان پس نہین صبر کرسکتا یعنی جماع کرنی ذکی سی اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیسا کہ آگی ذکر ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی کوئی عورۃ یعنی نفل روزی مگر باذن خاوند اپنی کی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اسکا یہ ہی کہ ہم کام والی ہین یعنی بڑی رات تک کہیتون اور باغون کو پانی دیتی ہین سونا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطی ہماری یعنی عادت ہمارے قوم کی کہ ایسی ہی پڑ رہی ہی کہ نہین جاگتی ہم یعنی جبکہ سوتی ہین اخیر رات مین یہان تک نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی فرمایا حضرت نی پس جبوقت کہ جاگی تو ای صفوان پس پڑہ نماز نفل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** صفوان جوبانی دیتا تہا زراعت و باغات مین پڑہی رات تک وہین پڑ کر سو رہتا تہا اور وہان کوئی بیگانہ والا تہا نہین پس وہ معذور تہا واللہ علم ۱۲ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عائشہ رضہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ایک جماعت کی مہاجرین اور انصار مین سی پس ایا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کی یارون نی ای رسول خدا کی سجدہ کرتی ہین آپکو چارپائی اور درخت یعنی باوجود نا سمجہی اور نہ مکلف ہونی کی ساتہہ تعظیم آپکی پس ہم لائق ترہین یعنی اولنسی یہ کہ سجدہ کرین آپ کو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنی رب کو اور تعظیم کرو اپنی بہائی کی یعنی میرے اور اگر میں حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کری کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورۃ کو یہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر حکم کری خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوی پتہر پہاڑ زرد سی طرف پہاڑ سیاہ کی اور پہاڑ سیاہ سی طرف پہاڑ سفید کی تو لایق ہی اوس عورۃ کو کہ بجا لاوی حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نی **ف** عبادۃ کرو الخ یعنی اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی کہ ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین الخ سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کی تہا کہ واقع ہوا تہا حکم بسبب مسخر کرنی اللہ تعالی کی اور حضرت کو اللہ تعالی کی فعل مین دخل تہا نہین اور اونٹ معذور تہا اس لیی کہ حکم کیا گیا تہا بر ورد گار کی طرف سی مانند حکم کرنی اللہ تعالی کی فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدم کو اللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری محبت دلمین رکہو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سی الخ بیچ ذکر کرنی رنگ پہاڑون کی منظور مبالغہ ہی بیچ دوری ہوانی ان پہاڑون کی ایک دوسری سی اس لیے کہ پائی نہین جاتی زمین اس طرح کی پہاڑ پاس ایک دوسری کی کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو ۱۲

دوسری پہاڑ سی اور خاوند حکم کری کہ اسپر سی پتہر اوسپر لیجا تو مانی کہنا اوسکا غرض یہہ ہے کہ اگر حکم کری ایسا مشکل اپنی عورۃ پر تو بہی لائق ہی کہ حکم بجالاوی اوسکا ۱۲ ع ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقبل لہم صلوۃ ولا تصعد لہم حسنۃ العبد الآبق حتی یرجع الی موالیہ فیضع یدہ فی ایدیہم والمرأۃ الساخط علیہا زوجہا والسکران حتی یصحو رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطی اونکی کوئی نماز یعنی کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑہتی واسطی اونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف مالکون اپنی کی پس رکہی ہاتہہ اپنا بیچ ہاتہہ اونکی کی یعنی اطاعت کری اونکی اور دوسری وہ عورۃ کہ خفا ہوا وسپر خاوند اوسکا اور تیسری نشی والا یہانتک کہ ہوش مین آوی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کی اون سی بہی وفاداری کری اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت مین حتی یرضی عنہا بہی آیا ہی یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہوا اوسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے اور اس روایت مین یہہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی اور مراد یہہ ہی کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دی اوسکو ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای النساء خیر قال التی تسرہ اذا نظر وتطیعہ اذا امر ولا تخالفہ فی نفسہا ولا فی مالہا بما یکرہ رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسی عورۃ بہتر ہی فرمایا وہ عورۃ کہ خوش کری اپنی خاوند کو جسوقت کہ دیکہی خاوند طرف اوسکی اور بجالاوی حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوی یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کری اوسکا بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال اپنی کی ساتہہ اسطرحکی کہ ناخوش رکہی مرد اوسکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جسوقت کہ دیکہی یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرۃ دونون اچہی ہون تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہے اور خلاف کری بیچ مال اپنی کی الخ یعنی جو مال حقیقت مین اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کی نہ خرچ کری اور یا مال اوسکی سی مراد مال مجازی ہی یعنی مال بہی اوسکی خاوند کا لیکن ہے اوسکی قبضہ تصرف مین اوسمین خیانت نکری اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کری اوسکو ۱۲ ع مولانا **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من اعطیہن فقد اعطی خیر الدنیا والآخرۃ قلب شاکر ولسان ذاکر وبدن علی البلاء صابر وزوجۃ لا تبغیہ خونا فی نفسہا ولا مالہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا اور آخرت کے دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتون پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی ناخوشی مین اور بدن بلاؤن پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈہی واسطی خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الخلع والطلاق

باب ہی بیچ بیان خلع اور طلاق کی **ف** خلع ساتہہ پیش خ کی اسم ہی خلع سی کہ ساتہہ زبر خ کی ہی معنی نکالنی ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنی پہنی ہوئی چیز کے بدن سی مانند کپڑی اور موزی وغیرہ کے اور خلع شرع مین کہتی ہین مال کی لینی کو عورۃ سی مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کی اور لکہا ہی مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمین کہ اگر کہی مرد کہ خلع کیا مینے تجہسی عوض اتنی مال کی اور کہی بیوی قبول کیا مینی اور حاصل ہووی فرقت درمیان میان بیوی کی تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ طلاق بائن ہی اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلی خلع کی اگر زیادتی

اوسکی

اوسکی طرفسی ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہی اوسکو یعنی اوسکا مہر جو دیا ہی زیادہ
اوس سی نہ لی بدل خلع اور طلاق کی معنی لغت مین کہولنی اور چہوڑنی کی ہین اور شرع مین چہوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سی ہے ح ع
ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہین
غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکی خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پہیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تہا تجکو کہا اوسنی کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثابت
کو کہ لیلی تو باغ اپنا اور طلاق دی اوسکو ایک طلاق نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نہین غصی ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین اسلیی نہین چاہتی
کہ وہ بدخلق ہی اور اوسکی دین مین کچہہ نقصان ہی ولیکن مکروہ رکہتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجہمین اور اوسمین محبت نہین
ہے اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجہسی نسبت اوسکی کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کی یعنی نافرمانی وغیرہ کہتی ہین
کہ ثابت بن قیس رض بہت بدصورت اور ٹہگنی تہی اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تہا اون کا نہایت خوب صورت تہین اس لیی وہ اونکو
بری معلوم ہوتی تہی پس بموجب انکی عرض کرنیکی حضرت نی ثابت کو مصلحۃ حکم ایک طلاق دینی کا کیا اس سی معلوم ہوا کہ اولی ہی طلاق
دینی والیکو کہ ایک طلاق دی تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرلی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ
نے ایک حدیث بہی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الخلع تطلیقۃ بائنۃ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ
امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا
قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ
فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی
یہہ کہ اونہون نی طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہہ حضرت عمر نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس غصی ہوئے
بسبب اس کام کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا کہ رجوع کری عبد اللہ ساتہہ اوس عورت کی یعنی کہی مثلا کہ پہیر لیا مینی اوسکو طرف
نکاح اپنی کی تاکہ تدارک کری اس گناہ کا پہر رکہی اوس عورت کو اپنی پاس یہان تک کہ پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض
دوسرے سی پہر اگر چاہی طلاق دینا اوس کا طلاق دی اوسکو حالت پاکی مین پہلی اسکی کہ صحبت کری اوس سی پس یہہ ہی
وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نی کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کی عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سی ہی کہ فرمایا حضرت
نے عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کری ساتہہ اوسکی پہر طلاق دی اوسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوتا ہو اوسکو یا حالت حمل مین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غصہ ہوئی الخ اسمین دلیل ہی اوپر حرام ہونی طلاق کی حالت حیض مین اسلیی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصی ہوتی بغیر حرام ہونیکی اور سبب اسکی حرام ہونیکا یہہ ہی کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کی دی ہو نہ واسطی مصلحت کے

کہ دیکھی ہی اوسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونی کی اگر طلاق دی تو پڑجاتی ہی اسی لیی حضرت نی فرمایا کہ رجوع کر ساتھہ
اوسکی رجوع کرنا بعد طلاق کی ہوتا ہی اور لکھا ہی علمانی کہ فائدہ تاخیر کا دوسری طہر تک کیا ہی پہلی طہر مین کیون نہ طلاق دی اوسکی کئی وجہین لکھی ہین
ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کی لیی نہو پس چاہیی کہ رہنی دی ایک مدت تک حلال ہی اوسمین طلاق دوسری یہ کہ یہ سزا ہی اوسکی فعل بد کی یعنی طلاق
دینی کی حالت حیض مین تیسری یہ کہ طہر اول ساتھہ حیض کی کہ طلاق دی ہی اوسمین بیچ حکم ایک چیز کی ہی پس اگر طلاق اول طہر مین دے
تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجہونسی معلوم ہوتا ہی کہ باز رہنا طلاق سی دوسری طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہی واللہ اعلم پہر جاننا چاہیی کہ
طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور حسن کو سنی بہی کہتی ہین اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوسمین اور
چہوڑ دی اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دی تین طہرونمین کہ نہ جماع کیا ہو اونمین اگر ہو وہ عورۃ مدخول بہا اور غیر
مدخول بہا کی لیی ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینی مین ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہی
اونکو طلاق دینی بعد جماع کی بہی اور طلاق بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دی یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اوس
طہر مین کہ جماع کیا ہو اوسمین اور اسیطرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنی یہ بہی بدعی ہی اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھہ اوسکی صحیح تر روایت مین اگر ہو وہ مدخول
بہا اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پہر حائضہ ہو پہر پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہی اور ایک تقسیم طلاق کے یہ ہی
کہ طلاق رجعی ہی اور بائن ہے طلاق رجعی تو یہ ہی کہ کہی ایک بار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکی پس اسطرحکی طلاق دینی سی ایام عدۃ مین
بغیر نکاح کی رجوع کر لینا جائز ہی یعنی اگر کہی کہ رجوع کی مینی بخشی یا ہاتھہ لگائی یا مساس یا جماع کری تو رجوع اسی ہو جاتی ہی حاجت نکاح
جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتھہ الفاظ کنایات کی سوای تین الفاظ کی کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق بائن سی عورۃ نکاح
مین سی نکل جاتی ہی جبتک کہ پہر نکاح نکری نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کے یہ ہی کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین
ایکبارگی دی یا بتفریق اس طلاق سی نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک بعد اسکی عدۃ کی اور خاوند سی نکاح نکری اور وہ صحبت نہ کری اور
طلاق ندی اور عدۃ نہ گذر لی اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکی ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسیکی
خبر کرنیسی دی یا نشہ مین دی یا گونگا ہو کہ ساتھہ اشارہ معہودہ کی دی اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکیکی اور دیوانی کی اور سوتی کی اور
مالک کی اپنی غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورۃ کا ہی پس طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور طلاق
لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کی نکاح مین ہو ع ملتقی مولانا **وعن عائشۃ قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
فاخترنا اللہ ورسولہ فلم یعد ذلک علینا شیئا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکیکو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ہمپر کچہہ یعنی اقسام طلاق سی نہ ایک نہ تین
نہ بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چہوڑ دون اور اگر خدا
اور رسول خدا کو اور دار آخرۃ کو چاہتی ہو تو تمہاری لیی اللہ کی پاس ثواب عظیم ہے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو
کہ اختیار کر اپنی نفس کو یا مجکو اور اختیار کری وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرحکی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رح
کا اور اگر اپنی نفس کو اختیار کری تو واقع ہوتی ہی طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کی اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کی اور تین طلاقین نزدیک
مالک رح کی اور منقول ہی بعضی صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رض سی کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینی خاوند کی بیوی کو اگرچہ اختیار کری وہ

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رضی نی رد کیا اونکی قول کو ساتھہ بیان کرنی اس حدیث کی

ح وعن ابن عباس قال فی الحرام یکفر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکی کفارہ دی البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر کوئی حرام کری ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بہی یہی ہی کہ اگر حرام کری کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی ہو جیسیکہ کہی شراب مجہپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجہپر حرام ہی تو یہ قسم ہی اگر نہ ارادہ کری خبر دینی کا پس جب کہاویگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی تورنی والا قسم کا نہین ہونی کا پہر ابن عباس نی اپنی مذہب کے تقویت کی لیی یہ آیۃ پڑہی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہے حضرت نی جب حرام کیا تہا شہد اپنی پر تو حکم کفارہ دینی کا نازل ہوا اس آیۃ مین یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الآیۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ مین ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہی سب حلال مال مجہپر حرام ہین یا کہی سب حلال خدا کی مجہپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنی سی طلاق پڑ جاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام ہی تو ہوتا ہی یہ ایلا اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کری کچہہ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کری ظہار کی اور ہدر ہی یعنی لغو ہی اس کہنی سی کچہہ نہین ہوتا اگر نیت کری جہوٹہ کی اور یہ عند اللہ ہی اور عاکر کی نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کری تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کری طلاق کی ح درمختار وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش وشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر اکلت مغافیر فدخل علی احدہما فقالت لہ ذلک فقال لا باس شربت عسلا عند زینب بنت جحش فلن اعود لہ وقد حلفت لا تخبری بذلک احدا یبتغی مرضات ازواجہ فنزلت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی کہ بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹہیرایا آپسمین مینی اور حفصہ نی کہ جس کسیکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہایا ہی آپنی مغافیر پہر تشریف لائی حضرت ایک کی پاس اون مین سی یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کی پاس راوی کو یاد نہین رہا کہ کسکی پاس آئی پس کہا ایک نے اونمین سی واسطی حضرت کی یہ پس فرمایا حضرت نی کچہہ مضائقہ نہین پیا ہی مینی شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے پس ہرگز مین پہر نہین پینی کا شہد اور تحقیق مین نی قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کرنا ساتہہ اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہون زینب بسبب باز رہنی حضرت کی شہد پینی اونکی سی چاہتی تہی حضرت یعنی بسبب حرام کرنی شہد کی خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بیبیون کے پس اوتری یہ آیۃ ای نبی کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نی واسطی تیری چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیۃ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف توقف فرماتی الخ یہ انکی روز نوبت کا ذکر نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتی حضرت اپنی بی بیون پر اور آتی زینب رض کی پاس تو ٹہیر جاتی اور مغافیر ایک درخت کی میوی کا نام ہی کہ مشابہ گونہ کی ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوئی شہد کی ہوتی ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ مین تو وہ شہد پلایا کرتی تہین اور بسبب اسکی

حضرت اونکی پاس ٹہیرتی تہی یہہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذرے اونہون نی حضرت حفصہ سی کہ وہ بہی بیوی حضرتؐ کی تہین اور حضرت عائشہ
سی اتفاق رکہتی تہین مشورہ کرکر کلام مذکور حضرتؐ سی عرض کرنا ٹہیرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور اونکی پاس ٹہیرنا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا
جیسا کہ ذکر کیا گیا ۔ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورۃ کہ مانگی
اپنی خاوند سی طلاق بلا ضرورت پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کے موقف مین پہنچیگی تو یہ محروم رہینگے
اوس سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مبغوض ترین
مباح مین طرف اللہ کی طلاق ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی
بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسیکہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کی اور پڑہنا نماز کا غصب کے زمین مین مباح ہی یعنی فرض
ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۔ ح **وعن** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا
بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے حضرت علی رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین آزاد
کرنا غلام کا مگر پیچہی مالک ہونیکی اور نہین جائز طی کی روزی رکہنی یعنی پی در پی روزی رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکری جائز نہین اور حضرتؐ کو
یہہ جائز تہا اونکی خصائص سے تہا اور نہین یتیم ہوتا بعد بالغ ہونیکے یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلانی کا اور نہین ہی شیر خوارگی بعد مدت دودہ چہڑانی کی یعنی
دودہ چہڑانی کی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکی بعد دودہ پلاوی تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودہ پینی کی ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور
نہین جائز یا ثواب چپ رہنا دن کو رات تک نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کی طلاق دی تو وہ طلاق
نہین پڑتی اسلیی کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کی کیونکر ہو اور اسیطرح بردیکو پہلی مالک ہونی کی آزاد کری تو نہین آزاد ہوتا یہہ حدیث
دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ جب اضافۃ کری طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہی جیسیکہ اجنبی عورۃ کو کہی
اگر نکاح کرون مین تجہسی تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورت سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح
کرنیکی اور اسیطرح اگر آزادی کو اضافت کری طرف ملک کے جیسیکہ کہی اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی
اسکیکی وہ آزاد ہو جاتا ہی پس یہہ حدیث ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کی طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق طلاق کی نہوئی
اور چپ رہنا بعضے اگلی امتون مین عبادۃ تہا اور ہماری شریعت مین یہہ درست نہین اور کچہہ ثواب اسی نہین حاصل ہوتا مگر ہان بری اور لایعنی کلام کرنیسی
بوقت چپ رہنا ضرور بہتر ہی ۔ ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ
لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا
بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی
یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی ابن آدم کی اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین آزاد کرنا اوس چیز مین کہ

نہین

نہین مالک اور نہین طلاق اوسچیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور نہین بیچنا مگر اوسچیز مین کہ مالک ہی یعنی اوسکی
عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً **ف** نہین صحیح ہوتے نذر الخ یعنی اگر کہی واسطی اللہ کی ہی مجپر یہہ کہ آزاد کرون مین اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت
نذر کرنی کی اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہونی کی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکی تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور
آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ہے ع **وعن** رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ سُهَيْمَةَ اَلْبَتَّةَ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا
اَرَدْتَ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ
فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بیٹے عبد یزید کیسی کہ اوسنی طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا سہیمہ تہا طلاق
بت پس خبر دی رکانہ نی ساتہہ اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس
پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تو نی مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک
کا پس پہروائی وہ عورۃ طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی رکانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رض کی اور تیسری طلاق
دی بیچ عہد حضرت عثمان کی نقل کے یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی نہین ذکر کیا دوسرے
اور تیسری کا **ف** طلاق بت یعنی کہا انت طالق البتۃ البتہ بت سی ہی بمعنی قطع کی یعنی یہہ طلاق ایسی ہی کہ لگاو نہین رکہتی بالکل نکاح
سی نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہروائی الخ یعنی حکم کیا ساتہہ رجعت کی یعنی پہر لائی گئی نکاح مین ساتہہ اس قول کی راجعتہا الی نکاحی یہہ معنی بموجب
مذہب شافعی کے ہین کہ طلاق بات اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتے ہی اور اگر نیت کری ساتہہ اسکی دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتے
ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہوتے ہی ساتہہ اس لفظ کے ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کری ایک کی یا دو کی یا کچہہ نہ نیت کری اور اگر نیت کری تین
کے تو تین پڑتی ہین پس اونکی نزدیک لفظ ردہا کی معنی یہہ ہین کہ پہروایا اوسکو ساتہہ نکاح جدید کی ہے ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سی کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا اور
رجعت نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** معنی جد کی ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور یہان
مراد یہہ ہے کہ لفظ جن معنون کی لیی وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسیکہ نکحت یا طلقت کہے اور معنی اوسکی مراد رکہے اور ہزل یہہ ہے کہ وہ لفظ کہی اور معنی
اوسکی مراد نرکہی پس یہہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہی یا نرکہی واقع ہوجاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد و عورت کے ایجاب قبول
ہوجاوی روبرو دو شاہدونکی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرح سی طلاق ہنسی مین دینی سی پڑجاتی ہی اور اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنی
مین ہنسی سی رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزون کی مانند بیع و شرا وغیرہ کی کہ وہ ہنسی سی نہین لازم ہوجاتین ہے ع **وعن** عَائِشَةَ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے

نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی کہا گیا کہ معنی اغلاق کی ہین اکراہ **ف** اکراہ کی معنی ہین
زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سی طلاق دلوادی یا اوسی غلام کو آزاد کروادی تو نہ طلاق پڑتی ہی اور نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتہہ
اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینون امامون نی کہ اونکی نزدیک یہ دونون چیزین از راہ زبردستی کی نہین واقع ہوتین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک
واقع ہو جاتی ہین انہون نی قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلین انکے اصول فقہ مین دیکہنی چاہئین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتہہ اکراہ کی احکام اونکے
وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سی اور قسم اور نذر اور اسلام ؛ ح ؛ ع

وعن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بی عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل
کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور عطاء بن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ہی نہین یاد رکہنی والا حدیث کا **ف**
مذہب امام ابو حنیفہ رح کا موافق ہی ساتہہ اس حدیث کی اور مراد معتوہ سی دیوانہ ہی کہ اوسکی عقل مین نقصان و خلل ہو کبہی بی ہوش ہو اور کبہی
ہوشیار قاموس مین لکہا ہی کہ عتہ بمعنی نقصان عقل اور مدہوش ہونی کی ہی اور صراح مین لکہا ہی کہ معتوہ کہتی ہین دال اولٹی ہوئی اور بی عقل کو
اور فقہ کی کتابون مین بہی یہی معنی بیان کیی ہین اسکی پس قول والمغلوب علی عقلہ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین المغلوب بغیر واو
کی آیا ہی پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نرکہی بطریق اولی نہین واقع ہونیکی اور کہا زین العرب
نی کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتی ہین شامل ہی یہ مجنون اور سونیوالی کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی بسبب مرض
کی اور غش والی کو پس ان سبہونکی نزدیک طلاق نہین پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ہی بعضون نی
کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجہہ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اوسکا ساتہہ تدبیر کی لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون کی اور راوی اس حدیث
کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن موید ہی اسکی یہ روایت کہ حضرت علی رض سی منقول ہی کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ ؛ ح ع **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ
الْمَعْتُوْهِ حَتّٰی یَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سی یعنی قول و فعل اونکی معتبر نہین
اور لکہی نہین جاتی ہین اعمال اونکی تا مواخذہ کرین بسبب اونکی ایک تو سونی والی سی یہان تک کہ جاگی اور دوسری لڑکی سی یہان تک کہ بالغ ہو اور تیسری
بیعقل سی یہان تک کہ عاقل ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہ دارمی نی عائشہ سی اور ابن ماجہ نی حضرت علی رض اور
حضرت عائشہ سی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدۃ اوسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی لونڈی
دو طلاقون سی حرام ہو جاتی ہی جیسیکہ آزاد عورۃ تین طلاقون سی حرام ہوتی ہی پس دو طلاقین اوسکی حق مین بمنزلہ تین طلاقونکی ہین اور عدۃ
اوسکی دو حیض ہین جیسیکہ عدۃ حرہ کی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدۃ اوسکی آزاد عورۃ کی تین مہینی ہین اور لونڈی کی ڈیڑہ مہینا اور

دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی تین حیض اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابو حنیفہ رح یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق وعدۃ مین اعتبار عورۃ کا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ عدۃ ساتھہ حیض کی ہی نہ طہر کی جیسکہ مذہب ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثۃ قروء مین حیض ہین نہ طہر ع

ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال المنتزعات والمختلعات هن المنافقات** رواه النسائي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورتین کہ فرمانی کرنی والین اپنی خاوندونکی اور خلع طلب کرنیوالین وہ ہین منافق نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنی خاوندونسی بلا سبب منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ع **وعن نافع عن مولاة لصفية بنت أبي عبيد أنها اختلعت من زوجها بكل شيء لها فلم ينكر ذلك عبد الله بن عمر** رواه مالك اور روایت ہی نافع سی کہ روایت کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کیسی یہ کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوندسی یعنی ابن عمر سی بیچہر چیز کی کہ تہی اوسکی پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمر نی نقل کی یہ مالک نی **ف** انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونی خلع کی اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ع **وعن محمود بن لبيد قال أخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلث تطليقات جميعا فقام غضبان ثم قال أيلعب بكتاب الله عز وجل وأنا بين أظهركم حتى قام رجل فقال يا رسول الله ألا أقتله** رواه النسائي اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کیسی کی کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال یک شخص کیسی کی طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقین اکٹھی پس کہڑی ہوئی حضرت غصی مین پہر فرمایا کیا کہیلا جاتا ہی ساتھہ کتاب اللہ عز وجل کی حال آنکہ مین درمیان تمہارے ہون یہانتک کہ کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون اوسکو نقل کی یہ نسائی نی **ف** کہیلا جاتا ہی یعنی اہانت کیا جاتا ہی ساتھہ کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ سی یہ قول اللہ تعالی کا ہی الطلاق مرتان نا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متصرف نہ اکٹھی اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اسحدیث سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اس لیی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوئی ہین مگر ساتھہ کرنی گناہ کی اور امام شافعی رح کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متصرف طلاقین دینی مین یہ ہی کہ شاید بعد طلاق کی اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کردی بیوی کی طرف اور وہ رجوع کرلی اور خلاف کیا ہی علمانی اوس شخص کی جو تین کہی اپنی ہو یکو انت طالق ثلثا پس کہا مالک و شافعی اور ابو حنیفہ و احمد اور جمہور علمانی کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاؤس و بعضی اہل ظاہر نی کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرون مین اس لیی کہ کہیلنا ساتھہ کتاب اللہ کی کفر ہین ہے اس لیی کہا کہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ع **وعن مالك بلغه أن رجلا قال لعبد الله بن عباس إني طلقت امرأتي مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال ابن عباس لك ثلثت منك بثلث وسبع وسبعون اتخذت بها آيات الله هزوا** رواه في الموطأ اور روایت ہی مالک سی پہنچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نی کہا عبد اللہ بن عباس کی روبرو کہ تحقیق مین طلاق دی اپنی بی بی کو سو طلاقین پس کیا دیکہتی ہو مجہہ پر یعنی کیا حکم دینی ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نے کہ جدی

ہوئی وہ عورۃ تجسی ساتہہ تین طلاقونکی اور ستانوی طلاقین کہ باقی رہین سو مین سی پکڑا تونی ساتہہ اونکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹہٹا نقل کی یہہ موطا مین **ف** اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ۔ ح ۔ **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود روی زمین پر یعنی مستحبات مین سے کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی آزاد کرنی سی اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینی سی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** بردیکا آزاد کرنا اسلیی بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی بندگی مخلوق کیسی کہ مثل اوسکی ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کی لیی اور بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخکی سی اور طلاق دینی وہ بری ہی اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کی ہو کہا ابن ہمام نی کبہی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورتکو کہ نماز نہ پڑہتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسی کے بیوے نماز نہ پڑہتی ہو تو لائق ہی اسکو یہہ کہ طلاق دی اوسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کری مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری سی ہے کہ کہا اونہون نی اگر ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر بیویکا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میری اسی کہ صحبت کری ایسی بیویسی کہ نہ نماز پڑہتی ہو اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادۃ کی لیی ۔ ع ۔

باب المطلقة ثلثا

باب ہی بیچ بیان اوس عورۃ کی کہ تین طلاقین دی گئی **ف** یعنے اس باب مین حکم ہی اوس عورۃ کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلی خاوند کی لیی بغیر جماع کرنی دوسرے خاوند کی اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہ عبارت بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلاء کا بہی ہی اور معنی ظہار اور ایلاء کی اور کچہہ مسائل اونکی آگی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی ۔ ح ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقُ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا آئی عورۃ رفاعہ قرظی کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق مین تہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین ساتہہ اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند پہندنی کپڑی کی یعنی عبد الرحمن نامرد ہی پس فرمایا حضرت نی کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہان تک کہ چکہے تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہان زبیر ساتہہ زبر زکی اور ب کی زیر کی ہی اور سوای اسکی سب جگہہ ساتہہ پیش زکی اور ب کی زبر کی ہی اور یہان تک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال نہین اور یہہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیی فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہے ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ۔ ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ

عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ
کو نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سی راضی ہو اللہ اون سے **ف** محلل وہ ہی کہ جسنی نکاح
کیا کسیکے عورت سے کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین تہین بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنیکی تا حلال ہو جاوی طلاق دینی
والیکو نکاح کرنا اوسی اور محلل لہ خاوند اول ہی پس ان دونون کو لعنت کی اور اس حدیث سی یہہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی
بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہی اسلیی کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین ہوتا
اور شمنی نی کہا محلل کو کہ خاوند دوسرا ہی لعنت اسلیی کی کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کی اور نکاح مشروع ہوا ہی دوام کی لیی پس یہہ بیچ حکم
بکری مستعار کی ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اسلیی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونون
کے خساستہ کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنی
کے زبانی اسطرح کہ کہی محلل اوس عورۃ طلاق دیئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجسی اسلیی کہ حلال کرون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکی لیی یا
کہے عورۃ کہ نکاح کرتی ہون مین تجسی اسلیی کہ حلال ہوؤن مین اپنی خاوند کی لیی تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبانسی یہہ نکہین اور نیت مین یہہ بات ہو
تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اسلیی کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقین دی
گئے تہی غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور پہر صحبت کے اوسنی اوسی تو وہ عورۃ اول خاوند کی لیی حلال نہین ہوتی فتوی اسی پر ہی ✤ **وعن**
سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّهُمْ یَقُوْلُوْنَ یُوْقَفُ
الْمُوْلِیْ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینے دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کے یہہ شرح السنۃ مین **ف** ایلا یہہ ہی کہ مرد قسم کہاوی کہ مین اپنی عورت
سی صحبت نہین کرونگا چار مہینی یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور گذر گئی چار مہینی نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کے نزدیک
اکثر صحابہ کے بلکہ ایلا کرنی والیکو ٹہیرائی یا تو رجوع کری اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور شافعی
اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دے تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر صحبت کے چار مہینی
کے اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نکی اور چار مہینی گذر گئی تو اسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور
اور مسائل ایلا کے فقہ مین دیکہنی چاہئین مح س ✤ **وعن** اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ لَهٗ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَیَاضِیُّ
جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَیْهِ کَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْهَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ
مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ
عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِکَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِیُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ
بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهٗ قَالَ کُنْتُ امْرَاً اُصِیْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ
رِوَایَتِهِمَا اَعْنِیْ اَبَا دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا اور روایت ہی ابی سلمہ سی یہہ کہ سلمان

ابن صخر فی اور کہا جاتا تھا وہ اوسکو سلمۃ بن صخر جاضی گردانا اپنی عورۃ کو اپنی پر مانند پیٹھ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹھان میری کی ہی کہ اسکو
ہمارے کہتی ہین یہانتک کہ گذری رمضان یعنی سرام کیا اوسکو اپنی اوپر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدھا مہینا رمضان کا گرا سلمان اوسپر
ایک رات یعنی صحبت کی اوسی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نی نہین پاتا مین یا اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکھہ دو مہینی کی پی در پی کہا نہین طاقت
رکھتا ہون یعنی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ روزی رکھی دو مہینی کی پہلی جماع کرنیسی اور دو مہینی تک رک نہین سکتا بسبب کثرۃ شہوت کی فرمایا کہلا
ساٹہہ مسکینون کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹہہ مسکینون کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی فروۃ بن عمرو صحابی کی کہ دی اوسکو
اوہ عرق کھجورونکا کہ کوئی لایا تھا اور عرق ایک تپیلا ہوتا ہی کھجور کی ہوتی ہی کہ سماتی ہین پندرہ سیر سے تیس سیری یا سولہ سیر سے بیس سیر تاکہ کہلاوی ساٹہہ مسکینونکو
نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی سلیمان بن یسار سی کہ اوسنی نقل کی سلمۃ بن صخر سی مانند اسکی کہا تھا ہمارے
ایک شخص کہ پہنچتا تھا عورتونکو استدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوۃ جماع کی ہمت رکھتا تھا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنی سی اور رجع روایت
ان دونون کی یعنی ابو داود اور دارمی کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی پس کہلا ایک وسق کھجور کا ساٹہہ مسکینون کو **ف** ظہار اسکو
کہتی ہین کہ تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تحریم کیجاتی ہی کل ساتھہ دس عضو کی یا تشبیہ دی اوسکو جزو شائع کو ساتھہ دس عضو محرم کے
کہ حرام ہی اوسکو دیکھنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام مانند پیٹھ ماں میری کی ہی یا مانند پیٹھ اوسکی یا مانند اوسکی یا نصف یا ثلث یا مانند پیٹھ
یا پیٹ ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹھ بہن میری کی یا پہپی یہ کی یا مانند انکی پس اسقدر حکی کہنی سی حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی بیوی سے
اور اسباب صحبت کی یعنی مساس تقبیل وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کری اوسنے پہلی کفارہ دینی کی تو نہین لازم آتا اوسپر کچھہ سوای استغفار
کی اور پہلی کفارہ کی اور پھر صحبت نکری اوسی پہانتک کہ کفارہ دی اور نہلا بیوی سی ہوتا ہی نزدیکی سی اور باقی مسائل اوسکی فقہ مین
دیکھنی چاہین اور یہانتک کہ گذری رمضان کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیحہ ہونی نہلا موقت کی اور کہا قاضی خان نی کہ اگر
نہلا موقت کری تو ہوجاتا ہی نہلا کرنی والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہی نہلا اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر نہلا
کری اور استثنا کری دن جمعہ کو مثلا تو نہین جایز اور اگر ظہار کری ایک دن یا ایک مہینی کا تو صحیح ہی قید لگانی اسکی اور نہین باقی نہ ہت نہلا
بعد گذرنی مدت کی آدھا کہلا ساٹہہ مسکینونکو یعنی پیٹ بہر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنیسی مانند
آزاد کرنی بردکی اور کہنی روزی کی آدھا کہلاوی ساٹہہ مسکینون کو ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہی ایک ایک صاع ہر ایک
پاوے پاوے بیدنیا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ کچھہ نہین دی تو کہلا ایک صاع دی مانند فطرہ کی پس محتمل اسکی یہ ہین کہ ساتھہ
کری ساتھہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملاکر ساٹہہ کو کہلاوی پس یہ اسی نہین لازم آتا کہ سبکو اسمین سی کہلاوی اس لیی کہ اسکی بعد کی روایت
مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا **ع** وعن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظِّهَارِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ نقل کی سلمۃ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی بیچ ظہار کرنی والیکی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سی فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نی **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر صحبت کری کفارہ سی پہلی تو واجب ہوتی ہین اوسپر دو کفارہ کی اور جو کوئی

کوئی اپنی کسی بیوی کو کہی کہ تم مجھپر مانند پیٹھ ماں میرکی ہو تو ہوتا ہی ظہار کرتی والا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کی ہی پس ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہوتی ہین کئی کفاری یعنی اونمین سی جسکی ساتہہ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلی اسکی ادا کرنا کفاری کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نی اور کہا مالک و احمد نی کہ ایک کفارہ لازم آتا ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا ظاہر من امراتہ فغشیہا قبل ان یکفر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال ما حملک علی ذلک قال یا رسول اللہ رایت بیاض خلخالہا فی القمر فلم املک نفسی ان وقعت علیہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان لا یقربہا حتی یکفر رواہ ابن ماجہ وروی الترمذی نحوہ وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وروی ابوداود والنسائی نحوہ مسندا ومرسلا وقال النسائی المرسل اولی بالصواب من المسند

روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی یہ ایک شخص نی ظہار کیا اپنی عورت سی پہر صحبت کی اوسی پہلی کفارہ دینی سی پہر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نی کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اونی یارسول اللہ دیکہی میں سفیدی پازیب اوسکی کی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنی کو صحبت کرنی اوسکیسی پس ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کری اوسی پہر یہانتک کہ کفارہ دی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نی مانند اسکی یعنی اسکی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور نقل کی ابوداود اور نسائی نی مانند اسکی مسند اور مرسل اور کہا نسائی نی مرسل نزدیک تر ہی ساتہہ صحت کی مسند سی **باب** یہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** معاویۃ بن الحکم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان جاریۃ کانت لی ترعی غنما لی فجئتہا وقد فقدت شاۃ من الغنم فسالتہا عنہا فقالت اکلہا الذئب فاسفت علیہا وکنت من بنی ادم فلطمت وجہہا وعلی رقبۃ افاعتقہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این اللہ فقالت فی السماء فقال من انا فقالت انت رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقہا رواہ مالک وفی روایۃ لمسلم قال کانت لی جاریۃ ترعی غنما لی قبل احد والجوانیۃ فاطلعت ذات یوم فاذا الذئب قد ذہب بشاۃ من غنمہا وانا رجل من بنی ادم اسف کما یاسفون لکن صککتہا صکۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعظم ذلک علی قلت یا رسول اللہ افلا اعتقہا فقال ائتنی بہا فاتیتہ بہا فقال لہا این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مؤمنۃ

روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہ کہا یا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا مینی یارسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تہی بکری میری پس آیا مین اوسکی پاس اس حالمین کہ نہ پائی مینی ایک بکری ریوڑ مین ہی پس پوچہا مینی اوسی حال بکریکا کہ کیا ہوئی اونہی کہا کیا اوسکو بہیڑیا پس غصہ ہوا مین اوسپر اور ہون مین بنی ادم مین سی کہ بحکم بشریت کی غصی ہوتی ہین پس مارا مینی طمانچہ اوسکی منہ پر اور واجب ہے مجھپر آزاد کرنا بردی کا یعنی بسبب ظہار کی یا قسم کی یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کردون مین اوسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ یہی ادا ہو جاوی میرے ذمہ سے

اور بسبب مارنی طپانچہ کی کہ پشیمانی اور شرمندگی رکہتا ہون اوسی بہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوس لونڈی سی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنی آسمان مین پہر فرمایا حضرتؐ نی مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی آزاد کر اسکو نقل کی یہہ مالک نی اور مسلم کی روایت مین یون ہی کہ کہا معاویہ نی تہی میری لونڈی چراتی تہی ریوڑ میرا جانب
پہاڑ احد کے اور جوانیہ کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کی پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ پس ناگہان بہیڑیا لی گیا تہا ایک بکری میری ریوڑ مین
سی اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سی غصہ ہوتا ہون جیسی غصی ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مینی کہ مارون اوسکو بہت جیسیکہ
مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طپانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور بیان کیا مینی روبرو حضرتؐ
کے یہہ ماجرا پس بڑا جانا یہہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تونی بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو پس فرمایا بلالا میری پاس
اوسکو پس لایا مین حضرتؐ کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہی اللہ کہا اوسنی آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوسنی تم ہو رسول
خدا کی فرمایا آزاد کر اسکو اسلیی کہ یہہ مسلمان ہی **ف** کہان ہی اللہ نہین ارادہ کیا حضرتؐ نی اسی سوال کرنا مکان سی اسلیی کہ
اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سی بلکہ مراد حضرت کی یہہ تہی کہ کہان ہی جگہہ امر اوسکی کی اور جگہہ ظاہر ہونی بادشاہت اور
قدرۃ اوسکی کے اور اسطرح سوال حضرتؐ نی اس لیی کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتون کو معبود جانتی تہی اور جہلا سوای اونکی اور کسیکو
معبود نجانتی تہی پس حضرتؐ نی چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہی یا مشرکہ ہی حاصل یہہ کہ مراد حضرتؐ کی اسی نفی معبودون زمین
کے تہی کہ وہ بہت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطی اللہ تعالی کی جب اوسنی جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرتؐ نی کہ وہ موحدہ
ہے اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی روایت
مین تو کہا کہ واجب ہے مجہپر آزاد کرنا بردی کا کسی سبب سی کیا آزاد کرون مین اوسکو تا کہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوی اور پشیمانی کہ اوسکی مارنی کی
سبب سے حاصل ہوئے وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنی کی آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی روایت مین تو
صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردی کا ہی کسی سبب سے اور اس مارنی کی سبب سے آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی
دونون امرون کی اور روایت دوسری مطلق ہی محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہی مقید پر یعنی یہان بہی وہی مراد ہی کہ آیا کفایت
کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرون کی اور مراد مصنف کی اس حدیث کی لانی سی اس باب مین یہہ ہی کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن
آزاد کرنا چاہیی مذہب شافعی یہی ہی اور حنفیہ نی حمل کیا ہی اسکو افضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابون مین دیکہنی چاہیی پہر بیان
کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کی یہہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور
چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوی تو سن لے اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہوا جانب مخالف سی یعنی
مثلا داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پانون بانیان کٹا ہو اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور ایسا بہرا کہ نہ سنی اصلا
اور گونگا اور دونون ہاتہہ کٹا ہوا یا دونون انگوٹہی دونون پانون کی کٹی ہون یا دونون پانون کٹی ہون یا ہاتہہ اور پانون ایک ہی
طرف کی کٹی ہون اور نہین جائز ہی مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچہہ بدل کتابت
مین سی ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی اور اگر بردہ نہ ملی تو روزی رکہی دو مہینی کی پی در پی کہ نہ ہو اون مہینون
مین رمضان اور ژوہ دن کہ جن مین روزی رکہنی منع ہین یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کری بیویسی ان دونون مہینون

مین رات کو قصداً یا دن کو بھول کر تو ازسر نو روزی رکھنی شروع کری اور اگر افطار کری بعذر یا بلا عذر تو بھی ازسر نو رکھی اور اگر روزے نر کہہ سکی تو دیوی وہ یا نائب اوسکا ساتھہ مسکینون کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کی یعنی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا کھجور یا قیمت اونکی اور صحیح ہی دینا سیر بھر گیہون کا ساتھہ دو سیر جو یا کھجورون کی اور صحیح ہی اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتی ہین کہ کہانا پکا کر روبرو فقیر کی رکھدی جسقدر وہ چاہی کہالی پس یہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کی بدون تملک کردینی کی نہین جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا دی دن کو اور رات کو یا دن ہی کو کھلا دے دو روز تک یا رات ہی کو کھلا دی دو راتین تو جائز ہی اگرچہ تھوڑی سی کھانی مین اونکا پیٹ بھر جاوی اور ضرور ہی سالن ساتھہ جو کے روٹیون کے نہ ساتھہ گیہون کے روٹیون کے اور اگر کھلا دی ایک فقیر کو ساتھہ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوی ایک کو طعام ساتھہ کا ایک ہے دن تو نہین درست اور اس صورت مین ایک ہی کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کری بیوی سی درمیان مین کھلانیکی تو پھر ازسر نو کھلانا شروع کری اور اگر دو ظہاروں کے کفاری مین ساتھہ فقیرونکو مثلاً گیہون دی ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہی اگر دیگا تو ایک ہے ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دی تو دونون کفارے ادا ہوجائینگی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ع ملتقی **باب اللعان** لعان اور ملاعنت کی معنی ہین ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اوسکو کہتی ہین کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت ناکی کری اور عورت اوسکی انکار کری کہی کہ تو مجہپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کی پاس جاوی اور قاضی اوسکی خاوند کو بلاوی پس خاوند اگر چار گواہ ہونسی ثابت کردی تو قاضی حد قائم کری اسکی بیوی پر اور اگر گواہ ہونسی ثابت نکری تو قاضی حکم کری کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتھہ اللہ کی کہ بیشک مین سچون مین سی ہون پھر اوسچیز کی کہ نسبت کے مینی اسکو زنا کی اور پانچوین دفعہ کہی لعنت خدا کے اوس شخص پر اگر ہو جھوٹا پھر اوسچیز کی نسبت کے اسکو زنا کی اور اشارہ کری طرف عورۃ کی ہر بار پھر کہی عورۃ کی چار بار گواہی دیتی ہون مین ساتھہ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہی ہے پھر اوسچیز کی کہ نسبت کے محکوم زنا کی اور پانچوین بار کہی کہ غضب خدا کا اوسپر یعنی عورت اگر ہو یہہ مرد سچا ہے اوسچیز کی کہ نسبت کے محکوم زنا کی اور اشارہ کری طرف مرد کی ہر بار پس جب ملاعنت کے مرد عورت نے تو تفریق کری قاضی درمیان اونکی اور ہوتے ہی یہہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہی عورۃ ہمیشہ کو اگرچہ حد لگائی جاوے اوسکو اور نکاح کرنا اوسی درست ہوجاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند اپنی تئین جھلاوے ع ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن سہل بن سعد الساعدی** قال ان عویمرا العجلانی قال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فیقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیک وفی صاحبتک فاذہب فات بہا قال سہل فتلاعنا فی المسجد وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا قال عویمر کذبت علیہا یا رسول اللہ ان امسکتہا فطلقہا ثلاثا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا فان جاءت بہ اسحم ادعج العینین عظیم الالیتین خدلج الساقین فلا احسب عویمرا الا قد صدق علیہا وان جاءت بہ اجیہم کانہ وحرۃ فلا احسب عویمرا الا قد کذب علیہا فجاءت بہ علی النعت الذی نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدیق عویمر فکان بعد ینسب الی امہ متفق علیہ

روایت ہی سہل بن سعد ساعدی کی کہا تحقیق عویمر عجلانی نی صحابی نی کہا یا رسول اللہ خبر دہ مجکو حکم اوس شخص کی کہی پاوی ساتھہ عورۃ

اپنی کی ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کری کہ اسنی زنا کیا ہی اوسکی عورۃ سی کیا قتل کری اوسکو یعنی جائز ہی قتل اوسکا پس قتل کرینگی وارث مقتول
کی اس قاتل کو یا کیا کری یعنی آیا صبر کری عورۃ پر یا کچھ اور کری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیری کی اور
عورۃ تیری کی پس جا اور بلا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نی پس لعان کی دونون نی یعنی میان بیوی نی مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگونکی
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب فارغ ہوئی دونون لعان سی کہا عویمر نی جہوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین اوسکو
پہر طلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہو اگر لاوی یہ عورت بچی کو یعنی جو اسکی حمل مین ہی سیاہ رنگ اور بہت
کالی ہون آنکہین اوسکی اور بڑی ہون کوئی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اوسنی اسپر
یعنی جس شخص کیطرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سی ہی اور اگر لائی بچہ سرخ رنگ
گویا کہ بامنی کی رنگکا ہی پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا کہ اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس
معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچی کرنی عویمر کی سی یعنی اوس زانی
کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا پیچہی اسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف مان اپنی کی یعنی بموجب فرمانی حضرت کے الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی **ف** کیا قتل کری اوسکو علما نی اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کی کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کی ساتہہ زنا کرتی ہوئی
جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوی اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانی زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوی لیکن اللہ کا گنہ
گار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اوترین والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا
بعضون نی کہ اوترین یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کی سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن ملک نے کہ ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان کی اوتری
عویمر کی حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالمون نی کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق مین اور اول جو لعان
کیا اسلام مین اسنی کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی آگی آتی ہی اوسی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس صورت مین معنی اس قول کی کہ وحی اوتاری
گئی بیچ قضیہ تیری کی الخ یہ ہووینگی کہ تیری سی قضیہ مین یہ آیۃ اوتری اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ دونون کی مقدمہ مین اوتری ہووی شاید
کہ سوال کیا ہو دونون نی بیچ دو وقتون متغائر کی پس اوتری ہو دونونکی حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نی بیچ لعن کی اور جہوٹ بولا مین
اسپر الخ یہ کلام تمہید ہی اسکی تین طلاق دینی کی یعنی اگر رکہون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق ندون اسکو تو لازم آتا ہی مجہپر
جہوٹ بیچ نسبت کرنیکی اوسکو ساتہہ زنا کی اس لیی کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مینی جہوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سی ۱۲ ع

ح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بین رجل وامرأتہ فانتفی من ولدہا ففرق بینہما والحق الولد بالمرأۃ
متفق علیہ وفی حدیثہ لہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا
اہون من عذاب الآخرۃ ثم دعاہا فوعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب الدنیا اہون
من عذاب الآخرۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کی اور
بیوی اوسکی کی پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسی یعنی ملاعنت کی سبب سے نسب لڑکیکا اوس شخص سی جاتا رہا اور جدائی کی حضرت
نی درمیان مرد و عورۃ کی اور ملا دیا لڑکیکو ساتہہ عورۃ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ حدیث ابن عمر کی کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہ ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنی تا جہوٹ نہ کہی اور اقرار نہ کری عورت پر اور

اور خبر دی اوسکو عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کی سی پہر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کی سی **ف** جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جدائیکا درمیان میان میوی کی اور آمین دلیل ہی اسپر کہ فرقہ درمیان میان بیوی کی بسبب تفریق حاکم کہوتی ہی نہ نفس لعان سی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور دلیل اونکی یہہی کہ فرقہ اگر واقع ہوتی نفس لعان سی تو تین طلاقین کیون دیجاتین جیسیکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا مراد عذاب دنیا سی قائم کرنا حد کا ہی کہ مرد نی عورتونکو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنی کی ساتہہ جہوٹی گواہیونکی اثبات اوسکا کری یا عورت نی زنا کیا اور بخوف قایم کرنی حد کی اقرار اوسکا نہ کری اور ملاعنت کرین پس حضرت نی فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بہ نسبت عذاب آخرت کی بخوف بہانہ کی عذاب کی خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور یہان کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کی عذاب شدید سی بچو ش ع ح **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْہَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْہَا فَھُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِھَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْھَا فَذَاکَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَکَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی مرد و عورۃ لعان کرنیوالون کی کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونون مین سی جہوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم حکم کرتی ہین بحسب ظاہر کی نہین راہ واسطی تیری اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہی تو ساتہہ اس عورت کی بلکہ یہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطی تیری یعنی پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اس لیی کہ دو حال سی خالی نہین اگر سچ بولتا ہی تو اوسپر پس وہ مال بدلی شرمگاہ اوسکیی ہی کہ حلال کی تو نی اور اگر تو جہوٹ بولتا ہی اوسپر تو پہیر لینا مہر کا ادنی بہت دور سے بہت دور ہی واسطی تیری یعنی جب حالت صدق مین نہ پہیرنا پہنچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہیرنا چاہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حساب یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارکی اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہی اور بدلی شرمگاہ اوسکیی لخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پہیرے مہر کو دخول کیا ہی ساتہہ اوس عورۃ کی اور اسپر اتفاق ہی علما کا کہ اور اگر دخول نکیا ہو ساتہہ اوسکی تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نی کہ اوسکی لیی ادا مہر ہی ش ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ھِلَالَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَذَفَ امْرَاَتَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَۃَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِہٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ ھِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلْیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ مَا یُبَرِّیْ ظَھْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ فَقَرَاَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فَجَاءَ ھِلَالٌ فَشَھِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَھِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ وَقَفُوْھَا وَقَالُوْا اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّاَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّھَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْھَا فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِہٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَاْنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ہلال بن امیہ نی تہمت زنا کی کی اپنی عورۃ کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شریک بن سحماء صحابی کی

یعنے کہا کہ اسی زنا کیا اس شخص کے بیوی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ہلال سی کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کے تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نی یا رسول اللہ جبوقت کہ دیکھی ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوی کہ ڈہونڈی گواہ یعنی ایسی وقت مین کہان ایسیر فرصت ہے کہ گواہ کری کسیکو اور رہیہ کیا جگہہ ہی گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی گواہ قائم کرو گرنہ حد لگی گی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نی قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپ کو ساتہہ حق کی تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کری پیٹھ میری کو حد تہمت سی پس نازل ہوا جبرئیل اور اوتارین حضرتؐ پر یہہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتی ہین اپنی بیویون پر پس نہ ہون پر ہمین یعنی اسکی بعد کی آیتین بیان تک کہ پہونچی امکان من الصادقین تک پس یا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہی کہ بی شبہ اللہ تعالی جانتا ہی کہ ایک تم مین سی جہوٹا ہی پس آیا ہی تم مین سی کوئی توبہ کرنی والا پہر کہڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پانچوین نزدیک پانچوین گواہی کی روکا اوسکو یعنی صحابہ نی اور کہا تحقیق یہہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی یعنی تفریق کو درمیان تمہاری یا واجب کرنیوالی ہی یعنی عذاب کو اگر جہوٹ بولے گی کہا ابن عباس نی پس ٹہہر گئی وہ عورۃ اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکی حال سی معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین روکی کی یہان تک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ پہر جاوی گی اپنی کہنے سی پہر کہا اوس عورت نی کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکی لعان سی اور رجوع کرنیکی طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی ہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرتؐ نی حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہتے رہو اس عورۃ کو پس اگر لائی اوسکا سرمہ گین آنکہون کا بہاری سرین موٹے پنڈلیون کا پس وہ شریک بن سحماء کا ہی کہ وہ بہی ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورۃ اوسکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سی کہ حد و تعزیر متلاعنین کی پس نہین ہی تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورۃ کی ایک کام یعنی دیکہتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مشابہ ہونی بچہ کی ساتہہ زانی کی تاکہ عبرۃ ہوئی دیکہنی والون کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اول لعان اسلام مین یہہ ہوا اور اسمین آیۃ مذکورہ اور تری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہی الخ ظاہر تر یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ قول بعد فارغ ہونی اون دونون کی لعان سی اور مراد یہہ ہے کہ لازم ہی جہوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نی کہا کہ حضرتؐ نی یہہ قول کہا پہلی لعان کے واسطی ڈرانی اون دونون کے لعان سے اور اس حدیث مین دلالت ہی اس پر کہ حاکم کو موظف اور علامتون اور قرائن پر التفات کرنی چاہیی اور حکم کری ساتہہ ظاہر اوسچیز کی کہ مقتضے ہو اوسکو دلیلین مع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سعد بن عبادہ نی اگر پاؤن مین ساتہہ اپنی عورۃ کی کسیکو نہ ہاتہہ لگاؤن اوس شخص کو یعنی نہ ماروں اور نہ قتل کروں اوسکو یہان تک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہان کہا سعد نے تون نہین قسم ہے اوسذات کی کہ بہیجا ہی آپ کو ساتہہ حق کی تحقیق مین البتہ جلدی سے ماروں اوسکو ساتہہ تلوار کی پہلی اسکی کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنو طرف اوسچیز کے کہ کہتا ہی سردار تمہارا یعنی سعد بتحقیق وہ البتہ غیرۃ مند ہے اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوسی اور اللہ زیادہ غیرۃ مند ہی مجہی سی نقل کی تہا مسلم نی ف سعد نی جو کلام مذکور کیا تو یہہ

کچھہ حضرتؐ کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرتؐ کی حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نی یہہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو
یہہ ہے اور غیرۃ اور غضب میرا اس مرتبہ کو پہنچا ہی اور حکم شرع یہہ ہے مین کیا کرون اسلیی حضرت نی فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کی کہ کہتا ہی سردار
تمہارا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام سی تعریف کرنی اونکی اس صفت کے بہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صفات بزرگون اور عادات سردارون
سے ہی اگرچہ حکم شرع مین اور ہے حاصل یہہ کہ حضرتؐ نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہہ کلام بسبب غیرۃ کی اوسی صادر ہوا پس اسی تقریر اور اثبات اونکی کلام کا
منظور نہین ہی اور کہا مظہر نی کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکی کہ اجازت ہو قتل کرنی کی نہ از راہ رد کرنی قول حضرتؐ کی
پس جب حضرتؐ نے انکار کیا اسکا تو اونہون نے سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی مین وقت دیکہنی ایک چیز ناگوار کی اپنی
اہل مین اور یہہ بہ نسبت اللہ تعالی کے محال ہے پس اللہ تعالی کی غیرت ناک ہونیکی معنی یہہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سی تا جناب قرب
اوسکی سی دور نہ پڑین ہ ع ح + **وعن المغیرۃ قال قال سعد بن عبادۃ لو رأیت رجلا مع امرأتی لضربتہ بالسیف غیر**
مصفح فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتعجبون من غیرۃ سعد واللہ لانا اغیر منہ واللہ
اغیر منی ومن اجل غیرۃ اللہ حرم اللہ الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ العذر من اللہ
من اجل ذلک بعث المنذرین والمبشرین ولا احد احب الیہ المدحۃ من اللہ ومن اجل ذلک وعد اللہ
الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نی اگر دیکہون مین کسی شخص کو ساتہہ بیوی اپنی
کی البتہ مارون مین اوسکو ساتہہ تلوار کی نہ ساتہہ جانب پشت تلوار کی بلکہ جانب تیز سی پس پہنچی یہہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی
صحابہ سے کیا تعجب کرتی ہو تم کمال غیرۃ سعد کیسی قسم ہی خدا کی البتہ مین زیادہ غیرت مند ہون اوسی اور اللہ بہت غیرت مند ہی مجہسی اور بسبب
غیرۃ اللہ تعالی کے حرام کیی اللہ نے گناہ جو ظاہر ہین اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالی سی اسلیی بہیجا
ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینی والونکو یعنی انبیاؤنکو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سی اور بسبب اسکے وعدہ کیا اللہ تعالی
نے بہشت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بسبب غیرۃ اللہ تعالی کی الخ یہہ تفسیر ہی غیرت اللہ کی بمعنی اسکی کہ منع کیا لوگون کو حرام
چیزون سی اور مرتب کیا اونپر عذاب اسلیی کہ غیرت اصل مین یہہ ہی کہ مکروہ رکہی اور غصی ہووی آدمی اوس سی کہ تصرف کری کوئی اوسکی
ملک مین اور مشہور معنی غیرت کی یہہ ہین کہ غصی ہووی آدمی اوسپر کہ کری اوسکی بیوی سی فعل بد یا دیکہی اوسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرۃ یہہ ہی کہ غصہ
ہووی اوسپر کہ کری گناہ اور کہا نووی نی کہ عذر یہان بمعنی اعذار کی ہی یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالی عذر کی کرنیکو دوست رکہتا ہی
ایسا اور کوئی نہین رکہتا ہی اسلیی اللہ تعالی نی پیغمبرونکو بہیجا تا بندونکو عذر نرہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا لئلا یکون علی اللہ حجۃ بعد الرسل
اور اللہ تعالی کی برابر تعریف کرنی کسیکو محبوب نہین اسلیی اوسنی تعریف کی اپنی نفس کے اور اپنی دوستون کی اور اسلیی وعدہ کیا اللہ تعالی نی جنت کا
اوسکی لیی کہ تعریف کری اوسکی اور اطاعت کری اوسکی ہ ع + **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ان اللہ تعالی یغار وان المؤمن یغار وغیرۃ اللہ ان لا یاتی المؤمن ما حرم اللہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تبارک وتعالی غیرت مند ہی اور
تحقیق مومن غیرت مند ہی یعنی غیرت صفت اللہ تعالی کی ہی کہ بندہ مومن بہی وہ صفت رکہتا ہی اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہہ ہے
کہ نہ کری مومن اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ ان اعرابیا اتی رسول اللہ صلی اللہ**

علیہ وسلم فقال ان امرأتی ولدت غلاما اسود وانی انکرتہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من
ابل قال نعم قال فما الوانہا قال حمر قال ھل فیہا من اورق قال ان فیہا لورقا قال فانی ترٰی ذلک جاءھا قال عرق
نزعھا قال فلعل ھذا عرق نزعہ ولم یرخص لہ فی الانتفاء منہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہی ایک لڑکا لال اور تحقیق مبنی انکا
کیا اوسکا یعنی مبنی کہا کہ میرا نہین بسبب نہونی اوسکیکی ہم رنگ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہین واسطی تیری کچھہ اونٹ
کہا ہان فرمایا کیا ہین رنگ انکی کہا سرخ فرمایا کیا ہی اون مین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمین البتہ ہین خاکستری رنگ کی فرمایا
کہان سی گمان رکہتا ہی تو کہ یہ آیا اونمین یعنی کہان سی آیا اون مین یہ رنگ حال آنکہ ماں باپ اونکی نہین ہین اس رنگ کی کہا کوئی رگ ہی کہینچ
لیا اونکو یعنی اونکی اصل مین اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ ہی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا لا بسبب رگ کی ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو
اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی ہی اصل مین کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت ندی آنحضرت نی اوس اعرابی کو بیچ نفی کرنی لڑکی کی اپنی
سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ اسحدیث سی یہ معلوم ہوا کہ منع ہی نری علامتون ضعیفہ سی نفی کرنا لڑکی کا اپنی سی یعنی
یہ کہنا کہ میرا نہین ہے بلکہ ضرور ہی اسمین پایا جانا دلیل قوی کا جیسکہ بیوی سی صحبت نکی تہی اور بچہ پیدا ہوا صحبت کی اور بعد صحبت کرنی کی
چہہ مہینی سی پہلی بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہی ۞ **وعن** عائشۃ قالت کان عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ
سعد بن ابی وقاص ان ابن ولیدۃ زمعۃ منی فاقبضہ الیک فلما کان عام الفتح اخذہ سعد فقال ابن اخی
وقال عبد بن زمعۃ اخی ابن امۃ ابی ولد علی فراشہ فتساوقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سعد یا رسول اللہ ان اخی کان عہد
الی فیہ وقال عبد بن زمعۃ اخی وابن ولیدۃ ابی ولد علی فراشہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو
لک یا عبد بن زمعۃ الولد للفراش وللعاھر الحجر ثم قال لسودۃ بنت زمعۃ
احتجبی منہ لما رای من شبہہ بعتبۃ فما رآھا حتی لقی اللہ وفی روایۃ قال ھو اخوک
یا عبد بن زمعۃ من اجل انہ ولد علی فراش ابیہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تہی
اوسنی طرف بہائی اپنی سعد بن ابی وقاص کی یہ کہ بیٹیا لونڈی زمعہ کا مجسی ہی پس لینا اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو
سعد نی اور کہا کہ تحقیق یہ بیٹیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نی یہ بہائی میرا ہی پس گئے دونون پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سعد
نی یا رسول اللہ تحقیق بہائی میری نی وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکی کی کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نی کہ بہائی میرا ہی اور
بیٹا ہی میری باپ کی لونڈیکا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ واسطی تیری ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا
واسطی صاحب بہچونکی ہی اور واسطی زانی کی ہی محرومی یعنی میراث ونسب سی اور سنگسار کی پہر فرمایا حضرت نی واسطی سودہ بیٹی زمعہ کی
پردہ کرنا تو اوسی سبب اوسچیز کی کہ دیکہی مشابہت اوسکی ساتہہ عتبہ کی پس نہ دیکہا اوس لڑکی نی سودہ کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سے
یعنی مرگیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ بسبب اسکی کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچہونے
باپ اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتبہ کافر مرا اور اوسنی دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ احد مین اور زمعہ باپ تہے
حضرت سودہ کی کہ موی تہین حضرت کی پس عتبہ مذکور نی زنا کیا زمعہ کی لونڈی سی اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نی کہ نسب

ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سی جبکہ دعوی کرتی وہ جیسیکہ معمول تہا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنی مرتی وقت اپنی بہائی سعد کو کہ وہ لڑکا مجہسی
ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نی اوس لڑکی کو بحسب وصیت بہائی اپنی کی لیا اور کہا کہ یہ بہتیجا میرا ہے اور عبد بیٹی
زمعہ کی نی کہا کہ یہ بہائی میرا ہے اس لیی کہ میری باپ نی اپنی لونڈی سی جنایا غرض کہ یہ قصہ حضرت کی آگی جا کر عرض کیا حضرت نی فرمایا
کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیری ہی لیی ہی اور تیرا بہائی ہی اس لیی کہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی یعنی اور معنی اس جملہ کی باب الوصایا
کی پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سی ذکر کیی گئی ہین اور پردہ کر تو اسی الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور مشابہت
اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہی تورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنی اوسکی نہو اگر اور بسبب اسکے کہ وہ
پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نی یہ حکم واسطی عبد بن زمعہ کی بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونی باپ اوسکیکی ؛ ع ح
وعنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ
مُجَزِّزَ الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ
اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی
مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اسحالت مین کہ وہ خوش تہی پس فرمایا ای عائشہ کیا نہین جانا تونی یہہ کہ مجزز مدلجی
آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اس حال مین کہ اوڑہی ہوئی تہی وہ دونو چادر اور ڈہانکی ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر
تہی قدم اونکی پس کہا مجزز نی کہ تحقیق یہ قدم بعض اونکا بعض سی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ان دونون پاون والون
مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی آنحضرت کی گوری اور خوبصورت تہی اور اسامہ بیٹا
اونکا کالا تہا وہ ہم رنگ اپنی مانکی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا پس منافق اسامہ کی نسب مین طعن کرتے تہی کہ ایسی
باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نی کہ یگانہ روزگار تہا اور آدمی کی صورت سی صفات و احوال اوسکی معلوم کر لیتا
تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹی ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیی کہ عرب کی نزدیک قول قیافہ شناس
کا معتبر تہا سند سی ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتہہ زید کی اور اسی یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین اور اثبات
نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور تینون امام معتبر رکہتی ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کی بچہ جنی
اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اونکی نزدیک رجوع ساتہہ قول قیافہ شناس کی کرین اور ہماری نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا
حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونونکی ہوگی ؛ ع ح وعن سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ
قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نسبت کری اپنی تئین
طرف غیر باپ اپنی کی حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی یعنی اگر اعتقاد
کری حلال ہونی اوسکیکا یا حرام ہی پہلی اسکی کہ عذاب دیا جاوے بقدر اس گناہ کی یا محمول ہی زجر پر یعنی از راہ تنبیہ اور روکنی کی اسی
اس طرح فرمایا ؛ ح وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ
عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہ اعراض کرو اپنی باپون سی یعنی ساتھہ ترک کرنی نسبت کی طرف اونکی پس جس شخص نی اعراض کیا اپنی باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ایام جاہلیت مین اپنی باپون سی اعراض کرتی اور اورونکو اپنا باپ ٹھہراتی پس منع فرمایا حضرت نی اسی اور
نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کی جان بوجہ کر حرام ہی پس جسنی اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا وہ کافر ہوا واسطی مخالفت اجماع کی اور جسنی نہ
اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہہ کہ ساتھہ اسکے اوسنی ساتھہ فعل کفار کی اور دوسری یہہ کہ کفران نعمت کیا ع
وَقَدْ ذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ فِي بَابِ صَلَوةِ الْخُسُوفِ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ
کے نام لا احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ
مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُسِ
الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جب اوتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل کری ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اون مین سی یعنی عورۃ کرنی
کر کر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل ہچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کی ہو دین خدا سی اور رحمت اوسکی سی اور ہرگز
نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتھہ مقربون اور نیکون کی اور جو شخص کہ انکار کری اپنی بیٹی کا یعنی اوسکی ہوی نی بچہ جنا
اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حالانکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا ہی کہ یہہ میرا بیٹی ہی پردہ کریگا اللہ تعالی اوسی یعنی اوسکو خدا کا
دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلایق کی اگلی پچھلون مین یعنی روز محشر کی میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلی پچھلی وہان موجود
ہونگے اون مین اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہہ ابو داود و نسائی اور دارمی نی **ف** حاصل یہہ کہ نہ عورت کو چاہیی کہ بدکاری کری اور حرام کی بچہ
کو اپنی خاوند کی طرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہیی کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کری اور عورت پر تہمت زنا کی رکہی مدح :: **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ أَمْسِكْهَا إِذًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق واسطی میری ایک عورۃ ہی کہ نہین پہیرتی
چھونی والی کی ہاتہہ کو یعنی جو کوئی اوسی بدکاری کا ارادہ کرتا ہی اوسی انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی
اوسکو پھر کہا اوسنی کہ مین محبت رکہتا ہون اوس سی فرمایا نگہبانی کر اوسکی اسوقت نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی اور کہا نسائی نی
کہ پہنچایا اوسکو ایک نی راویون مین سی ابن عباس تک اور وصل کیا ہی اسکو اور ایک نی راویون مین سی نہین پہونچایا اسکو
اور وصل نہین کیا کہا نسائی نی کہ یہہ حدیث نہین ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہی **ف** نگہبانی کر اوسکی تا کہ نہ کری
بدکاری اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدم
کیا طلاق دینی کو محافظت کرنی پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکی کہ محبت رکہتا ہی اوسی یا واسطی اسکی کہ اوسکی
فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی مان کو یا ہی عورۃ کا دین اسپر اور نہین اوا کر سکتا ہی اوسکو تو اس صورت مین جائز ہی کہ

نہ طلاق دی اوسکو ولیکن بشرط اسکی کہ منع کری اوسکو بدکاری سی پس اگر نہ منع کرسکی اوسکو بدکاری سی تو گنہگار ہوگا بسبب طلاق
دینی اوسکیکی ۱۲ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق
بعد ابیہ الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان من کان من امۃ یملکہا یوم اصابہا فقد لحق بمن استلحقہ ولیس
لہ مما قسم قبلہ من المیراث شیء وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ
الذی یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ لم یملکہا او من حرۃ عاہرہا فانہ لا یلحق ولا یرث
وان کان الذی یدعی لہ ہو الذی ادعاہ فہو ولد زنیۃ من حرۃ کان
او امۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی دادا اپنی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم
فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنی باپ وسکیکی وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہہ فرزند طرف اوسکی دعوی کیا
اوسکا وارثون باپ وسکی نی یعنی ایک شخص مرا بعد اوسکی مرنی کی اوسکی وارثون نی ایک لڑکیکو کہا کہ یہہ بیٹا اوسکا ہی تا کہ وارث ہیں اوسکو مانند
اپنی پس حکم فرمایا حضرت نی یہہ کہ جو فرزند ہووی ایسی لونڈیسی کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوسدن کہ صحبت کی تہی اوسنی یعنی یہہ جماع
وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب مین ساتہہ اوس شخص کی کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نی ملایا تہا اونکی ساتہہ مل گیا اور وارث
ہوتا ہی اونکی حق مین اگر سبہون نے ملایا تہا سبہون کے حق مین وارث ہوتا ہی اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضون نی ملایا تو اون بعض ہی کے
حق مین وارث ہوتا ہی اور نہین واسطی اوسکی کچہہ حصہ اوس میراث مین سی کہ تقسیم کی گئی پہلی ملانیکی اور وہ چیز کہ پائی اوسنی میراث
سی کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطی اوس کی لاحق کیی گئی کی حصہ اوسکا ہی اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا
ہے طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی زندگی مین اگر اوسنی انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنی کی وارثون کی ملانی سی نہین ملتی کا
اور وارث نہین ہونیکا پس اگر ہو اوس لونڈی سی کہ نہین مالک تہا اوسکا اوس وزکہ صحبت کے تہی اوسنی بلکہ غیر کی لونڈی سی زنا
کیا تہا اوسنی پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سی کہ زنا کیا تہا اوسی پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کی ساتہہ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ
ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنی اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہی حرہ سی ہو یا لونڈی سی نقل کی یہہ ابو داود
ف اگرچہ ہو وہ شخص اخیر یہہ تاکید ہی پہلی حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کی یعنی درصورت ہونی ولد زنا کی اگر زانی آپ
دعوی کری حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا چہ جای آنکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی یہہ احکام ابتدای اسلام مین فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتہہ اوسکی وارثون اوسکی نی ایک لڑکیکو پس جسکی طرف کہ
نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنی انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہہ میرا نہین ہی تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتہہ اوسکی اور نہ وارث ہوگا اوسکا
اور اگر اوسنی انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سی تو لاحق ہوگا ساتہہ اوسکی اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکی اوس مال کا کہ نہین
تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلی لاحق کرنی اوسکی کی اور اگر غیر کی لونڈی سی ہوگا صحیح
بیٹا زمعہ کی لونڈی کا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا یا ہوگا آزاد عورت سی کہ زنا کیا تہا اوسنی تو نہین لاحق ہونیکا ساتہہ اوسکی اور نہین
وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہی گا تو بہی نہین لاحق ہوی گا اس لیی کہ زنا سی نسب نہین ثابت ہوتا
ح ع وعن جابر بن عتیک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من الغیرۃ

مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنی اہل پر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک و شبہ مین یعنی جیسی بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانونکی آگی آتی تہی یا بیگانی اوس پاس آتی تہی اور ہنستی ہین اوس سی اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی بغیر مقام شک و شبہ مین ہی یعنی جیسیکہ اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا ہی وقت لڑائی کی یعنی جہاد مین جب کفار سی مقابلہ ہو تو خوب اکڑی واسطی اظہار قوت اپنی کے اور حقیر جان نی اونکی اور اپنی شجاعت بیان کری اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک للہ دینی کی یعنی وقت دینی کی خوشی دل سی اور بی پروائی سی دی اور بہت دینی کو تہوڑا جانی اور وہ تکبر کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنیکی یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجای فی الفخر کی فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کی اور اسکی بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہی کہ کہی مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا میرے حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلی فی الفخر کی یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہی اوس تکبر سی کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین برا جب ہی کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچہا ہی اسلیی کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہی ۞ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مینی اوسکی مان سی زمانی جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانی مین جو بچہ زنا سی پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اوسی نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطی صاحب فراش کی ہی اور زنا کرنیوالی کی لیی ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابو داود نی **ف** صاحب فراش یعنی عورۃ کسیکی نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکی بچہ پیدا ہو زنا سی تو نسب اوسکا اوسکی خاوند یا مالک سی ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ مان ہی کیطرف منسوب ہوگا ۞ مولانا ۞ علی

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اونکی یعنی اون مین اور اونکی خاوندون مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح مین ہو اور چوتہی لونڈی کہ آزاد کی نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کری زنا کی اور وہ انکار کری تو اس صورۃ مین لعان نہین

آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کی نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کی نکاح مین اونمین بہی لعان نہین اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ لعان گواہی ہی پس ضرور ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادۃ سی ہون اور مملوک و کافر اہل شہادۃ مین نہین اسلیے کہ انمین لعان نہین ۞ مولانا ۞ ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر المتلاعنین ان یتلاعنا ان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالون کو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدی ہاتہہ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکی منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی دو مرد و عورۃ کہ ارادہ لعان کا رکہتی تہی اونکو حضرت نی جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچی تو اوسکی منہ پر ہاتہہ رکہدینا تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردی ظاہر ایہہ تلعین ہے اوسکو کہ ہاتہہ رکہنی سی باز رہی گا اس کہنی سی ۞ ع **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا لیلا قالت فغرت علیہ فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشۃ اغرت فقلت ومالی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءک شیطانک قالت یا رسول اللہ امعی شیطان قال نعم قلت ومعک یا رسول اللہ قال نعم ولکن اعاننی اللہ علیہ حتی اسلم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سی ایک رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نی پس غیرت کی مینی حضرت پر پہر آئی حضرت اور دیکہا اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ای عائشہ کیا غیرت کی تو نی پس کہا مینی کیا ہے واسطی میری کہ نہ غیرت کری مجہہ جیسی تم جیسی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق آیا تیری پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نی تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کیا میری ساتہہ شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مینی اور آپکی ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نی مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی اوسکی وسوسہ سی یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** غیرت کی مینی حضرت پر کہ اور بیویون کی پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور گہبرا کر حضرت کی پیچہی پیچہی گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہانسی چلنی لگی تو مین دوڑ کر آگی چلی آئی اور بسبب دوڑنیکی میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نی اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی آپ مجہسی کمال محبت رکہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن

ع باب العدۃ

باب ہے بیچ بیان عدۃ کی **ف** عدۃ کی معنی لغۃ مین ہین گنتی کی اور شرع مین عدۃ کہتی ہین عورت کی ٹہیرنی کو بعد مرنی خاوند کی یا بعد زوال نکاح کی کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اوسچیز کی کہ مشابہ نکاح کی ہی ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورۃ کو خاوند نی طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہیری رہے کہ کسی سی نکاح نکری اور ایسی ہے جس عورۃ سی صحبت ساتہہ شبہہ کی واقع ہو یا ساتہہ نکاح فاسد کی مانند نکاح موقت وغیرہ کی اور تفریق کی گئی یا مر گیا مرد یعنی بغیر تفریق کی اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوی یا مر جاوی مولی اوسکا تو اونکی بہی عدۃ تین حیض ہین بشرط آنی حیض کی اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانجہ ہونیکی یا بڑہاپی کی تو عدۃ اوسکی تین مہینی ہین اور اگر خاوند مر جاوے تو عدۃ اوسکی چار مہینی اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دی خاوند اور حیض آتا ہو اوسکو تو عدۃ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مر جاوے تو دو مہینی اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورۃ کی عدۃ جنی تک ہی مطلقا یعنی خاوند نی طلاق دی ہو یا مر گیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جنی کی عدۃ سی نکل آوی گی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی سی دیر مین جنی اور باقی مسائل عدۃ کی فقہ مین دیکہنی چاہیین ۞ ع ۞ ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی سلمة عن فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو غائب فارسل الیها وکیله الشعیر فسخطته فقال والله ما لک علینا من شیء فجاءت رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال لیس لک نفقة فامرها ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأة یغشاها اصحابی اعتدی عند ابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت له ان معاویة بن ابی سفیان وابا جهم خطبانی فقال اما ابو الجهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی اسامة بن زید فکرهته ثم قال انکحی اسامة فنکحته فجعل الله فیه خیرا واغتبطت وفی روایة عنها قال فاما ابو جهم فرجل ضراب للنساء رواه مسلم وفی روایة ان زوجها طلقها ثلاثا فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا نفقة لک الا ان تکونی حاملا

روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس سے یہہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تہی اوسکی اور ابو عمرو تہا غائب یعنی لکہہ بہیجا یا کسیکے زبانی کہلا بہیجا مینی طلاق دی پس بہیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابو عمرو کی نی جو یعنی نفقہ کی لیی پس کم جانا فاطمہ نے اون جوؤن کو اور ناراض ہوئے اونسی پس کہا وکیل نے قسم ہی اللہ کی کہ نہین تیرا ہمپر کچہہ حق یعنی اسلیی کہ تجکو تین طلاقین دین ہین اور تین طلاقون والیکی لیی نفقہ کا حکم ہی نہین پس یہہ جو بہی بطریق سلوک احسان کی دیی ہین ہمنی تجکو پہر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی نہین ہے واسطے تیری کچہہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدة بیٹہی بیچ گہر ام شریک کے پہر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورة ہی کہ آمد و رفت رکہتی ہین اوسکی گہر مین میرے یار یعنی جو کہ اوسکی اقربا اور اوسکی اولاد مین ہین وہ اوس پاس آتی جاتی ہین پس اوسکا گہر لائق عدة بیٹہنی کے نہین عدة بیٹہہ نزدیک ابن ام مکتوم کے اسلیی کہ تحقیق وہ شخص ہے اندہا رکہیگی تو کپڑی اپنی پس جسوقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلی عدة سی خبر کرنا مجکو یعنی تا کہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال ہوئے مین ذکر کیا مینی حضرت کے روبرو کہ معاویة بن ابی سفیان اور ابو جہم نی پیغام نکاح کا بہیجا ہے مجہسے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہین رکہتا لاٹہی اپنی کندہی اپنی سی اور معاویہ پس مفلس ہے نہین مال واسطی اوسکی نکاح کر اسامہ بن زید سی پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا مینی اوسکو پہر فرمایا حضرت نی کہ نکاح کر اسامہ سی پس نکاح کیا مینی اوس سے پس گردانی اللہ نی اوسمین یعنی اوس نکاح مین اور اسامہ کے صحبت مین بہلائی اور رشک کے گئی مین یعنی مجہہ مین اور اسامہ مین کمال موافقت آئی کہ لوگ مجہپر رشک لیجاتی تہی اور ایک روایت مین فاطمہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو جہم مرد ہی بہت مارنیوالا عورتونکو نقل کے یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فاطمہ کی خاوند نی تین طلاقین دین تہین اوسکو پس آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا حضرت نی نہین نفقہ واسطی تیری مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ **ف** رکہیگی تو الخ یعنی احتیاج پردیکی وہان نہین ہوگی اسلیی کہ وہ اندہا ہی اور اوسکی گہر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہہ ہین کہ رکہدی یعنی نہ پہن کپڑی زینت کی عدت مین یا یہہ کنایہ ہے اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدة مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضے لوگون نی ساتہہ اس حدیث کی اسپر کہ جائز ہی عورة کو دیکہنا طرف مرد اجنبی کی اگر مرد نہ دیکہے اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہی اور صحیح وہ ہی جسپر جمہور ہین کہ حرام ہی عورة کو دیکہنا مرد اجنبی کا جیسیکہ مرد کو حرام ہے دیکہنا عورة اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کی قل للمومنین یغضوا آخر آیة تک اور قل للمومنات یغضضن من ابصارہن آخر آیة تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کی افعمیاوان انتما اور اس حدیث فاطمہ کی سی بہی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نی جائز کر دیا اوسکی لیی دیکہنا ابن ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تہا کہ تو امن مین رہیگی ابن ام مکتوم کی پاس کہ کوئی تجکو دیکہنی کا نہین اور ممانعت دیکہنی اجنبی کے اوسکو خود معلوم تہی کتاب اللہ سی وہ کاہیکو دیکہتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کی نزدیک جائز ہی عورة کو دیکہنا مرد اجنبی کا سوائی زیر ناف سی زیر زانو تک اگر امن مین ہو شہوة سی والا تمام بدن دیکہنا حرام ہے اور ابو جہم نہین رکہتا لاٹہی الخ یعنی درشت خو ہی کہ مارتا ہی عورتونکو اسی معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت منگنی کی بیان کر دی اوسکو تا ضرر و مشقت مین نہ پڑین اور ناخوش جانا

مینی اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیی کہ وہ حضرتؐ کی غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشی تہین اور خوبصورت لیکن از بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تہے حضرتؐ
کی اونکی سفارش مکرر کی اور فاطمہ نے بموجب حکم حضرتؐ کے نکاح کیا اوس سے اسی سبب سے چین و آرام پایا اوس سے اور جس عورۃ غیر حاملہ کو طلاق بائن دے ہو اوسکی نفقہ
اور سکنی مین ایام عدت تک اختلاف کیا ہے علما نی کہا حضرت عمرؓ نے اور امام ابوحنیفہ نی اور اور بعضی علما نی کہ اوسکی لیی نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیت سی
ثابت کیا ہے اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیی ہی کہ وہ رکی ہوئی ہی اوسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ نہین چہوڑینگی ہم اپنی رب کے کتاب
کو اور اپنی نبی کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورۃ کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرماتی تہی اسکی لیی سکنی اور نفقہ ہی اور کہا ابن ملک نی کہ ہوا یہہ امر روبرو صحابہ کے یعنی پس یہہ بمنزلہ اجماع کی ہوا اور امام احمد نی کہا کہ نہ اسکی لیی سکنی ہی اور
نہ نفقہ بموجب اس حدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضی علما نی کہ اوسکیلیی سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوہن الخ اور نفقہ نہین مگر یہہ کہ ہو حاملہ
بموجب اس حدیث کے ح ح **وعن عائشة قالت ان فاطمة كانت في مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك رخص لها النبي صلى الله**
عليه وسلم تعني في النقلة وفي رواية قالت ما لفاطمة الا تتقي الله تعني في قولها لا سكنى ولا نفقة رواه البخاري
اور روایت ہی عائشہ سی کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تہی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اوسپر پس اسلیی رخصت دے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی
بیچ اوٹہہ آنیکی مکان رہنی اپنی کی سی بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نی کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سی
مراد رکہتی تہین حضرت عائشہ بیچ کہنی اوسکی کی کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** تہی بیچ مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان
مین فاطمہ رہتی تہین اوسمین بسبب ویرانہ کی خوف تہا چور وغیرہ کا اسلیی حضرتؐ نی وہان سی اوٹہہ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکی اس
بیان سی یہہ تہی کہ وہ جو عدۃ بیٹہین بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی تو اوس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ تین طلاقون والی عورت کی لیی سکنی نہین ہے اور جہان چاہی وہان
عدۃ بیٹہی بلکہ سبب یہہ تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہہ ہی کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہین پیغمبر خدا سی کہ جو عورت طلاق بائن کے
عدۃ مین ہو اوسکی لیی نہ سکنی ہی اور نہ نفقہ ہی اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہین اور فرماتی تہین خدا سی نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہی پیغمبر خدا سی کہ نہین
ہے سکنی اور نہ نفقہ اسطرح سی حضرتؐ نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہ کا یہی مذہب اسمین مثل مذہب حضرت عمر کی تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہہ ہے موید ہی
مذہب امام ابوحنیفہ کا کہ طلاق بائن والیکی لیی سکنی ہے اور نفقہ ہی ح ع **وعن سعيد بن المسيب قال انما نقلت فاطمة لطول لسانها على احمائها**
رواه في شرح السنة اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہین کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدۃ مین اپنی خاوند کی گہر سی بسبب زبان
درازی اپنی کی اپنی خاوند کی قرابتیون پر نقل کے یہہ شرح السنۃ مین **ف** یہہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اوٹہنی کا سوای ویرانہ کی کہ اوپر ذکر کیا گیا ح ح **و**
عن جابر قال طلقت خالتي ثلاثا فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال بلى
فجدي نخلك فانه عسى ان تصدقي او تفعلي معروفا رواه مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدۃ مین بیٹہی پس ارادہ کیا یہہ کہ
جاوی واسطی کاٹنی میوہ کہجور کے درخت کے پس منع کیا اوسکو ایک شخص نے نکلنے سی پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور یہہ احوال بیان کیا پس
فرمایا حضرتؐ نی کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ اللہ دی تو یا کری تو احسان نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر پہونچیگا مال تیرا
قدر نصاب کو دیگی تو زکوۃ اوسکی والا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نقل کی اور بطریق تحفہ کی بہیجی گی لوگونکو اور اس سی معلوم ہوا
کہ اگر تصدق نکرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورۃ کو عدۃ طلاق بائن کی مین جائز ہی نکلنا اپنی حاجت کیلیی
اور مذہب امام ابوحنیفہ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ع مولانا **وعن المسور بن مخرمة ان سبيعة الاسلمية نفست بعد وفات**

زوجها بليال فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فاستاذنته ان تنكح فاذن لها فنكحت رواه البخاري اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ سبیعہ
اسلمیہ جنی پیچہی مرنی خاوند اپنی کی کتنی دنون بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سی نکاح کرنی کی پس اذن
دیا حضرت نی اوسکو پس نکاح کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کی پس حضرت
نی اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سی لکہا ہی علمانی کہ اگر جنی عورۃ بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینی کی تو عدت سی نکل آتی ہی اور جائز
ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سی اگرچہ جنی بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی سی دیر مین ؛ ع **وعن** ام سلمة قالت جاءت امراة الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينها افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا ثم قال انما هي اربعة اشهر وعشر وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس الحول متفق عليه
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مرگیا خاوند اور تحقیق دکہتی ہین آنکہین
اوسکی کیا سرمہ لگاوین اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دو بار پوچہا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پہر فرمایا سوا اسکی نہین کہ عدت
چار مہینی اور دس دن ہی اور تحقیق تہی ایک تمہاری جاہلیت مین پہینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہے
امام احمد کی لیی کہ اونکی نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتہہ اثمد کی اوس عورت کو کہ مرجاوے خاوند اوسکا کہ نہ آنکہہ دوکہنی ہین نہ بغیر آنکہہ دوکہنی کی اور
ہماری نزدیک اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دوکہنی مین اور کہا شافعی نی کہ سرمہ لگاوی رات کو آنکہہ دوکہنی مین اور پونچہہ ڈالی اوسے
دن کو اور کہا بعض علماء ہماری نی شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اوس عورۃ نی ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکہہ دوکہنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا
آپنی منع کیا اوسکو اور اخیر حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تہی کہ جس عورت کا خاوند مرجاتا تو وہ ایک گہر تنگ مین بیٹہی رہتی اور بری
کپڑی مانند ٹاٹ وکمبل کی پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی چہوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتی اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اور
وہ رگڑتی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سی اور دیجاتین اوسکی ہاتہہ مین چند مینگنیان پس پہینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتہہ اوسکی عدۃ مین سے
پس اس حدیث مین اشارہ اوسکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام مین تہوڑی ہی یعنی چار مہینی اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگی یہہ یہہ خرابیان
اور دشواریان تہین پس باوجود اسکی یہہ اضطراب کیون ہی ع ح **وعن** ام حبيبة وزينب بنت جحش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا متفق عليه
اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین درست کسی عورۃ کو کہ ایمان رکہتی ہو ساتہہ اللہ
کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ سوگ رکہی کسی مردہ پر زیادہ تین روز سی مگر اپنی خاوند پر چار مہینی اور دس دن سوگ رکہنا چاہیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف سوگ رکہی یعنی ترک کری زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینی الخ ابتداء مدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علی رض کی نزدیک ابتداء مدت
سی وقت جاننی عورۃ کی سی موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مرگیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئی چار مہینی دس روز تمام ہوئی
عدۃ نزدیک جمہور کی اور نزدیک علی رض کی نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینی اور دس دن وقت جاننی اوسکی سی ع **وعن** ام عطية
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحد امراة على ميت فوق ثلث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا
مصبوغا الا ثوب عصب ولا تكتحل ولا تمس طيبا الا اذا طهرت نبذة من قسط او اظفار متفق عليه وزاد ابو داود
ولا تختضب اور روایت ہی ام عطیہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ سوگ رکہی کوئی عورۃ کسی مردہ پر زیادہ تین

دن

تین دن سی مگر خاوند پر چار مہینی دس دن اور نہ پہنی یعنی عدة مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوی اور نہ خوشبوئی لگاوی مگر جسوقت کہ پاک ہووی
حیض سے کچہہ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا ابو داود نی اور نہ رنگی یعنی بالونکو اور ہاتونکو ساتہہ مہندی کی **ف** کپڑا رنگین
یعنی کسنبا یا زعفرانی یا گیرو کی رنگ کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکہا ہی کہ اگر نہو عورة کی پاس کپڑا سوای رنگین کے تو نہین مضائقہ پہنی رنگین کا واسطی
ضرورة ستر عورة کی لیکن نہ قصد کیجاوی زینت اور عصب قسم چادر سی ہی کہ سوت کو جمع کر کر باندہ کر رنگتی ہین پہر اوسکو بنتی ہین تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہی کہ سفید
خط بہی اوسمین رہتی ہین بسبب اسکے کہ اوسکی سوت کو جو باندہ کر رنگتی ہین تو جہان بندہا ہوتا ہی وہانسی سفید رہتا ہی جیسی بندہونمین اور نہی معتدہ کی لیے
اوس کپڑی سی ہی کہ رنگا جاوی بعد بُنی کی کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پہنی عورة عصب کو ہماری نزدیک اور
جائز رکہا ہی شافعی نی مہین اور موٹی عصب کو اور منع کیا ہی مالک نے مہین کو نہ موٹی کو اور نہ سرمہ لگاوی کہا ابن ہمام نی مگر عذر ہو تو لگاوی اور
اختلاف مذاہب کا جو اسمین ہی بیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کی ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سی ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونی کی حیض سے شرمگاہ مین
استعمال کرتی ہین بدبو دور ہونیکی لیی پس استعمال خوشبو سی منع فرمایا مگر دور کرنی بدبو کی لیی حائضہ کو بعد پاک ہونی کی حیض سے اجازت دی ان دو چیزونکی استعمال کرنی
کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی سوگ کی اوس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنی خاوند کی اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہی اونہون
نی اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چہوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو
یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کی نزدیک نہین سوگ ہی سات عورتونپر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر کہ آزاد
کردی اوسکو مولی اوسکا یا مر جاوی مولی ام ولد کو چہوڑ کر اور نہین عدة اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کی یا طلاق رجعی کی
اور عورت کو سوگ رکہنا تین دن سی زیادہ کسی قرابتی کی مر جانیکی بعد حلال نہین سوای خاوند کی کہ اوسکی مرنی کی بعد چار مہینی اور دس دن تک
سوگ رکہنا واجب ہے اور سوای خاوند کی اور قرابتیون کی مرنیکی بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین دن کی مباح
ہی نہین پس اگر خاوند تین دن کی سوگ کو بہی منع کری تو پہنچتا ہی اوسکو اسلیی کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کری کہ بیوی زینت
کری اور وہ نہ کہنا مانی تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا جائز ہی پس سوگ رکہنی مین اوسکا حق فوت ہوتا ہی ؛ ع ؛ درمختار **ف** سوگ کری
جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتہہ ترک کرنی زینت کی اور پہننی زعفرانی اور کسنبی کی اور ترک کرنی
استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کے جائز ہی استعمال کرنا اونکا اور نہ سوگ کری وہ عورت کہ عدت مین ہو
آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوی پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہی کنایہ کرنی نکاح کا اوس سی کہ وفات کی عدة
مین ہو نہ اوس سی کہ طلاق کی عدة مین ہو اور نہ نکلی معتدہ طلاق اپنی گہر سی اصلا اور معتدہ موت نکلی دن کو اور کچہہ رات مین اور رات کو نرہی
غیر مکان اپنی مین اور لونڈی نکلی حاجت ہونی کی لیی اور عدت بیٹہی معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی مگر یہہ
کہ نکالی جاوی جبرا یا خوف کری اپنی مال کا یا گر پڑنی مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکی کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدة بیٹہنا جائز ہی اور
نہین مضائقہ ہی یہہ کہ ساتہہ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدة مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کی پردہ مگر یہہ کہ خاوند
ہو فاسق تو باوجود پردی کی بہی اکٹہی نرہین پس اگر ہو خاوند فاسق یا گہر تنگ ہو تو نکلی عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین
مرد و عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونی پر تو خوب ہے اور اگر طلاق بائن دی خاوند عورت کو یا مر جاوی سفر مین اور درمیان
عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کی کم ہو مدت سفر سی یعنی تین روز سی کم ہو تو پہر آوی اپنی شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکی شہر مین ؛

مدت سفر ہوا ور درمیان مقصد اوسکیکی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی جاہی وہان جاوی چاہی وطن کو پہر آوی اوسکی ساتہہ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تاکہ عدت بیٹہی خاوند کی گہر مین ہو لیکن اگر ہو یہہ کسی شہر مین تو نہ نکلی اوس سی جبتک کہ عدت بیٹہہ لی پہر نکلی اگر ہو اوسکی لیی محرم اور کہا صاحبین نے اگر ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی ہی ✦ ملتقی الابحر ✦ درمختار **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** زینب بنت کعب ان الفریعۃ بنت مالک بن سنان وہی اخت ابی سعید الخدری اخبرتہا انہا جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع الی اہلہا فی بنی خدرۃ فان زوجہا خرج فی طلب اعبد لہ ابقوا فقتلوہ قالت فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجع الی اہلی فان زوجی لم یترکنی فی منزل یملکہ ولا نفقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فانصرفت حتی اذا کنت فی الحجرۃ او فی المسجد دعانی فقال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشہر وعشرا رواہ مالک والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی زینب بیٹی کعب کے سی یہہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کے نی اور وہ ہی بہن ابی سعید خدری کی خبر دی اوسکو یعنی زینب کو یہہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسحال مین کہ پوچہتی تہی حضرت سی یہہ کہ پہر جاوی طرف کنبہ اپنی کی کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تہی سو اسطی کہ خاوند اوسکا نکلا تہا واسطی ڈہونڈنی غلامون اپنی کی کہ بہاگ گئی تہی پس مار ڈالا غلامون نی اوسکو یعنی اور مجکو عدۃ بیٹہنا جاہی کہا فریعہ نی پس پوچہا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ پہر جاؤن مین طرف کنبی اپنی کی اسواسطی کہ میری خاوند نی نہین چہوڑا مجکو مکان مین کہ مالک ہو وہ اوسکا یعنی جس مکان مین رہتی ہون وہ اوسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میری پاس پس کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان چلی جا اپنی کنبہ مین پس پہری مین یہانتک کہ جب پہونچی مین صحن یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرت نی اور فرمایا ٹہیری رہو گہر مین یعنی جس گہر مین خاوند کی مرنی کی خبر آئی ہی اگرچہ وہ خاوند کی ملک نہین یہان تک کہ پہونچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدۃ پوری ہو جاوی کہا فریعہ نی پس عدۃ بیٹہی مین اوس گہر مین چار مہینی اور دس دن نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹہہ جانا ایک مکان سی دوسری مکان مین درست نہین بلا ضرورۃ اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی سکنی مین معتدہ وفات کی پس اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین صحیحہ تو یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضہ کا اور کہا اونہون نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو ادل ہو گیا منسوخ ساتہہ قول حضرت کی ٹہیری رہ انکے اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہی کہ نہین سکنی اوسکی لیی بلکہ عدۃ بیٹہی جہان چاہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رضہ کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پہر جو ٹہیری رہنی کو دین فرمایا یہہ امر استحباب کے لیی ہی بدع ۱۲ اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسری فائدہ باب النفقات کی تفصیل سی ذکر کیا جاوی گا انشاء اللہ تعالی ✦ **وعن** ام سلمۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی صبرا فقال ما ہذا یا ام سلمۃ قلت انما ہو صبر لیس فیہ طیب فقال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل وتنزعیہ بالنہار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب قلت بای شیء امتشط یا رسول اللہ قال بالسدر تغلفین بہ راسک رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ ہوی مین حضرت کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ وفات کی گئی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت کی تہی اسحال مین کہ لگایا تہا مینی اپنی مونہہ پر ملوا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ یعنی یہہ کیا لگایا ہی تو نی عدت مین ای ام سلمہ کہا مینی نہین ہے یہہ مگر ایلوا نہین اسمین خوشبو

کہ ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچہا ہو جاتا ہی پس لگا اسکو
مگر رات کو یعنی اسلیی کہ یہہ بعید تر ہی قصد زینت سی اور چہٹا ڈال اسکو دن کو اور نہ کنگہی کر ساتہہ خوشبوئی کی یعنی نہ کر کنگہی خوشبو آلودہ اور نہ
کنگہی کر ساتہہ مہندی کی اسلیی کہ مہندی رنگ ہی یعنی سرخ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بہی ہوتی ہی کہا مینی ساتہہ
کسچیز کی کنگہی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگہی کر ساتہہ بیری کی پتون کے غلاف کر تو ساتہہ اوسکی سر اپنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالونپر حتی کہ ڈہانپ لے تیری بالونکو
جیسا کہ غلاف ڈہانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبودار
مین مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کی پس ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک وہ بہی نہ لگاوی مگر بضرورۃ اسلیی کہ انسی بہی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز
رکہا ہی انکو دونون امامون نی اور علما ظاہر نی ۱۲ ع **وعنها** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ
الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مر جاوی خاوند اوسکا نہ پہنی کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنی
زیور اور نہ رنگی بال اور ہاتہہ پانون مہندی سی اور نہ سرمہ لگاوی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** نہین مضائقہ ہی ساتہہ پہنی سیاہ اور
خاکستری رنگ کے اور کسنبی پرانی کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اوسمین کذا فی الدر اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑی کا بسبب عذر کی مانند
کہجلے اور جوؤن اور بیماری کے ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ
امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ
فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ
روایت ہی سلیمان بن یسار سی یہہ کہ احوص مر گیا تہا شام مین اوسوقت کہ داخل ہوی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی
تہی اوسکو احوص نے یعنی پہلی مرنی کی پس لکہا معاویہ بن ابی سفیان نے طرف زید بن ثابت کی پوچہتی تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کے زید نی یہہ کہ تحقیق وہ
عورت جسوقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کی تیسری حیض سی پس تحقیق وہ الگ ہو گئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اوس سے نہ وارث ہوا احوص اوسکا اور نہ وارث ہو
وہ احوص کے نقل کی یہہ مالک کی **ف** طلاق دی تہی الخ اور عدۃ بیٹہی تہی وہ ساتہہ تین حیضونکی جیسیکہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند مر گیا عدۃ موت
ساتہہ چار مہینی اور دس دن کی بیٹہنی چاہیی پس یہہ مسئلہ معاویہ نے زید سی پوچہہ بہیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین زید نی جواب لکہا
معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا بمجرد دیکہنی خون تیسری حیض کی الگ ہو گئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سی اور وہ مرد الگ ہوا
اوس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنی اکثر عدت کی یا شروع ہونی تیسری حیض کی اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا
وہ مرد اوس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مر جاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اوس مرد کی اگر مرد مرا جیسیکہ صورت مذکورہ مین ہی اور
اس حدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سی تہا اس صورت مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سی ہو کہ عدت طلاق کہینچے یا عدت وفات کذا ذکرہ الشیخ
اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سی بیچ قول اللہ تعالی کی والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر مین
کہتا ہون مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حالانکہ نقل کیا گیا ہی انسی خلاف اسکی بہی اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا انکی قول پر یا نہین
کیا اور ہماری نزدیک مراد قروء سی حیض ہین چنانچہ خلفائی راشدین کا اور اکثر صحابہ کا بہی یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سے منقول ہی کہ وہ کہتی
تہی کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوی تیسری حیض سی پس اس سے بہی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سے حیض ہین اور اور بہت سے دلیلین اپنی مذہب کے

لکھی ہین ملا علی قاری مرقاۃ مین **وعن** سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب ایما امرأۃ طلقت فحاضت حیضۃ او حیضتین ثم رفعتها حیضتها فانها تستطر تسعۃ اشهر فان بان بها حمل فذلك والا اعتدت بعد التسعۃ الاشهر ثلثۃ اشهر ثم حلت رواہ مالك اور روایت ہی سعید بن مسیب سے ہے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جو عورۃ طلاق دی گئی پھر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پھر موقوف ہو گیا حیض اوسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے پھر اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب جنے گی عدۃ تمام ہو گی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کہینچی بعد نو مہینے کی تین مہینے پھر حلال ہو یعنی عدۃ سے نکلی نقل کی یہہ مالک نے **باب الاستبراء** باب ہے بیچ بیان استبرا کی **ف** استبرا شرع مین کہتی ہین طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سے جو کوئی مالک ہو لونڈیکا بسبب بدلی کی یا وصیت کی یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اوس سے اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک استبرا کرے ساتھہ دیکھنی حیض کی اگر حیض آتا ہوا اوسکو یا ساتھہ گذرنی ایک مہینے کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھہ جنی کی اگر حاملہ ہو اور استبرا بہر حال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم سے یا مال لڑکی کی سے ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا کہ ان صورتون مین استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا مین یہہ ہے کہ معلوم ہو جاوے پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کی سے تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کے ساتھہ نہو اور ان صورتون مین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی بردون کی حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ یہانتک جنی اور غیر حاملہ یہانتک دیکھی حیض کو اور یہہ ضرور ہی کہ انہین عورتین باکرہ اور مانند اونکی کی ہون گی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی الدرداء قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تجر فسال عنها فقالوا امۃ لفلان قال ایلم بها قالوا نعم قال لقد هممت ان العنه لعنا یدخل معه فی قبره کیف یستخدمه وهو لا یحل له ام کیف یورثه وهو لا یحل له رواہ مسلم روایت ہی ابی درداء کی کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب ہے جنی کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی یہ کہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہی فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اسسے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا مینی کہ لعنت کرون مین اوسکو لعنت کہ داخل ہو ساتھہ اوسکی اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کو کہی گا فرزند اپنی کی تین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کی تین ہا اور غلام کرنا اوسکی تین حلال نہین اوسکو یا کس طرح سی وارث گردانی گا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کی تین حلال نہین اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** داخل ہوا لخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہی کہ اثر اوسکا اوسکی مرنی کی بعد تک باقی رہی اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اوسپر سلیے کیا کہ جب وسنی صحبت کی اپنی ایسی لونڈیسے کہ مالک ہوا تو کہ حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبرا کا حال آنکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب کے یعنی ترک کرنی استبرا کی ساتھہ اس قول اپنی کی کہ کسطرح خدمت کو کہی گا الخ حاصل سکا یہہ ہے کہ جب صحبت کری گا لونڈیسی بغیر استبرا کی اور پیدا ہو گا اوس سے فرزند پہر رہنے مین یہ احتمال رکہی کہ اوسکی خاوندی مین جیسکہ چہہ مہینے مین جنی پس اگر اقرار کری گا یہہ صحبت کرنیوالا ساتھہ نسب اوسکی کی تو وارث ہو گا وہ اوسکا پس لازم آوے گا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پس مستحق ہو گا لعنت کا اور احتمال رکہی ہے کہ اس صحبت کرنی والی سی ہو پس اگر اقرار کری گا اوسکی نسب کا غلام ہے گا اور لازم آوے گی خدمت لینی فرزندی اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہو گا لعنت کا پس ضرور ہی استبرا واسطی تحقیق حال کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری رفعه الی النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فی سبایا اوطاس لا توطا حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ رواہ احمد وابو داود والدارمی روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا پیچ حق لونڈی پکڑی ہوئی اوطاس کی کہ نہ صحبت کیجاوے کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنی اور نہ صحبت کیجاوے غیر حمل والی سی یہانتک کہ آجکی ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے **ف** اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کے

تو استبرا کری ساتہہ ایک مہینی کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونی اسکیکی اور اگر مالک ہووی لونڈیکا حالت حیض مین تو نہ شمار کری
اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کری ساتہہ اور حیض پورے کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی مین واجب کرتا ہی استبرا کو اور یہی مذہب ہے چارون امامونکا
اور دلیل ہے اسمین اسپر کہ بندی پکڑلی آنی سی جاتا رہتا ہی نکاح پہلا اور ظاہر اسحدیث کا مطلق ہی کہ خاوند اوسکی ساتہہ ہووے یا نہووی اور یہہ مذہب مالک اور
شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک اگر دونون میان بیوی معًا بندی کر کر لائی جاوین تو باقی رہتا ہی نکاح اونکا ۱۲ ح ع **وعن** رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
یَسْقِیَ مَاءَہٗ زَرْعَ غَیْرِہٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحُبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَقَعَ عَلٰی امْرَاَۃٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰی
یَسْتَبْرِئَہَا وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَبِیْعَ مَغْنَمًا حَتّٰی یُقْسَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ زَرْعَ غَیْرِہٖ
اور روایت ہی رویفع بیٹی ثابت انصاری کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کے کہ نہین درست واسطی کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتہہ
اللہ کے اور دن قیامت کے یہہ کہ پلاوی اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کہیتی غیر اپنی کی ہین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سی کہ حمل غیر اوسکی کا ہو نہین درست اور نہین درست
واسطی اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ صحبت کری عورت بندی پکڑی ہوئی سی یہانتک کہ استبرا کری اوسکو یعنی ساتہہ ایک
حیض کی یا ایک مہینی گذرنی کی اور نہین درست واسطی اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ بیچی غنیمت کے چیز کو یہانتک کہ
بٹ نہ لی یعنی تصرف وخیانت نکری غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نی قول زرع غیرہ تک **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَیْضَۃٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ
تَحِیْضُ وَثَلٰثَۃِ اَشْہُرٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِیْضُ وَیَنْہٰی عَنْ سَقْیِ مَاءِ الْغَیْرِ روایت ہی مالک سی کہ کہا پہونچا مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی ساتہہ
پاک کرنی لونڈیون کی ساتہہ ایک حیض کی اگر ہو حیض والی اور ساتہہ تین مہینی کی اگر ہون عورتون مین سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پانی پلانی غیر کی سی
ف یعنی داخل کرنی نطفہ اپنی سی اوپر نطفہ غیر کی یعنی جو کہ حمل رکہتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکری اور مذہب جمہور کا یہہ ٹہیرا ہی کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا
ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہی ساتہہ ایک مہینی کی اور بعضون کا بسبب اسحدیث کی یہہ مذہب ہی کہ ساتہہ تین مہینی کی حاصل ہوتا ہی + ع ح **وعن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا وُہِبَتِ الْوَلِیْدَۃُ الَّتِیْ تُوْطَاُ اَوْ بِیْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَہَا بِحَیْضَۃٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ
رَوَاہُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوی لونڈی کہ صحبت کیجاتی تہی یا بیچی جاوی یا آزاد کیجاوی پس چاہیے
کہ پاک کری رحم اپنی کو ساتہہ ایک حیض کی اور نہ پاک کری کواری نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نی **ف** اسحدیث پر ابن شریح نی عمل کیا ہی کہ وہ
کہتی ہین واجب نہین استبرا باکرہ کی لیی اور جمہور کہتی ہین کہ اوسکی لیی بہی استبرا ہی بسبب عام ہونی حدیث بندیون اوطاس کے جیسیکہ اوپر کہا گیا
اور کہا صاحب ہدایہ نی کہ جب مرجاوی مولی ام ولد کا یا آزاد کردی اوسکو تو عدۃ اوسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینی کہا ابن ہمام نی
یعنے اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکے نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدۃ مین ہو پس اگر ہوگی حاملہ تو عدۃ اوسکی ساتہہ جنی کی ہوگی اور اگر کسیکے نکاح مین یا کسیکی عدۃ
مین ہوگی تو نہین واجب ہوگی اوسپر عدۃ مولی کی بسبب ظاہر ہونی فراش کی مولی سی اور یہہ ہماری نزدیک ہی اور امام شافعی کی نزدیک عدۃ ام ولد
کی ایک حیض ہی اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہی + ع ح **باب النفقات وحق المملوک** باب ہی بیچ بیان نفقون کی
اور لونڈی غلام کی حق کے **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوی اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکیکی ہی جیسیکہ
نفقہ بیویونکا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کی حق سی کہلانا اور پہنانا

اونکا ہی اور نہ تکلیف دینی اوسکام کی کہ نہ طاقت رکہین اوسکی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی حدیثونسی ح ف واجب ہی نفقہ اور لباس اور مکان رہنی کا
بیوی کیلیی اوسکی خاوند اگرچہ خاوند چہوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چہوٹی کہ صحبت کیجاوی بشرطیکہ سپرد کردیا ہو بیوی نے خاوند کو نفس اپنا
بیچ مکان خاوند کی یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنی کی یا بسبب طلب کرنی خاوند کی اور مقرر کیا جاوی نفقہ ہر مہینی کا اور سپرد کردیا جاوی بیوی کو اور
مقرر کیا جاوی لباس ہر چہہ مہینی کا اور مقرر کیا جاوی نفقہ اور لباس اوسقدر کہ کفایت کری عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کی اور معتبر ہی اسمین حالت
میان بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج
ہی اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بین ہین اوسکی چاہیی یعنی تونگری کم اور فقیری زیادہ اور بعضون نی کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہی فقط
اور اگر اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگی بیوی کی اور معین کری خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم
کا اگر تونگر ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیحتر روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کی مین پہر وہ تونگر ہو گیا پس جہگڑا کیا
بیوی نے اوس سے تو پورا کردی اوسکی لیی نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پہر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطی
بیوی نافرمانکی کہ نکل جاوی خاوند کی گہر سی ناحق اور نہ اوسکی لیی ہی کہ قید کی گیی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بہیجی گئی ہو بعد بیاہ کی خاوند کی گہر یا کسی
نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چہوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کی اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کی ساتہہ تو اوسکی لیی نفقہ حضر کا ہی نہ سفر کا اور
نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کی گہر تو اوسکی لیی نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنی گہر مین بہیجی گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکی لیی اور خاوند پر لازم
ہے یہہ کہ رکہی بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سی اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی اور خالی ہو اہل بیوی کے سی اور کفایت کرتا ہی عورت کو ایک
الگ حجرہ گہر مین سی جبکہ ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہونچتا ہی کہ منع کری بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی
داخل ہونی سی بیوی کی پاس نظر کرنی سی طرف بیوی کی اور کلام کرنی سی ساتہہ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہی کہ خاوند نہ منع کری بیوی
کو جانی سی اپنی مان باپ کے پاس اور آنی مان باپ کی بیوی کی پاس سے ہر ہفتہ مین ایک بار اور سوای مان باپ کی اور قرابتی محارم کی آنی جانی سی نہ منع
کری برس دن مین ایک بار اور واجب ہے نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کی یا بائن کی اور اوسکی لیی کہ جدی ہو بغیر
معصیت کے مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونی کے اور تفریق کی بسبب نہونی کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو موت
کے اور نہ اوسکی لیی کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانی کی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور اگر مرتد ہو جاوی وہ عورت کہ تین
طلاقین دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کروائی خاوند کی بیٹی سی اور نفقہ لڑکی فقیر کا باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو
اور نہ جبر کیجاوی مان اوسکی دودہ پلانی پر مگر جبکہ معین ہو مان یعنی اور کا دودہ نہ پیوی بچہ یا اور دودہ پلانی والی سوا مان کی نملی تو
اوس صورت مین مان پر جبر کیا جاوی اور باپ دودہ پلانی والی نوکر رکہی اور وہ مان پاس رہکر دودہ پلاوی اور اگر باپ نوکر رکہی لڑکی
کی مان کو تاکہ دودہ پلاوی بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سی تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق بائن
کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نی کہا جائز اور بعضون نی کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کری زیادہ
بہ نسبت غیر کی اور اگر نوکر رکہی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطی دودہ پلانی بیٹی اپنی کی کہ غیر اوسکی سی ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ
کا اور نفقہ بیٹی فقیر جا ماندہ یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہے فتوی اسی پر ہی اور بعضون نی کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی مان پر
اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور مان اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد

تونگر

تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہی اسمین قرب و جزئیۃ نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ بیٹی پر ہی باوجود اسکی کہ ارث دونونکو پہونچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بہائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکی کہ کل ارث اوسکی بہائی کو پہونچتی ہی اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکیکا اگر ہو ذی رحم فقیر چہوٹا یا عورت یا جاماندہ یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب نکر جانتا ہو کسب بسبب نادانی کے یا بسبب ہونے اوسکیکی خاوندانونمین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کی یہانتک کہ اگر ہون اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اوسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اوسکی اور معتبر ہی اسمین اہلیۃ ارث کی نہ حقیت ارث کے پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا مامون بہی ہی اور چچا کا بیٹا بہی ہی مامون پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیویکا اوسکی بیٹی پر ہی اور نفقہ بہو کا سسرے پر ہی اگر ہو بیٹا چہوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیویکا اور اولاد کا اور نہین واجب ہے نفقہ ساتہہ اختلاف دین کی مگر واسطی بیوی اور قرابۃ ولادۃ کی ہی یعنی مان باپ اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اونکا نفقہ باوجود اختلاف دین کے بہی واجب ہے اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنی کا اپنی نفقہ کی لیی اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین باغات وغیرہ اوسکیکا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطی دین اپنی کی کہ بیٹی پر آتا ہو سوائے نفقہ کی اور نہین جائز مان کو بیچنا بیٹی کی مال کا اپنی نفقہ کی لیی اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کری مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنی پر اور اگر نہو اونکی لیی کسب تو جبر کیا جاوی مالک اونکی بیچنی پر اور جانورونکے نفقہ مین حکم کیا جاوی دیانۃ ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ ان ہندا بنت عتبۃ قالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وہو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف متفق علیہ روایۃ ہے عائشہ سی یہہ کہ ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل حریص ہے اور نہین دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کری مجکو اور میری اولاد کو کہ اوس سے ہی لیکن کفایت کرتا ہی مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ چیز کہ لونمین مال اوسکی سی اسحال مین کہ وہ نجانی یعنی لیلون اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لی لی اوسقدر کہ کفایت کری تجکو اور تیری اولاد کو موجب شرع کی یعنی اوسط کی درجہ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین بہت سے فوائد ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیویکا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور اور یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور اور یہہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورۃ کا وقت فتوی لینی اور حکم دینی کی اور اور یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسانکا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنیکی لیی اور اور یہہ کہ جسکا کچہہ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہی اوسکو لی لینا مال اوسکی مین سے بقدر حق اپنی کی بغیر اذن اوسکیکی اور اور یہہ کہ عورۃ کو بہی دخل ہی بیچ کفالۃ اولاد اپنی کی اور خرچ کرنیکی اونپر اونکی باپ کے مال مین سے اور اور یہہ کہ جائز ہی بیویکو نکلنا اپنی گہر سی اپنی حاجت کی لیی جبکہ اذن دی خاوند یا جانی رضا خاوند کی ساتہہ اوسکی اور اور یہہ کہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دی ساتہہ علم اپنی کی اسلیی کہ حضرت نی گواہ اوس سے طلب کیی اور اپنی علم پر حکم دیا ع وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واہل بیتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی یہہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہاری کو مال پس چاہیی کہ اول اپنی پر خرچ کری اور اپنی گہر کی لوگونپر یعنی بیوی بچونپر نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی بردی کی یعنی اوسکی مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوی کام سی مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنی بردی کو

روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی کی اور موافق عرف شہر اپنی کی دی یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بردون کی روٹی کپڑا دینی کی موافق اوسکی
یہہ بہی دی اور نہ تکلیف دیا جاوی یعنی نہ حکم کیا جاوی کام کرنی کا مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی یعنی مداومت کرنی کی اوسپر نہ یہہ کہ طاقت رکہی کرنی
کے ایک دن یا دو دن یا مانند انکی کی اور پہر عاجز ہو جاوی حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر پہونچی خیال تو کری کہ مالک حقیقی
بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندون کو بہی کہ مالک مجازی ہین چاہیی کہ اپنی مملوکون پر کہ مانند اونکی اور ہم جنس اونکی ہین
یہی طریقہ جاری رکہین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردی کی لیی مالک پر تین امر ہین جلدی کری اوسپر نماز اوسکی مین اور نہ اوٹہاوی
اوسکو کہانا کہاتی مین سی اور پیٹ بہر دی اوسکا خوب طرح ع ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اخوانکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا
یکلفہ من العمل ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بردی
تمہاری بہائی تمہاری ہین اور مانند تمہاری یعنی بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی زیردست یعنی زیر حکم تمہارا امتحان کے لیی پس جو
شخص کہ کری اللہ تعالی بہائی اوسکی کو زیردست اوسکا پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ پہنی اور نہ تکلیف
دی اوس کام کی کہ نہو سکی اوس سے پہر اگر تکلیف دے اوسکو اوس کام کی کہ نہین ہو سکتا اوس سی تو چاہیی کہ مدد کری اوسکی اوس کام پر نقل کی یہہ بخاری و
مسلم نی ف کہا نووی نی کہ امر ساتہہ کہلانی اور پہنانی مملوک کی اوس چیز کی سے کہ کہاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک کا
مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہی برابر ہی کہ ہو جنس کہانی اور لباس مالک کی سی یا کم اوس سی یا زیادہ اوس سی یہانتک کہ اگر تنگی کری مالک
اپنی نفس پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہم جنسون اوسکی سی خواہ از راہ زہد کی تنگی کری یا از راہ بخل کی تو نہین درست اوسکو ایسی تنگی کرنی اپنی مملوک
پر اور مدد کری اوسکی یعنی آپ یا اور سی مدد کرواوی بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ لونڈیون کی چکی پیسنی مین مدد کرتی تہی اور شریک ہوتی تہی اونکی
ع ح وعن عبد اللہ بن عمرو جاءہ قہرمان لہ فقال لہ اعطیت الرقیق قوتہم قال لا قال فانطلق فاعطہم فان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ وفی روایۃ کفی بالمرء اثما ان یضیع
من یقوت رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ آیا اونکی پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نی اوسکو دیا تو نی غلام لونڈیون کو قوت
اونکا کہا اوسنی کہ نہین کہا عبد اللہ نی پس جا اور دی اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ
ہونی مین یہہ کہ ندی اپنی مملوک کو قوت اوسکا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونی مین یہہ کہ ضایع کری قوت اوسکا کہ لازم
ہے اوسپر قوت اوسکا یعنی اہل و عیال لونڈی غلام نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صنع لاحدکم خادمہ طعامہ ثم جاءہ بہ وقد ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوہا
قلیلا فلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تیار کری واسطی ایک تمہارے خادم اوسکا
کہانا اوسکا پہر لاوی اوسکی پاس کہانا حال آنکہ اوٹہائی ہی اوس نی گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو اپنی ساتہہ اور کہاوی
پس اگر ہو کہانا مشفوہ یعنی کہانیوالی اوسکی بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تہوڑا پس چاہیی کہ رکہدی اوسکی ہاتہہ مین اوس سی ایک لقمہ یا دو
لقمہ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہاوی یعنی کہانا ساتہہ اوسکی عار نکرے اس سی جیسیکہ عادت متکبرون کی ہی اسلیی کہ وہ بہائی اوسکا ہی
اور یہہ ہے آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت پڑین اوسمین ہاتہہ اور یہہ امر استحباب کی لیی ہے ع وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہی اپنی مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی
اللہ کی پس اوسکی لیی ہی ثواب اوسکا دوہرا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کے ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کی
اس سی معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بہی عبادت ہی کہ اوسپر ثواب ملتا ہی اور حقیقت مین وہ بہی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکی فرمانی سی کرتا ہی جیسی خدمت
اور فرمان برداری مان باپ کی اور بعضی تاویل کرتی ہین کہ اوسکی لیی ہر عمل مین دوہرا ثواب ہی ح **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا ہی واسطی مملوک کی یہہ کہ وفات دی اوسکو اللہ ساتہہ اچہی کرنی عبادت پروردگار اپنی کی اور ساتہہ اچہی کرنی فرمان برداری مالک اپنی کی
یعنی اچہا ہی مملوک کی لیی یہہ کہ مری اللہ تعالی کی اچہی طرح عبادت کرنی مین اور مالک کی اچہی طرح فرمان برداری کرنی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ
مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بہاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سی یون ہے کہ فرمایا حضرت نی جو غلام
کہ بہاگا بری ہوا اوس سی ذمہ اور ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ جو غلام کہ بہاگا اپنی مالکون سی پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پہر کر آوی طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد و امان اوسکا یعنی جب بہاگا طرف شہرون کفار کی اور مرتد ہو گیا تو الگ ہو گیا اوسی عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور
اگر بہاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد ہونیکی تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر بیچ جائز ہونی مارنی اوسکی کی
اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بہاگنی کو یا معنی یہہ ہین کہ قریب کفر کی ہوا یا خوف ہی اوسپر کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران نعمت کیا اپنی مالک کا ح **وعن**
اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا
قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو کوئی تہمت زنا کی کری اپنی روی
پر اور وہ ہو پاک اوس چیز سی کہ کہا ماری جاوینگی کوڑی مالک کو دن قیامت کی مگر یہہ کہ ہو غلام جیسی کہ کہا مالک نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن
قیامت کی یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکی مملوک کو حد نہین مارا جاوی گا لیکن آخرۃ مین روبرو لوگون کی اوسکی یہہ فضیحت ہوگی کہ کوڑی لگینگی اوسکو
اور مگر یہہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تہا جیسی مالک نی کہا تو اوسصورۃ مین مالک پر کوڑی نہین پڑینگی پس افسوس ہی اونپر جو اپنی لونڈی غلام کو
گالیان دیتی ہین اور وہانکی ایسی عذاب سی نہین ڈرتی ح ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ
غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص
کہ ماری اپنی غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بی گناہ ماری نہ از راہ تادیب کی یا طپانچہ ماری اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ آزاد کری اوسکو
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طپانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہے ح **وعن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ
اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ
لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ
کہا تہا مین مارتا اپنی غلام کو پس سنی مینی اپنی پیچہی سی آواز خبردار ہو ای ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہی تجہپر تجہسی غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہے غلام پر اس سے

زیادہ کا اللہ تعالیٰ قادر ہی تجھپر اس دیکھا میں نے بھی اپنی اس نا گہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس کہا میں نے یا رسول اللہ یہ زادہی ہے پس فرمایا آگاہ ہو اگر تو آزاد کرتا تو تو البتہ جلائی جاتی تجکو آگ دوزخکی یا فرمایا لگتی تجکو آگ نفل کی ہیہقی ف لگتی آگ اگر یا رانونی اوسکو راہ ظلم کی اور معاف کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے اسمیں عجب لائی ہی اوپر نرمی کرنی کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض رہنیکی واجب نہیں مستحب ہی امید اسکی کہ کفارہ ہو اوس گناہ کا ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي مَالًا وَوَالِدًا وَهُوَ يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اوسنے نقل کی اپنی باپ سی اوسنے اپنی دادا سی کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس مال ہی و تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میرکی فرمایا تو اور مال تیرا واسطے باپ تیرکی ہی سو اسطے کی اولاد تمہاری بہترین کمائی تمہاری سی ہے کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سی نقل کی ہیہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ ف تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہے تجھپر کہ خرچ کری مال اپنا پر اور رفع کری حاجت اوسکی اور جائز نہیں اوسکو کہ تصرف کری تیری مال میں واسطے حدیث میں لیل ہی اوپر واجب ہونی نفقہ باپ کے بیٹی برادر باپ اگرچہ جدا وی ہیئی کی مال میں سے یا صحت کری اوسکی لونڈی تو نہیں جلد آتی اوسپر جب تک مالک کے اور اولاد تمہاری ع یعنی اولاد تمہاری تمہاری کمائیوں میں حلال اور افضل کمائی ہی پس جو کچھ کماوی اولاد تمہاری وہ حلال ہی تمہاری لیی اور اولاد کو کمائی باپ کی اسلیی کہا کہ حاصل ہوتی ہے بسبب جود باپ کی اور فعل سعی اوسکی بحرف ع

وعنه عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنے اپنی دادا سی کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میں ہوں فقیر نہیں میرے پاس کچھ اور میرے پرورش میں ہے ایک یتیم یعنی یا اوسکی مال میں سے کہا تو کھا اوس میں سے کہ یتیم کی مال میں سے اسحال میں کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سی نہ خرچ کرا اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی ہیہ ابو داود نسائی اور ابن ماجہ ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی پہلیسی کی مال اوسکی میں سی پہلی سکی کہ محتاج ہو طرف اوسکی بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو جہیں لیگا مال اوس سے اسسے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کھاوی مال یتیم کی میں سی اگر فقیر ہو اور غنی کو نہیں ہے اور فقیر بھی بقدر حاجت کے کھاوی نہ اسراف اور یہہ مضمون قرآن شریف سی بھی ثابت ہوتا ہی ع

وعن أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعُرْوَةَ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تھی فرماتی اپنی مرض الموت میں کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اوسکا مالک ہوئے ہاتھہ تمہارے یعنے لونڈی غلام نقل کی ہیہقی نی شعب الایمان میں اور نقل کی احمد اور ابو داود نے حضرت علی سی اور عروہ سی

ف لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہہ ہے کہ کھلاؤ اوسکو اور پہناؤ اوسکو اور ناحق ماری نہیں مارنا اوسکو اور برا نہیں کہنا اوسکو اسیطرح جانور وں کا بھی حق ادا کری لکھا ہی علماء نے خصوصت نوعی کے اور جانور کی دن قیامت اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سی ع

وعن أَبِي بَكْرَةَ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ابی بکر صدیق رضی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں برا ابتداء نجات پاوے ہوونگی ساتھہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سی نقل کی ہیہ ترمذی و ابن ماجہ ع

وعن رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ أَرَ فِي غَيْرِ الْمَصَابِيحِ مَا زَادَ عَلَيْهِ وَفِيهِ عَنْ قَوْلِهِ

ف حسن

وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ اور روایت ہی رافع بن مکیث سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکونسی باعث برکت ہے اور بدخلقی مملوکونسی کرنے سبب ہے بی برکتی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین دیکھی مینی غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادتی کے صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی برے طرح کی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہی عمر مین **ف** نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بہلا اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کی ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتی ہین اوسکی اور بہت سے محنت کرتی ہین اوسکی کام مین پس یہہ چیزین باعث یمن و برکت کے ہوتی ہین اور بدخلقی باعث بغض اور نفرت کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہین جان و مال اور بری طرح کی مرنیسی مراد مرگ مفاجات ہے یا مرنا ساتہہ غفلت کے توحید و یاد حق سی اور مرگ مفاجات برے اسلیے ہے کہ یکایک آجاتی ہی آدمی تو یہ نہین کرسکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃ ہوتی ہی کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانیکی اتنی برس کی ہی اور اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا یا خلق سی اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہوجائینگی اوسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر مین یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سی یاد کرینگی پس یہہ زیادتی ہی عمر مین حکما اور کہا میرک نے کہ سمجہا جاتا ہے کلام شیخ جزری کے سی کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہے روایت کیا ہی اسکو احمد نی بتمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہے ۱۲ **وعن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا اَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا اَيْدِيَكُمْ اور روایت ہے ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماری ایک تمہارا اپنی خادم کو یعنی مثلا پس یاد کری وہ اللہ کو یعنی کہی مثلا کہ خدا کی واسطی معاف کر مجکو پس اوٹہاؤ تم ہاتہہ اپنی یعنی مارنیسی نقل کے یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کی لفظ فلیمسک ہے بدلی فارفعوا ایدیکم کی کہ مطلب دونون لفظونکا ایک ہی ہے **ف** اوٹہاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہہ اوسصورت مین ہے کہ مارتا ہو ادب سکہانیکی لیے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹہاوی ہاتہہ ۱۲ **وعن** اَبِي اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ جدائی ڈالی درمیان مان اور بیٹی اوسکی کے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اوسکی اور درمیان محبوبون اوسکیکے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** جدائی ڈالی یعنی ساتہہ بیچنی کی اور ہبہ کے اور سوا انکیکے یعنی مثلا مان کو بیچی اور چہوٹی بیٹی کو رہنی دے یا چہوٹی بیٹی کو بیچی اور مان کو رہنی دی یا ایک کو کسی کے ہاتہہ بیچی دوسریکو کسیکے ہاتہہ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اونمین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمین اور اوسکی محبوبونمین یعنی اولاد اور مان باپ وغیرہما مین دن قیامت کے اوس موقف مین کہ جمع ہونگے اوسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسریکی رب الارباب سی اور لکہا ہی علما نی کہ خاص مان اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا یہی حکم ہی جدائی کرنی ہر چہوٹی بردیکا اوسکی ذی رحم محرم سی خواہ مان ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بہائی یا سوائے انکیکی اور چہوٹی کی قید سی بڑا نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی مان سے جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکہا ہی حنفیہ نے جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹے بہائیونکی اور اگر ہو ایک اون دونون مین سی چہوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہی علما نی حد بڑی ہونے مین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہی امام شافعی کی نزدیک تو سات برس یا آٹہہ برس کا بڑا کہلاتا ہی اور ہماری نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہی امام ابوحنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور امام ابو یوسف کی نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت اونسی یہہ ہی کہ جائز نہین کل مین ۱۲ ع ح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا

فعل غلامك فاخبرته فقال ردّه رواه الترمذي وابن ماجة ورواية ہی علی رضی کی کہا بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو غلام
کہیلئے جی آسیمین پس بیجا یعنی ایکو کو نہین سی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی مینی
حضرت کو یعنی اوسکی بیچدالنی کی پس فرمایا پھیر لی اوسکو پھیر لی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف پھیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے لی اوسکو احداے
دو یہا کیونکہ نہین رد وقع ہوا اور لفظ پھیر لی دو بار تاکیدا فرمایا اشارہ ہی اسمین طرف اسکی کہ یہلا مرجوب کی لیی ہی اور بیع مکروہ تحریمی ہی اور احدیث سی معلوم
ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتھہ مان بیٹون ہی کے لیی نہین ہے ع ح وعنہ انہ فرق بین جاریۃ وولدھا فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک
فرد البیع رواہ ابو داود منقطعا اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی ایکو بیچ دیو
مین سی بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس فسخ کیا اونہون نی بیع کو نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق انقطاع کی
ف امام ابو یوسف کی دلیل یکڑی ہی ساتھہ ان دونون حدیثون کی اور یہہ جائز ہونی بیع انکی کی ۴ ح وعن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
کن فیہ یسر اللہ حسنہ وادخلہ جنتہ رفقہ بالضعیف وشفقتہ علی الوالدین واحسانا الی المملوک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کریگا ہی اللہ تعالی مرنی اوسکیواوپر اخل کریگا
اوسکو جنت طیبی مین وہ تین چیزین یہہ ہین نرمی کرنی ساتھہ ضعیف کی اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنی مملوک کی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف ضعیف زراہ جسم کی ہو یا حال کی یا عقل کی اور احسان کرنا اونی جو کچھہ واجب ہے مالک پر اوسسے زیادہ سلوک کرنا ملوع وعن
ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھب لعلی غلاما فقال لا تضربہ فانی نہیت عن ضرب اھل الصلوۃ وقد رایتہ یصلی
ھذا لفظ المصابیح وفی المجتبی للدارقطنی ان عمر بن الخطاب قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطی علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اوسکو یعنی ابی حاکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا
ہون یعنی میری رب نی منع کیا ہی مارنی نمازیون کی سی اور دیکھا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کی اور ابی داود کتاب
المجتبی مین کہ تصنیف دارقطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن خطاب نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیونکی واسطی ف نہی مارنی نمازیونکی واسطی
شرافت و بزرگی انکی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی عبادت کرام و تونگیراونکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیون کی مارنی سی
دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف کرم سی کہ رسوا نہین کریگا اونکو آخرت مین ساتھہ عذاب کے انشاء اللہ تعالی ۴ ح وعن عبد اللہ بن عمر قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فسکت ثم اعاد علیہ الکلام فصمت فلما کانت الثالثۃ
قال اعفوا عنہ کل یوم سبعین مرۃ رواہ ابو داود ورواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمرو
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام
اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچھہ جواب نیا پھر عرض کیا حضرت کی کلام مذکور پس چپ ہی پھر جب تیسری بار یہ کہا تو فرمایا معاف کرو اوسکو ہر
روز ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی ف ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ حد خاص جیسا کہ متعارف
ہے اس صدر مین وجہ رہنا حضرت کا جواب سوال اوسکی سی بسبب اس کا کہ اس سوال کی بنا کہ عفو مستحب ہے یا ہی مطلقا مقید ساتھہ عدد معین کے نہین اور یہہ
ہو سکتا ہی خاموشی اسطی انتظار وحی کے ہو ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا سلم من مملوکیکم فاطعموہ مما تاکلون
واکسوہ مما تلبسون ومن لا یلائمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ رواہ احمد ابو داود

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہاری
سے یعنی موافق مزاج تمہارے کی ہو اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہیتی ہو پس کہلاؤ اوسکو اوسمین سے کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناؤ اوسکو اوسمین سی کہ جو آپ
پہنتی ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامونمین سے پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو
مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وعن** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ
ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت
بہوک و پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سی بیچ حق ان چارپایون بی زبان کی پس سوار ہو اونپر اسحال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون
اور چہوڑ دو اونکو اسحال مین کہ اچہی ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ان چارپایون بی زبان کی الخ یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنی
بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سی کہین اور اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہو وا الخ مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبر
گیری انکی کی دانی گہانس سی تا قوی اور لایق سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو پہلی تہکنی کی اور دانہ گہانس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجاوی اون پر
بعد اوسکی ۱۲ ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةُ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ
مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حَبَسَ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ
عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ
وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کی مگر ساتہہ اوس خصلت و حالت کی کہ وہ نیک تر ہی یعنی بدیانت و
امانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکا از راہ ظلم کی آخر آیۃ تک شروع کیا اون لوگون نی کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنی
پرورش کرتی تہی یتیمون کی پس الگ کر دیا کہانا اونکا کہانی اپنی سی اور پینا اونکا پینی اپنی سی پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کی سی اور پینی اوسکی سی کچہہ
رکہہ چہوڑتی واسطی اوسکی یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر بایگر جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکر کیا اونہون نی یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور
کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمونکی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا کر رکہنی مال کے واسطی
یتیمون کے بہتر ہے یعنی ملا دینی سی اور اگر ملا لو اونکی مالکو اپنی مال مین پس بہائی تمہاری ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایک کے مال
مین سے دوسرے کے مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنی کی اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کی نقل کی
یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا + اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی +
واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ کہ لوگونپر دشوار تہا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمونکی مال سے اللہ صاحب نے اجازت دی مالکی ملانیکی اور اشارہ فرمایا واللہ
یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملاؤ لیکن خیر خواہ یتیمون کے رہو دغا فریب کر کر اونکی مال خراب نکرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنیوالیکو منقول ہے کہ امام محمد کا ایک
شاگرد مر گیا اونہون نے اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نے اونسی کہا کہ اوسنی اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون نے یہی آیۃ پڑہی
واللہ یعلم المفسد من المصلح + ع **وعن** أَبِي مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ وَبَيْنَ الْأَخِ

بَيْنَ أَخِيهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ جدائی ڈالی درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کی اور درمیان دو بھائیونکی نقل کی ہیہ ابن ماجہ اور دارقطنی نی **ف** مراد جدائی ڈالنی سی ہی بچڑانا یا بخشدینا ایک کو دونمین سے بشرطیکہ جو بیٹا ہو بیٹا یا ایک بھائی جیوتا ہو اور احتمال ہی کہ ہیہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سی تہمت لگا کر آپسمین جنگی اور جدائی ڈالوادی مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی بیچی ایک ہمارے کو سارا گہر کا گہر یعنی بندیمین ایک گہر کی جتنی ہوتی وہ سبکی سب کیلئے ہم سمین سے دیتی واسطی مکروہ رکھنی اسکی کہ جدائی ڈالین درمیان اونکی نقل کی ہیہ ابن ماجہ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ الَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو سا تہہ بروں کی تم سمین سے یعنی معلوم کروا دون تمکو کہ برا فریق تم مین کون ہے وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور روکے بخشش اپنی نقل کے ہیہ رزین نے **ف** یعنی بندی کیسکو کہتے حاصل ہیہ کہ بری لوگ وہ ہین کہ بدخلق وبخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت ہے ابن عساکر کی معاویہ سے کیا نہ خبر دونمین تمکو سا تہہ بری لوگونمین وہ وہ ہی کہ کہاوے تنہا اور روکے بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبر دون مین تمکو سا تہہ بری سی وہ وہ ہے کہ بغض رکہی گودنی اور بغض رکہین لوگ اوس سے کیا نہ خبر دونمین تمکو سا تہہ بری سی وہ وہ ہے کہ ڈریں لوگ اوسکی برائی سے اور نہ امید کہین اوسکی بہلائیکی کیا نہ خبر دونمین تمکو سا تہہ بری اس سے وہ وہ ہی کہ جیمی آخرۃ اپنی غیر کو دنیا کیلیے کیا نہ خبر دون مین تمکو سا تہہ بری اس سے وہ وہ ہی کہ کہاوے دنیا کو موسلیدین سے ع **وعن** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ خَبَّرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى قَالَ نَعَمْ فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخُوكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین برا کرنیوالا اپنی غلام لونڈی سی کہا صحابہ نی نی یا رسول اللہ کیا نہین خبر دی آپنے ہمکو ہمیہ کہ ہیہ ستی کی دہت سے اگلی امتونسی باعتبار لونڈی غلام اور یتیمونکی یعنی باوجود اس کثرت کی مشکل ہی سبہونا موصوف بحسن خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہان یعنی البتہ ہہت ہے باعتبار لونڈی غلام کے اوجسن خلق باوجود اس کثرت کے مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتے ہو داخل ہونا جنت مین تو احسان کرو اونپر اوطرح تا بدلہ بدخلقی کا ہوکر وہ ہیہ ہے پس عزیز رکہنی والا اپنی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر اس کہوڑے کام کو کہ نہو سکی اونسے ظلم وزیادتی نکرو اونپر اور کہلاوو اونکو اوجیہی کہ کہاتے ہو تم کہا صحابہ نی پہر کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا مین فرمایا ایک گہوڑا کہ باندہ رکہی تو اوسکو لڑاکری تو اوسپر اللہ کے راہ مین اور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری مورد نیا کی سرانجام کری تیرا امور آخرۃ کی بافراغ ادا ہون پس جب تجکو زیادہ ہی مملوک ہیں وہ بہائی تیرا ہے یعنی مسلمان ہیں بہائی بلا مانند بہائی تیرکی ہی پس اسلوک کراوسسے جیسا بہائی ہائیسی کرتا ہی نقل کی ہیہ ابن ماجہ **ف** ہیہ جو فرمایا کہ اس امت مین لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب اسکا یہ ہے کہ اس امت مین جہاد بہت ہوگا بندی بہت پکڑی آوینگی اور لڑکونکی باپ شہید ہونگی وہ یتیم رہ جاوینگی ✤ مولانا **باب بلوغ الصغیر وحضانتہ فی الصغر** باب ہی بیچ بیان بالغ ہونے چہوٹی لڑکیکی اور بیچ بیان پرورش اوسکی صغر سن مین **ف** یعنی سمین بیان اسکا کہ علامت اوجد لڑکی اور لڑکیکی بالغ ہونیکی کیا ہی اور بیان اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہی جانا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکیکا ہوتا ہی ساتہہ احتلام ہونیکی اور حمل رکہوانیکی اور منزل ہونیکی اور بالغ ہونا لڑکیکا ہوتا ہی ساتہہ احتلام کی اور حیض نیکی اور حمل رہجانیکی پہر اگر یہ چیزین نہ پائی جاوین تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاوینگی فتوی سی پڑہ اوانی مدت بالغ ہونے

ہونی کی مرد کیلیی بارہ برس اور عورت کی نو برس ہین پہر اگر قریب بالغ ہونیکی ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہوئی ہم تو تصدیق کیجاوی دونونکی
اور یہہ دونون مانند بالغ کی ہین حکم مین اور حق لڑکیکی پرورش کرنیکا اوسکی مان کیلیی ہے بغیر جبر کرنیکی اوسپر طلاق دیگئی ہو یا نہ طلاق دیگئی ہو پہر اوسکی نانی کیلیی اگرچہ
اوپر کے درجہ مین ہو پہر اوسکی دادی کیلیی ہی پہر اوسکی بہن کیلیی پہر اخیافی بہن کیلیی پہر سوتیلی بہن کیلیی پہر اوسکی خالہ کی لیی اسیطرح پہر اوسکی پہپی کیلیی
اسیطرح اور بہانجیان اولی ہین بہتیجیونسی اور بہتیجیان اولی ہین پہپیونسی اور شرط ہی اسمین آزاد ہونا اونکا پس نہین ہی حق اسمین لونڈیکی لیی اور ام ولد کیلیی اور
ذمیہ مانند مسلمہ کے ہی یہانتک کہ سمجہنی لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کری لڑکی کی غیر محرم سی ساقط ہو جاتا ہے حق اوسکا اور محرم سی کری تو نہین ساقط ہوتا جیسی مان
نکاح کری لڑکیکی چچا سی اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونے اس نکاح کی کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہوی لڑکا نزدیک ذکر کی گئی عورتونکی یہانتک کہ کہانی
پینی لگی اور کپڑی پہنی اور استنجا کری آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتہہ نو برس یا سات برس کی پہر زبردستی لیوی اوسکو باپ اور لڑکیکی مان اور نانی پاس
رہی یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کی یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کی جیسیکہ غیر مان اور نانی اور دادی کی پاس رہنی مین شرط ہی یہہ اور
فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانیکی پہر اگر عورۃ نہو تو حق پرورش ہی عصبات کو بحسب ترتیب کے کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوی لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند
مولی عتاقہ کے اور چچا کی بیٹی کی اور نہ دیجاوے فاسق بی پروا کو ۔ مولانا عبد العزیز رح ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فردنی ثم عرضت علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی فقال عمر بن عبد العزیز ہذا فرق بین المقاتلۃ والذریۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رض سی کہا روبرو کیا گیا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد مین جانیکی لیی سال جنگ احد کی کہ سنہ تین مین ہوئی اسحال مین کہ تہا مین چودہ برس کا پس نہ لی گئی مجکو یعنی جہاد مین
بسبب صغر سن کے پہر روبرو کیا گیا مین حضرت کی سال جنگ خندق کی اسحال مین کہ مین پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد مین جانیکی اسلیی کہ پندرہ برس
حد بلوغ ہین پس کہا عمر بن عبد العزیز نی کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنی والونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عمر بن عبد العزیز نے
جب یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہے کہ جب پہونچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوے نام اوسکا دفتر مین اور جو اوس
عمر کو نہ پہنچی وہ شمار کیا جاوے لڑکونمین اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہین ۔ ع ح وعن البراء بن عازب قال صالح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردہ الیہم ومن اتاہم من المسلمین لم یردوہ
وعلی ان یدخلہا من قابل ویقیم بہا ثلثۃ ایام فلما دخلہا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم
فتناولہا علی فاخذ بیدہا فاختصم فیہا علی وزید وجعفر فقال علی انا اخذتہا وہی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی
وخالتہا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی انت
منی وانا منک وقال لجعفر اشبہت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا متفق علیہ
اور روایت ہے براء ابن عازب سی کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آجاوی حضرت کی پاس مشرکونمین سی پہیر دین اوسکو
اونکی طرف اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانونمین سی نہ پہیر دین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرت مکہ مین اگلی سال یعنی مدینہ سی اور قضا کرین عمرہ اپنا
اور ٹہیرین اوسمین تین دن یعنی طاعت و استراحت کے لیی پس جب داخل ہوئے حضرت مکہ مین یعنی سال آیندہ اور ہو چکے مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنی کا حضرت نے یعنی
مکہ سی پس لگے اونکی پیچہی بیٹی حمزہ کے پکارتی ہوئی ای چچا میرے ای چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنی اوسکی کا حضرت علی رض نی پس پکڑ لیا ہاتہہ اوسکا پس جہگڑی بیچ پرورش کرنی بیٹی حمزہ کی
علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی رض نے مینی پہلے لیا ہے اسکو اور وہ ہے بیٹی میرے چچا کے یعنی پس مین احق ہون اوسکا اور کہا حضرت جعفر نے کہ یہہ بیٹی ہے میرے چچا کی اور خالہ اوسکی میری نکاح مین ہے اور کہا زید نے بہتیجی میری ہے

پس حکم فرمایا ساتھ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کی نکاح مین تہین اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کی ہی اور فرمایا واسطی حضرت علی کے کہ تو مجہسی ہے اور مین تجہسی ہون یعنی مجہہ مین اور تم مین کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطی جعفر کی کہ مشابہ ہی تو پیدایش میرے مین اور خلق میرے مین اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کی جدہ کے طرف نو کوس یا دس کوس پس حضرت بہ نیت عمرہ کی مکہ کو تشریف لی چلی تہی جب حدیبیہ مین پہونچے تو مشرکون نی مکہ مین نہ آنی دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسیکہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب الجہاد مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہی حضرت کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ حضرت اور حضرت حمزہ نی ثویبہ ابولہب کی لونڈیکا دودہ پیا تہا اسلیی حضرت حمزہ کی بیٹی نی حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہی حضرت علی کی دس برس بڑی تہی عمر مین اور زید بن ثابت غلام آزاد اور متبنی تہی حضرت کے اور حضرت نی حضرت حمزہ اور زید مین بہائی چارہ کروایا تہا مانند اور صحابہ کی اسلیی زید نی حضرت حمزہ کی بیٹی کو بہتیجی کہا پس یہہ سب صاحب جہگڑی آپسمین کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نے اونکی پرورش کرنیکی لیی خالہ کو حکم فرمایا اور ان تینون صاحبون کے تسلی اور خوش کرنیکی لیی کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون ۱۲ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک عورۃ نی کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹا میرا تہا پیٹ میرا واسطی اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری واسطی اوسکی مشک یعنی مدت تک اوسنی دودہ پیتا رہا اور گود میری اوسکو لیی رہی ہے گہیرے ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نی طلاق دی مجکو اور ارادہ رکہتا ہی چہین لینی اوسکیکا مجہسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تو لایق تر ہی ساتہہ پرورش کرنی اوسکیکے جبتک کہ نہ نکاح کری تو کسی سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** کہا طیبی نے کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہونچا ہوگا اسلیی مان کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکیکو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہونچ چکا تہا اور جبتک کہ نہ نکاح کری تو الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علما نی مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنی غیر محرم کی یعنی لڑکیکی غیر محرم سے اگر مان وغیرہ نکاح کرلی تو پہر اوسکو حق پرورش نہین رہتا اور اگر محرم سی کری جیسی لڑکی کی چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ۱۲ع ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا لڑکی کو درمیان اوسکی باپ کے اور مان اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہی باپ پاس رہ اور چاہ مان پاس اور یہہ لڑکا سن بلوغ کو پہونچ گیا تہا اسلیی اوسکو اختیار دیا اور یہہ حضانۃ کی قبیلہ سی نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکیکا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نہ رکہتا تہا اور وہ حضانت کے قبیلہ سی تہا پس مقدم کیا مان کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکیکو اختیار نہین ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک ہی ۱۲ ح **وعنه** قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی کہ لیجاوی بیٹی میری کو اور حال یہہ ہے کہ پلاتا ہی مجکو اور نفع دیتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتے ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ مان تیری ہی پس پکڑ لی ہاتہہ ان دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ مان اپنی کا پس لی گئے

اوسکو

اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا إِنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی ہلال بن اسامہ سی کہ نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسیکا مدینہ والونمین سی تہا کہا اوسوقت کہ مین بیٹہا ہوا تہا ساتہہ ابو ہریرہ کے آئی اونکی پاس ایک عورۃ فارس کے رہنی والے اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نی پس دعوی کیا خاوند بیوی نے اوس لڑکیکا پس باتین کین اوس عورت نی فارسی مین ابو ہریرہ سے کہتی تہی ای ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابو ہریرہ نے اوس عورۃ سی ساتہہ اس مطلب کے پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی بیچ مقدمہ بیٹی میری کے پس کہا ابو ہریرہ نے یا الہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرفسی مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی حضرت کی پاس ایک عورۃ اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی بیٹی میری کو حال آنکہ نفع دیتا ہی مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابو عنبہ کی کنوین سی اور کتاب نسائی مین یون ہے کہ پلاتا ہی مجکو میٹہا پانی کہ باہر شہر کی دور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نی کون ہی جہگڑتا مجہسی میری لڑکیکی مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوس لڑکیکو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی مان تیری پس پکڑلی ہاتہہ اون دونونمین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتہہ اپنی مان کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** ابو ہریرہ نے جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضی صحابہ بسبب اختلاط عجمیون کے کچہہ زبان اونکی سیکہہ گئی تہی اور یہہ لڑکا بہی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی چاہی الگ رہی چاہی مان باپ کی پاس پس اوسکو حضرت نے اختیار دیا اوسنی مان کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونی پر یہہ ہے کہ انتہا دور سی پانی لاتا تہا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوی پر جانی سی منع کیا کرتی ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ع

کتاب العتق

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنی غلام کی +

ف شرط آزاد کرنیکی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبہی ہوتا ہی گناہ جیسیکہ جب ظن غالب ہو اوسکو کہ آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور قضا قی کرنیکا اور کبہی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کی اور کبہی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی لیی اور عبادۃ وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصا للہ ع +

الفصل الاول فصل پہلی عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردی کی عضو آزاد کرنیوالیکو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکیکو بدلی ستر اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کے اسلیی لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیی ذکر کیا کہ وہ جگہہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی

بعد شرک کی پس فرمایا کہ اوسکو بہی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضی عالمون نی لکہا ہی کہ اس سی سمجہا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیی کہ خصی یا ستر
کٹا ہوا نہو اور عورۃ عورۃ کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس اولی یہ ہے + ع وعن ابی ذر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل
قال ایمان باللہ وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاہا ثمنا وانفسہا عند اہلہا قلت فان لم افعل
قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانہا صدقۃ تصدق بہا علی نفسک متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتہہ اللہ کی اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین
کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کہا مینی اگر نہ کر سکون مین یعنی از راہ
عجز کی نہ از راہ کسل کے فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بناوی واسطی اوسکی کہ نہین بنانا جانتا کہا مینی پس اگر نہ کر سکون مین فرمایا چہوڑ تو لوگونکو برائی سی پس تحقیق
یہہ خصلت خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل مقبول ہے
نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہے تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجوہ کر یا مراد جہاد سی مطلق مشقت اوٹہانی ہی
کہ شامل ہے اوس جہاد کو بہی اور طاعات کو بہی یعنی نفس پر مشقت اوٹہاوی ساتہہ کرنی مامورات کی اور بچنی منہیات کی کہ اوسکو جہاد اکبر فرمایا ہی پس حاصل
جواب کا یہہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضای اوسکی جیسیکہ فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اور مدد کر کام کرنیوالی کی مراد
کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالی کی کہ نہ کافی ہو کسب اوسکا اوسکی
عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنی مین اور یا بناوی الخ یعنی کار و پیشہ کر اوسکی لیی کہ کار و پیشہ نہین کر سکتا اور چہوڑ تو الخ یعنی کسیکو برائی نہ
پہنچا کہ یہہ برائی نہ پہنچانی بہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ؎ مرا ز خیر تو امید نیست شر مرسان ٭ اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ بہی
خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی لوگون پر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ اوسکا اوسکو پہونچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہی
ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن البراء بن عازب قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال علمنی عملا یدخلنی الجنۃ قال لئن کنت اقصرت الخطبۃ لقد اعرضت المسئلۃ اعتق النسمۃ وفک
الرقبۃ قال اولیسا واحدا قال لا [illegible] تفرد بعتقہا وفک الرقبۃ ان تعین فی ثمنہا والمنحۃ الوکوف والفیء علی ذی
الرحم الظالم فان لم تطق ذلک [illegible] اسق الظمآن وامر بالمعروف وانہ عن المنکر فان لم تطق ذلک فکف
لسانک الا من خیر رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کہا سکہلائیی مجکو کوئی عمل کہ داخل کری مجکو بہشت مین یعنی ابتدا نجات پائی ہوؤنکی ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تونی بیان کرنی مین تحقیق
پہیلاؤ کیا تونی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور طلب بڑی لنبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان
تعلیم کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر جانکو یعنی بردیکو اور خلاص کر بردیکو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردیکا کیا ایک
نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہہ ہے کہ تنہا اور مستقل ہووی تو ساتہہ آزاد کرنی اوسکی کی اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہے کہ مدد کری تو اوسکی مول مین
اور دی منحہ شیر دار اور مہربانی اور احسان کرنا تیدار ظالم پر کہ تجہپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہ پس کہلا کچہہ بہوکی کو اور پلا پیاسی کو اور حکم کر ساتہہ اچہی
چیز کی اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزون سی سوا بہلائی کے نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف
فرمایا نہین الخ حاصل یہہ کہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردیکا یہہ کہ اور کی بردی کی آزاد ہونی مین

سعی کری کہ مدد کری اوسکی مول دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نی لکہدیا کہ جب تو اتنی روپے مجکو ادا کردی گا تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین
مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تاکہ اپنی مالک کو ادا کری یہہ ہے سعی کرنی اور کی بردی کے آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی
ہین تاکہ اوسکی دودہ و پشم سی منتفع ہو اور وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یؤمن
جو کوئی ایمان رکہتا ہو
باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اسصورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد بہلائی
ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کی پس چاہیے کہ کہے بہلائی یا چپ رہے
سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کی پس اسصورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ع مولانا **وعن** عمرو بن
عبسة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا لیذکر اللہ فیہ بنی لہ بیت فی الجنة ومن اعتق نفسا مسلمة
کانت فدیتہ من جہنم ومن شاب شیبة فی سبیل اللہ کانت لہ نورا یوم القیمة رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی عمرو
بن عبسہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام و نمود کیلیے بنایا جاتا ہے اوسکیلیے
محل بڑا بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمانکو ہوگا وہ نفس بدلہ اوسکا آگ دوزخ سی یعنی سبب خلاصی اوسکی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا
اللہ کے راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہے ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لیے نور دن قیامت کے یعنی نجات پاویگا
بسبب اوسکے تاریکیون اوسدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنة مین **ف** یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوة
کے مصنف نے نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنة کی اور حدیث کی کتابون مین ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** الغریف بن
الدیلمی قال اتینا واثلة بن الاسقع فقلنا حدثنا حدیثا لیس فیہ زیادة ولا نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ ومصحفہ
معلق فی بیتہ فیزید وینقص فقلنا انما اردنا حدیثا سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی صاحب لنا اوجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنہ یعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا منہ من النار رواہ ابوداود
روایت ہی غریف بیٹی دیلمی کے سی کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹی اسقع کی پاس اور کہا مینی کہ بیان کر مجہی ایک حدیث کہ نہ ہو اوسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئے واثلہ
اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی
اوسمین اور باوجود اسکے پس زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین از راہ سہو اور غلطی کے پس ہونا کمی زیادتی کا ضروری ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کے پس کہا ہمنی
سوای اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ
مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنی کی یعنی اپنے تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نے آزاد کرو اوسکی طرف سی
یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** غصہ ہوئی واثلہ الخ واثلہ رض یہہ سمجہی تہے
کہ مراد غریف کی یہہ ہے کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام مذکور کہا پس غریف نی کہا کہ مراد
ہماری یہہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکی متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جائی اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کی گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ع **وعن** سمرة بن جندب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقة الشفاعة بہا تفک الرقبة رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سمرة
بیٹی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاص کے جاوی گردن نقل کی یہہ بیہقی نی
شعب الایمان مین **ف** یعنی کسی کی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو دہاڑتا ہو اوسکو

بچا دینا اور چہڑا دینا سفارش کرکر بہترین صدقہ کا ہی ۶ **باب اعتاق العبد المشترک وشری القریب والعتق فی المرض**
باب ہے بیچ بیان آزاد کرنی غلام مشترک کے اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنیکی بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنی غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک
ہو دو آدمیونمین مثلا اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کردی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابوحنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی
جیسیکہ آدہا آزاد ہو اور آدہا غلام رہی یا نہین امام ابوحنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر
احکام کہ مذکور ہونگی آگی اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنی کی آزاد ہو جاتا ہی بغیر اسکی کہ یہہ آزاد کری لیکن اختلاف اسمین ہے کہ مراد قرابتی سی کون
ہے بیان اسکا بہی آگی آویگا اور آزاد کرنیکی بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کری تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا ۶ ح **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا لہ فی عبد وکان لہ مال یبلغ ثمن العبد
قوم العبد علیہ قیمۃ عدل فاعطی شرکاؤہ حصصہم وعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق متفق علیہ
روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالی کی مال کہ پہونچتا ہو مول
غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکیکو قیمت کیا جاوی غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کے یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دیجاوین اوسکی شریکون کو حصی
اونکی اور آزاد ہو اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصی شریکون کی مملوک ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پہیر دے شریک کا اور آزاد ہو جاویگا غلام اوسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد
ہوا آزاد ہی اور جو کچہہ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوی شریک ساتہہ آزاد کرنی حصی اپنی کی
اور استدعا نکیا جاوی غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتہہ تجزی آزادی اور بندگی کی یہہ ہے
کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیر دی یا استسعا کری شریک غلام سی یا آزاد کردی غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیرنا آتا لیکن
شریک یا استسعا کری یا آزاد کردی اور ولا دونون کی لیی ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پہیر دی شریک کا اور حالت مفلسی
مین استسعا کری شریک غلام سی اور ولا معتق کی لیی ہوتا ہی بسبب متجزی ہونی آزادی کی اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوی ساتہہ
کمانی مال کی اور حاصل کرنی قیمت کی شریک کی لیی اور بعضون نی کہا کہ خدمت کری غلام شریک کی بقدر اوس چیز کی کہ اوسکی ملک ہی اوسمین ۶ ح
وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا فی عبد اعتق کلہ ان کان لہ مال وان لم یکن لہ مال استسعی
العبد غیر مشقوق علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام
مین آزاد کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطی اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہونچی قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطی اوسکی مال سعی
کروایا جاوی غلام یعنی بیچ غیر اوس چیز کی کہ آزاد ہوئی اس حالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوی اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوی ساتہہ اوس چیز کی کہ دشوار ہو اوسپر نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صاحبین کا عمل اسی پر ہے **وعن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ لم یکن لہ مال
غیرہم فدعا بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجزاہم اثلاثا ثم اقرع بینہم فاعتق اثنین وارق اربعۃ وقال لہ قولا شدیدا رواہ
مسلم ورواہ النسائی عنہ وذکر لقد ہممت ان لا اصلی علیہ بدل وقال لہ قولا شدیدا وفی روایۃ ابی داود قال لو شہدتہ قبل
ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیی چہہ غلام اپنی وقت مرنی اپنی کی نہ تہا واسطی
اوسکی مال سوای اون غلامون کی پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حصی کیی اونکی تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکی پس آزاد

کے

کیی دو اور غلام رکہی چار اور فرمایا آزاد کرنیوالیکی حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی یہہ نسائی نی عمران سی اور ذکر کیا اس
عبارتکو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یہہ کہ نہ پڑہونمین نماز جنازہ اوسپر بجای اس عبارت کی وقال لہ قولا شدیدا اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہے کہ فرمایا
حضرت نی یعنی واسطی تہدید تنبیہ کی کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلی دفن کی تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکی مقبری مین **ف** آزاد کیی دو انچ
یعنی حکم کیا کہ دو انمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہونی حق
وارثون کی ساتہہ مال اوسکیکے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکیکی جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب نے یہہ حکم حضرت نی
اسلیی کیا کہ اکثر غلام اونکی زنگی ہوتی تہی اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت مین کہا نووی نی کہ کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہوگا ہر ایک سی تہائی حصہ اور سعی کروایا
جاوی باقی مین اور حضرت نے اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننی اس فعل اوسکی کی کہ کسواسطی سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثونکی نکی اسلیی جاری
کیا اوسکو تہائی سی بسبب شفقت و رحم کی یتیمون پر اور اس سی معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع و ظلم پر بد کہہ سکتی ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہے اذکروا موتاکم بالخیر
بیچ غیر اسصورت کے ہی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا
فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنی باپ کی احسان
کا مگر اسطرح سی کہ پاوی اوسکو غلام پس خرید کری اوسکو اور آزاد کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ باپ بمجرد خریدنی کی
آزاد نہین ہوتا جب آزاد کری تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہی اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنی کی آزاد ہوجاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری
فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کی بہی یہی معنی ہین کہا مظہر نی کہ فا فیعتقہ مین سببیہ کیلیی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنی اوسکی
کے پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنیکی اس کہنی کی کہ آزاد کیا مینی بلکہ آزاد ہوجاتا ہی ساتہہ نفس خریدنیکی ۱۲ ح ع **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ
مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَءْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ
قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا یَقُوْلُ فَبَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ
اور روایت ہے جابر سی یہہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکی پاس کچہہ مال سوا اوس غلام کی پس پہونچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون
شخص ہے کہ خریدی اوسکو مجہسی پس خریدا اوسکو نعیم بن نحام نی بدلے آٹہہ سو درہم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے پس خریدا اوسکو نعیم بن
عبد اللہ عدوی نی آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیے حضرت نے وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اوسکی پہر اگر
بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل و عیال پر پس اگر بچ رہی اہل و عیال تیری سی کچہہ پس واسطی ناتی دارون تیری کی ہی پہر اگر بچ رہی ناتی دارون تیری سی کچہہ پس اسطرح
اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کے کہ خرچ کر آگی اپنی اور دائین اپنی اور بائین اپنی یعنی لہ دی سائلونکو کہ آگی اور دائین اور بائین
تیری جمع ہون **ف** مدبر اوسی کہتی ہین کہ کوئی شخص اپنی غلام کو کہی کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک
جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کے اور امام اعظم رح فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ
بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہین جائز مالک کو نکالنا
اوسکا اپنی ملک سے مگر ساتہہ آزاد کرنیکی یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور

اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کی اور جب مالک مرجاوی تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مالک کی
تہائی مال مین سے اور اگر نہ نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض
مین تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مانند آزاد ہونی مدبر مطلق کی پس اس حدیث مین وہ یہہ تاویل کرتی ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرتؐ نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون
مین ابن نحام ہی لکہا ہی علمانی کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیی کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ فرمایا تہا حضرتؐ
نے کہ داخل ہوا مین جنت مین پس سنی مینی اوسمین نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتی ہین آواز کو + مولانا وملتقی وع **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر رواه الترمذي وابن ماجة
روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ نقل کی سمرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتی دار محرم کا یعنی بسبب خریدنیکی
یا ہبہ کے یا ارث کی پس وہ آزاد ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مثلا باپ نے بیٹی کو مول لیا کہ کسیکی ملک مین تہا یا بیٹی نی باپ کو مول لیا یا بہائی نے
بہائی کو مول لیا بمجرد مول لینی کی آزاد ہوجاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کے رکہی بوساطت رحم کی ہی اور یہہ شامل ہے بیٹی کو اور باپ کو اور
بہائیکو اور چچا کو اور بہتیجیکو اور سوا انکیکو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اوسکی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا
ہی علمانی بیچ آزاد ہونی اقربا کی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نی کہ نہین آزاد ہوتا کوئی ان مین سی بمجرد ملک مین آنیکی بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل
پکڑی ہی اونہون نے ساتہہ حدیث ابی ہریرہ کے کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور
فروع مین اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوای انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکی نی کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتہہ ملک
کے اور کہا مالک نے کہ آزاد ہوجاتی ہین بہائی بہی اور ایک روایت اونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسی مانند مذہب
شافعی کے ہی اور کہا ابوحنیفہ نی کہ آزاد ہوجاتی ہین سب ذوی الارحام محرم مولانا وح وع **وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم**
قال اذا ولدت امة الرجل منه فهي معتقة عن دبر منه او بعده رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس رضہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہوجاوی گی پیچہی مرنی اوسکی یا فرمایا بعد مرنی اوسکی کی
نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سی ہوئی بعد مرنی مالک کی وہ آزاد ہوجاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد نہین ہوتی
لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی حدیث
آیندہ مین آویگی + مولانا وح **وعن جابر قال بعنا امهات الاولاد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر فلما كان عمر**
نهانا عنه فانتهينا رواه ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بیچین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور حضرت ابوبکر صدیقؓ
کے وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رضہ منع کیا ہمکو بیچنی اونکی سی پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** لڑکونکی ماؤنسی مراد ہین لونڈیان کہ اپنی مالکون
سی بچی جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرتؐ کی عہد مین اور حضرت ابوبکر رضہ کے عہد مین اونکو بیچتی تہی تو حضرت عمر نی کیون
منع کیا جواب اسکا یہہ ہی احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرتؐ کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا اور حضرتؐ کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہونچی ہوگی پس بیچنا
اونکا دلیل نہین ہوسکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرتؐ کو معلوم ہوتا اور حضرتؐ جائز رکہتی اوسکو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ بیچنا اونکا حضرتؐ کی
زمانہ مین ہو پہلی نسخ ہونی اوسکی کی اور حضرت ابوبکر رضہ بہی بسبب کم ہونی مدت خلافت کی اور مشغول ہونی کی مہمات مین اوسپر مطلع نہوئی بعد
ازان منع کیا حضرت عمر نی اوس سی بسبب اسکی کہ پہنچی تہی اونکو تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سی ع ح + **وعن ابن عمر قال قال**

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام کی پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکی مالک کے لیی ہی مگر یہہ کہ شرط کرلی مالک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کی اذن سی جو اوسنی کسب و تجارت کی ہی اور اوسی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی اسلیی کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس ہی ملک مولی کی ہی یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام کو اوس سی بہرہ نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنی کی کہ مال ملک غلام کی ہی پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کی لیی بعد آزاد ہونیکی ح

وعن اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیا ایک حصہ غلام مین سی پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہین واسطی خدا کی کوئی شریک پس اجازت دی حضرتؐ نی آزاد ہونی اوسکی کی یعنی حکم کیا ساتہہ آزاد ہونی ساری غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کام کہ خدا کی لیی کرین اور جنس عبادت سی ہو اوسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیی پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکہنا بعض اوسکیکا مناسب نہین اور آزاد ہونی الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کی اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک معنی اسکی یہہ ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرتؐ نی ساتہہ آزاد کرنی ساری غلام کی + ح

وعن سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کے یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نی کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیری آزاد کرنی کا اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہی پس کہا مینی اگر نہ شرط کرتی تو مجہپر تو بہی نہ جدا ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جبتک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنی کی کیا حاجت ہی مین آپ حضرتؐ کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجکو اور شرط لگا دی مجہپر خدمت حضرتؐ کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** سفینہ غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا غلام آزاد تہی حضرت ام سلمہ کی کہ بیوی تہین حضرتؐ کی اونہون نی آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب تہا اونکا اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرتؐ کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتی تہی اور غزوات مین بوجہ لوگون کی اپنی پیٹہ پر اوٹہاتی تہی اسی سبب سے سفینہ لقب انکا ہوا کہ بمعنی کشتی کی ہی یعنی جیسی کشتی بوجہہ اوٹہاتی ہی ویسی ہی یہہ بہی بوجہہ اوٹہاتی تہی ایکبار یہہ ایک لشکر مین تہی کہ جنگل مین راہ بہول گئی ایک شیر پیدا ہوا اور انکی آگی آیا سفینہ نی کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی اونکی کرنی لگا اور آگی انکی ہولیا تا بمنزل اونکو پہنچا دیا ملخ ح

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جبتک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی سی ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکو لکہدی کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا جبتک ایک درہم اوسپر باقی رہیگی غلام ہے جب سب روپیا بی باق کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہین ہی کہ بحساب روپون کی کہ پہنچائی ہین بعض اوسکا آزاد ہو جاتا ہی + ح

وعن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی عورتونسی جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہاری کے اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دے سکی پس چاہیی پردہ کری اوس سے یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالک اوسکی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگرچہ مکاتب نی جبتک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہی غلام اور محرم ہی پردہ کرنا اوس سے لازم نہین لیکن اسقدر مال رکہتا ہی کہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہی تو اوس سی پردہ کرنا چاہیی از راہ تورع اور احتیاط کی اسلیی کہ جب قدرت رکہتا ہی ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خاص حضرت نے اپنی بیویون کی لیی فرمایا اسلیی کہ پردہ اونکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتون کی فرمایا اللہ تعالی نی لستن کاحد من النساء یعنی نہین تم مانند اور عورتون کی ۱۲ ع ۶ وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَى عَشَرَةِ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشَرَةِ دَنَانِيرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنی غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیی اوسنی سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیی یا کہا دس دینار نہ ادا کیی یعنی بجای دس اوقیہ کی کہا دس دینار یہہ شک راوی ہی پہر عاجز ہو گیا ادا باقی سی پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنی بعض بدل کتابت کے سی مانند عاجز ہونی اوسکی ہی کل سی پس پہونچتا ہی مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکی کا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہی مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچہہ ادا کیا اوسنی اپنی مالک کو وہ اوسکی مالک ہی کا ہی ۱۲ ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُؤْدَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوس چیز کے کہ آزاد ہوا اوس سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتہہ حصہ اوس چیز کی کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سے دیت آزاد کی اور مابقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسکو ترمذی نی ف مستحق ہو مکاتب اسکے معنی اسکی یہہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیی دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطی اوسکے موافق اوس چیز کی کہ آزاد ہوا اوس سی جیسیکہ اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مر گیا باپ اوسکا اسحال مین کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنی چہوڑا نہین سوای بیٹی مکاتب کی تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اوسکی آدہی مال کا یا آدہا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسی نی مار ڈالا تو قاتل ادا کری آدہی دیت آزاد کی اوسکی وارثون کو اور اوسکی مالک کو آدہی دیت غلام کی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کین اوسنی پانسو درہمین بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کے وارثون کی لیی دے پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکی مالک کو پچاس درہم دی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوس چیز کی کہ ادا کی بدل کتابت سی اور اسپر عمل کیا ہی نخعی نی فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونی کے معارض ہے ساتہہ دونون حدیثون صحیحہ کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اونسی معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی جبتک کہ باقی ہی اوسپر کچہہ بہی ۱۲ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری

سی ہیہ کہ اوسکی مان نی ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیرنگائی آزاد کرنی مین صبح تک پس مرگئی کہا عبدالرحمن نی پس کہا مینی قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مان کو ہیہ کہ آزاد کرونمین اوسکی طرف سی پس کہا قاسم نی کہ آئی سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مرگئی یعنی یکا یک جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو ہیہ کہ آزاد کرون مین بردہ اوسکی طرف سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان نفع کریگا نفل کی پہر مالک نی **ف** قاسم پوتی ہین حضرت ابوبکر رض کی ساتھ فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہی اونمین سی ایک ہیہ ہی ہین اور ہان نفع کریگا یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہنچیگا اتفاق ہی علما کا کہ عبادہ قالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادہ بدنی کی ثواب ہونی مین اختلاف ہی اور صحیح یہہ ہی کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ۞ **وعن یحیی بن سعید قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر فی نومہ فاعتقت عنہ عائشۃ اختہ رقابا کثیرۃ رواہ مالک** اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیی گیی عبدالرحمن بن ابی بکر وقت سوانی کی کہ سوتی تہی اوسمین یعنی تاکہ مرگئی پس آزاد کیی بہت سی بردے اونکی طرف سی حضرت عائشہ رض نی کہ بہن اونکی تہمین نقل کی یہہ مالک نی **ف** سبب بردی آزاد کرنیکا یا تو یہہ تہا کہ اوسنہ بردی آزاد کرنی تہی فرصت وصیت کی پاتی پس حضرت عائشہ رض نی اونکی طرف سی آزاد کیی اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین یکبارگی کا نقصان ہے حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردی آزاد کیی تاکہ اوس نقصان کی ہو ۞ **وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشترٰی عبدا فلم یشترط مالہ فلا شیء لہ ردہ الدارقطنی** اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتھہ ہتا پس نہین حق اوسمین مول لینی والی کا یعنی اوسکو مال جو اوسکی ساتھہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

باب الایمان والنذور

اب ہی ہیچ بیان قسمون اور نذرون کے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو لہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی مرگذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدًا جیسیکہ کہی قسم ہی مینی یہہ کام کیا ہتا یا نہ کیا ہتا یا کہا کہ زید کی مجہپہ ہزار درہم مین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہوا اور حکم اوسقسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کری اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی مرماضی پر یا حال پر اوسحال مین کہ وہ گمان کری وہ امر اسیطرح ہی جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکی مثلاً کہی واللہ کیا مینی اسطرح حال آنکہ نہ کیا ہتا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سی پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو بحال آنکہ وہ عمرو ہتا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہی منعقدہ اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی ایک کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کرنی فرائض پر یا ترک کرنی گناہونپر مثلاً کہی قسم اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا زنا کرنا چہوڑونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسیکہ قسم کہاوی کرنی گناہ پر یا ترک کرنی واجبات پر تو اوسکا توڑڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی مسلمان سی ترک ملاقات کرون گا اور مانند اسیکے اور سوا انکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصدًا قسم کہانیوالا ہو یا کہ قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کی توڑنی مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہی کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو مانند آزاد کرنی بردی ظہار کی اور کہلانی اوسکیلی یا لباس دی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسقدر جسکا کپڑا دی کہڑا نک لی اکثر بدن کو صحیح ہی ہی پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہوا کہانے اونکی سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نہ کرسکی وقت ادا کرنی کفارہ کی تو تین روزی رکہی پی درپے اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑڈالنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی ہیچ قسم کا کفر کی اگرچہ قسم کافر کی توڑی حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکی کی اور دیوانہ کی

اور سوتی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی
اللہ افعلہ یعنی واللہ افعلہ اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کے یا ساتہہ کسی نام کی نامون اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور حق وغیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کے
مگر اون نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بہی نام ہوتی ہین مانند علیم اور حکیم کی یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کی
صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے
نہ ساتہہ اوس صفت کی کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتہہ اوسکی عرفا مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہین جائز ہے
قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی
اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا
ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہی یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ
کہنا کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالی سی اور نہین ہوتا ہی انمین کافر ساتہہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہی
کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا بسبب اوسکی کافر واسطی راضی ہونے
اوسکیکے ساتہہ کفر کی اور نہین ہے قسم یہہ کہنا کہ اگر کری وہ شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا
شراب پینی والا ہی یا کہانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نی اور نہین ہے یہہ قسم سوگند
کہاؤن مین ساتہہ خدا کی یا ساتہہ طلاق بیوی کی اور جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کر لیگا اوسکو تو اوسپر کفارہ آویگا
مثلا کہا کہ یہہ روٹی مینی حرام کی اپنی پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہین واقع
ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق ہو جاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اوسپر
حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ دائین ہاتہہ مین لون اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوی ساتہہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اوسپر یعنی وہ قسم نہوئی
اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوسچیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضی علما نی کہ
اجماع کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک
شافعی اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسمین کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتہہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسکیکا جیسی کہے ان شفی اللہ
مریضی اور پائی جاوی شرط لازم ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتہہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکیکا تو اختیار رکہتا ہی چاہی
کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد کری انتہی
اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین سی دیکہی اب ایک بات بڑی فائدی کی لکہی جاتی
ہے کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو پر ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کے جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتی کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی چنانچہ
مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا نی مائۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہی اثبات
حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاوی تو فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد
اور جنس طعام پکی ہوئی سی پہونچاؤنگا مین درست نہین اسلیئی کہ نذر کرنی خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی والا نہین

صحیح

صحیح ہوتی ایک تو یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعا جنس اوسکی سی واجب ہو پس اسلیی اگر کوئی نذر کری مریض کے عیادۃ کرنیکی نذر نہین صحیح
ہوتی اسلیی کہ اوسکی جنس سے شرعا واجب نہین دوسرے یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سی ہو نہ وسیلہ عبادت دوسریکا جیسی وضو وغیرہ کہ نذر
اسکی بہی صحیح نہین ہوتے تیسری یہہ کہ فی الحال یا ثانی الحال وہ چیز واجب اوسپر نہو جیسی نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ نہو چنانچہ یہہ
شرطین فتاوی عالمگیری مین لکہی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کہانا پکا کر پہونچاونگا صحیح نہین
اسلیی کہ پہنچانا نقد و طعام کا کسی جگہہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاویگا تو فلانی ولی کی مزار کی خدام
فقرا کو کہلاونگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کی لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا
ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہی کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطی فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کی اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہی پس اسطرح نذر
کرنی باطل ہی بالاجماع اور کہانا اوس طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق مین لکہا ہی

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ
اور نذر جو مانتی ہین اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکہی جاتی ہی جیسیکہ ہو واسطی آدمی کی غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت
ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ فِیْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سَتْرَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانٌ اِنْ رَدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ
ضروری پس آوی بعضی مزارات صلحا مین پہر گردانے پردہ اوسکا اپنی سر پر اور کہی یا سید میری فلانی اگر آوی غائب میرا یا عافیت پاجاوی
مَرِیْضِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ الذَّھَبِ کَذَا وَمِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ
بیمار میرا یا روا کیجاوے حاجت میری پس واسطی تیرے سونا اسقدر ہی یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت
کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا یَکُوْنُ
اسقدر پس یہہ نذر باطل ہے بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کے جائز نہین اسلیی کہ نذر عبادۃ ہے اور عبادۃ نہین ہوتے
لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ
واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ جنکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ تعالی کی تو اعتقاد کرنا اوسکا
بِہٖ بِذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُقَالَ یَا اَللّٰہُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ
میت کے حق مین ساتہہ اسکی کفر ہے یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ کہا جاوے ای اللہ مینے نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میریکو یا پہیریگا تو غائب میریکو یا روا کریگا تو حاجت میری
اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ نَفِیْسَۃً اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوِ اشْتَرٰی
کہلاونگا مین اون فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کے ہین یا کہلاونگا اون فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کی یا امام ابی اللیث کی یا خریدونگا مین
حَصِیْرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ لِلّٰہِ
بوریے اونکی مسجدونکے لیے یا تیل وہانکی روشنی کیلیے یا درہمین دونگا اونکی مسجدونکے شعائر قائم کرنیوالونکو اور سوائے اسکی اوس چیز سے کہ ہو اوسمین نفع واسطی فقرا کی پس نذر واسطی اللہ
عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ مَحَلِّ تَصَرُّفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَانِطِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ
عز و جل کے ہے اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے مگر واسطی بیان جگہہ خرچ کرنی نذر کے واسطی مستحقون نذر کے رہنی والے ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد اوسکی مین
فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرَفُ النَّذْرِ الْفُقَرَاءُ قَدْ وُجِدَ الْمَصْرَفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ

پس جائز ہی باین اعتبار اسواسطی کہ جگہہ خرچ کرنی نذر کی فقرا ہین اور تحقیق پائی گئی جگہہ خرچ کرنیکی اور نہین جائز یہہ کہ خرچ کری یہہ واسطی تونگر غیر محتاج کے

وَلَا لِشَرِيفِ النَّسَبِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ الْأَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِي نَسَبٍ لِأَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَا لِذِي

اور نہ واسطی شریف النسب کے اسلیے کہ نہین حلال واسطی اوسکی لینا اسکا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطی صاحب نسب کے بسبب نسب اوسکیکی جبتک کہ نہو فقیر اور نہ واسطی صاحب

عِلْمٍ لِأَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْأَغْنِيَاءِ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ

علم کے بسبب علم اوسکیکے جبتک کہ نہو فقیر اور نہین ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطی اجماع کی اوپر حرام ہونے نذر کی مخلوق کیلیے اور نہین منعقد ہوتی وہ نذر

وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ وَإِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ أَخْذُهُ وَلَا أَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ

اور نہین مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اوسکی اور تحقیق وہ حرام ہے بلکہ سحت پس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسی طرح

مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَأْخُذُونَهُ عَلَى

مگر یہہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطی اوسکی عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کی مارے پس لین وہ اوسکو بر

سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَأَةِ وَأَخْذُهُ أَيْضًا مَكْرُوهٌ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَصَرْفَهُ

سبیل صدقہ نئے کے اور لینا اوسکا بہی مکروہ ہی جبتک کہ نہ قصد کری نذر ماننی والا نزدیکی حاصل کرنی طرف اللہ تعالے کے اور خرچ کرنا اوسکا

إِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَإِذَا عَلِمْتَ هَذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ إِلَى ضَرَائِحِ

طرف فقیرون کے اور قطع نظر کری نذر شیخ کیسے جب جانا تو نی یہہ کہ تو جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہمونسی اور شمع سے اور تیل وغیرہ سی اور نقل کیا جاتا ہے طرف قبرون

الْأَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصِدُوا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْأَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انْتَهَى وَكَذَا فِي النَّهْرِ وَالدُّرِّ

اولیا کی از راہ نزدیکی حاصل کرنیکی پس حرام ہے ساتھ اجماع مسلمانونکے جبتک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اونکا فقرا زندونپر اتفاق ہے علما کا اسپر تمام ہوا کلام بحر الرائق والیکا اور اسیطرح

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نی لکہا ہی وہ بہی بہت مفید ہی مع سوال کے لکہا

جاتا ہی **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتی ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہے تو کسطرح درست ہے اور بعضی

نذر بشرط برآمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتی ہین اسمین کچہہ فرق ہی یا نہین **جواب** بیچ نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام بزرگون کی دیتی ہین فرق ہی

نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کے سی اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز مین لکہا ہی النذر ایجاب علی النفس مما لیس علیہا

بالقبول اور امام رازی نی تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ اونذرتم من نذر کی فرمایا ہی النذر ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو یہہ ہی اور

تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہے اوسکی کتنی معنی ہین از انجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان

القاطع اور جب معنی دونون لفظون کے دریافت ہوی تو اب حکم شرعی ان دونون کا سنا چاہیے پس جانا چاہیے کہ نذر غیر خدا کی لیے جائز نہین اور اگر کوئی

نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا بموجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر بغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان

پس چونکہ ابہی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان ہین اور وہ بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچہہ بطریق نیاز یعنی بر وصلہ اور

تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ کہ کہانا اوس چیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری کہ بمعنی فاتحہ اور پہونچانی ثواب

اوس چیز کے اوسکو بہی یہہ نیاز جائز اور بیچ کہانی اوس چیز کی تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینی والی نیاز کی نی بزرگون مردہ کو پہونچانا ثواب صدقہ

ماکولی کا اونکو ارادہ کیا ہی تو کہانا اوس چیز کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہونچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطی عام مومنون کی ارادہ کیا ہی

تو کہانا اوسکا ہر بہوکی کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ لوگ نذر بزرگون کی از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اونسی یا اوپر برآنی

ایک

ایک کام کی معلق کر کر کرتی ہین بموجب روایات مرقومۃ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچہہ کہ نیاز اوسکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنیکی
اونسی اور نہ معلق ساتہہ کسی کام کی کرتی ہین بلکہ اول اوس چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنیکی اللہ تعالی سی دیتی ہین اور ثواب اوسکا کسی بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا
اغنیا کو درصورتیکہ نیت پہنچانی ثواب صدقہ ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور درصورتیکہ نیت اوسکی پہنچانی ثواب اباحت ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو
کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پہونچانی ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتہہ نیت نزدیکی حاصل
کرنی کے اونسی جائز نہین ہے واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیی اپنی نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتہہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون اوسکی اسلیی کہ یہہ نذر
ہے اور نذر سوائے خدا کی کسی کی لیی روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطی غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتہہ کسی کام کی ہو خواہ بدون
اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوسمین اپنی نفس پر واسطی اوس بزرگ کی نہو جائز ہی بلکہ مستحسن اور اوسکی
کہانی ہین جو تفصیل ہی اوپر ذکر کی گئی انتہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطی اللہ سبحانہ کی پس جسنی نذر کی واسطی کسی نبی کی انبیا ع
مین سی یا کسی ولی کی اولیا رض مین سی نہین لازم آتا اوسپر کچہہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین سی اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اوسکا
اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہی اور اگر کہاوین وہ بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کری اللہ تعالی
کے پہر کہاوین لوگ اور بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر قال اکثر
ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا ومقلب القلوب رواہ البخاری
روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہرنیوالی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتہہ صفات اللہ تعالی کی ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینہاکم
ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سی کہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ کی یعنی
ساتہہ نامون اور صفتون اوسکی کی یا چپ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا
اللہ تعالی کی اور کی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیی کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتی ہین اور سوا اللہ تعالی کی اور
کے قسم کہانی سی اسلیی منع کیا کہ قسم مختص ہی ساتہہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ مشابہ کیا جاوی ساتہہ اوسکی غیر اوسکا آیا
ہے ابن عباس سے کہ قسم کہاؤن مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون اوسکو بہتر ہی اس سی کہ قسم کہاؤن مین غیر اللہ کی پہر پورا کرون اوسکو اور اللہ سبحانہ
کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوی جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین سے واسطی آگاہ کرنی کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول
حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا پہلی وارد ہونی تہی کی یا بحسب عادۃ
کے بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا ہو ع و مولانا وعن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا
بالطواغی ولا بآبائکم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرۃ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاؤ بتون کی
اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا
اس سی تا کہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات وعزی کی کہ نام بتون کی
ہین پس چاہیی کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نی کہا واسطی یار اپنی کی کہ آؤ جوا کہیلین ہم تجہسی پس چاہیی کہ تصدق کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کری طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات وعزی کی کسی نو مسلم کی زبان پر از راہ
سہو کی بحسب عادۃ سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی فَاِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ پس یہہ توبہ ہوگی
غفلت سی اور دوسری یہہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر اور مرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الہ الا اللہ واسطی تجدید
ایمان کی پس یہہ توبہ معصیت سی ہوگی اور تصدق کری یعنی کچہہ اپنی مال مین سی للہ دی تا کفارہ اوس کہنیکا ہو اور بعضون نی کہا کہ للہ دی اوس
مالکو کہ ارادہ رکہتا ہی جوا کہیلنی کا ساتہہ اوسکی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوی کسیکو طرف کہیل کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال
اوسکا کہ جو کہیلی مع **وعن** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ
كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ
مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی دین پر کہ سوا اسلام کی ہی
جہوٹی پس وہ ہوتا ہی جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی دنیا
مین عذاب کیا جاویگا ساتہہ اوس چیز کی دن قیامت کی یعنی مثلا چہری سی مارا تہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین دینگی اور وہ ماریگا اپنی تئین اوس سی ہمیشہ
جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کری کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنی اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مرد مسلمان کو
ساتہہ کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیی کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کی اسباب قتل سی ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کی اور جو
شخص کہ کری دعوی جہوٹا تا کہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کسی دین پر الخ جیسیکہ کہی
اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا پیغمبر سی یا قرآن سی اور جہوٹ اسمین یہہ ہی کہ مثلا پہر کری اوس
کام کو اسلیی کہ قسم واسطی منع کرنیکی فعل سی ہوتی ہی کہ نکری پس سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکری وہ کام اور اگر کری تو جہوٹا ہوگا پس جہوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا
کہ جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرحکی قسم کہانیوالا کافر ہوجاتا ہی بمجرد قسم کہانی
کی یا بعد قسم توڑنی کی بسبب ساقط کرنی حرمت اسلام کی اور راضی ہونیکی ساتہہ کفر کی اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم
اسکا کہ ہوجاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کی اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی من ترک الصلوۃ فقد
کفر اسکی بہی یہی معنی ہوتی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا پہر اسطرحکا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی قسم
کی یا نہین پس مذہب ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہی کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی اوسکی کی اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہین
اور مالک اور شافعی نی کہا کہ یہہ قسم نہین ہی اور نہ لازم آتا ہی کفارہ اسمین لیکن کہنیوالا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو اسمین یا جہوٹا اور در المختار مین لکہا ہی کہ صحیح تر
یہہ ہی کہ اسطرحکا قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کری اوسکو ساتہہ زمانہ گذری ہوئی کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی
اعتقاد مین یہہ ہی کہ کافر ہوجاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی یا ساتہہ مباشرۃ شرط کی زمانہ آیندہ مین تو کافر ہوجاتا ہی دونون صورتون مین واسطی
راضی ہونی اوسکی کی ساتہہ کفر کی انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسیکہ کہی اگر شفا پاوی بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام اوسکی

ملک

ملک مین ہے نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہو اوسکی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق کری آزادی کو ساتہہ ملک کی کہ
کہے اگر خریدون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنی کی اور ملک مین آنی کی اور تا کہ حاصل ہو
بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہے کہ جزا مترتب نہو اوسپر بغیر قصد تکثیر کی اور یہی بات جاری ہوتی
ہی بیچ دعوی کرنی احوال اور فضائل و کمالات کی بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کی نزدیک لوگون کی جیسیکہ بعضی متشبہ اور متصنع طریقت کی کرتی ہین اعاذنا
اللہ من ذلک مع ح **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی
یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاؤنگا کسی چیز پر پہر دیکہون مین خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کہ کفارہ دون مین قسم
اپنی سی اور کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاون مین ایک کام پر کہ نہ کرون گا اوسکو حال آنکہ کرنا اوسکا
بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالون گا اور کرون گا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اوسکی آگی مذکور ہوگی ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ
اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ
خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہین کا تجہی حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنی سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکی اور اگر
دیا جاویگا سرداری بن مانگی مدد دیا جاویگا اوسپر اور جسوقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ
چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنی
سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کر سکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سی اسلیی کہ اگر تو مانگی گا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکی
اور نہین مدد کرنیکا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اس صورت مین تمام شر و فساد برپا ہونگی اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ تیری اوسپر
پس اسصورت مین درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلا کہی نماز نہین پڑہنی کا یا فلانیکو مار ڈالون گا
یا اپنی باپ سی کلام نہین کرنیکا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دی قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہو اوس سی
جیسی قسم کہاوی کہ مین اپنی بیوی سی صحبت نہین کرنیکا ایک مہینی یا مانند اسکی کی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہی اور باقی اقسام اسکی ابتدای باب
مین ذکر ہو چکی ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ پہلی دی قسم توڑنیسی اور دوسری روایت سی
سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنیکی دی اور تینون امام جائز رکہتی ہین دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنی سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہین کہ اگر کفارہ ادا کری ساتہہ روزی
کے پہلی قسم توڑنی کی نہین جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلی قسم توڑنی کی تو جائز ہی اور امام اعظم کی نزدیک پہلی قسم توڑنی سی مطلق
کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتی ہین کہ جن حدیثون مین تقدیم کفارہ کی سمجہی جاتی ہی اونمین واو مطلق جمع کیلیی ہے ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی خلاف اوسکا بہتر اوس سی تو چاہیی کہ کفارہ
دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَلِجَّ اَحَدُکُمْ

بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہاری کا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کی گناہ مین والے زیادہ ہے اوسکو نزدیک اللہ کی قسم توڑنی اور کفارہ دینی اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نے اوسپر بخل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی اگرچہ قسم توڑنی مین بھی عتاب ظاہر کے ہنگ حرمت نام خدا تعالیٰ کی ہی و بیچگمان قسم کہانیوالی کی بہلی یمین گناہ ہے لیکن بیچ اصرار قسم کی کہ لازم کری فوت ہوتی حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ ہے حاصل مضمون اس حدیث کا بہی مثل مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر ہونی بھلائی کی خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ۴ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہی اوپر چیز پر کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینی والا مثل کی یہ مسلم نے ف یعنی معتبر بیچ ہونے قسم کے نیت اوس شخص کے ہی کہ قسم دیتی تجکو اور ارادہ کرتی ہو اور معتبر نہین ہی نیت قسم کہانیوالی کی اور تورید اور تاویل اوسکی اور بر ایسی صورت مین ہے کہ قسم دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کے جیسیکہ بیچ صورت قسم دینی قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینی والا نہو تو مضائقہ نہین ہے توریہ مین خصوصاً کہ اوسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہ بہن میری ہین مارادہ ہین اسلام کی تا بہتر ہو ساتھ اوسکی اور ظالم کی سی اوسکو خلاصی کرین ۴ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والیکی نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیہ نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھہ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ نقل کی یہہ بخاری نے اور شرح السنہ مین روایت کی گئی ہی یہہ ساتھہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنہ مین کہ بیچانی ہی یہہ حدیث بعضی راویون نی حضرت عائشہ سی حضرت تک ف یعنی عادت عرب کے بہی ایسکی کلام کرنی مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی نہین یہہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کے نہین یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنی مین ارادہ قسم کا نہین کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح اونکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس سے قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کی اور ہماری نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کہاوی ایکچیز پر بگمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا نہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ۴ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاؤ تم ساتھہ باپون کی اور نہ اپنی ماردن کی اور نہ بتون کی اور نہ قسم کہاؤ مگر ساتھہ اللہ کی مگر احوال مین کہ ہو تم سچی یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آیندہ مین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کی یہہ ترمذی نے

ف یعنی قسم کہائی غیر اللہ کے احوال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی کیا شرک جلی یا خفی اسلیئے کہ اوسنی شریک کیا اوسکو ساتھہ اللہ تعالیٰ کی بیچ تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتھہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہی کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسی کے اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی کی یا اوسکی سر یا جان

کی یہہ بہی خالی گناہ سی نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلا قصد بحسب عادۃ کی مانند لاوالی کی تو شرک و گناہ نہین ۱۲ مولانا **وعن**
بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے
ف یعنی جسنی قسم کہائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنی کی طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہماری تابعین مین سی نہین ہے اسلیی کہ یہہ اہل کتاب کے عادات سی ہے
اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی نہ قسم کہاو تم نماز اور حج اور مانند انکی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اس
قسم مین سبکی نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کے تو اکثرون کی نزدیک اسمین بہی کفارہ نہین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس
قسم کے توڑنی سی اسلیی کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سے ہی سو اسطی کہ امین اسماء الہی سی ہی یا مراد امانت اللہ سی کلمہ توحید ہی ۱۲ ع ح **وعنہ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَہُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَّرْجِعَ اِلَی
الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی مین بیزار ہون
اسلام سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کے ثابت
نقل یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کوئی قسم کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین
جہوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہو گیا وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنیکی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع
مین اوسنی نہین کی تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہانی مسلمان کو نچاہیی ۱۲ مولانا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَہَدَ فِی الْیَمِیْنِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتی قسم کہانی مین فرماتی نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان ابوالقاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** نہین یعنی نہین غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابوالقاسم
کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہی کہ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونے نفس
مبارک حضرت کی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہے قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتی لا و استغفر اللہ نقل کی یہہ ابوداود
اور ابن ماجہ نی **ف** قسم کہنا اس عبارۃ کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلیی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی اگر ہو امر برخلاف اسکی چونکہ
یہہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کی ہی ۱۲ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ
عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ
جَمَاعَۃً وَقَفُوْہُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم
سی پس نہین ہے حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ ٹہیرائی ہی اونہون نے
یہہ حدیث ابن عمر پر **ف** حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کی انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر مترتب ہو
حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنی سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہی منعقد ہونی تمام عقود کی سی ہی مذہب
اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کے نزدیک کہنی انشاء اللہ منفصل کا ہی یہی حکم ہی اور حد متصل ہونیکے یہہ ہی کہ اور کلام مین مشغول نہو جب بعد

قسم کے اور کلام مین مشغول ہوا اور پہر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بہی کچہہ بیان کی ہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ لے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی الاحوص عوف بن مالک عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت ابن عم لی اتیہ اسالہ فلا یعطینی ولا یصلنی ثم یحتاج الی فیاتینی فیسالنی وقد حلفت ان لا اعطیہ ولا اصلہ فامرنی ان اتی الذی ہو خیر واکفر عن یمینی رواہ النسائی وابن ماجۃ وفی روایتہ قال قلت یا رسول اللہ یاتینی ابن عمی فاحلف ان لا اعطیہ ولا اصلہ قال کفر عن یمینک روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی مالک سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو حال چچا کی بیٹی میری کی سی آتا ہون مین اوسکی پاس اس حال مین کہ مانگتا ہون مین اوس سے یعنی کچہہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجہسی پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میرے اور آتا ہی میرے پاس اور مانگتا ہی مجہسی اور تحقیق قسم کہائی مینی یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو یعنی کچہہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطی جزا عمل اوسکی کہ آپ نہین دیتا اور مجہسی مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون بہی اور سلوک بہی کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہے کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میری کا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنی قسم کے

باب فی النذور

باب ہی بیچ بیان نذرونکے ف پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کے لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذور کے لایا ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ وابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج من البخیل متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے اور ابن عمر رض سی کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانون تم اسلیی کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سی کسی چیز کو اور سوای اسکی نہین کہ نکالا جاتا ہی بسبب نذر کے بخیل سی یعنی کچہہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سخی دیتا ہی خدا کی نام پر باختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی کہ اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ نذر مانی بالکل مکروہ ہے کہا قاضی نے کہ عادت لوگونکی یہہ ہے کہ متعلق کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونے ضرر کے پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیی کہ یہہ کام بخیلونکا ہی اسواسطی کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سی تو جلدی کرتا ہی اوسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتہہ سے کسیکو دی مگر مقابلہ مین غرض کے دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہوئے یا متعلق کرتا ہی اوس دینے کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہو جاتی ہی تقدیر کے پس نکالتی ہی بخیل سے اوس چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکی کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنی نذر کی سی یہہ ہے کہ نذر کر کے سستے نکیا کرین اوسکی ادا کرنیمین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ ساتہہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نی مقدر نہین کیا وہ نذر سی ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سی باین غرض ہے نہ مطلق نذر سی ح ع وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ کہ اطاعت کری اللہ کی پس چاہیی کہ اطاعت کری اوسکی اور جو شخص کہ نذر کری اللہ کی گناہ کرنی کی پس نہ گناہ کری اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فی ما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کی ف نہین جائز الخ یعنی اگر نذر مانی گناہ کرنیکی تو نہین جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اوسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک

ہوتا یعنی مثلاً کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مینی لازم کیا اپنی پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی ذمہ لازم نہین ہوتا بسبب صحیح ہونے
نذر کی ۔ طیبی و مولانا **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجہپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین
اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی ۔ ع و در المختار **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ
وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی
ہوئی کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی یعنی
مطلقاً اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ اپنا نقل کے یہہ
بخاری نی **ف** پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزے اسلیے کہ نذر ماننی طاعت کے لازم ہی اور رکہنا روزونکا ہمیشہ اچہا ہی اوسکی لیے کہ قدرۃ
رکہی اوسکی اور استثنا کیی جاتی ہین اس سے پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کری اون پانچ دنون کی بہی تو واجب ہے اوسپر
افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنی اونکی کی ہماری نزدیک اور حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیے حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند
قراۃ کی یعنی نماز مین اور جواب دینی سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بستری سی باہر تہا اسلیے بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا
حکم کیا ۔ ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ
يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ اَيُّهَا
الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ اور روایت ہے انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان
دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیی ہوئی اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا
جاوی یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنی اسکی سی اپنی جان پر البتہ بی پروا ہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہو جا ای بڈہی اسلیے کہ اللہ تعالی بی پروا ہی تجہسی اور تیری
نذر سی **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سی کہا ابن ملک نی کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نے
کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہین آتا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک
قول شافعی کا ہی دو قولون مین سی اور کہا مظہر نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ
کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوی اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہولی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ سوار
ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی یا نہ طاقت رکہتا ہو انتہی اور کہا علما ہماری نی کہ اگر کوئی کہی کہ مجہپر ہی پیادہ
پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ جو چاہی اور بیان موقوف اوسپر ہی اور کہی کہ مجہپر ہی پیادہ پا چلنا طرف حرم کی یا
طرف مسجد الحرام کی نہین آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہی کہ مجہپر ہی جانا طرف بیت اللہ تعالی

کی تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانی حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہی اوسپر کہ گہر سی پیادہ پا چلی اور سوار نہو یہانتک کہ کری طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانی عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوی پہر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدہی راہ سی زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہو آدہی راہ سی کم مین تو تصدق کری بقدر اوسکی بکری کی قیمت مین سے ع ح وعن ابن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت قبل ان تقضیہ فافتاہ ان یقضیہ عنہا متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نی فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ نذر کی کہ تہی اونکی مان پر اور وہ مرگئی پہلی ادا کرنی اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نی سعد کو یہہ کہ ادا کری نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علما نی بیچ نذر سعد کی مان کی بعضون نی تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تہی اور بعضون نی کہا روزہ نذر مانا تہا اور بعضون نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نی کہا صدقہ اور ظاہر تر یہہ ہی کہ تہی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پلا اوسکی طرف سی پانی اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ نہین لازم ہی وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چہوڑا نہو تو بہی لازم نہین وارثون پر ادا کرنا اوسکا ولیکن مستحب ہے اور علما ظاہر کہتی ہین بموجب اس حدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ وارث نی نذر لازم نہین کی ہی کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہو اور اس حدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ اوسکی مان نی ترکہ چہوڑا ہو اوسمین سے اوسنی ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف سی اور اس حدیث مین دلالت وجوب پر ہے نہین ع ح وعن کعب بن مالک قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک بعض مالک فہو خیر لک قلت فانی امسک سہمی الذی بخیبر متفق علیہ وہذا طرف من حدیث مطول

اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤن مین ساری مال اپنی سی اور تصدق کرون مین اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی پس تحقیق رکہتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئی تو کعب بن مالک اور مرارۃ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتہہ نہ گئی جب حضرت تشریف لائی تو خفا ہوئی اونپر اور لوگونکو منع فرما دیا کہ کوئی اونسی کلام نہ کیا کری یہہ بہت تنگ ہوئی اور دعا درازی اور توبہ جناب غفار سی کیا کرتی بعد چندی کی توبہ اونکی مقبول ہوئی اور اونکی حق مین یہہ آیۃ اوتری وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الایہ پس جب مالک نی جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سی عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین اور کامل کرنی توبہ اپنی کی لیی چاہتا ہون کہ سب مال للہ دیدون حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مال رہنی دی ظاہر یہہ ہے کہ دو تہائی مال رکہنی کو فرمایا ہو اور حضرت نی یہہ حکم اسلیی کیا کہ مبادا انکو حاجت ہو کچہہ اور صبر نکر سکین اور حضرت ابو بکر نی جو سارا مال للہ دیدیا اور حضرت نی منع نکیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی برضا مولی تہی اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیی لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسمین کہ کعب نی واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی بسبب حادث ہونی ایک امر کی + ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ الیمین رواہ ابو داود والترمذی والنسائی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی ف یہہ حدیث دلیل ہی امام اعظم رح کی کہ اونکا یہی مذہب ہی اور حجت ہی امام شافعی پر ع + وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمہ

فکفارتہ

فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سے ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہ کی خدا کی لیی مجہ پر نذر ہے اور تعین نکری اوسچیز نذر کی گئی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلاً پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی نذر گناہ میں تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی ایسی نذر کہ نہ طاقت کہی اوسکی یعنی مثلاً نذر مانی پہاڑ کی اوٹھانیکی یا پیادہ پا چلنیکی طرف بیت اللہ کے اور نہ اتنا نیکی پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت کہی اوسکی پس چاہیی کہ پورا کری اوسکو نقل کی ہیہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور موقوف کیا اوسکو بعضون نی ابن عباس سے وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَفِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ مانی ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین ہیہ کہ ذبح کری اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہکا ہی اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سے کہ کیا تھا اوسمین کوئی بت بتون جاہلیت کے سی پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نی کہ نہین فرمایا پس کیا تہا اوسمین کوئی عید عیدون کفار کے سی کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی متوجہ ہو کر طرف اوس شخص کے کہ پوری کری نذر اپنی اسلیی کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطی نذر کی کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر اوسچیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی ہیہ ابو داود **ف** کوئی عید اخر یعنی وہان کوئی میلہ اونکا ہوتا تہا کہ وہان جاکر سیر و تماشی مین مشغول ہوتی ہی ان باتونکی پوچہنی سی غرض ہیہ ہے کہ مشابہت کفار کی ساتہہ نہو وعرح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يُذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهِ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی ہیہ کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی ہیہ کہ بجاؤن مین **ف** اپکی سر پر یعنی روبرو اپکی وقت آنی اپکی کی جہاد سی فرمایا پوری کر اپنی نذر نقل کی ہیہ ابو داود اور زیادہ کیا رزین نی کہا اوسعورت نی اور نذر مانی ہی مینی ہیہ کہ ذبح کرون مین ہیہ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان مین کوئی بت جاہلیت کے بتون مین سی کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورت نی کہ نہین فرمایا گیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون اونکی سی کہا اوسنی کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کے چیز چاہیی وہ کہتی ہین کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مسلم ہی لیکن چونکہ اوسنی نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوینگی خیر و عافیت سی تو مین دف بجاونگی بجانا اوسکا جملہ طاعات سی ہوا وہ ح وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی لبابہ سی ہیہ کہ اوسنی نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سچی یہ ہی کہ چہوڑ دون مین گہر قوم اپنی کا وہ جو ہیہ پنچا مین اوسمین گناہ کو اور ہیہ الگ ہو جاؤن مین ساری مال اپنی سب کی واسطی تصدق کرنی کی فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی تجہی تہائی مال کی سنا نقل کی ہیہ رزین نی **ف** چہوڑ دون مین گہر اخ کہا ابو لبابہ نی یہ سا

حاشیہ کی عبارت

بہاگنی کی اس جگہہ سی کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اوسمین اور گناہ کرنا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کی اسلیی کہ عیال و اموال ابولبابہ کی تہی
اونکی قبضہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی محاصرہ کیا تو اونہون نی حضرت سی عرض
کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہماری پاس بہیجدیجی تا اونسی ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرت نی بحسب عرض اونکی کی ابولبابہ کو اونکی پاس
بہیجا جب اونہون نی ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورت اور چہوٹی اور بڑی اونکی ابولبابہ کی آگی روئی اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اونپر رحم آیا پہر اونہون
نے ابولبابہ سی کہا کہ ای ابولبابہ خبر دی ہمکو کہ اگر اوترینگے ہم حکم محمد پر تو کیا کرینگی وہ ساتہہ ہماری ابولبابہ نی اپنی ہاتہہ سی اشارہ کیا اپنی حلق پر یعنی
ذبح کرینگی تم کو ابولبابہ کہتی ہین کہ یہہ بات مینی کہی اور ہنوز قدم وہانسی مینی نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نی خیانت کی خدا اور رسول
خدا کی اور یہہ آیہ اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئی ابولبابہ مسجد مین اور باندہا اپنی تئین
ستون مسجد سی اور کہا کہ نہین چکہنی کا مین دانا پانی یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کری توبہ میری وقت نماز کی اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتی جب
وہ نماز پہر لیتی تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتی اونکی کہولنی کی لیی تو وہ راضی نہوتی اور کہتی کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کہولینگے
مین پہانسی نہین جانیکا پس سات دن وہ وہین بندہی رہی یہانتک کہ ماری بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑی پہر توبہ قبول کی اللہ نی اونکی
پس کہا گیا اونکو اللہ نی توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنی تئین اونہون نے کہا کہ واللہ مین اپنی تئین نہین کہولنی کا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنی دست مبارک سی پہر اونہون نے عرض کیا کہ مین پورے توبہ اپنی اسمین
دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سی نکلیاؤن تصدق کرنی کی لیی حضرت نی فرمایا تمام مال دینی کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین
جواب قوم کی گہر چہوڑ دینی کا نہ ذکر کیا گیا ظاہرا اوسکو حضرت نی روا رکہا ہو کہ وہ قسم طاعت سی تہا ع ح + **وعن** جابر بن عبد اللہ ان
رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ عز وجل ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین قال
صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذا رواہ ابو داود والدارمی اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ ایک شخص
کہڑا ہوا دن فتح مکہ کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے نذر مانی ہے واسطی اللہ عز وجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس
مین دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اس جگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیی کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونی اسکی کی سہل تر پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اوسنی حضرت سی پس
فرمایا حضرت نی نماز پڑہ اس جگہہ پہر سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرت سی پس فرمایا حضرت نی مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہانکے نماز پڑہنی
سے تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تو نی یعنی بیت المقدس مین پڑہنی کے نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی **ف** شرح السنۃ مین لکہا ہی
کہ اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سی اگر پڑہی مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہی مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر
نذر کری نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہی مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکلیاتا ہی نذر سی اور کہا علما ہماری نی کہ ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ
جو کوئی نذر کری نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ع **وعن** ابن عباس ان اخت عقبۃ
بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ وانہا لا تطیق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اختک فلترکب
ولتہد بدنۃ رواہ ابو داود والدارمی وفی روایۃ لابی داود فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتہدی ہدیا وفی
روایۃ لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلتحج راکبۃ وتکفر یمینہا
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبۃ بن عامر کی نی نذر مانی یہہ کہ حج کری پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی بی پروا ہی پیادہ چلنی بہن تیری کی سی پس چاہیی کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکی اور ذبح کری بدنہ یعنی اونٹ یا گائین
ہماری نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور بیچ ایک اور روایت ابوداود کی یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ سوار ہو اور ذبح کر ہدی اور ایک اور روایت ابوداود کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا
ساتہہ مشقت بہن تیری کی کچہہ یعنی اسطرح کی مشقت کہینچنی مین کچہہ ثواب نہین ہوتا پس چاہیی کہ حج کری سوار یعنی اگر نہ چل سکی پیادہ اور کفارہ دی اپنی قسم
کا **ف** ہدی کہتی ہین اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوی ذبح کرنی کی لیی اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہی اور اعلی اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور
حکم ساتہہ بدنی کی واسطی استحباب کے ہی کہا قاضی نی کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیلہ طاعات سی واجب ہوا ساتہہ نذر کی اور لاحق ہوا ساتہہ تمام
ایسی اعمال کی کہ نہین جائز ہی ترک اونکا مگر اوسکی لیی کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہی ساتہہ ترک اوسکی کی فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہی واجب مین کہ کیا
واجب ہوتا ہی پس کہا حضرت علی رض نی کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بحسب اس حدیث کی اور کہا بعضون نی کہ واجب آتی ہی بکری جیسی بیچ تجاوز کرنی کی
میقات سی اور حمل کیا ہی اونہون نی امر کرنیکو ساتہہ بدنہ کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہی اور کفارہ دی اپنی قسم کا یعنی
توڑنی قسم کا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد کفارہ سی کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قایم مقام ہدی کی ہی جو کہ آگی مذکور ہی تا کہ مطابق ہو جاوی یہہ اور روایتون
کے نہ کفارہ قسم کا ۱۲ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ
حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عبداللہ بن مالک سی یہہ کہ عقبہ بن عامر نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری پیادہ ننگی پانون ننگی
سر پس فرمایا حضرت نی کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپی اور سوار ہو اور چاہیی کہ روزی رکہی تین دن نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نی **ف** سر ڈہانکنی کا اسلیی حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر کا عورت کو گناہ ہی اسلیی کہ عورت کا سر اور بال اوسکی ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیی کیا
کہ عاجز تہی پیادہ چلنی سے اور مشقت اوٹہاتی تہی اوسمین اور روزی رکہی الخ یعنی وقت عاجز ہونی کی ہدی سی کہ اس سے پہلی حدیث مین کہ گذری
بدلی ہدی کی روزی رکہی یا اسلیی روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کئی قسمین جو کفارہ کی ہین انمین سی ایک یہہ بہی ہین پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سی
تو تین روزی رکہی اور تین دن یعنی پی در پی اگر ہون کفارہ قسم کا والا جسطرح چاہی ۱۲ **وعن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ
كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِيَ الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ
اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی سعید بن المسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سی تہی اونکی درمیان مین میراث یعنی اون دونونکو میراث کسی کی پہونچی تہی کہ بانٹنی
چاہیی تہی پس طلب کیا ایک بہائی نی اون دونون مین سی اپنی دوسری بہائی سی بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسری بہائی نی کہ اگر پہر طلب کریگا
تو مجہسی بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر رض نی کہ تحقیق کعبہ بے پروا ہے تیری مال سی یعنی حاجت نہین رکہتا
وہ کہ مال اپنا نذر اوسکی کری اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دی اپنی قسم کا اور بول اپنی بہائی سی یعنی اگر پہر طلب کری تجہسی بانٹنا میراث
کا جواب اوسکی سوال کا دی اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیری پر لازم کرنا
اس قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیی تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کی یعنی نہین پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنی ناتی کی اور نہ بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک اوسکا

نقل کی ہیہ بود اودنی ف رتاج کہتی ہین بڑی دروازی کو اور یہان رتاج کعبہی نفس کعبہ مراد ہی نہ دروازہ کعبہ کا مرع **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ
فِيْ طَاعَةِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہے پس جو شخص کہ نذر کری طاعت مین یعنی بیچ
بندگی اللہ کے پس ہیہ واسطی اللہ کی ہیلی سطر حکی نذر مین پورا کرنا چاہیی یعنی واجب ہے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کری گناہ مین پس ہیہ نذر واسطی شیطان کی
ہے نہ پورا کرنا چاہیی اوس نذر کو اور کفارہ دینا ہی قسم کا نقل کی ہیہ نسائی نی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ
يَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ
فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا فَقَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ
فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی محمد بن منتشر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی ہیہ کہ ذبح کری اپنی تئین اگر نجات دی اوسکو اللہ شمن کے سی پس پوچہا ابن عباس سے یعنی حکم
اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچہیہ مسروق سی پس پوچہا اوسنی پس کہا مسروق نی اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو اسلیے کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نی جان
مسلمان کو اور اگر ہی کافر جلدی کی تو نی طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر تو اوسکو واسطی مسکینون کی کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر ہی تجہسی
اور بدلا دی گئی وہ ساتہہ ایک دنبہ کی پس خبر دی اوس شخص نے یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کی پس کہا ابن عباس نے اسیطرح سی تہا میں اراده رکہتا کہ فتوی
دون تجکو نقل کی ہیہ رزین نے ف اگر نجات دی الخ اس شخص کو دشمن کے ہاتہہ مرنا شدا و فضیحت تک معلوم ہوتا تہا پس اوسنی کہا کہ خداوندا اصل
موت مجیہ سخت نہین مین اختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کے ہاتہہ مجیہ شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اوسکی ہاتہہ سی تو مارونگا مین اپنی
تئین تیری لیلی و ہیہ اوسنی نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتہہ شدا و حرام ہی و مسروق ابن اجدع کیا تابعی و بڑی علماء و فقہا سی ہی اسلام لائی تہی پہلی وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نے اس مسئلہ کی پوچہنی کو مسروق سی لیکن کہا کہ مسروق نی تحصیل علم خلفا اربعہ اور عائشہ صدیقہ سی
کیا تہا اور ہیہ مسروق بیٹا ہی اجدع کا اور دیانت اور صیانت اوصاف ابن عباس کے تہا پس اوسنی جب مسروق سی ہیہ مسئلہ پوچہا تو اونہون نی منع کیا کہ اپنی تئین ذبح
کر اسلیے کہ تو اگر اللہ کی نزدیک مسلمان ہی اور اپنی تئین مارےگا تو مارےگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنی نفس مومن کے وعید ساتہہ ہمیشہ رہنی کی دوزخ
مین وارد ہوا ہی اس آیت مین لا تقتلوا انفسکم و من قتل مومنا متعمدا الخ او اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنی تئین نامشروع
و نامعقول ہی اور ہیہ جو کہا کہ بدلہ دی گئی اسحق ساتہہ دنبہ کی تو ہیہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نی جو خواب مین دیکہا کہ
مین اپنی بیٹی کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تہا و قول مشہور اور مختار ہیہ ہی کہ وہ حضرت اسمعیل علیہ السلام تہی اور جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی کہ حضرت
اسحق کی حق مین ہیہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سی ہی واللہ اعلم گذا ذکرا الشیخ رح اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نی ہیہ کہ ذبح کری اپنی بیٹے
کو پس اوپر ہیہ ہی ذبح کرنا بکریا واسطی قصہ خلیل علیہ السلام کی اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نی اور لغو ہی نذر اگر ہو ساتہہ ذبح کرنی نفس
اپنی کی یا غلام اپنی کی اور واجب ہی امام محمد کی نزدیک بکری اور اگر نذر کری ساتہہ ذبح کرنی باپ اپنی کی یا دادا اپنی کی یا مان اپنی کی تو لغو
ہی اجماعا **کتاب القصاص** کتاب ہی ہیہ بیان قصاص کی ف قص اور قصص کے معنی مین کسی کی پیچہے چلنا چونکہ ولی مقتول پیچہا پکڑتا ہی
قاتل کا تا ماری اوسکو بدلی مین مقتول کی اسلیے اوسکو قصاص کہتی ہین اور مقاصات کی معنی مساوات کی ہی مین قصاص لینے سی برابر ہو جاتی ہین ولے

اور قاتل یا قاتل اور مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہی قاتل سی مثل اوسچیز کی کہ کیا قاتل نی مقتول سی ۔ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا مگر بسبب ایک بات کی تین مین سے ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوی نفس بدلی نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع مین مقرر ہی اور دوسری زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوی زانی بیاہا ہوا یعنی ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنی سی چہوڑ دینی والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارۃ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی بیچ ناروا ہونی کرنی خون کی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سی یا تو مارنا کسی کو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کری اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہی اور یا نکلنا دین اپنی سی یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوی اوسکو بہی قتل کرنا روا ہی اور چہوڑ دینی والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چہوڑ دی جماعت مسلمانونکی اور الگ ہو جاوے اونسی بسبب مرتد ہونیکی کہ وہ چہوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول کی یا فعل کی یا اعتقاد کی تو واجب ہے قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کری اور اوسکو مسلمان کہنا مجازاً ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورۃ مرتد ہو جاوی تو اوسکو نہ قتل کرین ۔ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنی سی جب تک کہ نہین پہنچتا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی جبتک کسیکا خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی مین بیچ وسعت کے ہی اور جب اسنی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اونکی زمرہ مین کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالی کی سی ۔ ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کی حکم کرنا خونون مین ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بندون کی حقوق مین جو حکم کیا جاوی گا تو اول حکم در مقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کی حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول در مقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول در مقدمہ خون کی حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ۔ ع عبد وعن المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اہویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی یہہ کہ اوسنی کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سی پس لڑین ہم آپسمین پس ماری کافر ایک ہاتہہ پر میری دونون ہاتونمین سی تلوار اور کاٹ ڈالی اوس ہاتہہ کو پہر پناہ پکڑی کافر مجہسی ساتہہ ایک درخت کے اور کہی مسلمان ہوا مین واسطی اللہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جب قصد کیا مینی کہ قتل کرونمین اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالونمین اوسکو بعد کہنی کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نی یا رسول اللہ تحقیق اوسنی کاٹ ڈالا ہی

ایک ہاتھ میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قتل کرا وسکو پس اگر قتل کریگا تو اوسکو پس بحق و وبیچ مرتبہ تیری کی ہی پہلی اوسکی کو قتل کرنیو
اوسکو اور تحقیق تو ہو ویگا بیچ مرتبہ اوسکیکی پہلی کہنی کلی اوسکیکی کہ کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم ہتا پہلی مارنے اوسکی کی
آپ ہو گیا معصوم الدم بسبب اسلام لانی کی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنی اوسکی کی جیسا وہ ہتا پہلی کہنی کی یعنی پہلی کہنی کلمہ کی اوسکا مارڈالنا
درست ہتا بسبب کفر کی اور اب تیرا مارڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنی اوسکی کی ۔ مولانا **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعُنُهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ وَقَتَلْتُهٗ
فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ
ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت سے اسامہ بن زیدی کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگون جہینہ کی یعنی اونیکی لیی ونسی اور جہینہ نام ہی ایک قبیلہ
کا پس آیا مین ایک شخص کے پاس اوسپر ارادہ کیا مینی یہہ کہ مارونمین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنی لا الہ الا اللہ اور مارا مینی اوسکو نیزہ پس مارڈالا مینی اوسکو پھر آیا
مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی مینی آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نی اوسکو حالانکہ کہتا تھا اوسنی کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینی یا رسول اللہ سوا اسکی
نہین کر کیا اوسنی تہیہ بچاؤ کی قتل سی فرمایا پس کیون نہ چیرا تو نی دل اوسکا تا معلوم کرتا کہ کہا ہی یا نہین کہا ہی اور یہہ روایت جندب بن عبداللہ بجلی کی
یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیویگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جبکہ روتا ہوا دن قیامت کے کہنی اوسکی
طرف سی فرمایا حضرت نی یہہ کہی بار یعنی واسطی خوف دلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کیون نہ چیرا تو نی دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تو نی حال دل اوسکیکا
تا جانتا کہ اوسنی بسبب ایمان جان اپنی کی کہا ہی یا بطریق اخلاص صدق کی اور یہہ چیز نا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہ ہتا پس چاہیے
ہتا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونیکا دیتا اور آسامہ نی گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نی بیان فرمایا کہ تمکو
خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطا اجتہادی مین معذور ہوتا ہی سی اسلیی اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیی ہوئی کہ لازم ہتا اونکو
توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ۔ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا
لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ قتل کریگا عہد والیکو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی سی چالیس برس کی راہ سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عہد والی سی مراد ہی وہ
کافر کہ عہد کیا ہو ساتھہ امام کی اوپر ترک کرنی لڑائی کی ذمی یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سی اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہی اور ایک روایت مین
سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بسبب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہی بعضونکو ہزار برس کے مسافت
سی آویگی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کے مسافت سی وغیر ذلک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب سے طول مسافت سے نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانی بو
بہشت کے سی یہہ ہی کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کے پاوینگی یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نی کہا کہ مراد اس
سی تغلیظ و تہدید ہی ۔ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ
فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ سَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسّٰاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا
اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے کہ گرایا اپنی تئین پہاڑ سی اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اوسکی پس وہ بیچ
آگ دوزخ کی ہی گرتا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنی پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی
آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنی مار ڈالی جان اپنی ساتہہ تیز چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی پس تیز چیز اوسکی اوسکی ہاتہہ مین ہوویگی ہونگی گا
اوسکو اپنی پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا تاکید مین لفظ
خالدا کی اور حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنی تئین کسی چیز سی مار ڈالیگا وہ اوسچیز سی عذاب دیا جاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہی کہ جو حلال جان کر ان چیزونکو کرینگی وہ ہمیشہ
دوزخ مین رہین گی یا مراد ہمیشہ رہنی سی رہنا ہی مدۃ دراز تک ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ
يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ گلا
گہونٹی اپنا اور مار ڈالی اپنی تئین گلا گہونٹی گا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ ماری اپنی تئین نیزہ ماریگا اپنی تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نے **وعن**
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا
فَجَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن
عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی ایک شخص اوسکی لگا تہا زخم پس بے صبری کی اوسنی اور لی ایک چہری
اور کاٹ ڈالا ساتہہ چہری کی اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہنبا خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نی جلدی کی مجہسی بندی میری نی ساتہہ ہلاک کرنی
نفس اپنی کی پس حرام کی مینی اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنی ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنی اسلیی حرام ہوا داخل
ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکہی سزا اپنی کردار بد کی اور قتل نفس شرع مین
حرام ہی اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف
کری اور اپنی کو ہلاک کری ۱۲ ع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ طُفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ
اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ
مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ
اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ تُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نی طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سی پس مریض ہوا وہ شخص اور بی
صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکان کی جوڑ اپنی انگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتون اوسکی سی یہانتک کہ مر گیا پس
دیکہا اوسکو طفیل بن عمرو نی اپنی خواب مین اس حالت مین کہ ہیئت اوسکی اچہی ہی اور دیکہا اوسکو اس حال مین کہ ڈہانکی ہوئی ہی دونون ہاتہہ اپنی پس کہا طفیل نی اوسکو
کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیری رب تیری نی پس کہا اوسنی کہ بخشدیا مجکو رب میری نی بسبب ہجرت کرنی میری کی طرف نبی اوسکی کی رحمت ہو جیو اللہ کے
اونپر اور سلام پہر کہا طفیل نے کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجکو ڈہانکی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطی میری یعنی اللہ تعالی نی
فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگی ہم تجہسی اوسچیز کو کہ خراب کی تو نی پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکی کو بخشدی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ

بہ برکت ہجرت کرنی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تہی رحمت و مغفرت الہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا تہا
بسبب استغفار حضرتؐ کی اور صحیح حدیثون سی ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرتؐ کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرتؐ کی مانند زیارت کرنی اونکی
کے ہی حالت زندگی مین پس حاصل ہوتی اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیی اور یہہ بہی احدیث سی معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنی
کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی **وعن** أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ أَنْتُمْ
يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَأَنَا وَاللهِ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِنْ أَحَبُّوا قَتَلُوا
وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّحِيحَيْنِ
عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ وَقَالَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَعْنِي بِمَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرمایا ہیر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور مین قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہون اوسکا جو شخص قتل کری پیچی
اوسکی کیسکو پس وارث اوسکی مختارین درمیان دو امرون کی اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالی کو اور اگر چاہین ہر لین اوس سی خون بہا نقل کی ہیہ
ترمذی اور شافعی نی اور شرح السنہ مین ساتہہ سند شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنہ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہین ہی بخاری
اور مسلم مین ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری و مسلم نی احدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتہہ معنی اسکی **ف** یعنی صحیحین مین معنی احدیث
کے ہین اور الفاظ اسکی اصلا نہین شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لاتا ہی اور صحیحین مین ہی نہین چنانچہ
خود بغوی نی کہا ہی کہ یہہ صحیحین مین نہین اور ابتدا احدیث مین جو فرمایا کہ ہیر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تمتہ ہی خطبہ کا کہ پڑہا حضرتؐ نی روز فتح مکہ کی اور ابتدا
اوسکی مذکور ہی ہیر باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تہا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سی بدلے مین اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تہا
پس راکہا حضرتؐ نی خون بہا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان فی ونو قتیلون کی جیسکہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان کیا حضرتؐ نی
قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کری ایسا احدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اختیار قتیل کی وارثون کو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین
اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ و مالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتہہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا ہی ایک قول ایسا
ہے دلیل اونکی ترمذی کی دلیل احدیث کی یہہ ہے کہ وارث قتیل کے اختیار رکہتی ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دی جاوی دیت اونکو ۴ ح **وعن**
أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا
فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّهُ رَضَّ رَأْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ یہہ ایک یہودی نی محلہ اسراکے کی کہ درمیان
دو پتہروں کی یعنی ایک پتہر سر کی نیچی رکہا اور ایک پتہر سی مارا پس کہا گیا لڑکی سی کہ کس نی کیا ساتہہ تیری یہہ کیا فلانی کیا فلانی یعنی جن جن پر گمان تہا اونکا نام لیا
یہان تک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتہہ اپنی کی ہان سنی کیا یہ پہر حاضر کیا گیا یہودی کو پس اقرار کیا اوسنی کہ مینی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ یکبلی پتہر یہودی کے پس کچلا گیا سر اوسکا ساتہہ پتہروں کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ساتہہ پتہروں کے ظاہر ہوتا ہی کہ درمیان دو پتہروں کی سر کچلا ہوا
مانند اوس لڑکی کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ قتل کیا جاوی بدلے عورت کی جیسکہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلے مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اسپر کہ
قتل کرنا ساتہہ پتہر پہاری کی کہ حاصل ہو ساتہہ اوسکی قتل غالبا موجب ہی قصاص کا اور یہہ قول ہی اکثر اہل علم کا اور تینون امامونکا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
قصاص نہین آتا اوسمین اور دلیل اونکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تہا ۴ ح **وعنه**
قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ

فقال

فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پہوپی ہین انس بن مالک کی دانت ایک لڑکی کی انصار مین سی پس آئی قرابتی اوس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم فرمایا حضرت نی ساتہہ بدلی کی کہ ربیع کی بہی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کی نی یون نہین قسم ہی خدا کی نہ توڑی جاوینگی دانت اوسکی ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مالک کی باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹی تہی نضر کی پس یہہ دونون بہائی ہوئی ربیع کے اور انس بن نضر نی جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نی از راہ رد اور انکار کرنی حکم حضرت کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ از راہ توقع اور امید کی فضل اللہ تعالی سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیون کو اور ڈال دیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کرینگی قصاص اُسی چنانچہ اسی لیی حضرت نی کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جیسیکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تا والسن بالسن اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہی کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوسپر بسبب تعریف کرنی کی اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سے ۔ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت علی رض سی کہ کیا ہی تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کی پس کہا حضرت علی نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہی مگر سمجہہ کہ دیا جاتا ہی کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئی فرمایا حضرت علی نی کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہٹانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی یعنی سوا ذمی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مگر سمجہہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجہہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجہہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیر ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کے رکہی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بہی بہت احکام تہی لیکن یہان بیان اونکا نہین کیا اسلیی کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا مناسب اسکی ہی بسبب ہونی اوسکی قریب قتل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اور اکثر علماء کا یہہ ہی کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ نی اسلیی کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص اپنی اہل بیت کو خصوصاً حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین ذکر کی وہ غیر اونکی سی یا اسلیی پوچہا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی بزرگ

علم اور تحقیق کسی مین نہین پائی جاتی تہی پس قسم کہائی حضرت علی رضی نی کہ یہہ بات نہین ہی یعنی حضرت نی نہین خاص کیا ہی مجکو ساتہہ تبلیغ وارشاد کی سوای
اور لوگون کی میری پاس نہین ہی سوا قرآن کی اور اس کاغذ لکہی ہوئی کی اور واقع ہوا ہی تفاوت سمجہ کی جہت سی اور بسبب استعداد و استنباط کی
پس جو کوئی دیا گیا سمجہہ اور ادراک اور سوجہہ معانی قرآن مین کہولی گئی اوسپر ابواب علوم کی ۱۲ ع ح وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ
ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی نہ ماری جاوے کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم مین **الفصل الثانی**
فصل دوسرے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْأَصَحُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کی قتل کرنی مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور موقوف بیان کیا ہی
اسکو بعضے راویون نی اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی براء بن عازب سی یعنی نہ عبد اللہ سی **ف** اللہ تعالی نی زمین آسمان وغیرہ
دنیا کی چیزین مسلمانون کی لیی پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزون کو دیکہکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنی قتل کیا مسلمان
کو کہ دنیا اوسکی لیی پیدا ہوئی ہی اوسنی گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہی اس آیت مین من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض
فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنی قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگونکو ۱۲ ع **وعن** أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر تحقیق آسمان
والے اور زمین والے شریک ہون بیچ خون کرنی ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اولٹا ڈالیگا اونکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہی **ف** بعض شارحین نے لکہا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی و کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہی کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نی
لکہا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازمی اور متعدی دونون طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت
کرنی خطا کی سی طرف راویون ثقہ اور عادلون کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر مین لکبہم اللہ عز وجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ
تَشْخُبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کی اسحال مین کہ پیشانی قاتل کے اور سر اوسکا مقتول کے ہاتہہ مین ہوگا اور
رگین اوسکی بہتی ہونگی خون سی کہیگا ای پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نی پس فریاد رسی کر میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کی
نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ کنایہ ہی اس سی کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی بیچ راضی کردینی اللہ تعالی کی اوسکو ساتہہ
عدل اپنی کی ۱۲ ع **وعن** أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ
بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ
اور روایت ہی ابی امامہ بیٹی سہل بن حنیف کی سی یہہ کہ عثمان بن عفان رض چڑہی مکان بلند پر دن دار کی اور کہا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال ہوتی ہی خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کی تین باتون مین سی زنا کرنا پیچہی نکاح کرنی
کی یا کفر کرنا پیچہی اسلام کی یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلی اوسکی مین پس قسم ہی خدا کی نہین زنا کیا مینی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین
جب سے کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ قتل کیا مینی کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نی قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتی ہو تم مجکو
نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور واسطی دارمی کی ہین لفظ حدیث کی **ف** دن دار کی دار کہتی ہین گہر کو یعنی جن دنون مین کہ بلوائیون
نے حضرت عثمان رض کو گہیرا اونکی گہر مین اون دنون کو کہتی ہین یوم الدار پس اونہین دنون مین حضرت عثمان نی اوپر گہر کی چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا
الخ یعنی زنا کری محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اوسکو کہتی ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کری عورۃ سی ساتہہ نکاح صحیح کی اور لفظ حدیث کی
یعنی لا یحل دم امرء مسلم الخ ہین نہ قصہ عثمان رض کا یعنی اشرف یوم الدار الخ مولانا وح **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کی ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون اوسکی جبتک کہ نہ پہونچی
خون حرام کو پس جب پہونچا خون حرام کو تہک جاتا ہے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنی بہلائیونکی اور جلدی کرنیکی طرف
بہلائیون کے جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنی بہلائیون کی بسبب شومی اس گناہ کے پس قتل کرنیکی خاصیت
ہی کہ دل سیاہ ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سی محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہونکا یہی ہی لیکن یہہ اشد ہی بنسبت اور گناہون کی ۱۲ ع ح **وعنہ**
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سی
یہہ کہ بخشدی اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مری مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کری کسی مسلمان کو جان کر نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ نسائی نی معاویہ
سی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہین بخشا جاتا مانند شرک کی لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہہ ہی کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا
بعد عذاب شدید ہونی کی مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیۃ ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سی جو نہ بخشا جانا
اوسکا سمجہا جاتا ہی یہہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کری مومن کو حلال جانکر تو نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کی یہہ معنی ہین کہ قصد کری قتل
کرنی مومن کا بسبب ہونی اوسکی کی مومن ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی
الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون
مین اور نہ قصاص لیا جاوی بدلی اولاد کی باپ سی یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور
مانند انکی کی مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بہی مسجدون مین نہ لیا جاوی اسلیے کہ مسجدین نہین ہین مگر واسطی
نماز فرض اور توابع اوسکی کی کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوی الخ اتفاق ہی امامونکا اسپر کہ بیٹا اگر مان کو
یا باپ کو مار ڈالی تو اوسکو قتل کیجیی اور اسمین اختلاف ہی کہ باپ بیٹی کو مار ڈالی امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتی ہین کہ باپ قتل کیا جاوی
اور امام مالک کہتی ہین کہ اگر ذبح کری باپ بیٹی کو تو قتل کیا جاوی اور اگر تلوار سی مار ڈالی تو نہ قتل کیا جاوی اور مان مانند باپ کی ہی اور دادا اور دادی
اور نانی مانند باپ کے ہین ۱۲ ح ع **وعن** اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ مَعَکَ
قَالَ ابْنِیْ اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ فِیْ اَوَّلِہٖ قَالَ دَخَلْتُ

مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى الَّذِي يُظْهِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي أُعَالِجُ الَّذِي يُظْهِرُكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ فَقَالَ أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيبُ　اور روایت ہی ابی رمثہ کی کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی باپ کی ساتھ پس فرمایا کون ہی یہہ تیری ساتھ پس کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکی فرمایا خبردار رہ کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجھپر اور اور نہ گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین بیچ اول اسحدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نی کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس دیکھی میری باپ نی مہر نبوت کو پشت پر تبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا باپ میری نی کہ مجھہ کو دوا دو مجھکو علاج کرو نمیا وہ بیچارہ کا کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نی کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے

ف گواہ رہو ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہ کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنی سی یہہ تھا کہ اگر مجھسی کچھہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہو جاوی تو مواخذہ اسکی کیا جاوی بحسب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسری سی ہوتا اسی سبب سے حضرت نی فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجھپر اخ یعنی اگر تیری بیٹی نی کچھہ گناہ کی بات کی تو تجھکو پکڑا دجھی پرسش نہین ہوگی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سی بجھی نی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم تھی کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سی ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی آومین طبیب ون ایخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب الٰہی کا تھا حضرت کو جہالت اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی دہرپانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنی مین اور نگاہ رکھتا ہی اوسکو اوچیز سی کہ ظاہر مضر کری اوسکو کہ نہ شفا دیتا ہی تو اوسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دی سکتا سوا اللہ واحد کی کہ موصوف ہی ساتھہ بقای

مولانا ملا علی قاری

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الِابْنَ مِنْ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ　اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ قتل کی اپنی باپ سی اور نہین قتل کی اپنی باپ سی اور نہین قتل کی اپنی دادا سی اور نہین قتل کی سراقہ بن مالک سی کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس قصاص لیتی ہی باپ کا بیٹی اوسکی سی اور نہ قصاص لیتی ہی بیٹی کا باپ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو

ف یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹی کو اوسکی قصاص مین مار ڈالتی اور باپ بیٹی کو مارے قصاص نہ لیتی بلکہ خون مالیتی الخ

وعن الحسن عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَمَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ　اور روایت ہی حسن بصری کی نقل کی حمد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص قتل کری اپنی غلام کو قتل کرینگی ہم اوسکو اور جو شخص کاٹی اعضا یعنی ناک کان یا ہمہ بالون وغیرہ تو اعضا کاٹینگی ہم اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین جو کوئی خوجہ کری اپنی غلام کو خوجہ کرینگی ہم اوسکو

ف جو شخص قتل کری اپنی غلام کو اسکہ یہہ بطریق زجر و تشدید کی فرمایا تا باز آوین لوگ اپنی غلام کی مار ڈالنی سی جیسا کہ جو کوئی یا بچون یا بچون والی کی حق مین حضرت نی فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ نا راحضرت نے اوسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس لعبد پس کہا کہ اور حدیث مین وہ غلام آزاد کیا اوسکو غلام باعتبار حال کے کہا اور جنبون نے کہا کہ یہہ منسوخ ہے اس سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا اسمین یہہ ہی کہ آزاد قتل کیا جاوی سبب قتل کرنی غلام خیر کی یا اپنی غلام کی اور تینون امام کہتی ہین کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے غلام کی اگرچہ ہو غلام وغیرہ بسبب قول اللہ تعالی الحر بالحر الآیۃ اور صحیحین اور بیضاوی نی کہی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوی بدلی غلام کی اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹی اعضا اسکی شرح السنہ مین کہا ہی کہ کسی مین سب حال طرف اسکی کہ اعضا آزاد کی نہ کاٹی جاوین بدلی اعضا غلام کی پس ثابت ہوا

اس اتفاق سی کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہی یا منسوخ ہی ۱۲ ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُونَ حِقَّةً وَثَلٰثُونَ جِذْعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری جان بوجہہ کر حوالہ کیا جاوی طرف وارثون مقتول کی پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہے تیس اونٹنیان کہ چوتہی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطی اونکی ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سی کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کی ہین پچیس بنت مخاض (یکسالہ) پچیس بنت لبون (دوسالہ) پچیس حقہ (سہ سالہ) پچیس جذعہ (چہار سالہ) اور دلیل اونکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ سو اونٹون چار قسم کی اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کی دیت مین ۱۲ ح **وعن** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص اپنی مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتہہ ذمہ اور عہد اونکی کی ادنی اونکا اور رد کرتا ہی اونپر جو بہت دور ہو اونسی اور مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکہنی اور اختلاف نکرنی مین اوپر اون لوگون کی کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر یعنی جیسیکہ بیچ اجزا ایک ہاتہہ کی خلاف اور جدائی نہین ہی ہلنی مین اور پکڑنی مین ایسا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسری کی مدد کرتا رہی وقت مقابلہ کی کفار سی خبردار ہو کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی اور نہ مارا جاوی عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نی ابن عباس سے **ف** مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچہہ فرق نہین درمیان رزالی اور اشراف کی اور چہوٹی اور بڑی کی اور عالم اور جاہل کی اور مرد اور عورت کے ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کی لینی دینی مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہی کو مار ڈالی جلاہی کی بدلے سید کو مار ڈالی اسیطرح باقیون کو سمجہہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوسوقت مین اگر اشراف رزالیکو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلی چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سی کہ کم رویت ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نی مانند عورت یا غلام کی کسی کافر کو امن دیا تو چاہیی کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کی ملک سی جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سی توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کی ملک مین اور امام بہیجی ایک فوج اوس لشکر مین سی کسی طرف پہر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہے بلکہ ساری لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنی کی یعنی جبتک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ ماری پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہے پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کری تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مراد کافر سی حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کی نزدیک حربی کی بدلی مسلمان کو نہ ماری اور ذمی کی بدلی ماری اور امام شافعی کے نزدیک مسلمان بدلی کسی کافر کی نہ مارا جاوے نہ حربی کی بدلی نہ ذمی کی بدلی ۱۲ مولانا من الشروح ۱۲ **وعن** أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلٰثٍ

فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ بَیْنَ اَنْ یَقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِیْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتہہ خون کی یعنی قتل نفس کے یا زخم کی یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوی یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوی پس وہ یعنی وارث مختار ہی درمیان ایک کے تین چیزون مین سے پس اگر چاہی چوتہی چیز یعنی تین سی زائد پس پکڑ ہاتہہ اوسکا یعنی منع کرو اوس سی بیان اون تین چیزونکا یہہ ہی بدلہ لی یا معاف کری یا لیوی دیت پس اگر لی اون چیزون مین سے کوئی چیز پہر زیادتی کی پیچہی اوسکی یعنی مثلا معاف کیا بعد ازان طلب کے دیت یا قصاص پس واسطی اوسکی ہی آگ ہمیشہ رہنی والا ہوگا اوسمین ہمیشہ رکہا گیا کبہی نہین نکلنی کا نقل کی یہہ دارمی نے **ف** تاکید بعد تاکید کی واسطی زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنی کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کے ہو چکا ۱۲ **وعن** طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ فِیْ رَمْیٍ یَکُوْنُ بَیْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّیَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی طاؤس سی نقل کی ابن عباس سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی بیچ اندہا دہند کی یعنی اسحالمین کہ مشتبہ ہوا مر اوسکا اور معلوم نہو قاتل اور نہ حال قاتل کا بیچ پتہراو کی کہ ہووی درمیان اونکی ساتہہ پتہرونکی یا مارا جاوی ساتہہ مارنی کوڑونکی یا ساتہہ مارنی لکڑیون کی پس یہہ قتل بیچ حکم قتل خطا کی ہی یعنی نہ گناہ ہونی مین اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجہہ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاویگا اوس سی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** ساتہہ پتہرون کی یعنی آپسمین لڑتی تہی اور پتہر مارتی تہی ناگاہ ایک پتہر کسی کی جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتہہ پتہر کی مارا گیا بلکہ قید لگانی پتہر کی بہی اتفاقی ہی اور مراد یہہ ہی کہ قتل ساتہہ مثقل کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کے ہی اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتی ہین اسلیے کہ قتل کرنا ساتہہ غیر تیز چیز کی اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا شبہ عمد ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا وہ جملہ عمد سی ہی پس پتہر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابو حنیفہ کی مطلق ہین یعنی ہلکی ہون یا بہاری اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی محمول ہین ہلکی پر حاصل یہہ کہ بیچ قتل کے ساتہہ مثقل کے امام ابو حنیفہ کی نزدیک قصاص نہین اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک یہہ تفصیل ہے کہ جو ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہوا الخ یعنی مقتول کی وارثونکو قصاص لینی دی تو اوسپر لعنت ہے الخ یہہ اور ما بعد اسکی جو جملہ ہی مراد اسی زجر شدید اور تہدید و وعید ہے ۱۲ ح ع **ف** قتل کے پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہہ ہے کہ ماری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اعضا کو خواہ وہ قسم ہتیار سی ہو یا تیز چیز ہو قسم پتہر یا لکڑی یا کہپانچ یا شعلہ آگ سی اور صاحبین کی نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ماری ایسی چیز سی کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سے غالبا اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص فقط مگر یہہ کہ عفو کیا جاوی یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی اسمین اور شبہ عمد یہہ ہے کہ ماری قصدا ساتہہ غیر چیزون ذکر کی گئین کے اور اس قتل سی بہی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی قصاص اور اسمین بہی جان مارنی سی کم مین قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہی وہ یہہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کر یا حربی گمان کر کر اور تہا وہ مسلمان اور دوسرے خطا فعل مین ہوتی ہی وہ یہہ ہی کہ تیر مارتا تہا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کی اور جاری مجری خطا کے یہہ ہی کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اون دونون مین کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہی باعتبار ترک عزیمت کے اور قتل بسبب یہہ ہے کہ ایک شخص نے

کنوا

کنوا کہودا یا رکہا ایک پتہر غیر کی ملک مین بغیر اذن اوسکیکی اور اوس سی ہلاک ہوگیا کوئی آدمی یعنی کنوی مین گر کر مرگیا یا ٹہوکر لگی اوس پتہر کی اور مرگیا پس اس سی دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث سی مقتول کے اور پانچوین قسم قتل کیسی محروم نہین ہوتا ملتقی وہدایہ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذ الدیۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چہوڑونگا مین اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سی کہ قتل کری پیچہی لینی دیت کے نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب بشیء فی جسدہ فتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجۃ وحط عنہ خطیئۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچہہ بیچ بدن اپنی کی پہر معاف کیا زخمی کرنیوالی سی یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الہی پر مگر کہ بلند کرتا ہی اوسکا اللہ بسبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قتل نفرا خمسۃ او سبعۃ برجل واحد قتلوہ قتل غیلۃ وقال عمر او تمالأ علیہ اہل صنعاء لقتلتہم جمیعا رواہ مالک وروی البخاری روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تہی یا سات تہی بدلے قتل کرنی ایک شخص کے کہ قتل کیا تہا سب نے اوسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا حضرت عمر نی اگر حملہ کرتی اوسپر اور مدد کرتی صنعاء والی تو البتہ قتل کرتا مین اون سبکو نقل کی یہہ مالک نی اور نقل کی بخاری نی ابن عمر سی مانند اسکی **ف** صنعاء نام ایک شہر کا ہی شہرون مین کے سی اور خاص صنعاء کو اسلیے ذکر کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالی وہان کے رہنی والے تہی یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنی مین کئی آدمی شریک ہون تو سبکو قتل کرنا چاہیی ح **وعن** جندب قال حدثنی فلان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بقاتلہ یوم القیمۃ فیقول سل ہذا فیما قتلنی فیقول قتلتہ علی ملک فلان قال جندب فاتقہا رواہ النسائی اور روایت ہی جندب سی کہ کہا حدیث کی مجکو فلانی نی یعنی ایک صحابی نی کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بہول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنی قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سی کہ پوچہہ اس سے کہ کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینی اسکو فلانی شخص کے سلطنت مین کہا جندب نی کہ پس بچ تو اسی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** قتل کیا مینی اسکو الخ اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنی پوچہا تہا سبب قتل کا جواب یہہ کہ مراد اس قول سی کہ فلانیکی سلطنت مین قتل کیا یہہ ہی کہ فلانی بادشاہ کی عہد مین بسبب مدد اوسکیکی مینی اسکو قتل کیا یہہ معنی اس صورت مین ہونگی کہ ہو لفظ ملک کا ساتہہ پیش میم کی روایت مین اور اگر ساتہہ زیر میم کے ہے تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینی اسکو بیچ جہگڑی کی کہ درمیان میرے اور درمیان اوسکی تہا اوپر ملک فلانی شخص کے کہ زید ہی مثلا اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بچ تو اس سی یعنی قتل کرنی سی یا پرہیز کر مدد کرنی سی یا جہگڑنی سی کہ باعث ہی قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا تہا ایک بادشاہ کو تا کہ مدد نکری کسی ظالم کی ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعان علی قتل مؤمن شطر کلمۃ لقی اللہ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مدد کری اوپر قتل کرنی مومن کے ساتہہ آدہی کلمہ کے یعنی مثلا اقتل پورا نہ کہا اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اس حال مین کہ لکہا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکیکی یہہ ناامید ہے اللہ کے رحمت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ناامید ہے الخ یہہ کنایہ ہی کفر سی بموجب قول اللہ تعالی کی لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی اسکی یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کی روبرو ساتہہ اس نشانی مذکورہ کے اور یہہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہے حلال جاننی پر ع **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امسک الرجل الرجل وقتلہ الآخر یقتل الذی قتل ویحبس الذی امسک رواہ الدار قطنی

اور روایت ہی ابن عمر رضہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پکڑی کوئی شخص کسیکو اور قتل کری اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی قتل کیا اور قید کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** جیسی اگر پکڑی ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کری اوس سی دوسرا تو حد نہین ہی پکڑنیوالی پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنیوالی پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کی اور مقدار قید کی موقوف ہی رای حاکم پر جسقدر مناسب جانی قید رکہی پس بعض شارحین نے تو یہہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا چاہیی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مدد کرنی کی قتل پر بحسب اور احادیث کی قصاص ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نی کہ ملتقی مین ہی کہ اگر ڈالدیوی ایک شخص کسیکو آگی شیر کی یا اور درندی کی اور وہ مار ڈالی اوسکو تو ڈالنی والی پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت لیکن تعزیر دیا جاوی اور مارا جاوی مارنا درد دہندہ اور قید کیا جاوی یہانتک کہ توبہ کری ۱۲ ح ۱۲ ع

باب الدیات

باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مالکو کہتی ہین کہ دیا جاتا ہی بدلی قتل کرنی نفس کی یا ناقص کرنی کسی کی اعضا کی اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کی لائی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونی کی قسم سی دی تو ہزار دینار دی اور چاندی کی قسم سی دی تو دس ہزار درہم دی اور اونٹ دی تو پانچ طرح کی دی بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل تسبیب مین ۱۲ ح و ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذہ وہذہ سواء یعنی الخنصر والابہام رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت نی طرف چہنگلیا اور انگوٹہی کی جیسا کہ بیان کیا راوی نی یعنی چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ بیچ کاٹنی تمام اونگلیون دونون ہاتہہ کی یا دونون پانون کے تمام دیت لازم آتی ہی بسبب قوت کرنی جنس منفعت کی پس بیچ کاٹنی ہر اونگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی برابر ہی اگرچہ انگوٹہی کی دو جوڑ ہین اور چہنگلیا کی تین اسلیی کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہین جیسی دائین اور بائین مین فرق نہین اور جبکہ ہر اونگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند اونگلی کی مین بحساب اسکی ہی پس ہر بند اونگلی مین تہائی دسوین حصہ کا ہی اور بیچ بند انگوٹہی کی آدہا دسوین حصہ کا اسلیی کہ اوسکی دو بند ہین اور اور انگلیون کی تین تین بند ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا لبنیہا وزوجہا والعقل علی عصبتہا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان مین سی کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتہہ غرہ کی یعنی اوس عورت کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سی غلام یا لونڈی ہی پہر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتہہ غرہ کی مرگئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹون کی لیی اور اوسکی خاوند کی لیی ہی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دو عورتین آپسمین لڑین پس ایک نے اونمین سی پتہر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکی پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ مین سی نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نے ساتہہ غرہ کے اوس عورت مارنیوالیکی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سی بعد ازان مارتی تو تمام دیت بڑے آدمی کے سی دینی واجب آتی اور غرہ کی کئی معنی ہین ازانجملہ غلام اور لونڈی پر ہے اطلاق کرتی ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سی بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکی عصبون پر ہے کہ مراد عاقلہ سی عصبہ ہین

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سی ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہوگی کہ وارث بہی ہونگی واقع مین والا ظاہر یہہ ہے کہ میراث وارثون کی لیی ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہی ورثہا ولدہا ومن معہم ح **وعنہ** قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سی پس مارا ایک نی اون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی پس جان سی مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکی پیٹ مین تہا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت بچہ اوسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی مرا غرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتہہ دیت عورت کی کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے کہ قتل کیا اوسنی اور وارث کیا دیت اوسکیکا اولاد اوسکیکو اور اونکو کہ ساتہہ اولاد کی تہی یعنی اور وارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورۃ کا ہی اور اسمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تہا اور اس حدیث مین عورۃ مجنیہ بچہ سمیت مرگئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر کے موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیلہ عمد سی نہین بلکہ شبہ عمد ہی جیسی کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور اور حمل کرتی ہین چہوٹی پتہر پر ح **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هَذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ دو عورتین تہین آپس مین سوکنین پس مارا ایک نی اون دونون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی یا چوب خیمہ کی پس گرا دیا اوسکی پیٹ کی بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچہ کی غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت مارنی والی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا مغیرہ نی کہ مارا ایک عورت نی اپنی سوکن کو ساتہہ چوب خیمہ کی اور وہ تہی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نی اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مرگیا کہا مغیرہ نی اور ایک اون مین سی تہی لحیان مین کے کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت مار ڈالنی والیکی اور غرہ واسطی اوس چیز کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹہرائی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابوحنیفہ کی اسلیی کہ چوب خیمہ سی واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب اور پتہر چہوٹی کی کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اونسی قتل غالباً ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتہہ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ اونکی پیٹون مین بچی اونکی ہون نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کی ابوداود نی ابن عمرو سی اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کے ہین ابن عمر سے **ف** لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتل العمد الخطاء بالسوط والعصا مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتہہ قتل عمد خطا کی قتل خطا شبہ بعمد ہی جانا چاہیے کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطا محض مراد ساتہہ عمد کی یہہ ہے کہ قصداً قتل کرے ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کردی اور شبہ عمد یہہ ہے کہ قتل کری قصداً ساتہہ

غیر چیز ذکر کی گئی کی خواہ واقع ہوتا ہو اوس سی قتل غالبًا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کری چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ
نزدیک امام ابوحنیفہ کی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتی ہین کہ قتل ساتہہ بہاری چیز کی کہ واقع ہوتا ہو ساتہہ
اوسکی قتل غالبًا قبیلہ عمد سی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتہہ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات مین مغلظہ واقع ہوا ہے
اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کی نزدیک ابن مسعود اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کی یہہ ہی کہ واجب ہون چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب
مین ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہی کہ تین طرح کی اونٹ ہون چنانچہ بیان انکا بہی ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور خطا محض مین دیت مغلظہ
نہین ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہین اوسمین پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہین اور یہہ باتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کے ہی اور ہم کہتی ہین
کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سایب بن یزید سی پس عمل کیا ہمنی ساتہہ متیقن کے ۱۲ ح **وعن** اَبِی بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ
مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ یَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِیْهِ فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ
مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ
الدِّیَةُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَةُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَفِی الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ
الدِّیَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْمُثَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ
خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ
اور روایت ہی ابی بکر بیٹی محمد بیٹی عمرو بیٹی حزم کیسی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نامہ لکہا طرف مین والونکی اور تہا بیچ نامہ حضرت کی یہہ کہ جو شخص مار ڈالی بی تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمدا پس تحقیق وہ قصاص ہاتہہ اپنی کا ہی یعنی
قتل کیا جاوی بدلی فعل اور تقصیر کے کہ ہاتہہ اپنی کی کے مگر یہہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کے یعنی ساتہہ لینی دیت کی یا معاف کر دین تو نہ قتل کیا
جاوی اور اوس نامی مین یہہ بہی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی اور اوسمین یہہ بہی تہا کہ بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکی
پاس اونٹ ہون سو اونٹ دی بحسب تفصیل مذکور کی اور اوپر سونا رکہنی والون کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت ہی
سو اونٹ اور بیچ دانتون کی کہ سب توڑی جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹون کی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہے اور بیچ دونون خصیون کے کہ کاٹی
جاوین دیت ہی اور بیچ کاٹنی الت کی دیت ہے اور بیچ توڑنی پیٹہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کے دیت ہی اور بیچ کاٹنی ایک پانون کی
آدہی دیت ہے اور بیچ زخم پہونچنے پوست مغز سر کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کی کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہین اور
بیچ ہر اونگلی کی اونگلیون ہاتہہ اور پانون کیسی دس دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کے یہہ نسائی اور دارمی نی اور بیچ روایت
مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانونکی پچاس اور بیچ زخم کی کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ اونٹ
ہین **ف** بیچ مار ڈالنی جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سی درگذر کرین وارث مقتول کے اور راضی ہون دیت لینی پر تو دیت ہی اور
قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہی اور سونے والون پر ہزار دینار ہین اور چاندی والون پر دس ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر نکیا بسبب اکتفا کرنی کی ساتہہ قیاس
کے مراد یہہ ہے کہ اونٹ والون سی واقع مین بحسب اتفاق کی اونٹ لین اور زردارونسی زر نہ یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب نہو جانا چاہیے
کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ دراہم و دنانیر کی ایا لیی جاوین دیات مین یا نہین پس کہا ابوحنیفہ اور احمد نی کہ جائز ہی لینا اونکا دیات مین باوجود ہونے اونٹونکی اور کہا

شافعی

شافعی نی کہ نہ عدول کری اونٹون سی جبکہ پائی جاوین اونٹ مگر برضا طرفین اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کی الخ اصل بیچ باب قطع اعضاء کی
یہہ ہی کہ اگر زائل کری تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کری تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہی تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کرنی نفس کے ہے
پس ملحق ہی ساتہہ تلف کرنی نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا
ہوتی ہین اس اصل سے فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمر رض نے ساتہہ چار دیتون کے بیچ ایک ضرر کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر ڈاڑہی
کسیکی کوئی مونڈ ڈالی اور وہ پہر نہ نکلی تو دیت آتی ہی اسلیے کہ فوت کرنیوالا جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کے بالون مین کذا فی الہدایہ **وعن عمرو بن شعیب**
عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواضح خمسا خمسا من الابل وفی الاسنان خمسا خمسا من
الابل رواہ ابو داود والنسائی والدارمی وروی الترمذی وابن ماجۃ الفصل الاول اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ
سی اور اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ زخمون کے کہ کہل جاوی ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہین اور بیچ دانتون کے پانچ پانچ اونٹ ہین
یعنے ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کے یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نی پہلا جملہ یعنے جسمین ذکر زخمون کا ہی **ف** اگر
کوئی کہی کہ جب بیچ تمام دانتون کی دیت پورے آتی ہی تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتی ہین یا اٹہائیس جواب یہہ کہ یہہ تقدیرات
بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضی اقسام مین جیسی ساری دیت دونون آنکہون مین اور آدہی دیت ایک آنکہہ مین ہے مثلا وجہ معقول بہی معلوم کر سکتی
ہین اور اصل وہی حکم شارع ہی ح **وعن ابن عباس قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابع الیدین والرجلین سواء رواہ ابو داود**
والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونگلیان دونون ہاتہون اور دونون پانون کی برابر نقل کے یہہ ابو داود
اور ترمذی نی **ف** یہانتک کہ انگوٹہا اور چہنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑون مین جیسا کہ پہلی گذرا ع **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم الاصابع سواء والاسنان سواء الثنیۃ والضرس سواء ہذہ وہذہ سواء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضی بڑی ہین بعضون سی جیسی اگلی دانت اور ڈاڑہین برابر ہین یعنی
دیت مین اگرچہ ڈاڑہین بڑی ہین اگلی دانتون سی یہہ اور یہہ یعنی چہنگلیا اور انگوٹہا برابر ہین نقل کے یہہ ابو داود نے **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن**
جدہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح ثم قال ایہا الناس انہ لا حلف فی الاسلام وما کان من حلف
فی الجاہلیۃ فان الاسلام لا یزیدہ الا شدۃ المؤمنون ید علی من سواہم یجیر علیہم ادناہم ویرد علیہم اقصاہم ویرد
سرایاہم علی قعیدتہم لا یقتل مؤمن بکافر دیۃ الکافر نصف دیۃ المسلم لا جلب ولا جنب ولا یؤخذ صدقاتہم الا فی دورہم وفی روایۃ
قال دیۃ المعاہد نصف دیۃ الحر رواہ ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سی کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی سال فتح مکہ کی پہر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تہا حمد وثنا پر ای لوگون تحقیق نہین ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت
مین پس تحقیق اسلام نہین زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی اتفاق کار خیر مین اون لوگون کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہے
اونپر ادنی اونکا اور پہیرتا ہی اونپر جو بہت دور ہے اونسی اور پہرتی ہین لشکر اونکی بیٹہی رہنی والونپر نہ قتل کیا جاوی مومن بدلے کافر کی یعنی کافر حربی کی اور نزدیک
شافعی کی اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدہی دیت مسلمان کی ہی نہین ہی کہینچوا منگانا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ چارہنا مواشی والونکو
اور نہ لیجاوی زکوۃ اونکی مگر اونہین کی گہرونمین سے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والی کی آدہی دیت حر کی ہی نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** نہین ہے
پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کی معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندہنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتی تہی کہ ایک دوسری کا وارث ہو اور ایک دوسرے کی مدد

کرسی لڑائی میں اور فتنہ انگیزی میں اور ادای ضمانت واجبہ میں وغیر ذالک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کی عہد کہ بیسی اسلام میں ساتھ قول اپنی کی لاحلف فی الاسلام اور ایک عہد کرنی تھی جاہلیت میں مظلوم کی مدد کرنی پر اور تائید اروں کی سلوک کرنی پر اور محافظت حقوق پر اسکو ثابت و جائز رکھا ساتھ قول اپنی کی ایکان من حلف الخ آور پھر لی ہیں لشکر اونکے الخ یہہ تفسیر کلام سابق کی ہی و شرح احدیث کی ہیچ فائدہ حدیث حضرت علی رض کی دوسرے فصل کتاب القصاص میں گذر چکی آور نہ قتل کیا جاوی مومن الخ بیان اسکا بھی اسی حدیث کی فائدہ میں گذرا اور دیت کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہی امام مالک نی اسپر عمل کیا ہی و نزد یک شافعی کی اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل سے اور اسکی بنائی دیت مسلمان کی ہی و ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ میں ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذمی عہد کی بیچ عہد اوسکی ہزار دینار ہیں اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان رض نی اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدھی کر دی اور حضرت علی رض سے روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیوں نی جزیہ کو مگر اسلیئے کہ ہو دیں خون اونکی مانند خون ہمارے کے اور اموال اونکی مانند اموال ہمارے کے اور کہا جو کچھ کہ برخلاف اسکی صحابہ سے روایت کیا ہی معارض الی ثابت مشہورہ کے نہیں ہو سکتا اور نہیں ہی کچھ امتناع الخ مراد جلب سے یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا زکوۃ لینی کو جاوی مواشی والونکی گھر ولنسی بہت دور راستی اور اونکو اپنی پاس بلوا بھیجی اور صدقات لیوی اور جنب یہہ مواشی والی زکوۃ لینی والے سے دور تر جا رہوین اور طلب کر رحاضر کرنا اونکا زکوۃ لینی والی پر شاق ہووے پس ان دونوں باتونسی منع فرمایا اسلیئے کہ پہلی بات میں تفرقہ مواشی والونکو لاحق ہوتی ہی اور دوسری بات میں زکوۃ لینی والیکو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ میں ہو چکا ہی اور نہ لیجاوے زکوۃ الخ یہہ تفسیر و تاکید پہلی کلام ہی ۔ وعن خشف بن مالک عن ابن مسعود قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ الخطا عشرین بنت مخاض وعشرین ابن مخاض ذکور وعشرین بنت لبون وعشرین بنت لبون وعشرین حقۃ رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والصحیح انہ موقوف علی ابن مسعود وخشف مجہول لا یعرف بہذا الحدیث وروی فی شرح السنۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذی قیل خیبر بمائۃ من ابل الصدقۃ ولیس فی اسنان ابل الصدقۃ ابن مخاض انما فیہا ابن لبون اور روایت کی خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ دیت خطا کی بیس بنت مخاض کی دو بیس بن لگے ہوون اور بیس ابن مخاض کی دو بیس بن لگے ہوون اور بیس بنت لبون کی دو بیس بن لگے ہوون اور بیس حقہ کی دو بیس بن لگے ہوون نقل کی یہہ ترمذی و ابو داود و نسائی نی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی و خشف مجہول ہی نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اسحدیث کے اور روایت کیا بغوی نی شرح السنۃ میں کہ یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت اوس شخص کی کہ مارا گیا ہا خیبر میں ساتھ سو اونٹونکی دیتون زکوۃ کی میں سے حال آنکہ نہیں درمیان اونٹون زکوۃ کے اونٹ بیس ابن مخاض کا سوا اسکی نہیں کہ ایمن نے دو بیس کے اونٹ ف بیچ دیت خطا کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہی یعنی بانچ طرح کی اونٹ ہی آقی ہیں و یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف اونکی تقسیم میں ہی بسبب جنفی مرتی اسیطرح بیچا جاتی ہیں کہ جو حدیث میں نہ کورہوے اور امام شافعی کی نزدیک بیس ابن لبون جگہ ابن مخاض کے ہیں اور یہہ حدیث جسکے اوپر اور احدیث میں جو کلام کیا گیا ہی سکی خوبی جواب بی ہیں ملا علی قاری نے جو چاہی اونکی سٹر حرمیں کہ یہہ فی خلاصہ حدیث کا ہیگا حضرت جو دیت کو واجب بطور حکم کی ہی بطور احسان کے نبی بطور حکم کی اور روایت کیا بغوی نے الخ آمین دے حدیث سابق پر اور وسیم اونٹ ابن مخاض کا ہی اور اونٹ ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نے اسکا جواب ملا علی نے خوب لکھا ہی ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کانت قیمۃ الدیۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمان مائۃ دینار او ثمانیۃ الاف درہم ودیۃ اہل الکتاب یومئذ النصف من دیۃ المسلمین قال فکان کذلک حتی استخلف عمر فقام خطیبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضہا عمر علی اہل الذہب الف دینار او علی اہل الورق اثنی عشر الفا وعلی اہل البقر مائتی بقرۃ وعلی اہل الشاء الفی شاۃ وعلی اہل الحلل مائتی حلۃ قال وترک دیۃ اہل الذمۃ لم یرفعہا فیما رفع من الدیۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا تہی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹون دیت کے کہ سو ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کے اون دنون مین تہے آدہی دیت مسلمان کے کہا اوسکی دادا نی پس تہا حکم اسیطرح جسی یہانتک کہ
خلیفہ کئی گئے عمر اور کہڑی ہوئے حضرت عمر خطبہ فرمانی پس کہا تحقیق اونٹ مہنگی ہوگئی کہا روایت کرنیوالی نی ٹہرائی دیت حضرت عمر نے اوپر دولتمند سونا رکہنی والونکی ہزار
دینار اور اوپر دولتمند چاندی والونکی بارہ ہزار درہم اور گائین والونپر دو سو گائین اور بکری والونپر دو ہزار بکریان اور جوڑی والونپر یعنی جو کپڑی کے جوڑونکے سوا اگر کرتی
تہے دو سو جوڑی کہا روایت کرنیوالی نی اور چہوڑے عمر نی دیت ذمیون کے یعنی اوسحال پر کہ تہی حضرت کے زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اوسکو اون دیتون
مین کہ زیادہ کی نقل کے یہہ ابوداود نے **ف** آٹھ ہزار درہم کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہہ اونٹ مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف
قیمت کے جیسیکہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن ملک نے کہ جوڑی سی مراد تہبند اور چادر ہے جسطرح کی کپڑی کی ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی
جبکہ ہوئے قیمت دیہ مسلمان کے باران ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسیکہ تہی یعنی چار ہزار درہم ہوئے دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کے مطلقاً انتہی پس اسسے
دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور اور بعضون نے کہ موافق انکی ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہی
اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کے سو اونٹ اور امام شافعی کی نزدیک چاندی کے بارہ ہزار درہم ۱۲

وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ جعل الدیۃ اثنی عشر الفا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی
اور روایت ہے ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ حضرت نی ٹہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم دیۃ الخطاء علی اہل القری اربعمائۃ
دینار او عدلہا من الورق ویقومہا علی اثمان الابل فاذا غلت رفع فی قیمتہا واذا ہاجت رخص نقص من قیمتہا وبلغت علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین اربعمائۃ دینار الی ثمان مائۃ دینار وعدلہا من الورق ثمانیۃ الاف درہم قال وقضی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل البقر مائتی بقرۃ وعلی اہل الشاء الفی شاۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العقل میراث
بین ورثۃ القتیل وقضی رسول اللہ صلی اللہ وسلم ان عقل المرأۃ بین عصبتہا ولا یرث القاتل شیئا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل
کی اپنی باپ سے اور اوسنی اپنی دادا سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہرائی دیت خطا کی بستیون والونپر چار سو دینار یا برابر اونکی یعنی قیمت مین چاندی مین سے یعنی
چار ہزار درہم اور قیمت ٹہرائی دیت خطا کی اوپر مول اونٹون کے پس جسوقت مہنگی ہوتی اونٹ تو زیادہ کرتی بیچ قیمت دیت کے اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹونکی قیمت مین کم
کرتی قیمت دیت سی اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مابین چار سو دینار کی آٹھ سو دینار تک اور برابر انکی چاندی بہی آٹھ ہزار درہم کہا راوی
نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گائین والون پر دو سو گائین اور بکریان والونپر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون قتل کیی گئی کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت عورۃ کی بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اوسکی
کے اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت
کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ملین واجب ہوتی ہی قیمت اونکے جسقدر کہ ہو جیسیکہ کہا شافعی نی قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت
نے کہ جنایت کی اور مارا کسیکو تو ادا کرین دیت اوسکی عصبات اوسکی کہ مددگار اوسکی تہی جیسیکہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہے کہ متعلق ہوتی ہی
دیت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے نہ ساتہہ عصبی اوسکی کی ح **وعنہ** عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد
مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی

سخت ہی مانند دیت عمد کی اور نہ مارا جاوی صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** صاحب الخ یعنی جسنی کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کی اسکو قصاص مین
قتل نکیجی یہہ کلام فرمایا واسطی دفع توہم جائز ہونے قصاص کے شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہہ توہم کری کہ جب یہہ مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیی کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو
تو اس توہم کی دفع کیلیی اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ۱۲ ح **وعنہ** عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَیْنِ الْقَائِمَۃِ السَّادَّۃِ لِمَکَانِہَا بِثُلُثِ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ
کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکہہ کے کہ ٹہیری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتہہ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے
ف یعنی کسی کے آنکہہ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سی نکلی اور بیچ جمال مونہہ اوسکی کی خلل نپڑا اور پہلی گذر چکا کہ دونون آنکہونکی تلف ہونے
مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکہہ کے تلف ہونیمین پچاس اونٹ ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونے آنکہہ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور
بعضے علما کا مذہب یہی ہی اور اکثر علما نے واجب کی ہی اسصورت مین حکومت عدل کے اسلیی کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اوس دیت کے ہوئی کہ
سیاہ ہو گیا مارنی سی اور معنی حکومت کے یہہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کی اوسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اوسکی دیت مین سے اسقدر
اور اس حدیث کو بہی اوپر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہان ساتہہ تہائی دیت کے حکم فرمایا بطریق حکومت کے نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے
اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہے واللہ اعلم **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّۃِ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰی ہٰذَا الْحَدِیْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ
وَخَالِدٌ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ یَذْکُرْ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہے محمد بن عمرو سی کہ نقل کی ابی سلمہ سی اور اوسنی ابوہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی کی کہ پیٹ مین مر گیا ساتہہ غرہ کی کہ غلام یا
لونڈی یا گہوڑا یا خچر نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نی محمد بن عمرو سی اور نہین ذکر کیا ہر ایک نی دونون مین سے لفظ
او فرس او بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتی ہین
بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اسجگہہ انسان پر اسلیی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ہے انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نی کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم
ہے راوی سی اسلیی کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ۱۲ ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْلَمْ مِنْہُ طِبٌّ فَہُوَ ضَامِنٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی
اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹہیرا وی اپنی تئین بتکلف حال آنکہ نہین جانی گئی اوس سے طب یعنی
مشہور نہین ہے ساتہہ طب کے اور مہارت نہین رکہتا اوسمین پس مر گیا کوئی اوسکی علاج سی پس وہ ضامن ہے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی جو
شخص کہ علم طب کا نرکہتا ہو اور اوسکی قواعد سی واقف نہو پہر کسیکا علاج کری اور علاج عام ہی کہ آپ اپنی ہاتہہ سی کری مانند کہولنی فصد وغیرہ کی یا ساتہہ
تجویز کرنی نسخہ کی کری اور وہ مریض اس سے تلف ہو جاوی تو وہ ضامن ہے یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کی نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص
اوسپر بسبب اذن اور رضای مریض کے ساتہہ اوسکی ۱۲ ع ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ
اَغْنِیَاءَ فَاَتٰی اَہْلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْہِمْ شَیْئًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیرون کی نی کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمند کی کا پس آئی ناتیدار اوس لڑکی کان کاٹنی والیکی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نی اونپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسلیی کہ عاقلہ اوسکی تہی محتاج اور

جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہیں صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ آگے بھی نہیں قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل
مین اور فقرا نہین متحمل ہوتے دیت کے اور ظاہر ہے کہ کاٹنی والا کا ہاتھ لڑکا آزاد اسلیے اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتھہ رقبہ یعنی ذات اوسکی
اور فقرا مالک اوسکے کا نہ دفع کرتا اوسکو کذا ذکر ابن الملک غیرہ من علمائنا وع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن علیؓ** انہ قال دیۃ
شبہ العمد اثلاثا ثلاثون وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفۃ
وفی روایۃ قال فی الخطاء اربا عا خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون
بنات مخاض رواہ ابوداود روایت ہے علی رضی سے کہ اونہون نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرحکی اونٹ دینی آتی ہین تینتیس اونٹنیان سطرحکی
کہ چوتھی برس مین لگے ہون اور تینتیس اونٹنیان سطرحکی کہ پانچوین برس مین لگے ہون اور چونتیس اونٹنیان سطرحکی کہ چھٹی برس مین لگے ہون آٹھہ برس تک کہ نوین برس مین لگے ہون اور
ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی سے یون ہی کہا پیچ قسم خطا کے چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کے
اور پچیس ایک ایک برس کے نقل کی یہہ ابوداود نے وعن مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین
خلفۃ مابین ثنیۃ الی بازل عامہا رواہ ابوداود اور روایت ہے مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نے پیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کے
اور چالیس اونٹنیان حاملہ مابین پانچ برس پورے کے اور آٹھہ برس پورے کی نقل کے یہہ ابوداود نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی وعن سعید بن المسیب
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف
اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا
من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی مرسلا ورواہ ابوداود عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا
اور روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکی کے کہ مارا جاوی اپنی ماں کے پیٹ مین ساتھہ غرہ کی غلام ہو یا لونڈی پس کہا
اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا ہا اوسپر کہ کسطرح تاوان بھرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی اوسنی کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کی ساقط
کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہین کہ یہہ کاہنون کی بہائیون مین سے ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنی ساتھہ حذف
صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداود نے سعیدی اور اوسنی نقل کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی ف کاہن اوسکو کہتی ہین کہ خبرین غیب کے
بتاتا ہی اور حضرت نے اوسکو کاہنون کی بہائی اسلیے فرمایا کہ وہ بھی بنی ہوئی باتونکو ساتھہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنی کی لیے اور
مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہین ہے اسلیے کہ حضرت علیؓ مسجع کثر دعاؤن مین جیسی اس حدیث مین ہے اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ عبارت
مسجع وہ مذموم ہی کہ جو بہ تکلف ہو اور غرض اوس سی رواج دینا باطل کا ہو جیسیکہ اس شخص نی کیا اور کہا شمنی نی کہ جو کوئی ماری عورت کی پیٹ پر
اور اوسکی پیٹ سی بچہ نکل پڑی مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنی والی کی عاقلہ پر اور یہی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی اکثر روایتون مین
آئی ہی اور جیتا بچہ پیٹ مین سے نکلی اور پھر مر جاوی تو پوری دیت دینی آتی ہی ع **باب ما لا یضمن من الجنایات** باب ہی بیچ بیان
اون چیزون کی کہ نہین تاوان دیا جاتا ہی اون مین بسبب قصور کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپائی زخم کردینا اوسکا معاف ہی اور کان بھی معاف ہی اور کوین مین کوئی گر کر مری معاف ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف چارپائی الخ یعنی جانور کے مونہہ سی یا دم سی یا پاؤن سی کوئی شخص جاوی یا کوئی چیز ضائع ہو جاوی تو اوسکا بدلہ کچھہ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھہ کوئی آدمیون مین سے نہاور اگر اوسکی ساتھہ ہی ہانکنی والا یا کھینچنے والا یا اوسپر سوار ہی رہا ہو اوس چانورسی کوئی چیز ضائع ہوئی اوسکی ساتھہ والی پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک امام اعظم رح کی اور امام شافعی کے نزدیک گردن مین کوئی چیز اوس سی ضائع ہوگئی تو اوسکی مالک کچھہ دیتا نہین آتا اور اگر راہ کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسکی مالک پر تاوان آتا ہی سو اسطی کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہی اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغون کی اونکی مالکون پر لازم ہی و ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنی والا تاوان اوسکے ذاو چیز کا کہ تلف ہوجانور کی ہاتھہ سی یا پانو سی یا کھینچنی والا تاوان اوسکے ذاو چیز کا کہ تلف ہوساتھہ ہاتھہ کی نہ ساتھہ پانو کی اور سوار تاوان اوسکے ذاو چیز کا کہ تلف ہوساتھہ ہاتھہ یا پانو دون یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنی والا یا سوار اور کھینچنی والا دونون ساتھہ ہون تو تاوان دونون پر آتا ہی اور کان نہی معاف ہی یعنی اگر کوئی کان مین چاہ بری یا اوسکی اوپر کہڑا ہوا و کان گرنے سی وہ ہلاک ہوجاوی تو نہین آتا تاوان اوسپر کہ کہودی ہی کان یا کسیکو کان کی کہودنی کی لیئے دیگا یا ہتھیار اوسکے اوپر گرپڑے اور ہلاک ہوگیا نہین ہی تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ مخصوص ساتھہ کان ہی کی نہین ہی اور اجارون مین بھی جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھہ اوسچیز کی کہ بیچہ معنی قول البعیر چیز کی کہا ہی یعنی کسی نے کہ کنوا کہودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اوسمین کوئی گر کر مرگیا تو تاوان نہین ہی اوپر کہودنے والی کنوین کی ۲۰ **وعن** یعلی ابن امیۃ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیش العسرۃ وکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الاخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فاندرت ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ وقال ایدع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل متفق علیہ

اور روایت ہی یعلی بن امیہ ہی کہ کہا جہاد کیا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر تنگی کی مین یعنی غزوہ تبوک مین اور رہتا میرا ایک اجیر کرپس لڑا وہ ایک آدمی سی یعنی کاٹا کسی نے کہا یا ایک نی اون دونون سی ہاتھہ دوسرے کا نکالا اوس شخص نی کہ کاٹا گیا تہا ہاتھہ اوسکا کاٹنی والے کی مونہہ سی پس گرادی دانت اوسکی پس جھگڑا گیا وہ لڑکا اوسکی دانت گری ہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تاوان اوسکی دلیون اور حکم فرماوین اوسکی حق مین پس معاف کیا حضرت نی بدلا اوسکی دانتون کا اور فرمایا کیا چہوڑ دیتا ہا تہا پنا ہاتھہ تو مونہہ مین کہ چبانا تو اوسکو مانند چبانی اونٹ کی انتل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** یہ اشارہ ہی طرف سبب ساقط کرنی بدلہ کی کہ وہ صدور ہی اپنی ہاتھہ چبانی کی لیئے مونہہ مین سی ہاتھہ کینچا اوسنے اسمین ہی اسیطرح اگر ارادہ کری کوئی مرد کسی عورت سی بدکاری کا پس دفع کرے وہ اوسکو اپنی نفس سے پس قتل کرڈالی تو نہین لازم آتا ہی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رض کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تہی پس بھاگا کیا اوسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سی پس اوسنی کی ایک پتھر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر نی کہ یہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی نہین دیتے والی جاویگی کسیطرح اوسکی اور یہی قول شافعی کا ہی اوسیطرح جو شخص کہ قصد کری کسی کے مال لینی کا اور خون ریزی کا اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا مقصد کرنیوالی کا اور قتل کرنیوالی کا اور لایق ہی یہ کہ دفع کری رسایین سایین مین پس اگر نہ باز رہی سوای قتال کرنی کی اور قتل کری اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ۲۰ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل دون مالہ فھو شہید متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ قتل کیا جاوی اسطی مال اپنی کی پس وہ شہید ہی متفق علیہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مال کی حفاظت کریرہا تہا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت مین مارا جانی کا ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان جاء رجل یرید اخذ مالی قال فلا تعطہ مالک قال ارایت ان قاتلنی قال قاتلہ قال ارایت ان قتلنی قال فانت شہید قال ارایت ان قتلتہ قال ھو فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اوسکی کہ اگر آوی ایک شخص اراده رکہتا ہو لینی مال میرا یعنی مال میرا یعنی دون مین اوسکو یا دون فرمایا پس دی تو اوسکو مال اپنا کہا اوسنی خبر دیجی مجکو اوسکی کہ اگر لڑی مجسی یعنی لوگیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اوس سی کہا اوسنی

خبر دیجیے مجکو اسکی کہ اگر مار ڈالی مجکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اوسنی خبر دیجیے مجکو اسکی کہ اگر مین مار ڈالون اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی فرمایا وہ دوزخ مین ہی
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نہین کچہہ تجہپر اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ۱۲ ع **وعنہ** اَنَّہٗ
سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِکَ اَحَدٌ وَلَمْ تَاْذَنْ لَہٗ فَخَذَفْتَہٗ بِحَصَاۃٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَہٗ مَا کَانَ عَلَیْکَ مِنْ جُنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر جہانکی تیری گہر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اوسکی دراڑ
مین سی جہانکی اس حال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تو نی اوسکو یعنی گہر مین آنی کی پس ماری تو اوسکو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑی تو آنکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی شافعی نی کہ ساقط کیا اوس سے ضمان آنکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اوسپر ضمان ہی اور حدیث
محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وعن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِیْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِدْرًی یَحُکُّ بِہٖ رَاْسَہٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّکَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِہٖ
فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی
یہہ کہ ایک شخص نے جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتی تہی اوس سے
سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکہتا ہی مجکو یعنی قصدا البتہ چہوتا مین اسکو تیری آنکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت
آنی کی بیچ گہر بیگانہ کی مگر واسطی بچنی کی نظر کرنی سی طرف غیر محرم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند داخل ہونی بغیر اذن
کے ہی ۱۲ ح + **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّہٗ لَا یُصَادُ بِہٖ صَیْدٌ وَلَا یُنْکَأُ بِہٖ عَدُوٌّ وَلٰکِنَّہَا قَدْ تَکْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی یہہ کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ پہینکتا ہے کنکر ساتہہ انگوٹہی اور اونگلی شہادت کی پس کہا اونہون نی کہ نہ پہینک
تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی اسطرحکی کنکر پہینکنی سی اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی شکار اور نہ
زخمی کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی دشمن یعنی دشمنان دین سی یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی اور نہ دین کا محض لہو و لعب ہی اور باوجود اسکی لوگون کو ضرر ہی اس سے
پہنچتا ہی جیسیکہ فرمایا ولیکن یہہ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی آنکہہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ منع کیا حضرت نی
اس سی اسلیے کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ۱۲ ع + **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا وَفِیْ سُوْقِنَا وَمَعَہٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِکْ عَلٰی نِصَالِہَا اَنْ یُصِیْبَ
اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْہَا بِشَیْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری ایک تمہارا
بیچ مسجد ہماری کی یا بیچ بازار ہماری کی اور ساتہہ اوسکی ہون تیر پس چاہیے کہ بند کری یعنی ہاتہہ رکہہ لی اونکی پیکانون پر اسلیے کہ نہ لگی کسیکو مسلمانون
مین سی اونسی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مسجد ہماری کی الخ یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور جتنی جگہہ مسلمانون
کے جمع ہونی کی ہین اونہین کی حکم مین ہین اور مانند تیرون کی اور لوہیکی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بہی مجمع مین اسطرح استعمال نکری کہ لوگون کو
ایذا ہو ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ لَا
یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِہٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَۃٍ مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہ اشارہ کری ایک تمہارا اوپر بہائی اپنی کی ساتہہ ہتیار کی اسلیے کہ تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لی ہتیار کو اوسکی ہاتہہ سی یعنی جا لگی

اوسکی پن جا پڑی پچ گر سی اگ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی شیطان ہا تہا اوسکی سی ہتیار لگوادی کسی بہائی مسلمان کو اور اوسکی سبب
سے مستحق دوزخ کا ہو ہے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملئکۃ تلعنہ
حتی یضعہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
اشارہ کری طرف بہائی اپنی کی ساتہ لوہی کی پس تحقیق فرشتی لعنت کرتی ہیں اوسکو یہانتک کہ رکہدی اوسکو اگرچہ ہوا شارہ کرنیوالا بہائی اوسکا
حقیقے نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی سگا بہائی بہائی کی قتل کرنیکا قصد نہین کرتا ہی اکثر پس یہہ اشارہ کرنا ازراہ ہنسی کی ہوگا اور باوجود اسکے
لعنت ہوتی ہی اوسپر مقصود مبالغہ ہی پچ نہی کی اوس سے ۔ ح وعن ابن عمر وابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من حمل علینا السلاح فلیس منا رواہ البخاری وزاد مسلم ومن غشنا فلیس منا
اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ اوہاوی ہمپر ہتیار یعنی اگرچہ ازراہ ہنسی کے کھینچے ہتیار پس
نہین ہم مین سی یعنی نہین ہمارے طریقہ پر نقل کے یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نی اور جو شخص کہ فریب دی ہمکو یعنی اپنی عیب پچ کا مثلا پس نہین ہم مین سے
وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سل علینا السیف فلیس منا رواہ مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھینچے ہمپر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کری کسی قتل کرنیکا پس نہین وہ ہم مین سے نقل کی یہ مسلم نی وعن
ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان ہشام بن حکیم مر بالشام علی اناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسہم
الزیت فقال ما ہذا فیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین
یعذبون فی الدنیا رواہ مسلم اور روایت ہی ہشام بن عروہ کی نقل کے اپنی باپ سے یہ کہ ہشام بن حکیم گذرا شام مین اوپر کتنی آدمیوں کی قوم قبطیون مین سے کہ احوال مین کی تحقیق وہ کہری
کیمی گئی تہی ہوے مین اونپر ڈالا گیا تہا اونکی سر پر تیل گرم کرکر کہلا ہشام بن حکیم نی کہ کیا ہی یہہ سبب کیا سبب ہے اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کے جاتے ہین یہہ بسبب خراج کی مال
اوسکے نہین دیتی ہین کہا ہشام نے گواہی دیتا ہون میں البتہ سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب دیگا اون لوگونکو کہ عذاب دیتے ہین
لوگونکو دنیا مین نقل کے یہ مسلم نے ف عذاب کرتی ہین یعنی ناحق اوسکا تہا اور سچ کہ عذاب دیگا اللہ تعالی اوسکو جو عذاب دیتا ہی لوگونکو دنیا مین ۔ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوشک ان طالت بک مدۃ ان ترای قوما فی ایدیہم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب اللہ ویروحون
فی سخط اللہ فی روایۃ یرودون وحوانیتہم لعنۃ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہے اگر زندہ ہووے تیری مدت عمر یہہ کہ
دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکی ہاتہون مین ہونگی مانند دمونکی گایونکی یعنی کوڑے پچ غصہ کرنیکی پچہ نہایت ہوئی قصہ کے یعنے ہمیشہ غصہ مین رہینگے اور صبح کرینگی پچہ غصہ کے
اور دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکی ہاتہون میں ن

کچھہ بدن ڈہانکتی ہین اور کچھہ کہلا رکہتی ہین جیسیکہ دوپٹا پیٹہ پر ڈالیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہہ شہوۃ کی ہین برہنہ رکہتی ہین یا پہنتی ہین دنیا مین لباس فاخرہ
اور ننگی ہین لباس تقوی سی کہ آخرۃ مین بسبب تقوی کی لباس بہشت کے پہنینگے اور میل کروانیوالیان الخ یعنی ایسی سج دہج بناتی ہین کہ لوگونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین اور میل کرنیوالیان یعنی
آپ بہی رغبت کرتی ہین مردونکی طرف یا ممیلات کے یہہ معنی ہین کہ اوڑہنیان سر پر سے اوتار ڈالتی ہین تا دیکہین لوگ موتہہ اونکی اور مائلات یعنی لٹک چال چلتی ہین تا دل لوگونکی فریفتہ کرین
اور اور بہی کئی معنی انکی لکہی ہین شروح مین اور سر اونکی الخ یعنی چوٹیونکو سر پر باندہ لیتی ہین یعنی جوڑا ہوتا ہی اونکی سر پر کہ سر اونکی مانند کوہان اونٹون بختی کی ہین کہ مائل ہوتی ہین
وہ کوہان بسبب کثرۃ فربہی کے جیسیکہ معمول عورتون مصر کا ہی اور وہ قسم مردونکی اور اسطرحکی عورتین بیچ زمان طہارت نشان حضرت کے اصلا نہین پس خبر انکی دینی قبیلہ معجزات سے ہی
اور نہین داخل ہونگے الخ یہہ صفت عورتونکی ہی اور نہ ذکر کی صفت مردونکی مانند اسکی واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین داخل ہونگے جنت مین اور نہین پاوینگی بو جنت
کے اوسوقت کہ داخل ہونگے اوسمین اور پاوینگی بو اوسکی عورتین پارسا اور پرہیزگار نہ یہہ کہ کبہی نہین داخل ہونگی یا یہہ محمول ہے حلال جاننی پر مراد اوس سے زجر و تغلیظ ہی ح ع +

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ماری ایک تمہارا یعنی کسیکو پس چاہیی کہ بچاوی موتہہ کو اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی
کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی اور کیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ اور جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اوسکو اور
پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کے ہے جیسیکہ نفخت فیہ من روحی مین اور بعضون نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے کہ مخصوص ساتہہ آدم کی ہی
ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصایص و کرامات کے پس حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ حق تعالی نی آدم کو اشرف سب مخلوقات مین کیا اور موتہہ اوسکا اشرف اعضا اوسکیکا اور
محل ظہور صورت کمال اوسکیکا ہی پس پرہیز کرنا چاہیی اوسکی موتہہ پر مارنی سی اور لکہا ہی علما نے کہ یہہ امر استحباب کے لیی ہے ح

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى
حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرُ مُغْلَقٍ
فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہولی پردہ اور داخل
کری اپنی نگاہ گہر مین پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوی اوسکو یعنی پردہ کہولنی کا اور داخل ہونیکا پس دیکہی اہل اوسکیکو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب کری حد کو یعنی
تقدیر کو نہین درست اوسکو کرنا اوسکا یعنی آنا بی اذن اور دیکہنا پردہ کہولکر اور اگر تحقیق داخل کے اوسنی اپنی نگاہ اور سامنی آگیا اوسکی کوئی شخص گہر والونمین سے پس پہوڑ ڈالی آنکہہ
اوسکی نہین سرزنش کرونگا مین اوسپر اور نہ مین لازم کرونگا اوسپر کچہہ اور اگر گذری مرد دروازے پر کہ نہین پردہ اوسکی لیی اسحال مین کہ بند نہین کیا گیا ہی وہ پس جا پڑی نظر اوسکی
گہر والونپر پس نہین گناہ اوسپر سوا اوسکی نہین کہ گناہ گہر کے لوگونپر ہے کہ کیون دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** نہین درست
اوسکو الخ یہہ استیناف ہے متضمن واسطے علۃ کے یعنی یہہ جدا جملہ ہے کہ اوسمین معنی علۃ کے ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ واجب ہے بند رکہنا دروازیکا یا ڈالی رکہنا پردیکا دروازے پر ع

وعن جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑنی تروار کیسی ننگے کر کر نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** ننگی تروار کے پکڑنی سی منع فرمایا واسطی خوف اسکی کہ گر پڑی ہاتہہ سی خطا یا کوئی ڈر کر
ع **وعن** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے یہہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونون انگلیون کے نقل کے یہہ ابوداود نے **ف** سبب منع فرمانیکا اس سے یہہ ہے کہ زخمی نہو جاوین انگلیان
اور ان دونون حدیثونمین نہی تنزیہی اور شفقت کے ہی ع **وعن** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی سعید بن زید کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنی کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت اہل اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** واسطے محافظت دین اپنی کے معنی کوئی کافر مبتدع اوسکی دین کے حقارت کرتا ہوئی اوسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علماء اسپر ہیں اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مارڈالنے اوسکی کا یا تعرض کرے اوسکی اہل و عیال کے تو پہنچتا ہے اوسکو دفع کرے اوسکی قصد کرنیوالی کو ساتھ طریقہ سہل اور آسانی کے پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کی وجہ ہونے ڈالی اوسکو تو نہیں لازم آویگا اسپر کچھ اور اگر یہہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا ۱۲

وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجہنم سبعۃ ابواب باب منہا لمن سل السیف علی امتی او قال علی امۃ محمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر رضی کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کی سات دروازے ہیں ہر دروازہ اوسمیں واسطے اوس شخص کے ہی کہ پہنچے تروار اوپر امت میری کی یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ الرجل جبار ذکر فی باب الغصب اور حدیث ابوہریرہ کی کہ مرد جبار ہے ذکر کی گئی باب الغصب میں **باب القسامۃ** باب ہی یہہ بیان قسامت کے **ف** قسامت ساتھ ہر دو حرکت کے معنی قسم ہی گنہ کہانا اور شرع میں قسامت کہتے ہیں کہ محلہ میں ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اوسکا قاتل کرنیوالا معلوم نہیں ہے محلہ والے لوگوں سے پچاس آدمی قسم کہاویں نہیں ہے پچاس آدمی قسم کہانیوالے نہیں مارا اوسکو اور نہ ہم نے مارا اوسکو اور نہ ہم جانتے ہیں قاتل اوسکا کو جانتی ہیں تہمت سے امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے حدیث مشہور کی البینۃ علی المدعی الیمین علی من انکر یعنی گواہ مدعی پر ہیں اور قسم منکر پر ہے حدیث سعید بن منصور میں رافع بن خدیج سہل و بشیر کا شافعی اور احمد کے اگر سوا ان محلہ کے قتل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہو سکا کہ ہوا ہے مارا اوسکا جسکے پاس گیا پایا گیا اوسکی محلہ میں تو سوگند دیجاوے اولیاء مقتول کو قسم کہاویں کی قسم سچی ہے ہمارے اوپر اگر وہ انکار کریں قسم کا یعنی سوگند کہانے سے تو قید کیے جاویں جب تک قسم کہاویں اور واجب ہے ان پر قسامت میں قصاص اگرچہ دعوے قتل عمد کا ہو ملکہ واجب ہے اسمیں دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کرے خواہ خطا کا اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہیئے قول قدیم شافعی کا یہی ہے اور حمام سال قسامت کے اور دلالت اوسکی کرتی ہیں یہہ قسامت احکام جاہلیت سے تھی حضرت نے بھی اوسکو مسلم رکھا اور حکم کیا ساتھ اوسکی میں جماعت کے انصار کے دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** رافع بن خدیج وسہل بن ابی حثمۃ انہما حدثا ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ بن مسعود اتیا خیبر فتفرقا فی النخل ففتل عبد اللہ بن سہل فجاء عبد الرحمن بن سہل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلموا فی امر صاحبہم فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر قال یحیی بن سعید یعنی لیلی الکلام الاکبر فتکلموا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم نرہ قال فتبرئکم یہود بایمان خمسین منہم فقالوا یا رسول اللہ قوم کفار فقدہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ وفی روایۃ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا یا رسول اللہ لم نحضر قال فتحلف لکم یہود قالوا لیسوا مسلمین فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ بمائۃ ناقۃ متفق علیہ روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے کہ دونوں نے حدیث کی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئے دونوں خیبر میں جدی جدی کوئی کھجور کے درختوں یعنی ایک طرف جدا گیا اور ایک طرف سیر کرنی موضع میں پس قتل کیا گیا عبداللہ بن سہل پھر آئے عبدالرحمن بن سہل یعنی بھائی المقتول کا اور حویصہ و محیصہ یعنی مسعود کے بیٹے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کلام کیا عبدالرحمن نے یعنی بھائی نے شان بھائی کے قتل کیا گیا تھا پس شروع کیا یعنی کلام کرنیمیں عبدالرحمن نے بھائی مقتول کا اور تھا وہ چھوٹا تینوں میں پس کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی کو بڑائی کو یعنی جو سب سے بڑا ہے قدر کر کلام کرنیمیں کہا یحیی بن سعید نے کہ راویوں حدیث کے یہی مراد ہے کہ بھی حضرت کی متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اوسنے یعنی اوسکے بھائی نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استحق مخذوف ہے قصاص قتل اپنے کی یا فرمایا یعنی بجا قتیل اپنے کی یا اپنی ساتھ قسم پچاس مردوں کے تم میں سے عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ یہہ ایک چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہم نے اوسکو یعنی نہیں جانتے کہ کسنے قتل کیا اوسکو فرمایا حضرت نے پس کہ لینگی تمکو یعنی اس گھاتی یہود یا چھوڑ دینگی تمکو قسمیں یہود کی یعنی وہ قسمیں کھاوینگی کہ ہمنے نہیں مارا اوسکو اور رفع تہمت کے لینگی اپنے لیے اور نہوں نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہیں یعنی قتل نہ کرینگی ہمکو کیا اعتبار ہے قسم کا پس دیا فرمایا یعنی دیت یا رسول مقتول کی یہود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنی رفع فتنہ کیلئے اور ایک

روایت مین ہے کہ کہا ہو تم پچاس قسمین اور مستحق ہو دیت قاتل اپنی کی یا فرمایا صاحب اپنی کی پس دیت دے اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پاس سے سو اونٹ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** متولی ہوا اسمین دلیل ہے اسپر کہ بڑا لایق تر ہی ساتھہ اکرام کے اور ابتدا کرنی کلام کے اور جائز ہی وکالت حدود مین اور جائز ہے وکالت حاضر کی اسلیے کہ ولی
خون کے عبد الرحمن بن سہل تھے کہ بہائی ہین قتیل کے اور حویصہ اور محیصہ اوسکی چچا کی بیٹی ہین اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ قسامہ مین پہلی قسم دینی مدعی پر آتی ہی اور ہمارے نزدیک ابتدا
کیجاوی قسم دینی مین ساتھہ مدعی علیہ کے + وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسرے سے **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ
أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَاتِلِ
صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ
فَاسْتَحْلَفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے رافع بن خدیج سی کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار مین سے یعنی عبد اللہ
بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اوسکی یعنی بیٹا اوسکا اور دونون بیٹی چچا اوسکی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیا
تمہارے پاس ہین دو شاہد کہ شاہدی دین اوپر قتل کرنیوالے یار تمہارے کی کہا وارثون نے یا رسول اللہ نہ تہا اوسجا کہ کوئی مسلمانون مین سے اور نہین ہین وہ مگر یہود یعنی مشہور ساتھہ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری
کے اور تحقیق دلیری رکہتے ہین وہ اس سے بہت بڑے کامون پر یعنی قتل کرنی انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننی احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونمین سے پچاس شخصون کو پس
قسم لو اونسی پس انکار کیا وارثون مقتول کے نی یعنی قسم لینی یہود کے سی پس دیت دے اوس مقتول کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** کہا ملا علی رح نے
کہ ظاہر اس حدیث کا صریح ہے بیچ دلیل ہونے مذہب ہمارے کی اور بعد اسکی اختلاف مذاہب کا اور دلیلین اپنی مذہب کے خوب بیان کی ہین **باب قتل اهل الردة والسعاة**
باب ہے بیچ بیان قتل کرنی مرتدونکی اور اون لوگونکی کہ سعی کرتی ہین فساد کرنیمین **ف** مرتد اوسکو کہتی ہین کہ جو اسلام سی پہر جاوی اور مسلمان جب اسلام سی پہر جاوے عیاذا
باللہ منہ عرض کیا جاوے اوسپر اسلام اور اگر اوسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اوس سے اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہین بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوۃ اسلام کے پہنچ چکی ہے اوسکو احتیاج دعوۃ
جدید کے نہین اور مستحب ہے کہ حبس کرین اوسکو تین روز اگر مسلمان ہو فبہا والا قتل کرین اور بعضون نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کری مہلت دین والا حاجت نہین اور امام شافعی کے
نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر اس قول اللہ تعالی کی سی اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہی کہ مہلت
دینی واجب نہین اور سعی کرتی ہین فساد کرنیمین مراد اونسی یہان قطاع الطریق ہین یعنی قزاق جیسی کہ فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا الخ
ف فتاوی عالمگیری مین مسائل مرتد کی ایک باب مین خوب تفصیل سی لکہی ہین ترجمہ اوسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کے لکہا جاتا ہی تا بہائی مسلمانونکی کام آوی کہ جاننا ان
مسائل کا بہت ضرور ہے **باب** بیچ بیان احکام مرتدونکے مرتد عرف مین کہتی ہین پہر جانیوالیکو دین اسلام سی اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی زبان پر بعد وجود ایمان کی اور شرط
صحت اسکی عقل ہے پس نہین صحیح ہی مرتد ہونا مجنونکا اور نہ لڑکی بیعقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون مین نہین صحیح اور اگر مرتد ہو حالت
افاقت مین صحیح ہے اور اسیطرح نہین صحیح مرتد ہونا ایسی نشے والیکا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہین شرط ہے واسطی صحت اسکی کے اور اسیطرح مرد ہونا نہین شرط ہے اسکی صحت کے
اور اور شرط صحت اوسکی کے رغبت ہے پس نہین صحیح ہے مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوی مرتد ہونے پر اور لڑکا عقل والا وہ ہے کہ پہچانی اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہی اور تمیز کری اچہی بری مین
اور میٹہی اور کڑوی مین اور بعضون نے اندازہ کیا ہے اسکا یہہ کہ پہنچی سات برس کے عمر کو اور جسکو ہو ہمارے برسام کی یا کہلایا جاوے کچہہ پس جاتی رہی عقل اوسکی اور ہذیان بکنی لگی پہر مرتد ہو جاوی
تو نہین ثابت ہوتا ہی مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسواسی یا مغلوب العقل کسی وضع کا ہو پس وہ بہی نہین ہوتا ہی مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہ کیا جاوے چنانچہ بیان
اوسکا اوپر کے فائدہ مین ہو چکا اور مسلمان ہونا اوسکا یہہ ہے کہ پڑہی کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہو سب دینونسی سوا دین اسلام کے اور اگر بیزار ہو اوس دین سے کہ انتقال کیا ہی طرف اوسکی کافی ہی
اگر توبہ کی مرتد نے اور رجوع کی طرف اسلام کے پہر رجوع کی طرف کفر کی یہانتک کہ کیا یہہ تین بار اور ہر بار طلب کی امام سی تاخیر پس امام تاخیر دی اوسکو تین دن پہر اگر عود کری طرف کفر کی چوتہی
بار پہر طلب کری تاخیر نہ تاخیر دے اوسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کری اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عقل والا پس مرتد ہونا اوسکا معتبر ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے جبر کیا جاوی اسلام لانی پر

اور قتل کیجاوی اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوا ہو کا کہ قریب بالغ ہونیکی ہی آور نہ قتل کیجاوی عورۃ مرتدہ بلکہ قید کیجاوی یہانتک کہ مسلمان ہوا ور دار الاسلام مین واسطے مبالغہ کے بیچ لائی اسلام کے اور اگر مار ڈالے اوسکو کوئی تو نہین واجب ہوگا اوسپر کچھ اسلئے کہ اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرنیکی مالک اوسکا اپنی گہر مین قید کرنیکی اوسکو اور سونپنے جاوی تا دیکہ طرف اوسکی باوجود یہ رہنے خدمت اپنی کی اوی اور صحبت کے لی دستی مالک اوسکا اور اگر حاقلہ مانند بالغہ کی ہی وحشی مشکل مانند عورت کے ہی اور نہ بندی کیجاوے حرہ مرتدہ جبتک کہ دار الاسلام مین ہے پس اگر لاحق ہووے دار الحرب مین لونڈی کیجاوے جسطرح بندی یعنی پکڑی اوی اور امام ابو حنیفہ رح سے نوادر مین ہی کہ بندی کیجاوی دار الاسلام مین ہی کہا بعضون نے کہ اگر فتوی دیا جاوے ساتہ اوسکے تو نہین مضائقہ ہی بیچ حق اوس عورت کی کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی درخواست وسکی لونڈی کرنیکے کی خاوند امام سی یا ہبہ کرنی اوسکو امام خاوندکی تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک جائیگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنی اور مارنی اوسکیا اسلام پر جبوقت کہ انکار کری مرتد مرتد ہونیکا اور اقرار کری توحیدکا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا اور پھیر اوسکے طرف سے توبہ کے اور زائل ہوجاوے ہی ملک بندی مال اوسکی سی بسبب مرتد ہوجانے اوسکیلئے زائل ہونا موقوف پر اگر اسلام لاوی عود کریاتی ہی ملک اوسکی اور اگر مرجاوی یا قتل کیجاوے حالت دہ پر وارث ہونگے کسب اسلام اوسکیلی اوسکی وارث مسلمان بعد ادا کرنی دین اسلام اوسکیلی اور کسب قوی اوسکیلئے ہوگا بعد ادا کرنی دین دہ اوسکیلی در ہیہ نزدیک ابو حنیفہ کی ہی اور صاحبین کے نزدیک نہین اہل ہوتے ملک مرتد کی پھر مختلف ہوئے ہین روایتین ابو حنیفہ سی اوسکی حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نی امام ابو حنیفہ سی یہہ کہ معتبر ہے ہونا اوسکا وارث نزدیک موت مرتد کے یا قتل ہوئے اوسکیلی یا حکم ہونے کی ساتہہ لاحق ہوئے اوسکیلئے دار الحرب مین اور یہ صحیح تر ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان ہیوے اوسکی جبکہ مری یا قتل کیجاوے یا حکم ہووے ساتہہ لاحق ہونیکی اسحال مین کہ وہ عصبہ ہے اسلیکی مرتد ہوا ہا گئی والا بسبب ردہ کی سلیی کردہ ہمنزلہ مرض کے ہی و مرتدہ کا نہین وارث ہوتا ہی خاوند اوسکا اگر یہہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگے اوسکی اقربا سا اور مال اوسکیلی یہانتک کہ جو مال کیا یا گیا ہی حالت ردہ اوسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم کی ساتہہ لاحق ہوئے اوسکیلئے آزاد ہوجائیگا غلام مدبر اوسکا اور امہات اولاد اوسکی اور ولد اوسکی اور اوسکی مدبر اور مکاتب اوسکا اور نصف مہر اوسکی عورت کا کہ دخول کیا ہو اوسپر اور جو کچہہ کمایا اوسنے حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت یعنے مبسوط وغیرہ مین کہ وہ باطل ہے مطلقا بغیر فرق کرنیکی درمیان اوسکی کہ وہ قریب ہو یا غیر قریب بغیر ذکر کرنی خلاف کی مرتد حبتک کہ جاتا ہے دار الاسلام مین پس قاضی حکم کری کہ جدا ان احکام مین سے تصرف مرتد کا اوسکی روت مین چار طرح پر ہے ایک وہ کہ نافذ ہوتا ہی بیچ اوسکی نزدیک مانند قبول کرنی ہبہ کے اور ولد کرنیکی اور جب جنے لونڈی اوسکی بچہ اور وہ دعوی کری نسب کا تو ثابت ہوگا نسب اوسکیلئے اور وارث ہوگا وہ اوسکا ساتہہ وارثون اوسکیلی اور ہووے لونڈی ام ولد اوسکے اور نافذ ہووے اوس سے تسلیم شفعہ کے اور حجر اوپر غلام ماذون اپنی کی اور دوسرا تصرف وہ ہے کہ باطل ہے بالاتفاق مانند نکاح کی نہین جائز اوسکو یہہ نکاح کری کسی مسلمان عورت کے اور نہ مرتدہ سے اور نہ ذمیہ سے حرہ سے اور نہ مملوکہ سے کسی حرام ہے ذبح کیا ہوا اوسکا اور مکاتب اوسکا ساتہہ کتابت کی اور باز آوے بیچ کے اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک اسکی وہ شرکت مفاوضہ کری مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتے ہی اگر مسلمان جو مرتد نافذ ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ اگر مرجاوے وہ یا قتل کیا جاوے در حالہ یا لاحق ہووے دار الحرب مین یا حکم کردیوے قاضی ساتہہ لاحق ہونے اوسکیلئے تو باطل ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ اور ہوجاتی ہی شرکت عنان سے نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابو حنیفہ کی نہین باطل ہوتے اصلا جو تہا تصرف وہ ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانی پر موقوف ہونے اوسکیلی وہ بیع اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت قبض یون نزدیک ابو حنیفہ کے یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوی نافذ ہوجاتی ہین اور اگر مرجاوی یا قتل کیجاوے یا حکم کری قاضی ساتہہ لاحق ہونے اوسکیلی دار الحرب مین باطل ہوجاتے ہین اور تصرف مکاتب کا بیع رد ہے اوسکیلئے نافذ ہی اوسکی نزدیک اگر بیچی آدمی اپنی غلام مرتد کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جب پھر آوے تائب ہوکر طرف دار الاسلام کی اگر ہو پہر انا اوسکا پہلی حکم کرنی قاضی کے ساتہہ لاحق ہونے اوسکیلئے باطل ہوجاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اوسکی کی پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان ہے پہتا اور نہین آزاد ہوتے کوئی امہات اولاد اوسکی مدبر اوسکی ہی اور اگر پہر انا بعد حکم کرنی قاضی کے تو جو چیز بادی بیچ ہاتہہ اوسکی ہے اپنی کی لی ہوی اوسکو اور جو چیز کہ نکال لی ورث اپنی ملک سی ساتہہ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کی تو واپس پھیرنے نہین پہنچتا اوسکو اور نہ بدلہ لینا اتا ہی اوسکے وہ شخص کہ

انتہا اسلام اوسکا بتبعیت مان باپ اپنی کی جب بالغ ہوا مرتد ہوکر پس تو بہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوی لیکن از راہ استحسان کے قتل کیا جاوی ایسا ہی حال
اوسکا کہ مسلمان ہوا چھوٹے عمر میں پھر بالغ ہوا مرتد ہوکر جو زبردستی اسلام لایا تھا اگر وہ مرتد ہوجاوے تو وہ قتل کیا جاوے از راہ استحسان کے اور ان صورتوں میں جبر کیا جاوے اسلام پر اور
اگر بارڈالا اوسکو پہلے کے مسلمان ہونیکی تو نہیں لازم آویگا اوسپر کچھ بوجہ بقیط دار الاسلام میں حکم کیا جاوے ساتھ اسلام اوسکے اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں جبر کیا جاوے اسلام
پر ولیکن قتل کیا جاوے موجبات کفر یعنی جن باتونسے آدمی کافر ہوجاتا ہے وہ کسی قسم پر ہیں یعنے تو ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ایمان کے اسلام کے جبکہ کہی آدمی نہیں جانتا میں کہ ایمان
میرا باقی نہیں ہے یہ خطا عظیم ہے مگر ارادہ کری اوسسے نفی شک کا تو نہیں خطا جسنے شک کیا اپنی ایمان میں کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کری اسکی
کہ نہیں جانتا میں کہ کلمہ گو دنیا سی مومن ہیں صورتمیں نہیں کافر ہونیکا جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی کہا کہ ایمان مخلوق ہے یہ کافر ہی جو بنی اعتقاد کیا کہ ایمان کفر ایک ہی قسم
کا فر ہے اور جو کہ راضی ہوا ساتھ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر نسبت کے کسی کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر غیر اپنی کی تو اوسمیں اختلاف کیا ہی مشائخ رحمہم اللہ نے اور فتوی اسپر ہے اگر اگر راضی
ہوا ساتھ کفر غیر اپنی کے تا کہ عذاب نہیں ہے وہ ہمیشہ کہ تو نہیں کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتھ کفر اوسکی تا کہ کہی اللہ کے حق میں چیز کہ نہیں لائق ہے ساتھ صفات اوسکے کے تو کافر ہوتا ہی جسنے کہا
کہ نہیں جانتا میں صفت سلام کے پروہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوانی اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہے اسمیں پس کہا کہ یہ شخص ایسا ہی کہ نہ اوسکی پیچھے نماز اور نہ روزہ اور نہ
طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکی ماں باپ نے نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اس حال میں کہ نہیں جانتی کسی دین
کو ادیان میں سے یعنی نہیں پہچانتی دین کو دلیل نہ بیان کرسکتی ہے اوسکو زبانسی اور وہ دیوانی بھی نہیں ہے تو وہ جب بڑی ہوجاتی اپنی خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغہ
ہو حالانکہ عقل میں اوس وہ نہ جانتی ہو اسلام کو دلیل نہ بیان کرسکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہیں تو جدی ہوجاتی ہی اپنی خاوند سے ایک عرب کے کہ تو جب جانے کسی اوسنی کہا کہ نہیں
پس اگر مراد اوسکے یہ ہی کہ میں نہیں جانتی اور کہتی وہ تو حید کو کہتی ہیں تو کفر کے مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنے یہ کہ میں نہیں پہچانتی وحدانیۃ اللہ تعالی کی تو نہیں ہے وہ مومنہ
اور نہیں صحیح نکاح اوسکا جو کوئی مرا اسحالت میں کہ نہیں پہچانتا تھا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عزوجل کے کوئی اور ہی گھر ہی سوا اس گھر کی جو ظلم حرام ہے تو وہ نہیں تھا مومن
ایک شخص کو کہا ہی اور کہتا ہی مسلمانوں اشکار اکرنی چاہیئی کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اوسنی کہا کہ لعنت تجھ پر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہے ایک نصرانی
اسلام لایا پھر مرگیا باپ اوسکا پس کہا اوسنی کافر ہی میں نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک یہانتک کہ لیتا میں ماں باپ کا کافر ہوتا ہے ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کرتا ہوں اسلام لایا ہوں
مسلمان ہوں نہیں دیکھتے ہیں کہا اوسنی جا تو طرف فلانے عالم کی یہانتک کہ عرض کری بچہ پر اسلام پس مسلمان ہو دیتو نزدیک اوسکی اسکنی میں اختلاف کیا ہی علمانے کہا ابوحنیفہ رح کہ
کافر نہیں ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ تجکو کیا برا معلوم ہوتا اپنی دین کے کافر ہوتا ہی کہنی والا اور بعضی موجبات کفر ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ذات اللہ تعالی کے اور
صفات اوسکے کی وغیرہ ذلک کا فر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کری اللہ تعالی کا ساتھ اوسچیز کہ نہیں لائق ساتھ اوسکی یا ٹھٹھا کری ساتھ کسی نام کی ناموں اوسکی سی یا ساتھ کسی امر کی اوامر
اوسکی سی یا انکار کری وعدہ اور وعید اوسکا یا بھیرا وی اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کری اوسکو طرف جہل کے یا عجز کی یا نقصان کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے
سی کی جائز ہی یہ کہ کری اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہے اوسمیں کہ اوسکا کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کری یہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتھ کفر کی اگر کہی کہ اگر حکم کری مجکو اللہ تعالی
اس بات کا تو نکرونگا نہیں کافر ہوتا ہی جو کچھ کہ قرآن میں آیا ہی یا دلوجہ سے دلیل اللہ تعالی کی اور نہیں وہ جائز یا جائز ہی اطلاق ان الفاظ کا ساتھ فارسی کے کہا بعض مشائخ رحمہم اللہ
نے کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کری عصار کا اور کہا اکثر علمانے کہ نہیں صحیح وعلیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میرے آنکھ میں نندیہ ہے یہ آنکھ اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہے اور اوسپر جمہور
مشائخ ہیں اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد کرے ساتھ اوسکی برائے فعل اوسکے نہیں کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نی کہ وہ خدا کو چاہیئی تھا کافر ہوتا ہے جبکہ کہا واسطے قسم

اپنی کی میں ساتھ تیری بحکم خدا کا کرتا ہوں پس کہا دشمن اوسکی نی کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں تو کہا کہ اسجگہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہیں یا کہا خدا حاکم کی کسیکے
نہیں لائق یا کہا اسجگہ دیوی حکم کریگا پس یہ سب کفر ہی چوچے گئے حاکم عبدالرحمن جال اوس شخص کے سی کہ کہا اوسنی ساتھ رسم کی کار کرتا ہوں ساتھ حکم کی نہیں آیا یہ کفر ہے
کہا اگر ہی مراد اوسکی فساد حج کا اور ترک شرع کا اور ابطال عرسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہیں ہمارا ہوتا ہی یہ شخص ہے ہوا ہوا اللہ تعالی

گیا کہا کہ سیاہ دہن سے بھی بھول گیا از کو اللہ تعالیٰ پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ خدا تیرا زبان سی پس نہیں آتا من کیونکر پس آوینگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی ہر کہی زیادہ پیدا ہی
طرف میرے اللہ تعالیٰ کی کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اوسطی فلانی کے قضا بد پہنچے زمین سے خطا عظیم ہی کافر ہوتا ہی ساتہہ ثابت کرنی مکان کے اوسطی اللہ تعالیٰ کی پس کہا کہ خدا تعالیٰ کی لی مکان خاص
نہیں کا فر ہوتا ہی اگر کہا اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے پس قصد ساتہہ اوسکی حکایت کے بچہ کی آئی ہی یہ میں ظاہر خبا نہیں کا فر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی مکان کا کافر ہوتا ہے اور اگر نہ ہو واسطے
اوسکی کہنے کے کافر ہوتا ہی نزدیک اکثری کی ہو الاصح وعلیہ الفتوی کا فر ہوتا ہی اس کہنی کی اللہ تعالیٰ مٹہا انصاف کے لیئے طور انصاف کے لیئے سبب وصف کے لی اوسکی اللہ تعالیٰ کو ساتہہ
عرف وبحث کے اگر کہا کہ میرا بی آسمان سی نظر اٹہائی زمین پر فلانا کا فر ہوتا ہی جسوقت کہا خدا نیچی دیکہتا ہی آسمان سے یا کہا دیکہتا ہی یا کہا عرش پر ہی پس یہہ کفر ہی نزدیک اکثر
علما کے مگر یہہ اگر کہی عربی مین بطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش ہی جانتا ہی یہہ نہیں کفر اور اگر کہا زیر عرش ہی جانتا ہی پس یہہ کفر ہی حسی نسبت کیا اللہ تعالیٰ کو طرف ظلم کی
پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالمون نے زدہ کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کے تو انصاف پاوینگا تجہ
کا فر ہوتا ہی اور اگر کہی لفظ جسوقت کا جگہ اگر کی نہیں کا فر ہوتا اگر کہی کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے ساتہہ حق اور عدل کے تو لوگا مین تجہی حق اپنا پس یہہ کفر ہی اگر کہا جسہ
کو ظلم کرتا ہی ایک ظالم ہی بات سے یہہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہیں قبول کرینگا پس یہہ کفر ہی گویا کہ اوسنی کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہیں راضی ہونیکا ایک شخص نے
کہا یا خدا روزی مجہہ فراخ کر یا سود اگری مجہہ بیچار کے کر مجہہ ظلم مت کر کہا ابو نصر بوسی حرمی نے کہ کافر ہوتا ہی وساتہہ اسکے ایک شخص نے کہا کسیکو کہ جہوٹ مت کہہ پس کہا اوسی کو
جہوٹ کس لیئے ہی کہنی ہی کے لیئے تو ہی کافر ہوا فی الحال اگر کہا ایک شخص کو کہ طلاق دے ضا اللہ تعالیٰ کی پس کہا اوسی کو نہیں جاتی پس کہا اگر خدا مجکو بہشت مین داخل کری خالد
کرون یا کہا گیا کہ نہ نافرمانی کر اللہ تعالیٰ کی اسلیئے داخل کریگا تجکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سی نہیں اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کہا کہ اللہ نہیں سنتا کہا
تجکو کیسا کہ مین کہتا ہون چاہی دوست کہی چاہی دشمن کافر ہوتا ہی ساتہہ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اوسکو کہ بہت مت ہنس یا بہت سو پس کہا اتنا کہاؤنگا اور اتنا
سوؤنگا اور اتنا سنوونگا اگر چاہے ہوں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر اسلیئے عذاب کا بہت ہے پس کہا اوسنی کہ مین عذاب کا ہتہہ ایک تہپڑ کا ہتہہ لونگا کافر ہوتا ہے
اور اگر کہا کسیکو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہیں ستاتا مجہہ حق نہیں کا فر ہوتا ہے لیکن گنہگار ہوتا ہے ایک شخص نے کہا بلدیکو کہ یا بلدیکو میرا بنایا ہوا کچہہ فرمائی تو کرونگا نہیں ان ماں باپ سنا اور نہیں
اور جو کچہہ فرمائیگی کرونگا کافر ہوا ہی اگر کہا اگر خدا دونون جہان بنایا تو حق اپنا تجلی سے نہیں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی کہ یہ بات جہوٹی ہے پس ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جہوٹ
تیری کو سچ کریگا کہا خدا ساتہہ تیرا جہوٹ تیرے کی برکت کری کہا بعضے علمانی کہ یہہ فریب کفر کی ہی ایک شخص نے جہوٹ بولا پس کہا کہ اللہ تیری جہوٹ مین برکت دے کافر ہوتا ایک
شخص نے کہا کسیکو کہ فلانا ساتہہ تیرے سیدہا نہیں چلتا ہی کہا اوسنی کہ خدا تعالیٰ ہی ساتہہ اوسکی سیدہا چلیگا کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نے خدا رازکو دوست کہتا ہی مجکو نہیں ہی ساتہہ
اگر قصد کیا ساتہہ اس کلام کی نسبت کرنا نجل کا طرف اللہ تعالیٰ کی تو کافر ہوتا ہے اور تیرے اس کہنی سی کی دوست کہتا ہی سو نیکو نہیں کا فر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالیٰ یہہ کام کرونگا کہا
انشاء اللہ کہ یہہ کام کرونگا کافر ہوتا ہے کہا مظلوم نے کہ بیساتہہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی کیا ظالم نے کہا کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا اے خدا رحمت اپنی مجسی دیر نہ کر
پس یہہ الفاظ کفر ہی جبکہ دراز ہو قصہ سیاق خاوند بیوی کے پس کہا خاوند نے اپنی بیوی کو کہ دور ہو اللہ تعالیٰ سی اور تقوی کر اوس سے پس کہا عورت نے اوسکی جواب مین کہ نہیں ڈرتی مین اللہ سی
پس اگر خاوند نے عتاب کیا اوسکو عصمیت ظاہر اور ڈراتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ سی در جواب کو اوسنی کے یا اس ڈرانی پر تو ہوتی ہی عورت اور جدی ہو جاتی ہی خاوند
سے اور اگر ہی چیز کہ عتاب کیا اوسکو اوسمین ایک امر کہ نہی منع کیا جاتا اللہ تعالیٰ سی نہیں کا فر ہوتی اگر یہہ ارادہ کری ساتہہ اوسکی استخفاف توجدی ہو جاتی ہی خاوند سی ایک
شخص نے ارادہ کیا کہ یہہ ماری کسیکو پس کہا اوسکو اوسنی کہ کیا نہیں ڈرتا تو اللہ تعالیٰ سی پس کہا اوسنی کہ نہیں پس اس سے کافر نہیں ہوتا ہی اسلیئے کہ پہنچانا ہی اوسکو کہ کبھی تقوی دیتا ہے نہیں
کرتا ہون مین اور اگر دیکہا کسیکو گناہ مین اور رکہا اوسکو کسی نے کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سی کہا اوسنی نہیں ہو جاتا ہی کافر اسلیئے کہ نہیں ممکن ہے آسمین تاویل اور اسیطرح کہا گیا ایک
شخص کو کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے کہا اوسنی حالت غضب مین نہیں ہو جاتا ہی کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو ناپسند کری جیسکو کوئی کہی اوسکو کہ خدا نے چاہا یہ یا ان حلال کیا ہے یہ
حکم کو نہیں سنکر یا ہنسکر یا ہنسی سے کہ جہ کوئی چیز ہو پس وہ کافر ہوتا ہے اگر کہی خدائی سے حق مین تمام بہلائی ہی ہے مجہی ہی کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو باری ساتہہ

بیوی کی پس آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھ عورتون کی پس نہین آتا مین کیونکر پس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سی دیکھتا ہون اور تجھسی یا خدا سی امید رکھتا ہون اور تجھسی پس
یہہ قبیح ہی اور اگر کہا کہ خدا سی دیکھتا ہون اور سبب تجھکو جانتا ہون پس یہہ اچھا ہی طلب کے کسی دشمن سے قسم پس کہا دشمن نے قسم کہاتا ہون اللہ کی پس کہا قسم طلب کرنیوالی
نے کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کے بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھ طلاق کی یا عتاق کی پس کافر ہوا بعضی علما کی نزدیک اور اکثر کی نزدیک نہین ہوا الاصح اگر کہا کسی سے کہ خدا جانتا
ہی کہ ہمیشہ تجھکو ساتھ دعا کی یاد رکھتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اگر کہا کہ من خدایم بطریق ہنسی کے یعنی خود ایم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھکو
حق ہمسایہ نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس کہا خاوند نے کہ تجھکو حق خاوند کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پہر کہا خاوند نی کہ تجھکو حق خدا کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس
کافر ہوئی وہ عورۃ ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین بارے جانتا مین کہ خدا تعالی نی مجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سی مجکو کچھہ نہین ہے پس کہا
بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہہ کلام خطا عظیم ہی ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجھکو ساتھ برائیون تیری کی پس کہا اوسنی کہ خدا کو بٹھایا ہی تو نی کہ تا خدا وہی کری
کہ جو تو کہی کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہی کچھہ اور نہین کر سکتا سوائے دوزخ کی پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیش کار یعنی کار
پرداز نہین ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نی کہا شدۃ فقر مین کہ فلانا بہی بندہ ہی ساتھ اتنی نعمتون کے اور مین بہی بندہ ہون اتنا رنجون مین باری یہہ عدل ہی
کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسیکو خدا سی ڈر پس کہا اوسنی خدا کہان ہے کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا کہ پیغمبر گور مین نہین ہین یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہی یا کہا کہ معدوم نہین
معلوم ہے اللہ کو کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتھ داخل کرنی کاف کے بیچ آخر لفظ اللہ کی وقت پکارنی اوسکی کہ نام اوسکا عبد اللہ ہی اگر ہی پکارنیوالا عالم اور کافر ہوتا ہی
ساتھ تصغیر خالق کے عمدا اگر ہی عالم اگر کہا کسیکو کہ خدا تیرا بخشش کری میرے دل پر نہین اگر مراد رکہی اوسنی اس سی استغنا رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اوس سی یہہ رکہی کہ میرا
دل ثابت ہے ساتھ اثبات اللہ تعالی کی نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ قسم ہی خدا کی اور قسم ہی خاک پانون تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور قسم جان اور سر تیری کی
تو اسمین اختلاف ہے اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے جسنے نہ اقرار کیا بعضی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ
کے سنت کی سنتون مرسلین کے سی پس کافر ہوا پوچھی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کیسی کہ انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہوئی ہو امت
اوسکی نبوۃ پر نہین ضرر کرتا ہی اوسکی نبوۃ کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جعفر سی ہی کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب انبیا اوسکی پر اور نہین
جانتا مین کہ آدم نبی ہی یا نہین کافر ہوتا ہی پوچھی گئی جعفر حال اوس شخص کیسی کہ نسبت کری طرف انبیا کی فواحش کو مانند عزم کرنی اونکی زنا پر اور مانند اونکی جیسیکہ کہتی ہین
حشویہ حضرت یوسف ع م کی حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ برا کہنا ہی اونکو اور استخفاف ہے اونکا کہا ابوذر نی جسنی کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا باوجود اسکی کہ انبیا
علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوۃ مین اور نہ
پہلے اوسکی کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی رد کیا نصوص کو سنا مینی بعضی علما سی کہ جب نہ پہچانی آدمی یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم وعلی نبینا السلام پس
نہین وہ مسلمان جسنی ارادہ کیا اپنی دل سی بعض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنی کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھ اوسکی اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھ اوسکی نہ
گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی یہہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا نہ ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جیسیکہ کافر ہوتا ہی اس کہنی سی کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھ ایک امر
کے نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھہ کہ کہا انبیا نی صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اوسکی
کہ مین پہونچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اوسنی یہہ بات کہی اور کسی نے اوس سی معجزہ طلب کیا کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض
طالب کے عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہی تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت کی بال کو چھوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہے نزدیک بعض کے اور نزدیک اونکی نہین ہوتا مگر جبکہ
کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تہی یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہی حق اپنا اوس سی لونگا نہین ہوتا کافر اگر
کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا بدبودار اور میلا کچیلا تہا یا کہا کہ حضرت کی ناخن بڑہ رہی تہی تو بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور بعضون نے کہا

کہ جب کافر ہوتا ہی کہ کہی یہہ بطریق اہانتہ کی اگر برا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہی اور کہا اوسکو یا ابن الزانیۃ پس اگر تہا وہ ذکر
کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو گناہ ہی کبیرہ ہے مگر گناہ انبیاء کے صغیرہ ہین نہین کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہے اور فاعل
اوسکا فاسق ہی اور کہا ساتہہ اسکی کہ معاصی انبیاء کی تہی قصدا پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنی برا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیاء کی نہین ہے قصدا پس نہین کفر رافضی
جسوقت کہ برا کہی شیخین کو اور لعنت کری اونکو عیاذا باللہ منہ پس وہ کافر ہے اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی رض کو اوپر ابو بکر رض کی نہین ہوتا کافر مگر یہہ کہ وہ
مبتدع ہے اور معتزلی بہی مبتدع ہی مگر جبکہ کہی دیدار خدا کا محال ہے تو اوسوقت کافر ہوتا ہی اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رض کو کافر ہوا ساتہہ اللہ کے اور اگر بہتان
لگایا اور بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکو نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہین تہی اصحاب نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت
کا ہوتا ہی جسنی انکار کیا امامت ابی بکر صدیق رض کا پس وہ کافر ہی بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر نہین اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہی اور اسیطرح جسنی انکار کیا خلافت
عمر رض کا وہ بہی کافر ہی بحسب قول صحیح کے اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنی عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رض کی اور واجب ہے کافر کہنا تمام
زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہین وہ اوسکی کہ نبی عجم سی آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہماریکا اور سید ہماریکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین عیاذا باللہ من ہذا القول اور واجب ہے
کافر کہنا روافض کا بسبب اسکے کہ کہتی ہین کہ رجوع کرینگی اموات طرف دنیا کی اور بسبب کہنے تناسخ ارواح کی اور انتقال روح کے طرف ائمہ کی اور نکلینگے امام باطن اور
معطل ہین امر و نہی یہانتک کہ نکلی امام باطن اور جبرائیل علیہ السلام نے غلطی کی وحی لانی مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ علی بن ابی طالب رض کی اور یہہ قوم
خارج ہین ملت اسلام سی اور احکام اونکی احکام مرتدین کے ہین جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ برا کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ کہی
نہین خطرا گذرا میرے دلمین کچہہ اور سوا اسکی نہین کہ برا کہا مینی محمد کو جیسیکہ طلب کیا اونہون نے مجہسی اور مین راضی نہین تہا ساتہہ اسکی پس اسمین کافر نہین ہوتا اور ہوا
جیسیکہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولی کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تہا ساتہہ ایمان کی اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میری دلمین ایک شخص کا نصاری سی
کہ نام اوسکا محمد ہے پس ارادہ کیا مینی ساتہہ برا کہنی کے وہ نصرانی پس اسمین بہی کافر نہین ہوتا اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میرے دل مین ایک شخص کا نصاری سے
کہ نام اوسکا محمد ہے پس برا کہا مینی اوس نصرانی کو اور برا کہا مینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمین کافر ہوتا ہی قضا مین بہی اور عند اللہ بہی جسنی کہا کہ مجنون تہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنی کہا کہ بیہوش ہوگئی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کہاتی آدم گیہون تو نہ ہوتی ہم اشقیا کافر ہوا جسنی انکار کیا
متواتر کا پس کافر ہوا اور جسنی انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کے نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہی کافر نہین ہوتا اور جسنی انکار کیا خبر واحد کا نہین کافر ہوتا منکر اوسکا
مگر گنہگار ہوتا ہے بسبب قبول کرنی کے جبکہ آرزو کری ایک شخص واسطی کسی نبی کی انبیا مین سے یہہ کہ نہوتا وہ نبی کہا علما نے کہ اگر مراد اوسکی اس کہنے سی یہہ ہے کہ اگر نبی نہوتے تو نہوتا
خارج حکمت سے نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف عداوۃ کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہی اوسکو مثلا کہا کہ حضرت
کدو کو دوست رکہتی تہی پس کہا سننی والے نی کہ مین نہین دوست رکہتا ہون اوسکو پس یہہ کفر ہی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسف رح سی بہی اور بعضی متاخرین نے
کہا کہ اگر یہہ بطریق اہانتہ کی کہا تو کفر ہی اور بدون اسکی کفر نہین ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا تہا کپڑا پس ہم سب جولاہی بچی ہین پس یہہ کفر ہی ایک شخص
نے کہا کسی سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتی تہی تو چاٹ لیتی تہی اپنی تینون انگلیان پس کہا اوس شخص نے کہ یہہ بی ادبی ہی پس یہہ کفر ہی جب کہ کہا گیا
عجب رسم ہے دہقان مین کہ طعام کہاتے ہین اور ہاتہہ نہین دہوتی اگر یہہ از راہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہی اور اگر کہا یہہ کیا رسم ہی موچہین پست کرتی ہین اور دستار نیچی گلے
کے لانے بطریق طعن کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین کافر ہوا ایک شخص نے کچہہ کلام کیا پس کہا اوسکو دوسری نے کہ جہوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہی اوسکو کفر اور
اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا نہین مانونگا مین اگر سب پیغمبر ہی یا کہا اگر سب مرسل ہے یا سب فرشتہ مقرب ہے گران جان ہی کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہہ کہ مارے اپنی غلام
کو پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنی اگر محمد مصطفے کہین کہ مت مار تو بہی چہوڑونگا یا کہا کہ اگر آسمان سی آواز آوی کہ مت مار تو بہی مارونگا لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک شخص نے

پڑہی

پڑہی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین سی پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلشہا خواند پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف قاری کے نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
تو دیکہی اگر تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتہہ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہے اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتہہ دین کے نہین رکہتی تہی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اوسکا
اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تہی کہ پڑہنا اسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ
پیغمبر بود و وقتیکہ بود کہ نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورۃ نے
کہ پیغمبرون نی بہی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی سے کہ دیکہنا میرا تجکو مانند دیکہنے ملک الموت کے ہی پس یہہ خطاء عظیم ہے اور اسکی کہنی والیکے
کفر مین اختلاف کیا مشایخ نی بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نے کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین ہے کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا
ہے کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانیکا دشمن رکہتا ہون مانند مونہہ ملک الموت کے اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہی نہین سنتا
مین گواہی فلانیکی اگرچہ جبرائیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتون مین سے کافر ہوا اگر کہی مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہی مین
نبی ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی اسحال مین کہ نہین حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مینی یا کہا خدا کو اور فرشتونکو گواہ کیا مینی کافر ہوا
اور اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مینی نہین کافر ہوتا اور بعضی موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ قرآن کی جسنی کہا کہ قرآن مخلوق
ہے پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیۃ قرآن کا یا ٹہٹہا کیا ساتہہ ایک آیۃ قرآن کی یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن اوپر بجانی دف کی اور ڈنڈونکی پس کافر ہوا
ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا مینی قرآن بہت پس عفو کیا گیا گناہ ہم سی کافر ہوتا ہی جسنی کہا
کسی سے کہ قل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی یس کو نزدیک بیمار کے کہ یس در دہان مردہ منہ یا کہا کسی سے
ای کوتاہ تر از انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سی کہ پڑہتا ہی قرآن اور نہین یاد آتا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بہرا پیالہ اور لایا اوسکو اور کہا کاسا دہاقا یا
کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کے یا کہا نزدیک ناپنی اور تولنی غلہ کی واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون بطریق مزاح کی یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر
کیا تونی علم یا جمع ہوئی ایک جگہہ رکی رہنی والے اور کہا فجمعناہم جمیعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعا ساتہہ
زبرنون کی یا پیش نون کی اور ارادہ کیا ساتہہ اوسکی طنز یا کہا واسطی ایک شخص گنجی کی کہ بڑا کہتا ہون مین تجکو اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا
کیا طرف نماز یا جماعت کے پس کہا کہ مین نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور جبکہ کہا کسی سی گہر ایسا
پاک کیا ہی تونی جیسی والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق رح نے کہ اگر ہی کہنی والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہی تو کافر
ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچہہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ عظیمہ ہے
اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس یہہ حکم اوسکی تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑہتا ہی تو قرآن پس کہا بیزار ہوا
مین قرآن سی کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورت قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس صورت کو بہت پڑہتا ہے وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس سورت کو زبون پکڑا ہی تونی
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوی اسلیے کہ وہ کافر ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کی
اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی واللہ نہین نماز پڑہونگا مین کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک کہ مر گیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑہتا مین محتمل ہے چار
وجہونکو ایک تو یہہ کہ مین نماز نہین پڑہتا اسلیے کہ پڑہ چکا ہون اور دوسرے یہہ کہ نہین نماز پڑہتا تیری حکم سی اسلیے کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتہہ نماز کی اوسنی کہ وہ بہتر ہی تجسی اور تیسری یہہ کہ
نہین نماز پڑہتا مین باعتبار فسق بیباکانہ پس یہہ تین وجہین تو نہین کفر اور چوتہی یہہ کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیے کہ نہین واجب مجہپر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ اوسکی پس اسسے
کافر ہوتا ہے اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین نہین کافر ہوتا واسطی احتمال ان وجوہ کی جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ بہڑوا ہو کہ نماز پڑہی اور کار اپنی

پروا نہ کری یا کہا دیر ہوئی کہ سیکار نہین کی مینی یا کہا کون طاقت رکھی کہ یہہ کار بسر لیجاوی یا کہا خرومند دکاری بنا ید کہ بسر تواند برد یا کہا کہ لوگ میرے ہی واسطے کرتی یا کہا نماز پڑہتا ہون کچہہ سر رہتہ نہین آتا یا کہا کہ تو نی نماز پڑہی کیا سر پر لایا تو یا کہا تیرے واسطے کرونگا یا باپ میری مرگئی یا کہا کہ نماز نہ پڑہنی ایک سے ہی یا کہا کہ اتنی نماز پڑہی مینی کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزی نیست کے اگر بماند گنده شود پس یہہ سب کفر ہی اگر کسیکو کہیکی آوتا نماز پڑہین ہم اوسے حلال جانکے یا بی پروہ کہی مینی بہت نماز پڑہی کوئی حاجت میری روا نہ ہوئی اور یہہ بطریق استخفاف و تحقیر کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی یک فاسق نماز یونکو آؤ مسلمانی دیکہہ اوسکی طرف مخلص شفق کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہی سن کار ہی نمازی پن یہہ کفر ہی جسوقت کہ کسی کو نماز پڑہتا کہا وی تو حلاوت طاعت کے یا کہی فارسی مین نماز خوان تا حلاوۃ نماز بیابی پس کہا اوس شخص نے جواب اوسکے تو بکی تا حلاوت بی نمازی بینی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا کیا غلام کو کہ نماز پڑہ یکہا کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیے کی ثواب مولی ہے کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ الدنی ناقص کیا مال میری مین سی پس مین ناقص کرتا ہون اوسکی حق سے یہہ کفر ہی ایک شخص نماز پڑہتا ہی رمضان مین اور پہر نہین پڑہتا اور کہتا ہی کہ ایخ دلبسیارست یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیے کہ ہر نماز رمضانی برابر ہر نماز دونکی ہی کافر ہوتا ہی نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی معتمداً پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نی کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نی اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کی یا نماز پڑہی ساتہہ کپڑی نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصداً کافر ہوتا ہی نجری کی اور واقع ہوئی نجری اوسکی ایک جہت پر پہر چہوڑ دی اوسی وہ جہت اور نماز پڑہی طرف اور جہت کے روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سی کہ خوف رکہتا ہون مین وسیہ کفر کا واسطے اعراض اوسکی کی قبلہ سی اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اوسکی کفر مین کما شمس الائمہ حلوائی نی کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ اوسی جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی بطریق استہزا و استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورۃ کی اسطرح کہ نماز پڑہتا تہا ساتہہ قوم کی اچہل ٹکر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری اور چہپا لا اوسکو اور نماز پڑہی اوسیطرح یا تہا قریب دشمن کے پس کہڑا ہوا اور نماز پڑہی غیر ظاہر کہا بعض مشایخ رح نی کہ نہین ہوتا کافر اسلیکی استہزا کرنیوالا نہین ہی وجہ کو کی مبتلا ہوساتہہ اسکی بسبب ضرورۃ کے یا حیا کی لایق ہی یہہ کہ نہ قصد کری ساتہہ قیام نماز کا اور نہ پڑہی کچہہ اور جب چکاوی پیٹہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تا کہ نہ ہووی کافر بالاجماع اور جب نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا بعضی علمانی کہ نہین ہوتا ہی کافر کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کریگا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار کری دوسرے سجدے کی فرضیت کا تو یہی کافر ہوتا ہی بسبب رد کرنی اوسکی اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کبھی ہی کے طرف پڑہتا اور بیت المقدس کے طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو موتہہ طرف اوسکی نکرونگا مین یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہووے تہہ طرف اوسکی نکرونگا مین کہا کہ قبلی دو مین یعنی کعبہ و بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی یا نہین تو اب اوسکی لیی دادو سپر گناہی اور بعضون نے کہا کافر ہوتا ہے اوسکی لیے اور نہ گناہ اور وہ مانند اوسکی کہی نہین نماز پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس ترک کی ایک نماز زیادہ نماز مین پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تعظیم اونکی کی کافر ہوا اور نہین تو سپر قضا نماز کی اور اگر کیا یہہ فعل بسبب فسق کی کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پہر بعد ایک مہینہ کی پوچہا گیا یا تجون نماز ون سی پس کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض مین مجہہ پر کافر ہوا اگر یہہ رہتا ہو یہہ تو مسلمانونکی ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینی کی کہ جہوٹ کہتا تو نی کافر ہوا ایک موذن نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ خوشامی کی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کی اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کے ہی کافر ہوا کہا ایک شخص کو کہ ادا کر زکوۃ اوسنی کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقاً اور بعضون نی کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوجاتا ہی اور لایق ہی یہہ کہ تہہ مسئلہ زکوۃ کا بموجب قولون کی کہ گذری نمازمین کذا فی الفصول العمادیۃ اگر کہا کہ اگر شکی رمضان نہ ہوتا فرض اوسکی کفر مین اختلاف کیا ہی مشایخ نے اور صواب یہہ ہے کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اوسکی مجہسی نہین ادا ہوسکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنی مہینی رمضان کے کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہان بہاری کافر ہوا بسوقت کہا وقت داخل ہوئی رجب کی کہ بعد اسکی حرامے مین ہونگے اگر کہا بھیلہ زراہ حقارت

مہینون بزرگ کی کا فرہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھا وسکی رہنے فضل اپنی کا نہ کا فرہوا اور لایق ہی یہہ کہ ہو جواب ہی مسئلہ کا ہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان جلدی جاؤ ہیں بعضون نی کہا کہ وہ کا فرہوتا ہی اور کہا بعضون نی نہین کا فرہوتا اور اگر کہا چنداز مین روزہ کہ مراد ل مگر فت پر ہیچ کہ ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات کو نہ کیا ہی عذاب ہماری لیی اگر تا ویل کی لیی نہین کا فرہوتا اوسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اسکو ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہماری لیی نہین کا فرہوتا اگر تا ویل کرے لیی اگر کہی کہ نماز مجھی سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے پڑہون ہے بچی تو رکہتا ہی نہین یا کہی نماز کو طاق پر رکہا مینی کا فرہوتا ہی ان سب صورتون مین

اور بعضی اجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق مین ساتہہ علم اور علما کی جنی بغض کہا کسی عالم سی بغیر سبب ظاہر کی خوف ہی وسیہ کفر کا حسوقت کہا واسطی صلح کروانی والیکی کہ دیدار اوسکا نزدیک میری ایسا ہی کہ جیسی مدار سور کا خوف ہی وسیہ کفر کا جبکہ برا کہی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کا فرہوتا ہی اس کہنی سی عالم کو کہ ذکر احمد کا بیچ مقصد علم تیری کی مراد رکہتا ہو علم سی علم دین کا ایک جاہل نی کہا جو کہ علم سیکہتی ہین دستانین ہین کہ سیکہتی ہین یا کہا یا ہی جو کچہہ کہ کہتی ہین یا کہا تزویر یعنی فریب ہی یا کہا ہین علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص مینہی ایک جگہلا بیچی پر اور پوچہین لوگون وس سی مسائل بطریق استہزا کی پہر ارین وسکو ساتہہ تکیون کے اور دہنسی جاوین کا فرہوتی ہین سب اسیطرح اگر نہ مینہی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر امجلس علم سی پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ کیفیت سی آیا تو کا فرہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سی کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادار اپیچیز کی کہ کہتی ہین عالم کا فرہوتا ہی اگر کہی علم کو ہیچ کا سند کیے نہین کر سکتی یا کہی علم کو کیا کرو نہین مجکو چاند چاہیے جیب مین کا فرہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی زن و فرزند کی ہی مجلس علم مین نہین پہنچتا مین پس اسمین مخاطرہ عظیمہ ہے اگر ارادہ کری ساتہہ اوسکی سہل جانی علم کا حسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچہہ علم سی یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پر کہا دوسری نی یہہ کچہہ نہین زردی یا کہا یہہ کلام کس کا ہا آوی درم چاہیی کی آج شمست ہے ہم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس ہیچ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنی سی پس ہیچ کفر ہی ایک عورتی نی کہا لعنت ہو اوچاونہ دانشمندی کی کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمندون کا وہی ہی و فعل کا فرون کا وہی کافر ہوا کہا بعضون نی کہ یہہ جب ہی کی ارادہ کیی جاوین ساتہہ اوسکی تمام فہما پس ہیچ ہو گا تسویہ درمیان حق و باطل کے ایک شخص جگہڑا ایک فقیہ سی کسی مرمین و بیان کی فقیہ نی اوسکی لیی ایک وجہ شرعی پس کہا اوس جگہڑنیوالی نی تو دانشمندی مت کر کہ مین نہین جلینی کی خوف ہی وسیہ کفر کا اگر کہا فقیہ کو ائی دانشمند کہ یا کہا ای علو یک نہین کا فرہوتا اگر ارادہ مین ہو اوسکی استخفاف دین کا منقول ہی کی ایک فقیہ نی کہی اپنی کسی دکانون رہیلا گیا پہر گذرا اوس دکان پر پہنچا دکان دارنی کہ بسولہ فراموش کیا تو نی پس کہا فقیہ نی کہ میری کتاب ہے تیری دکان مین پس کہا دکاندارنی کہا کہ بسولہ نہین پس کہا فقیہ نی کہا کہ بسولہ کی لکڑی کتابی ہی و رتم ساتہہ کتاب کے حلوا گون کی پس شکوہ کیا فقیہ نی اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سی پس حکم کیا اوسنے ساتہہ قتل کرنی اوس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پر اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت کے کرا و ترسنع کرتا ہی اوسکو گناہ سی پس کہا بیوی نی کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون مینی کو دوزخ مین کہا ہی مینی کا فرہوئی ایک شخص سے کہا گیا کہ طالب علم جلیتی ہین دوزخ مین ہزار دن ملائکہ کی پس کہا اوسی کہ یہہ جہوٹ ہی کا فرہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کا فرہوا ایک شخص نے کہا کاش اللہ بد خیر من العلم کا فرہوا اور اگر کہا خیر من لعنہ کا فرہوا ایک شخص نے کہا اپنی دشمن سے کہ حیل میری ساتہہ طرف شرع کی و رکہا دشمن نے کہ پیادہ لا تا چلون ہے حیر کی نہین جانے کا کافر ہوا اسلیکی مقابلہ کیا شرع کا اور اگر کہا میری ساتہہ قاضی کے پاس حیل باقی مسئلہ بدستور رہتی ہے کافر ہوتا ہو اور اگر کہا ساتہہ میری شریعت و رہیلی مفیدہ نہین کہا بیش حیلین کے یا کہا میریلیی حلوا کیجو کا ہی شریعت کو کیا کرون پس ہیچ سب کفر ہی اگر کہا اوسوقت کہ چاندی لی تی تو نی شریعت اور قاضی کہا ان تینون کا فرہوا اور علما متاخرین سی بعضون نے کہا اگر مدار رکہا ساتہہ اوسکی قاضی شہر کا نہین کا فرہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع ہا حالت مین ہیہ ہے پس کہا اوسنی کہ مین سم پر کام کرتا ہو اش شرع پر کا فرہوتا ہی ایک بعض شیخ کی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہو تی کیا ہی حکم شرع کا پس وی نی کہا ابنک شرع راہین کا فرہوئی اور جدی ہوئی اپنی خاوند سی ایک شخص پر مین کیا اوسکو دشمن نے فتوی ائمہ کا پس دکیا اوسنی اوسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اسلیکی اوسنی رد کیا حکم شرع کو اسیطرح اگر کہا کچہہ لیکن فتوی الدریا مین پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کا فرہوا ایک شخص نے فتوی پوچہا ایک عالم سی اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنی کہ طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی پوچہنی والی نے

کہ میں طلاق ملاق کو کیا جانوں ماں بچوں کی چاہیں کہ میری گھر میں ہو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دیہاتی وہ جھگڑنیوالو نہیں سے طرف دوسری کے فتوی اسکا پس کہا اوسنے کہ نہیں جیسیکہ فتوی دیا اونہوں نے یا کہا نہیں عمل کرتی ہم اوپر سچے ہوئے اوسپر بغیر نزاع **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہیں** کہ متعلق ہیں ساتھہ حلال اور حرام کے اور کلام فقہا کے اور خاجروں کے وغیرذالک جنہی اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال اوسطی تریہ مسئلہ کے یا باعتبار جہل کے نہیں ہوتا کفر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام بعینہ اور وہ اعتقاد کرتا اوسکو حلال یہانتک کہ ہوگا کفر اور جبکہ ہو حرام بغیر پس نہیں کفر اور بیچہ اوسچیز کی کہ ہوئے حرام بعینہ کافر ہوتا ہی ہو حرمت ثابت ساتھہ دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ساتھہ اجتہاد احاد کی نہیں کافر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تیری ہی طرف تیری یا دحرام کہا ہوا سادونوں میں چلا پیچھے خوف ہی اوسپر کفر کا اوسیطرح جبکہ کہا کہ چاہیں حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاوینگے گرد حلال کے نہیں گرد حلال کے پہروینگے نہیں کافر ہوتا اگر سردی فقیر کو کہہ یا ل حرام ہیں اور امید رکھی ثواب کے کافر ہوتا ہی اور اگر چاہی فقیر اوسکو پھیرو عادی اوسکو اور اگر آمین کہی دینی الا پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سی پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میرے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسنے جواب میں کسی احمق ہیں سے ایک حلال خرالماء اوسکو سجدہ کروں میں کافر ہوا کہا کسی سے کہ کہا حلال کہا اوسنی کہ مجکو حرام چاہیئے کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکی نے شراب سے پہرائی اقارب اوسکی اور نثار کیں اوسپر درہم کافر ہوئی وہ اور اگر نثار نہ کیں اور لیکن کہا اونہوں نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوئی اگر کہا کہ حرمت شراب کے نہیں ثابت ہوئی قرآن سی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوئے ہی حرمت اور باوجود اوسکی تو پیتا ہی شراب کیوں نہیں توبہ کرتا تو کہا کسی شیرہ انگبیدہ نہیں کافر ہوتا اسلیکی یہہ استفہام ہی یا تسویہ ہے درمیان شراب اور ردود کے محبت میں اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی کی حالت حیض میں کافر ہوا اوسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی کی اور نوادر میں ہے امام محمد رح سے کہ نہیں کافر ہوتا دونوں مسلمان میں ہو اصحیح ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو کی ساتھہ شادی ہماری کی شادی ہی اور کم دو کاسہ اوسکو کی ساتھہ شادی ہماری کی شادی نہیں ہوتا کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد دین اور کہا اپنی یار و سے بیا ئیہ تاکی خوش بریم کافر ہوتا ہے اوسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھہ بینی شراب کے اور کہا مسلمانی اشکار کرتا ہوں میں کہا مسلمانی اشکار ہوئے کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسقوں سے اگر اشراب بیتے ہو تو ریسی گرپڑی جبرئیل علیہ السلام ساتھہ برابنی کی دہاڑی اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ توصیح کرتا ہی ہر دن اسحال میں کی ایذا دیتا ہی تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہوں میں کافر ہوا کہا دسطی گناہ کے کہیہ ہے ایک ہزار مذہب ہے یکی کافر ہوتا ہے کذا فی المحیط اور تجنیس تلقی ہیں سے صحیح رہیئے کہ نہیں کافر ہوتا ہی وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اوسی پس کہا میں کیا کیا ہی تا توبہ کرنی چاہیئی کافر ہوا جسنی کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانی کی بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستملے فی کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد للہ کہا بعض متاخرین نے کہ نہیں کافر ہوتا اور اتفاق ہی پسر کہ اگر قرح لیوی یا دبسم اللہ کہی اوپر ہوی کافر ہوگیا اور ایسیہی وقت مباشرت زنا کی یا وقت قمار کی بجنسیہ اور کہی بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جھگڑیں پس کہے ایکی ان دونوں میں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس کہا لاحول بکار نہیں یا کہا لاحول کو کیا کروینگے یا کہا لاحول نہیں کفایت کرتی ہو سے یا کہا لاحول ایکا سا اندر شہ بتوان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہی ان سب صورتوں میں اوسیطرح جسوقت کہی وقت تسبیح و تہلیل کے اور اوسیطرح جسوقت کہی سبحان اللہ پس کہے دوسرا سبحان اللہ کے تو رونق لی گیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہیں کہتا میں پس کہا بعض مشائخ نی کہ یہہ کفر ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مراد دریں کہی ساتھہ اسکی یہہ کہ میں نہیں کہتا تیری حکم سی نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضوں نی کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور اگر کہا کہ گفتن این کلمہ چہ بر سرآورد می تا من گویم کافر ہوتا ہی ایک دشاہ چینگا پس کہا دسطی اوسکی کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی دوسرے شخص نے یرحمک اللہ کہنی والیکو کہ نہ کہہ بادشاہ کی ایسی سطرح کافر ہوتا ہی یہہ کہنی والا اور **بعضی موجبات کفر کی وہ ہیں** کہ متعلق ہیں ساتھہ دن قیامت کے اور اوسچیز کی کہ اوسمیں ہے جسنی انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اوسیطرح ہی ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ یہود و نصاری جب اوٹھائی جاوینگی قیامت کے آیا عذاب دیئے جاوینگے ساتھہ آگ کی کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتھہ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کے اور ساتھہ انکار عذاب قبر کی اور ساتھہ انکار حشر بنی آدم کے نہ غیر انبیا کی اور نہ ساتھہ کہنی ایسیکی کہ ثواب عذاب کے جاویگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ منکر کہ جہان دوسرا ہے پس کہا اوسنی کہ اوس جہانی کسنی خبر دی کافر ہوا ایک شخص

کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر ندیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت پر تمہی تا بدا گر کہا از راہ حقارت دن قیامت کی کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا
مظلوم نے آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت مے ندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضداری کردی در اہم میرے دنیا میں لیسلی کہ نہیں در اہم ہین قیامت
کو پس کہا دس اور مجکو دی در اوس جہان ہین لے لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتھ محشر کی کیا کام یا کہا نہیں ڈر تا مین قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن سے
لونگا مین تجسی حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکی نی کہ تو اوس انبوہی مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اور مذکور ہی فتاوی
ابو اللیث مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تا مم خوبیان اس جہان مین چاہیدین در جہان جو کچہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چہوڑ دنیا کو واسطی آخرۃ کی کہا مین
نہین چہوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی از اہل ایمان بیخبر ہوا وس جہان مین تا تکبیر صلوۃ عید کی ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ کہ یہ طنزی ہی و تمسخر ساتھ امر
آخرۃ کی پس کافر ہوتا ہے کہ نہین ہی کافر کہنی والی کا اگر کہا ساتھ تیری دوزخ مین جاؤنگا لیکن ابد رہنین آنیکا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جبتک کچہ ضوان کے لیی نہ لیجاویگا دروازہ
بہشت کا نہین کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطی امر بالمعروف کرنیوالی کی کہ کیا غوغا آیا اگر کہا یہ بطریق رد و انکار کی خوف ہی دسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ فلانیکی گہر مین جا اور اوسکو ام معروف مے کہا اوس شخص مے کہ میرا اوسنی کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہی کہا مینی عافیت خیتے کے ہی مجکو اس فضولی کر
کیا کام مین پس بسبب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطی صاحب تعزیت کی ہر چہ از جان تو بکاست جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنی والی پر کفر کا یا کہا زیادہ کن دین پس
خطا اور جہل ہی در سیطرح از جان فلان بکاست بجان تو بہبودست و اگر کہا وی مرد و جان تو سپر دکا فر ہوتا ہی ایک شخص اچہا ہوا اپنی بیماری پس کہا ایک
اور شخص نے فلان خر باز فرستاد پس یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار رہا ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی و طویل ہوئی بیماری پس کہا مر لیص نے اگر چاہی تو ماری تو مجکو مسلمان و اگر
چاہی تو ماری تو مجکو کافر ہوتا ہی کافر کر نیوالا ساتھ اسکی مرتد دین اپنی کی اور سیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کے مصیبتون مین پس کہا لیا تو نی مال میرا
اور لیا تو نی فرزند میرا اور لیا تو نی ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نی اور مانند ان الفاظ کی کہی پس کافر ہوا **اور بعضی موجبات کفر**
کے وہ ہین کی متعلق ہین ساتھ یقین کفر کی اور حکم کرنیکی ساتھ مرتد ہونیکی اور سکہانی ارتداد کی اور مشابہت کرنی کی ساتھ کفار کے اور اقرار کرنی کی قرار صریحا یا ہو
گنایۃ سکہایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگر چہ ہو بطریق لعب کے اور سیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کے عورۃ کو یہہ کہ مرتد ہو جاوی اور جدے ہو وی
اپنی خاوندسی ہوتا ہی وہ کافر سیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سی اور امام ابی حنیفہ رح سی منقول ہی جسنی حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا
کافر خواہ کافر ہوا مور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نی جسوقت کہ سکہایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو اوسکو حکم کیا اوسکو ساتھ مرتد ہونیکی حالت
اسیطرح جسنی سکہایا عورۃ کو کلمہ کفر کا ہوتا ہے وہ کافر جبکہ حکم کری عورۃ کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی کو یہہ بولی کلمہ کفر کا ساتھ خوف تلف کرنیکی
یا مانند اسکی پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس یہہ کئی طرح پر ہی ایک یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتھ ایمان کی اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچہہ سوا اوسکے زبان کی کہ
جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر کی پس اسصورت مین نہ حکم کیا جاوی ساتھ کفر اوسکی نہ قضا اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہی کہ کبھی خطرہ آیا میری دل مین یہہ کہ خبر دون
مین کفر کی جبوٹ بلکہ ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اونکی اوسیطرح مین حکم کیا جاویگا ساتھ کفر اوسکی قضا نہین اور عند اللہ ہی درجسوقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ مین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میری دل مین کچہہ اور نماز پڑہی تہی مینی طرف صلیب کے از
راہ جبر کے پس اسصورت مین نہین کافر ہوتا ہی نہ قضا اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطی اسکے پہر ترک کیا مینی اوسکو اور نماز پڑہی مینی صلیب کے لیی پس اسصورت مین ہی کافر
نہین ہوتا نہ قضا اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین یہہ کہ نماز پڑہونگا نہین واسطے اسکے پہر ترک کیا مینی اوسکو اور نماز پڑہی مینی صلیب کے لیی پس اسصورت مین

کا فر ہوتا ہی قضاً بھی و عند اللہ بھی اگر کہا گیا ایک مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تعین الاماڑ الین کے ہم تجکو پر فضل ہیں کہ نہ سجدہ کری جو وقت کہ بولا کلمہ کفر کا قضاً لیکن و اعتقاد کفر کا نہیں کہتا ہی تو کہا بعض علماء ہمارے کی کہ نہیں فی کا فر ہوتا اصحیح یہ ہی کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اسحال مین کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہہ کلمہ کفر ہی ملر یہہ بولا تا دہ اپنی اختیاری سی کافر ہو گیا نزدیک اکثر علماکی و معتمد و نہین ہوتا بسبب جہل کی بھی وہ گو اور نہ ہٹھا کرنیوالا جب کہ بولا کفر از راہ استخفاف کے اور ہنسی و خوش طبعی سے ہوتا ہی کفر یہی نزدیک اگرچہ اعتقاد ہوا اوسکا خلاف اوسکی جاری ہوا ایک کے زبانہ کلمہ کفر کا جو کہ اسطرح کا ارادہ کرتا تھا یہہ بولی ایسا لفظ کہ نہیں کفر پر دلالت کری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا جو کہ نہیں ہوتا ہے یہہ کفر یہی نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب کہنی ٹوپی مجوس کے اپنی سر پر بسبب ایت صحیح کی مگر بسبب ضرورۃ و مدرا کری کے کہ لے تو نہیں کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب ہنسی زنار کے اگر حالیکہ کری از روہ فریب دینی کی لڑائی کفار کی مین و خبر دینی کی اسطی مسلمانون کی و بسبب ہن کہنے کی کہ مجوس بہتر ہین یا و بیچنے سی کہ ہم و سمین ہین یعنی افعال دنکی بہتر ہین ہمارے افعال سی و بسبب ہن کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سے نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بہتر ہی نصرانیہ سے اور کافر ہوتا ہی بسبب ہن کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہیں و بسبب ہن کہنے کی کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی و بیچنے کی کہ تو کرتا ہی بعضون کی نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا ہے و مقید کیا ہی سکو فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسکی کہ قصد کری کہنا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکیکا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کی طرف نوروز مجوس کے و اسطی موافقت اوسکیکی ساتھ انکی بیچنے کے کرنی مین و اوس دن مین و بسبب جشن دادنی کی دن نوروز کی ایسی چیز کہ نہین خریدتا تھا اوسکو پہلی و سکی و اسطی تعظیم یوم کے سو اسطی کہانی او بسبب کے و بسبب تحفہ بھیجنے کی و سدن و اسطی مشابہ کو نکی اگرچہ انڈا ہیچی و اسطی تعظیم او سدن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوۃ مجوسی کے وقت مؤذن ہونی فرزند اوسکیکی اور کافر ہوتا ہے بسبب جہالتی امر کفار کی اتفاقا یہانتک کہ کہا ہی علمانی کہ اگر کوئی کہی کہ نہ بولنا وقت کہانا کہا نیکی مجوس کے ہان جہاں نہ ساتھ مسلمانا یہ کیا حالت حیض مین مجوس کے ہان ہمارا ہی پسند کافر ہی ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے یہہ وقت خلعت کے یا یہی اخروٹ اور مانند اسکیکی یہہ کفر ہی و جانور ذبح کیا ہو مرا ہے کہ نہ کہا یا جاوی اگر ذبح کیجانی کا مین یا اونٹ بیچ جگہ یہ تقرب لغیر اللہ کی بسبب جاجیون کی یا غازیون کی کہا ایک جماعت نے علماء سی کہ یہہ کفر ہی و جو جانور کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب و تعظیم کی لیی بنام غیر خدا تعالی کی وہ حرام ہی جیسیکہ عوام جاہل مین مستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گائی سید احمد کبیر کی یا یہہ بکرا توب کا یا یہہ مرغا صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگون کی پاس کنارہ دریا کی یا بطریق ہوک کی ساتھ نام جنون کے کہ نیوالا انکا مرتکب کافر ہی و ذبیحہ مردار اور حرام ہے اگرچہ وقت ذبح کی نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہے اسواسطی کہ پہلی سی یہہ جانور بغیر خدا کی نام مشہور ہو چکا پہر وقت ذبح کرنیکی اب نام خدا کا کیا فائدہ نہین دیتا جیسیکہ شہادہ و نظائر اور تنویر الابصار اور درمختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری و مطالب المومنین و غیرہ مین کو ہی بلکہ درمختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سی نقل کیا ہی کہ نیوالا اس فعل کا جمہور علماکی نزدیک کافر ہی و مطالب المومنین مین لکھا ہی جو حفص کبیر ابو علی وقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد اللہ صالح اور ابو الحفص بخاری و غیرہ نی کہ علماء ما وراء النہر مجتہد روزگار ہی فتوی سپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی و تفسیر مظہری اور تفسیر بغوی مین ذکر کیا ہی ساری علماء اتفاق رکہتی ہین اسپر کہ جو مسلمان ذبح کیا ذبیحہ او قصد کیا تقرب و تعظیم کا سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا مثل مرتد کا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کری واسطی تقرب جاہنی غیر خدا کی جیسیکہ مشکوۃ شریف و غیرہ مین مذکور ہی و تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر ماہل لغیر اللہ کے مولانا شاہ عبد العزیز محدث نے کہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائی نام اللہ کے خوک سی بدتر اور مردار ہے یہہ جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر عزیزی مولانا موصوف مرحوم کے مین دیکھی تسلی ہو جائیگی اسمقام مین مسلمان منصف کو صدر کافی ہی و دلیل کافی ہی اور وہی ہا دلیل ایک عورت نی باندہی اپنی کمر پر بتی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنی سی اکثر علماء اسپر ہن کہ کافر ہوتا ہی و اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار رحمۃ اللہ ایک شخص نے مارا عورۃ کو اپنی کہا عورت نی کہ نہین ہی تو مسلمان پس کہا مرنی ہان مین مسلمان نہین ہوتا ہی کافراس سی اور بعضی علماء ہمارے منقول ہے کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ آیا نہین ہی تو مسلمان و سنی کہا کہ نہین ہوتا ہی یہہ کفر ایک عورۃ نی کہا اپنی خاوند سی کہ نہین ہی تجکو حمیۃ اور نہ دین اسلام کہ

راضی ہوتا ہی تو ساتھہ خلوۃ میری کی اجنبیوں کے ساتھہ پس کہا خاوند نی کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی
یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہون مین یا کہا ایسی ہی ہون مین طلاق دیدی مجکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھہ نرہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھہ
صحبت نرکہتی یا کہا تو مجکو نرکہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسی ہی ہون تو مجکو مت رکہہ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نی اپنی خاوند سی یا کافر یا یہودی یا مجوسی
پس کہا خاوند نی ایسا ہی ہون مین مجھے باہر آیا کہا اگر ایسا نہوتا تو مجکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میری ساتھہ نرہ صحیح یہہ ہی کہ نہین کافر ہوتا اور اگر کہا
ایک راہ چنیم با من مباش پس ظاہر تر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنی ایسا ہی ہون میری ساتھہ صحبت نرکہہ یا کہا اگر ایسا نہوتا
تو تیری ساتھہ صحبت نرکہتا آخر اوس چیز تک کہ ذکر کی ہمنی الفاظ پس اسکا حکم بہی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نی ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اوسکو بیوی
اوسکی نی اگر یہہ کام کری تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نی اور نہ التفات کی طرف عورت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت نی مین نہین
بلکہ تو ہی یا کہا عورت نے اپنی خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نی بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان اونکی فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو کہا یا
کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچہہ یا کہا اپنی عورت سی یا کافرہ اور نہ کہا عورۃ نی کچہہ یا کہا عورۃ نی اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نی کچہہ بہی فقیہ ابوبکر اعمش بلخی کہتی کہ کافر
ہوتا ہے اوسکا کہنی والا اور کہا سوا انکی اور علماء بلخ رح نی کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطی فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کی یہہ ہے کہ اسطرحکا کہنی والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور نہین
اعتقاد رکہتا اوسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکہتا ہے اوسکو کافر پہر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھہ اسکی بنا بر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نے کہا اپنی
بچہ کو ای مغ بچہ یا ای کافر بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علماء نی کہ نہین ہوتا یہہ کفر اور بعضون نی کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد نی یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہی علماء نی
اسمین بہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہ کہی واسطی
غیر اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہی لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہ کہی آری ہمچنین گیر کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو نی خود آ اور نہ کہا کچہہ اور سکوت کیا نہین کافر
ہوتا کہا کسی سے بیم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈرا مین یہہ کہ کافر ہو جاؤن نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نی کہ کافر ہونا چاہا مینی کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہہ زمانہ مسلمانی اختیار
کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہی کہا بعضون نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نی کہ یہہ نہین ہے صواب میری نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ مین تہی پس پکارا ایک
شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نی اگر تہی دونون ایک کام مین اوس پکارنیوالی کی اور گمان کیا مسلمان نی کہ وہ پکارتا ہی مجکو بسبب اسکا کہ نہین
لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہین تہی دونون ایک کام مین خوف ہی اوسپر کفر کا ایک مسلمان نی کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہین جانتا تہا مین کہ یہہ
کفر ہے نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نی کہ وہ کفر ہی اور نہین تہا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق ہوئی تیری
بیوی پر پس کہا اوسنی کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سی بیوی اوسکی ایک شخص نی کہا کہ مین فرعون ہون یا ابلیس ہون پس
وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنی اوسکو از پس اینہمہ کلاہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہی کہا ایک عورت نی اپنی
خاوند سی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتھہ ہونی سی کافر ہوئی عورت ایک عورت نی کہا کافرم اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نی کہ کافر ہوئی وہ عورت
اور جدی ہوتی ہی اپنی خاوند سی فی الحال اور کہا قاضی امام علی السعدی نی کہ یہہ تعلیق و یمین ہی کفر نہین اگر کہا ایک عورت نی اپنی خاوند سی کہ اگر ظلم کریگا تو
مجہپر بعد اسکی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میری لیی ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا مین مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا مین بطریق
تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھہ کفر اوسکی کی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطی ایک آدمی کی سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدای
عزوجل مسلمانی تجہسی لیوی اور کہا دوسرے نی آمین کافر ہوی دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنی کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینی والی
نے کہ چاہ مسلمان رہ چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگون نے چیزین پس کہا ایک مسلمان

ان کا شکی وہ شخص کا فر ہوتا تا مسلمان ہوتا اور لوگوں سکو کہہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل میں پس کا فر ہوا ایک شخص نی آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہیں کا فر ہوتا اور اگر آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق میں کا فر ہوا اسلیئے یہہ چیزین کسی وقت میں نہیں حلال تہیں پس پہلی صورت میں آرزو کی وہ چیز کی کہ نہیں محال اور دوسری صورت میں آرزو کی وہ چیز کی کہ وہ محال ہی اور اسپر مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کری کہ نہوتی مناکحہ درمیان بہائی اور بہن کی حرام نہیں کا فر ہوتا اسلیئے آرزو کی وہ چیز کی کہ نہیں محال اسلیئے وہ حلال تہا ابتدا میں پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ میں پھر ہو گئی حرام اور آرزو کی یہہ کہ نہوتی حرام نہیں کا فر ہوتا ایک مسلمان نی دیکھا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص عورت نی تاکہ نکاح کرتا اوس سی کا فر ہوا ایک شخص نی کہا کسی سی کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنی کہ حق پر کوئی مدد کرتا ہی میں تیری ناحق پر مدد کرونگا کا فر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا میں نی اس درخت کو اس کہنی سی کا فر نہیں ہوتا اسلیئے ارادہ کیا جاتا ہی ساتھہ پیدا کرنیکی اسمقام میں عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کری حقیقت پیدا کرنیکی کا فر ہوتا ہی کہا جبتک کہ فلانا بجا ہی یا کہا جب تک کہ میری ہمسایہ بازو نہ رہین برجا ہین محکو روزی کم نہ آوی کہا بعضی مشایخ ہمارے نی کہ کا فر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ خوف ہی اوسپر کفر کا کھا درویشی بدبختی ہی پس یہہ خطا عظیم ہی دیکھا دائرہ گرد چاند کی کہا کہ مینہ برسیگا اسحال میں کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اس کہنی سی کا فر ہوتا ہی کہا نجومی نے کہ تیری بی حاملہ ہی اور اوسی معتقد کیا اوسکی کہنی پر کا فر ہوا اگر جلایا الو پس کہا مرجاویگا یا بیمار یا کہا بارگران ہوویگا یا بولا عقص میں پڑیگا آیا سفر سی اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکے کفر میں ایک شخص نے کہا قول ممنوع پس کہا اوسکو ایک اور شخص نی کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہپر کفر کہا کیا کرو نہیں اوسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کا کافر ہوتا ہی پڑیگا ہی ایک شخص نی مقام ضاد کی اور اصحاب جنۃ کی جگہ اصحاب النار کی نہیں جائز امامت اوسکی اور اگر قصد گر پڑنا کا فر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوسپر کہتا ہی قسم ہی زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور زندگانی اسکی کی جسکے کہنی سی ہی قسم لیکر بندہ سی جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نے کہ یہہ شرک ہی ایک شخص نی کہا کہ میں بری ہون ثواب عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کا فر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچھہ فلانا کہیگا کرونگا میں اگرچہ سب کفر کہی کا فر ہوا ایک شخص نی کہا کہ میں مسلمان سی بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کا فر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کی پوچھا گیا ایک فقیہ حال وسی شخص کی سی کہ قتل کیا ایک حلالہ کو کہ کیا واجب ہے اوسپر پس کہا تعذیر واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتھہ بارنی فقیہ کی یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہہ استہزا ہی ساتھہ شرع کی اور استہزا ساتھہ احکام شرع کی کفر ہی اگر کہی ایک فقیر کو مدتر اسحال میں کہ وہ سیاہ کملی والا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کا فر ہوا ساتھہ اسکی کذا اقال الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نی کہا کہ نہیں کا فر ہوتا اگر کہا ایک غلام کو ای خدا ہی کا فر ہوتا ہی اور کہا ای رضا ہی اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ نہیں کا فر ہوتا وہو المختار پوچھی گئی صفار حال ان خطیبون کی سی کہ خطبہ پڑہتی ہین منبرون پر دن جمعہ کی اور کہتی ہین القاب سلاطین العادل الاعظم الشہنشاہ الاعظم مالک قاب الامم سلطان ابن سلطان ابن سلطان ابن

اور کہانا اوسکا روا نہوگا یہہ جو ہماری زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنی چیچک کی اوسکی نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور شفا لڑکون کی اوس سی چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہہ پتہر اس لڑکی کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتہہ اس فعل و اعتقاد کی کافر ہوتی ہین اور خاوند اونکی کہ اس فعل پر رضامند ہین وہ بہی کافر ہوتی ہین اور دوسری سی جنس سے یہہ ہی کہ پانی کی کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتہہ نیت اپنی کی کہتی ہین بکری کنارہ پانی پر ذبح کرتی ہین یہہ پوجنی والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا روا نہین اور اسیطرح سے جو گہرون مین صورتین بناتی ہین جیسی کہ معمول پوجنی گبرونکا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور بوقت جنی لڑکی کی ساتہہ شنگرف کی نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو بنام ایک بت کی کہ اوسکو بہوانی کہتی ہین پوجتی ہین اور مانند اسکی کی جو کچہہ کہ کرتی ہین بسبب اسکی کافر ہوتی ہین اور اپنی خاوند سے جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت نکرون اور جہوٹ نبولون دن نہین گذرتا اور یا کہی کہ جب تک خرید و فروخت مین جہوٹ نبولیگا تو روٹی کہانیکو نہ ملیگی اور یا کسیکو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو اور یا کیون جہوٹ بولتا ہی تو اور وہ کہی کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سی کافر ہوتا ہی اگر کسیکو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول پس وہ کہی کہ یہہ سخن راست تر ہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کافر ہوتا ہے اگر کوئی غصہ ہو اور دوسرا کہی کافری بہتر ہی اسکام سی کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تجہپر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کریگا تو اگر مجہپر کفر لازم آویگا کافر ہوگا جسکی دل مین خطر گذرا اوس چیز کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو اسحال مین کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو پس یہہ محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کی ہو کافر ہو جاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سی بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اوسکی کفر ہونیمین اختلاف ہو تو کہنی والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور توبہ کی اور رجوع کرنیکی اوس سی بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ چوک کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کی پس بولنی والا اونکا مومن ہی علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اس سی جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کری طرف اوس وجہ کی مگر جسوقت کہ تصریح کری ساتہہ ارادہ کی کہ ثابت کری کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت کذا فی البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنی والی کی وہ وجہ کہ منع کری کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتہہ توبہ اور رجوع کی اس سی اور ساتہہ تجدید نکاح کے اپنی بیوی سی کذا فی المحیط لایق ہی مسلمانکو یہہ کہ پڑہا کری اس دعا کو صبح و شام اسلیی کہ یہہ سبب ہے بچنی کے اس ورطہ کی بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یہہ ہی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصۃ للہ الحمد تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سی

الفصل الاول

فصل پہلے عن عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا لائی گئی حضرت علی رض کی پاس زندیق پس جلا دیا اون کو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اون کو واسطی منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ عذاب کرو ساتہہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اون کو بموجب فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف زندیق اصل مین کہتی ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب زندگی کہ زردشت مجوس نی بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیقون سی مرتد ہین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی یارون مین کہ ظاہر کیا تہا اونہون نی اسلام کو واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا بیچ حق حضرت علی رض کی پس پکڑا حضرت علی رض نی اون کو اور طلب توبہ کی کی پس توبہ نہ کی اونہون نی کہدوایا حضرت علی نی اونکی لیی گڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا اونکی ڈالدینی کا اوسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا حضرت علی رض کو پہنچا تو کہا اونہون نی کہ سچ کہا ابن عباس نی پس اسی معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نی ساتہہ اجتہاد کی کیا تہا بسبب دیکہنی مصلحت کے کہ یہہ اور مفسدون کی مثل اونکی بازرہین ایسی حرکت سی ح وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی جاہی عذاب کرنا ساتھہ آگ کی کیسکو سوا اللہ تعالی کے نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فایما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیمۃ متفق علیہ

اور روایت ہی علی رضہ سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی قریب کہ نکلی گے ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان لوگی عقلونکی کہینگی بہتر قول خلق کی سی نہ تجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی چہہ گرد اونکی سی یعنی قبول نہین ہونیکی نکل جاوینگی دین سی یعنی اطاعت امام کی جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سی پس جہان ملو تم اونہی پس قتل کرو اونکو بیشک قتل اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطی اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم **ف** بہتر ین قول خلق کی سی یعنی نقل کرینگی بہترین قول کلام کی تہی ساتھہ اوسکی خلایق مراد اس سی قرآن عظیم ہی اور جانا چاہیی مشکوۃ کی نسخہ مین من خیر قول البریۃ ہی ساتھہ تقدیم لفظ خیر کی لفظ القول پر اور معنی اسکی ذکر کیگی اور مصابیح مین من قوا خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کی کہ مراد اوس سی محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کی مین اور اول مناسب تہی اوسکی سبب اسکی کہ واقع ہوا اسی حادثہ مین یہہ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہینگے اور تمسک کرینگی ساتھہ اوسکی اور تاویلین باطل کرینگی اور جیسا نکلجاتا ہی الخ یعنی جیسیکہ تیر شکار سی نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی پیٹہ کر نکلجانیکی سیطرح وہ اطاعت امام سی نکلجاوینگی اور طعنی نکہا کہ مراد یہہ ہی کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکلجانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہیری مناد اونکے کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سی اور نہ لگا اوسکو شکار مین سی کچہہ اور نہ ہوا شکار مین سی اوسکا اور نہ ٹہیری مناد اوس

اور روایت ہی ابی بکرہ ہی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملیں دو مسلمان سحال مین کے اوٹھاوی یعنی کھینچی ایک اونکا اپنی بھائی پر ہتیار پس دونون ہیچ کنارہی دوزخ کے مین پس جسوقت کہ قتل کری ایک اون دونون نمین اپنی یار کو داخل ہونگی دونون دوزخ مین اکہٹی اوپر ہیچ ایک روایت کے ابی بکر دی یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نی جسوقت کہ ملیں دو مسلمان ساتہہ تروارون اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مینی یہہ حکم ہیچ حال قاتل کی تہا ہر ہی یعنی اسلیکی وہ ظالم ہی اسکیسا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ بہا حرص کہنی والا اور قتل کرنی صاحب اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** داخل ہونگے دوزخ مین کہنی لکہا ہی علمانی کہ یہہ اسصورت مین ہے کہ ایک بہی اون دونون مین سی حق پر ہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہے اور یہہ بہی اسصورت مین ہی کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل لیعنی حرص کہنی والا نے کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ہیچ حرص کسی نی کی فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا تہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیکی کہ وہ مشروع ہی ہر ح **وعن** انس قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفر من عکل فاسلموا فاجتووا المدینۃ فامرھم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالھا والبانہا ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا راعیاتہا واستاقوا الابل فبعث فی اثارھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ثم لم یحسمھم حتی ماتوا وفی روایۃ فسمروا اعینھم وفی روایۃ امر بمسامیر فاحمیت فکحلھم بہا وطرحھم بالحرۃ یستسقون فما یسقون حتی ماتوا متفق علیہ اور روایت ہی اوس سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک شخص قبیلہ عکل سی اور مسلمان ہوئے پس نا موافق پایا اونہون نے ہوا مدینہ کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئی کہ پہول گئی پیٹ اونکی اور زرد ہوگئی رنگ پس حکم فرمایا حضرتؐ نی اونکو کہ جاویں زکوۃ کی اونٹون مین کہ باہر رہتی تہی شہر سی اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس گیا اونہون یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا اونہون نی اونٹون کی چرانیوالونکو اور رہانک لی گئی اونٹ پس بہیجی حضرتؐ نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہہ اونکی اور پاؤن اونکی پس حکم فرمایا اونکی کانٹنی کا اور پہوڑیں آنکہین اونکی پہر نہ تل دیں اونکی ہاتہہ پاؤن یعنی جیسیکہ بعد کاٹنی اعضا کی تل دیتی ہین خون بند کرنی کی پس یہانتک کہ مر گئے وہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ سمخین گرم کر کر اونکی آنکہون مین دیں اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتہہ گرم کرنی میخونکی پس گرم کی گئین پہر پہیرین سمخین اونکی آنکہون مین ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس پانی دیی جاتی تہی یہانتک کہ مر گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیوین پیشاب اونکی اخذ عمل کیا ہی اسحدیث پر امام محمدی کہ پیشاب ان جانورونکا کہا لی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہے قول مالک کا و احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نجس ہی اور تاویل اسحدیث کے اونکی نزدیک یہہ ہے کہ آنحضرتؐ نی معلوم کی شفا اونکی اوس سے ساتہہ وحی کی پہر امام ابوحنیفہ حلال نہین کہتی ہین اوسکی پیوین کو اسطرح دوا کے اور سوا اسلیکی اسلیکی متفق ہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی دوا کے لیی اور کہا ابن ملک نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی باوجود منع کرنی مثلہ سی اسطرح کا عذاب دنکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اونہون نی ہی جرم ہوا ونسی یا ہی معاملہ کیا تہا یا اسلیکی کیا کہ جرم اون مفسدونکا بڑا تہا اسلیکی مرتد ہوئی اور خون کسی اور قصاصی کی اور مال لی گئی اور امام کو پہنچتا ہی کہ گئی طرح کے عذاب کری مثل ایسی معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علمانی اسحدیث کی معنونین بعضون نی تو کہا کہ یہہ پہیل نازل ہوئی آیۃ حدود کی اور آیۃ محاربہ کی ساتہہ قصاص کے اور پانی جو ندیا اونکو بعضون نی تو کہا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم اسکا نکیا تہا بلکہ لوگون نی ازخود کیا اور اجماع ہے اسپر کہ جسپہ قتل واجب ہوا گر وہ پانی مانگی تو منع نکرنا چاہی ہر ح **الفصل الثانی** فصل دوسرا **وعن** عمران بن حصین قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ رواہ ابوداود والنسائی **وعن** انس ایت عمران بن حصین نے کہا تہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بولتا تہا ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتی ہمکو مثلہ سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی انس سے

ف یہہ حدیث قصاص کے اور نفس کے اعضا کے باب مین ہی یہان لکہنا اسکا مناسب نہین ہے

ف مشلکات ڈالنا ناک یا کان یا ہاتھ یا اعضا کا اور یہی مثلہ ہی بعضوں نے کہا کہ تحریم کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا تنزیہ کے لیے ہی و قول اول صحیح ہے و حضرت نے جو اس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص کے

تہاج **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَّعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اَوْرَدَهٗ وَبِيَدِهٖ عبد الرحمن بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضاء حاجت کے لیے پس دیکھی ہم نے حمرہ کہ ساتھ دو بچوں کے اسکے پس پکڑ لیے ہم نے بچے اسکے پس آئی حمرہ پھر اپنی اور لگنی لگی زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم میں ڈالا ہے اسکو بسبب بچوں کے اسکے پھیر دو تم بچوں اسکے کو طرف اسکی اور دیکھا حضرت نے گھر چیونٹیوں کا کہ تحقیق جلا دیا تھا ہم نے چیونٹیوں اسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے اسکو ہم نے کہا ہم نے جلایا ہے اسکو پس فرمایا تحقیق نہیں لائق یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی ہے ابو داؤد نے ف حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آتا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہیں لائق یعنی جلانا کام خداوند تعالیٰ کا ہے اور کو نہ چاہیے اسکا کرنا کہ اشد عذاب ہے اور اگر ابتدا کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کی تو مارے ہوئے الا ناچار اور جلانا نہیں گھر چیونٹیوں کی و مکروہ ہے مارنا چیونٹیوں کا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اوسکو مارے اور روں کو اوسکی ساتھ نہ مارے ح **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابو سعید خدری و انس بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہوگا میری امت میں اختلاف و فرقہ یا گروہ وہ جماعت کہینگے اور برا کہینگے پڑھینگی قرآن نہیں بڑھی گا چنبر گردنوں اون کی سے یعنی قبول نہیں ہوینگی نمازیں اون سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلجانی تیر کی شکار سے پھر نہ گی طرف دین کی یہانتک کہ پھری تیر اوپر سوفار اپنی کے وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کی ہیں خوشحالی ہے اسکو اس شخص کی کہ قتل کرے اونکو اور قتل کریں وہ اوسکو یعنی اسلیے کہ پہلی صورت میں غازی ہیں اور دوسری صورت میں شہید وہ بلاویں گے لوگوں کو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی و حالانکہ نہیں وہ سے کتاب اللہ کی اور نہیں وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے بیچ کسی چیز کی جو شخص کہ قتل کرے اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اسکے اون میں سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی علامت ہے اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی ہے ابو داؤد نے ف ہوگا میری امت میں اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف و فرقہ ہونگی و قول قوم یحسنون القیل بدل ہے اوسکا اور واضع کریں الا ہی اوسکو یعنی اہل اختلاف سطرح ہونگی کہ باتیں اچھی کہینگی اور افعال بری کرینگی و قول یقرؤن القرآن استیناف ہے یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہے قوم سے حبنی ہے شلبی کہتا ہے مراد ساتھ اوسکی نفس اختلاف ہی ہے یعنی قریب ہی کہ پیدا ہوگا اون میں اختلاف و تفرق پس متفرق ہوں گے و فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ مویدہ ہے اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل میں تکون امتی فرقتین فتخرج من بینہما مارقۃ یقتلہم اولیہم بالحق پس لفظ قوم ہی موصوف ساتھ ما بعد کی و خبر اوسکی قول یقرؤن القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کی و فرقوں میں سے و ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے نکلنے کی انتہا اوسکی نہیں اوترینگی یعنی نہیں تجاوز کریگا اثر قراۃ اونکی کا مخارج حروف سے اور آوازوں سے اور نہیں پہنچیگا طرف دلوں کی و اعمال کی پس منہیں اعتقاد کرینگی اون چیزوں کا کہ قرآن میں لازم ہے اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگی اون چیزوں پر کہ قرآن میں عمل کرنا ہے یا معنی یہ ہیں کہ اون کی قراۃ کو نہیں بلند کریگا اللہ تعالیٰ و نہیں قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قراۃ اونکی نہیں تجاوز کریگی اون کی حلقوں سے اور پھری تیر اوپر سوفار اپنی

الخ یعنی اوپر جگہہ سوفار اپنی کی وی اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسی پہرنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسی ہی پہرنا اونکا طرف دین کی محال ہی مانند قول حق سبحانہ کے حتی
یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید و مبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونی رجوع کی طرف دین کی بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنی کی کہ ہم حق اور ہدایت پر ہین
اور سر منڈانا شاید یہہ اسلیے فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ مین عرب مین متعارف نتہا بلکہ اکثر سر مین بال رکہا ہی کرتی تہی نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانی کی اسطرح
فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سی اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد تحلیق سی بٹہانا قوم کا حلقہ حلقہ ہی کہ بطریق
تکلف کی ہوگا واللہ اعلم ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ
يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی
دیتا ہو اوسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونی کی پس تحقیق وہ سنگسار کیا
جاوی اور دوسری نکلنا اوس شخص کا کہ نکلی یعنی مسلمانون پر اسحال مین کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی قضاق کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ قتل
کیا جاوی یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی اور تیسری قتل نفس ہی کہ قتل کری کسی جان کو پس قتل کیا جاوی بدلی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بعد محصن ہونی
کی کہ عبارت ہی ہونی زانی کی سی حر مسلم مکلف کہ صحبت کے ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور تحقیق وہ قتل کیا جاوی یعنی اگر مارا کسیکو بغیر لینی مال کی یا سولی دیا جاوی یعنی اگر
قتل بہی کیا ہو اوسنی اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کی نزدیک زندہ کو سولی دی تا کہ مر جاوی اور امام شافعی کی نزدیک قتل کر کر سولی دیا جاوی عبرت کی لیی اور ینفی من الارض کی معنی
امام شافعی کی نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوی ایک شہر سی طرف دوسری شہر کی اور کسی جگہہ نچہوڑین کہ قرار پاوی اور آرام پاوی اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک معنی
اسکی یہہ ہین کہ قید کیا جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ ڈرایا ہو اوسنی راہ گیرون کو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہو اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیہ سی انما
جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف پہلی اس قول کی او ینفی من الارض تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق آیۃ
کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع ہوا راوی سی از راہ نسیان کے یا اختصار کی واللہ اعلم اور لفظ او آیۃ اور حدیث مین تفصیل کی لیی ہی جیسی کہ لفظ
یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضون نی کہا او تخییر کی لیی ہی کہ امام کو اختیار ہی اون سزاؤن مین سے جو مناسب جانی قضاق کو دی بغیر تفصیل مذکور کی ع
ح **وعن** ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن ابی لیلی سی کہ کہا حدیث کی ہم کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ تحقیق وہ تہی رات کو چلتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سویا ایک
شخص اون مین سی پس چلا بعض اون مین سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالی کی تہی پس پکڑی اوس بعض نی وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نی دیکہا اوسکو
یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی کسی مسلمان کو یہہ کہ ڈراوی کسی مسلمان کو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلّٰى
الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی زمین ساتہہ جزیہ اوسکی پس تحقیق
توڑی ہجرۃ اپنی اور جو کوئی نکالی ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالی اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنی اسلام کو پیچہی پیٹہہ اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی
ف جو شخص کہ لیوی زمین الخ یعنی جس شخص نی خرید کی زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تہی طرف اسلام کے اور
کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالی الخ یہہ بیان ہی کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنی ذمہ لی پس گویا کہ بدل کیا اوسنی اسلام کو ساتہہ کفر کی اسلیے کہ اوسنی بدل کیا

عزۃ اسلام کو ساتھ ذلت کفر کی اور کہا خطابی نی کہ معنی جزیہ کی یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سی تو خراج نہین ساقط ہوتا ہی اوس سے اور یہی
مذہب ہے ابو حنیفہ رح کا ع **وعن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ
بِالسُّجُودِ فَأُسْرِعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ
مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈہونڈی کتنی ایک لوگون نی اون مین سے ساتھ نماز
پڑہنی کی یعنی تہی وہ مسلمان جب لشکر کو دیکہا جلدی سی سجدی مین گری بقصد اظہار علامت اسلام کی پس جلدی کیا گیا اونمین قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نی اور اعتبار نکیا اونکی
سجدی کا پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطی اونکی ساتھ آدہی دیت کی اور فرمایا مین بیزار ہون اوس مسلمان سی کہ رہنا اختیار کری درمیان مشرکون
کے عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کسواسطی آپ بیزار ہین فرمایا چاہیی کہ نہ دیکہین آپسمین آگ دونونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حضرت نی پوری دیت کا اونکی لیی
حکم نکیا اور آدہی دیت کا کیا بعد علم کے ساتھ اسلام اونکی کی اسلیی کہ اونہون نی مدد کی اور قتل نفس اپنی کی ساتھ رہنی کی کفار مین جیسی کہ اشارہ کیا اوسپر ساتھ اس قول کے کہ
مین بیزار ہون الخ اور نہ دیکہین آپسمین آگ دونون کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسری سی اتنی دور رہی کہ اگر آگ جلائی جاوی تو آگ کافرونکی مسلمانونکو نظر نہ آوی اور
آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوی اور اسمین علت ہے حضرت کی بیزار ہونیکی اون مسلمانونسی کہ مقیم ہون درمیان کافرونکی ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمَانَ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنی
ناگہانکو نہ قتل کری ناگہان مومن نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنی کو قتل کرنی کسیکی سی ناگہان حاصل یہہ کہ مومن کو نہ چاہیی کہ قتل کری کسیکو
بے تحقیق حال اوسکی کہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی ہی عہد و امان مین یہی حکم رکہتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانونکی اور فتنہ انگیزی کی ہو یہہ امر آخر ہی جیسی کہ کعب
بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکی فعل آنحضرت کا بوحی تہا اسپر قیاس نکرنا چاہیی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اوسکا اور مانند اوسکی کا قتل کرنا پہلی نہی کی تہا قتل ناگہان سی ع
وعن جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرمایا جسوقت کہ بہاگے غلام طرف شرک کی پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکی
قاتل پر کچہہ نہین اونکا بسبب محافظت مشرکونکی اور ترک کرنی دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوی باوجود اوسکی بطریق اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع **وعن** عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً
كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی علی رض
سی یہہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب برا کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہی عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی
ہے اور نزدیک حنفیہ کے نہین ٹوٹتا ہی بسبب اسکی عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابونمین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہے ع **وعن** جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار
کے ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اجماع ہے علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہے اور بہت اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوی ساحر اگر جادو موجب
کفر ہو اور وہ توبہ نکری اور امام مالک نے اور بعضی علما نی کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکہنا اور سکہانا اوسکا بہی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوی اور طلب توبہ کی نہ
کیجاوی اوس سے برابر ہے کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی اوسکی لیی جو چاہتا ہی پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہے
نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہے اور سیکہنا اوسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار کی مین لکہا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی فرض ہی اور حرام اور جائز پس جب سیکہی سحر واسطی رد ساحر اہل حرب کے

تو وہ فرض ہے اور جب سیکھی ہو سکوتا کہ تفریق ڈالی میان بیوی کے من تو وہ حرام ہی اور اگر سیکھی تا کہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کہی بخط بعض الفضلاء انتہی اور اختلاف کیا ہی حنبلیون نے اوسکی کفر مین اور تتبع مین اونکی کتابون سی نقل کیا ہی کہ قبول کیجاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتھہ سحر اپنی کی اور قتل کیا جاوی ساحر کرنیوالا مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا کہانہ اور نجوم اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اور بیچنا حرام ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّمَا رَجُلٍ خَرَجَ بِفُرْقَةٍ بَيْنَ اُمَّتِي فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ سی اسامہ بن شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کریگا امام پر اسحال مین کہ تفریق ڈالی درمیان امت میری کی پس مارو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نے **ف** جو امام پر خروج کریگا اول اوسکو منع کرنا چاہیئے اگر نہ مانے تو مارنا اوسکا واجب ہی **وعن** شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ تَمَنَّى اَنْ اَلْقَى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ اَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ وَرَاَتْهُ بِعَيْنَيَّ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَظْمُومُ الشَّعَرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَشَرُّ الْخَلْقِ فِي الْخَلِيقَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے شریک بن شہاب سی کہ کہا تہا مین آرزو رکہتا تہا کہ ملاقات کرونمین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ پوچھونمین اوس سی حال خارجیون کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین یا خبر دی تہی حضرت نے اونکی حوالہ سی پس ملا مین ابو برزہ سی ہیچہ دن عید کی ہیچہ جماعت کے یارون اونکی سی پس کہا مینی واسطے اونکی کیا سنا ہی تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیونکا کہا کہا ان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پی کانونسی رو دیکہا مینی حضرت کو ساتہہ انکہون اپنی کی کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصونکو کہ تہی داہنی طرف حضرت کی اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو کہ جو پیچہے تہے حضرت کے پس کہڑا ہوا ایک شخص پیچہے حضرت کے سی اور کہا ای محمد نہ انصاف کیا تو نی بانٹنی مین وہ شخص تہا کالا مونڈی ہوئی یا بالونکا اوسپر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاوگے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہسی پہر فرمایا نکلینگے آخر زمانہ مین ایک قوم کو ایسا شخص ہو نہین ہے یعنی اونکی جماعت سی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہین پڑہینگی چیز گردن اونکی سی نکل جاوینگی اسلام سی جیسی کامل اسلام سی سبب نکل جانیکی اطاعت امام حق سی نکل جاتا ہی تیر شکار سی علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگی خروج کرتی یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کی ساتہہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو اونکو وہ بدترین ہین آدمیون اور جانورون کے نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** اَبِي غَالِبٍ رَاَى اَبُو اُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُو اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ اٰلِ عِمْرَانَ الْاٰيَةَ قَالَ لِاَبِي اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی غالب سی کہ دیکہی ابو امامہ نی سر یعنی خارجیونکے نصب کیے گئی یعنی بڑی ہوئی یا سولی دیگئی اوپر راہ دمشق کی پس کہا ابو امامہ نی یہہ کتی ہین دوزخ کے بدتر مقتولون کی نیچی رو ی آسمان کی بہترین مقتولونکا وہ ہی کہ جسکو انہون نی قتل کیا پڑہی یہہ آیۃ اوسدن کہ سفید ہونگی کتنی مونہہ اور سیاہ

ہونگی کتنی مونہہ آخر آیۃ تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تمنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کلام کہا امامہ نی اگر نہ سنا ہوتا مینی اوسکو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہاری روبرو یہہ حدیث نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہے ف آخر آیۃ تک کہ یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکہا ہی علما نی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نی کہا اہل بدعت تہی اور ابو امامہ سے ہی کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دو بار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مکرر بحد کثرۃ نہ حدیث کرتا ح

کتاب الحدود

کتاب ہی بیچ بیان حدونکی ف حد اصل مین بمعنی منع کی ہی اور بمعنی حائل کی درمیان دو چیزونکی بہی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیی کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونی سی گناہونمین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی بہی آئی ہین جیسی کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدارات شرعی کی بہی آئی ہین جیسی تین طلاقونکا مقرر ہونا اور مانند اوسکی کی جیسی کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین بہی منع ہی نزدیک ہونی اونکی اور تجاوز کرانی اونکی سی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہی کہ تقدیر کی گئی واسطی حق خدا کی تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیی کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بہی بسبب عدم تقدیر و تعین کے حد نہین کہتی ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدہما اقض بیننا بکتاب اللہ وقال الآخر اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بکتاب اللہ وائذن لی ان اتکلم قال تکلم قال ان ابنی کان عسیفا علی ہذا فزنی بامرأتہ فاخبرونی ان علی ابنی الرجم فافتدیت منہ بمائۃ شاۃ وبجاریۃ لی ثم انی سألت اہل العلم فاخبرونی ان علی ابنی جلد مائۃ وتغریب عام وانما الرجم علی امرأتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما والذی نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ اما غنمک وجاریتک فرد علیک واما ابنک فعلیہ جلد مائۃ وتغریب عام واما انت یا انیس فاغد علی امرأۃ ہذا فان اعترفت فارجمہا فاعترفت فرجمہا متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی یہہ کہ تحقیق دو شخص جہگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نی اون دونونمین سی کہ حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نی کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور پروانگی دیجیی مجکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نی کہ تحقیق تہا بیٹا میرا مزدور اس شخص کی ہان پس زنا کیا اوسکی عورت سی پس خبر دی مجکو لوگون نی یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سنگسار ہی پس بدلہ دیا مینی اوسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکی سنگسار ہونیکی بدلی یہہ دین پہر تحقیق مینی پوچہا عالمونسی پس خبر دی اونہون نی مجکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سو دری ہین اور برس دنکا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونی اوسکی کی اور سوا اسکی نہین کہ سنگسار اسکی عورۃ پر ہی یعنی اسلیی کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمہاری ساتہہ کتاب اللہ کی ای پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آوینگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو دری ہین اور برس دنکا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونی زنا کی اوسکی اقرار سی یا چار گواہیون سی اور خطاب کیا حضرت نی انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت کے پاس اگر اقرار کری زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نی پس سنگسار کیا انیس نے اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ کتاب اللہ کی مراد کتاب خدا سی حکم خدا ہی اسلیی کہ قران مین رجم نہین ہی اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہو اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہونی آیۃ رجم کی لفظا اور برس دنکا نکالدینا الخ یہہ نزدیک امام شافعی کی حد مین داخل ہی اور ہماری علما حمل کرتی ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتی ہین کہ نہین ہی برس دنکا نکالدینا بطریق حد کی بلکہ بطریق مصلحت کی کہ اگر مناسب جانی امام سیاست کے لیی تو کری اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ قول اللہ تعالی کی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ چاہیی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین

پس وہ اس حدیث مین مراد اقرار سی وہ اقرار لیتی ہین کہ مقرر و معتبر ہی اسباب مین اور احادیث سی صراحۃً یہی ثابت ہوا ہی کہ ضرور ہی ہونا چار اقرار کا ۞ ح ع

وعن زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ حکم فرماتی تہی بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو دری مارنی کا اور برس دن کی نکالنی کا نقل کی یہہ بخاری نی ف محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور دری سر اور مونہہ اور ستر پر نماری ۞ ع و

عن عُمَرَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ حق کی اور نازل کی اونپر کتاب پس تہی اوس چیز سی کہ نازل کی اللہ نی آیۃ رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رجم کیا ہمنی بعد حضرت کی اور رجم بیچ کتاب اللہ کی ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کری جسوقت کہ ہو محصن مردون سی یا عورتون سی جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سی یا ہووی حمل یا ہو اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف رجم کی معنی ہین سنگسار کرنا اور آیۃ رجم کی اول قرآن مین تہی بعد ازان تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیۃ یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کی فائدی مین معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہونکا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہی ۞ ع ح

وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لو مجہسی لو مجہسی یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کی کہ تحقیق مقرر کی اللہ نی واسطی عورتون کی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کری ساتہہ عورت غیر محصنہ کی سو دری مارنی چاہین اور نکالدینا وطن سے برس دن تلک اور محصن مرد کہ زنا کری محصن عورۃ سی سو کوڑی مارنی چاہین اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نی ف مقرر کی اللہ نی راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہہ بیان اس آیۃ کا ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تک اور کہا تورپشتی نی کہ یہہ فرمایا حضرت نی اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کی لیی اور ماہ سی مراد یہان حد ہی اسلیی کہ حد اوسوقت نہین تہی مشروع اور تہا حکم اوسمین جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نی اس آیۃ مین فرمایا تہا کہ زنا والی عورتون کو بعد گذرنی گواہون کے گہرون مین قید رکہو یہانتک کہ مرین یا اللہ اونکی لیی کچہہ راہ یعنی حد مقرر فرما دی پس حضرت نی اس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نی یہہ راہ یعنی حد اونکی لیی مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ محصن کو سو دری بہی ماری اور سنگسار بہی کری اسپر عمل کیا ہی علماء ظواہر نی اور بعضی صحابہ اور تابعین نی اور جمہور اسپر ہین کہ دری مارنی منسوخ ہین اوس سی کہ اوسپر سنگساری ہی اسلیی کہ حضرت نی ماعز کو سنگسار کیا اور دری مارنیکا حکم نکیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورۃ غامدیہ کی کہ آگی آویگی اور بیچ حدیث انیس کے کہ گذری ۞ ع ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرٰىةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ قَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اون مین سی آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نی روبرو حضرت کی

یہہ کہ ایک مرد نی اونمین سی اور ایک عورۃ نی زنا کیا یعنی اور تہی وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا پاتی ہو تم توریۃ مین بیچ مقدمہ
رجم کی کہا یہودیون نی فضیحت کرتی ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور دری ماری جاتی ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نی جہوٹ بولتی ہو تم تحقیق توریۃ مین بہی رجم ہی پس
لاؤ توریۃ پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نے اونمین سی ہاتہہ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چہپا لیا ہاتہہ کی نیچی اور پڑہ گیا اوسکی پہلی سی اور اوسکی پیچہی سی پس کہا عبد اللہ بن
سلام نے اوٹہا ہاتہہ اپنا پہر اوٹہایا ہاتہہ پس ناگہان اوسمین تہی آیۃ رجم کی پس کہا یہودیون نی کہ سچ کہا عبد اللہ نی ای محمد اسمین ہے آیۃ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونونکی
سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس سنگسار کیی گئی دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نی اوٹہالی ہاتہہ اپنا پس اوٹہالیا ہاتہہ اپنا پس ناگہان آیۃ رجم کی
ظاہر تہی پہر کہا ہاتہہ رکہنی والی نے ای محمد تحقیق توریۃ مین ہی آیۃ رجم کی ولیکن ہم چہپاتی ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرت نی اون دونونکی سنگسار کرنیکا پس
سنگسار کیی گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فضیحت کرتی ہین ہم الخ یعنی نہین پاتی ہین ہم توریۃ مین حکم رجم کا بلکہ پاتی ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر
دین اونکو اور دری ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سی تہی مسلمان ہوگئی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتہہ رکہنی والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تہا اور اگر کوئی کہی رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونے مین اسلام شرط ہی پس آنحضرت نی یہود کو کہ مسلمان نہتی کیون حکم رجم کا کیا جواب اسکا
یہہ ہے کہ یہہ رجم یہود کا ساتہہ حکم توریۃ کی تہا اور محصن ہونا اونکی دین مین شرط نہ تہا اور آنحضرت عمل کرتی تہی توریۃ پر پہلی اوترنی حکم قرآن کی اور جب نازل ہوا حکم قرآن
کا منسوخ ہوا حکم توریۃ کا اور امام شافعی نی اور ایک روایت مین ابو یوسف نی بہی اسپر عمل کیا ہی بیچ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونے مین اور اگر کہا جاوی کہ حضرت نی
کیونکر سنگسار کیا اونکو کہنی یہود کی سی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اونکی گواہی کا کہتی ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ اون دونون نی اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اوسکی
چار مسلمانون نی ۶ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ
زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِیْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ
عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِیْنَةِ فَلَمَّا
اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰی اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰی مَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ
بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرًا وَصَلّٰی عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اسحال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مینی زنا کیا پس مونہہ
پہیر لیا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آیا وہ طرف اوس جانب مونہہ آنحضرت کی کہ مونہہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نی مونہہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا رہا
سامنی چہری مبارک حضرت کی اور کہا کہ تحقیق مینی زنا کیا پہر مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پس جب اقرار کیا اوسنی چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور فرمایا کہ کیا تجکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اوس
شخص نے کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سی کہتی تہی پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو پتہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنی
اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی جابر سی بعد قول اوسکی کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچی اوسکو پتہر بہاگا پہر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلائی یعنی
ثنا کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی اور نماز پڑہی اوسپر اور یا دعا کی اوسکی لیی **ف** اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین بشرط غائب ہونی اوسکی کی ہر بار مین اور دلیل
پکڑی ہی ابو حنیفہ رح نے ساتہہ آنے اوسکی کے چارون طرف سی اوسپر کہ شرط ہی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین اور کہا تجکو سودا ہے کہ افشای گناہ کرتا ہے اور اپنی قتل

باعث

باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیی اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرتؐ نی فرمایا وسکی تحقیق کرنی حال وسیکی کہ غالب یہہ ہے کہ انسان نہیں اصرار کرتا اور اقرار اوسپر کے کہ باعث ہوا وسکی ہلاکت کے معہذا اوسکی لیی اوسی ہی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتھہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کے اور بچانی جان وسیکی اور اسمین شارہ ہی طرف اوسکی کہ اقرار مجنونکا باطل ہے اور حد نہین جاری ہوتین وسپر اور کہا محصن ہے تو انہ کہا نووی نی اسمین شارہ ہے اوسپر امام ہری کہہ پونہچہ یہودی شروط رجم کے یعنی محصن مجنون وغیرہ برابر ہی ثابت ہوسا تھہ اقرار کی یا گواہونکی اور اسمین کنایہ ہے ساتھہ عفو کرنیکی حد زنا سی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا اسلم نی کہا راجاوی مرد کو تمہہ حد دین اور تعزیر مین کہڑا کرکے لگا کر اور مارا جاوی حورت کو تمہا کر اور اگر عورت کی لیی گڑہا کھودا جاوی سنگسار کرنی مین تو جائز ہی کہ ستر اوسمین زیادہ ہی وسکی لیی جیسیکہ حضرت صلعم نی ہی غامدیہ کی لیی کھدوا دیا تہا اور پایا ہمنی وسکو سنگستان مین پس جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرنی مین اگر ہوا اقرار کر ہوالا زنا کا تو پیچہا کیا جاوی وسکا اور چہوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی وسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی وسنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی اسلیی کہا گنا وسکا بہاگنا اور رجوع ہے اور جو ہے کرنا اوسکا عمل کرنا ہی وسکی اقرار مین پہر رجوع کرگیا ہوگی اور کہا نووی نی اگر کہا ہی علمائی کرام اوسا تھہ متصل کی جگہہ نہ جانا وسکی ہے اور ہوا ہی سکی یہ کہ ہے آیت سے اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اوسپر کہ جگہہ نماز جنازون اور عیدون کی جب مقرر کیجاوی مسجد وسمین نماز پڑہنا اوسکی لیی حکم مسجد کا اسلیی اگر اوسکی لیی حکم مسجد کا نہ ہوتا تو سنگسار نکیا جاتا اوسمین مطلی اوہ ہونی اوسیکی خوفسین اور کہا ابن ہمام نی کہ قایم کیجاوی حدار تعزیر مسجد مین سپر احتمال ہے فعلہا کے سبب اسکے حدیث سے اور علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع صوتکم وشراءکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروہا فی جمعکم متفق علیہ ابوہریرہ ۱۲ **وعن** ابن عباس قال لما اتی ماعز بن مالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلک قبلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال افنکتہا لا یکنی قال نعم فعند ذلک امر برجمہ رواہ البخاری ۱۲ وعن ابن عباس سی کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد مین رکہا کہ زنا کیا ہی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ بوسہ لیا ہوگا یا ہاتہہ لگایا ہوگا یا دیکہا ہوگا یعنی مقدمات زنا مین سی کچہہ کیا ہوا اوسکو زنا کہتا ہوگا کہا نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو اوس سے کنایہ نہیں کرتا یعنی راوی نی کہا کہ صریح بیچا حضرتؐ نی کہ جماع کیا تو نی کنایہ نہین کیا کہا ماعز نی کہ ہان جماع کیا یعنی پاؤ سوءت حضرتؐ نی حکم فرمایا اوسکو سنگسار کرنیکا الخ یہہ بجا ہے **وعن** بریدة قال جاء ماعز بن مالک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ طہرنی فقال ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طہرنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک حتی اذا کانت الرابعة قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیم اطہرک قال من الزنا فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ جنون فاخبر انہ لیس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنکہہ فلم یجد منہ ریح خمر فقال ازنیت فقال نعم فامر بہ فرجم فلبثوا یومین او ثلثة ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالک لقد تاب توبة لو قسمت بین امة لوسعتہم ثم جاءتہ امراة من غامد من الازد فقالت یا رسول اللہ طہرنی فقال ویحک ارجعی فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فقالت ترید ان ترددنی کما رددت ماعز بن مالک انہا حبلی من الزنی فقالت نعم فقالت حتی تضعی ما فی بطنک قال فکفلہا رجل من الانصار حتی وضعت فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد وضعت الغامدیة فقال اذا لا نرجمہا ونذع ولدہا صغیرا لیس لہ من یرضعہ فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعہ یا نبی اللہ قال فرجمہا رواہ فی آتہ قال لہا اذہبی حتی تلدی فلما ولدت قال اذہبی فارضعیہ فلما فطمتہ اتتہ بالصبی فی یدہ کسرة خبز فقالت ہذا یا نبی اللہ قد فطمتہ وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بہا فحفر لہا الی صدرہا وامر الناس فرجموہا فیقبل خالد بن الولید بحجر فرمی رأسہا فتنضح الدم علی وجہ خالد فسبہا فقال النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہو وسبب پاک کرنی میری کی گناہ سی بسبب جاری
کرنی حد کی مجپر پس فرمایا وای تجکو پہر جا یعنی اسمقام سی یا اسکلام سی اور استغفار کر اللہ سی یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی کہا راوی نی کہ
پہرا اور گیا وہ تہوڑی دور پہر آیا اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وای تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتہی بار یعنی اور کہا
اوسنی پاک کرو مجکو فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کس چیز کی اور کس سبب سی پاک کرون مین تجکو کہا کہ زنا سی یعنی زنا کی گناہ سی بسبب قایم کرنی حد کی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کہ کیا اسکو جنون ہی پس خبر دی گئی حضرت یعنی صحابہ نی خبر دی حضرت کو کہ نہین اوسکو جنون پہر فرمایا حضرت نی کہ کیا پی ہی
اسنی شراب پس کہڑا ہوا ایک شخص اور سونگہی اوسنی بو اوسکی مونہہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنی شراب پی ہی یا نہین پس نہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر فرمایا حضرت نی کہ کیا
زنا کیا ہی تو نی کہا کہ ہان پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کی لوگون نی دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئی اوسکی سنگسار
کرنی پر اور کچہہ مذکور نہوا اوسکا پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطی ماعز بن مالک کی یعنی طلب کرو اوسکی لیی زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کی
تحقیق توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوی یعنی ثواب اوسکا درمیان امت کی البتہ کفایت کری اونکو پہر آئی حضرت کی پاس ایک عورت قبیلہ غامد سی کہ وہ ہی قبیلہ ازد سی
یعنی ازد ابو حی ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وای ہی تجکو پہر جا پس استغفار کر اللہ سی اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نی کہ
چاہتی ہو تم یہہ کہ پہیر دو مجکو جیسا کہ پہیر دیا تمنی ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ مین تحقیق وہ حاملہ ہی زنا سی یعنی مین حاملہ ہون زنا سی انکار نہین کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ظہور حمل کی
بخلاف ماعز کی پس فرمایا حضرت نی کہ تو یعنی تو حاملہ ہی زنا سی یہہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا اور پہیرنا اوسکا ہی اوس اقرار سی کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی
یہانتک یعنی صبر کر یہانتک کہ جنی تو اوس چیز کو کہ تیری پیٹ مین ہی کہا راوی نی پس ذمہ لیا اوسکی خبرگیری کا ایک شخص نی انصار مین سی یعنی اوسکی جنی تک کا یہانتک کہ جنی پہر آیا وہ
شخص یعنی بعد ایک مدت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا جنی ہی غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سی ہی پس فرمایا حضرت نی ابہی نہین سنگسار
کرینگی ہم اوسکو اور چہوڑ دین اوسکی بچی کو چہوٹا کہ نہین واسطی اوسکی وہ شخص کہ دودہ پلاوی اوسکو یعنی اگر اوسکو ابہی سنگسار کرین تو بچہ اوسکا چہوٹا ہی اور کوئی
خبرگیران اوسکا ہی نہین ہلاک ہو جاویگا پس کہڑا ہوا ایک اور شخص انصار مین سی اور کہا کہ میری طرف ہی دودہ پلانا اوس لڑکی کا ای نبی اللہ کی کہا راوی نی پس سنگسار
کیا حضرت نی اوسکو یعنی حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنی تو پہر جب جنی
فرمایا حضرت نی کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چہڑاوی تو اوسکا پس جب دودہ چہڑایا اوسکا لائی حضرت کی پاس لڑکی کو اوس حال مین کہ اوسکی ہاتہہ مین تہا ٹکڑا
روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہی ای نبی اللہ کی تحقیق دودہ چہڑایا مینی اوسکا اور تحقیق کہانی لگا ہی کہانا پس سپرد کیا حضرت نی اوس لڑکی کو طرف ایک شخص کی مسلمانون مین
سی پس حکم کیا حضرت نی واسطی اوسکی کہ گڑہا کہودا جاوی پس کہودا گیا واسطی اوسکی گڑہا اوسکی سینہ تک اور حکم کیا لوگونکو اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ
ہوئی خالد بن ولید ساتہہ ایک پتہر کی پس پہینکا پتہر اوسکی سر پر پس پڑا خون خالد کی مونہہ پر پس برا کہا خالد نی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باز رہ ای خالد یعنی
وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق توبہ کی اوس عورت نی ایسی توبہ کہ اگر توبہ کری اسطرح کی توبہ محصول لینی والا
تو بخشش کیجاوی اوسکی پس حکم کیا حضرت نی یعنی لوگونکو اوسکی اوپر نماز پڑہنی کا پس نماز پڑہی گئی اوسپر اور دفن کی گئی نقل کی یہہ مسلم نی ف توبہ کی ماعز نی الخ یعنی
ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈہانپ لیوین ایک جماعت کثیرہ کو خلق سی اور اقامت حد کو توبہ کہا اسلیی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی طہارت گناہون سی
جیسی کہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نی کہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قایم کیجاوی جبتک کہ نہ جنی تاکہ نہ لازم آوی
ہلاک کرنا بی گناہ کا اور ابہی نہین سنگسار کرینگی ہم الخ اس سی معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب و ہلاک کا نہین اسلیی کہ وہ اسمین بی گناہ ہی اور دودہ چہڑایا مینی الخ

اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ کی سنگسار کرنی مین تاخیر کیجاوی یہانتک کہ بی پرواہ ہو اوس سی لڑکا اوسکا جبکہ نہ پایا جاوی کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا اور یہی مذہب ہے
ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نی کہ روایت دوسری مخالف ہی پہلی روایت کی اسلیے کہ دوسری سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا تہا بعد بچی کی دودہ چہڑانی اور
کہانی لگنی روٹی کی اور پہلی روایت سی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جنی کی تہا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کی واسطی صراحۃ دوسری روایت کے
تاکہ دونون متفق ہو جاوین اسلیے کہ دونون مین ایک ہی قضیہ مین اور دونون روایتین ہین صحیح پس تاویل یہہ ہی کہ پہلی روایت مین جو ہی کہ کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا
کہ طرف میری ہی دودہ پلانا اوسکا کہا اوسنی یہہ بعد دودہ چہڑانی کی اور ارادہ کیا دودہ پلانی سی متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اوسکو مجازاً اور محصول
لینی والا الخ اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو چوکیون پر محصول لیتی ہین یہہ بڑا گناہ ہی بسبب مال لینی لوگونکی از راہ ظلم کی اور لفظ صلی نزدیک تمام راویون مسلم کی ساتہہ زبر صاد
اور لام کی ہی یعنی ساتہہ صیغہ معروف کی اور یہہ روایت دلالت کرتی ہی کہ آنحضرت نی آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کی اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کی
ساتہہ پیش صاد اور زیر لام کی ہی یعنی ساتہہ صیغہ مجہول کی یعنی نماز پڑہی اسپر لوگون نی اور حضرت نی نہین پڑہی اور بیچ ایک روایت کی ابی داود سی صریح آیا ہی کہ لم یصل
علیہا یعنی نہ نماز پڑہی حضرت نی بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑہین اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہی ائمہ نی بیچ نماز پڑہنی کی اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہی اوسکو امام
مالک نی اور کہا امام احمد نی کہ نہ پڑہین امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتی ہین کہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور اونپر کہ اہل لا الہ الا اللہ ہین
اہل قبلہ سی اگرچہ فاسق اور محدود ہون اور ایک روایت مین امام احمد سی بہی اسیطرح آیا ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ لفظ صلی ساتہہ زبر صاد اور لام کی ہی نزدیک تمام راویون
صحیح مسلم کی اور نزدیک طبری کی ساتہہ پیش صاد کے اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داود نی روایت کیا ہی اور اسیطرح نقل کیا ہی نووی نی پس لایق ہی یہہ کہ ٹہیرایا جاوی
لفظ فصلی ساتہہ صیغہ معروف کی اصل اور ہو مراد ساتہہ قول اوسکی کی ثم امر بہا یہہ کہ حکم کیا ساتہہ تجہیز اوسکی کی یعنی نہلانی اور حاضر کرنی اوسکی کی اور موید ہی اسکی یہہ
عبارت کہ مسلم کی ہی روایت مین امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہ یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہی اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نی نماز پڑہی اوسپر اور ابو داود کی روایت مین ہی ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہین منافی ہی پہلی روایت کی پس حمل کیجاوی اوپر جمع کی درمیان دونو کی
کہا قاضی عیاض نی کہ نہ ذکر کیا مسلم نی نماز پڑہنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نی ذکر کیا ہی اوسکو انتہی اور نہین شک کہ اثبات مقدم ہی نفی پر اور ہونے صاحب نسخون معتمدہ
مشکوۃ کی جب دیکہا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرت نی نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہین پڑہی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتہہ صیغہ مجہول کی تاکہ مشتمل ہو دونون
احتمالون کو لیکن چہ معنی وہ موہم ہی پس اولی ہی متابعت جمہور کی اور موافقہ نقل مشہور کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حد دور کرتی ہی اوس گناہ کو کہ جسکی لیے
حد لگتی ہی ح ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ
وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ زنا کری لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس ماری اوسکو حد اور نہ عار
دلاوی اوسپر پہر اگر زنا کری پس ماری اوسکو حد اور نہ عار دلاوی پہر اگر زنا کری تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالی اوسکو اگرچہ بدلی بالون کی کی یعنی بدلی
حقیر چیز کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ماری اوسکو حد یعنی پچاس دری کہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہی بہ نسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگسار نہین ہی
اور دلیل پکڑی ہی امام شافعی نی ساتہہ اس حدیث کی اوسپر کہ مالک کو پہنچتا ہی کہ حد قایم کری اپنی مملوک پر اور ہماری علما کی نزدیک یہہ جائز نہین اونہون نی حمل کیا ہی اوسکو
سبب پر یعنی مالک سبب اور واسطہ ہو اوسکی حد کا کہ حاکم کی پاس لیجاوی تا وہ حد ماری اور نہ عار دلاوی یعنی حد مارنیکی عار نہ دلاوی اوسکو اسلیے کہ حد کفارہ اوسکی گناہ کی
ہوئی پہر کیون عار دلاوی اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کی لیے نہین آزاد کا بہی یہی حکم ہی لیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالی
اوسکو یعنی بعد قایم کرنی حد کی یا پہلی اوسکی اور یہہ ظاہر ہی اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کے اور بیچ ڈالنا

اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہی اور کہا اہل ظاہر نی کہ واجب ہے ع **وعن علی** قال یا ایہا الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من
احصن منہم ومن لم یحصن فان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدہا فاذا ہی حدیث
عہد بنفاس فخشیت ان انا جلدتہا ان اقتلہا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت رواہ مسلم
وفی روایۃ ابی داود قال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم
اور روایت ہے علی رض سی کہ کہا ای لوگون یعنی ای مومنون جاری کرو اپنی غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس دری مارو اوسپر کہ محصن ہو اونمین سی یعنی
بیاہ ہوا ہو اور اوسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی زنا کیا تہا پس فرمایا مجکو یہہ کہ مارون مین حد اوسکو پس ناگہان وہ قریب جنی ہوئی
تہے پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون اوسکو پچاس دری تو مرجاتی ہی وہ اوس سی پہر ذکر کیا مینی یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچہا کیا تو نی نقل کی یہہ مسلم نی اور
بیچ روایت ابی داود کے یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے چہوڑ دی اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کر اوسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنی بردون پر **ف** اس حدیث سی
یہہ معلوم ہوا کہ مارنا درونکا تاخیر کیا جاوی نفاس والی عورت سی یہانتک کہ نکلی وہ نفاس سی اسلیے کہ نفاس ایک طرحکا مرض ہی پس تاخیر دیجاوے اچہی ہونی تک کہا ابن ہمام
نے کہ اگر زنا کری مریض اور حد اوسکی رجم ہو بسبب اسکی کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوی اور اگر ہو حد اوسکی دری مارنی تو نہ دری مارا جاوی یہانتک کہ اچہا ہو پس اگر ہو ایسی بیماری
کہ نہ امید ہو جاتی اوسکی کی مانند سل کے یا ہو ناقص وضعیف الخلقۃ تو نزدیک ہماری اور نزدیک شافعی کے مارا جاوی ساتہہ بڑی ٹہنی کہجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چہوٹی ہون
پس ماری اوسکو ایک بار اور ضرور ہی پہنچنا ہر تنکی کا اوسکی بدن پر اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ ضرور ہی اسصورت مین یہہ کہ ہو ٹہنی پہیلی ہوئی اور واسطی خوف تلف کی
نہ قایم کیجاوی حد بہت جاڑی مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر دیجاوی زمانہ اعتدال تک ع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابی ہریرۃ**
قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر
فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر فقال یا رسول اللہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فاخرج
الی الحرۃ فرجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات
فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہلا ترکتموہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ہلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللہ علیہ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق اوسنی یعنی مینی زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پہر آیا دوسری
جانب سے یعنی بعد غائب ہونی کی مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سے پہر آیا اور طرف سی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس
شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کرنیکا چوتہی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتہہ پتہرونکی پس جب پائی اوسنی ایذا پتہرون
کے لگنی کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتہہ اوس کلی کی اور مارا اوسکو لوگون نی یعنی اور چیزونسی یہانتک
کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ نے یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین ہی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور
قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی **ف** توبہ کرنا الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنی سی پس رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتہہ قبول کرنی توبہ اوسکی کی اور وہ مین دلیل ہی اسپر کہ اقرار
کرنیوالا زنا کا اپنی نفس پر اگر کہی کہ نہین زنا کیا مینی یا جہوٹ بولا مین یا رجوع کی مینی ساقط ہو جاتی ہی اوس سے حد پس اگر رجوع کری حد قایم کرنیکی درمیان مین تو
ساقط ہو جائیگی باقی اور بعضون نے کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ع **وعن ابن عباس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی

عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماعز بن مالک سی کیا سچ ہی وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تیری طرف سی کہا ماعز نی کہ کیا چیز پہنچی ہی آپ کو میری طرف سی فرمایا کہ پہنچی ہی یہہ کہ تو نی زنا کیا ہی فلانی کی لونڈی سی کہا کہ ہان پس اقرار کیا اوسنی چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نی

ف اس قول مین اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیی تہا اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا حال زنا کرنی ماعز کا پہر اقرار کروایا اوس سی اور اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکی خلاف پر جواب یہہ کہ اس حدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کے اور شاید کہ آنحضرت نی اقرار کروایا ماعز سی بعد سنی خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور مونہہ پہیرا جیسی کہ احادیث مین تفصیل سی مذکور ہی پس نہین منافات ح وعن

يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی یزید بن نعیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا حضرت نی ساتہہ سنگسار کرنی اوسکی کی یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نی ہزال کو کہ اگر ڈہانکتا تو ماعز کو ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قضیہ زنا اوسکی کا تو ہوتا بہتر تیری لیی کہا ابن منکدر نی کہ تابعی ہی اور راوی اس حدیث کا یہہ کہ تحقیق ہزال نی کہا تہا ماعز سی یہہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اون کو حقیقت حال کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ہزال کی ایک لونڈی تہی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس صحبت کی ماعز نی اوس سی پس مطلع ہوا اوسپر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتہہ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکی ساتہہ زنا کی پس حضرت نی ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈہانکتا تو الخ ح وعن عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ معاف اور محو کرو تم یعنی معاف کری بعض تمہارا بعضی سی حدون کو درمیان اپنی یعنی پہلی اسکی کہ پہنچی مجہہ تک یہہ پس جو چیز کہ پہنچی مجکو حد سی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب یعنی فرض ہوا قائم کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی ف عفو کرو الخ یہہ خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیی کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی ہان نلیجاؤ قضیہ اوسکا اور جب حاکم کی ہان پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہین جیسی کہ فرمایا کہ جو چیز پہنچی مجکو الخ اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کے حدونکا جبکہ پہنچی امر طرف حاکم کی اور مطلق ہونا اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین چاہیی مالک کو یہہ کہ جاری کری حد اپنی مملوک پر یا لیجاوی امر اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کری اوس سی اسلیی کہ یہہ داخل ہی اس امر کی تحت مین اور یہہ استحباب کے لیی ہی ح ع وعن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا معاف کرو خطائین عزت والون کی اونکی مگر حدین نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی چوک کرنا گہان گناہ مین گرفتار ہو جاوین معاف کرو اونکو اور ظاہر مین رسوا نکرو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ بندونکی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہون خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ حقوق بندونکی اونسی درگذر کرنا نچاہیی اور یہہ خطاب حاکمونکو ہی اور بعضون نی کہا کہ ہی اورون کو بہی اور یہہ امر استحباب کے لیی ہی ح ع وعنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفع کرو حدون کو مسلمانون سی جبتک کہ ہو سکے پس اگر ہو واسطی مسلمانونکی جگہہ خلاصی کی پس چہوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنیمین بہتر ہی خطا کرنی اوسکی سزا پہنچانی مین نقل کی یہہ

ترمذی نی اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث عائشہ سی کہ یہہ قول اوسکا ہی اور نہین رفع کی گئی ہی اوسکی حضرت تک اور یہی صحیح تر ہی ف یعنی یہہ حدیث موقوف ہی عائشہ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سی اور یہہ خطاب حاکمونکو ہی کہ جبتک ہوسکی حدونکو دفع کرین مسلمانونسی ساتھہ تلقین کرنی حد رونکی کہ دیوانہ ہوگیا ہی تو یا شراب پی ہی تو نی یا بوسہ لیا ہی یا ہاتھہ لگایا ہی جیسکہ واقع ہوا حضرت سی اوسکی ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذر رونکا یہہ مبالغہ کیا ساتھہ قول اپنی کی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا نخ ع **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اُسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَءَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِي اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا اکراہ کی گئی ایک عورۃ یعنے ایک شخص نی زبردستی اوس سی نی ناکیا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس دفع کی اوس سی حد اور جاری کی اوسپر حد کہ زنا کیا اوس سی اور نہ ذکر کیا راوی نی یہہ کہ حضرت نی ٹہہرایا اوس عورۃ کی لیی مہر یعنی زنا کرنیوالی پر نقل کی یہہ ترمذی نی ف راوی کی ذکر کرنی سی یہہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب نہو اسلیکی ثابت ہوا ہی واجب ہونا اوسکا اور احادیث سی اور مراد مہر سی یہان عقر ہی اور عقر کہتی ہین کامین صحبت حرام اور صحبت تشبہ کو اور وہ ایک مقدار ہی اگر اجرت یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو وہ مقدار واجب ہوتی ح اور برجندی مین اور فتاوی عالمگیری مین معنی عقر کی یہہ لکہی ہین کہ عقر کہتی ہین مہر مثل کو **وعنه** اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيَ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی وائل سی کہ تحقیق ایک عورۃ نکلی نماز کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا راہ نماز کی پس ملا اوس سی ایک شخص اور ڈہانکا اوسکو یعنی اپنی چادر سی اور پورا کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سی پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورۃ نی کہ تحقیق یا وس شخص نی کیا ساتھہ میری ایسا اور ایسا یعنی ڈہانکا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نی اوس شخص کو اور لی آئی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا یا واسطے اوس عورۃ کی جاسیں تحقیق بخشدیا اللہ تعالی تجکو یعنی مسبب کہا ہتا اور نبی صادق نی یہہ کی اور فرمایا واسطے اوس شخص کی کہ فعل کیا تہا اوس سی سنگسار کرو اوسکو یعنی وسی اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نی اوسکو بسبب محصن ہونی اوسکی کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب اجرا حد کی اسے توبہ کہا اگر کرتا اوسکو یعنی مثل توبہ اوسکی کی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی وسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی وسی اور کفایت کرتی اونکو یعنی اگر یہہ اول مین بیحیائی کی اور بڑا کام کیا یا وجود اسکی پاک ہوا اور بخشا گیا ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص نی زنا کیا ایک عورۃ سی پس حکم فرمایا اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی رجم کرنیکا پس درہ مارا گیا اوسکو حد مین پس خبر دیگئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اوسکی پس سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ ابو داود نی ف حضرت نی جو اول رجم کرنیکا حکم کیا تو احتمال ہے کہ حضرت خبر دیگئی ہو کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال یہہ بھی ہی کہ یہہ حکم بسبب خبر دینی کی نہین کہ بسبب گناہ کی کیا اور شاید یہہ ہوا ابتدا امر مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام مجتہد ہے کہ حکم کرے ساتھہ ایک چیز کے جسسے حد دور ہے پہر معلوم ہوکہ اجب اوسکا تہا تو لازم امام پر کہ رجوع کرے طرف واجب کے ع **وعن** سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدِجٍ سَقِيمٍ فَوَجَدَ عَلَى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُدَّهُ فَقَالُوا اِنَّهُ اَعْنَتُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَوْ اَخَذْنَا لَهُ عِثْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی سعید بن سعد بن عبادہ سی یہہ کہ سعد بن عبادہ لائی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کو کہ تہا قوم مین ضعیف الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نہ تہی اوسکی جینیکی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی اہل محلہ کے نوکر یا مین سی کہ زنا کرتا تہا ساتھہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارو اوسکو حد مین پس کہا اوسکے قوم نی کہ اگر لیتے ہم واسطے اوسکے ایک خوشہ کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنی ہون پس مارتے اوسکو ایکبار مانا نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کی مانند اوسکی ف ایکبار مانا یکبارگی اس طرح پر کہ نہین اثر سو ٹہنیونکی مارنیکا اوسکی تن پر اور اس سی معلوم ہوا کہ امام کو چاہیئے کہ جب اپنی اوسکی کمزوری اور جسمی بیماری اوسکی کی دیکہے تو قوم ہوا اوسکی رمی رانی مین تاخیر کرے اوسکی اچہی ہونی تک

اور جسکی اچھی ہونیکی توقع نہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ع وعن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و
مفعول کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف شرح السنہ مین ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ حد اغلامی کی پس ظاہر تردد قولون شافعی کا اور قول صاحبین کا یہہ ہی کہ حد
فاعل کی حد زنا کی ہی اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوی اور اگر محصن نہو تو سو دری مارا جاوی اور سال بہر تک نکال دیا جاوی مرد ہو یا عورۃ اور گئی ہی ایک قوم طرف اسکی
کہ اغلامی سنگسار کیا جاوی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نی اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہی کہ قتل کیی جاوین فاعل و مفعول جیسی کہ ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی
اور کہا ہی بعضون نی بیچ کیفیت قتل کرنی اون دونون کی کہ گرا دیا جاوی مکان اون دونون پر اور بعضون نی کہا کہ پہینک دی اونکو پہاڑ پر سی جیسا کہ کیا گیا ساتہہ
قوم لوط کی اور نزدیک ابی حنیفہ کی حد نہین ہی لواطت مین بلکہ تعزیر ہی جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکہی پہنچاوی اور نقل کیا ہی کمال پاشا نی شرح صغیر مین کہ یہہ امر
سپرد ہی طرف امام کی اگر چاہی تو قتل کری اوسکو اگر عادۃ پکڑی ہو فاعل نی اوسکی اور اگر چاہی ماری اوسکو اور چاہی قید کری اوسکو ح ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أُرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سی پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکی کہا گیا واسطی
ابن عباس کی کہ کیا حال ہی اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکہتا ہی اور نہ اوسپر تکلیف ہی پس وہ کیون قتل کیا جاوی کہا ابن عباس نی کہ نہین سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی اسمین کچہہ یعنی علت و حکمت و لیکن گمان کرتا ہون حضرت کو کہ مکروہ جانا آپنی یہہ کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوی ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ دودہ اور پشم اور
جنی اوسکی کی و غیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہی ساتہہ اوس جانور کی یہہ فعل بد یعنی اوس جانور سی کہ یہہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہی پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہہ
ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف قتل کرو اوس شخص کو یعنی مارو اوسکو مارنا سخت اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکی کہا بعضون نی کہ حکمت اوس جانور کی
مار ڈالنی مین یہہ ہی کہ تا نہ پیدا ہو اوس سی حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہو اوسکی صاحب کو رسوائی دنیا مین بسبب باقی رکہنی اوسکی کو اور شرح مظہر مین ہی کہ چارون امام متفق
ہین اسپر کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سی تعزیر دیا جاوی اور قتل نکیا جاوی اور حدیث محمول ہی زجر و تشدید پر رہا جانور بعضون نی تو کہا کہ اگر وہ کہایا جاتا ہی تو قتل
کیا جاوی اور اگر کہایا نہین جاتا ہی تو دو وجہین ہین قتل بسبب ظاہر حدیث کی اور عدم قتل واسطی نہی کی ذبح کرنی حیوانکی سی مگر واسطی کہانی اوسکی کی ع ح وعن
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت خوف
اوس چیز کا کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ بی صبری نکرین اور اس ورطہ مین پڑین یا یہہ کہ یہہ فعل نہایت قبیح ہی اور
حرمت اوسکی سخت ہی ڈرتا ہون مین کہ اوسمین پڑین اور عذاب اوسکا دیکہین ح وعن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَلَدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق ایک شخص بنی بکر بن لیث مین سی آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا کہ اوسنی یعنی مینی زنا کیا ہی ساتہہ ایک عورۃ کی چار
بار یعنی چار مجلسون مین پس ماری اوسکو سو دری اور تہا شخص غیر محصن یعنی کوارا پہر طلب کیی حضرت نی اوس سی گواہ اوپر زنا کرنی عورت کی پس کہا عورت نی کہ جہوٹ بولتا ہی یہہ قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ
پس ماری حضرت نی حد تہمت کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف طلب کیی گواہ یعنی بعد اوسکی کہ اوسکی اقرار سی حد ماری اور یہہ امر متضمن تہا قذف اوس عورۃ کو طلب کیی اوس مرد سی گواہ عورۃ پر کہ
اوسنی زنا کیا ہی جب وہ مرد عاجز ہوا گواہ گذرانی سی تو اوس عورت نی کہا کہ یہہ جہوٹا ہی مجکو نسبت زنا کی کرتا ہی مین پاک ہون اوس سی قسم خدا کی پس اوسکو حد قذف ماری کہ وہ اسی دری ہین ح

وعن عائشة قالت لما نزل عن درجي قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر أمر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم رواه أبو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا جبکہ اوترا صدر سیر یعنی تین سیڑھی عفت اور بالکی پر خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس فرمایا اوسکا پیچھے اوتر کے منبر پر تب حکم کیا واسطے دو شخصوں کے اور ایک عورت کے پس مارے گئے وہ لوگ حد کے یہ روایت ہی ابو داود کی ف حضرت عائشہ سے بعضے لوگوں نے بہتان ناحق کا لیا تھا عیلا رضی اللہ عنہا اوحضرت کے پہلی سیڑھی پر تھے تب اوتر کے بولے گیا تھا جب آپ نیچے اوتر کے آئے تھے تین رات کے پیچھے اوتر کے منبر پر چڑھے تھے جنانچہ وہ سوہ نور میں ہیں تب حضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان کیا اور بعد از ان منبر پر سے اوتر کر حد قذف کی اسی کے ہیں مارنے کا حکم کیا اور مرد کی دو گواہ مرد حسان بن ثابت ہی اور ایک عورت کی اوسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہ اس امر میں بہتان افترا پردازی ہی اون کو سزا دی ح **الفصل الثاني** عن نافع أن صفية بنت أبي عبيد اشترت جارية من الخمس فاستكرهها حتى اقتضها فجدد عمر وكم يجلدها من أجل أنه استكرهها رواه البخاري اور روایت ہی نافع سے یہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی خریدی اوسکو یہ ایک غلام نے غلاموں اسارت اور غلاموں کے سہم جماع کا کیا ایک تو اسکو جبر کر کے تہی پس بردستی جماع کیا اوس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اوسکی کا کیا پس مارا ہی اوس غلام کو یعنی جاس حضرت عمر نے اور نہ مارا ہی اوس لونڈی کو بسبب اسکے کہ ہر دو بے گناہ تھے اور غلام نے اوس لونڈی سے نہیں جماع کیا اور مدبس نقل کی ہے بخاری نے **عن** يزيد بن نعيم بن هزال عن أبيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر أبي فأصاب جارية من الحي فقال له أبي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وإنما يريد بذلك رجاء أن يكون له مخرجا فأتاه فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله فأعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله حتى قالها أربع مرات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك قد قلتها أربع مرات فيمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم كما يغيب المرود في المكحلة والرشاء في البئر قال فهل باشرتها قال نعم فأمر به أن يرجم فأخرج به إلى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن أنيس وقد عجز أصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه رواه اور روایت ہی یزید بن نعیم بن ہزال سے نقل کی اوسنے اپنی باپ سے یعنی نعیم نے کہا تھا ماعز بن مالک یتیم پرورش پانیوالا یعنی ہزال کے جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی سے قبیلہ کسی کے پس کہا اوسکو باپ میرے نے کہ جاتو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے اوسکو ساتھ اوسچیز کے کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیری سے یا وہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اس کہنے کی مگر یہ کہ استغفار اوسکی ہو سبب خلاصی کے گناہ سے یعنی غرض اوسکی یہ تھی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرت حکم اوسکی سنگسار کرنیکا کریں جیسی کہ توہم کیا بعضوں نے پس یا ماعز حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کی اوسکی حد پھر حکم کیا اوسکو پس نہ پھیرا حضرت نے اوس سے پھر آیا وہ یعنی بعد غائب ہونیکی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کی اوسکی حد پھر حکم اوسکا یہانتک کہ کہا اوسنے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہتی تو یہ چار بار یعنی چار بار اقرار کرنے زنا کا ثابت ہوتا ہے پس ساتھ کس کے زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے نام اوسکا بیان کیا ہمخواب ہوا تو ساتھ اوسکے یعنی صحبت کیا اوس سے کہا۔ فرمایا کیا تو اوسکی بدن سے لگا یا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوس سے کہا ہاں راوی حکم کیا اوسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی پس سنگسار کیا گیا پس جب اوسکو پتھروں کی لگنی کی گرمی اور تیزی پہنچی تو بھاگا یعنی نکلا دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملا ماعز عبد اللہ بن انیس کو اس حال میں کہ تھک گئی تھی یاران عبد اللہ کے یا ماعز کی جو کہ سنگسار کرتی تھی پس اوٹھایا عبد اللہ نے اوسکی ہڈی میں سے اونٹ کی یا مانو کی اور مارا ماعز کو ساتھ اوس ہڈی کے پس ڈالا اوسکو یہ یا عبد اللہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اوسکو اور بر حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا یعنی توبہ کرتا پس قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی اور درگذر کرتا اوس سے گناہ اوسکا **ف** بغیر سنگسار کرنے اوسکی کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی کہا ابن ہمام نے کہ صریح صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہمنے اوسکو یعنی ماعز کو مصلی میں یا مسلم اور ابو داود میں ہے کہ لیگئے ہم اوسکو طرف بقیع غرقد کے اور میں تباہ ہوئیں باندھی اوسکی مرد مصلی کے مصلی جنازہ کے پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں یہ کہ ترددیں جو یہ یا کہی حکم کیا گیا اوسکو جو تہی ہیں پس نکالا گیا طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا ساتھ یہ کہ فرمکی اوسکی تاویل یہ کی اوسکی یہ کی گیا جو وقت کہ بہاگا یہانتک نکالا گیا طرف سنگستان کی الا یہ غلط ہوا بعضی کی صحابی اور حسان مرتد ہیں سپرد کردہ گیا یہانتک کہ طرف سنگستان کی یہ کہ بھاگا طرف سنگستان کی ہبلہ سنگسار کرنیکی یہ کی توجیہ یہ کہ مصلی ہو طرف سنگستان کی پس کسی راوی نے گمان کیا سنگستان کا اوکسی اوسی نے

مصلی وغیرہ کا پس اسمین تطبیق دونون حدیثونکی ہوگئی ؛ ع **وعن** عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ما من قوم یظہر فیہم الزنا الا اخذوا بالسنۃ وما من قوم یظہر فیہم الرشا الا اخذوا بالرعب رواہ احمد
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہو اونمین زنا مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ قحط کی اور نہین کوئی
قوم کہ ظاہر ہو اونمین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ رعب کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** رشوت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی بشرط اسکی کہ مدد کری اوسکی مہم مین اور
بعضون نی یہہ قید لگائی ہی کہ اوس مہم مین ایسی مشقت نہو کہ اسقدر مال عرف مین اجرت دیتی ہون اوسپر جیسی ایک بات بادشاہ کی کہدینی اور سعی اوسمین کرنی اور اگر
بغیر شرط کی ہو تو بہی رشوت نہین اور رشوت سی خوف اسلیی ہوتا ہی کہ حاکم جاری کرتا ہی حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہی رشوۃ سی اور جبکہ آلودہ ہوتا ہی رشوۃ
مین خوفناک رہتا ہی ؛ ح ع **وعن** ابن عباس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ملعون من عمل عمل قوم لوط
رواہ رزین وفی روایۃ لہ عن ابن عباس ان علیا احرقہما وابا بکر ہدم علیہما حائطا اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ملعون ہی وہ شخص کہ کری کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہہ رزین نی اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباس سی یہہ ہی کہ حضرت علی نی
جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا اونکی جلا دینی کا اور حضرت ابو بکر نی گرا دی اونپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینی کا اونپر **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ ملعون ہی وہ
شخص کہ برا کہی اپنی باپ کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی مان کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ ذبح کری جانور کو واسطی غیر اللہ کی اور ملعون ہی وہ شخص کہ متغیر کری سرحد
زمین کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ راہ بہکاوی اندہی کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کری جانور سی اور ملعون ہی وہ شخص کہ کری عمل قوم لوط کا نقل کی یہہ احمد نی ساتہہ سند حسن کی ابن عباس سی ع **وعنہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ عز وجل الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی دبرہا رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عز وجل طرف اوس شخص کی کہ بدفعلی کری کسی مرد سی
یا عورۃ سی اوسکی مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعنہ** انہ قال من اتی بہیمۃ فلا حد علیہ رواہ الترمذی
وابو داود وقال الترمذی عن سفیان الثوری انہ قال وہذا اصح من الحدیث الاول وہو من اتی بہیمۃ فاقتلوہ والعمل علی ہذا عند اہل العلم
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اونہون نی کہا جو شخص کہ بدفعلی کری چارپائی سی پس نہین حد اوسپر یعنی لیکن تعزیر ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی
اور کہا ترمذی نی سفیان ثوری سی کہ تحقیق اونہون نی کہا اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سی یعنی جو کہ ابن عباس سی دوسری فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث
یہہ ہی کہ جو شخص بدفعلی کری چارپائی سی پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کی یعنی اوسپر حد نہین **ف** اونہون نی کہا یعنی بطریق مرفوع کی و
الا انہون کچہہ معنی قول ثوری کی وہذا اصح ؛ ع **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا حدود اللہ فی القریب
والبعید ولا تاخذکم فی اللہ لومۃ لائم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑی اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنی حکم اللہ کی ملامت ملامت کرنیوالی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
ف نزدیک اور دور پر یعنی نزدیک کی ناتی والی پر اور دور کی ناتی والی پر یا نزدیک سی مراد ہی ضعیف کہ نزدیک ہی پہنچنا اوس تک اور آسان ہی حکم کرنا اوسپر اور
دور سی مراد ہی قوی کہ دور ہی پہنچنا اوس تک اور دشوار ہی قایم کرنا حد کا اوسپر اور دوسری معنی سب ہین اسلیی کہ مراد یہہ ہی کہ قایم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ؛ ع **وعن**
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقامۃ حد من حدود اللہ خیر من مطر اربعین لیلۃ فی بلاد اللہ رواہ ابن ماجۃ
ورواہ النسائی عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کی سی بہتر ہی برسنی مینہہ چالیس راتونکی سی
بیچ تمام شہرون خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی ابی ہریرہ سی **ف** یہہ اسلیی ہی کہ بیچ قایم کرنی حدونکی منع کرنا ہی خلق کو معاصی سی اور

سبب ہی اچھی طبیعتی اور اترنا آسمان کی یعنی سبب ہی نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنیکی حدود کی اور سستی کرنیکی اور ہمیں گرفتاری ہی اونکی یعنی معاصی میں اور یہہ سبب ہی اونکی گرفتاری ہونیکا قحط سالی میں اور سبب ہی ہلاک کرنی خلق کا جیسی وارد ہوا ہی کہ جہاری مرجاتا ہی ربی بلا بی کی بسبب گناہ بنی دم کی یعنی اللہ تعالی نہیں ملہ رسانا بسبب نجست گناہ اونکی کی اور جہاری نام ایک جانور کا ہی و خاص اوسکو اسلیئے ذکر کیا کہ وہ دو ردو رسی بنا قوت لی آتا ہی **باب قطع السرقة**

باب ہی بیچ بیان ماتہہ کا مثنی چور کی **ف** کہا طیبی نی لفظ قطع السرقہ میں اضافت ظرف مفعول کی بحذف مضاف کی ہی ای قطع اہل السرقہ اور سرقہ ساتہہ فتح سین کے اور کسری کی شرح میں اسکو کہتی ہیں کہ لیوی مکلف خفیہ یا محرز سی کہ نہ ملک ہو اوسکی اوسمیں اور نہ شبہ ملک اور مراد محرز سے یہہ ہی کہ مال ایسی جگہ ہو کہ کوئی اوسکو نہ لی سکی خواہ مکان حفاظت میں مثل خواہ اوسکی پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہ ملک سے مال ذمی حکم محرم کا ہی کہ جو کوئی مال ذمی حکم محرم کا چراوے تو اوسکو چوری نہیں کہتی کی اور اوسمیں ماتہہ کا مثنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارنی دیک دس درہم ہیں کما دنسی کم میں ماتہہ کا مثنا نہیں آتا اور نزدیک شافعی جو ہتہا دینار سونی کی او تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ واقع ہوا ہی وہنیں کا مثنا ماتہہ کا جو ہتہا دینار کی چرانی میں او جو ہتہا دینار او سوقت میں تین درہم کا ہتہا او دینار بارا ن درہم کا اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ عمل کرنا اکثر پر اسباب میں اولی ہی بسبب حیلہ کرنیکی حدود میں اسلیئے کہ قلیل میں بسبب عدم خیانت کا ہی و در روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لا قطع الا فی دینار او عشرة دراہم اور اسباب میں یہہ ہی کہ کاٹنا ماتہہ کا بیچ زمانہ آنحضرت کی سپر کی قیمت میں تہا پس شافعیہ کہتی ہیں کہ قیمت سپر کی تین درہم تہی و حنفی نی کہا قیمت سپر کی دس درہم میں دس درہم تہی روایت کی یہہ ابن ابی شیبہ نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور کافی میں نقل ہی کہ قیمت سپر کی کہ ماتہہ کا گیا اوسکی چرانی پر حضرتکی زمانہ میں دس درہم کی تہی اسد علم **ف** ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع دینار فصاعدا **متفق علیہ** روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ کاٹا جاوی ماتہہ چور کا مگر بسبب چرانی چوتہائی دینار کی یا زیادہ نقل کی ہمنے بخاری اور مسلم نی **ف** اسحدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نی کہ چوتہائی دینار سی کم میں ماتہہ کاٹا جاوی اور ملا علی قاری نی یہاں خوب تفصیل سی لکہی ہیں اقوال علما کی اور دلیلیں اپنی مذہب کے **وعن** ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنه ثلثة دراهم **متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ماتہہ چور کا یعنی ایمان ماتہہ بند دست سی بیچ چرانی ایک سپر کی کہ قیمت اوسکی تین درہم تہی نقل یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شمنی نی کہ یہہ معارض ہی اوس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا تہی قیمت سپر کی دس درہم او اسیطرح ابن عباس سی اور عمرو بن شعیب سی منقول ہی اور شیخ ابن الہمام نی یہی ابن عمر او ابن عباس سی ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ماتہہ کی دس درہم تہی و اسیطرح سی عینی نی حاشیہ ہدایہ سی لکہا ہی اسلیئے حنفیہ نی دس درہم پر ماتہہ کاٹنا لکہا ہی و اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہیں کہ یہہ ابن عمر نی اپنی رائی و اجتہاد سی کہا یہہ خلاصہ ہی کلام شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی درکہنی منظور ہو اونکی شروحنیں دیکہہ لی **وعن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضة فتقطع یده ویسرق الحبل فتقطع یده **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لعنت کری اللہ چور کو کہ چراتا ہی بیضہ پس کاٹا جاتا ہی ماتہہ اوسکا اور چراتا ہی سی پس کاٹا جاتا ہی ماتہہ اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی لعنت کرنی گنہگار اونکو بلا تعیین اور ایسا سی کلام اللہ سی معلوم ہوتا ہی الا لعنة اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنی نہیں جائز تہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کاٹنی ماتہہ کی بیچ کم کی چوتہائی دینار یا تین درہم کی پس تحمل کرتی ہیں اسمیں یہہ برپس جواب دیتی ہیں کہ مراد بیضہ سی یہاں بیضہ آہن ہے اگر اوسکو خود کہتی ہیں کہ غازی سر پر پہنتی ہیں اور مراد رسی سی کشتی کی ہی کہ بڑی قیمتی ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ اونڈی اور رسی کی چرانی میں ماتہہ کاٹنا ابتداء اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ چور کی

عادت اوسکو اسیطرح ہو جاتی ہی کہ حقیر چیز چراتی چراتی بڑی چیز چرانی لگتا ہی اور ہاتہہ کٹتا ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت نی اشارہ کیطرف عادۃ امراء و
سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتی ہین بطریق سیاست کی نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا بیچ چرانی میوہ کی درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانی گابہی سفید کہجور کی
نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** امام ابوحنیفہ نی اس حدیث پر عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہین نہین ہاتہہ کاٹنا آتا بیچ چرانی
کسی میوہ تر و تازہ کی برابر ہی کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کی درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن مین کاٹ کر جمع نکیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہی گوشت اور
دودہ اور اور ایسی چیزون کو کہ جلدی خراب و متغیر ہو جاوین اور اورون نی واجب کیا ہی ہاتہہ کاٹنی کو ان سب چیزون مین اگر ہون محرز اور یہی قول ہے
مالک اور شافعی کا اور جو چیزین حقیر مباح ہین دار الاسلام مین مانند لکڑی گہانس نرسل مچہلی پرندہ شکار ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی بسبب چوری انکی
کی ہاتہہ کاٹنا نہین آتا ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسی اپنی دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ حضرت پوچہی گئی میوہ لٹکی ہوی درخت کی سی فرمایا جو شخص کہ چراوی اوسمین سے کچہہ پیچہی اسکی کہ جگہہ دی اوسکو خرمن پس پہنچی ڈہال کی مول کو پس اوسکی ذمہ پر ہی
ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** مقصود یہہ ہے کہ ہاتہہ کاٹنا نہین آتا بیچ میوی کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیے کہ محرز نہین ہے اور جب کاٹا گیا درخت سے
اور خرمن مین ڈالا گیا خشک ہونی کی لیے تو اوسمین ہاتہہ کاٹا جاوی بسبب محرز ہونی کی یہہ حدیث دلیل ہی جمہور کے سوای حنفیہ کی کیونکہ جب تلک خشک نہین ہوا
میوہ اور اوس سے چرایا تو ہاتہہ کاٹنا نہین آتا نزدیک امام اعظم کی اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین کی خشک ہونیکی صورت مین ہے موافق عادۃ عرب کے جیسی کہ تمر مین قطع
نہین ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہی ساتہہ اس حدیث مطلق کی لا قطع فی ثمر ولا کثر
اور یہہ بہی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا طعام مین کہ مہیا ہو کہانیکی لیے والا گیہون مین اور شکر مین ہاتہہ کاٹنا آتا ہی بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر
ملا علی رح نی لکہی ہی مرقات مین جو چاہیے وہان سی دیکہہ لی ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کاٹنا آتا ہاتہہ کا بیچ میوی لگی ہوی درخت کی اور نہ بیچ
جانور چرنیوالی پہاڑ کی پس جسوقت کہ ٹہکانا دی جانور کوہی کو جگہہ بندہنی جانورونکی اور جگہہ دی میوی کو خرمن پس ہاتہہ کاٹنا ہی اوسقدر مین کہ پہنچی قیمت ڈہالکو نقل کی
یہہ مالک نی **ف** کہا طیبی نی کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہی یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اوس جانور کو کہتی ہین کہ چرتا ہو پہاڑ مین اور اوسکی کوئی حفاظت
نکرتا ہو پس اوسکی چرانی مین ہاتہہ کاٹنا اسلیے نہین آتا کہ محرز نہین ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ
وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے لوٹنی والی پر کاٹنا ہاتہہ کا اور جو شخص
لوٹی لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکہتی ہون پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لوٹنی والا اوسکو کہتی ہین کہ لیوی مال کسیکا
لوگون کی سامنی زبردستی پس وہ اگرچہ بدتر ہی پوشیدہ لینی سی لیکن اوسکا ہاتہہ نہین کاٹنا آتا بسبب نہ اطلاق ہونی کی اوسپر چور کا اسلیے کہ چور وہ ہی کہ خفیہ لی ع
وعنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

والدارمی وروی فی شرح السنۃ ان صفوان بن امیۃ قدم المدینۃ فنام فی المسجد وتوسد رداءہ فجاء سارق واخذ
رداءہ فاخذہ صفوان فجاء بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان تقطع یدہ فقال صفوان انی لم ارد ھذا ھو علیہ صدقۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھلا قبل ان تاتینی بہ وروی نحوہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن صفوان عن ابیہ والدارمی عن ابن عباس
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنی والی کی اور نہ اوچکی کی ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی اور روایت کی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین یہہ کہ صفوان بن امیہ آئی مدینہ مین پس سو گئی مسجد مین اور سر کی نیچی رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اونکی
چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نے اور لی آیا اوسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم فرمایا حضرت نی ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا یعنی بعد اقرار کرنی اوسکی کی ساتہہ چوری کے
یا ثابت ہونی اوسکی کی ساتہہ گواہون کی پس کہا صفوان نے کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکی لانی سی مجکو یہہ نہین منظور تہا کہ آپ ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیجیے
وہ چادر اسپر صدقہ ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ تصدق کیا تو نی اور نہ بخشا تو نی پہلی اسکی کہ لاوی تو اوسکو میری پاس اور روایت کی
مانند اسکی ابن ماجہ نی عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور دارمی نی ابن عباس سی **ف** خائن اوسکو کہتی ہین کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو
دیجاوی اور وہ لی لیوی اوسمین سے اور دعوی کری اوسکی ضایع ہونیکا یا منکر ہو جاوی کہ مجکو دیہی نہین پس خائن کا ہاتہہ کاٹنا اسلیی نہین آتا کہ قصور ہی حرز مین
یعنی حفاظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ مین بیان اسکا مفصل مذکور ہی اور لوٹنی والی اور اوچکی کا اسلیی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہین لیتی مال غیر کا چنانچہ اوپر
بیان اسکا مفصلاً ہو چکا ہی کہا ابن ہمام نی کہ یہی مذہب ہی چارون امامونکا اور سر کی نیچی رکہی چادر ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ رکہنا ایک
چیز کا نیچی سر کی حرز ہی اور کیون نہ تصدق کیا تو نی الخ یعنی پہلی تو نی کیون نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چہوڑ دیا اور اب میری پاس قضیہ اسکا لایا اور مینی حکم ہاتہہ
کاٹنی کا کیا پس ہاتہہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہین حق ہی واسطی تیری اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہی تیری معاف کرنیسی معاف نہین ہو سکتا اور اسمین دلیل
ہی اسپر کہ عفو جائز ہی پہلی اسکی کہ پہنچایا جاوی قضیہ اوسکا طرف حاکم کی کذا ذکرہ الطیبی و ابن الملک اور کہا ابن ہمام نی کہ جب حکم کیا جاوی کسی شخص پر ہاتہہ کاٹنی کا
بسبب چوری کی پہر ہبہ کر دی وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دی اوس چیز کو طرف اوسکی یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکی ہاتہہ تو نہ ہاتہہ کاٹا جاوی اور کہا زفر اور
شافعی اور احمد نی کہ کاٹا جاوی اور یہی ایک روایت ہی ابی یوسف سی اور موید ہی اوسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ کہ یہہ حدیث ایک روایت مین
تو اسیطرح ہی کہ جیسی ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچہہ زیادہ آئی ہی پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ۱۲ ع **وعن**
بسر بن ارطاۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول لا تقطع الایدی فی الغزو رواہ الترمذی والدارمی وابو داود والنسائی
الا انھما قالا فی السفر بدل الغزو اور روایت ہی بسر بن ارطاۃ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہ نہ کاٹی جاوین ہاتہہ غزوہ مین نقل کی
یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نی مگر ابو داود اور نسائی نی کہا سفر مین بدلی غزوہ کی **ف** غزوہ مین کہا ابن ملک نی کہ یعنی نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا جہاد مین
جبکہ ہو لشکر دار الحرب مین اور نہو امام اونمین اور کارپرداز ہو اونکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بہی قایم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہی بعضی فقہا نی بسبب احتمال اسکی کہ فتنہ
مین پڑ جاوی وہ ساتہہ لاحق ہونی طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونی تفرقہ اور سستی کی مجاہدون مین اور طیبی نی کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہی اور بعضون نے
کہا کہ مراد ہاتہہ نہ کاٹنی سی غزوہ مین یہہ ہی کہ اگر چوری کری غنیمت کے مال مین سی پہلی تقسیم ہونیکی تو ہاتہہ نہ کاٹی اسلیی کہ اوسکا اوسمین حق ہی اور کہا طیبی نے کہ سفر جو ذکر
کیا گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوی مقید پر یعنی سفر جہاد ۱۲ ح **وعن** ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فی السارق ان سرق فاقطعوا یدہ ثم ان سرق فاقطعوا رجلہ ثم ان سرق فاقطعوا یدہ ثم ان سرق فاقطعوا رجلہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کی حق مین اگر چرا وی کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی دایان پہر اگر چرا وی

کاٹو پانوں اوسکا یعنی بایاں پہر اگر چہ اوسی پیر کا ٹوٹا تہلہ اوسکا یعنی بایاں پہر اگر چہ اوسی پیر کا ٹوٹا پانوں اوسکا یعنی ایان نقل کی ہے صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف پہر بایان تہلہ کاٹنا پہر بایان پانون یہہ توسب کی نزدیک ہی اور بعد اوسکی بایان تہلہ اور دایان پانون کاٹنی مین تیسری و چوتھی بار اختلاف کیا ہی علمائے امام شافعی تو کہتی ہین کہ کاٹی جنوب اسحدیث کی اور ہماری نزدیک اگر چوری کری تیسری رتونہ کاٹا جاوی بلکہ قید کیا جاوی قید خانی مین یہانتک کہ مرجاوی یا توبہ کری اور دلیل ہمارے یہہ ہی کہ اجماع ہوا صحابہ کا اسپر اور یہہ حدیث ابوسلمہ کی محمول ہی تہدید و سیاست پر اور طحاوی نے اسطرح پر طعن کیا ہی حدیث پر کہ مین بہت تامل اور تفحص کیا مگر پہونچا نہین اور صحیح حدیث کی بنا ڈالی اور بہت سی حفاظ حدیث سی طلبین وہ سب حدیث سے انکار کرتی تہی جیسکہ عینی و عنایہ اور بدائع مین ہی کہا ابن ہمام نی کہ پانون مجنی سی کاٹا جاوی نزدیک اکثر اہل علم کے

ع **وعن جابر** قال جیء بسارق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقطعوہ ثم اقطعوہ ثم جیء بہ الثالثۃ فقال اقطعوہ ثم اقطعوہ ثم جیء بہ الرابعۃ فقال اقطعوہ ثم اقطعوہ فاتی بہ الخامسۃ فقال اقتلوہ فانطلقنا بہ فقتلناہ ثم اجررناہ فالقیناہ فی بئر ورمینا علیہ الحجارۃ رواہ ابوداؤد والنسائی وروی فی شرح السنۃ فی قطع السارق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعوہ ثم احسموہ اور روایت جابر کی کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کاٹو اوسکا تہلہ پھر لایا گیا دوسری بار تو فرمایا کاٹو اوسکا یعنی بایان پیر کا تو کاٹا گیا تہلہ پھر لایا گیا تیسری بار پس فرمایا کاٹو اوسکا یعنی بایان پانون اوسکا پہر کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو اوسکا یعنی بایان پانون اوسکا پہر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچوین بار پس فرمایا مارڈالو اوسکو پس لیگئی ہم اوسکو مار ڈالا اور سکو یہہ کہکر پھینکا ہمنی اوسکو اور ڈالا یا کوین مین پر پہینکی ہمنی دوسرے پتھر نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور نقل جوہری شرح السنہ مین یہہ کا ٹھہرایا ہی صاحب مصابیح نی کہ حدیث صحیح ہی ساتھ حدیث الاحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث کی اور بعضون نے کہا کہ قتل اوسکا بطریق سیاست کے تہا امام کو پہنچتا تہا اور کرنا جیسا کہ تعزیر مفسدون کی اور شرح جہاد مین بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جانا مرتد ہونا اوسکا پس مباح کیا خون اوسکا اور حکم کیا ساتھ قتل اوسکی کی اور بعضون نے کہا اول یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی اسپر کہ وہ حلال جانتی تہا لاجو رہتا تہا اور ضروری تہا ولایت سی الا اگر مسلمان ہوتا تو ہمنے کر ڈالتا اوسکا کوئی مین مباح ہوتا واللہ اعلم ث **وعن** فضالۃ بن عبید قال **فی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم امر بہا فعلقت فی عنقہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس کاٹا گیا تہلہ اوسکا یعنی حضرتی حکم سی یہہ حکم فرمایا اوسکی تہلہ اوسکی گردن مین پس لٹکایا گیا تہلہ اوسکے گردن مین یعنی عبرت ہووی اور دونون نقل کیہہ مذہبی ورزبوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف کہا ابن ہمام نی کہ منقول ہی امام شافعی اور احمد سی کہ سنت ہی تہلہ لٹکانا چور کا جو کاٹی گئی ہین اور ہماری نزدیک یہہ سو توف ہی امام پر اگر مناسب جانی تو لٹکاوی اور سنت نہین یہہ سی کہ یہہ ثابت ہوا ہی حضرت کہ جسکا تہلہ کاٹا ہووی اوسکی گلہ مین لٹکایا ہووے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعہ ولو بنش رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو قسم کہ چرا وی غلام مین نی ڈالا اوسکو اگر چہ بدلی نواش کی ہو نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف نش ساہ ہے برنون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ اگر چہ تھوڑی مول کو بکی سہی کیونکہ وہ عیب ہی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کی نزدیک اگر غلام چور کری تو تہلہ اوسکا کاٹا جاوی ہی گو ڈھا ہو یا غیر ڈھا گو ڈھا اور حنفیہ کے نزدیک اگر چہ اوسی ایک خانہ وبیوی مین سی مال اور سہی یا غلام مال ایک پنی کی مین سے یا ہووی مال اکیلا اوسکی یا خاوند مالک اوسکی کا تو نہ کاٹا جاوی تہلہ اوسکا واسطی مومن اذن کے واصل ہوتی ہین عادۃ کیونکہ خلل ہووے احرز مین ع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع فقالوا ما کنا نرى تبلغ بہ ہذا فقال لو کانت فاطمۃ لقطعتہا رواہ النسائی روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاس ایک چور پس حکم کیا تہلہ کاٹنی اوسکی کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ ہی ہم گمان کرتی تہی کہ آپ کی حکم فرماوگی اس چور کی یہی تہلہ کاٹنی کا بیسے بلکہ گمان کرتی تہے

ہم کہ رحم کروگی اوسپر ظاہرا وہ جو محل شفقت تہا مثل قرابتی اور مانند اوسکی کی اسلیے حضرت نی فرمایا اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ نسائی نی **ف**
حاصل حضرت کی جواب کا یہہ کہ یہہ حق اللہ تعالی کا ہی واجب ہی مجہپر جاری کرنا اوسکا اسمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالفرض یہہ فعل میری پارہ جگر سی صادر ہوتا تو
اوسکا بہی ہاتہہ کاٹتا **وعن** ابن عمر قال جاء رجل الی عمر بغلام له فقال اقطع یده فانه سرق مرآة لامرأتی فقال عمر لا قطع
علیه وهو خادمکم اخذ متاعکم رواه مالک اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر رض کی غلام اپنا اور کہا
کہ کاٹو تم ہاتہہ اوسکا اسلیے کہ اسنی چرایا ہی آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نی نہین ہاتہہ کاٹنا اسپر یہہ ہی خدمتگار تمہارا لی چیز تمہاری نقل کی یہہ مالک نی
ف گویا کہ حضرت عمر رض نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف علت نہ کاٹنی کی اور وہ وجود اذن کا ہی ساتہہ آنیکی تمہاری پاس پس احراز نرہا اور یہی مذہب ہی ہمارا
اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کی ح **وعن** ابی ذر قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول
الله وسعدیک قال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون البیت فیه بالوصیف یعنی القبر قلت الله ورسوله اعلم قال
علیک بالصبر قال حماد بن ابی سلیمان تقطع ید النباش لانه دخل علی المیت بیته رواه ابو داود
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمانبردار ہون فرمایئی کیا فرماتی
ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچی گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بہاگی گا تو موت سی یا صبر کریگا ہوگا گہر یعنی قبر اوسوقت مین بدلی خادم کی یعنی اتنی
کثرت سی موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاویگی ساتہہ قیمت غلام کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتی ہین یعنی مین نہین جانتا کہ حال
میرا کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاونگا فرمایا لازم ہی تجہپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نی کہ کاٹا جاوی ہاتہہ کفن چور کا اسواسطی کہ داخل ہوا میت
پر اوسکی گہر مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی آنحضرت نی قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جب کہ گہر ہوتا ہی اگر کچہہ گہر سی چراوی تو ہاتہہ کاٹنا آتا ہی
پس اسیطرح بیچ چرانی کفن کی قبر سی ہاتہہ کاٹا جاوی پس یہہ جو دلیل پکڑی حماد نی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا ہو وہ
حرز بہی ہوگیا نہین دیکہتا ہی تو اگر کوئی چراوی کچہہ ایسی بیت سی کہ نہو اوسکی لیی دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتہہ بلا خلاف کہا ابن ہمام نی کہ
نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینون امامون نی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور باقی تحقیق اس مقام کی
مرقاۃ مین دیکہنی چاہیی ح ع

باب الشفاعة فی الحدود

باب ہی بیچ بیان سفارش کرنی کی بیچ مقدمہ حدود کی
ف یعنی امام سی درخواست کری کہ درگذر کری قایم کرنی حد کی سی ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة ان قریشا اهمهم
شان المرأة المخزومیة التی سرقت فقالوا من یکلم فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ومن یجترئ علیه الا اسامة
ابن زید حب رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمه اسامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تشفع فی حد من حدود الله
ثم قام فاختطب ثم قال انما اهلک الذین قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف
اقاموا علیه الحد وایم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها متفق علیه وفی روایة
لمسلم قالت کانت امرأة مخزومیة تستعیر المتاع وتجحده فامر النبی صلی الله علیه وسلم بقطع یدها
فاتی اهلها اسامة فکلموه فکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها ثم ذکر الحدیث بنحو ما تقدم
روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو قریش سی تہی فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ کی نی کہ چوری کی تہی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر
منکر یہی ہوجاتی تہی اور حضرت نی اوسکی ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیا تہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کری اوسکی مقدمہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ

نہین جرءت کرتا کہنی کی حضرت سی مگر اسامہ بن زید کہ پیاری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہون نی اسامہ سی پہر کلام کیا آنحضرت سی
اسامہ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفارش کرتا ہی تو بیچ حد کی اللہ کی حدونسی پہر کہڑی ہوی حضرت اور خطبہ فرمایا پہر فرمایا یعنی اثنای خطبہ مین یا
بعد حمد و ثنا کی کہ نہین ہلاک کیا اون لوگون کو کہ تہی پہلی تمسی مگر اسنی کہ وہ تہی جسوقت چراتا درمیان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتی اوسکو یعنی بغیر قایم کرنی
حد کی اوسپر اور جسوقت چراتا اونمین کوئی غریب جاری کرتی اوسپر حد اور قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوی تو البتہ کاٹون مین ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی ایک عورت مخزومیہ بعاریۃ یعنی اسباب لوگون سی اور منکر ہوجاتی
تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کاٹنی ہاتہہ اوسکی کی پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کی پاس اور کلام کیا اسامہ سی پہر کلام کیا اسامہ نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ اوس عورت کی پہر ذکر کی مسلم نی یا روایت کرنیوالی نی عائشہ سی حدیث مانند اوسچیز کی کہ گذری **ف** مخزومیہ منسوب ہی
طرف بنی مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہی قریش مین سی اور منکر ہوجاتی اگر کہا جاوی کہ بسبب انکار کی ہاتہہ کاٹنا نہین آیا ہی جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطی معلوم
کروانی حال اوس عورت کی ہی کہ یہہ حال رکہتی تہی اور کاٹنا ہاتہہ کا بسبب چوری اوسکی کی تہا جیسی کہ حدیث متفق علیہ مین اوپر گذرا پس تقدیر یہہ ہی فرقت
کہا جمہور نی کہ نہین ہاتہہ کاٹنا آتا اوسکا کہ مکر جاوی عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نی کہ واجب ہی ہاتہہ کاٹنا اوسمین بہی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ
حرام ہی سفارش کرنی حد مین بعد پہنچنی قضیہ اوسکی کی پاس امام کی بسبب اس حدیث کی اور اجماع ہی اسپر کہ حرام ہی سفارش کروانی اوسمین اور پہلی پہنچنی قضیہ کی پاس
امام کی اجازت دی ہی سفارش کی اکثر علما نی جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوی اوسکی صاحب شر اور ایذا دینی والا لوگون کو اور وہ گناہ کہ واجب ہی اونمین
تعذیر جائز ہی سفارش کرنی اور سفارش کروانی اونمین برابر ہی کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیی کہ یہہ سفارش آسان ہی بلکہ مستحب ہی اگر نہو وہ جسکی
سفارش کیجاوی ایذا دینی والا ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللہ فقد ضاد اللہ ومن خاصم فی باطل وھو یعلمہ لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع ومن قال
فی مؤمن ما لیس فیہ اسکنہ اللہ ردغۃ الخبال حتی یخرج مما قال رواہ احمد وابو داود وفی روایۃ البیہقی فی شعب الایمان من
اعان علی خصومۃ لا یدری احق ام باطل فھو فی سخط اللہ حتی ینزع روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتی تہی جو شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کی حدون اللہ کی سی یعنی منع کری بسبب سفارش اپنی کی حد کو پس تحقیق ضد کی اوسنی اللہ سی یعنی مخالفت
کی امر اوسکی کی اسلیی کہ امر اوسکا قایم کرنا ہی حدونکا اور جو شخص کہ جہگڑا کسی سی بیچ باطل کی یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہی اوسکو کہ باطل ہی ہمیشہ رہتا ہی بیچ غضب
اللہ کی یہانتک کہ باز آوی اوس سی اور جس شخص نی کہا بیچ حق مومن کی وہ کہ نہین اوسمین یعنی عیب و نقصان کہیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیون کی
یہانتک کہ نکلی اوسچیز سی کہا ہی یعنی اوس گناہ سی ساتہہ توبہ کی یا پاک ہووی اور برآوی اوس سی ساتہہ پورا ہوچکنی عذاب کی کہ مستحق اوسکا ہوا ہی نقل کی یہہ
احمد اور ابو داود نی اور بیچ روایت بیہقی کی شعب الایمان مین یہہ بہی ہی کہ جو کوئی مدد کری ایک جہگڑی پر کہ نہین جانتا کہ حق ہی یا باطل پس وہ بیچ غضب الہی کی ہی یہانتک کہ باز آوی

وعن ابی امیۃ المخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معہ متاع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک
سرقت قال بلی فاعاد علیہ مرتین او ثلثا کل ذلک یعترف فامر بہ فقطع فجیء بہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر اللہ وتب الیہ فقال استغفر اللہ و
اتوب الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم تب علیہ ثلاثا رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ھکذا وجدت فی الاصول الاربعۃ وجامع الاصول
وشعب الایمان ومعالم السنن عن ابی امیۃ وفی نسخ المصابیح عن ابی رمثۃ بالراء والثاء المثلثۃ بدل الھمزۃ والیاء
اور روایت ہی ابی امیہ مخزومی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی ساتہہ اوسکی کوئی چیز یعنی چوری کی

مال میں سے لیں فرمایا وسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں گمان کرتا میں تجکو چرایا ہوا کہا اوسنے کہ ہاں آپ ایسا ہی فرمایا آنحضرت نے یہ لفظ دو بار یا میں نہ گمان نہیں کرتا میں تجکو چرایا ہوا پھر بار اقرار کرتا ہوا وہ کہ یعنی چرایا ہی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے وسکے ساتھ ہاتھ کاٹنے کے پس کاٹا گیا ہاتھ اوسکا داہنا پھر لایا گیا وہ چور یعنی بعد ساتھ ہاتھ کاٹنے کے حضرت کے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ توبہ کے پس کہا چور نے کہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں طرف اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار الٰہی قبول کر توبہ اوسکی نقل کی ہے ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے بسیط حسبی یا یعنی بیچ اصول چار دن کی کہ عبارت چار اصول میں سے ہے و جامع الاصول میں سے اور شعب الایمان میں بیہقی کے اور معالم السنن میں خطابی کی ہی ابی داؤد سے یعنی یہہ بیان ہی بلند اکا یعنی صاحب مشکوٰۃ کہتا ہی کہ اون سب کتابوں مذکورہ میں ابی داؤد کے بیچ نسخوں مصابیح کی عن ابی امیہ ساتھ ہ سی مکسورہ کی اور شین نقطوں والی کے ہمزہ کی اور سین کے **ف** کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہہ غلط ہی اگرچہ ابو رشدہ بھی صحابی ہی لیکن یہہ حدیث اوسسے نہیں ہے اور یہہ جو فرمایا حضرت نے کہ نہیں گمان کرتا میں اسمیں مقصود حضرت کا اوسسے یہہ تھا کہ وہ جو رجوع کرے اپنی اوپر ساتھ ہو جاوے حد اوسسے یعنی حد نہ ماریں گے اوسکو اور یہہ ایک قول شافعی کا ہی و قولوں میں سے اور ہمارے نزدیک اور اور اماموں کی نزدیک یہہ مخصوص ساتھ حد زنا کی ہی و حضرت نے جو جو کو استغفار کا حکم کیا یہہ دلالت کرتا ہی اوسپر کہ حد نہیں ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہی اصل گناہ کو پس نہیں ہی علی اب دوبارہ پروردگار کے جانب سے ع ح

باب حد الخمر

باب ہے بیچ بیان حد شراب کی **ف** پینا شراب کا حرام ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور اجماع کے اور حد شراب پینے کی کوڑے ہیں دیک جمہور علماء کے اور یہی ہے ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک قوم کا مذہب ہے کہ چالیس کوڑے ہیں ح **ف** جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو یہہ پکا جاوے اور ہو وسکی موجود ہو یا لاویں اوسکو اس حال میں کہ وہ نشہ میں ہو اگرچہ نشا سبب پینے نہ بیدنی کی ہو اور گواہی ہیں اوس پینے کی شخص یا وہ اقرار کرے وسکا ایک بار اور نزدیک ابی یوسف کے دو بار اور معلوم ہو پینا اوسکا بنوعی تحقیق صادر ہوا جاوے جیسا ہو نسبت اوسکی گواہی کے اور چالیس غلام کی ہی متفرق وسکی پیٹھ پر جیسی زنا میں ہی اور اقرار کیا اوسنے یا گواہی دی شخصوں نے اوسپر بعد جانے نشہ کے ہو اوسکی تو نہ صادر کیا جاوے اوسنے حد مار جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے وسنے شراب کی یا قی کرے شراب یا اقرار کرے بیہقی اور ابو داؤد کی اقرار کرنے حالت نشہ میں اور نشا موجب اسکا وہ ہے کہ نہ امتیاز کرے مرد عورتوں اور زمین و آسمان میں اور صاحبین کے نزدیک یہہ کمی بیشی میں ہے تا ہم بیشی میں بھی حد لگائی جاوے گی اور فتوے اسی پر ہے ملتقی **الفصل الاول** اس میں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین متفق علیہ وفی روایۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین روایت ہی انس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنے کا حد شراب پینے کی ساتھ شاخوں کھجور کی و ساتھ جوتوں کی اور مارا ابوبکر نے چالیس اسی طرح مروی ہی بخاری اور مسلم اور ایک روایت میں انس سے یوں آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حد شراب پینے کی ساتھ شاخوں کھجور کی و ساتھ جوتوں کی اور مارا ابوبکر نے چالیس اسی طرح مروی ہی بخاری اور مسلم اور ایک روایت میں **ف** پہلی روایت میں بغیر تعین عدد کی آئی ہی اور دوسری میں تعین عدد کی آئی ہی پس مجمل ہی ہیں اوپر اوسکی اور روایت دوسری کہ عدد اوسکی چالیس تھے اخذ کیا عمل کیا ہی مارنا شافعی نے واسطے اوسکے اور اصحاب حنیفہ و مالک اور احمد اور تیسرے میں کہ نہیں حد سے مگر اسی کوڑے ع **وعن** السائب بن یزید قال کنا نؤتی بالشارب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر فنقوم علیہ بایدینا ونعالنا وارديتنا حتی کان آخر امرۃ عمر فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین رواہ البخاری اور روایت ہی سائب بن یزید کہ کہا تھا لایا جاتا پینے شراب کا پیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی و پیچ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور ابتدا خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی پس ہوتے ہم کہ پس مارتے ہم اوسکو ساتھ ہاتھوں اپنی کی و چادروں اپنی کی و جوتیوں اپنی کی یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پس مارا اوسکو چالیس کوڑے یہانتک کہ جب بیباک ہو گئے اور نکل گئی حد عدل سے اوسکی حضرت عمر نے کوڑے نقل کی یہہ بجائے **ف** اور چادروں اپنی کی شاید کہ دیتے ہوں گے جادروں کو بطور کوڑوں کی و ارادہ کی مار کی ہو گی اور مراد اوسکی یہہ ہو گی اوسوقت میں بغیر تعین عدد کی تھی اور ظاہر یہی ہے کہ مراد یہہ تھی کہ چالیس کوڑے ہی سب قول اوسکی یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت الخ اور اسی کوڑے حضرت عمر نے و اسی پر عمل کیا حضرت علی کے مارنے و اجماع ہوا صحابہ کا اوپر اسکے جائز ہے کسی کو مخالفت عہد نجاشی و حد دینی زیادہ اوسسے جو قول ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہ مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اوسکو عمر نے کوڑے مارنا علی سی کو ہر سنت ہے اور اجماع ہی ہے ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرابعۃ برجل قد شرب فی الرابعۃ فضربہ ولم یقتلہ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن قبیصۃ بن ذویب وفی

اُخْرٰی لَهُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَةُ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ وَالشَّرِیْدُ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاقْتُلُوْهُ روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پیوی شراب پس مارو اوسکو دری پس اگر عود کری اور پیوی چوتہی بار پس قتل کرو اوسکو کہا جابر نی پہر لایا گیا پاس حضرت کی بعد اس حدیث کی ایک شخص کہ تحقیق پی تہی شراب بیچ چوتہی بار کی پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابوداؤد نی قبیصہ بن ذویب سی اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداود کی اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ان مین سی ابن عمر اور معاویہ اور ابوہریرہ اور شرید رضہ ہین قول ان کی فاقتلوہ تک ہین یعنی انکی روایت مین ثم اتی الخ نہین ہی **ف** پس قتل کرو مراد یہہ ہی کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا اور بعضون نی کہا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور پس نہ قتل کیا اوسکو اس سی معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بر سبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا یا منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نی ترمذی سی کہ کہا نہین ہی میری کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہوا امت نی اوپر ترک کرنی عمل کی اسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور مینہہ کی اور حدیث قتل کرنی شراب پینی والی کی چوتہی بار مین ؛ ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِیْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ یَعْنِی الْجَرِیْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰی بِهٖ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ازہر سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کی کہ پی تہی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اوسکو انمین سی بعضون نی مارا اوسکو ساتہہ جوتیون کی اور بعضون نی مارا لکڑی سی اور بعضون نی مارا ساتہہ سنٹیون کہجور کی کہا ابن وہب نی کہ راوی حدیث کا ہی مراد رکہتی تہی عبد الرحمن ساتہہ میتخہ کی سنٹی ہری کہجور کی پہر لی حضرت نی مٹی زمین مین سی پس پہینکا اوسکو اوسکی منہہ پر نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** مٹی پہینکی اوسکی حقارت کی لیی کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا ؛ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ بَکِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِ یَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَیْتَ اللّٰهَ مَا خَشِیْتَ اللّٰهَ مَا اسْتَحْیَیْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاکَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰکَذَا لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطٰنَ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا حضرت نی کہ مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارتی تہی اوسکو اپنی ہاتہہ سی اور بعضی ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی بل دیکر اور بعضی ساتہہ پاپوش اپنی کی پہر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سی پس متوجہ ہوئی لوگ اوسپر کہنی لگی نہ پرہیز کیا تونی اللہ کی مخالفت سے نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سی اور نہ حیا کی تونی رسول اللہ سی یعنی ترک متابعت انکی سی یا سامنی آنی انکی سی پہر کہا بعضی لوگون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ یعنی آخرت مین یا دنیا اور آخرت مین فرمایا نہ کہو تم اسطرح سی نہ مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دی گناہ اسکی اور رحم کر اسپر یعنی ساتہہ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا مین اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** زبان سی جو تنبیہ کرنیکو حضرت نی فرمایا تو ظاہر ایہہ امر استحباب کی لیی ہی بخلاف اول کی کہ وہ ایجاب کی لیی ہی اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرح کی دعا کر اسلیی کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب آویگا اوسپر شیطان یا اسلیی کہ جب سنیگا وہ یہہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سی اور منہمک رہیگا گناہون مین اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پر پس ہوگی دعا سبب اور مدد اوسکی بہکانی مین ولیکن کہو یعنی

اول یا اب اور یہہ ظاہر ہی اسلیے کہ مطلوب اول مین عار دلانی ہی اور وہ غیر مناسب ہی ساتہہ قول الکیل اللہم اغفر لہ ۔ ع **وعن** ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پی شراب ایک شخص نی پس مست ہوا پہر ملاقات کیا گیا اسحال مین کہ جہومتا چلتا تہا راہ مین یعنی جیسکہ عادت شراب خوارونکی ہوتی ہی پس پکڑ لائی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباس کی گہر کی چہٹ گیا اور گیا حضرت عباس کی پاس اور چمٹ گیا اونسی یعنی واسطی سفارش اور پناہ چاہنی کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرت کی پس ہنسی اور فرمایا لیا کیا اوس شخص نی یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکی حق مین کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینی کا اسلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سی اور گواہی عادلون کی سی ثابت نہوا اور راہ مین جہومتی چلنی سی ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین آتا ۔ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمیر بن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ روایت ہی عمیر بن سعید نخعی سی کہ کہا سنا مینی علی بن ابیطالب رض سی کہتی تہی کہ نہین مین کہ جاری کرون کسی پر حد پہر مرجاوی وہ یعنی بسبب حد مارنیکی پس پاؤن مین اپنی دل مین اوسکی نی سی کچہہ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہی اور وہ جگہہ رحم و شفقت کی ہی نہین مگر پینی والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مرجاوی یعنی بسبب مارنی کوڑون کی زیادہ چالیس سی تو دیت اوسکی پہرونگا مین اور یہہ اس سبب سی ہی کہ پیغمبر خدا نی نہین مقرر کی ہی حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی معین نہین کردی ہی حد شراب کی کہ اتنی ہین کوڑی مارنی چاہیین اگرچہ بعضی حدیثون مین چالیس یا مانند چالیس کے واقع ہوئی ہین پس چونکہ مین اسی مارون اور وہ مرجاوی تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی بہ نسبت میری ثابت ہو پس اس جہت سی دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکی کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگی اور وہ مرجاوی تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علی سی یہہ بات بنا بر احتیاط کی تہی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کی حضرت عمر سی کہ اسی دری محبوب تر ہین نزدیک میری ۔ ح

وعن ثور بن زید الدیلمی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک اور روایت ہی ثور بن زید دیلمی سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر نی مشورہ کیا یعنی صحابہ سی بیچ تعین حد شراب کی پس کہا واسطی اونکی حضرت علی نی کہ رای میری یہہ ہی کہ مارو اوسکو اسی دری اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہوجاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہی ہذیان بکتا ہی اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت عمر نی بیچ مارنی حد شراب کی اسی دری نقل کی یہہ مالک نی **ف** بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات پر ساتہہ زنا کی پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف کی اسی دری ہین اور حکم باعتبار اغلب کی ہی پس حضرت عمر نی اسی دری ماری حد شراب مین حضرت علی کی کہنی سی اور اجماع کیا صحابہ نی اسپر ۔ ح

باب مالا یدعی علی المحدود

باب ہی اوس چیز کا کہ دعای بد نکیجاوی اوسپر کہ حد مارا جاوی **ف** جیسیکہ ایک شخص نی حضرت کی سامنی شراب پینی والی کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نی منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو ۔ ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ روایت ہی حضرت عمر سی کہ ایک شخص نام اوسکا تہا عبد اللہ لقب کیا جاتا تہا حمار یعنی گدہا بسبب بیوقوفی کی ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تہی

حضرت کہ حد ماری تہی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینی شراب کی پس لایا گیا وہ ایک اور دن پس حکم کیا واسطی اوسکی دری مارنی کا پس دری مارا گیا پس کہا ایک
شخص نی قوم مین سی یا الہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہی اسکو یعنی بسبب پینی شراب کی پس فرمایا حضرت نی نہ لعنت کرو اسکو قسم ہی اللہ کی وہ
چیز کہ جانتا ہون مین یہہ ہی کہ وہ دوست رکہتا ہی اللہ اور رسول اوسکیکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز لعنت
کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہی قرب الہی کی پس نہین جائز ہی لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے
کہ لعنت کی معنی ہین دور کرنا رحمت الہی سی ۔ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا
لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص کہ پی تہی
شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارنی والی تہی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بعضی ہم مین سی مارنیوالی تہی ساتہہ یا پوشون اپنی کی اور بعضی مارنی
والی تہی ساتہہ کپڑی اپنی کی پس جب پہرا وہ شخص کہا بعضون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح سی مدد لاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہہ بخاری
نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰی
نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ یُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰی غَابَ ذٰلِكَ
مِنْكَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُ مِنْهَا
حَرَامًا مَا یَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِیْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ
نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَیْنَ فُلَانٌ
وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ یَاْكُلُ
مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ
لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
گواہی دی یعنی اقرار کیا نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورۃ سی بطریق زنا کی چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسون مین ہر بار منہہ پہیرتی تہی حضرت
اوس سی یعنی واسطی ساقط ہونی حد کی پس متوجہ ہوی پانچوین بار مین فرمایا کیا صحبت کی تو نی اوس سی کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تو نی یہانتک کہ غائب ہوا
وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکی یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کی کہا اوسنی کہ ہان فرمایا جیسی غائب ہو جاتی ہی سلائی سرمہ دانی مین اور رسی کوئی مین
کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی زنا کہا کہ ہان کیا مینی اوس عورۃ سی ہر وجہ حرام وہ کہ کرتا ہی مرد اپنی بیویسی حلال فرمایا کیا ارادہ رکہتا ہی تو
ساتہہ اسکی کہنی کی کہا کہ ارادہ رکہتا ہون مین یہہ کہ پاک کرو تم مجکو گناہ مذکور سی بسبب قایم کرنی حد کی پس حکم فرمایا حضرت نی پس سنگسار کیا گیا پہر سنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخصون کو اپنی یارون مین سی کہ کہتا ہی ایک اونمین سی واسطی یار اپنی کی کہ دیکہہ طرف اس شخص کی کہ پردہ پوشی کی تہی اللہ نی اسپر پس نہ چہوڑا
نفس اوسکی نی یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنی کتی کی پس چپ رہی حضرت دونونکی طرف سی اور کچہہ نفرمایا پہر چلی ایک ساعت یہانتک کہ گذری ایک مری ہوی
گدہی پر کہ اوٹہائی ہوی تہا پانون اپنا یعنی بسبب بہت پہول جانی کی پس فرمایا حضرت نی کہان ہی فلانا اور فلانا یعنی پوچہا اون شخصون کو کہ حقارت ماعز کی
تہی بسبب سنگسار ہونیکی پس کہا دو شخصون نی کہ ہم ہین وہ دونون یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کہاؤ گوشت مردار اس گدہی سی پس عرض کیا اون دونون نی

ای پیغمبر خدا کون کہاتا ہی اس سی یعنی یہہ لایق کہانیکی نہین ہمکو کیون فرماتی ہین آپ اسکی کہانیکو فرمایا جو کچہہ کہ آبرو ریزی کی تمنی بہائی اپنی کی ابہی سخت
تر ہی کہانی اس گدہی کی سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ اب البتہ بیچ نہرون بہشت کی ہی غوطی مارتا اون مین نقل کی یہہ ابوداود
نے **وعن** خزیمة بن ثابت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصاب ذنبا اقیم علیه حد ذلك الذنب فهو
کفارته رواه فی شرح السنة اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہونچی ایک گناہ کو کہ موجب ہو حد کا اور
قایم کیجاوی اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلا زنا کیا اور دری ماری گئی یا چوری کی اور ہاتہہ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اوس گناہ کی ہی نقل کی یہہ شرح السنہ مین
وعن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبته فی الدنیا فالله اعدل من ان یثنی علی
عبده العقوبة فی الآخرة ومن اصاب حدا فستره الله علیه وعفی عنه فالله اکرم من ان یعود فی شیء قد عفا
عنه رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جو شخص کہ پہونچی حد کو یعنی گناہ کو کہ اوسپر حد معین ہی پس جلدی دی گئی سزا اوسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہین
دیا جاویگا آخرت مین اسلیی کہ اللہ تعالی عادل تر ہی اسی کہ دوبارہ دی سزا اپنی بندیکو آخرت مین اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈہانکا اوسکو اللہ نی اسپر اور معاف کیا
اوس سی پس اللہ تعالی کریم تر ہی اس سی کہ دوبارہ کری مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث
غریب ہی **ف** ڈہانکا اسکو اللہ نی اسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنی گناہ سی اور جمہور اسپر ہین کہ پردہ پوشی کرنی بندیکی اپنی نفس پر اور توبہ کرنی اوسکی اللہ سی اولی ہی ظاہر
کرنی اسکی سی ۱۲ ع **باب التعزیر** باب ہی بیچ بیان تعزیر کی **ف** تعزیر کہتی ہین ادب دینی کو کم حد سی اور اصل اسکی عزر ہی یعنی منع اور درد کی
چونکہ تعزیر باز رکہتی ہی اس فعل کی پہر کرنیسی کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیی یہہ نام اسکا رکہا گیا ۱۲ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی بردة بن نیار
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله متفق علیه
روایت ہی ابی بردہ بن نیار سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ ماریجاوین کوڑی زیادہ دس کوڑون سی مگر بیچ حد کی حدون اللہ کیسی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سی نماری اور علما نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی جاننا چاہیی کہ علما نی
اسباب مین اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی نزدیک اکثر تعزیر اونتالیس دری ہین اور نزدیک ابو یوسف کی پچہتر دری اور اقل اوسکی تین دری ہین بالاتفاق
اور اتفاق ہی اسپر کہ تعزیر عدد حد کو نہ پہونچی لیکن سخت تر حد سی ہو ۱۲ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجه رواه ابوداود روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ماری ایک تمہارا پس
چاہیی کہ بچاوی منہہ کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** خواہ حد ماری یا تعزیر یا تادیب کی لیی ماری منہہ پر نہ ماری ۱۲ ح **وعن** ابن عباس عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل للرجل یا یهودی فاضربوه عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوه عشرین ومن
وقع علی ذات محرم فاقتلوه رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہی ایک شخص دوسری شخص کو یعنی مسلمانکو ای یہودی پس مارو اوسکو بیس کوڑی اور جسوقت کہی ای مخنث پس مارو اوسکو
بیس کوڑی اور جو شخص زنا کری محرم سی پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** مخنث اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کلام و اعضا مین نرمی ہو
اور مشابہ عورتون کی حرکات و سکنات مین ہو جسکو زنخا اور زنانا کہتی ہین اور تعزیر دیا جاوی وہ شخص کہ بہتان زنا کا کری مملوک کو یا کافر کو یا بہتان کری مسلمانکو
سوای زنا کی باین الفاظ ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای لص ای منافق ای لوطی ای یہودی ای وہ شخص کہ کہیلتا ہی ساتہہ لڑکون کے

ای سود خور ای دیوث ای مخنث ای خائن ای قحبہ بچہ ای بیٹی عورۃ بدکار کی ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزوانی او اللصوص ای حرام زادی اور نہ تعزیر
دیا جاوی ساتھہ ان الفاظ کی ای گدہی ای کتی ای بندر ای بوک ای سور ای بیل ای سانپ ای بہیڑیا ای حجام ای بیٹی حجام کی اور باپ اوسکا حجام ہو نہین
اور ای ولد الحرام ای عیار ای ناکس ای منکوس ای مسخرہ ای ٹہٹی باز ای ابلہ ای وسواسی اور اچہی جانی ہی علما نی تعزیر اسکی جبکہ مخاطب اشراف اور پہنچتا ہی
خاوند کو یہہ کہ تعزیر دی اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی اور بسبب نہ کہنا ماننی کی جبکہ بلاوی وہ اوسکو طرف بچہونی اپنی کی یعنی صحبت کیلیی اور بسبب ترک کرنی نماز
کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور بسبب نکل جانیکی اوسکی گہر سی اور جو شخص زنا کری محرم سی الخ عمل کیا ہی ساتھہ ظاہر اسحدیث کی امام احمد نی اور جمہور کے نزدیک
یہہ زجر و تشدید کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ محمول ہی اوپر حلال اور سبک جاننی کی الا حکم اوسکا اور زناؤنکا سا ہی کہ سنگسار ہی اگر محصن ہو اور درّی ہین اگر غیر
محصن ہو ح ۔ و ملتقی و ع **وعن** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَحْرِقُوْا
مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اوسنی بیچ راہ خدا کی یعنی غنیمت کی مال مین سی پہلی تقسیم ہونی کی چرا لیا پس جلا دو
اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** جلا دو اسباب علما نی اختلاف کیا ہی
اسمین بعضون نی منع کیا ہی جلانی اسباب کیسی اور کہتی ہین کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا یا محمول ہی تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہی امام احمد
نی اسکی ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوی اسباب سوای مصحف مجید اور ہتیار اور حیوانکی اور مارو بطریق تعزیر کی اور پہلی معلوم ہی ہو چکا ہی کہ اسصورت مین ہاتہ کاٹنا
نہین آتا ۔ ح **باب بیان الخمر و وعید شاربہا** باب ہی بیچ بیان خمر کی اور وعید پینی والی اوسکی کی **ف** یعنی اسباب مین بیان
ہی حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہی اور بیان ہی اسمین وعید یعنی ڈر کی پینی والی اسکی کا قاموس مین لکہا ہی کہ خمر اوس چیز کو کہتی ہین کہ مستی لاوی اور ہو وہ
شیرہ انگور کی یا عام ہی کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوای اسکی کی اور کہا کہ عموم صحیح تر ہی اسلیی کہ خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تہی نہین بلکہ کہجورون
کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہہ ہی کہ خمر لغت مین بمعنی ڈہانکنی اور خلط کی ہی اور خمر ڈہانپ دیتی ہی عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہی اسکو یہہ مضمون قاموس مین ہی
اور جاننا چاہیی کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہہ کہ شیرہ انگور کا ہی جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنا بر مذہب
مختار کی اسکو خمری کہتی ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدری پکایا جاوی نام اوسکا باذق ہی اور فارسی مین اسکو بادہ کہتی ہین اور جو قدر
چوتہائی کی پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتی ہین تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بہی کہتی ہین یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑہا ہو جاوی اور کف لاوی چوتہی قسم شراب
کی نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش ماری اور جہاگ لاوی پس یہہ تینون قسمین اخیر شراب کی جب جوش دیجاوین اور گاڑہی ہون تو
حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اسحالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہی اور جو یہہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوی تو حرام نہین جیسی شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹہہ
پہر کا ہو اور متغیر نہو تو پینا درست ہی اور چار چیزین پینی کی اور ہین کہ حلال ہی پینا اونکا اسصورت مین کہ قدری پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جب نشہ
لاوین تو یہہ بہی قسمین حرام ہین اور بدون پکانیکی دیر تک رہی اور کف لاوی تو بہی پینا اوسکا حرام ہی ایک انمین سی نبیذ تمر یعنی شربت شبینہ خرما کا کہ قدری
پکایا جاوی اگرچہ کچہہ گاڑہا ہووی تو اوسکا پینا جائز ہی دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقی کو کہ قدری جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور
گیہون اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتہی قسم مثلث یمنی یعنی پانی انگور کا پکایا جاوی یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوی اور ایک حصہ باقی رہے
پہر یہہ چارون قسمین آخر کے بنا بر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطی لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کی حلال ہین اور نزدیک امام محمد کی واسطی
قوت عبادت کی بہی پینا انکا حرام ہی اور از راہ شہوت کی بالاتفاق حرام ہی مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کی ہی جیسیکہ ترجمہ عبارت

یمینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہی نقل کیا جاتا ہی کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ جو چیز بہت نشہ لاوی اور مست کردی پس تہوڑی
بہی وہ حرام ہی کسیطرح کا نشہ ہو بموجب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو چیز نشہ کری شراب ہی اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا اسکو ابن
ماجہ اور دارقطنی نی اور صحیح کیا اسحدیث کو اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی انتہی پس جو چیز نشہ لاوی وہ شراب ہی اور حرام خواہ انگور سی بنی خواہ کہجور یا منقی
یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گہاس ہو جیسی بہنگ وغیرہ تہوڑی ہو یا بہت حرام ہی اور حالت نشہ
مین جو طلاق کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذلک اوپر مذہب مفتی بہ کی اور مذہب امام محمد اور مالک اور
شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تہوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظم کی نزدیک نجس حرام وہ شراب ہی کہ جو جوش ماری اور
گاڑہی ہو کر جہاگ لاوی باقی اور چیزین سوای اسکی بدون نشہ لانیکی حرام نہین لیکن احتیاط والی محققین کے نزدیک امام محمد کی قول پر فتوی ہی جیسیکہ تہا یہہ اور
عینی اور زیلعی اور درمختار اور اشباہ و نظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہی اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین امام اعظم سے
بہی موافق قول امام محمد کی روایت نقل کی ہی پس اسحالت مین سب مجتہدونکا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکہنوی نی تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت
پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف کیا ہی اور تیس چالیس علما حنفی اور شافعی نی اوسپر مہرین کی ہین جو چاہی اوسمین دیکہی اور بہنگ اور جو گہاس
کہ نشہ لاوی اور کہانا افیونکا حرام ہی اسواسطی کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکہتی ہین ذکر اللہ اور نماز سی اور کہا علما نی کہ جو کوئی بہنگ وغیرہ کو حلال جانی
زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین زاہدی نی اوسکو کافر کہا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہی اور اسیطرح استعمال تنباکو کا حرام ہی جیسیکہ درمختار مین لکہا ہی
اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نی حقہ کو مکروہ تحریمی اوپر قول صحیح کی کہا جو چاہی اونکی رسالہ مین دیکہی اور ظاہر یہی ہی کیونکہ حقہ پینیوالے
کی منہ سی بوی بد مانند بوی لہسن اور پیاز کی آتی ہی اور واسطی مشابہت دوزخیونکی کہ دہوان اونکی منہ سی نکلیگا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہی اور
اسواسطی کہ اسکی پینی سی بدنمین کمال سستی آتی ہی اور بعضون کو بیہوشی آتی ہی یہہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام ہی جیسی امام احمد
وغیرہ نی اسحدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح اور صحاح نی معنی مفتر کی سستی لانیوالا لکہا ہی اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نی بیچ کتاب
مفردات الفاظ قرآن کی بیچ معنی فتر اور فتور کی یون لکہا ہی کہ سکونت بعد حدت کی اور نرمی بعد شدۃ کی اور ضعف بعد قوۃ کی پس یہہ معنی حقہ پینیوالی مین ظاہر
ہین صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتی ہین اور جسنی کہا کہ معنی مفتر مین بدنکا گرم ہو جانا بہی شرط ہی پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کی یا اوس سے
اندر کی گرمی مراد ہی بہرحال مرضی حق سی دور ہی اسواسطی کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک دہن کو بوی بد سی پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف اسکی اور حدیث
مسواک کی صحاح وغیرہ مین مذکور ہی السواک مطہرۃ للفم و مرضات للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو اسحق گجراتی نی دو رسالہ صغیر
اور کبیر لکہی ہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمر من ہاتین**
الشجرتین النخلۃ والعنبۃ رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختون سے
کہجور اور انگور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر شراب ان درختون سی ہوتی ہی نہ یہہ کہ حصر ہی کہ انہین دو سی ہو غیر انکی سی نہو بموجب فرمانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہہ عام ہی **وعن ابن عمر قال خطب عمر علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال**
انہ قد نزل تحریم الخمر وہی من خمسۃ اشیاء العنب والتمر والحنطۃ والشعیر والعسل والخمر ما خامر العقل
رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر نی اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق نازل ہوی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہی
پانچ چیزونسی انگور کہجور گیہون جو شہد سی اور شراب وہ ہی کہ ڈہانک لی عقل کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا علما نی کہ یہہ اشارہ ہی ساتہہ اسکی کہ شراب

منحصر

منحصر ان پانچ چیزونمین نہین ہی غیر انکی سی بہی ہوتی ہی اگر ڈہانک نی والی ہو عقل کی ۔ ح وعن انس قال لقد حرمت الخمر حین حرمت
وما نجد خمر الاعناب الا قلیلا وعامۃ خمرنا البسر والتمر رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب
اوسوقت کہ حرام کی گئی اور نہین پاتی تہی ہم شراب انگورونکی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کہجور کچی اور کہجور خشک کی تہی نقل کی یہہ بخاری نی ف اول جو درخت خرما
مین ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتہہ زیرب اور ل کی بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر ۔ ح وعن عائشۃ قالت
سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع وھو نبیذ العسل فقال کل شراب اسکر فھو حرام متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبع سی اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینی کی نشہ کری پس وہ حرام ہی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تبع ساتہہ زیرب کی اور جزم ت کی اور ساتہہ زیرت کی بہی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک باسن مین ڈال رکہی تا تیزی پیدا کری
مانند نبیذ کہجور کی اور حاصل حضرت کی کلام کا یہہ ہی اگر نبیذ شہد بہی نشہ کری حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتی ہین کہ خمر اہل یمن کی یہی تبع ہی ۔ ح
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات
وھو یدمنھا لم یتب لم یشربھا فی الاخرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور
جو چیز نشہ کرنیوالی ہی حرام ہی یعنی تہوڑی یا بہت اور جو پیویگا شراب دنیا مین پہر مریگا اسحال مین کہ ہمیشہ پیتا تہا کہ توبہ نکی اوس سی نہ پیویگا شراب آخرت مین نقل کی
یہہ مسلم نی ف نہ پیویگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تہا اسکو یا مراد ساتہہ اسکی زجر و منع شدید ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہین پیویگا اوسکو آخرت مین ساتہہ اونکی کہ نجات پاوی
اور پہلی داخل ہوئی جنت مین واللہ اعلم ۔ ع وعن جابر ان رجلا قدم من الیمن فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب
یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسکر ھو قال نعم قال کل مسکر حرام
ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق
اھل النار او عصارۃ اھل النار رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص آیا یمن سی اور پوچہا حضرت سی احوال شراب
کا کہ پیتی تہی یمن کی ملک مین چینی کی کہا جاتا تہا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نی کیا نشہ لاتی ہی وہ کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی ہر چیز نشہ لانیوالی حرام
ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطی اوس شخص کی کہ پیوی نشہ کی چیز یہہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی طینۃ الخبال فرمایا
خبال پسینہ ہی دوزخیونکا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیونکی زخمونسی نقل کی یہہ مسلم نی ف خبال کی معنی یہہ ذکر کیی گئی اور طینۃ کی معنی ہین تلچھٹ
کذا یفہم من ترجمۃ الشیخ ۔ ح و مولانا وعن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن خلیط التمر والبسر وعن خلیط الزبیب
والتمر وعن خلیط الزھو والرطب وقال انتبذوا کل واحد علی حدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا
ملانی خشک کہجور اور کچی کہجور کیسی یعنی خشک اور کچی کہجور کو ملا کر نبیذ کرنی سی اور منع فرمایا ملانی انگور خشک اور کہجور خشک کیسی اور ملانی کچی کہجور اور تر کہجور کیسی اور فرمایا
نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہہ مسلم نی ف ان دونون کو ملا کر بہگونی سی جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بہگونیکو جائز رکہا حکمت اسمین یہہ ہی کہ اکثر
شتابی کرتی ہی تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسونمین سی اور فاسد کر دیتی ہی وہ دوسریکو اور ظاہر اور متمیز نہین ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالک اور امام
احمد کی پینا نبیذ کا کہ اوسمین دو چیزین ہون حرام ہی اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہی اونہون نی ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کے جب حرام ہی کہ نشہ کرنے
والی ہو ۔ ح وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی شراب سی کہ بنائی جاوی سرکہ یعنی ساتہہ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہی یا نہین پس فرمایا نہین حلال

نقل کی یہہ مسلم ہی ف ہماری نزدیک اگر شراب سرکہ ہوجاوی تو حلال ہی خواہ بسبب انی کسی چیز کی اسمین ہو یا بغیر ڈالنی کی کہ بسبب بہت دن گذر جانی کی یا کہنی کی آفتاب مین مثلاً اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین سرکہ بنائی جاوی تو پاک نہین ہوتی ہی کبھی اور اگر آفتاب مین سے مثلاً سرکہ ہوجاوی تو دو قول اسمین صحیح تر ان دونون مین یہہ ہی کہ پاک ہوجاتی ہی اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہی نعم الادام الخل اور بسبب جانی سہنی وصف مفسد کی اور ثابت ہوئی صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہہ نہی حضرت نی اسلیی کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتی تھی شراب پینی کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہی اوسکی طرف سیلان طبع ہوتی ہی پس خوف کیا حضرت نی مداخلت شیطان کی سی کہ سبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینی کا اور بعد گذرنی زمانی دراز کی خوف اسکا نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نی ایک روایت نقل کی ہی خبر خللم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نی بیچ کتاب معرفۃ اپنی کی جامع سی مرفوع احدیث کو نقل کیا ہی ع ع **وعن** وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل حضرمی سی کہ طارق بن سویدی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی شراب کی سی پس منع فرمایا حضرت نی اوسکو پس کہا طارق نی کہ سوا اسکی نہین کہ استعمال کرتی ہین ہم شراب کو دوا کی پس فرمایا حضرت نی نہین وہ دوا ولیکن وہ ہی بیماری نقل کی یہہ مسلم ہی ف اکثر علما نی منع کیا ہی دوا کرنیکو ساتھہ شراب کی اور بعضون نی کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھہ اسکی بحکم طبیبون حاذق کی تو مباح ہی اور اگر یقمہ حلق مین اٹک جاوی اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور مانند اسکیکی کہ اوسی لقمہ حلق سی اوتری جاوی نہین تو مباح ہی پی لینا اوسکا بقدر اوترنی لقمہ کی بالاتفاق اور بعضی علما نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی و منافع للناس لکہا ہی کہ نہین ہی مراد ساتھہ نفع کی شفا مراد اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو مضرتی ہی انجام مین اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ خدا تعالی نی نہین کہی ہی شفا حرام مین ف ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پیتا ہی شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی پس اگر اوسی پہر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پہر اگر توبہ کی قبول کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی پس اگر پہر پی اوسی شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پہر اگر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی پس اگر پہر پیتا ہی شراب چوتہی بار نہین قبول کرتا ہی اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پہر اگر توبہ کرتا ہی نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر پیپ دوزخیون کی اسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی عبداللہ بن عمرو سی ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی ثواب نہین ملتا اوس نماز کا اگرچہ ساقط ہوجاتا ہی مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیی ذکر کیا کہ جب نماز ہا وجود ہونی افضل عبادات بدنیہ کے قبول نہوئی تو ہو عبادتین بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دنکی شاید کہ اسلیی لگائی کہ باقی رہتا ہی اثر شراب کا اوسکی باطن مین مقدار اسدنکی اور جانا چاہیی کہ حکم ساتھہ قبول ہونی توبہ کی جو تہی بار مین بسبب جرد تشدید کی ہی الاوارد ہوا ہی کہ نہ اصرار کیا اوسی کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یا مراد یہہ ہی کہ بسبب شومی ارتکاب اس امر خبیث کی توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہی اور اصرار کرنی والا اسپر مرتا ہی ؎

ع ؛ ح وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوی بہت اوسکا تہوڑا اوسکا بہی حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی
ف اسلیی کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہی کہ تہوڑا اوسکا پہنچاتا ہی بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اوسی ح وعن عائشۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی عائشہ رض
سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوی بقدر فرق کی یعنی آٹہہ سیر کی پس بہرا ہوا چلو اوسمین سی حرام ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابو داود نی ف یعنی جسکا بہت حرام ہی اوسکا تہوڑا بہی حرام ہی جیسیکہ اوپر کی حدیث مین گذرا ؛ ح وعن النعمان بن بشیر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل
خمرا رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق گیہون سی بہی شراب ہوتی ہی اور جو سی بہی شراب ہوتی ہی اور کہجور سی بہی شراب ہوتی ہی اور انگور سی بہی شراب
ہوتی ہی اور شہد سی بہی شراب ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف لکہا ہی علما نی کہ مقصود
حصر نہین ہی کہ انہین چیزونسی شراب بنتی ہی بلکہ خاص ان چیزونکو اسلیی ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزونکی بنتی ہی اور یہہ دلیل ہی اوپر نہ خاص ہونی خمر کی ساتہہ پانی
انگور کی اور ابن ملک نی کہا کہ انکو خمر کہنا مجازا ہی بسبب زائل کرنی انکی کی عقل کو ؛ ح ؛ ع وعن ابی سعید الخدری قال کان عندنا خمر
لیتیم فلما نزلت المائدۃ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ وقلت انہ لیتیم فقال اہریقوہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی ہماری پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہماری گہر مین رہتا تہا کہ ہم پرورش کرتے
تہی اوسکو اور وہ اموال رکہتا تہا از انجملہ شراب بہی تہی اور اوس زمانی مین شراب مباح تہی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ اوسمین ہی
یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال شراب یتیم کا اور کہا مینی کہ وہ
یتیم کی ہی یعنی اور مال یتیم کا ضایع کرنا نہین چاہیی پس کیا حکم ہی فرمایا پہینک دو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ مال غیر متقوم ہی حلال نہین
نفع لینا اوسی اور حکم ہی ہم کو اوسکی اہانت کا ؛ ح وعن انس عن ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرا لایتام فی
حجری قال اہرق الخمر واکسر الدنان رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ ابی داود انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ایتام ورثوا خمرا قال اہرقہا قال افلا اجعلہا خلا قال لا اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا ای نبی اللہ کی تحقیق خریدی تہی
مینی شراب واسطی یتیمونکی کہ بیچ پرورش میری کی ہین فرمایا پہینک دی شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور
بیچ روایت ابو داود کی یہہ ہی کہ ابو طلحہ نی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال یتیمونکا کہ وارث ہوئی تہی شراب کی فرمایا پہینک دی اوسکو کہا کیا نہ بناؤن مین
اوسکو سرکہ فرمایا نہین ف یہہ خریدنا شراب کا پہلی حرام ہونی اسلیی ہوا اور پوچہنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونیکی کہ آیا رہنی دون یا پہینک دون
اور شراب کی باسن توڑنی کا اسلیی حکم فرمایا کہ نجاست اوسمین سرایت کر گئی تہی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تہا یا واسطی مبالغہ منع کرنیکی اسی فرمایا اور سرکہ
بنانیکو بہی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ؛ ح ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ام سلمۃ قالت نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر رواہ ابو داود روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ہر نشہ کرنیوالی چیز سی اور مفتر سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف نہایہ مین لکہا ہی کہ مفتر اوس چیز کو کہتی ہین کہ جب پیوی اوسکو تو گرم ہو جاوے

بدن یعنی گرمی قلب اور دماغ میں سرایت کرجاوی اور بہاوی اوسمیں فتور یعنی ضعف اور انکسار افتراالرجل کہا جاتا ہی اوسوقت کہ ضعیف ہوجاوی بلکہ اوسکی اورنکسر ہوجاوین گوشہ چشم اوسکیکی اور دلیل پکڑی گئی ہی ساتہہ اسکی اوپر حرمت نبیذ جر اور اونٹ اور مغیرات مسکرونکی ح **وعن** دیلم الحمیری قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَۃٍ وَنُعَالِجُ فِیْہَا عَمَلًا شَدِیْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ ھٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰی بِہٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَعَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ھَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْہُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَیْرُ تَارِکِیْہِ قَالَ اِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْہُ فَاقْتُلُوْھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی دیلم حمیری سی کہ کہا کہا میں یارسول اللہ ہم ہین ہین سرد مین اور ساتہہ ورو قوۃ کی کرتی ہین ہم اوسمین کام سخت کہ بدون قوۃ بدن کی اوسکو نہین کرسکتی اور ہم بناتی ہین شراب اس گیہونسی قوۃ حاصل کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی اوپر کامون اپنی کی اور قوۃ پاتی ہین اور غالب آتی ہین اوپر سردی شہرون اپنی کی فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہا میں کہ ہان فرمایا پس بچو اوس سی کہا ہمنی کہ تحقیق لوگ نہین چہوڑینوالی اوسکو فرمایا اگر نہ چہوڑین اوسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی مینی کو تو لڑو اونسی نقل کی ہی ابوداؤد نی **وعن** عبداللّٰہ بن عمرو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مینی شراب کی سی اور کمپلینی جوی کی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور فرمایا جو چیز کہ نشی کی ہی حرام ہی نقل کی ہی ابوداؤد نی **ف** قاموس مین لکہا ہی کہ کوبہ کہتی ہین نرد اور شطرنج اور چہوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہہ سب ممنوع ہین جمہور نیز ہین سی یہان مراد رکہین صحیح ہی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ جنسی سی بنتی ہی حبشی بنایا کرتی ہین ح **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَلَا قَتَّاتٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلَا وَلَدُ زِنْیَۃٍ بَدَلَ قَتَّاتٍ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ بچات پاسی کے پہلی داخل ہونگی نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی یعنی بلاوجہ شرعی اور نہ احسان رکہنی والا اوپر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینی والا شراب کا نقل کی یہہ دارمی نی اور ایک روایت دارمی کی مین ہی آیا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولدالزنا بجای چوارکی **ف** جو اچہ عرف زمانہ ہمارکی ہر وہ کہیل ہی کہ شرط کیجاوی اوسمین غالبًا یہہ کہ یسوی حنینی الاہانی وغیرہ سی کہتہ ہین نرد اور شطرنج اور مانند انکی اور کہا طیبی نی کہ منان وہ ہی کہ نہ دیوی کچہہ ملکر احسان کہی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ منان سن سی ہی معنی قطع کی یعنی کاٹنی والا نیکا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولدالزنا حدیث نہ ولدالزنا لایدخل الجنۃ نہ صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور باحتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی سطح کہ اکثر اولاد زنا بغیہ باپ مربی کی اور بسبب وضع کے خراب ہوتی ہی اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتی نہین ہین بسبب اعمال بد اپنی کی گرفتار عذاب مین ہوتی ہی و بسبب واقع ہونی نطفہ کی محل حرام مین ساتہہ وجہ حرام کی البتہ بہشت ہولودین داخل ہوتا ہی جبکہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید و تعریض ہی زانی پر کہ سبب پیدائش اوسیکا ہی اور بعضون نی تاویل کی ہی کہ مراد ولدالزنا سی وہ شخص ہی کہ موانطبت کرتا ہی ناپر جیسیکہ شجاعونکو نوا محرب کہتی ہین اور اولاد مسلمانون کو بنوالاسلام والا ولدالزنا کو لی گناہ نہین کہتا کہ عذاب دیا جاوی اوسپر ہ ش ح مولانا رفیع الدین رح **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَۃً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَھَا وَلَا یَتْرُکُھَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدْسِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا مجکو سبب

امت

رحمت واسطی تمام عالم کی اور سبب رہنمائی واسطی عالم کی اور حکم کیا مجکو میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتہہ مٹانی باجون اور مزامیر کی اور
بتون اور سولیون کی اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کی یعنی حالت کفر کی اور قسم کہائی میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتہہ عزت
اپنی کی کہ نہ پیویگا کوئی بندہ میری بندونمین سی ایک گہونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ دوزخیونکی سی مقدار اوسکی اور نہ چہوڑیگا اوسکو
بسبب ڈر میری کی مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سی یعنی بہشت کی حوضونسی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ مٹانی باجون
کی یعنی ڈہول اور ڈہولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور سارنگی اور ستار اور مانند انکیکی اور مزامیر کی یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند
انکیکی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی باجونکی اور مزامیر کی اسلیی کہ یہہ چیزین قدیم سی رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیسی ہین اور فقہا نی لکہا ہی
کہ راگ ساتہہ باجون اور مزامیر کی حرام ہی اور ساتہہ نری آواز کی مکروہ ہی اور اجنبی عورتونسی سنا سخت حرام ہی اور سولیونکی شکل صلیبی یہہ ہی
کہ ایک خط خط دوسریکو قطع کری باین طریق + اور یہہ شکل اوسکی ہی کہ سولی پر کہینچا تہا اوسکو نصاری نی اور نصاری اس شکل کو کہ صورت سولی پر
کہینچنی عیسی علیہ السلام کی ہی بگمان انکیکی سب چیزونمین رکہتی ہین واسطی یاد داشت غم اور حسرت کی اوپر قضیہ حضرت عیسی کی پس اسکی بہی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام
رسوم جاہلیت کی مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنیکی ساتہہ حسب کی اور طعن کرنیکی نسب مین و غیر ذلک + ح ع **وعن ابن عمر ان رسول الله**
صلی الله علیه وسلم قال ثلثة قد حرم الله علیهم الجنة مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی
اهله الخبث رواه احمد والنسائی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین
کہ حرام کی اللہ نی اونپر بہشت یعنی نجات پای ہوونکی ساتہہ داخل ہونا بہشت مین اونپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینی والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا
ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کری اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا
قرابتی کی حق مین تجویز کری ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی
غسل جنابت کی اور مانند انکیکی یعنی اگر مثلا بیویکو شراب پیتی دیکہی یا دیکہی ترک کرنی غسل جنابت کو اور منع نکری تو وہ بہی دیوث ہی کہا طیبی نی کہ دیوث
وہ ہی کہ دیکہی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کری اونپر اور نہ منع کری اون کو اوس سی + ع **وعن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی**
الله علیه وسلم قال ثلثة لا یدخل الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر رواه احمد اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگی بہشت مین ہمیشہ شراب پینی والا اور توڑنیوالا ناتی کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہہ احمد نی **ف**
یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانی اسکا یہہ حال ہی والا یقین کرنا سحر کا بمعنی ثبوت تاثیر اوسکیکی اور واقع ہونی اسکیکی ساتہہ پیدایش و
حکم خدا تعالی کی صحیح ہی کہ وارد ہوا ہی السحر حق + ح **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مدمن**
الخمر ان مات لقی الله تعالی کعابد وثن رواه احمد وروی ابن ماجة عن ابی هریرة والبیهقی فی شعب الایمان عن محمد
بن عبید الله عن ابیه وقال ذکر البخاری فی التاریخ عن محمد بن عبید الله عن ابیه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پینی والا شراب کا اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ سی مانند پوجنی والی بت کی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی
ابن ماجہ نی ابو ہریرہ سی اور بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی محمد بن عبید اللہ سی اوسنی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نی کہ ذکر کی بخاری نی یعنی یہہ حدیث اپنی
تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **وعن ابی موسی انه کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت**
هذه السارية دون الله رواه النسائی اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ وہ تہی کہتی کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب

یا یوجون میں اس ستون کو سوا اسکی اصل کی نقل کی یہہ نسائی نی ف اس ستون کو الخ یعنی پتھر کو کہ بت پہر کی ہوتی ہیں اور مقصود ہے کہ پینا شراب کا اور پوجنا بت کا میری تردیک ایک حکم رکھتا ہی: ح **کتاب الامارۃ والقضاء** کتاب ہی بیان سرداری اور قضا کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ فعدل فان لہ بذلک اجرا وان قال بغیرہ فان علیہ منہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص فرمان برداری کری میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنی کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنی نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوای اسکی نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کی ہی قتال کیا جاتا ہی پیچھے اسکی سی اور بچایا کیا جاتا ہی بسبب اوسکی یعنی آفات وبلیات سی پس اگر حکم کری ساتھہ تقوی اللہ کی اور انصاف کری پس تحقیق واسطی اوس امیر کی بسبب اوسکی ہی ثواب اور اگر حکم کرے ساتھہ غیر اسکی پس اوسپر ہی بسبب اس کلام کی گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ام الحصین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا رواہ مسلم اور روایت ہی ام حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر امیر کیا جاوی تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کری تم کو موافق حکم اللہ کی پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ذکر غلام کا مبالغہ کی لیی ہی مانند قول آنحضرت کی کہ جو کوئی بناوی مسجد اگرچہ مانند گھونسلی چڑیا کی ہو مسجد ہر مانند گھونسلی چڑیا کی نہیں ہوتی ولیکن مقصود مبالغہ ہی مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبری والا غلام امیر امام نہیں ہوتا اور اسیطرح تمام احادیث میں اور نکٹا اور کنکٹا ہونی تاکید کی لیی کہا یعنی غلام حقیر وخوار ح **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر ونہی اوسکی جب تک کہ نہ مخالف ہو امر اللہ کی اور رسول اوسکی اگرچہ عامل کیا جاوی تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور یعنی مانند انگور کی چھٹانی میں اور سیاہی میں نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا اور فرمانبرداری کی واجب ہی اوپر مرد مسلمان کی بیچ اوسچیز کی کہ خوش لگی اور ناخوش لگی جب تک کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھہ گناہ کی پس جبوقت کہ حکم کیا جاوی ساتھہ گناہ کی تو نہیں ہی سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی نقل کے یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمانبرداری کرنی اوسکی واجب ہی ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کری ساتھہ اوسچیز کی کہ موافق طبع اوسکی ہووے یا نہ موافق ہووے بشرطیکہ نہ حکم کری اوسکو ساتھہ گناہ کی پس اگر حکم کری ساتھہ گناہ کی تو نہیں جائز یہی فرمانبرداری اوسکی ولیکن نہیں جائز یہی سکو اوپر امام سی نزع **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف متفق علیہ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی فرمانبرداری کرنی یعنی کسیکی امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ میں سوای اسکی نہیں کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کی ہی نقل کی یہہ بخاری ومسلم **وعن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر

اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا بیعت کی ہمنی یعنی عہد کیا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سنی اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اوسکی سی اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہون ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی امر دین مین اور کلام حق مین ملامت ملامت کرنیوالی کیسی اور ایک روایت مین یون ہی کہ عہد کیا ہمنی اسپر کہ نہ نکالڈالین ہم امر کو اہل اوسکی سی یعنی فرمایا آنحضرت نی کہ نہ نکالڈالو امر کو اہل اوسکی سی مگر یہہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمہاری اللہ کیطرف سی اوس امر مین دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن اور سنت رسول سی کہ احتمال تاویل کی نرکہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنی کہ صبر کرینگی ہم اسپر کہ ترجیح دیجاوی گی ہمپر یعنی جماعۃ انصار پر جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار سی فرمایا تہا کہ بعد میرے اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوین گی تمپر بعضی بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد امراء کی بعد از خلفای راشدین کی پس صبر کیا انصار نی اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی سی اور نہ لڑین ہم اوس سی اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سی تو جائز ہی معزول کر دینا اوسکا بلکہ واجب ہی نہ فرمان برداری کرنی اوسکی اور امام معزول نہین ہو جاتا فسق و فجور سی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہو جاتا ہی اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہی کہ فاسق نہین ہی اہل ولایۃ سی نزدیک شافعی کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک فاسق اہل ولایۃ سی ہی یہانتک کہ صحیح ہی واسطی باپ فاسق کی نکاح کر دینا اپنی چہوٹی بیٹی کا ؛ ح ؛ ع وعن ابن عمر قال كنا اذا بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة يقول لنا فيما استطعتم متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم جسوقت بیعت کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سنی اور فرمان برداری کرنی کی فرماتی واسطی ہماری بیچ اوس چیز کی کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یا تو یہہ رخصت ہی حضرت کی طرف سی یعنی جسقدر فرمان برداری ہو سکے اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہی یعنی جتنی فرمانبرداری کر سکو قصور نکرو ؛ ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى من اميره شيئا يكرهه فليصبر فانه ليس احد يفارق الجماعة شبرا فيموت الا مات ميتة جاهلية متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی اپنی سردار سی کوئی چیز کہ ناخوش رکہی اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیی کہ صبر کری یعنی اور خروج نکری اوسپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سی ایک بالشت پس مرے یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسحال پر پس تو مرا اس ہیئت پر کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت کے دین سے خبر نہین رکہتی تہی اسلیی کہ وہ طاعت امیر کی نہین کرتی تہی اور نہ پیروی کرتی تہی ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتی تہی اوس سی اور نہین اجماع کرتی تہی کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتی تہی ایک رای پر ع وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبية او يدعو لعصبية او ينصر عصبية فقتل فقتلة جاهلية ومن خرج على امتي بسيفه يضرب برها وفاجرها ولا يتحاشا من مؤمنها ولا يفي لذي عهد عهده فليس مني ولست منه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ نکلی امام کی اطاعت سی اور جدا ہو جماعت اسلام سی پہر مری اوسپر مرتا ہی مرنا جاہلیت کا

اور جو شخص کہ لڑی نیچی نشان اندہا دہندکی یعنی نیچے نشان ایک امر کی کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اوسکا اسحال مین کہ غصہ ہوتا ہی واسطی تعصب کی یعنی واسطی
مدد کرنی قوم کی ظلم پر نہ واسطی اعلاء کلمۃ اللہ کی اور اظہار دین اوسکی یا بلاتا ہی یعنی لوگونکو واسطی تعصب کے یعنی نہ واسطی خدا کی یا مدد کرتا ہی کسیکی واسطی تعصب کے
پس مارا گیا یعنی اسحال مین پس مرنا اوسکا بطور مرنی جاہلیت کی ہی اور جو کوئی نکلی امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتہہ تروار اپنی کی کہ مارتا ہی نیک کو
امت میری اور بری کو اور نہین پروا کرتا مسلمان امت میری کیسی یعنی نہین پروا کرتا ساتہہ اسچیز کی کہ کرتا ہی اوس سی اور نہین ڈرتا عذاب اور وبال اسکی سی
اور نہین پورا کرتا عہد والی سی عہد اوسکا پس نہین وہ میری امت سی یا میری طریقی پر اور نہین مین اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عوف بن مالک
الاشجعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونہم ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون
علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذہم عند ذلک
قال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ الا من ولی علیہ وال فراہ یاتی شیئا من معصیۃ اللہ
فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عوف بن مالک
اشجعی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین حاکمون تمہاری وہ ہین کہ دوست رکہو تم اون کو اور دوست رکہین وہ تمکو یعنی عدل کرین پس
اس سبب سے محبت ہو آپسمین اور دعا کرو تم اونپر اور دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمہاری وہ ہین کہ بغض رکہو تم اونسی اور بغض رکہین وہ تمسی اور لعنت کرو
تم اون کو اور لعنت کرین وہ تمکو کہا عوف نی کہ کہا ہمنی یعنی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیا نہ پہینک دین ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کردین ہم اونکو
اور نہ توڑ ڈالین عہد اونسی اور نہ لڑین اونسی نزدیک اسحال کی فرمایا نہین جب تک کہ قایم کرین تم مین نماز نہین جبتک کہ قایم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص
کہ حاکم کیا جاوے اوسپر کوئی حاکم پس دیکہی اوسکو کہ کرتا ہی ایک چیز گناہ خدا کی سی پس چاہیی مکروہ رکہی اوسچیز کو کہ کرتا ہی گناہ خدا کیسی اور نہ کہینچی ہاتہہ فرمانبرداری سی نقل
یہہ مسلم نی **ف** جبتک کہ الخ اس سی سمجہا جاتا ہی کہ ترک کرنا نماز کا حاکمونکو موجب نقض عہد اور ترک کرنی اطاعت انکی کا ہی مانند کفر کی اسلیی کہ نماز ستون
دین کا ہی اور فرق کرنیوالی ہی درمیان ایمان و کفر کی بخلاف اور گناہونکی کہ وہ ایسی نہین اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہی اوپر ترک کرنی نماز کی ح
وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد
برئ ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی وتابع قال افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا لا ما صلوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ
رواہ مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر امیر کہ ہونگی بعضی افعال اونکی اچہی اور بعضی بری پس جسنی
انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کردی اوسکی منہہ پر کہ یہہ فعل تیرا برا ہی اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنی مکروہ
جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سی کہنی پر ولیکن مکروہ جانا دلسی پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سی گناہ اور وبال مین ولیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتہہ
فعل اونکی کی دلسی اور پیروی کی یعنی اونکی کرنی برائیونمین پس وہ شریک ہوا ساتہہ اونکی گناہ اور وبال مین کہا صحابہ نی کیا پس نہ لڑین ہم اون سے یعنی اوسوقت فرمایا نہین
جب تک کہ نماز پڑہین نہین جبتک کہ نماز پڑہین یعنی جس شخص نی مکروہ جانا ساتہہ دل اپنی کی اور انکار کیا ساتہہ دل اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی جس شخص نی الخ یہہ تفسیر کی راوی نی اس قول کی ومن کرہ قد سلم کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ تفسیر ہی فمن انکر ومن کرہ کی مذکور ہین
دونون جملی حدیث مین **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون بعدی
اثرۃ وامورا تنکرونہا قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ قال ادوا الیہم حقہم وسلوا اللہ حقکم متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا ہم کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم دیکہوگی پیچہی میری ترجیح دینی کو اور کتنی چیزین کہ بری

جانونگی تم عرض کیا صحابہ نی کیا حکم فرماتی ہو تم ہم کو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اونکی حق اونکا اور مانگو اللہ سی حق اپنا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم اپنی طرف سی حق حاکمونکی ادا کرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہاری حق مین قصور کرین صبر کرو
اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا تم کو دے ح **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ
مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی پس کہا ای نبی اللہ کی خبر دیجیی مجکو کہ کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہمپر امراء مانگین ہمسی حق اپنا یعنی اطاعت و خدمت اور نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی
عدل کرین اور غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات اونکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوای اسکی نہین کہ اونپر ہی وہ چیز
کہ اوٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل اور دینی حق رعیت سی اور تمپر ہی وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
حاصل یہہ کہ واجب ہی ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس بڑہی حد اپنی سے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ
بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی جو
شخص کہ نکالی ہاتہہ امام کی تابعداری سی ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی اوس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطی اوسکی یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مری اس حال مین
کہ نہین اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ
سَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا تہی بنی اسرائیل کہ ادب
سکہلاتی تہی اونکو انبیا جبکہ مرتی ایک نبی جای نشین ہوتی اونکی اور نبی اور تحقیق حال یہہ ہی کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچہی میری اور ہونگی بعد میری امیر اور بہت ہونگی
عرض کیا صحابہ نی پس کیا حکم فرماتی ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگی امیر بعد آپ کی اور واقع ہوگا اونمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتی ہو ہمکو کرنیکو اوسوقت فرمایا پوری کرو
بیعت پہلی کی پہر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجی اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجی اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچہیگا اونسی اوس چیز سی کہ طلب
چرانیکی کی ہی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پوری کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پہر بیعت اس خلیفہ کی کہ بعد اوسکی ہو اور وہ اول بہ نسبت
اوسکی ہی کہ بعد اوسکی ہی یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کی ہونگی تم بہی بیعت ہر ایک سی اسی ترتیب سی کرنا اور وفا کرنا مقصود یہہ ہی کہ بیعت اول کی لیی ہی جیسیکہ
حدیث آیندہ مین آتا ہی اور قول اعطوہم حقہم مانند بدل کی ہی جملہ فوا بیعۃ الاول سی اور قول فان اللہ سائلہم تعلیل ہی واسطی امر کی ساتہہ دینی حق اونکی اور
اسمین اختصار ہی یعنی پس دو اونکو حق اونکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اور اوس چیز سی الخ یعنی پوچہیگا حق رعایا سی پس حق تمہارا بہی اوسی ملیگا ح ع **وعن**
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیعت کیجاوی واسطی دو خلیفونکی پس قتل کرو اوسکو کہ اخیر ہی اونمین سی نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** یعنی لڑو ساتہہ اوسکی تا پہر پاوی طرف امر خدا کی یا مارا جاوی اسلیی کہ وہ باغی ہی اور بعضون نی کہا مراد قتل سی باطل کرنا بیعت
اوسکیکا ہی اور سست کرنا اوسکا ع ح **وعن** عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قریب ہی کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کری جدائی ڈالنی
کا امر اس امت مین اوسحال مین کہ امت ہو اکہٹی پس مارو اوسکو ساتہہ تلوار کی کسی باشد نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد ہونگی
واسطی طلب امارۃ کی ہر جہتہ سی اور امام وہی ہوگا کہ جسکی لیی اول منعقد ہولی ہوگی بیعت اور کسی باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار تر
جانو اوسکو ساتہہ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہی لایق قتل کی ہی بشرطیکہ اول لایق امامت کی ہو ع ح وعنه
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ
اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی جو شخص آوی تمہاری پاس یعنی ساتہہ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اسحال مین کہ امر تمہارا اکہٹا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر درحالیکہ ارادہ کری
یہہ کہ چیری لاٹہی تمہاری کو یا جدائی ڈالی جماعت تمہاری مین نقل کی یہہ مسلم نی ف چیری لاٹہی تمہاری کو یہہ کنایہ ہی جدائی ڈالنی سی لوگون مین گویا
لوگون کی جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹہی کی رکہا اور جدائی ڈالنی کو مانند پہاڑنی اوسکی کی اور یا جدائی ڈالی الخ ظاہر یہہ شک راوی ہی اور احتمال ہی کہ اول کو
حمل کرین اوپر جدائی ڈالنی کی امر دنیا مین اور دوسریکو احکام دین مین ع ح وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا
عُنُقَ الْاٰخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی بیعت کی امام سی پس دیا اوسکو صفقہ ہاتہہ اپنی
کا اور ثمرہ دل اپنی کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سی اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیی کہ اطاعت اوسکی کری اگر کرسکی یعنی جسقدر کرسکی پس اگر آوی دوسرا کہ
دعوی امامت کا کری اور خروج کری امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسریکی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مانگ سرداریکو
پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنی کی تو سونپا جاویگا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کی مدد دیا جاویگا تو اللہ کی طرف سی اوس
سرداری پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سونپا جاویگا طرف اوسکی تا سرانجام کری امارت کا اور امارت امر دشوار ہی کہ سرانجام نہین کرسکتا اوسکو
کوئی بغیر مدد الہی کی اور اگر بغیر مانگی ملی گی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ع ح وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم حرص کروگی اوپر سرداریکی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص
کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچہی ہی دودہ پلانیوالی سرداری اور بری ہی دودہ چہڑانیوالی سرداری نقل کی یہہ بخاری نی ف مشابہت دی
اوائل سرداریکو ساتہہ دودہ پلانیوالی عورۃ کی اور انقطاع سرداریکو ساتہہ دودہ چہڑانیوالی کی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچہی لگتی ہی مانند دودہ پلانی
والی کی اور جسوقت جاتی ہی یعنی بسبب مرنی اوس شخص کی یا تغیر ہونی اوس شخص کی بری لگتی ہی مانند دودہ چہڑانیوالی کی پس نہین لایق ہی واسطی عاقل کی یہہ کہ درپی
ہو لذتون کی کہ پیچہی آوین اون کی حسرتین ع ح وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ
عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا

بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا مجھ یا رسول اسد کیا نہیں عامل کرتی مجکو کہا ابو ذر نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتھ میری مونڈھی پر یعنی ازراہ لطف وشفقت کی پھر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہی اور یہ سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرف سی کہ حق بندونکا ساتھ اوسکی متعلق ہی پس خیانت نکرنی چاہیی اوسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نی لیا اوسکو ساتھ حق اوسکی کی اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہی اوس سرداری مین یعنی جسنی عدل اور احسان کیا اوسکے لیی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہی فرمایا حضرت نی ابو ذر کو ای ابو ذر تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجہ اوسکی نہین اوٹھاسکی گا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون مین اوسطی تیری اوسچیز کو کہ دوست رکھتا ہو مین اوسطی نفس اپنی کی نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو تو یتیم کا نقل کی ہیہ مسلم نی ف دوست رکھتا ہو مین الخ یعنی اگر ہو تا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹھاتا مین اس موجہ حاکمی کو ولیکن اسد تعالی نی قوۃ دی مجکو پہر تحمل دیا مجکو اور اگر یہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹھاتا مین اس موجہ کو اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اصل عظیم ہی بیچ پرہیز کرنیکی سرداری سی خصوصا جو کہ ضعیف ہو اوسے اوسکی حقوق سی ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کے پاس اور دو شخص بیٹی چچا میری کی پس کہا ایک نی دون مین سی یا رسول اسد امیر کرو مجکو اوپر بعضی کامون اوسچیزونکی کہ والی کیا ہی تجکو اسد نی اور کہا دوسرے نی بھی مانند اوسکی پس فرمایا حضرت نی تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہین والی کرتی اوپر اسکام کی یعنی کاردین اور شریعت کی دس کیسکو کہ مانگی ہمسی ولایت کو اور نہ اوسکو کہ حریص کرہی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین عامل کرتی ہم اوپر کام اپنی کی اوسکو کہ ارادہ رکھی اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عادت شریف حضرت کی تھی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست کہتا اوسکی اوسکو وہ کام نہ دیتی تھی کیسی کہ یہہ بات دلالت کرتی تھی محبت جاہ پر کہ باعث خسرے اوسیکی ہی آخرت مین ع ش وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی پاؤگی تم بہترین آدمیون مین سخت اونکا ازروی کراہت کی واسطی اس امر کی یہانتک کہ پڑی اوسمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھی اختیار امارت کو اوسکو بہترین لوگونکا جانو یہانتک کہ پڑی اوسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکی ندامت جیسیکا اوپر گذرا روایت مین اوطیبی نی کہا کہ پاؤگی ایسی شخص کو بہترین لوگونکا یہانتک کہ پڑی اوسمین پس اوسوقت نہیں ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ع ش وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اسد بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی خبردار رہو سب تمہاری نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب سے ال کیجاویگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگونپر نگہبان ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سی اور مرد نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنی کی اور عورۃ نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنی اور فرزندون سیکی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان

ف یعنی امیر ہونا ہر شخص کا ہی

ہی اونپر مال مالک اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سی خبردار ہو پس تم سوال کیی جاؤگی رعیت اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی
علماء نی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنی کی بہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہان استعمال کیا تمنی اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو
نہ ذکر کیا اسلیی کہ ظاہر ہی ۞ ح **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار
سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہین کوئی سرداری لینی والا کہ سرداری کری رعیت پر پہر مری اس حال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو انپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ اونپر بہشت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتہہ نجات پانیوالونکی یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی جو حلال جانی خیانت و
ظلم کو اوسکا یہہ حال ہی یا از راہ زجر کی فرمایا ۞ ع **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی نہین کوئی بندہ کہ نگہبانی کروای اللہ اوس سی رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے اونکا پس نگہبانی کی اوسنی رعیت کی ساتہہ خیرخواہی کی مگر
نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہین بو پاویگا ساتہہ بو پانیوالونکی قیامت مین حال آنکہ بو اوسکی پائی جاویگی مسافت پانسو
برس کی راہ سی یا نہین بو پاویگا ساتہہ نجات پانیوالونکی یا نہین پائیگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ۞ ع **وعن** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بدترین سردارونکا ظالم ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ
وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا کام امت میری سی کسی چیز کا پہر مشقت ڈالی اونپر پس مشقت ڈال تو اوسپر اور جو شخص
کہ والی کیا گیا کام امت میری سی کسی چیز کا پہر نرمی کی ساتہہ اسکی پس نرمی کر تو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ
الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کی نور کی منبرونپر ہونگی طرف دائین ہاتہہ رحمن کی اور دونون ہاتہہ
اوسکی داہنی ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتی ہین بیچ احکام اپنی کی اور اہل اپنی کی اور اوس چیز کی کہ والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طرف داہنی ہاتہہ الخ یہہ کنایہ ہی
بڑی قدر و مرتبہ ہونی اونکی سی نزدیک اللہ تعالی کی اسلیی کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنی طرف کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی اور دونون ہاتہہ اوسکی داہنی ہین یہہ دفع
توہم کی یہی فرمایا کہ کوئی یہہ نہ سمجہی کہ داہنا مقابل بائین ہاتہہ کی ہی اسلیی کہ بائین ہاتہہ مین ضعف و نقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اوس سی اور اطلاق ہاتہہ کا اللہ تعالی پر
متشابہات سی ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اس سی کیا ہی اور مراد قوۃ و غلبہ ہی اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہی ساتہہ خلافت و امارۃ کی اور
اہل اپنی کی یعنی انصاف کرتی ہین اپنی اہل کی حقوق مین کہ واجب ہی اونپر اور اوس چیز کی کہ والی ہین یعنی انصاف کرتی ہین اوس چیز مین کہ اونکو ولایت ہی اونپر
جیسی پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذلک اور کہا اہل حق رح نی کہ آدمی کو چاہیی کہ عدل کری اپنی نفس پر بہی کہ نہ ضایع کری وقت کو بیچ
اوس چیز کی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسکی بلکہ فرمانبرداری کری اوامر الہی کی اور باز رہی نواہی اوسکی سی علی الدوام جیسیکہ طریقہ ہی اولیاء کرام مقربین
کا یا غالب جیسیکہ عادۃ ہی مومنین صالحین کی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بھیجا اللہ نی کو ای نبی و نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہیں اوسکی لیئی دو فیق بھیی ہوی ایک فیق جیسا ہوا تو حکم کرتا ہی اوسکو ساتھہ نیکی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو دوسرا ایک فیق جیسا ہوا حکم کرتا ہی اوسکو ساتھہ برائی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو ساتھہ اوسکی اور بچایا گیا گناہ سی وہ ہی کہ بچایا اوسکو اللہ نی فضل کی یہہ بخاری نی **ف** مراد دو دوست جیسی سی فرشتہ اور شیطان کی دونوں آدمی کی باطن مین ہوتی ہیں کہ اول حکم ساتھہ خیر کی کرتا ہی اور دوسرا ساتھہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی جو بچا ساتھہ حال انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم جمعین اور بعضی خلفا کی ہی کہ محفوظ رکھتا ہی اون کو اللہ تعالی شر شیطان سی یا مراد دو دوست سی زیر و شیر مین مشابہ بطانہ یعنی اسکی صحبت و سکی سی اوپر کہ نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب ہنی دو خصون مختلف سی یا دو جماعتون سی کہ آپسمین مخالف ہوتی ہین اسی مین جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمنشینون بادشاہون اور امرا کی اور اللہ جسکو چاہتا ہی اسکین بچاتا ہی کہ کلام بریکا نہین قبول کرتا **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اس سی کہ کہا ہی قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بمنزلہ کوتوال کی بہ نسبت امیر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت کی سامنی حاضر رہتی ہی اوسطی جاری کی احکام کے جیسی کوتوال امیر وقت کی ہان سبات پر مقرر ہین ع **وعن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیون نی بادشاہ کیا اپنی اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز فلاح پاوینگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنی کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورۃ کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ عورۃ قابل ولایت سردار کی نہین ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی حارث اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کرتا ہون تمکو ساتھہ پانچ چیزون کی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی یعنی قول و عمل مین اور اعتقاد مین اور دوسری سنی اور حکم بجالانی امرا و علما کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتھہ ہجرت کرنیکی اوجو تھی جہاد کرنیکی اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا اسب سی مسلمانونکی سی اہ برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنی سی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پھر آوی اور جس شخص نی بکار ایکا نام جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیونکی سی ہی اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑھی اور کہی کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہہ احمد اور ترمذی **ف** ہجرت کرنیکی مراد ہجرت سی ہی جانا دار الکفر سی طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سی طرف دار السنۃ کی اور معصیت سی طرف توبہ کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد سی یعنی لڑنا کافرون سی واسطی قائم کی اسلام کی اور مارنا نفس کو ساتھہ بازرکھنی اوسکی خواہشون اوسکی سی دشمنی نفس کی ساتھہ اور دو کی قوی رہی اور بہت ضرر کرنیوالی ہی دشمنی کافرونکی سی ساتھہ اسکی اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا و پھیر سی کہ اوسپر جماعت ہی ساتھہ ترک کرنی سنت کی اور اتباع بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کی اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی اوسنی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہہ کہ رجوع کرے اس فعل بد سی اور جس شخص نی کہ بکارا الخ یعنی جس نی بلایا اور باعث ہوا لوگون کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نی کہا کہ مراد بکارنا ہی کہ رسم تھی یا حکم جاہلیت مین

ف یعنی جو شخص کہ نکلا جماعت سی اور مرا ایسی حالت پر کہ نہین اوسکی گردن مین بیعت کسی امام کی تو مرا جاہلیت پر

کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتی فریاد کرتا ساتھ آواز بلند کی یا آل فلان یا آل فلان پس دوڑتی لوگ اوسکی مدد کی لیے ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی زیاد بن کسیب عدوی سی کہ کہا تہا مین ساتھ ابی بکرہ کی نیچی منبر ابن عامر کی اسحال مین کہ وہ خطبہ کہتی تہی اور تہی اونپر کپڑی باریک پس کہا ابو بلال نی کہ دیکھو تم طرف امیر ہماری کی پہنتا ہی کپڑی فاسقونکی سی کہا ابو بکرہ نی چپ رہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ جو شخص کہ اہانت کری بادشاہ کی کہ اللہ کیطرف سی ہو زمین مین خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** پہنتا ہی کپڑی الخ احتمال ہی کہ وہ کپڑی حرام ہونگی قسم حریر سی اور ابی بکرہ نی زیاد کو طعن کرنیسی اسلیے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑون کا داب چین والونکا ہی زاہدونکا نسبت کیا اوسکو طرف فسق کی چنانچہ کہا ہی بعضون نے من رق ثوبہ رق دینہ ۱۲ ع **وعن** النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی اگر مخلوق حکم کری ساتھ گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نہ کرنی چاہیی اور اگر اکراہ یعنی جبر کری تو اسصورت مین گناہ نہین ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیمۃ مغلولا حتی یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی امیر دس شخصونکا ہے مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چہڑاویگا اور جدا کریگا اوس سی طوق کو عدل کہ اوسنی کیا ہی یا یہہ کہ ہلاک کری اوسکو ظلم نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی حاکم کو ایکبار باندہ کر درگاہ رب العزت مین لاوینگی خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کی اگر عادل ہوگا نجاۃ پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء لیتمنین اقوام یوم القیمۃ ان نواصیھم معلقۃ بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض وانھم لم یلوا عملا رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد وفی روایتہ ان ذوائبھم کانت معلقۃ بالثریا یتذبذبون بین السماء والارض ولم یکونوا عملوا علی شیء اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی یعنی مصیبت ہی واسطی سردارون کے مصیبت ہے واسطی چودہریون کے اور مصیبت ہی واسطی امینونکی اور البتہ آرزو کرینگی قومین دن قیامت کے کہ بال اونکی پیشانیون کے لٹکائی جاتی یعنی دنیا مین بیچ ثریا کی اسحال مین کہ ہلین درمیان آسمان و زمین کی اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہہ احمد نی اور انکی روایت مین یہہ ہی کہ آرزو کرینگی کہ کاشکی چوٹیان اونکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کی اور نہ کیی گئی ہوتی عامل کسی چیز پر **ف** لفظ ویل کی معنی ہین غم اور ہلاک اور مشقت بسبب عذاب کی اور بعضون نی کہا ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین وارد ہوا ہے کہ ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین کہ گرتا چلا جاویگا اوسمین کافر چالیس برس اور اوسکی تہ تک نہین پہونچیگا اور امینونکی یعنی جنکو کہ امین کیا ہی حاکمون نی صدقات پر اور خراج لینی پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوای حاکم کی کسینی اپنی مال کا امانت دار کیا ہی اور ثریا کہتی ہین گہنگی ستارونکو کہ روشنی اون مین کم ہوتی ہی اور لٹکانا پیشانی کی بالونکا مثل ہی واسطی مذلت اور خواری کی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جب دیکہینگی خواری اور سبکی اور عذاب دن قیامت کی بدلی عزت و ریاست

اور ترفع کی کہ لوگونپر رکہتی تہی دنیا مین تو آرزو کرینگی کہ کاشکی حاصل ہوتی اون کو یہہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگونپر بلکہ ہوتی ذلیل اور ساتہہ بالون سرکی
لٹکائی جاتی اونچی جگہہ مین اور بیٹہی رہتی تا دیکہتی اون کو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتی اونکی ذلت اور خواری بدلی اوس ریاست کی اور عزت اور رفعت کے غرض یہہ ہے
کہ جب کچہہ خدمت و ریاست ہو تو عدل کری اور انصاف کہ حاکم عادل کی لیی بہت ثواب آیا ہی اور ظلم اور حق تلفی نکری کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا
یہہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہہ ہی کہ یہہ اعمال محل لغزش اور میل کرنیکی طرف باطل کی ہین اور عدالت اور استقامت
اون مین مشکل و متعذر ہی مگر جسکی کہ حفظ الہی اور توفیق اوسکی مددگار ہو ؛ ع ؛ ح **وعن** غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی غالب قطان سی کہ نقل کی اوسنی ایک شخص سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق چودہرایت حق ہی اور ضرور ہی واسطی آدمیون کی چودہریون سی لیکن چودہری ہین بیچ دوزخ کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حق ہی یعنی ایک
امر ہی لایق ہی یہہ کہ ہو ثابت بسبب پڑنی حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخمین ہونگی بسبب رعایت کرنی عدالت کی اور صدق و
انصاف کی چودہرایت مین اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک و عذاب کی ہین بسبب ادا ہونی شرائط اوسکی کی پس لایق ہی عاقل کو کہ ہوشیار رہی اوسمین اور حذر کری اوس
سی تاکہ نہ پڑی فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ؛ ع **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ
بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کی سردارے احمقون کی سی یعنی عمل اونکی سی یا
جانی سی پاس اون کی کہا کعب نے کیا ہی یہہ یا رسول اللہ یعنی یہہ سردارے کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہونگی پیچہی میری یعنی امیر احمق اور
جہوٹی اور ظالم ہونگی پیچہی میری جو شخص کہ جاوی اونپر اور سچا کری اون کی جہوٹ کو اور مدد کری اونکی یعنی ساتہہ قول اور فعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وہ مجہسی اور نہین مین
اونسی یعنی نہین دوست رکہتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگی میری پاس حوض پر اور جو شخص کہ نگیا اون کی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتہہ جہوٹ اونکی کی اور نہ مدد کری
اونکی اونکی ظلم پر پس وہ لوگ مجہسی ہین اور مین اونسی ہون اور وہ لوگ آوینگی میری حوض پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** نہ آوینگی میری پاس حوض پر یعنی حوض
کوثر پر یا جنت مین اور اسمین وعید سخت ہی ساتہہ نفی ایمان کی ؛ ح ؛ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ
الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِيْ دَاوٗدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین جاہل ہوتا ہی اور جو شخص پیچہی پڑا رہتا ہی شکار
کی غافل ہوتا ہی اور جو شخص آتا ہی بادشاہ پاس فتنی مین ڈالا جاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون
ہی کہ جو شخص ملازم رہتا ہی بادشاہ کا یعنی بہت اوسکی خدمت مین رہتا ہی فتنہ مین پڑتا ہی اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سی قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہی
اللہ تعالی سی دوری **ف** گانونمین رہنی سی سخت دل اور جاہل ہوتا ہی بسبب بہم پہونچنی صحبت علماء اور صلحاء کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہی از راہ
لہو اور خوشی کی غافل ہوتا ہی طاعت اور عبادت سی اور لزوم جماعت اور جمعہ سی اور بعید ہوتا ہی نرمی و شفقت سی یہہ تنبیہ ہی اوسکو کہ عادت کی ہی اوسکی اور غرق

ہی اوسمین بغیر نیت حاصل کرنی قوت حلال کی والا بعضی صحابہ نی شکار کیا ہی اور مباح اور حلال ہونیمین اوسکی شبہ نہین اور لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت نی
ساتہہ نفس نفیس اپنی کی شکار نہین کیا ہی اور کسیکو اس سی منع بہی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کی دروازی پر بغیر ضرورۃ وحاجت کی وہ فتنہ مین پڑا اسلیی کہ اگر موافقت
کریگا اوسکی اوسچیز مین کہ وہ کرتا ہی خلاف شرع خطر ہی اوسکی دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکی خطر دنیا کا ہی اور کہا مظہر نی جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت
کی اوس سی پڑا فتنہ مین اور جسنی مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری باتونسی ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکی افضل جہاد
سی اور روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین حضرت علی رضی سی بطریق مرفوع کی من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا ۞ ع ۞ ح

وعن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان
مت ولم تکن امیرا او کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ماری یعنی ہاتہہ اپنی اوپر مونڈہی مقدام کی پہر فرمایا فلاح پائی تونی ای قدیم اگر مری تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودہری نقل کی یہہ
ابو داود نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گمنامی راحت ہی اور شہرت آفت ہی ۞ ع **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابو داود و
الدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکہتی تہی حضرت صاحب مکس سی
وہ شخص کہ لیتا ہی محصول لوگونسی خلاف شرع نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الی اللہ یوم
القیمۃ واشدہم عذابا وفی روایۃ وابعدہم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن غریب اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق محبوب ترین لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کی
اور بہت قریب اونکا اوس سی از روی مجلس کی یعنی مرتبہ کی امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن رکہا گیا لوگونمین طرف اللہ کی دن قیامت کی اور سخت ترین
اونکا دن قیامت کی از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید ترین اونکا اللہ سی امام ظالم ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **و**

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر
رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور نسائی
نی طارق بن شہاب سی **ف** یہہ بہترین جہاد اسلیی ہی کہ جو جہاد کرتا ہی دشمن سی ہوتا ہی وہ متردد درمیان خوف اور رجا کی یہہ نہین جانتا کہ مین غالب
ہونگا یا وہ اور یہہ شخص اختیار مین ہی بادشاہ کی پس جب یہہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو پس قریب ہوگا تلف کی پس ہوگا یہہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ
خوف کی یا یہہ اسلیی افضل ہی کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہی تمام اون لوگونمین کہ تحت سیاست اوسکی ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہہ منع کریگا اوسکو ظلم سی
پہونچاویگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور کہا شیخ ابو حامد نی احیاء مین کہ امر بالمعروف سلطان کو یہہ ہی کہ دور کری اوسکو اور معلوم کرواوی
اور منع کرنا ساتہہ قہر کی نہین پہونچتا ہی کسیکو رعیت مین سی اسلیی کہ یہہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنی ظالم یا من لا یخاف اللہ کی اور
مانند انکی پس یہہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف اوسکی تو نہین جائز اور اگر نہین خوف رکہتا ہی مگر اپنی جان ہی پر تو یہہ جائز ہی بلکہ مستحب
اسلیی عادۃ تہی سلف کی کہ انکار صریح کرتی تہی بغیر خوف ہلاک کی اسلیی کہ وہ جانتی تہی کہ یہہ جہاد شہادت کا ہی ع **وعن** عائشۃ

قالت

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ امیر کی بہلائیکا یعنی یہہ کہ ہو وہ اچہا دینا اور عقبی مین گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر سچا اگر بہول جاتا ہی امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہی وزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی مدد کرتا ہی اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہی ساتھہ امیر کے غیر بہلائی کا یعنی برائیکا گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر برا اگر بہول جاتا ہی امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی تو نہین مدد کرتا اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہونڈتا ہی شک کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہی اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر ساتھہ شک و شبہ کی تہمت کری اور بدگمانی لیجاوی اور اونکو اوسپر مواخذہ کری تو موجب خرابی احوال اونکیکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہی مقصود منع کرنا ہی طلب کرنی عیوب اور تجسس احوال لوگونکی سی اور امر ہی ساتھہ ڈہانکنی عیوب اور عفو گناہون اونکیکی ح **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی معاویہ سی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق تو جسوقت پیچہا کری لوگونکی عیب کا یعنی چہپی ہوی عیبونکا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اَوْ اَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِيْ يَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کروگی تم ساتھہ سردارونکی پیچہی میری یعنی آیا صبر کروگی یا قتال کروگی اوس حالت مین کہ اختیار کرینگی وہ اس فی کو کہا مینی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتھہ حق کی رکہونگا مین تلوار اوپر کندہی اپنی کے پہر مارونگا مین ساتھہ اوسکی یہانتک کہ ملاقات کرونمین تمسی یعنی مرونمین یا پہونچونمین پاس آپکی بسبب شہادۃ کی فرمایا کیا نہ بتلاؤنمین تجکو بہتر اس سی یعنی تلوار مارنیسی صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کری تو مجسی یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہی شمشیر مارنیسی اور مناسب تر ہی ساتھہ حال ترک و تجرید کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اختیار کرینگی الخ یعنی اپنی تصرف مین لاوینگی اور اوسکی مستحقونکو نہین دینگی اور فی اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی کفار سی بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کی اور جو مال لیا جاتا ہی کفار سی ساتھہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتی ہین اور حکم فی کا یہہ ہی کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتی ہین اور خمس نہین لیتی اور غنیمت مین سی خمس لیتی ہین اور لکہا ہی علمانی کہ مراد اس حدیث سی شامل دونونکو ہی اور مقصود اظہار ظلم کا ہی بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانونکا ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْا بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جانتی ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ اللہ عزوجل کی دن قیامت کی یعنی طرف سایہ عرش اوسکیکی یا سایہ عنایت و کرم اوسکیکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جب دیی جاتی ہین حق قبول کرتی ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتھہ کلمہ حق کی بیچ عدل کرنیکی درمیان رعیت کے قبول کرتی ہین اوسکو اور جب سوال کیی جاتی ہین اوسی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسی حق خرچ کرتی ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتی اور حکم کرتی ہین واسطی لوگونکی

مانند حکم کرنی اونکی کی واسطے فتوا نہی کی تھی جو کچھ پیسی چاہتی ہیں اور وہی ہی چاہتی ہیں پہ کہ آپ شہوۃ رانی کریں اور لوگون پر سخت گیری کریں **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء وحیف السلطان وتکذیب بالقدر اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون میں اپنی امت پر کہ مبادا اون کو کرکر گراہی ہین مبتلا مانگنا ساتھہ منازل چاند کی اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا **ف** انواء جمع نوء بالفتح ہی اصل مین معنے اسکی کہ ڈھہ جانی اور پڑہنکی دونون آتی ہین اور اسنام منازل چاند کا ہی اور چاند کی ٹھہرنیکی منزل مین بیس شب ہے ایک منزل مین تہائی اور معنی کہ ڈھہ جانی اور پڑہنکی کہ مجمع طلوع وغروب کی بیس مین ظاہر ہوتین اور عرب نسبت کرتی تہی مینہ کو ساتھہ اون منازل کی کہتی تہی کہ مینہ برسا گی ہم سبب فلانی منزل کی اور حدیث مین اوسکے ہی واقع ہوے ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہی بسبب رشتہ حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانی شرک کی اور جھٹلانا تقدیر الہی کا یہ کہ تقدیر نہین جو کچھہ ہی سو نہ فعل اور پیدا کرنی بندون کی ہی جیسکہ مذہب قدریہ کا ہی ع **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ ایام اعقل یا اباذر ما یقال لک بعد فلما کان الیوم السابع قال اوصیک بتقوی اللہ فی سر امرک وعلانیتہ واذا اسأت فاحسن ولا تسألن احدا شیئا وان سقط سوطک ولا تقبض امانۃ ولا تقض بین اثنین اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہی واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہہ دن تک یہ بات سمجھہ تو اسی بوذر اور پیچہے کو کہی واسطے تیرے سمجھی اسکی یعنی پہہ دن تک حضرت نی تنبیہ کے کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکہنا اور عمل کرنا اوسپر پس جب پہہ دن اسا توان نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ پرہیزگاری اللہ کی ہر باطن اور ظاہر کے اور جو وقت کہ برائی ہو تو پس نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کری تو اسکے نیکی کر ساتھہ اوسکی اور عائنگ کسی سی یعنی مخلوف مین سے کچھہ اگر چہ گری کو اور نہ لی امانت کسی کی اور نہ حکم کر دو آدمیون کی تجھہ پر **ف** اور نہ لی امانت الخ یعنی امانت کسی کی بلا ضرورۃ وواسطے خوف خیانت کے یا واسطے مون اسکی نظر تہمت کے ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا اتاہ اللہ عز وجل مغلولا یوم القیمۃ یدہ الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ اثمہ اولہا ملامۃ واوسطہا ندامۃ واخرہا خزی یوم القیمۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصون کا یا دس سی زیادہ کا اوسی مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عمل طوق پہرا ہوا روز قیامت کی تہہ وسکا جمٹا ہوا ہو گا طرف گردن اوسکی کی چہر اوسکو اوسکی نیکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سردار کی ملامت ہی اوسپر اوسکی پشیمانی ہی اور آخر اوسکی سوا ہی ہی ان قیامت کی **ف** ملامت ہی کہ ہر طرف سی نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی کوئی طعن کرتا ہی کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکی پشیمانی ہی کہ نہ تہا ہی کہون نی عقبا کیا یعنی دنیا اور عقبا مین پہرا مین اور رسوائی ہی دنیا مین ساتھہ خواری اور شرمساری معزولی کی اور آخرت مین ساتھہ گرفتاری عذاب کی اور خاص قیامت کو سیتی کریگا کہ وہ اشد ہی ع **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال فما زلت اظن انی مبتلی بعمل لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلیت اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی معاویہ کو اگر سردار کیا جاوی تو کسی کام کا پس ڈرنا اللہ سی اور انصاف کرنا کہا معاویہ نی پس ہمیشہ نا مین گمان کرتا کہ مبتلا کیا جاؤن گا ساتھہ کسی کام کی سبب فرمانی حضرت کی یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری کی میر قسمت مین ہوے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من رأس الستین وامارۃ الصبیان رواہ الاحادیث الستۃ احمد ورواہ البیہقی حدیث معاویۃ فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی بڑا ہی سر ستر برس کی

سی اور سرداری لڑکون کی سی نقل کین چہیون حدیثین احمد نی اور روایت کی بیہقی نی حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ستر برس
اول سال ہجرۃ سی ہی تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ساٹھوین سال کی ہوا یعنی بعد وفات حضرت کی اور مراد لڑکونسی اولاد مروان کی ہی ح وعن
یَحْیَی بْنِ هَاشِمٍ عَنْ یُونُسَ بْنِ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا تَکُونُونَ کَذٰلِكَ یُؤَمَّرُ
عَلَیْکُمْ اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سی کہ نقل کی یونس بن اسحق سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جیسیکہ ہوگی تم ویسی ہی سردار کیی جاوینگی تمپر ف یعنی جیسی تمہاری عمل ہون گی ویسی ہی تمپر عامل ہونگی اگر عمل اچہی کروگی اچہی عامل ہونگی اور بری عمل کروگی
بری عامل ہون گی ح ع وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَأْوِی اِلَیْهِ
کُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَاِذَا عَدَلَ کَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلٰی رَعِیَّتِهِ الشُّکْرُ وَاِذَا جَارَ کَانَ عَلَیْهِ الْاِصْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّةِ
الصَّبْرُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹہکانا پکڑتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم بندون اوسکی سی
پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اور واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا ف
سایہ اللہ کا ہی الخ اسلیی کہ دفع کرتا ہی وہ ایذا کو لوگون سی جیسا کہ دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبہی کنایہ کیا جاتا ہی ساتہہ سایہ کی محافظت و
حمایت سی کذا فی النہایۃ اور کہا طیبی نی کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ الخ مبین اوسکا ہی یعنی جیسیکہ لوگ آرام پاتی ہین بیچ ٹہنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سی اسیطرح
آرام پاتی ہین ٹہنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سی اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کی لیی ہی مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ سایہ مانند اور
سایون کی نہین ہی بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اسلیی کہ گردانا گیا ہی وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پہیلاتا ہی اوسکی عدل و احسان کو اوسکی
بندون مین وعن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِیقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہی حضرت عمر بن
خطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین بندگان خدا کی سی نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام عادل نرمی کرنیوالا ہی
اور تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیهِ نَظْرَةً یُخِیفُهُ اَخَافَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَی الْاَحَادِیثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَیْهَقِیُّ
فِی شُعَبِ الْاِیمَانِ وَقَالَ فِی حَدِیثِ یَحْیٰی هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَایَتُهُ ضَعِیفَةٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی طرف مسلمان بہائی اپنی کی دیکہنا کہ ڈراوی اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کہین چارون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق مین کہ یہہ منقطع ہی اور روایت یحیی کی ضعیف ہی ف لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
نری ڈرانی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کی چہ جای ظلم کرنا ع وعن اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُولُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِی یَدِی وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُونِی
حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَیْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِی حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوهُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَی الْمُلُوكِ وَلٰکِنِ اشْغَلُوا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَالتَّضَرُّعِ کَیْ اَکْفِیَکُمْ مُلُوکَکُمْ رَوَاهُ
اَبُو نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون
نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہونکا بادشاہ دل بادشاہونکی میری ہاتہہ مین ہین اور تحقیق بندی یعنی اکثر بندی جسوقت کہ فرمان

برداری کرین میری پہیر دون مین دلون بادشاہون اونکیکو یعنی ظالمونکی دلونکو اونپر ساتہہ رحمت و شفقت کے اور تحقیق بندی جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پہیر دونگا
مین بادشاہونکی دلونکو یعنی عادل بادشاہون کے دلونکو ساتہہ خفگی اور عذاب کی پس پہونچاوینگی یعنی بادشاہ اونکی بری عذاب پس مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتہہ بد
دعا کرنیکی بادشاہونپر و لیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتہہ ذکر کی یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری مین تا کہ کفایت کرونمین شر بادشاہون تمہاری کو اور
باز رکہون اوسکو تمسی نقل کی یہہ ابو نعیم نی کتاب حلیۃ الاولیا مین **باب ما علی الولاۃ من التیسیر** باب ہی بیچ بیان اوسچیز
کی کہ حاکمون پر ہی آسان کرنیسی **ف** اوپر کی باب مین ذکر تہا اسکا کہ رعیت کو فرمانبرداری کرنی چاہیی حاکمونکی اور اس باب مین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بہی شفقت و
مہربانی کرنی چاہیی رعیت پر ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی بہیجنی کا کسیکو اپنی اصحاب مین سے بیچ بعضی کام اپنی کی یعنی حاکم کر کر کسی کام پر فرمانی بشارت
دو یعنی لوگونکو ساتہہ اجر و ثواب کی طاعات پر اور کرنی بہلائیونکی پر اور نہ ڈراؤ یعنی لوگونکو بہت نہ ڈراؤ عذاب خدا سی یہانتک کہ کر دو اونکو نا امید رحمت خدا سی بسبب گناہون
اونکی اور آسانی کرو یعنی لوگونسی زکوۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری مین نہ ڈالو یعنی لوگونکو بسبب لینی زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتہہ بشارت دینی کی اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتہہ بہت ڈرانیکی یا ساتہہ تکلیف دینی کے
امور دشوار پر کہ موجب ہون انکار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا
مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دادا اوسکیکو کہ ابو موسی اشعری ہی اور معاذ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل
کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو اور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صواب یہہ ہی کہ مولف کہتا عن
ابن ابی بردہ ساتہہ زیادتی لفظ ابن کی اسلیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسی اشعری کا ہی نہ پوتا اور روایت کرتی ہین اوس سے بیٹی اوسکی عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور
بلال اور یہہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہی جیسیکہ صحیح بخاری مین ہی کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا مینی اپنی باپ کو یعنی ابو بردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نی باپ میری کو یعنی
ابو موسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَہٗ
لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالا کہڑا کیا
جاویگا واسطی اوسکی یعنی واسطی فضیحت کرنی اوسکی کی نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹی فلانیکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا واسطی عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کے کہ پہچانا جاویگا بسبب اوسکی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالی کی نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکی کی دن قیامت کی یعنی اوسکی
فضیحت و تشہیر کی لیے اور بیچ ایک روایت کی یون ہی کہ واسطی ہر عہد توڑنیوالی کی نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطی اوسکی بقدر غدر اوسکی

یعنی جسقدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اوسکی بہی بلند تر و مشہور تر ہوگی خبردار نہین کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنیمین سردار عام سے نقل کی
یہہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ
وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ
اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ روایت ہی عمرو بن مرہ سی کہ کہا اوسنی واسطی معاویہ کی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتی جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نی کسی چیز کا کام مسلمانونکی سی پس پردہ مین رہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکی یعنی نہ برلایا حاجت اونکی پردہ مین رہیگا اللہ
نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی یعنی دور رکہیگا اوسکو مطلوب اوسکی سی اور قبول نہین کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر روا کرنے
حاجتون لوگونکی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کے بند کریگا اللہ دروازے آسمانکی نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا
ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ
وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ روایت ہی ابی شماخ ازدی سی کہ روایت کی اپنی چچا کی بیٹی سی کہ تہا صحابی حضرت کا یہہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس
داخل ہوا اونپر اور کہا سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگونکی سی کسی چیز پر پہر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانونکی یا
مظلوم کی یا صاحب حاجت کی یعنی اپنی پاس نہ آنی دیا اوسکو وقت احتیاج کی یا حاجت روائی نکی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکی دروازے رحمت اپنی کی نزدیک حاجت اور
محتاجگی اوسکی یعنی طرف اللہ کے امر دنیا مین یا عقبی مین یا طرف مخلوق کی دنیا مین بیچ اوسوقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکی **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ
النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی جسوقت کہ بہیجتی اپنی عاملونکو شرط کرتی اونپر یہہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گہوڑی پر اور نہ کہانا میدہ اور نہ
پہنیو کپڑہ باریک اور نہ بند کر رکہیو اپنی دروازے لوگونکی حاجتونکی وقت پس اگر کروگی تم کچہہ اسمین سے پس تحقیق اوتر آویگی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبی مین پہر پہنچائی
جاتی حضرت عمر اونکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جو علت نہی کی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تکبر اور اترانا ہے تو نہی سوار
ہونی گہوڑی عربی کیسی بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نی کہ نہی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تہی تکبر سی ہی اور تہی کہانی میدہ سے اور پہنی باریک کپڑی کیسی تہی چین کرنی
اور اسراف سی ہی اور منع کرنا بند کرنی دروازی کیسی منع کرنا حاجت روائی نکرنی مسلمانون کیسی ہی ؛ ع **باب العمل فی القضاء**
والخوف منه باب ہی عمل کرنیکا قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیی یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کے عمل کری اور بیچ بیان ڈرنی کی قضا سی
الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ
حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نہ حکم کری کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخصونکی
اس حالت مین کہ غضب مین ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا مظہر نی اسلیی کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سی اسیطرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بہوک
پیاس مین اور بیماری مین حکم کری پس اگر حکم کریگا ان احوال مین تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتہہ کراہت کی ؛ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اور ابوہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ قصد حکم کا کری حاکم پس اجتہاد
کری اور صواب کری یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کی پس واسطی اوسکی ہی دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنی کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور
اجتہاد کیا پہر خطا کی پس واسطی اوسکی ہی ایک ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور بہر تقدیر
ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مذہب ابوحنیفہ کا بیچ اوس چیز کی کہ نہ پایا جاوی بیان اوسکا نصوص مین یعنی کتاب اور سنت اور اجماع مین
اور نہ ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالی قبلہ کی پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کری ؛

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگون کی پس تحقیق
ذبح کیا گیا بغیر چہری کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد ذبح سی غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سی نہ ہلاک بدن سی اسلیے کہ
مبتلا ہوا ساتہہ رنج دائم اور درد بی دوا اور بیماری مفت کی اور ذبح ہونا چہری سی رنج ایک ساعت کا ہی اور یہہ رنج عمر کا ہی بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی ہے
ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری یعنی اپنی دل مین منصب قضا کا اور سوال کری یعنی بادشاہ سی کہ قاضی کری اوسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس
اوسکی کی یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکی ساتہہ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینی پر اوتارتا ہی اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست و درست رکہتا ہی گفتار
و کردار اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ
وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ
فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی تین طرح کی ہوتی ہین ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ کہ بہشت مین ہی پس وہ شخص
ہی کہ پہچانا اوسنی حق کو یعنی جانا کہ حق اسجانب مین ہی پس حکم کیا ساتہہ حق کی اور جس شخص نی کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پائمال کیا
پس وہ دوزخ مین ہی اور جس شخص نی کہ حکم کیا لوگون مین بنا بر جہل اور نہ پہچانی حق کی پس وہ بہی دوزخ مین ہی یعنی بسبب تقصیر کی بیچ دریافت کرنی حق کی نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ
حَتّٰى يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ فَلَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی طلب کی قضا مسلمانونکی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پہر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس
واسطی اوسکی بہشت ہی اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطی اوسکی دوزخ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم سی یہہ
ہی کہ زیادہ ہو ایک دوسری پر اور وہ دوسرا بہی وجود رکہتا ہو اسلیے کہ حکم غالب کی لیے ہی ولیکن کہا ہی علما نی کہ مراد دونون حالتون مین یہہ ہی کہ ایک ایسا ہو کہ
مانع ہو دوسری کو یعنی عدل قوۃ پکڑی اسطرح کہ ظلم وجود مین نہ آوی اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نکری کذا قال التوربشتی رح **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِيْ

بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَأْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بہیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کی لیی کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطی تیری کوئی قصہ کہا حکم کرونگا مین بموجب کتاب اللہ کی فرمایا اگر نہ پاوی تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ مین کہا پس حکم کرونگا مین بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا کی کہا اجتہاد کرونگا مین اپنی عقل سی اور نہ قصور کرونگا مین یعنی اجتہاد مین اور طلب صواب مین کہا معاذ نی یا روایت کرنیوالی نی معاذ سی پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوپر سینی معاذ کی یعنی ثابت رہنی کی لیی اور واسطی حاصل ہونی زیادتی علم کی اور فرمایا تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتہہ اوسکی رسول اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اس واقعہ کا ساتہہ قیاس کرنیکی اون مسائل پر کہ آئی ہی اونمین نص اور حکم کرونگا اوسمین مانند اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمین نص بسبب مشابہت دونونکی کہا مظہر نے کہ یعنی جب پاونگا مین مشابہت درمیان اوس مسئلہ کی کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمین نص کتاب سی یا سنت سے حکم کرونگا مین اوسمین بموجب حکم اوسکی کی جیسی آئی ہی نص حرام ہونی ربوا کی گیہونمین اور نہین آئی ہی نص تربوز مین قیاس کیا شافعی نی تربوز کو گیہونپر اسلیی کہ پائی درمیان دونونکی علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نی چونیکو گیہونپر اسلیی کہ پائی دونون مین علت کیلی ہونی کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر مشروع ہونی قیاس و اجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کی کہ منکر قیاس کی ہین ۱۲ ع ح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَّتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا بہیجا مجکو یعنی ارادہ بہیجنی کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی قاضی کر کر کہا مینی بہیجتی ہو تم مجکو اور ہونمین نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہین علم مجکو یعنی کامل ساتہہ کیفیت قضاء کی پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتہہ سمجہنی کی اور ثابت رکہیگا زبان تیری کو یعنی ساتہہ حکم حق کرنیکی پہر تعلیم کی آنحضرت نی کیفیت قضاء کی جسوقت کہ لاوین تیری پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطی پہلی کی کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنی تو کلام دوسری کا پس تحقیق یہہ لائق تر ہی ساتہہ اسکی کہ ظاہر ہوگا واسطی تیری حکم کہا حضرت علی رض نی پس نہ شک کیا مینی بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکی یعنی بعد دعاء اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ فِيْ بَابِ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی انما اقضی بینکم برائی بیچ باب اقضیہ اور شہادات کی کا اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهِ اَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان لوگونکی مگر کہ آویگا دن قیامت کی یعنی درگاہ عزت مین اسحال مین کہ فرشتہ پکڑی ہوئی ہوگا گدی اوسکی پہر اٹہاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کی پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈالدی اوسکو یعنی بیچ دوزخ کی ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑہی چالیس برس کے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نی

شعب الایمان مین **ف** اوٹہاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالی کا کہ کیا حکم کری جیسیکہ عادت ہی تابعدارون بادشاہ کی کہ کہڑا کرتی ہین گنہگار کو آگی
بادشاہ کی اور نگاہ کرتی ہین جانب بادشاہ کی اور بادشاہ مکان عالی مین ہوتا ہی اور انتظار کرتی ہین کہ کیا حکم ہووی اور مراد چالیس برس سی مبالغہ بیچ گہر
اوکہڑی کی ہی نہ تعیین اور تحدید ساتہہ اس مدت کی اور یہہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کی لیی حکم ہوگا کہ اوٹہاوین اوسکو طرف بہشت کے جیسیکہ بیچ حدیث
ابی امامہ کی کتاب امارۃ قضا مین گذرا ۱۲ ح **وعن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی القاضی العدل
یوم القیمۃ یتمنی انہ لم یقض بین اثنین فی تمرۃ قط رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ رض سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کی زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ اسمین کہ کاشکی نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصونکی بیچ ایک کہجور کی ہرگز کہ شی قلیل اور حقیر ہے
چہ جای قاضی ظالم اور چہ جای حکم بیچ شی بہت کی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی ما لم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی
روایتہ فاذا جار وکلہ الی نفسہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی ساتہہ
قاضی کی ہی یعنی توفیق اور تائید اوسکی ساتہہ قاضی کی ہوتی ہی جب تک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی اوس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ
رہتا ہی ساتہہ اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ پس جسنے ظلم کرتا ہی قاضی سونپتا ہی اوسکو طرف نفس اوسکی
وعن سعید بن المسیب ان مسلما ویہودیا اختصما الی عمر فرای الحق للیہودی فقضی لہ العمر بہ فقال لہ الیہودی
واللہ لقد قضیت بالحق فضربہ العمر بالدرۃ وقال وما یدریک فقال الیہودی واللہ انا نجد فی التوریۃ انہ لیس
قاض یقضی بالحق الا کان عن یمینہ ملک وعن شمالہ ملک یسددانہ ویوفقانہ للحق ما دام
مع الحق فاذا ترک الحق عرجا وترکاہ رواہ مالک اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی جہگڑتی آئی طرف حضرت عمر کی پس دیکہا حق واسطی یہودی کی پس حکم کیا واسطی اوسکی حضرت عمر نی ساتہہ اس حق کی پس کہا واسطی عمر کی یہودی نی قسم ہے
اللہ کی تحقیق حکم کیا تمنی ساتہہ حق کی یا ساتہہ تائید و توفیق خدا کی پس مارا اوسکو حضرت عمر نی ایک درہ اور فرمایا کسیچیز نی معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتہہ حق کی کیا کہا
یہودی نی قسم ہی خدا کی تحقیق ہم پاتی ہین توریت مین یہہ کہ نہین کوئی قاضی کہ حکم کری ساتہہ حق کی مگر ہوتا ہی داہنی اوسکی فرشتہ اور بائین اوسکی فرشتہ کہ مضبوط کرتے
ہین دونون فرشتی اوسکو اور توفیق دیتی ہین اوسکو واسطی حق کے جبتک کہ ہوتا ہی قاضی حق پر پس جسوقت چہوڑتا ہی قاضی حق کو چڑہ جاتی ہین وہ اور چہوڑ دیتی ہین اوسکو نقل
کی یہہ مالک نی **ف** اگر کوئی کہی کہ کیون مارا حضرت عمر نی اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہین تہا اسلیی کہ تصدیق کی تہی اوسنی اونکی اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا
واللہ انا نجد الخ ساتہہ قول حضرت عمر کی وما یدریک جواب یہہ کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کی تہا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کے یہہ ہی کہ
حضرت عمر اگر میل کرتی حق سی حکم کرتی واسطی مسلمانکی یہودی پر پس نہوتی راست و درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطی اوسکی مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی اونکی حق پر اور نہ
میل کرنا اونکا حق سی ۱۲ ع **وعن** ابن موہب ان عثمان بن عفان قال لابن عمر اقض بین الناس قال او تعافینی یا امیر
المؤمنین قال ما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان
قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منہ کفافا فما راجعہ بعد ذلک رواہ الترمذی وفی روایۃ رزین
عن نافع ان ابن عمر قال لعثمان یا امیر المؤمنین لا اقضی بین رجلین قال فان اباک کان یقضی فقال ان
ابی لو اشکل علیہ شیء سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو اشکل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَاَلَ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنِّیْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُہٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِیْمٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ قَاضِیًا فَاَعْفَاہُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا اور روایت ہی ابن موہب سی کہ عثمان بن عفان نی کہا واسطی ابن عمر کی کہ قاضی ہو درمیان لوگونکی کہا ابن عمر نی معاف کرو مجکو ای امیر المومنین اس کام سی کہا حضرت عثمان نی کیون مکروہ رکہتی ہو اوسکو اور تحقیق تہی باپ تمہاری حکم کرتی یعنی غیر زمانہ خلافت مین سے کہا ابن عمر نی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کری ساتہہ انصاف کی پس لایق ہی یہہ کہ پہری اور نکلی اوس سی برابر کہ نہ فائدہ دی اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوی اور نہ عذاب پس نہ گفتگو کی حضرت عثمان نی اونسی پیچہی اسکی نقل کی یہہ ترمزی نی اور بیچ روایت زرین کے نافع سی یہہ ہی کہ ابن عمر نی کہا واسطی عثمان کی ای امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصونکی یعنی چہ جای زیادہ مین کہا حضرت عثمان نی تحقیق باپ تمہاری تہی حکم کرتی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق باپ میری اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہہ لیتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتی جبرئیل سی اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سی اور سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی پس تحقیق پناہ مانگی ساتہہ بڑی ذات کی اور سنا مینی حضرت سی فرماتی جو شخص کہ پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی پس پناہ دو اوسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی اسی کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نی ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرینگی تا اور بہی قبول نکرین اور یہہ کارخانہ معطل رہی

باب رزق الولاۃ وہدایاہم

باب ہی بیچ بیان رزق والیون کی اور ہدیون اونکی

ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکی لیی کیا مقرر کیا جاوی بیت المال مین سے اور بیان اسکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کی حاکم کی لیی کچہہ لاوی تو کیا حکم ہی اوسکا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیتا مین تم کو اور نہین منع کرتا تمسی مین ہون بانٹنی والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جبکہ تقسیم کیا حضرت نی مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کی دلونمین کچہہ بسبب کمی زیادتی کی تقسیم مین پہر ما اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہی کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سی کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کی طرف اوسکی اور نہین منع کرتا مین اوسکو بسبب نہ متوجہ ہونی دل اپنی کی اوسپر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کی ہی اور یہی معنی اس قول کی ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنی والا ہون رکہتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون ۱۲ ع وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَہُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنی آدمی کہ تصرف کرتی ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتی ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کی اور لیتی ہین زیادہ اجرت اور حق اپنی سی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَۃِ اَہْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ ہٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ جب خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری سی یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتہہ کام مسلمانونکی پس کہاوینگی اہل و عیال ابوبکر کی اس مال مین سی یعنی بیت المال مین سے اور کام پیشہ کریگا ابوبکر واسطی مسلمانون کی اس مال مین یعنی ساتہہ حاصل کرنی اوسکی کی اور محافظت اور صرف کرنی اوسکی کی بیچ مصارف اور حوائج مسلمانونکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت ابوبکر صدیق بیچتی تہی کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوے

تو صحابہ کو خبر کردی کہ میں مشغول ہوں مسلمانوں کی کام میں حرج نہیں کرسکتا بقدر خرچ اپنی کی بیت المال میں سی لیدیا کرونگا اور حضرت عمر رضہ تجارت کرتی تھی غلہ کی اور حضرت عثمان تجارت کرتی تھی کھجوروں اور کپڑے کی اور حضرت عباس عطاری کرتی تھی اور لکھا ہی علماء نی کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہی بعد ازاں عطر کی اور حدیث میں آیا ہی کہ اگر تجارت کرتی ہشتی تو تجارت کرتی کپڑے کی اور اگر تجارت کرتی دوزخی تو تجارت کرتی صوف میں یعنی سوتی اور جاندین: **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَہُوَ غُلُوْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر اور دیا ہمنی وسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کسقدر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکی یعنی زیادہ اپنی اجرت سی پس وہ خیانت ہی غنیمت میں نقل کی یہہ ابوداؤدنی **وعن** عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عمر رضہ سی کہ کہا ہوا میں عامل بچہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیا مجکو مختانہ میری عمل کا نقل کی یہہ ابوداؤدنی **وعن** مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّہٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِھٰذَا دَعَوْتُکَ فَامْضِ لِعَمَلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا بہیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کے جب چلا میں یعنی تہوڑا سا بہیجا پیچہی میری یعنی کسیکو بلانیکی بہیجا پس پہر آیا میں طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جاتا ہی تو کہ کسواسطی بہیجا تہا میں طرف تیری بہیجا تہا یعنی کہ کہو نمیں تجکو کہ نی تو کچہہ بی اذن میری پس تحقیق وہ خیانت ہی و جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی سی کہنی کی یہی بلایا تہا میں تجکو پس جا کام اپنی پر نقل کی یہہ ترمذی **وعن** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْیَکْتَسِبْ زَوْجَۃً فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ خَادِمٌ فَلْیَکْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَسْکَنٌ فَلْیَکْتَسِبْ مَسْکَنًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنِ اتَّخَذَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَھُوَ غَالٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہ کہا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیی کہ حاصل کرلی ایک بی بی یعنی نکاح کرلی یعنی اگر بیوے نہو پس اگر نہوا وسکی بیی کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیی خریدلی خادم پس اگر نہوا وسکی بیی گہر پس چاہیی کہ حاصل کرلی ایک مکان اور ایک روایت میں ہی جو شخص کہ بیوی سوا ملی سکی پس وہ خیانت کرنیوالا ہی نقل کی یہہ ابوداؤدنی **ف** یعنی حلال ہی عامل کو کہ لیوی بیت المال میں سی کہ اوسکی تصرف میں ہی بقدر مہر ہوسکی اور نفقہ اور لباس اوسکیلی بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت کی پس اگر لیوی زیادہ قدر حاجت ضروری سی تو وہ حرام ہی سپرد ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوسوقت میں ہی کہ معین نہیں کی گئی ہی اوسکی لیی اجرت اور گنجایش رکہنا ہی وسکے بیت المال : واللہ علم ح **وعن** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْہُ مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ فَھُوَ غُلُوْلٌ یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَہٗ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسی لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سی واسطی ہمارسی اوپر کسی عمل کی پہر چہپا وی ہمسی عمل سی اوس عمل سی ایک سوئی یا زیادہ اوسسی یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چہٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہی لاویگا اوسکو خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کی پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار میں سی اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجسی عمل اپنا کہا کیا ہی یہہ یعنی کیون کہتا ہے تو

یہہ کہا سنا مینی آپکو کہ فرماتی ہو ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہین ہی لغزش سی فرمایا مین کہتا ہون یہہ یعنی بجہ ہون اس بات پر
پہرتا نہین اسی جو کوئی کرسکی عمل قبول کری اور جو کوئی نکرسکی نہ قبول کری جسکو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر پس چاہیی کہ لاوی تہوڑا حاصل اوسکا اور بہت حاصل
اوسکا پس جو کچہہ کہ دیا جاوی اوسمین سی کہ اجرت اوسکی ہی لی لی اوسکو اور جو کچہہ کہ باز رکہا جاوی اوس سے باز رہی نقل کی یہہ مسلم اور ابوداود نی اور لفظ ابوداود
کی ہین ؛ وعن عبد اللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی رواہ ابوداود وابن ماجۃ
وروی الترمذی عنہ وعن ابی ہریرۃ ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد والرائش یعنی الذی
یمشی بینہما اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والیکو اور رشوت لینی والی کو نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی اور ابی ہریرہ سی اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ثوبان سی اور زیادہ
کیا بیہقی نی یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نی رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینی والی اور رشوت دینی والی کی ف رشوت ساتہہ پیش اور زیر رے
کی اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی واسطی باطل کرنی حق کی اور ثابت کرنی باطل کی اگر واسطی ثابت کرنی حق کی اور دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی دیوی تو کچہہ مضایقہ
نہین اسکا ؛ ح ؛ ع وعن عمرو بن العاص قال ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجمع علیک سلاحک و
ثیابک ثم ائتنی قال فاتیتہ وہو یتوضأ فقال یا عمرو انی ارسلت الیک لابعثک فی وجہ یسلمک اللہ ویغنمک
وارغب لک رغبۃ من المال فقلت یا رسول اللہ ما کانت ہجرتی للمال وما کانت الا للہ ورسولہ قال نعما
بالمال الصالح للرجل الصالح رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد نحوہ وفی روایتہ قال
نعم المال الصالح للرجل الصالح اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا بہیجا کسیکو طرف میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی کہ کہوی مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر ہتیار اپنی اور کپڑی اپنی یعنی تیاری سفر کی کہ پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس
یعنی تیار ہو کر اسحالت مین کہ حضرت وضو کرتی تہی فرمایا ای عمرو تحقیق بہیجا مینی طرف تیری اور بلایا تجکو تاکہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت
رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دیوی تجکو اور دون مین تجکو ٹکڑا مال سی یعنی کچہہ مال پس کہا مینی یا رسول اللہ نہ تہی ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطی مال کی نہ تہی
ہجرت میری مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی فرمایا اچہی چیز ہی مال اچہا واسطی مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نی مانند
اسکی اور بیچ روایت احمد کی یون ہی کہ فرمایا اچہا ہی مال نیک واسطی مرد نیک کی ف نہ تہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصا للہ تہا اور ہجرت
عمرو بن العاص کی حبشہ سی تہی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کی پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہی کہ وجہ حلال سی کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوی اچہی جگہون
مین اور مرد نیک وہ ہی کہ رعایت کری حقوق خدا تعالی کی اور حقوق بندون کی ؛ ح ؛ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن
ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شفع لاحد شفاعۃ فاہدی لہ ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی بابا عظیما من
ابواب الربوا رواہ ابوداود روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ سفارش کری کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ
سی پہر بہیجی وہ اوسکی لیی تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کری وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازی بڑی مین دروازون سود کی سی نقل کی یہہ
ابوداود نی ف یہہ رشوت ہی اسکو سود فرمایا بسبب ہونی اسکی خالی عوض سی ؛ ح باب الاقضیۃ والشہادات
باب ہی بیچ بیان قضیون کی اور گواہیون کی ف قضیہ اس واردات کو کہتی ہین کہ لیجائی جاوی پاس حاکم کی تا حکم کری اوسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہی
دوسری پر ؛ ح الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي شَرْحِهِ
لِلنَّوَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي
وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر دیی جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سی بسبب
دعوی کرنی اپنی کی یعنی بمجرد دعوی کی بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کرین لوگ خونون آدمیونکا اور مالونکا لیکن قسم ہی اوپر مدعا علیہ کی نقل کی
یہہ مسلم اور بیچ شرح مسلم نووی کی یہہ ہی کہ کہا اور آئی ہی بیچ روایت بیہقی کی ساتہہ اسناد حسن کی یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سی بطریق
مرفوع کی یہہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کی اور قسم اوپر اوس شخص کی کہ انکار کری **ف** اوپر مدعا علیہ کی یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کری مدعی قسم دینی اوسکی اور اس روایت
مین طلب کرنا بینہ کا مدعی سی مذکور نہین گویا وہ امر ثابت و مقرر ہی شرع مین اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہی اور اگر بینہ نہو سو کند ہی مدعا علیہ پر جیسا کہ دوسری روایت
مین کہ ابن عباس سی ہی آیا ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ وَهُوَ
فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی مین محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانی مین جہوٹا کہ لیوی
بسبب قسم کی مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی اور وہ اوسپر ہوگا غصی پس نازل کی اللہ تعالی نی واسطی سچ کرنی اس
حکم کی یہہ آیہ تحقیق لوگ کہ خریدتی ہین ساتہہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صبر الخ صبر کی معنی ہین حبس اور
لزوم اور مراد یمین صبر سی یہہ ہی کہ حبس کری سلطان ایک شخص کو یہانتک کہ قسم کہاوی ساتہہ اوسکی اور وہ لازم ہی واسطی صاحب اپنی کی جہتہ حکم حاکم کی اور علی بمعنی ب کی ہی
اور مراد محلوف علیہ ہی یا اسلیی یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہی اسپر اور بعضون نی کہا یمین صبر وہ ہی کہ قسم کہانیوالا اوسکا دیدہ و دانستہ جہوٹ کہتا ہی
اور قصد تلف کرنی مال مسلمان کا کرتا ہی اسی جہتہ سی فرمایا وہو فیہا فاجر الخ ع ح **وعن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ
شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ لیوی حق شخص مسلمان کا ساتہہ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نی واسطی اوسکی آگ اور حرام کی اوسپر بہشت پس کہا واسطی اونکی ایک شخص نی اور اگرچہ ہو حق چیز
تہوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سی یعنی مسواک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** واجب کی اللہ نی الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی
اسکی حلال جاننی والی پر جبکہ مر جاوی اوسپر اور دوسری یہہ کہ وہ مستحق آگ کا ہی اور جائز ہی عفو کرنا اوس سی اور حرام ہی اوسپر داخل ہونا جنت کا اول وہلہ مین
ساتہہ نجات پائی ہوونکی اور ذمی بہی مسلمان کی حکم مین داخل ہی ۱۲ ع **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ
مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
سوا اسکی نہین کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جہگڑتی آتی ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووی خوب تقریر کرنیوالا ساتہہ دلیل اپنی کی بعض سی پس
حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنتا ہون مین اوس سی پس وہ شخص کہ حکم کرون مین واسطی اوسکی ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی پس نہ لیوی اوسکو
پس سوای اسکی نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑی کا آگ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مین آدمی ہون یہہ اشارہ ہی اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہین

ہی آدمی سی اور وضع بشری مقتضی ہی اسکی کہ نہ ادراک کرے امور کو سوای ظاہر اسکیکی یعنی مین آدمی مین عارض ہوتی ہین مجبر احکام وعوارض بشری اوسکو چھوڑیگی ہین مجبور احکام جبلت کی سوای اسچیز کی کہ تائید کیا جاتا ہو اوسکو ساتھہ وحی کی اور تعلیم کیا جاتا ہو اوسکو جانب حق سبحانہ سے حاصل یہہ کہ مین بحسب ظاہر کے حکم کرتا ہون بموجب قیدعی کی پس اگر اوسکا حق نہتا اور اسکی جرب بانیسی مین سمجھا کہ حق وسیکا ہی اور اوسکو دلوادیا تو وہ اوسکو اپنی حق مین حلال نہ جانی کہ ٹکڑا آگ کا ہی ہلاہی یہ سزا کری اوس سے ف ح **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم** متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض ترین مرد ونکا طرف اللہ کی بہت جھگڑنیوالا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بیمین وشاہد** رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتھہ قسم کی اور ایک شاہد کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر مدعی کی پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سچی نی ایک شاہد کی قسم لی یہی اور یہی مذہب ہی تینون امامونکا اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ جائز نہین حکم کرنا ساتھہ شاہد اور قسم کی بلکہ ضرور ہی متعدد گواہونکا جیسیکہ قران مجید سی ثابت ہوتا ہی اور جائز نہین نسخ کتاب کا ساتھہ خبر واحد کی احتمال ہی مراد ساتھہ خبر کی یہہ ہو کہ آنحضرت نی حکم کیا ساتھہ قسم کہانی مدعا علیہ کی بعد اقامہ کرنی مدعی کی ایک شاہد کو اور عاجز ہونی اوسکی کی اتمام بینہ سی یعنی اعتبار نکیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نی کہا کہ یہہ خلاف اموال مین ہی اور اگر دعوی عین اموال مین ہو تو قبول کیا جاوی شاہد اور قسم بالاتفاق ف ح **وعن علقمۃ بن وائل عن ابیہ قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض لی فقال الکندی ھی ارضی وفی یدی لیس لہ فیھا حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال یا رسول اللہ ان الرجل فاجر لا یبالی علی ما حلف علیہ ولیس یتورع من شیء قال لیس لک منہ الا ذلک فانطلق لیحلف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ادبر لئن حلف علی مالہ لیاکلہ ظلما لیلقین اللہ وھو عنہ معرض** رواہ مسلم اور روایت ہی علقمہ بن وائل کی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت کی ایک شخص ہی مین سی اور ایک شخص کندہ مین سی کہ قبیلہ ہی مین سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جھگڑتی ہوی اور کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق ما سی غلبہ کیا مجھپر زمین مین سیجی یعنی غصب کیا ہی اوسکو مجھسی پس کہا کندی نی وہ زمین میری ہی اور ہاتھہ مین میرا ہی نہین اوسمین حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی حضرمی کی کیا تیری پاس مین گواہ کہا کہ نہین فرمایا پس واسطی تیری ہی قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نی یا رسول اللہ یہہ شخص فاجر ہی نہین پرواہ کرتا اوپر اوسچیز کی کہ قسم کہاوی اوسپر سچ ہو یا جھوٹا اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سی فرمایا نہین واسطی تیری اوس ہی مگر یہہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تا کہ قسم کہاوی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیٹھہ پھیری اوسنی اگر قسم کہاویگا یہہ اوپر مال اوسکی تا کہ کہاوی مال اوسکا ازراہ ظلم کی البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی احوال مین کہ وہ اوسسی بیزار ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی ف پس چلا شاید کہ یہہ چلنا باعتبار اوسکی تہا کہ جیسی شافعیہ کہتی ہین کہ مدعی علیہ کی اوپر ضرور ہی قسم کہانیوالا اور وقت خاص مین قسم کہاتا ہی جلبی بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال السید اور کہا نووی نی کہ اسمین کسی مسلم مین ایک قول یہہ کہ قبضہ والا اولی ہی اس حدیث سی کہ مدعی کی سپرد دوسرا یہہ کہ مدعی علیہ پر قسم لازم ہی جبکہ انکار کری وہ اور تیسرا یہہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاوی مانند قسم عادل کی اور ساقط ہوجاتا ہی اوس سی مطالبہ بسبب قسم کی ع

وعن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوء مقعدہ من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو شخص کہ دعوی کری اوسچیز کا کہ نہین اوسکی لیی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی جنتیون مین سی اور چاہیی کہ طلب کری ٹھکانا اپنا آگ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا بعضون نی کہ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی **وعن**

ع ای حال یجبر المدعی علی الحضور عند القاضی

زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّھَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَھَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّسْاَلَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں مین تم کو سا تہہ بہترین گواہون کی بہترین گواہون مین وہ ہی کہ بوی گواہی پہلی سوال کیی جانکی گواہی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی گواہی دی وی نی دراخبار حق کری پہلی اسی کا وس سی پوچہین کی تو گواہ ہی اور ایک اور حدیث مین ارد ہوا ہی بیچ مذمت وسم کے کہ گواہی دین بغیر طلب کی اسلیی ہماری نزدیک یہہ ہی گواہی دیوی مگر بعد از طلب کے نی گواہی کی وس سی و بعد طلب کرنی گواہی کی دینا گواہی کا واجب ہی و چہپانا گواہی کا حد و دین فصل ہی اور ذکر کی ہین اسحدیث خیر الشہداء کے دو تا ویلین ایک تو یہہ کہ معمول ہی وسیر کہ یہہ گواہ ہی کسی کی حق کا اور مدعی نہین جانتا کہ یہہ گواہ ہی نہین خبر کردی اوسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہہ ہی کہ یہہ بیچ حقوق خدا تعالے کی ہی مانند زکوۃ اور کفارون اور رجعی چاندکی و روقف اور رجعی کی اور مانند انکی کی بیچ اجہ ہی گاہ کردینا حاکم کو سا تہہ ان چیزونکی و کبہی یہہ تاویل کرتی ہین کہ یہہ معمول ہی اوپر مبالغہ اور جلدی کرنی کی ادا شہادت مین بعد از طلب کے نیکی و سذمت گواہی دینی کی پہلی طلب کے نی گواہی کی معمول ہی غیر اسکی پر ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَھَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لوگونکی قرن میرا ہی یعنی صحابہ پیرو وہ لوگ کہ متصل اون کی یعنی تابعین پیرو وہ لوگ کہ متصل اونکی ہین یعنی تبع تابعین پیرا ویگی ایک قوم کہ سبقت کری گی گواہی یک دیکی قسم وسکی سی و قسم وسکی گواہی وسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ کنایہ ہی حرص کی پر گواہی اور قسم کی پس کبہی مقدم کرتا ہی گواہی کو قسم پر کبہی وسکو سیر اتمثیل ہی واسطے سرعت شہادت اور قسم کی بجدیکہ نہین جانتا ہی کہ سا تہہ کسکی اون دونون مین سی ابتدا کری یعنی پیشتر پروا کری اوسیکی سا تہہ قسم کی و رد احتیاط کرنیکی سہین اور حنفیون نی کہا یہہ عبارت کثرت شہادت جہوٹی اور قسم فاجرہ یا معنی یہہ ہین کہ کبہی ترویج دیتا ہی اپنی گواہی کو سا تہہ قسم کی کہتا واسطے مین گواہ سچا ہون اور کبہی قسم کو رویج دیتا ہی سا تہہ گواہی کے کہ کہتا ہی مین اوپر اسی قسم پر یکی ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْھَمَ بَیْنَھُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّھُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ یہہ مدعی حق نہین پس جلد یکی وس قوم نی یعنی قسم کہانی مین پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوی وسی وسیان اون کی بیچ کہانی قسم کی اوکو سا تہہ اسی قسم کہاوی نقل کی یہہ بخاری نی ف ظاہر عبارت سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ایک شخص نی دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوا وی وہ جماعت پس حضرت نی اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلد یکی اس جماعت نی قسم کہانی مین پس قسم ندی حضرت نی جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالا یمین اور قسم کہاوی وہ کہ جسکی نام پر قرعہ نکلی لیکن شارحین نی اس مسئلہ کی یہہ صورت لکہی ہی کہ دو آدمیون نی دعوی کیا ایک چیز کا تیسرے شخص پاس ہی اونمین سی اون دونون شخصون پاس گواہ نہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ کسکی ہی یہہ چیز پس اسصورت مین حکم اون دونون مدعیونکا یہہ ہی کہ قرعہ ڈالا جاوی انمین پس جسکی نام پر قرعہ نکلی اون دونون مین سی وہ قسم دیا جاوی اور حکم کیا جاوی واسطے اوسکی و سا تہہ اوسکی چیز کی اور یہہ قسم نہی شاید کہ سا تہہ ہی کہ ہر ایک مین سی منکر ہی و سہ کہا اور حضرت علی کی نزدیک اسیطرح ہی و شافعی کہتی مین کہ جہوٹی جاوی وہ تیسرا وسی تیسرے شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوی اون دونون مدعیون پر اور وہ اونمین سی وہ اوسکو دیا جاوی کہا کہ کہا احمد نی اور شافعی نی بیچ ایک قول کی دونون مین ہی مانند قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا قول اونکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہی و حدیث امام مسلم کی جو آئی وہ موید ہی مذہب ابو حنیفہ اور تابعین اون کی کی و اللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شاہد مدعی پر ہی اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور طلب کری مدعی قسم دینی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِي مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوٰهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ دو شخصونکی کہ جھگڑتی آئی پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کی یعنی ایک نی دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ارث مین پہونچی ہی مجکو اور دوسری نی بھی ایسا ہی کہا ایسی تہی وہ دونون کہ نہ تہی اون کی لیی گواہ مگر دعوی اونکا یعنی نرا دعوی ہی تہا بغیر گواہون کی پس فرمایا جس شخص کی واسطی حکم کرون مین ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جہوٹی گذرانی یا قسم جہوٹی کہاوی اور مین حکم ساتہہ اوسکی کرون پس سوای اسکی نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑیکا آگ سی پس کہا دونون شخصون نی ہر ایک نی اون مین سی یا رسول اللہ یہہ حق میرا واسطی یار میری کی ہی یعنی چہوڑا اپنی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین متصور ہی یہہ اسلیی کہ نہین ممکن ہی یہہ کہ ہو ایک چیز دو شخصون کی بالاستقلال لیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدہون آدہ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنی مین اور کرو متنازع فیہ کو آدہون آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطی تعین دونون حصونکی اگر واقع ہو تنازع تم دونون مین تا کہ ظاہر ہو کہ کونسا دونون حصونکا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونون مین سی اور لیوی ہر ایک تم مین سی اوس چیز کو کہ معین کر دی قرعہ اوسکو پس چاہیے کہ حلال کری ہر ایک تم مین سی یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دی حق اپنی کو کہ دوسری کی طرف گیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی حکم نہین کرتا ہون مین درمیان تم دونون کی مگر ساتہہ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہین نازل کی گئی ہی وحی مجپر اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً وَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیی ہر ایک نی اون مین سی شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنایا ہی اوسکو یعنی چہوڑا ہی اوسپر نر اور جنایا ہی اوسکو اور تدبیر جنی اوسکی کی ہی پس حکم فرمایا ساتہہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوس شخص کی کہ بیچ ہاتہہ اوسکی کی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہین اوپر گواہون غیر اوسکی کی مطلقا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیچ صورت جنی کی ہی شرح السنہ مین لکہا ہی کہ علما نی جب دعوی کیا دو شخصون نی ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہی اون دونون مین سی پس وہ واسطی قابض کی ہی اور قسم دیا جاوی وہ اوسپر مگر یہہ کہ قائم کری دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ اوس چیز کی پس قائم کیی ہر ایک نی اون دونون مین سی گواہ ترجیح دی جاوینگی گواہ قابض کی اور گئی ہین حنفیہ طرف اسکی کہ گواہ قابض کی نہ سنی جاوین اور وہ چیز واسطی خارج یعنی غیر قابض کی ہی مگر بیچ دعوی جنی کی جبکہ دعوی کری ہر ایک کہ یہہ جانور ملک اوسکی ہی جنایا ہی اوسکو اور قایم کری گواہ اوپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوی ساتہہ اوسکی واسطی قابض کی اور اگر ہو چیز دونونکی قبضہ مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دی جاوین دونون اور بانٹی جاوی وہ چیز درمیان دونون کی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قایم کری ہر ایک گواہ ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر قائم کیی ہر ایک

شخص نی اون دونونمین سی دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پس بانٹا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اون دونونکی آدہون آدہ نقل کی یہہ ابوداود نی
اور بیچ ایک روایت ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ دو شخصون نے دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تہی اونمین سی کسیکی پاس شاہد پس گردانا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی درمیان اون دونونکی **ف** آدہون آدہ کہا خطابی نی کہ شاید اونٹ دونونکی قبضہ مین ہوگا کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتی ہین کہ یا تیسری کی قبضہ مین ہو کہ وہ
جہگڑتا ہو اون دونونسی اور نہ تہی کسیکی پاس الخ جائز ہی یہہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہی یہہ کہ ہو متحد مگر یہہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوئی وہ دونون
مانند اونکی کہ نہین گواہ واسطی اونکی پس معنی یہہ ہین کہ نہین واسطی ایک کی اون دونونمین سی گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہون دوسرونپر اور درمیان اون دونونکی کہا ابن
ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون اونمین سی کسیکی پاس یا واسطی ہر ایک کی اونمین سی گواہ ہون اور ہو وہ چیز دونونکی قبضہ مین یا نہو بیچ قبضہ ایک
کی اون دونونمین سی آدہون آدہ کیجاوی وہ چیز درمیان اون دونونکی ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّةٍ وَلَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ دو شخص جہگڑی بیچ ایک جانور کی اور نہ تہی اون دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانیکی نقل
کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کی ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهٗ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینی کا قسم کہا تو ساتہہ اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ
کہ نہین واسطی اوسکی یعنی واسطی مدعی کی نزدیک تیری کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ
فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ اِحْلِفْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا
یَحْلِفُ یَذْهَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اشعث بن قیس سی کہ تہا درمیان میری اور درمیان ایک شخص کے یہودیونمین سی ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نی مجہسی پس لیگیا مین اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا مینی نہین فرمایا واسطی یہودی کی قسم کہا تو کہا
مینی یا رسول اللہ اسوقت قسم کہاویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ یعنی بیچ مثل اس قصہ کی جیسیکہ گذرا حدیث ابن مسعود کی مین تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے
ہین یعنی بدلتی ہین ساتہہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیۃ تک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** باقی آیۃ یون ہی اولئک لا خلاق لہم
فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہہ ہی کہ شریعت مین بیچ اسصورتکی قسم ہی ہی ولیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہاویگا وبال اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اوسکی لیے آخرت مین جیسیکہ منطوق کلام مجید کا ہی **وعنہ** اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَ
رَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْضٍ مِّنَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِیَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ هَلْ لَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَا یَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا
اَبُوْهُ فَتَهَیَّاَ الْكِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ اَحَدٌ مَالًا بِیَمِیْنٍ
اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِیُّ هِیَ اَرْضُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اشعث سی
یہہ کہ ایک شخص قوم کندہ سی اور ایک شخص حضرموت سی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن سی پس کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق زمین
میری چہین لی ہی مجہسی اسکی باپ نی اور وہ زمین ہی بیچ ہاتہہ اسکی یعنی اب فرمایا یعنی حضرت نی حضرمی کو کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم

ترجمہ یہہ ہین کہ نہین حصہ اون کی لیے آخرت مین اور نہ کلام کریگا انسی اللہ اور نہ نظر کریگا طرف اونکی اور نہ پاک کریگا ان کو اور اونکی لیے عذاب درد والا ہی ۱۲

لہو اونکا

کہلاؤنگا مین اسکو اسطرح قسم ہی اللہ کی نہین جانتا وہ یہہ کہ زمین میری ہی چہین لیا ہی اسکو مجہسی باپ اسکی نی پس تیار ہو کندی واسطی قسم کہانیکے فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نی نہین لیتا کوئی مال بدلی قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سی اسحالت مین کہ ہاتہہ کٹا ہوا ہوگا یا بی برکت یا بی دلیل ہوگا پس کہا کندینی کہ وہ زمین اسکی ہی
نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عبد اللہ بن انیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک
باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیہا مثل جناح بعوضۃ الا
جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیمۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن
انیس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہونمین شرک کرنا ہی ساتہہ خدا کی اور نافرمانی ماباپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہین قسم
کہائی کسی قسم کہانیوالی نی ساتہہ اللہ کی قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم مین مانند بازو مچہر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہی ایک نکتہ بیچ دل
اوسکی کی قیامت تک یعنی اور وبال اوسکا اوس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یمین غموس کہتی ہین دیدہ و دانستہ جہوٹی قسم
کہانیکو ایک کار گذشتہ پر اور اسپر ہماری مذہب مین کفارہ نہین ہی بجز توبہ و استغفار کی اور اوسمین وعید واقع ہوا ہی ساتہہ آگ کی چنانچہ اسی سبب سی اسکو غموس کہتی ہین کہ غوطہ
دیدیتی ہی قسم کہانیوالیکو آگ دوزخ مین غمس کہتی ہین غوطہ دینی کو اور قضیونمین کہ واقع ہوتی ہی اور ساتہہ اوسکی مال لوگونکا لیتی ہین اسی قبیل سی ہی اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل
مین گذر چکی ہی اور حاصل اوسکا ساتہہ معنی غموس کے راجع ہوتا ہی اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا قبیلہ رین سی ہی باقی رہتا ہی قیامت تک پہر مترتب ہوگا اوسپر وبال
اوسکا اور عذاب اوسپر پس کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کین حضرت نی تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو اونمین سی ساتہہ وعید کی تاکہ جانا جاوی کہ یہہ بہی اونہین
مین سی ہی اور داخل ہی اکبر کبائر مین یہہ فرمایا بخوف اسکی کہ لوگ حقیر نجانین اوسکو بگمان اسکی کہ یہہ کبائر سی نہین ہی مانند اونکی اور مانند اسکی لاحق کرنیمین قول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یحلف احد عند منبری ہذا علی یمین اثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوء مقعدہ من النار
واوجبت لہ النار رواہ مالک وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قسم کہاتا کوئی
نزدیک منبر میری کی یہہ ہی اوپر قسم جہوٹ کی اگرچہ قسم کہاوی اوپر مسواک سبز کی مگر کہ تیار کرتا ہی جگہہ بیٹہنی اپنی کی آگ مین یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی آگ
نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف منبر کی پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیی کہ وہ جگہہ بزرگ ہی وہان جہوٹی قسم کہانی بہت بڑا گناہ ہی الا مطلق
جہوٹی قسم کہانی موجب غضب الہی کی ہی جہان کہاوی اور سبز مسواک اسلیی کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہی بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہی ؛
ع وعن خریم بن فاتک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت
شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ
غیر مشرکین بہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ ورواہ احمد والترمذی عن ایمن بن خریم الا ان
ابن ماجۃ لم یذکر القراءۃ اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا پہر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتہہ شرک کرنیکی ساتہہ اللہ کی پہر پڑہی یہہ آیۃ یعنی واسطی سند کے
پس بچو پلیدی سی کہ پرستش بتونکی ہی اور بچو کلام جہوٹ سی کہ شامل ہی جہوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالی ہو باطل سی طرف حق کی نہ شریک کرنیوالی
ساتہہ خدا کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ایمن بن خریم سی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا پڑہنا آیۃ مذکورہ کا ؛
ف برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی دینی گناہ مین برابر ہین اسلیی کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین جائز اور گواہی

جہوٹی جہوٹ بولنا بندی پر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ نہیں جائز اور دونون چیزین نہین پائی جاتین حقیقت مین ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا ذی غمر علی اخیہ ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ ولا القانع مع اہل البیت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ویزید بن زیاد الدمشقی الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالی اور عورۃ خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کی کہ حد مارگئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بہائی اوسکی یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولا کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت مین اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتہہ ایک گہر والون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہی **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سی خیانت بیچ امانت لوگون کی ہی یعنی جو کہ مشہور ہی ساتہہ خیانت کے اور ظاہر ہوئے اوس سی خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہین ہوتا اوسپر کوئی سوای اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد ساتہہ خیانت کی یہان فسق ہی مطلقا کہ خیانت ہی احکام شرع مین کہ امانت ہی خدا و رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکی حدیث آیندہ مین قبیل تخصیص بعد تعمیم سی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی الا باقی رہتا ہی ذکر بہت سی فسقون کا کہ مانع ہین قبول شہادت سی تخصیص خیانت کی کیا ہی اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہی اور حد مارگئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوی کسیکو اور بسبب اوسکی حد لگی اوسکو تو اوسکی گواہی کبہی نہین لیجاوی گی اگرچہ وہ توبہ کری اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا اور اماموں کی نزدیک بعد توبہ کی جائز ہی اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاوی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہی کہ بہائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو ولا مین یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہی اور نسبت کرتا ہی اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالی اپنی کی کہتا ہی کہ مین آزاد کیا ہوا فلانی کا ہون حال آنکہ وہ اوس کہنی مین جہوٹا ہی اور مشہور ہی ساتہہ اوسکی کہ لوگ متہم کہتی ہین اس قول مین اوسکو ساتہہ جہوٹ کی اور تکذیب کرتی ہین اوسکو پس شہادۃ ایسی کی مقبول نہین اسلیی کہ فاسق ہی وہ بسبب اس کہنی کی کیونکہ جہوٹ بولنا ولا مین بسبب قطع کرنی ولا کی آزاد کرنیوالی سی اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کی لیی کبیرہ ہی اور وعید اور تشدید اوسمین وارد ہی اور ایسی ہی حکم قرابت مین ہی اسطرح کہ دعوی کری ساتہہ جہوٹ کی کہ مین بیٹا فلانیکا یا بہائی فلانیکا ہون اور تکذیب کرین اوسکو لوگ اوس دعوی مین اور متہم اور منسوب ہو ساتہہ اوسکی اسلیی کہ یہہ بہی فسق ہی اور بیچ دعوی کرنی نسب کے ساتہہ غیر باپ کے لعنت وارد ہوئی ہی اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتہہ ادنی قوت کی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ ہو کسیکی نفقہ مین مانند خادم اور تابع کی نہین قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطی مخدوم اور متبوع کے اسلیی کہ وہ کہینچتا ہی نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی اوسکی لیی اسلیی کہ جو کچہہ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سی عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیی کہ وہ کہاتا ہی نفقہ اوسکی سی پس بیچ حکم گواہی باپ اور بیٹی اور میان اور بیوی کی ہی یعنی باپ بیٹی کی فائدہ کی لیی گواہی دی یا بیٹا باپ کی فائدہ کی لیی یا بیوی خاوند کی یا خاوند بیوی کی فائدہ کی لیی گواہی دی تو نہین درست اسلیی کہ بسبب گواہی اپنی کی فائدہ اپنی نفس کیطرف کہینچتی ہین اور گواہی بہائی کی بہائی کی لیی قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہی یعنی منکر ہی حدیث اوسکی شرح نخبہ مین لکہا ہی کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکے منکر ہی ۱۲ ع ۱۲ ح

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاہل البیت رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنیوالی عورۃ کی اور نہین جائز گواہی مرد زناکار اور عورۃ زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نی گواہی خیانت کرنیوالونکی ساتہہ ایک گہر والونکی واسطی اون کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** شرح الحدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کی ذکر ہو چکی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنی والی بستی کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف جنگلی کی گواہی اسلیی نہین جائز ہی کہ وہ نہین جانتا ہی
احکام شریعت کی اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اوسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادت کی بغیر زیادہ
و نقصان کی اور ہو وہ عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادت اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ساتھ ظاہر حدیث کی یعنی بموجب اسکی جائز نہین رکھتی
ہین گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لا یجوز کو بمعنی لا یحسن کے رکھتی ہین اور نہ جائز ہونیکو مقید ساتھ نپائی
جانی صفات مذکورہ کی رکھتی ہین ۱۲ ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ
عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ
فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عوف
بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصونکی یعنی حکم کیا ایک کی لیی دوسری پر پس کہا اوسنی کہ جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹہ پہیری یعنی مجلس شریف سے چلا
کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر ولیکن لازم ہی تجہپر ہوشیاری پس جسوقت کہ
غلبہ کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابو داود نی ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارہ کی اوسنی ساتھ اوسکی کہ مدعی نی ناحق
مال لیا مجسی پس از راہ غم و حسرت کے یہہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار مین اور لازم ہی تجہپر الخ یعنی لازم ہی احتیاط و ہشیاری
اسباب مین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نہین راضی ہوتا ساتھ تقصیر کی ولیکن باعث ہی خبرداری و ہشیاری پر پس نہ ہو تو عاجز اور کہنی والا جسی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہشیار اور
شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تہا اوسپر دین پس ادا کر دیا اوسنی پس غصہ کیا اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر تقصیر کی گواہ کرنیمین اور کہا طیبی نی کہ یعنی لایق تہا تجکو یہہ کہ
ہشیاری کرتا اپنی معاملہ مین اور نہ قصور کرتا اوسمین مثل قایم کرنی گواہونکی اور مانند اسکی باین سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کی لیی تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز
ہوا تو اوس سی کہتا ہی جسی اللہ اور کہا جاتا ہی جسی اللہ جبکہ نہ میسر ہو راہ طرف حصول امر کی اور مبالغہ کیا جاوی احتیاط مین اور جبکہ نہ میسر ہو اوسکو راہ طرف حصول امر کی تو ہوتا ہی
معذور اوسمین پس کہی اوسوقت حسبی اللہ و نعم الوکیل ۱۲ ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اوسکی دادا سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت مین نقل کی یہہ ابو داود نی اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نی یہہ کہ پہر چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو ف
تہمت مین کہ دعوی کیا تہا کسی نی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتھ گواہونکی پہر جبکہ
قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سی ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹہین روبرو حاکم کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی
ف کہا طیبی نی کہ نہین ہی قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترسناک زیادہ برابری کرنیسی درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ۱۲ ع

کتاب الجہاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغت مین کہتی ہین مشقت کو اور شرع مین جہاد کہتی ہین خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتھ
جان کی یا مدد کرنیکی ساتھ مال کی یا عقل کی یا بڑہانی بہیڑ کی یا سوای اسکی اور جہاد کرنا کافرون سی فرض کفایہ ہی اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کر پاوین
کفار ایک شہر پر مسلمانونکی شہرونمین سی تو ہوتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عدل یا فاسق پس واجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والونکو

نفیر اور ایسی ہی اونپر کہ جو قریب ہین اوسکی اگر نہ کفایت کرین ہی والی اوس شہر کی یا کسل کرین اور گنہگار ہون اور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام کی مشرق و
مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کی اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہی اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون وہ اوسکی کرنیسی تو واجب ہی اوسکی شہر والونپر اور جہاد
دریا کا افضل ہی جہاد جنگل سے ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ
الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی یعنی اور ساتہہ اوسچیز کی کہ آئی اللہ اور رسول
پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزی رکہی رمضان کی ہی لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل کی بحسب وعدہ کی کہ داخل کری اوسی بہشت مین یعنی پہلی ہی ساتہہ
نجات پای ہوونکی والا نرا ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیی جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹہا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت
کری کہا صحابہ نی کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجی ہین تیار کیا اونکو اللہ نی واسطی جہاد کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکی
ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کی پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ سی فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہے یعنی افضل
اور فراخ تر بہشتونکی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ چہت بہشت کی ہی اور فردوس مین بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرونکی
کہ پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اسمین ذکر نماز و روزی کا کیا اور حج و زکوۃ کا نکیا اسمین یہہ تنبیہ ہی اوپر عظم شان اونکی
اور بسبب واجب ہونی اونکی سب مسلمانونپر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکہتا ہو اور بیٹہا رہی الخ یہہ دلالت
کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی اسلیی کہ ہجرت پہلی اسکی فرض تہی ہر مومن کی لیی ؛ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ
حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام
کرنیوالی کی یعنی ساتہہ نماز و طاعت و عبادۃ کی پڑہنی والی کی خدا کی آیاتونکو نہین تہکتا روزی سی اور نہ نماز سی یعنی نہین تہکتا عبادۃ سے یہانتک کہ پہری جہاد
کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گہر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات مین بسبب سوتی اور کہانی اور مانند انکی لیکن
اوسکی حکم مین ہی کہ سستی نہین رکہتا عبادۃ سے اصلا اور لکہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام پر ؛ ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ
اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہوا اللہ واسطی اوس شخص کی کہ نکلا
بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیی نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتہہ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا اوسکی نکلا نہ واسطی
طلب دنیا اور دکہانی اور سنانیکی یہہ کہ پہیرونگا اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ پایا ہی ثواب آخرۃ سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتہہ ثواب کی یا داخل
کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی ساتہہ سابقونکی بغیر حساب و عذاب کی یا داخل کرونگا بعد موت کی پہلی روز قیامت کی یعنی جیسیکہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور ملاحظہ اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانونسی
یعنی فقرا خوش نہین ہونیکی نفس اونکی کہ پیچھی رہین اور جدا ہون مجھسی اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اوسپر پیچھی رہتا مین کسی لشکر سی کہ جہاد
کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر
مارا جاؤن مین پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کافرون مین نہین جاتا موجب اسکا یہہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچھی رہجاتی
اور جدا ہوتی مجھسی بسبب بے سواری اور بی سامانیکی اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اونکو اونپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچھی رہنی کی جنگ سے
اور جدا ہونیکی مجھسی خوش نہین ہوتی ہین اور حسرت کہاتی ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتی ہین وگرنہ مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن
اور جیون ۱۲ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا
وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہی دنیا
سی اور اوسچیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک نسخہ مین بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سی کہ خرچ کیا جاوے
بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا
بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام نعمتون
دنیا کیسی اسلیی کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرۃ کی باقی ۱۲ ع **وعن** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی
جہاد مین بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مرجاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل اوسکیکا کہ تہا عمل کرتا یعنی
ہمیشہ پہنچتا رہتا ہی ثواب اسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کیسی اور امن مین رہتا ہی فتنہ مین ڈالنی والیسی
فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ
قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین گرد آلودہ ہوتی دونون
قدم کسی بندیکی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد مین پہر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ کنایہ ہی سعی سی راہ جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدمون
کا راہ جہاد مین دور کرنیوالا آگ دوزخکا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جمع ہوتا
کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخمین کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین بشارت خاص اوسکی لیی ہی کہ جہاد مین کسی کافر کو ماری وہ ہرگز دوزخ مین نہ جاویگا
اور حقیقت مین یہہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیی کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی جہاد کری اور سعی اوسمین کری اور قتل نکری اوسکے

جزا بہی بہشت ہی ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ
فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ
فی راس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ
حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین زندگانی لوگونکی واسطی اون کی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنیوالا ہی باگ گہوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی چلتا ہی اوپر پشت
گہوڑیکی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی دوڑتا ہی سوار ہوکر گہوڑی پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہی ماری جانا اور مرنا جگہہ
گمان موتکی یعنی ڈرتا نہین ہی مرنی سی اور بہاگتا نہین اوس سی بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریونمین رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ
کی ان پہاڑونمین سی یا رہتا ہی بیچ ایک نالہ کی ان نالونمین سی قائم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہنچتی ہین اور بندگی کرتا ہی
پروردگار اپنی کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہین ہی لوگون سی مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف مگر بیچ بہلائی کی کہ نگاہ رکہتا ہی اونکو اپنی شر سی اور نگاہ رکہتا ہی
اپنی تئین اونسی اور ساتہہ اونکی خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث کی رغبت دلانا ہی اوپر جہاد کرنی دشمنان دین کی اور مجاہدہ نفس و شیطان کی اور اعراض استیفا
لذات و شہوات سی اور تنبیہ ہی اوسپر کہ اگر مخالطت رکہی لوگون سی بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو رکہی والا گوشہ کری اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی
اونکی لیی کہ فضیلت دیتی ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اوسمین خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتی ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرط امید سلامتی کی فتنونسی اور
مذہب ایک جماعت زہاد کا یہہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ اس حدیث کی اور جواب دیا ہی جمہور نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنونکی
یا اوس شخص کی حق مین ہی کہ نہ سلامت رہین لوگ اوس سی اور نہ صبر کری وہ لوگونکی ایذا پر اور تہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد
اختلاط رکہنی والی اور حاصل کرتی تہی منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادۃ مریض اور مانند اونکی ۔ ع وعن زید بن خالد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا متفق
علیہ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی کہ سامان درست کردیا جہاد کرنیوالیکا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی
یعنی حکم جہاد کرنیوالیکا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازیکا بیچ اہل اوسکی کی یعنی خدمت گذار رہی اونکا پس تحقیق جہاد کیا اوسنی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ
امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیمۃ
فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹہنی والونکی یعنی جو کہ گہرونمین بیٹہی ہین اور جہاد کی لیی نہین نکلی مانند حرمت ماؤن اونکی کی ہی
یعنی چاہیی کہ اونکی عورتونمین خیانت نکرین اور نظر بد سی نہ دیکہین اور ایسا حرام جانین اونکو کہ گویا مائین اونکی ہین نہین کوئی شخص بیٹہنی والون مین سی کہ نیابت
کری ایک شخص کی مجاہدین مین سی بیچ اہل اوسکی کی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیون کی پہر خیانت کری اوسکی اوسکی اہل مین مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی
مجاہد کی دن قیامت کی پس لیویگا مجاہد عمل اوسکی جو چاہیگا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی اوسکی
نیکیونکی لینی مین اوس مقام مین یعنی نہین باقی رہنی کا نیکیونمین سی کچہہ مگر کہ لیلیویگا اوسکو یا کیا گمان رکہتی ہو ساتہہ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک رکہتی ہو
اس مجازاۃ مین یا کیا گمان رکہتی ہو ساتہہ اوسکی کہ دیا اوسکو اللہ نی یہہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتہہ اس فضیلت کی یعنی ضرور ہی کہ اوسکو اور بزرگیان

بہی ملین گی سوای اسکی ؛ ع وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لک بها یوم القیمة سبع مائة ناقة کلها مخطومة رواه مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا
لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہہ بیچ راہ خدا کی ہی یعنی سدی مینی جہاد کی لیی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی تیری بدلی اس اونٹنی کی دن
قیامت کی سات سو اونٹنیان ہونگی سب مہار کی ہوئین نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی
بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ بہیجنی کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی پس فرمایا چاہیے
کہ اوٹھی دو شخصون مین سی ایک اونکا یعنی ہر قبیلہ مین سی آدہی جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جو کہ خبرگیران
رہین گی مجاہدون کی گہر والون کی اونکو بہی ثواب مجاہدونکا سا ہوگا ؛ ع وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن
سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا یہہ دین قائم لڑتی رہی گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون مین سی یعنی خالی نہین رہی گی روی
زمین جہاد سی کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قایم ہو قیامت نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نی کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہی بیان
ہی واسطی جملہ پہلی کی یعنی یہہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کی اور اغلب یہہ ہی کہ اس زمانی مین وہ لوگ روم کی ہین نصرہم اللہ وخذل اعدائہم
ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله
الا جاء یوم القیمة وجرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کی اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر کہ اوگا
وہ دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی زخم سی بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا
فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکہی پہر آنا طرف دنیا کی اور ہو اوسکی لیی وہ چیز کہ زمین مین ہی کچہہ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ
پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی دس بار یعنی بہت بسبب اوس چیز کی کہ دیکہتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن مسروق
قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون الآیة
قال انا قد سألنا عن ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارواحهم فی اجواف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة
حیث شاءت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح
من الجنة حیث شئنا ففعل ذلک بهم ثلث مرات فلما رأوا انهم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید
ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرة اخری فلما رأی ان لیس لهم حاجة ترکوا
رواه مسلم اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن مسعود سی معنی اس آیت کی نہ گمان کرو تم اون لوگون کو کہ ماری گئی
بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دی جاتی ہین آخر آیت تک کہا تحقیق پوچہی ہمنی معنی اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا

ارواحین انکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کی ہین اور اُنکی قندیلین ہین ٹکائی گئی ہین عرش کی کہ سنہ لہ گھونسلونکی ہین یہ وہ کہانی ہین بہشت مین سی جہان چاہتی ہین پھرتی کہانا پکرتی ہین طرف قندیلونکی پس جہانکتا ہی طرف اُنکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہین کہ چیز کو چاہین ہم اسحال مین کہ ہم سوی کہانی ہین بہشت مین سی جہانسی چاہتی ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ بات تہہ اونکی یعنی پوچھتا ہی تین بار جبکہ دیکھتی ہین کہ نہین چھوڑی جاتی پوچھی سی یعنی جب جانتی ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہہ ہی کہ پوچھا جاہین عرض کرتی ہین ہم یہہ کہ پروردگار ہمارا چاہتی ہین ہم کہ پھیری جاہین ہماری بیچ بدنون ہمارکی یعنی اور دنیا مین بھی تو تاکہ ماریجاوین ہم بیچ اونیرکی ایکبار اور جبکہ دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اون کو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیکی مانگی اونہون نی وہ چیز کہ خلاف ارادی اللہ کی ہی چھوڑی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین اون کو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونی ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکی ہوگا اور اسلی حاجت ہی نہین اسلیکی ثواب شہید کا ایک ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑی جاتی ہین یعنی اللہ تعالی ہی چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلی ہی ثواب کی ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنون مین تا ماریجاوین راہ خدا کی مین دوبارہ جواب سکا علمانے یہہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سی قایم ہونا ہی ساتہہ موجب کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نی اونکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اونکی خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سی بسبب قوۃ استعداد و مناسبت کے ولیکن حق تعالی نی جانا بجریان عادتکی کہ مثل اوسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہی اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسی **تنبیہ** یہ کہا ہی علمانی کہ کہنا ارواح شہدا کا بیچ بدنون جانورونکی مانند کہنی جواہر کی ہی صندوقون مین بسبب تکریم و تشریف کی اور بقصد داخل کرانی اونکی بہشت مین ساتہہ اصورتکی متعلق ہیں ساتہہ ان بدانکے اور ساتہہ کہنی ارواح کی بیچ بدنون جانورونکی جگہہ پکڑتی ہین بہشت مین اور باقی ہین جو شبوہیان اور ہوا ہین وہ اُنکی اور دیکھتی ہین انوار وہانکی اور لذت پاتی ہین اور خوشحال ہوتی ہین ساتہہ اوسکی اور ساتہہ قرب حضرت حمان کی اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یرزقون فرحین بما اتہم اللہ من فضلہ اور اس سی اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلیکی جو تناسخ کی قائل ہین اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہین کہ جوع کرے روح بدن مین بیچ اس عالم کی بیچ آخرۃ کی اسلیکی کہ وہ منکر ہین آخرۃ کی اور جنت و ناری کی اور احادیث سی یہہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی خ ع **وعن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کی پس ذکر کیا واسطے اونکی یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتہہ اللہ کی بہترین اعمال کی ہین پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی کیا راہ جاوینگی مجسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہان اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اسحال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ پیٹہہ پہیرنیوالا نہ پہیر فرمایا کسطرح کہا تو نی کہا دوسی کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی کیا جہاڑ جاوینگی مجسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہان اگر مارا جاوی تو اسحال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹہہ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ بنت اوسکی ادا کرنیکی نہو وہ نہین بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نی کہا واسطے میری یہہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی

باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کی اور بیخ کنی اعداء دین کی اور دینی جان کی اور اوٹھانی مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونیکی عبادات کثیرہ
کو اور مگر دین کہا تورپشتی نی کہ مراد دین سی یہان حقوق مسلمانونکی ہین پس حاصل یہہ کہ جہاد سی سب گناہ جہڑتی ہین سوای حقوق آدمیون کی ۔ ح ع ۔
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ماری جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوای دین کے نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** یعنی سوای حقوق آدمیون کی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ مگر شہداء دریا کی کہ اونکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین ۔ ح **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ
هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت کی طرف دو شخصونکی کہ قتل کری ایک اونکا دوسری کو
داخل ہون دونون بہشت مین لڑتا ہی یہہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کی
اور ایمان لایا پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی سہل بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی پہنچاتا ہی اللہ اوسکو
ساتہہ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مری اپنی بچہونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہیدونکا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ
الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ
بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ
يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ماں حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین حدیث فرماتے
آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پہینکنی والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرون مین اور اگر
ہو اور جگہہ کوشش کرون مین اوسپر رونی مین یعنی خوب روؤن جیسیکہ عادت عورتونکی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ کتنی ہین باغ یعنی درجی
ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی مین کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنه** قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ
قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ
يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا
كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لیی یہانتک کہ سبقت کی مشرکونپر طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کفار کی اور آئی مشرک
یعنی بعد مسلمانونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا و آسمان و زمین کے ہے کہا

عمیر بن حمام انصاری نی خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنی تیری کی خوب خوب کہا عمیر نی قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ نہین کہا
مینی یہہ مگر بامید اسکی کہ ہووین مین اہل بہشت سی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تحقیق تو ہی اہل بہشت سی پس کہا راوی نی کہ نکالین عمیر نی کتنی ایک
کہجورین ترکش اپنی مین سی اور شروع کیا کہانا اونمین سی پہر کہا کہ اگر زندہ رہا مین یہانتک کہ کہاؤنمین اپنی کہجورین یعنی سب تو تحقیق یہہ زندگی دراز ہی پس
پہینکین کہجورین کہ تہین ساتہہ اوسکی پہر قتال کیا کافرون سی یہانتک کہ شہید ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہڑی ہوئی طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی
کہ سبب داخل ہونی بہشت کا ہی کہ وہ جہاد ہی اور چوڑاؤ الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کی ساتہہ کہ بیچ فہم خلق کی کوئی چیز وسیع زیادہ
اوس سی نہین اور تخصیص چوڑاؤ کی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑاؤ ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت
نی یہہ کہ کلام صادر ہوا ہی عمیر سی بغیر نیت اور فکر و تامل کی مشابہ ساتہہ قول اوسکی کہ براہ ہزل و مزاح کی چلتا ہی یا بخوف قتل کی کہا پس نفی کیا عمیر نی
اوسکو اپنی سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کہجورونکی کہانیکا انتظار کرون اور جبتک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہہ کہ بسبب
شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ۔ ح ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ مَنْ قُتِلَ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ
فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسکو گنتی ہو تم شہید
اپنی مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوی اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہی فرمایا تحقیق شہدا میری امت کی اسوقت البتہ کم ہونگی
جو شخص مارا جاوی بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہی یعنی حقیقی اور جو شخص مری راہ خدا مین یعنی بغیر ماری جانی کی اپنی موت سی مری پس وہ بہی شہید ہی اور
جو شخص کہ مری وبا مین پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مری مرض پیٹ سی یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سی پس وہ بہی شہید ہی یعنی یہہ بہی ثواب مین
اور درجات مین شریک ہین شہدای حقیقی کی نہ جمیع احکام مین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ
إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کری پس غنیمت لوٹ لاوی اور صحیح سالم آوی مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہین کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نہ لاوی اور زخمی کیا جاوی یا مارا جاوی مگر پورا ہوتا ہی ثواب اونکا نقل کی یہہ مسلم نی ف لی دو تہائی
مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہی اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہی اور وہ قیامت کی دن پاویگا اور اسی حساب سی جو کوئی سلامت
آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کی یہہ معنی ہین کہ جسنی جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتہہ نہ لگی تو ثواب
اوسکا پورا باقی ہی کہ آخرۃ مین پاویگا ۔ ح ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ
مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا
اور نہ گذرا بیچ دل اوسکی کی خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نکہا کاشکی ہوتا مین
جہاد کرنیوالا پس یہہ شخص مشابہ ہوا منافقین کی کہ جہاد سی رہجاتی ہین من تشبہ بقوم فہو منہم پس واجب ہی ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکہی اور کہا نووی نی
شرح مسلم مین کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کری کرنی ایک عبادت کی پہر مرجاوی پہلی کرنی اوسکی کی تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر

کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوی بغیر نیت کرنی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علماء ہمارے اس شخص کی حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پہر تاخیر کری
اوسکو بہ نیت پڑہنی اوسکی کی اور مرجاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار ہوتا ہی دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار
ہونا دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہی حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہی ۔ ع وعن ابی موسی قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانہ فمن
فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہی واسطی غنیمت ہاتہ لگنی کی اور ایک شخص لڑتا
ہی واسطی ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرت کی لیی کہ جسکو سمعۃ کہتی ہین اور ایک شخص لڑتا ہی تاکہ دیکہا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکہانیکی لیی لوگونکو کہ جسکو
ریا کہتی ہین پس کون ہی بیچ راہ خدا کی یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تاکہ ہووین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع من غزوۃ تبوک فدنا من المدینۃ فقال ان بالمدینۃ
اقواما ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر قالوا یا رسول اللہ
وہم بالمدینۃ قال وہم بالمدینۃ حبسہم العذر رواہ البخاری ورواہ مسلم عن جابر
اور روایت ہی انس سی کہ پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک ہوی مدینہ سی پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین کہ نہین چلی
تم کسی جگہہ اور نہین قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تہی وہ ساتہہ تمہاری یعنی ساتہہ دل اور ہمت دعا کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتہہ نہ تہی اور ایک روایت مین آیا ہی
یعنی بجای لفظ مگر کہ تہی ساتہہ تمہاری یہہ کہ مگر شریک ہین تمہاری ثواب مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد
کی لیی نہین نکلی پس کیونکہ ہماری ساتہہ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین اسلیی کہ روکا اون کو عذر نے
یعنی بسبب عذر کی تمہاری ساتہہ جہاد مین نہین آئی نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی جابر سی ف مدینہ مین بیٹہنی والی بسبب عذر کی شریک تہی جہاد
کرنیوالون کی ثواب مین نہ یہہ کہ برابر تہی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہین بحسب قول اللہ تعالی فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ۔ ع
وعن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجہاد فقال احی والداک
قال نعم قال ففیہما فجاہد متفق علیہ وفی روایۃ فارجع الی والدیک فاحسن صحبتہما اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آیا زندہ ہین ماباپ تیری کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کے جہاد کر یعنی اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہی کہ پس پہر جا طرف ماباپ اپنی کی اور اچہی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اون کی اچہی طرح کر ف شرح سنہ مین لکہا ہی
کہ یہہ جہاد نفل مین ہی کہ نہ نکلی اوسکی لیی مگر باذن والدین کی جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذن کی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا نمانی
اور نکلی اور اگر ماباپ کافر ہون تو نکلی بغیر اون کی اذن کی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادۃ نفل کی لیی مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نہ نفل روزہ
رکہی جبکہ ناگوار ہو ماباپ مسلمان کو یا ایک کو مگر باذن ان کی ۔ ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الفتح لا ہجرۃ
بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دن
فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلای جاؤ تم یعنی جہاد کی لیی پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا بر امر فرض ہونیکی نقل

کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین ہجرۃ الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تہی ہجرۃ کرنی مکہ سی طرف مدینہ کی بلکہ ہر دار الکفر سی اوسپر کہ مسلمان ہوتا اسلیی کہ اہل دین مدینہ مین کم اور ضعیف تہی پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کرین اور زائل ہو زور مشرکونکا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہان سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہی استحباب ہجرت کا واسطی جہاد کی یا طلب علم کی یا بہاگنی کی دار الکفر سی یا فتنہ سی یا ایسی زمین سی کہ چہوڑا جاوی اوسمین معروف اور مروج ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہہ کہ ہجرت یعنی چہوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا مگر چہوڑنا وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بہاگنی کی دیار کفار سی یا بدعت یا جہل سی یا فتنونسی یا طلب علم کی یہی باقی ہی غیر منسوخ ؛ ح ع ؛

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوٰهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ایک جماعت امت میری مین سی لڑتی رہی گی اظہار حق پر غالب اوس شخص پر کہ دشمنی کری اون سی یہانتک کہ قتال کری گی آخر امت کی مسیح دجال سی نقل کی یہہ ابوداونی **ف** ایک جماعت الخ جیسی اہل روم ہین اس زمانہ مین مدد کری اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی ع اور توابع اونکے دجال سی لڑینگی اور قتل کرینگی اوسکو حضرت عیسی ع اور بعد قتل اوسکی جہاد نہین ہونیکا اسلیی کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی اونپر نہین ہونیکا اور جب اللہ تعالی اونکو ہلاک کریگا تو نہین باقی رہیگا روی زمین پر کافر جب تک کہ حضرت عیسی ع زندہ رہین گی زمین مین اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونی بعض اشخاص کی بعد حضرت عیسی ع کی مرجاوینگی سب مسلمان ساتہہ ایک ہوا کی خوشی کی اور باقی رہین گی کافر اسطرح کہ جب قیامت قایم ہوگی تو کوئی اللہ کہنی والا روی زمین پر نہین ہونیکا پس یہہ جو بعض احادیث مین آیا ہی لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یہہ محمول قرب ساعۃ پر ہی اسلیی کہ خروج دجال کا علامات ساعۃ سی ہی ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نکی کسی غازی کی بیچ پس ماندون اوسکی ساتہہ خیر کی پہنچاویگا اللہ اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابوداونی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سی ساتہہ مالون اپنی کی اور جانون اپنی کی اور زبانون اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** جہاد کرنا ساتہہ مال و جان کی یہہ ہی کہ خرچ کری مال جہاد مین اور فدا کری جان اپنی اوسمین اور زخمی ہو اور زبانکا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کری اونکی بتونکی اور دین باطل کی اور بددعا کری اونپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوی اونکو ساتہہ قتل و قید کرنیکی اور مانند اونکی اور دعا کری مسلمانونکی فتح کی اور غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور رغبت دلاوی لوگونکو جہاد کی ؛ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور مارو کہوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیی جاوگی بہشتونکی یعنی بہشتین ملینگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا

اور عمل اپنی کی یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکی عمل نہین رہتا یعنی اوسکی لیی ثواب جدید نہین لکہا جاتا مگر وہ شخص کہ مراد رحالت چوکیداری کی بیچ راہ اللہ کے
پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطی اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور نقل کیا اسکو
دارمی نی عقبہ بن عامر سی **ف** بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیی کہ اوسنی فدا کی جان اپنی بیچ اوسچیز کی کہ عود کرتا ہی
نفع اوسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیاء دین کا ہی ساتہہ دفع کرنی دشمنون اونکی کی کہ وہ کفار ہین ۱۲ ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ
نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ
بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت
یعنی ابتداء اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتہہ ہتیار دشمن کی بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ
زخم آویگا دن قیامت کی مانند اکثر اوسچیز کی کہ پایا جاتا تہا دنیا مین یعنی جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی
اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدونکی یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ جانا جاوی کہ اسنی سعی
کی تہی بیچ ترقی دین کی پس دیا جاویگا جزا مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** معنی فواق کی یہہ ہین کہ درمیان دودہ دوہنی
اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودہ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازان تہوڑی دیر مین پہر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودہ دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور یہان مراد
زمان قلیل ہی ع **وعن** خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
خرچ کری کچہہ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد مین لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب ساتہہ سو چند نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ ادنی درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی
اسی ثواب دیتا ہی ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقونکا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند انکیکو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی ملک
کردی یا عاریۃ دی یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا ہی کہ جست کری اوسپر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہنچی ہو کہ نر جست کرتا ہو اوسپر یعنی افضل یہہ ہی کہ ایسی اونٹنی
راہ خدا مین دی سواری کی لیی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ
مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
زَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ
عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہانتک کہ عود کری دودہ
تہنون مین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندی کی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا مین دہوان دوزخ کا اوسکو نہین پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ
مین نہین جاتا نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین بیچ دونون نتہنون مسلمان کی کبہی یعنی غبار اور دہوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا
اور ایک اور روایت نسائی کی مین بیچ پیٹ بندی کی کبہی یعنی غبار اور دہوان نہ جمع ہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندی کی کبہی **ف**

یہانتک کہ عود کری الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی جیسی دودہ دوہا ہوا پہر چہاتیونمین جانا محال ہی ایسی ہی اوسکا دوزخمین جانا محال ہی ۔ ع وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية الله وعين باتت تحرس
في سبيل الله رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکہین ہین کہ نہین لگی گی اون کو آگ ایک وہ آنکہہ
روئی خوف خدا سی اور دوسری وہ آنکہہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہین کفار سی نقل کی یہہ
ترمذی نی وعن ابي هريرة قال مر رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة
فاعجبته لو اعتزلت الناس فاقمت في هذا الشعب فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تفعل فان
مقام احدكم في سبيل الله افضل من صلاته في بيته سبعين عاما الا تحبون ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة
اغزوا في سبيل الله من قاتل في سبيل الله فواق ناقة وجبت له الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین سی بیچ دری پہاڑ کی اوسمین تہا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ
ہوونمین لوگونسی اور ہون اس دری پہاڑ کی مین پہر ذکر کی گئی یہہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نکر تو یہہ اسلیی کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہاری کا بیچ راہ اللہ کے
بہتر ہی نماز اوسکی سی گہر مین ستر برس کیا نہین دوست رکہتی ہو تم کہ بخشی اللہ واسطی تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم
بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑی بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹہر جانیکی درمیان دودہ دوہنی اونٹنی کی واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ستر برس مراد اس
سی کثرت ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کی کہ فرمایا حضرت نی مقام الرجل في الصف في سبيل الله افضل عند الله من عبادة الرجل ستين سنة اور ظاہر
الحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کی لوگون سی اور بسبب عبادۃ کی کوہستان مین مغفرۃ حاصل نہین ہوتی اور جواب اوسکا یہہ دیتی ہین علماء کہ جہاد
اوس زمانی مین واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتہہ نفل کی گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرۃ کامل اور داخل ہونے بہشت کے
ہمراہ اون لوگونکی کہ پہلی داخل ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر افضلیت صحبت کے گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمانی سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی
گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانی حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ۔ ع ح وعن عثمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
رباط يوم في سبيل الله خير من الف يوم فيما سواه من المنازل رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی حضرت
عثمان سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی عبادۃ ہزار روز سی غیر اس چوکیداری
کی مراتب سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف مراتب سی خاص کیا گیا ہی اوس سی مجاہدہ بیچ معرکہ کی اور ظاہر یہہ حدیث اوسکی حق مین ہی کہ واجب
ہی اوسپر چوکیداری اسلیی کہ مشغول ہونا اوسکا غیر اوسکی مین معصیت ہی اگرچہ مسجد مین بہی ہو کہ اوسکو بہی رباط کہا ہی ۔ ع ح وعن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن
عبادة الله ونصح لمواليه رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی
میری اول تین شخص کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری بچنی والا حرام سی سوال نکرنیوالا یعنی بچنی والا فسق و فجور سی اور سوال کرنیسی اور تیسری غلام
کہ اچہی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنی مالکون کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اول تین شخص الخ یعنی تین تین شخص جنت مین داخل ہونگی اون مین سی یہہ تین
پہلی داخل ہونگی لیکن بعد انبیاء کی مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگی اور مراد تین تین شخصونسی تین تین جماعتین ہین ۔ ح وعن عبد الله بن حبشي
ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل اي الاعمال افضل قال طول القيام قيل فاي الصدقة افضل قال

جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملون مین سی یعنی نماز کی عملون سی افضل ہی فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوی باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کون سی ہجرۃ بہتر ہی فرمایا ہجرۃ اوس شخص کے کہ ہجرت کری یعنی چھوڑ دی اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نی اوس پر یعنی ہجرت اگرچہ یعنی نکلنی کے دار الکفر سی طرف دار الایمان کی ہی لیکن چھوڑنا حرام چیزونکا افضل ہی اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکون سی ساتھ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہا گیا پس کونسا مارا جانا یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوی خون اوسکا اور کونچین کاٹی جاوین گھوڑی اوسکی کی یعنی اپنا بھی مارا جاوی اور گھوڑا بھی نقل کی یہہ ابو داود نی اور نسائی کی روایت مین ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملون سی افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمین یعنی غنیمت مین کہ حاصل ہو اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل ہی فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئی نسائی اور ابو داود باقی حدیث مین ف ساتھ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہ مال اپنی اور غازیونکی سامان جہاد مین صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان اور تعیین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کی آیا ہی اور حاصل جمع کا درمیان حدیثونکی ساتھ اسکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مقام مین ساتھ اوس چیز کی کہ مناسب حال سائل کی دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشاء سلام اور نرم کرنی کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کہانا کہلانے اور تکاسل عبادت مین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کی ہی یا مقصود یہہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سی ہی اور مثل اس کلام کے اور جگہہ بھی گذر چکا ہی ۱۲ ح **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کے نزدیک خدا کے چھہ خصلتین ہین بخشش کی جاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اول دفعہ کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہی اور دکھلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنی کیوقت اور محفوظ رہتا ہی عذاب قبر سی اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکھا جاویگا اوسکی سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بیبیان حور عین سی اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیونکی قرابتیون اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی بن اثر کی جہاد سی ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اس حالمین کہ اوسکی دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف بن اثر کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدونکا وہ مریگا اس حالمین کہ اوسکی دین مین رخنہ ہوگا اور ہو سکتا ہی کہ یہہ حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کی کہ فرض ہو جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اوسکیکا اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس

وشیطان کو اور موید ہی اسکی حدیث ابی سابق ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّہِیْدُ لَا یَجِدُ اَلَمَ اَلْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمُ اَلَمَ اَلْقَرْصَۃِ رَوَاہُ اَلتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَلتِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا درد قتل کا مگر جیسا کہ پاتا ہی ایک تم میں سے درد کاٹنی چیونٹی کا قتل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ وہ شہید ہی کہ لذت پاتا ہی ساتھ دینی جان کی راہ خدا میں اور خوش ہوتا ہی نفس اوسکا ساتھ اوسکی انتہی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ نہ قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتوں کی کہ پاتا ہی بعد موت کی نہیں ہی مگر بمنزلہ نیش کاٹنی چیونٹی کی پہنچتا ہی کہ ساتھ اوسکی اصلی اور خوش ہووی ع **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ اَلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَۃُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَقَطْرَۃُ دَمٍ یُھْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَۃٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہیں کوئی چیز اللہ کی طرف اسکی دو قطروں سی اور دو نشانوں سی یک قطرہ آنسو کا بسبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوی اسکی راہ میں اور رہے دو نشان یہ ایک نشان ہی راہ اللہ کی اور دوسرا نشان ہی فرض کی فرائض خدا سی نقل کی یہہ ترمذی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک نشان اس مانند قدم کہنی کی یا غبار یا تخم کی ہی راہ میں یا سیاہی دوات کی طلب علم میں اور نشان ہی فرض کی اس مانند یہہ طیالسی ماتھہ اور پاؤں کی سبب ضرور کی حاضر ہونے کہنی نماز کی سبب جمعہ اور نماز کی اور کہنی بیماری کی سبب گرمی میں اور روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدموں کی حج میں ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْکَبِ اَلْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّ تَحْتَ اَلْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ اَلنَّارِ بَحْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی راہ خدا کی سو اسکی زیر دریا کی آگ ہی و زیر آگ کی دریا ہی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** نہ سوار ہو دریا میں الا یعنی عاقل کو جاہیئے کہ نہ ڈالی ہی نفس کو مگر وقت ضرورت کی جیسے دشمن کا خوف کی جگہہ میں نکلنا وطن سی کہ نقد حاصل کرنی تجارت کی سی اور حدیث میں وہی وسکا کہ کہتا ہی دریا عذابی سطحی ہی یعنی اوسکی اوپر کی قول فقہہ بوالیث سمرقندی کا ہی اگر غالب سلامت ہو تو فرض موقوف ہی حج والا پس وہ نہ ہی اور آیۃ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہی سیر پر جب ہوا جلیہ ہو اور شرعی اور عام دینی اور سیاسی کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھہ اسراف کی و ضایع کرنی وجہ معاش کی یا ساتھہ بزدلی کی جہاد اور مال خرچ کرنی سی پس چاہیئے بازرہنا قوۃ دینا تمکن کو اور مسلط کرنا ہی دشمن کو اوسکو اوپر ہلاک کرنی اوسکی و نیچی ریا کی آگ ہی مقصود ڈرانا دریا سی و بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کی سفر میں خطر عظیم ہی سی کہ سوا ہونیوالا دریا کا کم پاتا ہی بہت سی جانوں و مالوں کی ہلاکت میں ایک چھوٹی و بڑی پیدا ہوتی ہی و بعضوں نے کہا کہ یہہ محمول ہی اوپر اسکی کہ اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر ع **وعن** اُمِّ حَرَامٍ عَنِ اَلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَائِدُ فِی اَلْبَحْرِ اَلَّذِیْ یُصِیْبُہُ اَلْقَیْءُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ وَالْغَرِیْقُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام حرام سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سر پھرنیوالا دریا میں کہ ہووی اوسکو قی یعنی اوسکی تواب شہید کا ہی و ڈوبنیوالا دریا میں اوسکی بھی تواب دو شہیدوں کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** ان دو شخصوں کو تواب شہید کا دو سو تین ہی کہ کشتی میں ہووی اوپر ہموار دریا کی یا طلب علم یا حج یا تاجر کی و تجارت اگر واجب حاصل کرنی قوت نفس اور نفقہ عیال کی ہو اور بغیر مٹھنی کشتی کی حاصل نہ ہو ہی حکم کہنی ہی ع **وعن** اَبِیْ مَالِکٍ اَلْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ وَقَصَہٗ فَرَسُہٗ اَوْ بَعِیْرُہٗ اَوْ لَدَغَتْہُ ھَامَّۃٌ اَوْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ بِاَیِّ حَتْفٍ

شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد اور مانند اوسکی کے ہی پس مرگیا یعنی بسبب زخمی ہونی کے یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گھوڑی اوسکی نے یا اونٹ اوسکی نے یا کاٹا اوسکو زہریلی جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مرگیا اپنی بچھونی پر ساتھ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی اور اوسکی یہی بہشت ہے یعنی دل ہی داخل ہوگا اوسمیں ساتھ شہداء اور صالحین کی نقل کی پہلا بوداؤد نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غفلۃ غزوۃ ترواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیزنا جہاد سے مانند جہاد کرنیوالی ہی نقل کی پہلا بوداؤد نے **ف** یعنی جہاد کرکے جب پھرآتا ہی اپنی گھر کو اوسکو یہی ثواب ہی ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کامل خاص کیا گیا ہی ساتھ اوسکی واسطے جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی اور جہاد کرنیوالی کا ہی نقل کی پہلا بوداؤد نے **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اوسکو دوہرا ثواب ہی تا ہی یک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہونی اوسکا سبب جہاد اوس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کی اسباب تیار کردینا غازی کا ہی وجائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علماء کی ہی اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہی کہ دیوے جعل یعنی اجرت کسیکو تاکہ جہاد کرے وہ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہی پس ہوگا ثواب غازی کو سعی کرنے اوسکا ک

ارادہ کیا یعنی یہکہ جاری کرون میں اوسکی یہی حصہ اوسکا یعنی غنیمت میں سے پس آیا میں حضرت کی پاس اور ذکر کیا یعنی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہہ قضیہ پس فرمایا حضرت نے نہیں یا تا میں یعنی حکم شریعت میں واسطی اوسکی بیچ پس جہاد اوسکی کی نیا اور آخرۃ میں مگر دینا را اوسکی وہ کہ معین کیگئی لئے قتل یہہ بودا و دنی ف مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہی اور لکھا ہی علمانے کہ یہہ وسہم اجیر کی حق میں ہی کہ خدمت کے لیی ہوا وجو اجیر جہاد کی یہی ہوا وسکی یہی حصہ معین ہی اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علمار کی اور صریح اسنہ میں لکھا ہی اختلاف کیا ہی علمارن بیچ وسہم اجیر کی کام کی لیی مقرر کیا ہوا یا محافظت کرنی جانورون کے لیی اور حاضر ہووہ جنگ میں آیا اوسکی یہی حصہ ہے یا نہیں پس کہا بعضون نے کہ نہیں حصہ اوسکی یہی قتال کرے یا نہ قتال کری فقط اوسکی اجرۃ عمل ہی کی ہی اور یہہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا اور دو قولون میں سے اور کہا مالک اور احمد نی کہ اوسکی یہی حصہ جاوی اگرچہ قتال نکری جبکہ ہوسکا تہہ لوگونکی وقت قتال کی انتہی اور سوہا مجکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کری اور نہ شرط کیا جاوی بیچ جارہ اوسکیلی قتال توجیح کیا جاوی درمیان اجرۃ اور حصہ کی اور یہہ ظاہر ترجمہ مذہب متقدمین ہمارے کا ہی کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ۱۲ ع وعن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکہتا ہی جہاد کا حال آنکہ وہ چاہتا ہی مال واسباب مال سے دنیا کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تو اب واسطی اوسکی نہیں یہہ بودا و دنی ف اسکی ایسی جہاد ایسی کہ بلکہ مقصود مال ومتاع دنیا ہی کا تہا اور اگرچہ اللہ کی یہی کری اور مقصود حاصل ہوا غنیمت کا ہی سو تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن اوسی سی کہ محض اللہ ہی کی یہی جہاد کری اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ع وعن مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد دو قسم کا ہی پس جسنی طلب کی رضا اللہ کی واطاعت کی امام کی وخرچ کیا جان ومال کی کو اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچتا رہا فساد کری سی یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سی بیچ مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی وخیانت کرنیکی پس تحقیق سو رہنا اوسکا اور جاگنا اوسکا سو جب اجر و ثواب کا ہی تمام اور جسنی جہاد کیا بطریق فخر اور دکہانی اور سنانیکی یعنی نام کی لیی اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پہرا سانہ بدلی کی یعنی اوسکی گناہ سطرحکی جہاد سے نہیں سچتی جانیگی اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ اوسنہون نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سی یعنی کسطرحکا جہاد ہی سو جب تو اب کا ہی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی عبداللہ بن عمرو اگر لڑیگا تو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہتی ہوا لاہوا ٹہاریگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی ملا ہوا ساتہہ ان صفتون کے اور اگر لڑیگا ریا کرنیوالا اور بہتیرا مال جمع کرنیوالا ٹہاریگا تجکو اللہ ریا کرنیوالا اور بہتیرا مال جمع کرنیوالا یعنی کہلائیگا اور اگر لڑیگا تو واسطی دکہلانے اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگون میں یا مین زیادہ ہون تجسی مال اور لشکر اور اتباع میں اوٹہاویگا تجکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تجکو یہی دن قیامت کی اے بہتا جہاد واسطی دکہلانی اور فخر کرنی اور حاصل کرنی مال ومنال پہتکی اسی عبداللہ بن عمرو اوپر جس حال

کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اوٹہاویگا تجکو اللہ اوپر اوس حال کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وعن عقبة بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اعجزتم اذا بعثت رجلا فلم يمض لامري ان تجعلوا مكانه من يمضي لامري رواه ابو داود اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی کہ
نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہو تم جسوقت بہیجو نمین ایک شخص کو یعنی کرو نمین اوسکو تمپر امیر پس نہ بجالایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر یا نہی
میری کی یہہ کہ مقرر کرو جگہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کری کام میرا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی جبکہ حکم کرو نمین کسیکو یہہ کہ جاوی واسطی ایک کام کی پس
نجاوی وہ طرف اوسکی یا نہ بجالاوی اوسکو پس معزول کرو اوسکو اور مقرر کرو جگہہ اوسکی اور امیر بحسب امر میری کی اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کری رعیت پر
اور نہ ادا کری حقوق اون کی جائز ہی اونکو یہہ کہ معزول کردین اوسکو اور قایم کردین غیر اوسکیکو جگہہ اوسکی ع وذكر حديث فضالة والمجاهد
من جاهد نفسه في كتاب الايمان اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي امامة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فمر رجل
بغار فيه شيء من ماء وبقل فحدث نفسه بان يقيم فيه ويتخلى من الدنيا فاستاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لم ابعث باليهودية ولا بالنصرانية ولكني بعثت بالحنيفية
السمحة والذي نفس محمد بيده لغدوة او روحة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها ولمقام
احدكم في الصف خير من صلوته ستين سنة رواه احمد روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تہا کچہہ پانی اور ترکاری و سبزہ پس کہا اوسنی اپنی دل مین کہ ٹہیری اوسمین
اور الگ ہو دنیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بہیجا گیا ساتہہ دین یہودیت کی اور نہ ساتہہ دین نصرانیت
کی کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذات کو مطلقا ولیکن بہیجا گیا ہون مین ساتہہ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور مشقت
زائدہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی
اور البتہ کہڑا ہونا ایک تمہاری کا بیچ صف کی یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی ساٹہہ برس کی نماز اوسکی سی یعنی تنہا نماز سی نقل کی یہہ احمد نی
وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزا في سبيل الله ولم ينو الا عقالا فله ما نوى
رواه النسائي اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کی اور نہ نیت کی مگر ایک
رسی کی پس واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مد نظر جہاد مین رکہی تو منافی اخلاص
کے ہی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیویہ کی حاصل یہہ کہ یہہ حد کمال کی ہی
والا پہلی گذر ہی چکا ہی کہ جائز ہی ساتہہ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ع وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال من رضي بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا وجبت له الجنة فعجب لها ابو سعيد فقال اعدها علي يا رسول الله فاعادها
عليه ثم قال واخرى يرفع الله بها العبد مائة درجة في الجنة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض قال وما هي
يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله الجهاد في سبيل الله رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جو شخص راضی ہو ساتہہ اللہ کی از روی رب ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی از روی دین ہونی کی اور ساتہہ محمد کی رسول ہونی پر واجب
ہی واسطی اوسکی بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کی ابو سعید نی اور کہا کہ پہر کہی ان کلمات کو مجہپر یا رسول اللہ پس پہر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور برائی بہی نکی اور اختلاط نہ کیا اور طمع مین نہ پڑا پہر وہ شخص کہ جسوقت جہانکتا ہی اوپر طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نے
ف یعنی جب اوسکی دل مین آتا ہی کہ طمع کری چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی کی اور اس جماعت نی اگرچہ اختلاط کیا ساتہہ لوگونکی
اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی اور یہہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی اور اقسام ہین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط
ہین ۞ ح وعن عبد الرحمن بن ابی عمیرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس مسلمة یقبضها ربها تحب ان
ترجع الیکم وان لها الدنیا وما فیها غیر الشهید قال ابن ابی عمیرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقتل
فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اهل الوبر والمدر رواه النسائی اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہہ کہ پہر کر آوی طرف تمہاری اور
ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی سوای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی راہ خدا مین بسبب دیکہنی
اوسکی کی درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی ماری جانا میرا راہ خدا مین زیادہ دوست رکہا گیا ہی طرف
میری اس سی کہ ہون مملوک و محکوم میری خیمی والی اور حویلیون کی رہنی والی نقل کی یہہ نسائی نی ف مراد خیمی والونسی گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین اور مراد
حویلیونکی رہنی والون سی رہنی والی شہر اور گاونکی ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین ۞ ح وعن حسناء بنت معاویة قالت حدثنا
عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنة قال النبی فی الجنة والشهید فی الجنة والمولود فی الجنة والوئید فی الجنة
رواه ابو داود اور روایت ہی حسنا بیٹی معاویہ کی سی کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچا نی کہ کہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت مین فرمایا
حضرت نی نبی ہونگی بہشت مین اور شہید ہونگی بہشت مین اور لڑکی ہونگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہونگی نقل کی یہہ ابو داود نی ف مراد شہید
سی مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی والذین امنوا باللہ ورسوله اولئک هم الصدیقون والشهداء عند ربهم حاصل ہی یہہ کہ شہید عام ہی اس سی کہ ہو حقیقة یا
اور جو لوگ کہ ایمان لائی ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یہہ لوگ وہ ہین صدیق اور شہدا نزدیک پروردگار اپنی کی
حکما اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی مین داخل ہی کچا بچا بہی اور جیتی گاڑی گئی الخ جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون کو
گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹون کو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتہہ ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اوپر دو اول کی اور بسبب
دخول جنت کی بغیر کسب و عمل کی بیچ دو آخیر کی ۞ ع ح وعن علی وابی الدرداء وابی هریرة وابی امامة وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن عمرو
وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنهم اجمعین کلهم یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال
من ارسل نفقة فی سبیل اللہ واقام فی بیته فله بکل درهم سبعمائة درهم ومن غزا بنفسه
فی سبیل اللہ وانفق فی وجهه ذلک فله بکل درهم سبعمائة الف درهم ثم تلا هذه الآیة واللہ یضعف لمن یشاء
رواه ابن ماجة اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سی راضی
ہو اللہ ان سب سی سب وہ حدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہی اپنی گہر مین پس واسطی اوسکی بدلی
ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی ساتہہ لاکہہ درہم ہین یعنی بسبب
مشقت نفس اور خرچ کرنی مال کی پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جس کسیکی لیی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ۞
وعن فضالة بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشهداء اربعة
رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک الذی یرفع الناس الیه اعینهم یوم القیمة

هكذا ورفع رأسه حتى سقطت قلنسوته فما أدري أقلنسوة عمر أراد أم قلنسوة النبي صلى الله عليه وسلم قال ورجل
مؤمن جيد الإيمان لقي العدو كأنما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن أتاه سهم غرب فقتله فهو في الدرجة الثانية
ورجل مؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الثالثة ورجل مؤمن
أسرف على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الرابعة رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن غريب اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا سنا مینی عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی شہید
چار طرح کی ہوتی ہین ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ وہ شخص ہی کہ اوٹہاوینگی
لوگ طرف اوسکی آنکہین اپنی دن قیامت کی اسطرح یعنی مانند اوٹہانی سر میری کی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اون کی کہا فضالہ کی نیچی
کی راوی نی پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونی اوسکی کی لوگ اسطرح دیکہین گی فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سی باین صفت کہ گویا چبہوئی گئی ہین اوسکی جلد مین کانٹی درخت خاردار کی بسبب
نامردی کی یعنی یہہ کنایہ ہی کہڑی ہوجانی بالون کی سی بسبب ڈرنی اور کانپنی بدن کی ڈر سی آیا اوسکو تیر کہ مارنیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس وہ شخص
بیچ دوسری درجی کی ہی یعنی بہ نسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیی کچہہ اچہی اور کچہہ بری ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ تعالی
کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ بیچ درجی تیسری کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر
دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف سچا کر دکہایا اللہ کو لفظ
صدق ساتہہ تخفیف صاد کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی اوس چیز کو کہ عہد کیا ہی اللہ نی اوسپر اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست
گو کیا اللہ کو اوس شخص نی بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکہی ثواب حق کی اسلیی کہ اللہ تعالی نی تعریف کی مجاہدون کی
ساتہہ صبر اور طلب ثواب کی جب یہہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کی لیی پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتہہ فعل اپنی کی اور حاصل اس تقسیم کا یہہ ہی کہ
شہید یا متقی شجاع ہی اور یہہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہہ دو قسم کی ہین ایک وہ کہ کردار اوسکی
مخلوط ہین ساتہہ نیک و بد کی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہی تصدیق اللہ کی
سوای دوسری قسم کی اور اس تقریر سی معلوم ہوا کہ مراد ساتہہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اوپر صبر اور طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی نی مجاہدون کو
ساتہہ اوسکی اور خبر دی اوس سی نہ تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کی کہ وہ قسم ثانی سی بہی حاصل ہی اور باوجود اسکی ذکر نہین کی اسمین فافہم ح وعن عتبة
ابن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتلى ثلثة مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله فإذا
لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه فذلك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه
لا يفضله النبيون إلا بدرجة النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا جاهد بنفسه وماله في سبيل الله إذا
لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه ممصمصة محت ذنوبه وخطاياه إن السيف
محاء للخطايا وأدخل من أي أبواب الجنة شاء ومنافق جاهد بنفسه وماله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل فذاك في
النار إن السيف لا يمحو النفاق رواه الدارمي اور روایت ہی عتبہ بن سلمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ ماری جاتی ہین جہاد مین تین طرح کی
ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

بیچ حق اوس شخص کی کہ یہہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتہہ صبر کی جہاد کی مشقتونپر بیچ خیمہ اللہ کی ہوگا نیچی عرش اوسکی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی
نہین زیادہ ہونگی اوس سی نبی مگر ساتہہ درجہ نبوۃ کی اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیی ملی جلی کچہہ اچہی کچہہ بری جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ
راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق اس شخص کی کہ یہہ شہادت یا خصلت پاک کرنیوالی ہی کہ مٹاتی
ہی گناہون اور خطاؤن اوسکی کو تحقیق تروار بہت مٹانیوالی ہی خطاؤنکو اور داخل کیا جاویگا یہہ شخص جس دروازی بہشت کی چاہی اور تیسرا شخص
منافق کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطی کہ تروار نہین
مٹاتی نفاق کو نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عائذ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل فلما
وضع قال عمر بن الخطاب لا تصل علیہ یا رسول اللہ فانہ رجل فاجر فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الناس فقال ہل راہ احد منکم علی عمل الاسلام فقال رجل نعم یا رسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ فصلی علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحثی علیہ التراب وقال اصحابک یظنون انک من اہل النار وانا اشہد انک من
اہل الجنۃ وقال یا عمر انک لا تسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی ابن عائذ سی کہ کہا تشریف لی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کی یعنی تاکہ نماز پڑہین اوسکی پس جبکہ رکہا گیا جنازہ کہا
عمر بن الخطاب نی کہ نہ نماز پڑہو تم اسپر یا رسول اللہ اسلیی کہ تحقیق یہہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگونکی اور فرمایا کیا دیکہا
تہا اوسکو کسینی تم مین سی اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کری اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نی کہ ہان یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی
اسنی ایک رات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑہی اوسپر حضرت نی اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یار تیری گمان کرتی ہین کہ تو دوزخیون مین سی ہی اور
مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق تو بہشتیون مین سی ہی اور فرمایا ای عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگونکی عملونسی ولیکن پوچہا جاویگا تو دین اسلام سی نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دین اسلام سی یعنی اوس چیز سی کہ دلالت کری اسلام پر شعار دین سی اور علامات یقین سی مقصود منع کرنا تہا حضرت
عمر کو اوس چیز سی کہ جرات کی اوسپر اسلیی کہ اعتبار ساتہہ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ بہت رحم والا ہی بندونپر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہہ ہی کہ چاہیے
ای عمر کہ خبر نکری تو ایسی جگہہ بری اعمال موتی کی سی بلکہ چاہیی کہ خبر دیوی تو اعمال نیک سی جیسیکہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت
عمر کو اوس چیز سی کہ جرات کی اوسپر یعنی خبر دینی فسق کی پر اسلیی کہ اعتبار فطرۃ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سی بہی کہا
کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ۱۲ ع ح

باب اعداد آلۃ الجہاد

باب ہی بیچ تیاری اسباب جہاد کی

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی المنبر یقول واعدوا لہم ما
استطعتم من قوۃ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی رواہ مسلم روایت ہی عقبہ بن
عامر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ وہ منبر پر تہی فرماتی تہی اور تیار کرو واسطی جنگ کافرونکی وہ چیز کہ کر سکو تم قوۃ سی خبردار
ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی
واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مراد قوۃ سی تیراندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نی کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ حاصل کری آدمی لڑائی مین اور حضرت
نی مراد قوۃ سی تیراندازی شاید اسلیی لی کہ یہہ اقوی اور اسہل ہی بہ نسبت اور چیزون کی ۱۲ ح **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الروم ویکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلہو باسہمہ رواہ مسلم اور روایت ہی عقبہ سی کہا

کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تہی کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تم کو اللہ یعنی شر روم کی سی پس نہ سستی کری ایک تمہارا کہیلنی
سی ساتہہ تیرون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتہہ تیراندازی کی ہی پس چاہیی کہ عادۃ کرو تم ساتہہ تیراندازی کی اور سیکہو اوسکو تا قادر
ہو اوپر جنگ اون کی کی اور نگاہ رکہی تم کو خدا تعالی لڑائی اونکی سی یا مراد یہہ ہی کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مداومت رکہو اوسپر بعد فتح کی ہی اور مغرور نہو
ساتہہ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نرہی اسلیی کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہی اگرچہ بیچ قتال روم کی حاجت اسکی نرہی بسبب حاصل ہونی فتح کی اور
تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی اور واسطی رغبت دلانیکی اوسپر اسلیی کہ نفوس کی جبلت مین ہی میل کرنا لہو پر ۔ ع ح **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ سی کہ کہا سنا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جسنی سیکہی تیراندازی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنی نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** نہین ہم مین سی یعنی نہین قریب ہم مین سی اور شمار کیا گیا زمرہ ہمارے مین اور سیکہکر چہوڑ دینا اشد ہی بہ نسبت نہ سیکہنی کی اسلیی کہ وہ داخل
ہوا زمرہ اونکی مین اور یہہ داخل ہوا پہر نکلا گویا اسنی نقصان دیکہا اسمین اور استہزا کیا ساتہہ اسکی اور یہہ سب اس نعمت پڑیگا کفران ہی ذکرہ الطیبی ۔ ع ۔
وعن سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ یَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِیْ
اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا وَاَنَا مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ فَاَمْسَکُوْا بِاَیْدِیْہِمْ فَقَالَ مَا لَکُمْ قَالُوْا وَکَیْفَ
نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سلمہ بن الاکوع سی کہ کہا تشریف لائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سی اسحال مین کہ تیراندازی کر رہی تہی وہ آپسمین بیچ بازار کی پس فرمایا تیراندازی کرو ای اولاد اسمعیل کی یعنی عرب
پس تحقیق باپ تمہاری یعنی اسمعیل تہی تیرانداز اور مین ساتہہ بنی فلانیکی ہون کہا واسطی ایک کی دو فرقون مین سی یعنی دو فریق بنی اسلم کی کہ آپسمین تیراندازی کر رہی
تہی اون مین سی ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین انکی ساتہہ ہون پس بند کیی ہاتہہ اپنی فریق ثانی نی یعنی جنکی ساتہہ حضرت تہی اون کی مقابلہ مین جو تہی اونہون نی ہاتہہ
کہینچا تیراندازی سی پس فرمایا حضرت نی کیا ہوا تم کو یعنی کیون موقوف کی تیراندازی عرض کیا اونہون نی کسطرح سی تیراندازی کرین ہم اسحال مین
کہ آپ ساتہہ فلانی قوم کی ہین فرمایا تیراندازی کرو اور مین تم سب کی ساتہہ ہون نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَتَتَرَّسُ
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَکَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَسَنَ الرَّمْیِ فَکَانَ اِذَا رَمٰی تَشَرَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِ نَبْلِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ابو طلحہ بچاؤ کرتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایک
سپر کی اور تہی ابو طلحہ خوب تیرانداز پس تہی ابو طلحہ جب تیر پہینکتی جہانکتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہتی طرف جگہہ پڑنی تیر اوسکی کی کہ کسکو لگا نقل کی یہہ بخاری نی
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی برکت بیچ پیشانیون گہوڑونکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد پیشانی سی ذات ہی یعنی گہوڑون مین برکت ہی اسلیی کہ بسبب اون کے
حاصل ہوتا ہی جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہی ۔ ع **وعن** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْوِیْ
نَاصِیَۃَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِہٖ وَہُوَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہینچ دیتی بال پیشانی ایک گہوڑیکی کو ساتہہ انگلی اپنی کی اسحال مین کہ فرماتی تہی گہوڑے
بندہی ہی بیچ پیشانیون اون کی کی بہلائی روز قیامت تک یعنی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی بسبب اونکی جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرۃ کی ہی جیسا کہ فرمایا ثواب
آخرۃ کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی باندہی گہوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتہہ خدا کی یعنی خالصۃ للہ اور واسطی بجالانی امر اوسکی کی اور بسبب سچ جاننی وعدہ اوسکی کی یعنی ساتہہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولیجاوینگی میزان اعمال اوسکی مین دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور مراد سیری اور سیرابی سی یہان وہ چیزین ہین کہ جنسی پیٹ بہرتا ہی جانور کا اور سیراب ہوتا ہی یعنی گہانس دانہ پانی وغیرہ پس یہہ چیزین بہی داخل اوسکی اعمال مین ہونگی ثواب ملنی مین اور ثواب انکا بہی اوسکی میزان اعمال مین تولا جاویگا ۞ ح **وعنه** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گہوڑی کی اور شکال یہہ ہی کہ ہووی گہوڑا اسطرحکا کہ بیچ داہنی پانون اوسکی کی اور بیچ ہاتہہ اوسکی کی سفیدی ہو یا بیچ دائین ہاتہہ اور بائین پانون اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** راوی نی تو تفسیر شکال کی اسطرحکی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گہوڑی مین یہہ ہی کہ تین پانون گہوڑی کی سفید ہون اور ایک ہم رنگ تمام بدن کی یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہم رنگ بدن کی اور شکل اصل مین اوس رسی کو کہتی ہین کہ جسی پانون چارپائی کی باندہتی ہین پس اسطرحکی گہوڑیکو تشبیہ دی ساتہہ اسکی اور اسطرحکی گہوڑیکو مکروہ رکہا از راہ تفاول کی کہ وہ بصورت مشکول کی ہی اور ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گہوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت ۞ ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسابقت کی درمیان اون دو گہوڑون کی کہ اضمار کیی گئی تہی حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تہا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ ہی چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گہوڑونکی کہ نہین اضمار کیی گئی تہی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اون دونونکی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مسابقت کہتی ہین اسکو کہ دو شخص گہوڑی دوڑاتی ہین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہین کہ گہوڑیکو خوب گہانس کہلاتی ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتی جاتی ہین گہانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹہراتی ہین اور ایک مکان مین بند کر کر گردنیان ڈالتی ہین کہ وہ گرم ہوتا ہی اور عرق لی آتا ہی اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہی گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہی راہ چلنی مین اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینہ سی اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اہل مدینہ مسافرون کو وہان تک پہچانیکو جاتی تہی ۞ ح **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکہی جاتی تہی عضبا اور نہین پیچہی چہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی مین اوس سی آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی اپنی اونٹ پر پس بڑہ گیا اوسکا اونٹ اس اونٹنی سی پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانون پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امر ثابت ہی اللہ پر یہہ کہ نہین بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سی مگر کہ پست کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عضبا کہتی ہین اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکی کٹی یا چری ہون اور یہہ وہی اونٹنی حضرت کی ہی کہ اسکو قصوا بہی کہتی تہی یا یہہ اور تہی اسمین دو قول ہین اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری تہی ولیکن خلقی ہی کان اوسکی چہوٹی تہی اور قعود اونٹ

جوان کو کہتے ہین کہ نیا سواری مین لگا ہوا و رلایق سواری کی ہوا ہو اور ادنی اوسکی و برس ہین چھ برس تک بعد ازان اوسکو جعل کہتے ہین ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِىْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِىَ بِهٖ وَمُنْبِلَهٗ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَىْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَاْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اَهْلَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِىُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْىَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا　روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھے اللہ داخل کرتا ہی بسبب ایک تیر کی یعنی تیر بنانیکی کی کفایت تین شخصون کو بہشت مین ایک بنانیوالے اوسکیلو کہ امید رکھی بیچ پیشہ اپنی کی ثواب کے یعنی بنا وی پیت اوسکی کہ جہاد مین کام آوے اور دوسری تیر پھینکنی والی کو یعنی جہاد مین اور تیسری دینی والی تیر کیکو یعنی بیچ ہاتھ تیر انداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی نشانی پر اکیلا تیر انداز ہی کرے خواہ دو ہو کر یعنی سیکھو سوا ہی اور تیر اندازی تمہاری بہت پیارے ہی طرف میری سوا ہونیو جمی چیز کہ کھیل ہی اوسکی آدمی باطل اور ناروا ہے مگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنی گھوڑیکو اور کھیلنا اپنی بیوی سی بیشک یہ چیزین حق ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداؤد اور دارمی نے یہہ کہ اور جو شخص چھوڑدی تیر اندازی بعد سیکھنی اوسکی کی بسبب بیزار ہونیکی اوس سے پس تحقیق وہ تیر انداز نے ایک نعمت ہی کہ چھوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا **ف** یہہ چیزین حق ہین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہو امور مباحہ سی مانند مسابقت کے پیادہ یا اور گھوڑی اور اونٹ پر وغیر ذلک ۱۲ ع **وعن** اَبِىْ يَحْيٰى السُّلَمِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَّغَ سَهْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِىُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِىَ وَالتِّرْمِذِىُّ الثَّانِىَ وَالثَّالِثَ وَفِىْ رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِى الْاِسْلَامِ　اور روایت ہی ابی نجیح سلمی کی کہا سنا مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھے جو شخص کہ پہونچاوے ایک تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی مارے کافر کو پس وہ واسطے اوسکے ایک درجہ بڑا ہی بہشت مین اور جو شخص کہ پھینکی تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی لگی کافر کو یا نہ لگی پس وہ واسطے اوسکی برابر بردہ آزاد کرنیکی ہی اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اسلام مین ہو گا بڑا یا واسطے اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کیا ابوداؤد نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسہم سبیل اللہ اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑھا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کے **ف** بوڑھا ہوا لخ اسی معلوم ہوا کہ منع ہی چنا سفید بالونکا دیکھنا ابو یزید نے آنکھ مین منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب لم یظہر العیب و ما اری مافی الغیب و ضمیر فی روایتہما پھیرنی طرف نسائی اور ترمذی کی صحیح نہین یا وجودیکہ دونون قریب مین مذکور اسلیے کہ نسائی کی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی اس معنی پہ مگر بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن یہین بھی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی مین جسکو اوپر ملکو رہوا الخ ہی فی الاسلام ہی جواب سکا یہ کہ معنی اسکی یہہ ہین وفی روایۃ للبیہقی و الترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی مین یون ہی ۱۲ ع و

عن اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِىْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانیکی یا اونٹ دوڑانے مین یا گھوڑی دوڑانے مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** سبق اوس مال کو کہتے ہین کہ گھڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی اور ظاہر ہی

سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ روا نہین لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر ان تین چیزونمین اور بعضی فقہا نے لاحق کیا ہی ساتہہ اونکی اون چیزون کو کہ اسباب جہاد سی ہین جیسکہ گدہا اور خچر بیچ حکم گہوڑیکی ہین اور فیل بیچ حکم اونٹ کی ہی اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا واسطی رغبت دلانیکی ہی جہاد مین بخلاف اون چیزونکی کہ اسباب جہاد سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کی اوسمین مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہین اور بعضون نی پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضون نی مسابقت کو ساتہہ پتہر پہینکنی کی بہی لاحق کیا ہی بسبب ہونی اونکی بیچ معنی تیر کی اور جانا چاہیی کہ بیچ شرط کرنی مال کے مسابقت مین معنی قمار کی ہین اسلیی کہ اوسمین خطرہ ہی بیچ ملک کی اور تردد ہی بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہین قمار کی مگر یہہ کہ مال شرط کیا جاوی امام کی طرف سی یا اور تیسری شخص کی طرف سی کہ وہ کہین جو کوئی بڑہ جاوی مجپر اوسکی لیی اسقدر مال ہی یا مال ایک جانب سی ہو دونون مین سی جیسکہ کہی اگر بڑہ جاوے تو مجپر تو تیری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاؤن مین میری لیی کچہہ نہین ہی تجپر اور اگر دونون طرف سی ہو جیسکہ کہی اگر بڑہ جاؤن مین میری لیی تجپر اسقدر ہے اور اگر تو بڑہ جاوی تو مجپر تیری لیی اسقدر ہی یہہ جائز نہین اسلیی کہ حقیقت قمار کی ہی مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی ع

ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاوی گا بسبب ہونی اوسکی تیز رو پس نہین بہلائے اوسمین اور اگر نہ امن کیا جاوی اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین مضائقہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور بیچ روایت ابی داود کی کہا جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن مین ہو اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن مین ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کی کہ نکلی ہین دوڑنی کی لیی اور شرط جانبین سی کی ہی اور عقد قمار ہوئی ہی پس در لاوی گہوڑا بشرط اسکی کہ اگر گہوڑا تیسرا بڑہ گیا لیوی گا دونون سی اور اگر پیچہی رہ گیا نہین اوسپر کچہہ اور یہہ محلل بسبب اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد عقد قمار سے نکلتا ہی کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب ایک جانب سی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سی لیوی مال مشروط اون سی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوسی نہ دیوی اونکو اور دونون مین جو ایک دوسری سی بڑہ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسری سی اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیی کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کی ہووی یا قریب اونسی دوڑنی مین پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کی گہوڑی میری گہوڑی سی نہین بڑہ سکنے کی نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہین جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونونکی گہوڑونسی یا نہین جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہی رہجاویگا تو جائز ہی حاصل یہہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہجانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی والا نہین جائز ع ح ؛ والدر **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہیں ہی حلب اور یہ جب نے یا وہ کیا یحیی نے بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الربان کو یعنی کہا الاحلب فلا جنب فی الربان اور مراد ربان سی ہی مسابقت اور رشتہ
کرنی ہی گھوڑوں میں نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے اور نقل کی یہہ مرسی ساتھ یہہ یا دلی بعض الفاظ اور معانی کی بیچ باب غصب کی **ف** حلب کو وہ
میں یہہ ہی کہ زکوۃ یعنی اور دوسرا ترجمہ زکوۃ دینی والوں سی اور حکم کرے ان کو کہ مواشی یہاں میری پاس لی آوا و جنب یہہ کہ مال والی اپنی موضع
سی دور جا ہیں اور زکوۃ لینی والی کو مشقت میں ڈالیں تا وہ وہیں جا وی پس یہہ دونوں مکروہ و ممنوع ہیں اور حلب گھڑدوڑ میں یہہ ایک شخص
کو پیچھی اپنی گھوڑی کی لگا دیوی کہ گھوڑے کو ڈانٹتی ہی تا وہ آگی بڑھ جاوی اور جنب یہہ ایک اور گھوڑا بیچ پہلو گھوڑی اپنی کی رہی اور جب گھوڑا سوار کا
تھک جاوی تو اوس گھوڑی پر سوار ہووی یہہ بھی منع ہی ع **وعن** أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ
الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَلِلدَّارِمِيِّ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی
اوسکی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناتہہ یا دون سفید ہوں
پچھلی ٹانگ [illegible] اگر وہ سیاہ نہیں تو اوپر اسی علامت کے کمیت یعنی اوس گھوڑی کو کہتی ہیں کہ جس دم اور
عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کے یعنی جو کہ سیاہ گھوڑی میں نہ کرکی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ع **وعن** أَبِي وَهْبٍ
الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تم کو گھوڑا کمیت
سفید پیشانی اور سفید ناتہہ یا دون کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ناتہہ یا دونکا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ناتہہ یا دونکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسا
نی **ف** اشقر کہتی ہیں گھوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر میں یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ع
ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہہ مرسی اور ابوداو
د **وعن** عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا
وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
عتبہ بن عبد سلمی سی یہہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ کترو بال گھوڑوں کی پیشانیوں کی اور نہ عیالیں اونکی اور نہ دمیں اون کی اسلیے کہ یہیں
اونکی جو یہاں اونکی مچھر اوسنی مکھیاں اوڑاتی ہیں اور عیالیں اون کی سبب گرم ہونی اوسکی میں اور پیشانیوں اونکی بالوں میں بیچ ہی بھلائی نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا
أَوْ قَالَ كَفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکھو گھوڑی اور ناتہہ پھیرا کرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پٹھو پر یا فرمایا ملو اعجاز کی اکفالہا معنی ایک
ہی ہیں اور گلہ ڈی باندہ ملاوں کی گردنون میں اور نہ باندہ ہوا ون کی گردنون میں چلی کمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** باندہ رکھو اونکو یہہ کہ ہیں
فربہ کرنی اونکی سی جہاد کی لیے اور ناتہہ پھیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد و غبار سے اور پہچاننا حال فربہی اونکی کا ہی اور اسی انس و راحت بھی حاصل ہوتی ہی
اونکو اور علاج جاہلیت کی تہی رسیلی کمان کی گھوڑوں کی گردنون میں یا منہ سی تانتی ہی تا نظر نہ لگ جاوی سی منع فرمایا واسطی تنبیہ کے نیکی اسپر کہ یہہ وتقدیر نہیں کرتا یا اسلیے کہ

گلا نہ گھٹی اوسکا ۔ ح ع **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشیء
الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ ولا ان ننزی حمارا علی فرس رواہ الترمذی
والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی مرکی گئی نہین خاص کیا ہم کو سوای لوگون کی ساتہہ
کسی چیز کی مگر ساتہہ تین چیزون کی حکم کیا ہمکو یہہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہہ کہ نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی
یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کی گئی کہ کرتی تہی جو کچہہ حکم کیی جاتی تہی خدا تعالی کی طرف سی اور حکم نہین کرتی تہی ساتہہ کسی چیز کی اپنی طرف سی
اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہین کرتی تہی کسیکو ساتہہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی حتی کہ اہل بیت کو کہ اخص و اقرب تہی جیسیکہ کہا کہ نہین خاص کیا ہمکو
الخ اور نہ جست کرواوین ہم الخ تا پیدا ہو اوس سی خچر اسی منع اسلیی کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اچہی چیز کی اسلیی کہ خچر نہین کام
آتا جہاد وغیرہ مین پس یہہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوی کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور نہی
جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہی اپنر کہ اہل بیت ہین یا تاکید
مبالغہ منظور ہی انکی حق مین اور اس حدیث مین رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث
ہی کہ اوپر گذری حضرت علی رضی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شیء لیس فی القران فقال والذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ ما عندنا الا ما فی القران الا فہما یعطی الرجل فی
کتابہ وما فی الصحیفۃ الحدیث ح ع **وعن** علی قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ فرکبہا فقال علی
لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون
رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوئی اوسپر
پس کہا حضرت علی رضی نی اگر جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر پس ہون واسطی ہماری مانند ان خچرون کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرتی ہین
یہہ وہ شخص کہ نہین جانتی ہین نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** نہین جانتی یعنی یہہ کہ چہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اسی واسطی اوس چیز کی کہ ذکر کیی گئی
منافع اوسکی یا نہین جانتی احکام شریعت کی اور نہین راہ پاتی طرف اوس چیز کی کہ وہ اولی ہی اونکی لیی اور اسمین نہی ہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر
اور یہہ نہی کراہت کی لیی ہی ع ح **وعن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ رواہ
الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ٹوپی قبضہ تروار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہہ
ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی زیور تروار کا ساتہہ تہوڑی سی چاندی کی اور اسیطرح
کمربند اور سونیکا نہین جائز کسی مین ہی ۔ **وعن** ہود بن عبد اللہ بن سعد عن جدہ مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذہب وفضۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ
بن سعد سی کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اس حال مین کہ اونکی تروار پر تہا سونا اور چاندی نقل کی یہہ
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حدیث لائق دلیل پکڑنی کی نہین بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی ہتیار مین اسلیی کہ سند اسکی قوی نہین
وعن سائب بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما رواہ ابو داود
وابن ماجۃ اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہین دن احد کی دو زرہین کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل کی
یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہہ منافی توکل کی نہین ۔ ع **وعن** ابن

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا جھنڈا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی موسی سی عبیدہ مولی محمد بن قاسم سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف براء بن عازب کی درحالیکہ پوچہتا تہا محمد براء سی نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پس کہا براء نے کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد سیاہ رنگ سی یہہ ہی کہ غالب رنگ وسکا سیاہ تہا کہ دور سی سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص سلیے کہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتے ہین مشابہت ہی وسکو ساتہہ نمرہ یعنی چیتے کی **ف ع ح** **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوا مکہ مین یعنے دن فتح مکہ کے اسحال مین کہ نشان آپ کا سفید تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی انس سی کہ کہا نہین تہی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتونکی گہوڑون ہی یعنی جہاد کی لیی نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضہ سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک شخص کو کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی پہینکدی اوسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان کہ یعنی عربی اور مانند اسکی کی یعنی ہیئت مین اور لازم ہے تم کو نیزے کامل پس تحقیق قصہ یہہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہارے سبب ان کی دین مین اور جاویگا تمکو شہرون مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر یہہ گمان کیا کہ وہ بہت دیگا ہی اور ہمیشہ اور فتح ہوگی شہرون کی مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کہ یون نہین ہی کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرت دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرت اوسکی طرف سی ہی اور ساتہہ قوت و قدرت دیتا ہی کسیکی ہی نہ ساتہہ قوت تمہاری اور قوت سازوسامان تمہاری **ف ع ح** **باب آداب السفر** باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی **ف** خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوا اسی انکی کا اور آداب سفر کی بہت ہین بعضی اسطرح کی ہین کہ رعایت اون کی پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی رعایت سفر کی اور بعضی بعد از رجوع کے چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کیی ہین **ف ع ح** **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہہ کہ نکلین دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایکہ مسیتی کے راہ ہی بیچ مدینہ اور غزوہ تبوک سنہ نو مین ہوا اور یہہ آخری غزوہ حضرت کا ہی **ف ع ح** صاحب اصول مین جو حدیث بودا و کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہا کہ تہا کہ ہا نکلین حضرت سفر کی لیی مگر روز پنجشنبہ کے جسوقت کہ جہاد کی لیی جاتی اور پنجشنبہ کی کلمہ مین کے احتمال مین ایک تو یہہ کہ یہہ دن مبارک ہی چاہتی ہین اسمین اعمال بندونکے طرف اللہ تعالی کی

پس چاہا حضرت نی کہ چڑہایا جاوی آج عمل جہاد کہ افضل اعمال ہی اور دوسری یہہ کہ خمیس بمعنی لشکر کی ہی پس اسمین تفاول ہی ساتہہ اسکی کہ فتح پاوین لشکر پر کہ
اوسکی طرف جاتی ہین واللہ اعلم جو کچہہ کہ موافق سنت نبوی کی ہی یہہ ہے اور مدار اوپر استخارہ اور تفویض اور توکل کی ہی اور سلف سی اصلا منقول نہین کہ
اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتی ہون امیر المومنین حضرت علی رضہ سے منقول ہی کہ کسی نی اونکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جا اور
فلانی روز نجا فرمایا اگر شمشیر میری ہاتہہ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتی تہی ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ
سنا ہمنی نزدیک اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیی اور فلانی روز نکرنی چاہیی اور جو کچہہ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علی رضہ سے
روایت کرتی ہین صحت کو نہین پہنچا ۞ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي
الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین
آدمی اوس چیز کو کہ تنہا سفر کرنی مین ہی اوسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلی سوار رات کو تنہا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی
کو ضرر دینی یہہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی
اسلیی لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہی خصوصا رات کو ۞ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین کتا ہو یا گہنٹال نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین نہ کتبہ اور حفظہ اور
مراد کتی سی وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیی نہو پس کتا رکہنا پاسبانی کی لیی اور محافظت مواشی کی لیی مباح ہی اور جرس اوسکو کہتی ہین کہ جانور وغیرہ
کی گلی مین باندہا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گہنٹا اور کہنگرو اور سبب اسکے منع ہونیکا یہہ ہی کہ مشابہ ساتہہ ناقوس کی ہی یا اسلیی کہ اون
لٹکانی کی چیزون مین سی ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی اور موید ہی اسکا قول حضرت کا کہ آگی آتا ہی مزامیر الشیطان اور شرح
السنہ مین روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوس حال مین کہ اوسکی پاؤن مین گہنگرو یا جہانجن تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ نہ نکالو
میری پاس سی تفریق کرنیوالی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت نی کہ ساتہہ ہر جرس کی شیطان ہی ۞ ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گہنٹال مزامیر الشیطان ہے نقل کی یہہ مسلم نی
ف مزامیر جمع مزمار کی ہی مزمار کہتی ہین نی کو کہ بجائی جاتی ہی اور زمر اور تزمیر کہتی ہین گانیکو ساتہہ نی کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیی فرمایا کہ آواز اوسکی
منقطع نہین ہوتی گویا جزو اوسکا مزمار ہی اور مزامیر شیطان اوسکو اسلیی فرمایا کہ وہ باز رکہتا ہی ذکر و فکر سی ۞ ع ح **وعن** اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقِيَنَّ
فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةً مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بشیر انصاری سی یہہ کہ وہ تہی
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفرون اونکی پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو کہ ندا کرے اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چہوڑا جاوے بیچ
گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہی قلادہ مگر کاٹا جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ شک راوی ہی کہ حضرت نی قلادہ من
وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنی کو اسلیی فرمایا کہ اونمین گہنٹالی باندہتی تہی اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا اسلیی فرمایا کہ اونمین
منکی وغیرہ ڈال کر جانورون کی گلی مین باندہتی تہی بگمان اسکے کہ بسبب ان کی محفوظ رہین گی آفات سی پس منع فرمایا حضرت نی اوس سے کہ یہہ
اسکی تقدیر کو نہین پہیرتا ۞ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَقِيَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹونکو حق اونکا زمین سی یعنی گہانس یعنی چہوڑ دیا کرو اونکو ساعت بساعت تا چرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلو اونپر یعنی تاخیر نکرو راہ مین تا پہنچاوین تم کو منزل مقصود کو پہلی اسکی کہ ضعیف ہون اور جسوقت کہ اوترو تم رات کو پس بچو راہ سی یعنی رستی پر مت اوترو اسواسطی کہ رستی راہین ہین چارپایون کی اور ٹہکانی ہین موذی جانورون کی یعنی سانپ بچہو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنی مین درحالیکہ باقی ہو اونٹونمین گودا اونکا یعنی قوت اون کی بدنکی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ایک سفر مین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا حضرت کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو دائین اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو ساتہہ اوسکی زیادہ سواری پس چاہیی کہ دیوی وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطی اوسکی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زیادہ توشہ پس دی اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطی اوسکی کہا راوی نی پس ذکر کیا حضرت نی اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکی پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑی وغیرہ کی زیادہ حاجت سی پس خرچ کری اوسپر کہ جسکی پاس وہ نہو یہانتک کہ جانا ہمنی یہہ کہ نہین حق واسطی کسیکی ہم مین سی بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہیرتا تہا اونٹ کو دائین اور بائین بسبب تہک جانی اوسکی کی یا معنی یہہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکہین اپنی اور دیکہتا تہا دائین اور بائین واسطی طلب اوس چیز کی کہ روا کری حاجت اپنی ساتہہ اوسکی حاصل یہہ کہ وہ عاجز تہا زاد و راحلہ سی حضرت نی رغبت دلائی لوگونکو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین ۱۲ ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ اِلَى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکہتا ہی ایک تمہارے کو نیند اوسکی سی اور کہانی اوسکی سی اور پینی اوسکی سی پس جسوقت کہ پورا کر چکی ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنی سی پس چاہیی کہ جلدی کری طرف اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک ٹکڑا ہی یعنی سفر ایک نوع ہی انواع عذاب جہنم سی بموجب قول اللہ تعالی کی سارہقہ صعودا اور سفر کہانی پینی وغیرہ سی باز رکہتا ہی کہ بحسب عادت وچین کے یہہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزون کی بطور مثال کی فرمائی والا سفر مین فوت ہوتی ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتیونکی اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کی پیش آتی ہی ۱۲ ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلٰثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی سفر سی استقبال کیی جاتی ساتہہ لڑکون اہل بیت اپنی کی یعنی اہل بیت کی لڑکونکو حضرت پاس لیجاتی اور تحقیق حضرت آئی ایک سفر سی پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کی پس اوٹہایا اور سوار کیا مجکو آگی اپنی پہر لائی گئی ایک دونون بیٹون فاطمہ کے سے یعنی

حضرت ام سلمہ یا ام حسین پس بٹھا لیا اونکو بھی اپنی ہمراہ داخل کر لی کسی ہم نے بیس تینوں ایک جا اور یہ نقل کی بیہقی نے **وعن** انس انہ اقبل هو وابو طلحة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم صفية مردفها على راحلته رواه البخاري اور روایت ہی انس کی تحقیق انس نے دیکھا وہ اور ابو طلحہ یعنی ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان میں کے ساتھ حضرت کے اور تحقیق صفیہ کو پیچھے بٹھایا تھا اونٹ اوپر اسی کے یہ نقل کی بخاری نے **ف** یہ قصہ خیبر سے پھرنے کی وقت کی ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کی سے تھیں پہلی وحیہ کلبی کے تھیں لیکن حضرت نے وحیہ کو اور عوض دیکر اونسے واپس لیا اور آزاد کر کے نکاح کیا اونسے واپسی پہلے بٹھا کر سوائے سر کے لالی ع **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يطرق اهله ليلا وكان لا يدخل الا غدوة او عشية متفق عليه اور روایت ہی انس کی کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آتے تھے اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سے وہ نہیں داخل ہوتے تھے یعنی گھر میں مگر اول وزیا آخر روز نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اطال احدكم الغيبة فلا يطرق اهله ليلا متفق عليه اور روایت سے جابر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ دراز ہو ایک تمہارے کو غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس آوے نہ اپنی گھر میں رات کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** شرح میں روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے کہ رات کو آئی گھر میں وہ شخص بعد منع کرنی حضرت کی پس یا پر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مرد دیکھا **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دخلت ليلا فلا تدخل حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة متفق عليه اور روایت ہی جابر سے ہی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس داخل ہو اپنی اہل کی پاس یہاں تک کہ بال زیر ناف کی اپنی بیوی بیوی کو لیوے اور کنگھی کرے بیوی پراگندہ ہوئے بال اسکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنی کو آراستہ و درست صحبت کا کرے اور کہا نووی نے کہ یہ مستحب ہی وقت اوسکی کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکی آنی کی رات کو تو نہیں مضائقہ ہی موجب قول حضرت کی ذا اطال الغيبة اور یہ ہی جمہور کا مذہب ہے اور یہ ہی حکم ہے بڑی لشکر میں اور شہر سے آنا لشکر کا اور جانی ہوئی اور گھر والی اوسکی کہ وہ آتا ہی تو نہیں مضائقہ ہی رات آنی کی اسکی مراد مستعد ہونا اوسکا سے حاصل کہی کہا نووی نے لیکن ضرور ہی کہ ٹھٹک کہ ٹھانا دروازہ کا اور انتظار کرنا جواب کا ع **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة خرج ذرا او بقرة متفق عليه اور روایت ہی جابر سے ہی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائے میں **ف** دلالت کیا اس حدیث نے اس پر کہ ضیافت کرنی بعد آنی کی سفر سے سنت ہی **وعن** كعب بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يقدم من سفر الا نهارا في الضحى فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه للناس متفق عليه اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کی پس جو وقت کہ آتے پہلی جاتے مسجد میں اور پڑھتے اوسمیں دو رکعتیں یعنی پہلی بیٹھتے سے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پہر بیٹھتے اوسمیں واسطے ملاقات لوگونکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وقت چاشت کی یہ باعتبار اکثر کی ہی والا پہلی گذرے ہی حکما کہ نہیں آتے تھے مگر اول روز میں یا آخر روز میں ع **وعن** جابر قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فلما قدمنا المدينة قال ادخل المسجد فصل فيه ركعتين رواه البخاري اور روایت ہی جابر سے کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجکو داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اوسمیں دو رکعتیں نقل کی یہ بخاری نے **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں سوا ذکر کے ساتھ یہ حدیث حضرت کی فعلا اور قولا اور اوسمیں اشارہ ہی طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ مسجد بہتر ہر گھر کی ہی گھروں سے کی ہی واجب ہوا ملاقات کرنی الٰہی اللہ سبحانہ سے ع **الفصل الثاني** فصل دوسرے **عن** صخر بن وداعة الغامدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لامتي في بكورها وكان اذا بعث سرية او جيشا بعثهم من اول النهار وكان صخرا تاجرا فكان يبعث تجارته اول النهار فاثرى وكثر ماله رواه الترمذي وابو داود والدارمي

روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول روز اون کی کی یعنی اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہو اوسمین اور تہی حضرت جسوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتی اوسکو اول روز اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل رواہ ابو داؤد اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم اپنی پر رات کو چلنا اسلیی کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی قناعت نکرو دن کی چلنی پر بلکہ کچہہ رات کو بہی چلا کرو اسلیی کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی راہ چلنی والا کہ تہوڑا چلا ہون حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہہ ہوتا ہی بسبب نہونی مشغل کی چلنی سی اور نہ دیکہنی علامات ونشان کی کہ یہہ چیزین بہار کر دیتی ہین چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہہ مراد نہین ہی کہ دن کو چلو ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز مین اور کچہہ رات کو ۱۲ ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلثۃ رکب رواہ مالک والترمذی وابو داؤد والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی ف یعنی تین سوار مستحق اسکی ہین کہ اون کو سوار کہین بسبب ہونی اونکی محفوظ شیطان سی اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیی کہ ایک کی ہونی مین تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہون تو اونمین سی ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوی تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی شیطان یا مراد یہہ ہی کہ ساتہہ اون کی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہہ شر کی اور مبالغۃ انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیی کہ تین آدمی ہون تا جماعت سی نماز پڑہین اور اگر ایک کچہہ کام کو جاوی تو دو باقی رہین اور آپسمین انس پکڑین اور اگر اوسکی آنی مین تاخیر ہو تو ایک اون دونون کا واسطی خبر اور تحقیق حال کی جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ۱۲ ع ح وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ہووین تین شخص یعنی مثلا سفر مین پس چاہیی کہ امیر کرین ایک کو اونمین سی یعنی سردار ٹہیراوین افضل کو اون مین سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہین اور ایسی ہی جبکہ دو ہون اور اکتفا تین پر اسلیی کیا کہ پہلی گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہین اور امیر کرنیکو حکم اسلیی کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیی کہ خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو اونکا جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ۱۲ ع ح وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ الاف ولن یغلب اثنی عشر الفا من قلۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون کی چار ہین اور بہترین چہوٹی لشکرون کی چار سو ہین اور بہترین بڑی لشکرون کی چار ہزار ہین اور ہرگز نہین

مغلوب

مغلوب ہوتی باران ہزار بسبب قلت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی +
ف چار ہین چار اسلیی بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہی کہ وصیت کری کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکہا ہی علما نی
کہ پانچ بہتر چار سی ہین اور جسقدر زیادہ ہون گی بہتر ہون گی اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہی اور ہرگز نہین مغلوب ہوتی الخ
یعنی باران ہزار مغلوب نہین ہوتی اور اگر مغلوب بہی ہون گی تو بسبب کمی کی نہون گی کہ یہہ عدد کمی سی نکل گیا ہی بلکہ بسبب اور امر کی
مغلوب ہون گی یعنی عجب اور غرور وغیر ذلک سی ؛ ع وعن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخلف في المسير فيزجي الضعيف ويردف ويدعو لهم رواه ابو داود
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچہی رہتی چلنی مین یعنی واسطی تواضع اور مدد کرنی کی پس ہانکتی ضعیف کو یعنی اوسکے
سواری کو تاکہ ملجاوی ساتہہ ہمراہیون کی اور پیچہی سوار کر لیتے یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اون مین اور دعا کرتی اون کی
لیی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابي ثعلبة الخشني قال كان الناس اذا نزلوا منزلا تفرقوا في الشعاب
والاودية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تفرقكم في هذه الشعاب والاودية
انما ذلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذلك منزلا
الا انضم بعضهم الى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم رواه ابو داود
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا تہی لوگ یعنی صحابہ جب اوترتی منزل مین اوترتی متفرق ہو کر بیچ دری پہاڑون کی اور نالون کی پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان درون کی اور نالونکی نہین یہہ مگر شیطان سی کہ تم کو ایک دوسری سی
جدا کری پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تم کو پس نہ اوتری لوگ بعد اس فرمانی کی کسی منزل مین مگر ملی ہوئی بعض اون کے
طرف بعض کی یہانتک کہ کہا جاتا تہا اگر پہیلایا جاوی اونپر ایک کپڑا البتہ ڈہانک لی سب کو نقل کی یہہ ابوداود نے ++++ وعن
عبد الله بن مسعود قال كنا يوم بدر كل ثلثة على بعير وكان ابو لبابة وعلي
ابن ابي طالب زميلي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكانت اذا جاءت عقبة رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالا نحن نمشي عنك قال ما انتما باقوى مني وما انا
باغنى عن الاجر منكما رواه في شرح السنة اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم دن
جنگ بدر کی ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سی سوار ہوتی تہی اور تہے
ابو لبابہ اور حضرت علی رض شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبد اللہ نی پس تہا قصہ اسطرح سی جسوقت کہ آتی نوبت اوترنی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابو لبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلین گی بدلی آپ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم دونون قوی
تر مجہسی یعنی دنیا مین اور نہین مین بی پروا زیادہ ثواب سی تم دونون سی یعنی عقبی مین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف اسی معلوم
ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کی ؛ ع ح وعن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر فان الله انما سخرها لكم
لتبلغكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس وجعل لكم الارض

فعلیها فاقضوا حاجاتکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنی کو نہر اسلیکی تحقیق اللہ تعالی نی سوا اسکی نہین کو مسخر کیا ہی جانورونکو واسطی تمہارے تاکہ پہنچاوین تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تھی تم پہنچی والی اوسکو مگر ساتھ مشقت جانون اپنی کی یعنی مقصود اوسکی سواری اور باسانی پہنچنا ہی مقصد کو پس اذیت پہنچانا اونکو روا نہین اور رسید کیا واسطی تمہارے زمین کو پس اوسپر کرو اپنی کام اور حاجتین نقل کی یہہ بود اود ای ف نہ پکڑو انج یعنی جانورونکی پشت پر سوار ہوئی نہ کہڑی ہوا تین کرنکی لیی بلکہ اوتر کر حاجت والی اپنی کرو اور پھر سوار ہو اور یہہ وسعت رت مین ہی کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتھہ اوسکی متعلق نہو سلیی کہ ثابت ہو اسی کہ حضرت خطبہ پڑہتی تہی عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانونکی یعنی مقصود جانورون سی یہہ ہی کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پہنچی اور زیادہ تکلیف اون کو نہ پہنچاوی اور حاجتین یعنی بیٹھنا اور کہڑا ہونا اور سوا اسکی اور حاجتین زمین پر اترو اور جانور پر سوا اسکی اور کسی جگہہ پہنچاوی نکرو ۔ ح وعن انس قال کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی ہم جسوقت کہ اوترتی منزل مین پڑہتی نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی اسباب جانورون کی نقل کی یہہ بود اود ای ف سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نی کہا مراد نماز چاشت ہی کہ اوتری کی وقت وقت اوسکا ہوتا ہی حاصل یہکہ باوجود یکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا نہایت تہا لیکن عایت حال جانورون کی مقدم جانتی تہی ۔ ع

ح وعن بریدة قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی اذ جاءہ رجل معہ حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انت احق بصدر دابتک الا ان تجعلہ لی قال جعلتہ لک فرکب رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی نا گہان آیا اونکی پاس ایک شخص سا تہہ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچہی سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگی مینہین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سوار ہونا مین آگی تو لایق تر ہی اپنی جانور کی اگلی جانب کا مگر یہہ کہ کردانی تو اوسکو واسطی میری یعنی صریح کہی تو والا پیچہی سرکنا اوسکا تو اسلیی تہا کہا اوسنی کہ کردانا مینی اوسکو واسطی آپکی پس سوار ہو لی حضرت یعنی آگی اہلی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود ای ف آسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوی پیچہی بیٹہنی پر اوس شخص کے ۔ ع

ح وعن سعید بن ابی ہند عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیطین وبیوت للشیطین فاما ابل الشیطین فقد رایتہا یخرج احدکم بجہیبات معہ قد اسمنہا فلا یعلو بعیرا منہا ویمر بآخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیطین فلم ارہا کان سعید یقول لا ارہا الا ہذہ الاقفاص التی یسترُ الناس بالدیباج رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی اور ہونی ہین گہر شیطانون کی پس لیکن اونٹ شیطانونکی پس تحقیق دیکہا مینی اون کو نکلتا ہی ایک تمہارا ساتہہ بیہودی دبلیون کی تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پیٹہ پس نہ کسی پیٹہ اوپر یعنی احتیاج نہین کہتا اونکی تو ان پر سواری کی اور گذرتا ہی یعنی سفر مین ساتہہ مسلمان بہائی اپنی اسحالت مین کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ چلنی سی یعنی بسبب ضعف و عجز کی پس نہین سوار کرتا اوسکو اور ای پر گہر شیطانون کی پس نہین دیکہا مینی اون کو نہی سعید کہ راوی حدیث کی مین کہتی نہین گمان کرتا مین اون گہرون کو مگر یہہ پنجری کہ ڈالتی ہین لوگ ساتہہ ریشمی کپڑی کی نقل کی یہہ ابوداود ای ف ہوتی ہین اونٹ اسطی شیطانون کی انج حاصل یہکہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کو نہ چلتی ہین نہ واسطی رفع احتیاج

اپنی کی اور مسلمانون کی پس چونکہ جانور پیدا کیے گئی ہین واسطی نفع اوٹہانی کی ساتہہ سوار ہونی کی اور سوار کرنیکی کسیکو پس جبکہ اپنی کام مین آیا اور نہ سوار
کیا کسی تہکی ہوی کو اوسپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اوسی پس گویا کہ وہ شیطانونکی لیی ہین پس اسی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی کہ یہان امرا
آگی رکہتی ہین منع ہی اور شیطانون کی لیی ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قول فاما اہل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابو ہریرہ کا اور حدیث
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہی یعنی یکون اہل للشیاطین و بیوت للشیاطین اور بعضون نی کہا حدیث تا قول فلم آرہا ہی اور مراد گہرون سے
یا تو انباریان اور ہودج ہین کہ اون کو ریشمی کپڑون سی تکلف کر کر بناتی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ بدا تہا
اونسی نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی اون کی کی ساتہہ حریر کی اور ضایع کرنی مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ۱۲ ح ع **وعن**
سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تنگ کیا لوگون
نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیی بسبب اسکی تنگ کی جگہہ اور ونپر اور قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنی
اوسکی کی گذرنیوالونپر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنیوالی کو کہ آواز کری لوگون مین یہہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی
لیی یعنی بسبب ضرر پہنچانی کی لوگون کو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ
الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سی کہ فرمایا بہترین اوقات داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ اسصورت مین ہی کہ
سفر قریب ہو اور پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا بہی ہو اور خبر گہر مین آنی کی دن سی پہونچ جاوی تو مضائقہ
نہین رات کو آنیکا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیی کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہی جب اول شب مین صحبت
کریگا تو آرام سی سوویگا اور حق بیوی کا بہی جلدی ادا ہوگا ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى
يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتی کچہہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی ہاتہہ اپنا
یعنی دایان اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ
مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ
فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی
پس موافق ہوا یہہ دن جمعہ کی یعنی اتفاقاً روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اون کی گئی تہی اور کہا
عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی یار سی کہ پیچہی رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین ساتہہ اونکی پس

جب نماز پڑھ چکی عبداللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتھ یارون اپنی کی پس
کہا ارادہ کیا تھا مینی یہہ کہ نماز پڑھون مین ساتھ تمہاری پہر جاملونمین اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب پاویگا تو ثواب صبح کو جانی
اونکیکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی بیچ ثواب جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا
روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اوسپر کہ جمعہ اوسپر لازم ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی بسبب ضرورت کی سفر
کرنی مین ساتھ فوت ہونی فرصت کی اور مرافقت کی اور مانند اونکیکی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی
سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال سی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ؛ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملئکۃ رفقۃ فیھا جلد نمر رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین ساتھ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف چیتی کی چمڑی پر سوا ہونی اور اور استعمال مین لانی
اوسکی سی منع فرمایا ہی اسلیی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ؛ ع ح وعن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سید القوم فی السفر خادمھم فمن سبقھم بخدمۃ لم یسبقوہ بعمل الا الشھادۃ رواہ البیھقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہی پس جو شخص پیش دستی
لیگیا اونسی ساتھ خدمت کرنیکی نہین پیش دستی لیجاوینگی اوسی ساتھ کسی عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی سردار کو چاہیے کہ خدمت
کری قوم کی اور قایم ہو ساتھ مصالح اونکیکی اور رعایت احوال اونکیکی ظاہر و باطن مین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر مین ادنی
اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کی اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول حضرت کی فمن سبقھم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہین
کہ مردان ز خدمت بجائی رسند مگر لڑنا اللہ کی راہ مین حتی کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ کی پاوی ؛ ح

باب الکتاب الی الکفار ودعائھم الی الاسلام

باب ہی بیچ لکھنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکیکی طرف اسلام کی ف بلانا
کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانیکی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ
اور اکثر بلانا ساتھ لکھنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہون اور امیرونکو چنانچہ حضرت نی نامی لکھی ہین کافر بادشاہونکو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری
اور حضرت جب پہری حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہہ کہ لکھین نامہ طرف قیصر روم کی پس عرض کیا لوگون نی کہ وہ نہین پڑھتی ہین نامہ کو مگر یہہ کہ ہو مہر کیا گیا پس
بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کہدوائین اوسپر تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہی کرامۃ الکتاب
ختمہ رواہ الطبرانی ؛ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب الی قیصر یدعوہ الی الاسلام وبعث بکتابہ الیہ دحیۃ الکلبی وامرہ ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیصر
فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد
فانی ادعوک بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین
ویا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال من محمد رسول اللہ و
قال اثم الیریسیین وقال بدعایۃ الاسلام روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکھا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تھی اوسکو

طرف اسلام کی اور بھیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتھ دحیہ کلبی صحابی کی اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہنچاوی اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تا کہ پہنچاوی حاکم بصرے اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکھا تہا شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی کہ بخشنے والا مہربان ہی یہہ مصداق ہے طرف محمد کیسی کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانیکی اور امور خیر کرنیکی پیچھے اسکی پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتھ بلانے اسلام کی کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کیسی اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ تو اب تیرا دوہرا یعنی ایک تواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک تواب بسبب ایمان لانی کی مجبر اور اگر منہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سے پس تحقیق ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیرکا یعنے تجپر ساتھ گناہ تیرکی گناہ تابعداروں تیرکا بہی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری استمرار کفر مین اور اے اہل کتاب آؤ طرف کلمہ اوردین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یعنی نہین مختلف دسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتھ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کے یعنی جیسیکہ نصاری نی حضرت عیسی کو رب ٹہہرایا پس اگر منہ پہیرین یعنے اہل کتاب قبول اسبات سے پس کہو تم اے مومنون کہ گواہ رہو اسی کا فرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ لکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا انم الیریسیین نی ریسین کی اور کہا بدعایۃ الاسلام بدل بلایۃ الاسلام کی ف قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش ت اور تشدید ب کی اور بادشاہ ہند کو راجہ کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ جیسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور دحیہ ساتھ زیر دال کی صحابی تہی حضرت جبرئیل علیہ السلام اکثر انہین کی صورت مین آتے تہی حضرت نی جب اون کو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجنا اوسکا ساتھ پہہ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ اور کہا ابن ملک نی کہ اسحدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکہنی سے یہہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی اور نام مکتوب عنہ کا بہی پہلی لکہی کہتا ہون مین کہ یہہ بات کلام مسی بہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو وسطی مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کر کر سلام علیک نکہا اسلیے کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ابتدا کرنی ساتھ سلام کی واسطے غیر اہل اسلام کی کنایۃ ؛ ح ع وعنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّہْمِیِّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَیِّبِ فَدَعَا عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسری کی ساتھ عبداللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہنچاوی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہ کا ہی پس پہنچایا حذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نے بددعا کی اوپر یعنی کسری پر اور اوسکی تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہہ بخاری نی ف پس مارا پرویز کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چھ مہینے کی اوسکا بیٹا ہی گیا اور اوسکی ان نحوست دولت بلا اور بلا بادلو کو

ح وعن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ

جبار یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کی درحالیکہ بلاتی تہی اون کو طرف اللہ کی اور
نہین تہا یہہ نجاشی کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی وہم ہوا ہی اوسکو
کہ کہا یہہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نی نماز پڑہی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تہا حضرت کا اور اونکی اصحاب کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب
اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نی فرمایا مرگیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہہ دونون مسلمان اور منقول ہی کہ ۶۰ھ مین لکہی حضرت
نی نامی اطراف کی بادشاہونکو اور بہیجا عمرو بن ضمیری کو پاس نجاشی کی اور جب دیکہا نجاشی نی نامہ آنحضرت کا تو تخت سی اوترکر زمین پر بیٹہا اور چومان نامی کو
اور دونون آنکہون پر رکہا اور حکم کیا ساتہہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور
کہا اگر مین جا سکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت مین اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفی لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ مین مرا پہر حضرت نی
دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونون نامی موجود ہین اوسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتی ہین اوسکی اور برکت طلب کرتی ہین ساتہہ اوسکی قید پر ع ح

وعن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریۃ
اوصاہ فی خاصتہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من
کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین فادعھم
الی ثلث خصال او خلال فایتھن ما اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم ثم ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل
منھم وکف عنھم ثم ادعھم الی التحول من دارھم الی دار المھاجرین واخبرھم انھم ان فعلوا ذلک فلھم ما للمھاجرین
وعلیھم ما علی المھاجرین فان ابوا ان یتحولوا منھا فاخبرھم انھم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیھم حکم اللہ الذی یجری
علی المؤمنین ولا یکون لھم فی الغنیمۃ والفیء شیء الا ان یجاھدوا مع المسلمین فان ھم ابوا فسلھم الجزیۃ فان ھم اجابوک
فاقبل منھم وکف عنھم فان ھم ابوا فاستعن باللہ وقاتلھم واذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان تجعل لھم ذمۃ اللہ
وذمۃ نبیہ فلا تجعل لھم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ ولکن اجعل لھم ذمتک وذمۃ اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم
وذمم اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ وان حاصرت اھل حصن فارادوک ان تنزلھم
علی حکم اللہ فلا تنزلھم علی حکم اللہ ولکن انزلھم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم اللہ
فیھم ام لا رواہ مسلم اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی ساتہہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون
لوگونکی کہ ساتہہ اوسکی ہوتی مسلمانونسی ساتہہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کی لیی ساتہہ نام اللہ کی
بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی اور بول بالی کرنی دین اوسکی لڑو اوس شخص سی کہ کفر کیا اوسنی ساتہہ اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور
نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہما کی نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کری تو ای امیر اپنی دشمنونسی مشرکین
مین سی پس بلا اونکو طرف تین چیزونکی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزونمین سی قبول کرین تجہسی اور اختیار کرین مشرک پس قبول کر اون سی
اور باز رہ اونسی یعنی اوس سی زیادہ تکلیف ندی پہر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا اونکو طرف

نقل کی یعنی چلی آنیکی اپنی ملک سی یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہہ کہ اگر کرین وہ یہہ یعنی اپنی ملک
سی چلی آوین دار الاسلام مین پس واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اون پر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کرین اوٹہہ آنا ملک سی پس
خبر دی اونکو یہہ کہ وہ ہونگی مانند گنوارون مسلمانون کے جاری کیا جاویگا اون پر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانون پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما
کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکی کا اور نہوگا واسطی اونکی غنیمت اور فی مین کچہہ حصہ مگر یہہ کہ جہاد کرین ساتہہ مسلمانونکی یعنی اور مہاجرون کی لیی بغیر جہاد
کی بہی حصہ مقرر تہا پس یہہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہون نی قبول کیا تجسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی
پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جسوقت گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور بستی والونکو یعنی کفار کو پس چاہین تجسی یہہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ
کا اور نہ ذمہ نبی اوسکی کا پس ندی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکی کا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا اسلیی کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور
ذمہ اپنی یارونکا سہلتر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور رسول اوسکیکا اور اگر گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور چاہین وہ تجسی یہہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نکال اونکو اوپر حکم اللہ کے
ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نی صواب
ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکی کی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی یخطی و یصیب نقل کی یہہ مسلم نی ف پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا
فرمایا بیان اوسکا یہہ ہے کہ جب پہچانا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس جان حکم اونکا بطریق تفصیل کی پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ
صحیح مسلم کی نسخون مین ثم ادعہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابو عبید اور سنن ابی داود وغیرہما
مین بہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیی کہ یہہ تفسیر تین خصال کی ہی نہ غیر اون کا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطی افتتاح کلام کی اور
یہہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزون مین سی اور لفظ مع المسلمین تک اسیکا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو ہجرت کا حکم
کیا کہا بعضون نی کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کے یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہہ استحقاق
تہا حضرت کی زمانی مین اسلیی کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جسوقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی کہ ہون کافی وہ
لوگ کہ مقابل دشمن کی ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی
معنی ہین اس قول حضرت کی وعلیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانونکی کہ رہتی ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنی
ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی اور بعضون نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سی ہاتہہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کے
ہاتہہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی عہد اللہ کا اور رسول اوسکیکا نہین جانیگا تو کہ
کیا کری ساتہہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تمکو ساتہہ وحی کی اور مانند اوسکیکی اونکی حق مین اور یہہ متعذر ہی تجپر بسبب دور ہونی تیری کی جگہہ اوترنی
وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جب اوتاریگا اونکو کریگا ساتہہ اونکی قتل کرنی اونکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندی کرنی اونکی
سے وغیر ذلک بحسب مصلحت کی کہ دیکہہ لیگا تو اونکی حق مین ۔ ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ
الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ
الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضے دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوس مین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اون سی یہانتک

کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوئی لوگونمین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی قتال واقع
ہو اسلیی کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی پس صبر کرو اور جانو
یہہ کہ بہشت نیچی سایہ تروارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی اوتارنیوالی کتاب کی و چلانیوالی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت
کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہم کو کافرون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈہلا آفتاب حکمت اوس وقت کی انتظار
مین یہہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہو اون اور نشاط نفسونکا ہی اور بہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت مین کہولے
جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس
چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو ح **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا
بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْہِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْہُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا
اَغَارَ عَلَیْہِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَانْتَہَیْنَا اِلَیْہِمْ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ وَرَکِبْتُ
خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَاِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِہِمْ وَمَسَاحِیْہِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَاُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ
اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد
کرین ساتہہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اون کو
کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اون کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار
ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میری البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہہ تہیلون اور بیلچون اپنی کی یعنی ساتہہ اسباب زراعت
کی زراعت کی یعنی بخبر ہماری آئی سی پس جب دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی
طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی از راہ تفاول کی ساتہہ شکست پانی اونکی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی
خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوئی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی
ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور دیکہتی طرف اون کی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتہہ افعال اونکی
اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون اوسمین پس اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی
تو لوٹتی بسبب پانی جانی علامت کفر کی یہی کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر
کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی امام
پر قتال کرنا اون سی اسیطرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہہ جملہ مستانفہ ہی بیان واسطے سبب خرابی

خیبر کی اور ڈرائی گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اون کی بسبب نازل ہونی عذاب اللہ کی ساتھہ قتل کی اور غارت کیگئی اور یہہ نکالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ سی فبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نی کہ اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنی کی دشمن سی اور ہمارا یہی استشہاد ساتھہ قرآن کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور یسکی مثل ہی جوکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علمانی کہ مکروہ ہی سی جوکہ ہو بطریق ضرب المثل کی محاورات مین اور کلام منثور مین وسطی تعظیم کتاب اللہ تعالی کی کہتا ہون مین بلکہ تصریح کی ہی بعضی علما ہماری نی ساتھہ اسکی کہ کفر ہی رکھنا کلام اللہ تعالی کا جگہہ کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کری ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحیی ہو وقت دینی کتاب کی ساتھہ اس آیہ کی یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہہ کہا کی اور داخل ہوکی اوساتد انوکیلی اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہین ہی قبیلہ استشہاد سی بلکہ قبیلہ استشہاد سی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسیطرح کہنا رب زدنی علما کا بموجب وقل رب زدنی علما کی اوساتد انوکیلی بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہہ مستحب ہی ف ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَنْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین قتال مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہی جسوقت کہ نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلتین ہاوین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کی اوس صوت مین تہا کہ اول روز مین قتال واقع نہوتا غالبا احوال مختلف تہا کبہی اول روز مین اور کبہی دوسرے دنون مین ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَنْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتی اول روز مین انتظار کرتی یہان تک کہ ڈہلتا آفتاب اور چلتین ہاوین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا برکت دعا مسلمین کی بعد نماز کی مجاہدین کی یہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی نعمان بن مقرن سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹہیرتے یعنی باز رہتی شروع کرنی جہاد کی سی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتی نماز صبح سی پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتی پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہی قریب دوپہر کے

ٹہیرتی یہانتک کہ ڈہلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑہ چکتی لڑتی عصر تک پہر ٹہیرتی یہانتک کہ نماز پڑہتی عصر کی پہر لڑتی
کہا قتادہ نی تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتی تہی بیچ حکمت اس فعل کی کہ اس جہت سی تہا کہ نزدیک ان اوقات کی چلتی ہین باوین نصرت کی اور دعا کرتی
ہین مسلمان واسطی لشکرون اپنی کی بیچ نماز اپنی کی یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز مین جیسیکہ بیچ پڑہنی قنوت کی حدیثین آئین ہین نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن عِصَامٍ الْمَزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہ کہا بہیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک چہوٹی لشکر کی اور فرمایا جسوقت دیکہو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس قتل نکرو کسیکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سی پس نہ قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے

ع الفصل الثالث فصل تیسری عن اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاِ فَارِسٍ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سردارون انکی یہہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کی سلام اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی ای پر بعد از سلام کی جانون تم کہ ہم بلاتی ہین تم کو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنی ہاتہہ سی ذلیل ہوکر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلیی کہ تحقیق ساتہہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی ہین قتل کرنیکو یا ماری جانیکو راہ خدا مین جیسیکہ دوست رکہتی ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتی ہین قتال مین یا خوش ہوتی ہین اور لذت پاتی ہین اوسمین اور سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

باب القتال فی الجہاد باب ہی لڑنی کا جہاد مین ف یعنی اسمین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلائی ہی حضرت نی انمین جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ع

الفصل الاول فصل پہلی عن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہون پس کہان ہونگا مین یعنی بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پہینک دین اوسنی کہجورین کہ تہین اوسکی ہاتہہ مین یعنی اسطی جلدی حاصل ہونی شہادۃ کی اور داخل ہونی کی بہشت مین پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہہ غیر اوسکی یہانتک کہ ہوا یہہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ گرمی سخت کی اور

متوجہ ہوی سفر دور و دراز کو اور جنگلون بی آب و گیاہ کو اور بہت سی دشمنون کو پس کہول کر کہدیا حضرت نی مسلمانون کو احوال اس غزوہ کا تا درستی
کرین سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرت نی صحابہ کو ساتہہ راہ و روش اپنی کی کہ ارادہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** توریہ کی معنی ہین چہپانا
ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتی کہ ایک جگہہ جہاد کو جائین تو لوگون مین ایسا مشہور کر دیتی کہ اور جگہہ جاوین گی اور یہہ اسلیی تہا
کہ دشمن غافل رہین یہہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کی تہا نہ ساتہہ قول صریح کی جیسیکہ ایک جگہہ کی جہاد کا
ارادہ کرتی تو احوال اور جگہہ کا اور کیفیت اوسکی راہ کی پوچہتی اور خیمہ اوس طرف نکالتی صریحا نہ کہتی تہی کہ مین فلانی جگہہ جاتا ہون تا جہوٹ نہ لازم آوی
یہان تک کہ ہوا یہہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا بہ نسبت کعب بن مالک کی اور کعب اوسمین حضرت کی ساتہہ نہ
گئی تہی مدینہ ہی مین رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اوسکا مشہور اور مذکور ہی قران مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اوسمین اور دور و دراز اسلیی کہا
کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی اور یہہ اخیر غزوہ حضرت کی غزوون مین سی تہا کہ سنہ ۹ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہ نی
وہان اوٹہائین ۞ ح **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ متفق علیہ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی فریب ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہت
لڑنیسی اور فریب اسطرح دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی تا غنیم غافل ہو اور خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکایک حملہ کری پس اسطرح اور مانند اسکی
فریب کری اور صریح جہوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتہہ زبر اور پیش خ اور جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتہہ ایک فریب کے
اور ساتہہ زیر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتہہ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی یعنی آدمی کی خیال مین کچہہ
کچہہ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسیکہ ضحکۃ اور بعتہ کہتی ہین اوسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق
ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتہہ کفار کی لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اوسمین نقض عہد و امان ہو تو نکری ۞ ح ع **وعن انس
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ اذا غزا یسقین الماء ویداوین الجرحی
رواہ مسلم** اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتون کو انصار مین سی ساتہہ
اپنی جسوقت کہ جہاد کرتی حضرت یعنی مع صحابہ کی پانی پلاتین یہہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا بڑہیونکا واسطی مصلحت پانی پلانیکی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرۃ و صحبت کی لیجاوین
تو لونڈیان بہتہ ہین نہ آزاد ۞ ع ح **وعن ام عطیۃ قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات
اخلفہم فی رحالہم فاصنع لہم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی رواہ مسلم**
اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا غزوی کیی مینی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سات غزوی پیچہی رہتی تہی مین اون کی ڈیرون مین پس تیار کرتی تہی مین واسطی
اون کی کہانا اور دوا کرتی تہی مین زخمیون کی اور خبر گیری کرتی تہی مین بیمارون کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن عبد اللہ بن عمر قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان متفق علیہ** اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتونکی سی اور لڑکون کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ
نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ جاماندہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیی جاوین حالت قتال اپنی مین اور عورۃ ملکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ
قتال کری اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیی کہ بادشاہ کی قتل مین شوکت اون کی ٹوٹتی ہی ع ح **وعن الصعب بن جثامۃ قال سئل**

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سے یعنی کافرون سی کہ رہتی ہین شہرون مین شبخون کیی جاوین پس ماری جاوین عورتین اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی اونہین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی باپون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیی اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین تو کچہہ مضائقہ نہین کہ یہہ بہی کافر ہین مانند بڑی مردونکی حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونی اونکی بڑی مردون لڑنیوالی سی ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ ، حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ ، وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنے درخت کہجورون بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نے شعر اور آسان ہوا اوپر سردارون بنی لوی کی جلانا بویرہ کا پہیلا ہوا اور اوسمین یہہ آیۃ اوتری جو کچہہ کہ کاٹا تمنی درخت کہجور سی یا چہوڑا تمنی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑون پر یعنی نہ کاٹا پس ساتہہ حکم اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جب اونہون نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتہہ اوسچیز کی کہ قصد کیا اونہون نے پس جلاوطن کیی گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئین کہجورین اون کی اور خراب کیی گئی کہڑونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کی اور لوی ساتہہ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی اجداد سی ہین اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ جہان کہجورین بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کہجورون کی کاٹنی کا تو اونہون نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہہ کہجورین کیون کاٹین اور جلائین پس آیۃ مذکورہ اوتری تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ۔ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عون سی یہہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اون کے لڑنیوالون کو اور بندی پکڑ لائی عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سی اور مریسیع نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی وہان پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والون سی مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑنی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سی مراد ہین عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی قتل کرنا کفار کا اور لی لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ

وَصَفُّوا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑنی قریش کی اور صف باندہی قریش نی واسطی لڑنی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہارے یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو اون کو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہارے پس تیر مارو اون کو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچہہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب نہون تمپر بسبب نہتی ہونی تمہارے کی نقل کی یہہ بخاری نی وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ سَنَذْكُرُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرین گی ہم بیچ باب فضل الفقراء کی اور حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تعبیہ کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر مین ایک رات نقل کی یہہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کی لیی ساتہہ پہنانی ہتیارون کی اور برابر کین صفین اور قایم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہہ کہ مناسب تہی اوسکی لیی رات کو تا دن کو اسیطرح کہڑی رہین ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مہلب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ ہووے علامت تمہاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف علامت الخ تا پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون اور یہہ قرارداد سپاہیون کا ہی کہ ایک بولی اپنی مین مقرر کر لیتی ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمین اکثر ہوتا ہی حاصل یہہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی مین پلول کہتی ہین اور معنی اسکے یہہ ہین ای اوتارنیوالی حم کی مدد نہ دیی جاوین کافر ع ح وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهٰجِرِينَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبد الرحمن یعنی کسی اور غزوی مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ ابو بکر صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شب خون کیا ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اون کو اور تہی علامت ہماری اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار ای خدا تعالی دشمنون کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی

وعن قیس بن عبادٍ قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت عند القتال رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ کہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوا ذکر اللہ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے
ف عادۃ ہی لڑنیوالون کی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ بسبب کے
کچھہ حقیقت نہ جانتی تہی اسلیے کہ اسمین قربت الٰہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آوازین ساتھہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب یابی دنیا اور آخرۃ کی ہی ع
وعن سمرۃ بن جندبٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخھم ای صبیانھم
رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکون کی بڑی عمر والی اور زندہ رکھو چھوٹی
عمر والی یعنی لڑکی اون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** مراد بڑی عمر والونسی یا توجوان ہین مقابل لڑکون کی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہو لڑنی پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ع **وعن** عروۃ قال حدثنی اسامۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الیہ قال اغر علی ابنا صباحا وحرق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نے
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کرکے بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کی اور جلا دی یعنی کہیتیان اور درخت
اور گہر ونکی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ابنا نام ایک جگہہ کا ہی شام مین اور اسی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کفار کا جائز ہی ع و
عن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدرٍ اذا اکثبوکم فارموھم ولا تسلوا السیوف حتی
یغشوکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر کی جو وقت کہ قریب آوین تمہارے
کفار پس تیر مارو اون کو اور مت سونتو تلوارین یہانتک کہ قریب ہو جائین وہ تمہاری نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** رباح بن الربیع قال
کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علی ما اجتمع
ھؤلاء فجاء فقال علی امرأۃ قتیل فقال ما کانت ھذہ لتقاتل وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد لا
تقتل امرأۃ ولا عسیفا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا ہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزے مین پس دیکہا لوگون کو
کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کسچیز پر جمع ہو رہی ہین یہہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہی ہین
ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی وہ پس فرمایا یہہ نہتی لڑتی یعنی پس کیون ہوا اسکو اور تہی اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور
کہا کہدی اسطی خالد کی کہ نہ مارے عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** مراد مزدور سی وہ مزدور ہی کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیی ہو
ع ع **وعن** ابن عباسٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ لا تقتلوا شیخا
فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی مجاہدون کو وقت بہیجنی کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتھہ نام خدا کی اور ساتھہ توفیق
و تائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی نہ مارنا تم نہایت بوڑہی کو اور نہ چھوٹی لڑکی کو اور نہ عورتکو اور خیانت نکرنا نام غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال
غنیمت کا اور صلح کرو تم آپسمین ساتھہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپس مین اسلیے کہ خدا تعالی دوست
رکہتا ہی نیکی کرنیوالون کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** نہایت بوڑہی کو یعنی مگر جبکہ ہو وہ لڑنیوالا یا صاحب رای و تدبیر تو اسصورت مین اوسکو بہی مارو
خطاب یہہ ہی کہ لفظ صیغہ بدلے ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا گیا ہی اسی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنی والا اور نہ

عورۃ کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب ای لڑائی میں **وعن علی** قال لما کان یوم بدر قدم عتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ ابنہ واخوہ فنادی من یبارز فانتدب لہ شباب من الانصار فقال من انتم فاخبروہ فقال لا حاجۃ لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ بن الحارث فاقبل حمزۃ الی عتبۃ واقبلت الی شیبۃ واختلف بین عبیدۃ والولید ضربتان فاثخن کل واحد منہما صاحبہ ثم ملنا علی الولید فقتلناہ واحتملنا عبیدۃ رواہ احمد وابو داود

اور روایت ہی حضرت علی رضاسی کہ کہا جب ہوا دن جنگ بدر کا آگی طرف لڑنیکی یعنی لڑنیکی لیی کفار مین سی عتبہ بن ربیعہ اور بیہی آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نی کون ہی کہ نکلی میدان مین لڑنی کی لیی پس جو اب یا عتبہ کو کئی ایک جوانون نی انصار مین سی یعنی نکلی میدان مین صف مین سی لڑنی کی لیی ساتھہ عتبہ اور بہرا ہیون اوسکی کی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی اون جوانون نی اوسکو کہ تم انصار ہین پس کہا عتبہ نی نہین حاجت ہم کو بیچ تمہاری یعنی تمسی لڑنیکا ارادہ نہین رکہتی مین سوا ای اوسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ ورثہ ہین اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو تو ای حمزہ کہڑا ہو تو ای علی کہڑا ہو تو ای عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوی حمزہ طرف عتبہ کی یعنی لڑنیکی لیی اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا مینی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نی اون دونون مین سی مقابلی والی نی کو پہر حملہ کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی

وعن ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحاص الناس حیصۃ فاتینا المدینۃ فاختفینا بہا وقلنا ہلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود وقال لا بل انتم العکارون قال فدنونا فقبلنا یدہ فقال انا فئۃ المسلمین

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ہمنی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ مین پس چہپے ہی ہم مین یعنی بسبب حیا مکی اور کہا ہمنی یعنی اپنی دل مین یعنی آپس مین ہلاک ہوی ہم یعنی گنہگار ہوی بسبب بہاگنی کی دشمنونسی پہر آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نی یعنی واسطی دفع خجالت اون کی کی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہوا ور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہہ ترمذی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسی کی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہا ابن عمر نی پس نزدیک ہوی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہہ اوسکا اور فرمایا حضرت نی مین جماعت مسلمانونکی ہون

ف حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو عکر کی معنی ہین پھیل کرنا اور پہرانا لڑائی مین یعنی اگر بہاگی لڑائی مین یعنی اگر بہاگی مین سی بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی مین آوینگی گناہگار نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مدد گار و ناصر تمہارا ہون فی ات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کی کیا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قران مجید مین آیا ہی ان ابراہیم کان امۃ

وسنذکر حدیث امیۃ بن عبد اللہ کان یستفتح وحدیث ابی الدرداء ابغونی فی ضعفائکم فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالی

اور ذکر کرینگی ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سراوسکا یہہ ہی وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سراوسکا ابغونی فی ضعفائکم ہی بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثوبان بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی اہل الطائف رواہ الترمذی مرسلا

روایت ہی ثوبان بن یزید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا گوپیا اوپر اہل طائف

کی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف منجنیق ایک آلہ ہی کہ پہینکی جاتی ہین ساتہہ اوسکی پتہر ع

باب حکم الاسراء

باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل وفی روایۃ یقادون الی الجنۃ بالسلاسل رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی یعنی راضی ہوا اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف جنت کی ساتہہ زنجیرون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام مین داخل کیی جاتی ہین اللہ تعالی اون کو ایمان نصیب فرماتا ہی پس داخل ہون گی جنت مین یعنی ایمان اون کا سبب ہوا دخول جنت کا ع وعن سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین وھو فی سفر فجلس عند اصحابہ یتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلتہ فنفلنی سلبہ متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی اسحال مین کہ حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کے پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہونڈو اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مینی اوسکو پس دیا حضرت نی مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظھر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یشتد فاتی جملہ فاثارہ فاشتد بہ الجمل وخرجت اشتد حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ ثم اخترطت سیفی فضربت راس الرجل ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہی قیس سی پس اوسوقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال آنکہ ہم مین تہی سستی یعنی بسبب لاغری اور پیادہ پائی کی اور کمی سواری کی یعنی دیکہا کہ ہم مین سواریان کم ہین اور بعضی ہماری پیادہ پا تہی ناگہان نکلا وہ یعنی ہماری درمیان مین سی دوڑتا پس آیا وہ اپنی اونٹ کی پاس پس کہڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونی کے اوسپر پس دوڑایا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچہی اوسکی یہانتک کہ پکڑی مینی مہار اونٹ کی اور بٹہایا مینی اوسکو پہر ننگی کی مینی تروار اپنی اور ماری اوسکی سر پر پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اسحال مین کہ اوسپر تہا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکی پس سامنی آئی میری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نے کہ سلمہ بن اکوع نی مارا فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیھم بحکم الملک وفی روایۃ بحکم اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی

کسی شخص کو واسطی بلانی سعد کی پس آئی سعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچی سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑی ہوؤ تم
طرف سردار اپنی کی پہر آئی سعد اور بیٹہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہاری کی کہا سعد نی پس
تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ ماریجاوین لڑنیوالی یعنی جو کہ قابل لڑنی کی ہین اور یہہ کہ بندی کیی جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نی
بیچ اون کی ساتہہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تو نی کہ اللہ تعالی راضی ہوا بسبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتہہ حکم اللہ تعالی کی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سی ہین اور سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اونکی اور
عہد و امان اون کی مین تہی پس جب آنحضرت نی بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کی ۵ سنہ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن
معاذ کی اوتری یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرین گی اونہون نی خیال کیا تہا کہ ہم اون کی عہد و امان مین ہین رعایت ہماری حال کی
کرین گی اور ہماری خلاصی مین کوشش کرین گی پس جب اوتری تو حضرت نی سعد کو بلوایا جیسیکہ مذکور ہوا اور کہڑی ہو تم الخ کہا نووی نی کہ اسی معلوم
ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کری اور کہڑا ہو جاوی وقت آنی اوسکی اور حجت پکڑی ہی ساتہہ اسکی جمہور نی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہا یہہ امر
کہڑی ہونیکا تعظیم کی لیی بلکہ بسبب اسکے تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہی بسبب اسکی کہ زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور
طاقت اوترنی کی سواری پر سی نرکہتی تہی پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اون کی کرو اوترنی مین ۔ ع ح وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اہل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ
من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامۃ فقال عندی یا محمد خیر ان تقتل
تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید المال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان الغد
فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت ترید المال
فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان بعد الغد فقال لہ ما عندک یا ثمامۃ
فقال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت ترید المال فسل تعط منہ ما شئت
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑ لائی لشکر کی لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سی کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سی ستونون مسجد نبوی کی پس نکلی طرف اوسکی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دی یا کیا ہی گمان تیرا مجہہ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیری پس کہا نزدیک میری
ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میری بہت مال ہی اگر قتل کروگی تم یعنی مجکو قتل کروگی خون والی کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہی پس اسمین اقرار ہی اپنی تقصیر
کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مارو گی کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لی گی پس اسمین دعوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگی انعام
کروگی اوپر قدردان کی یعنی سلوک اور اوسکا بدلہ میری طرف سی ہوگا اور اگر ہو تم چاہتی مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز ہی کہ کہی مینی واسطی
آپکی اگر بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والیکو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی
حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ہوا اگلی سی اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز ہی کہ کہی مینی واسطی
آپکی اگر بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ ۔ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس آیا ثمامہ طرف نخلستان کے نزدیک تھی مسجد کی پس نہایا یہ آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندہ اوسکا ہیں اور رسول اوسکا اے محمد قسم ہی خدا کی نہ تھا روی زمین پر کوئی منہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ آپ کی سی پس تحقیق ہو گیا یعنی آپ منہ تمہارا محبوب ترساری منہوں سے طرف میری قسم ہی خدا کی نہ تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپ کی پس ہو گیا دین آپ کا محبوب تر ساری دینوں کا طرف میری قسم ہی اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکی پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین ساری شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکی لشکر نے پکڑ لیا مجکو اسحال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہیں بشارت دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ مجکو شرافت بسبب اسلام کی حاصل ہوئی اور ساری گناہ پہلی تیری بخشی گئی اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کسی نے الی بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بدین نہیں ہوا میں قسم ہی اللہ کی نہیں پہنچیگا تمکو شہر جایمہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیں اوسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مسلم نے اور مختصر کیا اسکو بخاری نے وعن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چھوڑ دیتا میں اون کو واسطے اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے وعن جبیر نے یہہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانیکی بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہی پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہی اور اوسکا ایک احسان تھا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پھری تو اوسنے دفع کیا مشرکوں کو حضرت سے یعنی حضرت نے کلام مذکور فرمایا واسطے تالیف و ترغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا ۔ وعن اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ اسی آدمی مکہ کی اوترے الی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاویں اور آزار پہنچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرتکی صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے تیطبع و خواہش نہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت میں ہی کہ آزاد کر دیا اون کو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیہ اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکھا ہاتھ اونکا تمسے اور تمہارا ہاتھ اون سے مکہ میں اور نواح اوسکی میں نقل کی یہہ مسلم نے وعن قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم فی یوم بدر باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظهر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیها رحلها ثم مشی واتبعہ اصحابہ حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل ینادیهم باسمائهم واسماء اٰبائهم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لها قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منهم وفی روایۃ ما انتم باسمع منهم ولکن لا یجیبون متفق علیہ وزاد البخاری قال قتادۃ احیاهم اللہ حتی اسمعهم قولہ توبیخا وتصغیرا ونقمۃ وحسرۃ وندما اور روایت ہی قتادہ سی کہ اذکر کیا واسطی ہماری انس بن مالک نی ابی طلحہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا دن جنگ بدر کی ساتھہ چوبیس شخصون کی سردارون کفار قریش سی پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوین کی کنووں بدر کی سی وہ ناپاک کرنیوالا تہا اور رہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتی کسی قوم پر تو ٹہیرتی وہ میدان مین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جب کہ ہوا بدر مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نی ساتھہ پالان کجاوی کی اوپر اونٹ سواری اپنی کی پس باندہا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پہر چلے حضرت وساتھہ ہوی اوسکے اصحاب اون کی یہانتک کہ کہڑی ہوی اوپر کناری کنوین کی پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتھہ نام اونکے اور نام باپون اونکے کی اے فلانی بن فلانی اور اے فلانی بن فلانی کیا آیا خوش کرتا ہی تم کو یہہ کہ اطاعت کرتی تم اللہ کی اور رسول اوسکی پس تحقیق ہمنی پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہمکو پروردگار ہمارا بیشک حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی تمپر پس آیا پائی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا تمہارا پروردگار تمہارا بیشک حق یعنی ثابت تمہاری عذاب کا اور یہہ مستفہام تو بیخ ہی پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا کلام کرتی ہو اون مردون سی کہ نہین روح واسطی اونکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوسکی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین تم زیادہ سنی والی واسطی وسیر کی کہ کہتا ہون مین سی اون سی بیچ ایک روایت کی سی کہ نہین تم زیادہ سنی والی اونسی ولیکن وہ جواب نہین دیتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہ کہا قتادہ نی کہ زندہ کیا اون کو اللہ تعالی نی یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطی سرزنش کی اور واسطی ذلت کی اور واسطی عذاب کے اور واسطی نقوس کے اور واسطی پشیمانی کی ف اسحدیث سی حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نی سماع اموات کی یہی ثابت کیا ہی اور اکثر علما حنفیہ نی انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کہی طرح پر دی ہین جو جاہی سی فقہ کے کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہہ لی ؛ مولف **وعن** مروان والمسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد هوازن مسلمین فسالوہ ان یرد الیهم اموالهم وسبیهم فقال فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ بما هو اهلہ ثم قال اما بعد فان اخوانکم قد جاءونا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیء اللہ علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس کلهم عرفاءهم ثم رجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبروہ انهم قد طیبوا واذنوا رواہ البخاری اور روایت ہی مروان اور مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوی یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کی پاس قوم ہوازان کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اونہون نی حضرت سی یہہ کہ پہیر دین طرف اونکی مال اونکی اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اختیار کرو ایک دو چیزون مین سی

ف حدیث ہی سی ثابت ہوتا ہی کہ مردون کی سماع ہی اور اسی پر اکثر علما حنفیہ کی ہی اور ہمارے زمانہ کے بعض علما نی اسکا انکار کیا ہی اور اسکی تردید مین رسالہ لکہی ہین اور ہمنی بہی اسکی تردید مین رسالہ لکہا ہی اور اسکا نام تنویر العینین ہی

یا بندی یا مال کہا ہوازن نی پس تحقیق اختیار کی ہمنی بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تعریف کی اللہ کی ساتھہ اوسچیز کی کہ لائق
اوسکی ہی پہر فرمایا ای پر بعد اسکی یعنی حمد و ثنا کی پس تحقیق بہائی تمہارے یعنی دینی بہائی یا نسبی کہ ہوازن ہین آئی توبہ کر کر یعنے شرک و گناہون سے
اور تحقیق مینی مناسب دیکہا کہ پہیر دون طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہی تم مین سی یہہ کہ بخوشی پہیر دی بندی پس چاہیی کہ کری اور جو چاہی تم مین سے
یہہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہی اوپر نصیبی اپنی کی یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوسچیز سی کہ انعام کری اللہ اوپر ہماری غنیمت مین سی پس چاہیی کہ کری یعنے
جسکو منظور ہو کہ اپنی حصی کے بندی ندی بغیر عوض کی بیان کری پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نے یا سبہون نی بغیر تمیز کی کہ تحقیق خوش ہوئی ہم ساتھہ
اوسکی یعنی پہیر دینی بندیکی یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ہم نہین جانتی ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سے اور نہین جدا کر سکتی اوسکو
اوسی کہ نہین راضی ہوا پس پہر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمہاری امر تمہارا یعنی بتفصیل پس پہر گئی لوگ پس کلام کیا اونسے سردارون اونکی
نی پہر پہر کر آئی لوگ حضرت کی پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوے اور اذن دیا یعنی پہیرنی بندیکا نقل کی یہہ بخاری نے ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا
ہی آئی وہ حضرت کی پاس مسلمان ہو کر بعد اوسکی کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن کہ اوسکو غزوہ
حنین بہی کہتی ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کی اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نی اذن چاہا صحابہ سی بیچ پہیرنی بندیکی اسلیے کہ اموال اون کے
اور بندی اونکی ہو گئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہین جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اون کی کی ح ع وعن عمران بن حصین قال
ثقیف حلیفا لبنی عقیل فاسرت ثقیف رجلین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسر اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رجلا من بنی عقیل فاوثقوہ فطرحوہ فی الحرۃ فمر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فناداہ یا محمد
یا محمد فیم اخذت قال بجریرۃ حلفائکم ثقیف فترکہ ومضی فناداہ یا محمد یا محمد فرحمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرجع فقال ما شانک قال انی مسلم فقال لو قلتہا وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح فقال ففداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالرجلین اللذین اسرتہما ثقیف رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ثقیف ہم قسم بنی عقیل کی پس قید کیی ثقیف نے
دو شخص اصحاب حضرت کی سی اور قید کیا اصحاب حضرت کی نی ایک شخص کو بنی عقیل مین سی پس مضبوط باندہا صحابہ نی اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان مین
پس گذری اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نی ای محمد ای محمد کس سبب سی پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنی کی کہ ثقیف مین
یعنی اونہون نے دو مسلمانونکو قید کیا تہا تجکو اونکی بدلی مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی جگہہ اور تشریف لی گئی پہر پکارا اوسنی حضرت
کو ای محمد ای محمد پس رحم کہایا اوسپر حضرت نی اور پہری پس فرمایا کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوس حالت مین
کہ تو مالک ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کے پہلی قید ہونیکی کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا مین چہٹکارا پاتا قید سی اور عقبی مین دوزخ سے
کہا راوی نی پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی اون دو شخصون کی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے نقل کی یہہ مسلم نی ف ثقیف نام قبیلہ کا
ہی ہوازن مین سی وہ حلیف یعنی ہم قسم تہی بنی عقیل کی کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہی اور عرب مین قبائل آپسمین ہم قسم و ہم عہد ہوتی تہی کہ نیک و بد مین ایک دوسریکا شریک
ہوا کری جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسما قسمی جاہلیت کی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئے اور حکم ہوا
کہ حلف اسلام کے ہی کافی ہی اور قید کیا الخ یعنی بدلی مین اون دو صحابیونکی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کے گرفتار کرتی تہی
اور حضرت نی بہی موافق عادت اونکی یہہ فعل کیا اور ظاہر مصلحت اسمین تہی اور حرہ ساتہہ زبرج کی نام ایک زمین کا ہی ظاہر مدینہ مین کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین
اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سی پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہو اور دعوی کری کہ مین مسلمان ہون تو قبول نہ کیا جاوے

قول اوسکا مگر ساتہہ گواہ کی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نی اسلیی اسلام اوسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق
کی یا بطریق اضطرار کی کہتا ہی اسلیی حضرت نی اوسکو دار الحرب مین جانی دیا جانا کہ یہہ جہوٹا ہی پس یہہ خصائص حضرت کی سی ہی ؛ ح - ع ؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة قالت لما بعث اهل مكة في فداء اسرائهم بعثت زينب في فداء ابي العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة ادخلتها بها على ابي العاص فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها رقة شديدة وقال ان رايتم ان تطلقوا لها اسيرها وتردوا عليها الذي لها فقالوا نعم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يخلي سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ناجح حتى تمر بكما زينب فتصحباها حتى تاتيا بها

رواه احمد وابو داود روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نی بیچ بدلی قیدیون اپنی کی یعنی جبکہ غالب ہوئی اونپر حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم دن بدر کی پس قتل کیا بعضون کو اور قید کیا بعضون کو اور طلب کیا اونسی بدلا تو اہل مکہ نی لوگونکو بہیجا مال لیکر واسطی چہڑانی قیدیون اپنی کی
پس اوسوقت بہیجا زینب نی بیچ بدلی ابی العاص کے کچہہ مال اور بہیجا اوس مال مین ایک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتہہ
اوس ہار کی ابی العاص پر یعنی اونکی جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ہار کو رقت کی واسطی زینب کی رقت سخت یعنی دل امڈا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کی اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیی کہ وہ ہار اونکی گلی مین رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطی زینب کی قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی یعنی مال
کہ بدلی مین ابو العاص کی بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نی کہ ہان یعنی مال پہیر دیتی ہین ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتی ہین اور تہی حضرت کہ
عہد لیا ابو العاص سی یعنی وقت چہوڑنی اونکی یہہ کہ چہوڑ دی راہ زینب کی طرف اونکی یعنی حضرت کی پاس مدینہ مین زینب کو آنی دی مانع نہو اور بہیجا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سی اور فرمایا ٹہیری رہنا تم بیچ بطن ناجح کی یہانتک کہ آوین تمہاری پاس زینب
پس ساتہہ رہنا تم اونکی یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف حضرت زینب بیٹی حضرت کی تہین سب سی بڑی اور ابو العاص بن
ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجی تہی حضرت خدیجہ کی اور خاوند حضرت زینب کی وہ بہی بدر مین قید ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ
بیوی حضرت کی تہین سب اولاد حضرت کی اونہین سی ہوئی سوای حضرت ابراہیم کی کہ ماریہ سی تہی اور حضرت زینب کے ابو العاص کافر کی نکاح مین
تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورۃ مسلمان اور مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نی جو دو شخصون کو بہیجا زینب کے لانی کی لیی باوجودیکہ محرم
شرعی نہ تہی تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کی بلحاظ صاحبزادی ہونی حضرت کی اور عورت کو نامحرم کے ساتہہ سفر کرنا جائز نہین اور بطن ناجح نام
ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی آٹہہ کوس پر اور لفظ ناجح کو صاحب قاموس نے ساتہہ یای تحتانیہ اور زیر پہلی جیم کی لکہا ہی اور ساتہہ نون اور جیم اور حای مہملہ کی بہی علما نی
ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرۃ کر کر مدینہ سی مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ سی ہین رہی دین کفر پر اور بعد
ازان اتفاق پڑا اونکو سفر شام کا تجارت کی لیی جب نزدیک مدینہ کی پہونچی تو مسلمانون نے چاہا کہ اونسی مال چہین لین یہہ خبر حضرت زینب کو پہونچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد و پیمان مسلمانون کی ایک یعنی جب ایک مسلمان نی کافر کو امان دی تو سبکو چاہیی کہ امان دین فرمایا حضرت نے کہ ہان ایک
ہی کہا حضرت زینب نی کہ گواہ رہیی ای رسول خدا کی کہ مینی امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب یہہ حال دیکہا تو بغیر ہتیار کی ابو العاص کے پاس گئی اور کہا ای ابو العاص
تو شرفاء قریش سی اور پیغمبر کی چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جاتا یہہ سب مال تیری پاس رہی ابو العاص نے کہا یہہ جو تم کہتی ہو بری بات ہی حاشا مین اپنی اسلام کو ساتہہ

اس اموال کی پلید کردن پس ابو العاص مکہ کو گئی اور اموال لوگون کی سپرد اون کو کیی اور کہا ای اہل مکہ اموال تمہاری تم کو پہنچ چکی اونہون نی کہا پہنچ چکی کہا گواہ رہو کہ مین مسلمان ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئی حضرت نی زینب کو سپرد اونکی کیا ساتھ نکاح جدید کی یا قدیم کی اسمین اختلاف ہی اور آنحضرت ابو العاص سی محبت رکہتی تہی اور بہت راضی تہی اونسی اور شہید ہوئی وہ دن یمامہ کی حضرت ابو بکر کی خلافت مین ۔ ح ع **وعنہا** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَھْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَۃَ ابْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰی اَبِیْ عَزَّۃَ الْجُمَحِیِّ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکہی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنہ مین **ف** امام کو اختیار ہی کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون تو چاہی قتل کری اونکو اور چاہی غلام کر کر رکہی اور چاہی چہوڑ دی اون کو آزاد کر کر واسطی ذمہ مسلمانون کی اور منت رکہی یعنی چہوڑ دینا بغیر عوض کی یہہ منسوخ ہی ۔ ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْیَۃِ قَالَ النَّارُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا مار ڈالنی عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالی گا لڑکون کو فرمایا آگ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ عبارت ہی ضایع ہونی سی یعنی اگر صلاحیت رکہتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار و غمخوار تو وہ ہوتی ۔ ع **وعن** عَلِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ ھَبَطَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ خَیِّرْھُمْ یَعْنِیْ اَصْحَابَکَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ یُّقْتَلَ مِنْھُمْ قَابِلًا مِّثْلُھُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَیُقْتَلُ مِنَّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جبرئیل اوتری حضرت پر پس کہا واسطی اونکی اختیار دی اونکو یعنی اپنی یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کرین قیدیون کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چہوڑین اون کو اس شرط پر کہ ماری جاوین صحابہ مین سی سال آیندہ مانند اونکی یعنی گنتی مین کہ ستر تہی عرض کیا صحابہ نے اختیار کیا ہمنی بدلہ لینا اور یہہ کہ ماری جاوین ہم مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** دن جنگ بدر کی ستر کفار قریش ماری گئی اور ستر بندی کر کر لائی گئی حضرت کی پاس حضرت نی مشورہ کیا اونکی مقدمہ مین ابو بکر رض سی کہ کیا کیا چاہیی ان کو ماریی یا فدیہ لیکر چہوڑ دیجیی ابو بکر رض نی کہا کہ جیتا رکہیی ان کو ماریی نہین شاید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کری انکو اور توفیق اسلام کی دی اور لیجیی اونسی فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اوسکی اصحاب آپ کی اور حضرت عمر نی کہا گردن ماریی انکی کہ یہہ سب پیشوا کفر کی ہین اور خدا تعالی نی تم کو بی نیاز کیا ہی مال لینی سی پس مختار کیا حضرت نی صحابہ کو کہ ایک چیز دو چیزون مین سی اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا باین شرط کہ ماری جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سی اور فتح کافرون کی ہوگی اونہون نی یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد مین ستر تن مسلمانون سی شہید ہوئی کہ حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بہی اونہین مین تہی پہر حاضر ہوئی حضرت عمر رض حضرت کی پاس پس دیکہا کہ آنحضرت اور حضرت ابو بکر رض رو رہی ہین کہا اونہون نی کیون روتی ہین آپ فرمایی تا مین بہی روؤن پس فرمایا حضرت نی کہ روتا ہون تیری یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجہپر عذاب اون کا نزدیک اس درخت سی اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تہا اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا حضرت نی اگر بہیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اوس سی مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بہی اس مشورہ مین شریک حضرت عمر کی تہی اور صحابہ نی یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کی بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہون اور بسبب رغبت شہادت اپنی کی سال آئندہ مین اور بسبب ترحم کی اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وہ اختیار دیی گئی اور اختیار کی ایک چیز دو چیزون مین سی تو عتاب اونپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکی ہی جواب یہہ کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تہا کہ دیکہین پسندیدہ حق اختیار کرتی ہین یا اوس چیز کو کہ دل اونکا چاہتا ہی پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیی گئی اوسپر اور تورپشتی نی بعید جانا ہی حدیث

تخییر کو بسبب ہونی اوسکیکی مخالف اوس چیز کی کہ ظاہر قران ہی اور ترمذی نی بہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نی کہا کہ حکم کرنا ساتہہ غرابت کی موجب طعن نہین اسلیی کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ۱۲ ع ح **وعن** عطیۃ القرظی قال کنت فی سبی قریظۃ عرضنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا ینظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ینبت لم یقتل فکشفوا عانتی فوجدوھا لم تنبت فجعلونی فی السبی رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عطیہ قرظی سی کہ کہا تہا مین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی دیکہتی صحابہ یعنی زیر ناف کہول کر لڑکون کو کہ بندی مین آئی تہی پس جس کسیکی جمی ہوتی بال یعنی زیر ناف کی وہ شخص مارا جاتا یعنی اسلیی کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالون سی اور جسکی نہ جمی ہوتی نہ مارا جاتا یعنی اسلیی کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولے زیر ناف میری پس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہی بال پس ٹہیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** کہا تورپشتی نی کہ گردانا گیا جمنا بالون کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کی اسلیی کہ اگر پوچہی جاتی احتلام سے یا سن بلوغ سی تو سچ نہ کہتی بخوف ہلاک کی ۱۲ ع ۱۲

وعن علی قال خرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتب الیہ موالیہم قالوا یا محمد واللہ ما خرجوا الیک رغبۃ فی دینک وانما خرجوا ھربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول اللہ ردھم الیہم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما اراکم تنتہون یا معشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی ھذا وابی ان یردھم وقال ھم عتقاء اللہ رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا نکلی کتنی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ کے پہلی صلح سی پس لکہا طرف حضرت کی غلامون کی مالکون نی کہا ای محمد قسم اللہ کی نہین نکلی یہہ طرف تمہاری رغبت کرنی کر بیچ دین تمہاری کی اور سوای اسکی نہین کہ نکلی ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطی خلاص ہونیکی غلامی سی پس کہا کتنی لوگون نی یعنی صحابہ مین سی کہ سچ کہا ان کی مالکون نی یا رسول اللہ پہیر دیجیی اون کو طرف اون کی پس غصہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا مین تمکو کہ باز آؤ ای گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سی یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ ماری گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پہیرنی اون غلامونکی اور لاحق کرنی اونکی کی دار الحرب مین بعد لانی اسلام کی اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیی ہوی خدا تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت غصہ اسلیی ہوئی کہ اون لوگون نی معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق مین ساتہہ گمان اپنی کی اور گواہی دی اونکی مالکون کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق مین یہہ تہا کہ وہ ہوے تہی بسبب نکلنی کی دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کی نہین جائز تہا پہیرنا اونکا پس تہی مدد کرنی اون کی مالکون کی زیادتی پر ۱۲ ع ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد یقتل ویاسر ودفع الی کل رجل منا اسیرہ حتی اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیرہ فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل رجل من اصحابی اسیرہ حتی قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرناہ فرفع یدیہ فقال اللھم انی ابرء الیک مما صنع خالد مرتین رواہ البخاری روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نی اون کو طرف اسلام کی پس اچہی طرح نہ کہہ سکی بسبب اضطراب کی کہ اسلام لائی ہم یعنی نہ کہہ سکی کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کہتی تہی صبانا صبانا یعنی نکلی دین اپنی سی طرف

دین اسلام کی پس شروع کیا خالد نی قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اورونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کی ہم مین سی قیدی اوسکا یعنی باقی
رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سی اوسکی ہاتہہ مین یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نی کہ قتل کری ہر شخص ہم مین سی قیدی اپنی کو پس کہا مینی یعنی ابن عمر
نی قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقون مین سی اپنی قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس ذکر کیا ہمنی یہہ قصہ حضرت سی پس اوٹہائی حضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بی رضائی اپنی طرف
تیری اوس چیز سی کہ کی خالد نی دو بار فرمایا حضرت نی یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نی ف یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہہ مضمون محذوف ہی
کہ دیی ہم کو قیدی ہماری اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکی کی اوسدن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکی کی پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتہہ
قتل کرنی اونکی کی اور یہانتک کہ آئی ہم الخ یہان بہی یہہ محذوف ہی کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکہی گا اوسکو یہانتک کہ
آوین ہم پاس حضرت کی پس محفوظ رکہی ہمنی یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نی کہ حضرت نی کلام مذکور سعد کی حق مین اسلیی فرمایا کہ خالد نے
تامل و احتیاط نکی تا ظاہر ہوتی مراد اونکی کہ صبانا سی کیا مراد رکہتی ہین اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنی دین اسلام کا بہی رکہتا ہی لیکن چونکہ صریح
اسلمنا سی عدول کیا قبول نہ کیا خالد نی قول اون کا اور حمل کیا بد دین ہونی پر ع ح

باب الامان

باب ہی بیچ بیان امن دینی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ
اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا
مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِي فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سی کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
سال فتح مکہ کی پس پایا مینی اون کو نہاتی اسحال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیی ہوئی تہین حضرت کا ساتہہ کپڑی کی پس سلام کیا
مینی پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئی اپنی غسل سی کہڑی ہوئی پس
نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپٹی ہوئی ایک کپڑی مین پہر فارغ ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سی پس کہا مینی یا رسول
اللہ کہا بیٹی ماں میری کی نی کہ علی ہین یہہ کہ وہ قتل کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینی اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پناہ دی ہمنی اوسکو کہ پناہ دی تونی ای ام ہانی کہا ام ہانی نی اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نی پناہ دی مینی دو شخصون کو کہ ناتی دار تہی میری خاوند کی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امان دی ہمنی اوسکو کہ امان دی تونی ف ہبیرہ ام ہانی کی خاوند کا نام ہی کہ بعد از اسلام ام ہانی کی
اوس سی تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سی تہا ام ہانی نی اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نہ کرتی
تہی اور چاہتی تہی کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نی حضرت کی پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سی معلوم ہوتا
ہی کہ حضرت ام ہانی کی گہر مین نہاتی تہی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنی مکان مین نہا رہی تہی یا حضرت فاطمہ کی گہر مین
پس تطبیق انمین یون دی جاوی کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا مینی اون کو نہاتی اپنی گہر مین یا حمل کی جاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ع

الفصل

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق عورۃ البتہ لیتی ہی واسطی قوم کی یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی اگر مسلمان عورۃ امان دی ایک قوم کو کافرون مین سی تو لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہین اوسکو ۔ ح وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن حمق سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو کوئی امن دی کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنی اوسکے سی روبرو خلایق کی اور حدیثون مین آیا ہی کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتہہ اوسکی ۔ ح وعن سلیم بن عامر قال کان بین معاویۃ وبین الروم عہد وکان یسیر نحو بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فجاء رجل علی فرس او برذون وہو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا ہو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی سلیم بن عامر سی کہ کہا تہا درمیان معاویہ کی اور درمیان رومیون کی عہد وصلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تہی معاویہ سیر کرتی تہی طرف شہرون اونکی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کرین اون پر یعنی یکایک اونپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنی مکان مین بیٹہی رہتی اور اوسوقت جاتی تو وہ خبردار ہو جاتی پس آیا ایک شخص سوار گہوڑی عربی پر یا ترکی پر اسحال مین کہ وہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتی ہو ایام صلح مین دشمنونکی شہرون کی طرف داخل غدر کی ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نی پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوسی معاویہ نی اسبات کو یعنی یہہ کہ پہرنا ہمارا یہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان کسی قوم کی عہد پس نہ توڑی عہد کو اور نہ باندہی اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑی عہد طرف اونکی اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردی اونکو اور کہدی کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تہی اب نرہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نی پس پہری معاویہ ساتہہ لوگون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف نہ باندہی عہد یعنی متغیر نکری عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سی مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا والاشد عہد کہ بمعنی باندہنی اور محکم کرنیکی ہی محمود ہی ۔ ح وعن ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیہم ابدا قال انی لا اخیس بالعہد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذہبت ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا بہیجا مجکو قریش نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میری دلمین اسلام پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پہر کر جاؤنگا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدونکو ولیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دلمین وہ چیز کہ

تیری دل مین ہی اب پس پہر یا کہا ابو رافع نی پس گیا مین پہر آیا مین حضرت کی پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** حضرت نے
اوسکو روکا اسلیے نہین کہ جواب موافق مدعا اونکی دی آوی اور پہر یا یعنی طرف ہماری کفار کی پاس سی پہر اسلام لا یعنی ابہی اظہار اسلام نکر بلکہ وہان جا پہر وہان سی آنکر اظہار اسلام
کرنا ۞ ع **وعن** نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا
وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی نعیم بن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو
شخصون کو کہ آئی تہی مسیلمہ کی پاس سی خبردار ہو قسم ہی خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہین ماری جاتی ہین البتہ مارتا مین گردنین تمہاری نقل کی
یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** مسیلمہ کذاب نی دعوی نبوۃ کا کیا تہا اور نام اون دونون شخصون آنیوالون کا عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور
اونہون نی حضرت کی سامنی آنکر کہا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیے حضرت نی خفا ہو کر کلام مذکور فرمایا ۞ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا
شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا اپنی خطبہ مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اوس قسم مین مگر قوۃ کو یعنی
اسلام مین وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی منافاۃ ساتہہ اسکی نہین رکہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہہ ترمذی نی طریق حسین بن ذکوان
کیسی عمرو سی اور کہا یہہ حسن ہی **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنی آپسکی کے ہون پورا کرو بموجب قول
اللہ تعالی کی اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زیان ترکہین دین مین جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہی پورا کرنا اون کا اسلام مین بموجب قول
آنحضرت کی لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرۃ مظلوم اور صلہ ارحام کی اور مانند انکی کی پس اسلام مقوی اور موید اونکا ہی بموجب حدیث
حضرت کی ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدد الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونی مدد کرنی باہمدگر کی اور
کہا طیبی نی کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہون کو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کی لیے ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسری یہہ کہ نوع کی لیے ہو کہتا ہون مین کہ
ظاہر وجہ دوسری ہی ہی اور موید ہی اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہائی ہو تمنی جاہلیت مین یہہ کہ مدد کری بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان
ہو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن نہ پیدا کرو قسم اسلام مین یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ۞ ح ع **وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُوْنَ**
تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رض کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی المسلمون تتکافا دماؤہم بیچ کتاب
قصاص کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ
اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کی پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا واسطی اون دونون کی آیا گواہی دیتی ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اون دونون نی کہ گواہی دیتی ہین
ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون

کو البتہ قتل کرتا مین تم دونون کو کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ ایلچی نہ مارا جاوی یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہی اور مستحق قتل ہو نقل کی
یہہ احمد نی **ف** ایلچیون نی جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کی تابعدار ہونیکا اور پہر حضرت نی جو فرمایا آمنت
باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتہہ عذاب اونکی ہی اور اسمین رمز ہی ساتہہ انکار نبوۃ اوس لعین کے اور تکذیب دعوے
اوسکی کی ۞ ع **باب قسمۃ الغنائم والغلول فیہا** باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنی غنیمتونکی اور خیانت کرنی کی
مال غنیمت مین **ف** غنیمت اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی حاصل ہو ساتہہ قتال کی اور بغیر قتال کی جو حاصل ہو اوسکو فیی کہتی ہین ۞ ع **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک
بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس نہین حلال
تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطی ہماری
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوس کلام پر کہ پہلی اسی ہی پس یہہ تتمہ ہی
کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتونمین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتی تو جمع کرتی غنیمت کو پس اگر اوترتی آگ
آسمان سی اور جلا دیتی اوسکو تو جانتی کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ۞ ع **وعن** ابی قتادۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فضربتہ
من ورائہ علی حبل عاتقہ بالسیف فقطعت الدرع واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت
فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال امر اللہ ثم رجعوا وجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ فقلت من یشہد لی ثم جلست فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقلت
من یشہد لی ثم جلست ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقمت فقال مالک یا ابا قتادۃ فاخبرتہ فقال رجل
صدق وسلبہ عندی فارضہ منی فقال ابو بکر لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ
فیعطیک سلبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ فاعطانیہ فابتعت بہ مخرفا فی
بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام متفق علیہ اور روایت ہی
ابی قتادہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سال غزوہ حنین کی مین کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا پس جبکہ ملی ہم یعنی جماعت مسلمانون کی ساتہہ
کافرون کی لڑنیکی لیی ہوی مسلمانون کو صورت شکست کی پس دیکہا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانون مین سی پس
مارا مینی اوسکو پیچہی اوسکی سی اوپر رگ گردن اوسکی کی ساتہہ تلوار کی پس کاٹی مینی زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہپر پس پہنچا مجکو پہنچنا کہ پائی مینی اوس سی موت کی
یعنی قریب بمرگ ہوا پہر پایا اوسکو موت نی پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سی پس کہا مینی کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی اللہ کا
یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کی لڑنیکی لیی اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کری کسیکو
یعنی کافرونمین سی واسطی اوسکی ہو قتل کرنی پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کون شخص گواہی
دیگا واسطی میری کہ مینی اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اس قول پہلی کی یعنی جو شخص قتل کری الخ پس کہا مینی
کون گواہی دیگا واسطی میری پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نی کیلئے وسطی تیری ہی ابو قتادہ یعنی کہا ہوتا ہی ویہ تہتا ہی تو ماند صاحب غرض او طالب حاجت کی پس خبر دی نبی حضرت کو کہ
یعنی غلان مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نی سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میرے پاس ہی پس راضی کرد او سکو معبسی یعنی پر بھی او سکو
عوض اس اسباب کی ناگہ مجھ پہ میری یہی یار راضی کر بھی او سکو ساتھ مصالحت کے اوسمین پس کہا ابو بکر رضی نہ یون چاہی قسم خدا کی اسوقت نہ
قصد کرین گی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سی کہ او قتادہ ہی کہ وتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کی یہی پہر دیو ین تجکو اسباب
او سکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکر نی پس دی ابو قتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس دیا اوس شخص نی تجکو اسباب
او سکا پس خرید لی میں ساتھ او سکی ایک باغ کہ تہا بیع قبیلہ بنی سلمہ کی پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا میں او سکو اسلام مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف اس غزوہ مین مسلمانون کو تہوڑی سی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہی خچر سفید پر سوار اور عباس بن
عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑی ہوی تہی حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتی تہی حملہ کرنیکی یہی اور فرماتی تہی انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ح **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسہم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسہم سہما لہ وسہمین لفرسہ متفق
علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ دی واسطی اوسی کی اور واسطی گہوڑی اوسکی تین حصے ایک حصہ اوسکا اور دو حصے
گہوڑی واسطی کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کی نزدیک سوار کی دو حصی ہین اور مذہب امام اعظم کا ہی یہی ہی اسلیے کہ
حضرت نی سوار کو دو حصی دی چنانچہ فضل اور سیاتی وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری سی اور ہدایہ مین
ابن عباس سی اور ابن عمر رضی سی یہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر کی مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیرون کی کی ح

وعن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسالہ عن العبد والمراۃ یحضران المغنم ہل یقسم لہما
فقال لیزید اکتب الیہ انہ لیس لہما سہم الا ان یحذیا وفی روایۃ کتب الیہ ابن عباس انک کتبت تسالنی
ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وہل کان یضرب لہن بسہم فقد کان
یغزو بہن فیداوین المرضی ویحذین من الغنیمۃ واما السہم فلم یضرب لہن بسہم
رواہ مسلم اور روایت ہی یزید بن ہرمز سی کہ کہا لکہا نجدہ حروری کی طرف ابن عباس کی درحالیکہ پوچہتی تہی ابن عباس سی
حال غلام اور عورت کی سی کہ حاضر ہون غنیمت مین یا تقسیم کیا جاوی واسطی دونون کی پس کہا ابن عباس نی یزید کو یہہ کہ لکہہ تو طرف
نجدہ کی یہہ کہ نہین واسطی دونون کی حصہ معین مگر یہہ کہ دیی جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ لکہا طرف او سکی ابن عباس سی کہ
کہ تحقیق تو نی لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسی کیا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتی ساتہہ عورتون کی اور کیا تہی مقرر کرتی واسطی اونکی حصہ
پس تحقیق تہی حضرت جہاد کرتی ساتہہ اونکی کہ دوا کرتین بیمارون کی اور دی جاتین کچہہ غنیمت مین سی لیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطی اونکی
نقل کی یہہ مسلم نی ف نجدہ نام سردا خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتہہ حروراء بالمد کی اور قصر کی کہ نام ایک گانو کا ہی نواح کوفہ سی اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکی اور عورتین نی جاوین کچہہ غنیمت مین سی لیکن حصہ سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوی اونکی لیی اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کری اور عورت کو اوس صورت
مین کہ دوا کری بیمارون کی ح **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظہر مع رباح غلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاری قد اغار علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقُمْتُ عَلٰی اَکَمَۃٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَادَیْتُ ثَلٰثًا یَا صَبَاحَاہُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِیْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِیْہِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ اَرْمِیْہِمْ وَاَعْقِرُ بِہِمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ بَعِیْرٍ مِنْ ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُہٗ وَرَاءَ ظَہْرِیْ ثُمَّ اتَّبَعْتُہُمْ اَرْمِیْہِمْ حَتّٰی اَلْقَوْا اَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثِیْنَ بُرْدَۃً وَثَلٰثِیْنَ رُمْحًا یَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْہِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَۃِ یَعْرِفُہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی رَاَیْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ فُرْسَانِنَا الْیَوْمَ اَبُوْ قَتَادَۃَ وَخَیْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَۃُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَہْمَیْنِ سَہْمَ الْفَارِسِ وَسَہْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَہُمَا لِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاءَہٗ عَلَی الْعَضْبَاءِ رَاجِعِیْنَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ سواری اپنی کی ساتہہ رباح کی کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور مین تہا ساتہہ رباح کی پس جبکہ صبح کی ہمنی ناگہان عبد الرحمن فزاری نی کہ کافر نامی تہا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹون کو پس کہڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کی اور سامنی کیا مینی منہ طرف مدینہ کی اور پکارا مین تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن نزدیک ہی پہر نکلا مین پیچہی اوس قوم کی اور مارتا تہا اونکو ساتہہ تیر کی اور رجز پڑہتا تہا مین کہتا مین مین ہون بیٹا اکوع کا اور آج کا دن دن ہی ہلاک ہونی برونکا یعنی ہلاک ہونی تمہاریکا ای کافرو کہ بری ہو پس ہمیشہ رہا مین پہینکتا تیرون کو اور کونچین کاٹتا تہا مین سواریون اون کی کی یہانتک کہ نہین پیدا کیا اللہ نی کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مگر کہ ڈالا مینی اوسکو پس پشت اپنی پہر پیچہی لگا مین اونکی درحالیکہ تیر مارتا تہا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون نی زیادہ تیس سی چادرین اور تیس نیزی ہلکی ہوتی تہی یعنی تا ہلکی ہون اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتی تہی وہ کسی چیز کو مگر کہ رکہتا تہا مین اوسپر نشانی پتہر کی تا کہ پہچان لین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی یعنی اگر پیچہی سی آوین یہانتک کہ دیکہا مینی سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اور ملی ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی تہی ساتہہ عبد الرحمن کی یعنی جسنی اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تہی پس قتل کیا ابو قتادہ نی عبد الرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین سوارون ہماریکا آجکی دن ابو قتادہ ہی اور بہترین پیادون ہماریکا سلمہ بن اکوع ہی کہا سلمہ نی پہر دیی مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادیکا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطی میری اکہٹا پہر بٹہا لیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضباء تہا درحالیکہ پہر بنوالی تہی طرف مدینہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف رضع جمع راضع کی ہی جیسیکہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتی ہین اور آرام ساتہہ مد حرف اول کی جمع ارم کی جیسی اعناب جمع عنب کے بمعنی علامت و نشانہ کی کہ جنگلونمین واسطی راہ کی یا دفینہ کی قایم کرتی ہین اور عادت عرب کی تہی کہ جب راہ مین کوئی چیز پاتی اور اپنی ساتہہ نہ لیجا سکتی تو پتہر اوسپر رکہدیتی تا وقت پہرنیکی پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصی ہین یا دو حصی بحسب اختلاف مذکور کے اور حصہ پیادیکا یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا ساتہہ حصی پیادیکی بسبب اسکی کہ بڑی مہتمم اس غزوہ کی سلمہ تہی اور امام کو روا ہی کہ دیوی زیادہ حصہ سے اوسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہو تا لوگونکو زیادہ رغبت ہو بیچ سعی کرنیکی جہاد مین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِہِمْ خَاصَّۃً سِوٰی قِسْمَۃِ عَامَّۃِ الْجَیْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصہ زائد دیتی بعض اون شخصونکو کہ بہیجتی تہی لشکرون مین سی واسطی نفسون

اونکی خاص سوای تقسیم کرنی عام لشکر کی یعنی حضرت بعضی غازیون کو کچھہ حصہ زائد دیتی تہی غنیمت مین سی واسطی رغبت دلانیکی قتال مین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰی نَصِیْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِیْ شَارِفٌ وَ
الشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْکَبِیْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سوای حصہ ہماری کی خمس مین سے
پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتی ہین اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهٗ فَاَخَذَهَا
الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَیْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَیْهِ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
اَبِقَ عَبْدٌ لَهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَیْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَیْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنون نی یعنی کافرون نی پہر غالب ہوی
کافرون پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمر کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک روایت مین ہے
کہ بہاگ گیا غلام عبد اللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئی اونپر مسلمان پس پہیر دیا عبد اللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نی اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کی تہا رحمت ہو اللہ کی اونپر اور سلام نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا ابن ملک نی اسی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان کی غلام بہاگی ہوئی کو پکڑ
لین تو مالک نہین ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکی مالک کو پہلی قسمت کی اور بعد اوسکی اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر بہاگ جاوی
غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اوسکو تو نہین مالک ہوتی اوسکی وہ نزدیک ابو حنیفہ کی اور صاحبین نے
کہا کہ مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی اور یہی کہا مالک اور احمد رح نی لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہوتی ہین اوسکی اتفاقا اور
اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہو جاتی ہین اوسکی ع **وعن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعُثْمَانَ
بْنُ عَفَّانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ وَتَرَکْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَۃٍ وَاحِدَۃٍ مِنْکَ
فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَیْرٌ وَلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِیْ نَوْفَلٍ
شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی کہ دیا
آپ نی بنی مطلب کو خمس خیبر مین سی اور چہوڑ دیا ہم کو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپ کی پس فرمایا سوای اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک
ہین کہا جبیر نی اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنی عبد شمس کی کہ عثمان وغیرہ تہی اور واسطی بنی نوفل کی کہ جبیر وغیرہ تہی کچھہ نقل کی یہہ
بخاری نی **ف** اور ہم یعنی مین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کی ہین بہ نسبت آپ کی اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہہ یون ہے
کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹی عبد مناف کی ہین اور عبد مناف چوتہی جد ہماری اور آپ کی ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن
نوفل بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہے
اور ایک ہین یعنی مانند شی واحد کی ہین بسبب اسکی کہ تہی وہ موافق اور محب آپسمین اور مددگار پس تہی درمیان اون کی مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین
تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نی بسبب مخالفت اور عداوت آپسکی عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کی مناکحت اور بیع و شرا نکرین یہانتک کہ
سپرد کرین وہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین پس اوسوقت مین بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتہہ متحد و موافق تہی اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اسلیے کہ نہ تہی درمیان
اون کی اور درمیان بنی ہاشم کی موافقت بلکہ مخالفت ظاہر تہی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس خمس سی باوجودیکہ وہ ذوی القربی سی تہی ع ح
وعن اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُکُمْ فِیْهَا وَاَیُّمَا

قریۃ

قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹھیرو بیچ اوسکی پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نی کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول
اوسکی کی پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی ہی پہر وہ واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی ف ٹھیرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کی کہ خالی دیا
اوس بستی کو رہنی والون اوسکی نی اور صلح کی ساتہہ تمہاری کہ اوسکو فیئ کہتی ہین اور حصہ تمہارا رابع یعنی وہ خاص تمہاری ہی نہین ہی بلکہ شترک ہی درمیان
تمہاری اور درمیان اون کی کہ نہین نکلی ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سی سلیی کہ مثل اس مال کی ہوتا ہی فیئ وفیئ نہین خاص ہی واسطی نکلنی والون کے اوسکی
اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لڑا تمنی اوسکو ساتہہ جنگ اور قہر اور غلبہ کی اور پہرہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطی تمہاری ہی کہا ابن ملک یعنی
یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاوی گا اوس سی پانچوان حصہ واسطی اللہ اور رسول اوسکی کی اور تقسیم کیا جاویگا باقی اوس سی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ مال فیئ
مین سی خمس نکالا جاوی اور رکھا شافعی نی کہ خمس نکالا جاوی اوسمین سی ہی مانند مال غنیمت کی پس یہہ حدیث حجت ہی اونپر اور کہا بعضی علماء ہمارے نی کہ
مین سی کہ مراد ساتہہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نی اسحال مین کہ آنحضرت اوسمین تہی پس وہ لشکر کی لیی ہی اور مراد دوسری قسم سی وہ ہی کہ آنحضرت
اون مین تہی پس لیتی تہی خمس اور باقی اون کی لیی تہا ۔ ع وعن جولۃ الانصاریۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلہم النار یوم القیمۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت مین اور
فیئ مین اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی پس واسطی اون کی آگ ہی ن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو
والا جس مدت تک چاہی گا اللہ تعالی ۔ ع وعن ابی ہریرۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فذکر
الغلول فعظمہ وعظم امرہ ثم قال لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ بعیر لہ رغاء یقول یا رسول اللہ اغثنی
فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ فرس لہ حمحمۃ فیقول یا رسول اللہ
اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ شاۃ لہا ثغاء یقول یا رسول اللہ
اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ نفس لہا صیاح فیقول یا رسول
اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ رقاع تخفق فیقول
یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ صامت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک متفق علیہ
وہذا لفظ مسلم وہو اتم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز
پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤن مین ایک تمہارے کو اسحال مین کہ آوی ن
قیامت کی اسحال سی کہ ہوا اوسکی گردن پر اونٹ کہ واسطی اوسکی آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سی اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اونٹ آواز کرتا
آویگا کہیگا وہ شخص ای رسول خدا کی فریاد رسی کر میری یعنی شفاعت کر میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون مین واسطی تیری کسی چیز کا یعنی نہین
دفع کر سکتا مین تجھی عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت نہ پاؤن مین تم مین سی کسیکو کہ آوی ن قیامت کی اسحال سی کہ اوسکی گردن پر گھوڑا
ہو واسطی اوسکی ہوا آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریاد رسی کر میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی

تجکو شریعت نہ پاؤنمین کسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو بکری واسطی اوسکی ہو آواز کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا
مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچادی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنمین ایک تمہاریکو کہ آوی دن قیامت کی اسحالت مین کہ اوسکی گردن پر
ہو کوئی شخص چڑہا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کے بندیونمین سی خیانت کیا ہو کہ واسطی اوسکی ہو آواز پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین
مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچادی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنمین کسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اسحالت سی کہ اوسکی گردن پر کپڑی
ہلتی ہون یعنی کپڑی کہ غنیمت مین سی خیانت کرلیئی ہون یا کپڑی کہ لیی ہون بغیر حق کی یا پہنی ہون کپڑی بغیر استحقاق کی مانند کپڑون صوفیہ جہلاء
کی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نہ پاؤن مین ایک تمہاری کو کہ آوی
دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا
چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی معنیً اور یہہ لفظ مسلم کی ہین اور یہہ لفظ پوری ہین یعنی مسلم کی بہ نسبت الفاظ بخاری کی ؛ **وعنہ**
قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا
سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ
مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غلام کہ کہا جاتا
تہا اوسکو مدعم پس اُتارتا تہا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پہنچا اوسکو تیر کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا پس قتل کیا اوس تیر نے
مدعم کو پس کہا لوگون نی مبارک ہو واسطی مدعم کی بہشت یعنی اسلیی کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یون
نہین قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی تہی مدعم نی دن خیبر کی غنیمت مین سی کہ نہ پہونچی تہی اوس چادر کو تقسیم
یعنی لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کی البتہ شعلہ مارتی ہی وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگون نی یعنی اونہون نی کہ سہل جانا تہا
امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیزون پر مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا
یہہ ایک تسمہ ہی آگ سی یا دو تسمی ہین آگ سی یعنی خیانت کرنی انمین موجب عذاب آگ دوزخ ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف اسمین وعید شدید ہے بیچ حق اوس شخص کی کہ کہاوی اوس مال مین سی کہ متعلق ہون ساتہہ اوسکی حقوق مسلمانون کی مانند مال اوقاف
کی اور بیت المال کی اسلیی کہ پہیرنا حقوق بہتونکا مشکل ہی ؛ ع **وعن عبد اللّٰه بن عمرو** قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً
قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہا داروغہ یعنی بعضی غزوہ مین اوپر اسباب حضرت کی ایک شخص کہ کہا جاتا
تہا اوسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ بیچ دوزخ کی ہی پس شروع کیا لوگون نی دیکہنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا
تہا اوسکو غنیمت مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا طیبی نی کہ ف لفظ فذہبوا مین عاطفہ ہی کہ عطف ہی محذوف پر یعنی سنا اونہون نے یہہ حضرت سی اور جانا
کہ یہہ وعید بسبب خیانت کی ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکہنا الخ ؛ ع **وعن ابن عمر** قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَ
الْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم پہنچتی بیچ غزوہ اپنی کی شہد اور انگور کو پس کہاتی ہم اوسکو اور نہ

اوٹہاتے

اور بھائی اوسکو نقل کیہہ بخاری نے ف اور بھائی اور بیجائی حضرت کی پاس تقسیم کی یعنی آنحضرت روا رکہتی اوسکو او راتفاق رکہتی ہین علما راو پر اوسکا
کہ جائز ہی غازیون کو کہانا طعام غنیمت مین سے پہلی تقسیم کی بقدر حاجت کی جابتک کہ دار الحرب مین ہین ع وعن عبد اللہ بن مغفل
قال اصبت جرابا من شحم یوم خیبر فالتزمتہ فقلت لا اعطی الیوم احدا من ھذا شیئا فالتفت فاذا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم انتہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا ہو نجا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سی
دن خیبر کی پس لپٹ رہا مانی اوسکو اور چمٹا یا اپنی سی اور کہا مین نی یعنی اپنی دل مین یا زبان سی نہ دونگا آجکی دن کیسکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا مینی پس
ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم متبسم فرماتی ہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی نقل کی یہہ بخاری او رمسلم نی وذکر حدیث ابی ہریرۃ ما
اعطیکم فی باب رزق الولاۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم ہیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی او رمصابیح
والی نی یہان ذکر کی ہی الفصل الثانی فصل دوسرے عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ
فضلنی علی الانبیاء او قال فضل امتی علی الامم واحل لنا الغنائم رواہ الترمذی
روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیشک اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتون
پر اور حلال کین ہماری لیی غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جملا خیر یہان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان بہی دین او رہیہ بزرگی بہی دی کہ
حلال کین غنیمتین ہی ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین یعنی یوم حنین من قتل کافرا فلہ
سلبہ فقتل ابو طلحۃ یومئذ عشرین رجلا واخذ اسلابہم رواہ الدارمی اور روایت ہی انس سی
کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اوسکی لیی ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نے اوسدن
بیس شخصون کو اور لیی اسباب اونکی نقل کی یہہ دارمی نی وعن عوف بن مالک الاشجعی وخالد بن الولید ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قضی فی السلب للقاتل ولم یخمس السلب رواہ ابو داود اور روایت ہی عوف اور خالد بن ولید سی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا
بیچ اسباب مقتول کی کو وہ قتل کرنیوالی کی لیی ہی اور نہ خمس نکالا اوس اسباب مین سی یعنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہین نقل کی یہہ ابو داود نے وعن
عبد اللہ بن مسعود قال نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر بسیف ابی جہل وکان قتلہ رواہ ابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا حصہ سی یا دہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی تروار ابو جہل کی اور تہی ابن مسعود کہ قتل کیا تہا
ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابو جہل کو دو انصاریون نی مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہی اوسکی قتل کرنی مین کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب
سی شمشیر کو اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی او رتفصیل سی یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہو چکا ہے ع وعن عمیر مولی ابی اللحم
قال شہدت خیبر مع سادتی فکلموا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلموہ انی مملوک فامر لی فقلدت سیفا
فاذا انا اجره فامر لی بشیء من خرثی المتاع وعرضت علیہ رقیۃ کنت ارقی بہا المجانین فامرنی بطرح
بعضہا وحبس بعضہا رواہ الترمذی وابو داود الا ان روایتہ انتہت عند قولہ المتاع
اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کیسی کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنی کی پس کلام کیا مالکون نی میری مقدمہ مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور کلام کیا اونہون نی حضرت سی یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہہ کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹہاؤن ہتہیار او ر رہون
ساتہہ مجاہدون کی پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین فی الدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر سبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کی

ف اور یہہ حدیث صحیح ہی اور ثابت ہی اسکا بخاری او رمسلم کی پاس ف اور یہہ حدیث صحیح ہی اور ثابت ہی اسکا بخاری او رمسلم کی پاس
ف اور یہہ حدیث صحیح ہی اور ثابت ہی اسکا بخاری او رمسلم کی پاس

پس حکم کیا آنحضرت نی میری لیی یعنی وقت تقسیم کرنی غنیمت کی ساتہہ تہوڑیسی چیز کی غنیمت مین سی اور بیان کیا مینی حضرت کی روبرو ایک منتر تہا
مین پڑہتا اوسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو ساتہہ موقوف کرنی بعضی منتر کی اور رہنی دینی بعضی منتر کی نقل کی یہہ ترمزی اور ابوداود نی مگر تحقیق
روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کی **ف** کلام کیا میری مقدمہ مین یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کی لیچلین یا خدمت
کی لیی اور ظاہر بعضی کلمات منتر کی اچہی ہونگی اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتہہ ترک کرنی قبیح کی اور پڑہنی اچہون کی ؛ ح **وعن مجمع بن جارية**
قال قسمت خيبر على اهل الحديبية فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سهما وكان الجيش
الفا وخمس مائة فيهم ثلثمائة فارس فاعطى الفارس سهمين والراجل سهما رواه ابوداود وقال
حديث ابن عمر اصح والعمل عليه واتى الوهم في حديث مجمع انه قال ثلثمائة فارس وانما
كانوا مائتي فارس اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سی کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اٹہارہ حصی اور تہا لشکر ایک ہزار پانسو آدمیونکا اون مین تین سو سوار تہی پس دی سوار کو دو حصی اور پیادہ کو ایک
حصہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح تر ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کی کہ اوسنی کہا تین سو سوار
اور نہ تہی وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتہہ اسحدیث مجمع کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ سوارونکو دو حصی دیتی ہین جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیی کہ جب
تین سو سوارون مین ہر سو کو دو دو حصی دیی تو چہہ حصی گئی اور بارہ حصی باقی رہی پس ہر سو پیادون کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتی ہین کہ سوارونکی لیی
تین تین حصی ہین حساب درست نہین بیٹہتا اسلیی کہ حصی سوارون کی اس تقدیر پر نو ہوتی ہین اور حصی پیادونکی بارہ پس سب حصی اکیس ہوتی ہین اور ابن عباس اور
ابن عمر سی بہی مثل حدیث مجمع کی روایت کی ہی لیکن وہ کہتی ہین کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہی ساتہہ اسکی کہ سوار کی تین حصی ہین قوی تر اور ثابت تر ہی
واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتی ہین وجہ اوسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلفہ آئی ہین ایک روایت مین
چودہ سو اور سوار دو سو **وعن حبيب بن مسلمة الفهري قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم نفل الربع في البداءة**
والثلث في الرجعة رواه ابوداود اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سی کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حصہ
زیادہ دیا چوتہائی بیچ ابتدا جہاد کی اور تہائی بیچ وقت پہرنی کی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر اوٹہتی ایک جماعت لشکر مین سی بیچ
ابتدای غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنون کی پہلی پہنچنی لشکر کیسی دیتی حضرت اونکو چوتہائی مال غنیمت مین سی اور شریک کرتی اونکو ساتہہ تمام
لشکر کی بیچ تین ربع باقی کی اور جب پہرتا لشکر جہاد سی اور ایک جماعت اونمین سی بیچ جنگ دشمنونکی مشغول ہوتی تو دیتی اونکو تہائی مال غنیمت مین سی اور باقی مین اونکو
ساتہہ تمام لشکر کی شریک کرتی اسلیی کہ تردد اونکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پہرنیکی زیادہ ہی کیونکہ ابتدا مین لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پہرنیکی کہ
سب پہرتی ہین اوسوقت مین جنگ کرنی مشکل تر و سخت تر ہی اور حصہ سی زیادہ دینا بسبب مشقت و سعی کی ہی قتال مین ؛ ح **وعنه ان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل رواه ابوداود ٥
اور روایت ہی حبیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصی زیادہ دیتی چوتہائی پیچہی خمس نکالنی کی یعنی ابتدا جہاد مین اور زیادہ دیتی تہائی پیچہی
خمس نکالنی کی جسوقت کہ پہرتی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اوپر کی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتہائی کا ابتدای جہاد مین اور تہائیکا
وقت پہرنیکی تو یہہ بیان کیا کہ پہلی خمس نکالنی کی دیتی تہی یا بعد اوسکی اور یہان بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتی اور بعد ازان چوتہائی یا تہائی دیتی اور پہر تقسیم کرتی ؛ ؛
وعن ابي الجويرية الجرمي قال اصبت بارض الروم جرة حمراء فيها دنانير في امرة معاوية وعلينا

رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَہٗ مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ فَاَتَیْتُہُمَا بِہَا فَقَسَمَہَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطَانِیْ مِنْہَا مِثْلَ مَا اَعْطٰی رَجُلًا مِنْہُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَیْتُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بحر یہ جری سی کہا ہا ہیں ہیں روم میں ایک ٹہلیا سرخ کراوسمیں دینار ہیں تہیں بیچ زمانی خلافت معاویہ کی اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی سلیم کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لیا میں اوسکی پاس ٹہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانون کی یعنی مجاہدونکی اور دیا مجکو اوسمیں سے مانند اوسکے کہ دیا ایک شخص کو اونمیں سی یعنی برابر بسکی دیا کچہہ زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نسنا ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہیں حصہ زیادہ دینا پکر پہی خمس کی البتہ دیتا میں تجکو یعنی زیادہ اورون سی نفل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ سی بنا بعد خمس کی ہوتا ہی پس اول مالیں ہوکر اوس مال میں خمس ہی اور خمس اوس مال میں ہوتا ہی کہ بقہر وغلبہ کافرون سی لیں کہ اوسکو غنیمت کہتی ہیں اور وہان قتال ہوا ہو اور یہہ مال فیی ہی اور اوسمیں خمس ہی نہیں پس نفل یہی نہیں ہوگا ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا نَحْنُ وَاَصْحَابُ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ مَعَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا وسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر میں سی اور نہیں تقسیم کیا وسطی کسیکی کہ غائب تہا فتح خیبر سی اوسمیں سی کچہہ مگر وسطی اوس شخص کی کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہمارے کشتی والون کو جعفر کو اور یارون اونکیکو حصی بی کشتی والون کو ساتہہ اونکی کہ حاضر تہی نفل کی یہہ ابو داود نی **ف** ابو موسی ضمین سی مکہ میں آئی اور اسلام لائی پہر ہجرۃ کر حبشہ کو گئی اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ یہی تہان ہجرۃ کر گئی تہی جب وہنون نی خبر حضرت کی ہجرۃ کی سنی تو کشتی میں بیٹہہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت میں پہنچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہیں کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سی تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنی غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کی تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہیں ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا وسوقت میں شریک ہوتا ہی جیسیکا ایک قول شافعی کا ہی اور جو قائل اسکی نہیں ہیں کہتی ہیں کہ یہہ دینا ساتہہ ضاغا بیون کی تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ؛ ح **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَہُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْہَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی وفات کیا گیا دن فتح خیبر کی پس ذکر کی صحابی وسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خبر مرنی اوسکیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی یار پر یعنی مین نہیں نماز پڑہتی کا اسکی جنازہ کی پس متغیر ہوی چہرہ لوگونکی سبب اسکی یعنی سبب نماز پڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہاری نی خیانت کی بیچ اہ اللہ کی یعنی مال غنیمت مین سی پس تلاش کیا ہمنی اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین پوتہون یہودیکیسی کہ نہ برابر تہین دو درہمونکی یعنی قیمت اونکی دو درہمونسی کم تہی نفل کی یہہ مالک و ابو داود و نسائی نی ؛ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِہِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیَقْسِمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا فِیْمَا

كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچتی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتی اوسکی جمع کرنی اور تقسیم کرنیکا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرنیکا پس ندا کرتی بلال لوگون مین پس لاتی لوگ غنیمتین اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ اوسمین سی نکالتی اور تقسیم کرتی اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون کی پس لایا ایک شخص ایک دن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچوین حصی کی ایک مہار بالونکی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ بیچ اوسچیز کی تہی کہ پہونچی تہی ہم اوسکو غنیمت مین سی فرمایا کیا سنا تہا تونی بلال کو پکارتی ہوئی تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا تہا پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو اسی کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا اوسنی یعنی کچہہ بیچ دیر کرانی کی فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاوی گا تو اوسکو دن قیامت کی پس ہرگز نہ قبول کرون گا مین اسکو تجسی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** حضرت نی وہ مہار اوسنی اسلیی نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدونکا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہی مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اوسمین سی ع

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی نی اور عمر رضی نی جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سی اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مارا اوسکو از راہ تعزیر کی اور بعضی اہل علم نی مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کی عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتی ہین اسباب اوسکا جلا دیجیی سوا حیوان اور مصحف مجید کے اور اوسچیز کی کہ خیانت کی ہی اسلیی کہ حق مجاہدونکا ہی اور تینون امام کہتی ہین کہ اسباب جلائی لیکن تعزیر پہنچائی اور حمل کیا ہی اس حدیث کو زجر و وعید پر ح

وعن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سی اظہار اوسکا نکری کہ فلانی نی خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرید کرنی غنیمتونکی سی پہلی اس سی کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا یہہ کہ بیچی جاوین حصی یہانتک کہ تقسیم کیی جاوین نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر کوئی بیچی حصہ اپنا پہلی تقسیم کی تو جائز نہین بسبب عدم ملک کی نزدیک اوسکی کہ موقوف رکہتا ہی ملک کو قسمت مین اور بسبب جہل تعین مبیع کی اور صفت اوسکی مالک سی پہلی تقسیم کی ح **وعن** خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کے سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی نظر مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور دل مین پیارا پس جو شخص پہونچی اوسکو ساتہہ حق اوسکی یعنی بوجہ حلال برکت دی جاتی ہی اوسکی لیی اوسمین اور بہت سی تصرف کرنیوالی بیچ اوسچیز کی کہ چاہی اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کیسی اور رسول اوسکی سی یعنی غنیمت کہ قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کی ہی نہین واسطی اوسکی دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّءْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

اور

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سی زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور
زیادہ کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہ ہی کہ دیکہا تہا حضرت نی خواب مین بیچ اوسکی دن احد کی **ف** حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر کر زیادہ حصہ سی لی غنیمت مین سی
کہ یہہ بات اور کو سوا حضرت کی جائز نہ تہی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سی لیا حضرت نی اوسکو اور کتنی ہین
لڑائیون مین وہ پاس رہی حضرت کی نہ اور تلوارین حضرت کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کے کہ دن بدر کی وہ کافر مارا گیا پہر حضرت
نے بخشی وہ تلوار حضرت علی رض کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی مشابہ اوسکی اور
خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی بلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سی پہر بلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس تعبیر ہوئی اوسکی ساتہہ
شکست کے کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ✦ ح **وعن** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس سوار ہو کسی جانور پر غنیمت
مسلمین مین سی یعنی غنیمت مشترکہ مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت کہ بلا کر دی اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ
کے اور دن پچہلی کی پس نہ پہنی کپڑا غنیمت مسلمین مین سی یعنی بلا ضرورۃ یہانتک کہ جسوقت کہ پرانا کری اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلاپی کا ہو تو نہین مضائقہ سوار ہونیکا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کی فرمایا کہ سوار ہونا باعث
دبلاپی کا ہوتا ہی ✦ ح ع **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ
الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ
يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مینی کیا تہی تم پانچوان حصہ نکالتی طعام کا بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہا پہونچی ہم طعام کو دن خیبر کی اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سی مقدار اوس چیز کی کہ کفایت کرتا اوسکو پہر پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
پانچوان حصہ نکالتی تہی الخ یعنی نکالتی تہی خمس اوسمین سی یا جو کچہہ کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سی کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف کرتا تہا
اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سی خمس نہ لینا چاہیی لیکن چاہیی کہ زیادہ بہی قدر کفایت سی نہ لی ✦ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا
غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کہایا
اوسی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ
الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قاسم
مولی عبد الرحمن کیسی کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی عند الاحتیاج اونٹ ذبح کرتی اور کہاتی اور
نہ تقسیم کرتی ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرنی والی طرف ڈیرون اپنی کی یعنی سفر مین اس حال مین کہ خورجیان ہماری گوشت اونٹ کی
سی بہری ہوتی ہوتین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جب مسلمان نکلین دار الحرب سی نہین جائز یہہ کہ گہانس دانہ کہلاوین ✦

غنیمت مین سی اور نہ کہاوین اوسی اسلیی کہ ضرورت دفع ہوی اور اباحت کہ تہی دار الحرب مین باعتبار ضرورۃ کی تہی اور جسکی ساتہہ زائد ہو طعام یا گہانس و دانہ پہیر دے
اوسکو طرف غنیمت کی جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب مین اگرچہ نفع اوٹہایا ۱۲ ع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سی اسقدر بہی چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنیسی یعنی غنیمت مین یا مطلق اسلیی کہ تحقیق خیانت
کرنا عار ہوگا خیانت کرنی والونپر دن قیامت کی نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی نسائی نی عمرو بن شعیب سی اوسنی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی
وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ
وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا نزدیک ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ
کی پس لی پشم اوسکی کوہان مین سی پہر فرمایا ای لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واسطی میری اس مال فیی مین سی کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی اونگلی
اپنی یعنی جس اونگلی پر پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگونکی دکہانی کی لیی مگر خمس اور خمس بہی تمہین پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح مین قسم ہتیار اور گہوڑے
وغیر ذلک سی پس ادا کرو تاگی اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک ٹکڑا تہا بالون کی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا مینی اوسکو تاکہ درست کرون مین ساتہہ
اوسکی پالان کی نیچی کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای پر جو چیز کہ ہو واسطی میری اور واسطی اولاد عبد المطلب کی پس وہ واسطی تیری ہی یعنی جو چیز کہ
میری اور اونکی حصی کی ہی معاف کیا ہمنی اوسکو تیری لیی اور جو کچہہ کہ اور مجاہدونکی حصہ کا ہی اوسکو بخشوانا اونسی چاہیی پس کہا اوس شخص نی جسوقت کہ
پہونچی یہہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اوسمین اور پہینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ
قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ
ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ایک اونٹ کی کہ تہا غنیمت مین کا یعنی اوسکو
سترہ کیا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سی پہر فرمایا نہین حلال ہی واسطی میری تمہارے غنیمتون مین سی مانند اسکی مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ
خرچ کیا جاتا ہی بیچ حاجتون تمہاری کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** پہلو سی یعنی کوہانکی ایک جانب سی پس ہوگا قصہ متحد یا اوسکی پہلو سی پس ہوگا قصہ
متعدد ع **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ
وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ
الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ

لَا تَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَنَحْنُ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ؟

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خمس ذوی القربی کا کہ قران مجید مین حصہ ونکا خمس یا ہی رسمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کی پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہی یا رسول اللہ پہچانی ہماری بنی ہاشم مین سی نہین انکار کرتی ہم بزرگی انکی بسبب ہونی آپکی کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نی بنی ہاشم مین یعنی پس وہ افضل ہی ہمی سی بسبب ہونی ان کی قریب آپ سی نسبت ہماری سلیکی جدآپ کی و جدونکی ایک ہی کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری و جدونکی بھی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر بھی ہم کو بسبب ایکسی دیا ہا یون ہمکو کہ بنی مطلب ہین و رچھوڑا آپنے ہمکو یعنی خمس مین حصہ ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سی آپ نی ہمکو دیا اور سوا اسکی نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر ون ہن سی تہی اور بنی عبد شمس کے کہ عثمان اون مین سی تہی اور قرابتہ اونکی یعنی بنی عبد المطلب کے ایک ہی یعنی سلیکی باپ اونکی بھائی ہاشم کی ہین اور باپ ہماری ہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو المطلب یک ہین سطرحسی اور داخل کین انگلیان ایک ہتہہ کی دوسری ہتہہ کی و انگلیون نقل کی پیغمبر شاعلی نی اور یچ واپنے داود اور رسالی کی اگلی تند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ مین اور بنی مطلب کے نہین جدا ہوئی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکی نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہتہہ کی انگلیان دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ وَقَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کی پس دیکہا مینی اہنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کی کہ نوعمر ہی پس آرزو کی مینی یہہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ تر کی ان دونون جوانون سی یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور نا آزمودہ کار ہین مبادا ہنگ جاوین اور مجکو ہی معیوب کرین پس جو کا مجکو ایک نی اون دونون مین سی اور کہا اسی چپکے سے میری آیا پہچانتا ہی تو ابوجہل کو کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینی کہ ہا جانتا ہون پس کیا غرض ہی تجکو طرف اوسکی اہی تیجی میری کہا خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ وہ تحقیق برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی تہتہ میں ہے البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکا یہان تک کہ مری ہمت جلد باز ہم مین سی یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلی مریگا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نے پس تعجب کیا مینی بسبب اس کہنی اوسکی کی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نے اور چوکا مجکو دوسری نے اور کہا واسطے میری مانند اوسکی یعنی ماند بات پہلی کی پس نہ دیر لگی مینی کہ دیکہا مینی طرف ابوجہل کی کہ پہرتا ہی لوگون مین یعنی لڑا رہین پس کہا مینی ان دونون لڑکونکو کیا نہین دیکہتی تم وس شخص کو کہ پہرتا ہی یہہ وہی ہی رتہارا کہ پوچہتی تہی مجہسی حال اوسکا یعنی دیکہو ابوجہل یہی ہی کہا عبد الرحمن نی پس جلدی کی

دونون لڑکون نی ابوجہل کی طرف ساتہہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہری دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آپ کو یعنی اس معاملہ سی پس فرمایا کونسی نی تم دونون مین سی قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نی اون دونون مین سی کہ مین قتل کیا اوسکو پس فرمایا کیا پوچہہ ڈالین مین تمنی اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف دونون تلوارون کی پس فرمایا تم دونون نی قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اسباب ابوجہل کی واسطی معاذ بن عمرو بن جموح کی اور وہ دونون شخص یعنی قتل کرنیوالی ابوجہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفرا ساتہہ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آیندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفرا کی نی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک تہا بیٹا عفرا کا توجیہ اوسکی یہہ ہی کہ دونون ایک مان سی تہی کہ نام اوسکا عفرا تہا اور باپ دونون کی مختلف پس ایک یعنی عمرو کی باپ کا نام جموح ہی اور باپ دوسرے کا اور تہا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا مان کی طرف اور قسطلانی نی لکہا ہی کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہ وارد ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ تم دونون نی مارا ہی پس چاہیے خصوصیت ایک کی ساتہہ دینی اسباب کی کیا ہی جواب یہہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنی مین و لیکن جنہی سبقت کیا اوجہلی پہرنی وغیرہ سی باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسری نی ہی آنکر زخم پہنچایا ہوا اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جنہی سبقت کیا اوجہلی پہرنی سی باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نی قتل کیا ہی واسطی خوش کرنی دوسری کی تہا اور شبہ دوسرا یہ کہ حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نی تفتیش کی تلوار کی ابوجہل کی اور یہہ ہی آیا ہی کہ ابن مسعود نی مارا ابوجہل کو پس وجہ اوسکی کیا ہی جواب یہہ کہ ابن مسعود نی پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس ہی حضرت نی ایک چیز اسباب مین سی کہ وہ شمشیر تہی او بعضی یارون مالک کی سی نقل کیا ایسا ہی کہ امام مخیر ہی اسباب مین جو چاہی سو کری اور جسکو چاہی دیوی اور اس قول مین جہٹکارا ہی دونون اشکال سی ✣ ح

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر من ینظر لنا ما صنع ابوجہل فانطلق ابن مسعود فوجدہ قد ضربہ ابنا عفراء حتی برد قال فاخذ بلحیتہ فقال انت ابوجہل فقال وہل فوق رجل قتلتموہ وفی روایۃ قال فلو غیر اکار قتلنی متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی کون شخص ہے کہ دیکہی واسطی ہماری کہ کیا کیا ابوجہل نی یعنی کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گیا ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹون عفرا کی نی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نی پس پکڑی ابن مسعود نی داڑہی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نی کیا تو زیادہ ہی اوس شخص سی کہ قتل کیا ہی اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سی کہ کوئی نہین ہی کہ قتل کیا ہی اوسکو یعنی مجہے زیادہ قریش مین کوئی بڑی درجہ کا نہین ہے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیدار مارتی مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عاتکہ مین سی مجہہ پہہ قتل کرنی تمہاری کی مجکو سوای اسکی کہ مارنیوالی میری ساعت کرنیوالی مین پس اگر غیر اونکی قتل کرتی مجکو تو خوب تہا میری نزدیک شمار کیا ابوجہل نی ساتہہ اسکی طرف بیٹون عفرا کی کہ جنہون نی قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سی تہی اور انصار اسباب کہ بیسون اوگہیون کی تہی ح

وعن سعد بن ابی وقاص قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا وانا جالس لم یعطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم رجلا ہو اعجبہم الی فقمت فقلت مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا فقال او مسلما فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم منہ فقلت مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا فقال او مسلما فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم منہ فقلت مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا فقال او مسلما ثم غلبنی ما اعلم منہ فقلت مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا فقال او مسلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مسلما ذکر ذلک سعد ثلثا واجابہ بمثل ذلک ثم قال انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار علی وجہہ متفق علیہ وفی روایۃ

لَهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کچہہ مال ایک جماعت کو اسحال مین کہ مین بیٹہا ہوا تہا پس چہوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ بہتر تہا اون مین طرف میری یعنی دین مین پس کہڑا ہوا مین اور کہا مینی یعنی حضرتؐ سی کیا ہی واسطی فلانی کی یعنی کیا سبب ہی کہ آپنی اوسکو کچہہ ندیا قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نی اسکلام کو تین بار اور جواب دیا حضرتؐ نی اوسکو ساتہہ مانند اوسکلام اول کی پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی نزدیک میری اوس شخص سی بخوف اسکی کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ مین اپنی منہ کی بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نی پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہی **ف** بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سی ہو مرتبہ اعلی ہی اور اطلاع اوسپر ممکن نہین لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہر سی متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرتؐ کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد پر کہ سامنی آنحضرتؐ کی حجت لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکی دینی کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکی الخ یعنی مال کی دینی سی لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضایل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبہی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کی تا خفا نہو وہ اور کفر مین نہ پڑی پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکی ساتہہ دینی اوسکیکی سند پکڑ کر ساتہہ ہونی اوسکیکی مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتہہ ہونی اوسکیکی ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہے الخ پوشیدہ نرہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن ہرگاہ کہ تہا تلفظ ساتہہ کلمہ اسلام کی اور اقرار کافی تہا بیچ حکم کرنیکی ساتہہ اسلام ظاہر کی اور اعمال صالح خبر دیتی ہین ایمان پر اور صادر ہوتی ہین بسبب تصدیق قلبی کی اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کی + فافہم + ح + **وعن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی خطبی کی لیی یعنی دن بدر کی اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کی اور کام رسول خدا کی اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطی اوسکی پس معین کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ یعنی غنیمت مین سی اور نہین معین کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا بدر سی سوای حضرتؐ عثمان کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جب حضرتؐ بدر مین پہونچی تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیٹی حضرتؐ کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرتؐ نی حضرت عثمان کو واسطی بیمارداری حضرت رقیہ کی مدینہ روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنی لگی تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کی کام کی لیی گیا ہی اور مین آپ اوسکی طرف سی بیعت کرتا ہون پس حضرتؐ نی بانیان ہاتہہ اپنا اوپر دائین ہاتہہ اپنی کی مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ اونکی لیی نکالا غنیمت مین سی + ح

وعن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیراتی بیچ تقسیم کرنی غنیمت کی دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کی نقل کی یہہ نسائی نی

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَى نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَوٰةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ

اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ
غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ
فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا
فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی انبیاء مین سے
یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھہ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورۃ سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گہر مین اور
صحبت کری اوسی اور ابتک نہین لایا اوسکو اور نہ ساتھہ ہو میری وہ شخص کہ بنایا ہی گہر اور نہین پاٹی چہت اوسکی اور نہ ساتھہ ہو میری وہ شخص کہ خریدے
ہین بکریان گابہن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جنی اونکیکا پہر نکلی وہ نبی جہاد کی لیی پس نزدیک پہنچی اوس بستی کی کہ ارادہ جہاد کا رکہتی تہی
اوسمین وقت نماز عصر کی یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کی یعنی قریب اخیر وقت عصر کی پس کہا نبی نی واسطی آفتاب کی کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتھہ
چلنی کی اور مین بہی حکم کیا گیا ہون ساتھہ فتح کرنی اس بستی کی ای اللہ ٹہرا اوسکو ہمپر پس ٹہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نی اوس نبی کو پس جمع کیا
مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہاوی مال غنیمت کا پس نہ کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نی کہ تحقیق تمہاری اندر واقع ہوی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیی کہ بیعت
کری ہر قبیلہ مین سی ایک شخص پس چپک گیا ہاتہہ ایک شخص کا ساتہہ ہاتہہ نبی کی پس کہا کہ درمیان تمہاری ہی خیانت پس لائی وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کی پس
رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہالیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ پس حلال تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی پہر حلال کی
اللہ نی واسطی ہماری غنیمت دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطی ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی
ساتہہ چلنی سی جہاد کی لیی سی منع اسلیی کیا کہ دلکو جو تعلق کہین ہوتا ہی تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ مین
فارغ ہونا چاہیی تعلقات سی تا بخوبی سرانجام پاوی اور ٹہیرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹہیرایا گیا آفتاب کسیکی
لیی سوای یوشع بن نون کی پس یہہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کیسی ہی حالانکہ ٹہیرایا گیا ہی حضرت کی لیی بہی پس ممکن ہی تطبیق انمین
اسطرح کہ مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نہین ٹہیرایا گیا کسی پیغمبر کی لیی غیر میری مگر یوشع بن نون کی لیی انتہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلی ٹہیرنی آفتاب کی ہو حضرت کی
لیی اور حضرت کی لیی روکا گیا ہی آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کی جبکہ مشغول کیا کفار نی نماز عصر سی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالی نی حضرت
کی لیی یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسری دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کی حضرت علی کی لیی پہر ہی
کہ حضرت اونکی زانو پر لیٹی تہی پس اوسحال مین وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکی اور عصر کی نماز اون کی فوت ہوگئی پہر حضرت نی دعا کی اونکی
لیی اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علماء نی اسمین کلام بہی کیا ہی اور آئی آگ الخ اگلی امتونمین حکم الہی یون تہا کہ غنیمت جنگل
مین رکہدیتی تہی اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلا دیتی اور یہہ علامت قبولیت کی تہی ؛ ح ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى
مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ
ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهٗ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حدیث کی ہمکو عمر نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی اور کہا یعنی بعضون نی اونمین سی کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہی یعنی نام اون لوگون کی لیتی تہی کہ شہید ہوئی تہی اوسدن یہانتک کہ گذرے

ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تہا پس کہا کہ فلانا شہید ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یون نہین یعنی شہید نکہو تحقیق مینی دیکہا ہی اوسکو دوزخ مین بسبب
ایک چادر کی کہ چرائی تہی مال غنیمت مین سی یا کہا بسبب کملے خط دار کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی خطاب کی جا اور پکار دی تین بار لوگونمین
یہہ کہ نہین داخل ہونگی جنت مین یعنی ابتداءً مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمر نی پس نکلا مین اور پکارا مینی تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہی
کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مومن کہا ابن ملک نی کہ مومن عرف مین وہ ہی کہ ایمان لاوی حضرت پر اور اونکی شریعت
پر اور جسنی خیانت کی پس گویا نہ اوسنی تصدیق کی حضرت کی بسبب نہ جاری ہونی اوسکی اوپر موجب تصدیق اون کی کی اور نہ ٹہرایا حضرت نی اوسکو مومنونمین سے
از راہ زجر و تشدید کی یا کہا جاوے کہ مراد مومنونسی متقی ہین یعنی بچنی والی گناہون سی اور مراد دخول سی دخول بلا عذاب اور یہہ جو فرمایا کہ مینی اوسکو دوزخ
مین دیکہا اور نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ دخول دوزخمین حقیقۃ ہوگا بعد حشر کی پس یہہ روایت حمل کیجاوی گی اوپر وجہ تمثیل کی کہ وہ اشارہ ہی طرف اسکے
کہ وہ ہوگا ایسا جیسیکہ تمثیل دی حضرت نی داخل ہونی بلال کی جنت مین پہلی مرنی اوسکی کی ہان عذاب قبر حق ہی لیکن وہ اور طرح ہوتا ہی اسطرح
کہتا ہون مین احتمال ہی یہہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جانتا ہون مین اوسکو بیچ ایسی گناہ کی کہ واجب کرنیوالا ہی دوزخ کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الابرار
لفی نعیم الایۃ ع

باب الجزیۃ

باب ہی بیچ بیان جزیہ کی **ف** جزیہ اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوے ذمی سی یہہ مشتق ہی جزاء سے
بمعنی بدلہ کی اسلیی کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہی ترک اسلام کا اور باقی رہنی کا کفر پر اور تفصیل اوسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** بجالۃ قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فاتانا کتاب عمر بن الخطاب قبل موتہ بسنۃ
فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد الرحمن بن عوف ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذہا من مجوس ہجر رواہ البخاری روایت ہی بجالہ تابعی سی کہ کہا تہا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تہا احنف کا پس آیا ہمارے
پاس خط حضرت عمر بن الخطاب رض کا ایک برس پہلی وفات اونکی سی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جدا کر ذی محرم کو آتش پرستونمین سی اور نہ لیتی تہی حضرت
عمر جزیہ مجوس سی یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیا جزیہ مجوس ہجر سی نقل کی یہہ بخاری نے
ف محرم اوسکو کہتی ہین کہ نکاح کرنا اوسی حرام ہو مانند مان اور بیٹی وغیرہ کی آتش پرست اون سی نکاح کیا کرتی تہی پس حضرت عمر نی فرما بہیجا
کہ اون مین تفریق کر دو یعنی نکاح تڑوا دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکی دین پر چہوڑی رکہتی ہین اور یہہ بات اون کی دین مین درست تہی لیکن چونکہ یہہ امر
شنیع مخالف شعار اسلام کی تہا اوسکی موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہی بحرین مین اور بعضون نی کہا کہ نام ایک شہر کا ہی یمن مین قریب بحرین
کی اور اتفاق رکہتی ہین جمہور اوپر لینی جزیہ کی مجوس سے اور ہماری نزدیک لیا جاتا ہی بت پرستون عجم کیسی بہی اور امام شافعی نی اختلاف کیا ہے اسمین ح
وذکر حدیث بریدۃ اذا امر امیرا علی جیش فی باب الکتاب الی الکفار اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سزا اوسکا
یہہ ہی کہ جسوقت کہ سردار کرتی کسیکو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** معاذ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم یعنی محتلم دینارا او عدلہ
من المعافری ثیاب تکون بالیمن رواہ ابو داود روایت ہی معاذ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ
متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی و حاکم کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر حالم سی یعنی بالغ سی ایک دینار یا برابر اوسکی معافری کی قسم ہی ایک
کپڑی کی کہ ہوتا ہی یمن مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بالغ سی کہا ابن ہمام نی نہین ہی جزیہ عورۃ پر اور نہ لڑکی پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندہی پر اور نہ
زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اوس بڈہی پر کہ نہین قادر لڑنی پر اور نہ کسب پر اور نہ اوس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنی پر اور یہہ حدیث ظاہر مین دلیل

ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور حنفیہ کی نزدیک غنی پر ہر سال مین اٹھتالیس درہم ہین کہ ہر مہینی مین چار درہم دی اور اوسط کی درجی والی پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینی ہین دو درہم دی اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ ہر مہینی مین ایک درہم دی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رضی اور انکار نہین کیا اوسکا کسی نے مہاجرین و انصار مین سی اور احدیث مین ایک دینار جو لینی ہر ایک سی روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ یہہ بطریق صلح کی تہا اسلیی کہ مین نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ یعنی زور کر بلکہ از راہ صلح کی پس واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل مین فقیر تہی پس مقرر کیا اونپر جو کچہہ کہ مقرر رہتا فقرا پر ف ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلح قبلتان فی ارض واحدۃ ولیس علی المسلم جزیۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لایق دو قبلی ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف نہین لایق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کی نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نہ چاہیی اختیار کری رہنا دار الحرب مین درمیان کافرون کی اور ذلیل ہونا اونمین اور کافرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کی نہ دینی دی اور باوجود قبول جزیہ کی ہونی اونکو سر نہ اونچانی دی کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتونمین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہین اور یہہ چاہیی نہین بلکہ چاہیی کہ مسلمان قوت اور عزت سی ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نی کہا کہ احدیث مین اشارہ ہی طرف جلا وطن کرنی یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سی تا اوسمین دو قبلی نہون باعتبار اوسکی کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کی اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تہا اور اب مسلمان ہو گیا پہلی ادای جزیہ کی تو مطالبہ نہ کیا جاوی اوسی اسلیی کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ہ ح **وعن** انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی اکیدر دومۃ فاخذوہ فاتوا بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ علی الجزیۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی کی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کی پس پکڑا اوسکو خالد نی اور اونکی ہمراہیون نی اور لی آئی اوسکو حضرت کی پاس پس معاف کیا واسطی اوسکی خون اوسکا اور صلح کی اوسی جزیہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی ف اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زبر دال کی بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش اور زبر دال کی اور جزم واو کی نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کی سی نزدیک تبوک کی اور اکیدر نصرانی تہا اوسکی لیی حضرت نی حکم دیا تہا کہ مارنا نہین یون نہین میری پاس لی آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا ہ ح **وعن** حرب بن عبید اللہ عن جدہ ابی امہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العشور علی الیہود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی جدی سی یعنی اپنی نانا سی اوسنی نقل کی باپ اپنی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کی ہی اور نہین مسلمانون پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف مراد دسوان حصہ مال تجارۃ کا ہی نہ دسوان حصہ صدقات کا اسلیی کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی بیچ حاصل نمین اونکی کی اور خطابی نی کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ کہ لازم ہی عشر سی وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اون سی اوسپر وقت عقد ذمی کی اور شرط کی گئی ہی اون پر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہماری نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتی ہون ہم سی دسوان حصہ وقت داخل ہونی ہماری کی شہرون اونکی مین تجارت کی لیی تو لین گی ہم بہی اون سی اوسوقت کہ آوین گی وہ شہرون ہماری مین اور اگر وہ نہ لیتے ہون گی ہم سی

تو ہم بہی نہین لین گی اونسی ح وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كُرْهًا فَخُذُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتی ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنی کی جہاد کی لیی پس وہ مہمانی کرتی ہین ہماری اور نہ وہ دیتی ہین وہ چیز کہ واسطی ہماری ہی اون پر حق سی یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتہہ دینی قرض اور مانند اوسکی کی اور نہ ہم لیتی ہین اونسی یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہی ہمکو بسبب اسکی اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنی سی اور بیچنی سی نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسی کہ جو مسلمان جہاد کی لیی جاتا ہوا گذری اون کی ہان سی اون کی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کی لیی نکلتی اور وہان پہونچتی تو وہ نہ ضیافت کرتی اور نہ بیچتی غلہ وغیرہ اون کی ہاتہہ اونہون نی تنگ ہوکر یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہو اون پر اور اوترنی والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اونکی مال کا بغیر اون کی خوشی کی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی معین کیا جزیہ سونی والون پر یعنی جنکی ہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکی کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نی ف اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کری اہل ذمہ سی اوپر زیادہ کی ایک دینار سی اور شرط کی جاوی اون پر ضیافت اون کی کہ گذرین اون پر مسلمان زیادہ اصل جزیہ پر ع

باب الصلح

باب ہی بیچ بیان صلح کی ف صلح اسم ہی صلاح اور صلوح سی ضد فساد کی بمعنی تباہی کی اور آنحضرت نے صلح کی کفار مکہ سی چہٹی سال ہجری مین اوپر ترک کرنی لڑائی کی دس برس تک اور جب تین سال گذری تو کافرون نی عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنی بنی بکر کی اوپر لڑائی خزاعہ کی کہ حلیف تہی حضرت کی اور قصہ اوسکا مذکور ہی سیر کی کتابون مین ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی کہا دونون نی کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کی بیچ دس اور کتنی سو کی اصحاب اپنی سی پس جب آئی ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کی قلادہ باندہا ہدی کی اور اشعار کیا اور احرام باندہا ذوالحلیفہ سی عمرہ کیلیی اور چلی یہانتک کہ جب پہنچی ثنیہ پر کہ اوتارے جاتی ہین مکی والون پر اوسطرف سی بیٹہہ گئی ساتہہ حضرت کی اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگون نی حل حل کہ

اونٹ کی اوٹھا سیکی لیجی کالبوتی مین اڑکی قصواسی اڑکی قصواسی کنام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
اڑکی قصوارنی اور نہین عادت اوسکو اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنی الٹی نی کی یعنی اللہ تعالی نی کہ ہاتی ابرہہ کو کہ واسطے ہاتی کعبہ معظمہ کی لایا تھا
روکا تھا اسیطرح قصوا کو روکا تا واقع نہو اوالی اور خون ریزی حرم مین پہلی دفعہ اوسکی سی پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی دست
قدرت مین ہی نہ طلب کرینگی قریش مجھسی کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچھہ قریش مجھسی مانگی
تعظیم کی بات طلب کرینگی قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس دوڑی وہ پھر چکر ہوئی اونسی یعنی راہ اہل مکہ کیسی اور متوجہ ہوئی اور طرف یہانتک کہ اوتری
بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تھوڑا سا پانی تھا اوسپر اوتری یعنی تہی پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا
پس نہ رنگ لی لوگون نی یہانتک کہ کھینچ ڈالا اوس پانیکو یعنی تھوڑا پانی کو کہ رنگ کسی اور ٹھہری بلکہ سب کھینچ ڈالا اور شکایۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیاس کی پس نکالا حضرت نی ایک تیر اپنی ترکش مین سی پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہکہ رکھدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی
واسطے اونکی ساتھہ سیرابی کی یعنی ساتھہ پانی کی کہ سیراب کرلی اونکو یہانتک کہ بہری پانی سی یعنی پھری اور نہنوز پانی باقی تھا ف حدیبیہ نام ایک موضع کا
ہی قریب مکہ کی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور وہ نو کوس ہی مکہ سی اور بیچ دس اور کتنی سو کی الخ بضع کہتی ہین ما بین تین سی نو تک کو اور یہان بہم لائی
تعین نکیا اسلیی کہ روایتین اونکی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایک ہزار و چار سو یا زیادہ
اور یہہ عبارت غریب ہی اسلیی کہ ظاہر یہہ تھا کہ کہتی ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذلک و تطبیق ان روایات مین یون کی گئی ہی کہ پہلی حضرت
ساتھہ چار سو صحابیون کی نکلی بعد ازان نوبت بنوبت آمد ہوئی گئی پس جسنی کہ اول دیکھا ایک ہزار چار سو دیکھی بعد ازان اور فوج آئی اونکو ندیکھا
جسنی دیکھا پندرہ سو روایت کیا اوجسنی تحقیق و تعین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ۔ ح فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ
الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ
اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى اَنْ لَّا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الْاٰيَةَ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْهُنَّ وَ
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوْهُمُ الصَّدَاقَ　پس اسوقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہی ناگہان آیا یعنی واسطے صلح کی بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ
پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نی حدیث یہانتک کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا بنو عامر کی
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حضرت علی کو لکھہ تو یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سہیل نی قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتی کہ تم رسول اللہ
ہو نہ منع کرتی ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑتی ہم تمسی ولیکن لکھہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون
اور اگرچہ جھٹلاتی ہو تم مجکو لکھہ ای علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نی اور اسپر کہ نہ آوی تمہارے پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر دو
اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی و یہان یہی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا یہہ اور روایت ہی بخاری سی کہ اوسمین نی اسقدر مذکور ہی پس
جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی رض لکھنی صلح نامہ کیسی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابیون کو کھڑی ہو اور

ذبح کرو یعنی جانور ہدی کی پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نی یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائی ہو جب وقت کہ آوین تمہاری پاس عورتین مسلمان ہجرت کر کر آخر آیۃ تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نی یہ کہ پھیر دین اونکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہ کہ پھیر دین مہر فسخ سر منڈانے سے پہلے حکم احصار کا ہی پس تر دیک شافعی کی ذبح کیجاوی ہدی اگرچہ حرم مین نہو اسیطی کہ حدیبیہ مین حل سی نہ حرم سی و ہماری تردیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور سکا وہ جواب دیتی ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی و بعض حل مین و مولف نی یہان یہی مختصر کیا ہی چنانچہ یہ بات صحیح بخاری مین دیکھنی سی معلوم ہوتی ہی اور پھیر دین مہر یعنی اگر خاوندکا مرعورتون مسلمان کی بیچ طلب ولیکی آوین و مہر وہ دی چکی ہون تو مہر اونکا پھیر یا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم پھیر دینی مہر کا اور طلب کرنیکا اوسوقت مین ہوا تھا پھر منسوخ ہوا اور صلح مرد ونکی پھیرنی پر ہوی تھی جب عورتین آوین تو اللہ تعالی نی حکم بھیجا کہ صلح مین مرد ونکا پھیرنا قرار پایا تھا نہ عورتون کا پس عورتون کو بعد استحان کی نہ پھیرنا چاہیی ۞ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ وَقَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنِّي لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ أَبِي سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پھر پھری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کی پس آئی حضرت کی پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سی تہی اور وہ تہی مسلمان پس بہیجی کفار قریش نی اونکے تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نی ابو بصیر کو اون شخصون کی یعنی بموجب عہد کی پس نکلی وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچی وہ ذو الحلیفہ مین اور تہی یہ جا مین کہ کہاتی تہی کہجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نی واسطی ایک شخص کی اون دونون مین سی قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہہ تلوار تیری اے فلانی اچہی ہی دکہلا مجکو تا دیکہون مین طرف اوسکی پس قدرت دی اوس شخص نی ابو بصیر کو اوپر دیکہنی تلوار کی پس مارا ابو بصیر نی اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نی کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق مین البتہ مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سی یا قریب ہوا مین اسکی کہ قتل کری وہ مجکو پہر آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسی ہی ماں اسکیلیے یہہ ابو بصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطی اسکی کوئی مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نی یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگی اوسکو طرف کافرون کی پس نکلا ابو بصیر مدینہ سی یہانتک کہ آیا کنارے دریا کی کہہار ادیسی اور یہاں آیا ابو جندل بن سہیل کافرونکی پاس سی اور ملا ابو بصیر کی ساتہہ پس سی ایہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ اسلام لایا تہا مگر کہ ملا تہا ساتہہ ابو بصیر کے یہانتک کہ جمع ہوی قریش سی ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کی کہ نکلا طرف شام کی مگر کہ پیچہا کرتی اوسکا اور قتل کرتی اوسکو اور لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ قسم دیتی تہی حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اون مین و حضرت مین تہی کہ نکرین کچہہ مگر یہہ کہ بہیجین کسیکو طرف ابو بصیر کی و یارون اوسکی کی کہ آوین مدینہ مین اور تعرض

نہ کرین قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بہیجین حضرتؐ اونکو یہہ اور وہ چلی آوین آپ کی پاس پس جو کوئی آوی حضرتؐ کی پاس مکہ سی ہم مین سی مسلمان ہوکر پس
وہ امن مین ہی اور نہ پہیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سی اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سی باز آئی پس بہیجا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابو بصیر کی اور یارون اوسکی کی یعنی منع کیا تعرض سی اور اپنی پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اگر ہوتا
واسطی اوسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاشکی کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوی میری پاس
تا پہیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکی تئین اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر نی الخ ابو بصیر نے معلوم کیا یہہ حضرتؐ
کی اس قول سی مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیی کہ یہہ مشعر ہی اسپر کہ نہ حضرتؐ نہ کانا دینگی اوسکو اور نہ مدد کرین گی اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح
کے لیی آیا تہا اور ابو جندل اسلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپ نی قید مین پس اول تو وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا تہا اوسکو حضرتؐ نے پہیر دیا تہا
بعد بہت سی تکرار کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کی ساتہہ آملا ہی ع **وعن** البراء بن عازب قال صالح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردہ الیہم ومن اتاہم من
المسلمین لم یردوہ وعلی ان لا یدخلہا من قابل ویقیم بہا ثلثۃ ایام ولا یدخلہا الا بجلبان السلاح والسیف
والقوس ونحوہ فجاءہ ابو جندل یحجل فی قیودہ فردہ الیہم متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا صلح کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی مشرکین سی دن حدیبیہ کی تین چیز پر کہ جو آوی حضرتؐ کی پاس مشرکون مین سی یعنی مسلمان ہوکر پہیر دین اونکو طرف مشرکون
کی اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانون مین سی نہ پہیر دین اوسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آیندہ اور ٹہیرین اوسمین تین دن یعنی اور اس
سال مین نہ آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اسحال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوی ہون ہتیار اور تروار اور کمان اور مانند اسکی پس آیا ابو جندل اسحال
مین کہ چلتا تہا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرتؐ نی اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جلبان کہتی ہین چمڑی کی تہیلی کو کہ
اوسمین ہتیار وغیرہ رکہکر زین سی باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہی کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی کہلی لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائی مکی ہی مین اونکو مشرکون نی قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کی پاس بہاگ
کر آئی حضرتؐ نی بحسب عہد کے اونکو حوالی مشرکین کی کر دیا یہہ فرما کر صبر کر ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیری لیی اور ضعیفونکی لیی خوشی اور خلاصی
دیگا اور لکہا ہی علما نی کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان شرطونکا تہا بسبب ضعف حال مسلمانون کی اور عاجز ہونی اونکی مقابلہ کفار سی یا بسبب احرام
اور حرم اور عدم اذن کی اور بہت سی مصلحت کے لیی تہا اور انجام کار کو فائدی اوسکی بہت سے ظاہر ہوئی مکہ فتح ہوا اور وہانکی لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر
ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فرمان برداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ع ح **وعن** انس ان قریشا صالحوا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاشترطوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من جاءنا منکم لم نردہ علیکم ومن جاءکم منا رددتموہ
علینا فقالوا یا رسول اللہ انکتب ہذا قال نعم انہ من ذہب منا الیہم فابعدہ اللہ ومن جاءنا منہم سیجعل
اللہ لہ فرجا ومخرجا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ قریش نی صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس شرطین کین حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو شخص آوی ہماری پاس تم مین سی نہ پہیر دین اوسکو تم پر اور جو آوی تمہاری پاس ہم مین سی پہیر دو اوسکو ہم پر پس عرض کیا صحابہ
نی یعنی مستبعد جان کر یا رسول اللہ کیا لکہہ دین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاوی گا ہم مین سی طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نی یعنی اپنی رحمت سی اسلیی کہ مرتد ہوگا اور جو آوی گا ہماری پاس اونمین سی قریب ہی کہ گردانی گا اللہ واسطی اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کے

یہہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت فی بیعة النساء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یمتحنهن بهذه الآیة یا ایها النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعن فمن اقرت بهذا الشرط منهن قال لها قد بایعتک کلاما یکلمها به والله ما مست یده ید امرأة قط فی المبایعة متفق علیه اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہا بیچ بیعت کرنی عورتون کی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی امتحان کرتی عورتونکا یعنی جو عورتین مکہ سی آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتہہ اس آیۃ کی ای نبی جب آوین تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجہسی پس جو اقرار کرتی ساتہہ اس شرط کی اونمین سی فرماتی واسطی اوسکی تحقیق بیعت کی مینی تجہسی حالیکہ کلام کرنی والی تہی کلام کرتی عورت سی ساتہہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتہہ لگا حضرت کا کسی عورت کے ہاتہہ سی کبہی بیچ بیعت کرنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ اس آیۃ کی مضمون تمام اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطونپر کہ شریک نکرین ساتہہ خدا کی کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تہی کہ بیٹیونکو مار ڈالتی تہی اور بہتان نکرین اور عصیان نکرین اور یہہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ بیعت اگرچہ ہاتہہ سی ہوتی ہی لیکن عورتون سی زبانی ہی ہوتی تہی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشایخ کہ عورتون کو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتہہ اپنا پانی مین ڈالتی ہین اور عورۃ بہی ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک آنچل کپڑی کا پکڑتی ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت پر افضل و احسن ہے اور یہہ حدیث بیعت کرنی کی باب الصلح مین اسلیے لائی کہ قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت بہی واقع ہوئی تہی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین جیسیکہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی باین تقریب حدیث بیعت عورتون کی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تہی یہان ذکر کی ۔

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** المسور ومروان انهم اصطلحوا علی وضع الحرب عشر سنین یامن فیهن الناس وعلی ان بیننا عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا اغلال رواه ابو داود روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اوپر موقوف کرنی لڑائی کی دس برس تک امن مین رہین اونمین لوگ اور اسپر کہ درمیان ہماری جامہ دانی بند ہو اور یہہ کہ نہو چوری چہپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** جامہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہماری سینی پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور کہنی والی وفا اور صلح کی ہون اور مراد اخیر جملہ سی یہہ ہی کہ نہ لیوی بعضا ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ۔ **وعن** صفوان بن سلیم عن عدة من ابناء اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عن آبائهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او کلفه فوق طاقته او اخذ منه شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجه یوم القیمة رواه ابو داود اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی کہ نقل کی کتنی ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ اونہون نی نقل کی اپنی باپونسی اونہون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنیوالی پر یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کری حق اوسکیکو یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یعنی جزیہ لی زیادہ طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لی عشر مال تجارۃ سی اگر حربی مستامن ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اور سی کچہہ بغیر خوشی اوسکی پس مین جہگڑونگا اوسی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** امیمة بنت رقیقة قالت بایعت النبی صلی الله علیه وسلم فی نسوة فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت الله ورسوله ارحم بنا منا بانفسنا قلت یا رسول الله بایعنا تعنی صافحنا قال انما قولی لمائة امرأة کقولی لامرأة واحدة رواه اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہ کہا بیعت کی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان کتنی عورتونکی کہ اونہون نی بہی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطی ہماری کہ بیعت کی مینی تمکو ای عورتو بیچ اوس چیز کی کہ استطاعت

رکہو تم اور طاقت رکہو تم یعنی حضرت نی از راہ شفقت کی مقید کیا مبایعت کو ساتہہ استطاعت کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت رحم کرنیوالی ہین بیچ حق
ہماری کی ہمسی اپنی نفسونپر کہا مینی یا رسول اللہ بیعت کرو ہمسی اور کہتی تہی بیعت سے یہہ کہ مصافحہ کیجی ہمسی یعنی وقت بیعت کی ہاتہہ ہمارا اپنی ہاتہہ مین پکڑو فرمایا
سوا اسکی نہین کہ کہنا میرا واسطی سو عورتونکی مانند کہنی میری کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہی حاجت ہاتہہ پکڑنیکی نہین
اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بہی نہین ہی جدا جدا ایک ہی قول کافی ہی سبکی لیی نقل کی یہہ **ف** اصل کتاب مین لفظ رواہ کے بعد سفیدی جہوٹی ہوئی
ہی لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نی لکہدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا کلہم من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث
وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لا یعرف الا من حدیث ابن المنکدر ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اہل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاہم علی ان یدخل یعنی من
العام المقبل یقیم بہا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لا نقر بہا فلو نعلم انک رسول اللہ ما منعناک
ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ ثم قال لعلی بن ابی طالب امح رسول اللہ قال لا واللہ لا امحوک
ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس یحسن یکتب فکتب ہذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکۃ بالسلاح
الا السیف فی القراب ان لا یخرج من اہلہا باحد ان اراد ان یتبعہ وان لا یمنع من اصحابہ احدا ان اراد ان یقیم بہا فلما دخلہا
ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الاجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کی یعنی سنہ چہہ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نی یہہ کہ
چہوڑین حضرت کو کہ داخل ہون مکہ مین یعنی حضرت کو مکہ مین نہ آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نی اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آیندہ مین ٹہیرین
اوسمین تین دن پس جب لکہا صلح نامہ لکہا صحابہ نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکون نے نہین اقرار کرتی ہم ساتہہ
رسالت تمہاری کی پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم یعنی مکہ کی آنیسی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکہو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین برابر ہی کہ دونون ذکر کی جاوین یا ایک پہر فرمایا علی
ابن ابی طالب رض کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی رض نی قسم ہی اللہ کی نہین مٹاونگا مین نام تمہارا کبہی پس لیا حضرت نی یعنی صلح نامہ یعنی حضرت
علی رض کی ہاتہہ سی حال آنکہ نہین لکہہ جانتی تہی پس لکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نی نہ داخل ہو مکہ مین ساتہہ ہتیارونکی
مگر اسطرح سی کہ تلوارین ہون غلافون مین اور یہہ کہ نہ نکلی مکی کی لوگون مین سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتہہ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکی جو مکہ سی
نکلین تو کسی کو اونمین سی لیکر نہ نکلین اور یہہ کہ نہ منع کرین اپنی یارونمین سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹہیرنی کا مکہ مین پس جب کہ داخل ہوی حضرت مکہ مین یعنی
سال آیندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹہیرنیکی تین دن قرار پای تہی آئی کفار قریش حضرت علی رض کی پاس اور کہا کہ کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت علی رض نی جو عذر
کیا گویا وہ سمجہی کہ امر ایجاب کے لیی نہین ہی لا مخالفت نکرنی اور حقیقت مین مخالفت نہین تہی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کی کہا اور اختلاف واقع ہوا ہی
علما مین بیچ لکہنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہین کہ ہرگز نہ لکہا اور نہ لکہہ سکتی تہی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی اونکو امی فرمایا ہی اور امی وہی ہوتا ہی کہ نہ پڑہ
سکی اور نہ لکہہ سکی اور بعضون نی کہا کہ لکہا حضرت نی بعد ازان کہ ثابت ہوی حجت نبوۃ پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت اونکی ہی اور منکر
اسکی تاویل کرتی ہین کہ مراد کتابت سی امر ساتہہ کتابت کی ہی اور یہہ مجازا مشہور ہی اہل زبان مین جیسیکہ کہتی ہین بنا کیا امیر نی شہر یعنی حکم کیا

ساتھہ بنا کرنی کی کہیہ اپنی ماتھہ سے بنا کرتا ہی ف ح **باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب** کیا باب ہی بیچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سی ف جزیرہ اوس مین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہوا وسکو دریائی اور جزیرہ عرب وہ ہی احاطہ ہی اوسکو دریای ہند اور دریای شام اور دجلا اور فرات نی یا عدن سی طراف شام تک طول مین اور جدہ سے ریف عراق تک عرض مین کنہ افی القاموس ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال بینا نحن فی المسجد خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انطلقوا الی یہود فخرجنا معہ حتی جئنا بیت المدراس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر یہود اسلموا تسلموا اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم من ہذہ الارض فمن وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی پس فرمایا چلو طرف یہود پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کہڑی ہوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہوتا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرۃ کی سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہی اور واسطی رسول اوسکی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہکہ جلاوطن کرون تم کو اس مین سی یعنی جزیرہ عرب سے پس جو شخص کہ پاوی تم مین سی مال اپنی سی کوئی چیز یعنی متکل ہو جانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کی پس چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قام عمر خطیبا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عامل یہود خیبر علی اموالہم وقال نقرکم ما اقرکم اللہ وقد رایت اجلاءہم فلبث الجمع عمر علی ذلک اتاہ احد بنی ابی الحقیق فقال یا امیر المؤمنین اتخرجنا وقد اقرنا محمد وعاملنا علی الاموال فقال عمر ظننت انی نسیت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک راحلتک فلوصک لیلۃ بعد لیلۃ فقال ہذہ کانت ہزیلۃ من ابی القاسم فقال کذبت یا عدو اللہ فاجلاہم عمر واعطاہم رقیمۃ ما کان لہم من الثمر مالا ورقا وعروضا من اقتاب وحبال وغیر ذلک رکاۃ او رکاب روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہڑی ہوی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی معاملہ کیا تہا یہود خیبر سی اونکی مالو پر یعنی اونکو خیبر مین رہنی دیا کہجورین اور زراعت وغیرہ اونکی اوسہیکے طور پر کہہ اور اونکی محاصل مین سے آدہون اوہ ٹہہرالیا اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تہا کہ ٹہہرا ویگی ہم تمکو جبتک کہ ٹہہرا وی تمکو اللہ یعنی حکم کری ہمکو سا تہہ کالنی تہا یکی اور تحقیق ہی تہا یہنی مناسب جلاوطن کرنا اونکا جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلاوطن کرنیکا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے پس کہا اے میر المومنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حال آنکہ تحقیق ٹہہرایا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تہا ہمسی ملو پر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کرتا ہی تو کہ تحقیق مین بہول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجسی مایا تہا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی سحالیکہ دوڑیگی ساتہہ تیری اونٹنی تیز رات کو پہری رات کی یعنی ایک وقت تجہہ آویگا کہ اتون رات یہان سے کلجاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہہ کلمہ تہا از راہ ہنسی کی یوالقاسم سے کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو اے دشمن خدا کی یہہ حضرت نی ہنسی سی نہین فرمایا تہا بلکہ خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی پہر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوسیجز کی کہ نہی اوسطی اونکی میوہ سی یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی لان اور رسیان وغیرہ ذلک نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی بثلثۃ قال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم قال ابن عباس وسکت عن الثالثۃ او قال فانسیتہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کی ساتہہ تین چیزون کی فرمایا نکالدینا مشرکو

ف یہہ خطاب اون یہود کو ہی کہ جو کہ اوس وقت مدینہ مین تہی اور اوسکی اولاد کو نہین ہی

جزیرہ عرب سی یعنی مکہ مدینہ سی اور سکوک کیا کرنا قسما یلجیون سی مانند و بچیرہ کی کہ تہا مین سکوک کرتا اونٹنی یعنی جبتک کہ وہ رہین دینا اونکو وہ جیز کہ محتاج ہون
وہ اوسکی کیا راوی نی اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری چیز سی یا کہا ابن عباس نے پس بہلا یا اک مین اور سکوتل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا قاضی
عیاض نی احتمال ہی کہ تیسری چیز یہہ قول موحضرت کا لاتحدوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا سکو مالک نی موطا مین مع وعن جابر بن عبد اللہ
قال اخبرنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ
العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما رواہ مسلم وفی روایۃ لہ لئن عشت ان شاء اللہ لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ
سی کہ کہا خبر دی مجکو عمر بن خطاب نی یہہ کہ اونہون نی سنا تہا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ نکالونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سی یہانتک
کہ پہوڑونگا مین مگر مسلمانکو انقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سی الفصل
الثانی فصل دوسری لیس فیہ الا حدیث ابن عباس لا یکون قبلتان وقد مر فی باب الجزیۃ نہین فصل دوسری
مصابیح کیمین مگر حدیث ابن عباس کی اسکا یہہ ہی لا یکون قبلتان و تحقیق گذر چکی یہہ حدیث باب جزیہ مین بسبب تکرار کی نہین ذکر کی نے اسمین عمر اور عمدۃ
القاری الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود والنصاری من ارض الحجاز وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظہر علی اہل خیبر اراد ان یخرج الیہود منہا وکانت الارض لما ظہر علیہا للہ
ولرسولہ وللمسلمین فسال الیہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرہم علی ان یکفوا العمل
ولہم نصف الثمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم علی ذلک ما شئنا فاقروا حتی
اجلاہم عمر فی امارتہ الی تیماء واریحاء متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر بن خطاب نی جلاوطن کیا
یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سی یعنی جزیرہ عرب سی و تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہہ کہ نکالین یہودیونکو خیبر سی اور تہی
زمین یعنی جو زمین و جب غلبہ کیا اوسپر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکیلی اور واسطی مسلمانون کی پس سوال کیا یہودی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ چہوڑ
دین ہمکو یعنی اونکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درخت کو پانی دیا کرین اور واسطی اونکی ہوا دہون آدہا میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ ٹہیرا وین ہی ہمارا سپہ جبتک کہ چاہین ہم ٹہیرائی گئی یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمر نی اپنی خلافت مین طرف تیماء اور اریحاء کی انقل
کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی باب الفئی باب ہی بیچ بیان فی کی ف فی اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا
یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی ہی ہی وسیمین جنسال و تسمیت نہین مدا خنینا اوسکا حضرت کو کہتا جسکو چاہین دین جسکو چاہین کم اور جسکو
چاہین زیادہ اور جو مال تلوار سی ہاتہہ لگی اوسکو غنیمت کہتی ہین اوسکا حکم یہہ ہی کہ پانچوان حصہ نکال کر باقی مجاہدین مین تقسیم کر دین پیادیکو اکہرا اور
سوار کو دوہرا حصہ ملتا ہے الفصل الاول فصل پہلی عن مالک بن اوس بن الحدثان قال قال عمر بن الخطاب ان اللہ
قد خص رسولہ فی ہذا الفئ بشیء لم یعطہ احدا غیرہ ثم قرأ ما افاء اللہ علی رسولہ منہم الی قولہ قدیر فکانت ہذہ خاصۃ
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علی اہلہ نفقۃ سنتہم من ہذا المال ثم یاخذ ما بقی فیجعل مجعل مال اللہ متفق علیہ
روایت ہی مالک بن عوف بن حدثان سی کہا فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے یہہ کہ اللہ تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو بیچ اس مال کی ساتہا ایک چیز کی کہ نہین دی
وہ چیز کسیکو سوای حضرت کی پہر پڑہی یہہ آیت جو چیز دی اللہ نی اپنی رسول کو اونمین سی لفظ قدیر تک پڑہی پس تہا یہہ مال خالص اوسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگون پر خرچ برس روز کا اوس مال مین سی پہر لیتی مابقی کو پس گردانتی اوسکو بیچ جگہہ گردانی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی اوسکو

مصالح مسلمین مین اور دیتی تہی جسکو چاہتی تہی محتاج و مساکین مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیۃ ما افاء اللہ الخ سورہ حشر مین ہی ترجمہ
ساری آیۃ کا یون ہی کہ جو کچہہ اللہ تعالی نی اپنی رسول کو دیا اور خاص اونکی لیی مقرر کیا نہین دوڑائی تمنی اوسپر گہوڑی اور اونٹ یعنی مشقت نہین کہینچی
تمنی قتال کرنیمین اوسپر بلکہ پیادہ پاگئی تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہی اپنی رسولون کو جسپر کہ چاہتا ہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہی مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی
نے جو آنحضرتؐ کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرحکا ہی کہ حاصل نہین کیا ہی تمنی اوسکو بقتال و غلبہ اسلیی کہ گانون اونکی دو کوس تہے مدینہ سی سب پیادہ
پاگئی تہی سوای آنحضرتؐ کی پہر مسلط کیا اللہ تعالی نی حضرتؐ کو اونپر اور اونکی اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہی کہ مسلط فرماتا ہی اپنی رسولونکو اعدای
دین پر پس امر اوسکا سپرد حضرت کی ہی جسکو چاہین دین اور جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کی صحابہ نی قسمت کو کذا فی التفاسیر
پس اسطرحکا مال کفار کا اوسکو فیٔ کہتی ہین تقسیم نہین کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تہا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی احادیث مین جو کچہہ
آپ حضرت عمل فرماتی تہی اوسمین مذہب ہمارا تو اوسمین یہہ ہی اور نقل کیا اوسمین طیبی نی مذہب شافعی اسطرحسی کہ حضرت کی لیی فیٔ مین چار خمس اور پانچوان
حصہ خمس کا تہا پس تہی حضرت کی لیی اکیس حصی پچیس حصون مین سی اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کی لیی اور تفسیر معالم مین
لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی اہل علم نی بیچ مصرف فیٔ کی بعد آنحضرتؐ کی پس کہا ایک قوم نی کہ وہ ائمہ کی لیی ہی بعد حضرتؐ کی اور امام شافعی کی اسمین دو قول
ہین ایک تو یہہ کہ وہ مقاتلین کی لیی ہی اور دوسرا یہہ کہ واسطی مصالح مسلمین کی ہی اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوی کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہین کرتی تہی
آنحضرتؐ کوئی چیز کل کی لیی پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکہتی تہی جواب یہہ کہ نفی ذخیرہ کرنی کی اپنی نفس کی لیی ہی اور یہہ عیال کی لیی تہا اور آنحضرتؐ اپنی
بیبیون کیلیی نفقہ ایک سال کا دیتی تہی کبہی کبہی اور کہا نووی نی کہ اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہہ منافی توکل کی نہین ۔ ح ع

وعنہ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ
فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ
عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک سی کہ نقل کی حضرت عمر سی کہ کہا تہا اموال بنی نضیر کا اوس قسم کی
کہ عطا فرمایا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر کہ نہین دوڑائی تہی مسلمانون نی اوسپر گہوڑی اور نہ اونٹ پس ہوا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وہ مال خاص خرچ کرتی تہی اپنی اہل پر خرچ برس روز کا پہر خرچ کرتی مابقی کو بیچ ہتیارونکی اور چارپایون کی بسبب سامان کرنی کی راہ خدا مین یعنی
جہاد کی لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاَهْلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ
فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی عوف بن مالک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتا اونکی پاس مال فیٔ بانٹتی اوسکو اوسی دن مین پس دیتی بیوی
والیکو دو حصی اور دیتی مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دیی مجکو دو حصی اور تہی میری بیوی پہر بلایا گیا پیچہی میری عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکہتا تہا
پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ
بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتی بیچ اول وقت آنی فیٔ کی ساتہہ آزاد کیی
گیونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اول فیٔ مین سی آزاد کیی گیونکو دیتی تہی اسلیی کہ وہ بی ٹہکانی اور بی سہارے ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد آزاد کیی گیونسی
مکاتب ہین اور بعضون نی کہا مراد منفردین لطاعۃ اللہ ہین ۔ ع **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا

خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی تہیلا اوسمین تہی نگینی پس بانٹا اوسکو واسطی بیبیون کی اور لونڈیون کی کہا حضرت عائشہ نے تہی باپ میری یعنی حضرت
ابوبکر رض تقسیم کرتی واسطی آزاد و غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینی مخصوص ساتہہ عورتون کی نہ تہی ولیکن حضرت نی تخصیص کی تہی
ح **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ
وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ
وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہا ذکر کیا عمر بن خطاب
نی ایک دن فی کا اور کہا نہین مین لائق تر ساتہہ اس فی کی تمسی اور نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اس فی کی کسی سی لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ
عزوجل سی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت و سعی اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت
اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہین مین لائق تر الخ یہہ بات حضرت عمر نی دفع توہم کی لیی فرمائی کہ توہم جاتا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق تر ہون ساتہہ اوسکی
جیسیکہ آنحضرت تہی اوسکی نفی کی کہ مین بہی احق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اسکی کسی سی لیکن ہم
اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سی مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المہاجرین تین آیتون تک اور قول اللہ تعالی کی والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیۃ تک وغیرہما اور آیتین کہ دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سی یہہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایۃ کرتی تہی اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور
اہل و عیال والی کی اور مانند اونکی کی جیسیکہ تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی فی کی مین لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیی جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجیی ۱۲ ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَرَأَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ حَتَّى بَلَغَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ فَقَالَ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ
مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ حَتَّى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيلِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ
الْقُرَى حَتَّى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً فَلَئِنْ
عِشْتُ فَلَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِي وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيبُهُ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيهَا جَبِينُهُ رَوَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوای اسکی نہین کہ صدقہ
یعنی زکوۃ واسطی فقیرون اور مسکینونکی ہی یہانتک کہ پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہہ یعنی زکوۃ واسطی اون لوگون کی ہی یعنی اون اشخاص کی کہ ذکر کیی گئی اس آیۃ مین
پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کی ہی جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت مین لی ہی تمنی کچہہ پس تحقیق واسطی اللہ کی ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطی رسول کی
یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پہر کہا کہ یہہ یعنی مال خمس کا واسطی ذوی القربی وغیرہ کی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان حکم فی کی ہی جو چیز کہ دی اللہ نی
اپنی رسول کو بستیون مین سی یہانتک کہ پہونچی اس آیۃ تک واسطی فقیرون کی اور اون لوگونکی کہ آئی اونکی پیچہی پہر کہا کہ اس آیۃ نی پورا کیا مسلمانون کو سب کو
پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پہونچیگا چرواہی کو اس حال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اوسکا اموال فی سی نہ پسینا لاویگی
اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** ایک نسخہ مین یون ہی ثم قرأ والذین جاؤ پس تقدیر یہہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتون
تک کو پہر پڑہی آیۃ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نی پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہی بخلاف پہلی دو آیتون کی کہ ایک

خاص ہی اہل زکوۃ کی لیی اور دوسری اہل خمس کی لیی اور رای حضرت عمر رض کی یہہ تہی کہ فئ مین سی خمس نکالنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہین لیکن
تمام مصالح مسلمانون کی لیی ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی اوپر تفاوت درجات کی جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئی ہین سوای امام شافعی
کی جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا بہی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکر رض برابر ہی دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی
اور فرماتی تہی کہ اونہون نی عمل کیا ہی خدا کی لیی اجر اونکا اللہ پر ہی اور ساتہہ تفصیل کی اموال مین دخل نہین اور حضرت عمر رض زیادہ دیتی تہی حضرت
عائشہ رض کو بہ نسبت حفصہ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سی اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سے اور حاصل
جملہ کا یہہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فئ کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانون کو اوسمین سے پہونچیگا اگرچہ دور
کی شہرون اور مواضع مین رہتی ہون گی اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنیمین نہ کی ہوگی ؛ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ
عُمَرُ أَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ
فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبْسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ
أَجْزَاءٍ جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءً نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی مالک سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کی کہ حجت پکڑی ساتہہ اوسکی حضرت عمر نی یہہ کہ کہا حضرت عمر نی تہی واسطی حضرت کے تین صفایا بنو نضیر
اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سی تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کے یعنی واسطی ضیافت مہمانونکی اور ہتیار
و سواری مجاہدونکی وغیر ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرون کے کہ مال اپنی پاس نرکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرت
نی تین حصی دو حصی درمیان مسلمانون کی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل عیال اپنی کی پس جو کچہہ بچتا خرچ اہل اونکی سی گردانتی اوسکو درمیان فقراء مہاجرین کے
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباس اور حضرت علی جہگڑتی ہوی آئی حضرت عمر کی پاس در مقدمہ فدک کی تو حضرت عمر نی
دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی کہ کہا حضرت عمر نی الخ اور تہا یہہ روبرو صحابہ کے پس انکار کیا کسینی اونپر بعد ازان حضرت عمر نی اون دو صاحبونکو ویا فدک یعنی
اونکو عامل کیا کہ بطور حضرت کی صرف کرتی رہین اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سے کوئی چیز پہلی
تقسیم ہونی غنیمت کی اور یہہ بات خاص حضرت ہی کی لیی تہی کہ خمس کی ساتہہ اور بہی کچہہ لیلین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تروار یا گہوڑا وغیرہ ذلک اور
یہہ بعد حضرت کی اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اون کے کہ بعد جلا وطن کرنی اون کی کی ہاتہہ لگی تہی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر
سی اور تہی حضرت کی لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پر پس وہ بہی خاص حضرت کی لیی تہا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کی اسلیی تقسیم
کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہی بعضی تو بقہر فتح کیی گئی تہی اون مین سی حضرت خمس خمس لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کیی گئی تہی بغیر قتال کی وہ فئ تہی خاص
حضرت کی لیی تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوی قسمت و برابری اوسکو
کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کی اور لشکر مسلمین کے تین حصی ؛ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيرَةِ
قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ
فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ
كَذٰلِكَ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

عَلَیْہِمَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ ثُمَّ اَقْطَعَہَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَرَاَیْتُ اَمْرًا مَنَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ وَاِنِّیْ اُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ رَدَدْتُّہَا عَلٰی مَا کَانَتْ یَعْنِیْ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کی بیٹون کو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا وسطی اونکی فدک پس تہے خرچ کرتی اموال اوسکی سی یعنی اہل و عیال و فقرا و مساکین پر اور احسان کرتی تہی اوسمین سی اور پرچہوتی لڑکون بنی ہاشم کی اونکا نکاح کرتی تہی اوسی عورتون بی شوہر کا اور مرد بی اون کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نے سوال کیا تہا حضرت سی یہہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس ندیا پس ہا اسیطرح سی بہہ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ وفات ہوئے حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق کیا بہہ اوسکی موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل و عیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی عمر بن الخطاب کیا بہہ موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی اپنی لیی اور اپنی تولیت کی لیی پہر خلافت حضرت عثمان کی یا اپنی یا دشایت مین پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کی لیی پس دیکہی مینی ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ رضہ کو نہین واسطی میری مزا وار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تہا یعنی آنحضرت کی زمانی مین اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی زمانی مین بنقل کی ہہ ابوداود نی **ف** جانا چاہیی کہ یہہ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سی تہی اور باقی رہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہی مناسب یہی ہے کہ کچہہ اوسی نقل کرین ہم کتب صحاح مین سی بسبب شہرت اسکی اور جاری ہونی اوسکی زبان خاص و عام پر اور واقع ہوئی کچہہ کے بیچ اتہام کہ ردون کی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ ایک روز حضرت عمر بن خطاب نے بلکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضہ دروازی پر بیٹہی ہوئی اذن چاہتی ہین آنیکی لیی کہا آنی دی پس وہ آئی یہر تہوڑی دیر کی بعد پہر آیا اور کہا کہ عباس و علی رضہ اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دین کہا آنی دی جب وہ آئی تو عباس نی کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہماری اور انکی اور یہہ جہگڑتی ہین یہہ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر کی پس بد کہا دکیا آپسین علی اور عباس نی پس کہا اون لوگون نے کہ ہان ہی یا امیر المومنین حکم کر درمیان ان دونون کی اور خلاصی دو ایک کو دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور تہہولت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان اور زمین کیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی مین ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑتی ہین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی ہی ہان فرمایا ہی بلاشبہہ یہہ تحقیق حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس رضہ پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتے ہو تم کہ آنحضرت صلعم یہہ فرمایا کہا علی اور عباس نی ہان فرمایا ہی کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر کی کہ پروردگار تعالی نی مخصوص کیا اپنی رسول کو اوس فی مین ساتہہ اوسچیز کی کہ مذی کسیکو سوای اونکی پہر پڑہی یہہ آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ سارے آیہ پس تمہارا یہہ اموال خاص آنحضرت کی لیی ہیر قسم خدا کی جمعہ نہ کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور ایثار نہ کیا ساتہہ اوسکی تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہتا اوس اموال سی پس تی آنحضرت کہ خرچ کرتی اوپر اہل و عیال اپنی کی اوس مال مین سی پہر لیتی اور صرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابوبکر رضی نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابوبکر رضی نی اور عمل کیا اوسطرح پر کہ عمل کرتی ہی آنحضرت پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر علی اور عباس رضہ پر اور کہا کہ اوسوقت مین بڑائی سی یاد کرتی ہی تم ابوبکر رضہ کو اور کہتی

ہے کہ ابو بکر رضی اس عمل مین خطا پر تھی ایسا نہ تھا کہ جو ہم کہتی تھی اور خدا جانتا ہی کہ ابو بکر رضی اسکام مین صادق تھی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور متابع حق کی تھی پھر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا مینی کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابو بکر کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین یا دو عمل کیا مینی اومین اوسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرتؐ نی اور ابو بکر رضی نی اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین صادق ہون اور اس امر مین نیک کار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون پھر بعد از دو سال کے آئی تم دونون میری پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تھا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم ارث نہین چھوڑتی ہمین جو کچھہ کہ چھوڑتی مین صدقہ ہی پس جب میرے عقل مین آیا کہ سپرد کرونمین اوس مالکو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرو نمین تمکو باین شرط کہ لازم کرو اپنی پر یہہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابو بکر رضی اور مینی جیسیکہ خلیفہ ہوا مین و گرنہ کلام مکرو مجھی اسباب مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجھی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرینگا مین غیر اوسکی جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوسکا رسی اور تمسی نہین ہو سکتا یہہ دو مجھکو کفایت کرو مین تمکو اوسی اور مشقت کسینچون کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی احدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نی کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مینی سنا ہی حضرت عائشہ سی کہ کہتی تھین بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نی عثمان کو ابو بکر رضی کی پاس اسطی طلب کرنی میراث کی اوسچیز کی کہ فی کیا تھا اللہ تعالی نی اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس رد کیا مینی اون بیبیون پر اور کہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سی کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی میراث نہین چھوڑتی ہمین جو کچھہ کہ چھوڑتی مین صدقہ ہی نہین کہا نی آل محمدؐ مگر اس مال مین سی پس لی زا مین عوض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طلب کرنی میراث سی اور رجوع کیساتھہ اوسچیز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نی تھا یہہ صدقہ حضرت علی کی ہا بعد مین منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوسی اور غلبہ کیا اونپر بعد ازان حضرت حسن بن علی کی ہاتھہ مین تھا بعد ازان حضرت حسین کی پاس بعد ازان علی بن حسین کی اور حسن بن حسن کی پاس کہ ہر دونون نی ہمیشہ سب کہتی تھی دونکو بعد ازان زید بن حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی پاس ہا اور یہہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتھہ راستی کی یہہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہہ حدیث کتاب المغازی مین ہیم قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس مین ہے مانند اسکی یا ہی ساتھہ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہہ ہی بخاری مین ہے حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور عباس آئی حضرت ابو بکر رضی کی پاس احوال مین کہ طلب کرتی تھی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابو بکر رضی نی کہ سنا مینی یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھی میراث نہین چھوڑتی زمین ہم جو کچھہ چھوڑین گے ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمدؐ اس مال مین سی قسم خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میری کہ صلہ کرونمین ساتھہ اوسکی اور نگاہ رکھونمین حق اوسکا اسی کہ صلہ کرونمین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری و مسلم اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ کہا ابو داود نی کہ طلب اور سوال عباس اور علی رضی کی حضرت عمر رضی سی یہہ تھی کہ اس مال کو درمیان اونکی آدھون آدھہ بانٹ دین اور سونپین نہ یہہ کہ نہ جانتی تھی قول آنحضرتؐ کا کہ ہم میراث نہین چھوڑتی مین جو کچھہ کہ طلب کرتی تھی مگر ثواب کو پس حضرت عمر نی کہا کہ مین تمام تقسیم کا اوسپر نہین رکھتا ہون چھوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسیکہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہ رضی نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کیا ابو بکر صدیق سی بعد وفات آنحضرتؐ کی کہ دیوین اونکو میراث اونکی اوسچیز سی کہ چھوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسچیز سی کہ فی کیا خدا تعالی نی اوسپر پس کہا ابو بکر رضی نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکناہ صدقۃ پس غضبناک ہوئین فاطمہ رضی اور ہجران کیا ابو بکر سی پس ہمیشہ تھین ہجران کرتی یا ولی ہمین یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ کی بعد حضرتؐ کے چھہ مہینے تھی اور کہا حضرت عائشہ نی تھین فاطمہ کہ رسول کرتی تھین ابو بکر رضی سی حصہ اپنا اوسچیز سی کہ چھوڑا آنحضرتؐ نی خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تھا پس انکار کیا ابو بکر نی اور کہا نہین مین چھوڑنیوالا کسی چیز کو اوسچیز سی کہ عمل کرتی تھی ساتھہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہو نہین جو کچھہ کہ عمل کرتی تھی اوسمین آنحضرتؐ اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی

حدیث فاطمہ رضی کا مکالمہ

چیز کو امر آنحضرت صلعم سی میل کرونگا حق سی پس صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا سپرد کیا اوسکو عمر نی علی و عباس رض کو اور خیبر اور فدک حضرت عمر نی اپنی پاس رکہا
اور کہا کہ یہہ صدقہ رسول خدا کا ہی تہی یہہ واسطی حقوق حضرت صلعم کی کہ پیش آتی تہی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر تہا پس وہ ابتک اسی حال پر ہین اور اور روایت
مین حضرت ابوبکر رض کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنی حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کی فرمایا یہہ مال میری ہاتہہ مین ہی پس جب مرونگا تو اوسکی ہاتہہ
مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میری اور مانند اونکی اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سی اور یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لا نورث
ما ترکناہ صدقۃ اور ہوتا اموال آنحضرت صلعم کا مشترک درمیان مسلمانون کی اور مصالح اونکی اور تفویض امر اوسکیکا ساتہہ والی کی متفق علیہ ہے درمیان صحابہ کی
حتی کہ حضرت علی اور حضرت عباس کی اور مخصوص ساتہہ ابوبکر رض کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس اموال کا
علی اور عباس رض کو صواب تہا تو کیون ندیا حضرت عمر نی اون کو پہلی بار اور اگر صواب نتہا تو کیون دیا آخر کو جواب یہہ کہ ندیا پہلی اسطرح پر کہ طلب کرتی تہی
وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیۃ کی جیسیکہ آنحضرت صلعم تصرف کرتی تہی کہا خطابی نی کہ یہہ قضیہ مشکل ہی اسلیی کہ علی اور عباس نی جب لیا یہہ
صدقہ حضرت عمر سی شرط مذکور پر اور اونہون نی اعتراف یہی کیا کہ آنحضرت صلعم کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کی نی اوسکی گواہی دی پہر کیون خصومت
کی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ شرکت تولیۃ مین اون پر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنی حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کی پس تقسیم کی حضرت عمر
نی تا نہ جاری ہو اوسپر نام ملک کا اسلیی کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ دراز ہونی زمانی کی گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوسی قضیہ فاطمہ زہرا کا
ہی اسلیی کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہ رض جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہے اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اون کو اس حدیث کی سنی کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی تو یہہ اشکال آتا ہی کہ بعد سنی حدیث کی ابوبکر سی اور گواہی دینی صحابہ کی ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ پہلی سنی
حدیث کیسی تہا تو کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ اتنا طول کہینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر رض سی جو اب اسکا کرمانی نی بیچ شرح بخاری کی یہہ
لکہا ہی کہ ای پر غضب فاطمہ رض کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا بمقتضای بشریت کی اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سے انقباض اور کوفت طبیعت ہے ملاقات
سی ہجران محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکیکی انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر رض اور فاطمہ رض کی جو کچہہ کہ واقع ہوا تو
گئی ابوبکر رض فاطمہ کی پاس اور کہڑی ہوئی اون کی دروازی پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی اونسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوب تر ہی نزدیک میری قرابت اپنی سی ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مینی اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ گواہ ہین اسپر
پس راضی ہوئین فاطمہ رض اور نقل کیی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال و اباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کیسی
لکہی گئی ہی بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اسمقام کا ترجمہ مذکور مین دیکہی واللہ الہادی والموفق

کتاب الصید والذبائح

کتاب ہی بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیی گئی کی ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کی مباح ہونی
پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہی لکہا ہی کہ مکروہ ہی شکار کرنا
لہو و لعب کی لیی اور بی قصد لہو و لعب کی مباح ہی اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت صلعم نی بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہی ؛

ع ح الفصل الاول فصل پہلی عن عدی بن حاتم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارسلت
کلبک فاذکر اسم اللہ فان امسک علیک فادرکتہ حیا فاذبحہ وان ادرکتہ قد قتل ولم یاکل منہ
فکلہ وان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ فان وجدت مع کلبک
کلبا غیرہ وقد قتل فلا تاکل فانک لا تدری ایہما قتل واذا رمیت

بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ
غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چہوڑی تو اپنی
کتی کو یعنی ارادہ کری تو چہوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکہا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا تو نی اوسکو زندہ پس ذبح
کر لی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصد احرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی اور نہ کہایا اوسمین سے
پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہین کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیی اور اگر پاوی تو ساتہہ کتی اپنی کی کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار
ڈالا یعنی ایک نی اونمین سے پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی
چہوڑنی مین بسم اللہ نکی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب رہا شکار تجہسی ایکدن پس نہ پایا تو نی اوسمین کچہہ نشان سوای نشان
تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پاوی تو اوسکو غرق پانیمین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانیسی مرا ہو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف ذکر کر نام خدا کا یعنی جیسیکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیی کہ چہوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چہری کی ہی پس ضرور ہی کہنا بسم اللہ کا اوسوقت اور
اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدا وقت چہوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہیر رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹہیرنیکی اور پکڑا اوسنی
شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چہوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوے اور زخمی کری تو
حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چہوڑنیکی بسم اللہ نکہی مگر یہہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو وہ داخل شکار کی نہین اور بند رکہا الخ اسلیی کہ یہہ علامت عدم
تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتی وغیرہ مین یہہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چہوڑ دی کہاوے
نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہہ ہی کہ پہر پاوی جبکہ بلایا جاوی بعد چہوڑنی کی پس اگر باز وغیرہ شکار مین سی کہا لیوی تو اوس شکار کا کہانا
درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چہوڑ دینی کی ایک بار بہی کہاوی تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ
اسحدیث سی معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ چہوڑا ہوا اوسکو کسینی یا چہوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدا یا چہوڑا ہو اوسکو اوسنی کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند
مجوس کی اور اگر غائب رہا الخ کہا علماء ہماری نی کہ شرط ہی حلال ہونیکی ساتہہ پہینکنی تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی
سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سے
اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کی کہ چہپ گیا شکار سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی
عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی چہوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی
چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہہ ہی کہ ہو جارحہ معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ۔ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ
وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چہوڑتی ہین کتی
سدہی ہوون کو فرمایا کہا اوس چیز کو کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیی کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتی ہین تیر بن پرونکا فرمایا
کہا اوس چیز کو کہ زخمی کر دی یعنی جس شکار مین وہ تیر سیدہا جا لگی بہال کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہا لی اور وہ چیز کہ پہونچی ساتہہ چوڑان اپنی کی یعنی لگی اسطرح
کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہین ہوتا
اوسمین اور چوڑا جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتہہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچہہ اور اتفاق

رکہتی ہین علماء اسپر کہ جب شکار کری ساتہہ معراض کی پس قتل کری شکار کو ساتہہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتہہ چوڑاو اپنی کی تو
نہین حلال اور کہا علماء نی کہ نہین حلال ہی وہ شکار کہ ماری اوسکو ساتہہ بندقہ کی یعنی گولی اور غلہ کی بسبب حدیث معراض کی اور معراض کی چوڑا
لگنی سی اسلیی نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہی اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہون معنی ذبح کی اور چوڑاو معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیی اگر قتل کری اوسکو
بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیی کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام
کرتا بسبب تحقیق موت کی ساتہہ زخم کی اور اگر پہینکی شکار پر چہری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہایا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتہر تو اگر ہو
پتہر بہاری نہ کہایا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتہہ ثقل اپنی کی اور اگر پتہر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کردی وہ
تو کہایا جاوی بسبب تیقن موت کی ساتہہ زخم کی اور اصل اسمین یہہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتہہ یقین کے تو کہایا جاوی اور اگر حاصل ہو ساتہہ
ثقل کی یا شک ہو اوسمین تو نہ کہایا جاوی وجوباً یا احتیاطاً ۴ع وعن أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمِ
أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا
ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا
صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ
وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مینی یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کہاوین ہم بیچ باسنون اونکی کی اور ہم بیچ زمین
شکار کی ہین یعنی وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتہہ کمان اپنی کی یعنی تیر سی اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ سدہا
ہوا ہی پس کیا درست ہی واسطی میری فرمایا ایپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونی باسنون اہل کتاب کی پس اگر پاؤ تم سوا اون باسنون کی پس نہ کہاؤ اونکی باسنون
مین اور اگر نہ پاؤ سوا اونکی باسنونکی پس دہوؤ اونکو اور کہاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تونی ساتہہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنی
مین پس کہا اور وہ جانور کہ شکار کیا تونی ساتہہ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی وقت چہوڑنی اوسکی کی پس کہا اور جو شکار کیا تونی ساتہہ
کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تونی ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ کہاؤ اونکی باسنون مین یعنی
واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرتؐ کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ مستعمل ہین اونکی ہاتون مین اگرچہ بعد دہونی
کے ہو اور نفرت کرنی کر مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہہ تقوی ہی اور ما بعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہوؤ اونکو یہہ امر وجوب کی لیی ہی
جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کی لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ حکم کیا آنحضرتؐ نی ساتہہ دہونی ظروف کفار
کے بیچ اون باسنون کی کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور تیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا برماوی نی کہ ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
اگر اور ظروف سوای اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین دہو کر بہی نہ کہاوی ولیکن فقہا نی لکہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف کا بعد
دہونی کی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتی ہین اون
مین گوشت سور کا اور پیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس یہہ مکروہ ہین واسطی کہناونی ہونی اونکی کی ہر چند کہ دہوئی جاوین
اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالباً نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابو داود نی اپنی سنن مین ۶ وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہینکی تو تیر اپنا پس غالب ہو تجہسی یعنی شکار پہر پاوی تو شکار یعنی اور نہ پاوی
تو اوسمین مگر اثر تیر اپنی کا پس کہا جبتک کہ نہ متغیر ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما ہماری نی کہ یہہ بطریق استحباب کی ہی والا بو کرنا گوشت کا
موجب حرمت اوسکیکا نہین ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نووی نی کہ نہی کہانی گوشت بدبودار سی
محمول ہی تنزیہ نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بدبودار مگر یہہ کہ خوف ہو اونمین ضرر کا ۱۲ ع **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ
حق اوس شخص کے کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جبتک کہ نہ بو کری نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ هٰهُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ اَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا
اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین
کہ قریب ہی زمانہ اونکا ساتہہ شرک کی یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام وکمال نہین سیکہی ہین لاتی ہین ہماری پاس گوشت نہین
جانتی ہین ہم آیا ذکر کرتی ہین اونپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہاؤ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** معنی حدیث کی یہہ نہین ہین
کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتی
ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگون مین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کیی ہوئی اونکیکا بسبب حمل کرنی
حال مسلمان کی صلاح پر اور گمان نیک کرنیکی اوسپر ۱۲ ع ح **وعن** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ
مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت علی رض کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی
اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اورونکو وہ نفرمائی ہون پس فرمایا حضرت علی رض نی کہ نہین خاص کیا ہمکو
ساتہہ کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتہہ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تروار میری کی ہی یعنی نہین جانتا مین کہ آیا وہ خاص ہین ساتہہ
ہماری یا عام ہین سبکی لیئی پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین تہی یہہ احکام کہ لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوای نام اللہ کی
اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدیل کری علامت زمین کی اور لعنت کری اللہ اوس
شخص کو کہ لعنت کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹہکانا دی بدعتی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نشان زمین کا یعنی پتہر وغیرہ سرحد کا کہ
جدا ہوتی ہین اوسی حدود یعنی تغلب سی زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسیکی باپ کو لعنت کری وہ اسکی باپ
کو لعنت کری چونکہ یہہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسینی لعنت کی اور ٹہکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کچہہ بات نکالی کہ اصل مین
نہ تہی اور خلاف سنت اور تغیر کرنی والے سنت کی اسی ۱۲ ح **وعن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ
مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَ
اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین ملنی والا ہون دشمنون سی یعنی کفار سی کل کو اور نہین ساتہہ ہماری چہریان یعنی شاید کہ
چہریان ساتہہ نہون کیا پس ذبح کرون ساتہہ کہپانچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادی خون کو اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر پس کہا یعنی جائز ہی کہانا اوس جانور کا
کہ ذبح کیا جاوی ایسی چیز سی کہ بہادی خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچہہ اور اسپر اتفاق ہی علما کا سوای دانت اور ناخن کی اور بیان کرون مین تجسی حال
ہر ایک کا ای پر دانت پس ہڈی ہی اور ای پر ناخن پس چہریان ہین حبشیون کی اور پہونچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی کو پس بہاگا اونمین سی ایک اونٹ
پس مارا اوسکو ایک شخص نی تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اون اونٹون کی یعنی درمیان اون کی بہاگنی والی
نفرت رکہنی والی ہین لوگون سی مانند بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والون کی جنگلی جانورون مین سی پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹون مین سی کوئی
اونٹ پس کرو ساتہہ اوسکی اسیطرح نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پس ہڈی ہی اور ہڈی سی ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نی کہا کہ نہین
جانتا مین بعد از بحث و تفتیش کی واسطی منع ہونی ذبح کی ساتہہ ہڈی کی معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نی اور حدیث مین اسے
قدر فرمایا ہی کہ دانت سی جائز نہین اسلیی کہ ہڈی ہی اور نووی نی کہا کہ علت اوسکی یہہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سی جسوقت کہ ذبح کیا جاوی
ساتہہ اوسکی جانور اور ہڈی کی نجس کرنی سی نہی واقع ہوی ہی اسلیی کہ خوراک جنات کی ہی اور ای پر ناخن الخ یعنی ناخن سی ذبح کرنیمین تشبیہ ہے ساتہہ
حبشیونکی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتہہ اون کی اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہم کو حکم ہی ساتہہ مخالفت کرنی اونکی اور جاننا چاہیی کہ منع کرنا ذبح کرنی
سی ساتہہ دانت اور ناخن کی مطلق ہی تینون امامون کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخنون سی کہ بجای خود ہون
منہ اور ہاتہہ مین اور جائز ہی اون دانتون اور ناخنون سی کہ اکہڑی ہون اور مضائقہ نہین ہی اوس ذبح کی کہانی کا ولیکن یہہ ذبح مکروہ ہی اور شاخ
بہی یہی حکم رکہتا ہی دلیل اور امامون کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہی کہ انہر الدم بما شئت اور افر الاوداج
اور یہہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکہاڑی پر اسلیی کہ حبشی اسیطرح کرتی تہی اور کرو ساتہہ اوسکی اسیطرح معنی یہہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پلا ہوا
قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سی تو وہ مانند شکار وحشی کی ہی بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیی
ہی کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہی اور ایسا ہی حکم اوس صورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑی پس ذبح دو قسم پر ہی اختیاری اور
اضطراری اختیاری ساتہہ جراحت کی ہی درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنی رگون کی یا ساتہہ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ مین اور اضطراری
ساتہہ زخمی کرنیکی ہی جس جگہہ ہو ح ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ تہا واسطی اون کی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہی پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نی بکری ریوڑ مین کہ
مرتی ہی پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتہہ ٹکڑی پتہر کی پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کعب نی یہہ کہ حلال ہی کہانا اسکا یا نہین
پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعب کو ساتہہ کہانی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ
وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر حتی کہ قتل کرنیمین اور ذبح کرنیمین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسی کو قصاص مین یا حد مین پس اچہی
طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیے

کہ تیز کری ایک تمہارا چہری اپنی کو اور آرام دی جانور مذبوح کو نقل کی یہہ مسلم نی ف آرام دی الخ یعنی چہوڑ دی اوسکو تا مرجاوی اور سرد ہو
جاوی اوپر کا جملہ اور یہہ بیان ہی احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز چہری سی جلدی ذبح کری اور بعد ذبح کی ٹہنڈا ہو جانی دی کہا ہی علماء ہماری نی
کہ مکروہ ہی پوست کہینچنا جانور کا پہلی ٹہنڈی ہونیکی اور مستحب ہی یہہ کہ نہ تیز کری چہری سامنی ذبیحہ کی اور نہ ذبح کری ایک کو سامنی دوسری کی اور
پانون کہینچکر نہ لیجاوی ذبح کی جگہہ اوسکو کہ ارادہ اوسکی ذبح کا رکہتا ہی ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
منع فرماتی تہی اسی کہ نشانا ٹہیرایا جاوی چارپایہ یا غیر اوسکا واسطی قتل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جیسی یہان چوپایہ رنگ کاٹتی ہین بکری وغیرہ
کی یا کسی جانور جیتی پر تیر وغیرہ سی نشانہ لگاتی ہین اسی منع فرمایا یہہ معنی ہین کہ منع فرمایا اسی کہ بند کیا جاوی جانور بغیر دانی پانی کی یہانتک کہ
مرجاوی ؛ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ عَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹہیراوی نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ عَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ نہی تحریم کی لیے
ہی بموجب قول حضرت کی لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضایع کرنا مال کا ہی ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مارنی سی منہ پر یعنی آدمی کی یا جانور کی منہ پر طپانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ ماری اور منع فرمایا داغ دینی منہ پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تہا اوسکی منہ پر فرمایا لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہے
اسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف اگر کہا جاوی کہ لعنت کی حضرت نی داغنی والی کو حالانکہ منع کیا گیا ہی لعنت کرنی مسلمان کیسی جواب یہہ کہ احتمال
ہی کہ داغنی والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سی اور احتمال ہی یہہ کہ بددعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیی کہ داغنا منہ پر منع ہے
باالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ وجزیہ کو داغنا سوای منہ کی بعضون نی مستحب کہا ہی اور جائز ہی غیر اون کی کی لیی اور مقصود
تمیز وتعیین ہی اور آدمی کی داغنی مین اخبار وآثار قولا اور فعلا مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچہا نہین اور بعضی اوپر مدح ترک کی
اور بعضی اوپر نہی کی اوسی اور فعل دلالت کرتا ہی جواز پر آیا ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنی اور داغا اور
جب زخمی ہوی سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نی اون کو داغ دینی کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور
لکہا ہی علماء نی کہ نہی محمول ہی اسپر کہ بہ اختیار ہو بی ضرورت اور احتیاج کے ساتہہ اوسکی اور اگر ضرورۃ ہو جائز ہی کذا ذکر فی السعادۃ اور لکہا ہے علماء نی
کہ داغنا اسباب وہمیہ سی ہی کہ کرنا اوسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کی کہ اسباب ظنیہ سی ہین اور اگر ظن غالب یہان بہی حاصل ہو جائز ہو
اور مختار یہہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کی ساتہہ قول طبیب حاذق کی کہ کہی منحصر ہی علاج داغنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہی
اس سبب سی ہی کہ عرب اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ نافع ہی قطعا پس نہی کی تا بیچ وسط شرک خفی کی نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہے
؛ ح ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کہجور اوسکی تالو کو لگا دین پس پایا مینی حضرت کو اسحالت مین کہ اونکی ہاتہہ مین تہا آلہ داغ دینی کا داغ دیتی تہی زکوۃ کی اونٹونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کی مانکی طرف سی اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی مانکی اور کہجور چبا کر بچہ کی تالو کو لگانی سنت ہی اور یہہ داغنا سوا موہنہ کی تہا اور نہی خاص منہ پر داغنی سی ہی یا بلا ضرورۃ ۱۲ع **وعن** هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَيْئًا حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہشام بن زید سی کہ نقل کی انس سی کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تہی بیچ جگہہ بندہنی جانورونکی پس دیکہا مینی حضرت کو کہ داغتی ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نی کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ کہا بیچ کانون اونکی یعنی بکریون وغیرہ کی کان داغتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہین اسلیی کہ موہنہ پر داغنی سی تو منع ہی فرمایا ہی پہر کان کاہیکو داغتی اگر داخل ہوتی موہنہ کی ۱۲ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ أَوْ شِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اسحال مین کہ نہ تہی ساتہہ اوسکی چہری کیا ذبح کری ساتہہ کتل پتہر کی یا ٹکڑی لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتہہ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **وعن** أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا زَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہی ابی العشراء سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سر سینہ کی پس فرمایا اگر زخم لگاوی تو شکار کی ران مین البتہ کفایت کری گا تجہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہی کہ گرا ہو گولی مین یعنی یہہ حکم بیچ ذبح اضطراری کی ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حالت ضرورۃ مین ہی **ف** یہہ تفسیر اعم ہی تفسیر ابو داود کی سی واسطی مشتمل ہونی اوسکی اور اونٹ بہاگی ہونیکو ۱۲ع **وعن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو سکہلایا تو نی کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نی اوسکو یعنی ایک کو ان دونون مین سی شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا تجہہ پر کہا مینی اگرچہ مار ڈالا اوسنی فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتی یا باز نی شکار کو اور نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پس سوای اسکی نہین کہ پکڑ رکہا ہی اوسکو تجہپر نقل کی یہہ ابو داود نی **وعنه** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون مین اوسمین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہہ کہ تیر تیری نی قتل کیا اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندی کا پس کہا یعنی اگر نشان درندی کا پاوی تو مت کہا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کی تیر کا پاوی تو بہی مت کہا نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کی گئی ہم

کہا

کہانی شکار کتی مجوس کے سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سی یا مسلمان کی کتی سی حلال نہین کہانا اوسکا مگر زندہ
پاوی اور ذبح کرلی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چہوڑنی مین یا تیر کی لگانی مین
شریک ہون اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہین درست
ح ع **وعن** اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ
قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت
ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم ہین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن اونکی کی فرمایا
پس اگر نہ پاؤ تم سوای باسن اونکی کی پس دہو اونکی باسنونکو ساتہہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیو نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ
اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ
مِنْهُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی قبیصہ بن
ہلب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا
حضرت سی ایک شخص نے پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق کہانونمین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوسی پس فرمایا حضرت
نے کہ نہ آوی بیچ سینہ تیری کی کچہہ یعنی شک و شبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیۃ کی تئین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی
اہل ملۃ نصرانیۃ کی تئین کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہہ حرام ہی یا مکروہ اور یہہ بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور
بی دلیل شک و شبہ مین مت پڑ اور پر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیۃ کی اسلیی کہ یہہ داب نصاری کی سی ہی اور
تخصیص نصرانیۃ کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ۱۲ ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانی کی ٹہیرا کر تیر سی مارین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ تفسیر
مجثمہ کی کسی راوی نی کی ہی اور نہی اسی اسلیی کے کہ یہہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اوس جانور کا کہانا حرام ہی ۱۲ ع مولانا **وعن** الْعِرْبَاضِ
بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ
وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِیْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ یُنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ
اَوِ السَّبُعُ یُدْرِکُهُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْهُ فَتَمُوْتُ فِیْ یَدِهٖ قَبْلَ اَنْ یُذَکِّیَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا
ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند انکی کی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کی سی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی
پنجہ سی مانند باز اور چرغ اور مانند انکی کی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوئون کی سی یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع
فرمایا مجثمہ سی اور منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندی سی اور مر جاوی پہلی ذبح کرنیکی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈیون پکڑی
ہوئین جہاد کی سی اوس حالت مین کہ ہون حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی کی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہے گئی ابو عاصم یعنی شیخ

اوسکی معنون مجثمہ کی سی پس کہا یہہ کہ ٹھہرایا جاوی پرندہ یا اور یعنی چرندہ پہر تیر سی مارا جاوی اور پھینکی گئی بو عاصم معنون حلیسی کی سی پس کہا یہہ پکڑی یا اور کسی رندی نی پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پایا وی اوسکو کوئی پس چہین لیوی اوسی جانور کو پہر مرجاوی تو اوسکی ماتہہ مین پہلی ذبح کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ ترمزی نی **وعن** ابن عباس و ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن شریطۃ الشیطن زاد ابن عیسی ھی التی یقطع منہا الجلد ولا تفری الاوداج ثم تترک حتی تموت رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس و ابی ہریرہ سی یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ یہہ کہ جانور کو ریکا جاوی اوسی چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پہر چہوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اہل جاہلیت کاٹتی تہی تہوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چہوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سی کہا کہ شرط یعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرط حجام سی یا شرط یعنی علامت کی ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیئے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ساتہہ اوسکی ہی ؛ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ رواہ ابوداؤد والدارمی و رفعہ الترمذی **وعن** ابی سعید ؓ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہان کی پیٹ مین ہی ذبح کرنا مان اوسکا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی اور نقل کی ترمزی نی ابی سعید سی **ف** یعنی ذبح ہونا مان کا کافی ہی واسطی حلال ہونی پیٹ کی بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا ائمہ ثلثہ نی اما موناکا ہی مذہب ہی لیکن امام شافعی کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہون یا نہین اور امام مالک کی نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی و نکلی ہون بال اوسکی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک حلال نہین ہی کہانا اوسکا مگر یہہ کہ نکلی نندہ اور ذبح کیا جاوی و قول فراور حسن بن یاد کا ہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب گر پڑی شکار پانی مین تو کہانا چاہیی اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو پس حرام کیا کہانیکو وقت وقوع شک کی بیچ سبب نکلی جانکی و یہہ موجود ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنی مان کی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہی ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق و صحیح صحت احادیث کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کی واللہ اعلم ؛ ح **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا یا رسول اللہ ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ فنجد فی بطنہا الجنین انلقیہ امرنا کلہ قال کلوہ ان شئتم فان ذکوتہ ذکوۃ امہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہمنی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکری کو پس پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینک دین اوسکو یا کہاوین اوسکو فرمایا کہاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا مان اوسکا کہانی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کی سینہ مین اور یہہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی اور گو کا یہہ بکری وغیرہ مین سنت ہی ؛ ح **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عصفورا فما فوقہا بغیر حقہا سالہ اللہ عن قتلہ قیل یا رسول اللہ وما حقہا قال ان یذبحہا فیاکلہا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کریگا چڑیا کو یا سی و چیز کو کہ زیادہ ہو اوس سی بڑی مچھی نی مین یا چیونٹی ہونی مین بغیر حق اوسکے کہ منتفع ہونا ہی ساتہہ کہانی اوسکی کی سوال کریگا اوسی اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب و عذاب کریگا اوسپر ان قیامت کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہہ کہ ذبح کریی اوسکو یعنی نہ ماری اوسکو اور طرح اور کہاوی اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینک دی اوسکو نقل

حلالہ کرنا کہانا اوسکا ہی ذبح کرنا اوسکا ہی ذبح ہونا مان کا ہی ذبح ہونا مان کا ہی حلال

کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی ف کہاوی اوسکو یعنی منتفع ہو ساتہہ اوسکی اور نہ پہینک دی اوسکو پس ضایع کری اوسکو کہا ابن ملک نی کہ اسی معلوم
ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطی غیر کہانی کی انتہی اور اشبہ یہہ ہی کہ یہہ کراہت تحریمی ہے اور اسلیئی منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی اون حیوانات کے
سی کہ نہین کہائی جاتی ہین جیسیکہ آگے آتا ہی کہا طیبی نی کہ حق اوسکا عبارت ہی منتفع ہونیسی ساتہہ اوسکی جیسیکہ کاٹنا سر کا اور پہینک دینا اوسکا عبارت ہے
ضایع کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا مانند تاکید کی واسطی سابق کی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ
قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُجِبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَہِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ
فَھِیَ مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین اسحال مین کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹون کی اور کاٹ لیتی تہی چکتیان دنبون کی یعنی کہانیکی لیی پس فرمایا حضرت نی کہ جو چیز کاٹی
جاوی جانور سی اسحال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کہائی جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جو عضو جانور زندہ سے کاٹ
لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہین ۱۲ ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِہَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُھَا بِہٖ فَاَخَذَ وَتِدًا
فَوَجَاَ بِہٖ فِیْ لَبَّتِہَا حَتّٰی اَھْرَاقَ دَمَہَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِہَا رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاہَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطا بن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ
بنی حارثہ سی یہہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیاہ کی بیچ دریکی درون پہاڑ احد کی سی پس دیکہا اوسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس
نپائی اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتہہ اوسکی پس لی ایک میخ اور چبہو دی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجری کی پس حکم کیا اوسکو ساتہہ کہانی اوسکی کی نقل کی یہہ ابوداود اور مالک نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا پس ذبح
کیا اوسکو ساتہہ لکڑی تیز کی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاھَا
اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو
خدا نی واسطی بنی آدم کی نقل کی یہہ دارقطنی نی ف یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سی حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کی حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کری اور اونمین سے اوپر حلال ہونی مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانورون
مین اختلاف ہی کہا امام ابوحنیفہ نی کہ نہین حلال سوای مچہلی کی اور جو مچہلی پانی مین بغیر آفت سردی و گرمی کی مرکر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہی اور
سردی یا گرمی سی مری تو حلال ہی ۱۲ ح **بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ** باب ہی بیچ بیان کتی کی ف یعنی اس باب مین حکم کتون کا مذکور ہے
کہ کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہین جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہین جائز ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اِبْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ
قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا
ہی ثواب عمل اوسکی سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قیراط ادہی دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالی کی
اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نی تو کہا کہ بسبب نہ داخل ہونی ملائکہ رحمت کی ہی گہر مین اور بعضون نی
کہا کہ بسبب ایذا پہونچانی کی لوگون کو اور بعضون نی کہا بسبب اسکی کہ باسنون مین منہ ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہین دہوتی اون کو لوگ ح ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صید او زرع
انتقص من اجره کل یوم قیراط متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای
کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب اوسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ بہی مثل حدیث سابق کی
ہی لیکن یہان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سی مقدار قیراط کی کہا اور وہان مقدار دو قیراط کی
اور یہہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتون کی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہنچاتی ہین اونسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ہین ایذا پہونچانی
مین اونسی بقدر ایک قیراط کی ہوتا ہی اور یا باعتبار مکانون کی کہ بعضی مکانون مین کتی کی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہی مانند مکی مدینہ کی
بسبب بزرگی اونکی اور غیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلون مین یا بسبب اختلاف زمانونکی کہ پہلی ساتہہ نقصان
ایک قیراط کی حکم کیا اور جب مخالطت ساتہہ کتونکی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ح وعن
جابر قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأة تقدم من البادیة بکلبها فنقتله ثم نهی رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن قتلها وقال علیکم بالاسود البهیم ذی النقطتین فانه شیطان
رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتون مدینہ کی یہانتک کہ عورۃ آتی تہی جنگل سی
ساتہہ کتی اپنی کی اوسکی کتی کو بہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہی تمپر قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطون
والی کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف لکہا ہی علماء نی کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی تہی پس
سزاوار ہی پاک کرنا اوسکا کتونسی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورت کی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتین جنگل مین رہتی تہین اونکو احتیاج کتون کی
بہت ہوتی تہی یا قید عورۃ کی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطون والی کا یعنی جسکے آنکہون پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت
خبث اوسکی کی اور بہت ایذا پہنچانی کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنی مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنی سی حتی کہ امام احمد اور اسحق رح نی کہا کہ نہین
حلال ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیے کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علماء اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کٹ کہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف
رکہتی ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نی کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر منسوخ کیا گیا یہہ سوای کتی سیاہ
یک رنگ کی پہر ٹہیری شرع اوپر نبی کی قتل کرنی تمام اون کتون کی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ بہی انتہی ح ع وعن ابن عمر
ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیة متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتونکی یا کتون مدینہ کی اور یہہ ظاہر تر ہی سوای کتی شکاری کی یا کتی بکریون کی یا مواشی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یا کتی مواشی کی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہے پس اس صورت مین اور تنویع کی لیے ہوگا جیسیکہ اوسکی پہلی ہی یا لفظ او شک راوی کی لیے
ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیۃ واللہ اعلم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عبد الله بن مغفل عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال لولا ان الکلاب امة من الامم لامرت بقتلها کلها فاقتلوا منها کل اسود بهیم رواه ابو داود و
الدارمی وزاد الترمذی والنسائی وما من اهل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملهم
کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہہ بات کہ کتی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی اون سبکی پس قتل کرو اونمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کے تئین نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نی یہہ عبارۃ اور نہین کوئی گہر والی کہ پالین کتی کو مگر کہ کم کیا جاتا ہی ثواب
عمل اونکی سی ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کہیتی کا یا کتا ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہین الخ بموجب قول اللہ تعالی کی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہی شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سبکی بسبب مذکور کی تو پس قتل کرو الخ حاصل یہہ کہ حضرت
نے مکروہ رکہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتون مخلوق خدا تعالی کی سی اسلیی کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب
نہوئی اونکی مارنی کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدون اونکیکو کہ وہ سیاہ یک رنگ ہین اور باقی رکہو ماسوای اونکیکو تا کہ منتفع ہو تم بسبب اونکی نگہبانی مین + ع

وعن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی سی درمیان چارپایون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی میڈہون
اور ہاتیون اور بیلون کو اور سوای انکی اور چارپایونکو لڑاوی نہین اور جانور پرندونکا بہی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذلک بہی لڑانی منع ہین اور
جب جانورونکا لڑانا منع ہوا تو آدمیونکا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ بہت ہی بعض بلاد مین + ح ع

باب ما یحل اکلہ وما یحرم

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہی کہانا اوسکا اور باب اوس چیز کا کہ حرام ہی کہانا اوسکا **ف** جاننا چاہیی وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہی
حرمت اوسکی کتاب اللہ سی وہ میتہ ہی اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کی چنانچہ آیہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما
اثبات اسکا کرتی ہی بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہون گہر کی پلی ہوؤن کے اور سوای
انکیکی پس بعضی تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس
آیہ سے ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتہہ اسکی دلیل پکڑی ہی ہماری علما نی اوپر حرام ہونی جانورون پانی کی سوای مچہلی کی اور ہدایہ مین لکہا ہی
کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سی گئی ہین طرف مطلق حلال ہونی تمام جانورون دریائی کی اور استثنا کیا ہی بعضون نی سور اور کتی اور انسان پانی
کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریا کی جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور قول حضرت کی بیچ شان دریا کی ہو الطہور ماؤہ
والحل میتتہ اور ہماری لیی دلیل ہی قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیی کہ سوای مچہلی کی جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سی وہ چیز ہی کہ
پلید جانی اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوای مچہلی کی جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہین + ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام رواہ مسلم
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سی یعنی جو دانت سی شکار کری مانند شیر اور بہیڑی وغیرہ
کے پس کہانا اوسکا حرام ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب
من السباع وکل ذی مخلب من الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی اور کہانی ہر چنگل گیر کیسی پرندونمین سی یعنی جو کہ پنجہ سی شکار کری مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی + +

وعن ابی ثعلبۃ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاہلیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گوشت گدہی گہر کی پلی ہوؤن کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گدہی وحشی کہ اونکو گورخر کہتی ہین
حلال ہین بالاتفاق + ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیۃ
واذن فی لحوم الخیل متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا دن خیبر کی کہانی گوشت گدہون گہر

کی پلی ہوئی دن کی سی اور اذن فرمایا بیچ کہانی گوشت گہوڑون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ائمہ اتفاق کہتی ہین اوپر اباحت گوشت گہوڑیکی
سوای امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قایل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور بعد اسکی بہت سی روایتین کراہت کے امام
صاحب سی نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گہوڑی کی سی تین دن
پہلی وفات اپنی سی اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ گوشت گہوڑیکا حلال نہین ہی امام صاحب کی نزدیک اور صاحبین اور شافعی
کی نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی حرمت اوسکی سی تین دن پہلی مرنیکی وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میری اوستاد بزرگوار
جناب مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا بہی اسی روایت پر فتوی دیتی ہین وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَهٗ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ
اونہون نی دیکہا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی اور پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جواز کہانی اوسکی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تمہاری
گوشت اوسکی سی کچہہ کہا ابو قتادہ نی کہ ساتہہ ہماری ہی پانون اوسکا پس لیا حضرت نی اوسکو اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِوَرِكِهَا وَفَخِذَیْهَا فَقَبِلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہگایا ہمنی یعنی شکار کرنی کی لیی خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی
درمیان حرمین کی قریب مکہ کی پس پکڑ لیا اوسکو مینی پہر لایا مین اوسکو ابو طلحہ کی پاس پس ذبح کیا اوسکو اور بہیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کولہ اوسکا
اور دونون رانین اوسکی پس قبول کیا حضرت نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر کہانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتی اوسکو اور منع فرماتی
اوسی پس قبول کرنیسی معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ کی لکہا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پٹڑا گوہ نہ کہاتا ہون مین اوسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پٹڑا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہی
اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہی ساتہہ ہوا کی اور چالیس روز مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتی اوسکی اور کہا ہی بعضون نی کہ نہ
کہانا اوسکو بسبب کراہت طبع کی تہا اور نہ حرام کرنا اسلیی تہا کہ نہ وحی کی گئی تہی حضرت کو اوسکی حق مین کچہہ ابتک اور آتی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اوسکی
حرمت پر بموجب اوس حدیث کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک حرام ہی کہانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بموجب اس حدیث
کی ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ وَهِیَ خَالَتُهٗ
وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ یَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی اون کو یہہ کہ وہ داخل ہوی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالا تہین خالد کی
اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پائی خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بہنی ہوی پس آگی کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس اوٹہا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اپنا گوہ سی پس کہا خالد نی کیا حرام ہی گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین لیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم
میری کی پس پاتا ہون مین اپنی تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اوسی یعنی طبعی کراہت ہی مجکو اوسی کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینی اوسکو اور کہایا اوسکو اس حال مین کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف میری نقل کی یہ بخاری و مسلم ف نہی گوہ کی کہانی سی جو اگلی آئی ہی یہ قصہ اوسکی پہلی کہانی سی پس یہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری و مسلم نی وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن ابی اوفی سی کہ کہا جہاد کیی ہم نی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد ہی ہم کہاتی ساتہہ حضرت کی ٹڈی نقل یہ بخاری و مسلم نی ف لفظ مسلم مین ہی مسلم مین اور نہ ترمذی مین اور رضالی ہین اکثر روایتین اس یادداشت سی اور جسنی کہ زیادہ کیا ہی یہ معنی مراد کیی ہین کہ ہم کہاتی تہی اور ہمراہ حضرت کی تہی اور آنحضرت انکا نہین کہتی تہی ہمیشہ یہ کہ آنحضرت اوروہ ساتہہ کہاتی تہی اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کی ہی لیکن ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی نہین کہاتی ٹڈی اور فرمایا کہ مین کہاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہٗ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَہْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اَلِیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جہاد کیا ہم نی ساتہہ لشکر خبط کی اور امیر کیی گئی تہی ابو عبیدہ پس بھوکی کی ہوئی ہم سخت بھوکی ہوئی ہم پس پھینکی دریا نی ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے دریا پر نہین بیچی ہوئی مانند اوسکی نہین دیکہی ہم نی اوسکو عنبر پس کہا جاتا تہا اوس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کہا ہم نی اوسمین سی دس مہینہ تک پہر ابو عبیدہ نی ایک ہڈی اوسکی پڑی اوسمین سی یعنی پہلو کی ہڈی کہڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچی سی پس جب آئی ہم اوس جہاد سی یعنی مدینہ مین فی الجملہ ہمنی رو برد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہا اور رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نی طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہا یا اگر باقی رہا ہو اوس سی کچھ کہا کہا دیا اگر اوس سی اور رزق پس کہاؤ کہا اور تم ہو رکہلاؤ ہمکو اگر ہو ساتہہ تمہارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اوسمین سی تمہاری پاس ہم کو بہی کہلاؤ یہ انکی دل خوش کرنیکی لیی اور تاکید حلال ہونی اوسکی نیی فرمایا کہ یہ بخاری نین کہ لیسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابر نی پس بہیجا ہمنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسمین سی پس کہایا حضرت نی اوسمین سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف خبط ساتہہ برخ وب کی اور ساتہہ جزم ب کی ہوئی یا ہی جمع ہی دیختون کی کہ جہاڑ جاتی ہین لاٹہی سی اور یہ نام اس غزوہ کا اسلیی کہا گیا کہ لسبب اضطرار کی پتی درختون کی کہاتی تہی یہانتک کہ زخمی ہوگئی تہی منہ اور ہونٹہاو مانند ہونٹہاو اونٹون کی ہوگئی تہی اور یہ جہاد سنہ ۸ مین پہلی صلح حدیبیہ سی تہا اور قاموس مین لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی گوبر ہی ایک جانور دریا کی کلان ایک چشمہ سی نکلتا ہی کہ وہ دریا مین ہی اور عنبر نام مچھلی دریا کی کا ہی ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینہ اور بعضی روایت مین ایک مہینہ آیا ہی اور بعضی مین آیا ہی کہ کہایا اوسی لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایات مین یون ہی بجا وی کہ آدہی مہینہ تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد ازان اٹہارہ دن تک بعضی آدمی لشکر مین سی اور بعضی ساری مہینہ تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً وَفِیْ الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ گر پڑی مکہی بیچ باسن یکے تمہارے یعنی باسن پانی کا ہو یا کہانی کا پس چاہیی کہ غوطہ دی اوسکو سارے کو پہر نکالدالی اوسکو اسواسطی کہ بیچ ایک پر اوسکی دونون پرون مین سی شفا ہی اور دوسرے مین ہی بیماری نقل کی یہ بخاری ف دوسری فصل مین یہہ بہی یاد آیا ہی کہ مکہی بیماریکی پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دی بازو والا

بہی ڈوبی اور دفع بیماری کری اور ضرر نہ پہونچی ہے وعن میمونۃ ان فارۃ وقعت فی سمن فماتت فسئل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عنہا فقال القوہا وما حولہا وکلوہ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی میمونہ سی کہ ایک
چوہا گر پڑا گہی مین اور مر گیا پس پوچہی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سی پس فرمایا پہینکدو اوس چوہیکو اور گہی گرد پیش اوسکیکو اور کہاؤ اوس گہیکو
نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی باقی گہیکو کہاؤ یہہ جمی ہوئی گہیکا حکم ہی اور پتلا گہی سارا نجس ہو جاتا ہی اور نہین جائز کہانا اوسکا اتفاقا اور بیچنا اوسکا روا
نہین اکثر امامون کی نزدیک اور جائز رکہا ہی اوسکو امام ابو حنیفہ نی اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اوٹہانی کی اوسی بعضون نے کہا جائز نہین نفع اوٹہانا اوسی
اور بعضون کی نزدیک جائز ہی ساتہہ جلانی اوسکیکی چراغ مین اور ملنی کی کشتیون پر اور مانند اسکیکی پر اور یہہ قول امام ابو حنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا
دو قولون مین سی لیکن مکروہ ہی اور امام مالک اور امام احمد سی دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالک سی یہہ ہی کہ جائز نہین جلانا اوسکا چراغ مسجد مین
ع وعن ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما
یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبد اللہ فبینا انا اطارد حیۃ اقتلہا نادانی ابو لبابۃ لا تقتلہا
فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الحیات فقال انہ نہی بعد ذلک عن ذوات البیوت
وہن العوامر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قتل کرو سانپونکو اور قتل
کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہون سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہی پس تحقیق یہہ دونون قسم کی سانپ اندہا کر دیتی ہین بینائی کو
یعنی بمجرد دیکہنی انکیکی آدمی اندہا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہ انمین رکہی ہی اور گرا دیتی ہین حمل یعنی عورۃ حاملہ جو اوسکو دیکہی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب
خوف کی یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ اوسوقت کہ مین حملہ کرتا تہا ایک سانپ پر کہ مار ڈالون اوسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نی
کہ مت مار اسکو پس کہا مینی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ساتہہ قتل کرنی تمام سانپونکی پس کہا ابو لبابہ نی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا ہی بعد حکم کرنیکی مارنی گہر کی رہنی والی سانپون سی اور وہ ہین آباد کرنی والی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آباد کرنیوالی گہرونکو کہ ہمیشہ گہر
مین رہتی ہین یہہ نام اونکا رکہا گیا بسبب بڑی عمر ہونی اونکیکی جنکو یہہ بہومیا کہتی ہین کذا فی النہایۃ اور توربشتی نی کہا کہ آباد کرنیوالی گہر کی جن ہین گہر مین رہنی والی
اور روایت کیا طبرانی نی ابن عباس سے مرفوعا اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نی ابن مسعود سی اور طبرانی
نے جریر سی اوسنی عثمان بن ابی العاص سی مرفوعا اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ احادیث مطلقہ محمول ہین
سوائے گہر کی رہنی والی سانپون پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کی ع وعن ابی السائب قال دخلنا علی ابی سعید الخدری
فبینما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سریرہ حرکۃ فنظرنا فاذا فیہ حیۃ فوثبت لاقتلہا وابو سعید یصلی فاشار الی
ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اتری ہذا البیت فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا
حدیث عہد بعرس قال فخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانصاف النہار فیرجع الی اہلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل سلاحہ ثم رجع فاذا امراتہ
بین البابین قائمۃ فاہوی الیہا بالرمح لیطعنہا بہ واصابتہ غیرۃ فقالت لہ اکفف علیک رمحک
وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاہوی الیہا بالرمح

فانتظمہا

فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ
عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا
فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سائب سی کہ کہا
داخل ہوئی ہم ابو سعید خدری کی پاس پس اوسوقت کہ ہم تہی بیٹہی ہوئی کہ ناگہان سنی ہمنی نیچی تخت اونکی ایک حرکت پس دیکہا ہمنی پس ناگہان اوسمین تہا ایک
سانپ پس کہڑا ہوا مین تا قتل کرون اوسکو اور ابو سعید نماز پڑہتی تہی پس اشارہ کیا طرف میری یہہ کہ بیٹہہ جا پس بیٹہہ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوئی ابو سعید نماز
سی اشارہ کیا طرف ایک حجری کی کہ گہر مین تہا پس کہا کیا دیکہا تونی اس حجری کو پس کہا مینی کہ ہان پس کہا ابو سعید نی کہ تہا اس حجری مین ایک نوجوان ہم مین سی
نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نی پس نکلی ہم یعنی مع اوس نوجوان کی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوہ خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت دوپہر کی یعنی گہر مین جانیکی بسبب محبت دلہن کی پہر آتا تہا طرف اہل اپنی کی یعنی اور رات کو گہر مین رہتا صبح کو پہر آن
شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک دن پس فرمایا اوسکو حضرت نی لی اپنی اوپر ہتیار اپنی پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیری شر
بنی قریظہ سی کہ وہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سی اس غزوہ مین قریش کی ساتہہ ہو کر لڑنیکو آتی تہی پس لیی اوس شخص نی ہتیار اپنی پہر رجوع کی یعنی طرف اہل اپنی کی
پس ناگہان بیوی اوسکی درمیان دونون دروازون کی کہڑی تہی یعنی اندر اور باہر کی دروازیکی درمیان مین پس قصد کیا جوان نی طرف اوس
عورۃ کی ساتہہ نیزہ کی تا کہ ماری اوسکو ساتہہ اوس نیزہ کی اور حال یہہ کہ پہونچی تہی اوسکو غیرۃ یعنی بسبب باہر آکہڑی رہنی کی پس کہا عورت نی واسطی اوسکی
بند رکہہ تو اوپر اپنی نیزی اپنی کو اور داخل ہو گہر مین یہانتک کہ دیکہی تو کہ کسچیز نی نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکہا کہ ایک سانپ بڑا
گنڈلی منڈلی ماری پڑا ہی بچہونی پر پس قصد کیا جوان نی طرف اوسکی ساتہہ نیزہ کی پس پرو لیا اوسکو ساتہہ نیزہ کی پہر نکلا اندر سی اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن
گہر کی پس تڑپا سانپ اسحال مین کہ حملہ کیا اوس جوان پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونون مین سی تہا جلد مرنی مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتہہ مری دونون
اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلی مرا کہا ابو سعید نی پس آئی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا ہمنی یہہ ماجرا روبرو حضرت کی اور کہا ہمنی کہ دعا
کیجیے اللہ تعالی سی کہ زندہ کری اوسکو واسطی ہماری پس فرمایا استغفار کرو واسطی یار اپنی کی پہر فرمایا تحقیق ان گہرون مین آباد کرنیوالی ہین یعنی جن رہنی
والی ہین مومن اور کافر پس جب دیکہو تم کسیکو اونمین سی یعنی بصورۃ سانپ کے پس تنگی پکڑو اوسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو اسلیے
کہ تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنی یار کو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مدینہ مین جن ہین یعنی ایک جماعت اونمین سی کہ مسلمان ہو گئی ہین پس جسوقت کہ دیکہو تم اونمین سی کسیکو خبردار کرو اوسکو تین دن پس
اگر ظاہر ہو واسطی تمہاری پیچہی اسکی پس قتل کرو اوسکو سوای اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دعا کیجیے الخ لکہا ہی علما نی کہ روش صحابہ
کے یہہ نہ تہی کہ اسطرح کچہہ چاہین حضرت سی گویا کہ اونہون نی گمان کیا کہ یہہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہی بلکہ بیہوشی ہی تاثیر زہر سی اور استغفار کرو یعنی
دعا زندہ کرنی کی کیا چاہتی ہو بخشش چاہو اوسکی لیی کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر پہر نکلیگا تو ہم مار
ڈالینگے آگی تو جان اور ایک روایت مین ہی کہ فرمائی آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہرونا اور وہ
شیطان ہی یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی اور یا سانپ ہے اور یا اولاد ابلیس سے ہی اور شیطان اوسکو کہا واسطی سرکشی اوسکی کی اور نہ جانی اوسکی

ساتھہ آگاہ کرنی کی اور جو سرکش جن اور انس اور جانور مین ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ؛ ح ع **وعن** اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام شریک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ قتل کرنی گرگٹ کی اور فرمایا کہ تہا وہ پہونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ بیان اوسکی خباثت کا کیا اور یہہ زہریلا اور موذی ہی اور لوگون کی کہانی پینی مین ضرر اوسکا عظیم ہی تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوی ہی ؛ ع **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاہُ فُوَیْسِقًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ قتل کرنی گرگٹ کی اور نام رکہا اوسکا فویسق نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فویسق تصغیر فاسق کی ہی یعنی چہوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہی کہ جو مارے جاتی ہین حل و حرم مین اور فسق لغۃ مین بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع مین خروج طاعت سی اور طریق حق سی ہی ح

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَۃٍ کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَفِی الثَّانِیَۃِ دُوْنَ ذٰلِکَ وَفِی الثَّالِثَۃِ دُوْنَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی قتل کری گرگٹ کو اول چوٹ مین لکہی جاتی ہین اوسکی لیی سو نیکیان اور جو کوئی ماری دوسری چوٹ مین لکہی جاتی ہین نیکیان کم اوس سی اور تیسری چوٹ مین مارنی سی کم اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رغبت دلائی ہی اوپر جلدی کرنیکی اوسکی مارنی مین ؛ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَۃٌ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَۃِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کاٹا ایک چیونٹی نی ایک نبی کو انبیا مین سی پس حکم کیا ساتھہ بل چیونٹیون کی کہ جلایا جاوی پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نی اوس نبی کو یہہ کہ کاٹا تہا تجکو ایک چیونٹی نی جلا دیا تو نی ایک جماعت کو جماعتون مین سی کہ تسبیح کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ حکم کیا ساتھہ جلانی درخت کے کہ اوسمین چیونٹیان تہین اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نی کہا تہا ای عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہون اونکی حال آنکہ اونمین مطیع بہی ہوتی ہین پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی کہ دکہاوی اونکو عبرۃ اوسمین پس مسلط کی اونپر گرمی یہانتک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کے پہر غالب ہوئی اونپر نیند پس جبکہ وہ سو رہی تو کاٹا اون کو ایک چیونٹی نی پس حکم کیا ساتھہ جلا دینی سب چیونٹیون کی یا تو بسبب جاننی کی اوس چیونٹی خاص کو یا واسطی ہونی اوسکی موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سی منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی ہر جاندار کی سی مگر یہہ کہ ایذا دی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مراد قریہ نمل سی بل چیونٹیونکا ہی اور وحی کی الخ یہہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سی اون پیغمبر خدا پر لکہا ہی علماء نی کہ محمول ہی اسپر کہ جائز تہا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سی ہوا کہ ایک چیونٹی سی زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین جائز نہین جلانا حیوان کا اگرچہ چون اور کہٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین مین محمد بن مسلمہ سی بیچ قتل کرنی چیونٹی کی لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اوسکو اور اگر ایذا ندی مت مار اور کہا فقیہ نی کہ اسی پر فتوی دیتی ہین ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلای نجاوین گہر چیونٹیون کی بسبب ایک چیونٹی کی کذا فی جامع الفقہ انتہی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَۃُ فِی السَّمْنِ فَاِنْ کَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَاِنْ کَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی چوہا گہی مین یعنی اور مر جاوی اوسمین پس اگر ہو گہی جما ہوا پس پہینکدو چوہے کو اور اوس گہی کو کہ گرد اوسکی ہی یعنی اور کہاؤ باقی گہی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اوسکی یعنی نہ کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی اور نقل کی یہہ دارمی

نی ابن عباس سی **وعن** سفینۃ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم الحباری رواہ ابوداود اور روایت ہی
سفینہ سی کہ کہا کہایا مینی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گوشت حباری کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حباری یعنی تغدری وہ جانور ہی کہ مشہور ہی مثل
اوسکی حمق مین ۱۲ ع مولانا **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا رواہ
الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال نہی عن رکوب الجلالۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی جلالہ کیسی اور پینی دودہ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ منع فرمایا حضرت
نی سواری کرنی جلالہ کی سی **ف** جلالہ وہ جانور ہی کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر کہاتا ہو نجاست
کبہی کبہی تو نہین وہ جلالہ اور نہین حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودہ مین تو حلال
نہین کہانا اوسکا مگر یہہ کہ بند کیا جاوی اور کہلایا جاوی غیر نجاست یہانتک کہ اچہا ہو جاوی گوشت اور دودہ اوسکا تو درست ہوگا دودہ پینا اور گوشت
کہانا اوسکا اور یہہ قول امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہی اور امام مالک کی نزدیک بعد ازان دہویا جاوی گوشت اوسکا بمبالغہ اور فتاوی کبری مین
لکہا ہی جبتک کہ نہ بند کیا جاوی مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا اونکا اور سوار ہونیسی منع فرمایا بسبب گندہ ہونی عرق اوسکی کہ پیدا
ہوتا ہی گوشت اوسکی سی ۱۲ ع ح **وعن** عبد الرحمن بن شبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحم الضب
رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گوہ کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی گوہ کی جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہی ہو ۱۲ ع ح **وعن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل الہرۃ واکل ثمنہا رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی جابر
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی بلی کی سی اور کہانی مول اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** کہانا گوشت بلی کا حرام ہی
باتفاق اور بیچنا اوسکا اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ۱۲ ع **وعنہ** قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی یوم خیبر الحمر الانسیۃ ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی دن خیبر کی گوشت گدہون اہلی کا اور گوشت خچرونکا اور ہر کچلی والیکو
درندون مین سی اور ہر پنجہ کش کو پرندون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی خالد بن ولید سی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گہوڑیکی سی اور خچرون کی سی اور گدہون کی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف**
کہانی گوشت گہوڑونکی سی یہہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونی گوشت گہوڑیکی پہلی گذری نہین ہو سکتی ۱۲ ح ۱۲ حکم منع ہونی گوشت
گہوڑیکا اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی ساتہہ اس حدیث کی کہ پہلی گذری ۱۲ مولانا **وعنہ** قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم
خیبر فاتت الیہود فشکوا ان الناس قد اسرعوا الی خضائرہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یحل
اموال المعاہدین الا بحقہا رواہ ابوداود اور روایت ہی خالد سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن خیبر کی
پس آئی یہود اور شکایت کی یہہ کہ تحقیق لوگون نی جلدی کی طرف کہجورون اونکی یعنی ہماری کہجور کی درختون پر سی میوہ توڑ لیتی ہین اور ہم عہد مین داخل
ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہین حلال مال اون شخصون کی کہ جنسی عہد ہی مگر ساتہہ حق اموال کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معاہد

یعنے جس سے عہد ہی اگر وہ ذمی ہی تو حق مال کا اوسپر جزیہ ہی اور اگر وہ مستامن ہے اور مال تجارۃ کا ہی تو اوسپر عشر ہی ۱۲ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان المیتتان الحوت والجراد والدمان الکبد والطحال رواہ احمد وابن ماجۃ والدارقطنی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال کیی گئی واسطی ہماری دو مردی نی ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نی وعن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما القاہ البحر وجزر عنہ الماء فکلوہ وما مات فیہ وطفا فلا تاکلوہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ وقال محی السنۃ الاکثرون علی انہ موقوف علی جابر اور روایت ہی ابی زبیر سی کہ نقل کی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نے کنارے پر یا کہل گیا اوسی پانی یعنی خشک ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کہاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوی دریای مین اور پانی پر اوٹھہ آوی پس مت کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا محی السنۃ نی اکثر اسپر ہین کہ یہہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی ف یہہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی بیچ حرام ہونی مچھلی طافی کی اور اسیطرح منقول ہی ایک جماعت صحابہ سی اور مالک اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بسبب مطلق فرمانی حضرت کی احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہی ساتھہ حلال ہونیکی اور ہم کہتی ہین کہ میتہ بحر وہ ہی کہ ڈالدی اوسکو بحر تا موت مضاف ہو طرف اوسکی نہ وہ کہ خود مری ہو اوسمین بغیر آفت کی ۱۲ ع وعن سلمان قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا آکلہ ولا احرمہ رواہ ابوداود وقال محی السنۃ ضعیف اور روایت ہی سلمان سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کیسی پس فرمایا حضرت نی ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین نہ کہاتا ہون مین اونکو یعنی اسلیی کہ مکروہ رکہتا ہون طبعا اور نہ حرام کرتا ہون اونکو یعنی اورونپر شرعا بموجب اس حدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا محی السنۃ نی کہ یہہ ضعیف ہے ف یعنے اکثر لشکر ہین پرندونمین سی جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بہیجتا ہی اونپر ٹڈیان تاکہ کہا جاوین کہیتی اور درخت اونکی اور پڑی اونمین قحط یہانتک کہ کہاتا ہی بعض اونکا بعض کو پس سب ہلاک ہوجاتی ہین اور ٹڈی کہانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کے اور کہا چارون امامون نی کہ حلال ہی کہانا اوسکا برابر ہے کہ مرجاوی اپنی موت سی یا ساتھہ ذبح کرنیکی یا ساتھہ شکار کرنیکی مجوسی شکار کری یا مسلمان کاٹا جاوی اوسی کچھہ یا نہین ۱۲ ع وعن زید بن خالد قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سب الدیک وقال انہ یؤذن للصلوۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنی مرغ کیسی اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف مراد نماز تہجد ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اوٹہتی تہی نماز تہجد کیلیی جسوقت کہ آواز کرتا تہا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سی آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکید تنبیہ کیلیی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ بعضی اچہی خصلت حیوان مین بہی مانع ہوتی ہی اوسکی برا کہنی سی پس مومن کے برا کہنی کا کیا حال ہوگا ۱۲ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدیک فانہ یوقظ للصلوۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مرغ کو اسلیی کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کی لیی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابو لیلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظہرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لہا انا نسألک بعہد نوح وبعہد سلیمان بن داود ان لا تؤذینا فان عادت فاقتلوہا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا کہا ابو لیلی نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ

علیہ وسلم نی جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گہر مین پس کہو واسطی اوسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتی ہین تجسی ساتہہ عہد نوح کی اور ساتہہ عہد سلیمان بن داود کی یہہ کہ
نہ ایذا دی تو ہمکو پس اگر پہر نکلی پس مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** عہد لیا تہا حضرت نوح نی جبکہ داخل کیی تہی حیوانات کشتی مین ع
وعن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ
ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عکرمہ سی نقل کی ابن عباس سی کہا عکرمہ نی نہین جانتا مین ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچائی اونہون نی حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تہی ساتہہ قتل کرنی سانپونکی اور فرماتی کہ جو شخص چہوڑ دی قتل کرنا
انکا واسطی خوف بدلا لینی کی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نہین ہی بسبب نہ مارنی موذی کی اور نہ توکل کرنیکی قضاء وقدر الہی پر نقل کی یہہ شرح
السنہ مین **ف** واسطی خوف بدلا لینی کی یعنی نہ ماری بخوف اسکی کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لی مجسی اور یہہ کبہی واقع ہوتا ہی کہ ایک نی سانپ کو مارا اوسکی
جوڑی نی آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نرہی مادہ اوسکی آتی ہی اور اگر مادہ ہی نراتا ہی اور عادت تہی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تہا مت مارو سانپ کو اگر مارو گی
تو جوڑا اوسکا آنکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نی اس قول و اعتقاد سی ع ح ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صلح کی ہمنی سانپونسی جیسیکہ لڑائی کی ہمنی اونسی اور جو شخص کہ چہوڑ دی کسی سانپکو ان سانپونمین سی بسبب خوف کی یعنی بخوف
ضرر کی اوسی یا جوڑی اوسکی سی پس نہین ہم مین سی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اور ایک روایت مین بدلی منذ حاربنا کی منذ عادینا ہم آیا ہی یعنی نہین صلح کی
ہمنی سانپونسی جیسیکہ واقع ہوئی درمیان ہماری اور درمیان اونکی لڑائی اور دشمنی مراد یہہ ہی کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کی جبلی ہی کہ ہر ایک
دوسریکو مارتا ہی اور کہا بعضون نی کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جیسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ ابلیس نے قصد کیا داخل
ہونیکا جنت مین پس منع کیا اوسکو داروغون نی پس داخل کیا اوسکو سانپ نی منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنی واسطی آدم وحوا کی یہانتک کہ کہایا اون دونون
نے درخت منع کیی گیی سے پس نکالی گیی وہ اوسی اور فرمایا اللہ تعالی نی اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم وحوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تہا سانپ خوبصورت
پس مسخ کیا گیا پس لائق ہی یہہ کہ ہمیشہ رہی یہہ عداوت اور لائی ضمیر عقلاء کی واسطی سانپونکی واسطی اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ افعال عقلاء سی ہی جیسیکہ اس
آیت مین والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین + والا یون کہنا چاہیی تہا ما سالمنا ہین منذ حاربنا ہن ع **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کری کہ بدلہ لینی کا اونسی پس نہین وہ مجسی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف**
ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سب طرح کی سانپ مارنی چاہیین مگر استثنا کیی جاوین اس عموم سی عوامر یعنی گہر کی رہنی والی یا مراد قتل ہی بعد اعلام کے جیسیکہ
بیچ حدیث ابی سائب کے گذرا ح **وعن** الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي
الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکہتی ہین
یہہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اوسمین ہین سانپ یعنی سانپ چہوٹی پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ قتل کرنی اونکی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف**
یہان سب چہوٹے سانپونکی قتل کرنیکا حکم دیا اور مابعد کی حدیث مین اونمین سی ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہہ ہے کہ جہاڑنا زمزم کا بغیر مارنی سب کے ممکن نہ تہا
مع ہذا ممکن ہے استثنا بعض کا اونمین سی ع **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا
إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قتل کرو سب قسم کے سانپونکو مگر

جان یعنی شک سفید کہ گویا وہ چھری ہی روپی کی نقل کی یہ لفظ ابوداود نی ف اوسکی مانی سی شاید اسلیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہیں پہنچاتا مع و

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَآءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَآءً فَاِنَّهٗ یَتَّقِی بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّآءُ فَلْیَغْمِسْهُ کُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کہ گر پڑی مکھی بیچ باسن ایک تمہاری یعنی غوطہ دو اوسکو اسلیے تحقیق بیچ ایک بازو اوسیکی بیماری ہی اور دوسرے مین شفا ہی پس تحقیق بچاتی مکھی پہلی اوسی بازو کو کہ اوسمین بیماری ہی پس چاہیی کہ غوطہ دی مکھی سارے کو یعنی تاکہ دوا کی بازو سی مفید ہووی اوسکی بیماری کا نقل کی یہ ابوداود نی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا وَفِی الْاٰخَرِ شِفَآءً فَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَآءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ گری مکھی طعام مین پس غوطہ دو اوسکو اسلیے تحقیق بیچ ایک بازو اوسیکی ہر اور دوسرے مین شفا ہی اور تحقیق وہ پہلی اوسی بازو کو اور پیچھی اوسی بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ مین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی چار جانورون کی سی چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور چڑیمی نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نی ف چیونٹی کی مانیسی جو منع فرمایا مراد یہ ہی کہ بہلی کاٹنی کی نہ مارنی اور بعد کاٹنی کی مارنا اوسکا جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس چیونٹی سی بڑی چیونٹی ہی کہ جسکی پانون مین زہر ہوتی ہین اسلیے ضرر اوسکی کاٹنی کا کم ہوتا ہی و ہدہد کی مکھی سی اسلیے منع فرمایا کہ اوسمین منفعت ہی کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتی ہین کہ جڑہی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑی سر اور بڑی چونچ کی اور اوسکی پیٹھ سی پر ہوتی ہین اور رنگ سیاہ ہوتا ہی اور پیٹ سفید کذا فی النہایہ اور بعضون نی کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیون کو اور ان دونون جانورون کی مانیسی منع فرمایا بسبب مہم ہونی گوشت اوسکی اسلیے کہ نہی کی گئی مانی وہ جو نہ کھایا جاوی سی اور بعضون نی کہا کہ ہدہد مین بو ہوتی ہی پس منع ہوا بیچ حکم جلالہ کی اور صرد سے اور اوسکی واہی نحوست و خال بدبختی ہین عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل سی تاکہ نہ نکلے وی اوسکی لون سی اعتقاد نحوست اوسیکا ع

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْکُلُوْنَ اَشْیَآءَ وَیَتْرُکُوْنَ اَشْیَآءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ وَاَنْزَلَ کِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَلْاٰیَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تھی اہل جاہلیت کی کہانی کتنی چیزین یعنی بمقتضا نحوی اہتس اپنی کی اور چھوڑتی یعنی نہ کہانی کتنی چیزونکو واسطے نفرت کی پس بھیجا اللہ نی اپنی نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی قرآن پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کردیا کہ یہ چیز حلال ہی اور یہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نی پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جسی سکوت کیا یعنی بیان نکیا کہ حرام ہی یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اور پڑہی ابن عباس نی یہ آیہ کہدی محمد نہین پاتا مین بیچ اوسچیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کہانیوالی کی کہ کہا وی اوسکو مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون خرابہ تک نقل کی یہ ابوداود نی ف لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی نظر کی اللہ نی ساتھ یہ چیز کی اور نازل کرنی کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑہی الم یعنی اللہ نی کہ کرنی فعل انکیطرف کہ کہا تی تھی جو چاہتی اور ترک کرتی وہ چیز کہ مکروہ رکھتی گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اور رسول اوسکی نی نہ یہ کہ

حلت و حرمت موافق خواہش نفس کی ہی وحی کی گئی یعنی قرآن مین یا اوسچیز مین کہ وحی کی گئی طرف میری مطلق اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہین جانا جاتا
مگر ساتھہ وحی کی نہ ساتھہ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیۃ یہہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ
مین یہی چیزین حرام کی گئین اور سوای انکی اور بعضی چیزون کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سی ولیکن ابن عباس نی آیۃ پڑہی اور سنت کی حرام چیزین نہ
پڑہین بسبب کثرت انکی ع ح **وعن** زاہر الاسلمی قال انی لاوقد تحت القدور بلحوم الحمر اذ نادی منادی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہاکم عن لحوم الحمر رواہ البخاری اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہ کہا تحقیق مین ایسے
جلاتا تہا نیچی ہانڈی کی آگ ساتھہ گوشت گدہون کی ناگہان پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے
ہین تم کو کہانی گوشت گدہونکی سی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی یرفعہ الجن ثلثۃ اصناف صنف لہم اجنحۃ یطیرون
فی الہواء وصنف حیات وکلاب وصنف یحلون ویظعنون رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہنچاتی تہی اس حدیث کو
حضرت تک کہ حضرت نی فرمایا کہ جن تین قسم کی ہین ایک قسم ہی کہ اونکی پر ہین اوڑتی ہین ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہین اور کتی اور ایک قسم ہین اوترتی
منزل مین اور کوچ کرتی ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین **باب العقیقۃ** باب ہی بیچ بیان عقیقہ کی **ف** عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کی معنی
ہین اصل مین پہاڑنی کی اور یہان نام اون بالونکا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتی ہین وقت پیدا ہونی کی یہہ نام اسلیی ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہین ساتوین دن اور
اسی سبب سی عقیقہ اوس بکری کو بہی کہتی ہین کہ ذبح کیجاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی اور عقیقہ سنت ہی تینون امامون کی نزدیک اور ایک روایت مین
امام احمد سی واجب ہی اور اکثر احادیث سی سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط و احکام قربانی مین معتبر ہین عقیقہ مین بہی معتبر ہین اور ہماری نزدیک عقیقہ سنت
نہین اور امام محمد نی اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سی تہا اور اول اسلام مین بہی تہا معمول بعد ازان نسخ
کیا قربانی نی ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزی رمضان کی نی ہر روزی کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نی ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا
اور نسخ کیا زکوۃ نی ہر صدقہ کو کہ پہلی اوسکی تہا انتہی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سلمان بن عامر الضبی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقۃ فاہریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ اذی رواہ
البخاری روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ساتھہ پیدا ہونی لڑکی کی مسنون ہی عقیقہ کرنا پس
ذبح کرو اوسکی طرف سی جانور اور دور کرو اوسی ایذا یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیہم ویحنکہم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتھہ برکت کی کرتی تہی اوپر یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** تحنیک یہہ ہی کہ کہجور یا کچہہ اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو مین لگاوی اور یہہ سنت ہی چاہیی کہ نیکبخت تحنیک کری ح **وعن**
اسماء بنت ابی بکر انہا حملت بعبد اللہ بن الزبیر بمکۃ قالت فولدت بقباء ثم اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغہا ثم تفل فی فیہ ثم حنکہ ثم دعا لہ وبرک
علیہ فکان اول مولود ولد فی الاسلام متفق علیہ اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی یہہ کہ وہ حاملہ
ہوئین ساتھہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ مین کہا اسماء نی پس جنی مین قبا مین پہر لائی مین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور رکہدیا مینی اوسکو حضرت کی
گود مین پہر منگوائی حضرت نی کہجور اور چبایا اوسکو پہر آب دہن ڈالا اوسکی منہ مین یعنی رکہی وہ کہجور کہ مخلوط تہی ساتھہ تہوک کی اوسکی منہ مین پہر لگائی وہ کہجور

اوسکی تالو مین پھیر دعا کی و اُسکی اور دعا ساتھہ برکت کی کی اوسپر یعنی کہا بارک اللہ علیک یا علیہ پس یہی عبداللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کیی گیی مسلمان مین
نقل کی ہیہ بخاری ومسلم نی ف قبا ساتھہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول مہین اوتری تہی اور تین روز وہان
ٹہیری اور بنا مسجد کی رکہے کہ اوسکو مسجد قبا کہتی ہین ۱۲ اول مولود الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبداللہ بن زبیر تہی الا
نعمان بن بشیر الضاری پیدا ہوئی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کے پہلی عبداللہ کے مرع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ام کرز**
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتہا قالت وسمعتہ یقول عن الغلام
شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا رواہ ابوداود والترمذی وللنسائی
من قولہ یقول عن الغلام الی اخرہ وقال الترمذی ہذا حدیث صحیح
روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے قرار دو تم الخ جانورون پر بندونکو اونکی گہونسلون پر کہا ام کرز نی اور سنا مینی
حضرت سے کہ فرماتی لڑکیکی طرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ یعنی یہہ خیال کرو کہ بیٹی کی
طرف سی نر چاہیی اور بیٹی کی طرف سی مادہ نقل کی ہیہ ابوداود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی کی ہی قول اوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف قرار دو تم الخ کمنات ساتھہ زبر میم اور زیر کاف کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش کاف کی یعنی مکانونکی یعنی جانورونکو
گہونسلون مین بیٹہی رہنی دو اوڑانہین اونمین سی اور بعضون نی کہا کہ کمنات ساتھہ زبر میم اور زیر کاف کی اور زبر ہی یا ہی یعنی بیضہ سوسمار کی اور یہان
مطلق بیضے مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹہی ہون تو اونکو ایذا مت دو ساتھہ ہلانی گہونسلونکی اور اوڑانی اونکیکی یا نہی ہی نظیر اور فال بدلینی سی جیسکہ عادت
عرب کی تہی کہ جبکبہی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ دائین طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوسکام کیلیے
جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوسکام کی لیے نجاتا پس نہی کی گئی اوسی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ۱۲ ع **وعن الحسن عن**
سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتہن بعقیقتہ یذبح عنہ یوم السابع ویسمی
ویحلق راسہ رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی لکن فی روایتہما رہینۃ بدل مرتہن
وفی روایۃ لاحمد وابی داود ویدمی مکان ویسمی وقال ابوداود ویسمی ۱ صح
اور روایت ہی حسن بصری کی نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گرو ہی بسبب بدل عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی اوسی
ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی ہیہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی لیکن بجز روایت ابوداود
اور نسائی کی لفظ رہینۃ کا ہی بدل مرتہن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداود کی لفظ یدمی ہی جگہ ویسمی کے اور کہا ابوداود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح ہی
ف ت لفظ رہینہ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل نفس ہی رہا ہیہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجود یکہ وہ مکلف نہین ہے تا معذب
وماخوذ ہو بسبب کے عقیقہ کی امام احمد رح نی تو یہہ کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جبتک کہ عقیقہ
نہ کریں اوسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع گیا گیا ہی بہلائیوسی اور رسلامتی آفات سی اور زیادہ نشو نما سی جبتک کہ عقیقہ
اوسکا نہ کریں اور یہہ حقیقت مین اجیطرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ اونہون نی کیا اور بعضون نے کہا کہ گرو ہی ساتھہ اذہی اور پلیدی کے اسلیے کہ
حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھہ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کے
ہے تدمیہ سی بمعنی خون آلود کرنی کی یس ایک روایت مین یدمی جگہ ویسمی کی واقع ہوا ہی اور ابوداود نی کہا کہ لفظ ویسمی صحیح تر ہی اور قتادہ نے تفسیر اوسکی یہہ

کے ہی کہ سبب ذبح کری بکریکو تو تہوڑیسی بال اوسکی لیکر مقابل رگون گردن کی رکہین تا کہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلی
اور لڑکی کی تالو پر رکہین تا مانند ایک خط کی روان ہو اوسکی سر پر بعد ازان اوسکی سر کو دہو ڈالین اور سر مونڈین اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ تدمیہ
نہ کرین اسلیے کہ یدمی تحریف کسی راوی کی ہی اسلیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رض کا کیا اور یہہ فعل نہین کیا اور یہہ بہی لکہا
ہی کہ یہہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کی بہت مشابہ ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نی کہ روایت ابو داود کی وہم ہی ہمام سی کہ رواۃ
حدیث سی ہے اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نی کہا کیونکر حکم کرین ساتہہ نجس کرنی سر کی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون تر کی حالانکہ
امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدن اوسکی سی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خون کی تجویز کیا ہی بعضی علما
نی واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ
بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ ——— اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین سی یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن ابی شہید حسین رض سی کہ نقل
کی علی بن ابیطالب رض سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کے طرف سی ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نی ای فاطمہ
مونڈ تو سر اوسکا اور للہ دی ہموزن بالون اوسکی کی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہین متصل اسواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نے نہین پایا علی بن ابیطالب کو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکری کی بہی ہوتا ہی اور ابو داود نی بہی ابن عباس سی نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن اور حسین رض کی
طرف سی ایک ایک دنبہ جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیی ہین اور بریدہ سی مطلق نقل کیا کہ عقیقہ
کیا آنحضرت نی حضرت حسن اور حسین رض کی طرف سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی لیکن حدیث عن الغلام شاتان اقوی
اور اصح ہے اسلیے کہ ایک جماعت نے صحابہ مین سی اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکری کی بیٹی کی طرف سی یہہ ہی کہ قول و فعل سی اقوی اور اتم
ہے کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکہتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت
علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی
احتمال ہی کہ لڑکیکی حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث مین جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہہ جواز کی لیے ہی بیچ اکتفا کرنیکی
ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنی دو بکریونکی سی یہہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نی اونکی
طرف سی ایک دنبہ پیدا ہونی کی دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور بسبب اسکی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نی ایک دنبہ اور حکم فرمایا
حضرت علی رض یا حضرت فاطمہ رض کو ساتہہ دوسری دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اونہون نی عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃً اور ساتہہ دو دنبون
کے مجازاً واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اوسکا الخ یعنی حقیقۃً یا حکم کر کسیکو کہ سر مونڈی اور یہہ امر استحباب کی لیے ہی اور اسیطرح امر وزن کرنیکا بہی استحباب کے لیے ہی +
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَ
النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کے طرف سی
ایک ایک دنبہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۵

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی اپنی دادا سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقی سے پس فرمایا نہین دوست رکہتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکہا حضرت نی نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی یہہ کہ ذبح کری اوسکی طرف سی پس چاہیی کہ ذبح کری لڑکی کی طرف سی دو بکریان اور لڑکی کی طرف سی ایک بکری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف نہین دوست رکہتا الخ یعنی جو کوئی چاہی یہہ کہ نہو فرزند اوسکا عاق واسطی اوسکی بڑی عمر مین تو ذبح کری اوسکی طرف سی عقیقہ اوسکی چہوٹی عمر مین اسلیی کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالی دوست نہین رکہتا عقوق کو اور یہہ تمہید ہی اس قول حضرت کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ رکہا الخ یہہ کلام کسی راوی کا ہی کہ آنحضرت نی ناپسند کیا نام رکہنا عقیقہ کا عقیقہ تا کہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہی عقوق سی اور دوست رکہا یہہ کہ نام رکہا جاوی بہتر اوسی مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایہ اور تورپشتی نی کہا کہ یہہ کلام غیر استوار ہی اسلیی کہ آنحضرت نی چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکہتی اس نام کو تو کاہی کو ذکر فرماتی اوسکو لیکن یہہ بات خوب ہی کہ کہا جاوی کہ احتمال ہی یہہ کہ سائل نی گمان کیا یہہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتہہ عقوق کی اشتقاق مین یہہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرت نی کہ امر خلاف اوسکی ہی کذا ذکر علی اور کئی احتمال ذکر کیی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی صاحب نہایہ کی سی تقریر لکہہ کر لکہا ہی کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہی پہلی اس کراہت سی ہوگا وعن ابی رافع قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی اوسوقت کہ جنا اون کو حضرت فاطمہ نی مانند اذان نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اسی معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکی کی کان مین بعد پیدا ہونی کی سنت ہی اور مسند ابو یعلی موصلی کی مین حضرت حسین سے بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہوا وہ اذان دی اوسکی دائین کان مین اور تکبیر کہی بائین کان مین تو نہین ضرر کری گی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نی کتاب روضہ مین کہ مستحب ہے یہہ کہ کہی لڑکی کی کان مین انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَاْسَهٗ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَهٗ وَنَلْطَخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی ہم بیچ جاہلیت کی جسوقت کہ پیدا ہوتا کسیکے ہان ہم مین سی لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکی کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تہی ہم ذبح کرتی بکری ساتوین دن اور مونڈتی سر اوسکا اور لگاتی اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی یہہ کہ اور نام رکہتی ہم یعنی ساتوین دن ف جاننا چاہیی کہ بموجب اکثر احادیث کی عقیقہ ساتوین دن ہی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودہوین دن کری اور اگر چودہوین دن نہو تو اکیسوین دن والا اٹہائیسوین دن والا پین تیسوین دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی بعد از ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیی کہ معلوم نتہا کہ پیدا ہونیکی دن ہوا تہا یا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کی ضعف ہی اور خالی بعد سی بہی نہین ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیان عقیقہ کی توڑتی ہین اور نزدیک مالک کی نہین توڑتی اور شافعیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر دیدی تو بہتر ہی اور اگر شیرین پکا دی تو بہتر ہی بسبب تفاول کی ساتہہ حلاوت یعنی اچہی ہونی اخلاق لڑکی کی ع

کتاب الاطعمۃ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان کہانون کی ف یعنی اسمین قسمین کہانیکی مذکور ہین کہ کیا کیا

حضرت نی کہانی ہین اور کیا کیا نہین کہانی اور احکام و آداب کہانی کی اور پینی کی مذکور ہین ۔ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہ کہا تہا مین لڑکا بچہ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کہی بمقتضاے عادۂ لڑکونکی ہاتہہ رکابی مین ہر طرف سی اتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور کہا اوس جانب سی کہ متصل تیری ہی یعنی اپنی آگی سی کہا نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نی ف گئی ہین جمہور علما طرف اسکی کہ تینون امر مذکور حدیث مین استحباب کی ہی ہین اور اسی طرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانی مین استحباب کی ہی اور بعضون نی کہا کہ امر داہنی ہاتہہ سی کہانیکا وجوب کی ہی اور جمہور کی نزدیک یہہ بہی ہی کہ اگر کوئی آدمی کہانی بیٹہین تو سب بسم اللہ ہین اور بعضی علماء کی نزدیک کہ امام شافعی ہی وہ ہین ہین بسم اللہ ایک کی جماعت کہانی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینی پانی اور دوا وغیرہ کی مندب بسم اللہ کہنی کی ہی وقت شروع کہانی کی ۔ ع **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کہانی کو اوسپر کہ نہ نام لیا جاوی اللہ کا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف حلال جانتا ہی یعنی قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر یہہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضون نی یہہ تاویل کی ہی کہ کرت پیجاتا ہی کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ۔ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہوے مرد اپنی گہر مین یعنی سونیکی جگہہ پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی اپنی کی اور وقت کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروں سی نہین جگہہ اس گہر مین تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر مین پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی گہر کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروں سی نہین جگہہ اور جب نے یاد کری مرد اللہ کو وقت کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یارون سی نہین جگہہ اور کہانا نقل کی ہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس چاہیے کی کہاوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوی پس چاہیے کی پیوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنی ہاتہہ سی پکڑی نقل کی یہہ مسلم نی ف ظاہر امر یمین و وجوب کی لیی ہی جیسکہ گئی ہین طرف اسکی بعضی علماء اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نی دیکہا ایک شخص کو کہاتا ہاتہہ سی پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنی ہاتہہ سی کہا اوسنی کہ نہین طاقت کہتا مین فرمایا پس نہ طاقت کہیو تو پس اوٹہا سکا وہ ہاتہہ طرف منہ اپنی کی بعد اسکی اور طبرانی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی دیکہا سلیہ سلمہ کو کہاتی بائین ہاتہہ سی پس دعا کی حضرت نی اوسپر پس ہمیشہ اوسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ۔ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِہَا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہاوی ایک تمہارا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اور نہ پیوی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اسلیی کہ شیطان کہاتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اور پیتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی نقل کی ہہ مسلم نی ف کہا قوی

نے کہ معنی یہہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نی کہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنی پر اور حسن بن سفیان نی روایت کی ہی اپنی
مسند مین ساتہہ سند حسن کے ابو ہریرہ سی کہ جب کہاوی ایک تمہارا تو چاہیی کہ کہاوی اپنی دائین ہاتہہ سی اور پیوی دائین ہاتہہ سی اور لیوی دائین ہاتہہ سی اور دیوی دائین
ہاتہہ سی اسلیی کہ شیطان کہاتا ہی بائین ہاتہہ سی اور پیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور دیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور لیتا ہی بائین ہاتہہ سی ۱۲ ع **وعن** کعب بن مالک
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلثۃ اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا رواہ مسلم اور روایت
ہی کعب بن مالک سی کہ کہاتی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ساتہہ تین اونگلیون کی یعنی ساتہہ انگوٹہی اور اونگلی شہادۃ اور بیچ کی اونگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتہہ
اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکی کہانیسی پہلی پونچہنی سی یعنی ساتہہ رومال وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ تین اونگلیونسی کہانا سنت ہی پس ملاوی
ساتہہ اونکی چوتہی اور پانچوین کو مگر واسطی ضرورۃ کی اور ہاتہہ اپنا یعنی اونگلیان اور پہلی بیچ کی اونگلیکو چاٹتی پہر اوسکی پاسکی اونگلی کو پہر انگوٹہی کو اور طبرانی نی
روایت کیا ہی عامر بن ربیعہ سی اسطرح کہ تہی حضرت کہاتی ساتہہ تین اونگلیونکی اور استعانت کرتی ساتہہ چوتہی اونگلی کی اور بیچ حدیث مرسل کی ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی تہی ساتہہ پانچ اونگلیونکی اور شاید کہ یہہ محمول ہی پتلی چیز کی کہانی پر یا یہہ کہ کبہی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیی اور اکثر اوقات عادۃ
تین ہی اونگلیونسی کہانی کی تہی اور بعضی روایت مین بعد لفظ یمسحہا کے لفظ بشی کا بہی آیا ہی اور یہہ بہی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتہہ چاٹتی پہر دہوتی اوسکو
ع ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ رواہ
مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ چاٹنی اونگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتی
کہ بیچ کس اونگلی یا نوالی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حرف واو والصحفۃ مین مطلق جمع کیلیی ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر اونگلی اور لفظ ایۃ
ساتہہ ت تانیث کی ہی اور ترجمہ اوسیکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخونمین ایہ ساتہہ ہ ضمیر کی ہی یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہی آیا اوس کہانیمین کہ کہایا ہی یا
اوسمین کہ چاٹا ہی اور موید ہی اسکی حدیث آئندہ فانہ لا یدری فی ای طعام تکون البرکۃ اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا اونگلیونکا ہی اور اوٹہانا
اوسچیز کا کہ لگا ہی اونگلیونمین نہ داخل کرنا اونگلیونکا منہ مین بمبالغہ ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس نہ پونچہی ہاتہہ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی اونگلیان ہاتہہ کی یا چٹواوی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
چٹواوی یعنی کسی اور سی اون لوگونمین سی کہ گہن آوی اونکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کے اسلیی کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہی اسی اور اونہین کے
حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اوسکو ۱۲ ع **وعن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان
یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا من
اذی ثم لیاکلہا ولا یدعہا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ
رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی یہہ کہ شیطان حاضر ہوتا
ہی ایک تمہاری کی پاس نزدیک ہر چیز کی کامون اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی پس جسوقت کہ گری ایک تمہاری سی لقمہ پس چاہیی کہ دور
کری اوسچیز کو کہ لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیی کہ کہاوی اوسکو اور نہ چہوڑ دی اوسکو واسطی شیطان کی پس جبکہ فارغ ہو کہانی سی پس چاہیی کہ چاٹ لی
اونگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دور کری الخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو
اگر ممکن ہو والا کہلاوی اوسکو کتی بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیی یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنی لقمہ کے ہی اور

حقیر جاننی اوسکیسی اور متخلق ہونی سی ساتہہ اخلاق متکبرون کی کہ اوسکی اوٹہا کر کہا جانی کو ننگ جانتی ہین اور یہہ اعمال شیطان سی ہین اور پہر واسطی تاکید دفع
تکبر اور حاصل کرنی تواضع کی فرمایا پہر جبکہ فارغ ہوا الخ ح **وعن** اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہاتا مین تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا سفر السعادت
کے مصنف نی کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہی اور دوسری
ہاتہہ سی کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نی چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکیسی پیٹہہ لگا کر بیٹہی اور
سنت یہہ ہی کہ کہانیمین کہ جہک کر اور متوجہ ہو کر طرف کہانیکی بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نی تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر بیٹہنی کی ایک جانب کو دو جانبون
مین سی اسلیی کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لکہا
ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگا کر اور نہ منہ کی بل پڑ کر اور نہ کہڑا ہو کر بلکہ بیٹہی دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑی کر کر جیسی کتا بیٹہتا ہی یا
دونون پانون پر بیٹہی یعنی اوکڑو یا دانیان زانو کہڑا رکہی اور بیٹہی بائین زانو پر الخ ح **وعن** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ کہا نہین کہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ تشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی کہا گیا
واسطی قتادہ کی کہ کسچیز پر کہاتی تہی کہا دسترخوانون پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خوان پر جیسیکہ خوان پر کہانا طریقہ چین والون اور متکبرونکا ہی تا جہکنا
نہ پڑی کہانی کی لیی اور سکرجہ ساتہہ پیش سین کی اور کاف اور رای مشددہ مضمومہ کی ہی اور بعضون نی زیر ری کا اصوب جانا ہی بمعنی طشتری یا پیالی
کے کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوسمین رکہتی ہین دسترخوان پر تا اوسی رغبت کہانیکی طرف ہو اور کہانا ہضم کری پس خبر دی کہ حضرت کی دسترخوان پر وہ نہوتی
تہین جیسیکہ فراغت والون اور چین والون اور متکبرونکی دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی اور نہ کہایا
اوسکو ہرگز خواہ پکائین اونکی لیی یا غیر اونکی لیی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کہائی حضرت نی چپاتی کذا قیل اور چونکہ بیچ نفی کرنی کہانی کی خوان پر جگہہ
سوال کی تہی کہ پہر کہانا کاہی پر رکہکر کہاتی تہی بجای خوان کی کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہین بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہی پس کہا گیا قتادہ
سی الخ اور کسچیز پر کہاتی تہی یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کی سنت کی تہی اور سوال کرنا اونکی احوال سی حقیقت مین سوال کرنا حضرت کی احوال سی تہا یا یہہ کہ ضمیر یاکلون کی
حضرت اور صحابہ کی طرف پہیرین اور اخیر حدیث سی معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کہانا کہانا سنت ہی اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہی اگر بہ نیت تکبر کی نہو ح
وعن اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا بِعَیْنِهٖ قَطُّ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکہی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات
کی اللہ تعالی سی یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہین دیکہی بکری دم پخت کی ہوئی ساتہہ آنکہون اپنی کی کہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سمیط اوس بکری کو کہتی ہین
کہ بہونی جاتی ہی چمڑی سمیت بعد از دور کرنی بالونکی ساتہہ پانی گرم کی اور یہہ عادات چین والون سی ہی اسلیی خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کی لیی
ہی جیسیکہ کہتی ہین کتبہ بیدہ ومشی برجلہ الخ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنَ
ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ
قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّبْنَاهُ فَاَکَلْنَاهُ رَوَاهُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا نہین دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میدہ اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی رسول کر کر یہانتک

کہ قبض روح کی اونکی اللہ تعالی نی اور کہا سہل نی کہ نہین دیکہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چہلنی اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی یہانتک کہ وفات کی اونکی اللہ نی
کہا گیا یعنی سہل سی کہ کسطرح تہی تم کہاتی جو یعنی روٹی اوسکی بن چہنی کہا سہل نی تہی ہم پیستی جو کو اور پہونکتی اوسکو پس اوڑجاتی وہ چیز کہ اوڑجاتی یعنی بہوسی
اوسکی اور وہ چیز کہ باقی رہتی ترکرتی ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتی اور پکاتی اوسکی روٹی پہر کہاتی ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بہیجا اونکو اللہ نی
کہا عسقلانی نی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ سہل نی احتراز کیا ساتہہ اس کہنی کی اوسوقت سی کہ تہا پہلی رسالت کی اسلیی کہ تشریف لی گئی تہی آنحضرت اون
ایام مین دو بار جانب شام کی تجارت کی لیی اور بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور لوگ وہان کی فراغت والی تہی ظاہر یہہ ہی کہ آنحضرت نی اون کی پاس
دیکہی ہو اور بعد ظہور نبوت کی تنگی معاش مشہور ہی اوسوقت مین کیا مذکور تہا ایسی چیزونکا اور اس حدیث مین بیان ہی آنحضرت کی ترک تکلف کا اور نہ اہتمام
کرنی طعام کا پس نہین متوجہ رہتی طرف اوسکی مگر اہل حماقت اور اہل غفلت ۱۲ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ وَاِنْ کَرِهَهٗ تَرَکَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کسی طعام کو کبہی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتی اوسکو اور اگر ناخوش جانتی چہوڑ دیتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** اَنَّ رَجُلًا
کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَکَانَ یَاْکُلُ قَلِیْلًا فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِیْ مِعًا وَاحِدٍ
وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَیْفٌ وَهُوَ کَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ
فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّهَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًا وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص تہا کہاتا کہانا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہانی لگا کم پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا
تحقیق مومن کہاتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر کہاتا ہی ساتہہ انتڑیون مین نقل کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی ابی موسی اور ابن عمر سی مسند اس حدیث
سی فقط یعنی جو کچہہ کہ اسناد کیا گیا ہی اس حدیث سی طرف آنحضرت کی کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ان المومنین یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت
مین یہہ قصہ مذکور نہین ہوا کہ ایک شخص تہا کہاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ سی
آیا ہی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی
وہ بکری پس پیا اوس شخص نی دودہ دوہا ہوا اوسکا پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو بہی یہانتک کہ پیا دودہ
ساتہہ بکریونکا پہر تحقیق اوس مہمان نی صبح کی پس اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ
اوسکا پہر فرمایا ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس نہ پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہی
سات انتڑیون مین **ف** کہتی ہین کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سی قلت حرص اور کثرت حرص ہی
یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہی کہانی کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور یہہ باعتبار اکثر و اغلب کی ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانی لگا
اور حالت کفر مین زیادہ کہاتا تہا یا مراد مومن کامل ایمان ہی کہ بسبب برکت ذکر الہی کی اور نور و معرفت ایمان کی سیر ہوتا ہی رغبت اور اہتمام کہانی کی طرف
اوسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کی اور حقیقت مین تنبیہ ہی اسپر کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ لازم کری صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کری حد ضرورۃ پر اور خالی رکہی معدہ کو کہ باعث نورانیت دل و صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رض کی
پاس آیا اور طعام بہت کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میری پاس نہ لانا علت اوسکی یہہ لکہی ہی علما نی کہ وہ مشابہ کفار کی ہو اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت
کافرون کی ساتہہ رکہی صحبت اوسکی ساتہہ نہ رکہنی چاہیی اور ہمیشہ کم کہانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہی اور خلاف اوسکا مذموم ہان
بہوک کہ حد افراط کو پہونچی اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کار سی باز رکہی ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کی ہی ۞ ح ع **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَۃِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو طعام کہ سیر کردی دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت کی اور قوت دیتا ہی اون کو طاعت پر اور دور کرتا ہی ضعف کو
اونسی نہ یہہ کہ سیر کردیتا ہی تین کو اور اسیطرح جملہ مابعد کو سمجہہ لی اور غرض یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ قناعت کری پیٹ بہرنی سی کم پر اور صرف کری زائد کو
طرف اور محتاج کی ۞ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ
وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتی کہانا ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین
بہی وہی تاویل ہی کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث و ربع کی فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کی یہہ اختلاف
بسبب تفاوت احوال و اشخاص کی ہی آیا ہی کہ حضرت عمر رض نی فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مینی کہ بہیجون اوپر ہر گہر والون کی مثل عدد انکی یعنی تا
اون کی طعام مین شریک ہون اسلیی کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدہا پیٹ کہانی مین بہر تقدیر یہان رغبت دلائی ہی اوپر خبر گیری کرنی غربا کی اور قناعت
کرنی کی قدر کفایت پر ۞ ع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ
الْمَرِیْضِ تَذْھَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تلبینہ راحت دیتا
ہی بیمار کی دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبینہ بنایا جاتا ہی آٹی اور دودہ سی کہ مثل حریری کی ہوتا ہی اور کبہی اوسمین
شہد بہی ڈال دیتی ہین سفید ہوتا ہی مانند دودہ کی اسلیی اوسکو تلبینہ کہتی ہین مشتق لبن سی ۞ ع ح **وعن** اَنَسٍ اَنَّ خَیَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ فَذَھَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِیْرٍ وَمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ وَقَدِیْدٌ
فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَیِ الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ یَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک درزی نی بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی کہانی کی کہ تیار کیا تہا اوسکو یعنی دعوت کی آپ کی
پس گیا مین ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اوسمین تہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش
کرتی تہی کدو کنارون پیالہ کی سی پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو پیچہی اوسدن کی یعنی بسبب محبت رکہنی حضرت کی اوسی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** انس جو ساتہہ حضرت کی گئی یا تو اونکی بہی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکی کہ خادم حضرت کی تہی بتبعیت حضرت کی گئی رضا عرفی جانکر اور
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی دراز کرنا ہاتہہ کا جوانب پیالہ مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نہ رکہی مصاحب اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ قبول
کری دعوت محتاجون اور اہل حرفہ کی اور رغبت کری اوس چیز پر کہ آگی لاوین اور کہلاوی خادم کو ساتہہ اپنی اور مسنون ہی محبت کدو کی اور اسیطرح مسنون ہی
محبت ہر اوس چیز کی کہ دوست رکہتی تہی اوسکو حضرت ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَزُّ

مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عمرو بن امیہ سی یہکہ اونہون نی دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتی تہی گوشت شانہ بکری کی سی کہ تہا آپکی ہاتہہ مین پہر بلائی گئی طرف نماز کی پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چہری کو کہ کاٹتی تہی گوشت ساتہہ اوسکی پہر کہڑی ہوی اور نماز پڑہی اور وضو انکیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معلوم ہوا اسحدیث سی کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چہریسی اور یہہ وقت احتیاج کی ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنی کی نرکہتا ہو تو مکروہ ہی کاٹنا اوسکا چہریسی اور اوسکو تکلفات عجمیہ کے سی گنا ہی جیسکہ دوسری فصل مین دیگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجابت کری داعی حق کی اور حاضر ہووی نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہہ اسصورت مین ہی کہ نہو خوف ضائع ہونی طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانی طعام کا بعد اوسکی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ پکی ہوی چیز کہانی سی وضو کرنا لازم نہین آتا ہ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی میٹہی چیز اور شہد کو نقل کی یہہ بخاری نی ف حلوا اساتہہ اوقصر کی اطلاق کیا جاتا ہی اوچیز پر کہ بنی میٹہاس اور حلپنا لی سی کذا فی مجمع البحار اور بعضون نی کہا کہ مطلق میٹہی چیز کو حلوا کہتی ہین پس اسصورت مین لفظ واعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نی کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت حوائج نفس کے نہی بلکہ جب حضرت کی سامنی آتا تو اسطرح رغبت سی تناول فرماتی کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہتی ع **وعن** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگا اپنی گہر کی لوگون سی لاون پس کہا اونہون نی کہ نہین نزدیک ہماری مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہہ اوسکی اور فرماتی تہی اچہا لاون ہی سرکہ اچہا لاون ہی سرکہ نقل کی یہہ مسلم نی ف مکرر فرمایا واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ تعریف سرکہ کی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کہانی مین اور باز رکہنا نفس کو لذائذ سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی کہ مین روٹی لاون سی نہین کہانی کا اور پہر کہاوی سرکہ سی تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا سی سرکہ لاون انبیا کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب مین بہت لکہی ہین ع **وعن** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہنبی اوس من سی ہی کہ نازل کی اللہ تعالی نی اوپر موسی علیہ السلام کی ف کماۃ سلتہ بر کاف اور جزم میم اور بر ہمزہ کی اوپر وزن رحمت کی ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند جربی کی کہ اوسکو شحم الارض بہی کہتی ہین اور یہان اوسکو کہنبی کہتی ہین اور وہ حلال ہی اگرچہ مکروہ جانین اوسکو یہان والی بسبب عدم عادت کی پس فرمایا حضرت نی کہ وہ جملہ من سی ہی کہ قوم موسی علیہ السلام پر اتری تہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سی جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اوسکو ساتہہ اوسکی یعنی جیسیکہ من بے محنت آسمان سی اوترتی تہی یہہ بہی بے محنت زمین سی نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اوسکی ہی والامن بنی اسرائیل ایک چیز تہی مثل ترنجبین کی کہ آسمان سی اوترتی تہی اور یہہ ایسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہی آنکہہ کیلیی کہا بعضون نی کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتہہ اور ادویہ کی اور بعضون نی کہا مفرد اور یہہ ظاہر ہی بسبب اطلاق ہونی حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن

جعفر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی کہجور تازی ساتہہ ککڑی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دونونکو ملا کر منہ مین رکہہ
ابن ابی طالب
لیتی اور نوش فرماتی اسلیی کہ کہجور مین حرارۃ ہوتی ہی اور ککڑی مین برودۃ دونون ملکر معتدل ہو جاوین اور اعتدال اصل کبیر ہی دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل
چیز باعث تعدیل مزاج کے ہوتی ہی اور بہت نفع بخشتی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کہانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کہانونمین اور خلاف نہین
ہی علما مین بیچ جواز اوسکی اور بعضی علما سی جو کراہت اسکی منقول ہی تو محمول ہی اوپر عادۃ کرنی توسع اور تنعم کی اور کثرت کرنی اوسکی بغیر مصلحت دینیہ
کے کذا قال الطیبی ع ح **وعن** جابر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران نجنی الکباث فقال علیکم
بالاسود منہ فانہ اطیب فقیل اکنت ترعی الغنم قال نعم وہل من نبی الا رعاہا متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مر الظہران کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی چنتی تہی پہل پختہ پیلو کی درخت کے پس
فرمایا قصد کرو لینی سیاہ پہل کا اوسی کیونکہ وہ اچہا ہوتا ہی یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہی پس کہا گیا کہ کیا اپنی چرائی مین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر چرائی مین
اوسنی بکریان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا گیا الخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانی والی بکریون کی ہی اور وہ اوسکا اچہا برا ہونا خوب جانتی
ہین لوگون نے سوال مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الخ مراد یہہ ہی کہ نہین کہا اللہ تعالی نی منصب نبوۃ کا دنیا دارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ
چرانیوالی بکریون اور اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سی جیسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تہی اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہی اور
حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتی تہی حضرت شعیب کے باجرت اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ غذای حلال کہاوین اور عمل صالح کرین پہر بیچ چرانی بکریون کی یہہ فائدہ
اور زیادہ تہا کہ تنہائی لوگونسی اور خلوت ساتہہ اللہ تعالی کے حاصل ہوتی تہی اور طور رعایا پروریگا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکہتی تہی چنانچہ آیا ہی کہ اللہ تعالی نی وحی
کی حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای موسی تو جانتا ہی کہ مینی تجکو کیون نبوۃ دی ہی حضرت موسی نی عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا
ہی اوسکو فرمایا یاد کر اوسدن کو کہ تو چراتا تہا بکریان وادی ایمن مین پس بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہی اوسکی اور رنج و تعب کہینچا تونی اوسمین اور جب تو پہنچا
اوس بکری کی پاس تو تونی اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تونی ای بیچاری اپنی تئین ہی اور مجکو بہی پس جب ہمنی دیکہی وہ
نرمی اور رحمت شفقت تجسی اوس حیوان پر تو رحمت کی ہمنی تجہپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا + ع ح **وعن** انس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مقعیا یاکل تمرا وفی روایۃ یاکل منہ اکلا ذریعا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بیٹہی ہوئی اوپر ہیئت اقعا کی کہاتی کہجورین اور ایک روایت مین ہی کہ کہاتی تہی کہجورون سی کہانا جلد نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد اقعا سی یہان
یہہ ہی کہ کولی زمین پر رکہی اور زانون کہڑی رکہی اور جلد اسلیی کہاتی تہی کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتی تہی تا اوسی فارغ ہو کر اوس کام مین مشغول ہون ح
وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ جمع کری آدمی درمیان دو کہجورون کی یعنی دو دو اکہٹی کہا دی یہانتک کہ اذن طلب
کری اپنی ساتہہ والون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا سیوطی نی کہ یہہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تہا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کے
منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کے منع کرتا تہا مین تمکو جمع کرنی کہجورون کی سی اور جب فراخ کیا اللہ تعالی نی تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہین
اور صواب یہہ ہی کہ اگر ساتہہ والی شریک ہون خرچ کرنیمین اور راضی نہون مگر ساتہہ کہانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہی تجاوز کرنا اوس سی اور بیچ غیر اس صورت کی
ادب اور نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہی مگر ساتہہ صریح اذن کی یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی اور اباحت و استثنا بیچ غیر صورت
شرکت کی ہی ح **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اہل بیت عندہم التمر وفی روایۃ

قَالَ یَا عَائِشَةُ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہوکی رہتی اوس گہر کی لوگ کہ اون کی پاس کہجورین ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ای عائشہ وہ گہر کہ نہو کہجور اوسمین بہوکی ہین اہل اوسکی فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ مراد اہل سی اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کہجور ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی فضیلت کہجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گہر والون کی لیی اور رغبت دلانی اسپر ع **وعن** سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہاوی وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کہجورین کہ اونکو عجوہ کہتی ہین نہین ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عجوہ ایک قسم کہجورون مدینہ کیسی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کہجورون مین اور کہتی ہین کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہی اور مراد زہر سی تحامل ہی کہ مشہور ہی یا شامل زہر سانپ اور بچہو اور مانند اونکیکو اور خاصیت مذکورہ اس کہجور مین ساتہہ پیدایش الہی کی ہی جیسیکہ اور نباتات مین خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہہ خاصیت ہی اوسمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہین اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سنی کی حضرت سی مثل اعداد رکعات وغیرہا کی ع ح **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ شِفَاءً وَاِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول روز مین یعنی نہار منہ کہانا اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین نجد اس جانب مین ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ مین ہی سافلہ کہتی ہین اور تہامہ اوس جانب مین ہی اور ادنی عالیہ کا تین کوس ہی اور اعلی اوسکا آٹہہ کوس مدینہ سی ہی اور شفا ہی یعنی شفا زائد ہی بنسبت اور جای کی عجوہ کی یا تقیید ہی واسطی اطلاق سابق کی اور تریاق ساتہہ زیر اور پیشت کی ہی دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی زہر وغیرہ کو ع ح **وعنها** قَالَتْ كَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللَّحْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمین آگ یعنی واسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کہجور اور پانی مگر یہہ کہ لایا جاتا کچہہ تہوڑا گوشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مگر یہہ الخ یعنی غذا ہماری کہجور و پانی تہا مگر یہہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہاتی یا معنی یہہ ہین کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکاتی تہی کچہہ مگر کہ کچہہ گوشت کہ کہین سی ہم پہنچتا تو اوسکی پکانی کی لیی آگ جلاتی ع ح **وعنها** قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاحِدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا گہر کی آدمیون حضرت کی نی دو دن گیہون کی روٹی سی مگر کہ ایک اون دونون مین سی ہوتی تہی کہجور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دو دن متصل گیہون کی روٹی نہین کہاتی تہی قید گیہون کی روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی بہم پہونچتی ہو ع **وعنها** قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بہرا ہمنی دو سیاہ چیزون سی یعنی کہجور اور پانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک سیاہ چیز کہجور ہی اور پانیکو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسیکہ بولتی ہین ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی اور طفیل کی ہی اور مقصود کہجور ہی ہی الا پانی سی سیری مطلوب نہین ہوتی اور پانی مین کمی تہی اور اسی معلوم ہوا کہ قوت انکا کہجور ہی بطریق سیری کی نہ تہا ع ح **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا کیا نہیں تم جیتے کرتے والی بیچ کھانے اور پینے کی اگر دستا دا ط کرتی ہو تمہیں جو چاہتی ہو اور جس طرح چاہتی ہو بواسطہ تحقیق دیکھا میں تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پاتی تھی ناکارہ کھجور اسقدر کہ بھردی پیٹ اونکا سو نقل کی بہ مسلم ف کیا نہیں تم بیہ خصائص کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کی اور نبی تمہاری اضافت اونکی طرف الزام کی لیں ہی جبکہ اختیار کیا اونہوں نے طریقہ حضرت کا بیچ اعراض کرنے کی نباسی اور لذتوں اوسکی سی اور حدیث دال میں بیان کیا کہ بعض آیام گذرتی تھی کہ کھانا اونکا سوای کھجوروں کی نہتھا اور روسری حدیث میں کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کی نہ تھا بعد ازاں کہتی ہیں کہ بھی کھجوروں سی نہتھا بلکہ ناکارہ سی کہ سوای فقرا کی کوئی نہ کھاسکے چونکہ آنحضرت نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید اللہ تعالیٰ نے اوسی مقام میں قیام کہا اور حقیقت میں وہ بسبب قلت اور تنگی کی نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کے تھا ع ح **وعن** ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی وانہ بعث الینا یوما بقصعۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسالتہ احرام ہو قال لا ولکن اکرہہ من اجل ریحہ قال فانی اکرہ ما کرہت رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اون کی پاس کھانا کہاتی اوسی وہ بھیجتی بچا ہوا کھانا میری پاس اور تحقیق اونہوں نے بھیجا میری پاس ایک وزنیالہ بڑا کہ کھانا تھا اوسمیں نہ کہایا تھا اوسمیں سی اسلیئے تھا اوسمیں لہسن پس پوچھا میں حضرت سی کہ کیا حرام ہی لہسن یعنی آپ پر وہ الا اگر مطلق حرام ہوتا تو اون کی پاس کیوں بھیجتی فرمایا کہ نہیں ولیکن مکروہ رکھتا ہوں میں اوسکو سبب بو اوسکی کہا ابو ایوب نے پس تحقیق میں مکروہ رکھتا ہوں اوسچیز کو کہ مکروہ رکھی آپنی نقل کی بہ مسلم ف حضرت جو ہجرت کرکے مدینہ میں وفد آتا ہوئے تو اول ابو ایوب انصاری ہی کی مہمان داری تھی اور شاید کہ یہ فعل کرنے ہوئی کہانی ہیچنی کا اونہیں نے اونکا ہی اور مکروہ رکھتا ہوں الخ یہاں عیب کرنا طعام کا نہیں ہے بلکہ بیان ہی مانع کا حضور مسجد ہی اور خطاب ملائکہ سی اور کہانا دینی کہ اسمیں تصریح ہی ساتھ اباحت لہسن کی لیکن مکروہ ہی اوسکی لیی کہ ارادہ کرے حاضر ہونی جماعت کا اور لاحق ہی ساتھ اوسکی ہر چیز بد بو کی اور آنحضرت ترک کرتی تھی لہسن کو ہمیشہ اسلیی کہ وہ متوقع رہتی تھی نئی وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہے علمارنی بیچ لہسن اور پیاز اور گندنا کی آنحضرت کی حق میں پس کہا بعض علمارہمارنی کہ حرام نہیں ہیں یہ چیزیں اور صحیح تر یہ ہی اونکی نزدیک کہ یہ مکروہ تنزیہی ہیں اور اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی اسطی کہانا نوالی وغیرہ کی اور پینا ہی اور پیتا ہی اور تقسیم کرنی اوسکو محتاج ہمسایوں کو اور مکروہ کرنی اسکی آپنے اسمیں شارہ ہی طرف کمال متابعت کی ارادہ کرتی ہوں وہ حاضر ہونی جماعت کا ع ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او قال فلیعتزل مسجدنا او لیقعد فی بیتہ وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بقدر فیہ خضرات من بقول فوجد لہا ریحا فقال قربوہا الی بعض اصحابہ وقال کل فانی انا جی من لا تناجی متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہاوی لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیی کہ یکسو رہی ہم سی یعنی نہ حاضر ہو جلسوں ہماری میں یا فرمایا پس چاہیی کہ یکسو رہی مسجد ہمارسی یا فرمایا بیٹھے ہی اپنی گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی گئی ایک ہانڈی کہ اسمیں تھا ہر یاول قسم ترکاریوں کی سی یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اسمیں بو فرمایا یعنی بعض حاضرین سی کہ لیجاؤ اوسکو یعنی فلانی شخص کی پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنی اصحاب میں سی کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی وہ شخص کی طرف التفات کرکے کہ کہا میں نہیں کہاتا اسلیی کہ میں گوشی کرتا ہوں وہ شخص سی کہ نہیں میں گوشی کرتا تو نقل کی بہ بخاری و مسلم ف مسجد ہمارمیں ظاہر لفظ مفرد سی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کی ہی اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطی تعظیم کی ہی لیکن چونکہ مشترک ہی علت حکم کو مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون و علمار کی ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات میں مساجد بنا آیا ہی وہ صریح ہی سب مساجد کی لیی اور لیحضر میں لفظ او اگر شک راوی کا ہی تو مراد یہ ہی کہ آنحضرت نے فلیعتزلنا

فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او فلیعتزل مسجدنا

اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح مین یہہ دونون حدیثین کتاب الاطعمہ مین مذکور ہین اور یہان ذکر کی ہین **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن اَبِی اَیُّوْبَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمَّا رَاٰی طَعَامًا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَۃً مِنْہُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَۃً فِیْ اٰخِرِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ ھٰذَا قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی ابی ایوب سی کی کہا ہمی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش دیا گیا کہانا پس دیکہا مینی کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین اوس کہانی سی جو ہم ابتدای وقت کہانی ہمارے اور نہ دیکہا مینی کمتر برکت مین جو ہم آخر وقت کہانی اوسکیلی کہا ہمنی یا رسول اللہ کیونکر ہتا حال اوس کہانی کا کہ اول مین نہ لیتی برکت کہتا ہتا اور آخر مین لیا بی برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا ہتا ہمنی نام اللہ کا اوسوقت کہ کہانا شروع کیا ہتا ہمنی ہر بیٹہا آخر مین وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کہایا ساتہہ اوسکی شیطان تی یعنی بسبب ترک کرنی نام خدا کی پس اس سبب سی یہہ بی برکتی آخر مین ہوئی اصل کی ہہ شرح السنہ مین **ف** ذکر کیا ہتا ہمنی نام اللہ کا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنی کی حاصل ہوتے ہی ساتہہ بسم اللہ کہنی کی لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہی اور مستحب ہی بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفاس والی ہی اگر قصد کرین ساتہہ اوسکی تلاوت کا والاحرام ہی اور نہین مستحب ہی چیز کہانی مکروہ و حرام کی بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینی پر تو کافر ہوتا ہی اور کہانا شیطان کا مہمول ہی حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلی پچہلونکی اور بعضی علما کا قول ہوا پر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت مین سی کافی ہی اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہین یہہ حدیث حجت ہے اوپر مذہب ح **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس ہوا جاوی نام لینا اللہ کا اپنی کہانی پر یعنی ابتدا مین اور یاد آوی درمیان مین پس چاہیی کہی بسم اللہ اول و آخرہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** نام لینا اللہ کا اخیر اسی معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہی ابتدای کہانی مین لیکن بسم اللہ افضل ہی اور محیط مین ہے کہ اگر کہی لا الٰہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ابتدای وضو مین تو ہوتا ہی ادا کرنیوالا سنت کا اور اسیطرح کہانے مین اور اگر بسم اللہ کہنی بہول جاوی ابتدای وضو اور کہانے مین ہر کہی درمیان وضو اور کہانے مین تو نہین حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانی کی ۱۲ **وعن** اُمَیَّۃَ بْنِ مَخْشِیٍّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطَانُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی امیہ بن مخشی سی کہ کہا ہتا ایک شخص کہانا پس نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکی طعام مین سی مگر ایک لقمہ پس جب لے ہٹایا اوس لقمہ کو طرف منہ اپنی کی کہا بسم اللہ اول و آخرہ پس ہنسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا ہتا ساتہہ اوسکی پس جب نام لیا اللہ کا نکالڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکیلی تہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ نی کرنی محمول ہی حقیقت پر یا مراد یہہ ہی کی برکت جاتی رہی تہی بسبب ترک کرنی بسم اللہ کی اوسکو پہیر دیا گویا کہ وہ اوسکی پیٹ مین نہ تہی پس جبکہ بسم اللہ کہے پہر آئی طرف طعام کی ۱۲ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہتا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی طعام اپنی سی کہتی سب تعریف واسطی اوس اللہ کے کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ ۱۲ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سُنَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ما کہ شکر کرنیوالا مانند روزہ رکھنے صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ف ادنیٰ درجہ شکر کا یہ ہی کہ بسم اللہ کہی جب کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنیٰ درجہ صبر کا یہ ہی کہ بار بار اپنے نفس کو مفسدت صوم سے اور مانند روزہ دار کے یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہی کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں یہ کہ تشبیہ ہی مقدار میں یہ یا ساتھی جیسے کہا جاتا ہے زید کریم و معنی اسکی یہ ہیں کہ زید شاعر کی ہی بعض خصلتوں میں یہ کہ ہم مثل ہی سب خصلتوں میں اور ہمیں اشعار ہی سے کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے یعنی کہ مشبہ بہ تو قوی تر ہی مشبہ سے ع **وعن** اَبِی اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے سب تعریف ہی اسکی اسکے لئے کہ جسنی کھلایا اور پلایا اور سہولت حلق سے اوتارا اور سکو اور کی واسطے اوسکی راہ نکلنے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرٰیۃِ اِنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سلمان سے کہ کہا پڑھا میں نے توراۃ میں یعنی توراۃ میں پہلی اسلام لانے کی یہ کہ تحقیق سبب برکت کھانے کا وضو کرنا ہی بعد اوسکی پس ذکر کیا میں نے یعنی یہ مضمون توراۃ کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی وضو ہی پہلی اوسکی اور وضو پیچھے اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف مراد وضو سے پہلی کھانے کی ہونا تھوکنا ہی اور بعد کھانے کی دونوں تو ان و رنہ کلی ہی اور برکت طعام کی سبب پہلی وضو کی یہ ہے کہ اوسکی سبب سے کھانے میں یاد آتی ہوتی ہی اور بعد کھانے کی وضو سے برکت یہ ہی کہ اوسکی سبب سے سکون ہوتا ہی نفس کو اور سبب ہوتا ہی وہ طاعات اور تقویۃ کا عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال نیک سے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس لائی گئی آپکے پاس کھانا پس کہا بعضوں نے کہ نہ لاویں ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں جب کہ کھڑا ہوں نماز کی طرف یعنی جب کہ ارادہ کروں نماز پڑھنے کا ساتھ وضو کے یعنی بعد حدث کے جو وقت کہ کھڑا ہوں نماز کی طرف نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف جو وقت کہ کھڑا ہوں میں الخ یعنی ارادہ کروں میں کھڑا ہونیکا واسطے نماز کی اور یہ بعتبار اغلب کے ہی الا واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت کا جو چھوئی مصحف مجید کی اور حالت طواف کی اور کہا کہ سمجھی بخصوصیت اصحاب کے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلی کھانے کی واجب ہے پس نفی کی آنحضرت نے خوب طرح کلا کی حرف حصر کا اور یہ نافی نہیں ہی جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سے وضو نماز ہی وضو طعام اور یہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث ہی سے دلالت کرتا ہی مرا کرو اسے وضو سے جملہ الاناتیک لوضوء وضو طعام کہیں اور بیچ جملہ انما امرت بالوضوء کی وضو نماز تو یہ ہی ہو سکتا ہے اور چونکہ نہ ہونا تھوکنا اول کھانے کی سنن و آداب سے ہی وجب نہ کیا اوسکو تعلیم جواز کی لیے اور حاصل معنی کا یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی ہونا تھوکنا اول کھانے کا تم سے خواستگاری ہو واجب اور مامور بہ نہیں اگر نکرو تو ضرر نہیں کہتا ہوں میں وضو ایک اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقَصْعَۃٍ مِنْ ثَرِیْدٍ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِھَا وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَسَطِھَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسَطِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَقَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْکُلْ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَۃِ وَلٰکِنْ یَاْکُلُ مِنْ اَسْفَلِھَا

فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ لایا گیا روبرو حضرت کی پیالہ ثرید کا پس فرمایا
کہ کہاؤ کنارون اوسکی سی اور نہ کہاؤ درمیان اوسکی سی اسلیے کہ برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی
یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابی داود کی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا کہانا پس نکہاوی پیالہ کی اوپر سی ولیکن کہاوی اوسکی
نیچی سی اسلیے کہ برکت اوترتی ہی اوپر اوسکی سی ف ثرید اوسکو کہتی ہین کہ ٹکڑی روٹی کی توڑ کر شوربا مین ڈبو دی اور کنارون اوسکی سی اسمین مقابلہ جمع کا ساتہہ
جمع کی ہی یعنی کہاوی ایک شخص جانب اوسکی سی اور برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین اسلیے کہ درمیان افضل جگہہ ہی پس لائق تر ہی ساتہہ اوترنی خیر و برکت کے
اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکہنا اوسکا آخر کہانی تک مناسب ہے واسطی بقاء برکت کی طعام مین اور فنا کرنا اوسکا خوب نہین اور اوپر اوسکی
سی ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوپر سی درمیان ہی اور نیچی سی مراد ہی کنارہ یعنی اپنی آگی سی کہاوی ۞ ح وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا نہین دیکہی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ہوی تکیہ لگا کر کبہی اور نہ چلتی پیچہی حضرت کی دو آدمی نقل کی یہہ ابو داود نی ف تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر ہو چکی ہی اور
دو آدمی چہ جای زیادہ دو سے یعنی حضرت بسبب نہایت تواضع کی صحابہ سے آگی بڑہکر نہ چلتی تہی جیسیکہ روش بادشاہون اور متکبرونکی ہی بلکہ درمیان مین چلتی تہی یا پیچہی
اونکی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی یسوق اصحابہ اور دو کی قید سی معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدہ آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچہی حضرت کی ہوتا تہا بنا بر ضرورۃ کی اور یہہ منافی تواضع کی
نہین ۞ ح ع وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ
فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی عبداللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اسحالت مین کہ حضرت تہی مسجد مین پس
کہایا حضرت نے اور کہایا ہمنی ساتہہ اونکی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی حضرت نے اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اون کی اور نہ زیادہ کیا ہمنی اسپر کہ پونچہہ ڈالی ہمنی ہاتہہ اپنی ساتہہ
کنکریون کی کہ مسجد مین تہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بعد کہانی کی پانی سی ہاتہہ نہ دہوئی ہمنی یا تو اس سبب سے کہ اوسمین چکنائی نہ تہی یا بسبب تعجیل
نماز کی یا بسبب ترک تکلف کی اور عمل کرنی کی رخصت پر غیر واجب مین احیانا کہ وہ بہی محبوب الہی ہی مانند عمل کرنیکی عزیمت پر اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین
بعضی صحابہ سے نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نے تہی رومال ہمارے بعد کہانیکی پلٹنی پانون ہماری کی یعنی کہا کر ہاتہہ ایڑیون سی پونچہہ لیتی تہی جیسی رومال سی پونچہتی ہین
اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہی سب کو واللہ اعلم اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد
مین جائز ہی اور یہہ اکثر حدیثون مین آیا ہی خصوصا کہانا کہجورون اور مانند اونکی کا اور لکہا ہی علماء نے کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہے ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو
ساتہہ اوسکی مسجد الاحرام مکروہ ہی اور کتب فقہ مین مذکور ہی کہ غیر معتکف مسجد مین کہاوے پیوی نہین اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کری کہ مکروہ ہی مگر
مسافر ہو کہ سوای مسجد کے ٹہکانا کہین نہ رکہتا ہو اور کہا ہی علماء نی کہ آدمی کو چاہیی کہ وقت داخل ہونی مسجد کی نیت اعتکاف کی کر لیا کری تا یہہ چیزین مباح
ہووین اور ثواب پاوی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی تحت قول اکل و اکلنا معہ کے لکہا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہون گی یا مہمانون کی ساتہہ کہایا ہو
یا کیا ہو یہہ بیان جواز کی لیی کہ وہ مباح ہی اگر نہ آلودہ ہو مسجد ۞ ح ع وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس گوشت پس اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتون سی نوچ کر کہایا اوسمین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نی ف اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کے تہا پس مستحب ہوا اسطرح کہانا اور طیبی نی کہا کہ دوست رکہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تہا کہ گلتا خوب ہی اور جلد ہضم ہوتا ہی اور زیادہ لذیذ ہوتا ہی یا اسلیی کہ دور ہوتا ہی نجاست کی جگہونسی اور شمایل ترمذی مین حضرت عائشہ
سی نقل کیا ہی کہ کہا نتہا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نپاتی تہی مگر بعد ایک مدت کی اور گوشت دست کا گلجاتا ہی پسند رکہتی تہی
اوسکو اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوشترین گوشتونکا گوشت پشت کا ہے ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَاِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت سی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کاٹو گوشت کو ساتہہ چہری کی یعنی چہری
سی کاٹ کر نہ کہاؤ اسواسطی کہ یہہ ہی فعل عجمیونکا اور دانتونسی نوچ کر کہاؤ اوسکو کسواسطی کہ دانتونسی کہانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہہ ابوداود نے اور
بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا دونون نی کہ یہہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہی **ف** عجمی کہتی ہین سوای عرب کو اور یہان اہل
فارس مراد ہین کہ وہان کی لوگ از راہ تکبر کی چہریونسی کاٹ کر کہاتی تہی اور کبہی حضرت سی بہی چہریسی کاٹ کر کہانا ثابت ہوا ہی پس تطبیق یہہ ہے کہ اگر گوشت
نرم و بخشہ ہو دانتونسی کہاوی چہریسی کاٹ کر نہ کہاوی اور اگر سخت ہو جائز ہی چہریسی کاٹ کر کہانا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ع **وعن** اُمِّ الْمُنْذِرِ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ
يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام المنذر انصاریہ سی کہ کہا آئی
میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتہہ اونکی تہی حضرت علی اور ہمارے ہان خوشی کہجور کی لٹکی ہوئی تہی پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا اوسمین
سی اور حضرت علی بہی حضرت کے ساتہہ کہانی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی باز رہ اوسکی کہانی سی ای علی اسواسطی کہ تو نقاہت رکہتا
ہے یعنی ابہی بیماریسی اوٹہی ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہی کہا ام منذر نی کہ پس تیار کیی مینی اونکی لیی یعنی حضرت کی لیی اور اونکی ہمراہیونکی لیی چقندر اور جو پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی اسمین سی کہا اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت موافق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف**
اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا بعض اطبا نی کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہی اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہی
ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تہا اونکو نیچی کا کہانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف طریقہ آنحضرت کا تہا کہ اور کی حاجتونکو اپنی حاجت پر مقدم رکہتی تہی پس پہلی اوپر کا کہانا اہل و عیال کو اور مہمانونکو اور محتاجونکو بانٹ دیتی تہی اور
جو بچتا نیچیکا کہانا وہ اپنی لیی رکہتی بسبب رعایت کرنی طریق تواضع اور صبر کی اور اسمین رد ہی اکثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتی ہین نیچی کی کہانی سی اور
پہینک دیتی ہین اوسکو ع **وعن** نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ
لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی نبیشہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹی اوسکو استغفار کرتا ہی واسطی اوسکی پیالہ نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پیالہ حقیقت مین استغفار کرتا ہی اور لکہا
ہی علما نی کہ چاٹنی سی تواضع اور بری ہوتا ہی تکبر سی اور وہ سبب مغفرت گناہون کا ہی اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیی ہے کہ وہ سبب
ہوا استغفار کا ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمْرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ

فَاَصَابَهٗ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی رات گذاری اسحال مین کہ اوسکی ہاتہہ مین ہو چکنائی کہ زدہو یا اوسکو پس ہو پہنچی اوسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینی والون جانورون
مین سی کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتی ہین پس ملامت کری وہ مگر اپنی تئین یعنی چکنائی والون سو کہ آپ سبب دوسرون ایذا کا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ نی وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ
مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہتا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سی اور ثرید
حیس سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ثرید روٹی سی یعنی ٹکڑی روٹی کی شوروی مین بہیگی ہوئی اور حیس وہ طعام کو کہتی ہین کہ خرما اور روغن اور آٹی
یا قروت یعنی بنائی ہین مانند مالیدہ کی ہو وعن اَبِىْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ
وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہی اور بدن کو ملو اوسکو اسلیی کہ یہہ روغن نکلتا ہی درخت بابرکت سی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نی ف درخت بابرکت سی کہ نام اوسکا زیتون ہی اوسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہین اور نجرہ مبارک بیچ آیۃ اللہ نور السموات
والارض آخر آیۃ تک مین مذکور ہی یہی درخت مراد ہی کہ بہترین اوسکا زمین شام مین ہوتا ہی اور سورہ والتین والزیتون مین اوسکی قسم کہائی ہی اللہ تعالے
نی اور عرب خصوصا اہل شام شیرین اوسکیکو کہتے ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتی ہین اور بدن پر ملنی سی بدنکو بہت منفعت ہوتی ہی ہو وعن
اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ
مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ام ہانی سی
کہ کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیری پاس ہی کچہہ یعنی کہانا کہا مینی نہین کچہہ یعنی کہانا مگر روٹی خشک سرکہ پس فرمایا لی آنہین
خالی لاون سی وہ گہر کہ اوسمین سرکہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف حضرت نی طلب کیا ام ہانی سی طعام مذکور اوسکی خوشی
خاطر کیلیی اور اوسکی آگاہ کرنیکی اور پر قناعت کرنیکی ادنی قوت پر کہ حاضر ہی ہو وعن يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَكَلَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی یوسف بن عبداللہ بن سلام سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور اور
فرمایا یہہ کہجور سالون ہی اس روٹی ٹکڑی کا نقل کی یہہ ابوداود نی وعن سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُوْدُنِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ وَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ وَاْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلْدَةَ
اَخَا ثَقِيْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ
بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید ائی میری پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت
کرنی میری پس رکہا ہاتہہ اپنا درمیان دونون چہاتیون میرکی یعنی میری سینہ پر یہانتک کہ پائی مینی سردی دست مبارک کی اپنی دل پر اور فرمایا
کہ تحقیق تو ایک شخص ہی کہ درد دل رکہتا ہی جا حارث بن کلدہ کی پاس کہ قبیلہ ثقیف مین کا ہی اسلیی کہ وہ شخص طب جانتا ہی پس جا ہی کہ لیوی ۷
سات کہجورین عجوہ مدینہ سی کہ افضل اقسام کہجور سی ہی پس چاہی کہ کوٹی اونکو گہٹلیون سمیت پہر چاہی کہ کہلی اونکو تیری منہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی +
ف اگر کوئی کہی کہ کیا حکمت ہے کہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکو طبیب کی پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور یہہ بیان علاج کی دوا کی بتانیکو حوالے

حلیم کی کیا جواب ہوسکا یہہ ہی کہ اول آپ ہی حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچھہ علاج کری اور پھر جبکہ علاج آسان ہو آیا کلا ہو میں نفع جلد ہی آ زرہ شفقت کے بیان فرمایا اور پھر ورا کہ طبیب وسکو علاج دور دراز میں ٹالی وجو نکہ بنانا اوسکا اور کیفیت استعمال وسیکی طبیب کو آسان تر تہا اوسکی حوالہ فرمایا اور لکھا ہے علماء نے کہ اسحدیث میں دلیل ہی اس پر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کری طبیب کا دینی حاذق ہی اسلیئے ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام میں مراہی اور اسلام لانا اوسکا ثابت نہیں ہوا ۱۲ ح **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَيَقُوْلُ يَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی خربوزہ ساتہہ کہجورون تازہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداؤد نی یہہ کہ فرماتی حضرت توڑی جاتی ہی گرمی سکی یعنی کہجور کی ساتہہ سردی اوسکی کی یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتہہ گرمی کہجور کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا طیبی نی کہ شاید مراد خربزہ سی خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد رطب ہوتا ہی الا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکی بہ نسبت کہجور کی سرد ہی اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سی تربوز ہی کہ وہ سرد ہوتا ہی ۱۲ ع ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور کہنہ کی اوسمین کیڑی پڑی ہوئے تہی پس شروع کیا حضرت نی کہ چیرتی تہی وسکو اور نکالتی تہی کیڑی اوسمین سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اور روایت کی طبرانی نی ساتہہ اسناد حسن کی ابن عمر سی طریق مرفوع کی کہ منع فرمایا حضرت نی چیرنی کہجو کی پس نہی محمول ہی کہجور نری پر واسطی دفع وسوسہ کی کرنا اوسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہی اور کہا طیبی نی کہ اسحدیث میں دلیل ہی اس پر کہ طعام نجس نہیں ہوتا اگر کیڑی پڑنی سی تہی و مطالب المومنین میں لکہا ہی اگر کیڑا انپر میں یا شیرینی پڑ گیا ہو تو حلال ہی اسلیئے حتراز اوسی ممکن نہیں ولیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا حکم مکہی اور بہڑ اور پشہ اور بہڑ وغیرہا کا ہی کہ خون بہتا نہیں کہتا کہ کہانا اوسکا حرام اور اگر پانی اور کہانی میں پڑ جاوین تو پلید نہیں ہوتا ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ٹکڑا انپیر کا پنیر تبوک کی پس منگوائی چہری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یہہ مثل بسم اللہ کہنی کی ہی ول طعام میں اول ذبح میں جیسا بعضے عوام ان پاس کہدو کو کرتی ہین اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت چیسہ کی اسلیئے اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بہی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اوسکی ۱۲ ع ح **وعن** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلٰى الْاَصَحِّ

اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی سی اور پنیر سی اور پوستین سی یا گورخر سی پس فرمایا حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی اللہ نی اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال اوسکا اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اپنی کتاب میں اور جس چیز سی کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اوس قسم سی ہی کہ معاف کیا اوس سی یعنی استعمال کرنی اوسکی سی درمیاح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی **ف** یعنی ان تین چیزون کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہین یا حرام ایک تو گہی کو پوچہا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہ ہوگا اوسکی حلال ہونی مین بعضی دیہاتیون کو اسلیئے پوچہا دوسری پنیر کو پوچہا کہ وہ جگہ بہ اشتباہ اور سوال کی ہی کہ چیسہ سی بنتا ہی اور تیسری پوچہا فراء کو کہ ساتہہ برف اور الف ممدودہ کی ہی اور اکثر شراح نی اس لفظ کو کہا ہی جمع فرئی کی کہ ساتہہ برف اور الف مقصورہ کی ہی یعنی گورخر کی اور بعضون نی جمع فرد کی کہا بمعنی پوستین کے

چنانچہ اسلیئے مذمی اسحدیث کو باب اللباس مین لایا ہی اور اسی سوال کیا واسطے حذر کرنی کی فعل اہل کفر سی کہ پوشین جلد مردار کا بناتی تہی بغیر باعث کی اور اسکا کتاب مین بعینہ یا توصریح بیان کیا یا مجمل سا تہہ قول اپنی کی وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا تاکہ نا شکال لازم آوی سا تہہ کہ اکثر اشیا مکی کہ ثابت ہوا ہی حرام ہونا سا تہہ حدیث کی اور نہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اسپر کہ اصل اشیا مین اباحت ہی ورہو توقف ہی یعنی قول سلمی ہی نہ حدیث آنحضرت کی موقوف قول وفعل صحابہ کو کہتی ہین جیسا کہ مرفوع قول وفعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ف ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وردت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ھذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ وقال ابوداود ھذا حدیث منکر اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست کہتا ہو مین یہہ کہ نزدیک میری روٹی ہو سفید گیہون کی ترکی گئی ہو سا تہہ گہی دودہ کی پس کہڑا ہوا ایک شخص قوم مین سی اور تیار کی روٹی مذکو پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس بات مین تہا گہی اوسکا کہا گوہ کی چمڑی کی کپی مین تہا فرمایا اوٹہا لو اوسکو میرے آگی سی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ابوداود نی کہ یہہ حدیث منکر ہی ف حضرت نی اوسکی اوٹہانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کی گوہ سی اسلیئے کہ نہتی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی کی جیسکہ دلالت کرتی ہی حدیث خالد کی واسطی نجاست جلالہ اوسکیلی والا حکم کردیتی اوسکو پہینکدینی کا اور منع فرماتی اوسکی کہانی سی کذا قال الطیبی اور طلب ناروی کا اور آرزو سطرح کرنی سجب اپنی نفس کی مخالف عادت شریفہ کی تہی اسلیئے ابوداود نی اسکو منکر کہا ہی کذا قال الطیبی اور درصورت صحت اسحدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہی کہ کیا یہہ حضرت نی واسطی بیان جوازکی ع **وعن** علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی لہسن کے سی مگر پکا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف پکنی سی بو جاتی رہتی ہی اور ایسا ہی حکم ہی پیاز اور مانند اوسکی کا اور نہی آمین تنزیہی ہی ع **وعن** ابی زیاد قال سئلت عائشۃ عن البصل فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی زیاد سی کہ کہا پوچہی گئین حضرت عائشہ رض کہانی پیاز کی سی یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہی یا حرام ہی پس کہا تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی پکی ہوئی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ حدیثون آیا ہی کہ آنحضرت نی پیاز کہا نہین کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ مین آیا ہی بیچ طعام کے کہایا ہی اور امت کو بہی سی منع فرمایا پس بعضی کہتی ہین نہی خاص کی کہانی سی پختہ کی اور صحیحتر یہہ ہی کہ نہی عام سی ہی تنزیہی ہی اور حرام نہین آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کی حدیثین دلالت کرنیوالی اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن اور گندنی اور مانند انکی کی لایا ہی پختہ ہون یا خام اوسکی پس کہا وی اور اپنی گہر مین مسجد سی اور جبتک بو باقی ہو مسجد مین نہ آوی کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہی اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ کہانا آنحضرت کا آخر مین اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطی تعلیم جواز کی تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی واللہ اعلم ع **وعن** ابنی بسر السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر رواہ ابوداود اور روایت ہی دو بیٹون بسر کی سی کہ سلمی تہی کہا دونون نی کہ تشریف لائی ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی لائی ہم حضرت کی مسکہ اور کہجور یعنی اور کہا یا حضرت نی اوسکو اور تہی حضرت دوست رکہتی مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عکراش بن ذویب قال اتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوذر فخبطت یدی فی نواحیہا واکل رسول اللہ

بلاغت آئین
تحریر اسود مطبوعہ
لاہور ۱۹۱۲ء

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ
وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِيْنَ بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ
النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عکراش بن ذویب سی کہا لایا گیا ہماری آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور بوٹیان پس دوڑایا مینی
ہاتہہ اپنا پیالہ کی ہر جانب مین اور کہا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آگی اپنی سی پس پکڑ لیا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک
جگہہ سی یعنی اپنی آگی سی اسلیی کہ تحقیق یہہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ رنگ کی پس شروع کیا مینی
کہانا اپنی آگی سی اور جو لانی کی ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سی کہاتی تہی بسبب میل طبیعت کی اور واسطی
دکہانیکی لوگونکو کہ چاہین تو کہجورین ہر طرف سی کہاوین اور جیسیکہ تعلیم ساتہہ فعل کی کی ساتہہ قول کی بہی کی پس کہا ای عکراش کہا جہان سی چاہی تو
اسلیی کہ یہہ یک رنگ نہین پہر لایا گیا ہماری پاس پانی پس دہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی اور ملی تراوت اپنی ہاتہہ کی اپنی مونہہ پر اور
ہاتہون پر کہنیون تک اور اپنی سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہی اوس کہانی سی کہ متغیر کیا اوسکو آگ نی یعنی یہہ وضو عرفی بسبب اوس طعام کی ہی کہ
پکایا گیا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک قسم کا کہانا ہی اور ہر جانب مین یکسان ہاتہہ ہر طرف دوڑانا سوای حرص و طمع کی نہین ہی یعنی اگر
طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضای میل طبیعت کی ہر جانب سی کہاتی جبکہ کہانا ایک ہی ہو
اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب و مکروہ ہی اور جہان سی چاہی تو ظاہر یہہ ہی کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہی اسلیی کہ وہ جگہ اوترنی برکت کی
ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ نہ کہانا بیچ مین سی مخصوص ہو ساتہہ کہانی یک رنگ کی اور یہہ یک رنگ نہین کہا ابن ملک نی کہ اسی سمجہا گیا کہ اگر میوہ بہی
یک رنگ ہو تو ہاتہہ ہر جانب مین دوڑانا نہ چاہیی مانند طعام کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہی کہ جدہر سی چاہی کہاوی ۱۲ ح

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا
مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا إِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتی اہل بیت اونکیکو تپ امر کرتی ساتہہ
حسا کی پس تیار کیا جاتا پہر حکم کرتی اونکو پس پیتی اوسمین سی اور تہی فرماتی تحقیق حسا البتہ قوۃ دیتا ہی دل غمگین کو اور دور کرتا ہی دل بیمار سی رنج و بیماری کو
جیسیکہ دور کرتی ہی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتونکی میل کو ساتہہ پانی کی منہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف**
حسا ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹی اور پانی اور روغن سی اور کبہی شیر سی بہی اوسمین ڈال لیتی ہین اور اہل مکہ اسی حریرہ بہی کہتی ہین اور تلبینہ
بہی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نی خطاب کیا عورتونکو اسلیی کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چہٹانی میل کی اور پاک کرنی منہ کی یا جسوقت کہ فرمایا
عورتین حاضر تہین ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ
السَّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی عجوہ کہ افضل قسم ہی کہجور کی جنت سی ہی اور اوسمین شفا ہی زہر سی اور کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی
ف جنت سی ہی یعنی اصل عجوہ کی بہشت سی آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سودمند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت سی ہی اور اظہر اور اصوب

معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہی ۞ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری عن المغیرۃ ابن شعبۃ قال
ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یجز لی بہا منہ فجاء
بلال یؤذنہ بالصلوۃ فالقی الشفرۃ فقال مالہ تربت یداہ قال وکان شاربہ وفاء فقال لی اقصہ
لک علی سواک او قصہ علی سواک رواہ الترمذی روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا مہمان ہوا مین ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئی ایک شخص کی ہان پس اوس شخص نی ایک بکری ذبح کی اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ بہوننی پہلو اوسکی کی پس بہونا گیا پہر لی آنحضرت نی چہری اور کاٹنی لگی میری لیی ساتہہ چہری کی اوس پہلو مین
سی پس آئی بلال خبر دینی آنحضرت کو نماز کی پس ڈالدی چہری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتہہ اوسکی
کہا مغیرہ نی اور تہین لبین اوسکی بڑہی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کتر دون مین لبین تیری لیی مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہہ ترمذی نی
ف خاک آلودہ ہون الخ یہہ کنایہ ہی خواری اور فقر سی اور یہہ بددعا ہی کہ عرب بولا کرتی ہین وقت ملامت کرنیکی کسیکو اور مراد ساتہہ اسکی حقیقت
وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہین بطریق عادت کی بولا کرتی ہین اور مراد نری ملامت اور سرزنش رکہتی ہین اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا
بلال کا ساتہہ نماز کی وقت مشغول ہونیکی طعام مین حالانکہ وقت بہت تہا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ فرمایا یہہ آنحضرت نی برعایت حال ضیافت کرنیوالے
کی اور تہین لبین اوسکی الخ معنی اس عبارت کی کئی طرح بیان کیی گئی ہین ایک تو یہہ کہ ضمیر شاربہ کی پہرتی ہی طرف مغیرہ کی کہ راوی حدیث کا ہی اور
ظاہر یہہ تہا کہ کہتا وکان شاربی ساتہہ ضمیر متکلم کی یہہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتہہ ضمیر غائب کے یہہ تفنن کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانیکی تجرید و التفات
کہتی ہین پس مراد یہہ ہی کہ تہین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبونکی نیچی رکہکر لبونکو چہری سی کاٹ ڈالون اور یا فرمایا الخ یہہ شک راوی ہے یعنی یا کہا کہ
کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکہکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسرے توجیہ یہہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف
پہری یعنی مغیرہ کہتی ہین کہ تہین لبین آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجکو کہ کترونمین اونکو تیری لیی یعنی تیرے تبرک کی لیی کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیری پاس
بطریق تبرک کی ہین یا اون کو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کی ۞ ح **وعن** حذیفۃ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت
جاریۃ کانہا تدفع فذہبت لتضع یدہا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہا ثم جاء اعرابی کانما
یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء
بہذہ الجاریۃ لیستحل بہا فاخذت بیدہا فجاء بہذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدہا
زاد فی روایۃ ثم ذکر اسم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ حاضر ہوتی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کہانی پر تو
نرکہتی ہم ہاتہہ اپنی یعنی کہانیمین ہاتہہ نہ ڈالتی یہانتک کہ شروع کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکہتی ہاتہہ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتہہ ڈالتی اور شتابی نکرتی
اور تحقیق ہم حاضر ہوئی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکبار ایک کہانی پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالی دیتا ہی کہانی
پر یعنی نہایت بہوک سی بی اختیار کہانی پر گر پڑی پس چاہا کہ رکہی ہاتہہ اپنا کہانی مین یعنی بغیر لینی نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ہاتہہ اوسکا پہر آیا ایک گنوار گویا دہکیلا جاتا ہی یعنی اوسنی بہی چاہا کہ ہاتہہ ڈالی کہانیمین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوسکا بہی
پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کہانا اپنی لیی اور قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر بسبب نہ لینی نام خدا کی کہانی پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکی کو اور باعث ہوا اسکی آنی پر تاکہ حلال کری طعام اپنی لیی بسبب کہانی اس لڑکی کی بغیر کہنی بسم اللہ کی اور پکڑ لیا مینی ہاتہہ اسکا پہر لایا
شیطان اوس اعرابی کو تا حلال کری کہانیکو بسبب اوسکی پس پکڑ لیا مینی ہاتہہ اوسکا بہی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق
ہاتہہ شیطان کا میری ہاتہہ مین ہی ساتہہ ہاتہہ اس لڑکی کی زیادہ کیا حذیفہ نی یا مسلم نی ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نی نام خدا کا اور کہایا کہانا نقل کی یہہ مسلم نی
ف ایک روایت مین بجای مع یدہا کی مع یدیہما آیا ہی یعنی ساتہہ ہاتہہ لڑکی اور اعرابی کی اور یہہ ظاہر ہی اور روایت یدہا کی مخصوص ساتہہ لڑکی کی ہی اور یہہ
منافات نہین رکہتا کہ ہاتہہ اعرابی کا بہی ہو اسلیی کہ اول فرمایا ہی ہی کہ ہاتہہ اعرابی کا بہی پکڑ لینی چونکہ لڑکی اول آئی تہی اور اول ہاتہہ اوسکا پکڑا تہا خاص
اوسیکو ذکر کیا ۔ ح **وعن** عائشة أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ
الْغُلَامُ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ وَأَمَرَ بِرَدِّهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
عائشہ رض سی یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا یہہ کہ خریدین غلام پس ڈالین آگی اوسکی کہجورین پس کہائین غلام نی بہت کہجورین پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہت کہانا سبب اور علامت بی برکتی کی ہی اور حکم کیا ساتہہ پہیر دینی اوسکی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن**
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس مالک سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لاون تمہاری کا نمک ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اسواسطی کہ کمتر ہی محنت مین اور قریب تر ہی طرف قناعت کے
اسی سبب سی قناعت کی ہی اسپر اکثر عارفین نی پس نہین منافی ہی اوسکی قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والاخرة اللحم ۔ ع **وعنه**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا یعنی روبرو پس نکال ڈالو پاپوشین اپنی اسلیی کہ نکال ڈالنا پاپوشون کا بہت راحت
بخشنی والا ہی واسطی قدمون تمہاری کی **وعن** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتَّى تَذْهَبَ
فَوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُوَ أَعْظَمُ الْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ وہ تہین جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک اون کی حکم کرتین اوسکی ڈہانکدینی کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک
کہ جاوی جوش اور غلبہ دہوین اوسکی کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جاتا رہنا
گرمی کا کہانی مین سی موجب کثرت برکت کا ہی نقل کی یہہ دونون حدیثین دارمی نی ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہی بسبب اسکی کہ اکثر کہانا وہانکا ثرید تہا اور
کہانیکا بہی یہی حکم ہی اور جامع صغیر مین یہہ روایت نقل کی ہی ابردوا بالطعام فان الحار لا برکة فیه اور روایت کی بیہقی نی مرسل نہی عن الطعام الحار
حتی یبرد ۔ ح ع **وعن** نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُولُ لَهُ
الْقَصْعَةُ أَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹ لی اوسکو کہتا ہی واسطی اوسکی پیالہ یعنی زبان حال سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہتا ہی زبان قال سی کہ آزاد کری تجکو اللہ آگ
دوزخ سی جیسیکہ آزاد کیا تو نی مجکو شیطان سی یعنی کہانی اوسکی سی یا خوش ہونی اوسکی سی نقل کی یہہ رزین نی ف اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی کی روایت مین آیا ہی استغفرت له القصعة اور روایت کیا طبرانی نی عرباض سی من لعق الصحفة ولعق اصابعه اشبعه الله فی الدنیا والآخرة
بخشش مانگتا ہی اوسکی لیی پیالہ ۔ جو کوئی چاٹی رکابی اور چاٹی انگلیان اپنی سیر کری اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین
ع **باب الضيافة** باب ہی بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اوسکی اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالی کی ف
ضاف مہمان ہوا اضاف مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور

ترجمہ سردار سالنونکا دنیا اور آخرت مین گوشت ہی ۱۲
ترجمہ ہٹا کرو کہانیکو اسلیی کہ گرم ہین برکت نہین ہوتی
ترجمہ منع فرمایا حضرت نی کہا گرم سی یہانتک کہ ٹہنڈا ہو
میزبان مہمانی کرنیوالا

مستحباب سی ہی چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور بعضون کی نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہی اور بعد اوسکی مستحب اور ضیافت آٹھہ قسم پر
ہی چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا مین ہی ؛ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن قیامت کی پس چاہیی کہ اکرام کری مہمان اپنی کا اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرۃ
کی پس نہ ایذا دی اپنی ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس چاہیی کہ کہی بہلی بات یا چپ رہی اور ایک روایت مین یعنی
بخاری کی بدلی جار کی یعنی بدلا اوس جملہ کی کہ اوسمین ذکر جار کا ہی یہہ آیا ہی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیی کہ ملایی رکہی ناتی
اپنی کو یعنی احسان کری ناتی دارونپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایمان رکہتا ہو الخ نہین ہی مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہہ
مبالغہ ہی بیچ بجالانی ان افعال کی جیسیکہ کہتی ہین بیٹی کو رغبت دلانی کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہی تو اطاعت کر میری یا یہہ مراد ہی کہ جو ہو کامل
الایمان یہہ افعال کری اور اکرام مہمان کا یہہ ہی کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کری اوسی اور تین روز تک کہانا کہلاوی پہلی روز بحسب مقدور اپنی کے
کچہہ تکلف سی کہلاوی بغیر ضایع کرنی حقوق کی اور باقی مین جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونو پر اور بعد تین دن کی صدقہ ہی چاہی کہلاوی چاہی
نہ کہلاوی اور نہ ایذا دی ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ ایذا نہ پہنچاوی اوسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہی فلیکرم جارہ اور اور روایت
شیخین کی مین آیا ہی فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کری اوسکی اوس چیز مین کہ محتاج ہو وہ اوسکا اور دفع کری اوسی برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا
جانتی ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہی تجہسی مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگی تجہسی قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو کچہہ دی اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر
اوسکی اور اگر مری اوسکی جنازہ کی ساتہہ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دی اوسکو اور اگر مصیبت پہنچی تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دی اور اوسکی مکان کی پاس
اونچا مکان نہ بنا کر اوسکی ہوا رکی مگر باذن اوسکی اور اگر خریدی تو میوہ تو بطریق تحفہ کی بہیج اوسکی لیی اور اگر نکری یہہ تو لی آ اوسکو گہر مین پوشیدہ اور نہ لیکر
نکلی اوسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکی فرزند اوسکا اور مت ایذا دی اوسکو ساتہہ دہوین ہانڈی اپنی کی مگر یہہ کہ کچہہ اوسمین سی اوسکو بہی دی کیا جانتی
ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین پہچانتا ہی ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر روایت کی
یہہ غزالی نی اربعین مین اور چاہیی کہ کہی بہلی بات الخ یعنی جب ارادہ کری کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوی اوسپر واجب ہو یا مستحب پس
چاہیی کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور اگر نہ ظاہر ہو اوسکو بہلائی اوسکی برابر ہی کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہی یا مکروہ ہی یا مباح ہی پس باز رہی اوسی پس کلام
مباح کو ترک کری بخوف اسکی کہ منجر ہو طرف حرام کی اور ملائی رکہی ناتی کو اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ کاٹنی والا ناتی کا گویا کہ نہین ایمان لایا اللہ پر اور دن
آخرۃ پر بسبب ڈرنی اوسکی شدت عذاب سی کہ ہوتا ہی ناتی کی کاٹنی پر **وعن** اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَائِزَتُهٗ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ وَالضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ
فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یُثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیی کہ تعظیم کری مہمان اپنی کی زمانہ تکلف و احسان کرنیکا ساتہہ مہمانکی ایک دن اور
ایک رات ہی اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد ازان جو کچہہ کہ دیوی پس وہ خیرات ہی اور نہین درست ہی مہمان کو یہہ کہ ٹہیری نزدیک مہمانی

کرنیوالی کی یعنی بعد تین دن کی بغیر استدعای اوسکی کی یہانتک کہ تنگی مین ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تہا یہہ جزری مین بیچ معنون
حدیث کی لکہا ہی کہ تین روز مہمانی کری اول روز مین تکلف کری جو ہو سکی اور روز دوسرے اور تیسرے مین آگی لاوی مہمان کی جو کچہہ کہ حاضر ہو بی تکلف
بعد ازان اسقدر دیوی کہ بسبب اوسکی قطع مسافت ایک رات دن کے کر سکی اور یہہ ہی مراد ساتہہ جائزہ کی اور معنی جائزہ کی ہین بخشش اور تحفہ اور لطف
اور مراد یہان وہ چیز ہی کہ قوت ایک دن کا ہو اور بسبب اوسکی منزلکو پہنچ جاوی اور بعد جائزہ کی جو کچہہ دین صدقہ اور خیر زائدہ احسان ہی پس باین معنے
جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سی اور زائد ہوگا اوسپر اور احتمال ہی کہ یہہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتی ہین اور داخل ہو تین
دن مین کذا قال الشیخ رح اور ابو داؤد کی عبارت سے بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جائزہ اکرام مہمانکا ہی اول روز فرمایا میرے استاد یگانہ آفاق مولانا
اسحق نی کہ ہم بہی جائزہ کی معنی اسیطرح جانتی ہین اور نہین درست الخ لکہا ہی علما نی کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کی اور مرض کے زیادہ تین روز سے
ٹہیری تو اپنی پاس سی کہاوی صاحب خانہ کو تنگ نکری ۔ ح **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا
مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
تحقیق آپ بہیجتی ہین ہم کو یعنی جہاد کی لیی یا اور کام کی لیی پس اوترتی ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتی ہو یعنی
آیا مہمانی بزور لین یا نہین پس فرمایا واسطی ہماری کہ اگر اوترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لایق ہی واسطی مہمان کی پس قبول کرو پس اگر نہ
کرین یہہ یعنی مہمان کا حق ندین پس لو اون سے حق مہمانونکا کہ لایق ہی واسطی مہمانونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی
وجوب ضیافت پر کہ اگر ندیوین تو بزور لیلیوی اور یہان حجت ہی ایک جماعت کو علما مین سی کہ ضیافت کو حق واجب جانتی ہین اور جمہور علما اس حدیث
کو تاویل کرتی ہین کئی وجہ سی ایک تو یہہ کہ یہ محمول ہی اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کی اور بی شک اسصورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نکرین لینا اوسکا بجبر
جائز ہوگا دوسری یہہ کہ یہہ حکم اول اسلام مین تہا کہ خبر گیری فقرا اور محتاجونکی واجب تہی اوسوقت مین جب وسعت ہوئی مسلمانون کو تو یہہ حکم منسوخ ہوا
تیسری یہہ کہ یہہ بیچ صورت اوترنیکی اہل ذمہ پر تہا کہ بیچ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تہی کہ اگر مسلمان اونکی ہان اوترین ضیافت کرین اونکی واجب تہی ضیافت
بحسب عقد ذمہ کی چوتہی یہہ کہ یہہ محمول ہی اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلی کی ندیوین اور مہمانون کے پاس وہ چیز ہی نہین اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید
کرلین ۔ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا
قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ
فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ
فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوَوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا
حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم ایکدن یا ایک رات یعنی گہر سی پس تا گہان ملی ہو بکر او عمر سی پس فرمایا کہ چیز نی نکالا تمکو تمہارہی گہر و سی سوقت یعنی کو سی چیز باعث ہو نکلنی کی سوقت باوجودیکہ اسوقت مین عادت نہ تہی نکلنی کی کہا بہوک نی نکالا ہمکو یعنی شدت بہوک سی نکل آئی مین فرمایا اور مجکو بہی قسم ہی اوس ذات کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ نکالا او چیز نی کہ نکالا تمکو یعنی بہوک نی او ٹہوپس او بہی وہ ساتہہ حضرت کی پس آئی حضرت ایک شخص کہ مان انصار مین سی کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس تا گہان وہ شخص نہ تہا اپنی گہر مین پس جب نہ دیکہا حضرت کو اوسکی عورت نی کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئی اور اہل مین آئی یعنی اپنی لوگونمین آئی پس فرمایا او سکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہان ہی فلانا یعنی خاوند میرا کہا اوسنی کیا ہی بیٹہا پانی لاوے ہماری لیئے گہان آیا وہ شخص پس دیکہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یارون اونکی یعنی حضرت ابو بکر او حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو پہر کہا او سنی الحمد للہ نہین کوئی آج کی دن کہ گرامی تر مہمانونکی مجسی یعنی میرے گہر مہمان آجکی دن نہ گرتر ہین اورونکی مہمانونسی کہا ہان پس گیا وہ شخص یعنی لیگیا اونکو اپنی باغ مین اور بچہا دیا پہرونا او لیی بہر گیا اپنی کہجور کی جنپاس اور لایا اونکی پاس خوشے کہجورونکا او سمین کہجورین نیم پختہ ہی تہین او خشک ہی اور تر و تازہ ہی پس کہا او سنی کہا او سمین سی اور لی او سنی چہری یعنی بکری ذبح کرنیکی پس فرمایا او سکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ذبح تو دودہ والی سی یعنی بکری دودہ دینی ہوئی نہ ذبح کریں پس ذبح کی او سنی واسطی آنحضرت کی و یارون اونکی بکری پس پکی وہ بکری او رکہایا او سمین سی اور او خوشہ مین سی اور پیا پانی مین جبکہ پیٹ بہرا کہانی سی اور پانی سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بکر و عمر رضی کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ پوچہی جاؤگی تم اس نعمت سی ان قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گہرون سی بہوک نی پہر نہ پہری تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہ نعمت نضل کی یہہ مسلم نی ف بہوک نی نکالا اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی اظہار الم و محنت کا احباب سی درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بہوک جیسے ضرورکی لگی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سی ساتہہ عبادۃ کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کے اسباب سی ہاتہہ سی اوسکی دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور حاصل ہی تردید ہے وسنونکی و طلب کے ناطعام کا اونہی وقت یقین کی ساتہہ قبول کرنی اوسکی بی تکلف و سوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث زیادتی محبت کا ہی اور آیا ہی کہ جب صحابہ بہوکی آتی ہی حضرت پاس حاضر ہوتی اور دیکہتی جمال و کمال کو رنج بہوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتہہ نورانیت تہہود کو سیر ہوتی اور او ٹہوخطاب کیا ساتہہ صیغہ جمع کی یا تو مجاز اعنی یا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو مین اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سننا کلام عورۃ اجنبیہ کا او رکلام کرنا اوسی بنا بر ضرورۃ کی او راذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونی گہر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سی او ثقین ہو اوسکا کہ خاوند راضی ہوگا اوسکی آنی سی او رکہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت ظہور نعمت کی او مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانی سی پہلی لانا میوہ کا آگی مہمان کی و حدیث سی اس آنا او چیز کا کہ موجود ہو او پیٹ بہرا الخ کہا نووی نی کہ اسی معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کہانا حضرت کی زمانہ مین یہی تہا اور رواہی اور اسکی کراہت جو [illegible] ہاتہی تو محمول ہی اسپر کہ عادتا او رمداومت نکری او سپر کہ موجب سنگدلی او رفراموشی کا ہی حال محتاجون سی او رپوچہی جاؤگی الخ یہہ سوال المعصومونکی حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کی ہوگا او رمعصومون سی وقوع احسان جتانی او راظہار نعمت و کرامت کی ہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ او اجی شکر اوسکا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ ع

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ دال مین اوسکی یہہ لفظ ہی کان رجل من الانصار باب ولیمہ مین کتاب النکاح مین گذرا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَرَزْعِهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ

كَانَ لَهُ اَنْ يَعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو مسلمان مہمان ہوا کسی کی ہان
پس صبح کی مہمان نی محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کی مدد کرنی اوسکیکا یہانتک کہ لیوی واسطی اوسکی مثل مہمانی اوسکی کی
یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکی سی یعنی جسکی ہان مہمان ہوا ہی نقل کی یہہ دارمی اور ابوداؤد نی اور بیچ اور روایت
ابوداود کی یون ہی جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کی ہان اور نہ مہمانی کی اونہون نی اوسکی پہنچتا ہی مہمان کو یہہ کہ پیچہا کری اور لیوی اموال اون کی
سی مقدار مہمانی اپنی کی ف ظاہر اس حدیث سی بہی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہی تاویل اور توجیہ اسکی بہی وہی ہی کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث
عقبہ بن عامر کی ؛ ح وعن اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ
ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلِ اقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی الاحوص جشمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
یعنی مالک بن نضلہ سی کہ صحابی تہی کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس نہ مہمانی کری میری اور نہ ادا کری حق ضیافت میری
کا پہر گذری وہ شخص مجہپر بعد اسکی کیا مہمانی کرون مین اوسکی یا بدلا لون مین اوسی یعنی مین بہی وہی معاملہ کرون جو اوسنی کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کی یہہ ترمذی
نی ف یعنی برائی کی بدلہ مین برائی نہ کرنی چاہیی بلکہ نیکی کرنی چاہیی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ؛ اگر مردی احسن الی من اسا ؛ ح وعن اَنَسٍ
اَوْ غَيْرِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَ
عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ
اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یا غیر اون کی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی اذن چاہا واسطی آنی کی اوپر سعد بن عبادہ کی پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گہر مین پس کہا سعد نی اور اوپر تمہاری
بہی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نی تین بار اور جواب دیا سعد نی اونکو تین بار
اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر نہ دیا کہ حضرت سنتی پس پہر پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گہر اپنی کی اور پیچہی پیچہی حضرت کی آئی سعد اور
کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری نہین سلام کیا آپ نی کسی بار مگر کہ وہ تہا بیچ دونون کانون میری کی یعنی مین سنتا تہا اور تحقیق جواب
دیا مینی تمکو ولیکن نہ سنایا مینی آپ کو دوست رکہا مینی یہہ کہ بہت حاصل کرون مین سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپ کی کی پہر آئی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتہہ حضرت کی تہی سعد کی گہر مین پس حاضر کیی سعد نی آگی حضرت کی انگور خشک پس کہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
پس جب فارغ ہوی کہا کہاوین کہانا تمہارا نیک اور استغفار کرین تمہاری لیی فرشتی اور افطار کرین نزدیک تمہاری روزیدار نقل کی یہہ شرح
السنہ مین ف یہہ دعا کی آنحضرت نی اون کی حق مین ؛ ح وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهِ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهِ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ
الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گہوڑی کی ہی بیچ رسی اپنی کی جولانی کرتا ہی پہر پہر پاتا ہی طرف رسی اپنی کی اور
تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پہر پہر پاتا ہی طرف ایمان کی پس کہلاؤ کہانا اپنا متقیونکو اور دو عطا اپنی سب مسلمانون کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان

مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ف آخیہ کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ دونون سری اوسکی دیوار مین مضبوط گاڑ دیتی ہین اور اوسمین رسی سی گہوڑی وغیرہ کو باندہ دیتی ہین اور اوسکی پاس گہانس وغیرہ ڈال دیتی ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کی حال اوس گہوڑیکا سا ہی کہ آخیہ سی بندہا ہوا ادہر اودہر جولانی کرتا ہی پہر اپنی آخیہ کی پاس آکہڑا ہوتا ہی یعنی ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کی کبہی گرفتار گناہ مین ہوجاتا ہی لیکن آخر کو نادم ہوتا ہی اور استغفار کرتا ہی اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہی اور یہی مراد ہی اس عبارت سی کہ مومن غفلت کرتا ہی الخ اور پس کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہی یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کرو ان چیزون کو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلانا ہی اور تخصیص اوسکی متقیون کی لیی اسلیی کی کہ وہ کہاکر عبادۃ کرینگی اوسکا ثواب تم کو بہی ہوگا اور دعا کرینگی تمہارے حق مین قبول ہوگی پس تخصیص اتقیا کی ساتہہ کہانا کہلانی کی اس سبب سی ہی اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیی جیسیکہ فرمایا دو عطا اپنی الخ

ح ع وعن عبد اللہ بن بسر قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ یحملہا اربعۃ رجال یقال لہا الغراء فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعۃ وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا جثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ہذہ الجلسۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال کلوا من جوانبہا ودعوا ذروتہا یبارک فیہا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا تہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کٹہرا اوٹہاتی تہی اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بہاری ہوجاتا کہ چار آدمی اوٹہاتی یا بسبب بڑا ہونیکی خالی بہی ایسا بہاری تہا کہا جاتا تہا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹہرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہو بیٹہتی گرد اوسکی لوگ پس جب بہت ہوجاتی لوگ گہٹنون پر بیٹہتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوانی کیا ہی یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپ کی رتبہ کی نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا اقرب ہی طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکی کنارون سی اور چہوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوی گی اوسمین نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف غراء کی معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیی کہا گیا کہ بسبب بڑی ہونیکی ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہے کثرۃ برکت کا کٹہری مین بخلاف اسکی کہ جب کہایا جاوی درمیان مین سی تو برکت منقطع ہوجاتی ہی اسفل اوسکی سی ح ع وعن وحشی بن حرب عن ابیہ عن جدہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی وحشی بن حرب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی وحشی کی دادا سی یہہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا یا رسول اللہ ہم کہاتی ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتی ہین قناعت کا اور قوۃ کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتی ہو عرض کیا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنی طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاوی تمہاری لیی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی ف وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت کیکا کہ روز احد کی اون کو قتل کیا تہا جب وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اوسنی اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہی رخصت پر یا واسطی دفع حرج اوس شخص کی فرمایا کہ ہوا کیلا ح

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن ابی عریب قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلا فمر بی فدعانی فخرجت الیہ

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِی بَکْرٍ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی نَثَرَ الْبُسْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثِ خِرَقٍ لَفَّتْ بِھَا الرَّجُلُ عَوْرَتَہٗ وَکِسْرَۃٍ سَدَّ بِھَا جَوْعَتَہٗ اَوْ حَجَرٍ یَدْخُلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ روایت ہی ابی عیب سے کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہر سی پس گذری مجھ پر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف ونکی پھر گذری ابی بکر صدیق پر پس بلایا اون کو پس نکلی وہ طرف حضرت کی پھر گذری عمر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف اون کی پھر چلی آنحضرت یہانتک کہ آئی ایک باغ مین کسی تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والیکو کہلا مجکو کھجور پس لا یا وہ خوشہ کھجور کا پس رکھا اوسکو پس کہا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی صحابہ نی پھر منگوایا پانی ٹھنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نی اور صحابہ نی پھر فرمایا کہ البتہ سوال کیجاؤگے تم اس نعمت سی دن قیامت کی کہا راوی نی پس لیا حضرت عمر نی خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکھر ین کھجورین کچھ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا یا رسول اللہ سچمچ ہم البتہ سوال کیجاوینگی ہی دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچھی جاوگی ہر نعمت قلیل و کثیر سی مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکی ساتھہ اوسکی آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کری ساتھہ اوسکی بھوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہوا اوسمین یا رکھی ہوا ورین

ای نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف بعض انصار کا احتمال ہی کہ ہو وہ ابو الہیثم اور قضیہ متعدد اور یہہ احتمال بھی کوئی اور مراد انصار مین سی اور مارا اوسکو الخ یہہ واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف و ہیبت الہی کی ہیچ سوال ہونیکی موجب ریا و کبر سی اور لفظ حجر ساتھہ پیش ح مہملہ کے معنی حجرہ کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ پیش جیم کی ہی معنی سوراخ کی یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہی کی کہ بتکلف داخل ہوا جسمین سبب گرمی اور سردی کی ہو ن وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت المائدۃ فلا یقوم رجل حتی یرفع المائدۃ ولا یرفع یدہ وان شبع حتی یفرغ القوم ولیعذر فان ذلک یخجل الجلیس فیقبض یدہ وعسی ان یکون لہ فی الطعام حاجۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ بچھایا جاوی دسترخوان پس نہ اوٹھہ کھڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹھایا جاوی دسترخوان اور نہ اوٹھاوی ہاتھہ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیی کہ اگر عذر کری یعنی اگر ہو مجھہ کھڑا ہو یا ہاتھہ کہانسی کھینچی پہلی ہاتھہ کھینچی قوم کی تو چاہیی کہ عذر اپنا ظاہر کری اسلیی کہ شرمندہ کرنا ہی ہمنشین اوسکیلیی سمیٹ لیگا دہ ہاتھہ اپنا اور شاید کہ ہو بعضی اوسکی کہانیکی خواہش نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسی نکالا ہی علمانے کہ ہاتھہ کہانسی کھینچی پہلی ہمراہیونکی گروہ بعد ہاتھہ کھینچی اوسلیی ملاحظہ اور شرم کرین کھانیمین اور اگر کم خور ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاوی تا آخر تک موافقت مہمانونکی کرسکی ح وعن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل مع قوم کان اٰخرھم اکلا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد رضی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی امام محمد باقر رضی سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانی ساتھہ لوگونکی ہوتی آخر سبکی زور ہی کہانیکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین مرسل جیسا کہ لفظ مرسل کا اصول محدثہ اور نسخ صحیحہ مین ہی ف امام محمد باقر رضی تابعی ہین سماع ہی ونکو اپنی والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے پس یہہ حدیث مرسل ہی اور آخر سبکی الخ یعنی آخر تک کہانی آنحضرت اور ہاتھہ پہلی یہ کھینچتی ہی قوم سی اول مین کہانی یا کم کہانی اور آخر مین کہانی تا لوگ شرمندہ نہون اور ہاتھہ کہانسی کھینچین ح ع وعن اسماء بنت یزید قالت اتی النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت
اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پس روبرو لایا گیا ہماری طعام پس کہا ہمنی نہین رغبت رکہتی ہم اسکی یعنی
واقع مین بہوکی تہی لیکن بحسب عادت کی اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع کرو بہوک اور جہوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بہوکی ہو اور
بتکلف جہوٹ کہتی ہو کہ ہم بہوکی نہین پس دو ضرر حاصل کرتی ہو ایک دنیا کا کہ رنج بہوک کا ہی اور دوسرا دین کا کہ گناہ جہوٹ کا ہی ع ح وعن
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اکہٹی ہو کر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیی کہ برکت ہوتی ہی ساتہہ جماعت کے
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنت سی ہی یہہ کہ نکلی آدمی ساتہہ مہمان اپنی کی دروازہ گہر تک یعنی واسطی اکرام مہمان کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور
بیہقی نی شعب الایمان مین ابو ہریرہ سی اور ابن عباس سی اور کہا بیہقی نی کہ اسکی سند مین ضعف ہی ف سنت سی ہی یعنی عادہ قدیم اور
فطرۃ سلیمہ سی ہی یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سی ہی اور ضعف ہی لیکن قوۃ حاصل ہی بسبب تعدد اسناد کی معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف
بہی مقبول ہی ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ
إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خیر یعنی روزی اور برکت اور
بہلائی زیادہ سرایت کرتی ہی طرف اوس گہر کی کہ کہایا جاوی اوسمین طعام چہری سی طرف کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف کوہان
اونٹ کا پہلی سب اعضا سی کاٹتی ہین اور کہاتی ہین بسبب زیادہ لذیذ ہونی اوسکی کی پس فرمایا کہ جیسی کوہان پر چہری جلد پہونچتی ہی اوسی زیادہ جلد
خبر پہونچتی ہی اوس گہر مین کہ جسمین کہانا کہلایا جاتا ہی مہمانون کو ح **بَابٌ** یہہ باب متعلق پہلی باب کی ف اور بعضی نسخی مین ہی باب
فی اکل المضطر ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور یہہ باب خالی ہی فصل اول سی ف اور بعضی
نسخہ مین لفظ والثالث کا بہی واقع ہوا ہی بعد لفظ الاول کی اسلیی کہ اس باب مین فصل ثالث بہی نہین لیکن نسخہ اول صحیح تر ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ
مصنف درپی حال مصابیح کی ہی کہ فصل اول اسباب مین نہین رکہتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار مین ہی اور فعل اوسکا ہی احتیاج
اوسکی بیان کی نہین رکہتا اور یہہ بہی ہی کہ مصنف عادت اوسکی بیان کی نہین رکہتا جیسیکہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگی آویگا فصل تیسری نہین رکہتا اور نہ
کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی ح **الفصل الثانی** فصل دوسری عن الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَرَّهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ
عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی فجیع عامری سی یہہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کیا حال ہی واسطی ہماری مردار سی فرمایا کیا ہی مقدار طعام تمہارے
کہا ہمنی شام کو ایک پیالہ پیتی ہین دودہ کا اور صبح کو پیتی ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی بیان کیا واسطی میری عقبہ نی کہ شیخ
ابو نعیم کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہی باپ اپنی کی موجب بہوک کا
ہی پس حلال کیا واسطی اون کی مردار اس حالت مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف کیا حلال ہی الخ مقصود اوسکا سوال کرنا حالت اضطرار سے

ہی کہ اوسمین مردار اور جو کچھہ کہ حرام ہی کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بہوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت
یہہ ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہماری لیی مردار سے اور مقصود یہہ نہین ہی اور نہ جواب اسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جو اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداود
کی ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتۃ ساتہہ پیش ہی کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہماری لیی مردار کی کہانیکو اور یہہ عبارت
ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کی کذا قال التورپشتی اور کیا ہی مقدار طعام تمہاری کی یعنی کسقدر طعام پاتی ہو بیان کرو تا حال تمہاری بہوک کا معلوم
ہو کہ سرحد اضطرار کو پہونچتی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تہا تا حکم عام ہو اور فجیع جواب مین بہی صیغہ جمع کا لایا کہ
کہا ہمنی بیچ جواب اس سوال کی اور صبوح ساتہہ زبر کی کہتی ہین صبح کے کہانی پینی کو اور غبوق ساتہہ زبر کی کہتی ہین شام کی کہانی پینی کو اور
یہان تفسیر کی ساتہہ پینی پیالہ دودہ کی جیسا کہ کہا ابو نعیم نی الخ پس یہہ تفسیر راوی کی ساتہہ سماع کی ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتون مین حاصل یہہ کہ
یہہ تفسیر راوی کی معتبر ہی اور قسم باپ اپنی کی الخ یہہ قسم کہانی حضرت نی پہلی منع ہونیسی یعنی حکم غیر اللہ کی قسم کہانیکا پیچہی نازل ہوا ہو اور یا بی قصد حضرت کی زبان سے
بحسب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتی تہی گویا
فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سب بہوکی رہتی ہوگی یہہ حالت اضطرار کی ہی کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہی ۱۲ ح وعن ابی واقد
اللیثی ان رجلا قال یا رسول اللہ انا نکون بارض فتصیبنا بہا المخمصۃ فمتی یحل لنا المیتۃ قال ما لم تصطبحوا
او تغتبقوا او تحتفئوا بہا بقلا فشانکم بہا معناہ اذا لم تجدوا صبوحا او غبوقا ولم تجدوا
بقلۃ تاکلونہا حلت لکم المیتۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی یہہ کہ ایک شخص
نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتی ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتی ہین کہ کچھہ کہانی کی قسم سی نہین پاتی ہین پس پہونچتی ہی ہمکو اوس زمین
مین حالت مخمصہ کے یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہماری لیی مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نپاؤ یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی یا نپاؤ اوس
زمین مین قسم ترکاری سی یعنی کچھہ تم کو میسر نہو پس حال تمہارا ساتہہ مردار کی ہی یعنی کہاؤ مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کی بیان کرتا ہی کہ معنی حدیث کی
یہہ ہین جسوقت کہ نپاؤ تم کہانی پینی کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نپاؤ ترکاری اور مانند اسکی قسم گہانس اور پتون درخت کی سی کہ کہاؤ اور
ساتہہ اوسکی سد رمق کرو حلال ہی واسطی تمہاری مردار نقل کی یہہ دارمی نی ف جاننا چاہیی کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہی اسلیی کہ
پہلی حدیث مین باوجود قدرت کی دودہ پینی پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک اور مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا
نپانا کہانی پینی کا صبح شام کو بلکہ اسی بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی گہانس و پتون کی بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف
ان دونون حدیثون کی اختلاف ہوا درمیان علماء مذہب کی مذہب امام ابو حنیفہ رح کا یہہ ہی کہ حلال نہین کہانا مردار سی مگر بیچ حالت خوف و ہلاک کے
واسطی سد رمق کی اور اسی قدر کہ سد رمق کری یعنی جان بچ رہی اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہی اور یہہ تنگ ہی اور ساتہہ احتیاط و تقوی
کی نزدیک تر اور مذہب امام مالک و احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہی کہ جب اس مقدار نپاوی کہ جس سے سیر ہوجاوے اور حاجت نفس کی منقضی ہو
حلال ہی کہانا مردار کا یہانتک کہ روا کری حاجت اپنی نفس کے یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہوجاوے اور اس قول مین دائرہ مساہلہ کا اور رخصت کا وسیع ہی
حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک امام ابو حنیفہ رح کی سد رمق ہی اور نزدیک اور امامون کی حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اون کے حدیث اول ہی کہ باوجود ایک پیالہ
دودہ کی روز مین اور ایک پیالہ کی رات مین کہ بی شک و شبہ سد رمق اور اقامت نفس اوسی حاصل ہوجاتی ہی اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا
پس معلوم ہو کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اوسکی مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہی اور کہانا مردار کا بقدر قوت کی درست ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح

کی دوسری حدیث سی جیسیکہ تقریر کی ہی اور یہہ جواب دیتی ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتی ہین دونون حدیثون مین اسطرح کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو
پینا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہی بر سبیل اشتراک کی تہا قوم مین نہ واسطی ہر ایک کی جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین دلالت کرتا ہی اسپر اور
سوال فجیع عامریکا اپنی ہی نفس کی لیی نہ تہا بلکہ جانب قوم سی تہا کہ اون کی طرف سی آنکر سوال کیا اور اسلیی کہا ما یحل لنا اور اسمین شبہ نہین کہ ہونا پیالہ کا
جماعت کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کی لیی اور ہرگز ذرہ بہی بہوک کو نہین دفع کرتا ہان اگر ہر ایک کی لیی ایک ایک پیالہ ہو کفایت کری کذا قال التوربشتی
ع ح **باب الاشربة** یہہ باب ہی بیچ بیان پینی کی چیزون کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلثا متفق علیہ وزاد مسلم فی روایۃ ویقول انہ اروی وابرء وامرأ
روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتی درمیان پانی پینی کی تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی ایک روایت مین
اور فرماتی حضرت یہہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کر کر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور
بہت سبک جاتا ہی معدہ مین ف دم لیتی یعنی تین دم مین پیتی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اسلیی کہ بعضی روایتون مین دو دم مین بہی پینا آیا ہی حضرت کا اور
تین دم یا دو دم مین جو پیتی تو ہر بار باسن منہ سی جدا کر لیتی ع **وعن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من
فی السقاء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پینی سی مشک کی دہانہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف علت نہی کی یہہ ہی کہ پانی کپڑون پر گرتا ہی اور دفعۃ پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ع **وعن** ابی سعید
الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ وزاد فی روایۃ واختناثہا ان یقلب راسہا ثم یشرب منہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ موڑنی مشک کی سی یعنی منہ موڑ کر پینی سی اور
زیادہ کیا راوی نی ایک روایت مین یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہہ کہ اولٹی سر اوسکا پہر پیوی اوسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک اور روایت
مین آیا ہی کہ آنحضرت نی مشک کی دہانہ سی پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اوسی جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نی کہا کہ نہی بڑی
مشک مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہی چہوٹی مشک پر اور بعضون نی کہا منع دوام اور عادت کرنی سی تا دہانہ مشک مین رفتہ رفتہ
بدبو نہ آنی لگی اور اگر گاہی ماہی ہو ممنوع نہین یا اباحت در صورت ضرورت و احتیاج کی ہی اور نہی در صورت عدم احتیاج و ضرورت کی تا مبادا
مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نی پانی مشک کی دہانہ سی پیا اوسکی اندر سی ایک سانپ نکل آیا یا نہی ناسخ
اباحت کی ہی واللہ اعلم ح **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان یشرب الرجل قائما رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سی یہہ کہ آپ نی منع فرمایا اسی کہ پیوی آدمی کہڑی ہو کر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن
احد منکم قائما فمن نسی فلیستقئ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیوی
کوئی تم مین سی کہڑا ہو کر پس جو کوئی بہولی سی کہڑا ہو کر پیوی پس چاہیی کہ قی کر ڈالی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ امر استحباب کی لیی ہی پس مستحب ہی کہڑی ہو کر
پینی والی کی لیی قی کر ڈالنا اوسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کی اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی قبیلہ تادیب و ارشاد سی ہی طرف اولی کی نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہی کہ معارض
ہو اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار ع **وعن** ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بدلو من ماء زمزم فشرب وہو قائم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
ایک ڈول زمزم کی پانی کا پس پیا اسحال مین کہ تہی کہڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** علی انہ صلی الظہر ثم قعد

فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی یہہ کہ اونہون نی نماز پڑہی ظہر کی پہر بیٹہی واسطی فیصلہ کرنی جہگڑی لوگونکی بیچ چبوترہ کوفہ کی یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پہر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلی وضو سی دفع پیاس کی لیی اور دہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور ذکر کیا راوی نی سر اپنا اور پاؤن اپنی پہر کہڑی ہوئی حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنی وضو کا اسحالت مین کہ وہ کہڑی تہی پہر کہا کہ تحقیق بعضی لوگ مکروہ رکہتی ہین پینا کہڑی ہوکر یعنی جانتی ہین کہ ہر پینا کہڑی ہوکر مکروہ ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مانند اوسچیز کی کہ کیا مینی نقل کی یہہ بخاری نی ف ذکر کیا راوی نی الخ یعنی نیچی کا راوی بہول گیا اوسچیز کو کہ ذکر کیا اوپر کی راوی نی بیچ مقدمہ سر اور پانون کی ذکرہ الطیبی حاصل یہہ کہ نیچی کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کی کہ آیا اسنی کہا مسح کیا حضرت علی نی سر کو اور دہویا پانون اپنی کو چنانچہ ظاہر یہی ہی یا کہا مسح کیا سر اور پانون اپنی کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہی اسنی ایک روایت مین اور مراد ساتہہ مسح پانون کی دہونا خفیف ہی یا موزی پہنی ہوئی تہی اونپر مسح کیا اور اسحالت مین الخ یہہ تاکید ہی تا توہم نکرین کہ بعد کہڑی ہونیکی بیٹہہ کر پیا ہو بلکہ اوسیطرح کہڑی ہوئی پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیی کہ حدیثونمین نہی آئی کہڑی ہوکر پانی پینی سی اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ رضہ کا برخلاف اسکی ثابت ہوا مواہب لدنیہ مین جبیر بن مطعم سی آیا ہی کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی ابوبکر صدیق کو کہ پیتی تہی پانی کہڑی ہوکر اور امام مالک نی کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتی تہی پانی کہڑی ہوئی پس دفع تعارض ایمین یون کہا جاوی کہ نہی واسطی تنزیہ کی ہی یا یون کہا جاوی کہ نہی اوسصورتمین ہی کہ عادت پکڑین لوگ کہڑی ہوکر پینی کی اور فعل حضرت کا واسطی بیان جواز کی تہا اور سوای اسکی پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سی بلکہ اونکو کہڑی ہوکر پینا مستحب ہی اسلیی بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑی ہوکر پیوین نہ اور پانی ۱۲ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی ایک شخص پر انصار مین سی یعنی ابو الہیثم مذکور پر اور ساتہہ حضرت کی تہی ایک یار اونکی یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جواب دیا اوس شخص نی اور وہ پانی دی رہا تہا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تیری پاس پانی باسی پرانی مشک مین یعنی لاتا پیوین ہم اوسکو اور اگر نہو تیری پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سی پی لین گی منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نی کہ میری پاس ہی پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چہپر کی کہ تہا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پہر دودہ دوہا اوس پانی پر بکری گہر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نی کہ آیا تہا ساتہہ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف کرعنا کی معنی ہین پی لین گی کرع سی اور کرع کہتی ہین اوس جگہہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتی ہین یعنی پی لین گی نہر سی بغیر ہاتہہ اور باسن کے یعنی منہ لگا کر اور بعضون نی کہا کہ کرع کہتی ہین پینی پانیکو ساتہہ منہ کی بغیر باسن اور ہاتہہ کی جیسیکہ پیتی ہین چارپائی کا کارع اپنی یعنی پانون پانی مین داخل کرتی ہین کہا سیوطی نی کہ وارد ہوئی ہی نہی کرع سی بیچ حدیث ابن ماجہ کی پس وہ نہی تنزیہی ہی اور یہہ پینا بیان جواز کی لیی تہا ۱۲ ع

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ

متفق

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہی
ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیتا ہی باسن چاندی کی یعنی کوئی چیز پینی کی سوا اسکی نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ
دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کی کہا وی اور پیوی بیچ باسن چاندی اور سونی کی یعنی اوسکا
حال یہی ہی ہوتا ہی ف اجماع ہی سب امونکا اسپر کہ حرام ہی مرد کو اور عورۃ کو کہانا اور پینا چاندی اور سونیکی باسن مین اور اسیطرح حرام ہی
اور استعمال مین لانا اونکو مانند وضو کرنیکی اون کی باسن مین اور عطر لگانیکی اون مین سی وحقہ پینی کی اون سی وغیر ذلک اور اگر چاندی کی باسن مین کوئی چیز
ہو تو اوسکو نکال کر کسی اور باسن وغیرہ مین کہہ لی پھر کہا وی اور پیوی اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتہہ سی نکال کر بائین ہتیلی پر رکہی پھر دائین ہاتہہ سی
لگا وی اور اگر چاندی کی برتن ہی سے ہتیلی پر ڈالا تو ہتیلی مین سے ملا تو پہنچا درست نہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی وقتیکہ نہ لگے
کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح باسن مضبب سونی اور چاندی کی مین سیلی کہ صباب پیالہ پر استوار کی لیی ہوتا ہی نہ وسطی ہنت کی ع
وعن حذيفة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا
في انية الذهب والفضة ولا تاكلوا في صحافها فانها لهم في الدنيا وهي لكم في الاخرة متفق عليه
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑہ کی اور نہ پیو کوئی چیز
پینی کی باسن سونی اور چاندی کی مین اور نہ کہاؤ بیچ رکابیون اور پیالون سونی اور چاندی کی سیلی کہ یہہ چیزین وسطی کافرون کی ہین دنیا مین اور یہہ وسطی
تمہاری ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ پہنو ریشمی الخ مستثنی ہی اسی بقدر چار انگشت کی کپڑی کی کنارہ مین یعنی چار انگشت کی چوڑی
سنجاف ریشمی اخلاق وغیرہ مین لگانی جائز ہی اور جس کپڑہ کی تانی مین ریشم ہو اور بانی مین سوت تو جائز ہی پہنا اوسکا اور اگر سوت تانی مین ہو اور ریشم
بانی مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑہ جائز ہی اور سباح ہی ریشمی کپڑا بہادری رشل مین اور کثرت جوؤں مین ذ ع وعن انس قال حلبت لرسول
الله صلى الله عليه وسلم شاة داجن وشيب لبنها بماء من البئر التي في دار انس فاعطى رسول الله صلى الله عليه
وسلم القدح فشرب وعلى يساره ابو بكر وعن يمينه اعرابي فقال عمر اعط ابا بكر يا رسول الله فاعطى
الاعرابي الذي على يمينه ثم قال الايمن فالايمن وفي رواية الايمنون الايمنون
الا فيمنوا متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا دودہ دوہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بکری گہر کی پل ہو
کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوئی کی کہ تہا انس کی گہر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرت نی کچہہ دودہ اوسمین
سی اور بائین طرف آنحضرت کی بیٹہی ہوئی تہی ابو بکر صدیق اور دائین طرف حضرت کی بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نی کہ دیجی ابو بکر کو
یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نی اوس گنوار کو کہ تہا دائین طرف حضرت کی پھر فرمایا کہ مقدم ہی ایان پھر ایان اور ایک روایت مین ہی
داہنی طرف والی حق ہین داہنی طرف کی حق ہین جیدار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب چاہتی کہ دائین طرف کی حق ہین تو تم ہی داہنی طرف
والون کی عنایت کیا کرو کہ ابتدا ماہونین سی کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف انس کی گہر مین ظاہر یہہ تہا کہ بہتی ہماری گہر مین تہا ولیکن یہہ
تضمن عبارت ہی اور اوسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتی ہین اور وہ بکری ہی انس کی گہر مین تہی کہ آنحضرت وہان تشریف لی گئی تہی
اور دونون لفظون مین سا ہتیون نون کی ہین یعنی مقدم ہی ایان پھر ایان یعنی اول اوسکو دیا جاوی کہ داہنی طرف ہو پھر اوسکو کہ اوسکے پہلو مین ہو
اوسیطرف اسی ترتیب سی دیتا جاوی تا آخر نوبت تا اوسکی پہنچی کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخہ مین سا تہہ بر نون کی ہی دونون نفظون سین یعنے

و دنجا میں دائیں کو پھر دائیں کو اور مویدی بیٹی کی روایت دوسری لا یمنون فالا یمنون اور اسی معلوم ہوا کہ سب ہی رعایت کرنی دائیں طرف کی کسی چیز کی دینی میں یعنی اگرچہ دائیں طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائیں طرف والی کی اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابو بکر رضہ پر بسبب دائیں طرف ہونے اسکے اور اسمیں دلیل ہی اوپر کمال عدل و حق شناسی حضرت کی کہ باوجود فضل و قرب حضرت ابو بکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت اعرابی کی حق کی ترک نکی و حضرت عمر نے جو عرض کیا یاد دلانی کی یسی عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابو بکر کا ع **وعن سہل بن سعد** قال اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْیَاخُ عَنْ یَسَارِہٖ فَقَالَ یَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِیَہُ الْاَشْیَاخَ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِ مِنْکَ اَحَدًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت سے سہل بن سعد سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اوسمیں سی اور داہنی طرف حضرت کی تہا ایک لڑکا سب سی چھوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑہی بیٹھی تہی بائیں طرف حضرت کی پس فرمایا حضرت نی اسی لڑکی تو اذن دیتا ہی یہ کہ دیمیں اسکو بوڑہوں کو پس کہا اوسنے کی نی کہ نہیں میں ترجیح دیتا اپنی پر کسیکو ساتہہ دینی یہی ہوئی آپکیلی یا رسول اللہ پس یا آنحضرت نی بچا ہوا اوس لڑکیکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسحدیث سی یہی معلوم ہوا اول و احق ساتہہ بتدارکرنی کی ایمان ہی اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرنی بائیں طرف والی سی اگر وہ اذن دیتی یا بائیں طرف والیکو دیتی یا یہہ کہ حضرت نی یہاں اذن طلب کیا ابن عباس سی اور اعرابی سی اوپر کی حدیث مین مذکور ہی اذن طلب کرنیسے یہہ تہا کہ ابن عباس کی قرابتی تہی وہ بوڑہی قریش مین سی گمان تہا کہ ابن عباس کو مانگوا نہین گے بلکہ اونکا دینا اور اونکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابو بکر کا راسخ ہوگا اور اعرابی سی اگر اذن چاہتی تو شاید وہ متوحش ہوتا اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اسیکی نہ اذن چاہنی مین دیکہی و فقہا کا اتفاق کرنیسے مین اسپر کہ اپنا رطاعات مین خیار نہین پس فقہا نے یہہ کہتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہی اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہی مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سی نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈہانکتا کسی کو دیدیا اور آپ ننگی پڑہی وہ نہین حرام ہی اور اگر صف اول مین قریب امام کی بیٹہا تہا اپنی جگہہ اور کو دی اور آپ پہلی صف مین آکر نماز پڑہی تو بیجا نہین مکروہ ہی اور اسور دنیویہ مین ایثار محمود ہی اور بعض صوفیہ نے جو طاعات مین ایثار منقول ہی غالباً وہ بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ت **وحدیث** ابی قتادۃ سنذکرہ فی باب المعجزات ان شاء اللہ تعالیٰ اور حدیث ابی قتادہ کی اگر یکی ہم اسکو باب معجزات مین انشاء اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابن عمر** قال کُنَّا نَاْکُلُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِیْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم کہاتی تہے زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ہم چلتی تہی اور پیتی تہی اسحال مین کہ کہڑی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نی و کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** کہا علماء نی کہ کہانا چلتی مین و پینا کہڑی کی بی اصل جواز رہتا ہی و مختار اور اولی یہہ ہی کہ کہانا چلتی مین اور سوا خلاف ادب کے ہی اور اسیطرح پینا کہڑی ہوئے جیسا کہ گذرا ت **وعن عمرو بن شعیب** عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اوسنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتی تہی کہڑی ہوکر اور بیٹہی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہڑی ہوکر یعنی ایک بار یا دو بار بیان جواز کی لیے یا بنا بر ضرورۃ کی اور بیٹہی ہوئی تمام اوقات مین ت **وعن** ابن عباس قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ اَوْ یُنْفَخَ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت سے

بن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دم لیا جاوی باسن مین یعنی پیالہ وغیرہ مین وقت پینی پانی کی یا پہونک مارے جاوی اوسمین نقل کی
یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف اسی منع اسلیی فرمایا کہ تا آب دہن پانی مین نہ گر پڑی اور دوسرا کراہت نہ کری اور کبہی منہ ساتہہ بدبو کی متغیر ہوتا ہی مبادا پانی
کو بدبودار کر دی اور اسلیی کہ دم لینا پانی مین چارپایونکا فعل ہی کہا بعضون نی کہ اگر ہو پہونکنا ٹہنڈا کرنی کی لیی تو صبر کری یہانتک کہ ٹہنڈا ہو پہونکی
نہین اور اگر پانی مین تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکی سی نکالی نہ انگلی سی نکالی اور نہ پہونک سی اسلیی کہ نفرت کرتی ہی طبیعت اسی ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ
رَفَعْتُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیو تم پانی ایک دم مین مانند پینی اونٹ کی ولیکن
پیو دو دمون مین اور تین دمون مین اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینی لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کاؤ باسن کو اپنی منہ سی یعنی ہر بار مین یا آخر
مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ادنی درجہ دو دمون مین پینا ہی کہ مشابہت اونٹ سی نکلجاوی ولیکن اسمین شبہ نہین کہ تین دمون مین پینا بہتر اور
گوارا تر ہی جیسیکہ اوپر گذرا اور عادت شریف بہی یہی تہی اکثر اوقات اور حمد کرو الخ احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ اول دم مین کہی الحمد للہ اور دوسری دم مین
رب العالمین زیادہ کری اور تیسری دم مین الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بہی منقول ہی الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ۱۲ ح **و**
عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاۃُ اَرَاہَا فِی الْاِنَاءِ
قَالَ اَہْرِقْہَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْکَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا پہونک مارنی سی پانی مین پس کہا ایک شخص نی
کہ تنکی ون کی پڑی ہوی دیکہتا ہون مین پانی مین یعنی پس کیا کرون اگر پہونک نمارون تو وہ کیونکر نکلین فرمایا پہینک دی تو اوسکو یعنی تہوڑا سا پانی
پہینک دی تا وہ سب نکل جاوین اور چونکہ وہ شخص نہی پہونکنی کی سی پانی مین نہی دم لینی کی بہی سمجہا اور اسی لازم آیا کہ پانی پینی مین دم نہ لی ایک ہی دم مین پیوی
کہا اوسنی کہ پس تحقیق مین نہین سیراب ہوتا ایک دم پینی سی فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنی سی پہر دم لی یعنی باہر باسن کی پہر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی
وعنہ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَۃِ الْقَدَحِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی پینی سی سوراخ پیالہ کی سی اور منع فرمایا پہونک مارنی سی پانی مین نقل کی یہہ ابو
داود نی ف سوراخ سی مراد جگہہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہی اور منع اسی اسلیی فرمایا کہ ہونٹون سی گرفت اوسکی اچہی طرح نہین ہوتی اور پانی بدن اور کپڑون پر
گرتا ہی اور باسن کی دہونی مین وہ جگہہ اچہی طرح صاف نہین ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہی اور یہہ جو ذکر کیا گیا اسی معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سی ٹوٹی باسن کی
نہین ہی بلکہ جگہہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہی ۱۲ ح **وعن** کَبْشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ
قِرْبَۃٍ مُعَلَّقَۃٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْہَا فَقَطَعْتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہی کبشہ سی کہ نام ہی ایک صحابیہ کا کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کی سی کہڑی ہوئی پس کہڑی ہوئی
مین طرف منہ مشک کی پس کاٹ لیا مینی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف یعنی جسقدر دہانہ
مشک پر دہن مبارک لگا تہا اوتنا چمڑا کاٹ لیا واسطی تبرک کی یا واسطی ادب کی کہ منہ کسیکا اوسکو نہ لگی جیسیکہ حدیث ام سلیم کی مین بیچ مثل اسصورت کی
صریح آیا ہی کہ کہا کاٹا مینی دہانہ مشک کا تا کوئی اور بعد پینی آنحضرت کی اس جگہہ سی نہ پیوی ۱۲ ح **وعن** الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ

عن الزہری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہی زہری کہ نقل کی عروہ سی اونہون نی نقل کی حضرت عائشہ رضی سی کہا نہی محبوب ترین
پینی کی چیزونمین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہی کی گئی ہر یسی نقل کے
حضرت سی بطریق ارسال کی ف میٹھی چیز پینی کی عام ہی خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودہ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اسی حاصل ہوجاتی ہی بطبق
احدیث مین اور حدیث ابن عباس مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور احدیث مین کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہی الخ یعنی ابن شہاب
کو زہری نی دو طریق سی روایت کیا ہی ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ اور دوسری مرسل کہ ابن عیینہ نی کہا حضرت عائشہ کا نہین اور ظاہر عبارت
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر عروہ کا بھی نہین اور زہری بھی تابعی ہی لیکن تابعی صغیر اور رجال اوس اسناد کی کہ بطریق ارسال کی ہی قوی تر اوہ اضا
ترمین بخلاف اسناد متصل کی کہ بعضی رجال اوسکی ضعیف ہین ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللہم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ
لیس شیء یجزی من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہا وی کسی ایک تمہارا طعام پس چاہیی کہ کہی یا الہی برکت دی اوسطی ہمارے اس وہ مین اور زیادہ پہنچا ہمکو اوسی یعنی اور نہ کہی پہنچا ہمکو اوسسی اور اوسکی بدلے دودہ سے بہتر کیونکہ
نہین کوئی چیز کہ کفایت کرتی ہی کھانی اور پینی کی سوای دودہ کی کہ سیر ہی کردیتا ہی اور سیراب ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی
وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ہی عین بینہا وبین المدینۃ یومان
رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا اوسطی اون کی میٹھا پانی سقیا سی کہا بعضون نی کہ سقیا
ایک چشمہ ہی کہ درمیان اوسکی اور درمیان مدینہ کی فرق دو منزل کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذہب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر
فی بطنہ نار جہنم رواہ الدارقطنی روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیوی پی باسن سونے کی
یا چاندی کی یا اوس باسن مین کہ اوسمین کچھ سونے یا چاندی سی پس ع اسی اوسکی پیٹ مین ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی نی
ف اسمین ہوا یہہ یعنی نگینہ وغیرہ لگی ہون سونے یا چاندی کی اور صحیحین کی نوذی سی نقل کیا ہی کہ اگر نگینہ چھوٹی ہون تو قدر حاجت جسمین
مکروہ نہین اور اگر بہتا اور جو مذہب امامین اور مذہب امام ابوحنیفہ مین جس باسن مین نگینہ وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہون اوسمین پانی پینا جائز ہی بشرطیکہ
اوسکی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اوسکا اوپر ہوچکا ہی کی دلیل اور حدیثین ہوئین

ع باب التقیع و الانبذۃ

باب ہی بیچ بیان نقیع اور نبیذون کی ف حضرت کی پینی کی چیزون مین سی یک نقیع ہی اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہی کہ انگور یا کھجور یا پانی
مین ڈالدی بغیر پکانی کی تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوی یعنی شربت بن جاوی اور نبیذ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی نافع ہوتا
ہی اور نقیع انگور بیچ رفع غلول حرارت کی اور نبیذ یہی سیطرح بتاہی لیکن اوسکو سبقت مین تاثیری اور کچھ تغیر ہی ظاہر ہونہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو
پہونچی اور اسلیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین روز کی تناول فرماتی تھی جیسکہ آگی آویگا اور یہہ ہی نافع ہی بدنکو بیچ زیادتی قوۃ اور حفظ صحت کے
اور اگر یہ نشہ کو پہونچی حرام ہی اور نبیذ سوای انگور اور کھجور کی اور چیزونکی ہی فتی ہی جیسکہ نہایہ مین لکھا ہی کہ نبیذ فتی ہی کھجور سی یہی اور انگور سی اور شہد سی
اور گیہون سی یہی اور جو سی یہی اور غیر ذلک چنانچہ اسلیئے مصنف انبذہ ساتھ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کرسی اوپر تعدد انواع اوسکی ح

الفصل الاول

فصل

فصل پہلی عن انس قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدحی ہذا الشراب کلہ العسل والنبیذ والماء
واللبن رواہ مسلم روایت ہی انس سی کہ کہا البتہ تحقیق پلایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ اس پیالہ اپنی کی پینی کی چیزین ساری شہد
اور نبیذ اور پانی اور دودہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تہا آیا ہی کہ اوس پیالہ کو نضر بن انس نی میراث انس سی آٹہہ لاکہہ درم کو خریدا اور
بخاری نی وہ پیالہ بصرہ مین دیکہا اور اوسمین پانی پیا زہی طالع اون کی ۞ ح وعن عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سقاء یوکا اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشاء وننبذہ عشاء فیشربہ غدوۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی ہم نبیذ بناتی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک مین کہ بند کیجاتی تہی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطی اوسکی تہا
دہانہ نیچی یہی کہجور وغیرہ ڈالتی تہی ہم مشک مین صبح کو پس پیتی حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتی ہم رات کو پس پیتی حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نی ف عزلاء
کہتی ہین توشہ دان کی دہانہ کو اور یہان مراد یہہ ہی کہ اوس مشک مین دہانہ نیچی کی جانب مین ہی تہا جیسی پکہال مین ہوتا ہی یعنی سر مشک باندہتی تہی اور نیچی کی دہانہ
مین سی نکال کر پیتی تہی اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہوای گرم مین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمین جلد ہوتا ہی اور کبہی زیادہ ایک شب و روز سی حتی کہ تین
رات دن تک بہگو رکہنا آیا ہی وہ جاڑی کی ہوا مین ہوگا ۞ ح وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ اول
اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلک واللیلۃ التی تجیء والغدوۃ اللیلۃ الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاہ الخادم او امر بہ فصب
رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تہی واسطی اون کی اول شب پس پیتی تہی اوسکو جسوقت کہ صبح کرتی
اوس دن اور اوس رات کہ آتی اور اگلی دن اور دوسری رات اور اوسی اگلی دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچہہ پلاتی اوسکو خادم کو یا حکم فرماتی پہینک دینی کا پس پہینکی جاتی
نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت جو نہ پیتی اور خادم کو پلا دیتی سبب یہہ تہا کہ تلچہٹ رہجاتی تہی نہ یہہ کہ حد نشہ کو پہونچتی تہی اور اوسکی پہینکنی کا حکم کرتی اگر
پہونچتی حد نشہ کو پس اوتنویع کی لیی ہی نہ شک کی لیی اور کہا مظہر نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی مالک کو یہہ کہ کہاوی آپ اوپر کا کہانا اور اپنی مملوک
کو کہلاوی نیچی کا کہانا ۞ ع وعن جابر قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجدوا سقاء ینبذ لہ
فی تور من حجارۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک مین پس جسوقت نپاتی
مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کی لیی پتہر کی باسن مین نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الدباء
والحنتم والمزفت والنقیر وامر ان ینبذ فی اسقیۃ الادم رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا نبیذ ڈالنی سی بیچ باسن کدو کی اور لاکہی باسن کی اور روغن دار رال کی اور لکڑی کی باسن کی اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالیجاوی بیچ مشک چمڑی کی نقل کی
یہہ مسلم نی ف ان ظروف مین نبیذ بنانی سی ابتدای اسلام مین منع فرمایا تہا بخوف اسکی کہ نشہ جلدی لی آوی اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ
دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہی
۞ ع وعن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نہیتکم عن الظروف فان الظرف لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل
مسکر حرام وفی روایۃ قال نہیتکم عن الاشربۃ الا فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا رواہ مسلم
اور روایت ہی بریدہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ منع کیا تہا مینی تم کو نبیذ ڈالنی سی ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تہا مینی کہ حل و حرمت
دائر ظروف پر ہی اور یون نہین ہی اسلیی کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہی اوس چیز کو کہ حرام ہی اور حرام نہین کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہی اور حکم یہہ ہی کہ جو چیز نشہ
لاوی حرام ہی یعنی جس ظرف مین پیوین اور جو چیز نشہ نکری حلال ہی جس ظرف مین کہ ہو اور ایک اور روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع

کیا تہا یعنی تکوئی کی چیزون سی یعنی ظروف مذکورہ مین مدبیج ظروف جرمکی یعنی وراب نسخ کیا یعنی اس حکم کو اور مباح کیا یعنی پینا سطرے وف مین بس پوہر
ظروف مین لیکن یہ چیز نسئلہ اینویہ کو نقل کی ہے مسلم ن **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اسْمِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہی ابی مالک اشعری سی یہ کہ اونہون نی سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہوئی البتہ پیوینگی بعضی لوگ میری امت مین سی شراب کو نام رکہین گی اوس شراب کی
ساتہہ غیر نام اوسکی کی نقل کہ یہ ابوداؤد وابن ماجہ ف یعنی بہانہ اوحیلہ کرینگی پینی شراب کی ساتہہ مون بہیدوشربتون مباحہ کی جیسا کہ بالعسل
اور مانند اوسکی کی اور گمان کرینگی کہ یہ حرام نہین ہی اسلیی کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کہجور کی اور یہہ مسفید نہین ہوگا اونکو اوسکی اباحت مین اسلیی کہ حکم یہہ ہی کہ ہر نشہ
کرنیوالی چیز حرام ہی کسی چیز سی بنی ہو کذا قال الشراح وظاہر عبارت یہہ ہی کہ شراب پیوین گی لیکن اوسکا نام اپنی طرف سی کہہ لین گی اور حقیقت
مین نہین گی تالوگ سمجہین کہ شراب پیتی ہین اور یہہ نام کہنا کچہہ فائدہ نہین دیگا اونکو بہتیرا سمجہی ہی نہ سمجہ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیْذِ الْحَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ اَرَوَاہُ
البخاری روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ ٹہلیا سبز یعنی کہا مین کیا پیوین ہم ٹہلیا سفید مین فرمایا نہ
نقل کی یہہ بخاری نی ف ٹہلیا سبز سی کنام اوسکا ستم ہی اور چونکہ عبداللہ بن ابی اوفی قید سبز سی اباحت نبیذ ٹہلیا غیر سبز کی سمجہی اونہون نی کہا کہ
پیوین ہم ٹہلیا سفید مین حضرت نی فرمایا سفید مین بہی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہی وسبب اسکی کہ اکثر ٹہلیان اون مین نبیذ بناتی تہی اوس زمانی مین سبز ہی
تہین اور لیکن حکم سبز سفید کا ایک ہی ہی اور یہہ بہی منسوخ ہی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ح **باب تغطیۃ الاوانی وغیرہا**
یہہ باب ہی بیان ڈہانکنی باسنون اور غیر باسنونکی ف یعنی اسباب مین وہ حدیثین مین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈہانکنی باسنون کی ات کو وقت
سونی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنون کی اور سواہی باسنون کی جیسا کہ بند کرنا دروازیکا اور بجہانا
چراغونکا اور سواہی وسکیکا ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَہَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْہُمْ
وَاغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ
اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْہِ شَیْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَجِیْفُوا
الْاَبْوَابَ وَاکْفُتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَۃً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ رُبَّمَا اجَّرَّتِ
الْفَتِیْلَۃَ فَاَحْرَقَتْ اَہْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَحُلُّ
سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ
عَلٰی اَہْلِ الْبَیْتِ بَیْتَہُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فُوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْہَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبْعَثُ اِذَا
غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْہَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَّنْزِلُ فِیْہَا وَبَاءٌ لَّا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ
اَوْ سِقَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت
کہ ہوا اول شب یا فرمایا شام کو تم پس بند رکہو تم اپنی لڑکون کو یعنی نکلنی اکیلی اور پہرنی کو بجونکی سی اسلیی کہ شیطان یعنی جن پہیلتی ہین اوسوقت پس
جسوقت کہ گذری ایک ساعت رات کی پس واہی کہ چہوڑدو لڑکونکو اور بند کرو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنی دروازیکی اسلیی کہ شیطان

نہین کہولتا دروازی بند کیی ہوئی کو یعنی ساتہہ ذکر خدا کی اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازون اور دیوارون مین بیٹہہ جاوین لیکن بسبب ذکر خدا کی مجال
بیٹہنی کی نہین رکہتی اور باندہ دو دہانی اپنی مشکونکی یعنی جسمین پانی ہو تاکہ اونمین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑی اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنی دہانی کی
اور ڈہانک دو اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنی کی اگرچہ عرض مین رکہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنی کی اسیقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑا اوپر
باسن کی رکہدو تو خیر یہہ بہی کافی ہی رفع کراہت اور نہونی ضرور مین کہ ہوتا ہی بدون ڈہانکی مثل تصرف کرنی شیاطین کے اور مانند اوسکی اور بجہا دو اپنی چراغونکو
یعنی سوتی وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری و مسلم کی اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون ساتہہ الفاظ مختلف
کی بہی آیا ہی جیسیکہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسنون کو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازے اور اپنی باس
بیٹہا رکہو اپنی لڑکون کو شام کی وقت یعنی ادہر اودہر جانی ندو اسلیی کہ تحقیق واسطی جنون کی ہی پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہا دو چراغونکو نزدیک سونیکی اسلیی
تحقیق چوہا اکثر یا بعضی وقت کہینچ لیجاتا ہی بتیکو پس جلا دیتا ہی گہر کی لوگون کو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشک کو
اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغون کو اسلیی کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشک کو اور نہین کہولتا دروازیکو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینی نام خدا
کی پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنی کو مگر اسیقدر کہ عرض مین رکہی باسن پر لکڑی اور یاد کری نام اللہ کا اوس باسن پر یعنی وقت رکہنی لکڑی کی پس چاہیی کہ
کری اسلیی کہ تحقیق چوہا بہڑکا دیتا ہی اوپر گہر کی لوگون کی گہرون کا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ چہوڑ دو اپنی مواشی کو اور نہ اپنی
لڑکون کو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی کچہہ رات جاتی رہی اسلیی کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیی جاتی ہین جسوقت کہ غروب
ہوتا ہی آفتاب یہانتک کہ جاتا رہی اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشک کو اسلیی کہ تحقیق
سال بہر مین ایک رات ہی کہ اوترتی ہی اوسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ نہو اوسپر سر بند مگر کہ اوترتی ہی اوسمین اس وبا سی
ف بعد روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ متعلق ہو ساتہہ سب افعال کی پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدا
شام سی وقت عشا تک کہ وقت بند کرنی دروازی اور ڈہانکنی باسن کا ہی اور اگر متعلق ہو ساتہہ اکفتوا کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا اسپر انسب ہی اور
حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو لڑکونکو اول شب مین نکلنی ندو کہ وقت پہیلنی جنات کا ہی اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور
کرو یہہ کام ذکر کیی گئی اور اس توجیہ سی موافق ہو جاتی ہی یہہ روایت ساتہہ لفظ متفق علیہ کے اور اوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوئی ہی اگرچہ قلیل الوقوع ہی یا مراد
ہی لیجانا ہوش و عقل کا اور کہیل مین مصروف کرنا لڑکیکی تئین اور جن و شیاطین ایک ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین اونہین شیطان کہتی ہین کذا ذکر البعض
اور کہا قرطبی نی کہ تمام اوامر اسباب کی قبیلہ ارشاد سی ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہی کہ ہون واسطی استحباب کی اور فحمہ کہتی ہین اوس تاریکی کو کہ درمیان مغرب
اور عشا کی ہوتی ہی اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کی ہوتی ہی اوسکو عسعسہ کہتی ہین واللیل اذا عسعس اشارت اسیکی طرف ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین
بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور افضل انمین یہہ ہی کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون مین ہی تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سے
ح ع وعنہ قال جاء ابو حمید رجل من الانصار من النقیع باناء من لبن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہی انصار مین سی
نقیع سی کہ نام ہی ایک جگہہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہ سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون نہ ڈہانکا
تو نی اسکو اگرچہ ڈہانکنا اتنا بہی ہوتا ہی کہ عرض مین رکہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا

نہ چھوڑو تم آگ کو گھرون مین یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنی کا اوسی جسوقت کہ سونی لگو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف آگ شامل ہی چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلون لٹکی ہوئی سی اگر خوف جلنی کا نہو تو نہین مضائقہ ہی اونکی رکہنی کا اور اس نہی مین داخل نہین واسطی انتفاء علت کے کذا قال النووی کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر آگ بہی گہر مین اسطرح رکہین کہ خوف جلنی کا اوسی نہو جیسیکہ جاڑی مین بقصد شب بیداری کی یا کسی اور مصلحت کے گہر مین داب رکہتی ہین امید ہی کہ اسی قیاس پر ممنوع نہو ۞ ح وعن ابی موسی قال احترق بیت بالمدینۃ علی اھلہ من اللیل فحدث بشانہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا جل گیا ایک گہر مدینہ مین اسطرح کہ گر پڑا گہر والون پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہہ آگ سوای اسکی نہین کہ وہ دشمن ہی واسطی تمہاری کہ جلا دیتا ہی جان و مال کو پس جسوقت کہ سونی لگو تم پس بجہا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم نباح الکلاب ونھیق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللہ من الشیطن الرجیم فانھن یرین ما لا ترون واقلوا الخروج اذا ھدأت الارجل فان اللہ عز وجل یبث من خلقہ فی لیلۃ ما یشاء واجیفوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطن لا یفتح بابا اذا اجیف وذکر اسم اللہ علیہ وغطوا الجرار واکفئوا الانیۃ واوکوا القرب رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے جابر سی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ سنو تم آواز کتونکی اور آواز گدہونکی رات کو پس پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی اسلیی کہ تحقیق کتی اور گدہی دیکہتی ہین اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی شیطانکو اور لشکر اوسکیکو دیکہتی ہین اور کم کرو نکلنا یعنی گہر سی جسوقت کہ تہم جاوین پانون چلنی پہرنی سی یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئی موقوف ہو تو تم بہی کم نکلا کرو اسلیی کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہی اپنی مخلوقات سی جو چاہتا ہی از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیر ذلک رات کو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اسکا اوسپر اسلیی کہ شیطان نہین کہولتا دروازیکو جسوقت کہ بند کیا جاوی اور ذکر کیا جاوی نام اسکا اوسپر اور ڈہانکدو باسن یعنی جنمین پانی ہو اور اولٹا کر رکہو باسنونکو یعنی جسوقت کہ خالی ہون اور باندہ دو منہ مشکونکی نقل کی یہہ حدیث محی السنہ نی شرح السنہ مین وعن ابن عباس قال جاءت فارۃ تجر الفتیلۃ فالقتھا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخمرۃ التی کان قاعدا علیھا فاحرقت منھا مثل موضع الدرھم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطن یدل مثل ھذہ علی ھذہ فیحرقکم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک چوہا اسحال مین کہ کہینچ لایا ایک بتی پس ڈالدی تہی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریی پر کہ بیٹہی تہی حضرت اوسپر پس جلا دیا اوسمین سی بقدر درہم کی پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اسلیی کہ تحقیق شیطان راہ دکہاتا ہی مثل اس چوہی موذیکو اس فعل پر جلا دیتا ہی شیطان اور باعث ہوتا ہی تمہاری جلنی پر باین حیلہ نقل کی یہہ ابو داود نی ف اسباب مین تیسری فصل مصنف نی نہین لکہی ورنہ کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی اور وجہ اوسکی بیان نکرنیکی اوپر ذکر کی گئے ہے ۞ ح

کتاب اللباس

کتاب ہے بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہی بمعنی ملبوس کی جیسیکہ کتاب بمعنی مکتوب کی اور ماضی اور مضارع اسکی باب علم یعلم سی آتی ہین اور مصدر اسکا لبس بہی آیا ہی ساتہہ پیش لام کی اور لبس ساتہہ زبر لام کی بمعنی التباس و خلط کی ہی اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہی ۞ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال کان احب الثیاب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسھا الحبرۃ متفق علیہ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی حبرہ محبوب ترین کپڑونکیطرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پہنتی تہی یعنی نہ واسطی اور مصلحتونکی قسم دینی اور بچہانی اور سوای اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف حبرہ ساتہہ زبر کے اوپر وزن رغبۃ کی ایک قسم فضل ہی چادرون یمن کی سی کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتی ہین

اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہی لکھا ہی علماء نی کہ اسی سبب سی حضرت اوسکو دوست رکھتی تھی اور بعضون نی کہا دوست رکھتی تھی اوسکو بسبب ہونی
اوسکی کہ سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون مین سی ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب اور بعضون
نی کہا کہ دوست رکھتی تھی اوسکو بسبب اسکی کہ خطوط سرخ ہوتی تھی اوسمین اور وہ میل خورہ ہوتا ہی ع ح وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنا جبہ رومی تنگ آستینون کا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آستینین ایسی تنگ تھین کہ جب وضو کرنی لگی تو آستینین چڑہ نسکین آستینونکی نیچی سی ہاتھ
نکالی ہونی کی لیی اور یہہ بھی آیا ہی کہ یہہ باجرا سفر کا ہی اور کہا بعضون نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین بنانی سفر مین نہ حضر مین اسلیی کہ
آستینین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تھین اور کہا ابن حجر نی کہ قول ائمہ کا اسمین یہہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سی ہی فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہی
یہہ کہ حمل کیا جاوی قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کی اور صحابہ سی جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیی کہا ہی منتقی مین کہ وہ کتب
ائمہ ہمارے کی سی ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کی ع وعن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا
غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین متفق علیہ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا نکالی طرف ہمارے
حضرت عائشہ رضہ نی ایک چادر پیوند کی ہوی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت نی جو دعا کی تھی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہہ اوسیکا اثر تھا اور اس حدیث سی معلوم ہوئی بی رغبتی حضرت کی دنیا
اور دنیا کی زرق و برق سی پس لازم ہی امت کو کہ پیروی کرین حضرت کی ہر خصلت کی ع وعن عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینام علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ سوتی تھی اوسپر چمڑیکا بھرا ہوا اوسکی اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور شمائل ترمذی مین آیا ہی حضرت
حفصہ سی کہ تھا بچھونا حضرت کا ٹاٹ کا ع وعنہا قالت کان وساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتکئ علیہ من ادم
حشوہ لیف رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تھا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتی اوسپر چمڑیکا بھرا اوسکا پوست خرما تھا نقل کی یہہ مسلم نی
ف تکیہ کرتی یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتی یا سوتی وقت سر کی نیچی رکھتی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچھونیکا اور تکیہ کا واسطی سونی اور آرام کی لیکن بطریق
اسراف اور انہماک کی تنعم مین نہو اور آنحضرت دوست رکھتی تھی تکیی کو اور تکیہ کرتی تھی اوسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی تو رد نہ کری اور ان
احادیث سی اور مانند انکی سی معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تھا کہ زہد کرتی تھی دنیا مین اور اعراض کرتی تھی متاع اور لذات دنیا سی اور لباس
بھی موٹا اور پھٹا پرانا پہنتی اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتی اور تکلف نکرتی اور کبھی بیان جواز کی لیی کپڑا نفیس و قیمتی بھی پہنا ہی لیکن فی الفور کسیکو
بخشدیا اور قید رکھنی نفیس کپڑیکی اور عادت پکڑنی اوسکی اور تکلف کرنا اوسمین خلاف سنت ہی اگرچہ اصل اباحت رکھتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست
کی یا واسطی اظہار زہد کی یا طمع اور سوال کی لوگونسی بطریق یا وسمعۃ کی پہنی ہیچ ہی بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نی بقصد ستر حال اور عفت اور اظہار غنا کی کپڑی
نفیس پہن کر اپنی تئین چشم اغیار سی چھپایا ہی اور حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی نہو تو نہین مضائقہ اوسکا اور میانہ روی ہر جگہہ محمود ہی ع ح
وعنہا قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا رواہ
البخاری اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تھی ہم بیٹھی ہوی اپنی گھر مین بیچ گرمی دوپہر کی کہا کہنی والی نی واسطی ابو بکر صدیق کی یہہ ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنیوالی ڈھانکی ہوئی سر اپنا چادر کی کونیسی نقل کی یہہ بخاری نی ف ڈھانکنا سر کا تھا واسطی گرمی دھوپ کی یا اسواسطی

کہ نہ پہچانی حضرت کو کوئی اور یہہ حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کی آنحضرت منتظر تہی حکم ہجرۃ کی مکہ سی اور حضرت ابوبکر رض التماس رفاقت
کی اس سفر مین حضرت سی کہتی تہی اور آنحضرت فرماتی تہی کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کی گہر مین رونق افروز ہوئے
اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلو مین اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کہڑکی کی راہ سی کہ بیچ دیوار گہر ابوبکر رض کی تہی طرف جبل ثور کی کہ بیچ جانب اسفل مکہ کی ہی
نکلی اور غار ثور مین داخل ہوی الی آخر القصہ ۱۲ ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش للرجل وفراش
لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ان کو ایک بچہونا واسطی مرد کے
اور دوسرا بچہونا واسطی عورت اوسکی کی اور تیسرا واسطی مہمان کی اور چوتہا واسطی شیطان کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی آدمی کی لیی تین بچہونی چاہئین
اگر میسر ہون ایک تو اپنی لیی اور دوسرا اپنی بیوی کی لیی کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کی تنہا سووے والا بیوی کی ساتہہ سونا اولی ہی اور موافق سنت ساتہہ
کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی ساتہہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمان کی لیی کہ آوی تو رات کو اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی ہین
اور زیادہ انسی اسراف ہی جیسی کہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطان کی لیی نسبت شیطان کی طرف اس سبب سی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہی اور
محل مفاخرت ہے مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب اوسکی طرف ہی یا اسلیی شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہی حاجت سی اوسپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی
عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکی ہان بہت آتی ہون تو ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب کے مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و تکبر کی ہو
ح **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین دیکہیگا اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت سی طرف اوس
شخص کی کہ دراز کری یعنی ٹخنی سی نیچی کری ازار اپنی از راہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تکبر کی قید سی معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کی ازار
دراز کری تو حرام نہین ولیکن مکروہ ہی ساتہہ کراہت تنزیہی کی اور اگر بسبب کسی عذر کی دراز کری مانند سردی یا بیماری کی تو مکروہ بہی نہین ۱۲ ح
وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ جو شخص کہ دراز کری کپڑا اپنا یہانتک کہ گہسٹتا جاوی از راہ تکبر کی نہین دیکہیگا اللہ
تعالی طرف اوسکی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کپڑا عام ہی خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہا یا قبا یا فرغل یا
دوپٹہ یہہ سب منع مین داخل ہین ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یجر ازارہ من الخیلاء خسف
بہ فہو یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص گہسیٹتا
تہا ازار اپنی از راہ تکبر کی دہسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہی زمین مین قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ شخص مذکور اس امت سے
ہو کہ حضرت نی خبر دی کہ کسی وقت مین یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتہہ ماضی کی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ شخص اگلی امتون مین
سی ہو کہ اسحال مین گرفتار ہوا اور یہہ قول صحیح تر ہی اسلیی اس حدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کی لایا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اسی قارون ہی ۱۲
ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نیچی ہو ٹخنی سی از قسم ازار کی وہ آگ مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** وہ آگ
مین ہی یعنی ٹخنی سی نیچی جتنی ٹکڑہ قدم پر ازار لٹکتی ہی وہ آگ دوزخ مین ڈالا جاویگا اور بعضون نی کہا معنی یہہ ہین کہ یہہ فعل مذموم ہی اور افعال اہل دوزخ سی ہی
اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کی آیا ہی اور وعید شدید اوسمین آئی ہی حتی کہ ایک شخص نیچی پائنچی والا نماز پڑہتا تہا اوسکو حضرت نی ساتہہ اعادہ

وضو اور نماز کی حکم فرمایا چنانچہ یہہ روایتیں اور دلائل کتاب مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شعبانکی پندرھوین شب مین سب مخلوقات کی جان مین بکرعاق اور رحم اور خمر اور سبل ازار نہین بخشی جاتی اور تحقیق یہہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سی ہو درازی ممنوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکی کی ہی کہ لباس اکثر لوگونکی عہد نبوت مین چار دروازار تہی اور فضل و میرمین ابن عمر رضی سی یا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ حدیث اول مین ہی ابن عمر سی کہ پہلی حدیث سی گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور غرضیت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تہی اور رخصت ٹخنون کی اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا و پیرہن کا ہی یہی ہی اور سنت آستینون مین ہند دست تک ہی اور اسبال عمامہ مین سا تہہ چھوڑنی شملہ کی ہی زیادہ عادۃ سی عرض مین اور طول مین اور نہایت اوسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اسی بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہی اور یہہ فراخی اور درازی کہ بعض شہرون عرب کی مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کی ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف وعادت کی شایع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتون کی یہی ہی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کی یا دو بالشت کی زیادہ بہ نسبت مردون کی بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کی کذا اجاز فی حدیث ام سلمۃ شرح تنبیہ کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ قوت اس عاجز کی خیال مین یا کہ توجہ ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارۃ کا ترجمہ لکھتا ہی واہ الترمذی مثلا اسی کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتونکا ترجمہ بار ہا لکھ چکا ہی پس اکتفا کر بنفس حدیث کی ترجمہ پر اور رہا بقی کا ترجمہ چھوڑ دی کیونکہ مشہور رہتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن ان جہان عبارت مشکل اور غیر واضح کی ہوا وسکا ترجمہ کرتا ہون چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رح نی بھی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کا مترجم اسکی ہین اونہون بھی اسیطرح لکھوایا تہا

اول نسخہ **وعن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ وان یشتمل الصماء او یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ رواہ مسلم او روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہاوی آدمی بائین ہاتہہ سی یا چلی ایک پاپوش مین اور یہہ کہ لپیٹی بدن پر کپڑا کہ ہاتہہ ہی اندر آجاوین یا گوٹہ مار کر بیٹہی ایک کپڑی مین اسحالت مین کہ کھولی ہوئی ہو ستر اپنا **ف** نہی بائین ہاتہہ سی کہانیکی تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور ایک جوتی سی چلنی مین ہیئتی اور خلاف قاہی اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑیگا زمین پر ہوگا اوپر لپیٹی بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑہی کہ تمام بدن ڈہک جاوی کہ ہاتہہ بہی اندر ہی ہین اور کوئی طرف کپڑی کی اوٹہاوی نہین کہ ہاتہہ وسی نکال سکی اور نہی اسی اسلیی ہی کہ اسطرح کا اوڑہنی والا ہو جاتا ہی مانند طوق پہناسی گئی ہی اور اسطرح کی اوڑہنی کو عرب مین صماء کہتی ہین اسلیی کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسیکہ صخرہ صماء کہتی ہین پتہر سخت کو کہ اوسمین پاریدگی وشگاف بالکل نہو اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی استمال صماء نماز مین اور وہ یہہ ہی کہ لپیٹ لیوی ساتہہ ایک کپڑی کی سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نکالے جگہہ ہاتہہ کی نکلنی کی اور امام محمد کی نزدیک شرط ہی یہہ کہ ازار نہ پہنی ہو اور اوروں کی نزدیک یہہ شرط نہین اور نووی شرح مسلم مین لکھا ہی کہ فقہاء استمال صماء اوسکو کہتی ہین کہ لپیٹ لیوی بدن پر ایک کپڑا کر اوسکی ساتہہ دوسرا کپڑا نہو پہر ایک جانب اوسکی اوٹہا کر کندہی پر رکہہ لیوی اور یہہ حرام ہی بسبب اسکے کہ کہلجاتا ہی بعض ستر انتہی اور حاصل یہہ کہ اگر تحقق ہوا وسی کہلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کہلنی ستر کا تو وہ مکروہ ہی اور گوٹہ مار کر بیٹہنا اسکو کہتی ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹہی اور پنڈلیان کہڑی کرلی اور دونون ہاتہہ پر لپیٹ لیوی کپڑا بیٹہے اور دونون پنڈلیون پر لپیٹ لی پس اسطرح بیٹہنا اصون مین منع ہی کہ فقط چادر ہی اوسکی پاس ہو کہ اگر لپیٹی گا تو ستر کہل جاویگا والا جائز ہی بلکہ مستحب ہی غیر حالت صلوۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کی سامنی گوٹہ مار کر ساتہہ چادر کی اور ساتہہ تہہ کی ہی بیٹہی تہی اور اگر چادر وسیع ہو اسی کہ اوسکی لپیٹی سی ستر نہ کہلی جاتی ہی ع ح **وعن عمرو آنسی**

وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنی گا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ محمول ہی حلال جاننی والی پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پر پہلی داخل ہونی جنت کی اسلیی کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نی کہ تاویل اسکی اکثرونکی نزدیک یہہ ہی کہ نہین داخل ہوگا بہ جنت مین ساتہہ سابقین فائزین کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی احمد نی جویریہ سی من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ پہنتا ہی ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطی اوسکی آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی نہین حصہ واسطی اوسکی اعتقاد آخرۃ سی یا نہین ہی حصہ پہنی حریر کی سی آخرۃ مین جیسیکہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الآخرۃ پس ہوگا کنایہ نہ داخل ہونی سی جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کی ولباسہم فیہا حریر پس اسصورت مین کافر کی حق مین تو ظاہر ہی اور مومن کی حق مین بطریق تغلیظ کی ہی یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکی کہ عذاب دیا جاویگا ساتہہ کپڑی آگ کی بدکارون کی ساتہہ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اوسنی منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیین ہم بیچ باسن چاندی اور سونی کی اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننی حریر اور دیبا کی سی کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور یہہ کہ بیٹہین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیان استعمال کرنی ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہو چکا ہی اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ جیسی استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہی ایسی ہی حرام ہی پہنانا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانی والی کو اور کہا امام ابو حنیفہ رح نی کہ نہین مضائقہ ہی حریر کی پہچانیکا اور سونیکا اوسپر اور اسیطرح اگر تکیی اور پردی حریر کی ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نی کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی اسحدیث کی محمول ہی تحریم پر نزدیک صاحبین کی اور نزدیک امام صاحب کی تنزیہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول لا باس کی اسلیی کہ پرہیزگار وہ شخص ہی کہ چہوڑ دی مالا باس بہ کو بخوف اسکی کہ ہو اوسمین باس اور یہی معنی ہین اسحدیث مشہور کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونی اس نہی کی تحریمی اور نصوص تحریم پہنی حریر کی نہین مشتمل اسکو اسلیی کہ بیٹہنی پر نہین اطلاق کیا جاتا ہی پہنا پس اسلیی حکم کیا ساتہہ تنزیہہ کی ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بہیجا اوسکو طرف میری پس پہنا مینی اوسکو پس پہچانا مینی غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ تحقیق مینی نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین کہ بہیجا تہا مینی اوسکو طرف تیری تاکہ پہاڑ کر اوسکو اوڑہنیان کر کر تقسیم کر دی درمیان عورتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہنا حضرت علی نی یہہ سمجہکر کہ حضرت نی پہننی کی لیی بہیجا ہی اگر نہ جائز ہوتا پہنا اوسکا تو حضرت کاہین کو بہیجتی اور حضرت اسلیی غصہ ہوی کہ اکثر یا کل اسمین ریشم تہا یا اسلیی خفا ہوی کیونکہ سوچی وہ کہ یہہ لباس متقیونکا نہین ہی یعنی اگرچہ ریشم اوسمین اسقدر تہا کہ جائز تہا پہنا اوسکا لیکن انکی شان سی بعید تہا پہنا اوسکا ع وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى

رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ریشم کی پہنی سی مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹہائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون انگلیان اپنی بیچ کی اور شہادۃ کی اور ملایا اون دونون کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس مین ہو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمر رض نی بیچ جابیہ کے کہ نام ہی ایک شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی ریشم کی سی مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے **ف** پہلی روایت سی مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک ہی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہی اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا ۱۲ **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّہَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ طَیَالِسَۃٍ کِسْرَوَانِیَّۃً لَہَا لَبِنَۃُ دِیْبَاجٍ وَفَرْجَیْہَا مَکْفُوْفَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ وَقَالَتْ ہٰذِہٖ جُبَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُہَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہَا وَنَحْنُ نَغْسِلُہَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابوبکر رض کی یہہ کہ اونہون نی نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی اوسمین ٹکڑا ریشمی ٹکا ہوا تہا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کی اور دیکہین مینی دونون کشادگیان اوسکی ٹکی ہوئین ساتہہ ریشمی کپڑی کی اور کہا اسماء نی کہ یہہ ہی جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تہا نزدیک عائشہ رض کی پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہ لیا مینی اوسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث مین اسلیی کہ یہہ بہن تہین حضرت عائشہ کے اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی اوسکو یعنی کبہی کبہی اور ہم دہوتی تہین اوسکو واسطی بیمارونکی طلب کرتی تہین شفا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طیالسہ ساتہہ زیر لام کی جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہی کہ وہ معرب تالسان کا ہی بمعنی چادر کے کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہی اور یہہ جبہ سیاہ مدور ہوتا ہی اور کسروانیہ نسبت ہی طرف کسری کی ساتہہ زیر کاف کی اور بعضون نی کہا ساتہہ زبر کاف کی معرب خسرو کہ لقب ہی بادشاہ فارس کا اور دونون کشادگیان اوسکی کہ ایک آگی ہوتی ہی اور ایک پیچہی جیسیکہ بعضی جبونمین معلوم ہی کہ آگی پیچہی دامن مین چاک کہلی ہوتی ہین پس راوی کہتا ہی کہ دیکہا مینی دونون چاکون کو کہ اونپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئی تہی اور غرض اسماء کی نکالنی اس جبہ کیسی اور دکہانی اسکی سی لوگونکو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اوسکا نزدیک اونکی تہا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہی پہنا اسکا اور حضرت نی پہنا ہی اور اگر کوئی کہی کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین سی حدیث آئی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکی ہی جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ حدیث عمران کی محمول ہی اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سی ہو اور اس حدیث مین کم اسی یا یہہ کہ حدیث عمران کیمین بیان ورع کا ہی اور حدیث اسماء مین اصل جواز اور بعضون نی کہا کہ تجمل و ترفہ قمیص مین جبہ سی زیادہ ہوتا ہی جیسیکہ معمول ہی اور دہوتی ہم الخ یعنی پلاتی پانی دہویا ہوا اونکو اور طلب کرتی ہین شفا ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ پانی اوسکی یا ساتہہ نفس جبہ کی ساتہہ کہنی اسکی سر پر اور آنکہونپر اور ساتہہ برکت حاصل کرنیکی ساتہہ لگانی ہاتہہ کی اور بوسہ دینی کے واللہ اعلم ۱۲ **وعن** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ بِہِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّہُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَہُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ اور روایت ہی انس سی کہا رخصت دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کی بیچ پہنی ریشم کی واسطی کہجلی کی کہ تہی اون دونونکو یعنی کہجلی بسبب جوونکی تہی جیسیکہ آگی کی روایت مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہی کہ کہا انس نی یہہ کہ اون دونون نی شکایت کی جوونکی پس رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بیچ پہنی کرتی ریشمی کی **ف** موجز مین لکہا ہی کہ ریشم گرم اور مفرح ہی اور پہنا اوسکا دفع کرتا ہی جوونکو ۱۲ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْہُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ اَغْسِلُہُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْہُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا دیکہی مجہپر پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کپڑی کسنیکے رنگی ہوئی پرفرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کی کپڑونسی ہین کہ نہین تمیز کرتی وہ حلال و حرام مین اور نہین فرق کرتی ہین لباس مردون اور عورتونکی مین پس نہ پہنو تم اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبداللہ نی کہ ہانے دھوڈالون مین اونکو فرمایا حضرت نی بلکہ جلادی اونکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی شارحین نی کہ مراد آنحضرتؐ کی جلانی سی مبالغہ ہی ہیچ نکالنی اوسیکی ملک سی بیع کی یا ہبہ کی غرضکہ جسطرح ہو اپنی سی جدا کرنا چاہیی اور حکم دہونی کا اس سبب سے نکیا کہ کپڑا کسنیا اگرچہ مرد ونکو حرام و مکروہ ہی ولیکن عورتونکی لیی مکروہ نہین پس اگر دہوتی مین ضائع کرنا مالکا ہین یا تو اونکو عورتونکو دیدی یا بیچ ڈالی یا اور عورتونکو دیدیوی کہ وہ اسی فائدہ اوٹہاوین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نی کہ دیکہا میرا ن عمر و نظر ظاہر امر کی گئی اور اون کپڑونکو جلادیا جب دوسری دن حضرت پاس حاضر ہوئی حقیقت حالسی خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تو نی اون کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلیی کہ روا ہی پہننا اوسکا عورتونکو اور بغیر اس روایت کی عمل کیا ہی شارحین نی جلانیکو اوپر خلاف ظاہر کی اور یہہ جو بعضون نی کہا ہی کہ امر جلانیکا مبالغہ ہی ہیچ کہو دینی اوسیکو یہہ خلاف روایت رد روایت کے ہی **تنبیہ** یہہ پہننی کسنبی کے علما کو اختلاف ہی بعضی وسکو مطلق حرام جانتی ہین اور بعضی مباح اور بعضی کہتی ہین کہ اگر بعد بیچ کے رنگا ہو حرام ہی اور اگر بعد رنگنی کی بنا ہو مباح ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر دو اوسکی اصل ہوئی ہو مباح ہی الا احرام اور بعضی کہتی ہین کہ پہننا اسکا مجالس مین مکروہ ہی اور اگر گہر مین پہنی درست ہی اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہی اور نماز اوسی مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کی سوای کسنبی کے بہی اختلاف ہی اور شیخ قاسم حنفی نی کہ بڑی علما متاخرین مصر سی ہین اور اسناد قطلانی کی مین فتوی دیا ہی کی حرمت سبب رنگ کی ہی پس سرخ حرام مکروہ ہی واللہ اعلم اھ ؛؛

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرین گی ہم حدیث حضرت عائشہ رضی کہ سراو اوسکا یہہ ہی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** روایت ہی ام سلمہ سی کی کہا تہا بہت خوب کپڑا نمین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیراہن نقل کی یہہ ترمذی و ابوداود نی **ف** اسلیی کی اسی اعضا خوب ڈہکتی ہین اور سب سی ہونا ہی بدن پر اور پہننی والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہی اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرت کی نزدیک ہوگی البتہ اوسمین سراسر انوار ہونگی کہ غیر اوسکی مین نہونگی جیسیکہ حکم تمام مستحبات کا ہی ؛ح **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی سماابنتی یزید کیکی کہا تہی آستین کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** بعضی روایتون مین سر انگشت تک ہی آستین حضرت کی آئی ہی و ایا ہی کہ کرتا حضرت کا تہنی سی اونچا تہا ؛ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ ی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ پہنتی قمیص شروع کرتی ساتہ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** میامن جمع میمنہ کی ہی معنی جانب یمین کی و لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہی کہ جانب یمین یعنی داہنی قمیص کے شامل آستین کو ہی و اوسمین کو کرا و سینے تک یعنی گلی وغیرہ کو ؛ح **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنی مومن کے آدہی پنڈلیون تک ہی یعنی اولی تو تہہ ہی اور

نہین گناہ مومن کامل پر بیچ پہنی تہبند کی درمیان آدہی پنڈلیون اور درمیان ٹخنونکی اور جو چیز کہ ہو نیچی اسکی پس بیچ آگ کی ہی کہا یہہ تین بار اور نہین دیکہیگا
اللہ تعالی دن قیامت کی طرف اوس شخص کے کہ دراز کری تہبند اپنا ماری تکبر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ
ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی اونہون نی نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا درازی
بیچ تہبند کی اور پیرہن کے اور پگڑی کی ہی جو شخص لٹکا کہینچی انمین سی کچہہ از راہ تکبر کی نہین نظر کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور
ابن ماجہ نی **ف** یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہی فقط ازار ہی مین نہین جیسیکہ مشہور ہی بلکہ پیرہن و عمامہ مین بہی ہوتی ہی چنانچہ بیان ہر ایک کے درازی
کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی ح **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بطحا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی ابی کبشہ سی کہ کہا اوسنی تہین ٹوپیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون
کے سر سی لگی ہوئین نہ بلند نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتہہ زیر کاف کی جمع کمہ کی ہی ساتہہ پیش کاف کی
جیسی قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتی ہین ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتہہ پیش ب کی اور جزم ط کی جمع بطحا کی ہی بمعنی زمین مستوی سنگستان کی یعنی
تہین ٹوپیان اونکی مدور اور مبسوط لگی ہوئی سر سی دراز و بلند گئے ہوئے اوپر ہوا کی طرف کو اور بعضون نے کہا کمام جمع کم کی ہی بمعنی آستین کے جیسی قفاف ساتہہ زیر قاف
کے جمع قف مضموم القاب کے پہلے ہوئی ہی بمعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اسصورت مین فراخ و کشادہ کی ہونگی اسلیے زمین بطحا کشادہ ہے ہوتی ہی یعنی آستین اونکی نہین
تہین رومی یا ہندی بلکہ تہین چوڑے مقدار بالشت کے ح **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار
فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداود والنسائی
وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخین
ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اوسنی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ بیان کیا اپنی حکم ازار کا کہ
دراز نکرنی چاہیی پس کیا کام کری عورت اور کیا ہی حکم اوسکی ازار کا یعنی اگر دراز نکری تو کہلنا ستر کا لازم آتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لٹکاوی اور دراز
کری عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدہی پنڈلیون سی اور بعضون نی کہا ٹخنون سی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلا رہی گا اوسی یعنی اگر بالشت بہر ازار
زیادہ رکہی گی تو بہی احتمال کہلنی ستر کا ہی بسبب درازی پنڈلی اوسکی کی مثلا فرمایا اگر کہلا رہی ستر اوسکا اب بہی دراز کری ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہہ ہین کہ دراز کری
بقدر ایک بالشت یا ایک گز کی کہ پہونچی یہہ مقدار زمین تک تا کہ قدم ڈہکی رہین پہر مبالغہ کیا بیچ نہی کی زیادتی سی ساتہہ قول اپنی کی کہ نہ زیادہ کری عورۃ ایک گز پر
نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کی ابن عمر سی یون آیا ہی پس کہا ام سلمہ نے اسوقت کہلی رہین گے قدم اونکی
فرمایا پس لٹکاوین ہاتہہ بہر زیادہ کرین اسپر **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط
من مزینۃ فبایعوہ وانہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابوداود اور روایت ہی
معاویہ بن قرہ سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسنی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ ایک جماعت کے قوم مزینہ سی یعنی واسطی بیعت اسلام کے پس
بیعت کی اونہون نی حضرت سی اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گہنڈیان کہلی ہوئی پس داخل کیا مینی ہاتہہ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس ہاتہہ پہیرا مینی
مہر نبوۃ پر نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تہا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نی
کہا کہ بعضی لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہین گمان کرتی ہین کہ رکہنا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہے یہہ قول اونکا باطل ہے ح **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سمرہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتی ہین اور کفن دو سفید اپنی مردوں کو نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ ف بہت پاک ہوتی ہین بسبب اسکی کہ بہت دھوئی جاتی ہین بسبب جلدی میلی ہونی کی بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہی اور اس سبب سے نہین دھویا جاتا ہی مگر بعد دیر کی اور بہت پاکیزہ ہوتا ہی بسبب ملنی کی اور رنگونمین اور خوشتر ہی بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اوسکی اور جہان کہ ضرورۃ ہوتی ہی جیسکا اختیار کیا ہی بعض صوفیہ نی کپڑہ نیلہ وغیرہ بسبب قلت محنت دھونے اور میلی نہین دکھائی دیتی ہی + بہتر جانا چاہیی کہ سفید کپڑا افضل ہی کفن مین میلی کی میت روبرو ہوتا ہی ملائکہ کی جیسکہ پہنا اوسکا افضل ہی واسطے اوسکے کہ حاضر ہو محافل مین مانند داخل ہونیکی مسجدمین و اعلی جمعہ اور جماعت کی اور ملاقات علما کی اور بزرگون کے لیکن عیدین مین بعضونے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنی کرطرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ آنحضرت دیکھے ایک جماعت کو کہ جمع ہوئے تھے بسبب خطبہ کی عیدین مین اور جمعہ مین ف ۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر کی کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت پگڑی باندہتی شملہ چھوڑتی پگڑی کی اپنی کا درمیان مونڈہون اپنی کی نقل کی ہے ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَ لِي بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہا پگڑی بندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا اگلی میری اور پچھی میری نقل کی ہے ابوداود نی ف یعنی دونون طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھہ پر چاہیی کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثین اوسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہی کہ دو رکعتین عمامہ ہی بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سی اور چاہیی کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہی ولیکن ایسا ہی نہین آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتی تہی اور کبھی نہ چھوڑتی اور کبھی گردن سی نیچا ہوتا اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار مین لیتی اور چھوڑتی سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹھہ پیچھے ہوتا تہا اور کبھی ایمن طرف اور کبھی شملہ ہوتی درمیان دو مونڈہونکی اور چھوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہے کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر ہاتھہ بھر اور درازی اوسکی زیادہ اسی بدعت ہی اور داخل اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کی ہو حرام ہی والا مکروہ وخلاف سنت اور لکھا ہی محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کی بوقت نماز کی یہی موافق سنت کی نہین اور صواب یہہ ہی کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہی اور سنن ہزوائد سی مقابلہ سنن ہدی کے اور اوسکی ترک مین گناہ و برائی نہین اگرچہ اوسکی فعل مین ثواب فضیلت ہی اور بعضون نی جو سنت موکدہ کہا ہی خلاف تحقیق کی ہی اور کنز مین کہا مستحب ہی بھنا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکی و کبنائی غیرہ من کتب الحنفیۃ ۶ وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہی رکانہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرق درمیان ہماری اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیون پر نقل کی ہے ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور بھنا اوسکی نہین درست ف الحدیث کو ابوداود نی بھی روایت کیا ہی اور سکوت کیا اعلی اور شاید کہ بھنا اوسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب نون کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکھتی ہی ایک تو کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتی ہین بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتی ہین بغیر عمامہ کی ولکھا ہی شارحین نے کہ مراد معنی بعول ہین سلمی کی دستار باندہنی مشرکون کی بیچین معلوم ہے اور پہننا نری ٹوپی کا غیر واقع وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِإِنَاثِ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطی عورتونکی میری امت سی اور حرام کیا گیا اوپر مردونکی
امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ مرد شامل ہی لڑکونکو بہی لیکن از بسکہ وہ مکلف نہین ہین
حرام ہی پہنانا پہنانیوالونپر اور مراد سونی سی زیور سونیکا ہی والا ظروف سونی کی اور چاندیکی حرام ہین مردون اور عورتون پر اور اسیطرح زیور چاندیکا مختص ہے
ساتہہ عورتونکی مگر جسقدر کہ مستثنی ہی مردونکی لیی قسم انگوٹہی وغیرہ سی ۔ ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ
خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کپڑا نیا نام لیتی اوسکا ساتہہ نام اوسکی پگڑی یا کرتا یا چادر پہر کہتی یا الہی تیری
ہی لیی حمد ہی اوپر پہنانی تیری کی مجکو اس قمیص کی تئین یا الہی مانگتا ہون مین تجسی بہلائی اس کپڑی کی کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا
ہون مین بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ کپڑا اوسکی لیی یعنی اسکو پہن کر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی
سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی اسکو پہنکر گناہ نکرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** پہنتی نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نی روایت
کیا ہی کہ جب آنحضرت ارادہ کرتی نیا کپڑا پہننی کا تو پہنتی اوسکو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتی اوسکا برابر ہی کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا
اور مقصود تعمیم ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی اور نام اسطرح لیتی کہ کہتی رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذا العمامۃ والقمیص او رداء یا کہتی ہذا قمیص او رداء او عمامۃ
اور اول ظاہر تر ہی ۔ ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ
مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَا تَأَخَّرَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہاوی طعام پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی
کہ کہلایا مجکو یہہ کہانا اور پہنچایا مجکو یہہ کہانا بغیر حیلہ اور بغیر قوۃ کی کہ میری جانب سی ہو بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی جو کچہہ کہ پہلی کیی ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کی
یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابو داؤد نی جو شخص کہ پہنی کپڑا پس کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کی میری جانب سی
بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی اگلی پچہلی گناہ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ
اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ
اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو ملنا ساتہہ میری یعنی اتصال و پیوستگی
چاہتی ہی ساتہہ میری دنیا اور آخرۃ مین پس چاہیی کہ کفایت کری تجکو دنیا سی مانند توشہ سوار کی اور بچتی رہو ہم نشینی دولت مندونکی سی اور نہ پرانا گن کپڑی کو
اور نہ پہینک دی اوسکو بسبب کہنگی کی یہانتک کہ پیوند کری تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث
صالح بن حسان کیسی اور کہا محمد بن اسمعیل نی یعنی بخاری نی کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہی **ف** مانند توشہ سوار کی رغبت
دلائی حضرت نی اوپر قناعت کرنیکی تہوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیی ہو کہ وہ تیز چلتا ہی منزل پر جلد پہنچتا ہی پس اوسکو تہوڑا سا توشہ کافی ہی
بخلاف پیادہ کی کہ سفر مین دیر لگتی ہی اوسکو پس اوسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہی اور بچتی رہ الخ اسلیی کہ ہم نشینی اونکی باعث ہوتی ہی محبت شہوات و لہوات کے

اسلیے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی ہوتی کی سی کہا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا اغنیا
اور پیوند کری تو پہر پہنی اوسکو ایکبار اسمین رغبت دلائی اوپر کفایت کرنی کی کپڑی حقیر پر چنانچہ حضرت عمر سی منقول ہی کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑہتی تہی
باران پیوند کا تہبند باندہی ہوئی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ
اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نام اوسکا ایاس بن ثعلبہ
ہی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین سنتی تم کیا نہین سنتی تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑون کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان
سی ہی تحقیق کہنگی کپڑون کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سی اخلاق
اہل ایمان سی ہی کہ ایمان لانا آخرۃ پر اور زینتون آخرۃ کی پر باعث اسکا ہوا ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُہْرَۃٍ فِی الدُّنْیَا اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہنی کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابو
داود اور ابن ماجہ نی **ف** کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنی نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کی کہ بسبب اوسکی اپنی تئین لوگون مین معزز و مشہور کرنا چاہی اوسکو
اللہ تعالی پہناویگا کپڑا ذلیل اور برا کہ ساتہہ اوسکی ذلیل اور بی عزت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ
تعالی کی خوشی کی لیے دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضون نی کہا کہ مراد شہرت کی کپڑی سی کپڑی حرام ہین کہ مباح نہین پہنا اونکا
اور بعضون نی کہا کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد تکبر کی اور خوار رکہنی فقرا کی اور دل شکستہ کرنی اونکی پہنی اور بعضون نی کہا کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد مسخرگی اور
ہنسانی کی پہنی یا بقصد اظہار زہد و پارسائی کی پہنی اور بعضون نی کہا تاویل کیا ہی کپڑی کو ساتہہ نفس اعمال کی کہ عمل کری از راہ ریا کی اور اپنی تئین ساتہہ اوسکی
مشہور کری اور اسمین شک نہین کہ وجہ اول ظاہر ہی اور موافق تر ساتہہ سیاق حدیث کی ۱۲ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اوسی بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ مشابہت کری ساتہہ کسی قوم کی پس وہ اون مین سی ہی
نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کری اپنی تئین ساتہہ کفار کی مثلا لباس وغیرہ مین یا ساتہہ فساق و فجار کی یا ساتہہ اہل تصوف و صلحا کی
پس وہ اون مین سی ہی یعنی گناہ و خیر اونکی سی لکہی جاتی ہین یہہ کلمہ جامع ہی بہت سی باتون کو یعنی مشابہت عام ہی خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو
یا لباس مین ہو یا کہانی مین ہو یا پینی مین ہو یا رہنی مین یا بولنی مین یا مکان بنانی مین وغیر ذلک ۱۲ ع **وعن** سُوَیْدِ بْنِ وَہْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَہُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ تَوَاضُعًا کَسَاہُ اللّٰہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰہِ تَوَّجَہُ اللّٰہُ تَاجَ الْمُلْکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ
عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِیْثَ اللِّبَاسِ اور روایت ہی سوید بن وہب سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نقل کی اوسنی
اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑ دی کپڑا زیب و زینت کا پہنا اسحال مین کہ قادر ہو اوسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعا
کا زیادہ آیا ہی یعنی چہوڑ دی کپڑا زیب و زینت کا پہنا بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو
دیگا کہ باعث رفعت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرۃ مین بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کی اور جو کوئی نکاح کری واسطی خدا کی پہناویگا
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی ترمذی نی جملہ اس حدیث سی حدیث لباس کی معاذ بن انس سی **ف** قادر ہو اوسپر یعنی اوس کپڑی
کی پہنی پر اور ترک کیا ہو اللہ کی ڈر سی یا بامید ملنی مرتبہ آخرۃ کی یا واسطی حقیر جاننی زینت دنیا کی اور نکاح کری واسطی خدا کی یعنی نکاح کری کسی

ایسی عورۃ سی کہ وہ نہ اوسکی برابر ہو کفویت مین اور نہ عزت مین اور نہ غنا مین محض اللہ کی رضا کی لیے یا واسطی محفوظ رکہنی نفس کی فتنہ سی اور محافظت دین
کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت مین تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہی توقیر اوسکی سی دنیا اور آخرۃ مین اور
حدیث لباس کی کہ کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی
یہہ کہ دکہلایا جاوی اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندی اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب دیوی اللہ تعالی بندیکو نعمت تو ظاہر کری اوسکو یعنی
کپڑی پہنی لایق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کی بقصد اظہار نعمت و شکر گذاری اوسکی کی اور تا محتاج واسطی طلب زکوۃ و صدقات کی اوسکی طرف رجوع
کرین نہ بقصد تکبر اور اترانی کی اسی معلوم ہوا کہ چہپانا نعمت کا روا نہین اور گویا موجب کفران نعمت کا ہی اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندیکو دیوی
مثل علم و فضل کی چاہیی کہ ظاہر کری اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹہاوین اوسی اگر کوئی کہی اوپر کی حدیث مین رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمین رغبت دلائی
زینت کرنی پر پس دفع تعارض انمین کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ اعراض کری اوسی وقت حاجت کی اور نہ تکلف کری واسطی کپڑون مکلف کی
جیسیکہ دیکہی جاتی ہی عادت لوگون کی یہانتک کہ علماء و صوفیہ مین بہی پس جو شخص کہ پکڑی ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑی پر اور نظافت
پر پس نہین اچہا اسلیے کہ یہہ خست و دناءۃ ہی ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا
شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ رَأْسَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ
هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات
کو پس دیکہا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تہی بال اوسکی سر کی پس فرمایا کیا نہین پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ سمیٹی اور درست کری ساتہہ اوسکی بال سر اپنی کی اور دیکہا
ایک اور شخص کو کہ تہی اوسکی بدن پر کپڑی میلی پس فرمایا کیا نہین پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ دہوئی ساتہہ اوسکی کپڑی اپنی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** یعنی صابون
وغیرہ یا پانی اور اسی معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستہرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرت کی محبوب تہی اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہی کہ البذاذۃ من الایمان
تو مراد بذاذہ سی قناعت کرنی ہی کپڑی موٹی جہوٹی پر پس نہین منافی ہی وہ نظافت کی کہ جسکی حق مین آیا ہی انہا من الدین اور نہین مستلزم ہی بذاذۃ مذلت
کو نزدیک اہل یقین کی واللہ اعلم ع ح **وعن** أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ
دُونٌ فَقَالَ لِي أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ
وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ
بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ اور روایت ہی ابی الاحوص سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حال مین
کہ میری بدن پر تہی کپڑی ناکارہ پس فرمایا مجکو کیا ہی تیری پاس مال کہا مینی کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا مینی ہر قسم کا مال ہی تحقیق دیا ہی مجکو اللہ تعالی
نی اونٹ اور گائین اور بکری اور گہوڑا اور غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجکو اللہ نی مال پس چاہیی کہ دیکہا جاوی تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنی اوسکیکا تجکو نقل کی یہہ نسائی
نی اور شرح السنۃ مین روایت کی ہی ساتہہ اور لفظونکی کہ مصابیح مین مذکور ہین یعنی عبارت مختلف ہی اور مضمون دونونکا ایک ہی **ف** یعنی پہن کپڑا اچہا تا کہ جانین
لوگ کہ تو غنی ہی اور اللہ نی دی ہین تجکو نعمتین اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہی بیچ پہنی کپڑی اچہی اور ستہری اور نئی کی بقدر مقدور کی بغیر اسکی
کہ مبالغہ کری نفاست مین اور باریک پہنی مین اور اوپر تلی پہنی مین اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ منع فرماتی تہی شہرتین سی باریک کپڑی

سی اور موٹی سی اور نرم سی اور سخت سی اور دراز سی اور کوتاہ سی لیکن بین بین ہو اسکی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ کپڑا بھی محمود ہی اور افعال ایمان سی ہی بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کی دنیا مین اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل و سستی کے ہو باوجود قدرت کی تو قبیح و مذموم ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا گذرا ایک شخص اسحال مین کہ اوسپر تہی دو کپڑی سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس نہ جواب دیا آپ نی اوسکو سلام کا نقل کی ہی ترمذی و ابوداود نی **ف** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ سرخ کپڑا پہنا مرد کو حرام ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنیکا مستحق جواب نہین ہوتا اور پہننا ریشمی کپڑی پر ہی مکروہ ہی مانند پہننی کی نزدیک صاحبین و ائمہ ثلثہ کی اور امام اعظم رح کی نزدیک جائز ہی اور اسکا لحاف بہی اوڑہنا مکروہ ہی لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ کی اور مکروہ ہی نزدیک صاحبین کے ۔ ۲ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا الْبِسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْبِسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاوین چاہیی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوی اور خوشبوئی عورتون کی چاہیی کہ رنگ رکہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی کی و مانند انکیکی تا بو باہر نہ ہو پہنچی اوسسبب فتنہ اور ابتلاء مردونکی نہو نقل کی میلہ بوداود نی **ف** ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین نکی ساکن ہی یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی و معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاوین چاہیی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوی اور خوشبوئی عورتون کی چاہیی کہ رنگ رکہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی کی و مانند انکیکی تا بو باہر نہ ہو پہنچی اوسسبب فتنہ اور ابتلاء مردونکی نہو نقل کی میلہ بوداود نی **ف** ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین نکی ساکن ہی یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی و معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ریشمی سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاوین چاہیی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوی اور خوشبوئی عورتون کی چاہیی کہ رنگ رکہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی کی و مانند انکیکی تا بو باہر نہ ہو پہنچی اوسسبب فتنہ اور ابتلاء مردونکی نہو نقل کی میلہ بوداود نی **ف** ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین نکی ساکن ہی یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی و معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش

سی عرب مین عورتین بڑہیان دانتونکی سری تیز کیا کرتی ہین اور باریک تا مشابہ جوانونکی ساتہہ ہون اسی حضرت نی منع فرمایا اور گودنی سی یعنی سوئی
سی بدن گود کر نیل یا سرمہ بہرتی ہین اسی بہی منع فرمایا اور بال اوکہاڑنی سی یعنی سفید بال ڈاڑہی اور سر کی چنی یا اوکہاڑنی بال ڈاڑہی اور بہونکی واسطی زینت
کے یا عورتین جو بال چہری پر سی اوکہاڑین یعنی پیشانی کی بال چنی اسی بہی حضرت نی منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سی یہہ ہی کہ لازم آتی ہی تغیر
خلقت الہی کی اور ارتکاب ہوتا ہی تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہی لیکن ان تکلفات سی منع فرمایا اور بعضون نی بالونکی اوکہیڑنیکو ساتہہ
اوکہیڑنی بالون سر اور ڈاڑہی کی وقت مصیبت کے تفسیر کیا ہی اور ہمخواب ہونی مردکی سی یعنی دونون ایک کپڑی مین ننگی سوویں اور ظاہر اطلاق ہی اور احتمال یہہ بہی
ہی کہ ہونہی مقید ساتہہ اسحال کی کہ نہون دونون ستر ڈہکی ہوئی اور ایسی ہی دونون احتمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہری اور بغیر اسکی
بہی خالی ترک ادب اور بی حیائی سی نہین اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہی مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور مونڈہونپر ریشمی
کپڑی سی مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سی اور ہوسکتا ہی کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دوپٹی کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی
سی اسلیی منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتہہ ہوتی ہی اور بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ بیٹہنا اوپر چمڑی چارپایون اور درندونکی موجب وحشت اور تفرقہ وقت
کا ہی اور واسطی صاحب حکومت کی مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہننا چہاپ کا بغیر احتیاج کے محض زینت کے لیی مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ
منسوخ ہی بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتی تہی حضرت کی عصر مین اور خلفا کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تہا ۱۲ ح **وعن علیؓ قال نہانی رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذہب وعن لبس القسی والمیاثر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ
لابی داود وقال نہی عن المیاثر الارجوان اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی چہاپ سونی کی سی اور پہنی قسی کی سی
اور استعمال میاثر کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابوداود کے یون ہی کہ کہا حضرت علی رض نی کہ منع فرمایا آنحضرت
نی میاثر ارغوانی سی یعنی سرخ سی **ف** سونیکی چہاپ پہنی چارون علما کی نزدیک حرام ہی اور بعضی صحابہ سی مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہنا اسکا منقول
ہی پہلی نہی سی ہوگا اور قسی ساتہہ زیر قاف اور تشدید سین مکسورہ کے نسبت ہی طرف قس کے کہ نام ہی ایک شہر کا شہرون مصر کیسی ہان کے کپڑیکو قسی کہتی ہین کہا
بعض شراح نی کہ وہ ایک قسم کپڑی کی ہی کہ اوسمین خطوط ریشمی ہوتی ہین انتہی پس نہی تنزیہ کی لیی ہوگی بنا بر ورع کے اور کہا ابن ملک نی کہ نہی اوسی جب ہی کہ ہو ریشمی یعنی کل
ریشمی ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کی لیی ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہی ملا ہوا ساتہہ ریشم کی اور میاثر ساتہہ زبر میم کے جمع میثرہ کی ہی ساتہہ زیر میم کے زین
پوش سرخ کو کہتی ہین اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہی اور نہی ہی اوسصورت مین ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہہ کہ ہو نہی اوسصورت مین ہے کہ سوتی
ہو اوسصورت مین نہی تنزیہی ہوگی بسبب ترفہ اور تنعم کی اور مشابہت کے ساتہہ متکبران عجم کی ۱۲ ح ع **وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوار ہو تم اوپر
زین پوش خز کی اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتی کی چمڑی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑی کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سی اور
وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اوسکو پہنا ہی پس نہی اوسی بعلت تشبہ کی ساتہہ عجمیونکی ہوگی کہ بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتی تہی اور اگر مراد
خز سی وہ ہو کہ اب معروف ہی کہ تمام ریشم کا ہوتا ہی وہ حرام ہی مطلقا اور اسی معنی پر محمول ہی اس حدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانینگے
خز اور حریر کو اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہ تہی پس خبر دینی اوسکی ساتہہ غیب کے معجزہ آپکا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ بعض شراح
نے علما ہماری سی لکہا ہی کہ مراد خز سی وہ کپڑا ہی کہ تمام یا اکثر اوسمین ریشم ہو **وعن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن**
المیثرۃ الحمراء رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی یہہ بغوی نے

شرح السنہ میں **وعن** اَبِی رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَھُوَ ذُوْ وَفْرَۃٍ وَبِھَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ اور روایت ہی ابی رمثہ تیمی سی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سحال میں کہ حضرت پر دو کپڑی سبز تہی اور حضرت کی بال تہی تو لیسی یعنی سیاہ اور وہی میں کہ خالص کالے تہا اور نہ بڑہا یا یعنی سفیدی اور بڑہا یا اونکا سرخ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہی کہ حضرت صاحب وفرہ تہے اور وفرہ بالوں میں اترتہا مہندی **ف** سبز تہی یعنی زری سبز تہی یا خطوط سبز تہی وں میں اور بیچ عدد بالوں سفید حضرت کی کئی وبیس آی میں انس کہتی ہیں کہ گنی میں نے بیچ سر اور ڈاڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر رضی سی یا ہی کہ بڑہا یا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کی تہا اور ایک روایت میں ہے کہ آئی میں اور روغن ساتہہ برواو اور جز صرف کی اون بالونکو کہتی ہیں کہ کانوں تک ہوں اور بڑہا یا اونکا سرخ تہا یعنی وہ بیس بال حضاب کے ہوئے تہے ساتہہ مہندی کے اور بعضوں نی کہا کہ مراد سرخی بڑہا پی سی یہہ ہی کہ سفیدی خالص نہی بلکہ مائل بسرخی تہی جیسا کہ معمول ہی کہ ابتدای بڑہا پی میں اول بال ہوری ہوتی ہیں پہر سفید اور اختلاف ہی رسیان محدثین اور فقہا کی کہ آنحضرت نی حضاب کیا ہی یا نہیں اکثر محدثین اسیپر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑہا یا اونکا حد حضاب کو نہیں ہوئی تہی جیسا کہ حدیث میں آیا ہی ویسا حال تہا اگر قلیل سر میں اتنی تو سفید بال چہپ جاتی والا معلوم ہوتی رہتی اور قضایا بجا ہیں سکی اثبات میں اور حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ انہیں چند بالوں سفید کو حضاب کیا تہی اور احتمال یہہ ہی ہی کہ قصدا اونکو حضاب نہ کرتی ہی بلکہ آنحضرت کبہی کبہی عطی ہوتی اور صاف کرتی مہندی سر میں اتنی تہی اور یہہ بال بسبب ہلکی رنگین ہو جاتی تہی اور یہہ جو ایک حدیث میں یا کہی موی مبارک انس کی پاس دیکہا حضاب کیا ہو کہتی ہیں کہ وہ حضاب نہ تہا کہ آنحضرت نی کیا تہا بلکہ منجملہ تادب و تبرک کی وسکو حضاب میں کہتی ہیں وہ مشابہ حضاب کی معلوم ہوتا تہا یا انس نی آپ وسکو حضاب کیا تہا وسطی تقویت اسیکی کی اور علم اور یہہ جو بعضی روایتوں میں یا ہی کہ آنحضرت حضاب کی تہی کبہی سرخ اور کبہی زرد معلوم ہوتی تہی اسی شریف کو ساتہہ مہندی اور زعفران کی وسطی پاک صاف کرتی کی وجہ سی شریف خود سیاہ تہی ساتہہ سکی رنگین ہو جاتی تہی ۱۲ منہ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیمار پس باہر تشریف لائی تکیہ کیی ہوئی اسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تہا قطر کا کہ بطور بدنی کی لاتہا اور سکو پس نماز پڑہائی صحابہ کو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں **ف** قطر ایک قسم ہی چادر کی اوسمیں خطہ ہوتہا سرخ اور کچہہ یہہ دیسی ہوتی ہی اور بعضوں نی کہا کہ قطر ایک بستی ہی ضلع بحرین میں اونکا تہا وہ کپڑا اور یہہ لفظ عرض صفت کا ہی اور یہہ آخری نماز تہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کرتی تہی پس آنحضرت جو وہ شریف سی نکلی اور ابوبکر رضی کی پہلو میں بیٹہی اور امامت کی چنانچہ تفصیل یہی ان کا باب الامامۃ میں ہی ۱۲ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَ عَلَیْہِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْیَھُوْدِیِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْہِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْہُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَۃِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْھَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاھُمْ وَاَدَاھُمْ لِلْاَمَانَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑی قطری موٹی اور تہی حضرت جب پسینہ آتا یعنی بہت اور پسینا آتا آپکے تو بہار ہو جاتی وہ کپڑی آپ پر میں ان مبارک پر بیچی اور شفت یعنی بیچی سی بیچ کپڑا شام سی اوسطی فلانی یہود یکی نام اور سکا دام ان کو بہیجا کہ یعنی اگر بیچی طرف دس یہودی کی کپڑا بیچ میل دس کپڑا بیچی عدہ فراغت یعنی اس عدہ پر کہ میں سی کچہہ دیگا تو مہینہ سی نا امید ہو کر یعنی ان کپڑوں سی پس بہیجا حضرت نے وسیلو طرف دس یہودی یعنی کپڑا خرید کر لی بوعدہ مذکور پس طلب کیا اونی دس کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نی کہ تحقیق سمجہتا ہوں دس کپڑا کو کہ ارادہ کرتی ہے تم سوی سکی نہیں ارادہ رکہتی ہو تم یہہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب وسکو کیا کہ خرید نی کیا تہا اور حقیقت میں

خطاب آنحضرت کو تہا پس جب وہ شخص پہر کر آیا اور جواب اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹ کہا اوس یہودی نی یعنی اوس
وہ آپ بہی جانتا ہی کہ جہوٹ کہتا ہی اسلیی کہ تحقیق جانتا ہی یعنی توریت سی کہ مین سب لوگون سی متقی زیادہ ہون اور سب ادا کرنیوالا ہون اونمین امانت کو نقل یہہ ترمذی
اور نسائی نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آنحضرت نی کپڑا موٹا پہنا اور مزاج اشرف کو اوسی ایذا ہوئی اور واسطی ترفہ اور استراحت کی قصد خریدنی بہی
کپڑی کا بطریق قرض کی کیا اور شقاوت اوس یہودی کی بہی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ مین تہی ۱۲ ح وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رآنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب مصبوغ بعصفر موردا فقال ما ہذا فعرفت ما کرہ فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک قلت احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اہلک فانہ لا باس بہ للنساء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سی کہ کہا دیکہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحال مین کہ مجہپر تہا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہی یہہ پس پہنچانی مینی کراہت
آنحضرت کی یعنی اس کپڑی کی پہنی سی پس گیا مین اور جلا دیا مینی اوس کپڑی کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کیا تو نی ساتہہ کپڑی اپنی کی کہا مینی کہ جلا دیا
مینی اوس کپڑی کو فرمایا کیون نہ پہنایا تو نی اوسکو اپنی بعضی عورتون کو اسلیی کہ تحقیق نہین مضائقہ ہی ساتہہ پہنی اس کپڑی کی عورتونکو نقل کی یہہ ابو داود نی
ف اسی معلوم ہوا کہ کسنب کی رنگ کا کپڑا پہنا حرام ہی مرد کو وعن ہلال بن عامر عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمنی یخطب علی بغلۃ وعلیہ برد احمر وعلی امامہ یعبر عنہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ہلال بن عامر سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا دیکہا
مینی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی خچر پر اسحال مین کہ اونپر تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی اور حضرت علی آگی کہڑی ہوئی تہی حضرت کی بیان کرتی جاتی تہی
حضرت کی کلام روبرو لوگونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف بسبب کثرت خلایق کی آواز مبارک حضرت کی دور والونکو نہ پہنچتی تہی حضرت علی آواز بلند سی
کلام مبارک سمجہاتی تہی ۱۲ ح وعن عائشۃ قالت صنعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسہا فلما عرق فیہا وجد
ریح الصوف فقذفہا رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تیار کی گئی واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب پسینا آیا
اوسمین پائی اوسمین بو صوف کی پس پہینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہو محتب بشملۃ قد وقع ہدبہا علی قدمیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گوٹ ماری ہوئی ساتہہ چادر کی کہ پڑی تہی پہندنی اوسکی حضرت کی قدمونپر نقل کی یہہ ابو داود نی ف گوٹ
ماری ہوئی اسطرح کی بیٹہنی کو کہتی ہین کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون گہٹنی کہڑی کر دیتی ہین اور دونون ہاتہہ یا کوئی کپڑا گرد گہٹنی کی لپیٹ کر بیٹہتی ہین سہارے
لیی ح وعن دحیۃ بن خلیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقباطی فاعطانی منہا قبطیۃ فقال اصدعہا صدعین
فاقطع احدہما قمیصا واعط الآخر امرأتک تختمر بہ فلما ادبر قال وامر امرأتک ان تجعل تحتہ ثوبا لا یصفہا رواہ ابو داود اور روایت ہی دحیہ بن
خلیفہ سی کہ کہا لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کپڑی قباطی پس دیا اوسمین سی مجکو ایک قبطی اور فرمایا پہاڑ اسکو دو ٹکڑی پس بنا ایک کا اونمین سی
پیراہن اور دی دوسرا ٹکڑا اپنی عورۃ کو کہ اوڑہنی بناوی پس جب پیٹہ پہیری دحیہ نی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کر اپنی عورۃ کو یہہ کہ لگائی نیچی اوسکی
ایک کپڑا تا ظاہر نہون بال و بدن اوسکی یعنی بسبب باریک ہونی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف قباطی جمع قبطیہ کی ہی وہ ایک قسم کپڑی کی ہی مصر کی کپڑونمین سی کہ باریک
اور سفید ہوتا ہی ۱۲ ع وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وہی تختمر فقال لیۃ لا لیتین رواہ ابو داود
اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اسحال مین کہ وہ اوڑہنی اوڑہی ہوئی تہین پس فرمایا ایک پیچ دی سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہہ ابو داود
نی ف یعنی سر پر اور گلی کی نیچی ایک پیچ دی نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردونکی ساتہہ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت ہی عرب کی

عورتونکی کمر کو کپڑی سی ڈھانکتی ہین مانند عصابہ کی یعنی جیسی یہان چجا ہین کسابہ باندھتی ہین پس حضرت نی منع فرمایا کہ ایک ہیچ کافی ہی زیادہ نہ لپیٹی تا اسراف اور مشابہت نہو ساتھہ عمامہ مردونکی اولا حدیث سی معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا سا لباس پہنا اور مشابہت کرنی اونکی ساتھہ درست نہین جیسکہ عکس اسکا نہین درست مع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال مررت برسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد الله ارفع ازارک فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الی این فقال الی انصاف الساقین رواه مسلم روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ گذرا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ہیچ تہبند میری کے ہتا لٹکنا پس فرمایا ای عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مینی اوسکو پھر فرمایا اور بڑھا اوپر اور بڑھانا مینی ہمیشہ کوشش و قصد کرتا ہونمین اسکام کو کہ اوتھانا تہبند کا ہی بعد حکم کرنی حضرت کی پس کہا بعضی لوگون نی کہ کہان تک اوٹھاتی ہو تم کہا آدہی پنڈلیون تک نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** اخر ہا کی ضمیر فعل کیطرف پھیرے ہی چنانچہ ترجمہ سیکی موافق ہی در نظاہر ہیہ ہے کہ ضمیر ہیہ تہبند ہی کی طرف فعہ اخیرہ کی یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون سر کہ ہو بلندی آزار میری کی موافق اندازہ اخضرت کی **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیمة فقال ابو بکر یا رسول الله ازاری یسترخی الا ان اتعاهده فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انک لست ممن یفعله خیلاء رواه البخاری اور روایت ہی اوسی کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی دراز کری کپڑا اپنا از راہ تکبر کی نظر رحمت نہین کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ ازار میری لٹکیا تی ہی یعنی آپ سی بغیر اختیار میرے لٹکیا تی ہی اور کبھی ہیچتی ہی لٹکنی اور قدم تک مگر ہیہ کہ ہر وقت خبر گیری کرتا ہون یعنی اور اکثر مجھی خبر گیری ہوسکتی ہی نہین بسبب نہ شرعی یا عرفی کی پس کیا حکم اوسمین ہے پس فرمایا وہ طی ابی بکر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تو اون لوگونمین سی نہین ہی کہ ازار لٹکانی ہیں از راہ تکبر کی نقل کی ہیہ بخاری نی **ف** یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کی نہین ضرر کرتا خصوصا اوس شخص کو کہ نہو حارث اوسکی تکبر کی ولیکن فضل متابعت ہی ہی سی معلوم ہوا کہ سبب جر مت کا ازار کی لٹکانی مین تکبر ہی ہے **وعن** عکرمة قال رایت ابن عباس یاتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه ویرفع من مؤخره قلت لم تاتزر هذه الازرة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتزر هکذا رواه ابو داود اور روایت ہی عکرمہ سی کہا کہ دیکھا مینی ابن عباس کو کہ تہبند باندھتی ہی پس کہتی کنارہ تہبند اپنی کا اگلی کی جانب دسکی سی پشت قدم اپنی پر اور اونچا کرتی ہی پچھلی اوسکی سی کہا میں نی ابن عباس کو کیون تہبند باندھتی ہو تم اسطرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباس نی دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتی ہی اسطرح یعنی کبھی کبھی نقل کی ہیہ ابو داود نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا بیچی سی کا نی ہی عدم ہیچ ان دن **وعن** عبادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بالعمائم فانها سیماء الملئکة وارخوها خلف ظهورکم رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم رکھو تم پگڑیان باندھنی اسلیی کہ پگڑیان علامت ہین فرشتونکی یعنی روز بدر کی انی تھی دستار باندھی جیسکی فرمایا اللہ تعالی مدکم بخمسة الاف من الملائکة مسومین اور چھوڑو شملی پیچھی پشت اپنی کی یعنی اسلیی کہ ملائکہ ہیچی اسی سی نقل کی ہیہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عائشة ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض عنها وقال یا اسماء ان المراة اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یری منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه وکفیه رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ تحقیق اسما بنتی ابی بکر کی آئی اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حال مین کہ اوپر تہی کپڑی باریک پس منہ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسسی اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جسوقت کہ پہنچی ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین درست ہیہ کہ دیکھا جاوی اوسی کوئی عضو مگر ہیہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنی کی اور ہاتون اپنی کی نقل کی ہیہ

ابو داود

ابوداود نی **ف** یہہ ستر عورۃ ہی عورۃ کی لیی اور حجاب یہہ ہی کہ گہر سی باہر نہ نکلی روبرو لوگونکی اگرچہ بدن ڈہکی ہو اور یہہ خواص ازواج مطہرہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جب بدن عورۃ کا باریک کپڑی مین سی معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکہتا ہی ۱۲ **وعن** اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَۃِ دَرَاھِمَ فَلَمَّا لَبِسَہٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ فَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی مطہر سی کہ کہا تحقیق حضرت علی رض نے خریدا ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کے کہ جسنی نصیب کی مجکو کپڑون زینت کیسی وہ چیز کہ زینت کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی لوگونمین اور چہپاتی ہین ساتہہ اوسکی ستر اپنا پہر کہا حضرت علی رض نی کہ اسیطرح سے سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہہ یعنی بعد پہنی کپڑی کے نقل کی یہہ احمد نی **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِہٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَفِیْ سِتْرِ اللّٰہِ حَیًّا وَمَیِّتًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا اوسنی کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نی کپڑا نیا پہر کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر کہا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی جو شخص کہ پہنی کپڑا نیا پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر قصد کری اوس کپڑیکا کہ پرانا ہی اللہ دی اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کی اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کی جیتی اور مری یعنی دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عَلْقَمَۃَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْھَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَائِشَۃُ وَکَسَتْھَا خِمَارًا کَثِیْفًا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی علقمہ بن ابی علقمہ سی اوسنی نقل کی اپنی مان سی کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اس حال مین کہ اونپر اوڑہنی باریک تہی پس پہاڑی وہ اوڑہنی حضرت عائشہ نی اور پہنائی اوسکو اوڑہنی موٹی نقل کی یہہ مالک نی **ف** حفصہ بہتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑہنی اوڑہی ہوئی دیکہہ کر خفا ہوئین اور واسطی تادیب کی اونکی اوڑہنی کے دو ٹکڑی کر ڈالی اور اوسکی بدلی موٹی اوڑہنی اوڑہا دی ۱۲ **وعن** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْھَا دِرْعٌ قِطْرِیٌّ ثَمَنُ خَمْسَۃِ دَرَاھِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَکَ اِلٰی جَارِیَتِیْ اُنْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّھَا تُزْھٰی اَنْ تَلْبَسَہٗ بِالْبَیْتِ وَقَدْ کَانَ لِیْ مِنْھَا دِرْعٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا کَانَتِ امْرَاَۃٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَۃِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد الواحد بیٹی ایمن کی سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ گیا مین حضرت عائشہ کی پاس اور اون پر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نی اوٹہا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکہہ طرف اسکی پس تحقیق یہہ تکبر کرتی ہی اور نہین راضی ہوتی پہنی اس کپڑی کی سی گہر مین یعنی چہ جای آنکہ اسکو پہنکر باہر نکلی اور تحقیق تہا واسطی میری اسطرح کی کپڑون مین سی ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس نہ تہی کوئی عورۃ کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطی بیاہ کی یا اور شادی کی مگر بہیجتی طرف میری کسیکو عاریت مانگنی اوس کرتیکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حضرت عائشہ رض نی بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنی کا آنحضرت کی زمانہ مین ۱۲ **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَبَاءَ دِیْبَاجٍ اُھْدِیَ لَہٗ ثُمَّ اَوْشَکَ اَنْ نَزَعَہٗ فَاَرْسَلَ بِہٖ اِلٰی عُمَرَ فَقِیْلَ قَدْ اَوْشَکَ مَا انْتَزَعْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ نَھَانِیْ عَنْہُ

جبرئیل فجاء عمر یبکی فقال یا رسول اللہ کرہت امرا واعطیتنیہ فما لی فقال انی لم اعطکہ تلبسہ انما اعطیتکہ تبیعہ فباعہ بالفی درہم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن قبا ریشمی کہ تحفہ بہیجی گئی تہی واسطی حضرت کی پہر جلدی سی اوتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سی اور بہیجا اوسکو طرف عمر رض کی پس کہا صحابہ نی کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اوتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اسکی پہننی سی جبرئیل نی پس آئی حضرت عمر روتی ہوئی یعنی یہہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپ نی ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہننی کو اور دی مجکو یعنی تاکہ پہنون اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق میں نہین دی تجکو کہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین کہ دی میں تجکو وہ تاکہ بیچی تو اوسکو پس بیچی وہ حضرت عمر نی بدلی دو ہزار درہم کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عباس قال انما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسدی الثوب فلا باس بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ سوای اسکی نہین کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی اوس کپڑی کی سی کہ نرا ریشم ہو پس ای پر علم یعنی بطور دہاری کی کہ ریشم کی ہو بقدر چار انگشت کی اور تانا کپڑی کا کہ ریشم کا ہو پس نہین مضائقہ اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نی ف جس کپڑی مین تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہی پہننا اوسکا اور صاحبین کی نزدیک لڑائی مین مباح ہی اور جسمین تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہی بالاتفاق اور عکس اسکا بہی مکروہ ہی مگر لڑائی مین پس لڑائی مین صاحبین کی نزدیک نرا ریشمی بہی مباح ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جسمین تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہی مطلقا ۱۲ ح وعن ابی رجاء قال خرج علینا عمران بن حصین وعلیہ مطرف من خز وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یری اور روایت ہی ابی رجا سی کہا کہ نکلی ہمپر عمران بن حصین اس حال مین کہ اونپر تہا مطرف خز کا اور کہا عمران نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکو دیوی اللہ تعالی نعمت پس اللہ تعالی دوست رکہتا ہی یہہ کہ دیکہا جاوی اثر نعمت اوسکی کا اوپر بندی اوسکی کی نقل کی یہہ احمد نی ف مطرف ایک کپڑا ہوتا ہی کہ دونون طرف اوسکی کنارہ ہوتا ہی اور قاموس مین کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کی چادر خز کی مربع دہاریدار پس لفظ خز کا تاکید کی لیی ہوگا اور خز کہتی ہین اوس کپڑی کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہی ریشم وصوف سی وہ مباح ہی یہان وہی مراد ہی ۱۲ ع وعن ابن عباس قال کل ما شئت ولبس ما شئت ما اخطاتک اثنتان سرف ومخیلۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہا جو چیز کہ چاہی تو یعنی مباحات مین سی اور پہن جو چیز کہ چاہی تو جبتک نہ پہنچین تجکو دو چیزین اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس مین بعلت اسراف و تکبر کی ہی اور جبکہ نہون تو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی ف اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی ان من السرف ان تاکل کل ما اشتہیت اور قیاس اسپر یہہ ہی کہ اسراف سی ہی یہہ کہ پہنی تو جس چیز کو دل چاہی ۱۲ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کی اور للہ دو یعنی جو کچہہ کہ زیادہ ہو تمسی اور پہنو جبتک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نی وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما زرتم اللہ فی قبورکم ومساجدکم البیاض رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالی سی اوسمین بیچ قبرون اپنی کی اور مسجدون اپنی کی سفید کپڑا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مسجد بیت اللہ ہی وہان عبادت کی لیی گیا تو گویا اللہ تعالی سی ملاقات کی لیی گیا پس وہان سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہی اور بعد مرنی کی ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی پس سفید کفن بہتر ہی ۱۲ ع

باب الخاتم

باب ہی بیچ بیان پہننی چہاپ کی یعنی اور مانند اسکی کی قسم زیور سی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال اتخذ

النبی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا اوسی بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چہاپ سونی کی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور پہنا اوسکو بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی پہر پہینک دیا اوسکو پہر بنوائی چہاپ چاندی کی کہودا گیا اوسمین محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کہودی کوئی مانند نقش چہاپ میری کی کہ یہہ اور تہی حضرت جب پہنتی چہاپ کی تی نگینہ اوسکا اپنی ہتیلی کیطرف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سونیکی یعنی پہلی حرام ہونی سونی کی مردونپر کہا امام محمد نی موطا مین کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ چہاپ پہنی سونی کی یا لوہی کی یا کانسی وغیرہ کی اور نہ چہاپ پہنی مگر چاندی کی اور عورتونکو جائز ہی انگوٹہی وغیرہ سونی کی پہنی بلکہ علما نی لکہا ہی کہ انگوٹہی چاندی کی عورتونکو پہنی مکروہ ہی اسلیی کہ یہہ پہنا وا مردونکا ہی اور عورتونکو تشبہ ساتہہ مردونکی مکروہ ہی پس اگر عورۃ چاندی کی انگوٹہی پہنی تو متغیر کرلی اوسکی رنگ کو ساتہہ لمعہ وغیرہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ معتبر اسمین حلقہ ہی نگینہ اور پہینک دی یعنی بعد اوترنی وحی کی بیچ حرمت اوسکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہنی چہاپ کی دائین ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین پہنی کی بہی حدیثین آئی ہین اور عمل اسی پر ہی اور اول منسوخ ہی اور ابن عدی وغیرہ نی ابن عمر سی روایت کیا ہی کہ حضرت دائین ہاتہہ مین چہاپ پہنتی تہی پہر بائین مین پہنی لگی اور صاحب سفر السعادۃ نی لکہا ہی کہ اسمین روایتین مختلف آئی ہین بعضی روایتونمین آیا ہی کہ داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور بعضی مین یہہ کہ بائین مین پہنتی تہی اور سب حدیثین صحیح ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ کبہی دائین ہاتہہ مین پہنتی تہی اور کبہی بائین مین اور امام نووی نی کہا کہ اجماع ہی اوپر جائز ہونی پہنی چہاپ کی دائین ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین اور ہمارے مذہب مین دائین ہاتہہ مین پہنا ہی اسلیی کہ وہ اشرف ہی پس احق ہی ساتہہ زینت و اکرام کی اور حضرت نی جو لوگونکو دیکہا کہ حریص ہین میری اتباع پر مبادا مثل نقش مہر میری کی کہودین پس اسی منع فرمایا اور منع اسلیی فرمایا کہ حضرت وہ مہر خطونپر کرکر بادشاہون وغیرہ کو بہیجتی تہی پس اگر کوئی اور بہی اوسطرح کہودی تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نی کہ مہر چاندی کی مباح اوسکی لیی کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کی اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اوسکا افضل ہی اور جبکہ چہاپ پہنی تو لایق ہی یہہ کہ ہو نگینہ ہتیلی کی طرف بائین ہاتہہ کی ۱۲ ع ح **وعن علي** قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی قسی کیسی اور کسنبی کی سی اور پہنی انگوٹہی سونی کی سی یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑہنی قران کی سی رکوع مین نقل کی یہہ مسلم نی ف تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علی کی دوسری فصل کتاب اللباس کی مین گذر چکی اور نہی پڑہنی قران کی سی رکوع مین اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ بجای تسبیح کی رکوع مین قران پڑہی اور اسیطرح سجدہ مین اور دوسری یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ اضطراب کری اور بغیر تمام کرنی قراۃ کی رکوع مین چلا جاوی کہ بعض قرءۃ رکوع مین واقع ہو ۱۲ ح **وعن عبد الله بن عباس** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی انگشتری سونیکی بیچ ہاتہہ ایک شخص کی پس نکال لی آنحضرت نی انگشتری اوسکی ہاتہہ سی اور پہینک دیا اوسکو پہر فرمایا کہ قصد کرتا ہی ایک تمہارا طرف انگاری کی آگ دوزخ سی پس پہنتا ہی اوسکو اپنی ہاتہہ مین یعنی سونی کی پہنی سی آگ دوزخ سی ہاتہہ جلایا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹہا لی انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹہا تو ساتہہ اوسکی یعنی بیچ ڈال یا دنیا کسی عورۃ کو کہا اوس شخص نی نہ قسم خدا کی نہین لونگا مین اوسکو کبہی حال آنکہ تحقیق پہینک دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف

اسی معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتہہ سی بگاڑی جیسیکہ فرمایا حضرت نی اذا رای احد منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ع وعن انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یکتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقۃ فضۃ نقش فیہ محمد رسول اللہ رواہ مسلم وفی روایۃ للبخاری
کان نقش الخاتم ثلثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی ارادہ کیا لکہنی خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی پس عرض کیا گیا یہہ کہ بادشاہ نہین قبول کرتی
یعنے خط کو بدون مہر کی پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ تہا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچی کی سطر مین اسم مبارک تہا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تہا
ف اسمین ذکر نگینہ کا نکیا بسبب اسکی کہ حلقہ پہنا جاتا ہی ہاتہہ مین اور محل استبعاد ہی ذکر کیا اوسکو واسطی بیان جواز کی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ نگینہ بہی چاندی کا تہا
اور بعضی مین آیا ہی کہ حبشی تہا چنانچہ بیان اسکا آویگا اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد باین ہیئت تہی
اور بعضی حواشی مین یہہ ہیئت لکہی ہی محمد رسول اللہ واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتہہ مین تہی اور بعد اونکی عمر فاروق
کی ہاتہہ مین اور بعد اونکی حضرت عثمان کی ہاتہہ مین تہی اور اخیر خلافت اونکی مین ہاتہہ معیقیب کی سی کہ خادم اونکی تہی کوئی اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈہونڈہی نملی
اور لکہا ہی علما نی کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکی عہد مین تہا اور بعد اونکی ہوا گم ہونا اوس مہر کا تہا کہ اوسمین ایک برکت تہی کہ باعث انتظام والتیام کی
تہی جیسیکہ مہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان خاتمہ من فضۃ وکان فصہ منہ
رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی انگوٹہی اونکی چاندی کی اور تہا نگینہ انگوٹہی کا بہی چاندی کا نقل کی یہہ
بخاری نی وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل فصہ مما یلی کفہ
متفق علیہ اور روایت ہی اوسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی انگشتری چاندی کی بیچ دائین ہاتہہ اپنی کی اوسمین نگینہ تہا حبشی تہی
حضرت کرتی نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہی یعنی اندر کی جانب کرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ باین معنی
کہ عقیق کا تہا اسلیئی کہ کان اسکی یمن اور حبشہ مین ہی یا اور قسم کا نگینہ تہا کہ حبشہ مین ہوتا ہی یا سیاہ تہا برنگ حبشیونکی یا حبشہ مین اسکو بنایا تہا یا بنانی والا اوسکا
حبشی تہا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ ہونی اوسکی چاندی سی اور بر تقدیر معنی اول کی حمل اوپر تعدد انگوٹہیونکی کرنا چاہیی ح وعنہ قال کان خاتم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ واشار الی الخنصر من یدہ الیسری رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا تہی انگشتری
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور اشارہ کیا انس نی طرف جہنگلیا بائین ہاتہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن علی قال نہانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اتختم فی اصبعی ہذہ او ہذہ قال فاومی الی الوسطی والتی تلیہا رواہ مسلم
اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا حضرت علی رض نی منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مہر پہنون مین بیچ اس اونگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نی
پس اشارہ کیا حضرت نی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اوس اونگلی کی کہ متصل ہی اوسکی یعنی اونگلی شہادت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف انگوٹہی اور جہنگلیا کی پاس کی اونگلی مین
پہنا انگوٹہی کا ثابت نہین ہوا نہ حضرت سی اور نہ صحابہ سی اور نہ تابعین رض سی پس ثابت ہوا استحباب پہنی انگوٹہی کا جہنگلیا مین اور اسیطرف میل کیا ہی شافعیہ اور حنفیہ نی
اور یہہ مردونکی حق مین ہی اور عورتونکو جائز ہی پہنین سب انگلیون مین اور نووی نی کہا کہ مکروہ تنزیہی ہی مرد کو پہنا چہاپ کا بیچ کی اونگلی مین یعنی شہادت کی اونگلی مین ۱۰ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم

فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہر پہنتی
دائین ہاتہہ اپنی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ابو داود اور نسائی نی حضرت علی رض سی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بیٹی عمر کی سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی انگشتری اپنی بائین ہاتہہ مین نقل کی یہہ ابو داود
نے **وعن** عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ فَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ
حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکہا اوسکو اپنی دائین ہاتہہ مین اور لیا سونا پس رکہا اوسکو اپنی بائین ہاتہہ مین پہر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون
امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **وعن** مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَعَنْ
لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع
فرمایا سوار ہونی سی اوپر چمڑی چیتی کی اور منع فرمایا پہنی سونیکی سی یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ اباحت تہوڑی سی سونیکی بہی منسوخ
ہوئی مولانا ✦ ظاہر اجواز تہوڑی سی سونیکا حنفیہ کے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ملمعہ سونیکا کرنا یا میخ سونیکی نگینہ مین لگانی یا سنہری کام بطور دہاریونکی یا سنجاف کی
کپڑون پر کرنا کہ یہہ جائز ہین اونکی نزدیک ✦ مولف **وعن** بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِي أَجِدُ
مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ
عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ فِي الصُّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ اور روایت ہی بریدہ
سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کے کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطی میری کہ پاتا ہون مین تجہسی بو بتونکی یعنی یہہ اسلیی فرمایا کہ بت
پیتل کے بناتی تہی پس پہینک دیا اوسنی اوسکو پہر آیا وہ شخص اسحال مین کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجہپر زیور دوزخیون
کا پس پہینک دیا اوسنی اوسکو بہی پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسچیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال پہر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی
نے کہا محی السنہ رح نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی سہل بن سعد سی بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص
کے کہ ارادہ رکہتا تہا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطی مہر بیوی کی اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی **ف** زیور دوزخیونکا یعنی بعضی کافر دنیا مین اسکا زیور پہنتی ہین یا دوزخمین کفار کو طوق
و زنجیر لوہیکی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو الخ یہہ نہی ورع اور اولویت کے لیی ہی کہ اولی یہہ ہی کہ ہو انگشتری کم مثقال سی اسلیی کہ اصل سونی اور چاندی مین کراہت
ہے اور پس قدر ضرورت سی زیادہ نچاہیی اسلیی پہنا دو انگشتریونکا اور زیادہ اسی مکروہ ہی لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہے اگر نوبت بنوبت پہنی اور کہا قاضیخان
نی مکروہ ہی پہنا لوہی پیتل کی انگوٹہی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب یہہ ہے کہ حضرت نی جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اسی معلوم ہوا کہ نہی تحریم
کی لیی نہین ہی یعنی اگر نہی تحریم کی لیی ہوتی تو حضرت کا ہیکو لوہیکی انگوٹہی تلاش کرواتی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ مبالغہ ہی بیچ خرچ کرنی مال کی واسطی مہر کی اگرچہ
تہوڑی سی چیز ہو یہہ مانند اس قول آدمی کی ہی کہ دی مجہکو اگرچہ ایک مٹہی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹہی کی پہنی سی اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی اشیا متقوم سی باہر نہین اور
احتمال ہی کہ نہی لوہیکی انگوٹہی کی پہنی سی بعد حدیث سہل کی ہو اسلیی کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن اور استحکام شرائع کی اور حدیث بریدہ کے بعد اسکی پس وہ حدیث
منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کی گذری ہی ع ح **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ
خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی دس چیزین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکہتی تغیر کرنا بڑہاپی کا اور لٹکا کر تہبند کو کہینچتی چلنا یعنی ٹخنونسی نیچی لٹکانا اور پہنا سونیکی انگوٹہی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورۃ کا زینت کو بی محل اور کہیلنا ساتہہ نردونکے اور مکروہ رکہتی تہی منتر کو سوای معوذات کی اور باندہنا منکون اور کوڑیونکا اور عورۃ کی ستر سی باہر گرانا منی کا بی محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف خلوق ایک خوشبو ہی مرکب زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکی لیی ہی اور عورتونکو لگانا اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہی اور بعضی نہی مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین اور مردونکو اوسکی استعمال سی اسلیی منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبو ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتہہ اکہاڑنی سفید بالون کی ہو خواہ ساتہہ خضاب سیاہ کے بخلاف خضاب مہندیکی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق بسبب وارد ہونی احادیث کی اسمین اور سفید بالونکے اوکہاڑنی مین مختار ہماری مذہب مین حرمت و کراہت ہی اور ظاہر کرنا عورۃ کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتہہ زبرح کی ہی بمعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہہ کہ حلال ہی عورۃ کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او بائہن الایہ اور لفظ محل ساتہہ زبرح کے بہی ہی حلول سی اور کعاب ساتہہ زیر کاف کی جمع کعب کے ہی بمعنی مہرون نردو کی کہ ساتہہ اونکی کہیلتی ہین اور مانند قرعہ کی پہینکتی ہین اور مراد نہی ہی کہیلنی سی ساتہہ نرد کی اور وہ حرام ہی نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنی بہی مکروہ تحریمی ہی ہماری نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی بمعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہین کی حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتہہ اسماء الہی کی اور بعضون کی نزدیک مراد معوذات سی وہ آیات قرانی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کی خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکی حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتہہ قران اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہی اور ساتہہ غیر اوسکیکی حرام ہی خصوصا ساتہہ اون الفاظ کی کہ معانی اونکی معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کے ہی بمعنی منکون اور ہڈیونکی کہ واسطی دفع نظر کی لڑکونکی گلی مین ڈالتی تہی ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اسی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرانی اور دعائین اور اسماء الہی لکہہ کر گلی مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کیسی کہ حصن حصین مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی اور مکروہ رکہتی تہی گرانی منی کو باہر عورت کی ستر سی وقت انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل مین کہ وہ عورۃ حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈیکی کہ وہ محل عزل ہی عزل اوسی مکروہ نہین اور مکروہ رکہتی تہی فساد لڑکیکو مراد ہی اسی صحبت کرنی اوس عورۃ سی کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہو جاتی ہی وہ اور بسبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد یعنی خراب ہو جاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہو جاتا ہی اور مجامعت عورۃ کو حالت دودہ پلانیمین غیل کہتی ہین ساتہہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا باب المباشرت مین ہو چکا ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا یعنی مکروہ رکہتی تہی فساد لڑکیکو اور جماع عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین لیکن حرام نہین کرتی تہی اوسکو اسلیی کہ وطی عورۃ منکوحہ کی حلال ہی اور بمجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ۱۲ ع ح وعن الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن زبیر سی یہہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی اون کی لی گئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطاب کے اور لڑکیکی پاؤن مین گہنگرو تہی پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر رض نی اور کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ساتہہ ہر جرس کے شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی مزین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکیکی اور وہ مزمار شیطان ہے جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الجرس مزامیر الشیطان ۱۲ ع ح وعن بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا

بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطِّعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بنانہ سی کہ لونڈی آزاد کی ہوی عبدالرحمن بن حیان انصاری کی ہی کہ تہی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چہوٹی اور وہ پہنی ہوئی تہی گہنگرو آواز کرتی تہی وہ پس کہا حضرت عائشہ نی یعنی اوس عورۃ کو کہ لڑکیکو لائی تہی نہ لاوی اس لڑکیکو میری پاس مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گہنگرو اسکی اسلیی کہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین یعنی رحمت کی کہ اوسمین گہنٹا ہوتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن طرفہ سی یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنی ناک چاندیکی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بناوی ناک سونی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کلاب نام ایک جگہہ کا ہی کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تہی اور بسبب اس حدیث کی مباح رکہا ہی علمانی سونیکی ناک کا بنوانا اور اسیطرح باندہنا انتونکا چاندیکی تارونسی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہی سونی کی تارونسی بہی ۱۲ ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکیکو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو حلقہ سونیکا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کی سزا یہہ ہی کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکی گلی مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتہہ چاندیکی اور بناو زیور اوسکا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ زیب و زینت اور زیور دنیا داخل ہی لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جب ساتہہ عورتون زیوردار کی لعب و بازی کرین تو گویا یہہ لہو ولعب ساتہہ زیور کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ لعب کرنا ساتہہ ایک شی کی تصرف کرنا ہی اسمین جسطرح کہ چاہی یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین واسطی عورتون کی نہ مردونکی سوای مہر اور زیور تلوار اور اور ہتیارون لڑائی کی ۱۲ ع **وعن** أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ پہنی ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی اور جو عورۃ ڈالی اپنی کان مین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی اوسکی کان مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّينَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُحَلِّي ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بہن سی حذیفہ کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہی واسطی تمہاری بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکی یعنی کافی ہی کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم مین سی کوئی عورۃ کہ زیور بناوی سونیکا کہ ظاہر کری اوسکو یعنی بی جگہہ مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ان حدیثونسی معلوم ہوا کہ عورۃ کو بہی سونا خالص پہننا منع ہی اور سبب

وعید کا اور چاندی پہنی مباح ہی حال آنکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثون کی علمانی کئی توجیہ بیان کی ہین بعضون نی کہا کہ اول یہی حکم تہا پیچہی منسوخ ہوا ساتہہ اسحدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حریر اور سونا حرام ہی اوپر مردون امت میری کی یعنی سمجہا گیا اسحدیث سی کہ عورتونکو سونا اور حریر پہنا حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ وعید ان حدیثونمین کہ مذکور ہی مراد اسی یہہ ہی کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا وعید اوس عورۃ کی حق مین ہی کہ سونا پہنکر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کری ۱۲ ح ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تہی زیور والون اور حریر والون کو یعنی پہنی انکیسی اور فرماتی کہ اگر تم دوست رکہتی ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہہ نسائی نی وعن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنی تمسی آجکی دن طرف اوسکی دیکہنا ایک دفعہ اور طرف تمہاری دیکہنا ایک دفعہ پہر پہینک دیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ انگشتری سونیکی تہی مولانا وعن مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سی کہا مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچہہ بہی سونی سی اسواسطی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا استعمال کرنی انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس مین مکروہ رکہتا ہون واسطی مردونکی بڑی ہون اونمین سی یا جہوٹی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین ف سونی سی اور اسیطرح چاندی بہی نہین درست مگر مہر جائز ہی اور حریر بہی انہین کے حکم مین ہی ۱۲ ع

باب النعال

باب ہی بیچ بیان پاپوشونکی ف نعال جمع نعل کی ہی اور نعل اوسکو کہتی ہین کہ بچایا جاوی پاؤن بسبب اوسکی زمین سی اور وہ ساتہہ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد یہان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف دیار عرب کی ہی اور وہ بہی کئی اقسام کی ہوتی ہی چنانچہ اسلیے ساتہہ صیغہ جمع کی لایا ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتی تہی ایسی پاپوش کہ نہ تہی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نی وعن اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی واسطی اوسکی دو تسمی نقل کی یہہ بخاری نی ف قبال ساتہہ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتی ہین کہ دو اونگلیون کے بیچ مین پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمی تہی ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہی کی اور اوس انگلی کی کہ پاس اوسکی ہی اور ایک تسمہ ہوتا تہا درمیان بیچ کی اونگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہی کہ اوسکو بنصر کہتی ہین زبان عربی مین اور یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کے ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتی ہین ۱۲ ح وعن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوی مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنی کی ایک جہاد کی لیے یہہ فرمایا بہت لی لو تم پاپوشین اسواسطی کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہی جبتک کہ پاپوش پہنی رہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی یہہ مانند سوار کی ہی بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پانون کی آفات سی اور اسمین تعلیم ہی اسپر کہ اسباب سفر کہ حاجب پر ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ کہی ح وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ

بِالْيُمْنٰى وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ پہنی ایک تمہارا پاپوش پس چاہیی کہ شروع کری ساتھہ پہنی پانون کی یعنی اول پہنان پانون نی جوتی مین
اور جبوقت کہ اوتاری پس چاہیی کہ شروع کری ساتھہ بائین طرف کی یعنی اول اوتان پانون نکالی جوتی سی چاہیی کہ ہووے ایان پانون پہلی پہنی مین اور آخر ہووے تاری
مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ضابطہ اسمین یہہ ہی کہ جو امر فضیلت کہتا ہی ابتدای ساتھہ دائین کی اوسمین مستحب ہے اور جو ایسا نہین ہی اوسمین ابتدا ساتھہ
بائین کے پس پہنا چوتیکا وسیلہ ہی دخول مسجد اور اعمال خیر کا بخلاف اوتارنی کی اور مسجد مین جاوی تو پہلی دایان پانون کہی نکلتی ہوئی پہلی بایان نکالی اور باخانہ
مین جاوی تو بایان پانون پہلی رکھی اور نکلی تو دایان پہلی نکالی ۰ حر دائین پانو کمو بزرگی ہی بہ نسبت بائین کے واسطے اکرام کری اوسکا اور اکرام اوسکا یہہ ہی کہ چوتہ پہنی تو
پہلی اوسکو ڈالی اور نکالتی ہوئی اوچیی اوسکو نکالی تا زیادہ رہی جوتی مین اور یہہ باعث ہی اوسکی عزت و حرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کی جانی اور نکلنی مین
سمجھہ لے ۰ مولانا وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چلی ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیی کہ نگا کری دونون پانو کمو یا پاپوش
پہنی دونون مین یعنی پانون مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی پہنی تو دونو نمین پہنی اور اوتاری تو دونون سی اوتاری ایک پانو نمین پہنا اور ایک نگا رہنا
مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ خلاف ادب مروت کے ہی و سبب لغزش پانو کا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہووے زمین ناہموار ہووے و لاحق کیا ہی بعضی علمانی ساتھہ
اسکی ایک ہاتھہ نکالنی کو آستین سی یعنی یہہ ہی ایسا ہی کہ ایک ہاتھہ آستین مین کہی رہی ایک آستین نکال کر کندہی پر ڈالی اور اوسی طرح ایک پانو نمین جوتا پہنا اور ایک نمین
موزہ ۰ حر وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ
وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَكْتَفِعُ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جبوقت ٹوٹ جاوی تسمہ کسی کے پاپوش کا پس چلی ایک پانو پوشمین یہانتک درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلی ایک موزہ مین اور نہ کہاوے
بائین ہاتھہ سی اور نہ کوٹ ماری ساتھہ ایک کپڑے کی یعنی جبکہ نہ ہو اوسکی ستر یہ کہ یہہ اوس کپڑے سی اور نہ اوڑہی کپڑے کو واسطے حرکی لپیٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھہ ہی اندر لپیٹ
جاوین اور نہ ہاتھہ کی نکالنی سی ستر نظر انی نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔۔۔ روایت ہی ابن عباس سے کہا تھا واسطے پاپوش حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قبال یعنی تسمی اونکلیون مین پہنی جاتی ہین دوہری تہی تسمی اونکی یعنی تا چہہ مین نہین ما و راستوار ہون نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جَابِرٍ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پاپوش پہنی آدمی کہڑی ہو کر نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ابی ہریرہ سی ف یہہ وصورت مین ہی کہ کہڑی ہو کر پہنی مین مشقت ہو یعنی ایسا چوتہ پہنی اور باندہنی تسمہ کے ہاتھہ کا محتاج ہو نہ مطلق چوتہ مین چ
وعن الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ بِنَمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ اور روایت ہی قاسم بن محمد کی اوسی نقل کی حضرت عائشہ رضی کی کہا بعضی وقت چلتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
پانو مین اور ایک نمین پون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ صحیح تر ہی یعنی از راہ اسناد کے یا معنونی ف جن
حدیثون مین کہ نہی آئی ہی ایک پانو نمین جوتہ پہنکر چلنی سی یہہ حدیث مخالف ونقل ہی اسحدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علمانی اور لکہا ہی بر تقدیر صحت کے یہہ
حال نادر رہتا ہے اور صحن گہر مین تنہا نہ باہر یا واسطی ضرورت کے یا واسطی بیان جواز کی تا نجانین کہ حرام ہی اور اسی معلوم ہوا کہ جو چیز ہمیشہ مکروہ تنزیہی ہے شارع کی نا اوسکا واسطے

بیان اصل جواز کی آیا ہی اور وہ فعل بہ نسبت شارع کے مکروہ نہیں ہوتا ہی کی بیان جواز واجب ہی سو چنانچہ بیچ مقدمہ کہڑی ہو کر بانی یعنی آنحضرت کی پہنتا تھا ہی اب
الدرہین ۔ ح وعن ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھما بجنبہ رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق سنت سی ہی جو وقت کہ بیٹھی آدمی یہ کہ ڈالی پاپوش اپنی اور رکھی اونکو اپنی پہلو کیطرف نعل کی پہنا بود اودنی ف یعنی
جوتی سمیت بیٹھی بلکہ اوتار کر بیٹھی کہ ادب اوسمین ہی اور رکھی اوسکو پاہین پہلو کیطرف واسطی تعظیم ائین طرف کی اور سامنی نہیں کہی واسطی تعظیم قبلہ کی اور نہ بھی کہی واسطی جوتی
چوروں کی وعن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النجاشی اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین
فلبسھما رواہ ابن ماجۃ وزاد الترمذی وعن ابی بریدۃ عن ابیہ ثم توضأ ومسح علیھما اور روایت ہی ابن بریدہ سی کہ نعل
اپنی باپ سی پہنا کہ نجاشی نی بطور تحفہ کہ بھیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزی سیاہ ساذج یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نی انکو یعنی تبارہ سے نعل کی پہنا بن
ماجہ اور روایت کی ترمذی نی ابی بریدہ سی ساتہہ اضافت باپ کی طرف بریدہ کی اور اوسنی باپ سی اور زیادہ کی یہہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرت نی اور مسح
کیا اوپر ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نی موزی پہنی بدون پہننی و تقتیش کرنی مناسبات کی کہ یہہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہین مردار کا ہی یا
مذبوح کا ان چیزون کی تجہ تفتیش کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اسی حکم معلوم ہوا کوری کپڑا کا اور بوریونکا اور تطریخی اور فرش فروش اور سوائے انکی اور چیزونکا ہی
اگر ظاہر مین نجاست نہو حکم طہارت کا ہی ۔ مولانا من الشروح باب الترجل یہہ باب ہی بیان کنگہی کرنیکی ف ترجل کہتی ہین عربی مین
کنگہی کرنیکو عامہ ہی کہ سر مین ہو یا ڈاڑہی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگہی کرنیمین ہوتا ہی اور تسریح کا ڈاڑہی مین ۔ ح الفصل الاول
فصل پہلے عن عائشۃ قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض متفق علیہ
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین کنگہی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین باحال حیض ہونی نعل کی پہنا بخاری اور مسلم ف اسی معلوم ہوا
کہ بدن حیض نصف کا پاک ہی و مخالطت ساتہہ اسکی جائز ہی ۔ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس
او عشر الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فطرۃ پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہی کا یعنی بال زیر ناف کی یعنی اور بیمین بیمین اور ترشوانا ناخونونکا اور اوکہیڑنا بغلونکی لونکا نعل کی پہنا بخاری اور
مسلم ف فطرۃ الخ یعنی یہہ پانچ چیزین ہین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اور یہہ حدیث فطرۃ کی بیچ ابتدا کتاب کے باب السواک مین گذر چکی ہی
اور دان سی چیزین فطرۃ سی کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہہ بقصد حصر نہین ہی بلکہ طویہ ہی کہ دس چیزین جملہ فطرۃ سی ہین اور یہان اونمین سی
پانچ بیان کین اور یہان بعضی کا اور ان بعضی کا بیان ہو چکا ہی فاظر تمہ ۔ ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا
المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب وفی روایۃ انھکوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخالفت کرو مشرکون کی یعنی بڑہانی ہین موچہین اور پست کرنی ہین ڈاڑہیان تم مخالفت اونکی کرو کہ بڑہاؤ ڈاڑہیان اور پست
کرو لمبین اور روایت مین بجائے پست کرو لمبین اوچہوڑو ڈاڑہیان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال وقت لنا فی قص
الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس
سی کہ کہا معین کیا کیا واسطی ہمارے یہ کہ ترشوانی ناخونون اور دور کرنی بال بغلونکی اور مونڈنی بال زیر ناف کی یہہ کہ چہوڑین نہ زیادہ چالیس
راتون سی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا ابن ملک نی آیا ہی بعضی روایت مین ابی عمر کی حضرت ترشوانی تینی ناخون اور لمبین ہی ہر جمعہ مین اور مونڈنی بال زیر ناف کے
اون مین اور روایت ابی بغلونکی چالیس مین اور قینچی مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ ترشوا وے ناخون اپنی اور کترواوے لمبین اور بال زیر ناف کی موندی اور رستہا

کرے اپنی بدن کو ساتھ نہانیکی ہر ہفتہ میں ایکبار پس اگر نہ کرے یہہ تو ہر پندرہ دنمیں اور نہیں ہی عذر بیچ ترک کرنیکی زیادہ چالیس دنسی پس ہفتہ فضل ہی اور پندرہ روز اوسط ہیں اور چالیس دن ابعد اور نہیں عذر چالیس دنسی زیادہ میں ومستحق ہوتا ہی وعید کا ہماری نزدیک نہی کہا مظہر نی کہ ابی عمر اوسابی عبد اللہ الاغر سے منقول ہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی کرتی تھیں اور نا خون اپنی ہر جمعہ میں پہلی کہ تکلیں طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضوں نے کہ مونڈتی تھی بال زیناف کی اور اوکہیڑتی تھی بال بغلو چالیس دنمیں اور بعضوں نے کہا ہرمہینی میں انتہی اور یہہ اعدل الاقوال ہی ف وعن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب کرتے ہیں پس مخالفت کرو اون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہی و خضاب سیاہ حرام ہی و کلام سیمین آگی ویگا اور صحابہ و غیرہم خضاب سرخ مہندی کا کرتی تھی اور کبھی زرد بھی کرتی تھی اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور لکھا ہی علماء نی کہ خضاب مہندی کا مومنوں کی علامت سنی ہی اور سب علماء کی نزدیک جائز ہی و بعضی فقہاء نی اسکو مستحب کہا ہی مردون کی لیی اور عورتونکی لیی اور اوسکی فضیلت میں حدیثیں ہے لاتی ہیں کہ نزدیک محدثین کی مطعون اور منسوب بضعف ہیں اور مجمع البحار میں لکھا ہی امر ساتھ خضاب کی اوسکی لیی ہی کہ بال اوسکی سفید محض ہوں مانند بالون ابی قحافہ کے کہ حدیث آیندہ مذکور ہیں اوسکی لیی کہ کوئی سی رنگ بال اوسکی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ سلف اختلاف کہتی ہیں بیچ کرنی خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی و بعضونے کہا یہہ موقوف ہی عادت شہرون پر اسلیی کہ نکلنا عادت شہر والون سے موجب شہرت کا ہی و مکروہ ہی اور بعضون نی کہا کہ جبکا بڑھاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور ریا بہ نسبت خضاب کے نیکی تو اوسکو نکرنا خضاب کا اولی و احسن ہے اور جبکا بڑھاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اولی ہی ف وعن جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایی گئی ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کی دن فتح مکہ کی اور اوسی وقت مسلمان ہوئی اور سر اوسکا اور داڑھی اون کی مانند ثغامہ کی تھی سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو انکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کی اور بچو رنگ سیاہ سی یعنی خضاب سیاہ کرو نقل کی یہہ مسلم نی ف ثغامہ نام ایک گھانس کا ہی کہ سفید ہوتی ہیں شگوفی اور پہل اوسکی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہی و مطالب المومنین میں لکھا ہی کہ بعضی علماء نی کہا ہی کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطی ہیبت کی بیچ نظر دشمنون دین کی کری تو درست ہی اور جو کہ واسطی زینت نفس کے اور دوسرا کے عورتونکے کرنی مکروہ ہی نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہنچا ہی کہ امیر المومنین ابوبکر نی خضاب کرتی تھی ساتھ مہندی اور وسمہ کے ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں موتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی اور اور بعضی صحابہ سی جو اوسمیں نقل کیا گیا ہی سو معمول ہی اوپر باب خضاب سیاہ کی و عید شدید آئی ہی جنانچہ دوسرے فصل میں آتا ہی حاصل یہہ کہ خضاب مہندی کا بالاتفاق جائز ہی اور سیاہ میں مختار حرمت و کراہت ہی ف وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی موافقت اہل کتاب کے بیچ اوسچیز کی کہ نہیں حکم کیی گئی اوسمیں اور تھی اہل کتاب چھوڑتی ہی بالونکو یعنی بدون مانگ نکالنی کی بالون میں پڑی سی تھی بال اور تھی مشرک مانگ نکالتی اپنی سر میں پس چھوڑتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پھر مانگ نکالنی لگی پیچھی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سدل چھوڑنا سر کی بالونکا گردسر کی و جمع نکرنا جوانب دونکیکو اور فرق یہہ کہ آدھی بال ایک طرف جمع کرلی اور آدھی ایک طرف و قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کے یعنی مانگ و حضرت جب اول مدینہ میں تشریف لائی تو سدل کرتی تھی بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی عادت اونکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالونکا ہی گردسر کی و تخصیص ساتھ پیشانی کی نہیں ولیکن امتیاز سدل کا فرق سی پیشانی میں ظاہر ہوتا ہی اس سبب سے تخصیص کیا اور طیبی نی کہا کہ مراد سدل یہاں چھوڑنا بالونکا ہی پیشانی پر اور

احدیث سی معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تہی بعدازان فرق قرار پایا پس بعضی کہتی ہین کہ سدل منسوخ ہی اسلیئے رجوع طرف فرق کی وحی سی تہی اسلیئے کہ آنحضرت ماموری تہی ساتہہ موافقت اہل کتاب کی اوسچیز مین کہ مامور نہ تہی اوسمین پس مخالفت اونکی ہی سبب وامر کی ہوا اور احدیث سی دلیل پکڑی ہی بعضی اصولیین نے کہ شرع انبیاء سابق کی شرع ہمارے حبتک کہ ماموز نہووین ہم ساتہہ خلاف اوسکیی لیکن اوسچیز مین کہ تبدیل و تغیر اونکی معلوم نہو اور ظاہر عبارت یحب موافقتہم اسپر دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تہی اوسمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی جگہ یہ نہین یا ہی اگر متفرق ہوتی بال حضرت کی تو مانگ نکالنی والا جیوڑ دیتی اونکو بحال خود یعنی تکلف نکرتی سدل و فرق مین اور بحال خود رکہتی اونکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہی واللہ اعلم ۴ ح ۴

وعن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قِيلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرَ بِالْحَدِيثِ ۴ اور روایت ہی نافع سی وسی نقل کی ابن عمر سی کہا ابن عمر نی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی قزع سی کہا گیا واسطی نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاوی کچہہ سر اوکیکا اور چہوڑا جاوی کچہہ اونکا یہ بخاری و مسلم نی اور ملایا بعضی راویون نے اونکو ساتہہ حدیث کی تعیین قزع کی حضرت نافع کی بیان فرمائی **ف** مونڈا جاوی کچہہ سر اسنکہا نووی نی کہ قزع کہتی ہین مونڈنی بعض سر کو مطلق اور یہی صحیحتہ ہی اسلیئے کہ یہ معنی راوی نی بیان کیی ہین اور ظاہر کی مخالف مین نہین پس واجب ہے اعمال اسپر اور تخصیص لڑکیکی سبب جاہلی ہی ہوئی عادت کی نئی الاکر دوہی لڑکیکو ہی اور ترکیو ہی چنانچہ اسلیئے روایات فقہیہ مین مطلق لائی ہین و کراہت سبب مشابہت کفار کی اور رجوع اسلیئے کی ہی ۴ ح ۴ قزع کے معنی جو راوی نی بیان کیی نووی نی اوسکو صحیحتہ کہا داخل ہی اسمین بیڑی و بیرہان و زلفین جو طیان کا لانا یعنی ۴ مولف

وعن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۴ روایت ہی ابن عمر کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک لڑکیکو کہ تحقیق مونڈا گیا تہا بعض سر اوسکا اور چہوڑا گیا تہا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکیکی پرورش کرنیوالونکو اوسسی اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چہوڑو تمام سر نقل کی ہی مسلم نی ۴ اسمین دلیل ہی طرف سلی کی کہ سر مونڈانا سوای جزو عمری کی جائز ہی اور مرد احتیار رکہتا ہی سر مونڈانیکا اور سر مین بال رکہنی کا لیکن افضل ہے کہ نہ مونڈوای سر سوای جزو عمر یکی جیسیکہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوای حضرت علی رضی کی جیسیکہ مبسوط کتاب مین سیر باب حجامۃ کی بیان سکا گذرا

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۴ اور روایت ہی ابن عباس کی کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مخنثون کو مردونمین سی اور لعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتہہ مردونکے اور فرمایا کہ نکالدو مخنثون کو اپنی گہرونسی یعنی نفل کی یہ بخاری نی **ف** مخنث اوس مرد کو کہتی ہین کہ تشبہ کرے ساتہہ عورتونکی لباس مین اور باتہہ باتون رنگین کرنیمین ساتہہ ہندی کی اور آواز مین اور کلام کرنیمین اور حرکات و سکنات مین اور مخنث کی معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کی ہین اور مخنث ساتہہ زبر نون مشددہ اور زیر اوسکیی اور اول مشہور تر ہی اور مخنث دو طرح کی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت و جبلت مین ہی پر اوضلع و اخلاق عورتونکی واقع ہوا اور دوسرا یہ کہ بتکلف اپنی تئین مشابہ عورتونکی کرتا ہی اور لعنت و مذمت خاص اوسی قسم ہی اول کی کہ وہ معذور ہی اور لعنت کے اون عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتہہ مردونکی وضع مین لباس مین و رفتار مین و غیرہا مین و بہ تصریح شرح شرعۃ الاسلام کی لکہا ہی کہ مہندی لگانی سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی سبب مشابہت کے ساتہہ عورتونکی نہتی اور اسی پر سمجہا گیا کہ عورۃ کو ہی بالکل خالی رہنا مہندی سی مکروہ ہی سبب مشابہت کے ساتہہ مردونکی ۴ ح ۴

وعن قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۴ اور روایت ہی وسی ابن عباس کی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اسنی یا لعنت کری مردون مشابہت کرنیوالونکو ساتہہ عورتونکی اور عورتون مشابہت کرنیوالیونکو ساتہہ مردونکی نقل کی ہی بخاری نی

وعن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

والمستوصلة

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ تعالی نی اوس عورۃ کو کہ ملاوی بال اپنی ساتھہ بالون اور عورۃ کی یعنی زانی کی یا لعنت کی اوس عورۃ کو کہ ملاوی اپنی بالونکی ساتھہ اور کی بال کی اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانی والیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر مذہب ہمارے علماء کی تفصیل بیان کیے ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو حرام ہی بلاخلاف سلیکی حرام ہی نفع اوٹھانا آدمی کی بالونسی اور تمام اجزاء اوسکی سی بیٹے رگی اوسکی کی اور سوای آدمی کی جانور کی پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر ہو عورۃ کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اونکا بی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکی تین صورتین ہین صحیحہ الثنین سی یہہ ہی کہ اگر ملاوی ساتھہ اذن خاوند کی یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک و طبری نی اور اکثر علماء نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونسی ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا پشم یا سوای اونکی اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ حدیثونکی اور کہا یشانی کہ نہی مختص ہی ساتھہ بالونکی پس نہین مضائقہ ہی ساتھہ ملانی صوف وغیرہ کی اوسکا باندھنا بالون کا ساتھہ ڈورون سرخ کی کہ مشابہت ساتھہ بالونکی نرکھین جائز ہی بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی جلد مین چبھوی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنی لگتا ہی پھر اوسمین سرمہ یا نیل بھر دیتی ہین اور کہا نووی نی کہ گودنا اور گدوانا حرام ہی فاعل و مفعول یہا پر اور وہ جگہکہ گودی جاتی ہی بخیر محو جاتی ہی پس اگر ممکن ہو انا لا اوسکا ساتھہ علاج کی تو واجب ہی زالا اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کی تو پس اگر خوف ہو اوسی تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب زالا اوسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اور سپر گناہ اور اگر خوف ہو کسی چیز کا اوسمین سی تو لازم ہی زالا اوسکا اور گنہگار ہوگا بسبب تاخیر واجب کی سلیکی ؛ ش ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی اللہ تعالی نی گودنیوالیونکو گودنیوالیونکو اور اوس عورتون کو کہ چنواوین بال منہ پر سی اور لعنت کی سوہن کر دانیوالیونکو واسطے حسن کی کہ تغیر کرنیوالین ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی اونکی بابن مسعود پاس ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچی مجکو یہہ بات کہ تم لعنت کرتی ہو یعنی عورتونکو ایسی و ایسی پس کہا ابن مسعود نی کیا ہی مجکو کہ لعنت نکرون اوسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسکو کہ وہ ملعون ہو کتاب اللہ کی ہین کہا اوس عورۃ نی کہ تحقیق پڑہا ہی نی دو پٹھون کی درمیان کی دو پٹھون کی ہی یعنی پڑہا ہی سارا قران پس پایا ہی نی اوسمین جو کہتی ہو یعنی صریحا کہا ابن مسعود نی اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سی اور سمجھہ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہین پڑہی تو نی یہہ آیہ کہ جو دین تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لاوے اوسکو اوعمل کرو اوسپر اور جس چیز سی کہ منع کرین تم کو پس باز رہو یعنی اوسی کہا اوس عورۃ نی کہ ہان یہہ آیہ تو پڑہی ہی نی کہا ابن مسعود نی پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اسے تعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جنواوین بال الخ یہہ مکروہ ہی مگر کہ ڈاڑہی یا سر نہین نکلین عورۃ کی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب اونچی ایسکو نامعلوم ہوتی ہین اس روایت مین نی کراوسکا نہین فصل نی مین ہی اور سوہن کر نیوالیونکو الخ یعنی تبکلف فرجہ اور فرق کرواتی ہین دانتونمین کہ عرب کی نزدیک فرق ہونا دانتونمین پسندیدہ اور اکثر جو ہوتی ہی عمر کی عورتونکی دانت ایسی ہوتی ہین اور جب بچہ ہوتی ہین اور دانت بڑہتی ہوتی ہین اور یہہ فرق نہین ہوتا تو بتکلف ہوا تی ہین فرق واسطی اظہار حسن و جوانی کی و مشابہت کی ساتھہ جوانونکی و لفظ المغیرات صفت ہی عورتون کی کہ گئین کی یعنی یہہ عورتین مذکورہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالی کی کو اور لفظ خلق مفعول ہی مغیرات کا اور جملہ بانند تعلیل کی ہی واسطی وجوب لعنت کی و علت تحریم حرمت شلا و منڈانی ڈاڑہی وغیرہ کی یہی ہی و راسی لازم نہین آتا کہ ہر تغیر حرام ہو سلیکی کہ یہہ علت مستقل نہین ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی و حکمت نہی مین یہہ ہی ہی حاصل یہہ ہوا کہ شارع نی بعض تغیرات کو مباح کیا ہی اور

بعضی کو حرام اور عورۃ مذکورہ کی کلام کی یہہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو تمین یہہ تم خبر دیتی ہو لعنت خدا سی یا لعنت کرتی ہو اپنی طرف سی عورتون مذکورہ پر حال آنکہ نہین لعنت انکی مذکور کتاب اللہ مین اور نہین جایز سی لعنت کرنی اوسکو کہ نہ لعنت کری اوسپر اللہ پس جب ابن مسعود دلیل لائی حدیث و قرآن سی اور یہ سچ و جو دونون کی شبہ نہ تہا وجود اوسکا قرآن مین بظاہر مستبعد معلوم ہوا اوسکو اور اخیر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جب بندی مو ہوئی ساتہہ یا زینہای و سچیز کی کہ منع کیا اونکو لعنت رسول نی اور منع کیا رسول نی اونکو اشیاء مذکورہ سی حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات اونکی ذکر کی گئی قرآن مین آور کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہی پس واجب ہی یہہ عمل کیا جاوی اوسپر ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاثیر نظر یعنی ہوتی ہی حق ہی اور منع کیا گودنی سی نقل کی یہہ بخاری **ف** حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالی نی خاصیت رکہی ہی اسمین کہ تاثیر کرتی ہی آدمی و غیر مین مانند سحر کی ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری **ف** یعنی اپنی سر کی بالونکو گوندی سی جما دیا تہا تا جوین پڑین اور غبار سی محفوظ رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتی ہین عرض مذکور کی لیی پہر بیان حالات احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ع **وعن** أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکی زعفران ملی مرد بدنکو یا کپڑے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسلیی کہ یہہ عادت عورتونکی سی ہی و بعضی صحابہ جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی کپڑے کا ہی عفران وغیرہ سی وہ ممنوع ہی نبی سی پہلی پس ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین خوشبو کا کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ بہترین خوشبو کی کہ پاتی مین ہاتہ کے پاتی مین میں چمک خوشبو کی حضرت کی سر میارک اور ڈاڑہی مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسحدیث پر اشکال وارد کرتی ہین ساتہہ حدیث کی کہ خوشبوی مردونکی پوشیدہ ہو رنگ وسکا اور اسی معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تہا حضرت کی خوشبوی مین جب چمک ہوتی تہی اوسکی جواب یہہ کہ مراد رنگ سی وجود مین رنگ ہی کہ اوسکی ظہور مین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کی و جو رنگ ایسا ہو جیسی رنگ مشک و عنبر کا جایز ہی کذا قال الطیبی اور اسی معلوم ہوا کہ مثل صندل کی جایز ہی ع **وعن** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْوَرْسِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی نافع سی کہا کہ تہی ابن عمر جسوقت کہ دہونی لیتی خوشبوی کی دہونی لیتی اگر کی بغیر ملوی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کی دہونی لیتی اور کبہی ہوی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتہہ اگر کی پہر کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح دہونی لیتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور کی ساتہہ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری ع **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ دوست رکہتی تہی یا نبی پسند اپنی و تہی حضرت ابراہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ ہی پسند کرتی تہی نقل کی ترمذی نی **ف** یعنی کرنا بوقت کا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کرتی تہی اور انبیا علیہم السلام کرتی تہی چنانچہ تیرح لفظ فطرۃ کی بیان اسکا اوپر ہو چکا پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکی ہوا بتداء اساس شریعت کی حضرت ابراہیم سی ہی جیسکہ فصل تیسری مین یک حدیث آتی ہی کہ وہ دلالت کرتی ہی اسپر ع **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نہ لیوی لیمین اپنی پس نہین ہم مین سی نقل کی

یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہین ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی یہہ ہین اسکی کہ نہین کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سی یا یہہ تہدید ہی واسطی
تارک اس سنت کی یا ڈر دلایا اوسکو مرنی پر بغیر اس ملت کی ۞ ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی
باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی لیتی ڈاڑہی اپنی سی عرض مین سی اور طول مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی
ف یعنی ڈاڑہی کو ہر طرف سی درست و برابر کرتی تہی بال بڑہی ہوئی کتر کر اور یہہ منافی نہین ہی ساتہہ اعفاء اور توقیر ڈاڑہی کی کہ حدیثون مین امر ساتہہ اوسکی
واقع ہوا ہی اسلیئی کہ نہی کوتاہ کرنی ڈاڑہی سی ہی مانند عجمیون کی اور لینا بالونکا طول مین سی واسطی برابر کرنی اور اصلاح کی منافی اسکی نہین اسلیئی کہ منقول ہی آنحضرت
کہ وہ لیتی تہی ڈاڑہی کی طول و عرض مین سی اور کہا ابن ملک نی کہ برابر کرنا ڈاڑہی کی بالونکا سنت ہی اور احیاء مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علماء نی ڈاڑہی کی
دراز کرنی مین پس بعضون نی تو کہا کہ اگر مٹہی مین پکڑی مرد ڈاڑہی کو اور مٹہی کی نیچی سی کتروا ڈالی تو نہین مضائقہ اسکا چنانچہ کہا ہی ابن عمر نی اور ایک جماعت نی تابعین مین
سی اور اچہا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نی اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نی اور توابع اونکی نی اور کہا چہوڑنا اوسکا اچہا ہی بموجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی ۞ ع
وعن يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ
اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سی پس
فرمایا کیا تیری لیی بیوی ہی کہا نہین فرمایا پس دہو ڈال اوسکو پہر دہو اوسکو پہر دہو اوسکو پہر نہ استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف**
کیا تیری لیی بیوی ہی بیوی کی ہونی سی سوال اسلیئی کیا کہ اگر بیوی ہو اور اوسنی خلوق ملی ہو اور اوسکی بدن یا کپڑی سی مرد کی بدن یا کپڑی کو پہنچی تو معذور ہی اگر قصداً آپ استعمال
کری معذور نہوگا اور روا نہین اور دہونا چاہیی اوسکو جیسیکہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کی بہی بیان کی ہی شارحین نی نہ یہہ کہ اگر واسطی خاطر عورۃ کی ملی معذور ہی جیسیکہ
ظاہر حدیث سی وہم جاتا ہی اور دہو ڈال الخ یعنی تین بار دہو حکم کیا تین بار دہونیکا واسطی مبالغہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ اسلیئی تین بار دہونیکو فرمایا کہ رنگ اوسکا نہین
چہوٹتا بغیر دہونی تین بار کی ۞ ح ع **وعن** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ
فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکی
بدن مین کچہہ خلوق سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا سید نی کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہی واسطی مشابہت کی ساتہہ عورتونکی اور کہا ابن ملک نی کہ اسمین
تہدید و زجر ہی استعمال خلوق سی ۞ ع **وعن** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ
فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا آیا مین اپنی گہر کی لوگون پاس سفر سی اس حال مین کہ پہٹ گئی تہی دونون ہاتہہ میری پس لیپ کیا گہر والون نی میری ہاتہون پر خوشبوئی
زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سلام کیا مینی حضرت کو پس نہ جواب دیا مجکو اور فرمایا جا اور دہو ڈال اسکو اپنی بدن سی
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ظاہر یہہ خفگی بسبب نہ معلوم ہونی عذر اونکی کی تہی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا انکا ساتہہ اس خوشبو کی ۞ ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ
لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشبوئی مرد کی وہ ہی کہ ظاہر
ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کی اور خوشبوئی عورۃ کی وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی
اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ مراد وہ رنگ ہی کہ اوسمین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کی اور لکہا ہی

علما نے کہا ہے کہ عورت کی حق میں ہی کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنی خاوند کی پاس استعمال کرے خوشبو تو جسطرح کہ ہو روا ہی ح **وعن** انس قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکۃ یتطیب منہا رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سکہ کہ نام ایک خوشبوی مرکب کا ہی خوشبوی لگاتی ہی اوسمین سی نقل کی ہی ابو داود نی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دہن راسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت استعمال کرتی تیل اپنی سر مبارک پر اور بہت کرتی کنگھی اپنی ڈاڑھی کو اور بہت رکھتی ہی کپڑا اسر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تہا تیلی کا نقل کی ہی شرح السنہ مین **ف** بہت کرتی ہی کنگھی الخ اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی ہر روز کی کنگھی کرنیسی منع فرمایا ہی انہی نثر ہی نی تحریر کی اور کثرت کنگھی سی یہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتی ہی بلکہ کثرت کبہی صادق آتی ہی اور چیز یہ ہی کہ بجہ جاجت کی کرے اور کرنا کنگھی کا سنت ہی لیکن یہ جو بعد سر دھونی کی کیا کرتی ہین اسکی کچھ اصل صحیح سنت مین نہین اور مراد قناع سی وہ کپڑا ہی کہ ڈالتی ہی سر مبارک پر بعد لگانی تیل کی تا عمامہ میلا نہو پس وہ کپڑا تیل سی مانند کپڑی تیلی کی ہوجاتا ہی یہ کلام کپڑی حضرت کی تیلی کی سی ہوتی ہی ہلیلی کہ یہ معنی نظافت سی کہ حضرت کی مزاج مبارک مین تہی بعید ہین اور آنحضرت نے دست رکہتی ہی کپڑی سفید کو ح **وعن** ام ہانی قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا بمکۃ وہو اربع غدائر رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا ام ہانی نی کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ مین ایک سنہ یعنی بروز فتح مکہ کی اور آنحضرت کی چار گیسو تہی گندہی ہوئی کہ دو ادہین طرف تہی اور دو بادہین طرف نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جسوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی بالون مین چیرتی مین مانگ دونی تالو پر سی اور چہوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کی درمیان دونون آنکہون کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** چیرتی مین مانگ اور یافوخ کہتی مین سر کی بیچ کو یعنی وس جگہ کو کہ رطبیکی سر پر لیکتی ہی یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تہی نزدیک تالو کی اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کی معاذی ہلین دونون آنکہونکی جیسیکہ کہا اور چہوڑتی مین الخ یعنی کرتی مین مانگ کو اوسطرح کہ جانب پیشانی کی ہی معاذی ہلین دونون آنکہونکی اسطرح کہ ہوتی تہی دہنی بال ناصیہ کی اوسکی ادہی ہلین طرف مانگ کی اور آدہی ہلین طرف اوسکی اسیطرح بیان کیی ہین معنی احدیث کی طیبی نی ح **وعن** عبد اللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی اور روایت ہی عبد اللہ سی مغفل سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنگھی کرنیسی مگر ایک روز درمیان نی یکرنقل کی یہ ترمذی نی **ف** کہا قاضی نی کہ غب یہ کہ کرے ایک دن اور ترک کرے ایک دن اور مراد نہی سی مواظبت و اہتمام کرنیسی اوسپر یکی امین مبالغہ و تکلف ہی بہت کرنیمین اور لفظ غب ملاقات مین جیسیکہ زیارت مین کہتی ہی کہ غب زیارت کرو یعنی ایک روز چہوڑ کر یعنی ہر ہفتہ مین اور لفظ غب آیا ہی مین اور اسیطرح عیادت مریض مین اور گوشت کے کہانیمین اور یہنی روز کے کنگھی کرنیسی شامل ہی اور ذاکر کو پس صحیح یہ ہی جو بعد ہر وضو کے کنگھی کی ہی بی اصل سنت کے نہین اور احیا مین جو نقل کیا ہی آنحضرت ہر روز دو بار سی مین کنگھی کی تہی احدیث کے سند ثابت نہین گی اور سوا امام غزالی کی احیا مین کسی اور نی نہین ذکر کی اور احیا مین بعضی چیزین ایسی ذکر کی ہین کہ اونکی کچھ اصل ثابت نہین کیونکہ اتقل عن الشیخ ولی الدین العراقی یہ ظاہر ہی کہ نہی روز کنگھی کرنیکی مقصود ساتہ ہو دوان کے ہوئے عورتون کی سلکی اور تعہل و تزین بکرنیسی نہین اور بعضون نی کہا کہ نہی شامل ہی سبکو غایت یہ کہ عورتون کو خوف ہو سلکی بالون کی اونکی بہت درہم سی اور یہ تقریر کراہت تنزیہی کی تحریمی ح **وعن** عبد اللہ بن بریدۃ قال فارجل لعضالۃ بن عبید مالی ارک شعثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہانا عن کثیر من الارفاہ قال مالی اری علیک حذاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا

اَنْ تَحْتَفِیَ اَحْیَانًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بریدہ سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی فضالہ بن عبید کی کیا ہی واسطی میری کہ دیکھتا ہون مین تمکو
پراگندہ بال بغیر کنگھی کیی کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی منع کرتی ہمکو بہت چین و عیش کی باتون سی کہ کثرت کنگھی کی و تیل کی بہی اوسی مین سی ہی کہا اوس شخص
نی فضالہ کو کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا تیری پانون مین پاپوش کہا فضالہ نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو یہہ کہ ننگی پانون پہرا کرین کبہی کبہی نقل کی یہہ
ابوداود نی **ف** یعنی واسطی تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قادر ہونیکی اوسپر وقت اضطرار کی اور اسی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتی اور کنگھی کرتی اور اوسکو اچہا
جانتی تہی اور ساتہہ اوسکی حکم فرماتی اور رغبت دلاتی تہی ولیکن بعضی زاہدون اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اوسکی بہی رکہتی تہی اور تقریر فرمانی بلکہ امر کرتی اور حاصل یہہ کہ
کراہت بیچ افراط کی اور مبالغہ کی تنعم اور ترفہ مین اور منہمک رہنی مین بیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنیکی اور تزئین کی ہی جیسکہ عادت عجمیون اور اہل تنعم اور اتراف کی ہی اور امر ہی ساتہہ
رعایت توسط اور میانہ روی کی اسمین نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کی اسلیئی کہ نظافت دین سی ہی جیسکہ حدیث آیندہ مین فرمایا ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْهُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی بال پس چاہیئی کہ اچہی طرح رکہی اونکو یعنی دہویا کیا کری اور تیل لگایا کری اور کنگھی کیا کری اور متفرق نرکہی اونکو اسلیئی
کہ ستہرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ
بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
بہترین اوس چیز کی کہ تغیر کری ساتہہ اسکی بڑہاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کتم ساتہہ زبر کاف اور تخفیف کی اور بعضون
نی ساتہہ تشدید کی بہی کہا ہی کہ نام ایک گہانس مشہور کا ہی کہ ملائی جاتی ہی ساتہہ وسمہ کی اور رنگی جاتی ہین اوسی بال اور بعضون نی کہا کہ کتم بہی وسمہ ہی پہر مراد
حدیث سی کیا ہی خضاب ساتہہ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہی یا ساتہہ ہر ایک کی نہایہ مین لکہا ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد استعمال کتم کا ہی تنہا بغیر مہندی کی
اسلیئی کہ مہندی جب ملائی جاتی ہی ساتہہ کتم کی تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور نہی خضاب سیاہ سی صحت کو پہنچ چکی ہی اور کہا کہ شاید حدیث بالحناء او الکتم ہی ساتہہ لفظ
او کی واسطی تخییر کی لیکن روایتین تعدد طرق سی ساتہہ واو کی آئی ہین نہ ساتہہ او کی انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ خضاب نری
مہندی کا سرخ ہوتا ہی اور نری کتم کا سبز اور بعضونکی کلام سی سمجہا جاتا ہی کہ خضاب نری کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو مہندی مین ملا کر کری تو سرخ ہوتا ہی مائل
بسیاہی کی نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتہہ مجموع مہندی اور کتم کی ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس کی کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہی اوسی ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم
کذا قال الشیخ رح اور ملا علی نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ خلط مختلف ہوتا ہی اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہی
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا
یَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہوگی ایک قوم آخر
زمانہ مین کہ خضاب کرینگی ساتہہ اس سیاہی کی مانند پوٹون کبوتر کی کہ جیسی بعضی کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہی نہ پاوینگی بو جنت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ساتہہ
اس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ نکلجاوی سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کی اور نہ پاوینگی بو جنت کی یہہ مبالغہ ہی بیچ زجر و تہدید کی خضاب سیاہ پر یا محمول
ہی حالانکہ جاننی والی پر اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ اگرچہ داخل ہونگی بہشت مین ولیکن اوسکی بو سی محظوظ بہرہ مند نہین ہونیکی اور بعضی کہتی ہین کہ بوی خوش کہ بہشت سی
موقف مین آویگی اور مسلمان اوسی محظوظ و مسرور ہونگی یہہ خضاب کرنیوالی اسی محروم ہونگی اور اسی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَیُصَفِّرُ لِحْیَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ
النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہنتی پاپوش چمڑی دباغت کیئی ہوئی اور بن بالون کی اور زرد رنگتی ڈاڑہی اپنی

کو ساتھ رس کی کہ نام ایک گھاس سرخ رنگ کا ہی ہے شہروں میں کی اور رنگتی ساتھ عفران کی وہ تہائی ابن عمر کرتی ہے یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتی جو تی مذکور اور کرتی حضاب مذکور نقل کی یہہ نسائی نی **ف** سی خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس کی کتاب اللباس میں گزری معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا وجہ تطبیق دونوں کی وہاں ذکر کی گئی ہی **وعن** ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا کله رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تہا اوسی ساتھ مہندی کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا خوب ہے یہہ کہا راوی نی پس گذرا ایک دوسرا شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی سیاہ تہا وہ پس فرمایا حضرت نے یہہ بہت اچھا ہی پہلی سی پھر گذرا ایک دوسرا شخص کہ خضاب کیا تہا ساتھ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہی ان سب سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود رواہ الترمذی ورواہ النسائی عن ابن عمر والاکثر روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تغییر کرو بڑہاپی کو یعنی خضاب سی اور مشابہت کرو ساتھ یہود کی خضاب نہیں کرتی نقل کی یہہ ترمذی اور نقل کی یہہ نسائی نی ابن عمر اور زیادہ کی اوسی نسخہ میں ابن زبیر ہی **ف** احتمال ہی یہہ حکم خاص اہل جہاد کی ہو واسطے اظہار قوت اور خوف دلانی دشمنوں کی ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانه نور المسلم من شاب شیبة فی الاسلام کتب اللہ له بها حسنة وکفر عنه بها خطیئة ورفع بها درجة رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ وسی نقل کی اپنی باپ سی وسی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چنو سفید بالوں کو سر کی تحقیق بڑہاپا سبب نور انیت کا ہی مسلمانوں کو جو شخص کہ بوڑہا ہووے بڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید تو مسلمانی میں لکھتا ہی حق تعالی واسطے اوسکی سبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہی اوسی سبب اوسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہی واسطے اوسکا سبب اوسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی اسلیئے کہ بڑہاپا وقاری جیسیکہ تیسری فصل میں آتا ہی اول جو بوڑہا ہوا ہی نبی دم میں ابراہیم علیہ السلام کے پس جب انہوں نی بڑہاپا دیکھا ہی تعجب میں کہا کیا ہی یہہ ہی میری جواب پایا کہ یہہ وقاری عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا اور روشنائی آتا ہی دمی کو فرش معاصی سی اور باعث ہوتا ہی بڑہاپا طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہی دوڑتا ہوگا آگی موسن کی ظلمات حشر میں جیسیکہ مذکور ہوا سی آیہ میں یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم پس بایں تقریر سی مراد نور روز قیامت کا ہووے جیسیکہ ایک حدیث میں جمع آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سی جمال وصورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک کہ بوڑہوں کو اوسی عالم میں حاصل ہوتی ہیں بعید نہووے اور بحسب حدیث کی مکروہ ہی چنانچہ سفید بال کا تر دیک کتر علماء کی ع **وعن** کعب بن مرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیامة رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی کعب بن مرہ سی وسی نقل کی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہووے بوڑہا ہونیکر اسلام میں ہوتا ہی بوڑہا ہونا واسطے اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی **ف** یہاں ایک سوال اشکال ارد ہوتا ہی کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی دنیا و آخرت میں تو اوسکا چہپانا اور تغیر کرنا خضاب سی کیوں مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی سبب اوسکی مصلحت دینی کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہی کافروں دشمنوں کے تا وہ خیف نجائیں اور دلیر ہوویں جہاد کی لیکن اگر کوئی کہی کہ وکہیڑنا بالوں کا اس مصلحت کے لیی کیوں جائز ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ بال چنی میں اور کہیڑنا سفید بالوں کا جڑ سی تا ہی اور آخر کو باعث ہیئت کا ہوتا ہی بخلاف خضاب کی کہ زیادتی ایک صفت کی ہی وسیہ بیں فرق ہوا تمیں اور اسمیں ع **وعن** عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سی یعنی ہر ایک ہوتا تہا درمیان میں مہری و حضرت کی اور تہی حضرت

کانوں اور جمعی کے اوپر بچی ہوئی فرہ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف سر کی لونکی تین تا میں ایک تو جمہ ساتھہ میں جیم اور تشدید میم کی اور دوسری جمہ فرہ ساتھہ بروا و اور جرم ف اور تیسری لمہ ساتھہ بر لام اور تشدید میم کی پس جمہ یال کندھوں تک اور وفرہ لوون تک اور لمہ بین بین کانوں اور کندھی کی بیچی کانوں سی نیچی اور کندھی سی اوپر پس کہتی ہیں حضرت عائشہؓ کہ بال حضرتؐ کی موصوف ہین اور جمہ سی اور نیچی فرہ سی یعنی بوسی نیچی اور کندھوں سی اوپچی تھی کہ جنکو لکہتی ہین اور کبھی جمہ یعنی مطلق بالونکی تا ہی جیسی نچلی لمبی آیا ہی تصرف جمہ شمہ افزیہ ح **وعن** ابن الحنظلیۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل خریم لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن حنظلیہ سی کہ ایک شخص ہی صحابیون مین سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہی خریم اسدی اگر نہوتی لمبی بال اسکی اور دراز تی تہبند اوسکی پس پہونچی خبر خریم کو پس لی وسنی چہری پس کاٹ ڈالی ساتہہ اوسکی بال اپنی کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدہی پنڈلی تک نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف خریم اسدی یہی حضرت کی صحابی تہی قبیلہ بنی اسد سی حضرت نی اونکی حق مین کلام مذکور فرمایا اور دراز ی بالونکی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نی نہین پسند فرمایی بالونکی تجہر معلوم کیا ہوگا اس سبب سی شکایت فرمانی اور اسی معلوم ہوا کہ اگر یہان مسلمان مین کوئی بالونکی شرع ہووے اور کاذر غالبا نہ کرتی تو جائز ہی جبکہ یہ چالی کہ وہ سنی کا تو باز رہیگا اوسی ع **وعن** انس قال کانت لی ذؤابۃ فقالت لی امی لاجزنہا کان رسول اللہ صلی اللہ یمدہا ویاخذ ہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی مجہ کو اوسطی میری گیسو پس کہا اوسطی میری مان میری نی نہیں کاٹونگی مین ان کو تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہینچتی ان کو اور پکڑتی ان کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی از راہ پیار کی پس بسبب کہ تہین کی مان اونکی کتری نہین اور کراہت دراز گی اونکی کہ مذکور ہوئی سبب نہ کوری یہہ منافی اسکی نہین ح **وعن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امہل ال جعفر ثلاثا ثم اتاہم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا الی بنی اخی فجئ بنا کانا افرخ فقال ادعوا الی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مہلت دی ال اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہونچی خبر شہادت جعفر کی تین دن تک یعنی پہوڑی کہا اونکو کہ روتی تہی اوغم کرتی تہی جعفر پر اور نہ آئی حضرتؐ اون کی پاس پہر آئی اون کی پاس یعنی اونکی تسلی کی لیی اور فرمایا مت رو اوپر یہانی میرے بعد اچہی اونکی پہر فرمایا بلاؤ میرے پاس میرے بہتیجون کو یعنی عبد اللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹی جعفر کی ہین پس لائی گئی ہم کو گویا کہ ہم چوزی تہی پہر فرمایا بلاؤ حلاق کو پس حکم کیا اوسکو سر مونڈنی کا پس مونڈی سر ہماری نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف جعفر بیٹی ہین ابوطالب کے اور یہانی حضرت علی کی پس حضرتؐ کی چچیری بہائی ہوا مہلت دینے مع آسمین دلالت ہی سر کرنے اور نہ کہ نہایت پر بغیر نوحہ کرنے کی بجا رہی تین دن تک اور بعد آچکی دن کی کہ نہایت تمام دہ یکی تین دن ہین سی معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ رونا اور غم کہنا نہایت پر اور تعزیت کرنی بجا ہی اور حضرتؐ نی دن اولاد کی سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ کہنا بالونکا افضل ہی سوای بعد فراغ حج یا عمرہ اسلیی کہ انکی مان اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت مین ہین کنگھی کرنی اور دہونا وغیرہ بالونکا اونسی نہین ہوسکتا جوبن غیرہ پڑجاوینگی بالون مین ح **وعن** ام عطیۃ الانصاریۃ ان امراۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنہکی فان ذلک احظی للمراۃ واحب الی البعل رواہ ابوداؤد وہذا الحدیث ضعیف وراویہ مجہول اور روایت ہی ام عطیہ انصاریہ سی کہ تحقیق ایک عورۃ تہی ختنہ کرتی مدینہ مین یعنی عورتونکا پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنی چمڑی کی اسلیی کہ نہ مبالغہ کرنا اوسمین بہت لذت دیتا ہی عورۃ کو اور محبوب تر ہی یعنی لذیذ تر ہی طرف خاوند کی یعنی اگر تو بیچ کاٹنی اس موضع کی مبالغہ کری تو خاوند لذت پاتا ہی اور نہ ہووی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہی اور راوی اسکی مجہول ہین ف احتمال ہی کہ مراد راوی سی جنس راوی ہین یعنی سب راوی چنانچہ موید ہین اسکی یہہ لفظ

جو ایک نسخہ صحیحہ میں ہی روایۃ مجہولۃ اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد یہ ہو کہ احد روایۃ مجہول چنانچہ مؤید اسکی یہ الفاظ ہین جو ایک نسخہ میں ہی فی روایۃ مجہول لیکن روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھہ سند صحیح کی اور حاکم نی اپنی مستدرک مین ضحاک بن قیس سی اور اوسکی لفظ یہ ہین خضبی اتنہکی فانا نصر لازوجہ حظی عندلازوج

ع **وعن** کریمۃ بنت ہمام ان امرأۃ سألت عائشۃ عن خضاب الحناء فقالت لا باس ولکنی اکرھہ کان حبیبی یکرہ ریحہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی کریمۃ بیٹی ہمام کی سی کہ تحقیق ایک عورۃ نی پوچھا عائشہ سی حکم خضاب کرنی مہندی کا یعنی سر مین پس کہا عائشہ نی کچھہ مضائقہ نہین ولیکن مین ناخوش رکھتی ہون اسکو تحقیق دوست میری یعنی آنحضرت مکروہ رکھتی تھی بو اوسکی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی

ف ظاہر یہ ہی کہ مکروہ رکھنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص بادمین تھا اسلیی کہ آگی کی حدیث مین آتا ہی کہ حضرت نی مہندی سی جب خالی ہوتی ہاتون اوسکی مہندی سی ع **وعن** عائشۃ ان ھندا بنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی فقال لا ابایعک حتی تغیری من کفیک فکانھا کفا سبع رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا اے نبی اللہ کی بیعت لو مجھی پس فرمایا نہین بیعت لیتا مین تجھی یعنی ساتھہ یہان تک کہ تغیر کری تو دونون ہاتھون اپنی کو یعنی مہندی لگاوی تو پس گویا کہ دونون ہاتھہ تیری مہندی کی ہین نقل کی یہ ابوداود نی

ف ہند بنت عتبہ یہ ہی ابوسفیان کی اور ما معاویہ کی ان فتح مکہ کی اسلام لائین تھین اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بیعت غیر دون فتح مکہ کی ہی اور اسی معلوم ہوا کہ عورۃ کو مہندی لگانی ہاتونمین مستحب ہی اور ترک اوسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردونکی ہی ع **وعنہا** قالت اومت امرأۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری ایدرجل ام ید امرأۃ قالت بل امرأۃ قال لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اشارہ کیا ایک عورۃ نی پس پردہ سی لاوسکی ہاتہہ مین ایک خط تہا کہ کسی نی بہیجا تہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہینچ لیا حضرت نی ہاتہہ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین جانتا مین کہ آیا ہاتہہ مرد کا ہی یا عورۃ کا کہا اوسنی عورۃ نی بلکہ ہاتہہ عورۃ کا ہی فرمایا حضرت نی اگر ہوتی تو عورۃ یعنی عادت کرنیوالی شما عورتونکی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنی یعنی سات مہندی کی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی

ف اسمین تاکید ہی استحباب مہندی لگانیکی عورتون کو اور کمال تعلیم آداب کی ہی ع **وعن** ابن عباس قال لعنت الواصلۃ والمستوصلۃ والنامصۃ والمتنمصۃ والواشمۃ والمستوشمۃ من غیر داء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالونکا چٹلا دوسرے کی اور ملوانیوالی اوچنی کی اور چنوانیوالی یعنی بالونکو اور کودنیوالی اور گدوانی والی بغیر بیماری کی نقل کی یہ ابوداود نی

ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل مین نی کر چکی ہی اور بغیر بیماری کے یعنی اگر حاجت گودنی کی ہو جائز ہی اگرچہ باقی ہین نسان ع **وعن** ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورۃ کا اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ پہنی پہناوا مرد کا نقل کی یہ ابوداود نی ع **وعن** ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہا کیا گیا واسطے عائشہ کی کہ تحقیق یہ عورۃ پہنتی ہی پوتین نکی سی کہا حضرت عائشہ نی کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس عورۃ کو کہ مشابہت کری ساتھہ مردون کے نقل کی یہ ابوداود نی

ف یعنی لباس مین اور کلام مین اور عورۃ کو مشابہت کرنی ساتھہ مردونکی فعل مین اور علمہ مین غیر مذموم ہی چنانچہ یا ہی کی کانت عائشۃ جعدۃ الرای یعنی فعل اچھا کرتی تھی ع **وعن** ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر کان اخر عھدہ بانسان من اھلہ فاطمۃ واول من یدخل علیھا فاطمۃ فقدم من غزاۃ وقد علقت مسحا

اَوْ سِتْرًا عَلٰی بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ مَا رَاٰى هَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا بَرِيْرَةُ اذْهَبِ بِهٰذَا اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتٍ اَكْرَهُ اَنْ يَّاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصْبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت سفر کرتی ہوتا آخر عہد اونکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اونکا ساتھہ لوگونکی اہل اونکی سی عہد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی سب کو رخصت کرکر اور سب سی فارغ ہو کر حضرت فاطمہ کی پاس تشریف لاتی اور جو کچھہ کہنا ہوتا اونسی کہتی اور جو کچھہ وصیت کرنی ہوتی اونکو کرتی اور رخصت کرتی اور تہیں حال وہ کہ آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کی پاس وقت آنیکی سفر سی فاطمہ یعنی سفر سی آتی تو اول اون کی پاس آتی پس آتی آنحضرت ایک جہاد سی اور حال آنکہ نکلیا تہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پاس اپنی دروازہ پر یعنی زینت کی لیی ایسی کہ اگر پردی کی لیی ہوتا تو حضرت کو ناگوار ہوتا اور پہنائی تہی حضرت حسن اور حسین کو دو کڑی چاندی کی یعنی ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تہا یا دو دو پس تشریف لائی آنحضرت اور نہ داخل ہوی یعنی حضرت فاطمہ کی گہر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہ نے کہ اونہیں منع کیا حضرت کو داخل ہونی سی کہ دیکہا یعنی ٹکاتا پردی کا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن اور حسین کو پس پہاڑ الا حضرت فاطمہ نی پردہ اور اوتاریی دونوں کڑی دونوں صاحبزادونکی ہاتہہ سی اور توڑ الا ہر ایک کڑی کو اونی اور دونوں کی ہاتہہ سی پس گیی دونوں صاحبزادی حضرت کی پاس روتی ہوی پس لیا حضرت نی زیور کو اون سی اور فرمایا اسی ثوبان لیجا اس کو طرف آل فلان کی یعنی طرف اونی قرابتیونکا کہ محتاج تہی نام لیا اہل کا کہ یہ اہل بیت میری ہین مکروہ رکہتا ہون میں کہ کہا دین اپنی زندگانی اپنی کی دنیا مین یعنی لذت حاصل کرین اچہی طعام سی اور پہنین لباس نفیس کو یا کہانا طیبات کا کنایہ ہی لذت حاصل کرنہی اور چیز کو یعنی بلکہ اختیار کرتا ہون میں انکی لیی فقر و ریاضت تاکہ ہون وے جو انکی بندا اور نہون مشابہ اون لوگونکی کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا اور چونکہ آنحضرت نی تمسک کی حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت محبت کی فرمایا اسی ثوبان خرید کر واسطی فاطمہ ایک عصب کی کہ دانت ہاتہی کا اور دریائی کا اور سکاہا رہتا ہی میں اور خرید دو کر سی ہاتی دانت کی یعنی دو صاحبزادونکی لیی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نی **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر رزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بہا کل لیلۃ ثلثۃ فی ہذہ وثلثۃ فی ہذہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سرمہ لگاؤ ساتہہ سرمی اصفہانی کی یعنی ہمیشہ مداومت کرو اوسکی پس بیشک وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنی پلکون کو کہ باعث زینت کا اور علامت صحت آنکہونکی مین اور کہا ابن عباس نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سرمہ دانی لگاتی تہی اوسی ہر شب مین تین بار یعنی ہر پی اس آنکہہ مین یعنی داہنی مین اور تین بار یعنی بائین مین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** کہا بعضون نی کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتی ہین اور اثمد یہی کالا قسم خاص سرمہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہی کہ جسمین کہ کرتا ہی سنگ کو اور زخمونکو اور قوی کرتا ہی آنکہون کی پٹہون کو خصوصا بالخصوص اوٹہنی کو اور اوگاتا ہی بالونکو اور ایک روایت مین آیا ہی بالاثمد المروح اور وہ سرمہ کی طرح ایسا ہی اوہمین مشک خالص اور ہر شب مین یعنی پہلی سونیکی جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی عند النوم اور حکمت اوسوقت کی لگانیمین یہ ہی کہ آنکہ مین ہتا ہی وطبقات آنکہ مین سرایت خوب طرح کرتا ہی رع **وعنہ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال ان خیر ما تداویتم بہ الدد والسعوط والحجامۃ والمشی وخیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وان خیر ما عجمون فیہ یوم سبع عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدی وعشرین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین عرج بہ ما مر علی ملا من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ رواہ الترمذی

وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا ابن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگانا پہلی سونی کی ساتھہ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکھہ مین
کہا ابن عباس نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین چیزکہ دوا کرو تم ساتھہ وسکی یہہ چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز
کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھہ وسکی سرمہ اصفہانی ہی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور جماتا ہی بالونکو اور تحقیق بہترین دوا تمہارے نوکا کہ ہری سینگی کچھوا اور سدبین سترین
اور راسنسوین اور اگیسوین ہین اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذری وہ کسی جماعت پر فرشتون سی مگر کہا اونہون نی حضرت کو کہ لازم ہے
تمکو ہری سینگی کچھوا نی نقل کی یہہ ترمذی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف لدود ساتھہ برلام کی کہتی ہین اوس دوا کو کہ پلائی جاوی بیمار کی نہیں
باجہہ کی طرف سی اور سعوط اوس دوا کو کہتی ہین کہ پلائی جاوی ناک مین اور حجامت کہتی ہین ہری ہوئی سینگی کو پچھنی کو اور مشی ساتھہ برسیم اور زیرشین اور تشدید
کی بروزن فعیل کی اور مسہل کو کہتی ہین مشق مشی سی ہی یعنی چلنی کی چونکہ دوا مسہل سی بار بار چلنا ہوتا ہی ست کی یہی سلیمی سکوشی کہتی ہین اور خون بلکہ تمام
رطوبات اول مہینی سی دس مہینی تک زیادتی اور غلبہ اور جوش مین ہوتا ہی اور اخیر مہینی مین بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کی ہوتا ہی پس ایام وسط مہینی
کی مناسب ہین ساتھہ اعتدال کی خصوصا یہہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی مین آویگی انشاء اللہ تعالی ج وعن عائشۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی الرجال والنساء عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال ان یدخلوا بالمآزر رواہ الترمذی
وابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونی حمامونکی سی پھر رخصت دی مردونکو داخل ہونے
کی ساتھہ تہبندون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف کہا مظہر نی کہ نہ اجازت دی حضرت نی عورتونکو حمامون مین جانیکی اسلیئے کہ تمام اعضاء اونکی ستر ہین اور کہلے
اونکا نہین جاتا ہی مگر وقت ضرورت کی لہ مثلا بیمار ہووے داخل ہو علاج کی لیئے یا منقطع ہو نفاس مین داخل ہو طہارت کیلیئے ہو جنبی اور حائض ہو بہتر اور قادر ہو نہین پانیکو
گرم کرنی پر اور وجہ حضر کا استعمال اونی پانی کی ہندکی سی اور نہین جانا مردونکو جاتا حمام مین جبکہ تہبند کی کہ گھٹنی تک ہو انتہی اور نہین پوشیدہ ہی کہ بظاہر ہو الکلام سی حکم وقت
کا درمیان مردون اور عورتونکی بیچ ہونی کی سلیئے کہ عورتین ساتھہ عورتون کی یا مانند مردونکی ہین ساتھہ مردونکی بغیر فرق کی اور شاید کہ وجہ بہتر کرنی عورتونکی داخل ہونی
حمام کی سی یہہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی جنس سی اور بستہ ہولینی ہین اور بیحیائی مین بعض اونکی بعض کو حتی کہ جنیوسی ہی پردہ نہین کرتی تن چہ جای قارب سے
کہ مان بیٹی سی اور مانند اوسکی سی تو بالکل پردہ کرنی مین نہین حتی کہ گہر مین چہ جای حمام مین اور نہ وہ تہبند باندہتی ہین مگر اوس پر یا آنحضرت نی دیکہا اور ہووے
حال نکا پس بند کیا اسنی ہمزہ واو علامت الصواب ج وعن ابی الملیح قال قدم علی عائشۃ نسوۃ من اهل حمص فقالت من این
انتن قلن من الشام قالت فلعلکن من الکورۃ التی تدخل نساؤها الحمامات قلن بلی قالت فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لا تخلع امراۃ ثیابها فی غیر بیت زوجها الا هتکت الستر بینها وبین ربها وفی روایۃ فی غیر بیتها الا هتکت
ستر ما فیما بینها وبین اللہ عزوجل رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ کہا اوسنی آیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس کتنی ایک عورتین
اہل حمص سی کہ ایک شہر ہی شام مین پس کہا حضرت عائشہ نی کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتون نی کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل
ہوتی ہین عورتین اوسکی حمامون مین کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ نی پس تحقیق سنا ہی مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین اوتارتی کوئی عورت
کپڑے اپنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی مگر کہ پہاڑا اوسنی پردہ درمیان اپنی اور درمیان پروردگار اپنی کی اور بیچ ایک روایت کی بیچ غیر گہر اپنی کی مگر پہاڑا اوسنی پردہ
اپنا بیچ اوسچیز کی کہ درمیان اوسکی ہی اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگ ہی الا ہی یعنی پس روایت مین بجای فی غیر بیتہا الخ فی غیر بیتہا الخ ہی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف اسلیئے کہ عورتہ حکم کی گہر ہی ساتھہ پردہ کرنیکی اور محافظت کی سی کہ دیکہی سکو جبتک یہانتک کہ نہین لاچار ہی مگر اسطرح وسکی یہہ کہ کہولی ستر اپنی
خلوۃ مین ہی مگر نزدیک خاوند اپنی کی پس حرج وقت کہ کہولی اعضا اپنی حمام مین بغیر ضرورت کی پس پہاڑا وہ پردہ کہ حکم کیا تہا اوسکا اللہ تعالی نی اوسکا اور کہا طیبی نی

کہ بہتر سلسلی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہی لباس تاکہ ڈھانکی ساتھہ ہو سکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالیٰ سی اور کہولا ستر اپنا پہاڑ ہی
کہ درمیان وسکی اور درمیان اللہ تعالیٰ کی ہی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ
لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً
اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۝ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فتح کریگا وسکو اوپر تمہارہ سی مین عجم کی اور پاوگی تم اوسمین گھر
کہ کہا جاویگا اوسکو اوپر اوسکی حمام پس داخل ہوں اوسمین مرد بدون تہبند کی اور منع کرو اوسمین داخل ہونی سی عورتون کو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی ہیقی
نی **ف** اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندہین ہون خواہ بن تہبند کی اسلیکہ عورتین سب ہی نون تک ستر ہین اور مردونکو ہوانکی ستر کی مین
ناف سی اونون تک ہی پس مندسا تہبند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہو عذر تین نون وسطی علاج کی داخل ہون یعنی تہبنہ باندہ کر یا جسمین نجو وسطی غسل کی داخل ہون یا سبب کسے
اور عذر کی اور بغیر عذر کی عورتونکو حمام مین جانا جائز نہین ۵ ع **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ۝ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا
ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخر کی پس داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخر کی پس داخل کری نہ بی عورۃ کو حمام مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا
ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخر کی بیٹہی اوسی سترخوان پر کہ دیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی ہیقی مذی اور نسائی نی **ف** نہ داخل کری اہلہ یعنی زن منکوحہ ہی یا لونڈی ہی یا حمام مین
جانیکا اوسکی حکم مین ہی ان اوپر مٹی اور نہین غیر اوسکی جو اسکی تحت حکم مین اور مکروہ ہی مرد کو بیہ دیوی اوسکو اجرۃ حمام کی اسلیکہ ہوگا مدفکار اوسکا مردہ پر اور جانا خصوصا
حمام مین ہی بعض کتابون فقہ کی لکہا ہی لیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہین اور جو حدیث کہ وارد ہوی ہی اوسمین منسوب بوضع ہی اور صحیح یہہ ہی کہ نہی تحریمی حمام
مین نہین کی بلکہ کراہۃ تنزیہی اور مکروہ حظر مین جو حمام النبی مشہور ہی شاید کہ جس جگہ آنحضرت نی اکبار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہی واحتمال ہی نام ہو سکا حمام
النبی اس سبب سی زبان دہو کہ حضرت کی پیدائش کی جگہ کی جانب اور نواحی جگہ کی واقع ہی اللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حیثیت نہین واقع ہونی جیسا مذکور ہوا اور نہ ہی تحریم
یعنی نہ حاضر ہوا و جگہ کہ دور شراب پیتے تا ہو وہان یعنی پیتی ہوں اوسکو شراب خوار پس اگر پہر نہ ہی ہو تو بہی اجب ہی اوپر منع کرنا اونکا اوسی لو جیسا یہہ بیہا اور منع کیا
اون کو اور نہ اعراض کیا اون سی اور نہ غصی ہوا اوپر نہین ہوگا سو من کامل ۵ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ
اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ
وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝ روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس بن مالک خضاب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی کرتی تہی اسکی سی پس کہا انس نی اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین بال سفید اونکی سر مبارک کی مین تو ہی شمار کرتا مین یعنی آنحضرت چند بال
سفید رکہتی تہی خضاب کیون کرتی اور رسیلی کہا صاحب حاکہ نہین خضاب کیا آنحضرت نی زیادہ کیا انس سی یا ثابت نی انس سی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ محققین خضاب
کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتہہ مہدی اور وسمہ کی اور خضاب کیا عمر رضی اللہ عنہ ساتہہ زری مہندی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین پس
نہین منافی ہی یہہ خضاب کرنی ڈاڑہی کی کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگی ابن عمر سی اور کلام ہیچ خضاب کی مہندی اور وسمہ کی اور زری مہندی کی اوپر بند کو تحقیق
ہی ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تُصَبِّغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَبِّغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يُصَبِّغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ۝ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ وہ تہی رنگتی ہی ڈاڑہی ساتہہ زردی کی یہانتک کہ بہر جاتی پگڑی اونکی زردی سی پس کہا گیا وسطی

اونکی کہ کیون رنگتی ہو زردی سی کہا تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتی تہی ساتہہ زردی کی یعنی ڈاڑہی اور نہ تہی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کی زردی
سی یعنی خضاب ڈاڑہی مین اور تحقیق تہی حضرت رنگتی ساتہہ زردی کی کپڑی اپنی سب یہانتک کہ پگڑی بہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف ساتہہ زردی کی یعنی
ورس کی کہ نام ایک گہانس کا ہی مشابہ زعفران کی اور کبہی اوسمین زعفران بہی ملائی جاتی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہی کہ رنگتی تہی حضرت اوسی ڈاڑہی کو جیسا کہ
اوپر ذکر کیا گیا اور سیوطی نی کہا کہ بعضون نی کہا کہ مراد اس حدیث مین رنگنا بالونکا ہی اور بعضون نی کہا کہ رنگنا کپڑونکا مراد ہی کہا سیوطی نی کہ یہہ اشبہ ہی اسلیے کہ نہین نقل
کیا گیا کہ حضرت نی بال رنگی ہون کہتا ہون مین کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی انکار کیا اسپر کہ پہنی کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوی اسپر اور صحیح وہ ہی کہ جو صاحب نہایہ
نی ذکر کیا کہ مختار یہہ ہی کہ حضرت نی بال رنگی کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نی دو چیز کی کہ دیکہی اور اوسمین وہ سچا ہی اور یہہ تاویل مانند متعین کی ہی واسطی تطبیق دینی
کی درمیان حدیثونکی انتہی اور یہہ نہایت مدعا ہی اور رنگنی کپڑی الخ یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب اثر اس زردی کی نہ یہہ کہ رنگتی تہی اون کو ساتہہ اوسکی پہر پہنتی تہی اسلیے
کہ نہی آئی ہی زرد کپڑی کی پہنی سی واللہ اعلم ۱۲ ع **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا
شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا گیا مین ام سلمہ کی پاس پس نکالا اونہون نی طرف
ہماری ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بالونمین سی رنگین نقل کی یہہ بخاری نی ف رنگین کہا میرک نی کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نی اور احمد نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کے
اور نقل کی یہہ بخاری نی اور اسیطرح ترمذی نی نقل کی ہی شمائل مین انس سی کہ کہا دیکہا مینی بال آنحضرت کا رنگین اور انس سی یہہ بہی گذرا ہی کہ آنحضرت نی خضاب نہین
کیا شاید کہ مراد انکی ساتہہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتہہ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی ایک اون دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی
بال کا رنگ متغیر تہا بسبب رکہنی مہندی کی سر پر واسطی دفع درد سر کی یا بسبب کثرت خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میری یہہ ہی کہ نفی خضاب کی محمول ہی
اوپر خضاب سر کی بسبب ڈہانپی کی اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض ڈاڑہی کی بسبب سفیدی کی واللہ اعلم پہر دیکہی مینی روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی
بال آنحضرت کی ڈاڑہی کا کہ اوسمین اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیجاوی اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسا کہ شمائل مین ہی کہ ابوہریرہ سوال کیی گئی کہ آیا
خضاب کیا تہا آنحضرت نی کہا ہان ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ
نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگی تہی
اوسنی ہاتہہ پانون اپنی ساتہہ مہندی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتہہ عورتون کی یعنی
قول و فعل مین پس حکم کیا آنحضرت نی اوسکی نکالدینی کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرین ہم اوسکو
یعنی اگر فرمائی تو مار ڈالین اوسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون قتل کرنی نمازیونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف
ظاہرا یہہ کنایہ ہی اسلام سی اور موجب اس قول کی کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑہی تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کی ہی ۱۲ ع **وعن** وَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا
فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهٗ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوْسَهُمْ فَجِيْءَ بِيْ
اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سی کہ کہا اوسنی جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مکہ
تو شروع کیا مکہ والون نی کہ لاتی تہی حضرت کی پاس اپنی لڑکی پس دعا مانگتی حضرت واسطی اونکی ساتہہ برکت کی اور ہاتہہ پہیرتی اونکی سرونپر یعنی از راہ شفقت کی پس
لایا گیا مین بہی حضرت کی پاس اور مین تہا آلودہ ساتہہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتہہ زعفران وغیرہ کی پس نہ ہاتہہ لگایا حضرت نی مجکو بسبب
آلودگی خلوق کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف خلوق خوشبوئی عورتونکی ہی پس اوسکی لگانیسی لازم آتی ہی مشابہت ساتہہ عورتونکی اور یہہ منع ہی مردونکو ۱۲ ع

وعن ابی قتادۃ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی جمۃ افارجلہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم واکرمہا قال فکان ابو قتادۃ ربما دھنہا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم واکرمہا رواہ مالک اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا وہلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق مجھ کو اہل میری ہین بال سو لمبے ہون تک یا پس کنگھی کرون میں انکو فرمایا ہان خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اور تعظیم کر اونکی یعنی ساتھہ تیل لگانی وغیرہ کی کہا راوی نی پس تہی ابو قتادہ کو اکثر تیل لگاتی تہی بالون کو لیکن مین دو بار سبب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہان اور تعظیم کر اونکی نقل کی پیہ لک نی موطا مین ف محمود ہونا مبالغہ کا ہے تیل لگانی او کنگھی کرنیکی سبب بہتاک تر زین اور تکلف کے ہی لیکن ملاحظہ امر اور اہتمام کے ساتھہ بجا آوری حکم کی محمود ہوا جیسی ساز کرنا انس کی ماں کا گیسو اونکیلئے سبب کہینچنی درد کانون آنحضرت کی جیسیکہ گذرا ع وعن النجاشی بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فجاءت اختی الخمیرۃ قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او ضفیرتان فمسح راسک وبرک علیک وقال احلقوا ھذین او قصوھما فان ھذا زی الیھود رواہ ابو داود اور روایت ہی حجاج بن حسان سی کہا داخل ہوئی ہم یعنی مین اور اہل میری پاس انس بن مالک کی پہلی بیٹ کی مجکو بہن میری نی کہ خمیرہ اوسکا معنی ہی یعنی مین یاد رہتا ہون کہ لوگونکی بیٹی انس کی پاس گیا مین لیکن کیفیت دخول کی او تفصیل احوال کی اوسکی ہیلین کہتا ہوا مین پس مین میری نی بیان کیا کہا اور تو اوسدن لڑکا تہا او تہی تیری دو گیسو گندہی ہوئی یا کہا تہی تیرے پٹی تہہ پہیرا انس نی تیری سر پر اور دعا برکت کی تیری لیی اور فرمایا کہ منڈوا لون اونکو یا کترو اڈالون اونکو لوگونکو اسلئے کہ یہ ہیئت ہی یہود کی نقل کی پیہ ابو داود نی ف یا کہا تہی قصتان یعنی اور یکونکہ ہی کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھہ پیش قاف اور صاد مہملہ کی کہتی ہین اون بالونکو کہ سر کی آگی کی جانب کو تی ہین ع وعن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ راسہا رواہ النسائی اور روایت ہی علی رضی سی کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ منڈوا وی عورت سر اپنا نقل کی یہود نصاری کی ف عورۃ کی سر کا بال جنرلڈ اسی کہتی ہین مولی ہی اوسکو سر منڈانا حرام ہی ع وعن عطاء بن یسار قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحیۃ فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ کانہ یامرہ باصلاح شعرہ ولحیتہ ففعل ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس ھذا خیرا من ان یاتی احدکم وھو ثائر الراس کانہ شیطان رواہ مالک اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس یا ایک شخص کہ آگندہ بال سر کی اور بڑا داڑہی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سی اپنی داڑہی او سر مبارک پر کی او سی سمجھا جاتا تہا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہین اوسکو ساتھہ سنوارنی بالون اوسکی اور داڑہی اوسکی پس سنوارا اوسنی بالونکو پہر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ہی تجہہ سی کہ آوی ایک تجہا حالت مین کہ پراگندہ ہون بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہی یعنی مین ہیئت وبرا گندہ بال ہی نقل کی یہود نصاری کی ع وعن ابن المسیب سمع یقول ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود قال فذکرت ذلک لمھاجر بن مسمار فقال حدثنیہ عامر بن سعد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن مسیب سی کہ سنی گئی وہ کہتی تہی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی دوست رکہتا ہی پاکیزگی کو اور نہایت ستہرا ہی دوست رکہتا ہی ستہرائی کو کرم کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی کرم کو جشش والا ہی دوست رکہتا ہی جشش کو پس صاف رکہو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کہا اپنی صحنونکو اور نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود نصاری کی صحنون کی کوڑی کرکٹ سی تا پاک خراب کہتی ہین کہا راوی کرنیوالی نی ابن مسیب سی کہ پہر ذکر کیا مین یہ قول ابن المسیب کا

ف صاف رکہو صحنونکو

مہاجرین سمارتا بعی کی آگی کہا اونہون نی کہ حدیث کی مجکو یہ خبر عامر بن سعد تابعی نی اپنی باپ سی یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سی کہ نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند قول ابن المسیب کے مگر بایں تفاوت کہ کہا مہاجر نی مستہری کہ صحن اپنی گہرون کے یعنی اون کی روایت مین لفظ فہینکم صریح مذکور ہی گمان کو اوہمین دخل نہین جیسا کہ پہلی روایت ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نی ف پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبونسی اور لفظ طیب پہر جملہ عیب الطیب کے ساتہہ یہ رطب کی ہی یعنی دوست رکہتا ہی خوش حالی اور خوش مقالی کو یا بوی خوش کو یعنی دوست رکہتا ہی وسکی استعمال کو اپنی ہندونسی اور رضی موتا ہی اونسی ساتہہ اس فعل کی اور ایک نسخہ مین لفظ طیب ساتہہ زبر ط کی و زیری مشددہ کی ہی اور مراد اسی وہ شخص کی وصف کیا ہوا وسی ساتہہ طیبات کی یعنی پہی عقیدون اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی اور نظافۃ کے معنی مین جلا ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نی کہ مستہر رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم اور جودسی سبکی جب صحن گہر کا ستہر موتا ہی تب لوگونکو اوہان کو رغبت اور ترغیب اوسمین بہت ہوتی ہی ع **وعن** یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول کان ابرٰهیم خلیل الرحمٰن اول الناس ضیف الضیف واول الناس اختتن واول الناس قص شاربہ واول الناس رای الشیب فقال یا رب ما ہذا قال الرب تبارک وتعالٰی وقار یا ابرٰهیم قال رب زدنی وقارا رواہ مالک اور روایت یحیی بن سعید کی یحیی بن سعید نی سنا سعید بن مسیب سی کہتی کہ کہی حضرت ابراہیم دوست رحمن کے اول آدمیونکی کہ مہمانی کی یعنی سمہ مہمانی کی اول اونسی شروع ہوئی اور اول لوگون کی کہ ختنہ کیا اور اول لوگونی کہ کترین مونچہہ اپنی اور اول لوگونکی دیکہا بڑہاپا یعنی سفید بال سر کہی اسی پروردگار سی یہہ فریاد کیا پروردگار بزرگ و برتر نی کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و بوجہہ وقار کا ہی کہ سبکی لہو و لعب سی اور ارتکاب حرکات سی باز رکہتا ہی اسی ابراہیم کہا حضرت پروردگار نی کہ اسی پروردگار میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کا کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نی ف اور ذکر کیا سیوطی نی بیچ حاشیہ موطا کے اور چیزین جو اول حضرت ابراہیم سی شروع ہوئین ناخن یعنی ناخن کاٹنی و ستر العورۃ پائجامہ پہنا خضاب کرنا ساتہہ مہندی اور مسہ کے خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا اور خطبہ مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ و میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور محافظہ کرنا ساتہہ لوگون کی اور ترید تیار کرنا ع **باب التصاویر** باب ہی بیچ بیان تصویرون کے ف تصاویر جمع ہی تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہان صورتین جاندارونکی ہین کہ کہی ہون پردون وغیرہ پر **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابی طلحۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر متفق علیہ روایت ہی ابی طلحہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا اور نہ اوس گہر مین کہ ہون اوسمین تصویرین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علماء نی کہ مراد وہ کتا ہی و صورت ہین کہ حرام ہی کہنا اونکا اور جو کہ ایسی نہین ہین جیسی کتا یا ایسی تصویر کی کہ بیحرمتی کی جاتی ہی اور بسبب محافظت زراعت اور مواشی کی یا صورتین کہ خوار و پامال ہون جیسونون وغیرہ مین تو اونکا مانع دخول ملائکہ سی نہین اور یہہ حکم استعمال صورتکا ہی و بنانا صورتہ جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ کپہونی پر ہو یا درہم یہ یا اور چیز پر اور بنانا صورۃ جاندار کا اشد حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سورج اونکی اور بیجان جاندار کی نہین حرام اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کا گہر مین مانع دخول ملائکہ سی ہین مطلق اگرچہ اون صورتون نہون کہ رکہنا اونکا حرام نہو اور مراد فرشتون سی غیر عمال لکہنی والی ہین اور غیر محافظت کرنیوالی کہ جیسی نہین موتی آدمی کی کسی حال مین ع **وعن** ابن عباس عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما وقال ان جبرئیل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ام واللہ ما اخلفنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لہ فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبرئیل فقال لقد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی اوسی نقل کی میمونہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی صبح کی ایک روز غمگین و خاموش اور فرمایا یعنی بیچ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہ سی یا کسی اور بیوی سی یا اپنی دل مین یا آپ بطریق تعجب و تحیر کی فرمایا تحقیق
جبرئیل نی وعدہ کیا تہا مجہسی ملاقات کرنیکا آجکی رات پس نہ ملاقات کی مجہسی خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نی مجہسی کہی یعنی پہلی اسکی پہر آیا بیچ دل
حضرت کی کتی کا بچہ کہ پڑا تہا نیچی خیمہ حضرت کی یعنی حضرت کی دل مین آیا کہ جبرئیل بسبب اس بچہ کتی کے نہین آئی پس حکم کیا حضرت نی اوس کتی کی بچہ کی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ پہر
لیا حضرت نی اپنی ہاتہہ مین پانی پس چہڑکا پانی اوسکی بیٹہنی کی جگہہ پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرت سی جبرئیل پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق تمنی وعدہ کیا تہا مجہسی ملنی شب
گذشتہ کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسدن پس حکم فرمایا ساتہہ قتل کرنی کتونکی
یہانتک کہ حکم کیا ساتہہ مارنی کتی باغ چہوٹی کی کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چہوڑ دیا بڑی باغونکی کتونکو کہ اونمین احتیاج محافظت کی بہت
ہوتی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ
رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چہوڑتی تہی اپنی گہر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتی تہی
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تصالیب جمع تصلیب کی ہی بمعنی بنانی صورت صلیب کی یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتی ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود
نی سولی پر کہینچا تہا یہہ شکل اوسکی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہی اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ع **وعنہا** انہا اشترت نمرقة
فیہا تصاویر فلما راہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیة قالت فقلت
یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقة قالت
قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور
یعذبون یوم القیمة ویقال لہم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصورة لا تدخلہ الملئکة متفق
علیہ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ تحقیق اوسنی خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس جبکہ دیکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری رہے
دروازی پر اور نہ آئی گہر مین پس پہچانی حضرت عائشہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویردار کے کہا عائشہ نی پس کہا مینی یا
رسول اللہ پہرتی ہون مین مخالفت سی طرف رضا اللہ اور رسول اوسکی کی کیا گناہ کیا مینی کہ آپ گہر مین نہین آتی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہی اس
تکیہ کا اور کہانسی لائی تو اوسکو کہا عائشہ نی کہ کہا مینی خریدا مینی اسکو آپکی لیی تاکہ بیٹہی آپ اسپر یعنی کبہی اور تکیہ لگائی اسپر یعنی کبہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق صورت بنانیوالی عذاب کیی جاوینگی دن قیامت کی اور کہا جاویگا اونکو کہ زندہ کرو اوس چیز کو کہ بنایا تہا تمنی اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمین صورت ہی
نہین داخل ہوتی اوسمین فرشتی یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتی اوسمین انبیاء اور اولیاء نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعنہا** انہا کانت قد اتخذت
علی سہوة لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق
علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی ڈالا اپنی شہ نشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس
بنائی حضرت عائشہ نی اوسکی دو تکیی پس تہی وہ دونون گہر مین بیٹہتی تہی اوپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ حدیث ظاہر مین منافات رکہتی ہی
ساتہہ حدیث پہلی کی اسلیی کہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہی دخول ملائکہ سی اگرچہ حرام نہو پس کہنا ان دونون تکیونکا گہر مین کیونکر ہوا جواب
اوسکا یہہ ہی کہ یہہ تصویرین حرام یعنی جاندار کی تہین اور پہاڑنا پردہ کا بسبب اسکے تہا کہ حدیث مابعد مین آتا ہی کہ خدا تعالی نی نہین فرمایا ہی کہ پتہر اور مٹی کو کپڑی سی
ڈہانکین ہم اور اگر فرضا صورتین حرام بہی تہین تو سر اونکی تکیہ کی بنی مین کٹ گئی تہی اور بعضون نی کہا کہ معنی ہتک کی قطع اور مٹا ڈالنا اون صورتونکا ہی کہ تہین اوسمین
ح **وعنہا** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی غزاة فاخذت نمطا فسترتہ علی الباب فلما قدم فرای النمط فجذبہ

حتی هتکه ثم قال ان الله لم یامرنا ان نکسو الحجارة والطین متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک جہاد مین پس لیا مینی ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانی حضرت کی پس پردہ کیا مینی اوسکا دروازی پر پس جب آئی حضرت یعنی سفر سی پس دیکہا
پردہ بڑا ہوا پس کہینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ نی نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑی پتہر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
نمط ساتہہ زبر نون اور میم کی ایک قسم لطیف ہی فرش کی کہ ریشی باریک ہوتی ہین اوسمین اور اوسکو ہودج پر بہی ڈالتی ہین اور پردہ بہی اوسکا بناتی ہین اور شاید کہ وہ معرب
نمد کا ہی اور حضرت عائشہ نی شاید کہ لٹکایا تہا اوسکو زینت کی لیئی پردہ کی لیئی اسلیئی عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعضون نی لکہا ہی کہ اوس نمط مین صورتین گہوڑونکی
تہین پس حضرت نی تلف کیا اور محو کیا اون صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتونکی نہ تہا بلکہ بسبب کراہت ڈہانکنی در و دیوار کی
تہا ساتہہ کپڑی کی جیسیکہ کہا کہ پہر فرمایا الخ اور طیبی نی کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی اسلیئی کہ نہونا امر الہی کا ساتہہ اوسکی دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرت نی جو پہاڑا اور
غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور تورع اور تقوی اونکی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوی ڈہانکنی دیوارون وغیرہ سی اور دلالت کرتی ہی
اسپر کہ تغیر کری بری چیز کو ہاتہہ سی اور غصہ کری وقت دیکہنی اوسکی کی ع ح **وعنها** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اشد الناس یوم
القیمة الذین یضاهؤن بخلق الله متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سخت لوگونمین ازروی
عذاب کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ مشابہت کرتی ہین ساتہہ پیدایش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مشابہت کرتی ہین اپنی فعل کو ساتہہ
فعل الہی کی صورہ بنانی مین یا تقدیر کلام یہہ ہی کہ بناتی ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہی مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نی کہ اگر اعتقاد کری اسکا تو وہ کافر ہی
زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اوسکو بسبب زیادتی قبح کفر اوسکی کی والا پس حدیث محمول ہی تہدید پر ع **وعن** ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول قال الله تعالی ومن اظلم ممن ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او شعیرة متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ پیدا کری مانند پیدا کرنی
میری کی یعنی صورت بناوی مانند صورت بنانی میری کی اور یہہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی اوسی مواد سی کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ
مینی بنایا ہی اگر یہان دعوی پیدا کرنیکا کہین تو پس چاہیی کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اشد الناس عذابا عند الله المصورون متفق علیه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سخت تر لوگونکی ازروی عذاب کی نزدیک اللہ کی مصور ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی جن لوگونپر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکی یہہ بہی ہین بعضی علما نی لکہا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ صورتین بتونکی بناتی ہین تا عبادت کیی جاوین اور یہہ
شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضون نی کہا جو بقصد مشابہت کی ساتہہ خدا تعالی کی صورت بناوی وہ بہی کافر ہی اور عذاب اوسپر سخت ہی اور جو کہ
بغیر اس قصد کی بناوی فاسق ہی نہ کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون اور مانند انکی کی اور عرف مین
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسرے کو نقاش کہتی ہین اور مجاہد نی تصویر درخت باردار کو بہی مکروہ رکہا ہی اور محققین کی نزدیک تمام یہہ باب خالی کراہت سی نہین
اور داخل لہو و لعب اور مالا یعنی کی ہی ع ح **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مصور فی
النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فیعذبه فی جهنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح
فیه متفق علیه اور روایت ہی ابن عباس سی کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہر صورت کہینچنی والا بیچ آگ
دوزخ کی ہی پیدا کیا جاویگا واسطی اوسکی بدلی ہر صورت کی کہ بنایا ہی اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباس نی پس اگر ہو تو

جنرہ رہنا نیوالا صورت کا ہیں بنا صورت دختہ نہی اور یون چیزونکی کہ نہیں روح اونمین نفل کی ہیہ بخاری و مسلم ف یہ صورت بنانی گویا سطی لوکیون کی یعنی گڑیان حضرت سے لیکن ام المالک نے مذوہ رکھا ہی خرید نا انکا مدونکو اور بعضون نی کہا اباحت سلی منسوخ ہی ح **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس کی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہی جو شخص کہ جھوٹی خواب کا کہ نہین دیکھا اسنی جھوٹ بنا لیوی تکلیف دیا جاویگا ہیہ کہ گرہ لگاوی درمیان دو جوکی اور ہرگز نہ کرسکیگا ہیہ اور جو شخص کان لگاوی طرف بات ایک قوم کی حالانکہ وہ قوم اوس شخص کے سنی کو ناخوش کہتی ہون یا بھاگتی ہون وہ اوسکی ڈالا جاویگا اوسکی کان مین شیشہ روز قیامت کی اور جو شخص بنا دے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا ہیہ کہ پھونکی روح اوسمین نہین پھونک سکیگا وہ اور نفل کی ہیہ بخاری ف ہرگز نہ کرسکی یعنی اوسکو عذاب کرینگی اور کہینگے کہ دو جو بنکو اون مین جو سے اور ایک کردی اور جب کرسکی گا تو ہرعذاب کرینگی پر اسیطرح عذاب مین ہیگا اور مناسبت میان فعل اوسکی کہ جھوٹا خواب بنا تا ہی درمیان دو جونکی گرہ دینی کی ہیہ ہی حدیثی تین خواب کی جھوٹا جو لین وجو ہی جھوٹے اور جھوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جھوٹ کے ہی لیکن شدت عذاب اوسمین اوس سبب سے ہی کہ وہ متعلق ساتھ عالم غیب کے ہی و خواب سچا ایک جزہی جزای نبوت سی و حکم وحی کا رکھتا ہی پس جو جھوٹ باندھتا ہی اوسمین شبہ نہین کہ یہ شدید ہی قسام جھوٹ مین اعجوبون نی کہا کہ منیہ عید اوس شخص کے حق مین کہی دعوی نبوت یا ولایت کا کرتی تین یعنی کہا کہ نبی خواب مین دیکھا ہی اللہ تعالی نی مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہی یا ملعون ہی وغیر ذالک حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسا اور ایسا حالانکہ نہ دیکھا ہا کبھی اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکی کان مین یوم قیامت کی اوس حق مین کہ کرسی واسطی جعل خوبی و فساد پھیلانیکی بخلاف اسکی کرسی بات کسیکی اسلیئے منع کرے اونکو فساد سی یا بچی اونکی شر سی **وعن** اَبِيْ رُزَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرَ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کھیلی ساتھ نرد شیر کی پس گویا کہ رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اوسکی نفل کی ہیہ مسلم نی ف نرد شیر نام ایک کھیل کا ہی نکالا مواشعبوربن نردشیر بن بابک کا بادشاہون فارس سی ہی و رنگنا ہاتھ اپنا یعنی داخل کیا ہاتھ اپنا اونمین زیادہ کہ لہو اور گوشت سور کے جنس مین خاصکر اونکو ذکر کیا کہ بہت بیزار ہوا س کھیل سی و کھیلنا مطلق نردی خواہ چوسر ہو یا تختہ زمانہ حرام ہی سب علماء کے نزدیک ع **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تھا مین تیری پاس سب گذشتہ پر نہین منع کیا مجکو گھر مین آنی سی کسی چیز نی مگر اسنی کہ تھین دروازی پر تصویرین اور بتا کہ مین کیا کرون سر تصویر کی جو درخت کی شکل پر ہی اور بتا کہ مین کیا کرون پردہ کا جو دروازی پر ہی پس سر تصویرون کی کاٹی جاوین سر اون صورتون کی جو درخت کی شکل پر ہین یعنی دروازی کی پر دہ کی پس کیا جاوین سر اون صورتون کے تکیے جو بچھا ہین زمین پر اور بتا کہ مین کتا کیا کرون کہ وسا تھا کہا مینی سر تصویرونکی کردو ازی پر ہین یعنی دروازی کی پر دہ کی پس کاٹی جاوین سر اون صورتون کے تکیے جو بچھا ہین زمین پر اور حکم کردیا کہ کاٹا جاوی پردہ اون صورتون کی جو درخت کی شکل پر ہی یعنی پیٹھ نی و کیا کہ تکیے بنا دین اون صورتون کی جو زمین پر ہین اور حکم کردیا کہ نکالا جاوی کتا گھر سی پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی جو کچھ کہ جبرئیل نی کہا نفل کی ہیہ ترمذی و ابوداؤد نی ف فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی یہ تماثیل کا

مین کہ ہون آگی مصلی کی یا اوپر سر اوسکی یا دائین یا بائین یا اوسکی کپڑی پر تصویرین اور بچھونی مین دو رزاتین مین ہی وصحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہین بچھونے پر جسکہ سجدہ کرے تصویر و نیچے اور یہہ اوسصورت مین ہی کہ یہ صورت بڑی کرنیکی ہون اوسکی دیکھنی والون کی بغیر تکلف کی اگر چھوٹی ہون یا سر اونکا مٹا ہوا نہین مضافقہ ۱۲ منہ

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَھَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلٰثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلی گی ایک گردن دوزخ مین سی دن قیامت کی یعنی ایک ٹکڑا اگ کا بصورت گردن دراز کی نکلیگا اوسکی دو آنکھین ہونگی دیکھنی والی اور دو کان ہونگی سنی والی اور زبان بولنی والی کہیگی کہ تحقیق مین معین کیگئی ہون واسطے تین شخصونکی یعنی معین کیا ہی اللہ تعالی نی مجکو اسپر کہ داخل کرون اونکو دوزخ مین اور عذاب کرون اونکو ساتہہ فضیحت کے روبرو لوگونکی واسطے تکبر کرنیوالے عناد کرنیوالی کی حق سی کہ حق کو قبول نکری اور واسطے ہر شخص کے کہ پکاری ساتہہ اللہ کی اور معبود کو اور واسطے تصویر کہینچنی والونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَۃَ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ قِیْلَ الْکُوْبَۃُ الطَّبْلُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نی حرام کی یعنی آنحضرت کی زبانی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشی کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کوبہ طبل ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوبہ کی معنونمین تین قول ہین علماکی نزدیک برابط یا طبل جیسکہ مصنف نی بعضی اویون حدیث کے سی نقل کیا اور طبل کے دوسری ہوتی ہین ہندی ڈہولکی اور ڈمرو وغیرہ کی اور یہان طبل سی وہ طبل مراد ہی ہونگے کہ لعب کے لیی ہون طبل غازیونکا ۱۲ منہ **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَالْغُبَیْرَاءُ شَرَابٌ تُعْمَلُ الْحَبَشَۃُ مِنَ الذُّرَۃِ یُقَالُ لَہُ السُّکُرْکَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شراب سی اور جوا سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتی ہین اوسکو حبشی جینی سی کہا جاتا ہی اوسکو سکرک نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا جاتا ہی الخ یہہ تفسیر ابن عمر سی منقول ہی یا کسی اور یہہ کی راوی سی **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہیلی ساتہہ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** اسکی نزدیکی کہیلنا قمار ہی حقیقۃً یا صورۃً اور اوپر گذر ہی چکا ہی مطلق نردی کہیلنا حرام ہی ۱۲ منہ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَۃً فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ چھپی پڑ رہا ہی کبوتر ونکی کہ کہیل مین اور ڈرانی مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہہ شیطان ہی چھپی پڑ رہا ہی شیطانکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دوسرے اوسکیطرح مشغول ہونی اوسکی لایعنی مین اور کبوتر کو شیطان اسلیی فرمایا کہ باعث بازی اور لہو لعب کے ہوتی اور ذکر خدا اور کار دین و دنیا سی باز رکہا اسی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نی کہ پالنا کبوترونکا واسطی اڈی بچی لینی کی یا واسطی ان بہلانیکی یا حفظ ان جاکے جائز ہی بلا کراہت اور زنا اونکا مکروہ ہے ۱۲ منہ

الفصل الثالث

عن سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِیْشَتِیْ مِنْ صَنْعَۃِ یَدَیَّ وَاِنِّیْ اَصْنَعُ ھٰذِہِ التَّصَاوِیْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَى الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سعید بن ابی الحسن تابعی سی کہا تہا میں پاس ابن عباس کے ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص اور کہا کہ ای ابن عباس مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ ہاتہ میری سی اور تحقیق مین بناتا ہون یہہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نی اس پیشہ کو حرام کیا اور مین سوای اسکی کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجکو بحکم ضرورت یہہ پیشہ جائز ہی یا نہین پس ابن عباس نے جب دیکہا کہ تعلق اسکا ساتہہ اس کام کی سخت ہی اور شاید منع کرنی سی باز نہ آوی روایت کی حدیث حضرت کے پس کہا ابن عباس نے نہین حدیث کرتا مین تجہسی مگر وہ چیز کہ سنی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ بناوی صورت پس بے شک اللہ عذاب کرنیوالا ہی اوسکو یہانتک کہ پہونکی اوسمین روح اور نہین پہونک سکی گا وہ روح اوسمین ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی بسبب سنی اس وعید کی پس کہا ابن عباس نے وای ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشون سی مگر یہہ کہ پیشہ کری تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کہینچنی ان درختونکی اور اوس چیز کی کہ نہین اوسمین روح نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نہین پہونک سکی گا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہو عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ محمول ہی وعید شدید پر یا بر تقدیر حلال جاننی کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہی از راہ رحم کی اوس شخص کے لیی کہ پڑی ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہو اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکی لیی کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ ۱۲ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جبکہ بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویون حضرت کے نی کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کو کہتی ہین معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تہا یعنی حضرت کی بیماری مین کہ بیویان باتین واسطی مشغولی خاطر آپ کی کی کرتی تہین بعضی بیویون نی کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ ہین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکہا تہا کیا جیسیکہ کہا اور تہین ام سلمہ اور ام حبیبہ گئین تہین زمین حبشہ کی مین یعنی اور وہان لوگ دین نصاری پر تہی پس ذکر کین اون دونون نی خوبیان کنیسہ کے اور تصویرین کہ اوسمین تہین پس اوٹہایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہین جبکہ مرتا ہی اونمین سی کوئی مرد نیک بخت بناتی ہین اوسکی قبر پر مسجد پہر بناتی ہین اوپر سر قبر اوسکی مسجد یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتی ہین پہر تصویرین بناتی ہین اوس مسجد مین یہہ تصویرین یعنی صلحا کے وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب بنانی مسجد کی قبر پر اور کہینچنی تصویرون کی اور نماز پڑہنی کی طرف قبر کی جیسی کہ اور حدیثون مین آیا ہی ۔ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سخت ترین لوگونکا از روی عذاب کے دن قیامت کی وہ ہی کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو نبی یا قتل کری ایک کو مان باپ اپنی مین سی اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتہہ علم اپنی کی یعنی موافق علم اپنی کی عمل نہ کیا **ف** یا قتل کری اوسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ اسلیی کہ وہ ارادہ رکہتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سی احتراز ہی اوس قتل سی کہ از راہ حد و قصاص کے ہو ۱۲ **وعن**

عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق وہ کہتی تہی کہ شطرنج جوا ہی عجمیونکا **ف** جوا ہی انکا حقیقۃً یا صورۃً اور تشبہ ساتہہ اونکی ممنوع ہی ۶۴ **وعن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ تحقیق ابو موسی اشعری نی کہا کہ نہین کہیلتا ساتہہ شطرنج کی مگر خطاکار **وعنه** اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعْبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اوسی ابن شہاب سی یہہ کہ وہ پوچہی گئی کہیلنی شطرنج کی پس کہا کہ یہہ کہیلتا ہی باطل مین سی اور نہین دوست رکہتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلی شطرنج یا نرد شیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتہہ اپنا سور کے لہو مین انتہی اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کہیلی شطرنج اور دیکہنی والا طرف شطرنج کی مانند کہانیوالی گوشت سور کی ہی اور بعضی کتابون مین جو امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتہہ کتنی ایک شرطونکی نقل کیا گیا ہی تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رح سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی کی نزدیک بہی یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی سی اول ہوگا پہر رجوع کی اونہون نی اوسی اور درمختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہین سب کہیل مولف **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتی گہر ایک قوم کی انصار مین سی حالانکہ نزدیک اونکی گہر اورون کی تہی یعنی وہان نجاتی پس گران ہوا اونپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی گہر اور نہ آنا اونکی گہر پس عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ تشریف لاتی ہو فلانیکی گہر مین اور نہین تشریف لاتی ہو ہمارے گہر یعنی پس کیا تقصیر کی ہی ہمنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین تمہارے گہر مین اسلیی نہین آتا کہ تمہاری گہر مین کتا ہی کہا اونہون نی کہ تحقیق اونکی گہر مین بلی ہی یعنی اور وہ بہی درندہ ہی مانند کتی کی پس کیا فرق ہی کتی اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلی درندہ ہی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین رکہتی کہ مانع آئی فرشتون کی سی بخلاف کتی کے کہ نجس ہی اور اوسمین شیطنت ہی کہ ضد ساتہہ ملکیت کے رکہتی ہی اور اسیطرح انبیا اور طبیعت ملائکہ کے ہین فقط الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تم

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح

صفحہ	باب
۲	کتاب بیچ بیان طب اور منترون کی
۲۴	باب بیچ بیان فال اور شگون بد کی
۳۰	باب بیچ بیان فال گوئی کرنی کی
۳۵	کتاب بیچ بیان خواب کی
۴۶	کتاب اداب کا
ایضاً	باب سلام کا
۵۹	باب اذن چاہنی کا گہر مین آنیکی لیی
۶۲	باب مصافحہ اور گلی لگنی کا
۶۷	باب بیچ بیان تعظیم کرنی کی
۷۰	باب بیچ بیان بیٹہنی اور سونی اور چلنی اور لیٹنی کی
۷۵	باب بیچ بیان چہینکنی اور جمائی لینی کے
۷۹	باب بیچ بیان ہنسنیکے
ایضاً	باب بیچ بیان نامون کی
۸۷	باب بیچ بیان کرنی اور شعر کی
۹۴	باب بیچ بیان محافظت زبانکی اور غیبت اور برا کہنی کی
۱۱۲	باب بیچ بیان وعدہ کرنی کی
۱۱۴	باب بیچ بیان خوش طبعی کی
۱۱۷	باب بیچ بیان فخر کرنی اور حمایت کرنیکی
۱۲۲	باب بیچ بیان نیکی کرنی اور سلوک کرنیکی ماباپ اقربا وغیرہ سی
۱۳۴	باب بیچ شفقت اور رحمت کی خلق پر
۱۵۱	باب بیچ بیان محبت للہ فی اللہ کی
۱۵۸	باب چہوڑنی ملاقات اور کاٹنی دوستی اور عیب جوئی کا
۱۶۸	باب بیچ بیان بچنی اور ڈہیل کرنی کامون مین
۱۷۴	باب بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلقی کی
۱۸۲	باب بیچ بیان غصہ اور تکبر کی
۱۹۱	باب بیچ بیان ظلم کی
۱۹۶	باب بیچ بیان امر بالمعروف کے
۲۰۸	کتاب بیچ بیان اون حدیثونکی کہ دلکو نرم کرتی ہین
۲۳۹	باب بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور گذران آنحضرت صلعم
۲۵۴	باب بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنیکی
۲۶۰	باب بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کے طاعت کی لیی
۲۶۶	باب بیچ بیان توکل اور صبر کے
۲۸۱	باب بیچ بیان عبادت کرنیکی دکہانی سنانیکی لیی
۲۹۱	باب بیچ بیان رونی اور ڈرنی کی
۳۰۲	باب بیچ بیان تغیر حال لوگون کی
۳۰۶	باب بیچ بیان ڈرانی اور نصیحت کرنیکی
۳۱۲	کتاب بیچ بیان فتنون کی
۳۲۲	ف تعداد خلافت خلفای اربعہ
۳۳۱	باب بیچ بیان لڑائی اور قتال کی
۳۴۵	باب بیچ بیان علامتون قیامت کی
۳۵۳	ف دعا واسطی حصول درجہ ابدال کی
۳۵۶	باب بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت اور ذکر دجال کے
۳۷۸	باب بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی
۳۸۴	باب بیچ بیان اوترنی حضرت عیسی کی
۳۸۶	باب قرب قیامت کا اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا قایم ہوئی قیامت اوسکی
۳۸۹	باب بیچ بیان اسکی کہ برپا نہوگی قیامت مگر اوپر بدلوگونکی
۳۹۱	باب بیچ بیان پہونکنی صور کی
۳۹۴	باب بیچ بیان حشر کی
۴۰۱	باب بیچ بیان حساب اور قصاص اور میزان کی
۴۱۰	باب بیچ بیان حوض اور شفاعت کی
۴۳۸	باب بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کا
۴۵۵	باب بیچ بیان دیدار خدا کی
۴۶۳	باب بیچ بیان دوزخ اور دوزخیون کی
۴۷۲	باب بیچ بیان پیدایش جنت اور دوزخ کی
۴۷۵	باب بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون کی
۵۰۰	باب بیچ بیان فضیلتون سید المرسلین صلعم کی
۵۱۳	باب بیچ نامون اور صفتون آنحضرت صلعم کی
۵۲۳	باب بیچ بیان اخلاق اور خصلتون آنحضرت صلعم کی
۵۳۴	باب بیچ بیان ہونی آنحضرت کے اور ابتدا وحی کی
۵۴۵	باب بیچ بیان علامتون نبوت کی
۵۵۶	باب بیچ بیان معراج کی

فہرست تتمہ ربع رابع

صفحہ	باب
۱	باب ہی بیچ بیان معجزون کی
۴۷	باب ہی بیچ بیان کرامتون کی
۵۳	باب وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
۶۹	باب ہی بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کی
۷۱	باب ہے بیچ مناقب قریش اور ذکر قبیلون کا
۸۱	باب ہے بیچ بیان مناقب صحابہ کی رضی اللہ عنہم
۹۱	باب ہے بیچ بیان مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کی

۹۸	باب ہے بیچ بیان مناقب عمر رضی اللہ عنہ کی	۱۳۲	باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی	۲۰۷	باب ہی بیچ بیان کرنی اون صحابیون کی جنکی نام ذکر کئی گئی جامع بخاری مین اسمار اہل بدر رضی اللہ عنہم
۱۰۹	باب ہے بیچ بیان مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی	۱۴۲	باب ہے بیچ بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والون کی تعریف مین		
۱۱۳	باب ہے بیچ بیان مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کی				
۱۲۰	باب ہی بیچ بیان مناقب ان تینون کی	۱۶۶	باب ہی بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی	۲۲۰	باب ذکر یمن اور شام کا اور ذکر اویس قرنی کا
۱۲۱	باب ہی بیچ بیان مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی	۱۷۳	باب جامع مناقب کا	۲۳۰	باب ہی بیچ بیان عقاب اس امت کی

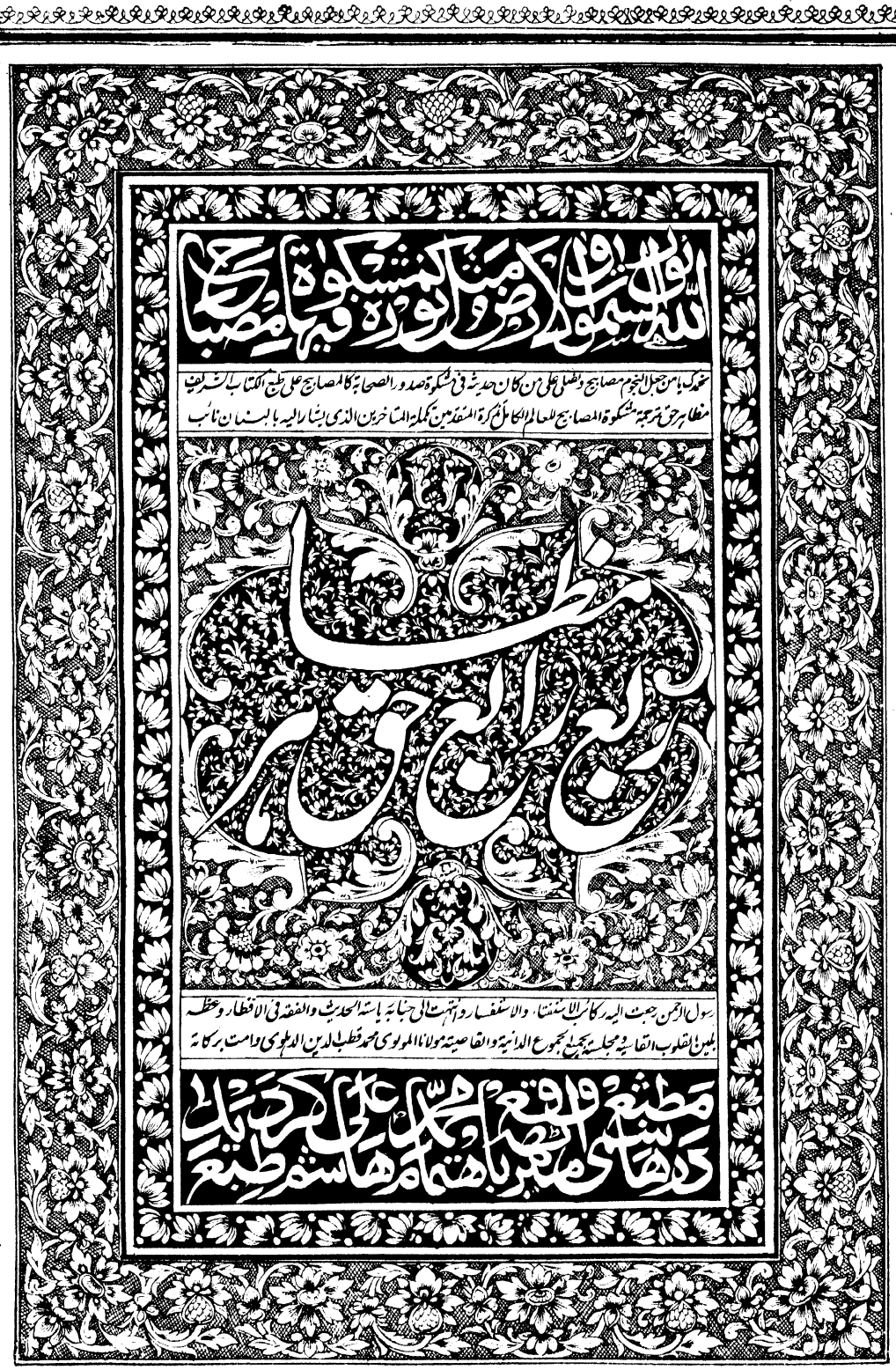

الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح

نحمدك يا من جعل النجوم مصابيح ونصلي على من كان حديثه في مشكوة صدور الصحابة كالمصابيح على طبع الكتاب الشريف
مظاهر حق ترجمة مشكوة المصابيح للعالم الكامل تذكرة المتقدمين تكملة المتاخرين الذي يشار اليه بالبنان نائب

مظاهر حق

رسول الرحمن رجعت اليه ركائب الاستفتاء والاستفسار وانتهت الى جنابه رياسة الحديث والفقه في الاقطار وعظه
بلين القلوب القاسية ومجلسه بجمع الجموع الدانية والقاصية مولانا المولوي محمد قطب الدين الدهلوي دامت بركاته

در مطبع هاشمی واقع مصر باهتمام محمد هاشم علی گردید طبع

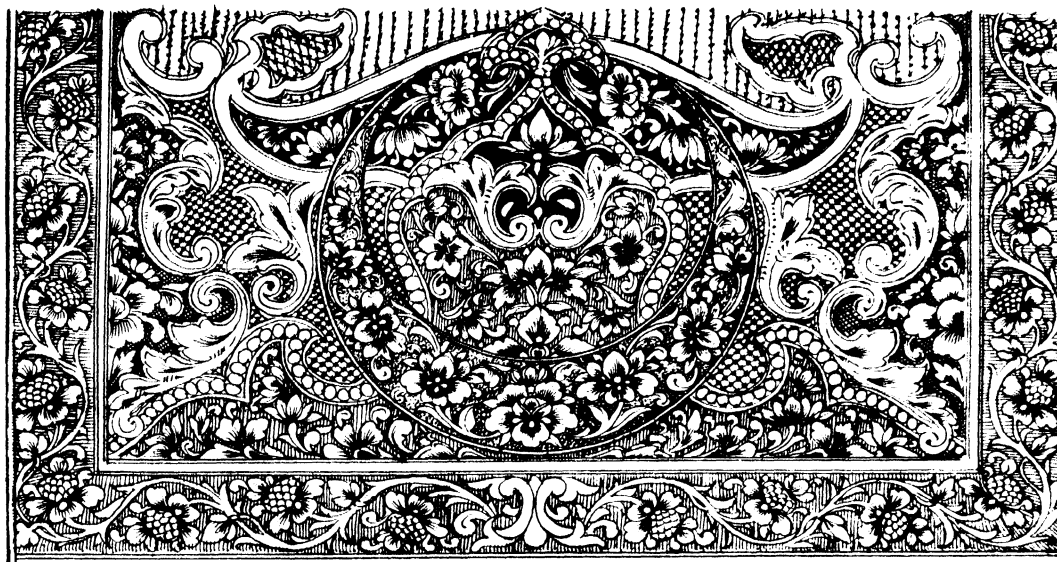

رَبِّ يَسِّرْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى

یہہ کتاب ہی بیچ بیان طب کی اور منتروں کی **ف** طب ساتہہ زیر طکی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب مثلثۃ الطاء ہی بمعنی علاج کرنی کی اور طب ساتہہ زیر طکی بمعنی سحر کی بہی آیا ہی اور مطبوب بمعنی مسحور کی اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتہہ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتہہ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوائین بہی دو قسم کی ہین جسمیہ طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ زبانیہ کہ قرآن ہی اور وہ چیز کہ حکم قرآن مین ہے اور آنحضرت علاج کرتی تہی امت کا ساتہہ طبیعیہ کے بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی بمعنی افسون کے کہ ہندی مین اوسکو منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتہہ قرآن اور اسماء الہی کے جائز ہی بالاتفاق اور ماسوا اسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم ہون معانی اونکی اور مخالف نہون دین شریعت کی وہ بہی جائز ہین الا جائز نہین اور جو کچہہ کہ اہل عزایم اور تکسیر کرتی ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہے نزدیک اہل دیانت اور تقوی کی کذا قال العلماء ح **الفصل الاول** فصل پہلی

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اوتارے اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہے اور پیدا کی اوسکی لیی شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشی اوسی نقل کے یہہ بخاری نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جس وقت کہ پہنچ جاوے دوا بیماری کو اچہا ہو جاتا ہی ساتہہ حکم اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ساتہہ ارادہ اوسکی کی یہہ قید اسلیی لگائی تا کوئی یہہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیی دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بہیجتا ہی اللہ تعالی ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتہہ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچہہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتہہ اوٹہا لینی پردے کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی انتہی اور اسمین اشارہ

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد اوس شخص کے کہ انکار کری دوا کرنی کا اور کہی ہر چیز
ساتہہ قضا و قدر کی ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجۃ جمہور کی یہہ حدیثین ہین اور اعتقاد رکہتی ہین وہ یہہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہے اور دوا کرنی بہی تقدیر الہی
سی ہی اور یہہ مانند امر کی ہی ساتہہ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ رعایت اسباب کے ساتہہ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی
توکل کی جیسیکہ نہین منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتہہ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین تہے وہ بہی دوا کرتی تہی ۞ ع **وعن** ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانا انہی امتی
عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا بیچ تین چیزون کے
ہی بیچ لگانی سینگی پچہنی والیکی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتہہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے
سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محجم ساتہہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جسی پچہنی دیتی ہین یعنی استرہ
اور شرط ساتہہ زبر شین کی پچہنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرط محجم کا یہہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی کی استرہ سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی لکہا ہی
کہ علما نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیئی کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتہہ
نکالنی خون کے ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتہہ اسہال کی ہی پس ساتہہ شہد کے تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتہہ داغنے کی آگ سی اشارہ کی اوس حالت
پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیئی کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باقی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیئی کہا ہی کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی
داغنی سی باوجود ہونی اسکی علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتے تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین
تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان اونکی کہ آخر الدواء الکی پس نہی کے اوسی تا شرک خفی مین نہ گرفتار ہون اور نہی اس سے تنزیہی ہے والا اگر داغی اور
امید شفا کی حق سی رکہی تو جائز ہی اور بعضی کہتے ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہ فائدہ
کا اور تفصیل کلام کی یہہ ہے کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنے کی مختلف آئے ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون
مین آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکے ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثونکی علما نی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل
جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہی اسپر کہ داغنا بطریق اختیار
کی ہو بلا سبب مرض کے یا بیچ دفع مرض کے احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوسپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی سبب واقع
ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کے تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت وہان یقینی
تہی اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ۞ ع **و**
عن جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہہ سی داغا تا
خون بند ہو جاوے نقل کے یہہ مسلم نی **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص
ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی
ہاتہہ سی ساتہہ پیکان تیر کے پہر سوج گیا ہاتہہ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کے یہہ مسلم نی **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاس

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پہر داغ دیا ابی کو اوس رگ پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشَّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ اگرچہ حدیث عام ہی کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتہہ اون امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین اسلیی کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی اون امراض کو کہ صدا سکی ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتہہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہی عموم بدلیل استثنا کی اور سفر السعادت کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتہہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلے آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مینی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مینی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مینی پلایا اوسکو پس نہ زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پلایا اوسکو شہد یعنی نرا یا ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی رض سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کری اپنی بیوی سی کہ کچہہ دیوی اوسکو اپنی مہر مین سے پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہہ کی پانی مین ملا کر پیوی پاویگا شفا بابرکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیہ مین فیہ شفاء للناس یا یہہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہہ شہد پیوی گا تو اسکی پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسیکہ کذب سمعہ جہوٹ کہا کان اسکی نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیی کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہہ پینی شہد کی اس مادہ مین توقف و حیرت ہی یعنی شہد مسہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہہ پلانی اوسکی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیی کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا ببرکت دعا آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور یہہ بہی اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کی لیی ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب طب کی ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلاء مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ طب نبوی ساتہہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی اسلیی کہ طب نبوی متیقن الفلاح ہی اسلیی کہ صادر ہی وحی الہی سی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمین اور جو کوئی کہ ساتہہ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیی کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہہ قبول و صدق اعتقاد

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوسی منتفع ہو جیسیکہ قران کریم کہ شفا سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتہہ اخلاص وقبول کی نہ سیکہی
سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکیکا ہوتا ہی اسلیی بعضون نی کذب پیٹ اوسکیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد
اوسکیکے حمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ۞ ع ۞ ح ۞ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان امثل ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری متفق علیہ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکی بہری ہوئی سینگی کہچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفسا دہونی لیتی ہین اوسکی اور
جاری کرتی ہی حیض وپیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کی اور تحریک کرتی ہی شہوۃ جماع کو اور اسکے پینی سی
پیٹ کی کپڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکی لگانی سی جہائیان اور چہیپ جاتی رہتی
ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای انکی منافع اسمین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیی
اوسکو افضل دواون کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل
ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ۞ ح ۞ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرۃ وعلیکم بالقسط متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہہ دبانی کی ہاتہہ سی یا کپڑی سی بیماری حلق کیکو اور
لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش
خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگہوٹہی سی دباتی ہین اور اوس مین سی خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع
فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکاوی کہ اوسکو سعوط کہتی ہین پس وہ پانی
عذرہ پر پہنچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتہہ کٹ کی تعجب کرتے
ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصاً نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علماء اوسکا جواب یہہ
دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہہ کٹ کی مفید ہوتا ہی اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف
اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیت بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیسے ہو واللہ اعلم ۞ ح ۞ وعن ام قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما تدغرن
اولادکن بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ
منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب متفق علیہ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتہہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال
کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اسمین سات بیماریون کے شفا ہی ایک اون سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کی جاوی عذرہ
سے یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہہ مین یا چہہ کی طرف سی ٹپکائی جاوے
ذات الجنب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ وغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو اونگلی سی بسبب عذرہ کے

کہ نہی کی اوسی حدیث سابق مین اور یہان بہی بطریق انکار کی فرمایا کہ کسواسطی دباتی ہو حلق لڑکون کے اور معنی علاق کی وہی ہین جو دغر
کی مذکور ہوئی اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ روایت اولی اور اصوب ہی
اور معنی اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہہ کہ نہ دباو اپنی اولاد کی حلق ساتہہ اونگلی کی بیماری مذکور مین اور عود ہندی
اسمین تصریح ہی ساتہہ اسکی کہ مراد قسط بحری سی یہہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسیکہ
تفسیر کیا ہی اوسکو بعضون نی ساتہہ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین لیکن بحری کا نفع غالب ہے اور ذات الجنب ورم حار ہی
نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان مراد ذات الجنب سی ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہوتی ہین نواحی پہلو مین اسلیے
کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سات بیماریون مین سی دو کو بیان فرمایا اور پانچ سی سکوت
کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تہی اوسوقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ قسط
سات بیماریونسی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہہ سب بیماریون کو مفید ہی جیسیکہ بعض انسی اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت
نفع کرتی ہو اسلیے اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نی کہا مراد سات سی کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق
سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ✤ ح ع ؛ وعن عائشة ورافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی اور رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تپ بہاپ ہی جہنم کی پس ٹہنڈا کرو
اوسکو ساتہہ پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتہہ آگ
دوزخ کی یعنی نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت پر ہی جیسیکہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف
کی اثر بہاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی بہی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینی
والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند انکی کی اوسکو ٹہنڈک پانی کی مفید ہوتے
ہے یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹہنڈا کرنی سی استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملاکر یا مراد
ٹہنڈا کرنی سی یہہ ہی کہ سد پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا تعالی تپ کو دور کردی کا ✤ ح ✤ مولانا عن الشروح وعن انس قال
رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في الرقية من العين والحمة والنملة
رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ افسون کرنی کی چشم زخم سے
اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد افسون سی دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطی طلب شفا
کی اور دعائین نظر کی ابتدا کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہر دار سی اور مراد ساتہہ اسکی ڈنک
بچہو کا ہی اور کانٹا سانپ کا اسیکی حکم مین ہی اور نملہ کہتی ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری ہی کہ پہنسیان پہلو
وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ چیونٹی کی بسبب انتشار اوسکی کی اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین
اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور
بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین اسمین بہی یہی تاویل ہی یا یہہ کہ اول

افسون سی منع فرمایا تہا بسبب الفاظ جاہلیت کی بعد ازان رخصت ہوئی ہوان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کی سانہہ اسکی بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ۞ وعن عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نسترقی من العین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منتر پڑہو ۱ دین ہم لوک سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بیتہا جاریۃ فی وجہہا سفعۃ تعنی صفرۃ فقال استرقوا لہا فان بہا النظرۃ متفق علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی ام سلمہ کی گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکی چہری مین سفعہ یعنی زردی تہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منتر پڑہو اوسکو واسطی اسکی پس تحقیق اوسکو ہی نظر لگی ہی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی بترتر بہال سی ہی ۞ وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی فجاء آل عمرو بن حزم فقالوا یا رسول اللہ انہ کانت عندنا رقیۃ نرقی بہا من العقرب وانت نہیت عن الرقی فعرضوہا علیہ فقال ما اری بہا باسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منترون سی پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تہی پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتی ہین ہم اوسکو ڈنک مارنی بچھو کی سی اور آپنی منع فرمایا ہی منترون سی پہر عرض کیا اونہون نی وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکی تم مین سی یہہ کہ نفع پہنچاوی اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ نفع پہنچاوی اوسکو یعنی جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۞ وعن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاہلیۃ فقلنا یا رسول اللہ کیف ترای فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک رواہ مسلم اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا ہی ہم پڑہتی منتر بیچ جاہلیت کی پس عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتی ہین آپ اسمین پس فرمایا بیان کرو روبرو میری منترا پنی نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اسمین شرک نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اسمین اسماء جن وشیاطین کی ہون اور معانی اوسکیسی کفر لازم نہ آوی اسلیی کہ کہا ہی علماء نے کہ جن الفاظ کی معانی معلوم نہون افسون ساتہہ اونکی نہ کرنا چاہیی مگر انکہ بنقل صحیح شارع سی آیا ہو اور جن بسبب عداوت کی کہ بالطبع ساتہہ انسان کی رکہتی ہین شیاطین کی دوست ہین پس جبکہ پڑہی جاتی ہین افسون ساتہہ اسماء شیاطین کی قبول کرتی ہین خبات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنی سی اور اسیطرح سانپ سے کاٹی ہوئے کو یہہ کہیسے اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ ۞

کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہی اوسپر افسون ساتہہ نامون شیاطین کی تو سیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان سی اور دفع
ہو جاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اسکیکی اور
بزرگترین افسونونکا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور وہ آیتین کہ مشتمل ہین اوپر
معنے پناہ چاہنی کی اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی ہین اور کتب احادیث مین
مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسیکی نظر اپنی مال پر یا فرزند
پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ دیکہا
اونہون نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑہا تہوڑی اسکیکا تا نظر اوسکو نہ لگی اور افسونون مشہورہ سے
آیات شفاء ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مینی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مینی آپ کی جناب مین بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو
آیات شفاء سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مینی قرآن مین آیات شفا کو پس پائین مینی چہہ جگہہ کہ وہ یہہ ہین
ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن
ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس لکہا مینی ان آیات کو اور
پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا بند اوسکی پاؤن سی کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیہ
اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سناد ابو القاسم قشیری کی لایا ہی اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب مین
ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کی باسن مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا
ہے اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ کو کہ لکہتی تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا
یہہ کہ یہہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکہی یا تمام آیتین جو کہ کچہہ دیکہا گیا ہی لکہنا انہین اجزاء کا ہی واللہ اعلم
ش ح ؛ وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق فلو کان شیء سابق القدر سبقتہ
العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنی والی تقدیر
سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جسوقت کہ طلب دہونی کی کیی جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہہ مسلم نی ف نظر حق ہی یعنی
کارگر جانا نظر کا آدمی ہین اور ہر چیز مین کہ اچہا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہی ساتہہ تقدیر الہی کی اور حق تعالے
نے یہہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی مانند سحر کی اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہی اور بڑہنی والی یعنی
اگر کوئی چیز پیش دستی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر نظر اور متغیر کر دیتی اوسکو اور یہہ مبالغہ
ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکیکی اشیاء مین اور طلب دہونی کی کیی جاؤ الخ عادت تہی لوگون کی
کہ نظر لگانی والی کی ہاتہہ پاؤن اور ازار کی نیچی سی دہوتی تہی اور وہ پانی ڈالتی تہی اسپر کہ جسکو نظر لگتی تہی اور
اوسکو سبب شفاء کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہی کہ وہم دفع ہو جاتا ہی اور طور

اس دہونی کا فصل دوسری کی اخیر مین آوی گا اور جمہور علماء اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہی نفوس واموال وغیرہ مین اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی تاثیر دعا وصدقہ کی وہ کہتی ہین کہ جو چیز مقدر ہین ہے ہونی والی ہی کسی اور چیز کو دخل نہین اوسمین اور یہہ نہین جانتے کہ تقدیر منافات ساتھہ عالم اسباب کے نہین کہتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہہ خاصیت اللہ تعالی نی اسمین رکہدی ہی اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علمانی ہیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہنچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا اونہون نی کہ جب ہم دیکہتی ہین کسی چیز کو اچہا جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ آنکہہ سی نکلی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکہہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی ساتہہ اوسکے ہوا اوپر پہنچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد وہلاک کی مثل زہر کی کہ فعی سی پہنچتا ہی یعنی بعضی فعی ایسی ہوتی ہی کہ بمجرد نظر کرنی کی زہر پہنچاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع کہ بچاوے اوسکا کہی درمیان مین نہو تو پہنچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی تو نہین پہنچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹیاتی ہی مانند تیر معکوس کی بر تقدیر سخی سپر کی اور جیسیکہ بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکہی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفعہ اوسیکا بہی دیا ہی ؛ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی اسامہ بن شریک سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یارسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندوا اللہ کی دوا کرو اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین رکہی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کے اوسکی لیی شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** ای بندوا اللہ کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیۃ وتوکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا۔

؛ ع ؛ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضٰكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کہانا کہلانی پر اسلیی کہ اللہ تعالی کہلاتا ہی اونکو اور پلاتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** کہانا کہلانی پر یعنی کہلانی پلانی پر اور انہین کے حکم مین ہے دوا اور اخیر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتہہ اوسچیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدی کہانی اور پینی کی اور زندہ رہنا اور قوۃ ہونی ساتہہ قدرت الہی کی ہی نہ ساتہہ کہانی پینی کی حاصل یہہ کہ نفس اسے چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکہتا اور اگر ساتہہ چلنا عادت کی کوئی سبب واسطے بقاء کی چاہیی تو رطوبت بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل وسکوری کافی ہی ؛ ح **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** داغ دیا یعنی اپنی ہاتہہ سی یا کسیکو حکم کیا داغنی کا اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیی داغ کہان دیا ؛ ح **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کی ساتھہ قسط بحری کی یعنی کٹ کی اور تیل زیت کی یعنی ساتھہ کہانی یا لگانی اوسکی کی یا دونون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی اور مدح کرتی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ورس ساتھہ زبر واو اور جزم رسی کی نام ایک گھاس کا ہی کہ زرد ہوتی ہی مانند زعفران کی اوس سی رنگتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھہ اوسکی بطریق لدود کی یعنی ٹپکانی کی منہ مین ہوگا شرح * **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَشْفِيْنَ قَالَتْ بِالسُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اَسْتَشْفِيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسمار بیٹی عمیس کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پوچھا اوسی کہ ساتھہ کس چیز کی علاج کرتی ہو تم کہا ساتھہ شبرم کی فرمایا گرم و حار ہی کہا اسمار نی پھر علاج کیا مینی ساتھہ سنا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر موت کی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی سنا کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** شبرم نام ایک گھاس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جو ش دیکر پانی اوسکا پیتی ہین اور لفظ حار حار دونون ساتھہ حرف مہملہ اور تشدید ری کی ہین اکثر صحیح نسخون مین ہی اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسرے لفظ کو ساتھہ جیم کی ضبط کیا ہی قبیل اتباع سی اور اتباع یہہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر و ادر اور پھر تقدیر معنی یہہ ہین کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب بلادہ مہل ہونے اسکی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور فضل کلی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی درجہ اول مین اور مہمال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکے سی یہہ ہے کہ نفع کرتی ہی وسواس سودا وی کو ع ث ج **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن دوا کرو ساتھہ حرام کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتھہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کہ جو حرام ہین دوا نکرو اور ہیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتھہ حرام چیزون کے مطلق اور ساتھہ شراب کے علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی نہین کیے تمہارے شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی ہین تمہپر اور جب طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سی شراب کے بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیے بناتا ہون نی فرمایا وہ دوا نہین ہی بلکہ دکھہ ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوائے اسکی دوا نہین ہے جائز ہی دوا کرنی ساتھہ اوسکی ولیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق اونکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی ع ث **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوا خبیث سی نقل کی یہہ احمد و ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دوا نجس اور حرام کی استعمال سی منع فرمایا اور خبیث سی دوا یہ مراد ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہو وہ ہے خوب نہین کہ نفع اوسمین کمتر ہوتا ہی بسبب نہ قبول کرنی

طبیعت کی اور اس تقدیر پر نہی تنزیہی ہوگی ۞ ح ۞ وعن سلمی خادمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان احد
یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضبہما رواہ ابوداود
اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ کہا نہین کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیماری کا بیچ سر اپنی کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت
خون سے مگر فرماتی بہری ہوئی سینگی کہچواؤ اور نہین شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤن اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگا اونکو نقل
کی یہہ ابوداود نی ف یہہ حدیث مطلق شامل ہی مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہہ ہی کہ اکتفا کری مرد ساتہہ مہندی لگانی کی تلوون پر اور پرہیز
کری ناخونون پر لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتون کیسی حتی الامکان ۞ ع ۞ وعنہا قالت ما کان یکون برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قرحة ولا نکبة الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہی سلمی سے
کہ کہا نہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چہری یا مانند اٹکیکا اور نہ زخم پتہر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہہ کہ رکہون اوسپر مہندی نقل کی
یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارۃ اور الم زخم کی ۞ ع ۞ وعن ابی الکبشة الانماری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء
فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء لشیء رواہ ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بہری ہوئی سینگی کہچواتی تہی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈہون اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونون مین سے پس نہین
ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ نہ دوا کری کچہہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبہی سر پر سینگی
کہچواتی ہون اور کبہی درمیان مین مونڈہون کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ دونو جای کہچواتی ہون اکٹہی اور خونون مین سے ظاہر یہہ ہے کہ مراد خون ان
اعضاء مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ع ۞ ح ۞ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی اپنی کولی پر
بسبب موچ کی کہ آئی تہی حضرت کی پای مبارک مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف وثی ساتہہ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچی
عضو کو بغیر اسکی کہ ٹوٹ جاوی ۞ ع ۞ وعن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلة اسری
بہ انہ لم یمر علی ملا من الملائکة الا امروہ مر امتک بالحجامة رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی
ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرون شب معراج کیسی یہہ کہ نہین گذری
اوپر کسی جماعت کی فرشتون مین سے مگر کہ حکم کیا اونہون نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتہہ پچہنون کے نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف پچہنون کی فضیلت کا سبب یہہ ہی کہ پچہنی خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہین اور سب
اطبا قائل ہین اسکی کہ بلاد گرم مین پچہنی افضل ہین فصد سے اسلیی کہ خون اونکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کے آجاتا ہی اور پچہنون سی باہر نکلتا ہے
نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہین کہ اوسوقت مین موجود تہی یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت پڑے
خون نکلوانیکی حضرت صلعم کی امت مین سے ۞ ح ۞ وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن
عثمان سے یہہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ڈالنی مینڈک کیسی دوا مین کہ درست ہے یا نہین پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی

اسکیسی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** قتل کرنی اوسکیسی یعنی اور ڈالنی اوسکی سی دوا مین اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہی مطابقۃ درمیان سوال و جواب
کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ جامع مین آئی ہی نہی عن قتل الضفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نی منع کیا مارنی مینڈک کے سی اسلیے کہ نہین مناسب
جانی دوا کرنی ساتہہ اوسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کی لیے کیونکہ نہین جائز ہی دوا کرنی ساتہہ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوسی یا اسلیے
کہ دیکہی حضرت نی اوسمین مضرۃ زیادہ اوس چیز سی کہ دیکہی طبیب نے اسمین منفعت ۱۲ ع **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاہل رواہ ابو داود وزاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع
عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بہری ہوئی کہچواتی بیچ دو
رگون کی کہ دونو طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈہون کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہہ عبارت
اور تہی حضرت سینگی کہچواتی سترہوین تاریخ اور اونیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ و
وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پچہنی لینی سترہوین تاریخ اور اونیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین
وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء
من کل داء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچواوی
سترہوین اور اونیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباہا کان
ینہی اہلہ عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ
ساعۃ لا یرقأ رواہ ابو داود اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کیسی یہہ کہ تحقیق اونکی باپ تہی منع کرتی اپنی گہر کی لوگون
کو سینگی کہچوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اسمین ایک
ساعت ہی کہ نہین تہمتا خون یعنی پس اگر اس روز مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تہمنی خون سے نقل کی یہہ ابو داود
نی **وعن** الزہری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابہ وضح
فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابو داود وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق
ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کہچوائی بدہ کی دن یا ہفتہ کی دن پہر پہنچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی
کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور کہا ابو داود نی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد مین
اور صحیح نہین ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک ۱۲ ع
وعنہ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او الطلی یوم السبت او الاربعاء فلا
یلومن الا نفسہ فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی زہری سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوائی یا لیپ کری یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتی کی یا بدہ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو بیچ
پہنچ جانی کوڑہ کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی
خیطا فقال ما ہذا فقلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ فقطعہ ثم قال انتم آل عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک

سمعت

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَاَرْقِيْهَا فَاِذَا رَقَيْتُهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهٖ فَاِذَا رَقَيْتَ كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی زینب عورۃ عبداللہ بن مسعود کیسی کہ تحقیق عبداللہ نی دیکھا میری گردن مین ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہہ پس کہا مینی تاگا ہی یہہ منتر پڑہا گیا ہی واسطی میری اسمین کہا زینب نے پس لیا عبداللہ نی اوس تاگی کو اور توڑ ڈالی اوسکو پہر کہا تم ای اہل عبداللہ کی البتہ بی پروا رہو شرک سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور ونکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مینی کسطرح کہتی ہو اس طرح سی یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتھہ توکل کی اور نہ منتر کرنیکی باوجودیکہ مینی منتر کرنی مین فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق نہی آنکھہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور مین آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہہ کر دم کیا اوسنی آنکھہ پر آرام پایا آنکھہ نی پس کہا عبداللہ نی نہین ہے یہہ درد آنکھہ کا اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان جو کہتا تھا آنکھہ کو اپنی ہاتھہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکھہ سی سو اسکی نہین کہ تھا کافی تجکو یہہ کہ کہتی تو جیسیکہ نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہ دی تو بیماری کو ای پروردگار لوگون کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بی پرواہ ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ بیچ دفع امراض اور مضرتون کی تمسک ساتھہ ان افعال کی کرو کہ شرک کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین اسلیکی متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہہ سبب قوی ہی اور اوسکی لبی کہہ تاثیر ہی پس یہہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہہ کہ وہ موثر ہی پس وہ شرک جلی ہی آور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعًا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمام جمیع تمیمہ کے ہی بمعنی تعویذ کی کہ لڑکی کی گلی مین ڈالا جاوے اور یہان وہ تعویذ مراد ہی کہ نہ ہون اوسمین اسماء الٰہی اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین گمان اسکی کہ اس سے نظر نہین لگتی آور تولہ ساتھہ زیر ت اور زبر واو ولام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈورہ مین یا کاغذ مین واسطی محبت مرد و عورۃ کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی یہہ سب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنی یہہ درد جو تیری آنکھہ مین تھا نہین تھا درد حقیقۃً بلکہ ضربہ تھا ضربات شیطان سی **وعن** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نشرہ ساتھہ پیش نون اور سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لبی کرتی ہین اور قاموس مین ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتھہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سے ہی مشتمل اسماء بتون اور شیاطین کیکو یا زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتھہ قرآن اور اسماء الٰہی کی ؛ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین پروا کرتا مین ہر عمل سی کہ کرونگا اگر پیون مین تریاق یا لٹکاونگا گلے مین منکا یا کہونگا شعر یعنی تصنیف کرون مین سے بطرف سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہین

پروا کرتا مین الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بہی مجسی صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہوؤن کہ پروا نہین کرتی ہر چیز کی کرنی مین اور پرہیز نہین
کرتی نامشروع سی مقصود یہہ ہے کہ کرنا ان چیزونکا کام اوس شخص کا ہی کہ بی قید و بی پروا ہو بیچ کرنی نامشروعات کی اون چیزون کا استعمال حضرت
نی اسلیی برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین کچہہ مضایقہ
نہین اوسکا اور بعضون نی کہا کہ ترک اوسکا بہی اولی ہی عمل کرنی کر ساتہہ اطلاق حدیث کی اور مراد تمیمہ سی تمیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر اونکی
اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتہہ قرآن اور اسماء الہی کی ہون خارج ہین اس حکم سی بلکہ مستحب ہین امید ہے برکت کی اونمین اور کہون مین شعر الخ
یعنی قصد کرون مین شعر کہنی کا اور کہون اپنی دلسی یہہ بات حضرت نی بسبب اس قول اللہ تعہ کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بی قصد
و بی اختیار زبان سے کلام موزون نکلی وہ اور بات ہی داخل کہنی شعر کی اور مذموم نہین اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بہی اوسکو داخل شعر کی نہین رکہتے
چونکہ حق تعالی نی آنحضرت کو منزہ و معصوم کیا تہا مطلق شعر کہنی حضرت کی لیی روا نہ رکہی پس یہہ کمال مخصوص ہے ساتہہ حضرت کی اور بیچ حق
غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلامون کی ہین کہ اچہی مضمون کے اچہی ہین اور بری مضمون کی بری ہان توجہ باطن کے اوسکی طرف اور ضائع
کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کا مانع ہو امور ضروریہ دینی سی مذموم ہی اور کہا ابن ملک نے یعنی کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین مجبر اور
بیچ حق امت کی تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہین جبکہ نہو اوسمین جہوٹ اور ہجو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اوسمین کوئی حرام
چیز مثل سانپ وغیرہ کی نہین حرام انتہی ۞ ع ح ۞ **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی
فقد برئ من التوکل رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داغ لیوے
یا منتر پڑہوا دی پس تحقیق بری ہوا توکل سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کی
ولیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون بیچ مبالغہ کرنی مباشرت اسباب کی دلالت ہے اوپر غفلت اوسکی
رب الارباب سے چنانچہ اسلیی کہا ہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری دروازہ اپنا ساتہہ دو قفلون کی یا ایک قفل کی پہر کہی ہمسایہ کو ساتہہ محافظت
کی نکلا توکل سی ۞ ح ع **وعن** عیسی بن حمزۃ قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم وبہ حمرۃ فقلت الا تعلق تمیمۃ فقال نعوذ
باللہ من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عیسی بن حمزہ سی کہ
کہا گیا مین عبد اللہ بن حکیم کی پاس اس حال مین کہ اونکی بدن پر بیماری سرخی کی تہی پس کہا مینی کیون نہین لٹکاتی تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نی پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکاوی کسی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوسکی نقل کے یہہ ابو داود نے **ف** کہا
طیبی نی شاید کہ عبد اللہ نی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے لٹکانی تعویذ کیسی اسلیی کہ وہ تہی متوکلین سے اگرچہ جائز ہی اورونکو اور کسی چیز کو یعنی لٹکاوی تعویذ اور منکی
اور مانند انکی کی اس اعتقاد سی کہ یہہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتہہ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہی بمعنی چہوڑا
جاتا ہی اور سپرد کیا جاتا ہی طرف اوسکی یعنی محروم کیا جاتا ہی اعانت و امداد الہی سے اور شفا نہین پاتا ہی اسلیی کہ سب چیزین ماسوا حق کی نہ ضرر کرتی ہین
اور نہ نفع دیتی ہین مقصود رغبت دلانی ہی اوپر تفویض و توکل کی ۞ ع ح **وعن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حمۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن بریدۃ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سی یا ڈنک زہر دار سے یعنی بچہو اور مانند اوسکی ڈنک سے
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی بریدہ سے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیۃ الا من عین او حمۃ او دم رواہ ابو داود

اور

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سی یا ڈنک زہر دار سی یا خون سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس
حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نی مراد اس سے خون نکسیر کا رکہا ہی اور اگر عام مراد رکہین کہ جو بیماریان خون کی سبب سے ہون خواہ بسبب روان
ہونی خون کی یا بسبب فساد خون کی تو بہی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابو داود کی ایک روایت مین الا فی نفس آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علما نی کہ
مراد نفس سے نظر ہی اور بجای او دم کی او لدغۃ آیا ہی کہ بمعنی کاٹنی کی ہی دانتون سے جیسیکہ سانپ اور مانند اسکی کی اور منتر ہر دکہہ بیمار کو نافع ہی مانند درد سر اور
درد دانتون وغیرہ کی جیسیکہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل پیغمبر خدا کی پاس آئے اسحال مین کہ حضرت بیمار تہی کہا جبرئیل نی بسم اللہ
ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتہہ حصر کے اس حدیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہہ ہے کہ منتر ان تین چیزون مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کے
اور شایع اور متعارف ہی درمیان لوگون کی ۞ ح **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ
لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہی طرف اونکی نظر یعنی بسبب خوب صورت اور خوب سیرت
ہونی اونکی کی آیا منتر پڑہواوین ہم اونکی لیی فرمایا ہان اسلیی کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی تقدیر سی تو سبقت لیجاتی اوس سے نظر یعنی نظر امر
عظیم ہے پس جائز ہی منتر پڑہوانا اوسکی لیی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کی ضرر پونہچاتی ہی ایسے ہی
اوسکی مقابلہ مین نظر عارفون اور واصلون کے نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہی اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم ۞ ع **وعن**
الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهٖ
رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی شفا بیٹی عبد اللہ کیسی کہ کہا داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اسحال مین کہ مین تہی نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہین سکہلاتی تو اوسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکہلایا تونی اوسکو لکہنا نقل کے یہہ ابو داود نی **ف**
شفا ساتہہ زیر شین کی بیٹی عبد اللہ بن شمس کے قرشیہ عدویہ ہین نام اونکا لیلی ہی اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائین یہہ پہلی ہجرت کے اور تہین
فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکی ہان تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیی بچہونا اور ازار بنا رکہی تہی کہ وقت آرام کرنیکی خدمت
مین آوین اور نملہ پہنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکہہ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہہ شفا منتر پڑہتی
تہین نملہ کی دفع کی لیی مکہ مین جب یہہ مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائی تو اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کی لیی
کرتی تہی چاہتی ہون کہ آپکی آگی عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکہا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئین اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کلام حضرت
سی بطور تعریض کے تہا حفصہ کو کہ اونہون نی افشاء سر حضرت کا کیا تہا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ کیسی چند کلمات ہین کہ مشہور تہے درمیان
اونکی باین نام اور عورتین عرب کے اوسکو رقیہ نملہ کہتی تہین نہ رقیہ نملہ حقیقیہ کہ اوسمین کچہہ خرافات تہا اور منع فرمایا تہا اوس سے پس کیونکر حکم فرمانی اوسکی سکہانیکا
انکو اور کلمات مشہور یہہ ہین العروس تنتعل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہہ ہے کہ عورۃ آراستہ کرتی
ہی اپنی تئین اور سب کچہہ کرتی ہی غیر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نے تعریض کے حفصہ کو اور تادیب کیا اونکو نافرمانی کرنی پر اور افشاء سر کرنی پر اور عورتون
کو لکہنی کی سکہانی سی ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجہا گیا پس یہہ حکم پہلی نہی سی ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین
آنحضرت کی مخصوص تہین ساتہہ بعضی احکام و فضائل کی اور نہی کتابت سے محمول ہی اور تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا وہان متصور ہی اور یہان
نہین اور کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکہانا کتابت کا عورتون کو مکروہ ہے کہتا ہون مین کہ یہہ جائز ہوا اوسوقت کی عورتون کو نہ بعد اونکی بسبب فساد

زمانہ کی اور کہا بعضون نی کہ یہہ حکم خاص حضرت حفصہ ہے کی لیی تہا نہ اورون کی لیی ۱۲ ع ح ؛ **وعن** اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَّا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهٗ فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهٗ بَاْسٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْ لَهٗ فَتَوَضَّاَ لَهٗ

اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کے نہین دیکہا مینی کوئی دن مانند آجکی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کے کہا ابو امامہ نے پس گرا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر مارے ٹوک اوسکی پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپکو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہین اٹہا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کسواسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ دعا دی تو نی اوسکو ساتہہ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کے لیی اور ڈال پانی اوسپر پس دہویا سہل کے لیی عامر نی مونہہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سر اپنی دونو پاؤن کی اونگلیون کی اور اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوٹہہ کر ساتہہ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچہہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی اور گیا نقل کے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور نقل کی یہہ مالک نی اور مالک کے روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی ٹوکنی والیکو تحقیق نظر حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نی کہ وصف ٹوک لگانیوالیکی وضو کا نزدیک علماء کی اس طرح ہی کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالے کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سے پانی اور دہووی اوس سی مونہہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتہہ سی پانی اور دہووی دائین ہتیلی اپنی پہر لیوی دائین ہاتہہ سی پانی اور دہووی اوس سے ہتیلی بائین پہر بائین ہاتہہ سی پانی لیوی اور دہووی کہنی دائین پہر دائین ہاتہہ سی لیوی پانی اور دہووے اوسی کوہنی بائین اور نہ دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کوہنیون اور ہتیلیون کی ہی پہر دہووے قدم دایان پہر بایان پہر گہٹنا دایان پہر بایان بطور سابق کی اور یہہ سب پیالہ مین دہووے پہر تہبند کی اندر سی دہووے پس جب یہہ سب دہو چکی تو ڈالی پانی اوسکی پیچہی سی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات اسرار و حکمتون سی ہین کہ عقل دریافت کرنی انکیسی عاجز ہی اور کہا مازری نی کہ یہہ امر وجوب کے لیی ہی اور جبر کیا جاوی ٹوکنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی بحسب صحیح روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اسمین جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتہہ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سے اور لائق ہی امام کو کہ منع کری اوسکو آنیسی لوگون مین اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکیکی اس لیی کہ ضرر اوسکا اشد ہی ضرر جذامی کیسی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والیکا صحیح متعین ہے اور نہین معلوم ہوتا غیر اسکیسی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا

فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون سے اور ٹوک آدمی کیسی یہان تک کہ اوترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اوترین یہہ شروع کی حضرت نی پناہ مانگتی ساتہہ ان دونون سورتون کی اور چہوڑدی پناہ پکڑنی سوا ان دونون کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُوْنَ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دکہلائی دیتی ہین تمہارے اندر مغربون کہا مینی کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتی ہین اونمین جن نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** شریک ہوتی ہین جن یعنے اونکی نطفہ مین اور اولاد مین بسبب ترک کرنی ذکر اللہ کے وقت صحبت کرنیکی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتہہ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتہہ اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وشارکہم فی الاموال والاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کری جسطرح حدیث مین آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنے سی تو کہی بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہی یہہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی مین پس معنی مغربون کی ہین تجاوز کرنیوالی ذکر خدا سی اور دور ڈالنی والی نفس اپنے کو ذکر حق سی وقت جماع کی یا دور ڈالنی والی فرزند کو جنس اپنے سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہی تا بچی اس بلاء عظیم سی اور بہ سبب اسکے ترک کرنیکی فساد ابناء روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد مشارکت جن سی اونمین حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتہہ زنا کی اور اچہا کر کر دکہانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد بری ۱۲ ع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سر اوسکا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کے مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگین بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آئے ہین طرف معدہ کی اور پیوستہ ہین ساتہہ اسکی ایسی ہین کہ جیسی کوئی پانی پینی کی لیی حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتے ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کی ساتہہ رطوبات جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوۃ اوسکی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتے ہین رگین طرف اعضا کی ساتہہ رطوبات ردیہ فاسدہ کی کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی ہین **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کے ہی کہ رگ و ریشی درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہین اگر پانی صاف و شیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکر الطیبی اور اظہر یہہ ہے کہ حمل کرین اوسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اوسکے موافق کہانی پینی اوسکی ہوتی ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین صادر ہوتی ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہین افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہین اوسی فی الحال جیسیکہ کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نی من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث مین بعضون نے کلام کیا ہی اور بعضون نے اسکو موضوعات مین گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکی ساتہہ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہی یہہ کہ کہا جاوے اسکی حق مین انہ باطل لا اصل لہ ۱۲ ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهٗ اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهٗ

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑہتی پس رکہا ہاتہہ اپنا زمین
پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچہونی پس مارا اوسکو حضرت نی ساتہہ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سی فرمایا لعنۃ
کری اللہ بچہو کو کہ نہین چہوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو یعنی ہر ایک کو ایک باسن مین
پہر شروع کیا کہ ڈالتی تہی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تہی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچہونی اور ملتی تہی اونگلی کو اور پڑہتی تہی اوسپر قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ
فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حَمْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا بہیجا مجکو اہل میری نی طرف
ام سلمہ کی ساتہہ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچہہ اور مرض پہنچتا طرف ام سلمہ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہین رکہتین بالکو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیی پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانک کر دیکہا مینی نلی مین
پس دیکہی مینی کتنی ایک بال سرخ **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تہی یا بہوری
تہی بسبب آمد بڑہاپی کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تہی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تہی ۱۲ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ
فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے
ابو ہریرہ سے کتنی ایک آدمیون نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی قسم من سے ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کے ہی بہشت سی ہے اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابو ہریرہ
نی پس لین مینی تین کہنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مینی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا مینی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی دیا مینی
اوسکو ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ مین پس اچہی ہوگئی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہے الخ یعنی جیسی دانہ چیچک
کے فضلات ردیہ مین کہ لڑکون کی پوست مین سے باہر نکلیاتی ہین ایسی یہہ کہنبی بہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتی ہی یہہ بات صحابہ نی از راہ مذمت
کہنبی کی کہی پس آنحضرت نی اسکی تعریف کی اور منفعت اسکے بیان کی کہ کہنبی من سے ہی یعنی جملہ عطایا سے ہی کہ منت رکہی اللہ تعالی نی اپنی بندون
پر ساتہہ اسکی کہ بی مشقت بوئی اور پانی دینی کی زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کے ساتہہ کہ حضرت موسی
کی قوم پر اترتی تہی یعنی جیسی وہ بی مشقت اترتی تہی ویسی ہے یہہ بہی بی مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور یہہ ظاہر تر ہے اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہے
الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نی کہ کہا بعضون نے کہ نرا پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضون نے کہا ملا کر ساتہہ کسی دوا کے اور بعضون نے
کہا کہ اگر ہو واسطی ٹہنڈک آنکہون کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہہ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہہ ہی کہ نرا پانی شفا ہی مطلق چنانچہ

دیکہا

دیکھا ہے بعضی مشایخ زیادہ اپنی کی تین کہ بینائی بالکل جاتی رہی ہی بچہ دو بینی پانی سکیکی سبب عقاد کرنیکی سامنہ حدیث کی وسنہ کہ جانی سکیکی شفا کا ہا بائی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ یُصِبْہُ عَظِیْمٌ وروایت ہی اونہین ہے ہرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینی مین صبح کو نہین پہنچتی اوسکو بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلا عظیم دفع ہوتی ہی چہ جائیکہ حقیر اور کہا صاحب السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتہہ پانی کی ملا کر گہونٹ گہونٹ نوش کرتی تہی انتہی اور لکہا ہی علمانی کہ بیچ مہینی شہد کی پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت سے کہ راہ نہین پاتے معرفت اوسکیکی مگر فضلا الہیہ اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار مونہہ زالہ کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی مثدکو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتہہ اعتدال کی اور کہولتا ہی سدون کو ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاہُمَا ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الصَّحِیْحُ اَنَّہٗ لَا یُخْبَرُ مَوْقُوْفٌ عَلٰی ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن مین بقل کین بہدو نوحد شین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی صحیح یہہ ہے کہ حدیث دوسرے یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد مین شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری باطن کے چنانچہ سلیمی فرمایا کہ بدن کی شفاء **وعن** اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْتَجَمَ عَلٰی هَامَتِہٖ مِنَ الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ فَاَمَرَہَا فَاَحْتَجَمَتْ اَنَا مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ کَذٰلِکَ فِیْ یَا فُوْخِیْ فَذَہَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اَلْقَنُ الْکُتُبَ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچھنی لی درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تہی کہانی بکری زہر دار کیسی کہا معمر نی کہ روات احدیث سے ہی پس پچھنی لی مینی بغیر کہانی زہر کی اسیطرحسی درمیان سر پر پس جاتا رہی خوبی حافظہ کی مجہسی یہان تک سکہلایا جاتا تہا عین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر حالت زائد کی کہ محتاج کرنی خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی ح **وعن** نافع قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا نَافِعُ یَنْبُعُ بِیْ الدَّمُ فَاْتِنِیْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْہُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْہُ شَیْخًا وَلَا صَبِیًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَۃُ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَهِیَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ وَتَزِیْدُ فِی الْحِفْظِ وَتَزِیْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ کَانَ مُحْتَجِمًا فَیَوْمَ الْخَمِیْسِ عَلٰی اسْمِ اللّٰہِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّہُ الْیَوْمُ الَّذِیْ اُصِیْبَ بِہٖ اَیُّوْبُ فِی الْبَلَاءِ وَمَا یَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَیْلَۃِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میرے بدن مین خون نی پس بلا لا میری پاس سینگی والیکو کہ پچھنی لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکیکو یعنی قوی سینگی اچہی طرح پہنچیگا کہا نافع نی اور کہا ابن عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہوئی سینگی کہچوانی نہار مونہہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنی اوسکو کہ حافظہ نہین رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظہ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کہچوانیوالا پس کہچوادی دن جمعرات کے اور پرہام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو سینگی کہچوانی سی دن بدہ کے اسلیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات **ف**

اسمین ذکر پنجشنبہ کی پچھنی لینی کا نہین آیا جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی شاید کہ راوی سی ساقط ہو گیا ہو اور پڑہی اسمین ایوب بلا مین ظاہر یہہ ہے کہ سبب
پڑنیکا بلا مین لینا پچھنون کا تہا بدہ کی دن اور مفسرون نی اور بہی اسباب اسکے ذکر کیی ہین شاید کہ یہہ جملہ دن اسباب سے ہو اور لکہا ہی علمانی کہ حدیث
کبشہ بنت ابو بکرہ سی کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کی دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہہ کہ بر تقدیر
صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدہ کی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حصر باعتبار
غالب اور از راہ مبالغہ کی ہی ۱۲ ع ح **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ
الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا
فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہرے ہوئی سینگی کہچوانی منگل کی
دن سترہوین تاریخ مہینی کیسی دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد
اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسیطرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکی ابی ہریرہ سی **ف۱**
منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہہ کہ پرہیز کری اس سے جب تک کہ نہو اوسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم ۱۲ ع **ف۲**
چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر
مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکہی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکہا جاتا ہی تا مفید ہو جانا چاہیی کہ حکم سحر کا مختلف ہے اگر سحر
مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتہہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی مانند ثابت
کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا
ہی اور اسیطرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر واسطی کسی مطلب اپنی کی کروا دی دیدہ و دانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد
ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیی تا توبہ کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کی اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین
اور پہینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی فاتحہ اور درود صدقات ندین
اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینی تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ
کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدای کر سکتا ہون
مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورونکی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کی اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنیکی
ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لمحہ مین پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان
اعمال بد میری مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا
ہون پس یہہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنیوالا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہہ اپنی سحر سی نفس معصومہ کو ہلاک کری تو مانند قضاق اور پہانسی دینی
والیکی اسکو مار ڈالین اسلیی کہ سعی کرنیوالا ساتہہ فساد کی ہی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کی کچہہ فرق نہین یہہ ہے جو کچہہ کہ امام فخر الدین
زاہدی اور اور علمای حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتہہ اقرار و
تنبیہ کے یہہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی اور طلب توبہ کی اسی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات
کو قبول نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تہا اور ایک مدت سے اس فعل کو ترک کر دیا ہی مینی تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سی

درگذر کرین اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بہ سبب سحر اوسکیکی سحر زدہ مرگیا ساحر سی پوچہنا چاہیی اگر وہ اقرار کری کہ مینی اسکو سحر کیا تہا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی اوسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی مینی اسکو سحر کیا ہی لیکن سحر میرا کبہی مار ڈالتا ہی اور کبہی نہین پس یہہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہئین اور اگر کہی کہ مینی اور کو سحر کیا تہا اتفاقاً نام اسکا ساتہہ نام اوسکیکی موافق پڑا یا گذر اوسکا بیچ جگہہ سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سی صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سی ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور مانند انکیکی اولیا سی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکہنی والی ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکہتی ہین پس اگر نسبت کرنا فعل الہی کا ساتہہ غیر کی کفر ہو تو یہان بہی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکہتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوی بلکہ بیچ حال دعوتیون کی اور عزائم خوانون کی کہ ساتہہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت تمام ساتہہ ساحرون کی بہم پہنچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہت ساتہہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسیکی ارادہ اور پیدا کرنیسی صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتہہ سی صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سی صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزایم خوان اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسما اوسکیکی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور بیر اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور اسلیی اون افعال کو اپنی قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور بہیٹہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسکی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کی اور مانند انکیکو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر اسما الہی سی یا خواص مخلوقات اوسکیسی کہ دوائین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اوسکیکی اوسکی جناب سے درخواست کرکر حاجت روائی کرواتی ہین سمجہتی ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسیطرح یہہ آمدیم برانکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس مبحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب فراولتہ اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتہہ دعا یا پڑہنی اسما اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کرنی اون افعال کے طرف قدرت اللہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کی ہین سحر کی بہی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کی یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون جانون کو بعد از تمسخر کرنیکی اپنی کام مین بیر کہتی ہین لغۃ ہندی مین اور جسمانیات یا تو بہ سبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتی ہین یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پہر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتہہ روحانیات کی اور طریق کہینچنی تاثیر اونکیکا یا ذکر کرنا نامون اونکیکا ہی اور التجا کرنی طرف اونکے ساتہہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا عملون مرغوبہ اونکیکا یا پڑہنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اوپر عظمت ایک روح کی ارواح مین سی
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اوسی کبہی سرزد ہوا تہا اور زبان خاص و عام کی ساتہہ مدح اور ثنا اوسکیکی جاری ہوئی تہی پس اقسام سحر نی بنظر ان شقوق
کی تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچہہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوسی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل مین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
و علیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکیکی مبعوث ہوئی تہی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سی ہی کہ اہل بابل
اوسکو اونسی سیکہہ کر کام مین لاتی تہی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکہتی تہی بہت اس علم مین مشغول رہتی تہی تواریخ
معتبرہ مین لکہا ہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہہ طلسم بنائی تہی کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکیکی
حیران تہین اول یہہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو
سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسرے ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا
اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہے اور بعد از تلاش کی اوسیطرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کی کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ
مین صورت اوسکی ساتہہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا ویسا ہی نمودار
ہوتا تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تہی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی
تہی اور ہر کوئی جو کچہہ کہ چاہتا اقسام شربتون مین سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطے پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسیکی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپسمین
اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ
باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات پاتا چہٹی
نمرود کی ڈیوہڑی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا تا آنکہ
اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہ جاتی اور نمرود
کہ بادشاہ اونکا تہا وہ بہی اسباب مین تو غسل بہت رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرحکا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از آنکہ کسیکو پہنچنا طرف حقیقت
اوس صناعت کی میسر ہو جو کچہہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسیکہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا
اوسی عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کے سب اوس سے ہو سکتا ہی اسلیی کہ وہ ساتہہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہہ استعانت
جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکہائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بی اختیار دیکہا
سب سے مونہہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسیکہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات تا وما انا من المشرکین اور
اسیطرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیی کہ شرائط اس سحر مین پندرہ ہین لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز و جہل کا اونکی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نہ مانین اور مطلب کو نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب مین لکہتی ہین
کہ ابتدا ساتہہ دعوت قمر کی کرتی ہین باین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ و منزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک و کل ما یندفع من الشر منی فہو منک و علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسرے اوس سحر سی مسخر کرنا جن و شیاطین کا ہی خاصۃ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس مسخر کرنے
مین بڑی جنون سی مانند بہوانی اور ہنومان اور مانند اونکیکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیی گذراننی اور عطریات
مناسبہ بیچ جگہون حضور اونکیکی رکہنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا بیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول اوس انسان کو کہ قوی القلب والجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانون کے
ہوتی ہین اور تعظیم بہت اونکی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوۃ اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کے اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدیکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کری سرانجام کرین پس یہہ عمل بہی لازم کرنیوالا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہنچتا ہی اور غالبا اس طرح
کی ارواح کہ ساتہہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خبائث کی
بہی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ کہ
موجود نہین ہے نظر آوی یا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ
ساحرون فرعون کی بیچ آیہ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسیطرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اسطرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی
نبوۃ پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکیکی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون
سی یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر پیش نظر رکہہ کر وہم کو ساتہہ حاصل کرنی اوسکیکی متعلق کرتی ہین اور شرایط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسی وغیرہما ہین عمل
مین لاتی ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زناکارونکی
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی یہ بسبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ اونگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور اونگلی پر ملین اور رال اوس مقام پر ڈالین
پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اسمین جلتا ہو اوس اونگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ اونگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل
ہین کہ ساتہہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہے اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل ساحران
فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت یعنی بہان
متی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنی لوگون کی اور سبب خفی اسطرح کی سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل امثال کا ساتہہ سرعت کی ہی اور یہہ تینون قسمین سحر
کی نہ کفر مین اور نہ حرام مگر یہہ کہ ساتہہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیاء
امت مصطفویہ نی علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علویہ
کو ساتہہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسرے کی عزایم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین
کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتہہ حکومت اور استیلا کی اور اصلاح

قسم تیسری کی حاصل کرنا ربط کا ساتہہ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کی ہی کہ اکثر اویسی مشرب عمل مین لاتی ہین اور اپنی حوائج مین اور خلق کی حوائج
مین ساتہہ اسکی منتفع ہوتی ہین اور بیچ طریق حاصل کرنی اسکی بہی طہارت اور تلاوت اور بہیجنا ثواب صدقات کا واسطی اون ارواح کی منظور رکہتی
ہین اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم متکیف ساتہہ
کیفیت عظمی کی ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسماء الہی سی میسر ہوتا ہی اور اصلاح قسم چہٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسماء اور ارقام
اور اعداد اونکی اور ترکیب بعض کے ساتہہ بعض کی جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسماء اور سورتون قرآن کی ساتہہ قیود و شروط کی اور
بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہی حاصل یہہ کہ وجہہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتہہ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح
خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنی کی بیچ دیکہنی اسباب کے ساتہہ اس طرح کی کہ دیکہنی قدرت مسبب کے
سی غافل کری اور جب یہہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیی بہتر ہی اور
اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکہتی ہین کہ یہہ یہود اوپر توغل کرنیکی بیچ سیکہنی اس دو طرح کی
سحر کی کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کی ہی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الہی سی ہین
صرف کرتی ہین وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ یعنی سیکہتی ہین اون علمون کو کہ ضرر کرتی ہین اونکو گو کہ اورون کو ضرر نکرین اور نفع نہین
دیتی اونکو گو کہ اورونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہ دی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہوتا بندونکی
حق مین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سے اول یہہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سے اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور نجوم بہی
اسی باب سے ہی اسلیی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکہتی ہین تو انکی خاطرون
مین مستقر ہوتا ہی کہ یہہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کے اور خوف فوت ہونی اونکیکا
جہت ستارہ اور برج سی دلمین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہی کہ نظر
الی اللہ سی مانع آتا ہی دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نرکہی لیکن یہہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کرسکتا
اور جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پہنچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلی سی ہی بحث کرنی اسرار الہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور
علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جہگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون کی
واقع ہوئین و غیر ذلک اور اسیطرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی
ہین حکم سم کا رکہتا ہی اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہہ کہ بیچ علمون محمود شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط تفریط کری
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ
کو دخل دیوی اور علم دعوت اسماء کی مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جہوٹ یہود اور روافض کے سنی تا موجب فساد عقائد
کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہنچتا اور یہودی اسیطرح کی علم مین مشغوف
تہی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تہا **باب الفال والطیرۃ** یہہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتہہ ہمزہ کے
اور اکثر استعمال اوسکا ساتہہ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہے جیسیکہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی
کہ صحت پاونگا یا نہین سنے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبہی فال کا استعمال بدی مین بہی آتا ہی جیسیکہ کہتی ہین فال نیک و

فال بد اور طیرہ ساتہہ زیر طا اور زبری کی مصدر ہے تطیر سی جیسیکہ خیرہ تخیر سی اور سوا ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال
طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبہی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بہی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک لینی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت
فال نیک بہت لیا کرتی تہی خصوصًا لوگون کی نامون سے اور جگہون سی اور فال بد لینی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ سکیکی یہہ ہے
کہ عادۃ عرب کے تہی کہ شگون لیتی تہی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چہچکارتی اگر دائین طرف بہاگتا
اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی آنیکو بائین
طرف سی سنوح کہتی ہین اور دائین طرف سی آنیکو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتہہ سوانح اور
بوارح کی کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اوسکیکا
ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعا اور ہو دیگا
وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثین بہی لایا ہی اسمین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند
انکیکی کہ بیچ حکم تطیر کی ہین ؛ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین شگون بد اور بہترین اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہی
فال فرمایا کہ کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین شگون بد یعنی نہین ہے شگون بد لینی کو تاثیر دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع
کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیی اسکا جو کچہہ کہ ہوتا ہی ہو دیگا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی اور بعد ازانکہ نفی کی تطیر کی اور منع
فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینے ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہان اشکال یہہ ہے کہ اس عبارت
سی ایسا سمجہا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بہی اچہی ہی حالانکہ فال بد قطعًا اچہی نہین جواب اسکا یہہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی بہ کی ہی
نہ بمعنی بہتر کی جیسیکہ کہتی ہین والآخرۃ خیر وابقی واصحاب الجنۃ خیر یا یہہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بہی اعتقاد بہی کا رکہتی تہی
یا مراد یہہ ہے کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچہا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوسی جیسی ڈہونڈہنی والا سنی
یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ؛ ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ
وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماریکا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذام والے سی جیسیکہ بہاگتا ہی تو شیر سی
نقل کی یہ بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کے بیماری دوسریکو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہہ تہا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کی بیٹہتا
ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین لکہا ہی علمانی کہ اطبا کی زعم مین یہہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش
اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض
کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسی اوسکو بیمار کیا اسکو بہی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتہہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سی پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی اور
کہتی تہی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجہکو پانی دو مجہکو یہان تک ؛

کہ مارا جاتا ہی مارنیوالا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تا کینہ اپنا مارنیوالا اپنی سی لیوی اور جب کینہ لیا جاتا ہی
اڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بہی باطل کیا اور حکم کیا یہہ کہ کچہہ نہین اور بعضون نی کہا کہ ہامہ اُلّو ہی جسوقت کہ آ بیٹہتا ہی کسیکی
گہر پر اور بولتا ہی تو گہر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اوسکو باطل کیا کہ یہہ داخل طیرہ کی ہی اور نہ صفر اسمین بہت اقوال آئی ہین بعضون کی
نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفادت کا جانتی ہین یہہ اعتقاد بہی باطل و بی اصل ہی اور
بعضون کی نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بہوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم وقت بہوک کی ہوتا ہی اوسے
سی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بہوک کی اور
کبہی اوس سے زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہی پس حکم کیا کہ یہہ سب باطل ہی اور باوجودیکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پہر فرمایا
بہاگ جذامی سی الخ وجہہ تطبیق اونکی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَکَاَنَّھَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُھَا
الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی
الْاَوَّلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ
جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی
بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اورونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس
کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بہی بتقدیر الہی خارشتی ہوا تہا یہہ بہی بتقدیر الہی ہوئی روایت کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نوء ساتہہ
زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی بمعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تہی کہ مینہہ اسی سبب سے برستا ہی
جیسے ہندو کہتی ہین کہ مینہہ برستا ہی فلانی نچہتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی بمعنی منازل قمر کی اور وہ اٹہائیس منازل ہین چنانچہ آیۃ
شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انہین کیطرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی
بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہہ کا بتقدیر الہی ہے نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر
سبب جانی باین معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہہ برساتا ہی اوسوقت مین بے آنکہ یہہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بہی
برساوے اور اگر چاہی اوسوقت مین بہی نہ برساوی جیسیکہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل و کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی یہی کفر ہی اسلیے
کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا انتہی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اس لیے کہ نہین وارد ہوئی
ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی اور حاصل معنونکا یہہ ہے کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتہہ فضل اللہ
تعالی کی واللہ اعلم ۱۲ ح ع ۱۲ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تہین لگجاتی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی روایت کیا
اسکو مسلم نی **ف** غول ساتہہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن و شیاطین سی عرب گمان کرتی

تہی

تہی کہ غول جنگلون مین دکہائی دیتی ہین لوگون کو ساتہہ شکلون طرح بطرح کی اور لوگون کو راہ بہلا دیتی ہین اور ہلاک کرتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع نی
اور لکہا ہی علما نی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہے بلکہ نفی ہو جانی انکی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنیکی آدمیون کو یعنی انکو بغیر اذن
اللہ تعالی کی اوپر راہ بہلا دینی اور ہلاک کرنی لوگون کی قدرت نہین ہی ۞ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ
رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی
اپنی باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کی لیی پس بہیجا آنحضرت
نی طرف اوسکی ایک شخص کو یہہ کہنی کی لیی کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسی یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہہ کی پس پہر جا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے
اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی سی خلاف اسکی پس انکے تطبیق
مین علماء کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہہ تطبیق کی یہہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنی
کی اور مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ولیکن امر بہاگنیکا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نہ پڑی یعنی
اگر کسی نی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتہہ بچنی
کی تا اوس وہم مین نہ پڑی اور اسلیی آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتہہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم بہاگنیکا اوسکی
لیی ہی کہ اپنی نفس مین صدق و یقین نپاوے اور بر تقدیر پہنچنی مرض کے ورطہ شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور نووی
نی کہا کہ جذام کی لیی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری پس یہہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسیکہ ضرر کرتا ہی
طعام ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا ہے واللہ اعلم ۞ ح **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین
وعن قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے
ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** عیافہ ساتہہ زیر عین کی ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطوریکہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی
اور اعتبار اسمین ساتہہ نام جانورون کی ہی جیسیکہ فال لیجاوے ساتہہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہہ غراب کے غربت پر اور ساتہہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان
عیافہ اور طیرہ کی یہہ ہے کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوے یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانور ہی کی آواز وغیرہ سی فال لینی
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہی کہ عیافہ ڈاٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتہہ اسماء اور آواز اور گذرنی اوسکی اور طرق ساتہہ زیر ط اور جزم ر کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کے عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتے تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کہینچنا جیسیکہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہہ
زیر جیم اور جزم ب کی بمعنی سحر و کہانت کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کیجاوے سوا اللہ تعالی کی کی یعنی یہہ افعال سبب شرک اور
اعمال مشرکون کیسی ہین اور اظہر یہہ ہے کہ جبت شیطان ہے یعنی یہہ افعال شیطان سی ہین ۞ ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا

الحدیث وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل ہذا عندی قول ابن مسعود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل
کی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہہ بات تین بار یعنی مبالغۃً تا لوگ بہت بچین اوس سی اور نہین ہم
مین سے کوئی مگر یعنی مگر وہ کوئی کہ کبہی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی ولیکن خدا تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت
کی کچہہ شک اور وہم خاطر مین آوے تو چاہیی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی کہا ترمذی
نی کہ سنا مینی بخاری سی کہتی تہی کہ تہا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک میری
قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً اعتقاد
کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بی شک کفر ہی ؛ ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعہا معہ
فی القصعۃ وقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتہہ جذام
والیکا اور رکہا اوسکو ساتہہ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین
اشارہ ہی کہ اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بہاگنا جذامی سی لازم نہین ؛ ح **وعن** سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہے ہامہ اور نہین ہے عدوی اور نہین ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون
بد کسی چیز مین تو ہوتا گہر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئے ہین بعضیون سے نفی تاثیر طیرہ کے
اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی سی مطلق سمجہی جاتی ہی اور یہہ بہت ہین اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتہہ
لفظ جزم کی جیسیکہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کے
یا ساتہہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث مین اور مانند اسکی مین اور بعضیون سی انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجہا جاتا ہی مانند تمام امور کی
جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کی تہا
جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہہ چیزین مظنہ
اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اسکی رکہتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسیطرح
کلام ہی قاضی کا کہ کہا پیچہی لانا لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان
چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین رکہتی اور بعضون نی کہا کہ نحوست عورۃ مین ناموافقت اوسکی ہی
اور یہہ کہ بچہ نہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور ہوا
ناموافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہی یا نحوست محمول
ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ؛ ح **وعن** انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجۃ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خوش آتا اونکو جسوقت کہ نکلتی واسطی کسی کام کی یہہ کہ سنین اے راشد ای نجیح یعنی
یہہ فال نیک ہے نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سأل

عن

عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمُهٗ رُاِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اِسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُاِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ نہ شگون بد لیتی تہی کسی چیز سی پہر جسوقت کہ پہنچنی لگتی عامل پوچہتی نام اوسکی سی پس جسوقت کہ اچہا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکی اور دیکہی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی یعنی اور بدل دیتی اوس نام کو ساتہہ اچہی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی مین پوچہتی نام اوسکی سی پس اگر اچہا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکی اور دیکہی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ اونکی اور اگر مکروہ رکہتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ اونکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یہہ نظیر نہین ہی اسلیی کہ بسبب اسکے اوس کام سی کہ ارادہ رکہتی تہی اوسکا باز آتی تہی لیکن اثر کراہت وقبح اوسکا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تہا اسلیی کہ بہلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی وناخوشی کی قطع نظر کرنیکر تطیر وتفاؤل سی اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنتہ ہی یہہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیی نام اچہا اسلیی کہ بری نام کبہی موافق ہوجاتی ہین تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکہی کوئی اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الہی ساتہہ اوسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہین بعضی لوگ یہہ کہ یہہ بسبب نام اوسکیکے ہی پس نحس جانتی ہین اور احتراز کرتی ہین ہمنشینی اوسکیسی ۱۲ ح ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِیْ دَارٍ كَثُرَ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰی دَارٍ قَلَّ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِیْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق ہم تہی ایک گہر مین بہت تہی اوسمین عدد ہمارے اور مال ہماری پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک اور گہر کی کم ہوگئی اوسمین عدد ہماری اور مال ہماری پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ والسلام نی چہوڑ دو اوس گہر کو اسحالمین کہ برا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** حضرت نی جو اوس گہر کی چہوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہین بلکہ بسبب اسکی کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نی کہ گہر چہوڑ دینی کو اونکی تئین اسلیی فرمایا کہ اونکی دلون مین یہہ بات جم گئی تہی کہ یہہ نقصان وخرابی بسبب رہنے کی اس مکان مین ہی پس فرمایا کہ اس مکان سی نکلیا وین تا مادہ وہم کا منقطع ہوجاوی اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین ۱۲ ع

وعن یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَیْكٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ یُقَالُ لَهَا اَبْیَنُ وَهِیَ اَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا وَاَنَّ وَبَاءَهَا شَدِیْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی یحیی بیٹی عبد اللہ بیٹی بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹی مسیک کیسی کہ کہتا تہا کہ کہا مینی یا رسول اللہ نزدیک ہماری ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہی زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہرون سی وہان آنکر غلہ جمع ہوجاتا ہی بکنی کی لیی یا یہان سی اور شہرون کو لوگ لیجاتی ہین اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہی پس فرمایا کہ چہوڑ دو اوسکو داخل ہونی اپنی سی اوسمین اور آمد ورفت کرنیسی طرف اوسکی اسلیی کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کیسی پیدا ہوتا ہی تلف وہلاک نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** کہا طیبی نی یہہ قبیلہ عدوی کیسی نہین ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کیسی ہی اسلیی کہ ہوا صالح اور موافق اعوان اشیا سی ہی اوپر صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بہاگنی والی وبا سی ساتہہ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اس شخص نے شکایت وبا سی کی کہ اوس زمین مین ہوتی تہی اور آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سی اسلیی کہ مخالطت ساتہہ مرض ووبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن تمسک ساتہہ اسکی نہین ہوسکتا اسلیئے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی سی اس زمین مین اور اوسکو نحس و مکروہ جانا اور آنحضرت نی بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتہہ نکلیانیکی وہان سے رخصت دی نہ یہہ کہ وبا وہان واقع ہوئی اور بعد از واقع ہونیکی وہانسی بہاگنی کو جائز رکہا اور کلام اسمین ہی اور وظیفہ بیچ بلا کی پیش از وقوع کی احتراز و اجتناب ہے اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتہہ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین وغیرہما مین ہی ساتہہ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کیسی اور بیچ مدح اور ترغیب کی صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہہ حدیث سنن ابی داود مین ہی معارض صحیحین کے حدیثون کی نہین ہوسکتی اور لکہا ہی علما نی کہ فروۃ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی گئی ہین اور وہ بہی ایک مرد مجہول ہی کہ معلوم نہین نام اسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہہ کہ بی شک وبا سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس اعتقاد کی عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کے اوپر خلاف اسکیکی اور یہہ بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی گہر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنیکی وقت نہ نکلنی کی وبا سی کہ مشکوک و موہوم ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا

اور روایت ہی عروۃ بن عامر سی کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہترین اونمین سے فال ہی اور نہ روکی شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکہی ایک تمہارا اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتی ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیی کہ کہی یا الہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پہرنا برائی سی اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتہہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق ارسال کی

بَابُ الْكَهَانَةِ

باب ہے بیچ بیان کہانۃ کی ف صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتہہ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتہہ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزونکا عرب مین کاہن تہے کہ بعضی اونمین سے دعوی کرتی تہی کہ ہمکو جنات خبرین دیجاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیاتی تہی احکام الہی آسمان پر سے اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اسمین جو کچہہ چاہتے زیادہ کر کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانۃ اور بعضی مقدمات اور اسباب و عاملات سی کچہہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتا دیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونو گنہگار ہوتی ہین اور محتسب پر منع اور تادیب انکے لازم ہی بنرح ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم کرتی

اونکی

اونکو جاہلیت مین ایک اونمین سی یہہ ہی کہ تہی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچہتی ایسی چیزین اوسکام فرمایا جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا معاویہ
نی کہ کہا مینی دوسری چیز یہہ ہی کہ تہی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اوسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکہی تمکو یعنی کسی
کام سی یہہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہ کہا مینی ایک اونمین سی یہہ ہے کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کہینچتے ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سے خط کہینچتی یعنی
بامر الہی یا ساتہہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا اور
علیہما السلام اور مباح ہی والا خط مراد اس سے تہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کہینچنی کا مقصود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بہی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنی
یہہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کہینچتے تہی تا یہہ بہی ویسا ہی خط کہینچی پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بہی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب ما لا یجوز
من العمل فی الصلوۃ مین بہی ہو چکا ہی ح ؛ **وعن** عائشۃ قالت سال اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان
فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانہم یحدثون احیانا بالشیء یکون حقا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا
اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ بات
اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچہہ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبرون پر
عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبہی ساتہہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ
ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پہر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنی کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسرے مرغ کو دانہ کی لیی پس بلاتی ہین
وہ کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جہوٹہہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا اون ملائکہ سی کہ لیا اونہون نی حق سی بواسطہ
وحی کی یا ساتہہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ
منی ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسیطرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کانمین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اوسپر غیر اوسکا ع **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل فی العنان
وہو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون
معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اونمین سے اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ تقدیر
کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکہتی ہین اوسپر شیاطین پس سنتی ہین اوسکام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جہوٹ بنا لیتی ہین کان ساتہہ اون کلمون کی کہ شیاطین سے سنی ہین سو جہوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سے بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اوسمین جہوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونسی
اور فرمایا کہ نہین وہ کچہہ ع **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء
لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن اور
نجومی کی پاس اور پوچہی اوس سے کچہہ یعنی غیب کے باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس راتدن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہایت
ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونیسی یہ ہے کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ تضا اوس سی واجب نہو حاصل ہی اور حدیث
مین اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیی کہ کلام عرب مین اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہین اور دوسرا تابع اوسکا ہوتا ہی ۱۲ حر
وعن زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ
سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ
بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ
بِالْكَوْكَبِ　مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ　اور روایت ہی زید بن خالد جہنی ہی کہا نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام
ایک جگہہ کا ہی پچھی مینہہ برسنی کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پہری حضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگا
نی یعنی اسوقت اشارہ کی ساتہہ آسمانی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول وسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح
کی بعضی بندون میری مین کی ایمان لانی ساتہہ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم ساتہہ فضل اللہ کی اور رحمت
اوسکی پس یہہ شخص ایمان لایا ساتہہ میرے اور کفر کیا ساتہہ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم بسبب غروب ہونی ایک ستارہ کی
اور نکلنی ایک ستاری کی یہہ شخص کافر ہوا ساتہہ میری اور ایمان لایا ساتہہ ستاری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ ستارے
فاعل اور مدبر مینہہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کافر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہہ اللہ کیطرف سی اور فضل اوسکی سی ہی اور
ستارے علامت اور مظنہ مینہہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ہی مکروہ تنزیہی ہی ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ
فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین نازل کرتا اللہ
تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتہہ وسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہہ پس کہتی ہین کہ مینہہ برسا
بسبب ستارے فلانی اور فلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سی مینہہ ہی اور جملہ یُنْزِلُ الْغَيْثَ بیان اسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت
مراد ہو اور یُنْزِلُ الْغَيْثَ مثال و بیان ایک فرد اسکیکا ہو ح **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ　رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ　روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی
حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرتا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کرے یا وہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** تشبیہ دی علم
نجوم کو ساتہہ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسکیلی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اوسکا ہون ہی کہ بری کام کرتی ہین اور خبر دین غیب کی
بتانی ہین ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ
اَوْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ　اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آدمی کاہن کی پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوسچیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سی حالت
حیض مین یا بدفعلی کری اپنی بیوی سی بیچ متعدد اوسکیلی پس تحقیق بیزار ہوا وسچیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہہ احمد نی

اور ابو داؤد نی ف بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہہ محمول ہی حلال جاننی پر یا تغلیظ و تشدید ہی اوپر کرنی ان شنائع کی ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ما ذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وہو العلی الکبیر فسمعہا مسترقو السمع ومسترقو السمع ہکذا بعضہ فوق بعض ووصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الاخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاہن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاہا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا اسمان مین مارتی ہین فرشتی بازو اپنے یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول اور کلام الہی کی گویا آواز کلام الہی کی یعنی ہیچ عدم فہم اور قصور فہم اور استماع اوسکیطی مانند زنجیر کی ہلی کہ کہینچی جاوی پتہر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اوسیکو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچہیی والون سی حق ہی یعنی حق ہی جوکچہہ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والے کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضی اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اوسکی کہ بعضی ساتہہ اوسکی بعضی ہاتہہ کی پس ٹیڑہا کیا ہاتہہ کو اور فرق کیا درمیان اوسکی انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پہر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی پہر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والا کہ شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنی شعلی کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جہوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتہہ اوس بات کی سو جہوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتہہ اوس بات کی بیچ اتنا رہہوٹی باتون کی پس جہٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتہہ بعضی جہوٹی باتون اوسکیطی کہ کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتہہ اوسکی کہ جہٹلاتا ہی اوسکو کیا نہین سنا تو اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن کی پس اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست گو ہوا آسمین یعنی اور وہ سو جہوٹ نہین منظور کرتی بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن مین ہی جیسیکہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہوگئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون مین ہی نقل کی ہے بخاری نی ف ساحر یا کاہن ابن عباس کے حدیث مین کہ آگے آتی ہی حصر بحر آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر ہی یہان مراد کاہن ہے اس صورۃ مین اوسکے لیے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر سو لیے کہ ساحر خبر غیب کے نہین بتاتا ہی پس لفظ لو اور الکاہن مین تنویع کی لیے ہوگا اور اختلاف گیا ہی آمین کہ مرجوم آیا ساتہہ رجم کی ایذا پاکر پہر آیا ہی یا جل جاتا ہی ساتہہ رجم کی وعن ابن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینما ہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی بمثل ہذا

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا
فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ
يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سی کہ تہا انصار سی یہہ کہ صحابہ
اوسوقت کہ بیٹہی ہوئی تہی ایک رات ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ کیا تہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ حقیقت حال کی تہی
ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبہی یون کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب مرنی کسیکی اور نہ بسبب حیات کسیکی ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام
اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین وہ آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانیوالون
کی یہان تک کہ پہنچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کی ہین واسطی عرش کے اٹہانیوالون
کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پہر خبر پونچہتی ہین بعضی آسمان والے بعضون سے یہان تک کہ پہنچتی ہی
خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنی کی یعنی
کاہنون کی اور پہینکی جاتی ہین طرف اونکی یہہ ستاری یعنی پس سبب اون ستارون کی پہینکی جانیکا یہہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت
کا پس وہ چیز کہ لائی کاہن اوسکو اوپر اسطرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی راست و درست پس وہ خبر راست ہی لیکن وہ کاہن جہوٹ ملا لیتی ہین اوسمین
اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوئی پر نقل کی یہہ مسلم نی وعن قتادة قال خلق الله تعالى هذه النجوم لثلث جعلها زينة
للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول فيها لغير ذلك اخطأ واضاع نصيبه وتكلف
ما لا يعلم رواه البخاري تعليقا وفي رواية رزين وتكلف ما لا يعنيه وما لا علم له به وما عجز عن علمه الانبياء
والملئكة وعن الربيع مثله وزاد والله ما جعل الله في نجم حيوة احد ولا رزقه ولا موته وانما يفترون
على الله الكذب ويتعللون بالنجوم اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پیدا کئی اللہ تعالی نی یہہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات
یہہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسرے واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنی بیچ دریا اور جنگل
کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضایع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز مین کہ نہین جانتا یعنی نہین متصور ہی علم اوسکا
اسلیی کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہے زیادہ اوس چیز سی کہ گذری نقل کی یہہ بخاری نی بلا سند
اور بیچ روایت رزین کی یون ہے کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتہہ اوسکی اور تکلف
کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہین
مقرر کی اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسیکی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسیکی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن

اللہ پر جہوٹی اور ٹہیراتی ہین طلوع ہونی ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کی **ف** ضایع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر مین سے اور وہ مشغول ہونا ہی بیفائدہ چیز مین
کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا مین اور نہ آخرۃ مین ۱۲ ع بہان ملا علی اور حضرت شیخ رہ نی خوب تفصیل سی لکہا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاہن
والکاہن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ سیکہے کوئی قسم علوم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قران مین کہ وہ تین چیزین ہین کہ ذکر کی گئین اوپر کی حدیث مین پس تحقیق
سیکہا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکہتا ہی کہ ساتہہ علامتون کی
خبرین غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکہتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتہہ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد
اوسکا رکہی کافر ہی یعنی پس اسیطرح کاہن اور منجم کافر ہین حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہین اور کافرون اور بد دینون کی اعمال
سی ہین نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن
عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکہی اللہ مینہہ اپنی بندون سے پانچ برس یعنی مثلاً پہر برسا دے البتہ ہو
ایک جماعت آدمیون مین سے کہ مقید ہین ساتہہ نجوم کی کفر کرنیوالی کہ کہین برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہہ نسائی نی
ف مجدح ساتہہ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہی کہ سبب ہے مینہہ کا ۱۲ ح

کتاب الرؤیا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے **ف** حقیقت خواب کے نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالیکی علوم اور ادراکات کو جیسیکہ جاگتی
کی دلمین اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوسپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دلمین علامت ہے اور امور پر کہ
پیش آتی ہین ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسیکہ ابر دلیل ہی وجود مینہہ پر ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ
رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراہا الرجل المسلم او تری لہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین باقی رہا آثار نبوۃ سی کچہہ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچہے نقل کی یہہ
بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نے ساتہہ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارۃ کو کہ دیکہتا ہی اس خواب کو کہ مرد مسلمان یعنی اپنی لیی یا دیکہا جاوے واسطی
اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکہی واسطے اوسکی **ف** نہین باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائیگی بسبب نے مرمیری کی اور نہین باقی رہیگی وہ چیز کہ جانی جاوے
اوس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اسی کچہہ چیزین معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتہہ پیش میم اور زبر ب کے بمعنی خوش خبری کی
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہی اور کبہی شر مین ہے اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حکم کہتی ہین ساتہہ پیش ح
کی لیکن یہہ تخصیص شرعی ہی اور لغت مین بمعنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین بہی یہی مراد ہے اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی
ساتہہ صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہین ساتہہ معنی
مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمین صدق بہی معتبر ہی جیسیکہ طیبی نی کہا ولیکن سیاق حدیث
ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیی کہ ثبوت مین خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی یا حمل

اور بمعنی مطلق کہ مخبر ہے ہی ۔ ح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ وأربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑون نبوۃ کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر ہے یہہ کہ مراد ساتھہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزئیت کا ساتھہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نرہی تو جزء اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزء ہی اجزاء علم نبوت کے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتوہ ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنی والا نبی نہو جیسکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک و حلم و گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی اگرچہ علماء نی کچھہ کچھہ لکھی ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ علم اوسکا اور چیزون محدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرکا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھیالیس ۴۶ آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھہتر اور ایک مین چوہتر وغیر ذلک مراد ان سے تکثیر ہی نہ تحدید ۔ ح وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو ہوا سطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تحقیق دیکھا مجکو یعنی گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین منبی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوے یا عمل کری اوسپر کہ سنی ہو سحالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگون مین سی جسنی مجکو خواب مین دیکھا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکھنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ بمعنی اخبار کی ہی یعنی سنی دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہیں ہے اضغاث احلام سی اسلیی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورتین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کی کہ کسیکی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جھوٹ باندھی بعضی محققین نی لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندھ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواسمین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سجانہ کی ہی ولیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضدیت ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محل ثبات نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوسی ظاہر نہین ہوتا ۔ ح وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فقد رأی الحق متفق علیہ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکھا مجکو پس تحقیق دیکھا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجھی کو دیکھا یہ غیر میرکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث مین ساتھہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا اونہین کو دیکھا وہ شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علماء نی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمائی اسمین بعضون نی تو یہہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہہ ہی کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ کہتی تھی پھر بعضون نی انمین سی توسعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین بھی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تھی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدھارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک و محاسن مبارک مین تھی اور نوبت بیس کی نہ پہنچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان

کر کہ کس صورت مین دیکہا ہی تو نی اگر ساتہہ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتی کہ جا تو نی آنحضرت کو نہین دیکہا اور امام نووی نی کہا صحیح یہہ ہے کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکہا
خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکہا یا سوا اونکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکہنے والے
کی ہی جسنی حضرت کو اچہی صورت مین دیکہا بسبب کمال دین اپنی کی دیکہا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکہا بسبب نقصان دین کی دیکہا اور اسیطرح ایک نے بڈہا دیکہا اور ایک نے جوان
اور ایک نے راضی اور ایک نی خفا اور ایک نی روتی ہوئی اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکہنی والی کی پس دیکہنا آنحضرت کا
گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکہنی والیکی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیی کہ اوس سے احوال اپنی باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر
بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ
اوسکیکی ہی پس رویای ذات کریمہ اونکیکا اور اوسچیز کا کہ دیکہی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہ ہی تجہسی ہی حضرت شیخ علی
متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقراء مغرب سے آنحضرت کو خواب مین دیکہا کہ اوسکو شراب پینی کی لیی فرماتی ہین اوسنی واسطی رفع اس اشکال کی علماء سی استفتاء
کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ اونکو شیخ محمد بن عراۃ کہتی تہی جب
وہ استفتاء اونکی نظر سی گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نی اوسکو فرمایا لا تشرب الخمر اوسنی
لا تشرب کو اشرب سنا ۞ ح **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ
الشَّیْطَانُ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے دیکہا مجکو خواب مین پس شتاب دیکہیگا مجکو
جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کی زمانہ مین جو شخص کہ دیکہتا تہا خواب مین حضرت کو تو اللہ
تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکہی اور مسلمان ہو اور یا یہہ مراد ہی کہ آخرۃ مین دیکہیگا جاگتی مین ۞ ع **وعن** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا
مَنْ یُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَلْیَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ
تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سی ہی اور خواب برا شیطان
کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکہی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس نہ بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی روبرو کہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی
علماء اور صلحاء اور اقرباء سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسیکہ ایک روایت بخاری اور مسلم کیمین ہے اور جسوقت دیکہی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہی پس
چاہیی کہ پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی برائی اوسکیسی اور برائی شیطان کیسی اور چاہیی کہ تہتکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان کری
اوس خواب کو کسیکی روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کی روبرو تاکہ وہ تعبیر بری ندی بحسب ظاہر صورت اوسکیکی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع
ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کی طرف سی یعنی باعث خوشی اوسکیکا ہوتا ہی
اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتہہ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہہ کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سی بندیکی لیی تا باعث حسن
ظن کا ہو ساتہہ اللہ تعالی کی اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جہوٹا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسیکہ گردانا ہی
صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ۞ ح ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا
یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانی اوسکو پس چاہیی کہ تف کری بائین طرف تین
بار اور پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی شیطان سے تین بار اور پہری کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر وقت دیکھنی خواب کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین
بصاق ذکر کیا کہ تفل سی زیادہ ہی نقل تہوک مونہہ سی نکالنا اور بصق مونہہ کی اندر سے نکالنا کہ کچھہ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تہوک کہ نکلی اور اوسکو بزاق بہی
کہتی ہین پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان تفث ہی کہ پہونکتا ہی ساتھہ آب لبون کے اور بعد اسکے نفخ ہی کہ پہونکتا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی
فلینفث بہی آیا ہی اور اس حدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اس حدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی اسلیے کہ اسکو بہت تاثیر ہی
بیچ تغیر حال کی ح ۔ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ
وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ
حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصُّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ
قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَیُوْنُسُ
وَهُشَیْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ
مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَهٗ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوُهٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَهٗ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب
مومن کا ایک جز ہی چہالیس جز نبوۃ کیسی اور جو چیز کہ ہو اجزاء نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹے ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا
ہون اور روایت کرتا ہون اون احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمائین ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا
اور تیسری بشارت اللہ کیطرف سے پس جو شخص کہ دیکھی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکہی پس نہ بیان کری اوسکو روبرو کسیکی اور چاہیے کہ کہڑا ہو اور نماز
پڑہی یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی تو ہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نے اور تہی آنحضرت مکروہ رکہنی طوق دیکہنا خواب
مین اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہے نقل کی یہہ یعنی سارے حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و
موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونونکو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس
نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سے کہ نقل کی اوسنی ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نی کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر
پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف
ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور اونہون نے آنحضرت سی بخاری نے تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین سے
کہ نہین جانتا مین کہ یہہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی
کہ کہا گیا اور یہہ بہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور
قید کی واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنے کو درمیان
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کیسی حقیقت حال ضمیرون قال اور کان یکرہ کی بہی ظاہر ہو جاتی ہی **ف**
جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانی اول تو یہہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کیسی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسیکہ
اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جہوٹ ہووے خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا مینی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یہہ کہ مراد قرب زمانہ سی برابر ہونا شب و روز کا ہی اسلیی کہ جس موسم مین راتدن برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہی خواب درست تر
اور خلط و خلل سی سالم تر ہوتا ہی تیسرے یہہ کہ مراد قرب زمانہ سی وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینی کی گذرینگے اور مہینی مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کے اور روز
مانند ساعت کے اور لکہا ہی علمانی کہ مراد اسی زمانہ امام مہدی کا ہی کہ اون دنون مین اونکے عدل سی سب عیش مین ہونگی اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ
معلوم ہوتا ہی اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کی بہی خواب صحیح و راست ہونگی اسلیی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا
اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کائی راست تر ہی خواب اوسکا بہی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سی صحت خواب کے اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطی بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور
اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال نفس ہے جیسیکہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی ازبسکہ وہ خیال مین بیٹہہ رہا ہی وہ خواب مین دیکہتا ہی
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی اوسکو خواب مین دیکہتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور مکدر کری اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سی رکہتا ہی
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتہہ اوسکی آدمی زادی بازی کرتا ہی جیسیکہ دیکہتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سی ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا
ہوتا ہی اور کبہی سبب قوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکیکا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کے نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام
کرتا ہی جانب حق سی بندہ کی لیی تا ساتہہ اوسکی خوش ہووے اور طلب حق مین تازہ ہووی اور حسن ظن اور امیدواری رکہی یہہ قابل تعبیر کی ہی اور نہ بیان
کری الخ یعنی اسلیی جب وہ قابل اعتبار کی و تعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہی اور یہہ بہی ہے کہ جب کہیگا اور سننی والا تعبیر نہ کہیگا تو
توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع مین اور شارحون نی بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہی ہین
ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسیکہ ظاہر عبارت کا کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اسمین اور اس تقدیر پر ضمیرین کان یکرہ کی
پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تہی آنحضرت کہ ناخوش رکہتی اوسکو کہ کوئی دیکہی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہی اسلیی کہ یہہ صفت دوزخیون کی ہی جیسیکہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان
یکرہ کی ابوہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابوہریرہ سی یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تہی ابوہریرہ ناخوش رکہتی دیکہنی طوق کو خواب مین اور
ابوہریرہ نی آنحضرت سی سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سی کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سی اور کان یکرہ مین ابن
سیرین کیطرف یعنی کہا راوی نی کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہر ایہہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہی اسلیی کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور یعجبہم ساتہہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکیکی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابوہریرہ اور اتباع اونکیکی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کی اور تعبیر
کہنے والی اہل عصر اونکیکی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکہتا کہ قید اوسکی پاؤن مین ہی تو اوسکو اچہا جانتی تہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سی اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہے جیسیکہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کی ہی اور لکہا ہی اہل تعبیر نی کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہی کہ قید پاؤن مین ہی تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کے مختلف ہوتی ہی ساتہہ
اختلاف دیکہنی والیکی مثلا اگر تاجر دیکہی خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکہہ کر بیٹہا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت
مین ہے اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکہی تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہنچنی کی مقام حقیقت مین ہی ۞ ع ح وعن
جابر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکھا میں نی خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جبوقت کہ کھیلی شیطان
ساتھہ ایک تمہاری کی خواب اوسکو مین پس نہ بیان کری اوسکو روبرو لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی یہہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سی ہی اور اوس
قسم سے ہی کہ غیطان بازی کرتا ہی ساتھہ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیی و طیبی نی کہا کہ آنحضرت نی وحی سی جانا ہوگا
یا دلالت حال سی کہ یہہ خواب اضغاث احلام مین سے اور بازی شیطان ہی اور اگر چہ نزدیک تعبیر کہنی والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم
اور مانند اوسکی کی ۔ ح وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ
بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ بْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَافِيَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا میں نی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکھتا ہی سونیوالا یعنی
خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا میں اور صحابہ میری بیٹھی ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین ہم سے پاس کھجورین تر کہ اونکو رطب بن طاب کہتے
ہین پس تعبیر کی میں یہہ کہ سربلندی اور بزرگی و اعلی ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرہ مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہہ کہ دین
ہمارا اچھا ہی یعنی یہہ لفظ رطب بن طاب سے لیا نقل کی یہہ مسلم نی ف عادت شریف آنحضرت کی ہی کہ نامون سی بطریق تفاول و تاویل کی معانی لیتی
ہی اور یہہ مخصوص ساتھہ تعبیر خواب کے نہ ہا بیداری مین بھی ساتھہ انکی فال لیتی ہی جیسیکہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیجاتی ہی کہ بریدہ اسلمی
کو ساتھہ چند سوارون کی براہ مین دیکھا کہ قریش نی اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا ہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا ہا فرمایا کہ تو کون ہی اور
نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قدبرد امرنا یعنی خنکی ہوئی کام ہماری ہین الی آخر الحدیث ۔ ح وعن اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ
اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُءْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکھا میں نی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون کہ سی طرف ایک زمین کے کہ اوسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر
اوسکی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہے اور دیکھا میں نی اس خواب اپنے مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار
پس ٹوٹ گئی اوپری پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تہی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئی بعضی اور بعضی شہید
ہوئی پھر ہلایا میں تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اوسچیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر درست ہوئی تلوار
کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کیسی کہ اوسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تہا
پھر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ و طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب التحریک سے کہ بمعنی فساد کی ہی اور اس
حدیث مین اور اور بعضی احادیث مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی تہی کی فرمایا ہوگا بیان جواز کی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدا ہجرت
مین لوگ اس نام کو جانتی نہی تہی جاہ کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین جو آیا ہے
یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی مرجع ع وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُقَالُ اَحَدُهُمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتون مین دو کڑی سونیکی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پہننی سونی کی پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نی مجکو سوتی مین یہہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مینی اونکو پس اڑگئی وہ پس تعبیر کی اونکی مینی دو جہوٹی کہ مین درمیان اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین اون دونو جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک اونمین سی مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہین پائی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لائی میری پاس کنجیان زمین کے خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین وملت اونکی عالم مین پہیلے گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کی شہرونمین سی اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کیمین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کی اوسکو مارا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہہ تعبیر دو کڑون کی ساتہہ دونو جہوٹون کی لکہا ہی علما نی کہ کڑی مشابہہ ساتہہ قید ہاتہہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہی ہاتہہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنیسی پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہہ قید کے ہوئی کہ دست مبارک اونکی مین ہی اور مانع ہی عمل وتصرف سی گویا ہاتہہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونیکی کڑونکا تہا بسبب انہماک کی بیچ زیب وزینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت اُن دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ۔ ع ح **وَعَنْ** اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ رَاَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ يُجْرٰى لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مینی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مینی اسکو روبرو حضرت کی پس فرمایا یہہ ثواب عمل اوسکیکا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکیکی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک ۔ ع **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا

حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادَ اَنْ یَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِیْهَا وَفِیْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی انْتَهَیْنَا اِلٰی رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِیْهَا شَجَرَةٌ عَظِیْمَةٌ وَفِیْ اَصْلِهَا شَیْخٌ وَصِبْیَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِیْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَیْنَ یَدَیْهِ نَارٌ یُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِیْهَا رِجَالٌ شُیُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْیَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِیْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِیْهَا شُیُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّکُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِیَ اللَّیْلَةَ فَاَخْبِرَانِیْ عَمَّا رَاَیْتُ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی یعنی صبح کی متوجہ ہوتی ہمپر ساتہہ چہری اپنی کی اور فرماتی کس شخص نے دیکہا ہی تم مین سی آجکی رات خواب کہا سمرہ نی پس اگر دیکہا ہوتا کسی نی خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچہا حضرت نی ہمسی ایکدن پس فرمایا کیا دیکہا ہی تم مین سی کسی نے خواب عرض کیا ہمنی کہ نہین فرمایا لیکن مینی دیکہا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئی میرے پاس پس پکڑی دونو ہاتہہ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص بیٹہا ہوا ہے اور ایک شخص کہڑا ہی اوسکی ہاتہہ مین آنکڑا ہی لوہیکا داخل کرتا ہی اوسکو بیچ کلی بیٹہی ہوئی کی اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہنچتا ہی چراو گدہی اوسکی تک پہر کرتا ہی ساتہہ کلی دوسرے اوسکی مانند اسکی یعنی آنکڑا سے گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلہ اوسکا یہہ پہر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہر بار کلی چیرتا ہے اور جب ملجاتی ہین پہر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ کہا مینی اون دو شخصون سی کہ کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نے چلو یعنی پوچہو مت چلی چلو کہ اور عجائب دیکہنی ہین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تہا چت اور ایک شخص کہڑا تہا اوسکی سر پر ایسا پتہر لیی ہوئی کہ جس سے ہاتہہ بہر جاوے یا فرمایا بڑا پتہر لیی ہوئی کچلتا ساتہہ اوسکی سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لنڈہ جاتا ہی پتہر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتہر کی تا کہ لاوی اوسکو یعنی مارنیکی لیی پس نہین پہرتا طرف اوسکی یہان تک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تہا پہر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نی چلی چلو پس چلی ہم یہان تک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تہا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تہا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تہی نیچی اوسکی آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹہتی آگ اوپر اوٹہتی آدمی کہ تہی آگ مین یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ باہر نکل پڑین اوسے پہر جسوقت کہ پست ہوتا تہا شعلہ آگ کا پہر گر پڑتی اوسمین اور اوس آگ مین تہی کتنی ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نی کہ چلی چلو پس چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ایک نہر پر کہ پہری ہوئی تہی خون سے اوسمین ایک شخص تہا کہڑا بیچون بیچ نہر کی اور نہر کی کناری پر ایک شخص تہا کہ آگی اوسکی پتہر رکہی تہی پس آگی آیا وہ شخص کہ تہا بیچ مین نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکلی پہینکتا ہی وہ شخص کہ کنارہ پر تہا پتہر بیچ مونہہ اوسکی پس پہیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تہا پس جب آتا ہی وہ کہ نکلی پہینکتا ہی کناری والا بیچ مونہہ اوسکی پتہر پس پہرتا ہی اوسے جگہہ جیسا کہ تہا پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونون نی چلی چلو پس چلی ہم یہان تک کہ پہنچی ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمین تہا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑہا ہی اور لڑکی اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگی اوسکی آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑہی مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ تہا بیچون بیچ درخت کی نہین دیکہا مینی کبہی بہتر اوس گہر سی اوسمین کتنی مرد ہین بڈہے اور جوان اور عورتین اور لڑکی پہر نکالا اون دونون نی مجکو اوس گہر سی

اور

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور افضل تہا پہلی گہر سی اوسمین تہے ہڈہی اور جوان پس کہا مینی واسطی اون
دونون شخصون کی کہ تحقیق تمنی بہت پہرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سی کہ دیکہی مینی قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ
فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ
عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی الثَّقْبِ
فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرٰهِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ
وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ
فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَیْضَاءِ قَالَا ذَاکَ مَنْزِلُکَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ
قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَکَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَکْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَکَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی
جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہنچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی
اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہے کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنی کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا دنکو
موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہے کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ
کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم عم ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہی آدمیون کی
اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہی عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام
مومنین ہونگی اور اپر یہہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اور اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان
اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہہ مکان آپکا کہا
مینی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہارے نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگے
تم اوسکو داخل ہوؤگی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سو رہا اوس سے راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن راتکو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل
قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی راتکو بہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہہ تلاوت اسکی کی ہی مخصوص
کیا ساتہہ اوسکی اور عمل ساتہہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہہ روز کی رکہا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودیکہ
بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہہ بعض اوقات باعث بہول جانیکا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور
تنہا عمل کرنیوالا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس گویا
کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس
سی یعنی اعراض کیا اوسی اور جو کہ سو وی بغیر اعراض کی اوس سے بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا
یعنی مومنان خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کی خونون پر اور کہا نووی نی
کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پونچہنی کی خواب سے اور اوپر مبادرۃ تعبیر

کہنی والی کی طرف تعبیر اوسکیکی اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ** اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ باب حرم مدینہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَا تُحَدِّثْ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَبِيبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزء ہی چہیالیس جزء نبوت کیسی اور خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک کہ نہین کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسیکی روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر کہ روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانو پرندیکی یہہ مثل ہی بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پایا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹہیرتا نہین اوڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی اور جو کچہہ اوسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بہی نہین ٹہیرا ہی ویسی ہی یہہ امر بہی ٹہیرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہین ہے اور دلمین پوشیدہ رکہا ہی اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوسطرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہیی اور یہہ برے خواب کے حق مین ہے کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسیکہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتہہ دوست کے تا حمل نیکی پر کری اور تعبیر اچہی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوۃ کی تعبیر بری کہیگا اور اسیطرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچہی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزونکا ساتہہ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کتمان خواب کے بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بہی قضا قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کے **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا پونچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کیسی کہ وہ مومن تہا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی ولیکن مری پہلی ظاہر ہونی نبوۃ آپکیکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین اسحال مین کہ اوسپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سے تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرح کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور اونہون نے ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پر معمر تہی اور آخر عمر مین اندہی ہوگئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکیکا آنحضرت کو ساتہہ صدق حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہے اور کتاب اسد الغابہ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکیکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت مین نہ تہین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دینی حضرت کی حضرت خدیجہ نی برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت

ادب کے ساتھہ آنحضرت کی کلام مین یہی کہا کہ اول ناظر بیچ ثبوت ایمان اوسکیکی ہی کہ کہا اوسنی اور تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہہ فرشتہ کہ اپنی دیکہا
ہی وہی ناموس ہے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا
اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اوسکیکی کہ کہا ولکن مات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرت نی کلام مذکور فرماکر ایمان اوسکا ثابت کیا
پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرت کی مین اونہون نی تصدیق کی اگر
پہلے نبوۃ کی کرتی تو گنجایش رکہتا تہا ۞ ح **وعن** ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ سجد علی
جبہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبہتہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا اسحالت مین کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین دیکہا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کرلین اور فرمایا
سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب
ہی عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسیکہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح
کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ۞ ع **وسنذکر** حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر وعمر
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابی بکر وعمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ہل رای احد
منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانہما
ابتعثانی وانہما قالا لی انطلق وانی انطلقت معہما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ زیادۃ
لیست فی الحدیث المذکور وہی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیہا من کل نور الربیع واذا بین ظہری الروضۃ رجل طویل
لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان رایتہم قط قلت لہما ما ہذا ما ہؤلاء قال قالا لی
انطلق فانطلقنا فانتہینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منہا ولا احسن قال قالا لی ارق فیہا قال
فارتقینا فیہا فانتہینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذہب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناہا
فتلقانا فیہا رجال شطر من خلقہم کاحسن ما انت راء وشطر منہم کاقبح ما انت راء قال قالا لہم اذہبوا
فوقعوا فی ذلک النہر قال واذا نہر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذہبوا فوقعوا فیہ ثم رجعوا
الینا قد ذہب ذلک السوء عنہم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ہذہ الزیادۃ واما الرجل الطویل الذی فی
الروضۃ فانہ ابرہیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ
واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین کانوا شطر منہم حسن
وشطر منہم قبیح فانہم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنہم رواہ البخاری اور روایت ہی سمرۃ بن جندب
سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم مین سی خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کی خواب جسکو
چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دونون نے اوٹہایا مجکو اور اونہون نی کہا مجکو چلو اور

تحقیق مین چلا ساتہہ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کئی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتہہ درازی کی اور اس حدیث مین کچہہ زیادتی ہی کہ نہین بیچ
حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ اندہیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندہیرا ہو رہا تہا اوسمین ہر طرح کی سکونت
بہار کی تہی اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لنبی نہین قریب کے دیکہون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور ناگہان گرد اوس
شخص کے اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکہا مینی اونکو ہرگز کہا مینی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہہ لنبا شخص کون ہین یہہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونو
شخصون نی مجکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑے باغ کی کہ نہین دیکہا مینی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سے اور نہ بہتر اوس سی فرمایا حضرت
نی کہ کہا اون دونون نی مجکو کہ چڑہ اسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوسمین پس پہنچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتہہ سونیکی اینٹونکی اور ساتہہ چاندی کی اینٹون کے
پس آئے ہم اس شہر کی دروازے پر اور کہلوایا ہمنی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملے ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونون
نی اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرد اوس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہے سفیدی مین
پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہے وہ برائی اونکی بدن سے پس ہو گئی بیچ بہترین صورۃ کی اور ذکر کیا آنحضرت
نی بیچ تفسیر اس زیادتی کی ای پردہ شخص لنبا کہ تہا باغمین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور ای پردہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرۃ پر یعنی جو لڑکا
چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نی کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کی پس فرمایا
پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کی ہی اونکے سپرد ہوتی ہین اور ای پردہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کیی اونہون نی
عمل ملی جلی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہے اور نحویون نی اسکو
مخصوص ساتہہ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہین کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہہ ہے کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہے اور طیبی نے
کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہے واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ ۱۲ ع **وعن** ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہہ ہے کہ دکہلاوے آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نے نقل کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نی دیکہا ہی حال آنکہ واقع مین کچہہ نہین دیکہا ہی مقصود کہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلیی ہوتا ہی
کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرنا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب دکہلاوی ۱۲ ح **وعن**
ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اسلیی کہ اکثر اوس وقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور
قبولیت دعا کا ہی ۱۲ ع

کتاب الآداب

کتاب ہی بیچ بیان آداب کی **ف** ادب کہتی ہین استعمال کرنی
اوس قول و فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قایم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سی
اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سے ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سے ہی ۱۲ ع

باب السلام

باب ہے بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی بمعنی سلامت اور برارت کی نقائص و عیوب سے اور اسم ہے اسماء الہی سی اور معنے السلام علیک کے
یہہ ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجہہ پر یعنی اوسکی حفاظت اور نگاہبانی مین ہے تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجہسی اور مجکو بہی سلامت رکہہ اپنی سی پس مشتق ہی سلم سی کہ بمعنی مصالحہ کی ہی یعنی با
امن رہ مجہسی اور با امن رکہہ مجکو اور شریعت اسکی ابتدا اسلام مین تہی واسطی تمیز مسلمان کے کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تہا ساتہہ اسلام کے بعد ازان
جاری رہی یہہ شریعت ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذہب فسلم علی اولئک النفر وہم نفر من
الملئکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذہب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک
ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم وطولہ ستون
ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الآن متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورۃ پر لنبائی اوسکی ساٹہہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک
کر اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت
آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کے
لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی
یعنی باین بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہونگی اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی
لوگونکی پیچہی آدم کی اب تک اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورۃ پر الخ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ معنی
اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ احادیث صفات مین سے ہی پس تاویل اسکیسی باز رہی جیسیکہ بیچ امثال اسکیکی متشابہات سی مذہب سلف یہی
ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنی صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلہ کی یہہ ہی اور صورۃ حال
یون ہے یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہہ اون صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ اوسکی ہین پس کیا
اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر با اضافت تشریف کی لیی ہی جیسیکہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے
اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا حال سی
بشر تام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹہہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل
بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدایش آدم عم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکیکی ہی بخلاف
تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہی
السلام علیک اوسکے جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی
روایت مین لفظ ومغفرۃ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بہی درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین
کچہہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتدا آدم پر جیسیکہ واقع
ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون معا جیسیکہ دلالت کرتی ہی
اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپسمین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جاوین گی مانند آدم علیہ السلام کی ۱۲ ش ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کہلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دو صفتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جای کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور بعضی جای کسیکو تو مناسب حال پونہچنی والیکی ہوتا تہا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل پائی اوسکی لیای وس خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلا ایک کی فرج مین بخل دیکہا اوسکی بسی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا اوساتہہ پیش ت کی مشتق ہی اقرا سی بمعنی پڑہنا والی کی اور ساتہہ زبرت کی قرارت سی بمعنی پڑہنی کی ہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن معنی اسکی خوب ظاہر نہین تو حیلہ اسکی یہہ ہے کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہوا تا ہی اوسکو سلام کی تلین اور حدیث سی معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادۃ اور مانند اسکیکی جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی ۱۲ ش **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَوَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہین عیادۃ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جو وقت کہ مری اور قبول کری دعوۃ اوسکی جب کہ بلاوی اوسکو کہانیکی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل فرامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جو وقت کہ ملی اوسی اور جواب دی اوسکی چہینکنیکے جو وقت کہ چہینکی یعنی اگر الحمد للہ کہا یو یعد چہینکنی کی دلا مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی جو وقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہہ حدیث صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی تہم روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہی رہی یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت کری کہ یہہ صفت منافقین کی ہی ۱۲ ش ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہان تک ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل نہین ہوتے کا یہان تک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی اسلام اور کہا گیا اور نہ مبتلا ہون مین تمکو ایک چیز کہ جو وقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنی یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگی پڑہی گئی ہین لفظ لا تؤمنوا ساتہہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تو منو کی ہی اور بعضی نسخون مین ولا تومنون نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ۱۲ ش ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ رفعت دی ہی اللہ نی اوسکو بسبب سوار کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑے بہتون پر کرین واسطے تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نی جبکہ ملی ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کری یہہ کہ خاص کری کتنی ایک لوگون کو اونمین سے ساتہہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیے کہ قصد سلام
موانست اور الفت ہی اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کو اور اکثر یہہ سبب عداوت کا بہی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہون بازار مین یا شارع عام مین
بہت سی لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سی ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چہوٹا بڑی پر اور گذرنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہت پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لکہا ہی
علماء نی کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وارد ہو اور آوی ایک دوسری پر تو ابتدای سلام وارد پر ہی بہر حال
خواہ چہوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے
ساتہہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک اونکیسی راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسی سلام علیکم
نکرو اسلیے کہ ابتدا ساتہہ سلام کی واسطی اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہی محبت کرنی اونسی ساتہہ سلام اور مانند اسکی کی موافق فرمودہ
خدا تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین
اوسکی جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علمانی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علماء نی ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت
یا حاجت کی جائز رکہا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کے ایک انجان سے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہے یہہ کہ طلب
سلام پہیرنی کی کری اوس سے کہ کہی استرجعت سلامی یعنی طلب کے مینی پہیرنی سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو ایسا کہ وہ یکسو ہو جاوے اور تنگ ہو راہ اوسپر واسطی اظہار عزت و شوکت
اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ کرنیسی حکم کرنا ہی یکسو ہونیکا تا بیچ راہ کا چہوٹا رہی مسلمانون کی لیے ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام کرتی ہین تمسی یہود پس سوا اسکی نہین کہ کہتا ہی ایک اونکا سام علیک یعنی موت ہو تم پر پس کہہ تو اوسکی جواب مین
وعلیک یعنی تجہی پر موت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام علیک کرین تمسی اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکی جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
پہلے حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتہہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتہہ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتہہ واو اور بدون واو کے دونو طرح آیا ہی
اور کلام مولف مین ساتہہ واو کی ہی اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کے اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی پس بعضی علمانے تو کہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو
کی کہی تا مشارکت لازم نہ آوی اوسچیز مین کہ کہا اور بعضون نے کہا کہ مضائقہ نہین ساتہہ مشارکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنیوالی ہی گویا معنی یہہ ہونگی کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب
مرینگی اور بعضون نی کہا کہ واو یہان مشارکت کی لیے نہین ہے بلکہ استیناف کی لیے ہی اسصورت مین تقدیر یہہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور صواب یہہ ہے کہ دونون طرح
جائز ہی ساتہہ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی بسبب واقع ہونی روایت کی دونون طرح اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب

کی لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہی اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہی اور وعلیکم بہی جب کہے کہ جب وہ کئی ہون اور جب وہ ایک
ہو تو وعلیکم نکہی کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آویگی ۱۲ ح ع **وعن** عائشة قالت استأذن رهط من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم
فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق في الامر كله قلت
اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیون مین سے اوپر آنیکی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اونہون نے السام علیکم یعنی
موت تم پر پس کہا مینی بلکہ تمپر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نی ای عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہی دوست رکہتا ہی نرمیکو بیچ سب کام کی کہا
مینی کیا نہین سنا آپنی اوسچیز کو کہ کہا اونہون نی یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نی کہ تحقیق کہا مینی یعنی اونکے جواب مین اور تمپر اور ایک روایت
مین تمپر اور نہین ذکر کی واو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وفي** رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام
عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلا
يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت عليهم
فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش
والتفحش اور ایک روایت بخاری کیمین یون آیا ہی کہ کہا عائشہ نی تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہے تمپر فرمایا حضرت نے اور تم
ہی پر پس کہا حضرت عائشہ نی بیچ جواب یہودیون کی موت ہے تمپر اور لعنت ہی تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری
عائشہ اوپر تیری ہی نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتون سی کہا حضرت عائشہ نی کیا نہین سنا آپنی اوسچیز کو کہ کہا یہودیون نے فرمایا پیغمبر خدا نی
کیا نہین سنا تو نی اوسچیز کو کہ کہا اور جواب دیا مینی اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکی حق مین اور نہین قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ
ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ ہو تو ای عائشہ بیحیا باتین کرنیوالی اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکہتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو کہ بتکلف
ہو **وعن** اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان
واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس
پر کہ اوسمین لوگ تہی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نی اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانون پر نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اونمین کئی مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہہ ہی کہ سلام
کری اونپر بقصد مسلمانون کی یا مسلمان کی اور لکہا ہی علماء نی کہ اختیار رکہتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکہی اور چاہی
کہی السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکہی خط مشرک کو تو سنت یہہ ہے کہ لکہی جیسیکہ لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرقل کو سلام علی من اتبع
الہدی ۱۲ ع ح **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول الله
ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله
قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم بیٹہنی سی راہون مین پس عرض کیا بعضی صحابہ نی کہ یا رسول
اللہ نہین واسطی ہمارے مجلسون ہمارے سی راہون مین چارہ یعنی بیٹہنا ضرور ہی باتین کرتی ہین ہم اونمین یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورۃ اور مذاکرہ

اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سے اور نکرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر باز نہ آؤ بیٹھنی سی راہوں مین پس دو تم
راہ کو حق اوسکا یعنی اگر راستی مین بیٹھتے ہو تو راستہ مین بیٹھنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھونکا یعنی حرام چیزونپر نظر
نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنیوالونکو ایذا نہ دی ساتھہ تنگ کرنی راہ کی اور مانند اسکیکی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگون کو ساتھہ باتون
مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اسطرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلیی کہ
سنت یہہ ہے کہ چلنی والا سلام کری بیٹھی کو جیسیکہ ذکر کیا گیا ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ
قَالَ وَاِرْشَادُ السَّبِیْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ الْخُدْرِیِّ هٰکَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث مین گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بہولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی پیچھی
حدیث ابو سعید خدری کی اسیطرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والی نی **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
هٰکَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد
رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بہولیکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی پیچھی حدیث ابی ہریرہ کی اسیطرح سی اور نہین پایا مینی ان دونو حدیثون کو
صحیحین مین یعنی بخاری اور مسلم مین **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ
اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھہ حق ہین پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوس سے جسوقت کہ ملی اوسی اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو
یعنی کہانیکی لیی یا اور کام کی لیی اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چھینکی اور خبر پونچھی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھی جاوے جنازہ کی جسوقت کہ مری اور
دوست رکھی اوسکی لیی اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ
اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص آیا
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پہر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکھی گئین اسکے لیی دس
نیکیان پہر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پہر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکھی گئین اسکے لیی بیس نیکیان پہر آیا ایک
اور شخص اور کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پہر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیی تیس نیکیان نقل کی یہہ
ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یہہ کلام بیچ فعل مسلم کی تہا اور اگر مسلم السلام علیکم کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب مین لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کری یا
مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب مین وبرکاتہ زیادہ کری اوسکی لیی بہی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اجر کی اور ایسا ہی حکم
ومغفرتہ کا ہی جیسیکہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی ۱۲ ح **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ
ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰکَذَا

تَكُونُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق معنون پہلے حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پہر آیا ایک اور شخص یعنی
چوتہا پس کہا اوسنی سلام تمپر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتین اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نی چالیس نیکیان لکہی گئین اور فرمایا اسی طرح سی زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب
یعنی جسقدر سلام کرنیوالا لفظ پڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ افضل سلام مین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتہہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بہی ساتہہ ضمیر جمع کی اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا السلام
علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہی تو بہی کافی ہی اور جواب مین ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بہی
کافی ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ اگر کہین جواب مین علیکم نہین ہوتا جواب اور اگر جواب مین وعلیکم ساتہہ واو کی کہی اسمین دو وجہین ہین ۞ ح **وعن**
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیون مین ساتہہ اللہ کی وہ شخص ہے کہ ابتدا
کری ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** مراد وہ لوگ ہین کہ ملین راہ مین آپسمین اسلیے کہ اس صورت مین برابر ہین بیچ حق سلام
کی اور اگر ایک بیٹہا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کری ساتہہ سلام کی نزدیک تر نہوگا اسلیے کہ اوسنی ادا کیا ہی
حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی لیے ہوگی اور حضرت عمر رضی سی منقول ہی کہ تین چیزین موجب خلوص محبت بہائی مسلمان
کی ہین ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسرے پکارنا ساتہہ اوس نام کی کہ دوست رکہی اوسکو تیسری جگہہ دینی جب آوی مجلس مین ۞ ح
وعن جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذری عورتون پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ احمد نی **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کی لیے بسبب امن کے واقع ہونی سی فتنہ مین اور غیر اونکیکو مکروہ ہی یہہ کہ
سلام کری عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سی اوس سے سلام علیک جائز ہی ۞ ح **وعن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا
أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَرْفُوعًا وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ أَبِي دَاوُدَ اور روایت ہی علی بن ابیطالب سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کے طرف سی جسوقت کہ گذرین یہہ کہ سلام علیک
کری ایک اونمین سی اور کفایت کرتا ہی بیٹہنی والون سی یہہ کہ جواب دے ایک اونمین سے نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت
علی کا اور روایت کیا اسکو ابو داود نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابو داود نی یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نی اور یہہ حسن بن علی شیخ
ہین ابی داود کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابیطالب حاصل یہہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داود نی طریق حسن بن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق
دوسری سی موقوف **ف** جسوقت گذرین اور ایسی ہے جسوقت کہ داخل ہون یا ٹہیرین ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ ابتدا
کرنا ساتہہ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت مین سے ایک شخص بہی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سبکی ذمہ سی ساقط ہو جاویگا لیکن
ہر ایک کا کرنا افضل ہی ۞ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ
تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی
دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مشابہت کری ساتہہ غیر ہماری کی یعنی غیر اہل ملت
ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتہہ یہودیون کی اور نہ ساتہہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیون کا اشارہ کرتا ہی ساتہہ انگلیون کی ۞

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی شباہت کر دیہود و نصاری کی بیچ تمام افعال انکے خصوصًا بیچ ان دو خصلتون کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہونگی سلام کرنی مین یا جواب دینی مین یا دونون مین ساتھہ شارون مذکور تین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا اسی اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت مین بھی بعضے لوگ کرین گی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ حکم کرنا پیٹ کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھہ لفظ سلام کی فقط اور اسی حدیث کی سند اور یہی ہی کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بھائی مسلمان سے پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پہر پتھر یعنی بڑا پہر ملی اوس سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اسقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی جہان زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اس ادب کے اور مستثنی ہین اس سے کتنی ایک مقامات کہ جسمین اب کرتا ہو یا پاخانہ یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کہ مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہمام مین یا کہاتا ہو اور نوالہ اوسکی مونہہ مین ہو پس اگر سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بہی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کی وقت نہ سلام کری اور نہ جواب دے اور قرآن پڑہنی والیکو بہی سلام نکری اور اگر کوئی کری تو اوسکی تئین چاہیی کہ ٹہہر کر جواب دے اور پہر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهَا بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا

اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سی پس رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھہ سلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہنی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہون وین سلام پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ ابداع یہان بمعنی توریع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھہ سلام کی اور کہا بعضی ہمارے علمارنی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے یہہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نی کہ لفظ اودعوا ابداع سی ہی یعنی ودیعہ رکہو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنی وقت نکلنی کی لوگو یا کہ ودیعت رکہا تمنی سلام کی خیر و برکت کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکی پاس رکہتا ہی اور پہر لیلیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لیجاتی ہین اسمین تفاول ہی ساتھہ سلامتی کی اور معاودہ کی دوبارہ ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی کی تو سلام کر ہو گا سلام سبب برکت کا تجہ اور تیری گہر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہر کلام اور پہلے سلام کی کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہی **وعن** عِمْرَانَ

ابن حصین قال کنا فی الجاهلیة نقول انعم الله بك عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام نهینا عن ذلك رواه ابو داود

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تہی ہم جاہلیت مین کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹہنڈا کری اللہ بسبب تیرے آنکہون کو اور داخل رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیی گئی ہم اس کہنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی لغوۃ سی بمعنی نرمی اور تازگی اور خورمی کی اور یہہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ بی بمعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدا تعالی بہ سبب تیری آنکہین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہو تا دوست بسبب دیکہنی اوسکی کی خوش ہون دوسرے یہہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کری تجکو خدا تعالی یعنی بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ بہی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین

ح ع **وعن** غالب قال انا لجلوس بباب الحسن البصری اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ائته فاقرئه السلام قال فاتیته فقلت ابی یقرئك السلام فقال علیك وعلی ابیك السلام رواه ابو داود

اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نی دادا میری سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میرے نی جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ اونکو سلام کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجہپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سے سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی سلام بہیجی اور جسکی طرف سی سلام پہنچایا اوسپر بہی یعنی کہے علیك وعلی فلان السلام یا کہی وعلیك وعلیه السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ یہہ الفاظ روایت کیی ہین

ع **وعن** ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عامل رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان اذا کتب الیه بدأ بنفسه رواه ابو داود

اور روایت ہی ابو العلاء حضرمی سی یہہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علاء جسوقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنی طرف سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ابو العلاء کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضی نسخون مصابیح کی آیا ہی وعن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علماء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل ہوئی تہی بحرین کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک کہ وہ مرے اور شروع کرنا الخ یعنی یون لکہتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسیطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیك فانی احمد الیك اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی کی ہی مقدمہ سلام کا جیسیکہ بیان کیا گیا اور اسیطرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونی اونکی کی ہی ساتہہ

سلام کی کہ کبہی سلام لکہا بہی جاتا ہی اور اسیطرح ہی عادت مولف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب مقام کی ہوتی ہین ۱۲ ح

ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکہی ایک تمہارا خط پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر بُرُبُرا دی اسلیی کہ تحقیق یہہ فعل بہت برلانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی

ف یہہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت براری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ معنی اول کی لکہا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکیکی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسکیکی مقصد کو اور دوسری معنون کو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے رقعہ لکہا کرایہ کی مکان مین پہر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سے پہر یہہ خطرہ آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہہ خطرہ آیا دلمین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی ہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوسچیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار راویون کی اور طبرانی نی اوسط مین ابی درداء سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدأ بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ۱۲ ح

ع وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکہنی والا بیٹہا تہا پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی رکہہ قلم کو اپنی کان پر اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکیکی ضعف ہی ۱۲ یاد دلاتا ہی مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکہتا ہی جیسیکہ کہا علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکہنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سنی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتہہ دل کی ہی تا سنی جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحو یا نہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہے یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اسکیکی پس حدیث ضعیف ہی اور یہہ منافی صحت کے نہین اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سے بطریق مرفوع کی اذا کتب فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سی بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للملی ۱۲ ح ع وعنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما امن یہود علی کتاب قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمت فکان اذا کتب الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سیکہون مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہود سے اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہان تک کہ سیکہا مینی پس تہی حضرت جسوقت کہ لکہتی طرف یہود کی لکہتا مین اور جسوقت کہ لکہتی یہود طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی حضرت کی خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہود سی نامہ کسی یہود کی لیی لکہواؤن تو کم زیادہ نہ لکہدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤن تو کم زیادہ نہ پہڑہ دی اور اس سی معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی زبان

کفار کی سیکہنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکہنا اوسکا اچہا نہین کہ تشبہ ساتہہ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت نی من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ طیبی نی بلا ضرورت سیکہنی کو حرام لکہا ہی ؛ مولانا وع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کری پس اگر دلمین آوے بیٹہنا پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی پہر جسوقت کہ کہڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیی کہ سلام کری اسلیی کہ نہین سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** جسوقت کہ کہڑا ہو یعنی بعد بیٹہنی کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ اسکی یہہ ہے کہ جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹہی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کی بہی جیسیکہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی جواب بہی دونون کی واجب ہین اور بعضی محققین نے لکہا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اوسکا مستحب ہے ؛ ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحُمُوْلَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہلائی بیچ بیٹہنی کی راہون پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتاوی راہ یعنی اندہی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکہنی حرام چیزون کیسی اور مدد کری اوس شخص کے کہ بوجہہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** حمولہ ساتہہ پیش ح کی ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ح کی ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتہہ زبر ح کے وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتہہ پیش ح کی بوجہہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کے کہ اوٹہاتا ہو بوجہہ اپنی جانور کی پیٹہہ پر رکہنی کی لیی یا اپنی پیٹہہ پر یا سر پر رکہنی کی لیی ؛ ع **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ یَا اٰدَمُ اذْهَبْ اِلٰی اُولٰئِکَ الْمَلٰئِکَةِ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالُوْا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّةُ بَنِیْکَ بَیْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَیَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَیَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُّبَارَکَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِیْهَا اٰدَمُ وَذُرِّیَّتُهٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّیَّتُکَ فَاِذَا کُلُّ اِنْسَانٍ مَکْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَاِذَا فِیْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ یَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُکَ دَاوٗدُ وَقَدْ کَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَهٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ یَا رَبِّ زِدْ فِیْ عُمْرِهٖ قَالَ ذٰلِکَ الَّذِیْ کَتَبْتُ لَهٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِیْ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاکَ قَالَ ثُمَّ سَکَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا وَکَانَ اٰدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَاَتَاهُ مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ کُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّکَ جَعَلْتَ لِابْنِکَ دَاوٗدَ سِتِّیْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ یَّوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْکِتَابِ وَالشُّهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پہونکی اونمین روح چہینکے پس ارادہ کیا الحمد للہ کہینکا پس حمد کی اللہ کے ساتہہ توفیق اوسکی کی پہر کہا واسطی آدم کے پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتون کی کہ جماعت ہے اونمین سے بیٹہی ہوئی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تمپر کہا فرشتون نے تجہپر بہی سلام اور رحمت اللہ کی پہر پہر کر آئی آدم طرف رب اپنی

کی یعنی اوسنے کلام مین کی کلام کیا تہا اوسنی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق بہیجے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اونکی آپسمین پس فرمایا واسطی اوسکی
اللہ تعالی نی احوال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بندہی پسند کرتوان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ پروردگار اپنی
کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میرے کی داہنی بابرکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نی
مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میرے کون ہین یہہ فرمایا یہہ اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی
تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکے کی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن افونکا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شکے اوسی ہی
یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اور ون سی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میرے کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق
لکہی ہوئی یعنی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میرے بہری زیادہ کر بیچ عمر اوسکے کی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم
نی ای رب میرے پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سے ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا اپنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہی آدم بہشت
مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر آوتاری گئی بہشت سی اور تہی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی
پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیے پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی تیرے عمر ہزار برسکی کہا فرشتی نی
البتہ ولیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داؤد کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع
کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوسنی حکم کیا گیا ساتہہ لکہنی کی اور
گواہونکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف بندہی جیسیکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کرکر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہہ پروردگار میرے کی الخ یہہ کلام
حضرت آدم علیہ السلام کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سی ہی اور صحابی نی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو
یہہ کہ اللہ تعالی کی لیے ثابت ہی ید صفت زید جارحہ اور یہہ عبارت کتابہی نفی ید جارحہ سے اسلیی کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو بیمار اور شمال ہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ
کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم ید یعنی اور مادہ اشتقاق اوسکی کا ہی اور دوسرے یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین
پس دونون ہاتہون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین
اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی اسلیی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی
کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی کہ لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیا پر
جواب اسکا یہہ ہے کہ حق سبحانہ نی ظاہر کیا حضرت داود کو آدم علیہما السلام پر ساتہہ ایک طرح کی امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی
سی اور مترتب ہو اوسپر جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہہ مراد نہین ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات
کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود و دوم کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اوس عالم مین بہی کہ ساتہہ اوسکی ممتاز ہون اوپر بیشتر
مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہی ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور
لکہے گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت آدم کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتی مینی نہین دیا اپنی عمر سی کچہہ
اس لیی کہ صادر ہونا جہوٹی جنسہ کا قصداً اور صریحاً انبیا علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کی ہو کہ مثل اسکے
انبیا سی پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب
سی بیٹہا کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اونسی بطریق تعریض و نسیان کی تہا اور اونسی صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہی بدع

وعن اسماء بنت یزید قالت مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فسلم علینا رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کہ کہا گذری ہمپر یعنی جماعت عورتون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹھین تہین ہم درمیان جماعۃ عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہمپر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ مخصوص ہی آنحضرت کی لیی جیسیکہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہے ح **وعن** الطفیل بن ابی بن کعب انہ کان یاتی ابن عمر فیغدو معہ الی السوق لم یمر عبد اللہ بن عمر علی سقاط ولا علی صاحب بیعۃ ولا مسکین ولا علی احد الا سلم علیہ قال الطفیل فجئت عبد اللہ بن عمر یوما فاستتبعنی الی السوق فقلت لہ وما تصنع فی السوق وانت لا تقف علی البیع ولا تسال عن السلع ولا تسوم بہا ولا تجلس فی مجالس السوق فاجلس بنا ہہنا نتحدث قال فقال لی عبد اللہ بن عمر یا ابا بطن قال وکان الطفیل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم علی من لقیناہ رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کے سی یہہ کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبد اللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والیکی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی اوس سی کہا طفیل نی پس آیا مین عبد اللہ بن عمر کی پاس ایکدن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا مینی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حالانکہ نہ ٹہیرتی ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچہتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹہتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹہو ساتہہ ہمارے اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نی کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نی ای بڑی پیٹی کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے سوا اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنیکی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوسی یعنی اوسمین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن جابر قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق وانہ قد اذانی مکان عذقہ فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بعنی عذقک قال لا قال فہب لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت الذی ہو ابخل منک الا الذی یبخل بالسلام رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بتقریب اسکے وقت بیچ باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کسیکو کہ بیچ تو میری ہاتہہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بہیجتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو یونہین ہبہ کر تاکہ مین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیی پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسی مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑی سی فعل کی ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہہ حضرت نی اوسکو بطریق سفارش کی فرمایا تہا نہ بطریق امر کی والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت مین لے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سی نہ تہا ح **وعن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البادی بالسلام بری من الکبر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ سے کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہہ

قال ماذا غدوا الی السوق

سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونو پیادہ پا چلتی ہون یا دونون سوار ہون اونمین سے جو پہلی سلام علیک کری وہ پاک ہی تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اوسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہی اوسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیی کہ ساتہہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہوتا ملائکہ کہ اوسکی ساتہہ مین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑی پہنی ہوئی آیا اور آنحضرت سی سلام علیک کے حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ۞ ح **باب الاستیذان** باب ہے بیچ بیان اذن چاہنی کی **ف** کسیکی دروازی پر جاوی تو مستحب ہے کہ اذن چاہی گہر مین آنیکی لیی اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَہْلِہَا الخ یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین کہ غیر ہون تمہاری گہرون کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گہر والون پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم مین آؤن ۞ ح ع **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ فَاَتَیْتُ بَابَہٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَذَہَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَہِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہماری پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نی بہیجا تہا میری پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازی پر اور سلام کیا مینی تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس نہ جواب دیا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نی کسچیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مینی کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مینی اوپر دروازے تمہاری کی تین بار پس نہ جواب دیا تمنی یعنی تمنی اور تمہاری خدام نی مجکو پس پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوی واسطی اوسکی پس چاہیی کہ پہر جاوے پس فرمایا حضرت عمر نی قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نی پس کہڑا ہوا مین ساتہہ ابو موسی کی اور گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مین نے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابو موسی نی یہہ قصہ ابو سعید سی بیان کیا اور کہا کہ تمنی بہی یہہ حدیث سنی ہی آنحضرت سی میری ساتہہ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس یہہ گئے اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کی تہی تا جہوٹی جرات نکرین حدیث بنا لینی پر والا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسی کبار صحابہ سے تہی اور تین سلام اسلیی کری کہ ایک تعرف کے لیی ہو اور دوسرا تامل کی لیی اور تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیی ۞ ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْہَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام میرے یہانتک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت کی گہرون کی دروازون پر پردے بوریی کی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطی آنی تیری کی مجپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہاوے اور دیکہی کہ مین کسی سی کلام خفیہ کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون کے ۞ ۞

ساتہہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آئیو چہ جای کلام آشکارا حاصل یہہ ہے کہ جب ہونا میرا گہر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنی کی نہین ہے تا آنکہ منع کرون مین تجکو آنی سی
اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سے تہی کہ جب چاہتی ہین چلی آتی ہین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ بیچ غیر وقت
حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصاً بعد اوترنی آیۃ حجاب کے ۔ ح **وعن** جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی
فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہہا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہڑکایا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی
مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبد اللہ
انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور دین اپنے ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرض خواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیی
آئی تا اونسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہ کہجورین تہین برکت وجود مین آئی حتی کہ بعد از ادای دین کے جون کی تون باقی رہین
کچہہ اونمین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین و تشخیص نہین حاصل ہوتی پس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت
اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آدب کے جابر کو اور
احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ۔ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال
دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدح فقال ابا ہر الحق باہل الصفۃ فادعہم الی فاتیتہم فدعوتہم
فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لہم فدخلوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی
پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل صفہ آئی اور سبہون نی بسبب
معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسیکہ اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ تہی فقراء مہاجرین اور انصار مین
سی کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہہ کہ زمانہ قریب ہوا انتہی اور آگی جو حدیث
آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوے ساتہہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق
اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کی آئی ہون گی ساتہہ نہ آئی ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت
ادب و حیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ
الحالات ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعث بلبن وجدایۃ
وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ
ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل
رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی کلدۃ بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری
ہاتہہ دودہ اور بچہ ہرن کا اور آرہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلا کہتی
ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینی یعنی پہلی داخل ہونی کی اور نہ اذن مانگا مینی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یعنی واسطی تعلیم کے کہ پہر جا تو یعنی دروازی پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دعی احدکم فجاء مع الرسول فان ذلک له اذن رواه ابوداود وفی روایة له قال رسول الرجل الی الرجل اذنه اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوی ساتہہ رسول کی یعنی بلانیوالیکی پس تحقیق آنا ہمراہ بلانیوالی کی واسطی اوسکی اذن ہے نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون ہی کہ فرمایا آدمی بہیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اوسکا ہی ف یعنی جسوقت کسیکو بلانیکی لیی بہیجا اور وہ اوسکی ساتہہ آیا حاجت پروانگی مانگنی کی نہین ہے مولانا وعن عبد الله بن بسر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجهه ولکن من رکنه الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیها ستور رواه ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کی دروازہ پر تو نہ سامنی کرتی دروازہ کی مونہہ اپنا یعنی تاکہ گہر والون پر نظر نہ جا پڑی ولیکن آتے طرف داہنے دروازہ کی یا بائین اوسکی پہر کہتی سلام ہے تمپر سلام ہے تمپر اور یہہ یعنی سامنی آنا اسواسطے تہا کہ نہ تہی اون دنون مین دروازون پر پردی نقل کی یہہ ابوداود نی ف تکرار سلام کی اسلیی تہی کہ تا متحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سی تعدد ہی نہ اقتصار دو بار پر اسلیی کہ عادت شریف تہی تین بار سلام کرنیکی جیسیکہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سی یہہ سمجہا گیا کہ اگر دروازی مین کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہوا وسپر تو نہین مضائقہ ہی سامنی آنیکا ولیکن انحراف اولی ہی برعایت اصل سنت کی اور اسلیی کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنی ہوتا ہی ع وذکر حدیث انس قال علیه الصلوة والسلام السلام علیکم ورحمة الله فی باب الضیافة اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ سرا اوسکا یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوة والسلام نی السلام علیکم ورحمة الله بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عطاء بن یسار ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم فقال الرجل انی معها فی البیت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استاذن علیها فقال الرجل انی خادمها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استاذن علیها اتحب ان تراها عریانة قال لا قال فاستاذن علیها رواه مالک مرسلا اور روایت ہی عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی یہہ ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا اذن طلب کرون مین وقت جانیکی اپنی مانکی پاس پس فرمایا کہ ہان یعنی اسلیی کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین اوسکی وہ اعضا کہ نہین جائز بیٹی کو دیکہنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین ساتہہ اوسکی رہتا ہون یعنی ایک گہر مین پس اذن کیون مانگون گویا اوس شخص نے یہہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کی لیی ہے کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن طلب کر وقت جانیکی اوس پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین خادم ہون اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوس پاس خدمت کے لیی پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کی لیی بمقتضای قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن مانگ وقت جانیکی اوس پاس یعنی اگرچہ ساتہہ کہنکارنی اور آہٹ پانو اور بلند کرنی آواز کی ہو کیا دوست رکہتا ہی تو یہہ کہ دیکہی اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہین چاہتا مین کہ دیکہون اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکی پاس اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے ف مان کا سا حکم اور محارم کا بہی ہی خواہ وہ نسبی ہون یا دودہ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کے ع وعن علی قال کان لی من رسول الله صلی الله علیه وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنهار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواه النسائی اور روایت ہی حضرت علی سی کہ تہا واسطی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تہا مین جسوقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتی آنحضرت واسطی اذن میرے کی نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کہنکارنا تہا اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ تہا مین جب آتا رات کو پس اگر کہنکارتی پہر آتا مین پس اس سے معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت عدم اذن کی تہی ظاہرا ہر وقت مین بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تہی واللہ اعلم اب رہا یہہ کہ علامت داخل ہونیکی دن مین کیا تہی پس احتمال ہی یہہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضای مفہوم مخالف کے یعنی تہا مین جب داخل ہوتا دن کو تو کہنکارتا مین واسطی اونکی اور احتمال ہے غیر اوسکیکا واللہ اعلم ح ع وعن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تاذنوا لمن لم یبدأ بالسلام رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

نہ اذن دو آنیکا اوسکی لیے کہ نہ ابتدا کری ساتہہ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین **باب المصافحۃ والمعانقۃ** باب ہے بیچ بیان
مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست بیکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت
ملاقات کی اور چاہیی کہ دونو ہاتون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کے یا جمعہ کی کچہہ نہین ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت
کی اور تصریح کی ہی بعض علماء ہماری نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آوی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون
یا ارادہ شروع نماز کا رکہتی ہون پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی
بلا شبہہ و معہذا جسوقت کہ پہیلاوی مسلمان ہاتہہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتہہ کہینچ لینی ہاتہہ کی اسلیی کہ رنج ہوگا اوسکو
کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین اوس بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ
کہ ابوبکر صدیق رض مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین اون بڑہیون سے کہ دودہ اونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کہ امن مین ہو شہوۃ سی اوسکو مصافحہ کرنا
عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتہہ امر و خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی
کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب سلام علیک کری ہاتہہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتہہ دینا سنت
ہی ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر اونگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصاً وقت آنیکی سفر سی جیسا کہ
بیچ حدیث جعفر بن ابیطالب کے آیا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد رض سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہہ ساتہہ مونہہ اور آنکہون کی اور وہ کہتی ہین
کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ فصل اول مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو
منصور ماتریدی سی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کے ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور
لکہا ہی علماء نی کہ اختلاف اسجگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتہہ قمیص و جبہ کی مضائقہ نہین بالاجماع و ہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتہہ عالم متورع
کی جائز ہی اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہہ چومتی ہین کچہہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ اور زمین بوس کرنا آگی امرا
اور علماء اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونو گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان
و امیر کی یا سجدہ کری اگر بروجہ تحیہ کی ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کے ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچہہ نیت نکریگا تو بہی کافر ہوتا
ہی نزدیک اکثر علماء کی اور زمین بوس کرنا سبکتر ہی رکہنی رخسارہ یا پیشانی کیسی زمین پر کذا فی الظہیریۃ اور اگر اوپر ہاتہہ عالم یا سلطان کی
بوسہ دی بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کی کچہہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد سی
التماس اوسکی پانو چومنی کی کری تو چاہیی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل
کی سنت ہے اور کہا ہی علماء نی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا
اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی مونہہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون
کا ہی آپسمین ہاتہہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضون کے نزدیک بوسہ دینا آپسمین اوپر ہاتہہ اور مونہہ کی مکروہ ہی اور بعضون
کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکیکا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہی اسمین باپ اور غیر اوسکا ہے ح

ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا مینی واسطے انس کے کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یارون پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کے بعد سلام کی کہا کہ ہان نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی بن کہا اقرع نی کہ تحقیق میری دس بیٹی ہین نہین بوسہ لیا یعنی اونہین سے کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنی اللہ کی اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وسنذکر** حدیث ابی ھریرۃ اثم لکم فی باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ان شاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان اور ذکر کرین گی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سہ اوسکا ہی اثم لکم پیچہ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کرین گی حدیث ام ہانی کی پیچہ باب الامان کی **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمد اللہ واستغفراہ غفر لہما

روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپسمین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور یہہ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جو وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی نی اور ابو الشیخ نی عمر رضی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک اون دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر اون کا نزدیک اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اونپر سو رحمتین نو وہ تو ابتدا کرنیوالی پر اور دس اوسپر کہ جس سے مصافحہ کیا ع **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سی کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی ہی یا دوست اپنی ہی کیا جہکی اوسکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوسسے اور بوسہ لی اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتہہ اوسکا اور مصافحہ کری اوسسے فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جہکنی کو مکروہ فرمایا اسلیکی وہ پیچہ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ ہی کی ہے سجود کی اور طیبی نی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکنا پیٹہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی پیچہ نہی کی اوسی اگرچہ بہت اہل علم صلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر نکرنا چاہیی اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ بوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہہ ٹیڑہی کری یا جہکا کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیی کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی پیچہ منع ہونی اوسکی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کاد الاخبار ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسی لینی کو جیسیکہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد رح سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق خلق و تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنیکی اور آنیکی سفر سی ہو یا ہو بسبب نہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ دیوے تو ماتہہ پر نہ دی بلکہ ہاتہہ پر یا پیشانی پر دی ع **وعن**

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابوامامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہہ ہے کہ رکھی ایک تمہارا اپنا ہاتھہ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھہ پر پھر پوچھی اوس سی کہ کیسا ہی وا اور پوری سلام تمہاری کہ آپسمین کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تاکہ سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو ؛

وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی میری گہر مین پس آیا زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کہڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوا تہبند کی کپہہ اور کپڑا بدن مبارک پر نہا کہینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہین دیکہا مینی اونکو ننگا پہلے اس سی اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال اوسکی ساتہہ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہین دیکہا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابیطالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنکی سفر سی جائز ہی بلا کراہت ؛ ح

وعن اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ اَنَّہٗ بَعَثَ اِلَیَّ وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص ہی کہ بنو عنزہ سی تہا یہہ کہا اوسنی کہا کہا میں واسطی ابی ذر کی کہ کیا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جبوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابوذر نی نہین ملاقات کی مینی اونسی کبہی مگر مصافحہ کیا آپ نی مجہسی اور بہیجا میری پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیی اور نہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر پس گلی سی لگایا مجکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسسی معلوم ہوا کہ معانقہ بہ غیر حالت آنکی سفر سی ہی آیا ہی واسطی اظہار محبت اور عنایت کی ؛ ح

وعن عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُہٗ مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُھَاجِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عکرمہ بیٹی ابی جہل کی سی کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسدن کہ آیا مین اونکی پاس یعنی سال فتح مکہ مین واسطی سبب اسلام کی خوشی ہی سوار ہجرت کرنیوالیکو نقل کیا اسکو ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین سعب بن عبداللہ سی نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی دوڑتی سی لگی یا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا مدینہ مین پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور لایا وہ اور بہت چاہتا ہوا اسلام اوسکا اور مانگ گذشتہ کی تقصیرات سی طلب بخشش کی آنحضرت سی اور ذکر کرنا اسحدیث کا اسباب مین یا عنبا رمناسبت مرحبا کہنی کی ساتہہ مصافحہ کی ہی ؛ ح

وعن اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُھُمْ فَطَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہٖ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اسید بن حضیر سی کہ ایک

شخص ہین انصار ہین سے کہا راوی نی اوسوقت کہ اسید باتین کرتی ہتی قوم سی اور اونکی مزاح مین خوشطبعی وسوقت کہ ہنساتی ہتی اسیقوم کو پس جو کہا دیا اوکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلو اوکیطی ساتھہ لکڑی کی پس کہا اوسنی بدلدو مجکو فرمایا انحضرت نی کہ بدلالی مجھ کہیا اوسنی کہ تحقیق آپکی بدن مبارک پر کرتہ ہی اور نہ تہا میری بدن پر کرتہ یعنی اگر مین کرتی پرسی چوکون کا تو پورا بدلا نہین دا ہونیکا پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سی اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کی پہلو پر کہا اوسنی کہ سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا میں یہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہی یعنی ساتھہ زیر لام کی مقتضی اسکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلالینی والا اوہی اسید بن حضیر راوی ہی اور لفظ جامع الاصول مین یون ہے عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ھو یحدث القوم یضحکھم اذ طعنہ النبی ۴ الخ یہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن حضیر اوسکی حال سی روایت کرتا ہی اور طیبی نی عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہی اور اوسمین تکلفات کیی ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہے کہ اسید بن حضیر عظما صحابہ سی ہین اونسی وجود اس معنی کا مستبعد ہی واللہ علم اور چونکہ وہ مزاح کرتی تہی اور ہنساتی ہتی قوم کو انحضرت صلعم کی اونکی ساتھہ اوسیطرح کا معاملہ کیا سبب خوش خلقی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور سنا اوسکا مباح ہی اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو وح **وعن** الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ وقبل ما بین عینیہ رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا وفی بعض نسخ المصابیح وفی شرح السنۃ عن البیاضی متصلا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملی جعفر بن ابیطالب سے پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہون اوسیکی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سی بطریق اتصال کہے ف یہہ وہی قصہ آتی جعفر کا ہی حبشہ سی جسیکہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی یا یہہ اور ہی اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو زائد مذکور ہوتا ہی بغیر نام کی تو مراد اوس سی عبد اللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتی ہین رح **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر وافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جعفر بن ابیطالب سے جو قصہ پہرنی اونکیطی حبشہ کی زمین سے کہا بن نکلی ہم یعنی حبشہ سی یہان تک کہ آئی ہم مدینہ مین پس ملی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلی سی لگایا مجکو پہر فرمایا نہین جانتا مین کہ ساتھہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہونمین یا ساتھہ آنی جعفر کی اور اتفاق سی ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کے پاس آئی مالک اونسی مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی ہی کتاب مین اگر بدعت نہوتا سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین وہ کہ پہر مجسی اور مسی ہتی گلی لگی رہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سی اور بوسہ دیا اونپر وقت آنی اونکیطی حبش سی مالک نی کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھہ جعفر کی سفیان نی کہا کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نے کہا ہان اذن دیا مینی پہر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھہ سند کی اور مالک نے سکوت کیا رح **وعن** زارع رکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی زارع سی اور نہی وہ بیچ الجیون عبد القیس کے کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی ہتی اوترنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتون پر اور پاؤن پر نقل کی یہہ ابو داود نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پاؤن کا جائز ہی رح لیکن بعضہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگی کہ یہہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتداء یہہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف ہتی یا اضطرار سے

مین النبی یہہ فعل ہوا ہو واللہ علم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت أحدا کان أشبہ سمتا ودلا وہدیا وقد بہ وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا رواہ ابو داود

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کی بات کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سی یعنی حضرت فاطمہ رضہ ان امور مین بہت مشابہ تہین ساتہہ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نی یہہ بیان کر کر اونکی محبت اسکی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کے ہی کہ کہا تہین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کے پاس کہڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پہر پکڑتی ہاتہہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونو آنکہون کی درمیان مین اور بٹہاتی اونکو بیچ جگہہ مینہی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیی چہوڑ دیتی اور اونکو بٹہاتی اور رہتی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہو جاتین طرف حضرت کی اور پکڑتین ہاتہہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹہلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابو داود دی

وعن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابہا حمی فاتاہا ابو بکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدہا رواہ ابو داود اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتہہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ اسبار آنے اونکی مدینی مین یعنی کسی غزوہ سی پس ناگہان دیکہا مینی کہ عائشہ بیٹی ابو بکر کی لیٹی ہوئی ہین باسحال مین کہ تحقیق اونکو پہنچی ہی تپ پس آئے اونکی پاس ابو بکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہے تو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی ازراہ شفقت ومحبت کی یا بر عایت سنت کی نقل کی یہہ ابو داود دی و

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انہم مبخلۃ مجبنۃ وانہم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نی اور فرمایا اگاہ ہو کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب سے نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا کے ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کیسکو کچہہ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامردی یہی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بی کس رہی پس اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہین ریحان کے معنی یا تو رزق ونعمت کی ہین یا مراد ریحان سی پہول ہی کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکہہ کر مانند پہول کی

الفصل الثالث

عن یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمہما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد روایت ہے یعلی سی کہ تحقیق حسن وحسین دوڑ کر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا اون دونون کو آنحضرت نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہہ حصنی ف لکہا ہی علمانی کہ یہان مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہان مذمت اور کراہت ہے ۱۲ منہ

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذہب الغل وتہادوا وتحابوا وتذہب الشحناء رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطا خراسانی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپسمین جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپسمین محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی

وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الہاجرۃ فکانما صلاہن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینہما ذنب الا سقط رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی براء

بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی چار رکعتین پہلے دوپہر کی پس گویا کہ پڑہین وہ رکعتین شب قدر مین اور دو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کرین آپسمین نہین باقی رہتا درمیان اون دونون کی کوئی گناہ مگر کہ جہڑ جاتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ظاہر امراد گناہون سے عام گناہ ہین اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سی وہ کینہ اور دشمنی ہی جیسیکہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم ۱۲ ح

باب القیام

باب ہے بیچ بیان کہڑی ہو جانیکی یعنی تعظیم کے لیی **ف** کہا بعضی علمانی کہ کہڑی ہو جانا واسطی آنیوالیکی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضون نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی مین مکروہ رکہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹہو جیسیکہ عجمی اوٹہتی ہین اور فرمایا کہ یہہ عادات عجمیون کی سی ہی ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ وَکَانَ قَرِیْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تا آوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اور تہی سعد قریب آنحضرت سی پس آئی سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچی سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی انصار کی کہڑی ہو تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سے آنحضرت نی بعد فتح خندق کی پچیس روز تک اونکو گہیرا قلعہ مین پہر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کے کہ سردار اوس کے تہی اور بنو قریظہ حلفاء اوسکی تہی اونہون نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کی کرینگی پس جب اوتری اس عہد پر کہ جو کچہہ سعد ہمپر حکم کری اختیار کرین گی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین اونکی حق مین اور سعد قریب اوتری ہوئی تہی حضرت سے اور اونکی زخم پہنچا تہا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم مین سے جاری تہا جب آنحضرت نی اونکو بلوایا تو خون ٹہر گیا پس آئی معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ جہان آنحضرت مدت اقامت مین نماز پڑہا کرتی تہی نہ مسجد عرفی اسلیی کہ حضرت بنو قریظہ مین اوتری ہوئی تہی وہان مسجد کہان تہی یا شاید کہ اوس مدت مین وہان مسجد بہی بنائی ہو اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کے ساتہہ کہڑی ہو جانیکی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہے کہ واسطی آنیوالی مجلس کے متعارف و عادۃ ہوا ہے اور اوس سے تہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کی سی ہے اور آنحضرت کی نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تہا طیبی نے کہا کہ اگر یہہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہہ ہے کہ اوٹہہ کر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکی اوترنی مین سواری سی تا حرکت کرنا موجب بہنی لہو کا زخم سی نہو اور یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کہڑی ہو گئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیی وقت آنی اونکی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا نہین آیا مین آنحضرت کی پاس کبہی مگر کہ کہڑی ہو جاتی تہی واسطی میرے یا ملتی تہی پس ان روایتون سی دلیل پکڑنی صحیح نہین ہے بسبب ضعیف ہونی انکیکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہیو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیی اور قیام اونکا حضرت کی لیی سابق مین معلوم ہوا اور اوسمین یہہ تاویل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہہ خالی بعد سے نہین اور طیبی نے بہی محی السنہ سی نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہی جمہور علمانی ساتہہ اس حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علماء صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہہ قیام اہل فضل کی لیی بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ نہی اوسکی صریحا کچہہ صحیح نہین ہوا اور مطالب المومنین مین قنیہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹہنی والونکا واسطی آنیوالیکی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیی اور وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیی مکروہ نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہے کہ بیٹہا ہو اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہین اوسکے بیٹہنی تک جیسیکہ ایک حدیث

مین آنا ہی اور بیچ قیام اور تعظیم کے واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی بر ح **وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ** اور گذری حدیث تمامہ بیچ باب حکم قیدیون کے **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھی اوسکیسی پھر آپ بیٹھہ جاوے جگہہ اوسکین ولیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنیوالیکو یعنی تا حاجت اوٹھانیکی بڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی ولکن یقعل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیی کہ کہی کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکیکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکیکی اوٹھا دینا اوسکا بسبب حدیث کی ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹہی اپنی جگہہ بیٹھنی کیسی پھر پھرے طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹہا ہو بقصد پھر آنی کی عقریب جیسیکی وضو کو یا اوسکی نہوڑی سی کام ضروری کی لیی اوٹہا اور پھر آیا جلدی سی تو وہی اوسجگہہ کا مستحق ہی پس اگر کوئی وہان آن بیٹہی تو اوسکو اوٹہا دینا درست ہی اسلیے کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی سپہ وہ حدیث کہ آگی اوینگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹہتی پھر اوٹہتی اور ارادہ کرتی پھر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سی اوٹہا اوسکی کام کی لیی دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہہ اوسکی نرسہی اور وہ مستحق اوسکا نہین رہا ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذلک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح روایت ہی انس سی کہ نہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہتی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکے کہ جانتی نہتی وہ ناخوش رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی نہتی حضرت کہڑی ہونیکو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت منکرہ اون کی بلکہ اختیار کیا نہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام مین اور بیٹہنی مین اور کہانی مین اوپر بیٹہنی مین اور چلنی مین اور تمام افعال و اخلاق مین اور یہہ روایت کیا گیا ہی انا و انقیا ہتی برابر اون سی تکلف اور یہہ نی کہا کہ یہہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے نہا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کے حاجت تکلف ظاہر کی نہین ہے حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کی ع **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی رہین کیلیے اوسکی لوگ کہڑی رہنی کرین چاہیی کہ تیار کری جگہہ بیٹہنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تبار کری الخ زہد امر معنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کری یہہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ مذمت حکیمین کہا گیا ہی کہ یہہ عید اوسکی حق مین ہے کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگون کے کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ نہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی ہین لوگ اسکے خوشی خدمت کیلیے یا طلب ثواب کے لیی یا بقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ حاصل یہہ مکروہ اور منہی عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو ہی بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا ہیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ معنے حدیث کی کہ وہ یہہ ہے کہ حکم کری اونکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اونپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہے اسپر کہ کہڑا رہنا

آدمی کا آگی رئیس فاضل اور والی اور عادل کے مانند کہڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہہ قیام ہوتا ہی ان مقامون مین بطریق
بر و اکرام کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کے اور نہین لائق ہی واسطی اوس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی
یہہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اپنے سی یہان تک کہ اگر نکری وہ قیام تو کینہ رکہی اوس سے یا شکوہ کری یا غصی ہو اوس سے **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَہٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ
یُعَظِّمُ بَعْضُہَا بَعْضًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیی ہوئی اوپر عصا کی یعنی عصا
ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض اونکا بعض کے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
یعنی جب کوئی سردار اونمین آتا ہی تو بمجرد دیکہنی اوسکی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسیکہ اشارہ کیا اوسکی طرف
ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض اونکا یعنی چہوٹی بعض کے یعنی اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہوا جیسیکہ بعضی حدیثون
مین آیا ہی بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کی ہو ۔ ح **وعن** سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ فِیْ شَہَادَۃٍ فَقَامَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ مَجْلِسِہٖ فَاَبٰی
اَنْ یَّجْلِسَ فِیْہِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ ذَا وَنَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْسَحَ الرَّجُلُ یَدَہٗ بِثَوْبِ
مَنْ لَّمْ یَکْسُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادائے شہادت کی یعنی ایک قضیہ
مین کہ گواہ تہی وہ اوسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی کی ایک شخص جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین
اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سے یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین کہ اوٹہی اوس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے
کہ پونچہی آدمی ہاتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا روایۃ کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی اگر ہاتہہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ
پونچہی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی
سی تو جائز ہی اوسکو یہہ اور اسیطرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہے بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسیکہ مستفاد ہوتا ہی
اس آیۃ سی تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث صدر الدایۃ اَحَقُّ بِصَاحِبِہَا اِلَّا اِذَا اَذِنَ اور مانند اسکی بہت
سی فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کے رضا مین کہ شاید وہ کسیکی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی
یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَہٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ
اَصْحَابُہٗ فَیَثْبُتُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی
اور بیٹہتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گہر مین جانی کی لیی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور ننگی پانو جاتی یا چہوڑ
جاتی بعض اوس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اسکی اصحاب حضرت کے پہر آنا آپکا مجلس مین پس ٹہیری رہتی وہ نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** گرد اونکی
یعنی دائین اور بائین اور آگی اونکی یہہ اسلیی کہا گیا کہ وارد ہوئی ہی نہی بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی ۔ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی اوسنی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہوونکی مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود
نے **ف** یعنی اونکی بیچ مین آپ نہ آ بیٹہی اسلیی کہ کبہی ہوتی ہی اون مین محبت اور خفیہ باتین کرنے منظور ہوتے ۔

مین پس انکو شاق گذریگا بیٹہنا اوسکا بیچ مین اونکی اور لکہا ہی علمانی کہ اگر اوسکو محبت ہونی اونکی آپسمین معلوم ہی تو نہ بیٹہی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ
محبت کا نہین ہے اونمین تو بیٹہہ جاوے اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہے کہ نہ بیٹہی ۔ ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹہہ درمیان دو شخصون کے مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا
فَإِذَا أَقَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹہتی ساتہہ ہمارے مسجد مین باتین کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹہتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہونا یعنی دراز یہان تک کہ دیکہتی ہم آپکو کہ داخل ہوئی
بعضے گہرون بیویون اپنی کیمین **ف** کہڑی ہوتی یعنی بسبب برخاست ہونی مجلس کے نہ واسطی تعظیم حضرت کی اسلیی کہ صحابہ نہین کہڑی ہوتی تہی
وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت جانیکی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیی تہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہون گی کہ
حضرت کسی کام کی لیی فرماوین یا پہر تشریف لاوین بیٹہنی کی لیی پس جب مایوس ہوتی تو متفرق ہوتی ۔ ع ۔ **وعن** وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین
کہ آپ مسجد مین بیٹہی تہی پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سی اوسکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ مکان
مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپنی حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکہی اوسکو
بہائی مسلمان اوسکا کہ حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہوجانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان
کی حق ہی روایت کین یہہ دو تو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **باب الجلوس والنوم والمشی** باب ہے بیچ بیان بیٹہنی
اور سونی اور چلنی کی اور اسمین ذکر لیٹنی کا بہی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹہی
ہوئی گوٹ ماری ساتہہ ہاتہون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دونو زانو کہڑی رکہی اور تلوی زمین پر رکہی
اور دونون ہاتون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نرکہی اور بجای ہاتون کی کبہی کپڑا بہی پانو پر لپیٹ لیتی ہین مانند دوپٹہ
وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہین اور آنحضرت کا بیٹہنا کپڑا لپیٹ کر یہی روایت کیا گیا ہی اور اسسے معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹہنا جائز بلکہ مستحب ہے
ع ح ع **وعن** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکہا مینی
آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر **ف** رکہنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کہلنی ستر کا بخلاف رکہنی پانو کی پانو پر
کہ اس سی بعض اوقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہوجاتی ہی درمیان اس حدیث کی اور درمیان حدیثون نہی اسکی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ ۔

تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسیطرح لیٹنا آپکا کبہی کبہی تہا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان کے والا معلوم ہوا ہے کہ بیٹہنا حضرت کا مجمعون
مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹہتی تہی آپ چار زانو باوقار و باتواضع ۱۲ ع **وعن** جابرٍ قال نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹہاوی مرد ایک پانو اپنا دوسری پانو پر اسحالمین کہ وہ لیٹا ہو اپنی پیٹہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی
وعنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ چت لیٹی ایک تمہارا پہر رکہی ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ دو
حدیثین کہ جابر سی آئی ہین ظاہر مین منافات رکہتی ہین ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق انمین یون دی ہی کہ رکہنا ایک پانو کا
دوسری پانو پر دو طریق سی ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سے کہلنا ستر کا لازم
نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہے کہ زانو ایک پانو کا کہڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کہڑا کیا ہی رکہی یہہ منع ہی اور یہہ بہی اوس صورت
مین ہی کہ ستر کہلجاوی جیسیکہ پایجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کہلنی
اور نہ کہلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمانی ۱۲ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ
فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس
اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہننی سی تکبر اور عجب مین پڑا تہا دہنسایا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے
زمین مین قیامت کی دن تک نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس
امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین برا ہی اور انجام اوسکا بد اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار
کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین ہمنی اور افضل سبہون مین ہون ہی ساتہہ زبرہ اور جزم
واو کی کہ آہستہ ساتہہ حرکت تمام اور تہوڑی سی سرعت کی چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کے چلین اور نہ ساتہہ ہلکا پن اور گہبراہٹ
کی کہ یہہ دونو قسمین برے ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قران شریف مین اللہ تعالی نی ہون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون
کو ساتہہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندے رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر بآرام و باوقار بی تعظیم
و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جابر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ
لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف آپکی نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آنحضرت
تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری جیسیکہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہی ۱۲ ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کے یہہ رزین نے **وعن** قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وسلم المتخشع المترسل من الفرق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی قیلہ بنت مخرمہ کی سی کہ تحقیق دیکھا اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھی ہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹھی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق حضور مین ہتی کانپ گئی مین ماری ہیبت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** قرفصا رساتھہ پیش قاف اور جزم آور پیش فا اور زبر اور سکیکی ور ساتھہ صاد مہملہ کی مقصود اور مرمی دونو طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثہ الفاء والفار کہا ایک قسم سی بیٹھنی کی ور وہ اسطرح ہی کہ بیٹھی دونو سرین پر اور لگا دی رانین پیٹ کو اور حقہا کری ساتھہ دونو ہاتھہ کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری یا نو پر یا بیٹھی تکیہ کر کر دونو زانودن پر اور لگا دی رانین پیٹ سی اور داخل کری ہتیلیان ہاتھہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی باین بغل مین اور باین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور غربا اور مشغول کہ دلمین کھلاوے اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ یہی اسطرح بیٹھتی ہین ہ ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت نماز پڑہہ چکتی فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب وحسن نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوقتادہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی جبوقت کہ اوترتی راکو سفر مین بیچے راحت کے سوے کی لیٹتی اپنی داہین کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کے کہڑا کرتی ہیچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک کہا اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ جب اوترتی کی وقت سفر مین کچہہ رات ہوتی تو داہین کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر مین تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام فرماتی تا نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہین کروٹ سی سونے مین یہی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیئی دل لگا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی اوسکو اور جب باین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی سونی سی آرام اور ہضم طعام ہے لہین کروٹ سونی مین اسبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن مین رک جاوے اور موجب بہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت آخر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو بیچا کہڑا کر کر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی ہ ح **وعن** بعض ال ام سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو امما یوضع فی قبرہ کان المسجد عند راسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک اونکی نقل کے یہہ ابوداؤد نی **ف** اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچہونا حضرت کے آرام کرنیکا نرم کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تہا بعضی لوگون کو یعنی بچہونا سا تہا طویل وعریض نہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچہونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ تہی کہ وقت ہجرت حضرت کی نیچی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا اوسنی بغیر اتفاق صحابہ رض کی قبر شریف مین جسد مبارک کی نیچی کہدی اور کہا نہین جاتا ہین کہ کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہے کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہہ تہا کہ بجای بوضع کی بفتح ہوتا ساتھہ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیئی جب بقیع یعنی جگہ قبرستان مین جو مسجد کے طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی اہین سو بقیع سوی سی مسجد سر ہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتھہ زبر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سر ہانے رہتا تہا جلد یسی نماز کی یسی بچہالین ہ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ

لا یحبہا

لا یحبہا اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نے اوسکو کہ یہہ اس
ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہین دوست رکہتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہہ لیٹنا اہل عبرت کا
ہی کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر عبرت سے دیکہتی ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا دائین کروٹ
سی ہے اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہہ اس وضع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لیی ہوتے ہین واسطی نماز و طاعت مولی عز و علا کی اور تیسرا لیٹنا بائین
کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا چین والون کا ہی کہ ساتہہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور
یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور مونہہ کو کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک مذلت پر اوندہا ڈالتی ہین بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہہ لیٹنا
اغلامیون کا ہی پس مشابہت کرنی اونسی بری ہی ۞ ع ح **وعن** یعیش بن طخفۃ بن قیس الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب
الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ہذہ ضجعۃ یبغضہا اللہ فنظرت فاذا ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی یعیش بیٹی طخفہ بیٹی قیس غفاری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور
تہا باپ اوسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نی اوسوقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب درد سینی کی اپنی پیٹ پر یعنی اوندہا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاون سے اور کہا
اوس شخص نے یہہ کہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مینی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پانو سی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین
نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیی اسطرح فرمایا یا اسلیی فرمایا کہ ممکن تہا کہ دونو رانون پر جہکجاتی واسطی
دفع درد کی بغیر پہیلانی پانو کی ۞ ع **وعن** علی بن شیبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس
علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ رواہ ابو داود وفی معالم السنن للخطابی حجی اور روایت ہی علی بن شیبان
سے کہا فرمایا جو شخص کہ رات کو سووی گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کی اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہہ زیر ح کی بمعنی چیز مانع کی گرنیسی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووے پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ
نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ معالم السنن کی کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اوس سی ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی
واسطی نگہبانی اوسکی باندہا ہی اسلیی کہ اللہ تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنے بندون کی عہد کیا ہی اور ملایکہ اور اسباب اس کام کی لیی
پیدا کیی پس جب اس شخص نے اپنی ہاتہہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت اوسکی کا ہو وہ عہد و محافظت اوسکی ساقط اور منقطع
ہوئی اور لفظ حجی ساتہہ زیر ح اور زبر اوسکی کی مقصود ساتہہ تنوین کے ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی کہ اسلیی کہ زیر سی جو حجی ہی بمعنی عقل کی ہی تشبیہ دی پردہ کو
ساتہہ عقل کی کہ جیسی عقل مانع ہی امور ناشایستہ سی ویسے ہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتہہ زبر کی جو حجی ہی بمعنی جانب کے ہی کہ احجار سی جوانب کو کہتی ہین
اور پردہ جانب کوٹہی کی ہوتا ہی اسلیی اسکو محجر کہا ۞ ح **وعن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس
بمحجور علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی سی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی
نی **وعن** حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی حذیفہ سی
کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی
ایک تو یہہ کہ لوگ حلقہ کیی بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گرد دونون پر سے پہلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسری
یہہ کہ بیچ مین حلقہ کے جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضے لوگون کے مونہہ کا سامنا رکا کہ ایکدوسرے کو نہین دیکہہ سکتا پس ضرر پایا لوگون نی اس سی اور تیسری یہہ کہ بیچ مین

جا کر بیٹھا مسخراپن کرنیکی لیے تاکہ لوگون کو ہنساوی ۔ ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیر المجالس اوسعہا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین مجلسون کے فراخ ترین اونکے ہی یعنی ایسی
جگہہ مجلس کرنی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور ایذا نہ پاوین نقل کی یہہ ابو داود نی وعن جابر بن سمرۃ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال مالی اراکم عزین رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی باہر
نکلی اور اصحاب حضرت کی بیٹھی تہی پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون تمکو متفرق نقل کی یہہ ابو داود نی ف عزین جمع عزۃ کی ہی ساتہہ تخفیف ز
کی بمعنی جماعت کی مکروہ رکہا آنحضرت نی تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کی کہ نشان یگانگت
اور اتحاد کا ہی حاصل یہہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹہو یا صف کر کر متفرق جماعتین بنا کر نہ بیٹہو ۔ ح ع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم رواہ ابو داود
وفی شرح السنۃ عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطن ہکذا رواہ معمر موقوفا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹہا سایہ مین پس اوٹہہ جاوے اوس سے سایہ پس ہو کچہہ اوسکا آفتاب
مین اور کچہہ سایہ مین پس چاہیی کہ اٹہہ کہڑا رہی یعنی اور جگہہ جا بیٹہی تاکہ ہووی سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیی کہ جب آدمی بیٹہتا ہی ایسی جگہہ کہ
کچہہ سایہ مین ہو اور کچہہ دہوپ مین تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثرین متضادین سے نقل کی یہہ ابو داود نی یعنی مرفوع
اور شرح السنۃ مین ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس اوٹہہ جاوے اوسی سایہ پس اٹہہ کہڑا رہی اسلیی کہ جگہہ کچہہ سایہ مین
سی اور کچہہ آفتاب مین جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی اسیطرح یعنی جیسیکہ شرح السنۃ مین ہے روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابو ہریرہ پر ف یعنی قول
ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہے اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہین معلوم ہو سکتی اوسکو صحابی بغیر سنی کی حضرت
سی نہین کہہ سکتا اور جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نی کہا کہ شیطان کیطرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی
تاکہ پہنچی اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن کا ہی جیسا کہ دشمن ہے دین کا ۔ ع اگر تمام آفتاب مین ہو تو یہہ بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت مین ممنوع و
مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہین ح وعن ابی اسید الانصاری انہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال للنساء استاخرن فانہ لیس لکن
ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأۃ تلصق بالجدار حتی ان ثوبہا لیتعلق بالجدار رواہ ابو داود
والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی یعنی باتین اور امر و نہی
کرتی تہی لوگون کو اسحال مین کہ آنحضرت نکلنی والے تہی مسجد مین سے پس مل گئی مرد ساتہہ عورتون کی راہ مین پس فرمایا حضرت نے عورتون کو پیچہی چلو مردون
کی اور الگ رہو اسلیی کہ نہین پہنچتا تمکو ای عورتو یہہ کہ بیچ مین راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارون مین پس جب یہہ حکم ہوا تو عورۃ راہ چلنی مین
دیوار سی لگ کر چلتی تہی یہان تک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتہہ دیوار کی یعنی کبہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بحسب فرمان برداری امر حضرت کے
نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یمشی یعنی الرجل بین المرأتین
رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتون کی نقل کی یہہ ابو داود
نی ف لفظ یعنی تفسیر ہے بعضی راوی سی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہہ کہ لفظ الرجل نہین ہے اصل حدیث سے

پس یہہ جملہ معترضہ ہی اور یہہ منع اسلیے ہے کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروۃ سی بہی دور ہے اور مرد کو جیسی دو عورتون کی
بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین ساتہہ بہی اوسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ۞ ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا
أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تہی ہم جب آتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس یعنے اونکی مجلس شریف مین بیٹہہ جاتا ایک ہم مین سے اوسجگہہ کہ پہنچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا قصد بالا روی کا
نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالفت حظ نفس کے طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسیکہ شان اہل جاہ کی ہی ۞ ع **وَذُكِرَ** حَدِيثَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي بَابِ الْقِيَامِ
وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کی
گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کی کہ سرا ایک حدیث کا تو یہہ ہے لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی ولا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے
ہم دونو حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سرا تو یہہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہہ ہے ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلعم **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ
عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی
کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہاتا ہون
بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہہ قول اپنی کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا اپنی پیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا تہا مینی اوپر گوشت
کی کہ انگوٹہی کی جڑ مین ہے پس فرمایا آنحضرت نی کیا بیٹہتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹہنی اون لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہی اونپر نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** مراد مغضوب علیہم سے
یہود ہین ولیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کے جنس سے ہی کہ دشمن رکہتا ہی اونکو حق تعالی اور
دوسرے یہہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہے چاہیی کہ تشبہ نکری اونکی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بہی مغضوب علیہم سے بہی یہود مراد
ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کی ہویدا ہین ۞ ع **وعن**
أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ
أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سی کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین کہ لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس
لات مارے مجکو آنحضرت نی اور فرمایا ای جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کے یہہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابو ذر کا اور احتمال
یہہ ہے کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کیسی ہے اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا اسحال مین کہ ہونگی دوزخ مین **باب**
العطاس والتثاؤب باب ہے بیچ بیان چہینکنی اور جمائی لینی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ
اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا
قَالَهَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چہینکنی کو
اور مکروہ رکہتا ہی جمائی کو پس جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی واسطی چہینکنی

والیکی یرحمک اللہ پس اسپر جمائی پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آوی جمائی ایک تمہاری کو پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جب تک کہ ہو سکی پس تحقیق
ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کہولتا ہی مونہہ ہنستا ہی اوس سے شیطان نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی اسلیی کہ تحقیق ایک
تمہارا جسوقت کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی ہین ہنستا ہی شیطان اُسی **ف** دوست رکہتا ہی چہینکنی کو الخ اسلیی کہ چہینکنا سبب خفت دماغ اور
صفای قوای اور اکیہ کا ہی پس باعث اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلاء اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی
ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہوتی دیتی پس شیطان اوس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سی کہا اور
نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکہنا حق تعالی کا چہینکنے کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی ہی کہ نشاط طاعت مین
اور کسالت اوسمین ہے اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہے کذا قال الطیبی
اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف کی کہ جو کوئی کہی وقت چہینکنے اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین
پاویگا درد ڈاڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنیکی بعد چہینکنی کے یہہ ہے کہ چہینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور ہے حق الخ یہہ عبارت دلالت
کرتی ہی اسپر کہ جواب چہینکنی والیکا ساتہہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علماء کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہہ ہے کہ واجب علی الکفایہ
ہی اگر ایک بہی حاضرون مین سی کہیگا سب کے ذمہ سی ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح
حدیثون کا یہہ ہی کہ جواب چہینکنی والیکا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اوروں سی نہین ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علماء سے ہی اور مذہب
شافعی کا یہہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی ولیکن افضل یہہ ہے کہ ہر ایک دی اور مذہب مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت
اس صورت مین ہی کہ چہینکنی والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ
لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند
انکی کے اور شرح السنہ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہہ کہ بلند آواز سی الحمد للہ کہی تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو ح ع **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا
قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ
اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اوسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چہینکنی والا ہدایت کری
تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتہہ جمع کی باعتبار غالب کے ہی کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ چہینکنی
والیکی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس دعا مین سب کو شریک کری یا خطاب مذکور واسطی تعظیم کے ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا
وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا
چہینکا دو شخصون نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جواب دیا حضرت نی اون دونون مین سے ایک کے چہینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چہینک کا پس کہا اوس
شخص نے کہ جسکی چہینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور نہین حمد کی تو نی اللہ کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پس نہ مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی کہ تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چہینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب مین پس کہا

ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کی اور حمد کی اللہ کے پس جواب دے اوسکی چھینک کا ش ع ۞

وعن أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوموسیٰ سے کہ کہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس جواب دے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے

وعن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ إِنَّهُ مَزْكُومٌ

اور روایت ہی سلمہ ابن اکوع سی یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حالت میں کہ چھینکا تہا ایک شخص نزدیک حضرت کی پس کہا واسطے اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پہر چھینکا دوسرے بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی مین ہے یہہ کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار مین کہ یہہ زکامی ہی ف یعنی یہہ بیمار ہی بہت چھینکی گا اور حمد کریگا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا اور حدیث مین ابوداؤد اور ترمذی سی آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوی اور بیچ زیادہ کی اختیار رکہنا ہی چاہیے جواب دے چاہی نہ دی پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہے تین بار ہی اور اس سے زیادہ مین اختیار رکہنا ہی درمیان سکوت کے رخصت ہی اور درمیان جواب کے مستحب ہے پس مراد یہہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اوسکا بعد تین بار کی نہیں کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم

وعن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لی کسی نے تمہارا پس چاہیے کہ رکہی ہاتہہ اپنا اپنی مونہہ پر اوسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہی یعنی اوسکی مونہہ مین اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف احتمال ہی کہ مراد داخل ہونا حقیقۃً ہی یا مراد قادر ہونا ہی اوسپر ساتہہ وسوسہ ڈالنی کی ش ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ ثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی جسوقت چھینکتے ڈہانکتے یعنی مونہہ اپنا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یا ساتہہ کپڑے اپنی کی اور پست کرتے ساتہہ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف یعنی آواز بلند نکرتے تہی چھینکتی مین اور مونہہ ڈہانکتی تہی اسلیے کہ یہہ بہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتہہ نکلیا تا ہی مبادا اپنی بدن پر یا ہمنشینون کی بدن پر پڑی اور وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت بہی چہرہ مین واقع ہوتی ہی پس ڈہانکنا چاہیی اور پست آواز سے چھینکنا بہی حسن ادب سے ہے کہ کبہی بلند آواز ناگہان سی لوگ چونک اوٹہیں مین اور لکہا ہی علمانی کہ مستحب ہے چھینکنی والیکو کہ آواز پست کری اور الحمد پکار کر کہی تا لوگ سنکر جواب دین کذا فی مطالب المومنین ش ع

وعن أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہی الحمد للہ اوپر ہر حال کی اور چاہیے کہ کہی وہ شخص کہ جواب دیتا ہی اوسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہی وہ یعنی چھینکنی والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی

وعن أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابوموسیٰ سی کہ کہا نہی یہود چھینکتی تکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امید اسکے

کہ کہین آنحضرت اونکو یرحمکم اللہ پس فرمائی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری احوال تمہارے نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی نفرمائی
یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت خاص ہے واسطی مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال اونکی کرتی ۱۲ ع **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن یساف سے کہ کہا تہی
ہم ساتہہ سالم بن عبید کی پس چہینکا ایک شخص نے قوم مین سے اور کہا السلام علیکم یعنی یگمان اسکے کہ بدلی الحمد للہ کے سلام بہی جائز ہی پس کہا واسطی اوسکی سالم
نی تجہپر اور تیری مان پر بہی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جیمین یعنی لفظ وعلی امک کے کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہین کہا مینی مگر وہ کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چہینکا تہا ایک شخص نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تجہپر اور تیری مان پر بہی سلام اور فرمایا جب چہینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیی کہ کہی واسطے اوسکی جواب دینی والا یرحمک
اللہ اور چاہیی کہ کہی یعنی چہینکنی والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی چہینکنی مین یہہ الفاظ کہنی چاہین
سلام کہنا حاضرین پر اسمقام مین کچہہ نہین ہے اور کہا بعضون نے کہ اولی یہہ ہے کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چہینکنی والا اور لفظ کہی سوائے الحمد للہ کی تو مستحق جواب چہینک کا نہین ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام
اوسکیکا دیا لیکن جواب مین جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ مین دو اشاری ہین ایک یہہ کہ سلام بیچ محل بے موقع کی ہی جیسیکہ کوئی بیچ وقت ارادہ
سلام تیری کی سلام تیرے مان پر کری دوسرا یہہ کہ یہہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتہہ اسکی کہ یہہ ادب امیون کا ہی اور اونکا کہ تربیت مردون سی نپائی
ہو اور مان کی پاس ادب زنانہ حاصل کیا ہو اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اوسکیکی بسبب سرایت صفات مان اوسکیکی اوسمین پس محتاج
ہوا دعا کا واسطی مان اپنی کی ۱۲ ع ح **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَمَا زَادَ
فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دے چہینکنے والی کو تین بار یعنی ایک مجلس مین پس جبکہ زیادہ چہینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب
دی اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کے یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلٰثًا
فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا چہینک کا جواب دے تو بہائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چہینکی پس وہ زکام زدہ ہے نقل کے یہہ ابوداود نی اور کہا ابوداود نے
نہین جانتا مین ابوہریرہ کو مگر یہہ کہ اوسنی پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہین اور ابو
ہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر نکرین تو بہی بیچ حکم مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سنی کی شارع سی نہین کر سکتی ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُوْلَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نی الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نی مین بہی کہتا ہون الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کے
لیکن نہین اسطرح سی یعنی نہین ہے ادب مامور و مستحب اسطرح کہ ملاوین سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنی کے بلکہ ادب متابعت امر کی ہی بغیر زیادتی اور نقصان کے سکہلایا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہین ہم حمد ہے واسطی اللہ کے اونپر ہر حال کی نقل کے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **باب الضحک** باب ہے بیچ بیان ہنسنے
کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى أرى منه
لهواته إنما كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکہون مین حضرت کا کوا کہ تالو مین
ہوتا ہی سوا اسکی نہین کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کے یہہ بخاری نی **وعن** جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا رآني
إلا تبسم متفق عليه اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہین منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جیسی کہ مین مسلمان ہوا اور نہین دیکہا
مجکو مگر کہ مسکراتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین منع کیا یعنی آنیسی پاس اپنے جب چاہتا مین چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس
مردون کی ہوتی یا منع نکیا مجکو اوسچیز سی کہ طلب کے مینی حضرت سے یعنی جو کچہہ کہ مینی حضرت سے مانگا دیا مجکو ع ح **وعن** جابر بن سمرة قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فإذا طلعت الشمس قام
وكانوا يتحدثون فيأخذون في أمر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي
يتناشدون الشعر اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹہتی مصلی اپنی سی کہ نماز پڑہتی اوسمین
صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹہتے اور تہی صحابہ باتین کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتون جاہلیت کے یعنی بطریق
مذمت کی اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر **ف** اٹہتی یعنی واسطے
نماز اشراق کی یا پہرتی گہر مین تشریف لیجانیکی لیی اور مراد شعرون سے وہ شعر ہین کہ جنمین مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کی ہوتی اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ جائز ہین باتین جاہلیت کی کرنین اور ہنسنا انپر ع ح **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** عبد الله بن الحارث
بن جزء قال ما رأيت أحدا أكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہی عبد اللہ بن الحارث بن جزء سی کہ
کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کے یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
قتادة قال سئل ابن عمر هل كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والإيمان في قلوبهم أعظم من
الجبل وقال بلال بن سعد أدركتهم يشتدون بين الأغراض ويضحك بعضهم إلى بعض فإذا كان الليل كانوا رهبانا رواه في شرح السنة
روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کئی گئی ابن عمر کہ کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان اور حال آنکہ ایمان اونکے دلون
مین بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا مینی صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کے اور ہنستا
تہا بعض اونکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضی کے پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنیوالی اللہ سے نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنة مین **ف** حال آنکہ الخ
یعنی ایسا نہ ہنستی تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اسحالمین بہی آداب شرع نہ چہوڑتی تہی اور
ایمان کامل رکہتی تہی اور بہت ڈرنیوالی یعنی مارے خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی ع ح **باب**
الاسامی باب ہے بیچ بیان نامون کی **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکہی اور کیا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہے
اور کونسا برا ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل

یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایہ ہی انس سے کہ کہا انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نے کہ نہیں پکارا تھا میں نگر اوس شخص کو یعنی بشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہاں حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نام رکھو تم ساتھہ نام میرے کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھہ کنیت میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھہ نام میرے کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھہ کنیت میرے سو اسکی کہ تحقیق میں سوا اسکی نہیں کہ بھیرا گیا ہوں قاسم تقسیم کرتا ہوں درمیان تمہارے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف کنیت اسکو کہتی ہیں کہ بیٹی یا باپ کر مشہور ہو جیسی بیٹیا فلانیکا یا باپ فلانیکا تقسیم کرتا ہوں یعنی علم و غنیمت اور مانند انکی اور بعضوں نے کہا ہی مراد یہہ ہے کہ دیتا ہوں بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہوں یعنی دوزخ وغیرہ سی گنہگاروں کو پس یہہ بات تمہارے حق میں غیر موجود ہی بلکہ نرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہاری حق میں اور تمہاری اولاد کی حق میں حاصل یہہ کہ میں ابو القاسم نرا بسبب نہیں ہوں کہ میرا بیٹیا قاسم تھا بلکہ لحاظ کیی گئی ہیں بیچ میری معنی قاسمیہ کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی اور دنیوی کی پس نہیں ہوں نہیں مانند ایک تمہاری کی نہ ذات میں اور نہ صفات میں پس تمکو میرے کنیت نہ رکھنی چاہیی اور اس صورت میں معنی ابو کی ہیں صاحب اس وصف کی جیسیکہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹیا اوسکا فضل نہو اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ میں تھے تاکہ نہ شتبہ ہو خطاب انکا خطاب غیر انکی کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ ان دونوں حدیثوں سی معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہیں خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونوں اسمیں جمع ہوں یا نام اور کچھہ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور اوا صحاب ظواہر کا ہی اور تمسک انکا انہا نہیں دونو حدیثوں کی ہی اور علماء کی اس مسئلہ میں کیے قول ہیں ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسری قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہیں یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر انہا ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں یعنی حدیث مذکور کی اونکی نزدیک ہیں جمع نکرین قافہم اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہہ ہے کہ جمع کرنا ہی درست ہی اور اس قول کو نسبت امام مالک کیطرف کرتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ حدیثیں منع کی منسوخ ہیں اور ایک جماعت کہتی ہی کی منع آنحضرت کی زمانہ شریف میں تھا اور بعد اونکی درست ہی اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رضی کی ہی کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میرے ہاں فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھوں حضرت نی اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئی حضرت علی نی اونکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ اونکی قول اعتماد نہیں کہتی ہی کہ نام ہی حضرت کا رکھنا جائز نہیں اور قول صواب ان قولوں میں یہی ہے کہ نام رکھنا ساتھہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھہ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق ولی ہی اور حضرت علی نی جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تھا اونکی ساتھہ اور کو جائز نہیں جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہی واللہ علم انتہی نقلہ الشیخ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوست تر نامون تمہارے کی طرف اللہ عزوجل کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کیے یہہ مسلم نی ف کہا بعضوں نے کہ مراد یہہ ہے کہ بعد انبیاء کی ناموں کے یہہ نام دوست تر ہیں پس یہہ دونو نام اسم محمدی دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں یا کم وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ

لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکہو اپنی غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیئی کہ تحقیق تو پوچہیگا کسی سے کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلاً پس تہو دی وہ فرضاً پس کہیگا جواب دینے والا نہین یسار یا رباح یہان نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا نہ نام رکہہ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سی ہی بمعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی بمعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی بمعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی بمعنی چہٹکارہ کی اور اور نافع نفع سی ہی پس اسطرح کی نام رکہنی کو اسلیئی منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والون سی پوچہی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہین ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ہی ذات معین ہے اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نہ نجیح اوسی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہین نامون پر نہین ہی بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہماری نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اسطرح کی نام رکہنی نہ تحریمی ۱۲ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کرین نام رکہنی سی ساتہہ یعلی اور ساتہہ برکت کی اور ساتہہ افلح کی اور ساتہہ یسار کی اور ساتہہ نافع کی اور ساتہہ مانند انکی پہر دیکہا مینی حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان نامون کے منع کرنی سی پہر وفات کی گئی اور نہین منع کیا اسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکہنی سی نہی واقع نہین ہوئی کہا طیبی نے کہ گویا جابر نے علامتین نہی کی دیکہین اور سنی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تہی اور نہین سنی نہی صریح اسلیئی اسطرح کہا ولیکن تہے اوس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انتہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنیکا پہر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنیکی امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبح نامون مین فرق کرتی نہین ہین حرج مین پڑین گی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۱۲ ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین نامون کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکہا جاوی شہنشاہ یعنی بادشاہونکا بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت خوش ترین مردونکا نزدیک اللہ کی دن قیامت کی اور بدترین شخصونکا وہ شخص ہی کہ نام رکہا جاوی بادشاہون کا بادشاہ نہین ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہے سوا اللہ تعالی کی چہ جای بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شراکت کا بہی اس راہ مین نہین رکہتا ۱۲ ح **وعن** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ کہا نام رکہی گئی مین برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سراہو اپنی نفسون کو اللہ دانا تر ہی ساتہہ اہل نیکی کی تم مین سی نام رکہو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ ایسا نام نرکہنا چاہیی جسمین نفس کے تعریف ہو ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہین جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکی کو جویریہ اور تہی حضرت مکروہ رکہتی یہہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکو کا پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکوکار کی پاس سی اسلیئی کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچہا نہین اور کان یکرہ الخ ظاہر یہہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

فی الضمیر کی اور سبب مبالغت اسطرح کی نام رکھنی کا یہان بہہ فرمایا اور در باب تہذیب کے تزکیہ نفس سلیکی مزاحمت سا ب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کی رکھتی ہین شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد اونکا اس نام کی رکھنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور یہہ ہے ہی کہ یہہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس اور نکلی فلانی کی پاس سے مستعمل و متعارف تہے پس یہان اسیکو کہا واللہ علم اور بدفالی جیسی تنجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہی کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان ہی ممکن ہے ف ح **وعن** ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لها عاصیة فسماها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلة رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ ایک بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نی ف عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکہتی ہی بمعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سی جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہے ف ح **وعن** سہل بن سعد قال اتی بالمنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعه علی فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لکن اسمه المنذر متفق علیه اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس رکہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نی فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی ف فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکی ہی ف ح **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عبید اللہ و کل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی و جاریتی و فتای و فتاتی و لا یقل العبد ربی و لکن لیقل سیدی و فی روایة لیقل سیدی و مولای و فی روایة لا یقل العبد لسیده مولای فان مولاکم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین لیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ کہی عبدی کا اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبدیہ مین اور اسیطرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امہ بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنے لڑکی کی اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین بمعنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڑے ہون انکی ساتہہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور رحمت بڑہانیکی محل نہین کہتی اور ہو سکتا ہی کہ بسبب قوت و استعداد ہونی انکیی خدمت گذاری مین کہتی ہون پس فرماتی ہین کہ یہہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علمانی کہ نہی الفاظ عبد اور امہ سی اس صورت مین ہی کہ بروجہ تفاخر اپنی کی اور حقارت اونکیی ہو والا اطلاق عبد و امہ کا قران و احادیث مین آیا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وانصالحین من عبادکم و امائکم و قال عبدا مملوکا لا یقدر علی شئی اور اسیطرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالکون کو فرمایا سا تہہ محافظت زبان کی بعضی الفاظ نا شائستہ سی مملوکون کو بہی فرمایا کہ نکہین ہے مالک کے ربی اسیکی رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنیوالی کی ہی لیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق اسکا پر وہم دلانیوالا شرک کا ہی اور یہہ ہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی دالا قران مین آیا ہی ذکری عند

ربک اور سید کہی اسلیی کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو نہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی
تو جاننا چاہیی کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیی
اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار
اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیی کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی و نعم النصیر پس منافات نرہی دونو روایتون مین حاصل
یہہ کہ مرجع اسکا بہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی والا نہین ۱۲ ح ع **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَقُوْلُوا الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَۃَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیی کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک
روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتہہ زبر ح اور ب کی اور ساتہہ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کی
اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور بہی نام ہین وہ نام لیا کرو لیکن کرم نکہا کرو اوسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور
درخت انگور کو کرم ساتہہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوسی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اسی
اسلیی کہ وصف کرنا ساتہہ کرم و خیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکیکا نہو اور فرمایا کہ یہہ
نام واسطی مومن اور دل اوسکیکی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمانی کہ
جب وصف کیا تونی کسیکو ساتہہ کرم کی ثابت کین اوسکی لیی تمام بہلائیان ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیی کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسکی اختیار مین
ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی برا کہنا زمانہ کا پس منع
کیی گئی اسی اسلیی کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سی ہی فاعل
حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ۱۲ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ
الدَّھْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیی کہ تحقیق اللہ
تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ
نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی
میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہے معنی ہین یعنی غثیان اور شورش
دل یعنی جی متلاناتی سی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کے خبث کو طرف نفس اپنی
کی ۱۲ ح **وذکر** حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ فِیْ بَابِ الْاِیْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سزا اوسکا یہہ ہی یوذینی ابن
آدم باب الایمان مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِہٖ سَمِعَھُمْ یُکَنُّوْنَہٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
ھُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکَنّٰی اَبَا الْحَکَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَھُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ بِحُکْمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد اللہ قال فمن اکبرھم قال
قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابو داود والنسائی روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتہہ قوم اپنی کی سنا حضرت نی اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہین اوسکو ساتہہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا ہانی نی کہ تحقیق قوم میرے جسوقت کہ اختلاف
کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون مین درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہین دونو فرقی ساتہہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہی یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ
فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی **ف** ساتہہ ابی الحکم کی کنیت کبہی ہوتی ہی ساتہہ اوصاف کی جیسیکہ ابی
الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبہی ہوتی ہی ساتہہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبہی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی
جیسی ابی ہریرۃ آنحضرت نی دیکہا تہا اونکو اسحال مین کہ اونکی ساتہہ بلی تہی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبہی ہوتی ہی نری علمیت کی لیی مانند ابی بکر
اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسکی طرف ہی نہین روکرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہہ
صفت خاص ذات باری ہی کی لیی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی لیی اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا
ہی اوسپر ابو الحکم بسبب وہم دلانی والدیۃ اور ولدیۃ کی ۱۲ ع **وعن** مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق ابن الاجدع
قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی مسروق سی
کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک اور
ہاتہہ وہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بی دلیل ہی اور حضرت عمر نی کلام مذکور از راہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہہ نام بدل
ڈال ۱۲ ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم واسماء ابائکم
فاحسنوا اسماءکم رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کی ساتہہ نامون
اپنی کی اور نامون باپون اپنی کی پس اچہی رکہو نام اپنی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اچہی رکہو الخ یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس باپ بہی داخل
ہین اسمین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو بنام ماؤن کی پکارینگے اور لکہا ہی علما نی کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ
اور رسوا نہون اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی پدر تہی اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہین شاید کہ کبہی بنام باپون کے پکارینگی اور کبہی بنام ماؤن کے یا بعضون کو بنسبت باپون کے اور بعضون کو
بنسبت ماؤن کی یا بعضی جگہون مین اسطرح اور بعضی مین اسطرح ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجمع احد بین اسمہ
وکنیتہ ویسمی ابا القاسم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام حضرت کی اور کنیت اونکی اور نام رکہا جاوی
اور کنیت کیا جاوی محمد نامی ساتہہ ابو القاسم کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ معنی اوس تقدیر پر ہونگی کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخون
مصابیح کی مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتہہ نصب کے اس تقدیر پر یسمی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہوگا یعنی نام و کنیت کری کوئی محمد
نامی کو ساتہہ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنیکی اوپر ہو چکی ہی ۱۲ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمیتم باسمی فلا تکتنوا

بِکُنْیَتِی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ تَسَمّٰی بِاسْمِیْ فَلَا یَتَکَنّٰی بِکُنْیَتِیْ وَمَنْ تَکَنّٰی بِکُنْیَتِیْ فَلَا یَتَسَمّٰی بِاسْمِیْ　اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھہ نام میری پس نہ کنیت کرو ساتھہ کنیت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجنی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھی ساتھہ نام میرے کی پس نہ رکھی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کری ساتھہ کنیت میرے کی پس نہ کہنی نام میرا **ف** یہہ حدیثین صریح ہین بیچ نہی کی جمع کرنیسی درمیان اسم و کنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکھین یا کنیت مقرر کرین ممنوع نہین ۱۲ **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا وَکَنَّیْتُہٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذَکَرَ لِیْ اَنَّکَ تَکْرَہُ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اسْمِیْ وَحَرَّمَ کُنْیَتِیْ اَوْ مَا الَّذِیْ حَرَّمَ کُنْیَتِیْ وَاَحَلَّ اسْمِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ فِی السُّنَّۃِ غَرِیْبٌ　اور روایت ہے عائشہ سی تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں جنا ہی ایک لڑکا پس نام رکھا اوسکا محمد اور کنیت رکھی میں اوسکی ابا القاسم پہر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہہ کہ آپ مکروہ رکھتی ہین اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکی تحریم کا پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال جائز کیا نام رکھنی کو ساتھہ نام میرے کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھہ کنیت میرے کی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میرے کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنۃ مین کہ یہہ غریب ہے **ف** نسک ہوا ہی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازان حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونو عبارتون سی ایک ہے ہی تفاوت مقصود مین نہین لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط تمام کرتی ہین کہ جسطرح حضرت سی سنی ہین اوسطرح روایت کرتی ہین چونکہ یہان راوی کو شک ہوا اسطرح کہا اور اسی سی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیسی درمیان نام و کنیت کی تحریم کی لیی نہین ہے بلکہ تنزیہ کی لیی ہی ۱۲ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَکَ وَلَدٌ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ　اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کرتے ہین باپ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا یعنی کہا میں نی کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میری ان بعد آپکی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی یا اوسی تو نام رکھون میں اوسکا ساتھہ نام آپکی اور کنیت کرون ساتھہ کنیت آپکی فرمایا ہان نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اوپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِغُلَامٍ لِیْ قَبْلَ اَنْ یُّوْلَدَ لِیْ فَمَاتَ اِبْنُہٗ فَحَزِنَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ اَتَاکَ اللّٰہُ یَا اَبَا عُمَیْرٍ فَمَاتَ النُّغَیْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ صَحِیْحٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا کنیت کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لڑکا کی کہ اوسکو تا ہنوز میرے نہ تولد ہوا تھا یعنی نہ پیدا ہوا تھا کہ اوسکو عوب مین حمزہ کہتی ہین پس کنیت کیا اوسکو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ہی نہین پہچانتے ہم اوسکو مگر ساتھہ اس وجہ کی یعنی ساتھہ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی بیچ جامع ترمذی کے اور بیچ مصابیح کے صحیح ہے یعنی حدیث غریب ہے روایت نہین کی گئی ہی مگر ساتھہ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح مین صحیح کہا ہی اسکو **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ　اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتی تھی بری نام کو نقل کی ترمذی نی **ف** مثلاً ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرت نی اوسکو اور کہا اسکا نام ابیض رکھے گویا ہی **وعن** بَشِیْرِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَمِّہٖ اُسَامَۃَ بْنِ اَخْدَرِیٍّ اَنَّ رَجُلًا یُقَالُ لَہٗ نَصْرٌ مَکَانَ فِی النَّفَرِ الَّذِیْ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُکَ قَالَ اَصْرَمُ قَالَ بَلْ اَنْتَ زُرْعَۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ غَیَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْعَاصِ وَعَزِیْزٍ وَعَتَلَۃَ وَشَیْطَانٍ الْحَکَمِ وَغُرَابٍ وَشِہَابٍ وَقَالَ تَرَکْتُ اَسَانِیْدَھَا لِلْاِخْفَاءِ　اور روایت ہی بشیر بن میمون تابعی سی کہ نقل کرتے ہین اپنی چچا اسامہ ابن اخدر صحابی سی یہہ کہ ایک شخص تھا اوسکو اصرم کہتی ہی تھا اوسکا نام نصر پہر جب آیا وہ شخص بیچ جماعت کی کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ اصرم ہے فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سی ہے تا معنی قطع اور کاٹنی درخت

حاشیہ: کنیت جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی

کی ناخوش رکھا اوسکو آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکھا کہ زراعت سی ہی مشروح اور خیر اور برکت کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے یعنی بطریق تعلیق کی اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان اور عدم اطاعت اور نفیا و پیرا اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہی اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیکی عزیز یا سمائے الہی سی ہی پس لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیی کہ دلالت کرتا ہی عزت و غلبہ پر اور ذلت و ہیچ مدانی کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسیطرح نہین لائق ہی یہہ کہ نام رکھا جاوے حمید اسلیی کہ یہہ اسماء و صفات الہی سی ہی بر وجہ مبالغہ کی پس نہ نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکیکی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیکی معنی اوسکی غلظہ و شدۃ کی ہین اور مومن موصوف ہی ساتھہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیی کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہے اور نہین حکم ہی مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیکی غراب کہ جسکو کوا کہتی ہین پلید تر ہی جانورون مین کہ مردار و نجاست کھاتا ہی اور اسلیکی معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیکی کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بھی کہتی ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیکی آگ کی ٹہرکتی شعلہ کو شہاب کہتی ہین اور ناکی جمعی ہین سانہ ہوکر شیاطین اور ظاہر ہیہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو نہو مکروہ اور کہا ابو داؤد نے کہ ذکر کی مینے اسناد احادیث تغیر کی کہ جنمین تغیر ان نامون کا واقع ہوا و اسطی خصاصہ کی **وعن** اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ قَالَ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ حُذَیْفَۃُ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا ابو عبد اللہ نے یا کہا ابو عبد اللہ نے یا علی ابی مسعود کے یعنی شک ہوا ہی کسی راوی کو کہ کیا سنا ہی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہی زعموا کی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی بری سواری مرد کی ہی یعنی زعموا النقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کیا صحابی ہی ہے **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی اسکی کی نسبت زعم کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھہ پیش اور زیر زکی قریب متقاربین کی ہی کذا فی النہایہ اور صراح مین کہا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت و اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھہ پیش اور زیر اور زبر اوسکی قول اور اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اوسپر مین کہا جاتا ہی کہ اوسمین شک ہے پس اک صحابی نے دوسرے صحابی سی پوچھا کہ آنحضرت زعموا کی حق مین کیا فرماتی ہی اور برے سواری الخ تشبیہ ہے لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام مین لاتا ہی واہیچی سبب اوسکی خوض کہ کہتا ہی ساتھہ سواری کی کہ اوسپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہنچتی ہین اور اداء حاجت کرتی ہین پس فرماتے ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنی ایسا کلام کہتی ہین کہ مبنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہی نہ جزم و یقین پر اسلیی کہ زعموا سی حدیث و کلام مین کہتی ہین کہ کچھہ سند اور ثبوت نرکہی بلکہ نری حکایت ہی کہ بر سبیل گمان کی زبان سی نکلے ہی پس چاہیے کہ بیچ روایت و حکایت کی احتیاط کرین بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسلیی مثال مین آیا ہی وزعموا مطیۃ الکذب یعنی بری آدمی کو نہ چاہیتی کہ نسبت زعم گمان کی کسیکی طرف کری اور کہی عم فلان کذا مگر یہہ کہ یقین رکہتا ہو ساتھہ درد و گوئی اوسکی اور چاہی کہ لوگ اوسکی جہوٹ سی پرہیز کرین اور در خانہ پاوین اس مصلحت کے لیی درست ہوگی نسبت زعم کی جیسکہ محدث وغیرہ کرتی ہین شرح **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہو تم جو کچھہ کہ چاہے

اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندہ کیساتھہ اللہ کے ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین ولیکن کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالی کی کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ پھر چاہے فلانا یعنی تا بحیثیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہہ حمد اور ابوداود نی اور ایک روایت مین آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی سند متصل نہین اسکے کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنی خواہ چاہی غیر او سکا یا نہ چاہی پس یہہ منافی نہین ہے اوپر کی روایت کی کہ حسبمن جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَاِنَّهٗ اِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی خدیفہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر ہووہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تمنی پروردگار اپنی کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام و لونڈی کا اور اموال کا تو اوسکی سید کہنی سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کہ اوسمین تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہین اور جس صورۃ مین وہ سردار ہوگا نہین تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق ہی ہوگا اور ظاہر یہہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر ہی حکم منافق مین ہی ولیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہے تعریف و تملق اوسکی ایسی محل تہمت پس ڈہے کی کہ اوسکو سید کہو **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اِسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سی کہ کہا بیٹھا تہا مین پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نی روبرو میری یہہ کہ دادا اوسکا حزن تہا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل کہا مین کہا اوسنے نہین مین تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا مینے نام باپ میرے نی کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی پیچ خاندان ہمارے کی سختی اب تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہین اور سہل ضد اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اوسنی نام اختیار کیا ہو حضرت کا نہ رکہا اور نام ہمیشہ رہنی دیا بشومی اوسکی اوسکی خاندان مین سختی باقی ہی اور غالبًا یہہ قبول کرنا اونکا ابتدا ہجرت مین تہا کہ جب یہہ ہجرت کر کر اسلام کی ایسی آئے انہی اور نہوز ساتہہ صحت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوئی تہی **ع** **و** **عن** اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام رکہو ساتہہ ناموں انبیا کی اور بہترین ناموں مین طرف اللہ کے عبداللہ اور عبدالرحمن یعنی اور مانند اونکی مثل عبدالرحیم اور عبدالکریم اور مانند اونکی اور خوب سچے ناموں مین یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدترین ناموں کی حرب اور مرہ کی یعنی لڑنی اور تلخی کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ساتہہ نام انبیا کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کی مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند اسکی اور حارث کی معنی ہین کسب کرنیوالا اور ہمام ہم سی ہی بمعنی قصد و ارادہ کی اور کوئی شخص کسب و ہم سی خالی نہین اسلیے اونکو خوب سچا فرمایا **ع** **باب البیان والشعر** باب ہے بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل مین کشف اور ظہور اور وضوح کی ہین اور صراح مین لکہا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح واضح کلاما اور شعر لغت مین بمعنی دانائی اور زیرکی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح مین شعر کہتی ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والے کی قصد موزونیت اوسکا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث مین موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہین **ع** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام آپسمین کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگون نی بسبب بیان و فصاحت اونکی پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی
جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمین دو شخص تہے کہ ایک کا نام حصین بن بدی تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نی بیان
اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا اور ایسا ہون اور عمرو اوس بات کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت و
بلاغت سی جواب اوسکا دیا اسطرح کہ برائیان اوسکی بیان کین زبرقان نے کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی اور خلاف اوسچیز کی کہا اعتقاد رکہتا
ہی لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس اسپر حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال اور پہیرنے دلون کی کہ جیسیکہ سحر آدمی کو ایک حال
سی طرف دوسرے حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہے کہ یہہ کلام حضرت نے بیچ برائے بیان کی فرمایا یا اوسکی تعریف مین
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ محتمل دونون وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنیکی لانیسی مثل اوسکی
اور یہہ محمود ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسیکہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن و قبیحہ قبیح ۱۲ ح **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہہ
بخاری نی **ف** یعنی تمام شعر بری نہین ہوتے بلکہ بعضی اونمین فائدہ کی بہی ہوتے ہین ۱۲ مولانا **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَ
الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَہَا ثَلَاثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی
اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتہہ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور
متوجہ کرنی اونکی اپنی طرف برا ہی ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَہَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ
مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ وہ یہہ ہی
خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کی فانی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہی اور ایک سو ستاون برس کے عمر
اونکی ہوئی ۱۲ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ہَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ
شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ہِیْہِ فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ہِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ہِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا
پیچہے بیٹہا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو بیتون امیہ بن ابی صلت کی کچہہ کہا مینی کہ ہان یاد ہین مجہی فرمایا کہ ہان پڑہ پس پڑہی مینی روبرو
حضرت کی ایک بیت پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہے مینی ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہانتک کہ پڑہین مینی سو بیتین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر
یہہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین سیکہا
تہا اور عبادت اور دین داری کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین
فرمایا امن شعرہ و کفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سے اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا جب
سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طریق سی اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نچاہیی مجہی ایمان لانا اوسپر کہ ثقیف سے
نہو اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوۃ آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکی پاؤن اونکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نور نبوۃ آنحضرت
کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوۃ اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سنا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو ۱۲ ح **وعن**
جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاہِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ہَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ

سبیل

سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کے
پس فرمایا نہین تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکہی تونی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین تو الخ جب
اونگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اوسکو فرمایا بطریق شعارہ کی یا حقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور معنی یہہ ہین کہ یہہ زخم و خون
آلودگی سہل ہی تجہپر اسلیئی تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ہلاک و قطع کی سوائے اسکی کہ نہین خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بہی ضائع نہین بلکہ بیچ
راہ خدا اور رضا اوسکیکی ہی ثواب دیکا اسپر جیسیکہ کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت اور اسمین تلقین ہے امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہونچی تو صبر کرین اور
یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین اوسی اور متصور نہین صدور اوسکا حضرت سی اسلیئی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت
کی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیلہ رجز سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کی کبہی شعر کہی وہ شاعر نہین ہے
اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہے کہ وہ شاعر نہین ع ح **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ
لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کے پس تحقیق جبرئیل عم ساتہہ تیری
ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القاء و الہام مضامین کے اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دے میری طرف سی
یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوۃ دی حسان کو ساتہہ جبرئیل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن
قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود مین سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نی محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کے اور حسان بن ثابت بن منذر انصاری مدنی
صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہہ ۶۰ برس کفر مین گذری اور ساٹہہ برس اسلام مین ح **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پہینکنی تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس
سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمنان دین کی ولیکن چاہیی کہ ہجو کرین اونکے بعد ہجو کرنی اونکیکی مسلمانون کی اور اس سے پہلے ہجو اونکی نکرین
تا باعث ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری
جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور رد کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئی نقل کے
یہہ مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ
حَتّٰی اغْبَرَّ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ۔ فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ۔
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ۔ اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ۔

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَبَيْنَا اَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براسی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی مٹی دن خندق کی یعنی
جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر
پہینکتے تہی یہانتک کہ غبار آلودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی یہہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی
تو راہ راست نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سے تحقیق
ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر بسبب اسکے کہ جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتہہ ان
بیتون کی آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ
قائلاً مقدر ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور سنانی اور اون کی مسلمانون اور کافرون سے اور کہا طیبی نے کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف
بیتون کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ
وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ
اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرون اور انصار نی کہودنا
خندق کا اور اٹہانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم
ہمیشہ فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتی تہی اونکو ساتہہ ان کلمات کی یا الہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرۃ کی پس بخش انصار اور
مہاجرین کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعہ کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ۱۲ ع
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردی پیٹ اوسکو
بہتر ہے بہرنی پیٹ کیسی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن
اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رکہی پس اسصورت مین ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر بد مضمون ہی کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی
ناشائستہ کی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ
فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالی
نی نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تروار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم
ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب
استیعاب مین کہ ابن عبد البر کی ہی یہہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتہہ تروار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکہا ہی علمانی کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن
مالک ڈراتی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل اونکی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب اونکی اور عبد اللہ بن رواحہ
توبیخ و سرزنش کرتی تہی اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کی قبح شعر سی اور تاسف کی اوپر حال اپنی کے عرض کیا حضرت نے کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کے

یہہ آیۃ اوتاری والشعراء یتبعہم الغاوون حضرت نی فرمایا کہ شعراء کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی ہین حکم جہاد کا رکہتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہین
اور کہنی والا اوسکا اُن شعرا مین کہ اس آیۃ مین مذکور ہین داخل نہین چنانچہ اسلیی استثنا کیا ہی اللہ تعالی نی انکو ساتہہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملو
الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان ہونی ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ۞ ح وعن ابی امامۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخین ہین ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخین
ہین نفاق سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو بہی چکا ہی اور ہونا زبان بستگی کا شاخ
ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن
کی قدرت نہین رکہتا ہی اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا و مراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقوی کرتا ہی بری باتون
سی بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر و قادر ہوتا ہی اوپر بیان اور تیز زبانی کی ۞ ح وعن ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی وابعدکم منی مساویکم
اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ عن جابر
وفی روایۃ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہارے طرف میرے اور بہت نزدیک تمہاری مجہسی دن
قیامت کی بہت خوش اخلاق تمہاری ہین اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجہسی بد اخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام
کرنیوالی تکلف کرکر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالی کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہق نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت ہی ترمذی
سی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہے کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین
متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالی ف فہق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور مونہہ پہیر کر کلام کرنیکو جیسی متکبر بغبغاتی ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر
کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی اور تقریرین بنا بنا کر کرنین مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کچہہ
کہ خطبون مین اور وعظون مین بنیت تاثیر کی دلونمین اور نرم کرنی دلونکے اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتون کے کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بہی موافق سمجہہ لوگون کے
کلام کرین نہ یہہ کہ دقایق اعراب کے اور مشکل لغۃ بولین سامنی ان پڑہون کی کہ یہہ بہی اچہا نہین ۞ ح ع وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرۃ بالسنتہا رواہ احمد اور روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلی گی ایک قوم کہ کہاوینگی ساتہہ زبانون اپنی کی جیسیکہ
کہاتی ہین گائین ساتہہ زبان اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی ف ساتہہ زبانون الخ یعنی زبانون کو وسیلہ کہانیکا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگون کی
کرینگے جہوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین اونسی دنیا اور خواہش نفسون اپنے کی جیسیکہ
کہاتی ہی گائین الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سے اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چاریکی درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کی اسیطرح وہ
لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنے کا کیا ہی تمیز نہین کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ۞ ح وعن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما یتخلل الباقرۃ بلسانہا رواہ

الترمذی وابوداود وقال الترمذی هذا حدیث غریب روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی اوس شخص کو کہ مبالغہ کری فصاحت کلام مین وہ جو کہاوی ساتہہ زبان اپنی کی یا پہیر زبان اپنی کو گرد دانتون کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و بیان کی جیسی کہ لپیٹتی ہین اور کہاتی ہین چارا گائین ساتہہ زبانون اپنی کی نقل یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** پس وہ کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتہہ باطن اوسکی کی بموجب شریعت کی ۱۲ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء امتک الذین یقولون ما لا یفعلون رواہ الترمذی وهذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا مین اوس راتکو کہ معراج کروائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتہہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین یہہ لوگ کہا یہہ ہین واعظ قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی لوگون کو نیک کام کرنیکو کہتی ہین اور آپ نہین کرتی اور برائی اونکی نکرنی مین ہی اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسلیی امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہی اور اگر کرین تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین رکہتا ۱۲ ح **وعن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی به قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منه یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہی پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا قابو مین لاوی بسبب اوسکی دل مردون کی یا فرمایا لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اوسی دن قیامت کی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عمرو بن العاص انه قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رایت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر رواہ ابوداود اور روایت ہی عمرو بن العاص سے یہہ کہ انہون نی کہا ایکدن اوس حالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت و بلاغت کی یہان تک کہ تنگ ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق جانا مینی یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہہ کہ اختصار کرون مین تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیی کہ ولو قصد الخ مقولہ ہی قال یوما کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول و مقولہ مین فرق پڑ گیا بسبب حال کی پہر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ۱۲ ع **وعن** صخر بن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیه عن جده قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابوداود اور روایت ہی صخر بن عبداللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبداللہ سے اون نی نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہنی والی پر یا ملال ہی سننی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکے کہ سمجہتا نہین اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی یا گران ہی اوسپر کہ نہین چاہتا کہ سنی اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بعضا علم جہل ہی اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ سیکہی ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہی اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکی کی اور چہوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ اونکی یعنی قرآن اور اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہہ ہے کہ بعضی علوم لازم کرنیوالی جہل اور علوم کی ہوتی ہین باین اعتبار اوسکو جہل کہا دوسرے یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکری یہہ جاہل اسلیی ہوا کہ جو کوئی علم کہی اور عمل نکری تو گویا جاہل ہی اور یہہ

ممکن ہی کہ مراد یہہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان مین عالم ہی اور واقع مین جاہل ہی یہہ علم اوسکا علم نہین بلکہ جہل ہی اور حکم ساتھہ پیش
ح کی معنی حکمت کے ہی اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہی ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسانا بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ
نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطی منبر مسجد مین کہ کہڑی ہوتی اوسپر کہڑی ہونا درحالیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سی یا کہتا کہ مقابلہ کرتی
حضرت کی طرف سی اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتھہ جبرئیل کی جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی وہ یا کہا فخر کرتا ہی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی نقل کے بہہ بخاری نی **وعن** انس قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ وکان
حسن الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ لا تکسر القواریر قال قتادۃ یعنی ضعفۃ النساء متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنی والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک ونٹون کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نی مراد کہتی ہی یعنی آنحضرت ساتھہ شیشون کی بڑہیون ضعیف
عورتون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھہ گانی اور آواز کی کذا فی الصراح اور یہہ جگہ ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی بالاتفاق
اور کسکو علما مین سی خلاف نہین ہی اسمین اور عادت ہی عرب کی کہ جب اونٹ تہک جاتی ہین تو خوش آوازی کرتی ہین اونٹہ کے کہتی ہین سی واونٹ گرم دست ہو جاتے ہین اور تیز
چلنے لگتی ہین اور قوارير جمع قارورہ کی ہی بمعنی شیشہ کی اور معنی آخر جملہ کی دو مین ایک تو یہہ کہ بسبب ضعف ونرمی کی کہ عورتون کے بدن مین ہی تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش
موجب سخت ومشقت کی ہی اور دوسرا معنی یہہ کہ مراد ضعف ونرمی دل عورتون کی ہی یعنی مبادا اوسکی گانی سی تغیر اوسکی باطن مین پیدا ہو اور خطری برگمانی لگی کہ گانا باعث
طبیعت کو جنبش مین لاتا ہی اور وسوسے دلمین ڈالتا ہی سبب سے فضیل بن عیاض رح نی فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال ازواج مطہرات مین
ضعیف ہی لیکن وسوسی خاطر کی طبعی ہین نہ اختیاری ہین پس احتیاط کی جگہ اولی ہی کذا قالوا اور حقیقت مین افعال واقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم وتلقین امت کی ہین
اور اگر شارحین نی دوسرے معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر ترین باعتبار الفاظ کی ح **وعن** عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدارقطنی ورواہ الشافعی عروۃ مرسلا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ذکر کیا
گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچہا گیا کہ شعر اچہا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر کلام ہی پس اچہا ہوا اوسکا اچہا ہی اور برا اوسکا برا یعنی مدار مضمون
پر ہی اگر اچہا مضمون ہی تو وہ شعر اچہا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہہ دارقطنی نی اور نقل کی شافعی نی عروہ سی مرسل **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر
لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ ومسلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا جو وقت چلتی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ح برمیکن نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان آیا برو یا ایک
شاعر کہ شعر پڑہتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا جانے دو اس شیطان کو البتہ بہرا پیٹ کسی کا بیہ بہرا پیٹ اوسکی لہو بہرسی ساتہہ شعر کی نقل کے بہہ مسلم نی **ف**
چونکہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو شعر پڑہتا کہ وہ بی باک وبی محابا چلا جاتا ہی مع التفات مسلمانون کی طرف نہین کرتا جاتا کہ نہایت تحمل ہی شعر کا اور بہرہ ہوئے ہین شعرا اوسکی لطف مین اور بے
حیا اور بے ادب ہی پس اوسکو شیطان کہکر دور کیا قرب رحمت الہی سی مذمت کے شعر کی کہ ساتہہ دیکہے منہ ور وہ مبتلا نہ ہو ۱۲ **وعن** جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء
ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان **ف** یعنی
راگ سے سبب نفاق کی اور بیہقی روایت دیکہی اسی سے بہہ الفاظ آتی ہین کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء الزرع والذی نفسی بیدہ ان القرآن والذکر لینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء الزرع

نووی نی کتاب ۔ وضعہ مین کہا گانا ساتھہ نری آواز کی مکروہ ہی اور سننا ہی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سنّا اوسکا اجنبی عورت سی تو ہی بہت مکروہ اور گانا ساتھہ ساز کی شعار شراب پینے والون کا ہی مانند عود اور طنبور اور اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا ہی اور سننا ہی ہر ع **وعن** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ وَلَفْظُهُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ أَنَا صَغِيرًا ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتھہ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اوہونی نی پس رکہین دونو انگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کے پہر کہا وہطی میرے بیچہی اسکی کہ دور ہوئی ای نافع کیا سنتا ہی تو کہہ یعنی اس آواز سی کہا مینی نہین پس اوٹہالین انی انگلیان اپنی دونو کانون سی انہون سی کہا ابن عمر نی تہا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنے آواز نی کی پس کہا حضرت نی مانند اوسچیز کی کہ کیا مینی کہا نافع نی اور تہا مین اوسوقت لڑکا چہوٹا نقل کے یہہ احمد اور ابو داؤد نی **ف** یعنی اس سبب سے محکو منع نکیا سننی اوسکیکی مین چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجیز نہی تا کوئی نہ کہی کہ کراہیت تنزیہی ہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا والا نافع کو بہی اوسی منع کرتی اور کلام در باغ کی طویل ہی عامل وسکا یہہ ہے کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہے مراد یہہ ہے کہ اوسکی ساتھہ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کہتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سننا آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی موجب سرزنی آنحضرت کی ستمع المزامیر الملاہی مصیبۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہین گناہ ہی اوپر اور واجب ہے اوسپر یہہ کہ بہت کوشش کری امین کہ نہ سنی اسلیی کہ منقول ہی آنحضرت سے کہ اونگلیان کان مین کہہ یعنی ہر ع **باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم** ۔ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ نکہنا چاہیی خصوصا غیبت اور برا کہنا اوسکا نچاہیی اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میرے اوعدہ کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوسچیز کے کہ درمیان دونو لہیون اوسکیکی ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بیجا وی کلام بی فائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اوپر یعنی حرام کم سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو پانو اوسکیکی ہی یعنی شرم کو محفوظ رکہی نا مشغول ہونمین واسطے اوسکی ہیئت کا نقل کے یہہ نچا ہی نی **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا جنت کی درجات سے امین اور یہہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سے ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہے اوسی وعدہ قوی جزا اور اعمال کا ہی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکے ہین ہر ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھہ ایک بات کے کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کے شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکے اوپر بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو ہیچ و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑے رتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھہ ایک بات کے

کرا دسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی بہ الفاظ آئی ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کی دور تر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان نہ جانا چاہیی ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی شرح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بُرا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ تغلیظ و تشدید ہی بیچ نہی کی مار ڈالنی مسلمانون کیسی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسیکہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکی قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی اور حلال و مباح جاننے کی کفر ہی شرح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِہَا اَحَدُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتھہ اس کلمہ کفر کی ایک اون دونو کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہوا اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کافر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علمائی مشکلات سی بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہے کیونکہ مذہب اہل حق کا یہہ ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاے مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی اوسکی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کی پس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی پس اس صورت مین معنے بار بہائی کی یہہ ہونگے کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر آور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر تکفیر اوسکی اور تیسرے یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی اسلیی کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نہین ہی جاوین کہنا ہون مین کہ یہہ ہیچ غیر حق رد فضل و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیی وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بڑہ کر تمام اہل سنت و جماعت سے پس وے کافر ہین بلا نزاع شرح **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کیا یہہ بخاری نی **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کہا کافر کہا اور وہ کافر نہین ہے تو آپ کافر ہوا شرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتھہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہے وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ اوسچیز کا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جب تک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سے باین نہج کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بہی گناہ گار بسبب تعدی کی ۱۲ ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی یہہ کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کی چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیق والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسی مقام مین پہنچا کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی اور نزدیک کرنی دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہی شان اوسکی نہو اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتہہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضیع وقت ساتہہ اوسکی نکرین اور ساتہہ لعنت کرنی بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہہ مرنی اوسکی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور ناامید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اوسکیسی یہہ تو مخصوص کافرون کی لیے ہی اور دوسری دوری اور محرومی مقام قرب ورضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتہہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہہ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک بعضی اعمال واوراد کی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی بہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سی نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ ذم نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوسی ایکبار یا دو بار ۱۲ ح ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہ ہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** گواہی دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین اونپر امت محمدی گواہی دینگی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الہی کیا تہا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ یعنی گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگونکی شفاعت کرین نصیب نہین ہونیکا دن قیامت کی ۱۲ ح ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ——

ف یعنی جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنیکی لوگون کو رحمت الہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال اونکیکی تو وہ کہنی والا اوسکا سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکہا اور رحمت حق سی ناامید کیا اور یہہ معنی اہلکہم کی ہین کہ پیش ہوگا ف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتہہ زبر کاف کی بصیغہ ماضی سبہے آیا ہے

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی اسلیے کہ
سنی اس کلام کی سی شکستہ دل اور ناامید و بی شوق ہوتی ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کی ہین اونکو نصیحت ساتہہ نرمی کے کرنی اور ساتہہ رحمت و
مغفرت الہی کی امیدوار کرنا خوب و مفید ہے پس یہان اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیے ۱۲ ح **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہی دوسرے جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد کی
ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی اونکی ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال منافقون کا تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن حذیفۃ** قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ مسلم نمام اور روایت ہی حذیفہ سی کہا سنا مینی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ نجات پائی ہوونکی چغل خور نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین بجای
لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کے بات دوسرے کو پہنچاوی اوپر وجہ فساد کی ۱۲ ع **وعن**
عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان
البر یہدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان
الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر
یہدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یہدی الی النار
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو اپنی پر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی
طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنیکی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی
نیک کار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ اوسکی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا
ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق
و فجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہان
تک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے
یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا
ہے طرف آگ کی **ف** لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتہہ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہے
اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملاء اعلے کے
یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکہتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتہہ
اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہہ سچا ہی
بر قیاس قول اللہ تعالی کی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا اور اسیطرح جہوٹ
بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے ❊ ❊ ❊

عذاب جہوٹون کا یا لوگون مین جہوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوسی بغض کہتی ہین ۞ ح **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ یَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جہوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ جہوٹ بہی ہون اور پہنچاتا ہی اچہی باتین یعنی ایک کی طرف سی دوسری کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر مین بگاڑ ہی یہہ اسکی اصلاح کی لیی کہتا ہی ایک کی طرف سی دوسری کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اگرچہ اسنی نکہا ہو ۞ ع **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی مونہہ مین مٹی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہاری بطمع مال کی برابر ہی کہ تعریف نثر ہو یا نظم اونکی مونہہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچہہ نہ دو یا مراد یہہ ہی کہ کچہہ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتہہ ڈالنی خاک کی قلت و حقارت مین تاکہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضی علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک کی لی اور سامنی امیر المومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالیکی مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجر سی تعریف کرنیوالیکو اسلیی کہ وہ مغرور متکبر کرتا ہی اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونہون نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کی اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سی ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کری کسیکی اچہی فعل اور امر محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہو اور بہلائیون کی کرنیکی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدار کی پس نہین ہی وہ مداح یعنی مداح برا ۞ ع **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلَاثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بہی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت نی وای تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سی تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیی کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانیکو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال آنکہ اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال اوسکیکو اور حساب کرنیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکہتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنی جیسیکہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتہہ جزم و یقین کی کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف مین اور کہی کہ گمان رکہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بلاشبہہ ایسا ہی ہی تاکہ حکم علم الہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوسی عجب غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہہ دین مین اور کبہی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بہی ہوتی ہی جیسیکہ تعریف سی مغرور ہو اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص مین اوسکو ہلاک کیا حاکم نی ۞ ح **ف** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہی تعریف کری اوسکی اوسکی مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ تہی کی گئی ہی اوسی سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس اسمین سی بہی نہی کی گئی اور تیسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اسکی پہنچنی نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ۞ عالمگیریہ **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ و رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بہائی مسلمان کو ساتہہ ایسی چیز و صفت کی کہ ناخوش رکہی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بہائی میری کی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بیدی ذکر کیا مینی وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی اگر وہ صفت بد اوسمین ہے اور سچ مینی کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہہ بہی غیبت ہی فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کسیکا سچ کہی اور اگر سچ نکہی تو افترا و بہتان ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہ کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور بہ نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہے لوگون مین بہت ہی کم ہین ایسی لوگ کہ بچین اوس سی اور غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنیکو ساتہہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکے نفس مین یا اوسکے مال مین یا اولاد مین یا باپ مین یا بیوی مین یا اوسکے خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا انکی مین جو کچہہ کہ متعلق ہی ساتہہ اسکی خواہ ذکر کرنا ساتہہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہہ آنکہہ اور بہوؤن اور سر اور ہاتہہ اور مانند انکی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہے کہ جس چیز سی سمجہا دیتو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی مونہہ پر کہے اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہہ اور بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشوائی اوسی کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہے اور اگر نہین پہنچی ہی اگر وہ مر گیا یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی مینی بخش دہو الصحیح اور بیچ استغفار کرنیکی اوسکی لیے کہ جسکی غیبت کی ہی بہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی ۞ ع ح **ف** ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جسنی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والونکی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک کہ نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکہتا ہی اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہہ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہنچاوی سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ۞ عالمگیریہ **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا میٹہی باتین کین اوسی پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت نی عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تہا

آپنی اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پہر کشادہ روئی کی آپنی بیچ ملاقات اوسکیکی اور میٹہی باتین کین اوسی پس فرمایا حضرت نے کب پایا تونی مجکو فحش بولنی والا
تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کی مرتبی مین دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکیکی اور ایک روایت
مین واسطی بچنی فحش اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینۃ بن حصین تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب اور سنگدلان
عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تہا اور تہا بدخلق اور آثار نقصان دین وایمان کی اوس سی حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہوگیا تہا اور حضرت ابوبکر رض کی ہاتہہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا
اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نتہا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور معجزات
سی تہا کہ خبر غیب سی اور حقیقت حال اوسکی سی وے آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوسی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسکیکی تہی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکہاوین اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبۃ نہ تہی اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوسی نرم کلام کیے
واسطی تالیف قلب اوسکیکی اور اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی مداراۃ اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان
مداراۃ اور مداہنۃ کی یہہ ہی کہ مداراۃ خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معًا اور یہہ مباح ہی اور بعض اوقات
مین اچہی ہوتی ہی اور مداہنۃ خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکہنی کی اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تونی الخ یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپنی مخالفت کی حاضر
وغائب مین پس کیون نہ برا کہا آپنی اوسکو حاضر مین جیسیکہ برا کہا آپنی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسکیکی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہین ایک
تو یہہ کہ مینی کہ اوسکی مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکی کہ فحش گو نہون مین اور اوس جماعت سی نہون کہ لوگ ساتہہ ترک کرنی اونکیکی کہین بسبب
فحش اونکیکی دوسرے یہہ کہ وہ شخص شریر تہا بسبب اسکے چہوڑ دیا مینی اور اوسکی مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہے وہ کہ چہوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنیکی
برائی اوسکیسی ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُهَاجِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ
يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ
اللهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عاقبت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور
نہین عذاب کی جاتی سخت مگر آشکارا کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی ہی یہہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری اس حالمین
کہ تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات مین یہان تک کہ
جیتا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا مینی آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار
اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی کی یہہ لکہی
ہین کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہی ہین اور ملا علی نی
لکہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکہا ہی کہ اسی معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام
ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکہا ہی علماء نی کہ جائز
ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت دادخواہی
اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار واحادیث کے ❊ **وذکر**

حدیث ابی ہریرۃ من کان یؤمن باللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سزا اوسکا ہیہ ہے مرگ الیوم من الیسر
باب الضیافۃ مین **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک
الکذب وھو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ ومن حسن خلقہ بنی لہ فی
اعلاھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح قال غریب اور روایت ہی انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑ دی جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و نادرست بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ جنت کی اور جو
شخص کہ چھوڑ دی جھگڑا اوسحالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچون بیچ بہشت کی اور جس شخص نی کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا
ہی مکان اوسکی لیی بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنۃ کی اور بیچ مصابیح
کی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** اور ہو وہ ناحق یہہ قید اسلیی لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضی مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بیشتر طیکہ
موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانی مین اور محافظت مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سی
کہی کہ تجھی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکی تھا لیکن بر فع نزاع کی اوسنی ازراہ تواضع اور کسر نفسی کی اور یہہ بیچ غیر
امر دینی کی ہی کہ سکوت کرنیسی اوسمین کوئی خلل دین مین نہ پڑی امام شافعی سی منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینی ہرگز مگر دوست کیا
مینی کہ حق اوپر یا تہہ خصم میرے کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ حد مراء یعنی جھگڑی کی اعتراض کرنا ہی اور پر کلام غیر کی ساتہہ ظاہر کرنی خلل
کی اوسمین باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مراء یہہ کہ ترک کری انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سنی تو اگر حق ہو تصدیق
کرا وسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہہ امور دین کی تو سکوت کرا وس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی اوصاف و کمالات کو اور اکثر
اطلاق اوسکا بیچ عرف یہان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ع ع **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار
الاجوفان الفم والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمیکو بہشت مین یعنی اسباب داخل کرنی اونکیکی بہشت مین ساتہہ
فائزین کی ہین اونمین سی کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی
کو آگ مین دو چیز ہین کا واک مونہہ اور شرمگاہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ادنی تقوی کا یہہ ہی کہ بچی شرک سی
اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ بچی حظ ماسوای اللہ سی اور حسن خلق یعنی ساتہہ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکیکا ہی اور اعلی
اوسکا یہہ ہی کہ احسان کری اوسپر کہ جو بدی پہنچا دی اوسکو کذا ذکرا الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بہی داخل
تقوی مین ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق
سے اخلاق باطن اور طیبی نی کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی کہ بچی تمام نواہی سے
اور بجا لا وے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی اور موہہ کہ زبان
یہہ داخل اوسمین ہے اور پڑنا بیچ کہانی اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل
کا ساتہہ زبان کے ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا

کہ اکثر آدمی بسبب اسکے مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہوتا ہی **وعن** بلال بن الحارث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ لہ بہا رضوانہ الی یوم یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر
ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ بہا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ وروی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ
اور روایت ہی بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بہلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی
ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکے خوشنودی اپنی اوسدن تلک ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی
نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے اوپر خفگی اپنی اوسدن تلک ملاقات کری اوسکی نقل کی بیہقی شرح السنۃ مین اور روایت کی مالک اور
ترمذی اور ابن ماجہ مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی نہ مین توفیق پاتا ہی ایسے چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوسی اور برزخ مین
بچاتا ہی عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سورہ مانند سونی عروس کے اور روز قیامت کی اٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ
مین ہوگا پہر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حقین عکس اسکے سمجھ لے پس معنی توقیت یعنی اوسدن تلک
الخ کی یہہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوسدن تلک سے بعد ازان منقطع ہونگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی پیچ حق البتہ کے ان علیک لعنتی الی
یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد پہلی بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی انتہی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل
کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین مین اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ش ح ع **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ رواہ احمد والترمذی وابو داود
اور روایت ہی بہز بن حکیم کی نقل کہ اپنی باپ سی یعنی حکیم سی حکیم نی نقل کہ بہزی دادے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی واسطی اوسی
شخص کے کہ بات کری پس جہوٹ بولی تاکہ منسا وی ساتہہ اوسکی قوم کو وای ہی واسطے اوسکی وای ہی واسطی اوسکی نقل کی بیہقی احمد اور ترمذی اور ابوداود
اور دارمی نی **ف** ویل کی معنی مین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطی تاکید اور تشدید کی ہی عید
مین اور جہوٹ بولی اس قبح سی سمجہا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطی خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اور چاہیی یون کہ اوسکو بہی
عادت و پیشہ اپنا نکری کیونکہ خوش طبعی کہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبہی کبہی نہ ہمیشہ اور چاہیی کہ نظر منسانی پر نہو جیسکہ حدیث
آیندہ مین فرماتی ہین ش ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیقول الکلمۃ لا یقولہا
الا لیضحک بہ الناس یہوی بہا ابعد مما بین السماء والارض وانہ لیزل عن لسانہ اشد مما یزل عن قدمہ رواہ البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین
بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطی کہ منسا وی ساتہہ اوسکی لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہی مسافت میدان اوسکی
اوسکی اوس مسافت سی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور تحقیق بندہ پہسلتا ہی بسبب زبان اپنی کی زیادہ تر پہسلنی ہی قدم اپنے سی نقل کی
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جہوٹ وغیرہ کرا اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بسبب ضرر کرنی اوسکی پانوسی
مونہہ کے بال سلیکی ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سی ش ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت
نجا رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص چپ
رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرت مین اسلیکی اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہی زبان کی سبب سے پہنچتے ہی نقل

کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نی کہ کلام چار قسم پر ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع
محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہے اور نفع بہی ہے اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور و لازم ہی خاموشی اوسے
اور ایسی ہے وہ کہ ضرر و نفع دونو رکہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کیسی اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا
ساتہہ اوسکی موجب ضائع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہے قسم دوسرے کہ نفع محض ہے اوسمین بہی خطر و آفت ہی کہ کبہی اوسمین آمیزش
ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان
کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نی للسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر و کثیر ۱۲ ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا ملاقات کی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا مینی کہ کیا ہی سبب نجاۃ کا یعنی دنیا اور آخرۃ مین فرمایا
محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** لفظ املک ساتہہ زبر ہمزہ کی اور
زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سی کہ نہین اوسمین خیر کہا یہہ ایک شارح نی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین بند کر اپنی
زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا یہہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلی مگر
بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹہنی سی اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سی اور اسی لیے کہا گیا ہی ہذا زبان السکوت
وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہے گہر پر اور حقیقت مین مخاطب یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول سات عبادت
مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوی والا صورت رونی کی بنانا دم ہو کر اپنی گناہون پر ۱۲ ع **وعن** أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ
فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچائی اونہون نے حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے
اعضاء عاجزی کرتی ہین روبرو زبان کے اور کہتی ہین ڈر اللہ سے بیچ حق ہمارے کی اسلیے کہ تحقیق ہم ساتہہ تیری ہین پس اگر سیدہی رہے تو سیدہی رہینگی ہم
اور اگر ٹیڑہی ہو گی تو ٹیڑہی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین
اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسیکہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہہ ہے کہ زبان
ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم دل کا ہی گویا جو کچہہ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہین ۱۲ ح **و**
عن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت
امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کیسی ہی چہوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دی اوسکو نقل
کی یہہ مالک اور احمد نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونو سی یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے
ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتہہ اوسکی نرکہی اور غرض ساتہہ اوسکی متعلق نہو اور شان اوسکی ایسی نہو
کہ اہتمام کری اوسکا اور مشغول ہو ساتہہ حاصل کرنی اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کو کہتی ہین اوسکی یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہی
وہ ہے کہ متعلق ہی ساتہہ ضرورۃ حیات اوسکی معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی معاد مین متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشی اور پانی

کر پاس دفع کری اور کپڑا کہ سنڑوانکی اور پیوی کہ سبب عفت ستر اوسکیکی ہو اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوی اونسی اور بہرہ مند و دولت مند ہو اونسی اور نہ فضول اقوال و افعال تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان مین جیسیکہ حدیث جبرئیل مین ہیج کتاب لایمان کی مذکور ہوا حاصل یہہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین وہ تو لایعنی نہین اور سوا اونکی لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کہ نیکی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حداً لایعنی کی یہہ ہی کہ کلام کریتو ساتہہ وہ چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مآل مین اور مثال اوسکی یہہ ہی کہ میٹھی تو ساتہہ ایک قوم کی پس بیان کری تو اونسی احوال سفرون کا اور اون چیزون کا کہ سفرون مین دیکہی مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقایع کہ اوہان واقع ہون اور اچہی کہانی اور کپڑی وغیر ذلک پس یہہ ایسی امور ہین کہ اگر سکوت کرتا تو اونسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ۔ ش ۔ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سی پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتہہ داخل ہونی بہشت کی یعنی ببرکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کہتا ہی تو یہہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنی کلام کیا ہو ہیچ اوچیز کی کہ ضرر نہوا اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتہہ ایسی چیز کی کہ ناقص نکرے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جیسیکہ تعلیم علم اور دنیا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کیونکہ جرم کیا تو نی ساتہہ داخل ہونی اوسکیکی بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنی اور بخل کیا ہو اور اوسکی سوال حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونی بہشت کی سی منع کیا گیا ہو ۔ ش ۔ ع **وعن** سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون سی کہ ڈرتی ہو تم اوسی مجہہ کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نی زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اسکی ہی سی بہت ڈرتا ہون نہماری حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اوس ہی سرزد ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جہوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہین اوسی فرشتی یعنی محافظت کرنیوالی کوس بہر سبب بدبو اوسچیز کیسی کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جہوٹ بولا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** سُفْیَانَ بْنِ اَسَدٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا ھُوَ لَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ لَہٗ کَاذِبٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو ساتہہ او بات کی سچا جانتی والا ہی اور تو اوس بات مین جہوٹ بولنی والا ہی یعنی جہوٹ بولنا تو بہر حال بری ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہہ ابو داودنی **وعن** عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ رَوَاہُ اللّٰہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیمۃ کی دو زبانین آگ کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** دو رویہ اوسکو کہتی ہین کہ وہ کسیکی سامنی ہو تو ایسی باتین کری کہ وہ جانی کہ یہہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیچہی ایسی باتین کری کہ باعث

اولی

اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نی کہا کہ دو رو یہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی

ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا فحش کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیہقی کی اور روایت مین نہین ہوتا مومن فحش کہنی والا اور زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھہ بدکی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہی اوسکو کہ ایسا ہوا اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئی ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا

وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تداعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجھنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھہ لعنت خدا کی یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نہ کہو کہ تجکو لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپسمین ساتھہ غضب خدا کی اور نہ ساتھہ داخل ہونیکی دوزخ مین یعنی نہ کہو کہ غضب خدا کا تجہہ پر اور دوزخ مین جاوے تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونھا ثم تھبط الی الارض فتغلق ابوابھا دونھا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلھا رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق بندہ جبوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کی پہر اترتی ہی لعنت طرف زمین کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک ظہور لعنت کی پہر پایل ہوتی ہی داہین اور بائین یعنی پس ودہر سی پہر روکیجاتی ہی پس جبوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر پاتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی

ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاؤن جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر پاتی ہی لعنت پہیجنی والی پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی تیقن نہین

ع وعن ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح ردائہ فلعنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنھا فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ایک شخص کے اوڑہی ہوائی چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ لعنت کر تو اوسکو اسلیی کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص لعنت کرتا ہی کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر

نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داود نے ف حکم کی گئی ہی ساتھ چلنی کی اور بہیجا ہی اسکو واسطی حکمتون کی تنگ آنا اوسی اور مکروہ جاننا اوسکو
منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح ہی ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہونے احکام ارادیہ کی چاہیی کہ باطن
اور ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کی راضی و ساکت ہو اور اگر دلمین بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوی تو چاہیی کہ زبان کو نگاہ رکہی ح و
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی
احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پہنچاوی مجکو کوئی میری
صحابیون مین سے کسی کیطرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانی نی ایسا کیا اور فلانی نی یون کہا اور فلانا ایسا
ہی اس لیے کہ مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ نکلون مین یعنی گہر سی طرف تمہارے اسحالمین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و باکینہ نہون
نقل کی یہہ ابو داود نے ف اسمین تعلیم ہے امت کو کہ کسیکو نہ چاہیی کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کی بلکہ نزدیک کسیکی کسیکی طرف سے برائی کہی تا باعث
عداوت و کینہ کی نہو ح معنی اسکی یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سی اسحال مین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ع
وعن عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت
کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی انکی عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکہتی تہین عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رض کوتاہ قد نہین عائشہ نی چاہا کہ باین
عیب اونکو حضرت کی سامنی ذکر کرین پس حضرت کو یہہ غیبت کرنا عائشہ رض سی ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اسکی
دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردی اور غالب
آوی اسپر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کسیکا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بہی غیبت ہی اور لفظ کذا وکذا
کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیوب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت اپنے کی کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سی تعدد نعت اوسکے کا
ہی پس شاید کہ اونہون نی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ٹہنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ٹہنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع
کرنی کی درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ح ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء
الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز مین یعنی
کسی امر مین امور مین سے مگر کہ عیبناک کردیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف کہا طیبی نے اسمین مبالغہ
ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بہی عیبناک کردی یا زینت دیدے وعن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ اوسی نقل کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کری اپنے بہائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہے اوسی پہلی نہین مرتا وہ عار
دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ سے کہ توبہ کرچکا ہی اوسے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے
اور نہین اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نی نہین پایا معاذ بن جبل کو ف توبہ کرچکا ہی اور اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش
کرسکتی ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکہنی کے اوس سے اور یہ تفسیر یعنی قول یعنی من ذنب الخ منقول ہی

امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت مین آیا ہی اگرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نی ساتھہ اسناد جہد کے ح ع

وعن وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بہائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہے بلا دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کی کہ رکہتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھہ اوسکی نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مین نہین دوست رکہتا یہ کہ نقل نکالون مین کسیکی حال آنکہ ہو میرے لیی ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سی بسبب اس نقل نکالنی کی نقل کے یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین ع **وعن** جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنی اونٹ اپنی کو پہر باندہ دیا پانو اوسکا رسی سی پہر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑہی پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی پاس اور کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجہپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہمارے رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم اور کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہین سنا تمنی اور کان نہین رکہا تمنی طرف اوس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنی نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئی پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیی ہو اور کی لیی نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیی ح

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سزا اسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی عرش نقل کے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہے واقع ہونی امر عظیم سی اسلیی کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ اوسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر اسلیی کہ قریب ہے یہ کہ پہنچی طرف حلال جاننے حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علماء بی عمل اور شاعرون اور قاریون ریاکار کی داخل ہی اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاء عظیم سے جبہی ہے کہ پرہیز کری اونکی صحبت سے ح ع

وعن اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اور روایت ہی ابو امامہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کی سوا خیانت و جھوٹ کی اقل کی یہہ احمدی اور بیہقی فی شعب الایمان
مین ف یعنی مومن کامل مین یہہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کی ہین یا مراد مبالغہ
ہی ہیچ نفی ان دونون صفتون کی مومن سی کی حامل یا رامانت ایمان کا ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سی ہی یعنی نہ چاہیی کہ
مسلمان متصف ہون ساتہہ ان صفتون کی ۱۲ وعن صفوان بن سلیم انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکون
المؤمن جبانا قال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن بخیلا قال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن کذابا قال لا رواہ مالک
والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن بہت جہوٹا
فرمایا کہ نہین نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی مومن جہوٹا نہین ہوتا اسلیی کہ صدق اور حقانیت ایمان
کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل و ناحق ہی اور یہہ ہی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور ہیچ لائی کذاب کی کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ہمارا
ہی اسپر کہ اگر کبہی بحکم ضرورت کی ہیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جہوٹ واقع ہو جاوی تو بعید نہین اور صفوان راوی اس
حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تہی کہتی ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکہا اور وقت مرگ کے
بیٹہی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی مین کثرت سجود سی سوراخ ہو گیا تہا اور نہایت قانع تہی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتی تہی اور اور
مناقب و کمی بہت سی ہین ۱۲ وعن ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثہم بالحدیث
من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منہم سمعت رجلا اعرف وجہہ ولا ادری ما اسمہ یحدث رواہ
مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی ہیچ صورت ایک شخص کی یعنی کبہی کبہی پس آتا ہی ایک
قوم پر اور خبر دیتا ہی اونکو ایک خبر جہوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص ان مین سی مینی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون مین چہرہ اوسکا
یعنی اگر دیکہون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد خبر سی یا تو حدیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جہوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط و تحری کری سنی حدیث مین کہ معلوم کری صحیح و غیر
صحیح ہونا اوسکا اور جو کچہہ کہ سنی اوس سی سنی نقل نکری بغیر دریافت صدق و سکی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہین نقل کی
گئی لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سنی کی حضرت سی ممکن نہین حکم مرفوع مین ہی ح ۱۲ وعن عمران بن حطان قال اتیت
ابا ذر فوجدتہ فی المسجد فجئتہ بکساء اسود وحدہ فقلت یا اباذر ما ہذہ الوحدۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ وملاء الخیر خیر من
السکوت والسکوت خیر من ملاء الشر اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی
کہ آیا مین ابوذر کی پاس پس پایا مینی اونکو مسجد مین گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹہی ہوئی پس کہا مینی ای ابوذر کیا
ہی یہہ تنہائی یعنی کیون نہین صحابہ کی ساتہہ بیٹہتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی تنہا بیٹہنا بہتر ہی بیٹہنی سی ساتہہ ہمنشین بد کی اور بیٹہنا ساتہہ ہمنشین نیک کی بہتر ہی تنہا بیٹہنی سے
اور سکہلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنی سی اور چپ رہنا بہتر ہی سکہانی برائے کی سی یعنی اور معین سکوت پر گوشہ

نشینی وتنہائی ہی **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اوسوقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد اوپر نیکی اور صلاح اوسکیکی ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہونمین اور جب ہوتی ہین تو بیٹھتا ہی ہون ۔ ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہے ساٹھہ برس کے عبادت سی **ف** لفظ مقام ساتھہ زبر میم کی اور ساتھہ پیش میم کی بہی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت اوسکیکی شر سی افضل ہی اوس عبادت ساٹھہ برس کے سی کہ ساتھہ کثرت کلام کی اور نہ استقامت دین کے ہو اور طیبی نے مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کی الخ اور افضل ہونیکی دلیل یہہ لکہی ہی کہ عبادتون مین بہت سے آفتین ہین سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنے کی جیسیکہ وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکر الملا علی اور حضرت شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ کبہی مرتبہ نزدیک خدا کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کے عبادت سی اسلیی کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف وحقایق الہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریا ذکر خفی کی اور متنور ہو ساتھہ نور ذات وصفات الہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کی کری اور دل ساتھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ سالہا ہو ۔ **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ

اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا ابوذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نی یا راوی ابوذر نی حدیث دراز یعنی حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہان تک کہا ابوذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ تقوی اللہ کی اسلیی کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مینی زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمائی فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیی کہ تحقیق وہ یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجکو ساتھہ خیر ورحمت کی بلکہ اللہ تعہ بہی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیری لیی زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفۃ اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مینی زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھہ تفکر اور تذکر نعمتون الہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی در آتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنیوالی ہی تیری لیی اوپر کار دین کی کہ سلامت رکہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا بچتا رہ بہت ہنسنی سی اسلیی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونی ظلمت غفلت اور قساوت کی اور بجہنی نور علم ومعرفت کی کہ حیات دل اسمین ہے اور کہو دیتا ہی مونہہ کی نور کو کہ عبادت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی فی سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیی کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھہ حیات حسی اور معنوی کی ہی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا نہ ڈر

پیچ انہیں روین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکیلئے ملامت کرنیوالیکیطرف کچھ میلانی زیادہ فرمائے مگفتہ فرمایا یا ذر کہی تجکو لوگون کی عیبون سے وہ چیز کہنا چاہیے تو نفس اپنی ہی ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بنیت تقرب الی اللہ کی کرین داخل ذکر کی ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوۃ کی وجہ تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ کہ یہہ مراد کہینگے تو قبیلہ ذکر خدا کیسی ہے بعد کل کی لیکن زیادتی فضل شرف کی اور نہ ڈر اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مذمت لوگون کے اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نے مثل الیہ تمثیلا اور نفس اپنی سی یعنی نفس عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر کرلیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکرا اور اپنی نہین دیکھتے سب سے خوار و ناقص جان ث غافلند این خلق از خود بیخبر لاجرم گویند عیب یکدگر پس روایت کیا ہی دیلمی نے انس سی طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس و عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا اباذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان قلت بلی قال طول الصمت وحسن خلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت ہی انس سے کہ اوسنی نقل کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن تجکو دو خصلتین کی وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی اثبت مکلف پر اور ہین اوسکی پر یا ثبت زبان پر اور بہت بہاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہا ہان فرمائی فرمایا دراز ی چپ رہنے کی یعنی ساتہہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانندان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ف بسکی آسانی اور دونو خصلتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینے مین مشقت ظاہر باطن کے ہی اور بسکی خوش خلقی مین اسے قیاس کر کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون اسکے بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی اسمین بہ

وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وہو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین صدیقین کذا مرتین والکعبۃ فاعتق ابوبکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود رواہ البیہقی فی الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضہ پر اسحالمین کہ وہ لعنت کہتا تہا بعضی غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اوکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نی لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونون صفتون کی ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین جیسکہ اوپر حدیث گذری لا یکون لعانا صدیقا نہین جمع ہوتین یہہ دونو صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کے کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اوسدن بعضی غلام اپنے کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کے پہر آیا ابوبکر یعنی عذر کرنیکی لیئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر کبہی ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرون گا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کی حدیث عمران بن حصین تک اس حدیث تک ہوئی ہین و عن اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وہو یجبذ بلسانہ فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر ان ہذا اوردنی الموارد رواہ مالک اور روایت ہی اسلم سی کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے کسی روز ابوبکر صدیق کی پاس اسحال مین کہ ابوبکر کہینچتا تہا زبان اپنی یعنی گویا نکالتا اوسکا چاہتے تہا قصد و ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رضہ نی ذکر و بخشی اللہ تعالی اوس کہا واسطی اونکی ابوبکر نی تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہہ مالک نی و عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا اؤتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہوؤ واسطی میرے چہہ چیزون کی واسطی منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا مین واسطی

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتہہ اچہی لوگون کے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت
دیی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سی بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکہنی اوسچیز کیسی کہ نہین جائز ہی دیکہنا اوسکا مانند نامحرم
وغیرہ کی اور بند رکہو اپنی ہاتہہ یعنی مارنی سی اور پکڑنی اوسچیز کی سی کہ حرام و مکروہ ہی یا یہہ معنی ہین کہ باز رکہو اپنی نفسون کو ظلم سی **وعن**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُاُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الرحمن
بن غنم اور اسماء بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین بندی اللہ کی وہ ہین کہ جسوقت دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ اور بدترین بندی
اللہ کی وہ ہین کہ چلتی ہین مجلسون مین ساتہہ چغلی کی یعنی بنظر فساد کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کی چاہتی ہین پاک
لوگون سی مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سی متہم کرتی ہین اونکو ساتہہ گناہ اور فساد و
عیب کی اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوی اللہ یعنی بیچ تعلق اور اختصاص کی
ساتہہ اللہ تعالی کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی ایسی ہویدا ہین کہ جب آنکہہ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب
ظہور علامت عبادت کی اوپر مونہہ اونکی کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ دیکہنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسیکہ کہا ہی علماء نی کہ نظر کرنی عالم
کی مونہہ پر عبادت ہی اور کبہی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی
النظر الی وجہہ اعلی عبادۃ اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بہی آیا ہی کہ حضرت علی رض گہر سی نکلتی تہی اور لوگون کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی
تو کہتی لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکہنا اونکا باعث ہوتا تہا کہنی
کلمہ توحید کا ۞ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق دو
شخصون نی نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تہی دونو روزہ دار پس جب نماز پڑہ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پہر کر کرو وضو اور پڑہو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی
افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور اور یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہی قضا اوسکی و لیکن باوجود اسکی بہی اسیطرح رہو اور افطار نکرو اور
اور روزہ اوسکی بدلی رکہو احتیاطا اور کہا اون دونون نی کسواسطی یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنی فلانی شخص کی
ف یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی والا حقیقت مین غیبت وضو اور
روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت
کی حد سی زیادہ ہی احتیاط و تقوی اسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیی بلکہ کہا ہی علماء نی کہ اگر ہنسی یا سخن لایعنی کہی اور بہت
کہی تو وضو کرنا مستحب ہی واسطی ازالہ ظلمت کی کہ طاری ہوئی ہی اوس سی اور روزہ دار کو چاہیی کہ غیبت سی احتراز کری ۞ ح **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ
وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا
لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ
الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنی سی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کسواسطی غیبت اشد ہی زنا سی فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پہر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی اور ایک روایت مین یون ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطی اوسکی یعنی اسلیی کہ حق اللہ کا ہی اور تحقیق غیبت والیکو نہین بخشش کیجاتی یہان تک کہ بخشی اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیی یہہ اوسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا نہین واسطی اوسکی توبہ نقل کین بیہقی نی یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** نہین واسطی اوسکی توبہ یعنی غالبا اسلیی کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہی اسلیی کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سی نکلجاتی ہی یا نزدیک ہے کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانی اور ورطہ کفر مین جا پڑی یا یہہ معنے ہین کہ نہین اوسکی لیی توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہی جیسیکہ اوپر کی روایت مین گذرا ۱۲ ع ح

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللہم اغفر لنا ولہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وقال فی ہذا الاسناد ضعف اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشش چاہی تو واسطی اوس شخص کے کہ غیبت کی ہی تو نی اوسکی کہی تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین کہ نام اوسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکی اسناد مین ضعف ہی **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بخشش چاہنا اوس صورۃ مین ہی کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہنچ جاوی اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اسیطرح کہ خبر دی اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ کہا ہی اوسکو اور بخشوا دی اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہہ تو ارادہ رکہی اوس سی کہ جب ہو سکیگا بخشوا ونگا اوسی پس جبکہ بخشوائیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوسی جو کچہہ کہ اوسکا حق تہا اوسپر اور اگر عاجز ہو اس سبب سے بسبب اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہی اللہ تعالی سی اوسکی فضل و کرم سی امیدوار ہی کہ راضی کردی اوسکی دشمن کو کہا فقیہہ ابو اللیث نی کہ کلام کیا ہی لوگون نی بیچ توبہ غیبت کرنیوالیکی کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانیکی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہین کہا بعضی عالمون نی کہ جائز ہی اور یہہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ اگر یہہ غیبت پہنچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہہ ہے کہ بخشوا دی اوسی اور اگر نہ پہنچی غیبت تو بخشش چاہی اللہ سے اور دل مین یہہ رکہی کہ پہر ایسی حرکت نہین کرتیگا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیی کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہی حدیث ضعیف ہے اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے مقوی اسکی بہی آئی ہی کہ الفاظ اوسکی یہہ ہین کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لہ ۱۲ ع

باب الوعد

باب ہے بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعدہ کا خیر اور شر مین ہوتا ہی اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرا او وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن جابر قال لما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء ابا بکر مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیاتنا قال جابر فقلت وعدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعطینی ہکذا وہکذا وہکذا فبسط یدیہ ثلث مرات قال جابر فحثی لی حثیۃ فعددتہا فاذا ہی خمسمائۃ وقال خذ مثلیہا متفق علیہ روایت ہی جابر سی کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی سی کہ عامل تہی حضرت کی بحرین پر پس کہا ابو بکر رض نی جس کسیکا ہو حضرت پر دین یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنی آنحضرت نی کسی سی کچہہ دینی کا وعدہ کیا ہو پس چاہیی کہ آوی ہماری پاس کہا جابر نی پس کہا مینی وعدہ کیا مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دینی کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار

دونو ہاتہہ بہر کر پس کہولی جابر نی دونو ہاتہہ اپنی تین بار یعنی واسطی دکہانی صورت عطا کی کہ آنحضرت نی اس سے وعدہ کیا تہا کہا جابر نے پس دی لپ
پہر کر مجکو ابوبکر صدیق نی ایکبار پس گنا مینی اوسچیز کو کہ تہی لپ مین پس تہے وہ پان سو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اسکی یعنی ہزار تا کہ کم زیادہ نہو نقل کیے
بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکیکا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی اسمین وارث و اجنبی
اور اسمین اشارہ ہی اسپر ہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہہ دین کے جیسیکہ آیا ہی آنحضرت سی العدۃ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِہُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَۃَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَہَبْنَا نَقْبِضُہَا فَاَتَانَا مَوْتُہٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَکْرٍ
قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَجِیْءْ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی ابو جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ
حضرت کی یعنی نصف اعلی مین یہہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سے اسلیے کہ یہہ صغیر سن تہی صحابہ مین اور وقت رحلت کی صغیر تہی پس کہتی ہین
ابو جحیفہ کہ دیکہا مینی آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہمارے کی ساتہہ تیرہ اونٹنیون جوان کے پس گئی ہم تا قبض کرین اون اونٹنیون کو پس آئی
ہماری پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہہ پس جب کہڑی ہوئی ابوبکر یعنی خطبہ کے لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وعدہ یعنی کچہہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا مین اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی مینی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرہ اونٹنیون
کی دینی کا پس فرمایا ابوبکر نی واسطی ہمارے ساتہہ دینی اونٹنیون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّۃٌ فَوَعَدْتُّہٗ اَنْ اٰتِیَہٗ بِہَا فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا ہُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدْ
شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ہٰہُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحسماء سی کہ کہا خریدا مینی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کچہہ پہلی نبی ہونیسی اور باقی رہا واسطی حضرت کی مجہپر کچہہ مول پس وعدہ کیا مینی حضرت سے یہہ کہ لاونگا مین اونکیلیی بقیہ مول کو بیچ جگہہ اونکیکی کہ جہان
آپ بیٹہی تہے یا بیچ جگہہ بیع کی پس بہول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مینی بعد تین دن کی یعنی اور لی گیا مین وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہان
دیکہا مینی کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تو نی مجکو مین اسی جگہہ ہون منتظر تیرا تین روز سی نقل کیے یہہ ابوداود نے
ف لفظ حسماء مشکوۃ کی نسخون مین ساتہہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی سین ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخون مین ہے اور لکہا ہی علما
نے کہ یہہ سہو و خطا ہی مصابیح والی سی اور اوسکی تقلید مشکوۃ والی نی کی اور صواب ابی الحمساء ساتہہ تقدیم میم کی سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کے
کتابون مین مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدہ کی تہا نہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی
کے اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب دینون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کی فرمایا
وابراہیم الذی وفی ۱۲ ح ع **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِنْ نِیَّتِہٖ اَنْ
یَّفِیَ لَہٗ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کیے
اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنی بہائی سی اور نیت مین ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا یعنی
بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی
رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہین ہوتا اور یہہ بہی اس سے سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت مین یہہ ہی کہ نہین وفا کرنیکا اوسکو تو گنہگار

ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہہ اخلاق منافقین سے ہی اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث
مین بہی یہی ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کری اوسکو اور وفا وعدہ واجب
ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت
اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبد العزیز بہی اونہین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتہہ انشاء اللہ کہہ لیتی تہی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ؛ ح ع وعن عبد اللہ بن جابر قال دعتنی امی یوما ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ہا تعال اعطیک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اردت ان
تعطیہ قالت اردت ان اعطیہ تمرا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو لم تعطیہ شیئا کتبت علیک کذبۃ رواہ ابو داود
والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن جابر سی کہ کہا بلایا مجکو میری مان نی ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی
میرے گہر مین پس کہا میری مان نی آگاہ ہو آؤ مین تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا
تہا مینی یہہ کہ دونمین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داود نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت سمجہی کہ کہنا اوسکا لڑکیکو کلام مذکور واسطی پاس خاطر اوسکی ہی جیسیکہ بچون کی آگی وقت
اونکی تمسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ؛ ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وعد رجلا فلم یات احدہما
الی وقت الصلوۃ وذہب الذی جاء لیصلی فلا اثم علیہ رواہ رزین روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ
کری کسی سی پس نہ آیا ایک اونمین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نے ف صورت اسکی
یہہ ہے کہ دو شخصون نی آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سے پہلی وہان گیا اور منتظر دوسرے کی
آنیکا رہا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ اگر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اسکے انتظار نکری اور نماز کی لیے اوٹہہ کر چلا
جاوی خلاف وعدہ اوسنے نکیا اور گنہگار نہین ہونیکا اسلیے کہ جانا نماز کی لیے ضروریات دین سی ہے اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورۃ اوٹہہ کر چلا
جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند انکی پیش آجاوی اوسکی لیے بہی جانا جائز
ہی ؛ ح باب المزاح باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کے ف لفظ مزاح ساتہہ زیر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنیکی
اور ساتہہ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہہ ایذا کی ہو تو
اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہے کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی
اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور
ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب
کی اور موانست کی اور یہہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا ما رایت
احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مختصات حضرت کیسی
ہو اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہے کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ مین نہین کہتا

مگر حق پس حاصل یہہ کہ سوا آنحضرت کی اور لوگ داخل ہین نہی مین مگر جبکہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اوسکی شیء

الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر کان لہ نغیر یلعب بہ فمات متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا اوسنی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتی ہمسے یہان تک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کے واسطی بہائی چہوٹی میری کی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہہ اوسکی پس مر گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی مان شریک اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسیکہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مر گیا پہر جو وہ حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی از راہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہے جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسیکہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ ہیچ جواز اور عدم جواز کی بہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسیکہ اس حدیث سی معلوم ہوا ۱۲ **وعن** انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہل تلد الابل الا النوق رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی ہی سننی والی کو کہ تامل کری اسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر مگر بعد غور کرنیکی ۱۲ ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اسمین خوش طبعی بہی ہے اور تعریف بہی ہی انس کی ذکا اور فہم اور خوب سنی اونکی ۱۲ ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامرأۃ عجوز انہ لا تدخل الجنۃ عجوز فقالت وما لہن وکانت تقرء القرآن فقال لہا اما تقرئین القرآن انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا رواہ رزین وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کی آنحضرت سے ساتہہ داخل

ہوئی بہشت کی یہہ کہ داخل ہوگی بہشت مین بڑہیا یعنی پس کہا بڑہیانی ازراہ تحیر وحسرت کے کیا ہی واسطے اونکی کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور تہی وہ عورت پڑہی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے وسکی کیا نہین پڑہا تو نی قران مین کہ تحقیق ہم پیدا کرین گی بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرین گے ہم اونکو کواریان یعنی بڑہیون کو یہی باکرہ اوٹہاوین گی اور بہشت مین بیحاوین گے پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت مین نہین داخل ہونگی نقل کے یہہ زرین نے یعنی باین الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین اور شرح السنۃ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتہہ لفظ مصابیح کی ہی ف مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑہیان پس مونہہ پہیرا اوگئی وہ عورت اسحالمین کہ روتی تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہونگی اسلیکی اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشاناہن انشاءً فجعلناہن ابکارا ۱۲ ح **وعنہ** اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعًا فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص باہر کا رہنی والا تہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سے جبتی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ ولکڑیون اور پہولون وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کردیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی آپ سچ مچ ہین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لیی باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اوسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار مین اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس گہڑی اوسکو پیچہی سی آنحضرت نی اوسکی پیچہی سی اسحالمین کہ وہ نہین دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی مٹیہ کردو تو نا تہا وسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون پر ہاتہہ رکہدیی تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چہوڑ مجکو کون ہی یہہ پس کن انکہیون سے دیکہا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ وہ کہسکا نہین قصور کرتا تہا اپنی مٹیہہ کی لگانی مین ساتہہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطے حاصل کرنی برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمانی تہی کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ سوقت قسم ہے خدا کی پاوگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن تو نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کے یہہ شرح السنۃ مین ف غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیکی وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی ہی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین کبہی اور مراد لیتے ہین کبہی اور معلوم نہی کی اور کبہی اوپر سند دلال کے یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص قابل کرنا ہی اس غلام اکرام کو یعنی واسطے اکرام کرنی یا کون بے بدل اوسکو سمجہکی لاوی میرے پاس مثل اسکی اور ممکن ہی یہہ کہ موقبیلہ تجریدی پس معنے یہہ ہونگی کہ کون شخص لیوے اس عبد کو ع **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اُدْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اُدْخُلْ كُلُّكَ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک مین اسحال مین کہ حضرت ہی بیچ خیمہ چمڑیکی پس سلام علیک کے مینی پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آ پس کہا مینی بطریق مزاح کی آیا تمام بدن میرا آؤن یا تمام بدن اپنی کو درلاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آ ادی تمام بدن تیرا یا درلا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ

نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہین کہ کہا عوف نی ورلاونمین تمام بدن اپنے کو واسطی چہوٹے ہونی قبہ کی نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ کبہی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے مقام بی تکلفی مین ۔ ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضِبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنیکا چاہا ابوبکر رضہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئی گہر مین ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کرتی تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روکتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کیسی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تو نی مجکو ای عائشہ کہ چہٹایا مینی تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سی کہا عائشہ نی پس درنگ کے حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت کے مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سی رکہتی تہی یا بسبب شرمندگی کی حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنیکا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین بیٹہی پس کہا ابوبکر صدیق نی اون دونون کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسیکہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تمکو صلح مین مکرر تاکید کے لیی فرمایا نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر امزاح اسمین قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تو نی مجکو کہ چہٹایا تجکو اس شخص سے اور اسلیی نفرمایا کہ تیری باپ سے گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ۔ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوسی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرتی تو اوسکو اور حضرت شیخ رہ نی یہہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرتی تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سری سی وعدہ کری ہے مت اور راہ وعدہ کرنیکی بند کر تا خلاف وعدگی مین نہ پڑی تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب المفاخرة والعصبية

باب ہے بیچ بیان مفاخرہ اور عصبیت کی **ف** صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار و تفخر بڑہانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینے کی اور اظہار قوت کی اعدا دین پر تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اوسکا عرف مین باین معنی آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیی غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیی کذا فی القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کے جانب کے اور تعصب اصل مین بمعنی تشدید اور سخت کرنیکی آتا ہی چنانچہ اسلیی بیٹی کو عصب کہتی ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیی اور وہ کہ جدل و خصومت کری ایک مذہب مین واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب بہی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسیکہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کیجاوینگے ۔ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ فَقَالَ أَكْرَمُهُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ تر ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچھتی ہو کہ اوسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھہ خصائل اونکیکی اور خصائل نفس اپنی کی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نے نہین اسبات سے پوچھتی ہم ایسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب و نسب سے پوچھتی ہو تو بزرگ لوگون کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پڑپوتا دوست خدا کا یعنی انمین طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بہی نبی ہین اور تین پشت بہی اونکی نبی ہین اور پردادا کو اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تہی ساتھہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا مین پس اس باعتبار بزرگتر وہ تہی کہا صحابہ نے نہین اسبات سے پوچھتی ہم ایسی فرمایا پس اصول اور حسب اور ذاتون عرب سے سوال کرتی ہو مجھسی کہ ساتھہ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسرے کو اپنی مین ساتھہ ان صفات کے بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہہ پوچھتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیس تر اور پسندیدہ تر تہی وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہہ و دانا ہون ساتھہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکی جوہر ذات مین صفات تہین کہ ساتھہ اونکی ممتاز و متعین تہے جاہلیت مین ساتھہ اون صفات کی اسلام مین بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ کہ جاہلیت مین ساتھہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث اور مظلوم تہی اور ساتھہ ہوا شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھہ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگونکی ہین جیسیکہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ کتاب العلم مین مذکور ہی ۱۲ ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابرہیم رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پڑپوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** البراء بن عازب قال فی یوم حنین کان ابو سفیان بن الحارث اخذا بعنان بغلتہ یعنی بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشیہ المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال فما روی من الناس یومئذ اشد منہ متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کے تہا ابو سفیان بن حارث پکڑنیوالا باگ خچر اونکی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو امین ہون نبی نہین کچہہ جہوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکہا گیا لوگون مین سے اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گہیر لیا اونہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب نچہوڑا اونہون نے پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہ ہی کہ برسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلی ظہور حضرت کے خبر دیتی تہی ساتھہ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی

اور

اور نشانون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب مین سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ مین وہی پیغمبر خدا اولاد عبد المطلب سے ہون کہ نشان دیتی تہی ساتہہ ظہور میری کی ۱۲ ح **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہہ بہترین خلق کی ابراہیم تہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا تین طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونیکی جیسیکہ ایک شخص کہ احق ہی ساتہہ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکہی اور تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تہی ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ۱۲ ح **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب سے کاملتر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی **وعن** عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف میری یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہان تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ فخر کہ بطریق تکبر و ستم کی ہو حرام ہے ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قوم کہ فخر کرتی ہین ساتہہ باپون اپنی کی کہ مر گئی سوا اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین گی فخر کرنیسی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کیسی کہ دہکیلتا ہی نجاست کو ساتہہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتہہ باپون کی نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی پہر فخر کرنا ساتہہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتہہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین مانند کوئلون کی ورود اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہے اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کرین اوسکو بہی محتمل ہی اسلیے کہ کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خرء ساتہہ پیش خ اور زبر کی بہی اور ساتہہ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ

بمعنے پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نی فخر کرنیوالون کو ساتہہ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مرے ہین سات کرم نجاست کی اور تشبیہ دے اونکی باپون کو کہ مری ہلیا
ساتہہ پلیدیکی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنیکو ساتہہ باپون کی ساتہہ دہکیلنی اور ہلانی کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نی ؎ دوش دیدم
کہ ابلہی میگفت ٭ پدر من وزیر خان بودہ است ٭ باوجودیکہ نیست معلومم ٭ خود گرفتم کہ آنچنان بودست ٭ ہیچ کس دیدہ کہ گہہ خوردست ٭ کین بعہد قدیم
نان بودست ٭ ح وعن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ
الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسیکہ ابو داود مین ہے گیا مین بیچ
جماعت کی کہ بطریق ایلچی گریکی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی یعنی بعد پہنچنی کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار
خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہترین ہماری ہین از روی بہترائی کی اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش مین پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو
میرے تعریف مین ساتہہ اوس چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اس مقدار کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین
نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان نقل کی یہہ ابو داود نی ف اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اوسکی طرف سے
کہنی لگو اور لفظ جری ساتہہ زیر جیم اور زیر را اور تشدیدی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری مجری موکل اپنی کی ہی اور لا یستجرینک کو ساتہہ ہمزہ کی جگہہ سے
کے بہی پڑہا ہی جرات سے یعنی دلیر و بی باک نکردی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی
دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمانی کہ انکار کیا آنحضرت کا اس جماعت پر اس سبب سے تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت
کو اسطرح کہ ساتہہ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتہہ لفظ نبی اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار
تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہ ٭ ح وعن الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سی اوسنے نقل کی یہہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی ف حسب کہتی ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی
شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و
خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی
کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ٭ ح وعن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی
ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتہہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکیکا
اور کنایہ نکرو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف لفظ ہن ساتہہ زبرہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ساتہہ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی
ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتہہ باپ دادا اون اپنی کی کہ ایام
جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اور اوسکی مونہہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ گاٹی اور مونہہ مین ڈالی ستر باپ اپنیکا اور بکنایہ نکہو ستر کو
بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی نا مفاخرت نکرین ساتہہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جو کوئی چلی طریقہ
اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوج کرنی لوگون کی سی پس ذکر کرو ٭

صراحۃً نہ کنایۃً واسطی اوسکی قبائح باب اوسکیکی قسم پرستش بتون سی اور زنا کرنیسی اور شراب پینی سی اور مانند اونکیکی تاکہ وہ کسیکو نہ برا کہی اور آبرو ریزی نکری ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَۃَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَۃَ وَکَانَ مَوْلًی مِنْ اَھْلِ فَارِسٍ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ ھَلَّا قُلْتَ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سے یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مینی لی تو یہہ ضربہ میری طرف سے اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنیوالا پس دیکہا آنحضرت نی طرف میرے اور فرمایا کیون نہ کہا تونی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونمین سے ہی تو یہہ بہتر ہوتا نہ مجوس کیطرف کہ آتش پرست اور کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار مین سے پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک و بد مین انکے ہاتہہ مین دیتی اور اسکو مولا موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشد تہا ساتہہ پیش رو اور زیر شین کی اور عبدالرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ۱۲ ح **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدٰی فَھُوَ یَنْزِعُ بِذَنَبِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہہ دم اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنے کو ساتہہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نرہی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہہ اونٹ ہلاک ہونیوالیکی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو ساتہہ دم اوس اونٹ کی پس جیسیکہ کہینچنا اونٹ کا ساتہہ دم اوسکیکی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسیطرح یہہ مددگار نہین خلاص کریگا اونکو کنوین ہلاکت کیسی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ۱۲ ح ع **وعن** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّۃُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَکَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا یہہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسیکہ حدیث آئندہ مین فرمایا ح **وعن** سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَا لَمْ یَاْثَمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا تہا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جب تک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنیکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مار ڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ۱۲ ح **وعن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سی وہ شخص کہ بلادی لوگون کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگون
کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہین ہم مین سے وہ شخص کہ جنگ کری بسبب عصبیت کی اور نہین ہم مین سے وہ شخص کہ مری اوپر عصبیت کی نقل کی
یہہ ابوداود نی **ف** بہر تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہو تا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہی ۱۲ ح **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی اوسنی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا دوست رکہنا تیرا کسی چیز کو اندہا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی محبوب مین اگر برائی دیکہتا ہی تو اچہی معلوم ہوتی
ہی اور اگر اوس سی بد سنتا ہی تو اچہا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی عیب نہ دیکہتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ محبت اندہا اور بہرا
کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سے کہ سوا جمال اوسکی کی نہ دیکہتا ہی اور نہ سوائے کلام اوسکی کی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ وارد ہوئی ہی یہہ بیچ حق اوس شخص کے کہ حمایت کرتا ہی کسیکی باطل پر بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکہتا ہی اور نہ سنتا ہی ہمارے محبت کی حمایتی بن
رہا ہی ۱۲ ح **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عُبَادَۃَ بْنِ کَثِیْرٍ الشَّامِیِّ مِنْ اَہْلِ فِلَسْطِیْنَ عَنِ امْرَاَۃٍ مِنْہُمْ یُقَالُ لَہَا
فَسِیْلَۃُ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُحِبَّ
الرَّجُلُ قَوْمَہٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی
ایک عورت سی کہ تہی اونمین سی کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نی کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
پس عرض کیا مینی یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہین بلکہ عصبیت یہہ ہے کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم
پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُکُمْ ہٰذِہٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّۃٍ
عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُہٗ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَکُوْنَ بَذِیًّا
فَاحِشًا بَخِیْلًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یہہ نسب تمہاری نہین ہین جگہہ برا کہنی اور سبب عار کی اور پر کسیکی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہین بہرتی
تم اوسکو نہین واسطی کسیکی کسی پر بزرگی مگر ساتہہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل
نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند
قریب ہونی اوس چیز کی کہ مپانہ مین ہے یا برابر ہونی اوسکی ساتہہ مپانہ کی جسوقت کہ نہ بہری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی و جلی سی اور
احتراز کی کبائر و صغائر سی حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران مین ہین مگر صاحب تقوی و کمال دین دار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی
سبحانہ تعالی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکر ملا علی اور حضرت شیخ رح نی طیبی سے یہہ معنی نقل کئی ہین کہ تم
سب اولاد آدم ہو نزدیک ایکدوسری کی نقصان مین مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنیکی مپانہ یعنی نزدیک برابر ہو نقصان
مین اور نہ پہنچنی مین درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کئی گئی ہین خاک سی **باب البر والصلۃ** باب ہی بیچ بیان
بر و صلہ کی **ف** بر ساتہہ زیر ب کی بمعنی احسان و نیکی کی ہی اور مراد یہان نیکی کرنی ساتہہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ
لغت مین بمعنی ملانی اور پیوند کرنیکی ہی اور مراد یہان انعام و احسان ہی ساتہہ اقارب کی ۱۲ ح **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ

امک قال ثم من قال ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ثم ادناک ادناک متفق علیہ یعنی ابوہریرہ سے کہا کہا ایک شخص نے یارسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھہ اچھی صحبت کے کہنی ہیجے فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پہر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نی پہر کون فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پہر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور ہیچ ایکے روایت کی فرمایا ماں تیری پہر ماں تیری پہر ماں تیری پہر باپ تیرا پہر احسان کر قریبے اپنی سی پہر قریب اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھہ احسان کی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیی تین حصہ احسان ہے بہ نسبت باپ کے اسلیی کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجہہ حمل کا اور مشقت جنی اور محنت دودہ پلانیکی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اوسپر واجب تے موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرتی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسیرکی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کیے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہہ بہی ماں باپ کے حقوق مین سی ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کری اور اوسکی خدمت کری یہانتک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت کری اونکی اور بے ادبی نکری اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اوسنی پہل نکری اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سکوت کری اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی ہیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم عم کی اپنی باپ کو ش وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدھما او کلاھما ثم لم یدخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچہا گیا کہ کون ہی وہ یارسول اللہ جسکی حق مین آپ یہہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ سے کو نزدیک بڑہاپی کی ایک کو اون مین سی یا دونونکو پہر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نہ کی اور اونکو اپنی سی راضی نہ کیا کہ سبب داخل ہونیکا بہشت کا ہی نقل کی ہیہ مسلم نی وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وھی مشرکۃ فی عھد قریش فقلت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغمۃ افاصلھا قال نعم صلیھا متفق علیہ اور روایت ہی اسما بیٹی ابو بکر کی سی کہا آئی میری پاس ماں میری یعنی مکہ سی مدینہ مین اور وہ تہی مشرک ہیچ زمانہ صلح قریش کے یعنی یہہ آنا اوسکا اوسوقت مین تہا کہ آنحضرت نی قریش سے عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑائی نہین اور یہہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مینی یارسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سی آیا پس سلوک کرون مین اوسسے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوسی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بہی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اسسے قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ش وعن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین ولکن لھم رحم ابلھا ببلالھا متفق علیہ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میرے دوست سوائے اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناما ہی یعنی مجہسی ترکرتا ہون مین اوسکو ساتھہ تیری اوسیکی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علمانی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ فلان ذکر کیا ظاہر اوقت روایت کی ذکر کرنی نام سے صراحۃً خوف رکہتا ہوگا فتنہ کا اور ہیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چہوڑ دی کہ

ہی اور نام نہین لکہا ہی بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہے اور بعضون نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہہ ہی کہ
یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اولیاءہ الا المتقون
اور مراد صالحین سی جنس صلحا مین نہ ایک مخصوص اور بعضون نی کہا کہ ابوبکر رض مراد ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت علی رض اور تر کرتا ہون الخ
یعنی کچہہ دیتا ہون اونکو کہ اوسی ضرورۃ اونکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ بمعنی تری کے
ہے استعارہ کرتی ہین واسطی صلہ رحم یعنی ناتی کی اور یبس کو کہ بمعنی خشکی کی ہی واسطی کاٹنی ناتی کی ح وعن المغیرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنع وہات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ
السؤال واضاعۃ المال متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤن کی
اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتی تہی بسبب ڈر فقر و عار کی اور حرام کی تمپر بخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکہی واسطی تمہارے قیل و قال اور بہتایت سوال کے اور
ضائع کرنا مال کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونی حقوق اونکی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون اونکی کی
ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ منع ساتہہ جزم اور زبر نون کے اور ساتہہ زبر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہے یا ماضی
اور مراد اوس سے بخل و امساک ہے اور لفظ ہات بمعنی ات کی کہ امر ہی ایتا سی یعنی دے اور عبارت ہے طلب و سوال سے اور لکہا ہی علما نے کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین
اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال مین سی اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور
اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتہہ بجا لانی اوس چیز کی کہ واجب
نہین اونپر اور کرہ ساتہہ زیر رکی اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید را اور زبر اوسکی اور قیل و قال ساتہہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول
و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم ذکر بیٹہ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال
سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کی نہو والا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین
اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت
سوال کی گنتی ہی معنی لکہی ہین علما نی ایک تو یہہ کہ بہت پونچہا پانچہی اور تجسس کرنا احوال لوگون کیسی اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین
واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جہگڑنیکی اسمین اور تیسری بہت پونچہنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین
جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسألوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کیسی اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام یا بعض
مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادے یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کری اور تفصیل
کلام کی اسمقام مین یہہ ہے کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہے تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہی تو بی شبہہ ضائع
کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے نکلتی ہون
جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون دور دراز کی بغیر حاجت کی اور بیچ مزین کرنی اونکی وسعت و فسحہ مین بہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتی اور
اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہننی اچہی کپڑون کے اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نری حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر رعایت
جانب فقراء و محتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے
ہے آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتہہ سونی اور جواہر کی اور مانند انکی اور بی باکی اور بی قیدی بیع و شرا مین ساتہہ

اوٹہانی غبن فاحش اور مقرر کرنی مدتون درازکی اور مانند انکیکی سب داخل ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ۔ ح وعن عبد اللہ بن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم
الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبائر سی ہی گالی دینی اپنی مان باپ کو عرض کیا لوگون نی
یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی مان باپ کو فرمایا کہ ہان یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبہی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہین جانتی
ہو پہر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کے مان کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی
مان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف چونکہ یہہ باعث گالی دینی مان باپ کا ہوا گویا خود گالی دی مان باپ کو اور گالی دینی مان باپ کو بہر وجہ
کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیی کہ داخل عقوق کی ہی ؎ گر مادر خویش دوست داری + دشنام مدہ بمادر من + اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ
فسق و فساد کا ہو وہ بہی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ مین ۔ ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من ابر البر صلۃ الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نیک ترین
نیکیون سی احسان کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپ کی دوستون سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی باپ مر گیا ہو یا سفر مین
ہو اوسکی پیچہی اوسکی دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی ۔ ح وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کیجاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہیی کہ
سلوک کری اپنی ناتی دارون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اثر اصل مین بمعنی نشان پاؤن کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی
مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہین نہ ناقص فرمایا
اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش
گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتہہ بقای نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد
اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکہین کہ بقاء اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنیکو ناتیدارون
سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی
دراز کری توفیق اداء حقوق کی بخشتا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ محو اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسیکہ لوح محفوظ مین لکہا کہ عمر اسکی ساٹہہ برس
کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہین اور بات یہہ ہی کہ جب شارع
نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہہ ہی کہ بمجرد سنی مانند ان خبرون کی عمل اوسپر کرین اور حقیقت حال اوسکی
سپرد اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین ۔ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال مہ قالت ھذا مقام العائذ
بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اوسطرح پر

کہ وقت پیدایش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی مکر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ کہڑی
ہونی پناہ پکڑنیوالی کی ساتہہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتہہ دامن عزت وعظمت تیری مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری
اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی
سلوک واحسان کرون اوسپر کہ ملاوی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون مین اوسی یعنی احسان وانعام نکرون اوسپر کہ قطع کری تجہسی کہا ناتی
نے ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت
فراغ کی بعد از اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی اسلیی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع نہین ہوتا جیسیکہ دعاء ماثورہ
مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنی کی جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ
بیچ باندہنی ازار کی دونون طرفین اوسکی بہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونون طرفین جگہہ بندہنی ازار کی اور ازار
پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سی منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کی ہی کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کوئی کسی سی
پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید منظور ہوتی
ہی تو ہاتہہ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی پناہ ڈہونڈہنی رحم
کے ساتہہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی اوسکی کی منظور ہون
جیسیکہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان یعنی دونون ہاتہہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ اوسکی لئی
ہون یا محال ہو وجود ہاتہہ کا اوسکی لیی جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور احادیث اوپر
طرز زبان عرب کی واقع ہوا ہی یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قرآن واحادیث کی بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی ذات
نہین ہی کہ کہڑا ہوا اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ تمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہے کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا اور
عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈہی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی نہین آتا اوسی
قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکی کی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالی کی اور برائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکی کی اور نہین خلاف ہی اسمین کہ صلہ
رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چہوڑنا مہاجرۃ یعنی
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعض
اسمین سی واجب ہی اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سی کہ قادر
ہی اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا ۔ ح ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ وَصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ تعالی
نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا مین اوسکو
یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہونگا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مینی رحم کو اور
اشتقاق کیا مینی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہے

رعایت اوسکی ایک مشتاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثہ بکسین یعنی ساتہہ زبر اور زیر اور پیش شین کے قاموس مین اور نہایہ مین ساتہہ زیر اور پیش شینکے اور جزم جیم کی اصل مین رگین اور جڑین درخت کی ملی ہوئین ہین اور یہان مراد اس سی یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اوس سی رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتہہ رحمن کی مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نے کہا بیچ وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی اوسطی ہونی اوسکی اصل واحد سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی ہی آثار رحمت اوسکی سی اور متصل ہی ساتہہ اوسکی پس قطع کرنیوالا اوسسے قطع کرنیوالا رحمت خدا سے اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسیکہ فرمایا حضرت نی فقال اللہ اخرج ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتہہ عرش کی کہتا ہی اپنی لطرف سی خبر اور دعا کی جو شخص کی ملاوی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لٹکایا گیا یعنی پکڑی ہوئی ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی ازراہ تلذذ کی ساتہہ وبیخ کی کہ سنا ہی اللہ تعالی سی لطریق دعا کی ع **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن معظم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتہہ تحریم اوسکی کی وہ بہشت مین داخل نہین ہونیکا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتہہ نجات پائی ہوئی اور سابقین کی نہین داخل ہوگا ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتہہ اقربا کی کہ اگر وہ اوسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بہی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت کیجاوی حق قرابت اوسکی وصل کری رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ جو امر دی ہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق اورون کا ادا کری ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی مین اونسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین مجہسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجہپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجہپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتہہ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر و ایذا اونکیکا اونپر جب تک کہ ثابت رہی تو اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہکاتا ہی اسمہ یعنی چونکہ شکر انہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حلم آگاہ کرتا ہی اونکی بیٹون ہین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہانی اوسکی سی ساتہہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنیکی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکیکی مانند اوس شخص کے کہ مونہہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نی کہا کہ مونہہ اونکا لاکرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ع **الفصل الثانی**

فصل دوسری عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی مان باپ اور اقربا کی ساتہہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی بسبب گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الہی کے یہی حکم رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طبیہ شفا کی لیی اور اعمال بندون کی واسطی داخل ہونی بہشت دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگاتا ہی اوسکو اوسکی دلمین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا اسکی دل پر بخلاف اسکی کہ یکایک آوی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نی اوسکو کذا نقل الطیبی اور اس مسکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود مبالغہ بیچ تاثیر دعا کی اور مدح اوسکی کی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی بیچ مقدمہ نظر لگنی کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسیکہ فصل اول مین بیان مفصل اسکا ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بی شک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سی اور اگر مراد رزق دنیا رکہین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سی جیسیکہ متقیون اور مطیعون کی لیی ہے قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبہ بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہگارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کر کر بہشت مین داخل کری پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر کر پاک صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتہہ پہنچنی بلا کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتہہ فقر یا مرض کے اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکی حال پر نہین ارزانی رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ہذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرایتنی فی الجنۃ بدل دخلت الجنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مینی کون ہی یہہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاء صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنیکا مان باپ سی اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب

نیکی کرنیکا مان باپ سی اور رہتا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتھہ مان اپنی کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا ہتا مین پس سُنی کہیا مینی اپنی تئین بہشت مین یہہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین کہ رہی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اور ایسی ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ۔ ۶ **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ اِمْرَاَۃً وَاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِہَا فَقَالَ لَہٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری بیبی ہے ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھہ طلاق اوسکی پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہتی باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب سی آنی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ در آوی بہشت مین اس دروازہ سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والدہ کی نگاہ رکہی تو نی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث سی ابو درداء نی حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق مین یون فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والدہ جنس یعنی شخص جنی والامراد رکہا یہہ مناسب تر ہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہی ۔ ۶ **وعن** بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاکَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویۃ بن صدہ ہی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کس سی نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی مان سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب تر ہی تجسی یعنی بعد مان باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب تر ہی یعنی جیسیکہ چچا اور ماموں اور ساتھہ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَہَا مِنِ اسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَہَا وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَہَا بَتَتُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مینی رحم یعنی نالی کو اور نکالا مینی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹون گا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مین ہون اللہ یعنی واجب باوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ۱۲ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ
مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کی کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہہ بسبب
نحوست کاٹنی ناتی کی ۱۲ ع **وعن** اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ
الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یُدَّخَرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی بیچ آخرت کی نکل جانیسی
اطاعت امام سی اور کاٹنی ناتی کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب
ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہونکا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلونمین عذاب انکا دنیا مین بہی جلدی ہوتا ہی اور آخرت
مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضی اور گناہ بہی یہہ صفت رکہتی ہون لیکن یہہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان کہنی والا بعد دینی کی اور نافرمانی کرنیوالا مان باپ کا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو
کہ بغیر توبہ کی مرجاوی نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** منان منت سی ہی یعنی دیگر احسان جتاوی یہہ برا ہی فرمایا اللہ تعالی نی ولا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضون نی کہا کہ منان من سی ہی بمعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بجہت شرعی
کے یا عاق مخصوص ہے ساتہہ ایذا دینی والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سی اور مراد نہ داخل ہونیسی یہہ ہی کہ ساتہہ فائزین کی یعنی نجات پائی ہوؤن
کے نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کردیگا بموجب وعدہ اپنی کی ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ع ح **وعن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِہٖ اَرْحَامَکُمْ
فَاِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَہْلِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَۃٌ فِی الْاَثَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبون مین سی اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتہہ اوسکی اپنی ناتیدارونسی
اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتیدارونسی سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کی اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل مین
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد اونکیکو اور تمام
اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ۱۲ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَہَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ قَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ
قَالَ لَا قَالَ وَہَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرَّہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑیکو پس کیا ہی واسطی میری توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہپر ساتہہ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا
جاوی اوس سے فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری مان کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہی واسطی تیری خالہ کہا کہ ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی تا بخشا
جاوی گناہ تیرا اسی معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہونکا ہی اگرچہ کبیرہ بہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کے حق مین بوجہ معلوم کیا ہو اور یا یہہ کہ اوسکی نزدیک بسبب قوت
ایمانی کی وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سی کہ خالہ حکم مان کا رکہتی ہی ح **وعن** اَبِی اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرَّہُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِہِمَا

قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَہُمَا وَاِنْفَاذُ عَہْدِہِمَا مِنْ بَعْدِہِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِہِمَا وَاِکْرَامُ صِدِّیْقِہِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی مان باپ میری کیسی کچہہ یعنی مان باپ سی اونکی زندگی مین سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچہہ کہ کرونمین اوسکو بعد مرنی اونکی یعنی بعد اونکی مرنی کی بہی اونکی ساتہہ سلوک کرنیکی کوئی صورت ہی فرمایا ہان دعا کرنی اونکی لیی کہ اوسمین داخل ہی نماز جنازہ پڑہنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی اور سلوک کرنا اونکی ناتی دارونسی کہ نہین کیا جاتا مگر واسطی مان باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا اونکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتہہ اوسکی نہ واسطی اور غرض کے اور تعظیم کرنی مان باپ کی دوستون کی نقل کی یہہ ابی داود اور ابن ماجہ نی وعن اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَۃِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَہَا رِدَاءَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ہِیَ فَقَالُوْا ہِیَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی طفیل سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی تہی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی ایک عورۃ یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہا دی آپنی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینی یعنی بعضی لوگونسی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہون نی کہ یہہ ہی ہان حضرت کے کہ جسنی دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی دایہ حلیمہ تہین اور ثویبہ لونڈی ابو لہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی ان دونون کے اسلام مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَہُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِہِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْہِمْ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْہَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِہَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُہَا روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا اونکو بڑی منہہ نی پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی مونہہ پر ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نی آپسمین کہ دیکہو اون نیک اعمال کو کہ کئی ہین تمنی خالص اللہ ہی کے لیی یعنی نہ از راہ ریا اور اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہہ وسیلہ اون عملون کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر یا سختی کو فَقَالَ اَحَدُہُمْ اَللّٰہُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْہِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْہِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْہِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُہُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِہِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَہُمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَءَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَہُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَہُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْہِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْہَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰہُ لَہُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نی اون مین سی کہ یا الہی تحقیق تہی واسطی میری مان باپ بوڑی بڑی اور حال آنکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون دودہ اونکا اونپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہہ مان باپ اپنی کی پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مینی مان باپ کو کہ سو رہی پس دودہ دوہا مینی جیسا کہ تہا دوہنا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین مان باپ کی سر کی پاس اسحال مین کہ مکروہ جانا مینی جگانا اونکا اور مکروہ جانا مینی یہہ کہ دون مین بچون کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس یہی رہا حال میرا اور حال اون کا

یعنی ماں باپ سوتی تہی اور بچی فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اسکہ تحقیق مینی کیا یہہ اسطی محض طلب رضا تیری کی پس کہولدی واسطی ہماری اس پتہر مین سی کہولنا کہ دیکہین ہم اوس شادگی سی آسمانکو پس کہولدیا اسکو تعالی نی واسطی اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نے آسمان ف گویا یہ حکم شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کے اور بعضون نے کہا شاید کہ مقدار رسد رسن کی بچون کو دیا ہو اور بی تابی اور فریاد اونکی واسطی زیادہ کی ہو وہ قَالَ الثَّانِي اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً کہا دوسری شخص نی یا الہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتونکو پس طلب کیا مینی طرف اوسکی نفس اوسکی کو یعنی خواہش کے مینی اوسکی صحبت کرنیکی اور بہیجا اسیکو اوسکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اوسنی یہانتک لاؤنین اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا مینی یہانتک کہ پہنچائی مینی سو دینار پس ملا مین اوسکے ساتہہ اون دینارون کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی یعنی جماع کی لیی کہا اوسنی ای بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوسکہ کہڑا رہا مین اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مینی اوسکو یا الہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینی یہہ اسطی طلب رضامندی تیری کی پس کہول اسطی ہماری اس پتہر سی پس کہولدی اسطی اونکی اللہ تعالی نی اور کشادگی وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اُرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسری یا الہی تحقیق مینی مزدوری کو لگایا یہانتک ایک مزدور بدلی فرق چانول کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا مینی اوسپر حق اوسکا یعنی دینی لگا اوسکو حق اوسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوسنی پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولونکی یہانتک کہ جمع کیی مینی اوسنی یعنی حاصل زراعت سی بیل اور چرانیوالی اونکی پس آیا میری پاس مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا مینی جا تو طرف ان بیلون کے اور چرانیوالی اونکی پس آیا میری پاس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجہسی پس کہا مینی تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجہسی پس لے تو ان بیلون کو اور چرانیوالی اونکو پس لیا اوسنی اونکو اور لی گیا سبکو پس اگر جانتا ہی تو یا اسکہ تحقیق کیا مینی یہہ واسطی طلب رضا تیری کی تو کہولدی بہتر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ سی اون سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف فرق ساتہہ زبر اور جزم ر کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ مین کہ اوسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹہہ سیر کی خلاصہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالی اوسکی یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانیولونکا کیا ہا عتبار اکثر و غلب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوسکی مزدوری بہت سا کچہہ حاصل کیا مینی تا انکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب مین اسلیی کہ اللہ تعالی نی دعا اونکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نی اوسکی اس قوم سی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہے فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سی اور نظر رکہنا اونکی راحت آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصا جبکہ ادب تعظیم کی مگر وہ اسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کی اور یہہ بہی

معلوم

معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانیسی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کے
محرمات سی خصوصًا وقت قدرت کی اور نہونے مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی
عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکیکی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اسکی جیسیکہ مذہب حنفی ہی
کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکیکی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادا امانت اور خوش
معاملگی امر مین بہتر اور پہنچانیوالی ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندیکی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور
کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق مین جیسیکہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ۞ ح **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ
جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ
هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن
جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینی یہہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سی
پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکیکی ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی
شعب الایمان مین **ف** یعنی مان کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درانی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و
تذلل سی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ۞ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِيْ امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا
فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میری ایک عورۃ یعنی نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو
اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نی مجکو کہ طلاق دیدی اسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس
پس ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہہ امر بنا بر استحباب کے
ہے یا وجوب کے اگر ہو اسجگہہ کوئی باعث اور ۞ ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ
وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی مان باپ کا اوپر اولاد اونکیکی فرمایا وہ دونون جنت
ہین تیری اور دوزخ ہین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی حق اونکا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا نافرمانیکا کہ
باعث ہی داخل ہونیکی دوزخ مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا
وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی
ہین مان باپ اوسکی یا ایک اونمین سی اسحالمین کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ اپنی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی
واسطی اونکی یہانتک کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کی لیی بعد از مرنی اونکیکی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گیے ہون تو
بہی حقتعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالون کی ساتہہ مان باپ کے اور رضا جو یون اونکیکی ۞ ح **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ
وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا
فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اسحال مین کہ فرمان برداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ اپنی کی
یعنے حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اسحال مین کہ ثابت ہین اوسکی لیی دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک مان باپ مین سی یعنی اطاعت کیا گیا
پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اسحال مین کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ کے صبح کرتا ہی اسحال مین کہ کہلی ہین اوسکی لیی دو دروازی
دوزخ سی اور اگر ہی ایک مان باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اسی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کی ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ مان باپ اوسکی اوسپر ظلم کرین فرمایا اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین
اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر ف تین بار فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیی کہ فرمان برداری مان باپ کے اگر مخالف
دین کے ہو تو روا نہین ۔ ح **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ
اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنیوالا مان باپ سی کہ دیکہی طرف مان باپ اپنی کی یعنی ایک کی اون
دونون مین سی دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر دیکہنی کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکہی
ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان مین ہی کہ کیونکر لکہا جاویگا عوض ہر نظر کی حج مقبول ۔ **وعن**
اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ
لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی سوای شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی
اونمین سی جو چاہتا ہی مگر نافرمانی مان باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی مان باپ کے نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنیکی ف یعنی بیچ
زندگانی نافرمانی کرنیوالیکی پہلی مرنی اوسکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکی اور بہر صورت عذاب آخرت بہی باقی رہیگا پہر
احتمال ہے یہہ کہ ہون بیچ حکم اونکی تمام حقوق بندونکی اسلیی کہ مثل اس وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی
مان باپ کی ۔ ع ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ
عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق
بڑی بہائی کا اوپر چہوٹی کی مانند حق باپ کی ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین

باب الشفقة والرحمة علی الخلق

باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رحمت کرتا یعنی
رحمت خاص کامل اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگونپر نقل کے یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسی لیتی ہین
لڑکونکی پس عرض کیا کیا بوسی لیتی ہو تم لڑکونکی پس نہین بوسی لیتی ہم لڑکونکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہون مین واسطی تیری یہہ کہ دفع
کرون اللہ کی رحمت کی نکالنی کو دل تیری سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی اللہ تعالی نی جو رحمت تیری دل سی نکال لی ہی مین اوسکو دفع نہین
کرسکتا اور یہہ معنی اسکی ہین کہ لفظ ان کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہین جیسیکہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زیر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہہ ہین

آیا مالک ہو نمین رکہنی رحمت کا تیری دلمین اگر نکال لی اللہ تعالی نی تیری دلسی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دلمین رحمت و شفقت نرکہی ہین نہین
رکہہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور اشارہ ہی اسپر کہ دلونمین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور مآل
دونون روایتونکا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ اعراب مین ہے فقط ح **وعنها** قالت جاءتني امرأة ومعها ابنتان لها تسألني فلم تجد عندي
غير تمرة واحدة فأعطيتها إياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى الله عليه
وسلم فحدثته فقال من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترا من النار
متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہا حضرت عائشہ نے کہ کہا آئی میری پاس ایک عورۃ اور اوسکی ساتہہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ عورت
کچہہ مجہسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مینی اوس عورت کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورت نی وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کی اور
آپ نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پہر اوٹہی وہ عورۃ اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مینی آنحضرت سی یعنی یہہ ماجری اوس عورۃ کا پس فرمایا
جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ساتہہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیان
اور احسان کرنا اونسی اوسکی لیی پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت
بیٹون کی اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتہہ نری ہونی بیٹیون کی ہی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ صادر ہو اونسی قسم محنت اور اندوہ اور صبر
کرنیسی اوسپر اور ظاہر اول ہی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ مراد احسان سے قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان
کی یہہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہو بی پروائی اونکو بسبب نکاح
کے یا غیر اوسکی کی ح **وعن** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة
أنا وهو هكذا وضم أصابعه رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیونکو یہانتک
کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہونچین اپنی خاندونکی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اس حال مین کہ مین اور وہ بہم ہونگی اسطرح اور ملائین اونگلیان اپنی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت بہم ہونیکی اونگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسیکہ ان دو اونگلیونکو ملا ہوا دیکہتی ہو اسیطرح
مین اور وہ روز قیامت کی بہم ہونگی یعنی مین اور وہ محشر مین ساتہہ ہونگی یا جنت مین ساتہہ داخل ہونگی ح **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم الساعي على الأرملة والمسكين كالساعي في سبيل الله وأحسبه قال كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر
متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرگیری کرنیوالا عورت بن خاوند
والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدا مین یعنی جو کہ سلوک و خبرگیری کری عورۃ بن خاوند کی اور مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب
سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالی کی راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہون مین اونکو کہ یہہ بہی کہا کہ خبرگیری کرنیوالا عورۃ بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام
کرنیوالیکی ہی رات کو نماز کی لیی کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اوسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہین افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم
الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقیر بہی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہہ بہی کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی
ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسیکہ تصریح کی ساتہہ اسکی بخاری نے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ گمان کرتا
ہون مین مالک کو کہ یہہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ بہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ موید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

اور بخاری اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی اساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ع **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ہکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینہما شیئا رواہ البخاری اور روایت ہی سہل بن سعد کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت مین اس طرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتہہ اونگلی شہادت کی اور بیچ کی اونگلی کی اور کشادگی رکہی درمیان دونکی تہوڑیسی نقل کے یہہ بخاری نے **ف** واسطی عدم تصور کثرۃ کی اور گویا آنحضرت نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوۃ کے اور طرف اسکی کہ بعد نبوۃ کی رتبہ فوت و مروت کا ہی ع **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترٰی المؤمنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی متفق علیہ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہیگا او ریاد یگا تو ای مخاطب کامل مسلمانونکو بیچ رحم کرنی بعض اوسکی بعضون پر بسبب اوری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کے کہ آپسمین رکہتی ہین مانند ملاقات کرنیکی آپسمین اور تحفہ بہیجنی کے آپسمین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنیکی آپسمین مانند حال بدن کی جسوقت دکہتا ہی ایک عضو بلالی ہین ایک دوسرا یکو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپسمین بیچ درد و مشقت کی ساتہہ بیداری و تپ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جیسیکہ وقت رکہنی بعضی عضو کی تمام بدنکو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنونکو یک تن ہونا چاہیی کہ جب ایک اونمین سی مصیبت پہنچی تو لائق ہی یہہ کہ سب اوسکی رنج مین شریک ہون اور قصد کرین اوسکی مصیبت کے رفع کرنیکا اہم کار ترجمہ شیخ سعدی رح نی کیا ہی ؎ بنی آدم اعضای یکدیگراند ۔ کہ در آفرینش ز یک گوہراند ۔ چو عضوی بدرد آورد روزگار ۔ دگر عضوہا را نماند قرار ۔۔

ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بہ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلیئے وہ ایک دین پر ہین اگر کوئی کہتی ہی آنکہہ اوسکی دکہتا ہی یعنی بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر کہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وشبک بین اصابعہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کی ہی یعنی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہین اس باب مین کہ مضبوط رکہتی ہین بعضی اجزا اوس مکان کے بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانونکو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسرے کی تقویت و تائید مین رہی پہر داخل کین آنحضرت نی اونگلیان اپنی ایک ہاتہہ کے بیچ اونگلیون ہاتہہ دوسری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپسمین ملی ہوئی اور ایک دوسرے کا مددگار رہی لیکن مددگاری حق بات مین ہو حرام و مکروہ او موجب گناہ کی نہو ع ح **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ السائل او صاحب الحاجۃ قال اشفعوا فلتؤجروا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ما شاء متفق علیہ اور روایت ابی موسی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق تہا آنحضرت جب تا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی جو کچہہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی او حکم اوسکی ہی اور بملاحظہ اسکی شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتہہ سی نہ دو اور جانا چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد از پہنچنی کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہنچنی کے اوس تک جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی

سفارش

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو ۱۲ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اسحالمین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کری تو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس یہہ باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور نفس پر کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخ المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم مان کا رکہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو دشمن کے ہاتہہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی اور جو کوئی دور کری مسلمان سی کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمون دن قیامت کی سی کہ دم نہین مار سکیگا اوسمین اور جو کوئی ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ ڈہانکنی کی اہل موقف سی اور ترک کرنی محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی کی اور لکہا ہی علما نی کہ پردہ پوشی کہ مستحسن اور مستحب ہے اہل عزت و حیا کے ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتی ہین تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ رکہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹہا دیا اور ساتہہ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہے اور منع اور زجر اوسی لازم اور اگر منع سی باز نرہی تو خبر حاکم کو کرنی چاہیی تا اوسکو ایذا لوگون کیسی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکہی اور جرح راویونکا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب و لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کیسی نہین ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخ المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ہہنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اسجگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کے مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حقیر نجانی الخ یعنی ساتہہ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنیکی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہوگیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہین فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہر وجہ عزت ایمانی اونکی ہاتہہ سی نہ دینی چاہیی خصوصا جو کہ نور علم و عبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم اونکی بطریق اولی ملحوظ رکہی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین وبال فقرا و غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کے ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کے اور حکم کیی گئی تہی ساتہہ ہمنشینی فقرا کی جیسیکہ

سورہ کہف مین مذکور ہی اور پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک وگناہونسی یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی
اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سی تاکید وتقویۃ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کے
کری حال آنکہ حقیقت حال اوسکی کی معلوم نہین یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اسلیی کہ متقی
حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خون ریزی مسلمان کی
ہو اور مال اوسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرتؐ کو خاص عطا فرمائی تہی + وعن عیاض
بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم
رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال واہل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین
ہم فیکم تبع لا یبغون اہلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی
الا وہو یخادعک عن اہلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم
اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہہ سابقین اور مقربین کے
بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگونسی توفیق دیا گیا بہلائیون کے اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم
دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی اوسچیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر
عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کے ساتہہ سوال کرنیکی خلق سی اور حاصل کرنیکی مال
حرام کو اور ساتہہ غافل ہونیکی علم وعمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال بد کی مقصود ہی برائی
بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اونپر جیسیکہ اوپر تعریف وتحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو کہ باز رکہی کار ناشائستہ
سی اور ثبات واستقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکرسکتا ہو گناہون اور بری باتون سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پہرتی ہین گرد
امرا واغنیا تمہاری کی اور مد نظر اور خیال نہین ہی اونکو مگر پہرنی پیٹ کا اور پہننا کپڑیکا اگرچہ شبہ وحرام سی ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل ومال کو یعنی نہ طالب ہین
بیوی اور حرم کے پس اعراض کرتی ہین حلال سے اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب اور راغب بیچ مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور پینی
اور پہننی پر اگرچہ حرام ہو یہہ بہی سستی عقل سی ہے اور دوسرا شخص دوزخیون سے وہ بی دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شی قلیل ہو مگر ڈہونڈتا
ہی اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کری اوسمین اور بعضون نی کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے ہی آتا ہی یعنی خاین کہ ظاہر نہین ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی
اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب اہل تیری کی اور مال تیری کی یعنی ہر صبح وشام کار
اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل ومال تیری مین اور ظاہر کرتا ہی عفت وامانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرتؐ نی بخیل کو اور چہوٹی
کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد رحیم سی صفۃ فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج مین یعنی غیر مین اور رقیق سی مراد ہی صفۃ قلبیہ برابر ہی
کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرتؐ نی بیچ مقام تعداد اہل نار کے
بخیل وکاذب کو فرمایا اور اور دوزخیون مین سی بخیل اور کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب
تو اسلیی کہ بعینہ الفاظ آنحضرتؐ کی یاد نہین رہی یعنی کچہہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سی سمجہی جاتی تہی خواہ یون فرمایا والبخیل
والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی چوتہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضے

روایت

روایت مین والکذب واو سی آیا ہی اسصورت مین بہی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضون نی کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونیکی کذب پر اور
صحیح یہہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور بہر نوع چوتہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر + ع ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہین ہوتا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطی بہائی مسلمان کی اوسچیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوسچیز کو یعنی بہلائی دنیا
اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاۃ پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی اعمال
صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب اور متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزونکو اپنی لیی دوست رکہتا ہی چاہیی کہ سب مسلمانونکی
لیی بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال
و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی اوسکو چاہیی کہ نہ اپنی لیی دوست رکہی اور نہ اوسکے
لیے کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہی کہ حصول مال اور جاہ اوسکی لیی سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسیکہ
مال واسطی حج اور خبر گیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا
اوسکی لیی ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیی درست نہوگا اسلیی کہ اوسکی
حق مین وہ خیر نہین + ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین
ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ
فرمایا وہ کہ امن مین نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اوسکی سی روایۃ کیا اسکو بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی
ساتہہ نجات پانیوالونکی وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین مبالغہ ہی کہ گروانا نہونی امن کو وقوع
ضرر سی سبب واسطے نفی دخول جنت کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا + ع **وعن** عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی انہون نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی
اوسی یہانتک کہ گمان کیا مینی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کر دینگی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ آپسمین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ
کا وارث ہوا کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً
فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَحْزُنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپسمین بے سنائی شخص دوسری کی تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتہہ
لوگون کی یعنی بعد ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپسمین سرگوشی
کرین تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصونکی وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسری کو نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نی **ف** لفظ یحزن ساتہہ زبر ی اور پیش ز کی اور ایک لغت مین ساتہہ پیش ی اور زیر ز کی ہی اور دونون لغت فصیح ہین اور متعدی حزنہ
واحزنہ اندوہگین کرد اورا اور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہی کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی
کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نی کہ یہہ نہی سرگوشی کرنی دو کیسی روبرو تیسری کی اور اسیطرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سی روبرو ایک
کی نہی تحریمی ہی پس حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چہوڑکر مگر باذن اوسکیکی اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہماری کا یعنی شافعیہ
کا اور جمہور علما کا ہی اور یہہ عام ہی ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ۱۲ ع **وعن** تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی تمیم داری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیرخواہی
ہے تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نی کہ یہہ خیرخواہی کسکی لیی ہی اور کسکی لیی کرنی چاہیی فرمایا آنحضرت نی واسطی اللہ تعالی کی اور
واسطی کتاب اوسکیکی اور واسطی رسول اوسکیکی اور واسطی مسلمانون کی امامون کی کہ امرا و علما ہین اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نے
ف خیرخواہی اللہ کی یہہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت وصفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کری نیت اوسکی عبادت
مین اور فرمان برداری کری اوسکی اوامر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر ادا کری اوسکا اور محبت رکہی اوسکی فرمان بردارونسی اور
دشمنی رکہی اوسکی نافرمانون سی اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہی کہ اعتقاد کری یہہ کہ اوتری یہہ اللہ کی پاس سی اور عمل کری اوسپر اور تلاوت
اوسکی کری ساتہہ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوۃ کی اور قبول کری اوسچیز کو
کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری اونکی اور دوست رکہی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور مان باپ اور سب لوگون سی
اور محبت رکہی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب سی قرآن مجید ہی یا سب کتابین اللہ تعالی کی اور مراد
رسول سی آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیرخواہیان راجع بندیکی طرف ہین کہ خیرخواہی اپنی ہی نفس کے کرتا ہی بسبب
اونکی اور خیرخواہی امرا کی یہہ ہی کہ فرمان برداری اونکی کرے اچہی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کردی اونکو وقت غفلت کی اور خروج
نکری اونپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کری علما کی اوسچیز مین کہ موافق حق کے کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی سب مسلمانون کی یہہ ہی کہ ہدایت کری
اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کری ضرر اونسی اور نفع پہونچاوی اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین
و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج ہین اوسمین ۱۲ ع ح **وعن** جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام
سی ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی مسلمانون مین داخل ہین تمام
حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والیکو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا بیچتا ہی تو چار
سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہہ تم جانو ای عبد اللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتی گئی یہانتک کہ
پہونچی آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچہا کہا اونہون نی یہہ کہ مینی بیعت کی ہی رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم سی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنیکی ۔ ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی ابو القاسم سی کہ سچی سچی کیی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلایق پر مگر بدبخت کے دلسی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** سچی کیی گیی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونیکی خبر دی ہی وما ینطق عن الہوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر ۔ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنیوالی خلق پر رحمت کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کے یہہ ابو داود نے **ف** اونپر کہ زمین مین ہین یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بدون پر یہہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہین جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہی کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت کرنی اونکی یہہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی رحم کرنیوالونکی ۔ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ كَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہہ نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ یُّكْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسے جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبر سن اوسکی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبر سن اوسکی اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمر دراز ہوتی ہی اوس جوان کے کہ تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر مین تہا اور وہان پہنچا اور ایک مدت اوسکی خدمت مین حاضر رہا اور اونہین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی لیی آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام لی پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطرا گذرا اوسکی دلمین کہ یہہ سفر دور دراز کر کر مین شیخ کی پاس آیا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نی ای ولد میری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوین گی اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرینگی اونکی پس کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازہ پر نہین پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرۃ آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کی لیی اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کی کہ دس برس کے عمر مین حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایکسو تین برس کے عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی ۔ ع **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنی
اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور ہونیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی
ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی لیی ایک تو یہہ کہ غلو
کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور ہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنیوالا
وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہہ تحریف اوسکی مانند
اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علماء کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نی کہا کہ غلو مبالغہ کرنا
تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قراءۃ سی اور عمل
کرنیسی اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا عالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کی طرف ہرگز
نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس
اوسکی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسلیی کہا ہی بعضی علماء
ہماری نی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی اور تحقیق
اسکی مبنی ہی اوپر فرق کی درمیان اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ
کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوسپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور
فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا طاؤس نے سنت سی ہی یہہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ
کے انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین مان بہی ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید
کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہر
باطنی تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نے جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نے
ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ح ع وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير بيت في المسلمين
بيت فيه يتيم يحسن اليه وشر بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يساء اليه رواه ابن ماجة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہرونکا مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو
یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی ف اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرینگی ح وعن
ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسح راس يتيم لم يمسحه الا لله كان له بكل شعرة
يمر عليها يده حسنات ومن احسن الى يتيمة او يتيم عنده كنت انا وهو في الجنة كهاتين وقرن بين اصبعيه رواه
احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص ہاتہہ
پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کے درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی نہ واسطی اور غرض کے
ہوتی ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہیرتا ہی اوسپر ہاتہہ اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اوسکی

اسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین متلازمین دونون کی اور ملازمین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی اونگلی اور اوسکی پاس کی انگوٹھے کی طرف سے یعنی مین اور وہ مانندان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف لفظ تمر ساتھہ زبر ت اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش ی اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اسصورت مین فاعل اوسکا ضمیر مایسح کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پھیرتا ہی وہ شخص اس بال پر ساتھہ اپنا اور لفظ حسنات ساتھہ رفع کی ہی بنا بر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار اچھا کرنی میتون کی اور احسان کری یعنی شفقت و مہربانی کری اوپر اور تادیب و تعلیم کری اوسکو اور نکاح کردی اوسکا اور محافظت کری اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ اوادیتم مین تنویع کی لیی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کی لیی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمۃ فرمایا یا یتیم اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی مع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی یتیما الی طعامہ وشرابہ اوجب اللہ لہ الجنۃ البتۃ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر ومن عال ثلث بنات او مثلہن من الاخوات فادبہن ورحمہن حتی یغنیہن اللہ اوجب اللہ لہ الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ او اثنتین قال او اثنتین حتی لو قالوا واحدۃ لقال واحدۃ ومن اذہب اللہ بکریمتیہ وجبت لہ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما کریمتاہ قال عینیاہ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کی جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کی واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک وشبہ بموجب وعدی اپنی کی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کی تین نہین ہون پس ادب سکہادی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرمایا اگر دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کے لیلے اللہ دو پیاریان واجب ہووی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون انکہین اوسکی نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی پس تقدیر یہ ہی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھہ توبہ کی یا ساتھہ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہ ہو بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی جو کہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوئی ساتھہ اوسچیز کی کہ موافق مقصود اونکی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی **وعن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وناصح الرای لیس عند اصحاب الحدیث بالقوی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی یہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ وضبط مین کہ اعتماد اوپر کیجی پس یہ حدیث +

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی اجماعاً اور اسمیں شک نہیں کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی مدح ع **وعن** ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا عندی حدیث مرسل

اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعیدی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی **وعن** عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأۃ سفعاء الخدین کھاتین یوم القیمۃ وآوما یزید بن زریع الی الوسطی والسبابۃ امرأۃ آمت من زوجھا ذات منصب وجمال حبست نفسھا علی یتاماھا حتی بانوا او ماتوا رواہ ابوداود

اور روایت ہی عوف مالک اشجعی کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورۃ سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خلق مت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئے مانندان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی احدیث کا ہی طرف بیچ کی انگلی کی اور انگلی شہادت کی یعنی وسطی بیان دو انگلیون کی وہ عورۃ ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب فوت یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی رد کا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنیسی وسطی پرورش وتربیت کرنیکی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی ہی بالغ ہونیکی محتاج مان کی نرہی یا مرگئی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اوس عورۃ نے اولاد کے پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکیلی تک در بسبب خلق مت اونکی کی اپنا حسن وجمال باد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورۃ قیامت کی دن مانندان دونون انگلیون کی قرب بہم ہونگی اس سی معلوم ہوا کہ اگر عورتین ہیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہی مدح ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ انثی فلم یادھا ولم یھنھا ولم یؤثر ولدہ علیھا یعنی الذکور ادخلہ اللہ الجنۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن یا گاوا اوسکو زندہ یعنی جیسکہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکھا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ساتھہ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نی کہ احدیث مین ولد کی مراد حضرت کی بیٹی ہین مع **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وھو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ وان لم ینصرہ وھو یقدر علی نصرہ ادرکہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی انس سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکیلی یعنی ساتھہ دفع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنیکے غیبت کو اوسکی سی پس مدد کی اوسکی اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اوروہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

وعن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذب عن لحم اخیہ بالغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کیسی اگ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی دفع کری اور باز رکہی کہانے گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنیوالیکو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق اللہ پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو اگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہانی گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنسی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ہے برائی غیبت کی ایجب احد کم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست کہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مفتاب کے چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر غیبت یعنی غیبت کے ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کے اور احتمال رکہتا ہی بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور غیبت یعنی غیبت کے ہو ساتہہ زیر غین کے یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کے اور مآل دونون مضمون کا ایک ہی ہی منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کے غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگو کو غیبت کرنیسی اور آزاد کریگا الخ یعنی اول ہلہ مین پہلی داخل ہونیکی دسمین یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی مدرج وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ھذہ الایۃ وکان حقا علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو درداسی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمائی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی اگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی واسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقا الخ یہہ آیۃ اور ہی ثابت واجب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ مسلم یخذل امرأۃ مسلمۃ فی موضع ینتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرئ مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی اوسجگہہ کہ بیحرمتی کی جاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوسجگہہ مین آبرو اوسکی سی مگر کہ نہین مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوسجگہہ مین کہ دوست کہتا ہی اوسمین مدد خدا کو یعنی آخرۃ مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی اوسجگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اوسمین آبرو اوسکی سی اور بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوسجگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ۔

وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای عورۃ فسترھا کان کمن احیی موءودۃ رواہ احمد والترمذی وصححہ اور روایت ہی عقبۃ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی عیب برائی یعنی کسے مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہہ کہی ہی علمارنی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست کہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پس جب کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سے

خجالت کہ وہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس ڈہانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی پس نکالی گئی اور زندہ رہی مع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَرَائِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی تو چاہیی کہ دور کردی اوس سی برائی یعنی اور مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکیکی جسطرح کہ ہوسکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابوداود کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکی **ف** مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کردیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والی کی وجود مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دیکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کری تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا بہی مطلع ہوجاتا ہی اپنی رای پر بسبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسیکہ مطلع ہوتا ہی اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کی سی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید ان معنون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کردیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکیکی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین +

ح ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بیٹی انس کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکیکو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوسچیز کی عیب اوسکا قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوسچیز کی سی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتہہ راضی کرنی مدعی اوسکیکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیی کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دلمین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی + ع ح +

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کے بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیر خواہی کی ہو اور بہترین ہمسایونکا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرونمین نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن وقبح اوسکا شرعا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہتی ہین تحقیق نیکی کی تونی پس تحقیق نیکی کی تونی اور جسوقت سنی تو ہمسایونکو کہتی ہین تحقیق برا کیا تونی پس تحقیق برا کیا تونی یعنی نیکی وبدی تیری ساتھہ گواہی دینی ہمسایونکی معلوم ہوگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** سنی تو ہمسایونکو یعنی سب ہمسایونکو یعنی اسلیی کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق وانصاف والی اور نہ بہت محبت رکھتی ہون اور نہ بہت دشمنی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب اونکیکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی کے یعنی حد ومرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہی شریف اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع وذلیل دونونکو یکسان نرکھو تعظیم وتکریم مین ہر ایک کی ساتھہ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حظ مرتبہ اوسکیکا نہو پس برابری کرو درمیان خادم ومخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکیکی پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کہانا کہا رہین تہین کہ ایک فقیر اوس راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئی ایک شخص نی حاضرین مین سی تفاوت الحال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین اس روٹیکی ٹکڑی سی راضی ہوگیا اور اگر سوار سی بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علماء کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفاء کی اور مانند اونکیکی جیسیکہ یہہ حدیث منشا ہی وہم اغنیاء ومتکبرین کا امرا ووزرا سی جیسیکہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسون اونکیکی قد علم کل اناس مشربہم وفہم کل فریق بدینہم یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا یعنی علماء کا فہم اس سی بجا ہی کہ وہ اہل علم وفضل کو فضیلت دیتی ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم وفضل وفقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت وتعظیم کرتی ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ نے اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا مع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد کیسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایک دن پس شروع کیا صحابیون نی کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوے

اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایون کی ف مراد وضو کی پانی سی اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہی کی باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی کہ جدا ہوا عضا مبارک سی اور لفظ اویحبہ اللہ ورسولہ مین تنویع کی لیی ہی اور یہہ مرتبہ بالاتر ہی اول سی اور حقیقت مین دونو مستلزم ایک دوسری کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست کہتا ہی او ریا لفظ او بمعنی بل کی ہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیی ہوا و بمعنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتونسی کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہی یہان بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سی خصوصًا بجالانا اون امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایونسی کہ معاملات مین اور حقوق لوگون مین اون چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہی اور شاید کہ ان لوگون مین حضرت لی کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کے بجا ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزون کو ذکر کیا ✦ ع ح **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس المؤمن الذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوی اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کیین رہے دونون حدیثین بیہقی لی شعب الایمان مین ف جملہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع کی یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوی اس حالمین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت مقدار اوسکی اور یہہ ذکر کرنی پہلو کی اشارہ ہی کمال غافل ہونی اوسکی پر خبر گیری ہمسایہ سی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ان فلانۃ تذکر من کثرۃ صلاتہا وصیامہا وصدقتہا غیر انہا تؤذی جیرانہا بلسانہا قال ہی فی النار قال یا رسول اللہ فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامہا وصدقتہا وصلوتہا وانہا تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذی بلسانہا جیرانہا قال ہی فی الجنۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بتحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہی یعنی لوگون مین بطریق شہرۃ کی بسبب کثرت نماز اوسکی اور روزی اوسکی اور صدقہ دینی اوسکی یعنی لوگ کہتی ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنی ہمسایون کو ساتہہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینی ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجود یکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس بتحقیق فلانی عورۃ ذکر کی جاتی ہی بسبب کم رکہنی روزون کے اور کم صدقہ دینی کی اور کم نماز پڑہنی کی و بتحقیق وہ صدقہ دیتی ہی چند ٹکڑی فروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سی اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسلیی کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض و اجتناب معاصی کی ہی اور نہین ہی فائدہ بہ حاصل کرنی فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنی اصول کی جیسی کہ وہ واقع ہی بہ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما تو ترک کرتی ہین اون چیزون کو کہ واجب ہی اونپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتی صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اونپر حاصل کرنا اور سکا اور جو کہ صوفی جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتی ہین غایت پرہیز کرنیکو اور پردینی دوا کی وہ چلتی ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتی ہین کہ تخلیہ مقدم ہی تحلیہ پر اور اسلیی گردانا ہی اونہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی طرف اس معنی کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہی طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہی اول سی حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ✦ ع **وعنہ** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی ناس من جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا

فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کیا خبر دون مین تمکو ساتہہ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر کر فرماوین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد نہ ساتہہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجی ہمکو اور متمیز کر دیجی نیک ترین ہماری کو بدترین ہماری سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہون اور یا اوسکی بدی سی امن مین ہون لیکن امید بہلائی کی اوس سے نہ رکہتی ہون تو وہ بین بین ہی نہ نیک تر ہی اور نہ بدتر ۱۲ ح **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہاری خلق تمہاری جیسیکہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مانند سلیمان عم اور عثمان رضی کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی **ف** اسلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالایعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونی اونکی مدار اسلام و ایمان کی ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نہ رکہین اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتہہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی فاعل و مفعول کی یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث ہی اور کہا طیبی نے احتمال ہی یہہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلیی کہ بسبب الفت کے حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہے مومنون پر ساتہہ تالیف قلوب اونکی اس آیۃ مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کے ہی ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روا کریگا کسی کی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطے کسیکی امت میری سی یعنی امت اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کری اوسکو ساتھہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین ف اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطے بہالی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطے اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَاثَ مَلْہُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ فِیْہَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ فریاد رسی کری کسی مظلوم کی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی تہتر بخششین ایک بخشش مین ہی کہ اوسمین اصلاح سب کاموں اوسکی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی عنہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی اوسی انس سی اور عبد اللہ سی کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہی کہ احسان کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ مین کہ جنکو یہہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اوپر اونکے یہہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجازی ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسیکہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ع وعن عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی اول دو شخص آپسمین جہگڑنیوالی بعد جہگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ ہونگی کہ جہگڑینگی بیچا دیجنے کی کہ حاصل ہوگی ابذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپسمین حقوق واجبہ لادامین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا بندیسی درمقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین درمیان لوگون کی خون ہوگا اور ایک روایت مین یہہ آئی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق اینمین یون دی ہی علمائی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اوسکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا درمقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید ہی ساتھہ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادا حقوق مین اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہہ دو شخص جہگڑنی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئۃ سیئۃ پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ع وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پہیر تو ہاتھہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی ف یتیم کی سر پر ہاتھہ پہیرنی سی موت یاد آویگی پس غنیمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوہ قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تا کہ دیکہی تو آثار نعمت الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو
اور محتاج کیا تیری طرف اور ونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی مدع **وعن** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری
ہی اوپر بیٹی اپنی کی درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی
کے کوئی کمانیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب الحب فی اللہ ومن اللہ

باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی
اور وجہ اوسکیکی کہ نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکیکی یعنی جب دوست رکہی کسی بندی
کو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنیکی بدنون مین
مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اونمین سی یعنی بعلاقہ
مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سی اختلاف رکہتی ہین
نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات مین یہان بہی محبت
ہوتی ہی اور جن مین وہان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکون مین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سی اور
ظہور وہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلون مین بسبب وہان کی محبت کی یہان بہی محبت ڈالدیتا ہی + طیبی **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا
فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ
الْقُبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ
فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکہتا ہی کسی بندی کو یعنی ارادہ کرتا
ہی اظہار محبت اپنی کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون فلانی
کو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نی پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الہی کی پس کہتا
ہے تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی اوسکی
لیی قبولیت یعنی محبت زمین مین کہ زمین والی یعنی جن وانس اوس سی محبت رکہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیسی پکارتا ہی
جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرت نی پس بغض رکہتی ہین اہل
آسمان اوس سی پہر رکہا جاتا ہی واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی بہی اوس سی عداوت رکہتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ دوست رکہنا اللہ کا بندیکو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطی اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکہتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہہ کہ استغفار کرتی ہین وہ اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتی ہین اوسکی لیی اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکی اور اشتیاق ملنی اوسکیکا ہی کہتا ہون مین یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیری معہذا معنی اول متفرع ہین ثانی پر ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّہُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی یعنی سب لوگون کے سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضی بندون کی کہ کہان ہین آپسمین محبت رکہنی والی بسبب بزرگی میری کی اور واسطی تعظیم میری کی یا کہان ہین وہ کہ تہے محبت رکہتی آپسمین واسطی رضا جناب میری کی اور ملنی ثواب میری کی آجکی دن جگہہ دونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنی کی اوسدن کہ نہین سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد سایہ خدا تعالی کیسی یا سایہ عرش کا ہی جیسیکہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطی تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسیکہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی راحت و نعمت سی جیسیکہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ۱۲ ح **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ہَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّہَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنی بہائی مسلمان سی کہ تہا ایک اور بستی مین پس منتظر بیٹہا یا اللہ نی واسطی اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نی اوس شخص سی کہ کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہون مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نی کہ آیا ہی تیری لیی اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووی تو اور استیفا کری تو یعنی کوئی نعمت دی ہی تو نی اوسکو کہ واسطی طلب کرنی بدلی اوسکیکی جاتا ہی کہا اوس شخص نی کہ نہین سوا اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نی کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون مین تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکہا تجکو جیسیکہ دوست رکہا تو نی اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین فضیلت ہی محبت للہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتی ہین اون سی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اگلی امتون کی خصائص سی ہی کیونکہ اب نبوۃ ختم ہو چکی ۱۲ ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِہِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیی کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم و عمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حشر کیا جاویگا

ساتہہ

ساتہہ محبوب اپنی کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لایق اعتبار کی ہی وہی ہے کہ متابعت اور موافقت کے طرف کہینچے لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد
مورث معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کی اونکی زمرہ مین اوٹہینگے اور اونکی
ساتہہ ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث
المرء علی دین خلیلہ جیسیکہ آویگی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہے اور وعدہ وعید **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک
وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین
فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی
قیامت فرمایا وای ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیی اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پونچہتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کیسے ہووی
ظاہرا آنحضرت کو یہہ سوال اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پونچہتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مینی اوسکی لیی
کچہہ مگر یہہ کہ دوست رکہتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی تو کہا انس نے پس نہین دیکہا مینی مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی
ہون ساتہہ کسی چیز کے پیچہی اسلام کی مانند خوشی ہونی اونکی ساتہہ اس کلمہ کے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست رکہتا ہون مین الخ اوسنی یہی ذکر
کیا اور اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیی کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی
واسطی محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالی نی یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی یعنی
ملحق ہی ساتہہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکی کی کہ نفس اور اہل اور مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ
کے یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسیکہ کہا رابعہ نی **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ + ہذا لعمری
فی القیاس بدیع + لو کان حبک صادقا لاطعتہ + ان المحب لمن یحب مطیع + اور مسلمان اسلیی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہہ
گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتہہ نری محبت اور متابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرۃ عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی
اور مجاہدونکی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سے اور فرزند میری سی اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد
کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپکی پاس اور دیکہتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا
ہون کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتہہ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون اسی کہ نہین دیکہنی کا آپکو پس
نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نی یہانتک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
الخ پس ظاہر ہوا ساتہہ اسکی یہہ کہ مراد ساتہہ معیت کے یہان معیت خاص ہی اور معیت خاص یہہ ہے کہ حاصل ہوگی اوس سی ملاقات درمیان محب و
محبوب کی نہ یہہ کہ وہ دونون ہونگی ایک درجہ مین اسلیی کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقاۃ مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر
اوسکا یہہ ہی کہ اعلی درجہ والی اوترینگی طرف اونکی کہ اسفل ہین اونسی پس جمع ہونگی بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگی اون چیزونکا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے
اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لیی اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگی انکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگینگے پس وہ باغ جنت مین خوش
ہووینگے اور چین کرینگی پہر ظاہر یہہ ہے کہ یہہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتہہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم ۱۲ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک

وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کے مانند اوٹھانیوالی مشک کی اور پہونکنی والی مشک کے ہی پس اوٹھانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوسی خوشبو یعنی اگر مشک ہاتہہ نہین لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسیطرح اگر ہمنشین نیک سی فیض و نعمت مشخص نہین پہنچتی یہی بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنی والا مشک کا یا جلاویگا کپڑی تیری یا پاویگا تو اوس سے ہوا بد یعنی دہوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لفظ یعنی اگر جو مضمون ضمن ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہے اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ لازم کر اپنی پر محبت و مصاحبت اول کے اور بچ تو محبت اور موافقت دوسری کی سی اسمین رغبت دلائی ہی اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا و علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرۃ مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کی آپسمین بسبب میری اور واسطی بیٹہنی والون کی بسبب میری اور ثنا میری کے اور واسطی ملاقات کرنیوالون کی میری رضا کی لیی یعنی بعض بعض سی ملتی ہین میری عبادت کی لیی اور واسطی مال خرچنی والون کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور بیچ روایت ترمذی کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالی آپسمین بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیی منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید **ف** یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہہ عمل ساتہہ اس آسانی کی کیا اور رشک سوا مفضول کی فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل اوس چیز کو کہ یہہ رکہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتے ہین اور اونکی مقام کو اچہا جانتی ہین جواب دوسرا یہہ کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضایل و کمالات کے کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی محو ہی جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوب صورت ساتہہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میری ہاتہہ لگ جاوی واللہ اعلم وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرَوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ

علیہ وسلم نی کہ تحقیق بندگان خدا ہی البتہ آدمی ہین یعنی جماعۃ عظیمہ ہے اولیا رسی کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوین گی وہ نبیا اور شہدا
اون قیامت کی بسبب مرتبہ اونکیکی کہ نزدیک خدا کی رکھین گے عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت رکھتی
ہین آپسمین بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر نا طی کی کہ درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ داد وستد کرتی ہین اونکو آپسمین
بیشک قسم اللہ کی کہ تحقیق موتہا اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نور ہونگی یعنی یہہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کہ منبرون پر ہونگی یا مستولی
اور متمکن ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان ومرتبہ اونکیکا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی
حضرت نی یعنی استشہاد اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیی اور واسطی نفی خوف وحزن کی اونسی یہہ آیۃ خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہیں
ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ابی مالک سی ساتہہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہی ساتہہ اور
زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہی اور اسیطرح روایت کی ہی بیہقی نی یعنی ساتہہ زیادتیون کی شعب الایمان مین ف رشک لیجاوین گی
انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہونگی اونسی ملاقات اونکی والا محبت اور ہمنشینی آپسکی درمیان ہر نبی اور امۃ کی حاصل ہی بلاشبہ اور اسیطرح شہدا
سی وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور مانند اوسکیکی اور لفظ روح ساتہہ پیش ر کی اصل مین یعنی اوپیچر کی ہی کہ زندہ ہو ساتہہ اوسکی بدن
اور مراد اوس سی یہان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وکذلک وحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتہہ روح کی ہی حیات
دلون کی ساتہہ قرآن کی ہی اور دوست رکھنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکیکا قرآن ہی یعنی دین اسلام نزاد
غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہہ محبت مومنین کی آپسمین اور بعضی مراد روح اللہ سی محبت رکھتی ہین اسلیئے کہ محبت ہی سبب
حیات اور نشاط اور تازگی دلون کی ہے جیسیکہ محبوب کہے کہتی ہین جانمن اور بعضی نسخون مین لفظ روح ساتہہ زبر ر کی ہی یعنی رحمت رزق کی کذا فی
الصحاح اور مآل سب معنون کا ایک ہی ہی یعنی دوست رکھنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کے اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان من عباد اللہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء ینظر الیہم النبیون والشہداء لقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم
فقال ہم عباد اللہ من قبائل شتی وقبایل شتی لم تکن بینہم ارحام یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل اللہ وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور
قدام عرش الرحمن وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذر یا اباذر ای عری الایمان اوثق
قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی ای ابی ذر کونسی دست آویز ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذر
نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا دوستی کرنی آپسمین بسبب اللہ کی اور دوست کہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایک طرف سی ہو مانند دوست رکھنے ہمکو بعضے
اون ولیا اللہ کو کہ نہین دیکہا ہی ہمنی اونکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بہائی اپنی کی ملاقات
کرتا ہی اور اوسکی دیکہنی کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بلا واسطی یا زبانی ملائک کی کہ خوش ہوئی زندگی تیری یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ
یہان تک یا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نی اور یکڑی تو نی بہشت سی ایک جگہ یہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ع
ف خوش زندگانی دنیا مین ہی ساتہہ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کے

اور یہہ تینون لفظ یعنی طیب اور طاب اور یتوات اخبار ہین اور احتمال دعا کا بہی کہتی ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑ
تو بہشت سی منزل ع **وعن** المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ
فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کی سی اوسنی نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ خبر کردی وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکہتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ جب وہ سنی گا تو وہ بہی دوست رکہیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اوسکا رہیگا
ع **وعن** انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ناس فقال رجل ممن عندہ انی لاحب ہذا للہ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال قم الیہ فاعلمہ فقام الیہ فاعلمہ فقال احبک الذی احببتنی
لہ قال ثم رجع فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من
احببت ولک ما احتسبت رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ الترمذی المرء مع من احب ولہ ما اکتسب
اور روایت ہی انس سی کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اسحالمین کہ نزدیک حضرت کی تہی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص
نے اون لوگون مین سی کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق مین البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخصکو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو
پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجکو وہ کہ دوست رکہا تو نی
مجکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کی کہا انس نی پہر پہر کر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نے تیری جواب مین پس خبر
دی اوسنی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری
لیی ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت کہنی اوسکی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی
کے یہہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیی ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کی **ف** معنی احتساب
کے ہین امید ثواب کی رکہنی خدا تعالی سی اور حسبہ ساتہہ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب سی ہی بمعنی گنتی کی گویا
کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کی حساب مین لاتا ہی ح **وعن** ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نرکہہ مگر مسلمان سی یعنی نہ کافر سی یا یہہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سی نہ
فاسق سی اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی
چاہیی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہیی کہ متقیونکو کہلاوی تا کہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر انکیکو تا کہ اونکو قوت
گناہ کی نہو اوس سی منع فرمایا حضرت نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کی سی تا سبب الفت و محبت کا نہو اور اونکی مصاحبت
سے بری صفتین سرایت نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت مین اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی یطعمون الطعام
علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر اونکی کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی

وابو داود والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست کہتا ہی کسیکو
البتہ اوسکی مذہب وسیرت پر ہوتا ہی غالبًا پس چاہیی کہ دیکھی ایک تمہارا کہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نی
شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی ف چاہیی کہ دیکھی الخ فرمایا اللہ تعالی نے
یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی ومخالطت
زاہد کی بی رغبت کرتی ہی دنیا مین اسلیی کہ طبیعتین مجبول ہین اور پرتشبہ واقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سی
مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی ع وعن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اخی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ ومن ھو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیی کہ پوچھی اوس سے
نام اوسکا اور نام باپ وسکیکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ مین سی ہی اسلیی کہ یہہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری ع عن ابی ذر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اترون
ای الاعمال احب الی اللہ تعالی قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی ابو داود الفصل الاخیر روایت ہی ابو ذر سی کہا ابو ذر نی کہ نکلی ہمپر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی
نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی پیر راہ خدا کی وبغض پیر راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد
نے اور نقل کی ابو داود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہین کیا ف لفظ والزکوۃ
مین ظاہر یہہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ
محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہون حالانکہ یہہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ رکہتا ہوگا محبت کہیگا انبیا
اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکہیگا واسطی خدا کی دشمن کہیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد و
قتال اونکی مین پس یہان سب طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذالک داخل ہین اینمین کوئی چیز باہر نہی اسی کو یا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و
طاعات حب اللہ اور بغض اللہ مین اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی مین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور روزہ اور
جہاد اس صورت مین کچہہ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب امور ات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات مہمہ کے حب اللہ اور بغض
فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونون کو اور یہہ مراد نہین ہی کہ یہہ دونون افضل ہین نماز اور روزی اور
زکوۃ سی ثواب مین اور مودی ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور علی قلب المومن
ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا کرمہ ربہ عز وجل رواہ احمد
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دوست رکہا کسی بندہ کو مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار
عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی وعن اسماء بنت یزید انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

ای کان والی
قولہ الا کرمہ ربہ

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کے سی کہ تحقیق اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کیا نہ خبر دونمین تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہین فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی ہے وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق دو بندی محبت رکہین آپسمین واسطی خدا کی ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنی مثلا البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون دونون کی دن قیامت کی یعنی واسطے شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونون مین سی یہہ بندہ وہ ہے کہ تہا تو محبت رکہتا اوسی سبب میری وعن اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کی کہ پہونچی تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کہ وہ یہہ چیزین ہین لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کی لیی اور جب تنہا بیٹہی تو پس بلا زبان اپنی جبتک کہ ہو سکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی تو اور دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن رکہی تو ای ابو رزین آیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان کے پیچہی پیچہی اوسکی ہوتی ہین ستر ہزار فرشتی سب دعا و استغفار کرتی ہین اوسکی لیی اور کہتی ہین ای پروردگار ہماری تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطی تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کہ کام مین لاوی تو اپنی بدنکو اسمین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْھَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَھَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَسْکُنُھَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی اونپر بالاخانی ہین زمرد کی اونکی دروازی ہین کہلی ہوئی روشن و چمکتی ہین وہ بالاخانی اور دروازی اونکی جیسیکہ روشن و چمکتی ہین ستاری روشن پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کون رہینگی اونمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی اور ہمنشینی کرتی ہین واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین یہہ تینون حدیثین

باب ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع واتباع العورات

باب ہی اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوسکی چہوڑنی ملاقات کیسی اور کاٹنی دوستی کیسی اور ڈہونڈہنی عیبون کے سی ف تہاجر کی معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کی پس تقاطع بیان و تفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اسنی ترک ملاقات اور سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا نہ تہا اسلیی کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی

آدمی اوسکی ظاہر ہونیکو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب نقصان کرآدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب چینی کرنی ہو ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کے یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملین دونون پس موہنہ پہیرلی یہہ ایک طرف کو اور موہنہ پہیرلیوی وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسر کو نہ دیکہی اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زیادہ تین دن سی اس قید سی سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیی کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور حمیت اور مانند اسکی بیٹہہ رہی ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہہ ہی کہ تین روز کی عرصہ مین خفگی جاتی رہی یا کمتر ہوجاوی اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان اہنی کی اور مراد یہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اوسکی غیبت کے اور اسکی خیرخواہی نکاوسی اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیی اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسی بال ہوا اور بدعت تو اوسی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبدالبر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علمانی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسیکی کلام کرنی سی اور ملنی سی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہے اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوسی باحسن وجہ یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ غیبت اور عیب گیری کی اور کینہ اور عداوت کی انہتی اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سی ترک ملاقات کی ہتی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین رہگئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اور اونکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کردیا تہا کہ انسی ملاقات وکلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کے اونمین اور آنحضرت ﷺ ایک مہینی تک اپنی بیبیون سی خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی اسمین غرض نفسانی نہوا اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت کری اسمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اسی کم نچاہیی تا حق مسلمانی ناتہہ سی نہ جاوی

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بدسی اسلیی کہ گمان بد دروغ ترین باتونکا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کی خریدنی کا اور منظور نہو لینا اور حسد نہ کرو آپسمین اور نہ بغض کہو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو بندی اللہ کے بہائی اور ایک روایت مین ہی بچو سی حرص کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ بات کی بات لفظ کے ہی اور وہ بالقا شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب سے ہی یا مبالغہ ہی اسمین اور قرآن مین آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سی گمان بد ہی اور لکہا ہی علمانی کہ گمان بد کرنہی آتی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اوسکی اور نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل مین اور بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نرکہتا ہوا سپر یا دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سی مواخذہ نہین ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتہہ حا مہملہ کی ہی اور دوسرا ساتہہ جیم کی اور بالعکس

ترجمہ حدیث بعضون نی کہا کہ حسن ظن ہی

اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علما نی کئی وجہ کر کیا ہی قاموس مین بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرونکا مثل تحسس کے اور جاسوس اور
جسس مشتق اس سی ہی بمعنی صاحب سر شر کی اور فصل ح مین کہا ہی کہ حاسوس بمعنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھہ خبر خیر کی اور جیم سی مخصوص ہے ساتھہ
خبر شر کی انتہی اور بعضون نی کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خیر کا ساتھہ نرمیکی اور ح سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسی کہ چوری سی سننا اور دیکھنا اور بعضون
نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور ح سی سننا اونکا اور بعضون نی کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیی اور ح سی اپنی لیی اور
طیبی نی کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکیکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر
طلب کرنی خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا بخش سی ہی بخش ساتھہ جزم جیم کی کہا بعضون
نے کہ مراد اس سی ہی طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نی کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی
اوتنی کو لیلی اور اصل مین بخش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ بخش حدیث مین بمعنی ورغلانی کی کسیکو کسی کی شر و خصومت پر اور
حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہنچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنی احتراز کرو اسباب
حادث ہونی بغض کیسی والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا مذاہب مین اسلیی کہ بدعت دین
مین اور گمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ نہی آپسکی بغض سی تاکید ہی واسطی امر محبت رکھنی کی آپسمین مطلقاً مگر جہان کہ
خلل پڑی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت آپسکی بلکہ واجب ہی بغض اسلیی کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول
اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہین ہی کہ محبت آپسکی سبب ہی اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہی افتراق کا پس معنی
یہہ ہین کہ نہ بغض رکھی بعضا تمہارا بعضی سی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین پس ہوگی نہی تمیمہ یعنی چغل خوری سی
اسلیی کہ اسمین بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپسمین پس پشت اور طیبی نی کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات
اسلیی کہ ہر ایک متقاطعین سی پیٹھہ دیتا ہی دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادا حقوق اسلام کی اور ہو بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندی ایک مولا کی ہو تو
سب عبودیت مین برابر ہو اور آپسمین بہائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ہے ظاہر یہہ ہی کہ بعد سب لفظون
کے ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد ہین یا قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسیکہ
ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اسمین ۱۲ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ
فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولی جاتی ہین
دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی واسطی ہر بندیکی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی
مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کی دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکھتی ہین یہان
تک کہ صلح کرین آپسمین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یعنی طبقات اوسکیکی یا بالاخانی اور درجات اوسکی کی ان دونون
مین واسطی کثرۃ رحمت کی کہ اوترتی ہی ان دونون مین اور باعث ہی مغفرت کی کذا قال علی اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہی
کثرۃ مغفرت سی اور درگذر کرنیسی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور رفعت درجات سی اور صواب یہہ ہی کہ محمول ہی یہہ ظاہر پر اسلیی کہ حمل کرنا نصوص
کا ظاہر پر واجب ہی جبتک کہ کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سی نہو اور کہلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہان تک کہ صلح کرین

ظاہر

ظاہر یہہ ہے کہ مغفرۃ ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر سی کہ دوسرا صاف ہو یا نہو واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کی جاتی ہین عمل لوگون کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ مین دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی واسطی ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بہائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چہوڑ دو ان دونون کو یہان تک کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْہُ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ کَذِبٌ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَحَدِیْثُ الْمَرْاَۃِ زَوْجَھَا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سی کہا کہ سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین جہوٹا وہ شخص کہ اصلاح کری درمیان لوگون کی یعنی ساتہہ جہوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنون مین سے ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو اور پہنچاوی نیک بات نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ کہا ام کلثوم نی اور نہین سنا مینی اونکو مراد رکہتی تہی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کی اون چیزون مین سی کہ کہتی ہین لوگ اوسکی حق مین کہ وہ جہوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کی ایک تو لڑائی مین اور دوسری صلح کروانی مین درمیان لوگون کی اور تیسری بات کرنی مرد کی مین اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی مین اپنی خاوند سی **ف** پہنچاوی نیک بات دونون کو کہ جو سنی نہو اونسی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست رکہتا ہی اور نہین کہتا ہی تیری حق مین مگر اچہی بات اور مانند اسکی اور جہوٹ لڑائی مین یہہ ہی کہ ایسی باتین کہی کہ اوس سے قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگون کی قوی ہون اور دشمن فریب کہا جاوی اگرچہ خلاف واقع کی ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکہہ اپنی پیچہی کہ فلانا آپہنچا ہی تیری پیچہی مارنی کو تیری اور درمیان بیوی کا جہوٹ بولنا یہہ کہ ہر ایک دوسری سی اظہار محبت و خوشنودی کا کرین زیادہ اوس سی کہ واقع مین ہوتا باعث محبت و الفت کا ہو ع ح **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ فِیْ بَابِ الْوَسْوَسَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ الْکَذِبُ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ کَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ لِیُرْضِیَھَا وَالْکَذِبُ فِی الْحَرْبِ وَالْکَذِبُ لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی جہوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہہ کے جہوٹ بولنا مرد کا اپنی عورت سی تاکہ راضی کری اوسکو اور جہوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون کی اور جہوٹ بولنا اسلیی کہ صلح کری درمیان لوگون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** اس روایت مین فقط مرد ہی کا جہوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جہوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل و بدگمان ہین اونکی تسلی اور راضی کرنیکی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہہ کہ راوی نی از راہ اختصار کی ایک ہی کا ذکر کیا ع ح **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین لایق واسطی مسلمان کی یہہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جسوقت کہ ملاقات کری اوس سے اسحال مین

کہ سلام علیک کری اوس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دی اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھہ گناہ اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی جسنی کو جواب نہ یا پھرا وہ ساتھہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتھہ گناہ اپنی کی یا ساتھہ گناہ سلام علیک کرنیوالیکی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی یا پھرآیا اور گناہ نہ جواب دینی والیکی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالیکا بھی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہین ہے واسطی کسی مسلمان کے یہہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہالی مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مرجاوی یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی وعن ابی الخراش السلمی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابوخراش سلمی سی کہ سنا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہالی مسلمان کی برس روز پس مانند خون کرنی اوسکی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یھجر مؤمنا فوق ثلث فان مر بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الھجرۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہی واسطی مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سی زیادہ تین دن سی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیی کہ ملی اوس سی یعنی جسی سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دے یا اوسنی اسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب مین یعنی ثواب ملاقاتی مین پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنی اوسکی اور اگر جواب نہ یا اوسنی سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینی والا ساتھہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینی سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابوداود نے وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال ھذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اس عمل کی کہ افضل ہے درجہ اوسکا اور بہتر ہی ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کیسی کہا ابوداود نی کہ کہا ہمنی ہان یعنی فرمایا ہمنی صلح کروانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کے وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین اخلل ڈالنی والا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف ظاہر یہہ ہی کہ داود الصدقۃ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزون مذکورہ سی و احتمال یہہ ہی ہی کہ داود معنی اوکی ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ یہہ افضل ہی ان ہر ایک سی اور اول خوب ہی مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ ہی یعنی روزی وغیرہ سی نوافل مین نہ فرائض کہتا ہون مین اللہ تعالی خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اوسواسطی کہ کہی متصور ہی یہہ کہ موصوف کرنیوالی فساد مین کہ متفرع ہوا وسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل اون عبادات فرض سی کہ مکمل ہے قضا اونکی اور یہہ عباد تین اللہ تعالی کی حقوق مین سی ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کے حقوق سی کہ بیکہ ہوا یہہ اسطرح اور صحیح ہوا یہہ کہا ہمنی کہ یہہ جنس عمل سی افضل ہی اوسچیز جنس سی بسبب ہونے بعض افراد اوسکی افضل کا بشرط خیر من الملک الرجل خیر من المرۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا درمیان یک دگر کی

ہے جیسیکہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی اونکو مبدل ساتھہ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد ہی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہین اور ذات البین نام اون احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کے ہین اور اصلاح اونکا نیک کرنا ہی اور مبدل کرنا اونکا فساد سے ساتھہ صلاح کی اور فساد احوال کی ذات البین ہے حالقہ ہی حلق کہتی ہین بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد دین کا ہلاک کرنا اور جڑ سی اوکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات البین ایک خصلت ہی ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سی اوکھیڑنیوالی تو اب جیسیکہ اوسترہ بالونکو جڑہ سے مونڈتا ہی اور اسمین رغبت دلانی ہی صلح کروانی پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنی سی اسمین ۶۷ **وعن الزبیر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی ۱۲ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی ہی طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی کہ پہلی امتی تہین وہ بیماری حسد اور بغض ہی وہ بغض ہی ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنیوالا ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالونکو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سی اوکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب رواہ ابوداود اور روایت ہی ابوہریرہ کی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی بچو تم حسد سی اسلیی کہ حسد کہا تا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنیوالی نیکیونکو جیسیکہ کہاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** احدیث سی دلیل پکڑی ہی معتزلی نی اپنی مذہب کا ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک یہہ نہین ہی بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیات اور جواب اونکی دلیل پکڑنیکا احدیث سی یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اس سی کمال ایمانکا اور تمام نیکیونکا جیسیکا ایک حدیث مین آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل و بعضون نی یہہ جواب دیا ہی کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کیسی حسنات کو یہہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنی نفس کے اور ہتک حرمت محسود کے اور اگر یہہ چیزین نہ کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہہ نہین تو ہتک حرمت بسبب خبیث کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دینگی عوض مین اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے نماز اور زکوۃ اور روزی اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان ناحق لگایا ہوگا اور کسیکا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی اونکو دینگی کہ جنپر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کے یہہ ہین معلوم کرنا اور فنا کرنا اونکا دیوان اعمال سی اور اگر آجر اونکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھہ کسی اعمال کے آویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہی ساتھہ اسکی مع اعمال روز قیامت کے اور اور جواب یہہ ہے کہ حسنات مضاعف ہوتی ہین ساتھہ استعداد و صلاح بندیکی پس جب مرتکب خطاؤنکا ہوتا ہی تو مضاعفیت سی محروم رہتا ہی ۶۸ **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانہا الحالقۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم برائی ذات البین کی پس درمیان دو شخصون کی پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی ضرمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ضرمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بی وجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اوسکو پہنچاویگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ

شاق الخ کی یہہ معنی بہی لکہی ہین کہ جسنی عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سی اوس سی عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ع **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب و رحمت الہی سی وہ شخص کہ ضرر پہنچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پہنچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگونکو ساتہہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصون کے کہ اسلام لائی ہین ساتہہ زبان اپنی کے اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل اونکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنی کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکی پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈی عیب اپنی بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈا اللہ نی عیب رسوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اسمین مومن و منافق اور نہین پہنچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل اونکی پس شامل ہی یہہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیی کہ آگی آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوۃ یعنی بہائی چارہ ہے نہین پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر سی منافق مین یہہ خلاف ظاہر کی ہی اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرنی اونکی اسی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہی اوسکی لیی کہ قادر ہو اوسپر اور کبہی واجب ہوتی ہے حد و تعزیر پس یہہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبون مین کہ نہین جانتی تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبونکو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہہ ہی کہ جو کوئی ڈہونڈی یعنی طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اوس سی اور ڈہونڈیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیوب اوسکی یعنی یہہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہہ مسلمان کی پس دل نہین ٹہیر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس باعث ہوتا ہی پردہ دریکا اور حد پردہ کی یہہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلی اور جو دیوار ملی ہو مکان کی پس نہین جائز ہی چوری سی کان لگانا اوسکی گہر پر تا کہ سنی آواز تارون کی یعنی ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والون کی کہ آپس مین نشی والون کی سی باتین کر رہی ہون اور اسیطرح جبکہ چہپالین باسن شراب کی اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کہولنا اونکا اور اسیطرح نہین جائز ہی سونگہنا تا کہ پاوی بو شراب کی اور نہین جائز ہی یہہ کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایون سی تا کہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتا ہی شرابی کی گہر مین اور اس قول مین کہ نہین پہنچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب تک نہین پہنچتا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ کے اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بیخبر ہو اس سی ع

وعن

وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بی مصلحت شرعی کی زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی بہ نسبت اور سودون کی حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین بمعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسیکے آبرو ریزی مین لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہے تشبیہ دی اوسکو ساتہہ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلیی کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ ہے اور قید لگائی ناحق کی اسلیی کہ بعضی احوال مین مباح ہوتی ہی آبرو ریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح کری یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا کہ محدثین راویون کو واسطی مصلحت حفظ دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند ہے ذکر کرنی برائی منگنی کرنیوالیکی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو ۔ ح ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ ابوداود اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی گہڑونچتی تہی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین اونکی اور پڑتی ہین لوگونکی آبرو مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب اسکی آبرو ریزی کرتی ہین لوگونکی غیبت کرنیکو جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اوسی خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور سینی اونکی بہی اونکی ہاتہونسی زخمی کروائی ۔ ح وعن المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ ورياء فان اللہ یقوم لہ مقام سمعۃ ورياء یوم القیمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی مستورد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت کرنی یا بہتان زنا کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کے آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑیکی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ اکلۃ ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی بمعنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زیر ہمزہ کی بمعنی یکبار کہانیکی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کی غیبت اور برائی کسی مسلمان کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اس وسیلہ سی اپنی لیی روٹی پیدا کری اور وجہ رزق کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مفعول کے ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا اور یہہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی اوسیطرح کہ اوپر ذکر کی گئی کہانیمین اور قام برجل مین حرف تعدیہ کی لیی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقام دکہانی اور سنانیکی یعنی تعریف کری اور خوبیان دکہادی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین اوسکی فضیحت کرنیکی لیی کہڑا ہوگا اللہ پس کہڑا
ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنیسی اور کہا مظہر نی کہ بجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کیلیی ہو یا سبب کے لیی پس اگر تعدیہ کی لیی ہو تو
معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی کہڑا کری کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسیکی ساتہہ صلاح و تقوی کی اور ساتہہ زہد اور عبادت کی شہرۃ دی
تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال ٹہیراوی اپنی لیی تا کہ اوسکی سبب سی مال و جاہ اپنی تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضی خادم
درویشون کی کرتی ہین ہماری زمانہ مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کہڑا کریگا ساتہہ
اسطرحکی کہ حکم فرماویگا فرشتونکو کہ اظہار کرین کہ یہہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹ شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیی بعد ازان عذاب دیگا اوسکو
عذاب جہوٹون کا اور اگر بسبب کے لیی ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکی کہ معتقد ہو اوسکا کوئی شخص ذی قدر
اور بہت مال والا تا کہ حاصل ہو اوسکو مال و جاہ جیسیکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد امیر کا ہی کہڑا ہوگا اللہ تعالی اوسکی رسوا کرنی کی لیی یعنی ارادہ کریگا
اوسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہہ ریاکار تہا خلق کی لیی کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سے ہی نقل کی یہہ احمد اور
ابوداؤد نی **ف** یعنی نیک گمان رکہنا ساتہہ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوسچیز کی کہ گمان کرتی ہین
عوام کہ حسن ظن یہہ ہے کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنی ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہہ
معبود کی وہ مغرور و مردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتہہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سے ہی یا ناشی ہی حسن عبادۃ
سی یعنی جو کوئی متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوای بدکار کی نہین ہوتا ؎ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ٭ نامخود خواند
اندر حق یار ۱۲ ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ اَعْطِیْهَا
بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ
وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری
زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنی بطریق استفہام
انکاری کے کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصی ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات مہینی ذیحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل
کی یہہ ابوداؤد نی **ف** حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی بن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سی تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کیسی
اور بیوی تہین ابو الحقیق کے پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ پکڑی آئین پس آنحضرت نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج مطہرات
کو انسی سوء مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی انہین مین سی تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک روز انکو حضرت عائشہ نی یہودیہ
کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نی حضرت سی شکایت کی فرمایا آپ نی کہ تو اوس سی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی اور
حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آپ خفا ہوئی اونسی بسبب بدزبانی کرنیکی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ
تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کی نہ بارادہ عداوت و بغض کی اور اس تقریر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین
جیسیکہ اوپر گذرا ۱۲ ع ح **وَذُكِرَ** حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث

وعند زینب فضل اظہر

معاذ

معاذ بن انس کے کہ سرا اوسکا یہہ ہی من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی بن مریم سرقت قال کلا والذی
لا الہ الا ہو فقال عیسی آمنت باللہ وکذبت نفسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ دیکہا حضرت عیسی بیٹی مریم کی نی ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسی نے چوری کی تونی یعنی کیا چوری کی تونی کہا ہرگز نہین یون قسم
ہی اوس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکی پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور جہٹلایا مینی نفس اپنی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجہی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا مینی تیری قسم کہانیکو ساتہہ اللہ کی اور جہٹلایا
مینی اپنی نفس کو یعنی اوس چیز مین کہ کہی مینی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہہ لینا خفیہ نہو چوری واسطی نہونی کسی شرط کی اون شروط مین سی کہ معتبر ہین
حد چوری مین شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہے کہ یعنے تصدیق کیا مینی تجکو تیری قسم مین اور پہر امین اوس چیز سی کہ گمان کیا
تہا مینی اور جہٹلایا مینی اپنی نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی
عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان
یغلب القدر اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہی حسد یہہ کہ غالب
آوی تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب راضی ہونی کی قضا اللہ پر اور بسبب
شکوہ کرنیکی ماسوی اللہ سی یا بسبب میل کرنیکی طرف کفر کی بسبب دیکہنی اسکیکی کہ اکثر کفار اغنیا و چین والی ہین اور اکثر مسلمان فقرا آزمایش مین ہین
بمقتضای اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنت الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نی اپنی بندون کی تسلی کی لیی لا یغرنک
دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کے
تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماویہم جہنم وبئس المہاد ولکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہا خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند
اللہ خیر للابرار آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکہتی تہی مشرکونکو چین مین پس کہتی تہی کہ اعدا اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتی ہین اور ہم ہلاک ہو گئی ماری بہوک
اور مشقت کی اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونیوالا ہی اور تمہاری لیی بڑی چین آخرۃ کی ہین اس فانی کو دیکہہ کر
حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسی فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہے زیادتی غنا کی ہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور
اسلیی متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ
غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کی یہہ کہ بدل دیگا تقدیر کو ہ ع ح **وعن**
جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ او لم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ
صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہین رکہتا
ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے
نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی
حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہہ ہی کہ صاحب مکس بہی نہین قبول کرتا
عذر تاجر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکیکی اور حضرت عائشہ رض

سے بطریق مرفوع کی آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دونمین ساتہہ تمہاری بہتر بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیی تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین سی
وہ ہی کہ آدمی منزل پر اکیلا اور کوڑی ماری اپنی غلام کو اور نہ دیوی عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری کی اسی کہا اونہون نی ہان اگر چاہیی
تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکہین اوسی فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری کی اس سے کہا ہان اگر
چاہیی یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرۃ اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ
بری کے اس سی کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اوس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکی سی نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نی اور ابی ہریرہ نی
صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگون کی عورتون سی یعنی بدنظر نہ کہو اور نہ عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنی
بابلون سی نیکی کرینگی بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیی کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو یا وہ باطل پر پس اگر
نہ قبول کیا نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نی اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہی مرجع **باب الحذر والتانی فی الامور** باب ہی بیچ بیان بچنی اور ڈرنگ کرنیکی کامون مین **ف** حذر ساتہہ زبر حا اور ذال کی اور جزم زکی یعنی پرہیز و احتراز کرنیکی
اور حذر ساتہہ زبر حا اور زیر ذال کی مرد بیدار اور رتانی توقف و درنگ کرنا کارمین اور شتابی نکرنی اوسمین اور راناۃ بروزن قناۃ کی اسم ہی سی
معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیی کہ لوگون کی شر اور زمانہ کی آفات سی خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام
کار کو دیکہتا رہی اور کامون مین جلدی نکری و حلم و وقار اختیار کری مگر بعضی کامون خیر کی مین کہ شتابی و نمین فرمائی ہی ہان شتابی کری جیسی نماز غیرہ
ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ
مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کاٹا جاتا مومن ایک
سوراخ سی دو بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لدغ کاٹنا سانپ و بچھو کا اور جحر ساتہہ تقدیم جیم مضمومہ کی حر ساکنہ پر سوراخ سانپ و بچھو اور
مانند انکیکہ فرماتی ہین کہ شان مومن کی اتا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سی کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکری اور
غضب لہ رسد للہ لینا پنجوڑی اور ہر بار حلم و تغافل نکری اور فریب کہاوی اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کہائی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نچاہیی
اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہی و سبب ورود ہوئی اس حدیث کا یہہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرا کفار سی کہ مسلمانون
کے ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بدذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ
بار دگر ان افعال کی پاس نہ پہٹکون گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی
پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین ہاتہہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضی لوگون
نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نی لا یلدغ المومن الخ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ
عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا ہنا کہ تحقیق تجہین دو خصلتین ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو
اللہ یعنی خواہ تجہین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و قار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبد القیس نام ایک قبیلہ
کا ہی آیا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیی تو حضرت کو دیکہکر اونتون پر سی کود پڑی اور ملازمت شریف مین دوڑی اور جبقہ اریان

اور شوق محبت ظاہر کین آنحضرت نی اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان اضطرابیون سی منع نکیا لیکن اشج کہ نام اونکا منذر تہا اور رئیس و سردار اونکی تہی تمکان
پر اور تری اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندہا پہر غسل کیا اور اچہی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سی مسجد شریف مین آئی اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی
پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی آنحضرت کو یہہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت
نے اونکو ساتہہ وجود ان دو صفتون کی خبر دی تو اونہون نے کہا یا رسول اللہ یہہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین
میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نی شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست رکہتا ہی
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ اور باقی
رہین گی ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی
طرف سی ہی یعنی اوسکی الہام سی اور جلدی کرنی شیطان سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بعضی اہل حدیث
نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کی کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یادداشت اوسکی یعنی وہ حافظہ خوب نرکہتا تہا ف یعنی ہی وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ
خوب نرکہتا تہا پس امر اوسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہہ ہین التانی من اللہ والعجلۃ
من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا مین شیطان سی ہی یعنی اوسکی وسوسہ سی ہی کہا ہی بعضون نی کہ مستثنی ہین اس سی وہ چیزین کہ نہین ہے شبہ
اونکی خیریت مین یعنی اچہی چیزونمین جلدی کرنی شیطان سی نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نی ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان
مسارعت اور مبادرت کی طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسری مذموم ع یعنی مسارعت
اور مبادرت طرف طاعات کے یہہ ہی کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکری اوسمین جلدی سی طیار ہوکر ادا کرنی لگی اور جلدی یہہ ہے کہ نماز جب پڑہنی لگا جلدی سی
ادا کرلی پس اول یعنی مسارعت اچہی ہے اور دوسری یعنی جلدی سی کرلینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہہ ہوا کہ شوق سی دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا
اچہی کام کی لیی اچہا ہی اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہی ۱۲ مولف وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور
کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف مگر صاحب لغزش کا یعنی جو گناہ مین پڑا ہو اور خطا اور خلل کار مین اوسی وجود مین آیا ہو اور خجالت کہینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست
رکہتا ہی کہ لوگ عیب و خطائین اوسکی ڈہانکین اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہہ کہ ایسی شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنی مین پائی تو لوگونسی بہی عفو کریگا اور
بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتی ہین دانا اور راست اور استوار کار کو اور حکمت کہتی ہین جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتی ہین کامونکی پہچاننی
کو پس فرماتی ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جانا نفع اونکا اور پہچانا اشیا کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئے اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ۱۲ ح
وعن اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وصیت فرمائیی مجکو
یعنی ساتہہ ایک چیز کی کہ جاتا رہی تحیر میرا بیچ کام میری کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کری تو کرنی اوسکی کا ساتہہ دیکہنی انجام اوسکی کی اور

تامل کرنیکی بہم مصالح اور مفاسد وسکیکی پس اگر دیکھی تو بہتر انجام اوسکیکی بھلائی یعنی نفع دینوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر دیکھی تو برا انجام اوسکا اور مگر دیکھی تو گمان یعنی تردد اور گمان یعنی جاوے تو گمر بہتر انجام اوسکا اور کام میں پس ان دونوں صورتوں کی پس اگر دیکھی تو بہتر انجام اوسکا اور مگر دیکھی تو برا انجام اوسکا

لکہ یہاں اس صورت مین نسبت کرنی خطاوں ہم کے طرف راد یکی کچہ ضرورت نہین اللہ اعلم ۔ مولف **وعن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا حدث الرجل الحديث ثم التفت فهي أمانة** رواه الترمذي وأبو داود ۔ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسوقت کہ کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کا ارادہ کرتا ہی اوسکی اخفا کا پہر غالب ہوے یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف یعنے حکم اسکا امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس انکو چاہیی کہ امین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین **وعن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأبي الهيثم بن التيهان هل لك خادم قال لا فقال فإذا أتانا سبي فأتنا فأتي النبي صلى الله عليه وسلم برأسين فأتاه أبو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهما فقال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن المستشار مؤتمن خذ هذا فإني رأيته يصلي** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطے تیری خادم کہا نہین پس فرمایا جسوقت کہ آوی ہماری پاس بندی تو آو تو ہماری پاس پس لائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس دو بردی پس آی آنحضرت کی پاس بہو جب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کر لی تو ایک کو ان دونون مین سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کردو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتہہ وسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جسمین کی مصلحت دہبودی مشورہ چاہنی والیکی ہودی سی کہی اور خیانت نکری اور مقصود یہہ ہے کہ چونکہ تو نی مشورہ مجہسی کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارہ کی ایک بردہ کی طرف اون دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیی کہ تحقیق مینی دیکہا ہی سکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکیکی احسان کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہہ غلام ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اونیکی اور احسان کرنیکی اسکی حق مین وصیت کی ہی اونکی بیوی نی کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کردو مرح **وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمجالس بالأمانة إلا ثلاثة مجالس سفك دم حرام أو فرج حرام أو اقتطاع مال بغير حق** رواه أبو داود ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسین ساتہہ امانت کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنین اوسکو کہین نقل نکریں اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنین واجب ہی نقل و پہیلا دینا اونکا غیر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی اگر کسی سی یہہ بات کہ مین ارادہ رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مارڈالونگا یا فلانی عورة سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیی کہ ان باتون کو پہنچا دی اون لوگون کو تا پرضرر ہون اور اپنی کو بچا دین یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنی یہہ ہین کہ لایق ہی مومن کو کہ جب دیکہی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس تین مجلسون مین سی انتہی ۔

وذكر حديث أبي سعيد إن أعظم الأمانة في باب المباشرة في الفصل الأول اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانة بیچ پہلی فصل باب المباشرة کی ف یعنے یہہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرة مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سی لایا اور ہنی باب المباشرة مین بحال خود چہوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی مین ہی اور شاید کہ مصابیح کی نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور رہو ولیکن جن نسخون مین کہ ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرة مین ہی فقط غالبا لکہنی والون نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کردیا ہو واللہ اعلم ۔ ح ۔

الفصل الثالث فصل تیسری

واسقوضیہ صعوفوا وکا التزمذی ۵

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ العقل قال لہ قم فقام ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ اقعد فقعد ثم قال لہ ما خلقت خلقا ھو خیر منک ولا افضل منک بک اخذ وبک اعطی و بک اعرف وبک عاتب وبک الثواب وعلیک العقاب وقد تکلم فیہ بعض العلماء روایت ہی ابی ہریرہ کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کھڑی ہوپس کھڑی ہوئے پھر فرمایا اوسکو بیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اوسکو موہنہ کر میری طرف پس موہنہ کیا پھر کہا اوسکو بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اوسکو نہیں پیدا کی میں کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھی کمال میں اور نہ خوف تر تجھی بسبب تیرے لیتا ہوں میں یعنی عبادات اپنی بندون سی یا جس کی نعمت لیتا ہوں تیرے ہی سبب سے لی لیتا ہوں کی تقصیر کے اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیرے دیتا ہوں میں یعنی ثواب و درجات یا جسکو نعمت دیتا ہوں بواسطی تیری دیتا ہوں کی خدمت کے اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہوں میں اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہوں اور بسبب تیری ثواب دیتا ہوں الی اور بسبب تیری عذاب کرتا ہوں یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب و ثواب و عقاب دنیا اور آخرت میں عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی یہہ صحت حدیث کی بعضی علماء نے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسکہ پیدا کیجاوی گی موت بصورۃ دنبہ کی اور ذبح کیجاویگی درمیان میں جنت و دوزخ کی ۔ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اھل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ حتی ذکر سہام الخیر کلھا وما یجزی یوم القیمۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون میں سی اور روزہ داروں میں سی اور زکوۃ دینی والو میں سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون میں سی یہان تک ذکر کیا آنحضرت نی سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین مجازا کل کا حکم کر دیا جزا نہیں دیجاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سی یہان بہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد میدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہنچنا مقام قرب کو اور وصل ہونا ساتھ حق کی اور عقل معاد کر بعضون کی کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہے اور اسجگہ میں اختلاف علماء کا اور بحث اونکی پہ تفاصیل علم و عقل کے کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضی علم کو فضل کہتی ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو ہی اور بمعنی تمیز و دریافت کی حمل کرین اثر عقل کا ہو باین معنی کہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس معنی کی علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سی کیونکہ ہی عالمانی کر ایک گھنٹہ دس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کی ہزار رکعتون سی ۔ ح **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہی ابی ذر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرا ہی ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہی ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہی حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنی ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملی کی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنی مانند اوس عقل کے کہ ساتھ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور اوسکی مصالح و مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنی مین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین کہ اور بعضی کہتی ہین کہ متورع بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ التقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سی ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک ہے معنی ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہی ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طبعی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکھتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سی یا باز رکھنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اس مین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ بحسب لغت مین بمعنی باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین مستعمل ہین اول راجتناب کے معنا اور اگر بمعنی اجتناب کے ہون تو ترک کرنی امتثال و امر کی ہی جنسلب

کرنا چاہیی باین وجہ پہر شامل امتثال و اجتناب کو ہونگی اور حاصل یہہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس وہ ہی کلی و جزیری جاہیہ ین امتثال امر اور اجتناب نواہی و لکہا ہی علمائی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال مین قصار کری فرائض و واجبات و سنن و مکروہ پر لیکن جانب اجتناب مین اہتمام خوب ہی تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب الہی کی ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسے ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا ہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہنچیگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا اچہا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچہا ہو اور اگر دوا کہا دی اور پرہیز نکری ہرگز شفا نہین پانیکا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابون مین مذکور ہی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی حسب اوچیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہہ چاہیی آدمی مین بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہہ لیتی ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسکہ عرف مین خلق اسکو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈہونڈہنی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہین حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور ذوالنون مصری کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہہ خلق کی اور راضی رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جفا اور ہتہادی خلق سی اور بد اخلاقی اور حرم اور شقاوت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی پہی مرفوع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السؤال نصف العلم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنیمین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیونکی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کیمین بیہقی نی یہہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کہ نی یا دتی نکرنی خرچ مین آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی مین دو چیزین چاہییں ایک خرچ بنای خرچ میانہ روی پر چاہیی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیونکے الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صالحین کے اور سررشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہہ ہی کہ کچہہ کسب کری اور ایسین محبت ہی کری اور یہہ صورت مین ہے کہ محبت اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچہی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہہ محتاج ہی ساتہہ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب بنا ساتہہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال و جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتہہ تمام شقوق کی اور احتمالات کی تا جواب شافی کافی یاد ی اور کچہہ نہ رہ جاوی جواب مین پس اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور دار د نہین ہوگا کہ سوال ہو تا ہی بسبب جہل و تردد کی علم کی اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہیں اور بظاہر تر یہہ ہے کہ کہا جاوے سمجہا جاتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب کیلیی اوسکو مشارکت ہے علم مین اور وہ چاہتا ہی یہہ کہ ملاوی ساتہہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرنا ہے بغیر تامل کے اور ربری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہیو اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہی علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف صوم مین کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ مکر تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیرے کلام کرنیسی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ رہی تو مانند دیوار کی ہی **ف** ع ہ

باب الرفق والحیاء وحسن الخلق

باب ہی بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی ف رفق ضد ہی عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتھہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سی اور حیا شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب برائی کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہی کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنی نعمتون الہی کی اور قصور کرنیکی نعمتون کی شکر کرنیمین اور کہا ذوی النون نی پایا جانا ہیبت کا دلمین ساتھہ وحشت کی بسبب گناہون گذشتہ کی اور کہا وقاق نی کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہی آگی مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہہ ہین کہ اتباع کری اوس چیز کا کہ لائی ہین اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسلیی جبکہ پوچھین گئین حضرت عائشہ رض خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ وارد ہی اونکی حق مین وانک لعلی خلق عظیم پس کہا حضرت عائشہ رض نی کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین اچھی ہین تہی حضرت متصف ساتھہ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اوسمین پرہیز کرتی تہی حضرت اونسی پہر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کی ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه رواه مسلم وفي رواية له قال لعائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش ان الرفق لا يكون في شيء الا زانه ولا ينزع من شيء الا شانه روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہی اونکی لیی آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی کہ طاقت نہین رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ نرمی کرین بندی آپسمین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اوس سی اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیدیتی ہی اوسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کردیتی ہی اوسکو ف دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنی کامون مین خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہہ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکی اشارہ کیا ساتھہ اختیار کرنی طریق نرمی کی بیچ طلب کرنی رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کی اور رغبت دلائی اسپر ساتھہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندونکو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہی سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوا نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کی اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجایش نہین رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہین تو بہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اسکلام کا کیا ہی جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیی کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک رہنی کی بیچ مباشرت اسباب کی ع وعن جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يحرم الرفق يحرم الخير رواه مسلم اور روایت ہی جریر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاوی نیکی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی سب بہلائیونسی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہی پس اسمین فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہی اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہے سختی کی اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیونکی ہی ع وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على رجل من الانصار وهو يعظ اخاه في الحياء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه فان الحياء من الايمان متفق عليه

اور

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار مین سی کہ وہ نصیحت کر رہا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑدی اسکو اسلیی کہ حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کر اسلیی کہ ائی بازر تہا ہی آدمی رزق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہی پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑدی اسکو بحال خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کی ہین یتذر یعنی ڈرا رہا تہا اور کہا راغب نی کہ وعظ زجر کرنا کر اوسین کچہہ ڈرانا ہی ہو اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرنا ساتہہ خبر کی سی اسطرح کہ دل اوسی نرم ہو تمام ہو کلام اوسکا اور وعظ بیان ہی معنی عتاب کی ہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ع

وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر وفی روایۃ الحیاء خیر کلہ متفق علیہ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہی کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کے جواب یہہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرما بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سی ہی در اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازاً کہین گے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہہ جواب علمانی دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی سی وطبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر ہو جواب مین یہہ ہی کہ یہہ کلیہ الحیا خیر کلہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی کہ موافق رضا حق کی ہو وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت رواہ البخاری اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوسچیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی انبیا کی کلام مین سی یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تو نی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری نے ف فرمایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی لوگون نی اوسکو اور ربانی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اسحدیث کی گئی طرح بیان کئی ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہی کہ مانع بری چیزون کی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نہ رکہی تو نی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسری یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگے ع و

وعن النواس بن سمعان قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرہت ان یطلع علیہ الناس رواہ مسلم اور روایت ہی نواس بن سمعان کے سی کہ کہا اوسنی کہ پوچہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کرے تیری سینی مین اور مکروہ جانی تو یہہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہہ مسلم نی ف تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر دل کو لیکن یہہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ کھولدیا ہے خدا یتعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیی اور روشن و آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس باب مین نہو نہیں اور اقوال علمای کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسری گناہ کی بیان کی بعد اسکی فرمائی کہ مکروہ جانی تو انجا اور یہہ ہی جیسی ہی لوگون کا حال ہے ع

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی جو خصلتین اچہی کہتا ہو کر رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ

تحقیق بہترین تمہاری نیک ترین تمہاری مین ازروی اخلاق کی نقل کی ہیہ بخاری ومسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عالشہ سی کہا فرمایا نبی صلی اسد علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا نرمی سی دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا نرمی سی محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی نقل کی ہیہ شرح السنۃ مین **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ شرم کہنی بری کام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت مین ہین اور بیحیائی بدی سی ہی اور بدگو مین ہین نقل کی ہیہ احمد اور ترمذی نی **وعن** رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اسد کیا بہتر ہی اوسچیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی ہیہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور شرح السنۃ مین اسامہ بن شریک سی ہی ۔

وعن حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ يُقَالُ الْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِيْظُ وَفِي شَرْحِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ اور روایت ہی حارثہ بن وہب کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین سخت گو اور نہ سخت جو کہا روایت کرنوالے نی اور جواظ سخت گو سخت خو ہی نقل کی ہیہ ابوداود نی اپنی سنن مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور صاحب جامع الاصول نی ہی نقل کی ہی جامع الاصول مین حارثہ سی اور اسیطرح شرح السنۃ مین نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنۃ مین اسطرح ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھہ جعظری کی اور کہا کہا جاتا ہی جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہین اور مصابیح کی نسخون مین عکرمہ بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخون مین عکرمہ سی ہی الا اکثر نسخون مین حارثہ ہی سی ہی اور لفظ حدیث مصابیح کے نسخون مین یون ہین کہا راوی نے اور جواظ وہ ہی کہ جمع کری مال اور نہ دی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ف یعنی بعضی روایتون سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونون کے ایک ہی معنی ہین اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابون سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ یعنی متکبر کی ہی اور جعظری یعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونون لفظ قریب ہین معنون مین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی اسلیی کہ خطاب ہے حضرت عالشہ سی بطریق مرفوع کی روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لپی توبہ ہی مگر صاحب بری خلق کی لپی نہین اسلیی کہ وہ توبہ نہین کرتا ایک گناہ سی مگر پڑتا ہی اوس سی بری مین اور حرف لازائدہ جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتھہ ہر ایک کے دونون خصلتون مین سی نہین داخل ہوگا جنت مین مطلق اگر ہی منافقین سی یا نہین داخل ہوگا ساتھہ نجات پالی ہوون کی اگر ہی مومنین سی ۔ ۱۲ **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہی ابی درداء کی اوسنی نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری

چیزون مین ملکر کہی جاوینگے مومن کے ترازوی اعمال مین ان قیامت کے خلق نیک ہی درحقیق اسر تعالی دشمن کہتا ہی فحش بکنی والی بیہودہ گو کو کہ
نقل کی ہیتھ مذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابو داود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے
بہی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نی کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کیی ہین اور لکہا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین
اور یہہ بہی لکہا ہی کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لایی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عَائِشَةَ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عالشہ رضی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ باتا ہی بسبب
خلق نیک کی درجہ اسکی نماز گذار کا سا اور دن کی روزہ رکہنی والی کا سا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہہ ہی
کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اوسکی لیی اور شفقت کری اوسپر **وعن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم نی تقوی کر تو اسر کا جہان ہو دیتو
اوپر پیچہی کر برائی کی نیکی تا کہ مٹادی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتہہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** تقوی
کر یعنی ساتہہ بجالانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی یہی کہ تقوی بنیاد ہی دین کی وسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کے
پہر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اسر سی اور مابین ان
دونون درجون کی اور مراتب مین کہ بعض اونکی برتر ہین بعض سی ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہو قوی تو یعنی
خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیی کہ اسر تعالی جانتا ہی تیری چہپی ہوئی باتون کو یہی جیسیکہ
جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو لیی لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقایق ادب کی پہر محافظت اوامر اوسکی اور بچنی کی گناہون اوسکی سی اور دعائے
سی منقول ہی اونہون نی سنی آواز ایک قبر مین سی کہ میت کہتا ہی کیا نہین نی کوڑہ دی مینی تیری کیا نہین نماز پڑہی مینی کیا نہین کیا مینی ایسا
اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان اسی دشمن اسر کی کیا تو نی یہہ سب کچہہ لیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نی اسر کا ساتہہ کرنی گناہون کے اور نہ
لحاظ کیا تو نی اوسکا اور چہپی کر برائی کی نیکی اسر یعنی جبسی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکی چہپی نیکی کر تا پاک کری دہ نیکی نقش بد کیوا اور مراد نیکی سی ہے توبہ
اور طاعت مطلق یا یہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کی کہا طبیبنے کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹانی آثار سیات کے سی ساتہہ کرنی حسنات کی فارغ
نہو اور ہر بدی کی بدلے مین کری نیکی کہ اوسکی جنس سی ہی جیسیکہ اگر گانا بجانا سنی اور صحبت کہلی ونسی کہ جو گرفتار ہین اس بلا مین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنے
اور ذکر کی مجلسون مین بیٹہی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلیمین حلال چیزین پینی کی سردی اور تکبر کی بدلیمین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری
ساتہہ دینی مال کی انتہی اور مٹانی سی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اسر تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کی دل سی یا اعمال کی لکہنی والی فرشتون کی دیوان سی
اور یہہ جب ہی کہ ہو برائی حق اسر تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی تا راضی کر دی اسکو
اوسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی نی رگ کا حال کہ اونکو دیکہا کسی نے خواب مین بعد انتقال کی پس پوچہا اونسی کہ کیا معاملہ کیا اسر نی تسی کہا بخشدیا مجکو
اور احسان کیا مجہپر مگر اوسنی حساب لیا مجہسی یہان تک کہ مطالبہ کیا مجہسی ایک دنگا کہ تہا مین روزی سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مینی ایک
گیہون اپنی لڑکی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لی گی میری نیکیون سی

مقدار نقصان توڑنی اوسکی کی اور کہا بیضاوی نی کہ چہوٹی گناہونکا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کبائر مین سی
بسبب عام ہونی قول اللہ تعالی کی لنکفر عنکم سیاتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر مین سی اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہین
ساقط ہوتی حد اونکی اور نہین معاف ہوتی توبہ سی ہ ع ح وعن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم
بمن یحرم علی النار وبمن تحرم النار علیہ علی کل ہین لین قریب سہل رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتہہ اوس شخص کے
کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالیکی لوگونسی اور نرم خو کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن
غریب ہی ف سوال مین واسطی مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی
ہے یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب مین اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر بہی یہی ہے کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام
ہے ح وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم رواہ احمد والترمذی وابو داود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بہولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کے
یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف غر ساتہہ زیر غین کی مرد فریب کہانیوالا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتہہ زبر اور زیر کے مرد فریب
دینی والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہا جاتا ہی ہر اوس شخص سی کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم
کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اوس سے اور یہہ بسبب جہل اور نادانی اوسیکی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسیکی
ہی اور بعضی یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک رکہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگونکی سینونکی کینہ پر مطلع
نہین ہوتا جو کچہہ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتہہ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنی کی ہی کار معاش دنیا
کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نی
ساتہہ قول اپنی کی لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین اسپر کہ نہ چاہی کہ ہمیشہ فریب کہاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہہ سی دیوی اور پہلی اسکی بیان مین گذر
چکا ہی کہ یہہ شامل ہی امر دنیا اور آخرۃ کو اور بعضون نی کہا کہ یہہ مخصوص ساتہہ آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین
اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کہاتا اور اپنی لیی ساتہہ فریب کی راضی نہین ہوتا اور اگر کبہی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ
اپنی اختیار سی نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ح وعن مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون ہینون
لینون کالجمل الانف ان قید انقاد وان انیخ علی صخرۃ استناخ رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی مکحول سی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کہینچ آوی اور اگر بٹہلایا جاوی پتہر پر بیٹہہ جاوی نقل کے یہہ
ترمذی نے بطریق ارسال کی ف یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی اور امر اور نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسیطرح چلتا ہی اپنا کچہہ اختیار نہین رکہتا اور متحمل ہوتا ہی
مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کے ہو آپسمین تغیر تکبر کی اور یہہ بہی حقیقت مین اطاعت امر الہی ہی کے ہی ح وعن ابن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاہم افضل من الذی لا یخالطہم ولا یصبر علی اذاہم رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگونمین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی
لوگونمین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین بہی اسی پر تہی اور یہہ افضل

واکمل ہے باعتبار امر بالمعروف نہی عن المنکر اور مدد کرنیکی اور تقوی اور استعانہ اسلام کی اور غرات کی حقیقت حدیثین آتی ہین کی دلالہ کرتی ہین اوسکی
فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہے کہ یہ مختلف ہی ساتھہ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اور حالتون کے یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون اور بعضی لوگونکی ساتھہ
اعلی رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگونسی الگ رہنا افضل ہے اور یہ مسلہ مفصل آداب الصالحین مین کتاب الحیا سے نقل کیا گیا ہے
اور مختار سمین تو وسط ہی کہ عزلت کرے اکثر لوگون سی اور ارادہ نکی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص مین اور جمع ہو اونکی عوام کی ساتھہ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت
جب کرے کہ پہلی علم کر باعث عمل ہی اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کرلی چنانچہ سلیمی کہا ہی بعضی عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کی زہد ہی اور بغیر زہد
کے علم اور یہی طریقہ رہا کامل صوفیونکا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رح کی کہ لوگونسی الگ بھی رہی اور ہر مل بھی رہی ۱۲ ع وعن سہل بن معاذ
عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم
القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ
لابی داود عن سوید بن وھب عن رجل من ابناء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ
قال ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ کی نقل کی اپنی باپ سی یعنی اس سی یہ کہ بیشک
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصی کو اسحال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاویگا اوسکو اللہ روبرو خلائق کی دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار
دیگا اوسکو ہیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور ہیچ ایک روایت ابی داود کی مینقول
ہی سوید بن وہب سی کہ او نہون نی نقل کی ایک شخص سی کہ آنحضرت صلعم کے اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کی فرمایا آنحضرت
نی کہ بھری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ بسبب کسی کے ڈر کی آیا تہا امن و ایمان سی ف بلاویگا اوسکو اسکہ یعنی شہرہ دیگا اوسکو لوگونمین اور رشتا کریگا
اوسکی اور فخر کریگا ساتھہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حقیقت کہ یہہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا اسکہ یہہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی
سی جنت مین اور پہنچانی اسکیسی درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنی کی تعریف اسکی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور سلیمی تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سی اوسکا ہنکانا جنت ہی اور جو رعین جزا اوسکی اور یہہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہو نری غصی
کے روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھہ عفو کرنیکو یا احسان کرنی اوسپر کہا ثوری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالی پر اسلیے
احسان کرنا احسان کرنیوالی پر بدلا ہی ع وذکر حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث
سوید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی من ترک ثوب جمال ہیچ کتاب اللباس کے **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن زید بن طلحۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء رواہ المالک مرسلا ورواہ ابن ماجۃ والبیہقی
فی شعب الایمان عن انس وابن عباس اور روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیشک ہر دین کے خلق ہی یعنی ایک صفت
خاص اونکے عمدہ ہی اوسمین اونکی رغبت کرنا غالب ہی اون سلام مین حیا ہی نقل کی یہہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے ف حیا یعنی یہہ اوسچیز کی کہ مشروع ہی اوسمین حیا بخلاف اوسچیز کی کہ نہین مشروع
اوسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرینگے ساتھہ حق اور قائم ہونیکی ساتھہ حق کی اور اداکرنی شہادت کے جیسیکہ چاہیئی ظاہر یہہ ہے
کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ غالب اور پرہر دین والون کی ایک خصلت ہے سو اسی حیا کی کہ وہ خاص غالب ہماری ہی پس ہی باوجود اشتراک اوسکی واسطی تمام دینون کی
یہہ تمام خصلتون کی واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہہ ہے کہ تمام اخلاق حمیدہ ناقص ہی پہلون مین اور وہ کامل ہوی ہماری

دین میں برکت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اسلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیۃ تک اور انس اور ابن عباس سے لیے بطریق مرفوع کے موقوف کے جیسے کہ وہم جاتا ہی مطلق جھوڑ نیسی بہر ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک نی اون دونوں میں سی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی نی روایت کی ہی ان دونوں سی یعنی انس اور ابن عباس سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنی ابن ماجہ نی انس سی روایت کی اور ابن عباس سی واللہ علم پھر دیکھا میں جامع صغیر میں کہ اسناد کیا ہے احدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نی بھی دونوں سی روایت کیا ہوگا ۱۲ منہ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الآخر وفی روایۃ ابن عباس فاذا سلب احدھما تبعہ الآخر رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کی گئی ہیں اکھٹی پس جسوقت کہ اوٹھایا جاتا ہی کسی سی یکیان دونوں میں سی اوٹھایا جاتا ہی دوسرا اور بیچہ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہی یکیان دونوں میں سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف لفظ قرناء جمع قرین کے ہی اسمیں دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی اقل جمع دو میں اور بعضی نسخون میں قرنا ساتھہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کے آیا ہی ۱۲ منہ وعن معاذ قال کان اخر ما وصانی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال یا معاذ احسن خلقک للناس رواہ مالک اور روایت ہی معاذ کی کہ کہا معاذ نی کہ نہی خراب ہیچز کی کہ وصیت کے مجکو ساتھہ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکھا میں پاؤں اپنا رکاب میں یہہ کہ فرمایا ای معاذ اچھا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہہ مالک نے ف آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا تھا اور وقت بھیجنی کی بہت سی نصیحتین کیں اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پونہچانیکی لیے گئی اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو نہ دیکھی مجکو اور بعد انکی جانیکی رحلت فرمائی پس اوسوقت میری آخر نصیحت یہہ فرمائی ۱۲ منہ اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگونسی یہان وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق اور رزمی کی ہیں اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سی خارج ہیں اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید سا تھہ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہی تربیت اہل تہذیب اونکی اسمیں ہی وسلامتی اور رفاہیت حال ورونکی وسمین ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہان نرمی اور درگذر کرنا رکھا ہے ۱۲ منہ وعن مالک بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ھریرۃ اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا اونکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بھیجا گیا میں واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کی نقل کی یہہ مالک نی موطا میں اور نقل کی یہہ احمد نے ابی ہریرہ سی ف تحقیق اسکی تیسرے فصل کی پہلی حدیث میں ہوگی ۱۲ منہ وعن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر فی المراۃ قال الحمد للہ الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ماشان من غیری رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی امام جعفر صادق سی نقل کرتی ہیں اپنی باپ بزرگوار امام باقر رضی سی کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب حمد ہی واسطی اللہ کی کہ ایسا اچھا کیا اللہ نی میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجھسی جیسی میری پیدائش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق ارسال کی ف یعنی بعضی آدمیون میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا اک پاؤں یا ہاتھہ یا انگلی یا ناخن نہ پیدا کیا یا تیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح سالم رکھا یہہ مولانا اسحاق نی لکھا ہی ورنہ لا محلی نی بعد لفظ غیری کی لکھا ہی برابری کہ عیب ہو بیچہ پیدائش اوسکی یا خلق اوسکی کی اور اسمیں دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کے بہت خوب تھی بہ نسبت غیر انکی کہا طیبی نے کہ اسمیں معنی قول آنحضرت کی ہیں یعنی بعثت لاتمم حسن الاخلاق لیکن دانا نقصان کو عیب پر مثل اس حمد کی حمد داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچہ قول اللہ تعالی کے ولقد آتینا داؤد وسلیمان علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدائش اور اوپر

خلق

خلق کی اسلیے کہ یہہ دونون نعمتیں اللہ کی بخشی ہوئی ہین واجب ہی شکر کرنا اونپر انتہی باقی رہا یہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین
دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اوسکو اوسکی ساتھہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون دیا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہے
اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوائے اور کو بہی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہہ حمد یا یہہ خاص حضرت ہی کی لیے ہے
اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جائز ہی ہر مومن کے لیے کہ پڑہی یہہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ
پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ۱۲ ع **وعن** عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم حسنت خلقي فاحسن خلقي رواه احمد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی
اچہی کی تونی پیدایش میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی **ف** فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہہ اسکی جزری نے
حصن حصین مین اور یہی لایق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کرنی دین کی اور تمام
کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب کہ اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچہا
کرنی خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ۱۲ ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا
انبئكم بخياركم قالوا بلى يا رسول الله قال خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم اخلاقا رواه احمد
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا صحابہ نی کہ ہان
خبر دیجیے فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچہی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی
عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضایل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سی معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور
حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہی ۱۲ ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين
ايمانا احسنهم خلقا رواه ابو داود والدارمي اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کے ایمان مین
نیکترین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی **وعنه** ان رجلا شتم ابا بكر والنبي صلى الله عليه وسلم جالس
يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبي صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه ابو بكر وقال يا رسول
الله كان يشتمني وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك
ملك يرد عليه فلما رددت عليه وقع الشيطان ثم قال يا ابا بكر ثلث كلهن حق ما من
عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز وجل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية
يريد بها صلة الا زاد الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد
بها كثرة الا زاد الله بها قلة رواه احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اسحالمین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نے بہت کیا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابو بکر نی بعضی بات اوسکی یعنی
کچھہ اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہہ کہڑی ہوئی پس پہونچی اور پایا آنحضرت کو ابو بکر نی یعنی عذر کرنیکی لیے یا
پوچہنی کی لیے گئی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹہی ہوی تہی پس جبکہ جواب دیا مینی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ اور اوٹہہ
کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تونی اوسکو یعنی

اور داخل کیا اوسمین خط نفس کو آپڑا شیطان پہر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتہہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری
بندہ اوس سی اللہ یعنی واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکیکی اور نہ واسطی سنانی اور دیکہانیکی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم
کے یا اوس خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتہہ اوس بخشش کے
سلوک کرنا ناتیدارون اور مسکینون سی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال
اور گدائی کا چاہتا ہی ساتہہ اوسکی بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی
حسی یا حقیقی کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکیکی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار اونکیکی اور مسکراتی
تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونون شخصون مین اور یہہ بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونون کی فعلون پر یعنی وہ شخص لایق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر
پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کرنی کر رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنیکر عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا
اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر رضی نی درمیان بدلہ لینی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنیکی
بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیی کمال تہا کہ مناسب ہی مرتبہ صدیقیت کی نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی تر بہر ہوئی مانند تر بہر ہونی غصہ
کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنیکی قول اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی اور چڑہ گیا فرشتہ
اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس ڈرا مین تجہپر یہہ کہ تعدی کری تو اپنی دشمن پر اور ہو جاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا
گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین
یا مطلق معاف کردی ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باہل بیت رفقا الا
نفعہم ولا یحرمہم ایاہ الا ضرہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین
چاہتا اللہ تعالی ساتہہ کسی گہر والونکی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی
نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **باب الغضب والکبر** باب ہے غصہ کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتہہ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کے ایک
حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیی کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین
طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سی اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی مونہہ اور پہونچاتی ہین رگین جیسیکہ
حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پیش آوی محبوب کی چنانچہ اسی لیی وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب
نکلیانی تمام روح کی باہر کی طرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سی ہوتی ہی
اور اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکیکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی
سوال نہین کرتا اللہ اوسپر غضب ہوتا ہی یہہ مجازا ہی یعنی کرتا ہی اوس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زیردستون پر کہ
بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کے حلم ہے اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنیکی محبوب
کے پاس بہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے آیا ہی کہ جب وقت دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیسا کہ اوسکی قوم نی
کیا آنحضرت نی اوسکی لیی حلم و وقار فرمایا اور غضب برا ہی اگر حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاست
سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی اور غضب سبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی بسبب دور کرنے

ضررون اور موذیات کی اور اسلیے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکہی ہی ہر کوئی قادر ہی اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الہی نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اونسی دفع کری موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہاوی ہی کہ اوسی ہر طرح کی ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کی ہون بناوی اور موذی کو دفع کری اور ای پر کبر منشا اوسکا عجب ہی کہ اچہا دیکہنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اسکو اظہار کری اور بسبب اوسکی لوگون پر سبقت اور بلندی ڈہونڈی اور فرمان برداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈہی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور بیچ ذات اوسکی کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہون اور ساتہہ تکلف اور تصنع کی نفس سی اظہار کری اور اگر واقع مین وہ فضایل کہ بسبب اونکی سبقت اور بلندی ڈہونڈی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ رکہتا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع قایم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشایخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ اوسکی ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع مین ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ✦ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجی مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پہر عرض کے اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نے وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسون شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا ہے باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور عرفا اور دلمین کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والیسی اسلیے کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الحکم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ اللہ ہی کی طرف سی ہی مین ضرر پہنچانیوالی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہی ہمارا جل شانہ و عز شانہ تو ایسا کہانکا بڑا آیا کہ چہینکی ناک کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تا کہ شغل مین لگ جاوی نفس ✦ ح ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑی لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسیکہ فرمایا اعدی عدوک الیتی ہین چینک اور بدن کی قوۃ ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی ؎ مردی نہ بزور بازو دانی نہ زور کتف ✦ بالنفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ✦ ح ع

وعن حارثۃ بن

وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بیٹی وہب کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کے یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکے کے اگر قسم کہا وی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نفل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرام زادہ متکبر ف مراد ضعیف سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر و جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر ہی پڑہی ہے اوسکی معنی مین متواضع اور ذلیل و گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونسی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی انہ اسکی کے سر حسی معنی بیان کئی ہین علمانی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہا وی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع مید و کرم الہی کی اور اعتماد کرنیکر اوسکی لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ اور قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہا وی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اوسیطرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہالی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کردی اور واقع مین ہووی نہین اون مین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل و زنیم ہیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ۱۲ ع

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نفل کی یہہ مسلم نی ف ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سی اور ظہور ایقان سی اسلیی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہے قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا واسحیا شعبۃ من الایمان اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہو کر اوس سی اور خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور رہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالی گا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اور اوسکی دلمین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ۱۲ ع

وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا

قال

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بہ دل اوسکیں مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص
نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر
باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگونکا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد ذرہ سی یا تو چیونٹی چینوٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص کو بہشت
والیسی معاذ بن جبل ہین یا عبداللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اس سین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اوسکی یہنی کو بغیر اسکی
کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانی اور رسانی اور دکہانیکا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہی کہ ذوق سے کبی اوسکو تنہائی
مین ہی اور پونچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اسی دنی خیال کیا کہ مطلق یہہ تکبر سی ہی اور اللہ
جمیل ہی یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کے ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی
ذات پاک کی پس اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنی جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون
نے کہا مالک نور اور محبب اور حسن و جمال کا ہی اور بعضون نی کہا نیکو کا رساتہہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید
وعبادت ہی اور سرکشی کرنی ساتہہ حق کی اور دفع کرنا اور قبول نکرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جمال حق کا یہہ

وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین شخص ہونگی کہ نہین کلام کرنیکا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی
کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت وعنایت سی اور ہوگا
واسطی اونکی عذاب دردینی والا ایک تو بڈہا زنا کار دوسری بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنیوالا الفقر کی یہہ مسلم نی ف دن قیامت
کے یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لایزکیہم کے
یہہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون سی ساتہہ عفو کرنی گناہون اونکی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری
کا ہی عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہے اور یہہ سب کنایہ ہی نارضا مندی اور غضب الہی سی اون پر اسلیی کہ جو کوئی کسی سی ناراض اور
خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کار اسلیی کہ جب
زنا برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی معذور طبعا تو بڈہی کی حق مین کہ شہوہ نہین رکہتا اور غفلت اوس سی دور ہوتی ہی ہوگا
بدتر اور دلیل ہی یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ بولنا سبکی حق مین برا ہے اور بادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام
ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنی اور حکم اوسکی ہین بدتر ہی اور یہہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور
حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اوسپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ ہوگا اور تکبر سبکے
لیے بدتر ہی اور فقیر کی لیی کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال وجاہ ہی عاری ہی بدتر اور دلیل ہی اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی
پر ؎ کبر زشت واز گدایان زشت تر ؎ روز سرد و برف و آنگہ جامہ تر ؎ اور بعضی عامل سی عیال دار مراد رکہتی ہین کہ قبول صدقہ
اور زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتے ہین اور عیال

کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنیکی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی محصن ہی یعنی بیاہا ہوا
برابر ہی کہ جوان ہو یا بڈہا اور بسبب ہونی زنا کی بدتر اسکی حق مین شرعا اور عرفا واجب ہوئی اوسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی بیچ
آیۃ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیی کہ فقیر کبہی جہوٹ بولتا ہی غرض
فاسد کیلیی کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اوسکا مطلق پس جہوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر کری
فقرا پر اسلیی کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنیسی اور مشقت کرنیسی اپنی لیی اور اپنی
عیال کی لیی باوجود قادر ہونی کی کسب پر جیسیکہ دیکہا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہی واسطی رعونت اور ریا
اور سمعہ کی ساتہہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کیسی خصوصا جبکہ تکلف کری
اور بناوی وضع بزرگون کی سی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنی
پس یہہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پہنچین حد کمال کو ۱۲ ح ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْہُمَا اَدْخَلْتُہٗ
النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی بزرگ کے ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری
پس جو شخص کہ چہینی مجہسی ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرح کی شرکت کرنی ساتہہ میری بیچ
ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکی حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین
اور ایک روایت مین ہی کہ پہینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پہینکونگا جیسیکہ ڈہیلی کو پہینکدیتی ہین از راہ
بے پروائی اور بی اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی یکتا ہونی اپنی کی صفت کبریا
اور عظمت مین یعنی یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیی ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی انمین اور متصف ہونا ساتہہ انکی درست نہین یعنی جود و کرم
اور مہربانی صفتین میری ہین اور خلق کو بہی اونسی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتہہ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہہ دو صفتین کہ بطریق
مجاز کی بہی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین بمشابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہنا دوسریکا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت مین
دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتہہ تشبیہ دی
اور ایک کو ازار کی ساتہہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نہ جانی
اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی اس طرح کا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بہی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی اور دوسری صفت اضافی
اور یہہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بہی اعلی ہی ازار سی پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کی ساتہہ
اور عظمت کو ازار کی ساتہہ ۱۲ ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْہَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص

کہینچتا

کہینچتا اپنی نفس کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوانمین پس پہنچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو
یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کی لیی ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی اوسکو
لوگونسی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کے لیی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کے بیچ جانی اوسکی طرف کبر کی اور عزت
دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی
درجہ اور مرتبہ سی طرف رتبہ اعلی کی ÷ ع یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند مین ساتہہ تکبر اور ترفع کی اور موافقت
کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتہہ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکہتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی ÷ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ
يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُولَسُ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ
طِينَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی
جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا آویگی
اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچی جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گہیر لیگی
اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کی بدنسی بہینگی نقل کی
یہہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علما نی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونی
سی اونکی محشر مین اور پائمال ہونیسی نیچی پانو لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہے بدلیل اسکی کہ اوٹہنا اور عود کرنا بدنون کا ساتہہ اون اجزا اصلی
کے ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکی رکہتا نہین چنانچہ اسی لیی کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو
کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہی بہیئت چیونٹیون کی حقیقت مین
ولیکن صورت مین مرد ہونگی حقتعالی قادر ہی کہ اجزا اصلی کو کہ ساتہہ اونکی اوٹہینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹیون کی جمع کری اور ساتہہ اس صورت
کے بناوی اور خوار کری یہہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی اسلیی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیی جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہینگے
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاویگی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہما چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب
بہی علما اسی نقل کر کر پہر اون پر شبہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سی اوپر
کامل ترین صورتون اونکیکی اور ساتہہ تمام اجزا معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادۃ کی بروجہ کمال کی پہر کردیگا اونکو موقف جزا مین
اوپر صورت ذکر کیی گیی کی از راہ اہانت اور ذلت دینی اونکیکی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیئت الہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب کی جگہہ کے
اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہوجاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدیل دوزخیون کے صورتون
کے اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اپنی کی پس اس سی جاتا رہتا ہی اشکال
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتہہ زبر ب کی اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتہہ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہے

بلس سی بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس ہے اسی سی مشتق ہی اور آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھہ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھہ اور
چیزون کے کہ جلا دیتی ہی اور خیال ساتھہ زبرخ کی بمعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچ لہو اور خون کہ
بہیگا دوزخیون سی ہی ع **وعن** عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ
الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَئُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان
سے ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک
تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور
اگر ٹہنڈا پانی پیوی اوسکی یہی خاصیت ہے اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سے بہی
غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑہی واسطی اللہ تعالی کی ہی ع **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصی ہو ایک تمہارا یعنی پاوی
اثر غصہ کا کسی پر اسحالمین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی
ف شرح السنۃ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی
حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ
دفعہ شورش غصہ کے ہی ع **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى
وَلَهٰى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتٰى وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ
هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
وَقَالَا لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی کہا اسماء نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور ونسی
اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب و عذاب کو باین حیثیت
کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگونپر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی
قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدنکو خاک مین
برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدائی حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی
انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہتا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہو اور انتہا ایسی تو لایق ہی اوسکو
کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا یہہ معنی مین کہ

فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہہ عمل صلحا کی تاکہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہہ مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہہ شبہات کی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سی اور حرص کہینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا دارون کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ ہتے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندا کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکی حاصل کرنی مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کے کرتی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نی کہ نہین ہی اسناد اسحدیث کی قوی اور یہہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتہہ اونکی یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہہ نہ سامان درست کرنیکی اوسکی لیی اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید شاذلی رح سی کہ وہ پونہچی گئی کیمیا سی اونہون نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اوسکی قوی اسحدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بہی اور بیہقی نی نعیم بن ہماز سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور حسن کے اور نہایت کار یہہ کہوگی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقاً پس وعظون مین لایق ہی یہہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصی کی کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ البخاری تعلیقا

اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہہ اوس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کرین لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدا تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سی اور پست ہوتا ہے واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب ہی نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیۃ کریمہ کا یہہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد یہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ یعنی دفع کر ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجہسی بدی کری تو نیکی کر اوس سی **مصرع** اگر مردی احسن الی من لی سا پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کیسی ساتہہ نیکی کی یہہ ہی کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سی برائی پہنچے درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہہ تفسیر آخر آیۃ کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۱۲ ح **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل

اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویۃ بن حیدۃ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل بہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ ع **وعن** عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس

تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ نَفْسِہٖ صَغِیْرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحال مین کہ منبر پر تہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیی کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ تواضع کری ساتہہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکہنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اسکی مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگونکی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنی نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ✤ ع ✤ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میرے کون عزیز تر ہی تیری بندون مین سی تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سی کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہوا حضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیی کہ تہا غالب اون پر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ✤ ع ✤ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب ونقصان لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب ونقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کے لکہنی والون سی یا دونونسی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی اوسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین پس ای پر چیزین نجات دینی والین ایک اونمین سی ڈرتا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر وغائب خلق کی یا باطن وظاہر مین اور دوسری کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور ای پر ہلاک کرنیوالی چیزین پس وہ بہی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل وحرص فرمان برداری کے گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون ذکر کی گئین کے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان

مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سی راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات کی نکہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نکہی مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہنچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکری اس سبب سی اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نکری اوسکی دونون حال مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنی مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچنا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت آدمی کی خالی بخل اور حرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکی کرتا ہی اور سر احاطہ فرمان اوسکی سی نہین نکال سکتا اور خراب نفس و طبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہی اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہی انمین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنی کو اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانیکی مانند بدعتی کی کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی ۔ ح

باب الظلم

باب ہی بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین نہ رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی اور یہہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہہ زیادتی یا نقصان کے یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرعی مین اوسکو کہینگے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری ۔ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیۃ مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخکی طبقون مین ساتہہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیۃ مین قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر ۔ ح **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی الظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وہی ظالمۃ الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہہ آیۃ اور اسی طرح سی ہے پکڑنا رب تیریکا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیونکو یعنی بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیۃ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی یہہ ہی ان اخذہ الیم شدید اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہی ظالم کی لیی تا کہ نہ مغرور ہو ساتہہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون ۔ ع **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابہم ثم قنع راسہ واسرع السیر حتی اجتاز الوادی متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو و تم اون لوگون کی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو و تم رونیوالی یعنی عبرت پکڑنیوالی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونیکا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیے کہ ایسی جگہون سی ساتہہ غفلت کی گذرنا اور اوسی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہہ محل

اور مظنہ وقوع عذاب کا ہی یا ڈرو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمسی بہی عمل اونکیکی وجود مین آوی اور اوسکی سزا کو پہنچو پہر ڈہانکا آنحضرتؐ نی سر اپنا چادر سی
اور جلدی چلی یہان تک کہ گذری اوس مکان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حجر ساتہہ زیر ح اور جزم جیم کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرتؐ کا وہانسی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر وہانسی جلدیسی گذری مانند ڈرنیوالیکی تاکہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پیروی کرین وہ حضرتؐ کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید آیا
اسلیی کہ حضرتؐ نہایت خوف الہی رکہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی منع کیا کہ اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہانا
نہ کہاوین اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہہ رہنی کی نہ ٹہیراوی ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ
اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سی ساتہہ
کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند انکیکی یا کچہہ اور ہو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا مین پہلی
اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکیکی کہ کیا ہی
یا موافق اوسچیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکیکی مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دین گی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکہین گی اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوپر کہا کہ نہو دینار
اور نہ درہم اوسمین تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ بخشوا دی حق اوسی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنی والی
پر آسان تر ہی لینی حسنات کی سی یا رکہنی سیئات کی سی بر تقدیر نہ بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکیکی مقدار طاعت اور معصیت کی از روی کمیت
اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی دلی جاوین گی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوین گی نفس
اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی وہ ملین ع **وعنه**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ
مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا
وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ
خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
صحابہ سی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم ہین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد و جنس سے
کچہہ نہ رکہتا ہو حاصل یہہ کہ اونہون نی جواب دیا ساتہہ اوسچیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح
بطرح کی عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق اور خون
کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوسچیز سی کہ مستحق ہی اوسکا یعنی یہہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنے جمع کیا

درمیان

درمیان ان عبادات کی اور ان برائیون کی پس دیا جاویگا یہہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی سی اور یہہ یعنی اور شخص صاحب حق نیکیون اوسکی سی پس اگر تمام ہو جاوین گی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتہہ جزا گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر ہین تمام نہو گی کچہہ باقی رہ جاویگی لیجاوین گی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگے ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیے تو راضی کر دیگا اوسکی مدعی کو ساتہہ اوسچیز کی کہ چاہیگا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ ہے کہ حقیقت مفلس کے یہہ ہی کہ جو ذکر کی مینی اور لوگ اوسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکی پاس مال نہین ہوتا یا جس پاس کم ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہے اسلیے کہ یہہ افلاس منقطع ہو جاتا ہی بسبب مرنے اوسکی اور کبہی منقطع ہو جاتا ہی بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اوس مفلس کے کہ یہہ پورا ہی ہلاک ہوگا ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ ادا کئی جاوین گی حق طرف حق والونکی دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطی بکری بی سینگ کی بکری سینگدار سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوسدن یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سی بہی کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علما نی کہ یہہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ح اور ملا علی نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونی اوسکی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگی ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسئل عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ اتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنی نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتہہ زیر ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور ت مبالغہ کی لیی ہی اور عورت کو امعہ نہین کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوون گا ساتہہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتہہ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگے تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہہ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو اسلیے کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان ہی کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتہہ بدلہ لینی کی مقید نہو یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہہ چار چیزین ہین جسکو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین ہے وہ ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنیکی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سے کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کے بہت قوی ہی احسان کرتا ہے

ہی حقابہ میں ظلم کی اور یہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ہم ح **وعن** معاویۃ بن حیدۃ قال کتب الی عائشۃ ان اکتبی الی کتابا توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک رواہ الترمذی اور روایت ہی معاویہ ہی بہہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہہ کہ لکہو اسی میری ایک خط کر نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام تجہپر اسی پر یعنی سلام کی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب غلبہ ہش نفس اپنی کی اوس سی ناراض ہون تو اللہ تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کی سو پہتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام بجہپر اصل کی یہہ ترمذی نی **ف** سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنے اصل غنای خدا ہی اگر یہہ ہوی تو خلق ہی راضی اور مطیع ہوجاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین ہی لکہی اور آخر خط مین ہی پس اول منزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہم ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذاک انما ہو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم وفی روایۃ لیس ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ و آیت ہی ابن مسعود کی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی گمان اسکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ مین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کونسا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم سے جو تم سمجہے ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کر نیکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اونپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی و ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ ظلم کی بقیہ آیۃ یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنے یہہ لوگ ہین کہ اون کی لیی امن ہی اور یہہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر ہوسکتا ہی شرک ضد ایمان ہی جواب ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہی جواب ہمکا یہہ کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور پہر بت پرستی کرتی تہی اور رہیون کو عبادت مین شریک ایک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور رہا یہہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوسپر وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ یہہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی ساتہہ
زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتہہ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہی یہہ استیناف
تعلیل ہی یعنی باطل کردیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتہہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ
بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کی پس صحابہ رض
نے اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی اسلیے کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت صلعم نی کہ ملنا اوسکا ساتہہ
ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکیکو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین
معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیے اور پاک کرنی اوسکیکی نقصانون سی والا لازم آوی یہہ کہ ہون
تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی ولئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولیکن اللہ تعالی نی نہین رخصت دی ہی
شریک کرنی ظاہری کی ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی انا اغنی الشرکاء عن الشرک ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْہَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا از روی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی کہ کہوئی اپنی آخرۃ بسبب
دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکی ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالمون
کے کرتی ہین ۱۲ ح **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ
اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ حَتّٰی
یَقْتَصَّ بَعْضُہُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ
وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کی ہین ایک وہ نامہ
اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتہہ خدا کی یعنی کفر ہی فرماتا ہی
اللہ عزوجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہمل چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتہہ اوسکی
وہ ظلم بندونکا ہی آپسمین یہانتک کہ بدلہ لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سی یعنی یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتہہ راضی کردینی مدعیون اونکیکی پس وہ
بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قایم مقام دیتی کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی
حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ سپرد
ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سی اور عذاب نہ کری اوسپر **ف** پس
معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جائیگا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی
پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ۱۲ ح **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ
فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجہپر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع
کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وعن** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سی کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ چلی ساتہہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کامل ایمان سی وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحبارٰی لتموت فی وکرھا من ظلم الظالم رواہ البیہقی فی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنی کو یعنی ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پر کہا ابوہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تعدی جانور البتہ مرجاتا ہی اپنی گہونسلی مین دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حبارٰی ساتہہ پس رح کی ایک جانور ہی اوسکو تعدی کہتی ہین یعنی باز رکہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہان تک کہ حبارٰی ہی اور تخصیص حبارٰی کی اس سبب سی ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہی اور وہ بصرہ کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین گیارہ روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ مسافت دسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ تہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیئی ایسا زیان ہی کہ جزا اوسکی پاویگا اور عدلہ اپنا لیویگا ابوہریرہ نی اوسکو ساتہہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم جہل کر یہہ بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور استنباط کیا کہ بازرکہنا مینہہ کا بسبب ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو

باب الامر بالمعروف

باب ہی بیچ بیان امر معروف کی ف معروف معرفت ہی سی معنی پہچانی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتہہ اوسکی وارد ہوئی ہی مثل وضو نماز کی کہ اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکی منکر ہی ساتہہ زبر کاف کی معنی نہ پہچانی گئی ہی شرع مین کی نہ وارد ہوئی ہو ساتہہ اوسکی شرع جیسکہ مردار خون کو کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب سی مولف سکی شروع باب مین النہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کی باوجود یکہ اکثر کتابون مین دونون اکہٹی آتی ہین اور بعضی حدیثون جو اس باب مین کوئی ہین سو یہان ہی منکر کا بولی رشاید کہ ترک سبیل کیا کہ امر معروف شامل ہے نہی منکر کو بہی

الفصل الاول

فصل ہی عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابوسعید خدری سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہے یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیئے کہ تغیر کری اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی مثلاً باجی توڑنی والی و نشہ کی چیزین دندہ دی و غصب کی چیز مالک کو دلوا دی پس اگر طاقت نرکہی ہاتہہ سی تغیر کرنیکی بسبب بےوقوفی فاعل کی یا بسبب قوی ہونی اوسکی تغیر کری اپنی زبان سی و پڑہکر تین عید کی اوسکی اور نصیحت کری اور ڈراوی اوسکو سخت سزا کے اگر سیدہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر نکر سکی زبان سی پس تغیر کری ساتہہ دلی یعنی مکروہ رکہی دل سی و سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ساتہہ اور زبان سی برتقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ کری اوسکی کرنیوالی سی نہ ترا انکار اور بی رضای ہو اور یہہ تغیر کرنا ساتہہ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی ہے مسلم نی ف یعنی یہہ تین مرتبہ ایمان کا ہی سبب کی اگر ہوتی اہل اوسکی قوی تو قادر ہوتی اور پر انکار قولی و فعلی کی اور نہ محتمل ہوتی طرف قصار کی اور پر انکار

قلبی کے یا یہہ معنی ہین کہ یہہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی اسلیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور موسے
ہی اوسکی یہہ حدیث مشہور فضل[1] بجہاد دکلمۂ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون[2] لومۃ لائم اور کہا ہی بعضی علما ہمارے نی کہ امر
اول اسمین اسطی امرا کی ہی اور دوسرا اوسطی علما کی اور تیسرا اوسطی تمام مومنین کے اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے ضعیف
ترین مراتب ایمان کا ہی اسلیے کہ جب دیکھی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرور[3] اور نہ مکروہ رکھی اوسکو اور راضی ہوا ساتھ اوسکی اور
اچھا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پہر جانا چاہیی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہی منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بھی
تابع ہی ویچیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہی تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط
امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ جانا گیا اسی حدیث سی اور اور شرط یہہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے
کہ وہ نہین قبول کرینگا تو واجب نہین لیکن مستحب ہے واسطی ظاہر کرنی شعار اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کی لیی یعنی یہہ امر بالمعروف اور
نہی منکر ہر ایک کو کرنا ہی چاہیی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جانا چاہیی کہ جہہ واجب ہونے امر معروف کی یہہ شرط نہین ہے کہ امر کرنیوالا
خود بھی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہوا سلیی کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہی اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا
دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہہ جو کلام اسمین آیا ہی لم تقولون[4] مالا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ رد ہو اوسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہی
مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نہ کرنیسی ہی کہنی ہی یعنی مراد یہہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اسمین شبہ نہین کہ
اگر آپ بھی کرین تو بہتر ہی اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب کو واجب
ہی ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض اونکا کچھہ اعتبار نہین اور حسینی کہ واجب ہے کفایہ[5] پس اگر
واجب اسکی فی الحال سے ساقط ہوگیا اور بعد اوسکی کچھہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہوا وسپر اور نکری
اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہی جیسیکہ منکر ایسی جگہہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی وسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ
پر کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکھی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو بُرا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی کلف سی گمان[6] اسکی کہ نہین فائدہ
کرینگا بلکہ واجب ہی اوسپر کرنا اوسکا فان[7] الذکری تنفع المومنین و ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ساتھہ حاکمون
ہے کی لیی اور امر حاکم کا ہی اسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہنچتا ہی[8] کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے
تھے حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکھتی تھی اور سرزنش نہین کرتی تھی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ علم رکھتا ہو اوسچیز کا کہ امر کرتا ہی اوسکا
اور نہی کرتا ہی اوس سے اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف اوسچیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب
اور مانند اونکی تو تمام مسلمان عالم کیسے ہین انکار کرین شوق سی اور اگر ہو قبائح افعال اور اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتھہ اجتہادی کی نہین ہی عوام
کو دخل اوسمین اسلیے کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہے اور مختلف فیہ مین انکار نہین[9] چاہیی خصوصا بوجہ سبب اونکی کہ
کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی کری واسطی نفس کے تاثیر کری اور ثواب پاوی
اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القائم
فی حدود اللہ والواقع فیہا مثل قوم استہموا سفینۃ فصار بعضہم فی اسفلہا وصار بعضہم فی اعلاہا فکان الذی فی
اسفلہا یمرون بالماء علی الذین فی اعلاہا فتاذوا بہ فاخذ فاسا فجعل ینقر اسفل السفینۃ فاتوہ

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنیوالی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنیوالی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹھی کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹھا جیسیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچی کی مکان مین اور ہوئی بعضی اوپر کے مکان مین پس تہی وہ کہ نیچی کی مکان مین تہی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکی یعنی وہ کہ نیچے سی آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی بسبب اسکی پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سے پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تمنی بسبب اوپر آنی میری کے اور گذرنی کی تمپر ساتہہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہہ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی اپنی کو نقل کی یہہ بخاری نی

ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نکری اوسکو اور منع نکری اوس سی باوجود قدرت رکہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا بی حمیتی دین کی یا کسی کے جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہہ مستحب ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہہ ہی کہ مدارات یہہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت یہہ کہ واسطی حظ نفس اور طلب کرنی دنیا کی اور طلب کرنی منافع کی لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کے یعنی بسبب قایم کرنی حدون کی یا بسبب منع کرنیکی گناہون کی کرنیسی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالیکی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کی بیٹہنی کے لیی الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہہ قرعہ کی اور یہہ قید اتفاقی ہی اسلیی کہ نہین متصور ہی یہہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکی ساتہہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو بہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سی پیشاب و پایخانہ ہی کہ نیچی گرتا ہی اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اونپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اونکا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل یہہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب پایخانہ پہینکنی کی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہودنے شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر آپسمین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کی یہہ ہی کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہہ ہین کہ اسیطرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سی اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرینگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دین گی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرین گی اوسکو تو ہلاک کرین گی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سی خاص کر کر یعنی بلکہ تم سب کو پہونچیگا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالیکو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہہ اوس

شخص کے کہ اوپر کی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنیوالیکو یعنی گناہ کرنیوالیکو ساتہہ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچی درجی مین ہے اور مشابہت دی اوسکی انہماک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود مین اور اوسکی نہ چہوڑنیکو اون حدود یعنی گناہون کو ساتہہ کہودنی اوسکی نیچی کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنیوالیکی نہی کو گناہ کرنیوالیکی تئین ساتہہ پکڑنی ہاتہہ اوسکی اور ساتہہ منع کرنی اوسکی اوسکی تئین کہودنی سی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکی فائدہ کو ساتہہ خلاصی پانی منع کرنیوالی کے اور منع کیے گئے کی اور تعبیر کیا منع کرنیوالونکی نہ منع کرنیکو ساتہہ چہوڑ دینی کی اور تعبیر کیا مداہنون کی گناہونکو کہ جنہون نے نہ منع کیا اور کرنیوالونکی گناہونکو ساتہہ ہلاک کرنی اونکیکی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارۃ ہی اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونون فریق کو اور جمع لائی منع کرنیوالونکی فرقہ کو واسطی رہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانونکو ضرور ہی یہہ کہ مدد کرین ایسی نہیون پر اور مفرد لائی گناہ کرنیوالیکو واسطی اسکی کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنی ہی ہون ۱۲ ع ح

وعن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی سی نکل پڑینگین انتڑیان اوسکی آگ مین پس پیسی گا اپنی انتڑیون کو یعنی پہریگا گرد اوسکی اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی آٹیکو ساتہہ چکی اپنی کی پس جمع ہونگے دوزخی یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے ای فلانی کیا ہی حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتہہ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا مین کہتا تمکو ساتہہ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ یہہ سزا بسبب نہ عمل کرنی اوسکی کی ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ بہی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتہہ نیکی کے اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہی کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سے پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطی تمہاری نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی قسم ہی اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سی ہونی والی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تمسی یا عذاب بہیجنا تمپر خدا کیطرف سی یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگی تو عذاب بہیجیگا خدا تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیی اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلائین دعا سی احتمال دفع ہونیکا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہی احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہی بزار نی اور طبرانی نی کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سی کہ البتہ امر معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہاری بدنون کو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجانی کی دعا اونکی ۱۲ ح ۱۲ ع

وعن الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عرس بن عمیرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیی جاوین گناہ زمین پر پس بڑا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی ہوگا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہی اونسی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہو اونسی یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہو اونسی یا اچہا جانی اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کے حاضر ہو اگنا ہو نہین یعنی اور نہ بُرا جانا اونکو نقل کی ہیلہ بودا و دنی **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سی ہے نہ تن سی جب ایک چیز کو مکروہ و ناخوش رکہی دل سی تو حقیقت مین اوسی غائب ہے اگرچہ ظاہر مین حاضر ہی و جب اسی دل سی راضی و خوش ہو حکم حاضر مین ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے ۱۲ ح

وعن اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْمُنْکَرَ فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ یُوْشِکُ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَکَ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا یُوْشِکُ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَعْمَلُهٗ

اور حضرت ابی بکر صدیق سی روایت ہی کہا ای آدمیون بیشک تم پڑہتی ہو یہہ آیت ہی لوگو کہ ایمان لائی ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنونکو نہین ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جبوقت کہ راہ یاب ہو دُ تم یعنی اس آیت کو پڑہتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجہتے ہو یون نہین ہے اسلیی کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تہی بیشک لوگ جب دیکہینگے ایک چیز خلاف شرع اونکو پس تغیر کرین اور منع کرین اوسسے قریب ہے کہ پکڑی اونکو خدا تعالی اپنی عذاب مین نقل کی ہیلہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے یون ہی کہ جب دیکہین لوگ کسیکو ظلم کرتی پس پکڑین ہاتہہ اوسکا قریب ہی کہ پکڑی اون سبکو خدا تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کی ہیہ ہے نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اونمین ساتہہ گناہون کی اور قدرت کہتی ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پہر تغیر نکرین اوسکو یعنی ہاتہہ و زبان سی مگر قریب ہی کہ پکڑی اون سبکو اللہ تعالی ساتہہ عذاب کی اور اور روایت مین ابی داود کی یون ہی کہ نہین کوئی قوم کہ کیی جاوین اونمین گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہون اون لوگون سی کہ کرتی ہین گناہ **ف** یعنی جبہی ان وہ لوگ کہ نہین کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سی اور منع نکرین اونکو گناہونسی تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑیگا اسلیی کہ یہہ ہی حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہین قدرت کہتی ہین کم پر اور اصل و مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہی کہ پکڑی الخ یعنی چونکہ ترک کرتی ہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکہ جائز ہو پس یہہ آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتہہ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنین اور اونمین تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسیکہ حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہی کی ہیلہ آیت لوگون نی ابن مسعود کی آگی پڑہی اونہون نی فرمایا کہ یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہین ہے اسلیی کہ اسمین لوگ سنتی ہین اور قبول کرتی ہین ولیکن اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگی اور لوگ نہین سنی گی یہہ آیت اونکی آنیکی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے آگی آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضی مفسرون نی کہا ہی کہ مراد راہ یابی سی اس آیت مین انکا اور نہی منکر سی اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی اور مراد انفسکم سی مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنی پر اصلاح آپسکی ضرر نہین کرتیکی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگی تم اور گناہون سی منع کرتی رہوگی ۱۲ ح معنی آیت کی یہہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسون کی گناہون سی پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسون کی نہین ضرر کرینگی تمکو جب حاجز ہو دُ تم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہہ کرنی ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم طرف بچنی کی گناہون سی ۱۲ ح

وعن جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُغَیِّرُوْا عَلَیْهِ

وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی
کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ نہین کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم مین کرتا ہو اونمین گناہ قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسپر
کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچاتا ہی اونکو اللہ اپنی پاس سی یا بسبب تغیر نکرنیکی عذاب پہلی اس سی کہ مرین نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا مین اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بہی پہنچتا ہی
اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کی کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ۔ **وعن** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ
اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ
رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی
صحابی سی کہ بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسونکو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار
ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچہا مینی اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرونمین بمقتضای اس آیت کی امر معروف اور نہی منکر
کو پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکہی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہی تو خوش نکہنا
اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنی کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنی کا ہونا اور دیکہی تو ایک امر کو کہ چارہ اور
جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتونمین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی کو گناہونسی اور چہوڑ دی امر عوام کو اور تعرض نکر اونسی
اور گوشہ نپکڑ اونسی اسلیی کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اون مین صبر کرنا چاہیی ابتدا ان ایام کی بعد خلفاء راشدین رض
کی ہوئی تا آجکی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والیکی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصونکا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین اسکی سی بلا مین اور نہین ہین اون
ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی لیی اجر پچاس شخصونکا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی **ف** دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری سی کہ اگر درمیان لوگون
کے آوی تو اور اون مین رہی تو بی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑیتو اسصورت مین کنارہ کرنا اونسی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال الطیبی
اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ مراد لابد سی سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونیکی نہی منکر سی اور یہہ معنی موافق ہین اوسکی
کہ بعضی نسخون مین واقع ہوا ہی ولا بد لک منہ ساتہہ یای تحتانیہ کی بمعنی لا قدرت لک علیہ کی یا مراد یہہ ہو کہ دیکہی تو کار ضروری کہ احتیاج
ہی تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہے اوس سی اگر امر نہی کریتو وہ امر ضروری فوت ہو اور چہوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہہ کہ جب دیکہی تو بعضی
لوگون کو گناہ کرتی اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چہوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہہ نفس
اپنی کی اور چہوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیی کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی اور ہاتہہ مین لیا
انگارا یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالیکی اوپر پکڑنی انگاریکی اپنی ہاتہہ مین اور اخیر اس حدیث سی فضیلت آخر امت کے

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت مین اور اسی سبب کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر
محدثین سی ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضی اونکیکی ہو یا زیادہ اور ساتھہ حدیثون کی کہ یہہ بات اونسی
سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہی کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ
اس سی صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نی صحبت دراز حضرت سی رکھی اور شب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کی جمع کیی
انتہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھہ
ایک نظر کی کہ اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑی وہ کچھہ کہلتا ہی اور وہ کار برآری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھہ چلون کی حاصل نہو +
واللہ اعلم ۱۲ ع ح + **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ
یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ
اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْہَا فَنَاظِرَۃٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ
فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاءُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا
عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ
اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَ
مِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کے پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تہی قیامت
تک مگر ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال دراز تہا بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا اور تہا
بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا
سی اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نی کہ تحقیق واسطی ہر توڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کی موافق عہد شکنی اوسکی
دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوی بسبب اوسکی روز قیامت کی اور ہر باعث حق و
باطل کی لیی نشان ہوگا تا اوس سی پہچانا جاوی اور نہین ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا
نزدیک مقعد اوسکی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سی ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانی حق کو یعنی چاہیے
کہ کلمہ الحق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای کہنی حق کی سی الخ یہہ
عبارت چاہیی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سی پس روئی ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف
شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی اوسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہی اوپر جماعتون
مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سی آخر عمر تک
مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اون مین سی وہ
ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین
کافر اور مرتی ہین مومن **ف** دنیا شیرین ہی کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکہون مین صورت اوسکی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضراء کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتہہ خضراوات یعنی سبزون اور ساگون
اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرنیکی اور اسمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتہہ لذتون اور شہوتون کا ذبہ اور حسن و جمال
طمعہ اپنی کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ ملک اللہ کی ہین
اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین یا یہہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تمسی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی ہاتہہ مین تہا
پس دیکہنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتہہ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف
کرتی ہو اونکی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہووینگے اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون
سے یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی
امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور پشتیبان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور اراکین
وقت ہین اور ابو سعید جو روئی کلام مذکور کر کر تو غرض اونکی یہہ تہی کہ ہمسی اولویت ترک نہوئی والا اونہون نے بہی عمل کیا تہا بعضی حدیثون پر کہ جن مین
اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر درصورت عاجز ہونی اور ضعف زمانہ ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود
کمال قوی ہونی اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی
تو وای برحال ہماری کہ سلاطین اور امرا کا حال ویسا ہی خراب ہی اور علماء عالمین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون
کے انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہی کہ یہہ زمانہ صبر اور شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہرونکا ہی اور قناعت کرنیکا قوت لایموت پر اور
پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن مان باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہہ اسلیی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان
کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر مان باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین
پس یہہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیی کہ مراد اس سی قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع بواعث گمراہی سے جیسیکہ دلالت
کرتی ہی اسپر یہہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی والا بعضی انمین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن
اور بعضی انمین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہہ دونون قسمین نہین ذکر کین اسلیی کہ مقصود اس سے یہہ ہی کہ اعتبار
خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوسی کہ ذکر کیا گیا اجمالا ۱۲ ع ح **قَالَ** وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ
فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ
سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ
اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ
مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ
لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ
كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُسِ النَّخِيلِ وَاَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ
مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت صلعم نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم مین سی وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب مین جلد جاتے رہنی مین یعنی تہوڑی سی چیز
مین جلدی غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بہی رہتا ہی پس ایک دونون مین سے بدلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہی اور جلد جاتی رہنا خصلت
اچہی پس اچہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یہہ شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی واسطی برابر ہونے دونون حالتونکی اسمین پس نہ تو اوسکی
حق مین کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی اونمین اور بعضا اونمین سی وہ ہی کہ ہوتا ہی غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین پس
یہان بہی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچہا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بہی بین بین ہی اور بہترین
تمہاری وہ ہین کہ دیر کر آوی غصہ اور جلد جاتا رہی اور بد تمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نی بچو تم غصہ کرنیسی اسلیی کہ وہ ایک آگ
ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدۃ جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹہی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہی اوسپر وقت غلبہ غصہ
کے کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکہتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والیکی اور سرخی انکہون اوسکیکی یعنی یہہ اثر حرارت اور اوٹہنی بخارات
غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پہولنی رگونکا ہوتا ہی جیسیکہ پایا جاتا ہی یہہ وقت حرارت طبیعت کے تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص کہ پاوی کچہہ
اسمین سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیی کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگ جاوے ساتہہ زمین کی اور ذکر کیا آنحضرت نی قرض کا یعنی احوال و اقسام قرض
کا اور قرضدار کا اور قرض خواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سی وہ ہی کہ اچہا ہوتا ہی ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی قرض
واسطی اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہی طلب مین پس
یہہ شخص اوسکی ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سی مقابل ہی دوسری کی اور بعضا اونمین سی وہ ہے کہ ہوتا ہی برا ادا کرنی والا
دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولیت سی طلب کرتا ہی یعنی پس ادای دین مین بد ہی اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل
ہے دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ جب ہو اونپر دین اچہی طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر اچہی طرح طلب کرین اور بدترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب
ہو اونپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی مین آنحضرت صلعم نی خطبہ مین یہہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جسوقت
ہوا آفتاب کہجور کی درختون کی سرون پر اور دیوارون کی کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین باقی رہا ہی
زمان دنیا سی نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سے مگر جیسیکہ باقی رہا ہی اس دن تمہاری سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو اسلیی فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیی بلکہ تواضع کرنی چاہیی اور
اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب مین ۱۲ع **وعن** اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّہْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب
اونکی ذاتون اونکیسی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ یعذروا ساتہہ پیش ہی اور جزم عین اور زیر دال کی اعذار سی صراح مین ہے کہ اعذار بہت
باعیب و گناہ ہونا اور قاموس مین ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کے یہہ ہی کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکیکی ہی اور جب کسیکی
گناہ اور عیب بہت ہوی بیچ عذاب کرنی حق تعالی کی اوسکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کی اوسکو منکرات سی جای عذر نرہی پس اوسنی بسبب کثرت
گناہون اور عیوب کی سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہی اور یہہ معنی بہی یہان درست آتی ہین یعنی ہلاک
نہونگی لوگ یہان تک کہ واسطی رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سی تاویلین ٹیڑہی اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذروا ساتہہ

زیر

زیرہی کی بہی آیا ہی عذر سی ساتہہ زبر عین کے یعنی معذور رکہنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہانتک کہ معذور رکہین ملامت کرنیوالون
اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی
تینون توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا برتقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کے بسبب اسکی محل زجر اور منع اور نہی کی اونسی ہون ح
وعن عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ الْکِنْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًی لَنَا اَنَّہٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ وَہُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ
یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰہُ الْعَامَّۃَ وَالْخَاصَّۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عدی بیٹی حدی کندی
کیسی کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا دادا میرا یسی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے
تہے تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتہہ عمل کرنی بعضون اونکی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین
کرتا یہان تک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس
جبکہ ین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کرگا خدا تعالی اکثر اونکو اور بعضون کو نقل کی ہے شرح السنہ مین **ف** یعنی
بعضون کو بسبب کی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور نہ منع کرنیکی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَہَتْہُمْ عُلَمَاؤُہُمْ فَلَمْ یَنْتَہُوْا فَجَالَسُوْہُمْ فِیْ مَجَالِسِہِمْ وَاٰکَلُوْہُمْ
وَشَارَبُوْہُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَہُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ
قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی تَاْطِرُوْہُمْ اَطْرًا رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْہَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَ
لَتَاْطِرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَکُمْ کَمَا لَعَنَہُمْ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور مفتہ
کے شکار کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا اونکو علماء اونکی نی یعنی اول پس باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس نشست کی
کے اونکی علماء نی اونکی پہر مجلسون اونکی یعنی گنہ گارون کے اور ہم نوالہ اور ہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپسمین اختلاط رکہا پس خلط کیا
خدا تعالی نی اور آپسمین ملالی دل بعضون اونکی ساتہہ بعضون کی پس لعنت کی اسپر تعالی نی اونکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو
ساکت اور مصاحب ہوتی تہی اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گنہگار ہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی تہی حدون سے یعنی
بسبب اسکی کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہہ حلال جاننی اور مانند اونکی اور بسبب راضی ہونیکی گناہ ہوسی اور بسبب جہاجاننی گناہ ہونکی
کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اٹہہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکی پس
تکیہ چہوڑکر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤگے تم عذاب سی قسم ہی اوسکی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی
یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی ہے ترمذی اور ابوداؤد نی اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اونسی بات اچہی و منع
کرو بری بات سی و پکڑو ہاتہہ ظالم کی و البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا بہیکا کرو یا البتہ ماری گا اور خلط

کریگا اسر تعالی دل بعضون مہتاری کی بعضون پر پہر لعنت کریگا اسر تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرایل کو یعنی اونکی کفر وگناہون پر یعنی ایکہ مہان دونون مین سی مونہیوالا ہی قطعاً **ف** جملہ ضرب اسر الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رح لی تو یہی لکہا ہی جو لکہا گیا اور ملا علی لی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی کہ لفظ بعض مین ب سببیہ کی لی ہی یعنی سبا وکہی اسر لی دل اونکی کہ نہین گناہ کیا ہتا اونہون لی بسبب نحوست گناہگارون کے بس ہو گئی دل سہنہ کے سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت ہی بسبب گناہون کے اور مخالطت بعض اونکی کی بعض سی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت لیلۃ اسری بی رجالا تقرض شفاہہم بمقاریض من نار قلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء خطباء من امتک یامرون الناس بالبر وینسون انفسہم رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال خطباء من امتک الذین یقولون ما لا یفعلون ویقرءون کتاب اللہ ولا یعملون اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم لی فرمایا کہ دیکہا مینی شب معراج مین کتنی ایک شخصون کو کہ کترى جاتی ہین ہونٹہ اونکی اگ کی مقراضون سی کہا مینی کہ کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علما اور واعظ اور مشایخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگونکو سا تہہ نیکی کی اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی لی شرح السنہ مین اور بیہقی لی شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سی وہ کہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اسر اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ بسبب عمل نکرنی اونکی ہوگی جیسیکہ فرمایا اسر تعالی لی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا انخنہ لی ویل للعالم مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اسر بعلم رع **وعن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عمار بن یاسر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم لی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی ٹکڑا اور گوشت اور حکم کیی گئی یہہ کہ نہ خیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتری یا اکثری کی غیر اپنی ہی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کی کہ یہہ بیچی آدمی خوان کی اور ترین کی دن سی پس خیانت کی اونہون لی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہایا کہا پس کل کی یہی تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور سور نقل کی یہہ ترمذی لی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ بڈہی اونمین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ہوئی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیب امتی فی اخر الزمان من سلطانہم شدائد لا ینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاہد علیہ بلسانہ وبیدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت لہ السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت علیہ فان رای من یعمل الخیر احبہ علیہ وان رای من یعمل بباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم لی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہنچین گی امت میرکو اخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان دین کے یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہنچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاتیگا بیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم وعمل کی اور کمال درجہ تکمیل کی پس پہچانا دین اسر کا اول ساتہہ تفصیل اوسکی اصول وفروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی اوپر اوسچیز کی کہ مقتضی ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنی اعلا دین

خدا کی ساتھہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت و بیان کی اور ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت و قوت اور ساتھہ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا
وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہی کہ پہلی پہنچا واسطی اوسکی کمال ثواب اور نیک بختیان اچہی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا
کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھہ دل اور زبان کی نہ ہاتھہ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھہ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعبیر ان دو سی ساتھہ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پس
خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کی پہر بیان کیا حال و صفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکہتا ہی یہہ اوس شخص کو کہ کام نیک
کرتا ہی دوست رکہتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکہتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی پس یہہ شخص نجات
پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا مین
پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھہ ہاتھہ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا ادنی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کے کہ مگر وہ رکہنا دل سی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث مین ذالک اضعف
الایمان پس یہہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننی والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا
ظالم جیسیکہ آیۃ کریمہ مین ہی فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات تیسری کو بسبب زیادتی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو میانہ رو
اور اول کو سابق اور ہین تینون برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت مین فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ اور
سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لیگیا ہی لوگون پر
اس کار مین پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھہ
جزا اور ثواب کی اور توفیق طاعت و عبادت مین اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان
مراتب کمال اور تکمیل کی اور درجات علم و عمل کے اور تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا ہین ۱۲ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باہلہا فقال یا رب ان فیہم
عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ قط
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ وسلم کی یہہ کہ اولٹ دی شہر ایسی اور ایسی
کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہی مع اہل اوسکی پس کہا جبرئیل نی ای رب میری تحقیق اون لوگون مین بندا تیرا ہی فلانا کہ نہین
گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیی کہ موتہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت
کبہی اور اسمین فراخی ہی کہ اگر ایکبار بہی غصہ ہوتا اللہ کی لیی تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی ۱۲ **وعن** ابی سعید قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یسال العبد یوم القیمۃ فیقول مالک اذا رایت المنکر فلم تنکرہ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فیلقی حجتہ فیقول یا رب خفت الناس ورجوتک روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچہیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب
دیکہا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نی اوسپر یعنی تغیر نکیا تو نی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھہ سی فرمایا پیغمبر خدا نی پس سکہایا جاویگا وہ

حجت پنی یعنے عذر بیجہ ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اسرا وسکی نجات دینی کا پس کہیگا ای رب میری ڈرامین لوگون سی یعنی بدون کی تعدی سے پس تقصیر کرسکا زبان و ہاتھہ سی و امید رکہتا ہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نی بیہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف اسمین اقرار ہی اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی و اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی نی احتمال ہی یہہ کہ ہیوا وس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی دیدہ دلیر و غلبہ سی اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سی معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ و دیدہ لوگون کے نکر سکی تو جائز ہی و امید عفو کی ہی وسمین کذا ذکر الطیبی الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرعین پس نہین عتاب کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی محبت کا بلکہ یہہ وسکی حق مین ہی کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہہ معذرۃ ۶

وعن أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیی جاوینگی معیز بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کیی جاوینگی واسطی لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہی ان کو دن قیامت کی پس اسی پر مشروع بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اسپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنی یارون کو دور ہو مجہسی و نہین طاقت رکہتے ہیہ واسطی اوسکی یعنی اوس سی جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمدنی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی جدا اوس سی نہین ہوسکتی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اس سی الگ نہین ہوسکتی کی اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون مین اور خوشبودار قبر مین اور اسیطرح دن قیامت کی اور اعمال خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہہ صیغہ مونث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر ہی سی سلیی کرت خلیقہ مین تانیث کی لیی نہین ہی بلکہ مبالغہ کی لیی ہی و معنی یہہ ہین کہ یہہ دونون نوع مین مخلوقات سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیی ۶

کتاب الرقاق

ف کتاب ہی رقاق کا رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی نرم کے یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سنی سی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہی اور رونا تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت کے اوسنی حاصل ہوتی ہی ۶

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو نعمتین ہین کہ فریب و رٹوا کہائی ہوئی ہین اونمین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ان دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوئی مین پڑہی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہہ سی دیتی ہین اور بیچ معاملہ اونکیل نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ بیچ معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کہاتا ہی و متاع کو مفت ہاتہہ بیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی وہ دو نعمتین ہیہ ہین صحت بدن مراض سی اور خالی ہونا وقت کا شواغل سی اور شوشات سی پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کا آخرت نہین کرتی انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جیسوقت کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہی علما نی النعمۃ اذا فقدت عُرِفت ۶ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی انمین ایسی اعمال بیچ دونون معاش کی کہ محتاج ہونگی آونکی آخرت مین اور تمام ہونگی اوپر ضائع کرنی عمرون اپنی کی وقت جانی رہنی اونکیل اور نہین نفع دیگی اون کو ندامت جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وذلک یوم

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرین گی اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہو اونپر احالمین کی نہین یاد کیا
اونہون نے اللہ کو اوسمین ع **وعن** المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا
فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہی مستورد بن شداد کی سی کہا اوسنے
کو سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی
نعمتون اور ایام اوسکی مگر مانند ڈالنی ایک تمہارے اونگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھی ساتھہ کیسچیز کی بھرتی ہی نقل کی ہمسلم نی **ف** یعنی
کسقدر پانی اوسمین لگیا تا ہی دریا مین سی کچھہ نہین لگتا سوای رطوبت کی یا ایک آدہ قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل وحقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور
یہہ ہی تمثیل ہی واسطی سمجھانی لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتھہ کچھہ نسبت نہین قطرہ کو دریا مین سی نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کی کچھہ
نسبت رکھتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت سی اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی ٭ حاصل یہہ کہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہوا ور اوسکی
تکالیف تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نی اسکو فرمایا ہی ایک بار دن اخر کے اور ایک بار حجۃ الوداع
مین پھر جانی کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کری اوسکو طاعت مین ٭ ع **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ
للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری
کے بچہ پر جو مری کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کہ کون تم مین سی دوست رکھتا ہی کہ یہہ ہوئی اوسکی لیی بدلی ایک درہم کی
یعنی کوئی ہی تم مین سے کہ اوسکو ایک درہم کو خریدی پس عرض کیا صحابہ نی کہ نہین دوست رکھتی ہم کہ ہماری لیی یہہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نی قسم ہی
خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھہ تمام انواع لذات اپنی کی ہمت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ ہی نزدیک تمہارے نقل کی ہمسلم نی **ف**
مقصود اس سے بی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین یسلیی کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اوس کل چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی
نے حسن سے بطریق ارسال کی جیسکہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اس مین یہہ ہے کہ محبت کہنی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دینوی مین ہوتا
ہے اوسکی اعمال مین خلل عرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہی اوسکو آخرت بنا بخہ ایسلیی کہا ہی بعضی
عارفون نی صاحبان یقین سے کہ جسنی دوسرے کہا دنیا کو نہین ہدایت کر سکین گی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہین مگر اوکر سکین گے اوسکو
تمام مفسد ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم
اور روایت ہے ابہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہی کافر کی نقل کی ہمسلم نی **ف** یعنی دنیا مشابہ قید
خانہ کی ہی مسلمان کی لیی محنت اور شدت دیکھتا ہی اوسمین اور منہیات سی اپنی تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا تحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان
دنیا اور سکونت اوسمین اسلیی ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوسی نکلی اور میدان ملکوت مین جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کے ہی کافر کی لیی کہ ساتھہ لذتون اور شہوات
کے اوسمین مشغول ہی اور نہین چاہتا اوسی نکلنا اور بعضی کہتی ہین مراد یہہ ہی کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کی لیی بہ نسبت اون ثوابون
اور نعمتون کی کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیی آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیی مقابلہ مین اوسکی عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہی اوسکی
لیی آخرت مین یعنی مومن ہر چند کہ دنیا مین نا رونعمت مین رہی ہنوز کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اس سی ہوگا اور کافر ہر چند محنت وشدت دیکھتی
دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سی ہوگا ٭ حرمشہور ہے کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ مہنا ہی نا صاحب

نے جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنت الکافر یہہ کیونکر صادق آوی بہ نسبت میری اور تمہاری تم تو گہوڑی پر چلی جاتی ہو اور چین مین رہتی ہو اور مین بیمار
طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا ۔ مولف **وعن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا ویجزی بہا فی الاخرۃ واما الکافر
فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن
تمام بہلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اوسکی آخرت مین اور کافر پس کہلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کی یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکی یہانتک کہ جب پہنچیگا
طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور
ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلہ اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور اوسپر
ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیونکا دنیا مین ساتہہ انواع محنت و مشقت اور
بلاؤن کی یہانتک کہ جب پہونچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیی برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد
اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابوبکر رض نی کہ کون نجات پاویگا ساتہہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنجہ اوٹہاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہنچتین تجکو بلائین کہا اونہون نی ہان
یا رسول اللہ فرمایا یہہ اوسچیز سی ہی کہ بدلا اور سزا دی جاتی ہو تم ساتہہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین
دنیا مین ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ
بالمکارہ متفق علیہ الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی گئی
ہی آگ دوزخ کی ساتہہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر نزدیک
مسلم کی لفظ حفت کا ہی بمعنی گہیری جانی کی بدلی حجبت کی **ف** یعنی جب بیچ مداومت کرنیکی طاعات و عبادات پر اور بیچ صبر کرنیکی شہوات و لذتون سی
سختی دیکہین اور مشقت پہنچین بہشت کو پہنچینگی اسلیی کہ جو چیز کہ پردہ مین ہووی جب پردہ تک پہونچین اور اوسکو درمیان سی اوٹہاوین وہ چیز ظاہر ہوگی
پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو پہونچین اور اونمین در آوین اور اونکو کرین پس اونسی گذر کر بہشت کو پہونچینگی اور اسیطرح شہوات
یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہونچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخکو پہونچینگی اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند
شراب اور زنا اور غیبت اور مانند انکی والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب در آنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت
سی دور ڈالتا ہی اور اسی جہت سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہونچین اور اوسمین
در آوین معرفت خدا کو پہنچینگی فافہم ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرہم
وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ
فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ ان استاذن

لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنی اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار
کی رضا پر اسطرح کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع
کرتا ہی اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتہہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کی اور صفت اور نشان
بندہ ہونی زر اور کپڑیکا یہہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی
اوسکی جمع کرنی مین ہی اگر دین راضی ہو اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب
ہونا اوسی ہو پہر مکرر دعا بد کی تاکید کی لیی ہلاک ہوجیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہوجیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین پس نکالا
جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کے چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی
نظرون مین خوار ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہوجیو واسطی اوس بندیکی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ
خدا مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی گرد آلودہ ہین پانون اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا
ہی بیچ نگہبانی کامل کی یعنی غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو پیچہی
کے لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان رکہتی ہین رہتا
ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگونکی مجلسون مین آنیکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہ ہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش کرتا ہی
کسیکے قبول نہین کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بندہ دینار کا
الخ یہہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اوسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیی ذکر کیا کہ یہہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کے اور لفظ خمیصہ ساتہہ زبر خ کی
اوپر وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہی خمیصہ کملے سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیی ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہننی
مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی
ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانونسی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانونسی
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اسی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت
شارحین کے کیا ہی ہمنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اوس جماعت کیسی اور برائی اور ذلت اور خواری اونکی سی دنیا اور آخرت مین تو یہی
جائز ہی جیسیکہ نہین پوشیدہ ہی یہہ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ
عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ

فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمہاری صحابہ یا ای سی پیچھے وفات اپنی کی وہ چیز ہی کہ کھولی جاویگی تمہارتازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہی حضرت صلعم یعنی بانتظار وحی کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پونچھا آنحضرت صلعم نی اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کو اور ترنی وحی کی آتا ہتا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پونچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نی تعریف کی اوسکی یعنی اوراچھا جانا اوسکو اس سوال مین اسلیی کہ لوگونکو اسسے فایدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سی ہی اور اسسے برائی پیدا نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور بخل و زکرنی کی حد اعتدال سی مانند بہارکی کہ نہین لاوگا تی مگر جو کچھہ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانیکی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس وس چیز سی کہ اوگاتی ہی بہار قسم کھانس سی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلاکر یا قریب ہلاک کی ہوجاتا ہی یعنی اگر مارنہین قریب پہنچتا ہی یعنی ہلاک کی مگر کھانیوالا جانور کھانس سبز کا اس طرح کہ کھاتی کھانس یہان تک کہ تن گلین کو کھڑا ہو سکی بیٹھا سامنی قرص آفتاب کی یعنی یہ عادت ہی جانور کی کہ جب پیٹھتی ہی پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کی سامنی بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھہ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکل جاتا ہی جیسیکہ فرمایا پس تبلگو کر کیا اور پشاب کیا یعنی پس ہارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کی پس کہا یا تحقیق یہ مال دنیا کا ہرا اور تروتازہ ہی اور بزرگ تین ہی کہ آنکھہ میچتی ہی یا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش منظر ہی کہ لینا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی مانند کھانی کو سامنہ حق اوسکیکی نی بقدر احتیاج کی جیسے حلال ہی اور رکھی اوسکو بحق اوسکیکی یعنی مصرف اوسکیکی کر اسسے یا مستحق اوسکیکی کر اسسے یا مارو مر اوسکو بلا ہی وہ مال یعنی مزین ہر ہر دو کو کہ کی یہ ہی اوسکو بخیر جو اوسکیکی ہوتا ہی مانند اون شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل واسطے اوسکی سرف اور حرص کرنیکی اوسکے نقل کی ہمیشہ بجای اور مسلم نی **ف** لفظ رہتا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کی شارہ ہی اسپر اتباع اوسکی تمہین ہی اور ہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مزین ہوتا ہمون تمہارا سی کہ کثرت اموال مبتلا کیا وقت فتح ہونی شہرون کی بازکسیکی کھوا جہی اعمال سی اور علوم نافعہ سی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر و عجب و رخر و راو محبت اجلی اور اون چیزون کی کہ تعلق رکھتی ہین ساتھہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سی اور مانند دوگردانی کی سامان تیار کرنی موت کی سی اور چہرہ اوسکا یعنی روبرو ہونا اوسکا کہا جاتا ہی اور پیٹ سی نکالدالتا ہی اور یہ تمثیل حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کی پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوۃ اور حرص کے مگر کوئی ہی جو طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوسسی رجوع کرتا ہی اور معین کنا ہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب شنی آفتاب ہدایت کی متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتھہ پاک کرنی نفس کے گناہ سی علاج نفس اپنی کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کوئی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی ابتدا اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نپائی اور ساتھہ قیاس ان دونون قسمون کے کی گئی کی ایک دوقسم ہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ساتھہ گناہ پر مرا اور کرفتار شہوت نفس کا ہوا اور دنیا مین بی رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیون کی کرنی مین ایک سابق نی اصلا ساتھہ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسری مقتصدنی آلودہ کیا ولیکن نہ ہوڈالا اور تیسرا ظالم ساتھہ آلودہ ہی دنیا سی گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکیکے پس

فرمایا

فرمایا بحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق اوسکیلی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع کیا اوسکو حرام سی اور نہ خرچ کیا بیچہ رضامندی رب اپنی کی اور مانند اوسکی کہا تا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کی ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوا اور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقاء کر سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کے اور پیٹ بہت پھولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رح نے کہ دنیا مانند سانپ کی ہی پر جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نی کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ ہے کہ معلوم کری کہ کہانسی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو ہمدرح **وعن** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سی ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیی کہ اوسمین سلامتی غالب ہی اور وہ الفقر ہی تمہاری لیی ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاویگی تمپر دنیا یعنی پس کرینگی تم معاملہ غنیا کا سا پس ہلاک ہوونگی ساتھہ انواع ہلاکی جیسیکہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمسی یعنی پس ہلاک ہوی وہ بسبب رحم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کی مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسی ہلاک کیا اونکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہوا گر فقار ہی حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسیکی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا یہہ نزع وخلاف کی کہ نوبت قتل وقتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد فقر سی یہہ ہی کہ نہوا اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سی اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایہ پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان سی ہمدرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِي رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ رکہی بدن کو اور قیام بدن ہو اوسی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتھہ زیر کاف کی وہ ہی کہ باز رکہی اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین وظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی وربیان ہے اوسکا کہ اکتفا ساتھہ ادنی معیشت کے اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنی اونکیلا اور چاہا جاہی کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو ہی کہ عادت ساتھہ قلیل کہانی کی ہی جیسیکہ دو تین روز یا زیادہ اوس سے ہو کا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین کہاتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سے طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت وکفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور دلکہا ہی سلامتی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہوا اور باعث زیادتی بہلاہٹون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ہمدرح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق چہٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا مین اور باز رکہی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدا تعالی نی ساتہہ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتہہ قسمت کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بسبب مالک ہونی مال کے اور تکبر کرتا ہی ساتہہ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہین جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزین ہین یعنی جو کچہہ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی اوسکی مال مین سی تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اونمین سی حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت دو صورت مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونیوالی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہر اوتار ڈالی یا للہ دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبی کی لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکی ہی یعنی ذکر کی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقدی اور جواہر اور مانند انکی کی پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانیوالا ہی اونکو واسطی لوگون کی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ اسمین طرف اسکی ہی کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہہ ہے کہ بخشی اور للہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کی قیامت مین ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَةٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَهٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَیَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَیَبْقٰی عَمَلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتہہ جاتی ہین میت کی تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ یاتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتہہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتہہ جاتی ہین اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کی اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر پاتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتہہ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کچہہ کہ مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سی یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سی مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی للہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہے کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ للہ دی اور آگی بہیجی اور پیچہی نچہوڑی اور چونکہ آگی نہین بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنیکے واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوی تو افضل ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگون کی آگی ہاتہہ پہیلاتی پہرین ۱۲ ح **وعن**

مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَءُ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَهَلْ لَّکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہٰکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپسکی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی زاد مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہائی تونی پس فنا کی تونی اور پہنی تونی پس پرانی کی تونی یا اللہ دی تونی پس گذاری تونی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی ساتہہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بیچنی کی سوال سی اور ساتہہ ترک کرنی حرص کے جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی ✤ تونگری بدل است نہ بمال ✤ و بزرگی بعقل است نہ بسال ✤ اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محظوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کی **بیت** تونگری نہ بمال است نزد اہل کمال ✤ کہ مال تا لب گور است بعد ازان اعمال ✤ کہا بعض ارباب کمال نی **نظم** رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا ✤ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ✤ فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ ✤ وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَا یَزَالُ ✤ اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ اونکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری اونپر کہا مینی کہ مین سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ اپنا یا ہاتہہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین پکڑ کر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کی بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگونکا اور راضی رہ تو ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سی یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسی ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یاد خدا سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** عمل کری الخ اس سی معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہی اگر عمل کیا اوسپر فہو المراد وگرنہ

بسبب تعلیم اور دین کی اور ہدایت کرنی اوسکی بھی ثواب پاتا ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہی
تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی مامورات کو اور عابد ترین لوگونکا اسیلئے نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سی کہ نکلی عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ ترک کرتے
ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتہہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور رقیام کرتی ہین ساتہہ فضیلتون کی پس بعض اوقات ہوتے
ہے ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی اونکی ادا کرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور
ہوتی ہی ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقرا کو اور رہتا ہی مسجدین اور مدرسی اور مانند انکیکی اور راضی ہو تو اسخہ پونہچا ایک شخص نے
سید ابوالحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو امید سی طمع یہہ کہ دیوی تجکو غیر اوس
چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیرے اور کہا سید عبدالقادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت نہین قوت ہونیکی تجہی بسبب ترک کرنی طلب کے
اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچنی کا تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی کی طلب مین اور بسبب کوشش اور مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر
حلال کو اور راضی ہو تو ساتہہ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجہی ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہی تو یعنی مثل وہ چیز کی کہ دوست رکہی تو اوسکو اپنی ہاتہہ خاص
کر یہان تک کہ دوست رکہی تو ایمان کافر کی لیی اور تو بہ فاجر کی لیی اور مانند انکیکی اور بہت ہنس یعنے ہوئیگا تو خوش دل اور زندہ ساتہہ ذکر رب کے

ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَکَ غِنًی
وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کی لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنی کی
بہرونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرینگی بی پروائیکو غیر مولی سی اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج
تیرے کی طرف خلق کی اور اگر نہ کرے تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار ہیجہ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کے رہی تو بہر دونگا مین ہاتہہ تیرا
یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلون مین اور دور نہین کرینگا فقر اور احتیاج تیرے کو نفل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ہیچ گرفتاری اور مشاغل
اور مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور گرد انی بحال خود رہتی ہی اور ہیچ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کے آسایش نہیں ہے اور غنا ہی وہ حاصل ہے
کہ رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی پیہہ طلب کرنی مال کی اور نہین پہنچیگا تو مال کو مگر اوسقدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیرے لیی ازل مین اور
محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِعِبَادَۃٍ وَاجْتِہَادٍ وَذُکِرَ اٰخَرُ بِرَعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعْدِلُ بِالرَّعَۃِ
یَعْنِی الْوَرَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہا اوسنی ذکر کیا گیا ایک شخص تر دیک حضرت کی ساتہہ عبادت بہت
کرنیکی اور ساتہہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک دوسرے شخص ساتہہ پرہیزگاری کے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتہہ پرہیزگاری کے یعنی اگرچہ اسقدر عبادت
و کوشش ہو نفل کی یہہ ترمذی نی **ف** ساتہہ لفظ یعنی کی تفسیر کے ہی کسی راوی نی لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون
سے پس وہ کبھی متقضی ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو ع **وعن** عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ الْاَوْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَھُوَ یَعِظُہٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ
وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عمرو بیٹی میمون اودی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم

سے یہہ غلطی ہوئی ہی + وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین ہے
واسطہ ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی اوسمین یعنی بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ
اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد
ساتہہ حق کی وہ چیز ہی کہ واجب ہے واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سی بغیر رنج وسوال کی اوس سے آخرۃ مین پس جب اکتفا کریگا اوسپر وجہ حلال سے نہین سوال
کیا جاویگا اوس سے اسلیی کہ یہہ چیزین اون حقوقین سی ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسی اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اونسی اور مطالبہ
کیا جاویگا اور جلف ساتہہ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتہہ زیر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی بمعنی ٹکڑی خشک
روٹی کی کہ اوس سی بہوک کو دفع کری ہی ع ح وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ
احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جسوقت مین کرون اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست
رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکی اور اعراض کرنیسی زوائد اوسکی سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت
کے تا دوست رکہی تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیری کی عدو اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال و جاہ تا
دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف زہد کہتی ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہے کہ باوجود
میسر ہونے تلذذات کی بی رغبتی کری کہا ہی بعضون نی کہ نہین متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہین ہے اوسکی لیی مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا
زاہد اونہون نی کہا کہ زاہد عمر بن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہون نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہہ کہ قناعت
کری بقدر ضرورت پر ہر چیز مین مانند کہانی اور پہنی وغیر ذلک کے اور چہوڑی فضولیونکو جب زاہد ہوتا ہی ع وعن ابن مسعود ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان
نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس اوٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپ کی فرش نرم اور بناوین ہم واسطی
آپکے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سونی آپکے سی اس بوریای سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہی ساتہہ
میری اور نہین ہی حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچی ایک درخت کی اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا رہا اور چہوڑ گیا اوس
درخت کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہین ہے واسطی میری الفت ساتہہ دنیا کی
اور نہ واسطی دنیا کی الفت و محبت ساتہہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بچہونی بچہاؤن اوسپر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے
یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطی میری ساتہہ دنیا کی یا کون سی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی
طرف میری اسلیی کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اور ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہیرنی اور جلدی چلی جانیکی ہی اسلیی کہ
معلوم ہے کہ گہوڑی کی پیٹہ پر کسقدر ٹہیر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہیرتا ہے اور یہہ بہی ہے کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کی یعنی آخرت کی اور اہتمام

کرنیکی ساتہہ قطع مسافت اوسکیکی اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اوس سے ۔ ۲۶۷ **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَاءِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَرَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میری دوستون مین سی نزدیک میری یعنی بہت اچہا اونکا از روی حال کی اور افضل اونکا از روی مال کی نزدیک میری یعنی میرے دین و مذہب مین البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچہی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور ہی وہ گم نام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ اونگلیون کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہے بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کے اوسپر پہر چٹکی بجائی حضرت نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتہہ تخفیف ذال معجمہ کی پیٹہ سواری کے اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبکدوش ہی پس راہ خالق کی سیر خوب طرح کر سکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑیکا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتہہ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل و تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین اسلیے کرتی ہین کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کر سکین اور ہی گم نام لوگون مین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین نکلجاتا اونمین سی اسلیے کہ نکل جانا اونمین سے موجب شہرت کا ہی اون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سی عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کے یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہہ ہین کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہان تک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتہہ اونگلیون دست مبارک اپنی کی جیسیکہ درہمی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہین اور مراد مارنا سر اونگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب و تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا رہا جیسیکہ فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سی یا مراد یہہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی ۔ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَہَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اونہین ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزون کو سونا پس کہا مینی نہین چاہتا مین یہہ ای پروردگار میری ولیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کر کہاؤن مین ایک روز اور بہوکا رہون مین ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد کرون مین تجکو اور جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب و عقاب اور بطحا اور

ابطح جگہہ جاری ہونی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونا کردینی بطحا مکہ سی بہر دینا اوس نالہ کا ہی ساتہہ سونی کی یا کردینا
سنگریزون کا ہی سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونیکی
کردون اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ مینی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تو فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤنمین اور یہہ تعلیم و آگاہ کرنا ہی
امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ۔ ع ح **وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
صبح کری تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ
حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن
سی یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہہ زیر سین اور جزم ر کی ہی بمعنی نفس اور
طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی
سی اور بعضون نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتہہ زبر سین کے اور جزم ر کی بمعنی مسلک اور
طریق کی اور بعضون نے کہا سرب ساتہہ زیر سین اور ر کی بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح
ہو تو معنی اسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ۔ ع ح **وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ**
مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی
پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی
کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیی اور درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا
دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نے یعنی حق واجب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تاکہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرایا پیٹ کو اول ظرف مانند
اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی پہر اوسکو بدظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیے جاتی ہین اوس چیز مین کہ
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظرف سی کہا ابو حامد نے
کہ بہوک مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ہے ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہنی تکبر اور حرص اور
فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب اوسکیکو اور
اہل بلا کو اسلیی کہ پیٹ بہرے بہولجاتے ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین ٹوٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوۃ و قوۃ کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہو اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند
کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہرا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئے نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور پلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند موت
ہے پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین سی ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سی
اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی
ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات مین
تو بہت نفع اوٹہاوی اوس سی کہا تستری رح نی کہ دیکہی مینی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مینی کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اونہون نی کہا مینی حساب کین ما بین چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیحین پس نہین چبائی مینی روٹی چالیس برس سی اور آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی
ہے بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہاتا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوک مین ان سب سی امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدیق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد ہے
حاجت سی اوپر مسکینون کی پس ہوئیگا دن قیامت کی اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پائخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
جزا اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشأ فقال اقصر
من جشائک فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولہم شبعا فی الدنیا رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی نحوہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ دراز ترین لوگونکا بہوک
مین دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی
بغوی نی شرح السنۃ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ
حضرت کی زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مینی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت
نے کہ کیا ہی یہہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سے کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ آپنی فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگونکا الخ آیا سی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رانکو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح
کو کہاتی تہی تو رانکو نہین کہاتی تہی ع **وعن** کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ
فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی اور روایت ہی کعب بیٹی عیاض کیسی کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطی ہر
امت کی فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ حد
استقامت پر رہتے مین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن آدم یوم القیمۃ کانہ
بذج فیوقف بین یدی اللہ فیقول لہ اعطیتک وخولتک وانعمت علیک فما صنعت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ
وترکتہ اکثر ما کان فارجعنی آتک بہ کلہ فیقول لہ ارنی ما قدمت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ وترکتہ اکثر
ما کان فارجعنی آتک بہ کلہ فاذا عبد لم یقدم خیرا فیمضی بہ الی النار رواہ الترمذی وضعفہ

سے یہہ غلطی ہوئی ہی + وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین ہے
واسطہ ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی اوسمین یعنی بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ
اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد
ساتہہ حق کی وہ چیز ہی کہ واجب ہے واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سی بغیر رنج وسوال کی اوس سے آخرۃ مین پس جب اکتفا کریگا اوسپر وجہ حلال سے نہین سوال
کیا جاویگا اوس سے اسلیی کہ یہہ چیزین اون حقوقین سی ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسی اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اونسی اور مطالبہ
کیا جاویگا اور جلف ساتہہ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتہہ زبر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی بمعنی ٹکڑی خشک
روٹی کی کہ اوس سی بہوک کو دفع کری ہو ع ح وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ
احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جسوقت مین کرون اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست
رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکی اور اعراض کرنیسی زوائد اوسکی سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت
کے تا دوست رکہی تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیری کی عدو اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال و جاہ تا
دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف زہد کہتی ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہے کہ باوجود
میسر ہونے تلذذات کی بی رغبتی کری کہا ہی بعضون نی کہ نہین متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہین ہے اوسکی لیی مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا
زاہد اونہون نی کہا کہ زاہد عمر بن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہون نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہہ کہ قناعت
کری بقدر ضرورت پر ہر چیز مین مانند کہانی اور پہنی وغیر ذلک کے اور چہوڑی فضولیونکو جب زاہد ہوتا ہی ع وعن ابن مسعود ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان
نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس اوٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپ کی فرش نرم اور بناوین ہم واسطی
آپکے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سونی آپکے سی اس بوریای سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہی ساتہہ
میری اور نہین ہی حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچی ایک درخت کی اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا رہا اور چہوڑ گیا اوس
درخت کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہین ہے واسطی میری الفت ساتہہ دنیا کی
اور نہ واسطی دنیا کی الفت ومحبت ساتہہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بچہونی بچہاؤن اوسپر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے
یعنی کونسی الفت ومحبت ہے واسطی میری ساتہہ دنیا کی یا کون سی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی
طرف میری اسلیی کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اور ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہیرنی اور جلدی چلی جانیکی ہی اسلیی کہ
معلوم ہے کہ گہوڑی کی پیٹہ پر کسقدر ٹہیر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہیرتا ہے اور یہہ بہی ہے کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کی یعنی آخرت کی اور اہتمام

کرنیکی ساتہہ قطع مسافت اوسکیکی اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اوس سے ۔ ۲۶۷ **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَاءِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَرَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میری دوستون مین سی نزدیک میری یعنی بہت اچہا اونکا از روی حال کی اور افضل اونکا از روی مال کی نزدیک میری یعنی میرے دین و مذہب مین البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچہی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور ہی وہ گم نام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ اونگلیون کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہے بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کے اوسپر پہر چٹکی بجائی حضرت نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتہہ تخفیف ذال معجمہ کی پیٹہ سواری کے اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبک دوش ہی پس راہ خالق کی سیر خوب طرح کر سکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتہہ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین اسلیے کرتی ہین کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کر سکین اور ہی گم نام لوگون مین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین نکلجاتا اونمین سی اسلیے کہ نکل جانا اونمین سے موجب شہرت کا ہی اون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سی عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کے یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہہ ہین کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہان تک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت صلعم نی ساتہہ اونگلیون دست مبارک اپنی کی جیسیکہ درہمی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہین اور مراد مارنا سر اونگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا رہا جیسیکہ فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی یعنی جلد انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سی یا مراد یہہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی ۔ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اونہین ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کر دی میری لیے مکہ کی سنگریزون کو سونا پس کہا مینی نہین چاہتا مین یہہ ای پروردگار میری ولیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کر کہاؤن مین ایک روز اور بہوکا رہون مین ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد کرون مین تجکو اور جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب و عقاب اور بطحاء اور

ابطح جگہہ جاری ہونی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونا کردینی بطحا مکہ سی بہر دینا اوس نالہ کا ہی ساتہہ سونی کی یا کردینا
سنگریزون کا ہی سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونیکی
کردون اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ مینی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تو فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤنمین اور یہہ تعلیم و آگاہ کرنا ہی
امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ۔ ع ح **وعن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
صبح کری تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ
حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن
سی یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہہ زیر سین اور جزم رکی ہی بمعنی نفس اور
طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی
سی اور بعضون نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتہہ زبر سین کے اور جزم رکی بمعنی مسلک اور
طریق کی اور بعضون نے کہا سرب ساتہہ زیر سین اور رکی بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح
ہو تو معنی اسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ع ح **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ
مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی
پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنیسی ایسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی
کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیی اور درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا
دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نے یعنی حق واجب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تاکہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرایا پیٹ کو اول ظرف مانند
اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی پہر اوسکو بد ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیے جاتی ہین اوس چیز مین کہ
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظرف سی کہا ابو حامد نے
کہ بہوک مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کردیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ہے ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہنی تکبر اور حرص اور
فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب اوسکیکو اور
اہل بلا کو اسلیی کہ پیٹ بہرے بہولجاتے ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین ٹوٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوۃ و قوۃ کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہو اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند
کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہرا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئے نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور پلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند موت
ہے پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین سی ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سی
اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی
ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات مین
تو بہت نفع اوٹہاوی اوس سی کہا تستری رح نی کہ دیکہی مینی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مینی کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اونہون نی کہا مینی حساب کین مابین چباتی کی پہانکنی تک ستر تسبیحین پس نہین چبائی مینی روٹی چالیس برس سی اور آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی
ہے بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہاتا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوک مین ان سب سی امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدیق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد ہے
حاجت سی اوپر مسکینون کی پس ہوئیگا دن قیامت کی اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پائخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
جزا اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی ۱۲ **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشأ فقال اقصر
من جشاءک فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولہم شبعا فی الدنیا رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی نحوہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ دراز ترین لوگونکا بہوک
مین دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی
بغوی نی شرح السنۃ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ
حضرت کی زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مینی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت
نے کہ کیا ہی یہہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرتا ہی پیٹ بہر کر کہانی سے کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ آپنی فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگونکا الخ آیا سی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رانکو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح
کو کہاتی تہی تو رانکو نہین کہاتی تہی ۱۲ **وعن** کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ
فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی اور روایت ہی کعب بیٹی عیاض کیسی کہا اونی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطی ہر
امت کی فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ حد
استقامت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن آدم یوم القیمۃ کانہ
بذج فیوقف بین یدی اللہ فیقول لہ اعطیتک وخولتک وانعمت علیک فما صنعت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ
وترکتہ اکثر ما کان فارجعنی آتک بہ کلہ فیقول لہ ارنی ما قدمت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ وترکتہ اکثر
ما کان فارجعنی آتک بہ کلہ فاذا عبد لم یقدم خیرا فیمضی بہ الی النار رواہ الترمذی وضعفہ

اور روایت ہے انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کی گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب کمال ضعف
وحقارت کی یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتہہ زبان
قال یا حال کی دی تہی مینی تجکو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکیکی اور دیی مینی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور
جاہ اور مانند انکیکی اور انعام کیا مینی تجپر یعنی ساتہہ اوتارنی کتاب کے اور بہیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونی یعنی کیا شکرگذاری کی تونی انکی
پس کہیگا ای رب میری جمع کیا مینی مال کو اور بڑہایا مینی اوسکو یعنی ساتہہ سوداگری کی اور چہوڑا مینی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی اپنی کی بہت
اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتہہ خرچ کرنی اوسکیکی تیری راہ مین جیسیکہ
خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی
تونی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر بہیجنا پس کہیگا یعنی چونکہ کچہہ آگی بہیجا نہوگا
شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پانیکا نہین کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور مبہوتون کی کہ جو عذر صریح نہین رکہتی
بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چہوڑا مینی اوسکو بہت اوس چیز سی کہ تہا پس پہر بہیج
مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اون نی آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون مین پس
لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیی طرف دوزخکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کی یعنی اگرچہ معنی اوسکی
صحیح ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کی کہ دیا تہا اوسکو مالک
اوسکی نی مال تا کہ تجارت کری اوس سی اور نفع حاصل کری پس نہ فرمان برداری کی اوسنی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا
اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین
بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام رکہنا سوا اسکیکا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام رکہنی سعادت
دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرۃ کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہنچاوین طرف سعادت آخرویہ کی اور ممد ہون اوسکی ساتہہ ایک واسطہ کی یا کئی واسطون
کے اگر اونکو نعمت کہین تو صحیح اور ہیچ ہی بسبب اسکی کہ پہنچاوینگی طرف نعمت حقیقی کی ۱۲ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جانا بندیکا روز قیامت کی نعمت سی یہہ ہی کہ کہا جاویگا
اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدن کو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ ٹہنڈا پانی
اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کر پی اسلیی کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دلسی اپنی والد سی یاد رکہتا
ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی بیخود ہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہیرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہہ کیا چیز ہی اور کیا جوہر ہے
اور کچہہ کلمات عالم ذوق و توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سی یہہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پہر قیمت کچہہ نہین رکہتا اور اسمین
عجیب ایک **حکایت** منقول ہی کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاک کی پس ظاہر ہوا اوسکی
لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی پہر رکا اوسکا
پیشاب یہان تک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرے

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نی کر آرا ملک اور دونگا پس علاج کیا اوسنی پھر کہا اوس بادشاہ کو کہ ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنی کے درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دونون نعمتین جو اکٹھی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ یہہ ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہہ نعمتین ایک طرف واللہ علم ع **وعن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمۃ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فی ما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکنی کی پاؤن آدمی کی روز قیامت کے یعنی کہڑا رکھینگے اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان تک کہ پوچھا جاوی گا پانچ حالتون سی پوچھا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاویگا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچھا جاویگا مال اوسکی سی کہ کہانسی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سی یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا پیچ اوسچیز کی کہ جانا یعنی علم کہ پڑہا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کی کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تہا مین تو کہا جاویگا مجکو کہ کیا عمل کیا تو نی پیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنی مین کیون نہ علم پڑہا تو نی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ انک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقوی رواہ احمد روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہہ کہ زیادہ ہو ویتوا ایک ان دونون مین سی ساتہہ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہرا و کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی اکثر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد ساتہہ ان دونون کی رنگ قاد اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد ساتہہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کے عرب کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسکہ فرمایا حق سبحانہ نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور تقوی کی کئی مرتبہ ہین ادنی اونکا تو تقوی کرنا شرک جلی سی ہی اور اوسطا اونکا معاصی و ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ اللہ کی اور نہ رکہنی والا خطرہ ماسوی اللہ کا ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زہد عبد فی الدنیا الا انبت اللہ الحکمۃ فی قلبہ وانطق بہا لسانہ وبصرہ عیب الدنیا ودواءہا واخرجہ منہا سالما الی دار السلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سی مگر اوگا لی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی دل اوسکا کر یا کیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہہ عیوب دنیا کے یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شکار اور سرعۃ فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سی و دیکہنی والا بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکا ساتہہ معجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنی کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنیکی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور بلیات سی سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی
بہشت کے اشارہ ہی اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کامل دار آخرت مین اور بہشت مین ہے ایک درویش سے پوچہا لوگون نے کہ کیا حال رکہتی ہو تم
کہا خیر و سلامت ہی انشاء اللہ اگر بہشت مین در اونمین ہو ح **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ
اللّٰہُ قَلْبَہٗ مَعًا لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً
وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نی دل اوسکا واسطی ایمان کی
یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق برون اور احوال بد سی مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکی
مولی سی اور بہول جانیکی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکیکو
مطمئن یعنی ساتہہ ذکر رب و محبت اوسکیکی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدہی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و
تفریط کی اور کیا اوسکی کانون کو سننی والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکہہ کو دیکہنی والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پروردگار کا پس ای پر کان
قیف ہین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی ہی اوسچیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی نی دل اوسکیکو
یا کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکہنی والا حق کا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** پس ای پر کان الخ یعنی کان بسبب پہچانی
اوسکیکی کلمہ حق کو مشابہت ساتہہ قمع یعنی قیف کی رکہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کی مونہہ پر رکہہ کر اوسمین سی روغن اور
شراب اور مانند انکیکی ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی
ہے اوسچیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی دل اوسچیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دلکو اور در آتی ہی اوسمین اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع
اور منصوب پڑہا ہی اور حاصل معنی یہہ کہ آنکہہ کی راہ سی بہی دل مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسیکہ کان کی راہ
سے بعد ازان حاصل دونون حکمون کا بیان کیا ساتہہ قول اپنی کی وقد افلح الخ ح **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰہُمْ
بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکہی تو اللہ عز و جل
کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکیکی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہے پہر پڑہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوسچیز کو کہ نصیحت کیے گئی تہی ساتہہ
اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نی امر نہی اوسکیکو کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتہہ
اوسچیز کی کہ دیی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تہی نقل کی یہہ احمد
نے **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہایا پہر اور پر پہر اور پر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ جب
گناہ کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سی میری حق مین
پس توبہ اور استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہونا کہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کی ح **وعن**

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اور چہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مر گیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سی پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سی کہ صفہ مسجد مین رہتی تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہے مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہت کے اور اصل اوسکی مسجد تہی کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر اسی تن کے اور کبہی کم بہی ہوتی تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیئی مکان تہا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہی کہ حضرت کی گہر سی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیئی کیئی تہے اونکی ساتہہ بیٹہنی کا پس بارہا اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سی ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوؤگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ بہی اونہین مین سی تہی

؎ دلا خوش باش کان محبوب جان را ✤ بدرویشان مسکینان سری ہست ✤ اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق مین ساتہہ انکی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین صفہ سی تکلف ہی لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دینارون کی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ اگرچہ بیچ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شرع مین گناہ نہین ہی بلکہ اگر گنج رکہی بعد از ادای حق زکوۃ کی تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ اوسمین سے حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چہوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی ہین اور ہی ہے گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نی کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سی مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہین اور اونکی صحبت مین بیٹہنا اور دعوی حال اونکیکا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اورون پر کار آسان ہی ✤ ح اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہی کہ وہ دونون تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو از روی قال کی یا حال کی اور حلال ہی نہین کسیکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا باوجود ہونی دینار کی پاس اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورۃ فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بنا دی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود سی یا وہ چیز کہ قایم مقام ہو نقود کی اور لیوی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی یا شرافت اوسکی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ ابو اسحق گازرونی نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کے پس کہا ای کہانیوالو حرام کی پس باز رہی وہ کہانی سی پس کہا شیخ نی کہ جسکے پاس نہو کچہہ دنیا سی کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہایا بعضون نی اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ ایک کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی اورون کی پس چاہیی کہ ڈرائی جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین سی کہ کہاوی

کوئی

کوئی اونمین سے اسحال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف مین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوی حجرون مین کہ وقف کی گئی ہون
مساکین کیلیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتہہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی
ساتہہ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس بتقدیر صحت اوسکی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک
اغنیا پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ۱۲ ع **وعن** مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ
مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا
لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گئی اپنی مامون پاس کہ نام اونکا تہا ابی
ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کسچیز نی رلایا تجکو ای مامون میرے کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو
یا حرص دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مینی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مینی
آنحضرت سی فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کیسی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان
کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مینی مال نقل کی یہہ احمد اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ اُرانی ساتہہ پیش ہمزہ کے بمعنی اظن کے ہی یعنی گمان
کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ ع **وعن** أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ
مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كُؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ
فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداء سی کہ بیوی ابو درداء کی تہین کہا کہ کہا مینی ابو درداء کو کہ کیا ہوا
ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانہ اور فلانہ پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرینگی اوس سے یعنی بطریق سہولت کی گران بار پس دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہلکا ہو دن مین یعنی ساتہہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرینگی اوپر قلت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان
تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گران بار یعنی اوٹہانی
والی بوجہ مال و جاہ کی اور وسعت حال کی اور اسلیے کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ۱۲ ع **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا
لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا کوئی چلتا
ہے پانی پر بغیر تر ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیا دار سلامت
نہین رہتا گناہون سی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والون
کے لیے اسمین خوف شدید دلانا ہی غنیون کی لیے اور نہایت رغبت دلانی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہتا ہی اونکی
نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ۱۲ ع **وعن** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوونمین تجارت کرنیوالون مین سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ تسبیح کر تو ساتہہ حمد پروردگار اپنی کے اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سی یعنی نمازیون مین سی اور عبادت کر تو رب اپنی کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتہہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصًا نماز کی مستغرق رکہون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین رہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتہہ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کی کہان ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیی اور واسطی احسان کرنیکی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سی دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین راتکی چاندکی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کری دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنیوالا ہی مال مین اور فخر کرنیوالا ہی یعنی فقراء پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیاء کا ہی اور ریاء کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدا تعالی سی اسحالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** ای عزیز میری بیچ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنیکی آپسمین اور ریاء کرنیکی تو حال ہی بیچ طلب کرنی مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنیکی طرف اسکی کہ نہین ہے یہہ کار اہل اسلام کا اور یا اسلیی نہین ذکر کیا کہ وہ فحوا کلام سی آپ ہی سمجہا جاویگا ح ع **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیی کنجیان ہین یعنی یا خیر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیی کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور سبب بند ہونی دروازہ شر اور بخل کا اور بلا کی ہو جیو اوس بندہ کی لیی کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکیکا اور سبب بند ہونی دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی سی لکہا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ یہہ خیر یعنی یہہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین رکہی گئین درمیان بندون اوسکیکی اور واسطی اون خزانون کے کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہہ وہ جو بمنزلہ وکیلون اوسکیکی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال اور حال کے اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتہہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نی کہ خیر وہ چیز ہی کہ رغبت کرین اوسمین سب مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہہ کہ ہو خیر واحد شر دوسریکی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم بہ نسبت بعض کی حجاب ہے سبب عذاب کا

اور

او ربنسبت اور کی سبب قربت کا طرف اسر تعالی کی اور قیاس کر اسپر اور عبادتون کو کہ بعضی اونمین سی باعث عجب اوے غرور کی ہین اور بعضی باعث نور اور سرور کی اور مانند تلوار اور کہوڑی اور مانند انیکی کبھی ہوتی ہین آرجہاد کی ساتھہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی اونسی قتل کیے جاتی ہین انبیا اور اولیا اور مشتہا ہی سبب سے نیچی کی درجی روز ملی مین **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دیجاوی واسطی بندی کی بیچہ مال اوسکی یعنی بسبب اسکی کہ خرچہ کری اوسکو بیچہ رضای مولی اور عمارت عبثی اپنی کی گرد انتاہی وسہ مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچہ بنانی عمارت کی کہ جوزا الہی حکمت سی **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهُ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمری کہ تحقیق نبی صلی اسر علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون اسلیی کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کی بیہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اسے سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی اس عمارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بنا ناہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اس کی ہین کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دوسیر لوہا ہی اور حال آنحلقہ عین دوسیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین کے ہی اور احتمال کہتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسکہ واقع ہوا ہی سے لدوا للموت وابنوا للخراب اسیطرح ہی بعضی شرحون مین اور یہہ بھی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہہ کہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین سلیمی نہ بناؤ کہ وہان بیٹہر فسق کرو اور ساتھہ بچون کی صحبت رکھو اور جو عمارت کرو اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی ہوچ اور ملا علی رحمی نی دو احتمال لکھی ہین اجملہ بر خرچہ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت مین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکھا ہی کہ یہہ مناسب ترجمے ساتھہ باب کی +

وعن عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَنْ لَا دُنْيَا لَهُ وَقَالَ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی نقل کی رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اسی شخص کا ہی کہ نہین گہر اواسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمدنی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گہر اوس کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوشی اسمین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا مال کا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی پہلا ئیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کہنا یہ ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکیکو مال نہ کہنا چاہیی فنا اور حقارت اوسکیلی اور مرجح اس معنی کا ہی بعنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرۃ مین اور اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا اور مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہیرا یا اور مطمئن ہوا ساتھہ اوسکی اور مال جمع کیا گمان بقا اور خلود کی جیسے اللہ تعالی نی ان الذین لا یرجون لقاءنا اور رضوا بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بہا اور فرمایا یحسب ان مالہ اخلدہ اوسکی لیی آخرت مین گہر اور غنا نہین ہوتا واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوسکے بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائد ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ کہ عقل نہین رکھتا ہی

ح مجمل معنی اسکی یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکہتی اسکی کہ گنی جاوی گہر مگر اوسکی لیی کہ نہین گہر اوسکی لیی اور نہ لیاقت رکہتی ہی اسکی کہ گنی جاوی مال مگر اوسکی لیی کہ نہین مال اوسکی لیی اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکیکا ہی اس سے کہ گنی جاوین گہر یا مال اوسکی لیی کہ ہی آخرت اوسکی لیی قرار گاہ اور مال مع **وعن** حذیفة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبته الخمر جماع الاثم والنساء حبائل الشیطان وحب الدنیا راس کل خطیئة قال وسمعته یقول اخروا النساء حیث اخرهن الله رواه رزین وروی البیهقی منه فی شعب الایمان عن الحسن مرسلا حب الدنیا راس کل خطیئة اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب پینی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اور اوس سی جو دمین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچہی ڈالو عورتون کو اسلیی کہ پیچہی ڈالا ہی اونکو خدا تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فرض مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اونکو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جیسیکہ مذکور ہوئی رزین نی اور نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق ارسال کی اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئة **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربها وقع علی امه وخالته وعمته کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف دل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کی پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین مانند بت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سر ہی ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جو ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہون کو متضمن ہین اسلیی کہ ہر ایک انمین سی جلوہ علیحدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی مع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخوف ما اتخوف علی امتی الهوی وطول الامل فاما الهوی فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الاخرة وهذه الدنیا مرتحلة ذاهبة وهذه الاخرة مرتحلة قادمة ولکل واحدة منهما بنون فان استطعتم ان لا تکونوا من بنی الدنیا فافعلوا فانکم الیوم فی دار العمل ولا حساب وانتم غدا فی دار الاخرة ولا عمل رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانیوالی اونچیزون کے کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینی کی یعنی ساتہہ تاخیر عمل کی پس اپر خواہش نفس کے جو کہ مخالف ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق اور فرمان برداری اوسکی سی اور اپر درازی آرزوی جینی کی پس بہلا دیتی ہی آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرت کوچ کرنیوالی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرة سی بیٹی ہین یعنی تابع معلوم اور دوست اور رغبت کرنی والی پس اگر کر سکو تم یہہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی ایسی کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکلجاؤ اور تا اور محکوم اوسکی نہو واسلیی کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دست عمل پر اور تم کل کو بیچ گہر آخرة کی ہووگی کہ نہین ہے عمل اوسمین بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنیوالی ہی اسطرح سی کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور اس سی فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیی کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی اودہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی

بحسب ظاہر کے بہ نسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۱۲ ع ح **وعن** علیٍّ قالت ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الآخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منہما بنون فکونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کوچ کیے جاتی ہی دنیا پشت دبی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پہیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی بیٹی ہین پس ہوؤ تم آخرۃ کی بیٹون مین سی یعنی ساتہہ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہوؤ تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتہہ اعراض کرنیکی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی اسلیی کہ آجکی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہی اور نہین ہے عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین **ف** یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی ۱۲ ح **وعن** عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا وان الآخرۃ اجل صادق ویقضی فیہا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سی حصہ رکہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کی ساتہہ ثواب و عذاب کے آگاہ ہو تحقیق خیر و خوبی سب ساتہہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہے آگاہ ہوؤ اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہوؤ پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب حساب خدا سی خوف پر ہو یا یہہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی کہ قبول ہوتا ہے یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کی جاؤگی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہیگا جزا اوسکی یعنی آخرۃ مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برا دیکہیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیی جاؤگی اپنی عملون پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوینگے تمپر یا معنی یہہ ہین کہ تم پیش کیی جاؤگی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ عمل تمہارے ہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ تم سامنی کیی جاؤگی اللہ تعالی کی ساتہہ افعال اپنی کی اور جزا دیی جاوینگی اوپر اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر ۱۲ ح ع **وعن** شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایہا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہا البر والفاجر وان الآخرۃ وعد صادق یحکم فیہا ملک عادل قادر یحق فیہا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعہا ولدہا

اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن و کافر اور تحقیق آخرۃ وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کریگا اوسمین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہیگا اوسمین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی متمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہہ ثواب و عذاب کے

ہوؤ تم آخرت کی بیٹون مین سی اور نہ ہوؤ تم دنیا کی بیٹون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ماں کے تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہہ جنت ہی یعنی پس جو طالب و مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھہ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کے ہین وہ اوسکی ساتھہ جنت مین ہونگی یہہ تو ملا علی رح نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نی بعد حدیث کی لکھا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّہَا النَّاسُ ہَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَ وَاَلْہٰی رَوَاہُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونون پہلو اوسکی مین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اوس ندا کو خلائق سوای جن و انس کی ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کے یا انقطاع کر کر اور طرف سی رجوع ہو و طرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرتا ہی یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت خدا تعالی سے اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونون حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ بھید نہ سنانی جن و انس کی مین یہہ ہے کہ نہ اوٹھہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب اونہون نی نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ کہ کفایت کرتا ہی اوسمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہان تک کہ باز رکھا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا گیا اونکو کہ کہان تک یہہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنی کی ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچھتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچھی چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر **وعن** مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِ مَا یُوْعَدُوْنَ وَہُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْہَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْہَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْہَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹی کو کہ ای بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدم سی آجکی دن تک اونپر مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دیی جاتی ہین ساتھہ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تو نی دنیا کو جیسیکہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گہر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گہر سی کہ نکلتا ہی تو اوسی نقل کی یہہ رزین نے **ف** دراز ہوی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہی لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کیی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹھنی والون کشتی بہری ہوئی کی پہر بیان کیا اس معنی کو ساتھہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوسی دور پڑتا ہی اور جس چیز کے طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوسی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی گی اور وہان پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی ع ح

وعن عبد الله بن عمرو قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى الناس افضل قال كل مخموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفه فما مخموم القلب قال هو النقى التقى لا اثم عليه ولا بغى ولا غل ولا حسد رواه ابن ماجة والبيهقى فى شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسنی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جہوٹ نہ بولی پس کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مخموم خم سی ہی بمعنی جہاڑنی خاک وکوڑی کی زمین اور کوین سی پس یہان مراد یہہ ہی کہ دل اوسکا جہڑا ہوا اور صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہی بری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچہی احتمال ہی کہ وہ اس لغت کو نہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرت کبہی ایک لفظ فرماتی تہی کہ صحابہ باوجود پہچاننی زبان عرب کی اور رکہنی فصاحت اور بلاغت کی نہ سمجہتی تہی اور معنی اوسکی نہ جانتی تہی لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہہ احتمال ظاہر ہی واللہ اعلم ع ح

وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع اذا كن فيك فلا عليك ما فاتك الدنيا حفظ امانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة فى طعمة رواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان اور روایت ہی اوسی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجہمین ای مخاطب پس نہین ہے خوف تجہپر اور ضرر نہین ہے تجکو فوت ہونی اور نہونی دنیا کی سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کے اور دوسری سچے بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتہی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کری حرام سی اور اکتفا کری مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہاوی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضرر نہین الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکی کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل و وحشت کارخانہ جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت اور پر جمال لطافت و نور کی پیدا ہوتا ہی ع ح

وعن مالك قال بلغنى انه قيل للقمان الحكيم ما بلغ بك ما نرى يعنى الفضل قال صدق الحديث واداء الامانة وترك ما لا يعنينى رواه فى الموطأ اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پہنچا ہی مجکو یہہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کی کہ کس چیز نے پہنچایا ہی تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکہتی ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجہی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی اپنی بات کہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادا امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چہوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نے موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین **ف** اسی جگہہ سی کہا ہی کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہی درمیان علما کی اسمین کہ لقمان پیغمبر تہی یا نہین اور صحیح یہہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تہی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تہی اور ابن عباس سی منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تہی نہ بادشاہ تہی ایک غلام کالی تہی کہ بکریان چراتی تہی حق تعالی نی اونکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور جوانمردی

اور عمل دی اور اپنی کتاب مین ذکر اونکا کیا ہے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوینگی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میری مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آوینگی اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی اوپر اوسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکہیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا اونکی درخواست کی قبولیت کو یہ نرمی و مہربانی پہر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ وارد ہونی اوامر واحکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی اور سلامتی بخشنی والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع امر اور تابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تونی ان الدین عند اللہ الاسلام پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس سے مواخذہ کرونگا ساتہہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجہپر امر طاعت و معصیت کا چاہ جو کچہہ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کری سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سی وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانی والون سی ہی **ف** آوینگی اعمال بندون کی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تا حجت ہون اور شفاعت کرین اپنی کرنی والون کے یا جہگڑین اپنی ترک کرنی والون سی اور اعمال یا تو اچہی صورت مین آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتین عطا فرماویگا جیسیکہ بعضی حدیثون اور آثار سی سمجہا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی اونکی اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون بندی کی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکہتی ہون کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہی اور مقام عزت و قربت مین بٹہایا ہی تونی اور فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری سی ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی اور یہہ توقف اور مہلت دینی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتہہ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہی اور بجای خود ہی تو لیکن شفاعت کار وصفت ایک دوسری کی ہی کہ اصل و مبنی تیرا اور اور عبادتون ہم مثل تیری کا ہی اور جامع ہی تمام اچہی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ آگی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسما و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلوا سکیگا مگر وہ اسیطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندی کی اور مجکو ساتہہ لطف اپنی کی نوازا تونی اور میری حق مین فرمایا الصدقۃ تطفی غضب الرب اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تونی ساتہہ جزا خاص

کے

کے کہ سوا تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنی کہ مجکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکہا میرا بخشا تونی اور وعدہ بہشت مین جانیکا کیا تونی اوس سے اور
اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیی کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتہہ تعظیم اور ثنا الہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کردگار کی کرین گی بعد ازان شفاعت کرینگے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتہہ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم عم کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ح **وعن** عائشۃ قالت
کان لنا ستر فیہ تماثیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ حولیہ فانی اذ رأیتہ ذکرت الدنیا
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورون کی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیی کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہہ تعلیل دلیل ہی اسپر کہ صورتین
بہت چہوٹی تہین یا یہہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ چین کرتی ہین ساتہہ اوسکی اغنیا
لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو ع **وعن** ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلاتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعذر منہ غدا واجمع الایاس مما فی ایدی الناس
اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو
پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہی ماسوای اللہ کو یعنی خلق
اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتہہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا بسبب اوس
کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنی کو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی ایسی بات
نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنیکا ہووی اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے یعنی قناعت
کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنیکی وہ ہین جو مذکور ہوئی اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا حیات
کا ہو یعنی گویا کہ یہہ آخر نماز تیری ہی اور یہہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مشایخ کی وصیتون مین آیا ہے کہ طالب کو چاہیی کہ ہر نماز اپنی
مین ایسا تصور کری کہ یہہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہی طرف
اوسکی کہ انست پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنا قلبی یہہ ہی کہ نا امید ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی ح ع
وعن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد
عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت
فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا روی الاحادیث الاربعۃ احمد
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلی
ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانیکی لیی اسحال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی
ہمراہ سواری اوسکی کی پس جب فارغ ہوئی حضرت وصیت سی فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہی کہ نہ ملی تو مجہسی بعد سال عمر میری کی کہ یہہ سال ہی

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئی معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرتؐ نی یعنی
مونہہ پہیرا معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا مونہہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کی ساتہہ میری پرہیزگار ہین جو
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون اشراف ہون یا رزالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نی **ف** لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ مونہہ پہیرنی کی معاذ سی یہہ تہی کہ تا نہ دیکہین رونا اونکا اور ہو سبب رونی آپکیکا اور سخت ہو غم اور اشارہ تہا اسپر کہ ضرور
ہے چہوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرتؐ نی اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کے زبان سی کہ تو جدا ہوئیگا مجہسی اور جدا ہوئیگا
مدینہ سی اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکہیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین
لوگون کی ساتہہ میری یعنی ساتہہ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ
مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین وغیر ذلک پس دیکہہ طرف رتبہ اویس قرنی کی یمن مین بسبب کمال تقوی کی اور طرف حالت ایک جماعت اشراف
حرمین شریفین کی کہ اونہون نی باوجود دور ہونیکی تقوی سی کیا درجہ پایا اور یہہ بسبب ترک تقوی کی کیسی محروم رہی مقام قرب سی بلکہ اشقی
ہوئی بسبب پہنچانی ایذا کی حضرتؐ کو اور گویا کہ یہہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق پر غم نکہا جبکہ متقیون سی ہووی
تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتہہ ہی ہی تو اور طیبی نے کہا کہ یہہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینی کی اوسکو ساتہہ رحلت اپنی کی یعنی
جبکہ پہر آوی تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتہہ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتہہ میری کہ متقی ہین اور کہا کہ یہہ کنایہ ہی ابو بکر صدیق سی کہ بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرتؐ کی اور کلام کیا ایک امر مین
فرمایا پہر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپ کو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نہ پاوی مجکو تو تو ابو بکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین رغبت دلائی
ہے حضرتؐ نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی بقیہ امت کی کہ جنہون نی نہین پایا زمانہ حضرتؐ کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر
تقوی کرین گی تو تقرب حاصل ہوگا حضرتؐ سی اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ ۱۲ ح ع **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل
الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ہل لتلک من علم تعرف بہ قال نعم التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود و
الاستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام اختصاص کے کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع
اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہلجاتا ہی اور فراخ
ہوجاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کی کچہہ نشانی ظاہر مین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتہہ اوس نشانی کی فرمایا آنحضرتؐ
نے ہان اوسکی لیی نشانی ہی دور ہونا گہر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہی اور
مراد دور ہونی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت کی پہلے
اوترنی اوسکی یعنی ساتہہ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کی اور صرف کرنی وقت کی طاعت مین **ف** یعنے قبول کرتا ہی تمام
شرائع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا کمر کرنیوالی اور فریب دینی والی اور عہد شکن ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے والا یغرنکم بالجیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رہنے اور جزالی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دھوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی حقیقت مین اسی دھوکی مین پڑرہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آلی موت کے یا ظاہر ہوئے مقدمات اسیکی کہ مرض ہی درپہ بڑہا پاکہ نہ قادر ہوا وسمین اور پر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندی دیوے ۔ وعن ابی ھریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندیکو کہ دیا جاتا ہی بی رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وخرچی مین زیادہ کی تو نزدیک اوسکی تحقیق دیسکھا یا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سی طریق سی ثابت ہوئی ہی وبعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت سے پوچھی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے نی کہ موت کو بہت یاد کرتا ہو اور بعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوسسے نیک کرداری اور راست گفتاری اور رستگاری اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی یؤتی الحکمۃ من یشاء الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کرنیوالا ہے واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اوسکی اور حاصل کرے ہم کلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نے کہ صحبت کہو ساتہہ اسکی بدل کرنیکی طاقت رکہو تو صحبت کہو ساتہہ اوسکی کردہ صحبت کہی ساتہہ اسکی اور علامت صحبتہ احوال وسکی بعد تصحیح اقوال وافعال اوسکی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت الشراح صدری باین ہیئت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بی رغبت کرے دنیا دنی کی طرف یعنی تحصیل اس چیز کی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہنچاوے طرف زاہدی کی اور ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی ارزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ۔ باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ہی بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طریقہ فقر وکفاف کی یعنی قدر ضرورت کی ف مراد فضیلت سی زیادتی اجر وثواب کی ہی اور دونون صفتون ذکر کیگئی کے جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہی کہ حضرت کی اوقات بسری ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہہ بات کافی ہی اور جانا چاہیی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضی کہتی مین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اسکی بابت بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین جیسے زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی ہی جہہ شان غنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نے نی فرمایا ذاک افضل اسلئے یہہ تین شیا چنانچہ سابق ذکر ہیہہ باب لذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر مین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین اوسکی ہین اور حق یہہ ہی کہ اختلاف یہہ باعتبار فقرا وغنا کی ہی مطلقا اور وجہ مختلف ہین اور یہہ جو شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا ہی دیدیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور بسیط جہہ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی منقول ہی کہ اوسنی کسیسے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونون سی بہتر ہی اور اسمین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیی نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیی شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی تہی کہ جب تک اوسنے زہد ریاضی اور فضیلت فقر کی ہمسٹی کردالیا بیعت ہمارسی نہ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہہ پکڑا اور مرید کیا اور جانا

چاہیے کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکی کہا ہی اور مراد فقرا سے یہان فقیر اور مسکین ہین ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دھکیلی گئی دروازون سی اگر قسم کہا وین اللہ پر تو البتہ سچا کریگا اللہ اونکو قسم مین نقل کی ہی مسلم نے **ف** دھکیلی گئی اخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتھہ ہاتھہ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسیکے دروازہ پر جا کھڑی رہین تو اونکو اپنی گھر مین نہ آنے دی بسبب نہایت حقارت اونکیطرف لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سی دھکیلی گئے تو خلسون مین نہ آنے دی بطریق اولی منع کی جاوین گی اور یہ اسلیے ہی کہ جانتا ہی اللہ تعالی جیسا نا حال اونکیطرف خلق سی تاکہ نہ حاصل ہو اونکو سوا اللہ تعالی کی اور کسی سی کچھہ انس پس محفوظ رکھتا ہی اونکو کھڑی رہنی سی ظالمون کی دروازون پر اور کھانی مال حرام اونکی سی جیسیکہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کیسی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی سی بسبب کمال مسلمہ یہ والی اپنی کی اور مراد یہ نہین ہی کہ وہ دنیا داروں کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دھکیلتی ہین اپنی دروازون سی اور آنی نہین دیتی اپنے گھرون مین سی کما دلیا اللہ محفوظ ہین سی ذلت سی اور اگر قسم کہا وین اینہ یعنی اگر وہ قسم کہا وین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہا وین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ تعالی اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین ع حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ع مولف **وعن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بن سعد سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسیکی کہ کمتر ہی اوس سے یعنی فقرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اونکی جو اب کی بسی اور اورون کی سنانی کی بسی نہین مگر کی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیی جاتی مگر ہر برکت ضعیفون اور فقیرون اونکیطفیل کی یہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد رضہ بہت سی فضیلتین رکھتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب ذکر کرنی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورون کی کہ نہ ہوا ایسی مین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اونکے ذکر اورون کی برکت دعا سی بہرہ مند ہوتی ہو ع **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تھے اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹھیرائی گئی مین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانیکا طرف دوزخ کی یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور کافر سب ہی محبوس ہین سو مومن غیر محبوس تو بہشت ہی اور کافر بیکلم دوزخ ہی مین جاوینگی اور کھڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس نا گہان اکثر اون کی کہ داخل ہوے دوزخ مین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت خواہش کرنی اونکیطرف دنیا کی اور بسبب کمی اونکیطرف دین کی ہی اور ٹھیرائی گئی یعنی اللہ تعالی جیسا نا حال منصف کی ہین ٹھیرائی اور رد کیی جاوین گی میدان قیامت مین واسطے

بہت حساب دینے کی اور رنج مین ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذۃ حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس ہوا کی اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی و حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی و فقرا اس سے بری ہونگی کہ حساب لیے جاوینگی و نہ روکی جاوینگی بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگی جنت مین عوض مبلوان تمتعون کی کہ دنیا مین فوت ہوئی مین ہوع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اھلھا النساء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس ہی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھانکا مینی بہشت مین پس دیکھی مینی اکثر اہل بہشت فقرا اور جھانکا مینی دوزخ مین پس دیکھی مینی اکثر رہنی والی اوسکی عورتین نفل کی یہ بخاری و مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقراء المھاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ باربعین خریفا رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو ہی کی کہا فرمایا رسول نی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنیون سی دن قیامت کی جنت مین بقدر چالیس برس یعنی بقدر چالیس برس دنیا کی و ظاہر ہا اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کی لیی ہی اور اغنیا اسی ہی اغنیا مہاجرین کے مراد مین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث مین معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونی کی یہہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب دراز کی کے ہونگی سبب ان محبوسہ مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہوکر چین مین ہونگی ۱۲ **وعن** سہل بن سعد قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ جالس ما رایک فی ھذا فقال رجل من اشراف الناس ھذا واللہ حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایک فی ھذا فقال یا رسول اللہ ھذا رجل من فقراء المسلمین ھذا حری ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت صلی نی ایک شخص کو کہ پاس آپ کی بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہے تو اوس شخص گذرنیوالی کی حق مین یعنی یہہ شخص اچھا ہی یا برا پس کہا اوس شخص نی کہ جس سے حضرت نی احوال گذرنیوالی کا پوچھا تھا یہہ شخص سے اشراف لوگون مین سے قسم ہی اللہ کی یہہ شخص لائق ہی ہی سکی کہ اگر یہہ پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سی نکاح کیا جاوی اوس سی اور اگر سفارش کرے یعنی کسیکی حکام اور سردارون سی بجہ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس چپ ہی رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک شخص پس فرمایا آنحضرت صلی نی واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپ کی پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کے حق مین پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ شخص فقرا مسلمین سے ہی یہہ شخص لائق ہی ہی سکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کرے کسیکی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اوسکا جھکڑا بہتر ہی ہونی زمین بانند اوس شخص کیسی کہ تو نی تعریف کی اوسکی نفل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام روے زمین مثل اوس شخص کیسی کے تو نی تعریف کی ہی بہتر جاوی تو وہ ایک مرد کہ تیری گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت صلی نی جس ہی کہ یہہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال و جواب مین تنبیہ اوسکی لیے اوپر فضیلت فقرا کی و رالیی فضیلت جو حضرت نی فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی مرد کو کلام اللہ

اغنیاء اغبیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہین قبول حق مین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی سأصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحا کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل وحجت کرتی ہین اوسمین اور شخص اول بہی اغنیا مومنین سے تہا نہ کافرون مین سی اسلیی کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیی کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہ کہا ہی بعضی علما نی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیی کہ خیر ثابت کی اونمین کہ نہین ہے خیر اونمین اور جزم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیی کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہہ حق کی ✦ ۶ ✦ **وعن** عائشة قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا آل محمد نی یعنی اہل بیت اونکی نی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پی درپی یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنا بر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کردین تمہاری لیی پس حضرت نی اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایک دن مین بہوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوؤن ایک دن پس شکر کرون اور اسمین رد ہی اوسپر کہ کہا جسنی کہ ہوگئی تہی آنحضرت اخیر عمر مین غنی ہان مال بہت سا ہاتہہ لگا حضرت کی لیکن اوسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتی کئی راتین بہوک مین پی درپی حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقرا سی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت کے فعل مین بڑی تسلی ہی فقرا کی لیی ✦ ۶ ✦ اور یہہ بہوک حضرت کی اختیاری تہی ساتہہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کے حاجت پر ✦ ۷ ✦ **وعن** سعید المقبری عن ابی ہریرة انہ مر بقوم بین ایدیہم شاة مصلیة فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہی سعید مقبری سی کہ نقل کی ابو ہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکے رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابو ہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالة سنخة ولقد رہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینة عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاہلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوة رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی کی اور روایت کرنیوالا انس سی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نی اور نہ صاع اور دانون غلہ کے نی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنی رات کو غلہ کل کی لیی اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین تو بیویان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ نہ کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ تہی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیی کہ گران نہون آپ اونپر پس دیوین وہ آپکو

لشرم کر کر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت تنزہ منظور رہتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجرا مت سی اگرچہ صورۃً ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل لا اسئلکم علیہ من اجرا ن اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوئی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹہیرتی تہی بیچہ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ کرتی تہی اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال اور ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرتؐ نی اپنی بے بیون کی قوت ایک برس کا اکہٹا بہروا دیا جواب اوسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نہ کہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر اونکی حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہروا دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل الہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بی بیون کی نی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سے نہین یہ کہتا ہون ع وعن عمر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینہ وبینہ فراش قد اثر الرمال بجنبہ متکئا علی وسادۃ من ادم حشوہا لیف قلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم قد وسع علیہم وہم لا یعبدون اللہ فقال اوفی ہذا انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا وفی روایۃ اما ترضی ان تکون لہم الدنیا ولنا الاخرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمرؓ نی کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس نا گہان حضرتؐ لیٹی ہوئی تہی اور پر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتہون سی نہ تہا درمیان حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدیی تہی بوریی نی حضرتؐ کی پہلو مین اسحالمین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑیکا کہ بہرا ہوا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالیٰ سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اوتوا تبک سی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجا کو ترقی طرف فہم مقصد کے ای ابن الخطاب یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کئی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہو وی اونکی لیی دنیا اور ہماری لیی آخرت انفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور پر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پتہی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش ر اور زیر اوسکیلی معنی مرمول کی معنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور جزم ی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسیکہ اغنیا روغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری اپ کی امت پر چونکہ دیکہا عمر رضی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچہ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گی اور درخواست کری گے اون پر مناسب سمجہا تہہ حال ضعف اونکی کی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طبیعی نی کہا کہ مقصود عمر رضؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرتؐ کی لیے تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرتؐ کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا و دنیہ خبیثہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی نی دیکہا آنحضرتؐ کو بیچہ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی مکڑی دیکہی اور ایک دوباسن پڑی ہوئی روئی عمر رضؓ فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپ کو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہوا و قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ہماری حدیث ذکر کی کہ یہہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتہہ قول اونکیکی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

دوم ۲ ح وعن ابی ہریرۃ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان تری عورتہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا تحقیق دیکہا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اور کپڑی پر اوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ بتحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سی وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضی اوضاع بیٹہنی مین بسبب ناخوش رکہنی اسکی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کی کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سی ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہو مولی منعم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچتی ہی ف حاصل یہہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانا یہہ کہ اوسکی لیی آخرت مین بسبب اوسکی وبال ہی تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سی دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال اور منال کی اور آخرۃ مین اوسکی لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکی بہ نسبت پس جسنی اپنی سی افضل کو دیکہہ کر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ تہونچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ اسلیی شبلی جب کسی دنیا دار کو دیکہتی تو کہتی اللہم اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والعقبی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مینی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی خلا ملا مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اون مین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور مجمل اور خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کے پہونچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر اسلیی کہ بلا کبہی اس سی بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سی نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مرید نی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

وہ یہہ ہی کہ رکہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب + ع +

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَۃِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار درازگی اوسدن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کیسی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیۃ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہی پہلی عموم سی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوسدن کی کفار پر جیسیکہ لپیٹا جاوی گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کے یہان تک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گے ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی حدیث مین اغنیا مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیا مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین مراد ہین پس تناقض رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مآل دونون کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتہہ چالیس برس کی جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت ﷺ کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہہ پانسو برس کی از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا یہہ اختلاف ساتہہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی اور یہہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہہ جمع کی دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سے یہہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سی واللہ اعلم **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَائِھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَۃُ لَا تُرَدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِہٖ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کسواسطی یہہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرینگی اور فضائل اور حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو ای عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی دلسی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کے اسلیی کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت ﷺ کی فی زمرۃ المساکین یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے **ف** مسکین مشتق ہی مادہ سکنت سی بمعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی بمعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین رہین اونکی تا کہ پہونچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیی اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہہ

کہ ارادہ کیا جاوی مسکین کرنیسی یہہ کہ کری اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کری اونکو ساتہہ مال کی اسلیی کہ کثرت مال کی مقربین کی
حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس اونہون نی کچہہ التفات نکی اوسکی طرف اور
متوجہ نہووی اوسپر پس کہا بادشاہ نی کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری سبب
ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اون سی اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکہتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری عداوت کی
اور پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب ہے کہ مقصود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا فضل و شرف و فقرا کا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنی کا بر تقدیر غنا کی اون انبیا
سے کہ فقرا ہین نہ خوف تاخر اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کے آنحضرت نی حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی اور محبت کرنی اونکی
کے پس فرمایا ای عائشہ نہ پہیر الخ اور روایت کی ہی شیخ نی اور بیہقی نی عطا ابن ابی رباح سی کہ اونہون نی سنا ابی سعید سی کہ کہتی تہے ای لوگو نہ برانگیختہ کری
تمکو تنگی اوپر طلب کرنی رزق کی بغیر وجہ حلال سی اسلیی کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور
حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہے کہ جمع ہوا وسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نی کہ زیادہ کیا ہی
اسمین غیر ابی زرعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوای اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونی مین اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہی نہین کچہہ اصل اوسکی
بنا بر تصریح کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہی یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی کہ باعث
ہوتا ہی جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس
و زین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہہ دیلمی نی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَاءِکُمْ
فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَاءِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیی کہ نہین رزق دیی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیی جاتی ہو یعنی دشمنون پر
مگر ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتہہ احسان کرنیکی اونسی یا مراد ضعیفون سی مظلوم ہین
اگرچہ غنی ہون اونکے و مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میرے بیچ رضا اونکی کی اور لفظ او تنصرون مین او تنویع کی لیی ہی اور موید ہی اسکو روایت داود کی اور احتمال
ہے کہ شک راوی کی لیی ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی اور احسان اونکا وجود اونکا ہی اسلیی کہ اون مین اقطاب بہی
ہوتی ہین اور اوتاد بہی اور بسبب اونکی انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نی کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی کی اور خوش کرنے
دلون اونکی کی اسلیی کہ تحقیق مین اونکی ساتہہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا اکرام کیا
میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجکو ایذا دی اور موید ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ۱۲ ع **وعن** اُمَیَّۃَ
بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی حضرت طلب فتح کی
کرتی یعنی کفار پر اللہ تعالی سی ساتہہ برکت دعا فقرا مہاجرین کے نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **ف** صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور
کے بمعنے فقیر کی اور ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی یہہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور ببرکت دعا اونکی کی اور بعد اوسکی

ابن ملک سی یہہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللہم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیی ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی لیی ثابت کی اور مخصوص اور مشرف کیا اونکو ساتہہ اونکی کہ ببرکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدا را انتہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک مت لیجا کسے فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیی کہ تو نہین جانتا ہی کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا محنت عذاب اوٹہاویگا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان سی یہہ ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی تہی حضرت اوس سی آگ نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ تفسیر کی ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور بسبب نعمت کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی دراز کی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک نہ لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیی ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کی کہ اوسکی لیی دار آخرت مین رکہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی اور چین اور ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المومن من قلۃ او علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع ح وعن قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی بیمار کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی ف دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبی مین اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سی کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہہ بیماری محبت اوسکیکے اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی ع وعن محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حال آنکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیی فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کی لیی نقل کی یہہ احمد نی ف مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیی خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہین اور ایمان سلامت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام اور بیچ صورت اگراہ یعنی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان پر لیکن زبان پر لانا اوسچیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہین ہے یہہ بہی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلا سی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیی درست نہین اور کمتر ہی حساب کی لیی یعنی بعید تر ہی عذاب سی اور بہتر ہی مسلمان کیلیے اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیی کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکی پہونچی سہل ہی عزیز میری یہہ تمام شاخین ہین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچہہ اوسنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا مین بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رزالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتہہ اوسکی کہ کہینچتا ہی محنت فقر سی کم نہین اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی اور قناعت کرنیکی قدر کفایت پر ذکائی نفس اور صفائی اوسکی سی ہی ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون آپکو یعنی بہت والا ہر مومن دوست رکہتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہی تو اسلیی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق مین دوست رکہتا ہون آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کے پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اوس شخص کے کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالہ کیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** تجفاف ساتہہ زیرت اور جزم جیم کی پاکہر کہ کہوڑی پر ڈالتی ہین وقت جنگ کی تا زخم سی امان مین رہی مانند زرہ کی سوار کی لیی اور کنایہ کیا ساتہہ تجفاف کے صبر سی اسلیی کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیی خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہونچنی نالہ کی سی الخ معنے یہہ ہین کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤن اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضرور ہی اسلیی کہ آیا ہی کہ اشد لوگون کے از روی بلا کی انبیا مین پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت بہی انہین مین سے تہی اور یہہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکی حصہ پہنچیگا بموجب المرء مع من احب کی ۱۲ ع تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہہ کنایہ ہی صبر سی کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہین ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنی طریقہ اونکی کی ناروا اور جہوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بی متابعت محبوب کی درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع ۱۲ ولیکن یہہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور بہر ناول کا ساتہہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اوسکی ساتہہ اتباع ہو اعلی و اکمل ہو اللہم ارزقنا ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نی الدیہ بتحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کی اور دعوت کرنی خلق کی طرف اوسکی حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھہ میری یعنی تنہا مین تنہا ابتدا اظہار اسلام مین کوئی میری ساتھہ نہ تہا اور البتہ بتحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میری ساتھہ البتہ بتحقیق گذرتی تہی مجھہ پر تیس شب و روز بیچ دریی حالانکہ نہ تہا میری لیی اور بلال کی لیی طعام کہ کہا وی اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سی کہ حیوان اوسکو کہا وی نہتی جہ جای آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چہپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی سی کہ آدمی کی بغل مین اسقدر آتا ہے پہر وہ بہی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر سی نہ دکہائی دی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی اور مراد اور مصدوق اس حدیث کا اوسوقت تہا کہ باہر نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سی اور حضرت کے ساتہہ بلال ہتی نہ تہا ساتہہ بلال کی جنس طعام سی مگر اس قدر کہ اوٹہاتا تہا نیچے بغل اپنی کی ف حدیث کے اول جملون کی معنی طیبی نے اسیطرح لکہی ہین کہ جو مذکور ہوئی ولیکن ظاہر یہہ ہی کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا مین دین مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سے جیسکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میری جیسکہ اور حدیث مین آیا ہی اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیی کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اوحقانیت اونکی ظاہر تر تہی اور خواہش اونکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تہی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہے بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتہہ قول اپنی کی ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ اونکی ساتہہ بلال ہتی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا مکہ سی مدینہ کو نہتا اسلیی کہ اوسوقت بلال نہتی حضرت کی ساتہہ بلکہ غالبًا یہہ قصہ اوسوقت کا ہی جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہین مبتلا اور ایذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنیکی تین مہینی بعد دسوین سال نبوت سی ماہ شوال کی آخیر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سی طایف کو تشریف لیگئی اور حضرت کی ساتہہ زید بن حارثہ ہتی پس حضرت مہینہ بہر رہے وہان کے لوگونکو دعوت اسلام کی طرف کرتی رہی اونہون نی کچہہ کہنا نہ مانا اور اپنی لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتی ہتی اور پای مبارک پر حضرت کے پتہر مارتی اور پاپوشین خون آلودہ کر دین اور جب پتہر کی رخمون سی آنحضرت زمین پر گرتی ہتی دونون بازو آپ کی پکڑکر اوٹہاتی ہتی جب چلتے ہتی پہر پتہر اوکرتی اور ہنستی اور زید بن حارثہ اپنی تئین پہر آنحضرت کی کرتی ہتی یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نی انکے اوپر بہیجا آپ پر سایہ ہوا و جبرئیل ع م نی آن کر کہا کہ تیری پروردگار نی سنیں باتین تیری قوم کی اور جو کچہہ اونہون نی رد کیا تجہہ اور پہاڑون کی فرشتی کو حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑ خشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ مین آباد ہی پیسین بلا دین ہم اور اونکو اونکی بیچ مین پیس ڈالین فرمایا حضرت نی کہ امید رکہتا ہون مین اونکی پشتون مین سی ایسے لوگ نکلین کہ میری پروردگار کو ساتہہ وحدانیت کی پوجین اور آخر اس حدیث مین ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی پہر ہونا بلال کا ساتہہ حضرت کے مبنی نہین ہی ہونی زید بن حارثہ کو ساتہہ آپ کی یعنی دونون ہون لیکن کتابون مین ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ مین واللہ اعلم ش ح ع وعن ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فرفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابو طلحہ سی کہ کہا ابو طلحہ نی کہ شکوہ کیا ہمنی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس کہولی ہمنی اپنی پیٹون سی ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہی ہوئی تہی پیٹ کہولکر پتہر دکہائی پس کہولی حضرت نی اپنی پیٹ سی دو پتہر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف پتہر پیٹ پر بہوک مین یا سلیی باندہتی ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنی اور کہڑی ہونی پر قوت بخشے اس سبب سی کہ پیٹ اور آنتین کمر سی لگ جاوین اور کہنچ جاوین اور جب بہوک زیادہ ہوئی ہی تو حاجت دو پتہرون کی یا مبنی کی ہوئے

ہے پس آنحضرتؐ کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تبھی آپ بڑی ریاضت کرتی آپ نی دوپہر باندھی تھی ۶ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ بھی فقرا اصحابہ کو بھوک پس دے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کھجور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اون پر اوس حد کو پہنچے تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتی تھی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْهِ کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰی بِهٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَکْتُبْهُ اللّٰهُ شَاکِرًا وَلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسی نقل کی اپنی باپ سی اوسی اپنی دادا سی وسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھی ہے امرو دین کے یعنی اچھی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوسی یعنی علم مین و عبادت مین و قناعت مین و ریاضت مین اور وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کرنیمین طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئی اوسی اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوسسے مال و جاہ مین پس تعریف و شکر کری اللہ کا بنا پر فضیلت دینی خدا تعالی کی اوسکو اور سپہ لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کے صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی و جو شخص کہ نظر کری اپنی دین مین طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہو اوسکو عجب و غرور اور تکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنی مال و جاہ مین اور پیدا ہو اوس سے حرص و آرزو پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئے اوسکو یعنی مال و ذخیرہ نہین لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی ہی اوس سے دو چیزون ذکر کی گئین ہین سے بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع و فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی ہو جب قول اللہ تعالی کی ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہی اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئین سیات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا احصاسی ۶ **وذکر** حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کہ سزاوار ہے ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین ہے اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی ہے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو سَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَکَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَالِثُهٗ فَقَالَ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن جبلی سی کہ کہا سنا میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتی تھی یعنی

جو کچھہ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اسحالمین کہ پوچھا اونسی ایک شخص نے یہہ کہ کہا کیا نہین ہین ہم فقراء مہاجرین سی کہ بشارت دیی گئی ہین ساتھہ سبقت دخول
کے بہشت مین پس کہا واسطی اوسکی عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹہکانا پکڑی تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہی کہ جگہہ پکڑتا ہون
مین پاس اوسکی کہا عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نے کہ ہان میری پاس مکان ہی کہا عبد اللہ نی پس تو ہی دولت
مندون سی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سی ہی اسلیی کہ اونکی فقرا کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز تہی تو دوسری چیز نہ تہی
کہا اوس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبد اللہ سی کہ عورت اور مکان کی ہونی سی اوسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میری لیی خادم بہی ہی یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبد اللہ نی کہ پس تو بادشاہون مین سی ہی یعنی اونکی حکم مین ہے تجکو فقیر کہنا نہین درست کہا عبد الرحمن نے اور آئی تین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کے
اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نی ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت رکہتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج
کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب زائد پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبد اللہ نی اونکو کہ کیا چاہتی ہو تم اگر
چاہتی ہو تم یعنی یہہ کہ دونمین تمکو کچھہ اپنی پاس سے تو پہر آنا ہماری پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنی اسوقت
کچھہ حاضر نہین پہر آنا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرون مین قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہی یعنی وہ کچھہ تمکو دیکر فارغ البال
کردین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کمال والونکا ہی اسلیی کہ تحقیق سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق فقراء مہاجرین
کی پہلی جاوینگے دولتمندون سی دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہون نی پس تحقیق ہم صبر ہی کرتی ہین نہین مانگتی ہم کچھہ یعنی مسی یا نہ مانگینگے
کسی سی بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِيْنَ
بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی
مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہی متوجہ ہوکر طرف فقرا کی پس گیا مین اور کہڑا
ہوا مین مائل طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی نزدیکی اونسی اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسی پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ بشارت دیی جاوین فقراء مہاجرین ساتھہ اوس چیز کی کہ خوش حال کری اونکو اسلیی کہ وہ داخل ہونگی بہشت مین
پہلی تونگرون کی چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نی پس قسم خدا کی تحقیق دیکہی مینی رنگ فقرا کی کہ روشن و تابان ہوئے یعنی بسبب سنے اس بشارت کے کہا عبد
اللہ بن عمرو نی بہت روشن ہوئی مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مینی کہ ہوون مین ساتھہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین اونہون
اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نی **ف** وجوہ سی مراد ذات ہی یا بمعنی مونہہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی دلون کو اور ظاہر ہو اثر اوسکا اوپر ظاہر
جلد چہرہ اونکی اور او منہم مین لفظ او تنویع کی لیی ہی اور معنی اوسکی ذکر کیی گئی یا شک کی لیی ہی یعنی دوست کہا مینی کہ ہونمین جملہ فقراء مہاجرین سے
وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ
اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا
وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست میری نی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ سات خصلتون کی اول حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی مسکینون کی اور نزدیک ہونیکی اونسی اور
دوسری حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجہسی یعنی امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجہسی یعنی مال اور جاہ
اور منصب مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملائی رکہون ناتیکو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی والا اور چوتہی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچہہ اور پانچوین
حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی سنی والی پر اور چہٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور
نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ سات خصلتین
اوس خزانہ سی ہین کہ رب العزت کی لیی ہی نیچی عرش کی کہ فیوض اور برکات اوس سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہہ احمد نی **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نی
تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی رح نی اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ رکہا گیا
ہے وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر بہ حول خدا اور قوت اوسکی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلیی کہ عرش جہت اوسکی ہی
اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلیی کہ یہہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سی صحاح
ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کے گنجون مین سی اور اختلاف کیا ہی علمانی اسکی معنون مین پس بعضون نی تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز
رکہا گیا اسلیی کہ یہہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیی کہ یہہ جنت کی ذخیرون مین سی ہی یا یہہ کہ اوسکی
کہنے والی کی لیی ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی یہہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نی کہ جانتا
ہے تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مین نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا نہین ہی پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی
اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی انتہی اور مشایخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتہہ تکرار اس کلمہ کی اور کہا
ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسی واسطی توفیق عمل کی نہین ہے ۱۲ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ
الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سی تین چیزین ایک تو کہانا یعنی واسطی حفظ
بدن کی اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سی اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہ
عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نی دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائین عورتین یعنی یہان تک کہ نو تہین اور
پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئیون سے خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی مگر قلیل
پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیی ہے اسلیی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پی درپی تا دم وفات اور یہہ بات تہی
بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نی جو اپنی حبیب کی لیی یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ۱۲ ع
وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست
کے گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرت
کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت وسرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور
کسے عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیی فرماتی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی آذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی اور کامونکیسی خلاص

ہووں اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قری سات زیر قاف کی یعنی قرار اور ثبات کی اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کی قرار پاتا ہی اور بسبب بیدار دیکھنے کسی اور کی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہ جاتا ہی اور یا مشتق ہی قری سات ہر سے قافلی یعنی سردی اور خنکی آنکھ کے اور لذت دیکھنے کی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کے بیچ دیکھنے دشمنون کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین یون ہی جب لی من الدنیا الطیب الخ جانا چاہیی کہ لفظ حدیث کی جیسکہ اتفاق کیا ہی ائمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اونپر یہہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوے اور روایت کیا اوسکو طبرانی نے نیز ان معجمون اپنی مین اور خطیب نی تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بہی یا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین ہی وجہ دوسری ہی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حسبک کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سی پایا نہین گیا باوجود تفتیش کی مگر دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کے کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسکہ اس کتاب مین مذکور ہی صلا اشکال نہین ہی اور اگر ایک دو لفظ نہین ہی کہ من الدنیا اور ثلث ہین نہو تو بہی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہے یعنی اس عالم مین محکوم ہین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی یہہ صلوۃ جمہور کے نزدیک محمول ہے عبادات معروفہ پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ع ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ يَعْنِيْ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین ما ستراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالی کی نہین آرام واستراحت مین ہوتے نقل کی یہہ احمدی **ف** بلکہ آرام واستراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کی لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا وتمتعوا ویلہیہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا یہہ حاصل کرنی قضا شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی مین اور خواہشون مین ع ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سی ساتہہ تہوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کرے تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سی ساتہہ تہوڑی سی عمل کی یعنی طاعت کے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَهٗ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر ڈہانکی اوسکو لوگونسی یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہانیکو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہنچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کیہی دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتہہ اوسکی صبر اور جائز ہوا وسمین چہپانا والا التصریح کی ہی علماء نے کہ ایک آدمی اگر مرجاوی ماری بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ع ع

وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف
ابا العیال رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اپنی بندہ
مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل
ہے اسی لیی دوست رکہتا ہی اللہ تعالی ۱۲ ع وعن زید بن اسلم قال استقی یوما عمر فجیء بماء قد شیب بعسل فقال انہ
لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی علی قوم شہواتہم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فاخاف
ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر رض
نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال اور خوش آیندہ ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو اسلیی کہ مین سنتا
ہون خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشون نفس اونکیکو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لیگئی تم اور بہرپور لین تمنی
لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتہہ اونکی پس ڈرتا ہون مین یہہ کہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب
اونکا ہمکو اس عالم مین پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی مین اگر یہہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اور چین کرون تو
ڈرتا ہون کہ یہہ ثواب ہماری عملون کا ہو کہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہی اور آخرت مین کچہہ
نصیب نہین اور یہہ آیت اور آیۃ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص
سبب کا ۱۲ ح ع وعن ابن عمر قال ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا نہ پیٹ بہرا ہمنی یعنی گروہ صحابہ نی ساتہہ آنحضرت کی کہجور سی بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کہ وہان کہجورین بہت تہین نقل کی یہہ بخاری نی

باب الامل والحرص

باب ہی بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنیکی ف امل ساتہہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے معنی ہین زیادتی
آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدیہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرتو بیچ ہدایت اونکیکی اور قاموس مین لکہا ہی کہ بدترین حرص یہہ
ہے کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کرتو اپنی غیر کی حصہ مین انتہی اور مراد امل سی یہان درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا مین اسحال مین کہ غافل ہو
تیاری کرنیسی موت کی لیی اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور ایسی درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم
وعمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ
رکہون گانوین کو بہی یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرۃ جاہ کی بری ہی والا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی
پر اور بہت کرنی اعمال نیک پر مستحسن ہے بلا نزاع ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد اللہ بن مسعود قال خط النبی
صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجا منہ وخط خططا صغارا الی ہذا الذی فی الوسط من
جانبہ الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیط بہ وہذا الذی ہو خارج املہ وہذہ الخطط الصغار الاعراض
فان اخطأہ ہذا نہسہ ہذا وان اخطأہ ہذا نہسہ ہذا رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک
شکل مربع کہ چار خطون نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچمین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ
طرف اوس خط کی کہ درمیان مین تہا اوس جانب اوسکی سی کہ درمیان مین تہی یعنی دونون جانبون اوسکی سی وہ جو درمیان مین تہین اسلیی کہ ایک جانب خط
کے اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ یعنی یہہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور

یہہ

یہہ یعنی خط مربع اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی اور مدت عمر اوسکی ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہہ جانب خط کی کہ باہر نکلنی والی ہی یعنی مربع سے آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہہ خطا ہی اس سے اسلیے کہ آرزو اوسکی دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب تر ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بہوک اور پیاس وغیر ذلک اون چیزون مین سی کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سی متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہہ اوسکی پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ بہی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حاصل یہہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہی ساتہہ اوسکی آرزو ونسی اور آرزوون اور امیدونکو بغیر پہنچی جان دیدیتا ہی وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہہ لکہی ہی اور اولی یہہ ہی کہ گردانی جاوین عدد خطوط کی ساتہہ اسلیے کہ یہہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اسلیے کہ دس ایسا عدد ہی کہ تعبیر کی جاتی ہی ساتہہ اسکی کثرت اور معہذا اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی مینی ایک اور صورۃ غیر صورت لکہی ہوئی مشہورہ کے اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فتدبر وہ صورت یہہ ہی ۱۲ ح ع **وعن** انس قال خط النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطوطا فقال ہذا الامل وہذا اجلہ فبینما ہو کذلک اذ جاءہ الخط الاقرب رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہی اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسیطرح ہی اور اسی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہی پہونچی ناگہان اجل پہونچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونے آرزو کی چل کہڑا رہتا ہے ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہرم ابن آدم ویشب منہ اثنان الحرص علی المال والحرص علی العمر متفق علیہ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان قوی ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکیکا بسبب ضعف بدن کی ہی کہ اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہی ضعیف ہوگئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی ؎ بیخہای خوی بد محکم شدہ ✤ قوت برکندن آن کم شدہ ✤ ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال قلب الکبیر شابا فی اثنین فی حب الدنیا وطول الامل متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سی لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ۱۲ ع ✤ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعذر اللہ الی امرئ اخر اجلہ حتی بلغہ ستین سنۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نچہوڑی خدای تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اوسکو ساٹہہ برس کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پہر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کے رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا توبہ کرونگا بڈہا کیا کہیگا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت

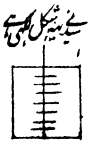





اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نکری ۱۲ ح **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کی لیی دو جنگل بہری ہوئی
مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی
جبتک کہ گور مین نہین جاتا حرص اوسکی نہین جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہہ
توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس کے اوس سی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۱۲ ع ح
وعن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب
او عابر سبیل وعد نفسک من اہل القبور رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑتی ہین پس
فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سی گذر گئی ہین اور
مشابہت کر اونکی ساتہہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا میرک نی کہ اسمین نظر ہی اسلیی کہ یہہ جو روایت یہان
نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی ہی
ترقی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا
ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح احادیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت
کے کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسی روح کی لیی اور روح بدن کی
مرنیسی معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہاتہہ اور پاؤن اور
تمام اعضا اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑی اور فوج و حشم
اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہ ہونا ساتہہ مردون کی اور در آنا
اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتہہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات
کے اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہی دنیا سی اوسکی ملک سی نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین
نہو اور نہ اوسکی ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو
کوئی کہ ساتہہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتہہ مردون کی اور داخل ہوگا اون کی حکم مین بعد ازان رعایت کری اور شرایط و آداب
کے کہ بسبب اون کی مشابہ ساتہہ مردون کی ہو ایک اون مین سے توبہ ہی اور وہ برآنا ہی ہر مطلوب سی سوای خدا تعالی کی جیسیکہ موت سی
اور زہد ہی اور وہ برآنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسیکہ موت سی اور توکل ہے اور وہ برآنا ہی قید اسباب سی
جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور موہنہ پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسیکہ موت سے پس باقی نرہی کوئی
مطلوب و محبوب و مقصود سوای خدا جل و علا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہی حظوظ نفس سی ساتہہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہی

اور

اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور در آنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتہہ تدبیر و اختیار
مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسکہ موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسکہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ
باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسکہ موت سی یہہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مُردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی پڑیگا یہہ ہین معنی
قول آنحضرت کی وعد نفسک من اہل القبور اور موتو قبل ان تموتو بہی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری یہہ ہوگی یہہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی رح
نی بیچ رسالہ فصل التوبہ کی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّیْ نُطَیِّنُ شَیْئًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ قُلْتُ شَیْءٌ نُصْلِحُہٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
ہمپر اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سی لیپتی تہی کچہہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یہہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مینی ایک چیز
ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکی یا زیادتی استحکام کی لیی فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ
احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی
کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مرجاویگا پہلی گرنی اوسکی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دلکا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہی
کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُھْرِیْقُ
الْمَاءَ فَیَتَیَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْکَ قَرِیْبٌ یَقُوْلُ مَا یُدْرِیْنِیْ لَعَلِّیْ لَا اَبْلُغُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اس کی کہ وضو کرین
پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجی فرماتی آنحضرت کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی
کیا جانون مین کہ شاید کہ نہ پہنچون مین اس پانی تک نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکرے
اور اجل آپہنچی اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کرلیتا ہون کہ ایک طرحکی طہارت حاصل رہی ح ۵ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَھٰذَا اَجَلُہٗ وَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ قَفَاہُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ
آدمی ہی اور یہہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور رکہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا نزدیک گدہی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کی
ساتہہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہہ اور دور رکہا گدہی سی یعنی واسطی دکہانی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو
اوسکی یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہہ
ابن آدم ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورۃ معنویہ کی اور اسیطرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہہ ہی کہ حضرت نے
اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی آگی کی جانب اپنی بیچ مسافۃ زمین کی یا بیچ مسافۃ ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا یہہ ابن آدم ہی پہر
پیچہی ہٹایا ہاتہہ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلی اور فرمایا کہ یہہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب
اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتہہ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہہ ہین
کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل
یہہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی جیسکہ کہا

ایک شاعر نی رحمت کری اللہ اسپر ؎ کل امرئ مصبح بامله والموت ادنی من شراک نعله یہہ مضمون مجھی سوجہا ہی اس مقام مین واسطی واضح کرنی مطلب
کی **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر ابعد فقال اتدرون
ما ھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الانسان وھذا الاجل اراہ قال وھذا الامل فیتعاطی الامل فیلحقہ الاجل دون
الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو
مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی یا دونونسی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یہہ یعنی کیا ہی مراد انسی اور کسکی
مثال مین یہہ کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہی اور یہہ دوسری لکڑی کہ
اوسکی پہلو مین گاڑی مینی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابو سعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا یہہ تیسری لکڑی کہ بہت
دور گاڑی مینی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی
اوسکی حاصل ہونیکا پس آپہنچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی
ف یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبھی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسکہ
آگی کی حدیث مین فرمایا ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز
ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھہ کی ستر تک اور کمتر ہین امت مین سی ایسی
لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ستر سی کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر
درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہہ لوگ ہین انس ابن مالک کہ ایکسو تین برس کی ہو کر مری اور اسما بیٹی ابو بکر رض کی
سو برس کی اور حال اونکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس
کی ہو کر مری ساٹھہ برس کفر کی حالت مین رہی اور ساٹھہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مری واللہ
اعلم وذکر حدیث عبد اللہ بن الشخیر فی باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت المریض کے **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین
والزھد واول فسادھا البخل والامل رواہ البیھقی فی شعب الایمان روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کی سی اوسنی نقل کی اپنی
باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکہنا
آرزوی بقا کا دنیا مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا
اور زہد بی رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہنچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف
کرونگا تو پہر کہانسی کہاؤنگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہینگی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہہ
ضد ہین یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ
اعتقاد جب حد جزم کو پہنچی اور سند پکڑنیوالا ساتہہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتی ہین لیکن

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اون چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبہون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اون پر یقین لانا چاہیی لیکن اصول انکی چار چیز ہین کہ سالک کو اون پر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزاء اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کے احوال پر بہرحال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کرنی اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزاء اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کی یہہ ہے کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسیکہ کہا ہمنی اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا تعالی پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سی اور اوس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن شاذلی نی کہ اکثر پردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مینی ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوس کی اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا کہ پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوا اسکی پس پڑہا مینی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا ح ع مدارک **وعن** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَأَكْلِ الْجَشَبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہنی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال دلی اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبرج اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہہ زبرج اور زیر شین کی کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہہ جلدی کرنی کی طرف توبہ کی اور علم و عمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیی کہ برابر ہین دونو امر اسمین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانیکو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہہ کہ حب دنیا دلمین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونیوالی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیٹہنی والون اوسکیکی اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی اوسکو اور پہنچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسلیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہنا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرون کا سا واسطی چہپانی احوال اپنی کی ع وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزہد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن حسین سی کہا زید بن حسین نی کہ یاد ہی امام مالک کا کہ سنا مینی امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اون سی کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کسب سی مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبت واعملوا صالحا اور فرمایا یایہا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ نری ترک کرنی دنیا کی اور پہنی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور بستی کسی کے ہی اوسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نی بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتہہ ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہی کہ نہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا بہ نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ مین ہی ع

باب استحباب المال والعمر للطاعۃ

باب ہی بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کی لیی ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی انکی عبادت اور طاعت مین ع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتہہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہہ مسلم نی ف متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سی یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتہہ مال کی ہی یا ساتہہ دل کی اور لانا اس حدیث کا اسباب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی اور یہہ منافی بہی نہین ہی غنا نفس کی اس لیی کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب ہوتا ہی اوسپر غنا ہاتہہ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہی اور اس سی دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن معتمد خلاف اسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اسطرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور خفی ساتہہ حا مہملہ کی بہی روایت کیا گیا ہی بمعنی مہربانی اور احسان کرنیوالیکی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہی اختلاط سی اور جسنی فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہہ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کیجاوی اوپر اختلاط برونکی

وَذَکَرَ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ فِی بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی
ع کہ سوا دو کے حسد نہیں ہے اسلام فی اثنین بیچ فضائل قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اسہ کونسا آدمیون مین
سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکی پھر کہا اوس شخص نی کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور
بُری ہون عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالب کا ہی یعنی اچہی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک
و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر پا وجود یکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی طرح **وَعَنْ** عُبَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخَی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقُتِلَ اَحَدُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَہٗ بِجُمُعَۃٍ اَوْ نَحْوِھَا فَصَلَّوْا عَلَیْہِ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَیَرْحَمَہٗ وَیُلْحِقَہٗ بِصَاحِبِہٖ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ صَلٰوتُہٗ بَعْدَ صَلٰوتِہٖ وَعَمَلُہٗ بَعْدَ عَمَلِہٖ اَوْ قَالَ صِیَامُہٗ بَعْدَ صِیَامِہٖ
لَمَا بَیْنَھُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبید بٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کی یعنی صحابہ مین سی پس مارا گیا ایک اون دونون مین سی اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پھر
مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تخمیناً کچہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز مین کہ اسپر پڑہی یعنی کیا دعا کی اسکی پس کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اوسکی
اور رحمت کری اوسپر اور پہنچا وی اوسکو ساتہہ یارا اوسکی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی جنت مین جیسے کہ دنیا مین اتحاد رکہتی تہی اس مین
اور رہتی تہی اکہٹی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی
کہ پہنچا وی اسکو ساتہہ یارا اسکی کی بجا اس کی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ ہمائی اسکی سی پس کہان گئی نماز زیادہ اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی
اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکی کمی فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان
دو شخصون کی ہی بہشت مین اور قرب الہی مین دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی ابوداؤد
اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچہلے
کا کہ ایک ہفتہ مین کیا اور پر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا با وجود یکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین پایا بالاتر ہی
خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہ زمانہ ابتدا اسلام اور قلت مددگارون دین کا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پچہلا ہی مرتبط
تہا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ٹہ ح **وَعَنْ** اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ
صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَعِلْمًا فَھُوَ یَتَّقِیْ
فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَھٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ

ع ہمزہ کا ہی ساکن
ع ہمزہ کا ہی ساکن
ع ہمزہ کا ہی ساکن
ع ہمزہ کا ہی ساکن

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اون پر کہ وہ حق ہین اور پڑہتا ہون مین تمہاری آگی ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب لہ دینی کی یعنی لہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی لیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی اللہ تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسیکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسیکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم زیردست و ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندی نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح بطرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پر وہ حدیث کہ کہا تہا مینی بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیی اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین رب اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ بمقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی ہونیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دنون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کی ہی اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی سنانی اور دکہانی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کی بیچ لینی اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم

[1] قولہ واحدکم عطف علی قولہ ثلث بحسب المعنی فکانہ قال اخبرکم بثلاث اوکدہا ہو بالقسم علیہن واحدکم حدیثا ای تحدیثا عظیما او بحدیث آخر ۱۲ ع

[2] اسکی کہ عوض دیتا ہی اسکا اللہ تعالی دنیا مین یا آخرت مین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ ۱۲ ع

[3] یہہ تفسیر اور بیان ہی ۱۲

اور نہونی علم اور ہونی کثرت حرص و بخل کی اور نہین عمل کرتا اوسمین ساتھہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندون کا پس یہہ شخص بیچ پلید ترین مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اللہ نی مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اوسمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی یا پس وہ بدنیت ہی نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی ف یہان نیت کو اور پر یعنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ ہین کہ بجا ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہنچنا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہنچی اوس تک تو بی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر کہی گنہہ گار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دلمین پڑتا ہی بغیر کسب و عمل کی اوسکو ہاجس کہتی ہین اور جس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹھی اور باطن مین جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر ہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہہ حاصل اس امت سی بعد از ان ہم نے کہ قصد و نیت فعل کی کہی احسان مین بھر قصد و نیت حسنہ کا مل لکھتی ہین اور رسیات مین نہین بعد از ان عزم ہی جیسکہ بیان کیا اسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا ح اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ مین بالکی طرف پہیرے ہی اور ملا علی رح نی علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی اوسطی اللہ کے علم مین بحق علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا اوعمل کرتا ہی سیر تہہ حق اسکی اور حق بندون اوسکی پس یہہ لکھکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ بخبط کی حضرت شیخ نی یہہ لکھی ہین کہ خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال مین اور بات اور یا نوماتا ہی بغیر علم اور دانش و تامل اور تمیز کی طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسکہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اور ملا علی نی یہہ معنی لکھی ہین کہ اوٹھتا ہی اور بیٹھتا ہی سا تہہ جمع کرنی مالکی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی اور اساک کی اپنی مال مین **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی اذا اراد بعبد خیرا استعملہ قیل وکیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سے بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہان تک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادۃ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اوس سی فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اسمین کار نیک کر سکتا ہی ع ح **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کری اپنے نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب و جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہہ کہ نفس چاہی چیزین حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دنیا سی اوسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدا تعالی سی کہ راضی ہو اور بخشدی اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ رب یہ اکریم و رحیم ہی بخشش ہے دیگا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک بربک الکریم و فرمایا و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان و فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا نچاہیی بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ یہ شرح حکم کی کہتی ہین کہ علماء باللہ نی کہا ہی کہ رجا رکاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوسپر اور باز رہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک گناہ ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت بی سبب وبی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان بردار ی نکرے اوسکی حمق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزون نی یہانتک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ ہی کہ نہین ہی اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک انمین سی کہ اچہا رکہتا ہونگا مین اپنی پروردگار سی کہ بخشنی والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندگان خدا اون آرزون باطل سی کہ یہہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی ندی خدا تعالی نی کسی بندی کو اوسکی آرزون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدا تعالی سی ساتہہ کاربد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا لوہا کوٹتا ہی تو احاذا اللہ منہ اور لفظ وان کا جو ابتدا رحدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئی یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہا ترمذی نی اور اور علماء نی کہ معنی وان نفس کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اون سی اور تدارک کری فوت ہوئی چیز کا پہلی اسکی کہ حساب کیا جاوی عقبی مین جیسکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی راسہ اثرہ فقلنا یا رسول اللہ نرلک کئیب النفس قال اجل قال ثم خاض القوم فی ذکر الغنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد

روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوئی قوم ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزگار کے بہتر ہی دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سی قیامت مین جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم وعن سفیان الثوری قال کان المال فیما مضی یکرہ فاما الیوم فہو ترس المؤمن وقال لولا ہذہ الدنانیر لتمندل بنا ہؤلاء الملوک وقال من کان فی یدہ من ہذہ شیء فلیصلحہ فانہ رمان ان احتاج کان اول من یبذل دینہ وقال الحلال لا یحتمل السرف رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانہ مین

مکروہ و ناپسند یعنی ایسی کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون
اور امیرون کی پہنچتا تہا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہنچتی تہی پس ای پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین
باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہی اور احتیاجین غالب آتی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی
دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اوسکی سبب سے بچتا ہی پڑنیسی حرام اور شبہ
مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر
کر ڈالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہہ اوسکی کی ان اموال سی کچہہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح
کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلیئی کہ یہہ زمانہ ہمارا
ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ ہاتہہ سی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنی کی لیی اور کہا مال حلال نہین اوٹہانا
اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکہی اور باحتیاط خرچ کری تا چندی باقی
رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوسمین اسراف کر سکین ح ✣

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي مناد يوم القيمة اين ابناء الستين وهو
العمر الذي قال الله تعالى اولم نعمركم ما يتذكر فيه من تذكر وجاءكم النذير
رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاری گا پکارنیوالا
یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کے
ہوئی تہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اسکی حق مین یہہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوسمین
ایسا عاقل کہ اوسکی شان سے ہی یہہ کہ نصیحت پکڑی اور حالانکہ آیا تمہاری پاس ڈرانیوالا یعنی بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن عبد الله بن شداد قال ان نفرا من بني عذرة ثلثة اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فاسلموا قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من يكفينيهم قال طلحة انا فكانوا عنده فبعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا فخرج
فيه احدهم فاستشهد ثم بعث بعثا فخرج فيه الاخر فاستشهد ثم مات الثالث على فراشه قال قال طلحة فرايت
هؤلاء الثلثة في الجنة ورايت الميت على فراشه امامهم والذي استشهد اخرا يليه واولهم يليه فدخلني من ذلك فذكرت
للنبي صلى الله عليه وسلم ذلك فقال وما انكرت من ذلك ليس احد افضل عند الله من مؤمن يعمر
في الاسلام لتسبيحه وتكبيره وتهليله اور روایت ہے عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق کتنی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہے
آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا ٹہیرنیکا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکی خبرگیری سی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے
کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تین تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے
پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی بحالیکہ
کہ مرابط اور نیت رکہنی والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مینی یعنی خواب مین اون تینونکو بہشت مین اور دیکہا مینی اوس شخص کو کہ

مرا تہا اپنی بستر پر آگی اونکی اور دیکہا مینی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل سی ساتہہ اوسکی اور دیکہا مینی اون تینون کے
پہلی کو یعنی جو کہ پہلی شہید ہوا تہا اونمین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہی پس گذرا میری دل مین اس سی شبہہ یعنی چاہی
تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہی اون سی ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف
دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میری دل مین آیا پس ذکر کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تو نی اس
قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسیطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسیطرح چاہیے
اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوس کی کی خدا تعالی
کو ساتہہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی **ف** اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی اور حاصل یہہ کہ جب شہید آخر کی
دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا
دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن
ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا وہ مرابط الخ ع ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْہِہٖ مِنْ یَوْمِ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَمُوْتَ ہَرِمًا فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ
الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّہٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ
اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری
اپنی مونہہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی اگر فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی
بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین مونہہ کی بل پڑا رہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنی پڑی رہنی
کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہیگا اور آرزو کریگا کہ پہر
پہیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی
نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **بَابُ التَّوَکُّلِ وَالصَّبْرِ** باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی **ف** وکل اور وکول
لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور زیر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا
غیر پر اور نکلان ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس سی اور شرع مین عبارت ہی سپرد کرنی بندی کی سی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر
نفس سی اور تبری کرنی اپنی حول و قوۃ سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور
حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونی حق عز و جل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب کسب
کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیے کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانہ حق پر حاصل ہوا توکل درست
ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب و کار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت
کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کی کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اوسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین
شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلیانیکی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور
یہہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتہہ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً مشہی اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کی اوسی وقت وہ پھل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہای سال کی بطریق عادت معمول کی پھل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھہ کمال قدرت اوس کی کی بیچ صورت اسباب کے اور ترتب مسببات کی اوسپر زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کہتنی ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الہی کا ہی اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنی اور باز رکہنی نفس کی ہی ایک چیز ہی کہ اوسکو۔ قال بن شکیبای کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اور پر باعثہ نفس کی وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا خطوظ نفس سی ہی ساتھہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اور پر باز رکہنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین لکہا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتھہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا ادای فرائض اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سی صبر کرنا ہی فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلی کی اور چہپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چہپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کی استعمال مین مخصوص ہی ساتھہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسیکہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ف جانا چاہیی کہ مانع قوی عبادت سی فکر کہانی اور پینی اور حوایج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہ کہتا ہی سب چیز سی باز آیا مین اور زہد و تقوی بہی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتھہ خلق کی کیونکر ہاتھہ آوے پس علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کے اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت اوسمین ہاتھہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھہ قوت یقینی کی نہین بجا لاسکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوشی آوی یہہ کہ ہو وی قوی تر لوگون مین تو چاہیی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کی روزی کا ہی و ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور اسپر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوس کی کی اعتماد نکری اور باوز نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیی کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کی نجانی اور رزاق سوای خدا کے کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب بہی پہنچاتا ہی و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدا تعالی روزی پہنچاویگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنی خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہی اسپر اور جانا چاہیی کہ کسب و سبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہی پس جو کسب نیولا

کہ اعتماد اوسکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہے ہی کہ ہات تمام اسباب سے باز رکہی اور تمام امور مین توکل کری اللہ ہی
پر اور سونپی امور اپنی اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور امید خلق
سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادۃ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود
اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسیطرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی بہی ہاتہہ سبب سے باز رکہنا روا نہین اسلیی کہ اکثر انبیاء اور اولیاء
نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع کر کر
ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سے کہ قطعاً کار برار کی نہو اوسکی نہو
اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ ہاتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود مونہہ مین چلا جاویگا کہ اسکو
جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام اسلیی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہہ
سبب اس کار کا ہی کہ خدا تعالی نی ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہہ کٹون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور ای پر ہاتہہ باز
رکہنا اوس سبب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اس کی کی روا ہی اسلیی کہ ممکن اور کثیر
الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا بہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ
پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال
اوسکی تنگی پر صابر نرہین اور رضا ندین اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس
روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسیطرح علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ
کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیی
بڑی قوۃ یقینی چاہیی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور دلجمعی حاصل نہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا
رنج اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا غیر طبیعت سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علماء نی کہ توکل سوائے توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید
سی یہان یہہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدایش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوائے واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ
سی ہی جسکی دل پر یہہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اوسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول
ہو سکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خبر دینا اور آخرت کی بہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک تو فتح
یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سے جیسیکہ فرمایا وتمت
کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسری مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا
حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہے وبشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین
اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور
نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات
اور غنیمت جانا چاہیی اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنیسی اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع
اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہے کہ تامل کری اسمین کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہین

ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت اف ہوتا ہی پھر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنی سی تیسری صبر کرنا فضول دنیا سی چوتھی صبر کرنا اوپر شدایدا و مصیبتون
دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجالاوی عبادۃ مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین ہیگا اور دنیا کی بلاؤن سی اور آخرت
کی عذاب سی چھٹکارا پاویگا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سی محروم رہیگا اور عبادت نہین کرسکی کا
خاطر جمع سی اور اگر کچھہ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہون سی حبط ہوگا بحر العلوم و معنی الطالب **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب هم
الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون **متفق علیه**
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کی
وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بدلیتی ہین اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہین یعنی ہیچ تمام اون چیزون کی
کہ کرتی ہین اور ترک کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکی کی پس نہین منافی ہی اس حدیث کی
کہ ہر ایک کی ساتھہ انمین سی ستر ستر ہزار ہونگی اور نہ طلب منتر کی کرتی ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرانیہ اور اسماء الہیہ کی اور نہ شگون بدلیتی
ہین یعنی حیوانات کی اور جانی سی یا آواز کی سنی سی بلکہ کہتی ہین جیسکہ وارد ہوا ہی اللھم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللھم لا یاتی
بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہہ صفت اولیاء کاملین سی ہی کہ جو اعراض کرتی ہین اسباب دنیا سی
اور متعلقات اوسکی سی اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو غیر اونکی اور ہی
عوام پس رخصت ہی اونکی لیی دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلاء پر اور منتظر رہی کشایش کا اللہ تعالی کی طرف
سی ساتھہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیاء سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین
سنا ہی تو نی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آنحضرت نی اسلیی کہ جانتی تہے یقین و صبر اونکا اور جبکہ
لایا انکی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا ہمین کچھہ ملک مین نہین کہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا اوپر شخص
ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئی اور شارع نی اون کو روا نہین رکھا
اور امن نہین ہی و سمین بڑ جانی سی شرک مین بقرینہ قول لایسترقون کی اسلیی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ نظر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور
پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اسمین فضیلت ہی اور شگون اوپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت
کا ہی بحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہون اور یہہ ہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر
اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقا کہ واسطی ثابت کرنی مقام توکل کی کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجھے جاتے
ہین چنانچہ اسلیی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتھہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ
خواص کا ہی اور متوسطون کا اور اونکو یہہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہی ساتھہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی و زیادہ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور اون کو
ہیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان بردار امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہہ مرتبہ اخص خواص کا ہی

کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنی سی فانی اور باقی ساتہہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوس کی یہہ ہی اور جزا اون کے
سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک تو مقطوع بہ
یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور پچہنی اور
پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودۃ کا ساتہہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہہ برودت کی اور یہہ اسباب ظاہرہ ہین طب
مین اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ نمار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا
اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور ای پر موہوم پس شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیی کہ وصف کیا ہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی متوکلین کو اور ای پر درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزونکا کرنا ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتہہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا
نہین ہی مناقض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبہی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی
اوسکی سی بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیہ انتہی **وعنہ**
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ
وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی
فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ
ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ
لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ
اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ
مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نی کہ نکلی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجکو امتین یعنی ساتہہ انبیا اونکی کی بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی
دکہانی اونکی سی دن قیامت کی اور تعبیر ساتہہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی
ساتہہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتہہ ہین دو شخص اور
گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتہہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتہہ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنی
کسیکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید
رکہی مینی یہہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اون پر پہر کہا گیا واسطی میری کہ دیکہہ
یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوس وقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی کہ جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا آپ کو کہ
دیکہو دیکہو گی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تیری لیی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ایدہر اودہر یعنی دائین بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت کہ
گہیر لیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہہ یعنی تمام جو آگی اور دائین اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتہہ انکی یعنی منجملہ انکی
یا زیادہ ان پر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتی ہین اور نہ منتر پڑہواتی ہین اور نہ

داغ لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر توکل کرتی ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہہ کہ کری مجکو
اون مین سے یعنی متوکلین مین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون مین سے پہر کہڑا ہوا
ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ گردانی مجکو اونمین سی پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسی ساتہہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** مراد نبی سی اسمین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہہ تبلیغ کی اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہہ کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ ستر ہزار تمہارے امت
مین سے سوائی اونکی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ انہین مین سی ستر ہزار ایسی ہین اور موید ہی اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک و
یدخلون الجنۃ من ہولاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کی لیتی ہین اسلیی کہ آیا ہی داغ لینا عند الضرورۃ بعضی صحابہ سی
کہ اونمین سی سعد بن ابی وقاص بہی ہین عشرہ مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتی ہین بسبب راضی ہونیکی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کی ساتہہ بلا کی
اور بسبب جان نی اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوائی اوسکی پس وہ بیچ مرتبہ شہود کے
ہین خارج دائرہ وجود سی فانی اپنی نفسون کی حظوظ سی ع نہ داغ لیتی ہین معنی اسکی یہہ ہین مگر وقت ضرورۃ کی باوجود اسکی کہ اعتقاد
شفا کا اللہ تعالی سی رکہتی ہین نہ نری داغنی سی اور نہ منتر پڑہواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن
ہو اس سی کہ ہو اوسمین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہما جانورون چرندہ سی پس مراد یہہ ہے
کہ وہ چہوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہین گی ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہہ عدد مخصوص کرمانی
داغ کرنا بہی اسباب وہمیہ سی ہی اور حدیثون مین نہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبا حاذق کی یقین ہووی تو اجازت
بہی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کی حق مین اسلیی دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنی گی مگر ایک شخص کے
لیی پس چونکہ عکاشہ کی لیی دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نرہی یا یہہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکی
صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہی بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہہ التماس
دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا نکی اور باوجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہہ کلام
مجمل کی اور بعضون نی کہا ہی کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب تر ہی اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا
سعد بن عبادہ تہی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کی اور طلب
دعا کی کری صالحین سی **وعن** صُہَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ
وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب ہی واسطی شان اور مال مسلمانکی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیی بہتر ہی اور نہین
ہی یہہ شان کسیکی لیی مگر مسلمانکی لیی اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکی
لیی اور اگر پہنچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلائین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقام صبر
و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب اون پر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی پہر منحصر ہونا خیر کا ہر حال
مین مومن کامل کی لیی ہی اسلیی کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہی کہ اگر پہنچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنی لگتا ہی اور اگر ضرر پہنچتا ہی
اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہی بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سی ایسی بات نہین ہوتی ح ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی پچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھہ خدا کے اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی امور خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنی مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملترین صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سلی سی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ تہ حاضر ہو تو کرنی اوسپر کی سی کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نکہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا لیکر کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور نہ بسبب حول قوت نفس کی کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتھہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم نی

ف یہہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین کہتا اسلیی کہ ہوتا ہی مقدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس نہ کہنا اس لفظ کو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعہ ساتھہ تقدیر کی لازم اوسی والا وارد ہوا ہی قرآن مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث مین ہی لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہہ ذکر کی گئی ہی و ہبت و اتیون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوئی ہی وسجگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی تحریمی اور جسکا کہنا راہ تاسف کی فوت ہوئی طاعت الہی پر یا متعذر ہوا اوس سی پس نہین مضائقہ ہی اوسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہوئی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کی گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی ازرقی نی اپنی کتاب مکہ مین ابی عمرو سی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوسی قریب ہوا دوزخ کی سیر ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سی سیر ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی نی جامع مین

الفصل الثانی فصل دوسرے عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن ماجۃ

روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تم کو جیسکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندہ کو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی کہوسلون مین سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوائے اللہ تعالی کی اور ہمہ موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کرنی بیچ طلب کرنیکی اچہی وجہ پر یعنی بیچ رنج بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پڑی رہنا زمین پر مانند کپڑی ڈالیگئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل
کی قلب ہی اور حرکت ظاہر مین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلیی تشبیہ دی ساتہہ جانور پرندہ کی
کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی اوسط درجی
کی نہین منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ کرنیکی ہے
اسپر کہ کسب نہین ہی رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلیی کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہین منافی ہے
اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبہی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی بہی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر اسکی کی پہنچتا ہی رزق اللہ تعالی کا بسبب
برکت اسکی کی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالی کی سی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہی کہ بچی کوی کی وقت نکلنی کی انڈی
سی ہوتی ہین سفید پس بڑی معلوم ہوتی ہین وہ کوی کو اور وہ چہوڑ کر چلا جاتا ہی اونکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اللہ تعالی طرف اونکی
مکہی اور چیونٹی کو پس چن چن کر کہاتی ہین وہ اونکو یہانتک کہ بڑی ہوتی ہین کچہہ تو سیاہ ہو جاتی ہین پس پہرتا ہی طرف اونکی کوا تو دیکہتا ہی اون کو
سیاہ پس لی بیٹہتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اونکو پس یہہ پہنچتا ہی اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجیب تر حکایت
یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بہی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نی ہان ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوے
ایک کشتی کی لوگ اور کچہہ اونمین سی باقی رہی کشتی کی تختونپر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکی روح قبض کرنی کا
پس رحم کہایا مینی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نی کہ مینی ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرہ پر اور بہیجی مینی طرف اوسکی ایک شیر نی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو
یہانتک کہ کچہہ بڑا ہوا پہر متعین کیی مینی کچہہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا ٹہاڑہ اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوئی اوسکو امارہ
اور پہنچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد
اور اللہ بہت مہربان ہی اپنی بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستون کو ح ع وعن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لیس من شیء یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم بہ ولیس شیء
یقربکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نہیتکم عنہ وان الروح الامین وفی روایۃ وان روح القدس نفث فی روعی
ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی
اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان [illegible] انہ لم یذکر و
ان روح القدس اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری
تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مینی تمکو ساتہہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ
دوزخ سی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مینی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق
روح القدس نی کہ مراد دونو عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دلمین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی
یہانتک کہ پورا لی لیتی ہی رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہی اوسکی لیی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم
ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہنچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال
کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنی اور ڈہونڈنی رزق کی یعنی تا بروجہہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کے

اور پر طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہون خدا کی ایسی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی
نقل کی ہیہقی نی شرح السنہ مین اور ہیہقی نی شعب الایمان مین مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا ہیہقی نی جملہ وان روح القدس ف اس حدیث کی
سے کئی جملی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کئی جاتی ہین کتاب وسنت سی اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال
کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل علیہ
ہین اور وصف لانا اسکا ساتھہ مین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم وحی ہین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھہ پیش قاف
اور سکون دال اور شین اوسکی کی بمعنی طہر کی ہی بسبب تجلی طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور
نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین اسلیے کہ تم نہین تکلیف دی گئی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نی وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا
لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیی ہی یا معنی یہہ ہین کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیی ہی اور مویدہ
اوسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق پر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو
بوجہ حرام ومکروہ کی مانند حیرہی اور غضب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی ہیت مال سی زیادہ حاجت سی اور مانند
انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہنچتا اور جو کچھہ پہنچی اور جسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی ومقدار اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہنچتا
پہنچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوائی گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھہ
گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت
پر کہ جو کچھہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی پہنچاؤگی حلال ہوگا
اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد اوسچیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ جہان نہ طلب کرو
اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطاء بمعنی البطاء کی ہی اور مین مبالغہ کی لیی ہی یعنی جیسکہ استعف بمعنی عف کی ہی قول اللہ تعالی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی وعن
ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ
فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی ید اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب
فیہا لو انہا ابقیت لک رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث
اور روایت ہی ابی ذر سی وسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتھہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی
مال کی ولیکن زہد یعنی متعہ اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہہ ہی کہ نہ ہو وی تو ساتھہ اوس چیز کی کہ ہیچ ہاتہون تیرکی ہی قسم مال سی
اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ ہیچ ہاتہون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ ہو تو ہیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچا یا جاوے اور
مبتلا کیا جاوے سی تو ساتھہ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوسمین اگر وہ مصیبت باقی کی جاتی اور طی نہ کی جاتی اوسکی نہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے
کہ یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی ف زہد دنیا مین ایخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھہ نرمی ترک کرنی حلال اور شہوات
کی کہ ہیچ علم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بوجب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور رخصت صلی اللہ علیہ وسلم سی استعمال کرنا لذتکی
چیزونکا ثابت ہوتا ہی ہی حضرت نبی دوکون کمال کہتا ہی پس فرماتی ہین کہ یہہ جو بعضی حامل کرتی ہین بگمان اوسکی کہ یہہ کمال ہی پس نہ رہتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور

ف یعنی ہین سے کہ کہی ہین اس کو ہیہقی نی شعب الایمان مین ہی ف یعنی ہیہقی نی شعب الایمان مین ہی ف یعنی ہیہقی نی شعب الایمان مین ہی ف یعنی

میوون اور پہنی کپڑون نئی اور مانند انکی کی سی اور اسکو زہد جانتی ہین یہہ زہد نہین ہے اور نہ ساتہہ ضایع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک
دی اسکو دریا مین یا دیدیوی اوسکو لوگونکو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتہہ اموال ظاہرہ سی پہر متوجہ ہونا
قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتہہ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتون تیری کی ہی یعنی اموال یا صنایع اور اعمال اور بیچ
ہاتون اسکی ہی یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہہ ہین کہ چاہیی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجہسی ساتہہ پہنچانی رزق کی
تجکو اور ساتہہ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین کہتا ہی اور کمایا نہین تونی قوی و سخت تر اوس اوس چیز سی کہ تیری ہاتہہ مین ہو
قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاری گریون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیی کہ جو کچہہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف
ان چیزون کی کہ اللہ کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہی
ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہہ ہے ہی کہ نہ التفات کری تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتہہ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ
نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہنچنی بلاؤن کی ہی اوسمین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انست پکڑی نفس تیرا ساتہہ
دنیا کی چیزون کی پس ہووی تو اوسوقت بیچ ثواب مصیبت کی جبکہ پہونچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کے بہ نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ مصیبت
باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسی پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصب کی اور جواب لو کا وہ ہی کہ دلالت کی اوسپر ماقبل اوسکی نی
اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کی بسبب ثواب اسکی کی زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہونی مصیبت کے پس یہہ دونو امر شاہد
عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور میل کرنی تیری کی عقبی مین جاننا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سی اور ترک کرنی سی متاع دنیا اور شہوات
اوسکی کو قسم مال و جاہ سی پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد بمجرد اسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہہ نہ
آوی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی نہونی سی اگر
یہہ بات حاصل ہوئی زہد ہی الاحرام کرنا حلال کا اور ضایع کرنا مال کا ہی ع ح **وعن** ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سالت فاسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان
الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتب
اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایک روز پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہیگا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات
سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزا موافق ملی گی اسلیی کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب
فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو
مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون
یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچاوین تجکو ساتہہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکین گے تجکو مگر اوس چیز کو
کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہنچاوین تجکو ساتہہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر
کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی پاویگا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ
وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو
اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہوویگا تو اور سہل کر دیگا تیری لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ پاویگا تو عنایت
و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیے کہ خزانی بخششون کی اوسکی
پاس اور ہات مین ہین اور ہر نعمۃ و نقمۃ دنیوی یا اخروی کہ بندی کو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت
کی ہی اسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکی عذاب
سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسی پر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیے کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ
دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پہنچانی نفع پر اسلیے کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جای غیر کی اور نہ ترک
کر تو سوال ساتہہ زبان حال یا بیان مقال کی تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیے کہ
سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نی ؎ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ　وابناء آدم حین تسال تغضب اور
اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی معنون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا
اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین
اوس شخص سے کہ امید رکہتا ہی غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا
ہون مین اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میری سی
شدائد مین اور شدائد میری ہاتہہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازے غیر میری کی اور میرے ہاتہہ مین کنجیان دروازون کی ہین
اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیے کہ دعا کری مجہسی انتہی اور اوٹہائی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہوگئی صحیفی یعنی قضا
اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونیوالا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہوگئی پس نہین کہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہہ لکہنی کسی چیز کی
خلاصہ یہہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچہہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سی اب اور کچہہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اسی پس تعبیر کی گئی سبقت
قضا و قدر کی ساتہہ اوٹہنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتہہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین
حدیث گذر ہی چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نی کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا اوسنی
جو کچہہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات بہی انہین
چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوئی صحیفہ اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتہہ نسبت کرنیکی طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتہہ اضافہ کرنیکی طرف
علم اللہ کی نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نی کہا کہ اللہ کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے
کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی
توکل پر اور راضی ہونی رضا مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت پر اپنی سی اسواسطی کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور
فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہی ساتہہ اللہ کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان و زمین کی پیدا کرنی کی
پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتہہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور
جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کی ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

کہ کری اس حدیث کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کری سپر تمام حرکات وسکنات اپنی مین تاکہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونون جہانمین
عزت بسبب رحمت اسد تعالی کی اور بعضی رواتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی بہی زیادتی بہی آئی ہی تعرف الی فی الرخا یعرفک فی الشدایدیعنی
شناسائی اور شکرگذاری اور توجہ کرطرف خدا تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتہہ طاعت حق اور نعمت شناسی کی پہنچایگا اور جزا اوسکی
دیویگا تجکو نزدیک سختی کی اور برلاویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل بہ بالرضا ففی الیقین ففافعل یعنی پس اگر کرسکی تو کام واسطی خدا کے
ساتہہ راضی ہونیکی یقین مین تو کراوسکو کہ کام عظیم ہی فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیر العینی پس اگر کجہہ کام نکرسکی تو اوسکر نعمت کا پورا
نہ ادا کرسکی تو تحقیق بیچ صبر کرنیکی اوپر بلا اور محنت ومکروہ کی کہ تجکو پہنچی سکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی اصل شکرگذاری حق کی ہی بہرحال بسبب
شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کی اور اگر یہہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیی اور یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی واعلم ان النصر مع الصبر والفرج
مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتہہ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشادکار ساتہہ محنت اور غمگی ہی یعنی
بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت وشادی وان مع العسر یسرا یعنی وتحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب عسر یسرین
یعنی اور ہرگز غالب نہ آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکہی دو آسانیان پاوی ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسکہ مسلمانون نے بیچ
محنت اوٹہانی دنیا مین ساتہہ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکہی دنیا مین ساتہہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین دیکہینگی نعمت اور راحت وچین
بہشت کی اور دیدار مولی کا یہہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ ومصابیح مین نہین لایا ع وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن ادم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن ادم ترکہ استخارۃ اللہ من شقاوۃ ابن ادم سخطہ
بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد
علیہ وسلم نی کہ نیکبختی بیٹی آدم کی سی ہی راضی ہونا اوسکا ساتہہ اوسچیز کی کہ مقدر کی ہی اسد نی واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹی آدم کی سی ہی
ناراضی ہونا اوسکا ساتہہ اوسچیز کی کہ مقدر کی ہی اسد تعالی نی واسطی اوسکی اور بدبختی ابن آدم کی سی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اسد تعالی نی واسطی اوس کے روایت
کی ہی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف نیکبختی الخ یعنی نیک بختی یہہ ہی کہ طلب خیر کی کری اللہ سی پہر راضی
ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتہہ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر مبتلا ہونا اوسکا کہ وہ یہہ ہی اور بدبختی الخ اور چہوڑنا اوسکا
ناگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدا تعالی سی درحکمہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہرحال تو تو ہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ
اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہوتا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات
سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضا الہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا مقام افہم اور راضی ہونی کو قضا الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا
ہی علامت سعادت ابن آدم کی بسبب دامرون کی ایک تو اسلیی کہ تا فارغ ہو عبادت کی لیی اسلیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتہہ قضا کی ہوگا ہمیشہ
متفکر پریشان دل بسبب جدوث حوادث کی اور کہی گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہ ہوا ایسا اور دوسری اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اسد تعالی کی مین
بسبب غضب اپنی کی اور غضب بندیکا یہہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اسد تعالی نی اوسکی لیی کہ یہہ اصلح اور اولی ہی بحق او سچیز کی
کہ نہین یقین ہی فساد وصلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہی کہ طلب کری خیر کو اسد سی تمام امور مین بلکہ یہہ اعتقاد کری کہ انسان نہین
جانتا ہی اپنی خیر وشر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کری اسطرح کہ اعتقاد کری یہہ

کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین غیر خیر کی چنانچہ اسلیئی وارد ہوا ہی الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر مستحب دعاء استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورہ
کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللہم خرلی واخترلی فلا تکلنی الی اختیاری اور کاملتر یہہ ہی کہ پڑہی دو رکعت
نماز کی پہر وہ دعاء استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط مین انس سی مرفوع ما خاب
من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکماء نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص
کہ دیا گیا شکر نہین منع کیا گیا زیادتی سی اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی
اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ
فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان
ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ
وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ
فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ فقال تشہد ان لا الہ الا
اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ
فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہری جابر ساتہہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی
پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ
کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کافر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی
کہینچی مجہپر تلوار میری اس حال مین کہ سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہات مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاویگا تجکو میری ایذا سے
پس کہا مینی کہ اللہ تعالی بچاویگا تین بار کہا یہہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی لیٹی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی فرمایا حضرت نی کہ
اللہ بچاوی گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم
بہتر پکڑنیوالی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون
یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تمسی اسپر کہ نہ لڑون گا مین تمسی اور نہ ہون گا مین
ساتہہ اوس قوم کی کہ لڑین تمسی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہارے پاس نزدیک
بہترین آدمیون کی سی اسیطرح ہی یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتہہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام
محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھہ زیرعین کی جمع عضہ کی ہی یعنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کی اور سمرہ ساتھہ زبرسین اوپر شین معجمہ کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی ع ح **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ف اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر تو البتہ کفایت کرسی اون کو یعنی تمام افعال واوراد سی ہر اوس آیۃ کا یہہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کریسی خدا سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیی خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج وتردد نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف ما بعد اس کی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا اور مراد حضرت کی آیۃ سی یہہ سارہی آیۃ ہی پس ومن یتق اللہ سی حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکہتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت کی سی اور ومن یتوکل الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنیوالا ہی امر اپنی کو اور اسمین بیان ہی واسطی واجب ہونی توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اس لیے کہ جب وہ نہی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکی سی نہین ہوتی ہی مگر بہ تقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی اور توکل ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور اور استوار نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف یہہ قراءۃ شاذہ ہی اور قراءۃ مشہور یہہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ نہ بہروسا کریمگر اوسپر اور نہ سپرد کریمگر طرف اوسکی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی دو بہائی حضرت کی زمانہ مین پس تہا ایک اون دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد ومتعبد تہا اکثر حضرت کی خدمت مین پہنچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونو ساتھہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ نہ میری حرفہ مین میرا ہاتہ بٹاتا ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی پی معیشت کی لیی پس بوجہہ اسکی خرچ کا بہی مجہی پڑا پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہی بہ برکت اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی ف یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنیکی اوسپر یہہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری پس احسان کہہ اوسپر اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یہہ کہ ترک کریمانسان شغل دین کا اور متوجہ ہوا وپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زیادتی عبقی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقراء پر اور خبرگیری اونکی اپنی ذمی کرنی خصوصًا ذی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبُہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن عاص کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکی خاطر مین پس اسباب رزق کی اور حاصل کرنی اوسکی
کی پس جس شخص نی کہ چھوڑا الا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی ور پی اون فکرون کی دل جاوی ور تفرقہ مین پڑی نہین پرواکرتا اللہ تعالی
کہ پس کس جنگل کی ہلاک کرسی اوسکو اور جاتا اوسکا اس عالم سی کس مشغلہ مین اتفاق پڑی اور کس حالت مین مین اوسکی پونہچی اور جو کوی توکل کری
اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کرسی اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو الخ نقل کی یہ ابن ماجہ نے

وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال ربکم عز وجل لو ان عبیدی اطاعونی لاسقیتھم المطر باللیل واطلعت
علیھم الشمس بالنھار ولم اسمعھم صوت الرعد رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فرماتا ہی
پروردگار تمہارا غالب بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی پی امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ اتکو
سوتی ہون آرام سی ورنجالون مین اونپر دھوپ نکلو یعنی تاکہ وہ اپنی امور وکسبون مین مشغول ہون اور نہ ساؤن مین اونکو آواز گرجنی کی یعنے
نہ رات کو اور نہ دنکو تاکہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس ضرر پاوین نقل کی یہ احمد نی

وعنہ قال دخل رجل علی اھلہ فلما رای ما بھم من الحاجۃ
خرج الی البریۃ فلما رات امراتہ قامت الی الرحی فوضعتھا والی التنور فسجرتہ ثم قالت اللھم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنۃ قد امتلات
قال وذھبت الی التنور فوجدتہ ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدی شیئا قالت امراتہ نعم من ربنا وقام الی الرحی فذکر ذلک للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لما انہ لو لم یرفعھا لم تزل تدور الی یوم القیمۃ رواہ احمد اور روایت ہی وہنین ابو ہریرہ سی کہ کہا
دخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نی وہ چیز کہ ساتہ اونکی تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنے
واسطی تضرع کیطرف خالق کی پس جبکہ دیکہا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کی پاس سے بسبب بیکاری کی کہڑی ہوی اور گئی طرف چکی کی
پس رکہا اوسکو یعنی اوسکی اپنی یا رکہا اوپر کاتہہ چکی کا یعنی چکی کی پتہر پر یا معنی یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو یا سیدہا کیا کہ مراد اوسکا ہر گیہی کی چھ
لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کی لیی پھر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق
دی ہمکو یعنی اپنی پاس سی کہ تو خیر الرازقین ہی اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیرسی پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان گرنڈ چکی کا بہرا ہوا تہا آٹی کیلاوی نی اور
گئی عورت طرف تنور کی یعنی کہ روٹی لگاوی اور سمین بعد گوندنی آٹیکی پس پایا اور سکو بہرا ہوا روٹیونسی یعنی اوس آٹیکی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جا لگین
یا آپ گرانڈ مین بحال خود ہوا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوین کہا راوی نی پس پھر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنی بعد جانی میرکی
کچھہ یعنی قسم غلہ سی کہ میسر روٹی پکانی تمنی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کیطرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کیطرف سی بسبب عادت کی نہین بلکہ ہی بلکہ
محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی شرح اوسکا نی ذکر کیا گیا یہ احمد اور بروحضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان دیہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا کالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نی

ف اور یہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہی نہ اگلی امت کا **ٹھ** **وعن** ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہی ابی درداء
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی بندہ کو جیسیکہ ڈہونڈتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت
کی یہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنی پہنچنا دونو کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈے
اور حاصل کری بالضرور پہنچتی ہی ایسی ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچھہ مقدر ہی بالضرور پہنچیگا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین

اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنی سے نہین پہنچتا ہی ڈہونڈنا بہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے
اور یقین واثق ساتہہ ضامن ہونی اللہ تعالی کے رزق کا رکہنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچہہ طلب
متوسطہ کرین واسطی قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتہہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو یہہ بہی درست ہی ؎ رو توکل کن ملرزان پا و دست
رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست ✤ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور
جلد تر ہی پہنچنی اجل اوسکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم
یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو
طبرانی نی ساتہہ اسناد جید کی مگر یہہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکھے
مینی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت

وعن ابن مسعود قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ
فادموہ وھو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین
سی اور دکہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہو لہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتے
جاتی تہی خون اپنی مونہہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیی کہ یہہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجہی خوب یاد ہی اور آنکہون کی سامنی ہی اور یا الہی
بخش الخ یعنی انکی اوس فعل کو بمعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی
بمعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہین جانتی یہہ کمال علم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی
عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی اللہ اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ گناہ ساتہہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہہ علم کی چنانچہ اسلیی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات
اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہی
کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین
پر پڑہی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام
کی ادا کی اور یہہ بات ظاہر تر ہی اور یہہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ع ح

باب الریاء والسمعۃ

باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف** ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح مین ریاء بالقصر والمد اپنی کو ساتہہ نیکی کی خلق کو دکہانا
اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کی ساتہہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہہ
کہ قسم عبادت سی نہو اوسمین ریا نہین بولتی جیسیکہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا اونچیزون کو دکہاوی تو قبیلہ
تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشایخ واسطی دکہانی مریدون کی اور مایل کرنی دلون کے
اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین

خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچھہ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوی اور دوست
رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکہاوی وہ کذب ہی اور نفاق بدنہ ریاء بر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمانی غیبت وہ ہی کہ
عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریاء کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ
ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس
شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہہ لوگون کی پس یہہ
بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ابراء ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسرے
یہہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ نکرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا
اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا
اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سے نہ باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووی رغبت عمل پر اور ظاہر یہہ ہی
کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی ہین اور چوتہی یہہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب
کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ بہی فرق کیا ہی
اسمین کہ قصد ریا کا ابتداء عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کی لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی
ہونی سی جو کچہہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آگی اور کچہہ نہو اور خلاصی ریا سی
نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علماء نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی
اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال ریا کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو
ساتہہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور
طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسیکہ حدیثین اسباب مین آتی ہین اور یہہ مسئلہ غامض ہی اور تفصیل کہتا
ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سی ڈہونڈنی چاہیے خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور
یہہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہہ کام واسطی ریاء و سمعہ
کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ متعلق ساتہہ حاسہ سمع کی ہی اور ریاء متعلق ساتہہ حاسہ بصر کی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین دیکہتا
یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے
یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور
صدق اور اخلاص اور قصد ریاء اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال تمہاری کی یعنی اچہی اعمال اور بری
اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بریء ہو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہے

ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل او سچیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتہہ شرکت کی عبادت مین راضی ہوون تا انکہ خالص و تنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک پہر سان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتہہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہہ شرک اوسکی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ و شرکہ کی یون ایا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا اوسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا ہی عمل اوسطی اوس شخص کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی لیکن کہا ہی علما نی کہ یہہ بیچہ اون قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہوا اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود دمبالغہ ہی بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا رسی واللہ اعلم ح

وعن جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری اوسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو تہہو کریگا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کے لوگون کی اور جو شخص کہ عمل کری اوسطی کہانیکی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریا کارونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کر کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ ظاہر کری گا عمل اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آنسکا کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیی تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوی اوسکو لوگون کو سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی اوسپر یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا بہی گا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی ح

وعن أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ذر سی کہ کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجی مجکو اوس شخص کی کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر یعنی اوسکا لیا ہی یا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد از یحمدہ الناس علیہ کی یہہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوسکام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتہہ ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہی لیکن کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نی اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب دیا ح

الفصل الثاني فصل دوسری **عن** أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ابو سعید بن فضالہ کی سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدا تعالی لوگونکو دن قیامت کی واسطی حساب و جزا اوسدن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نی کہ شریک کیا کیسکو سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سی کہ شریک کیا اوسکو اوسلیی

کہ خدا تعالی بی نیاز ترین شریکون کا ہی شرک سی نقل کی ہی احمدنی ف کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کے اور معنی اسکی ہی ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی وسدن کی کہ ضرور ہی حصول اوسکا اورنہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتہہ وسچزی کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تہید ہی اوسکی لیی اور جایز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استعجاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث پس علی تقدیر یہ لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمعہم اللہ الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ ه ع **وعن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کریی اپنی تئین تردیک اونکی ساتہہ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی تئین یعنی پہچا ویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور خوار و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الآخرۃ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب الدنیا جعل اللہ الفقر بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا یاتیہ منہا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت وسکی یعنی قصد اصلی وسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی گردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دلمین یعنی بی پروا کردیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریاکری ساتہہ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال وجاہ اونسی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدار اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل و بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی و محنت اور خواری کی اسباب و جوایع معیشت کی ہاتہہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کے مانند محسوس کی حاضر کی آنکہون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی نقسل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی ف یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہہ آسانی کی پہنچا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی کی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ه ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ بینا انا فی بیتی فی مصلای اذ دخل علی رجل فاعجبنی الحال التی رانی علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمک اللہ یا ابا ہریرۃ لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا مین یا رسول اللہ اوسوقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلی پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوش آنا ریا ہی ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری وہر اثواب ہی ثواب دو پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہر اخوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اسحال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد دیکہنی والا اتباع اوسکا کریگا اور وہ بہی ساتہہ اوسحال کی متصف ہوا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا الی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بسبب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ دیکہکر اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری حالت پر قطع نظر اسکی کہ موجب عمل بخیال ریا وسمعہ کی ہوگا یہہ قبیل فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب بہت ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکہنی اوس مرد کی اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتہہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا اور جملہ قایم کرنیوالون نماز کی سی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ معنی سر وعلانیہ کی اسم اعلم الاحوال ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترءون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران رواہ الترمذی ورواہ ابوہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلینگے اخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتہہ عمل اہل اخرۃ کی پہنینگی واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطی اللہ کی چمڑی دینی کے یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمبل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی سچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کیسی کہنی کے اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی سچ سختی اور دشمنی کرنی کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور اوسپر شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالے کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑنی میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اونہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اعتراض یہان نہ ڈرتا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی پس نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کے جرات کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنی انکی کی لوگون سی سچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر اونہین مین سے یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلاؤ اشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون مین متحیر کہ نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونیکی اوس سی ساتہہ قایم ہونے کے اوس مین اور نہ ساتہہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون ساتہہ جزم خ اور زیرت کی یعنی طلب کرین گی دنیا کو ساتہہ عمل اخرۃ کی یا بدل لین گی دنیا کو ساتہہ دین کی اور اختیار کرین گی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فریب دین گی اہل دنیا کو ساتہہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی سچ طلب کرنی دنیا کی ساتہہ کرنی امور دنیاوی تورع کی اوپر پہنی لباس دین دارون کی بطریق ریا اور سمعہ کی جیسکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ع ح **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالی قال لقد خلقت خلقا السنتہم احلی من السکر وقلوبہم امر من الصبر فبی حلفت لابعثن منہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران فبی یغترون ام علی یجترءون رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک تعالی نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اون کی تلخ تر ہین اہلوسی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اوتارون گا اوپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمین حیران کیا پس ساتہہ میری فریب کہاتی ہین یا مجہیر دلیری کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبہا

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَكَرِهُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی کو واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور اخراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکھو یعنی اسکی کہ ہووے وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتھہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نگنو تم اوسکو یعنی کہ پہلہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکار و نمین سی نقل کی بیہقی نی ف شرح ساتھہ زیرش اور تشدید کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور ارادہ یہان افراط و انہاک ہی اور معنی یہہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتھہ اشیار کی اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پہر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہوا

حلبی والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونی اوسکی کی مطلب یابون کا ملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوس کی ساتھہ انگلیون کی پس التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہاو اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لاتعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی اظہار امید وار ہونا چاہیی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سی و نہین پڑتا محمود العاقبہ اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتھہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی نگنو اور عاقبت کار دونونکی مبہم ہی کہ خاتمہ کیا ہو ؎ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ ست ✦ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ✦ لیکن امید ہی کہ حسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور سیدہی راہ پر لی گئی ہین عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور عادہ رحمت الہی کی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نکی کی طرف پھیرتی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارونکو راہ مدبر کمتر لاتی ہین نسال اللہ تعالی العافیہ **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوی اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت و سبب باہر پڑنیکی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین مین سلیمی کہ وہ بہی منطنہ پڑنیکا بیچ حال ریا ساو حب یاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین اسمین مگر مقرب و صدیق جیسیکہ کہا ہی مشایخ کرام رح نی آخر مایخرج من الاصل یقین جب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہی اور ساتھہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی و ہنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص مین وہ مستثنی ہین اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی **واجعل** للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہو اور مشہور ہو ساتھہ غنار کی اور فسق و فجور مین تیزی اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین و باللہ التوفیق **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ بُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی تمیمہ تابعی سی کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یارونکی پاس اس حال مین کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوانکو اور اوسکی یارونکو یعنی مستقیم ہونیکی اوپر مجاہدہ کی یا زیادتی عبادت کی یا میانہ روی کی طاعت مین یا احتراز کرنیکی سمعہ و ریا سی اور اشارہ سی اور ظاہر تر دونون باتین اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ آیا سنا ہی تونی رسول اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اون کی کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیی کری رسوا کری گا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کرنیکو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالی گا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور پہنچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور کہینچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نکہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوس کی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خونکا کہ گرایا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ بخاری نی ف اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سی اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائی زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف و عظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑ گیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی پس کہا عمر نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوای ان کے اور اسباب رونی کی نی کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیی نکلی گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غایب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم
سالم رہتی ہین اوسی قویا رچہ جای ضعفا پس یہہ منجملہ اسباب رونی کی سی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین کہ جیسکہ حدیث
قدسی مین ہی اولیائی تحت افنائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بدزبانی سی ساتہہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس
گویا کہ ارادہ کیی ہین یہہ معنی ساتہہ قول اپنی کی ومن عادی للہ الخ اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان
کرنا خلق پر چنانچہ اسلیی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الہی کی اور شفقت کرنیکی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی اور
خفی سی اور منا ہی اور لہوون سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخاطب اور معاشرت اونکی سی اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی
بیان کرنیوالا حقیقۃ دلی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی
طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کئی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت کے کہ وارد
ہوئی ہی رب اشعث اغبر لا یوبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب
کری اونسی ہدایت اودہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن
کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی ہو کا نکہاوے
اور ساتہہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو
ع ح اور جاننا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسکہ اللہ صاحب نی فرمایا ان اولیائہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح
عقاید نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون سے
اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا
صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرایط اور واجبات اور
سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی
اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتہہ صدق و راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن**
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ
فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور
دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اون کی
کی ہی بعض سی اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سی **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی رغبت کرنی کی اور اظہار
دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگی ع ح حاصل یہہ کہ نہین ہونگی وہ اہل
حب اللہ اور بغض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتہہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبہی رغبت کرینگی ایک قوم مین واسطی غرضون کے

پس

پس ظاہر کرین گی اونکی لیی دوستی اور کبہی مکروہ رکہین گی ایک قوم کو کسی سبب سی پس ظاہر کرین گی عداوت اونکی لیی اور خلاصہ اسکا یہہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیی کہ وہ دونو مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وعن** شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک رواہما احمد اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ نماز پڑہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص للہ دی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کی یہہ دونو روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتہہ ریا کی کری شرک ہی غایت یہہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بہی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزی مین بہی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتہہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا محض نہین متصور ہی روزی مین لیکن ریا کبہی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتہہ اوسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونیکا بہی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سی غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ح ع **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ ایشرک امتک من بعدک قال نعم اما انہم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراءون باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان یصبح احدہم صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی شداد سی یہہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی پس یاد کیا مینی اوسکو پس رولایا مجکو سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سی یعنی شرک خفی سی اور خواہش چہپی ہوئی سی یعنی وہ ایسی ہی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپ کی فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجی کی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگی ولیکن کرینگی دکہلانیکی واسطی عمل اپنی یعنی یہہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوۃ چہپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کری ایک اونکا روزہ دار پس پیش آوی اوسکو ایک شہوۃ اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کی یعنی اور توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورۃ کی کہ باعث ہو اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سی کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سی کہانا وغیرہ لکہا ہی جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوۃ خاص غریزی الوجود ہی شہوتون اوسکی کی کہ جو نپائی جاوی تمام اوقات اوسکی مین پس مایل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کری مخالف ہونی اوسکی کا واسطی شرع کی فرماتا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتہہ شروع کرنیکی پس واجب ہی تمام کرنا اوسکا ح ع **وعن** ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ہو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان

يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہم ذکر کرتی تہی آپسمین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک
میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی سی یعنی پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی سی پس کہا ہمنی ہان خبر دیجی یا رسول اللہ
فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلا کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمتبہ یا کیفیت مین نماز اپنی
یعنی تمام ارکان اوسکی مین یا بعض مین بسبب اوس چیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ
زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح سی
نہین معلوم ہو سکتی برائی اوسکی کلید دوزخ است آن نماز * کہ در چشم مردم گذاری دراز ۵ ح **وعن** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ
جَزَاءً اَوْ خَيْرًا اور روایت ہے محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈراتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی
کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطی
ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلاوی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی
ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہہ شک راوی ہی کہ جزا فرمایا خیرا ۵ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن دان
نکلی کا عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کے
اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا تا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشن دان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوۃ ساتہہ
زبر کاف آپیش اوسکی کی اور ساتہہ تشدید واو کی مع ت کی آخر مین وزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہہ پیش کی
آتا ہی اور غیر نافذ ساتہہ زبر کی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ساتہہ ت کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث
مین چونکہ روایت ساتہہ ت کی پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہین
کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کرلی اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو یعنی
حاجت اظہار کی نہین ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی
خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور اصلاح بندہ کی اوسمین ہو یا معنی یہہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفاء
عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی اسلیی کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندی کو خیر اور اختیار اوسمین نہو ۵ **وعن** عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک
علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کی **ف** رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہی کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی

ف قولہ کان ذلک العمل ما کان ای من الاعمال والنسب کان اعلی الحال ای حال کون ذلک العمل ای شیئا کان خیرا وشرا من الاقوال والافعال ۱۲ ح

ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سی ہیئت وصورت ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہہ ایسا ہی

وعن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت کی یعنی امت اجابت کی مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتہہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کی اور عمل کرتا ہی ساتہہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی دکہانی کی لیے اور آپ عمل نہین کرتا یہہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہو اور یہہ صفت اونمین راہ پاوی ۵ ح

وعن الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون مین یعنی جو کچہہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت اوسکی کو کہ ساتہہ کس چیز کی رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان برداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ نکلام کری وہ نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکہی خاموشی اوسکی بہی محمود اور مایہ علم ووقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور دکہانی اور سنانیکی کہتا ہی ۵ ح

باب البکاء والخوف

باب ہی رونی اور ڈرنیکا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہہ غمکی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی اوس جگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتہہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رولاوین اور ابکار رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی ۵ ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بقاء ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین نہین جانتا ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہریہ جلالیہ باریتعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچہہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم ومحنت میری دل پر انجام کار تمہارے سی البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر رونی اور استحضار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سی اور تنبیہ وتحذیر ہی اوپر اجتناب کرنیکی بہت ہنسنی سی اور راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکی کی گنجایش رکہتی ہی ۵ ح

وعن أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ

مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاوی گا ساتہہ میری اور ساتہہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی ف
ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصًا
بیچ حق سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتہہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی
اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون رض کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین مین
سی مری ہین یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اون کو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور عنایتین
بہت کین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہو تجکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو
اسبات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی روبرو حضرت کی اور اوپر
حکم کرنیکی غیب پر اور جزم کرنیکی ساتہہ اسکی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہہ علم غیب کی از راہ ادب کی اور حقیقت کلام کی
مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی بتفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرۃ مین اسلیی کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوا عالم الغیب کے
کسی کو نہین اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہ السلام کی بخیر ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرون گا یا قتل سے
اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تمپر عذاب جیسی کہ اگلی متون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی
نازل ہونی اس آیۃ کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی النار فرأیت فیہا امرأۃ من بنی اسرائیل
تعذب فی ہرۃ لہا ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت جوعا ورأیت عمرو بن عامر الخزاعی
یجر قصبہ فی النار وکان اول من سیب السوائب رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر
آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی مومنون
مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوے
حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی ماری بہوک کی اور دیکہا مینی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ
دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالین چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی
کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز
سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوسپر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہانس سے کہ جہان سی
کہ کہاتی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہہ بتون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمرو مذکور نی
نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علما نی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا یہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا اور ظاہرا
دونو ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور
کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب دیی جاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوی کہ
کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ اعلم ۵ وعن زینب

بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زینب بیٹی جحش کیسی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہوگیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہہ دونو اونگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوین گی ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی کے مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کئی جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کے سبب اسکی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئی اول اونکا قتل عثمان بن عفان رض کا تہا بعد ازان دایم و مستمر ہوا اب تک اور بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع نہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کی کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سی ہے اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہہ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنی کی ہین اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوین گی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہہ پیش خ اور جزم ب کی ہی بمعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ط ح ع **وعن** اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهٖ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری سی کہ کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہون گی میری امت مین سی کتنی ایک قومین کہ حلال کرین گی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوترین گی قومین یعنی اونمین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی دیکہنی کو آوین گی اور حاجتین اپنی طلب کرینگی رات کی وقت آویگی اونپر مواشی اونکی کہ چرنیکو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاویگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک مرد بسبب حاجت کی یعنی ایک سایل آویگا

کہ مواشی کی دودہ سی محظوظ ہووی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد وسوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہماری کلکو پس اتون رات بہیجی گا اونپر خدا تعالی عذاب
اور رکہدیگا اور ڈالی گا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک وپست ہون نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی اونسی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی
بعضون کو اون مین سی یعنی کردیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی اوسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ عذاب
اون قومون پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بجائی الحز کی الحر ہے ساتہہ مہملتین کی یعنی ساتہہ ح مہملہ اور ر
کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہہ زبر ح اور تخفیف ر کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الحر ساتہہ مہملتین کی غلط ہے
اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہہ لفظ مگر الخز ساتہہ خ معجمہ اور ز معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر
حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی تروح
علیہم سارحۃ لہم یاتیہم بحاجۃ ف یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک وتردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ
وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک وتردد
صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل اور ثقہ ہین جس سی کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتہہ خ معجمہ اور ز مشددہ کی نام ایک کپڑیکا
ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتہہ عجم کی اور
ہونی اوسکی کے لباس اہل تنعم واسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیی کہ تمام ریشم ہی سی بنا جاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی اور
اسطرحکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین نتہا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سی ہوگا اور معازف ساتہہ زکی بمعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتہہ زبر میم اور جزم عین
کی اور عزف اور عزیف اصل مین بمعنی آواز جن کی ہی اور کہنٹی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور بمعنی آواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتہہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسیکہ بعضی ہماری علماء نی ذکر کیا ہی کہ
حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہے کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو قاضی اور علما پس اسی پڑتی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علماء کو تعلق ساتہہ مزامیر کے
ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگی
اور تصریح کی الخ مولف نی تائید کی غلطی کی ساتہہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتہہ مہملتین
کی اور خز ساتہہ معجمتین کے غلط ہی اور اشارت کی ساتہہ قول اپنی کی فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتہہ مہملتین کے اس حدیث مین ہی کہ ابو داود وغیرہ نی روایت
کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتہہ معجمتین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی
اکثر روایتون مین ساتہہ مہملتین کی ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح الخ ساتہہ ت فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ
ساتہہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ ب بیچ بسارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کی بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہمنی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یاتیہم بحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہہ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف ومسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسی کہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

اس امت کی اور اخیر زمانہ اوس سی مستثنی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کی نہ بعض کی واللہ اعلم **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہی وہ عذاب کسکو کہ ہو درمیان اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت الہی بعضی گناہون مین اونکو رکہی نگاہ ہی کہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سی پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنی کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال وصفت کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسینی ؎ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ ست ؎ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ؎ ولیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جب کسیکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دلمین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی اختلاف وفتور اوسکی استحضار مین راہ پاوی ضرر نہین کہتا بعد مفارقت روح کی بدنسی وہ حال عود کریگا بلکہ ذکر کا ہم پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی بالتوفیق ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت وہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہین دیکہا مینی مانند بہشت کی یعنی بہجت وسرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہاگنی والا اگر کوئی شر دشمن قوی کیسی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر یہہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتہہ اس شدت اور شناعت کی دریی ہی اور لوگ بہاگنی مین اوس سی غفلت کرتی ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتی بہی ہین تو عین بہاگنی مین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا آگ دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہون کی اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا ہی اوس سی اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنی مین اور دوڑتا ہی اوسکی پالینی کی لیی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوسمین ہی آدمی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات کے اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی ح **وعن** ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق لہا ان تاط والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجدا للہ واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ قال ابوذر یلیتنی کنت شجرۃ تعضد رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ نہین سنتی تم یعنی اخبار واسرار احوال آخرت کی اور ہولین قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لایق ہی اوسکو

یہہ کہ آواز کری پہر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین آسمان مین جگہہ
چار انگشت کی مگر کہ فرشتی رکہی ہوئی ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہین واسطی اللہ کی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ
ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوئی طرف
اللہ کی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غم سی بہ تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہر سی نکل جاتی ہین اور سر بصحرا ہوتی ہین تا گرہ دلسی کہلی اور دل
ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد از روایت کرنی اس حدیث کی از راہ دردناکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اطت آواز پالان اور زین کی یعنی چڑچڑ بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعب سی اور آواز نالہ
کرنی آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اسمین ناظر ہی بسبب کثرت اور ازدہام ملائکہ کی اور بوجہہ اونکی کی جیسیکہ جانور سواری کا نیچی بوجہہ سواری کی
مشقت سی آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سی ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی خوف
الہی سی نالہ کری آدمی کہ جان رکہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کری اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کے
جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوئی ہین الخ یعنی تابعدار ہین تا کہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی
رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہو اسکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سی واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہی کہ جمع صعید کے
ہی بمعنی روی زمین کی جیسیکہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ اوٹہتا مین جیسی کہ
درخت کو کاٹ ڈالتی ہین اور جاتا رہتا ہی ایسی ہی مین بہی ہوتا اور مثل ان آرزوؤن دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سی کہتی آئی ہین کہ ایک نی
کہا کاشکی مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کہا جاتی ہین دوسری نی کہا ای کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف اوسپر نہین
اور یہہ سب ایسی تہی کہ بشارۃ پائی ہی انہون نی جناب رسالت مآب سی بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور ونکو کیا کہی اگرچہ وعدہ مخبر
صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا کمر توڑی ڈالتا ہی ۱۲ ح ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی
اول ہی شب یعنی تا کہ نجات پاوی دشمن سی اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو و تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہی یعنی سوائی
مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** منزل کو
یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگ رہا ہی اور نفس اور آرزوئین باطلہ مددگار
اوسکی ہین پس اگر ہوشیار ہوا اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہوا شیطان سی اور اوسکی مکر سی والا مارتا ہی وہ راہ اوسکی اپنی مدد
گارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سے
سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور آخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ مول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نے
والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ
فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی

کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکی
کی مومن مخلص ایک دن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجہسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی ف ڈرا ہی الخ یعنی بیچ کرنی
گناہ کی گناہونمین سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ہی ذکر
سی اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والا تمام کافر ذکر کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہی
اوسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا
اونکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور ایسی حرکت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی
اور جب غایب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کی کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیی کہ اگر
کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہونسی اور اسمین بشارت
ہی کہ جس مسلمان نی ایک بار از راہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر
چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوی اور اول ہی سی بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ح و

عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الآیۃ والذین یؤتون ما آتوا وقلوبہم
وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون
ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیۃ کی سی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز
کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہو اونسی اور نہ واقع ہو بوجہہ لایق کی اور ماخوذ
ہون اوسمین آیا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی اسلیی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق
کی یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود
اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہو اونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیۃ مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر
اور تمام سیئات پر اور آیۃ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیی
کہ اس آیۃ مین دو قراءتین ہین قراءت مشہورہ کہ قراءت قراء سبعہ کی ہی یؤتون ہی ساتہہ پیش سی کی فعل مضارع ایتاء سی واتوا ساتہہ مد ہمزہ کی فعل
ماضی اوس سی ہی اور اعطاء بمعنی عطاء یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کئی گئی اور قراءۃ دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتوا مشتق ایتان سی بمعنی کار کرنیکی
اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتہہ اس قراءت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح
کی نسخون مین بہی اوپر لفظ قراءت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوپر لفظ قراءت دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر زجاج اور کشاف سی نقل
کیا ہی کہتا ہون مین مراد قراءت شاذہ سی کہ منسوب ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی نہ وہ مراد ہی کہ گمان
کیا عائشہ رض نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی اور نہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی
ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قراتون

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیۃ مشہور کا متعلق ہی ساتہہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ہی ساتہہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قراءۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ہ ع ح **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیی پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتہہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتہہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوین گی پیچہی آتا ہی اوسکی پیچہی آنی والا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتہہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہین گی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتہہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتہہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ای لوگو مراد اونسی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اون کو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو وتم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین اشارہ ہی طرف مستحب موکد ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور چین و ضرر کو اور آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین غ ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اوسنی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستی ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سی کہ باعث ہی ہنسنی پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی ہنسی سی

اور کلام اہل غفلت سی مراد کاٹنی والی لذتون کی سی موت ہی پس بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ
نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتہہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا
یعنی دوریکا کہ مجہہ مین جو آیا اپنون سی اور آشناؤن سی اور اپنی گہر سی دور پڑا پس رہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گہر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لایق ہی کہ رہی مسکین
خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سی جنسیہ مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر
یعنی جیسیکہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سی
کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہپر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکہی گا تو نیکی کرنی
میری ساتہہ تیری یعنی ساتہہ فراخی کرنی کی فرمایا حضرت نی پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس بندہ کی لیی اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہانتک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوسمین جگہہ اپنی اور آتی ہے
اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسی کہ نا آشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہپر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہی گا تو برائی کرنی میری تیری لیی فرمایا حضرت نی پس ملتی ہی قبر اوسپر یہانتک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی دکہانی صورت اختلاف پسلیونکی ساتہہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضیون کی فرمایا حضرت نی کہ متعین کیی جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک اونمین سے
پہنکارا ماری زمین مین تو نہ اوگائی زمین کچہہ جب تک کہ باقی رہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہانتک کہ پہنچایا جاوے اوس بندہ کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ قبر باغچہ ہی باغون جنت کی سی یا گڑہا ہی
گڑہون آگ کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیی اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہی غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی بنا رکہتی تہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتی مرید کی
گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہی نہ دور پس کم کری آرزو اور بہت کری عمل اور تہی بعضی نیک بادشاہون مین سی کہ حکم کر رکہتی تہی کسیکو
اپنی امراء مین سی یہہ کہ کہڑا رہی ہمیشہ پیچہی اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کی
لیی وجہ حکمت حکم کرنیکی ساتہہ بہت یاد کرنی موت کی ساتہہ قول اپنی کی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گہر کیڑونکا یعنی پس نہین لائق ہی کہ یہہ موت قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینی کی چیزون سی اسلیی کہ انجام کار اونکا فنا ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح
قبر صندوق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہاتا ہی بعض اونکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہی
ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہی جنکو اولیا
کر روشنائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سی اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کہ کہا بندہ مومن

اور یہ بسبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت دشمن تر دیک میری وہین سی کہ چلتی تہی مجہپر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی ہی عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطی پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا اسلیی کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسکہ وہم کیا ہی معتزلہ نی اور سترا ذہا احتمال ہی اسمین تحدید کا اور نکتہ کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدم عذاب کافر کی قبر مین کہ مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا ع وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ھود واخواتھا اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اوسنی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوئی آپ پر آثار ضعف کے پہلی پہنچی تر ہی عمر کی فرمایا بوڑہا کردیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی ترمذی نی ف یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کی طرف سی کہ دیکہی کیا حال ہوا اونکا اور اس غم کی مار ہی یہہ حال ہوگیا ہی میرا ع وعن ابن عباس قال قال ابوبکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ھود والواقعۃ والمرسلت وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کردیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتسائلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند انکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وذکر حدیث ابی ہریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجہاد بیچ کتاب الجہاد کی الفصل الثالث فصل تیسرا ع عن انس قال انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق تم کرتی ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ انکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات سی اور اونکی کرنی سی نہین ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی ع وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ایاک ومحقرات الذنوب فان لھا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسی عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیی کہ اون گناہون کی لیی خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالب مین تنوین تعظیم کی لیی ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لایق ہی یہہ کہ غافل رہی اسلیی کہ اکثر سہل جانتی مین کرنی والی اونکی اونکو نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نالتفات کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ ڈرنی کی اور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کی کبیرہ ہی اور تہوڑا سا بہی وسمین سی بہت ہی اور اسلیی کبہی عفو فرمادیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اسی پر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم یعنی اسکی یہہ ہین کہ دور کرین گی ہم تمسی صغیرہ گناہ تمہاری بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط یعنی تمہاری کی کبائر سی بچنی کی کبائر سی جسکی متعرض کہی ہین اللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی اسلیی کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوترے وہ ایک نالہ کی

اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہی وہ اوسکو نقل کی یہہ احمد وطبرانی نی ۵ ع **وعن** اَبِی بُرْدَۃَ بْنِ اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عُمَرَ ھَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْکَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْکَ یَا اَبَا مُوْسٰی ھَلْ یَسُرُّکَ اَنَّ اِسْلَامَنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِجْرَتَنَا مَعَہٗ وَجِھَادَنَا مَعَہٗ وَعَمَلَنَا کُلَّہٗ مَعَہٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا
بَعْدَہٗ نَجَوْنَا مِنْہُ کَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْکَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰہِ قَدْ جَاھَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا
وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا کَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ کَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِکَ قَالَ اَبِیْ لٰکِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ
بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِکَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنٰہُ بَعْدَہٗ نَجَوْنَا مِنْہُ کَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاکَ
وَاللّٰہِ کَانَ خَیْرًا مِنْ اَبِیْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا
کہ کہا واسطی میری عبداللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا مینی نہین جانتا مین کہا عبداللہ نی پس
تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتہہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہہ بعثت اونکی کی
اور ہجرت ہماری ساتہہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہہ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہہ اونکی یعنی بیچ
زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہہ کہ جو عمل کئی اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم
اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی
اور روزی رکہی ہمنی اور کیی ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوی ہماری ہاتہہ پر یعنی بسبب ہماری بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ
توقع رکہتی ہین اسکی یعنی ثواب چیزون ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام وہجرت وغیرہ کی اور کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رض نی لیکن مین قسم
ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ وہ عمل کہ ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہین مینی ثابت
اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا مینی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی اور نہ موجب ثواب کا
ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہو ؎ طاعت ناقص ما موجب غفران نشود راضیم گر مدد علت عصیان نشود
اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہمنی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی رہین تو نہی
سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کیی ہین ہمنی وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ تابع اسپر
متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم وعمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنا نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی
ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد
آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیر نیات سی اور فساد حالات سی جیسکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی
ہاتہہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تہی کہ اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا ہوی چہپنی آفتاب وجود حضرت کی سی
پس بڑی غنیمت ہی یہہ کہ برابر سر برابر رہین طاعات وسیئات مین اور یہہ بات بہ نسبت جلیل القدر صحابہ کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب
اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کری اللہ ساتہہ رحمت وعین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو

ساتھہ نیک کارون کی بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب وتکبر کو اور اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال وفضائل کی مقام خوف ودہشت مین ہی تو بہتر ہو امیری باب سی اور مقام اوسکا اعلی ہوگا یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باب سی یہہ کچھہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کارنامہ کچھ ع ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةَ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْمَعْرُوفِ رَوَاهُ رَزِينٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتھہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست ودرست کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی اوسکو اور جب ناراض ہوتا ہی تو برخلاف اسکی نکرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان ہی اور تیسری میانہ روی بیچ فقر وغنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد ہو کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علوہ اختیار کری اور چوتہی یہہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک کرون اوسکی کا جی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجسی انقطاع وبدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک کرون احسان کرون یہہ نہایت حلم وتواضع ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوسی کہ ظلم کری مجپر اور ساتوین یہہ کہ ہو چپ میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسماء اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون نوین مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی کی اور دسوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو ہو وجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتھہ جہل وغفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہی ساتھہ معروف کی نقل کی ہی رزین نی **ف** یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف کے بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچہی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی ہیلی کہ امر بالمعروف دونو کو شامل ہی اچہی بات کی کرنی اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ کی کہ جامع ہی تمام ہمارا یون کو طاعات کو بیچ حقوق وحق کی کہ بطریق اجمال کی بعد تفصیل کی ذکر کی **ع ع** **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اگرچہ ہو مچہر کی یعنی تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہنچی آنسو اوسکی اچہی نہ پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ اگ پر **باب تغیر الناس** باب ہی بیچ بیان تغیر وتبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسرا حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بی رغبت تہی دنیا سی اور مغرور نہی زرق وبرق دنیا پر کہ وہ مال ومنال اور خدم وحشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفای باطن کی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا **ع ع** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف مصنف عن ابی ہریرہ کو مرفوعا ذکر کیا ہی اور رزین نی عن ابن عمر کو مرفوعا ذکر کیا ہی

اِنَّمَا النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَۃِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْہَا رَاحِلَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو ای مخاطب اونمین ایک قابل
سواری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹہانی پر اور حرف ت اسمین مبالغہ کی
لیی ہی اور معنی یہہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سی ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیونمین بہی
کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجالاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اون سی
آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی اور حق یہہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس
زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہہ کہ آدمی نیک ساتہہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور
بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی ح اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی پس وجود عالم باعمل
مخلص کا قبیلہ کیمیا کیسی ہی چنانچہ اسلیی بعضی ارباب حال کہتی تہی کہ یہہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکہا اونہون نی
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اونمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی آگاہ کیا اس معنی
پر کئی آیتون مین ایک اونمین سی یہہ ہی وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اور فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُمْ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْہُمْ قِیْلَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی
کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلی تمسی تہی بالشت ساتہہ بالشت کی اور ہاتہہ ساتہہ ہاتہہ کی مراد ہی اس سی موافقت اور مطابقت
یعنی متابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر بیٹہی ہونگی وہ سوراخ کوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم
اونکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہمسی تہی اور متابعت کرینگی ہم اون کی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود و نصاری
نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سنن ساتہہ پیش سین کی جمع سنت کی ہی
بمعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سی بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل
ڈالا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا ع وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَذْہَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْہِمُ اللّٰہُ بَالَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسری کے
اور ہر ایک کو اول کہا اسلیی کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی
جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِی الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَتْہُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ
اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰہُ شِرَارَہَا عَلٰی خِیَارِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گی اونکی بیٹی بادشاہون کی
کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرین گی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گی اور خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا

اونکی آنکر چاکر ہون گی اور خدمت کرین گی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اسلیی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کی
موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیی اور لیی مال اونکی اور بندی تین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوئے
مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہون نی جو کچھہ کہ کیا اور لفظ مطیطا
ساتھہ پیش میم کی اور زبر ط کی ممدود و مقصور اترانی ہوئی اور ہاتھہ لٹکی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح
اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھہ ایک ی کی درمیان دو قط کی ہی دوسرے بعد از دوسرے ط کی نہین ہے اور بیچ مجمع البحار
کی اور بعضی حواشی کتاب کی بہی لکہا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھہ حذف ی کی بعد از ط دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ساتھہ اثبات
ی کی بعد از ط دوسری کی یہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۵ ع ح **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتھہ
تلوارون اپنی کی اور یہان تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھہ آوی گی اور
کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑیگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگونکا دنیا مین
ساتھہ کثرت مال کی اور منصب اور اجراء حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
مین ۵ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ
وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ
مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی بن ابیطالب سی کہ کہا علی نی تحقیق تہی ہم بیٹھی ہوئی ساتھہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہمپر مصعب بیٹے عمیر کی اسحالمین کہ نہ تہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند کی ہوئے
ساتھہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اس دن کی بیچ نعمتونکی اور بسبب دیکہنی
اسحال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ
صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلیگا بیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہارے کہ اول روز
ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور رکہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالہ بڑا کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین

کی ہی اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرون کو یعنی اپنی دیوارون
پر دیوار گیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سی بیچ لباس اور طعام اور مسکن کی پس
کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ ہم اوسدن کہ یہہ حال رکہتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکہتی ہین اسلیی کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی
اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیی جاوین گی ہم محنت سی یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سی بندگی کرینگی
فرمایا آنحضرت نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بہ نسبت اوسدن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع
مین حضرت عمر رض سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی مان اور باپ کو
کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعامونکا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑیکا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا
کی نی اس حال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سی ہجرت کرکر مکی سی آئی آنحضرت کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگونکی
طعام ولباس مین اور جب مسلمان ہوئی سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کی تہی یا کچہہ زیادہ
اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم وشفقت کی مصعب کہ یہہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور اب
یہہ حال ہوا لیکن اسبات کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رض مین جب کہ روئی عمر رض آنحضرت کو دیکہہ کر لیٹی ہوئی کہری چارپائی
پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نی انکو کہ تو اس مقام مین
ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اونکی لیی ہو دنیا اور ہماری لیی ہو آخرت انتہی پس اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی
امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہونی اون چیزون کی کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری
وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہی ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو الخ اسلیی کہ جو فقیر
کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیی کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیی مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی
ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ حاصل کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بنسبت صحابہ کے
کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکی کا ضعفا مین سے اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کی
ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نی
فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی
الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آویگا
لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ رکہنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند مٹہی مین لینی
والی انگاری کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی **ف** یعنی جبکہ پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی
رکہنا دین کا اور ثابت ومستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوسپر **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان امراءکم خیارکم واغنیاءکم سمحاءکم وامورکم شوری
بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراءکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض

خیرٌ لکم من ظہرھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حبوقت
کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہارے آپس کے مشورہ مبی ہون یعنی مسلمان ایک رائی ہون اور متفق ہون آپس مین نہ مختلف
پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہارے لیے پیٹ زمین کے سی یعنی زندگی بہتر ہی موت سی لیکن کہ تم عمل کروگی ساتھہ اوسکے کہ کتاب و سنت مین ہے
اوجہ تعالی اوسکی لمبی کی دراز عمر اوسکی اور اچھی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہارے بہتر تمہاری یعنی فاسق وظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام
تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جیتی رہنی سی وقت مین نقل کی یہہ حدیث
غریب ہے ف طرف عورتون کی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شان اور وہن خالفون اور وہ مرد ہی عورتون ہی کی حکم مین ہین اوکا سا حال
رکھتی ہین یعنی جن غالب ہی جبابرہ و مال و نہین جانتی اوسکو کہ اوس سے ضرر ہی دین مین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تہا کہ کہا جاتا اور ہوتا تمہارا
مختلف درمیان تمہارے جیسکہ مقابل مشورہ کی ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اوسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر اراہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی اونکی ہی واقع ہوتا ہے

وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتہا فقال قائل
ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المہابۃ منکم
ولیقذفن فی قلوبکم الوہن قال قائل یا رسول اللہ وما الوہن قال حب الدنیا وکراہیۃ الموت رواہ ابوداود والبیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین کہ گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گے بعضے اونکی بعضون کو واسطے کھانی کے اوسکی طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سی اور نفع اوربی ملاحظہ کی جمع ہوتی ہین اور
کہاتی ہین یعنی اسطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرین گی تمکو اور غارت کرین گی اموال تمہاری اور ہمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی
ہو کہ نگلتی ہین اوسکو اور ہلاک کرتی ہین پس کہا کہنی والی نی یعنی صحابہ مین سی کہ یہہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم کہتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت
نی نہ یہہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوۃ و شجاعت نہوگی تمہین اور البتہ
نکالیگا اللہ تعالی تمہارے دشمنونکی سینونمین ہی ہیبت اور عظمت تمہاری اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلونمین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنی سستی کا
تمہارے دلونمین فرمایا کہ سبب پڑنی سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش کہنا موت کا یعنی حب زندگانی دنیا کو دوست رکھوگی اور موت کو ناخوش رکھنین
اسلمی کی اور نہ دلاوری کرسکوگی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین الفصل الثالث فصل تیسرے عن ابن عباس قال
ما ظہر الغلول فی قوم الا القی اللہ فی قلوبہم الرعب ولا فشا الزنا فی قوم الا کثر فیہم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع
عنہم الرزق ولا حکم قوم بغیر حق الا فشا فیہم الدم ولا خفر قوم بالعہد الا سلط علیہم العدو رواہ مالک

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلونمین خوف دشمن کا اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر
کہ ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی اور نہین کمی کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل و زن مین مانند کمی کی مین چیز کی اور گنتی
وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتہ ہین اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حکام مین سے ناحق یعنی اخذ رشوت کی یا بغیر علم کی بحکم
فاسد اپنی کی مگر کہ پھیلتی ہی درمیان اونکی خونریزی یعنی چیرین کی باعث مین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اونپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ مالک نی باب یہہ باب ہی بیچ لوا خوا و ترجمہ پہلی بابکے ف اصول معتمدہ و نسخون صحیحہ مین تو اسطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا بغیر ترجمہ کی اور کہا
ابن ملک نی باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنیکی کے الفصل الاول فصل پہلی عن عیاض بن

حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم فی خطبتہ الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جھلتم مما علمنی یومی ھذا کل مال نحلتہ عبدا حلال واني خلقت عبادی حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا وان اللہ نظر الی اھل الارض فمقتھم عربھم وعجمھم الا بقایا من اھل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء تقرؤہ نائما ویقظان وان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت اذا یثلغوا راسی فیدعوہ خبزۃ قال استخرجھم کما اخرجوک واغزھم نغزک وانفق فسننفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسۃ مثلہ وقاتل بمن اطاعک من عصاک رواہ مسلم

روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو اپنی خطبہ میں یعنی خطبہ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق بے میری نی حکم کیا مجکو یہ کہ سکھلاؤں تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتی تم اوسکو بعد ازاں سکھائی وہ چیز سے کہ اوسکو جملہ اوں چیزوں میں کہ تعلیم کیں مجکو پروردگار تعالے نے اسی دن میں یہ حکم کی کہ فرمایا اللہ تعالے جو مال کہ دیا میں اوسکو ہر بندہ میں سے حلال ہی یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہی کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے کہ جاہلیت میں اونٹوں کو اپنی پر حرام کرتی تھی اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالے کہ یعنی پیدا کیا میں اپنی بندوں کو مائل الملل سوی حق کی اور تحقیق آئی بندوں کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہیں اور احتمال رکھتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسے کہ آیا ہی فلاں بواہ یہودا نہ او نصرانہ پس پھیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سی اور حرام کی شیاطین نے اون پر وہ چیز کہ حلال کی میں واسطے اونکی یعنی گمراہ کیا حرام کیا حلال کو اپنی نفس سے اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہ کہ شریک کریں ساتھ میری اوسچیز کو کہ نہیں اوپر تاری گئی ساتھ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکی جائز ہی یعنی بہت کہ اونکو پوجتی ہیں اور کچھ دلیل و حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہیں رکھتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نی نظر کی طرف میں اہل کی یعنی اوپر پایا اونکو مستحق شرک پر اور مستعرق گمراہی میں پس مبغوض کیا اونکو عرب اونکے اور عجم اونکے یعنی مبغوض کیا اونکو بسبب کردار بد اونکی اور بد اعتقادی اونکی اور مستحق ہونی اونکی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور بسبب کفر اونکی کی کہ قوم موسی کا فر ہوئی ساتھ عیسی کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسی بیٹا ہی اللہ کے ہیں وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین و ایمان کی ساتھ موسی و عیسی کے اور تحریف و تبدیل نکیا دین اونکی کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہیں بھیجا ہی میں تجکو پیغمبر کر کر مکر رسلی کی آزمایش کروں تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اور بڑا دیں تیری قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کروں تجکو ساتھ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہیں تجپر یا کفر کرتی ہیں اوپر بھیجی ہیں تجپر ایک کتاب کہ نہیں دھوتا اوسکو پانی یعنی مٹتا اور نہیں مٹاتا اوسکو پانی یعنی اگر کسی کاغذ کی لکھی کو پانی سی دھوئی تو مٹ جاتا ہی جیسا نہیں بلکہ محفوظ ہی اوال و نسخ سی یعنی قیامت تک لوگوں کی محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہیں پڑھتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی میں اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ جلاؤں میں قریش کو یعنی ہلاک کروں میں اونکی کفار کو ایسا کہ نابود ہوں اور کچھ اثر نہ رہی اونکا پس کہا میں نی اے پروردگار میری وسوقت پچلیں گے سر میرا پس کردیں گے میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کردیں گے اوسکو بسبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ میں اونسی کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اونپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہی اور یہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسے کہ نکالا اونہوں نے تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کریں گی ہم اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشیں گی اور غالب کریں گے تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر رکھتا ہوگا تو مال تو ہم دینگی اور بھیجینگے تجکو اوسکو تیری یمی اور بھیج اونپر لشکر بھیجیں گے ہم پانچ مقدار لشکر عظیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتوں اوسطی مدد لشکر اسلام کی بھیجی اور مشرک اوسدن ہزار تھی اور مسلمان تین سو اور لڑے ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمان برداری کی ہی اونہوں نی تیری اور ایمان لائی ہیں تجپر ساتھ اون لوگوں کی کہ سرکشی کی ہی تجسی اور قرار دے نہیں کی ہی تیری لڑائی میں نقل کی ہیں مسلم نی

ف ماثل ہا طل سی رخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی یہ اشارہ ہی فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام یہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبھوں نے بلی قرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی میں یعنی تجلی ملکہ ہوئی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیرے ذہن میں اور ملتفت رہتا ہی طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال میں پس نہیں غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہے

اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین
کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکہین سوتی نہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکہی گئی ہین کہ
پڑہتی تہی وہ سوتی مین اور عجب تر اس سے یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رح سی دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات
ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی ورد پڑہنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر مین سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہون نے
بہی پڑہین دس آیتین اور چپ ہی اسیطرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہہ بات
ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی
یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فقال ارایتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی
قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر الیوم الہذا
جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا اوسنی جبکہ اوتری آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیون کو
چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہانتک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی
قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آ اوترا ہی بیچ جنگل کی ارادہ کہتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانوگی تم مجکو کہا اونہون نے
ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تم پر مگر سچ کا اور نہین دیکہا ہی ہمنی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نی پس اگر سچا جانتی ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور
ڈراتا ہون تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤگی مجپر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور
زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیی اکہٹا گیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک اور زیانکار ہو جیو دونون ہاتہ ابی لہب کی اور ہلاک ہو جیو
بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہی باپ اونکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون اور
افخاذ مین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے
بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ
کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات
اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتون سی دنیا
اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیانکار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے
ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتہر اوٹہایا تا آنحضرت پر پہینکی وفی روایۃ ونادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای
العدو فانطلق یربا اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نی اور فرمایا ای بیٹون عبد
مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور
دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز اوسکی سنین پس ڈرا یہہ شخص کہ
سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف**
عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ جزم ہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈرانیکی ایک امر دہشت ناک سے
کہتی ہین اور اصل اسکی یہہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبح کو تا اوس سے آگاہ ہون اور معنی یہہ ہین کہ ای قوم بچو غارت کرنی سی ساتہہ

چلی جانیکی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نی فرمایا بچو اللہ کی عذاب سی ساتہہ ایمان لانیکی پہلی اوترنی عذاب کی + ع **وعن** ابی ہریرۃ قال
لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لوی
انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف انقذوا
انفسکم من النار یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار ویا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا
املک لکم من اللہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا اوسنی یعنی یہہ حدیث ساتہہ اور الفاظ کی بہی آئی ہی ابو ہریرہ سے کہ جب یہہ آیت اوتری کہ ڈرا تو اپنی کنبی کو کہ بہت
نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوئی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتہہ نام جد بعید اونکی کہ
سبکو عام و شامل ہو اور ساتہہ نام جد قریب کی کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کے پہر بیان کی راوی نی کیفیت عموم خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی خلاص
کرو اپنی جانونکو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سی نجات پاؤ ای اولاد مرۃ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ کی سی ای
اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی ای
اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جانکو آگ سی اسلیی کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیی عذاب خدا سی کسی چیز کا
سوا اسکی کہ واسطی تمہاری مجہپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہہ تری اوسکی کی اور ساتہہ پانی صلہ اور احسان کی بجہاتا ہون مین حرارت اور
سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لوی ساتہہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتہہ ی مشددہ کی نام
اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہہ پیش میم کی اور تشدید ر کی باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ
اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نیچی واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اوسمین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو
پہنچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس
ڈرانیکی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر ہون اسپر کہ دفع کرون تمسی اللہ کی عذاب مین سے کچہہ بہی اگر ارادہ کری عذاب دینا تمہارا اور
یہہ فرمایا آنحضرت نی اللہ تعالی کی اس آیت سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی
نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتہہ تری اوسکی یعنی ساتہہ صلہ اوسکی کی اور ساتہہ احسان کرنیکی اونسی اور حاصل اوسکا یہہ کہ مین قرابتیونسی احسان
کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی بمعنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان
کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیی کہ جب اونہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین
تفرق ساتہہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کے اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈر دلانا اور مبالغہ ہے اوسمین والا فضیلت ان مذکورین
مین سے اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کی لیی چہ جائی اقربا حضرت کی لیی حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود
اسکی خوف اوسکی بی پروائیکا باقی ہی اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اوسکی وارد ہوئی
ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجالائی اوسکو + ع ح + وفی المتفق علیہ یا معشر قریش اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من
اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا صفیۃ
عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت من مالی لا
اغنی عنک من اللہ شیئا اور بیچ حدیث متفق علیہ کی کہ بخاری اور مسلم نی اوسکو روایت کیا ہی یا ہی فرمایا آنحضرت نی ای گروہ قریش کے

خرید و اپنی جانونکو یعنی خلاص کرو اونکو آگ سی ساتہہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی ساتہہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع کرسکتا
مین تمسی عذاب خدا سی کچہہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سی کچہہ ای عباس بیٹی عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تمسی عذاب اللہ سی کچہہ ای صفیہ پہپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجسی اللہ کا عذاب کچہہ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجسی جو چاہی میری مال مین سی
نہین دور کرسکتا مین تجسی اللہ کا عذاب کچہہ **ف** اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کی پاس مال کہان تہا خصوصًا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میری مال مین سے
یہہ بات کچہہ نہین رد کرتی ہی اوسکو یہہ آیۃ و وجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجکو محتاج پس غنی کردیا تجہکو یعنی ساتہہ مال خدیجہ رض کی بحسب قول مفسرین
کی اور ورا اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہانسی معلوم ہوا کہ حضرت کی پاس بالکل مال نتہا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچہہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ۞ ع **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ اُمَّۃٌ مَرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا
عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب ہونی نبی اون کی کی
رحمۃ للعالمین نہین اوسپر عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوسپر عذاب یعنی
شدید بلکہ عذاب اونکا یہہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتہہ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤنکی ہوتی ہی جیسکہ مراد ہی بیچ قول اللہ
تعالی کے من یعمل منکم سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واللہ اعلم اور موید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث خاص ہے
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہی کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سی کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نی کہ یہہ حدیث مشکل ہے
اسلیے کہ اس سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچہہ یا اللہ کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوے
کہ مراد امت سی یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کے جیسکہ اور فرمان برداری کری اللہ تعالی کی اور باز رہی اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سی ۞ ع ۞ زلزلی
اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہین اور کشت و خون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہے
اگر کافر اور مبتدعون کی ہاتہہ سی ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ
مغفورہ کیسی ہی تا برزخ مین خالص کرکر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکہینگے ۞ ح **وعن** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا
ثُمَّ کَائِنٌ جَبْرِیَّۃً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰہَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق
یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتہہ نبوۃ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت اور
رحمت پہر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پہر ہونیوالا ہی یہہ کار تکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد بڑہنا ہی زمین مین حلال جانینگی یہہ ریشمین کپڑونکو
اور استعمال کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگے عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابکو روزی دیجاوینگی باوجود ان کامون کے
اور مدد دیجاوینگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیجاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیے

اور

اور شاید کہ حق تعالی کو اسمین کچھہ حکمت ہو مثل انتظام خلایق کی اور درستی بعضی احکام دین کی اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگی
اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ بدا ساتہہ الف کی ہی بمعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ ہمزہ کی
ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتہہ خلافت
اور نیابت آنحضرت کی کار دین و دیانت کا انتظام رکہتا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہہ مہینی
مابقی مین حضرت امام حسن رض پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیی خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتہہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتہہ پیش عین کی جمع عض کی کی ساتہہ زبر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم
کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی اسلیی کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم
آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیر ذلک
بری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ہاتہہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی
بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتہہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دیی مناسب نالایقون کو
اور نہ التفات کیا طرف علماء عالمین اور اولیاء صالحین کی پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نی ترک کیا ہی جہاد ساتہہ مشرکین کی اور متوجہ ہوئی طرف
قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسیلیی کہا ہی ہماری بعضی علمانی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو
عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازیکون نی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحا اور لڑکی
اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نتہی حالانکہ شہر والی ملۃ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت
قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اونمین ہزارون اہل حرب
لیکن اونمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان
اللہ قد احاط بکل شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ۔ ح ع **وعن** عائشۃ قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یکفأ قال زید بن یحیی الراوی یعنی الاسلام کما یکفأ الاناء
یعنی الخمر قیل فکیف یا رسول اللہ وقد بین اللہ فیہا ما بین قال یسمونہا بغیر اسمہا فیستحلونہا رواہ الدارمی
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اوس چیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین
جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح لیجاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی
وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتہہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی پینی مین باین طریق کہ نام رکہینگی
اوسکا اور نام سوای شراب کی پس حلال جانینگی اوسکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** لفظ ما یکفأ ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی مہموز کفاء سی بمعنی اوندہانی باسن کی تا گر پڑی وہ چیز
کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہوگیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثناء حدیث اپنی کی اول ما یکفأ
پس بیان کی راوی نی خبر محذوف ساتہہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہہ بہی لفظ راوی کا ہی بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کیا ہے خمر ہی حاصل یہہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاویگی محرمات
سی ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگونکی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی پیوینگی اوسکو اور تاویلین کرینگی بیچ حلال کرنی اوسکی کی جیسیکہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکہینگی الخ جیسی کہ

اور مانند اونکی اور قوم مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سی پیوین گی یا بنا وینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہین گی کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہی اور حلال جانینگے یعنی حقیقة پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم مستی مین چیز حلال پس ہونگی فاسق ✦ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن النعمان بن بشیر** عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون النبوة فیکم ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون علی منهاج النبوة ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء الله ان یکون ثم یرفعها الله تعالی ثم یکون ملکا جبریة فیکون ما شاء الله ان یکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون خلافة علی منهاج نبوة ثم سکت رواه احمد و ابو داود و الترمذی و فی روایة لهما فیقول حبیب کان عمر بن عبد العزیز یکتب الیه بهذا الحدیث اذکره ایاه و قلت ارجو ان تکون امیر المؤمنین بعد الملک العاض الجبریة فسر به و اعجبه یعنی عمر بن عبد العزیز رواه ابو داود ۔ روایت ہے نعمان بن بشیر سی وسی نقل کی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی ہریگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہارے جبتک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا نبوۃ کو اللہ تعالی یعنی ساتہہ اوٹہالینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالی گا اوسکو اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالی گا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہہ اور مراد اس سی زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ ہی آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہی روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مینی یہہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تہا مین اوکو یہہ حدیث اور کہا مینی امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کئی گئی یعنی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کی گئی عمر اسسے[1] اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی الاساتہہ دو نو ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کی ہیہ احمدی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی الدلائل النبوۃ مین **کتاب الفتن** یہہ کتاب ہی بیچ بیان فتنونکی **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی بمعنی آزمایش اور خوش رکہنی ایک چیز کی اور فتنہ ہونی کی ساتہہ اوسکی اور بمعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور توبیخ اور ضیحت اور عذاب کی اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین ہی آتا ہی اور جانا چاہیی کہ مولف نی یہان سی خرکتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہی خصوصا باب فضائل و مناقب کہ اونکو دخل کتاب الفتن کی کرنا وجہ وجیہ نہین رکہتا اگر کہیں کہ ہم مکلف اور مبتلا مین ساتہہ اعتقاد اچہے کے اور گرویدہ ہونی کی ساتہہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی فتنی ہیلہ سی ہی واللہ اعلم ✦ ح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن حذیفة** قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامه ذلک الی قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه و نسیه من نسیه قد علمه اصحابی هؤلاء و انه لیکون منه الشیء قد نسیته فاراه فاذکره کما یذکر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا اراه عرفه متفق علیه ۔ روایت ہے حذیفہ سی کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی ہمکو ان فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق

[1] عمر اسسے یعنی خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی الاساتہہ دو نو ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کی ہیہ احمدی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی الدلائل النبوۃ مین

جاتا ہی اوس قصہ کو میری ان باروں نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سی لیکن بعضی نہین جانتی ہین اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچھ پیشتر کی جو حاضر انسان سی ہے اور مین بہی وہنہین ہین سی ہون کہ جو کچھ بہول گئی ہین جیسکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق نشان یہہ ہی کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کی خبر دی ہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اوسکو جیسکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی طریق اجمال و ابہام کی جبکہ غایب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہہ تفصیل و تشخص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو مشخص یعنے ایسی ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سے تو پہچان لیتا ہی کہ یہہ ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی سلف کی یخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَہَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَہَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہُ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ ہَوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مسلم کی وحذیفہ سی کہا سامینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتی تہی فتنہ کے جاوینگی اوپر دلون کے جیسکہ حصیر یعنی چٹائی بنا ہوا ایک ایک تنکی تنکی جو دل کہ ملایا گیا ساتہہ اون فتنون کی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ و جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا بیچ اوسکی نکتہ سفید یہانتک کہ ہوجاوینگی انسان باعتبار پیش آنی فتنون کی اور تاثیر او عدم تاثیر اونکی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی یہہ دل ہونگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت ہی ملحوظ ہی اور ضرر نہین کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ رنگ مانند اس اولٹی کی کہ جو کچھ اوسمین ہو گزرے یعنی اسیطرح وہ دل نور ایمانی معرفت سی خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برای کو مگر اوس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوای نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظا اسکی کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فتنی یعنی ملایمین اور محنتین اور بعضون نی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عود اعود کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتہہ پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور یہہ مشہور تر ہی اور روایتون سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ در آوینگی فتنی دلونمین ایک بعد دوسری کی جیسکی در آتی ہین تنکی بہ تنکی بچھائی ہوئی کی ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنی فتنون کی دلو پر ساتہہ پیش آنی بوریہ کے تنکون کی اوسکی بنی والی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چپٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل مین مانند چپٹنی اور تاثیر کرنی اوسکی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتہہ زبر عین کی اور ذال معجمہ کی اور معنی اوسکی پناہ چاہنی ہی خدا تعالی سے فتنہ کی ترسی جیسکا اشارہ کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ و تیسری برسی عین کی ساتہہ دال مہملہ کی اور مراد عود اور تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی لیپر بار بار آور روایت پہلی ساتہہ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتہہ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشرب ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی شرب فی قلبہ حب یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ راسخ ہوگیا اوسمین اور اگیا رنگ اوسکا دل مین جیسکہ در آتا ہی رنگ کپڑی مین اور اشراب دینا رنگ کا کپڑی مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل یہی قبیلہ سی ہی و نکتہ آتا ہی یعنی نشان کی کہ چہوٹی لکڑی وغیرہ کی سی مین مین ہوجاتا ہی اور یعنی نقطہ کی ہی آتا ہی اور یعنی نقطہ کی اوسچیز مین کہ مخالف رنگ و سکی ہو یہی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ بصیر کو ساتہہ ہی و درت کی پڑہا ہی بر تقدیر ہی کی ضمیر پہرتی ہی انسانکی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سی اور بر تقدیر تانیث کی پہر ضمیر قلوب کی طرف کہ مذکور ہی پیچہے اور لفظ مربادا ساتہہ یہ میم اور جزم رہی اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ مدسا تہہ پیش کی خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتہہ ہمزہ مکسورہ کی بعد کی بہی آیا ہی **وعنہ** قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ اَحَدَہُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا

مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَرَاٰهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی وسی خلیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی پیچ امر امانت کی وجاد شکی پیچ زمانہ فتنہ کی پھی مینی یک حدیث سے یعنی وہ اور زیادا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدق اوسکا ہی واقع ہوف ح یعنی وہ اوٹھہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سی یا تو وحی متعبد اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگونکی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۃ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور حاصل سکے بیان ہی جیسکہ اشارت کی اوسحدیث مین وانا قلیہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین ولایکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بھی معنی ہی اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنون کی دلون کی اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اور ترا لوگون کے دلون کی جڑ مین ف ع یعنی دل جو ایمان اور ترا لوگون کی دلون پر اور ترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر جیسکہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھہ نور ایمان کی قرآن سی ف ع یعنی احکام واجبہ ان یا فعل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی ترجمہ پھر جانا سنت سے ف ح کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل وعلا سی سابق ہی اور پیدا کرنا اوسکی کتاب کی اور یہ بھی سولون کی جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالی کی ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بھی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلاء رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود اوتا بی اور ثابت کرنی اوسکی دلون مین ساتھہ کتاب و سنت کی ہی اوسکو موید اور موکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ خلیفہ نی اوسکو صحابہ رسول سی پیچ عصر و حضور آنحضرت کی دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث پیچ بیان اوٹھہ جانی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرت کی ہوا جیسکے کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسی و پھنی امانت کیسی ف ع یعنی اوٹھہ جانی مادہ ایمان کیسی اور ناقص ہو جانی اوسکیسی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرت کی صحابہ کی عصر ترجمہ فرمایا حضرت نی یعنی پیچ بیان نقصان امانت کی رسوا ویگا شخص سو ف ح یعنی حقیقہ یا کنایۃ ہی اسکی غافل موتدر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سی اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پھر جانا کتاب سنت سی ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکیسی یعنی بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم اور ناقص ہو جائینگی پس ہو جائیگا نشان امانت کا کہ وہ مادہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کے ف ح اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت اور بقیہ اوسکیسی رو وکت ساتھہ مرواو اور حرم کاف کی اور آخر مین تا جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین بر خلاف نمک و چیز کی جیسکہ نقطہ سیاہ و سفید مین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھہ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب رد ہونی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جائیگا اور جب گاہ ہوگا اور حال دل اپنی اسی ملاحظہ کریگا تو وہی مقدار نقطہ کی وسی نشان باقی دیکھی گا ترجمہ پھر سووے گا شخص اور سوتا اور غافل ہوگا بار دیگر پس بیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا اثر دوسرا امانت سی کہ باقی ہا تھا پس تبایہ کری گا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف مجل ساتھہ مرسیم اور جرم جیم کی بلہ پیرنا اور سخت ہونا پوست ہاتھہ کا کام کرنسی جسکو گٹہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ہاتھہ قول اپنی کی ترجمہ مانند انگارہ کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارہ کی کہ سنڈھا ہوتی اوسکو اپنی پانو پر ای مخاطب پس تبا ہو جاوی پس یہی تو اوسجگہہ کو کہ آبلہ پڑا ہوا ہوتی حالانکہ نہین ہے اس آبلہ مین کہ اونچا کہائی دیا ہی کسی چیز کیطرح کام آدمی ف بلکہ پانی خراب ہے اسیطرح یہہ شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دلسی نکالا گیا صالح اور کارآمدنی کہائی دیا ہی اوسکی باطن مین حالانکہ وہ چیز کہ بکار آوسنی ہی اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین ہی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی اور مناسب آنست کہ بقیہ اثر دوسرا امانت مین مثل علوم و مواعظ اول سی جانی ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہہ جا خالی از ضعف نیست

ف ع کہا صاحب تحریر نی معنی حدیث کی یہہ ہین کہ امانت جاتی رہی گی دلون سی بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو اوس سی زائل ہوگا نور اوسکا اور
قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچھہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کی اور وہ نشان محکم ہی
کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کی اور یہہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سی پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اسکی کی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد
استقرار اوسکی کی دلمین اور اوسکی پیچھی تاریکی کی آنی کو ساتھہ انگاریکی کہ لنڈہا وی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کری اوسمین پہر زائل ہوجاوی انگارا
اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علماء مین سی کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاوی گی دلون سی بسزای دل والون کی بسبب کرنی گناہون کے
یہانتک کہ جب جاگین گی اپنی نیند سی نہین پاوین گی اپنی دلون کو اوس حالت پر کہ تہی اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کی اور
مجل اگرچہ ہی مصدر لیکن مراد اوس سی یہان نفس آبلہ ہی اور یہہ اقل ہی مرتبہ پہلی سی اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتھہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ
کیا ساتھہ اوسکی خالی ہونا دل کا امانت سی باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی ترجمہ اور صبح کرینگی لوگ اس حالت مین کہ بیع و شرا کرین گی آپس مین اور نہین قریب
کوئی کہ ادا کری امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکری لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین کہ تحقیق
بیچ فلانی قبیلہ کی یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہی امانت دار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی اوس زمانہ مین واسطی شخص کے
ف ع یعنی دنیا دارون مین سی کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکو
کہینگے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہی کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش رو اور زبان آور و خوش گو ہی اور کیا خوب چست و چالاک ہی اور
حالانکہ نہین ہی اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان ف ع احتمال ہی کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہی یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ تعریف
کرینگی اوسکی کثرۃ عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگی اوس سی اور نہین تعریف کرینگی کسی کی کثرۃ علم نافع اور عمل صالح کی اس سی معلوم
ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہی باقی سب برباد و نابود اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانین اور بسبب اوسکی تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتھہ تقوی اور قوت ایمانی کی ہی
رزقنا اللہ **وعنہ** قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ
قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ
قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ
قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ الْأَمِيرَ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچھتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی خیر سی ف ع یعنی طاعت سے تاکہ بجالاوین اوسکو یا وسعت رزق سی
تاکہ خوش ہون ساتھہ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتھہ دنیا کی آخری پر ترجمہ اور تہا مین پوچھتا حضرت سی حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی وسعت
رزق پر واسطی خوف اسباب کی کہ پہنچ جاوے مجکو ف یعنی واسطی خوف اسکی کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا بسبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہی حکماء نی اور بعضی فضلاء نی
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہی بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا کسی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی اسکیطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کی پہر ثابت کیا مولی کو اور کہا

فهل بعد هذا الخير

طلبی ہی کہ مراد شر سی فتنہ ہی اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پہلی بدعت کا اور خیر علی اوسکی ہی **ترجمہ** کہا حذیفہ نی کہا میں یا رسول اللہ تحقیق تھی ہم بیچ جاہلیت کی اور بدی کی **ف** ع یعنی ان ایام میں کہ غالب تھا اوسمین جہل ساتھہ توحید کی اور نبوہ کی اور اوسپر کہ تابع ہی اون کی یعنی تمام احکام شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہی یا مراد ہی اس سی کفر پس تخصیص بعد تعمیم کی ہی **ترجمہ** پس لایا ہمارہی اللہ اس خیر کو **ف** ع کہ وہ اسلام ہی کہ بعثت کیگئی اوسپر محمد صلعم مخالف اسکا یہہ ہی کہ دور کی اسنی شر سی تہمنا بود کرنی قواعد کفر و ضلال کی **ترجمہ** پس کیا یہی اس خیر کی کہ پیچھہ ہونیوالی ہی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہوگی بعد اس خیر کی شر کہا میں نی اور کیا یہی اس شر کی خیر ہوگی کہ پیدا ہوینگے روایتوں میں کہ فرمایا ہان بعد اوس شر کی خیر ہوگی اور اوس خیر میں کہ بعد شر کی اوسکی کدورت ہوگی **ف** ع دخن ساتھہ زبر اور دال کی یعنی دھان کی یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی شر کی اور دل لوگون کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتھہ کہ اوائل میں تھی نہیں ہونگی اور عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور صدق نیات ہونگی کہ قرون اول میں تھی نہیں ہونگی اور برائیان اور بدعتیں پیدا ہونگی اور بدتہ یکسون کے اور اہل سنت ساتھہ اہل سنت کی مخلوط ہونگی **ت** کہا میں اور کیا ہوگی کدورت تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کہ کہی میں کنایہ ہی اسپر کہ ہم کی پیدا ہونی سی کہ راہ اور روش اختیار کرینگی غیر راہ اور روش میرے اور راہ بتاوینگی لوگون کو غیر راہ میری کی اور کرینگی سیرۃ غیر سیرۃ میری کی پہچانیگا تو اونسکی کار و بار دین کے اور نہیں پہچانیگا تو منکر و معروف اور شروع و نا شروع دونو اونمین جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی سی نعم و فیہ دخن و ستکون بعدی سنن لا یہتدی بہدیی و لا یستن بسنتی سی ہی اور کہا بعضون نے کہ مراد شر اول سی وہ فتنی ہین کہ واقع ہوی وقت قتل عثمان رض کی اور بعد اونکی اور مراد خیر ثانی سی وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھہ الذین یعرف منہم و تنکر سی امرا ہین کہ پیدا ہوی بعد اونکی پس تھی بعضی اونکی تمسک کرنی ساتھہ سنت کے اور عدل کرنی اور بعضی وہ تھی کہ بلاتی تھی طرف بدعت کی اور ظلم کرتی تھی یا بعضی اون مین سی وہ تھی کہ عمل کرتی تھی بھلی اور عمل کرتی تھی بری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی اور دنیا سے نہیں کہ وہ ارادہ کرتی تھی آخرت کا اور رعایت کرتی تھی در آخرت کی جیسی کہ حال بعضی امرا زمانہ ہمارہ کا ہی و بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سی فتنہ حضرت عثمان رض اور بعد اونکا ہی اور مراد خیر ثانی سی وہ ہی کہ واقع ہوی صلح حضرت حسن کی ساتھہ معاویہ کی اور دخن سی وہ کہ معاویہ کی زمانہ مین بعضی امرا سی تھا زیادہ بے عراق مین **ت** کہا میں اور آیا ہی بعد اس خیر کی شر اور فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اور پردروازون دوزخ کی ٹھہری **ف** ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگی لوگون کو طرف گمراہی کی اور روکینگے اونکو ہدایت سے ساتھہ طرح بطرح کی فریبون کی گرد انہی صلی اللہ علیہ و سلم بلانیوالونکی بلانی کو اور قبول کرنی بلای گیو کو سبب داخل کرنی اونکی جہنم مین اور داخل ہونی اونکی اوسمین اور گرد انہا مر قسم کو اقسام فریب سی بہتیرے دروازہ کی دروازون جہنم سی **ت** جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالونکی اور جاویگا طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی کی کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین **ف** ع اور ہونگی وہ بڑے بڑے نی اوسکی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قایم ہونگی واسطے طلب کرنی ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہما سی کہ جنمین نہین پائی جاوینگی شروط امارت و ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی پردروازون دوزخ کی بہتیرے مال کا کی تنتہ قول اللہ تعالی الی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا **ت** کہا میں بیان کیجی حوال اونکا ہم سی یعنی کیا وہ ہم مین سی ہونگی یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سی یا ابنا جنس ہمارا سی یا اہل ملت ہمارا سی اور کلام کرینگی ساتھہ زبانون ہماری کی **ف** ع یعنی عربی مین یا کلام کرینگی ساتھہ آن و حدیث کی اور نصیحتون اور حکمتون کی حال آنکہ نہین ہونگی اونکی دلین بھلائی **ت** کہا میں پس کیا فرماتی ہو محکو یعنی کیا کرون اونسی زمانہ مین محبوہ وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب سنت کی حکم پر ہون اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت امام کی کرنا کہا میں پس اگر نہ ہو مسلمانونکی لیی جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت مین کیا کرون فرمایا پس کنارہ کرو تو اون سب فرقون سی اگرچہ ہو کنارہ کرنا ساتھہ لازم پکڑنی جڑ درخت کی اور پناہ دہونڈنی کی ساتھہ اوسکی جنگل مین ساتھہ اوسکی شدائد اور مشقتونکی اور چاہی کہا میں اور لکڑی کی اور قناعت کرینگی ساتھہ اوس لہانسکے جنگل مین یہانتک کہ پاوی اور پہنچی تجکو موت حال آنکہ ہووی تو اوپر حالت یکسوی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی ہونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلین گی میری سیدہی پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگی روش و
طریقہ میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹہین گی اوس زمانہ مین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانونکی سی ہونگی یعنی ظلمت مین اور
قساوۃ مین اور وسوسہ مین اور فریب دینی مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اونکی
سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی کیا کارکرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سنا تو یعنی جو کچہہ کہی امیر اور فرمان برداری کرنا امیر کی یعنی اوس چیز مین
کہ نہین ہے گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹہہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری امیر پیٹہہ تیری اور لیوی مال تیرا
ضرب اور اخذ ساتہہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین و ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اور ہی بات ہی
لیکن وہان بہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنا اور اطاعت کرنا ف ح یہہ تاکید ہی بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ
مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ اعمال نیک کے
اون فتنون کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی ف ح کہ معلوم نہین کرسکین گی سبب اونکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اس سے کہ ایسی فتنہ پیش آوین
کام نیک کرو کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی اور بیچ محنت اور بلا دینی کی گرفتار ہووگی اور حال لوگونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع
یعنی موصوف ہوگا ساتہہ اصل ایمان کے یا کمال اوسکی ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نے کہ معنی یہہ ہین کہ صبح کریگا اس حال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا
اس حال مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امراء دنیا کا اور کہا مظہر نی کہ اسمین کئی وجوہ ہین ایک تو یہہ کہ ہوگی
درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال واسطی نری عصبیت اور غضب کے پس حلال جانین گی خون و مال کو اور دوسرے یہہ کہ حاکم مسلمانونکی ظالم ہونگی پس خونریزی کرینگی
مسلمانون کی اور لیوینگے اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی اور شراب پیوین گی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتنی مین ڈالین گی اون کو بعضی علماء بد
اوپر جائز ہونی اون چیزون کی کہ کرین گی قسم خونریزی اور لینی اموال اور اور حرام چیزونکی اور تیسری جو کچہہ جاری ہی درمیان لوگونکی مخالف شرع کی چیزین معاملات
اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگے اونکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکی
ساتہہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور در آویگا اونمین تا حاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتہہ موافقت اونکی کی اون امر مین کہ دین اسلام سی نہین ہین اور
جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتہہ ایمان کی بسبب حرام کرنی خون اور مال بہائی مسلمانکی اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنون سی جنگ
اور قتال ہو اور معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول حضرت کی ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ
مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَةٌ
النَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ پیدا ہونگی فتنے یعنی بڑی یا بہت پی در پی یا ڈہیل سے
بیٹہنے والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کہڑی سی ف ع اسلیے کہ کہڑا دیکہتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتا سنتا اوسکو بیٹہا پس ہوگا کہڑا
قریب تر عذاب اوس فتنہ کی سی بسبب دیکہنی اوسکی اوس چیز کو کہ نہین دیکہی گا اوسکو بیٹہا اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد بیٹہنی والی سی ثابت اپنی

مکان مین غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہو اوس زمانی مین اور مراد کہڑی سی وہ کہ ہو اوسمین ایکطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین **ترجمہ**
اور کہڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالت مین بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالی اور جلدی
چلنی والی سی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکی کا طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف** ح یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکی
موجب پڑنیکا ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سی نہین ہی مگر بیچ دوری کی اوس سی **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوی جگہہ خلاصی اور بہاگنی کی
یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینی والا کہ خلاصی پاوی فتنون سی بسبب جانیکی طرف اوسکی اور بسبب پناہ پکڑنی کی ساتہہ اوسکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی **ف** ع یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینی والیکی یا ساتہہ اوسچیز کی کہ مذکور ہوئی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیی کہ جاوی طرف اون دونون کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ مین کہ خبر نرکہی اوسی اور نہ سنی خبرین
اوسکی بہتر ہی جاگتی سی **ف** ع اور غافل بہی سونی ہی کی حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگتی سی وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی یہہ کہ ہو بیٹہا
یا لیٹا یا کہڑا **ترجمہ** اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹہا ہو بہتر ہی کہڑی سی اور کہڑا اوسمین بہتر ہی سعی کرنیوالی سی **ف** ح مراد سعی سی یہان معنی مشی یعنی چلنی کی ہین
کہ مفضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین ہی السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا پس یہان معنی اخیر مراد ہونگی **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوی جگہہ بہاگنی
کی یا پناہ کی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **وعن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ
تَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ
لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ
قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ
إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يَنْطَلِقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ
أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت
آگاہ ہو تو پہر پایا جاویگا اون فتنون مین ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنون سی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اوسمین اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنی
والی سی طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یعنی جنگل مین پس چاہیی کہ ملی ساتہہ اونٹون اپنی کی اور
جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی بکریان پس چاہیی کہ ملی ساتہہ بکریون اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین اور گانو دور مکان فتنہ سی پس چاہیی کہ ملی ساتہہ
زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کی کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجی مجکو کہ جس شخص کے لیی نہون
اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نے کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو
اوسکی پاس پس ماری اوپر تیزی تلوار کی ساتہہ پتہر کی **ف** ع یعنی توڑ ڈالی ہتیار اپنی تاکہ نجاوی طرف لڑائی کی اسلیی کہ مسلمان جو آپسمین لڑتی ہین اون کے
لڑائیون مین نہین جانا چاہیی **ترجمہ** پہر چاہیی کہ جلدی بہاگی یعنی تاکہ نہ پہنچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کر سکی **ف** ح جانا چاہیی کہ اس حدیث سی اور مانند اسکی سی
دلیل پکڑی ہی اوس شخص نے کہ قائل ہی اسکا کہ قتال جائز نہین ہی فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہی کہ جب دو فریق مسلمانون مین سی آپسمین لڑین تو واجب ہے
احتراز کرنا اوس سی اور بکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فریق مین سی نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضی اور صحابہ کا بہی یہی ہی اور
ابن عمر کہتی ہین کہ قتال نکرنا چاہیی ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہین کہ واجب ہی مدد کرنی ذی حق کی
اور قتال کرنا ساتہہ باغی کی اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا

آخر آیۃ تک کہ ناطق ہی اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانونکی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان اونکی اور اگر بغی کرے ایک اون دونون جماعتون مین سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے اسی جماعت باغیہ کی تا پھیرے جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا ہر حرمہ ابی رضا یا تحقیق پہنچا دی مینے حکم تیری تیری بندونکو مین بار فرمائی ہیہات بیعرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجی مجکو اگر جبر کیا جاؤن مین یہانتک کہ لیجا یا جاوی مجکو طرف ایک صف کی اون دو صف قتال سی پس ماری مجکو ایک شخص اپنی تلوار سی یا اگلی مجکو تیر پس مار ڈالی مجکو یعنی پس کیا حکم ہی قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھیرگا وہ قاتل تیرا ساتھہ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی ف ع اس عبارت کی دو معنی ہین ایک تو یہ کہ پھیرگا ساتھہ گناہ اپنی کی کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجہ ہوتا وہ بھی اوسکی سر پر کھیدیا اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرتی پس بسبب جرو توبیخ کی اور دوسری معنی یہ کہ پھیرگا ساتھہ گناہ اپنی کی کہ پہلی کہتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانون کیسبب تیری قتل کا ہوا اور ساتھہ گناہ مارنی تیر کی صادر ہوا اوس سے آپ تر حمہ اور ہوگا دوزخیونمین سے نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور اسی یہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیونمین سے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا اسلیے کہ اوس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سکی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب یہ ہیکہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتھہ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ کہ گرتی قطرات مینہ کے یر ف ح چند بکریان کہتا ہو اور پہاڑ ورنالی اور چرنیکی جگہہ جنگل مین سی کہ اوسمین مینہہ پڑتا ہی تلاش کرتی وہان ہی اور بکریان چرا کر قوت لینا اوسی سے اوسکی نقل کی ہیر بخاری نی ترجمہ اور رہا کی یہ مسلمان اپنی دین کو ساتھہ لیکر فتنونسی لوگونکی ساتھہ اختلاط نکری اور فتنہ مین پڑی وعن أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامۃ بن زید سی کہا چڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانون مین سے ف ع ح اطم ساتھہ تیسرا اور ط کی معنی اونچی پہاڑ اور قلعہ و مکان بلند کی و اطام ساتھہ ہمزہ اول کی جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کی قلعی تہی کہ یہود وغیرہ وہان رہتی تہی پس اسامۃ بن زید کہتی ہین کہ حضرت ایکروز ایک قلعہ پر اون قلعون مین سی چڑہے ت پس فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم اوسچیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابی نی کہ نہین فرمایا کہ پس تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتی ہین درمیان گہرون تمہارے مانند مینہ کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف ع معنی اسکی یہ ہین کہ دیکہا یا اللہ تعالی نی اپنی نبی کو صورت کہ چڑہی وہ قلعہ پر تو دیکہا فتنونکا مانند خبرون وہانکی پس لوگ بچتی ہین اونسی اور جانین کہ وہ مقدر ہین اونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھون کتنی ایک نوجوانونکی ہی قریش مین سے نقل کی یہ بخاری نی ف ح لفظ ہلکہ ساتھہ ہمزہ اونکی معنی ہلاک کی اور امت سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہتر ین امت تہے اور لفظ غلمہ ساتھہ زبر غین اور جزم لام کی جمع غلام کی بمعنے جوان کے کذا فی القاموس و صراح مین ہے غلام بمعنی لڑکی و اصل غلم اور اغلام کی غلبہ و جوش شہوت ہی اور طیبی نی تفسیر کیا ہی و سکو تم نوسالون بی باک کی کہ ادب نکرین عاقلون اور رباوقار ونکا اور مراد ان لڑکونسی کشندگان عثمان اور علی و حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند انکی اہل فتنہ اور بغی و ظالم اور مجمع البحارین مین کہ ابو ہریرہ پہچانتی تہی اونکو ساتھہ سمار و اشخاص اونکی اور سکوت کرتی تہی تعین و نام لینی اونکیسی جہت فساد کہ مراد یزید بن معاویہ و عبید اللہ بن زیاد و مانند اونکی ہین نو عمرون نبی امیہ سی خدا لعنہم اللہ کہ صادر ہوا اونسی قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اونکا اور صادر ہوا حجاج سی کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تہا اور سلیمان بن عبد الملک سی اور اولاد اوسکی سی خونریزیان کین اور مال تلف کئی چنانچہ مشہور ہے وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہوگا اسمین زمانہ ف ع ح یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور

احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو اس سی آپسمین قریب ہونا بعضی اہل زمانہ کا بعضونسی شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہو اول اوسکا ساتہہ آخر اوسکی اور
بعضونے کہا کہ چہوٹی ہونگی عمرین لوگونکی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کی سی بسبب کثرت گناہونکے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے جلدی گذرنا
دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگی آپسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کی
گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی ت اور لیا جاوی اور اوٹہایا جاویگا علم یعنی اوس زمانہ مین بسبب اوٹہا لینی علماء کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا
بخل ف ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفی کی بتانی مین اور
مال والی مال کی دینی مین وغیر ذلک اور نہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بہی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ت اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نی کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع قاموس مین ہی کہ ہرج الناس
کی معنی ہین پڑی لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتہہ فتنہ کی اور اختلاط کی پس لام اسمین عہد کی لیی ہی وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول
فیم قتل فقیل کیف یکون ذلک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات کے
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک روز عظیم کہ اوسمین بڑی شر ہوگی نہین جانیگا
قاتل کہ کسیچیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سی قتل کیا گیا ف ح
یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ یونہین اشتباہ سی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہہ دونو قسمین ہماری زمانہ مین پائی جاتی
ہین ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کی واقع ہونی کا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف ع یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث
ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنون سخت کا ہوگا ت مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح مارنیوالا بسبب قتل کرنی
مسلمان کے دوزخ مین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بہی چاہتا تہا کہ ماری اور حریص اور قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر جہل اور نہ ہونے
تمیز کی ہی پہر اگر بسبب اشتباہ خطا کی اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع مین صواب نہوگا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کری گناہ کی اور اصرار کری
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی رواہ مسلم
اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتہہ استقامت اور مداومت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان
مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی طرف میرے نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی جیسی کہ کسی شخص نے پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کر کر شرف صحبت آنحضرت سی مشرف ہو کر ثواب پایا ویسی ہے
اس شخص نے بہی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہہ پہیر کر عبادہ مولی مین مشغول ہو کر ثواب پایا وعن الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی
من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنی طرف اونکی اوس چیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سی یعنی
اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہین آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی ف ع پس کیا
جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظلم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو ت یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی روز آخرت کی سنی ہی مینی یہہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی ف ح ع الحدیث مین اشکال لاتی ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوسی نہین بلکہ بہتر ہی اوس سی اور
بعضی زمانہ گذشتہ سی جواب اوسکا یہہ دیا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہے اور

زمانہ عیسی اور مہدی کا مستثنی ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسی کا مستثنی ہی شارع کی کلام سی
اور باقی زمانون مین بدتری موجود ہی کسی نہ کسی اعتبار کر کسی نہ کسی جگہہ کسی نہ کسی امر مین از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہی اور یہہ مقتضا
دوریکا ہی زمانہ حضرت کی سی کہ جون جون زمانہ حضرت کی زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کی
حضرت کی دفن کی بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آگر جاتا رہا پہر بعد ایک مدت کی جو آیا دفعہ نہوا سوچی سبب اسکا کچھہ نہ پایا
سوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کی سی کہ سبب ہے حاصل ہونی ایسی خطرونکی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ
مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ
مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین
جانتا مین کہ بہول گئی یار میری یا اظہار بہولنی کا کرتی ہین یعنی بہولے نہین بتکلف اظہار بہولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ذکر کسی فتنہ کی کہینچنی والی کا **ف** ح یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت اور حکم کری لوگون کو اوسکی کرنیکا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال
کا **ت** تمام ہونی دنیا تک ایسا کہینچنی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تابعدارون اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہماری ساتہہ نام اوسکی اور
نام باپ اوسکی اور نام قبیلہ اوسکی **ف** ح ظاہر اقید عدد تین سو کی اسلیی نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیونکا باعث ہونی مفسدہ کا اور لاحق ہونی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم اس
سی ہون تو اعتبار نہین رکہتی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ
وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی **ف** ح یعنی لوگونکو بسبب گمراہی اپنی کی اسلیی کہ ضرر
اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہی اورون کی گمراہی سی **ت** اور جب کہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہین اوٹہائی جاوی گی اونسی قیامت تک
نقل کی ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** ح ع یعنی کہین نہ کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام مین اور بعد اذان
باقی ہی تا ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق کی روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کے
یا فعل کی یا اعتقاد کی **وعن** سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ
مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے سفینہ سی کہ کہا اوسنی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کی ہو
یا کاملہ یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پہر آگی ہو جائیگی خلافت بعد تیس برس کی بادشاہت **ف** ح ع ترجمہ حضرت شیخ کی مین بعد لفظ ملکا کی عضوضا بہی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ
گزند ستم اونکی سی امن مین نہون اور راہ عدالت اور دین پروری کی جیسی کہ چاہیی جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور بمعنی اسکی کہ خلف گذری ہوونکی ہین درست ہے
لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمین تہی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ آمر اور حاکم ہین مسلمانون
پر احکام ظاہر مین اور شرع عقائد مین ہے کہ اس حدیث مین اشکال وارد ہوتا ہے اسلیی کہ اہل حل و عقد متفق تہی اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضی مروانیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ کہ
شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکی کبہی ہوگی اور کبہی نہین انتہی اور جاننا چاہیی کہ مروانیون مین اول یزید بن معاویہ
ہوا پہر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن ولید پہر
مروان بن مروان بن محمد پہر نکلی اونسی خلافت طرف اولاد عباس کے **ت** پہر کہتا ہی سفینہ **ف** ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہے اپنے

راوی سی یا عام خطاب کرتا ہی واسطی سمجہانی حساب تیس برس کی ت کہ حساب کر اور یاد رکہہ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور
مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چہہ برس نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف ح یہہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی والا خلافت
حضرت ابو بکر کی جیسی کہ جامع الاصول وغیرہ مین مذکور ہی دو برس اور چار مہینی اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چہہ مہینی اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم
اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینی اس حساب سی خلافت چارون خلفا کی انتیس برس اور سات مہینی مین تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینی جو باقی رہی اون مین
حضرت امام حسن خلیفہ رہی پس یہہ بہی خلفا مین سی ہوئی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قُلْتُ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ
عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ
فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ
عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ
عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ
وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ
کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسی کہ تہی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کی شر کہا مینی کہ کیا
طریق ہی بچاؤ گا اوس شر سی فرمایا تلوار ف ح یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سی بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہی کہ ماری انکو ساتہہ تلوار کی کہا قتادہ نی
کہ مراد اوس جماعت سی وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئی بعد وفات آنحضرت کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ت کہا مینی کیا باقی رہین گی اہل اسلام بعد
قتال اور لڑنی کی کافرون سی اور صلاحیت رکہین گی اوس زمانہ کی لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونی لوگون کی اونپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت
اور سلطنت اوپر فساد کی ف ح ع اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہین اوس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکہہ اور پانی مین قسم غبار اور تنکی وغیرہ
سی یعنی اجتماع لوگونکا امراء پر ساتہہ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتہہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسی کہ جو آنکہہ کہ اوسمین تنکا وغیرہ
جا پڑتا ہی ظاہر اوسکا اچہا بچہا ہی اور اندر سی کہتی ہی اور کہا قاضی نی کہ معنی یہہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتہہ کچہہ بدعتون اور کرنی منہیات کی ت اور
ہوگی صلح اوپر کدورت کی ف ح ع ہدنہ ساتہہ بیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل مین بمعنی سکون و آرام کی ہی اور دخن ساتہہ زبر دال اور خ کی دخان
یعنی دہوان یعنی صلح ہوگی ساتہہ فریب و نفاق کی جیسی کہ پہلی گذرا اور یہہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کی ساتہہ معاویہ
کی اور سپرد کردینی ملک کی اونکو اور قرار پانی امارت کی اونپر اور اسی معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کی نہین ہوئی خلیفہ جیسی کہ وہم گیا ہی بعضون کو
اوسکا ت کہا مینی بعد اسکی کیا ہوگا فرمایا کہ پہر پیدا ہونگی بلانیوالی طرف گمراہی کی ف ح یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امرا مین سی کہ بلاوینگی لوگونکو طرف بدعات
کی اور گناہونکی ت پس اگر ہو واسطی اللہ کی خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہہ ہو صفت اوسکی کہ ماری کوڑی تیری پیٹہہ پر یعنی ماری تجکو ناحق
اور لی لی مال تیرا یعنی از راہ غضب کی پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اوسکی کی حکم نکرتا نہ اوٹہی فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اسحالمین
کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی ف ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سی اور گذار عمر ساتہہ صبر و سختی کی جنگلون مین نیچی ایک درخت کی اور قناعت کر ساتہہ
چبانی گہانس اور لکڑی کی اور بعضون نی جملہ والا فمت کو متعلق قاطعہ کی کہا ہی یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین

اور بعضی نسخون مین بجای قمت کی قمت آیا ہی ساتہہ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹہہ اور جا کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکی یعنی بعد واقع ہونی شر اور فتنون مذکورہ کی اس طرح کہ اوسکی ساتہہ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع
یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہہ دونون چیزین بوجہہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سمیاء کی کہا بعضون نے کہ پانی اوسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی
انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اوسکی آگ
مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین
ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی اور ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر اور بسبب طلب کرنی رضا اوسکی کی اور اوتارا گیا
بوجہہ اوسکی پہلی گناہونکا اوسکی گردن سی ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانی کی اوسپر بسبب طمع
دنیا اور محبت زندگانی اوسکی کی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر جنایا جاویگا بچہ گہوڑیگا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ پرپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتہہ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی انتاج
سی اور کہا ہی علمانی کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت اور تدبیر اوسکی جنی کی کرینگی جیسی کہ دایہ انسان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنی پہنچنی
وقت ولادت کی اور مہر ساتہہ پیش میم اور جزم ہ کی بمعنی بچہیری کی اور مہرہ ساتہہ ہ کی مادہ یعنی بچہیری اور یرکب ساتہہ پیش ی اور زبر کاف کے
پہنچنا وقت سواری دینی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سی زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی اسلیی کہ اوسوقت سی روز قیامت تک سواری گہوڑون پر
نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونی کا قلیل ہوگا یعنی
اوسوقت سی قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونی بچہیری کی تا پہنچنی وقت سواری کی اوسپر اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتہہ اور حدیثون کی
کہ اسباب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارۃ علی اقذاء الخ کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اوسوقت کی ظاہر مین ساتہہ
کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتہہ ناخوشیون دل کی کہا مینی یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کہ آپنی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگے دل
نرم قوم کی اوپر اوس حال و صفت کی کہ تہی دل اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی بیچ سابق زمانہ
اسلام کی یا جیسکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ شر کی اور بعد اس صلح یا نفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد
اسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہی اندہا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین نہ حق دیکہین گی اور نہ سنین گی اور اسناد اندہی پن کی اور بہری پن کی طرف
فتنہ کی مجازا ہی اور حقیقت مین لوگ ایسی ہونگی اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی پرپا کرنی
پر اور باعث ہوگی لوگونکو طرف قبول کرنی اوسکی ت گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکٹہی داخل ہون اوسمین
پس اگر مری تو ای حذیفہ اسحالمین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیی اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابی ذر
قال کنت ردیفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینۃ قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان
بالمدینۃ جوع تقوم عن فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجہدک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف
بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر
قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال شارکت
القوم اذا قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبہرک شعاع السیف فالق ناحیۃ ثوبک علی وجہک لیبوء باثمک واثمہ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابوذر نی تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف ع اسمین دلالت ہی اوپر کمال تواضع اور
حسن سلوک آنحضرت کی صحابہ سی اور اوپر کمال قرب ابوذر کی حضرت سی اور اوپر خوب طرح سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو ت پس جبکہ آگی بڑہی ہم
مدینہ کی گہرون سی فرمایا آپنی کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہیگا تو بچہونی اپنی سی اور نہین پہنچ سکیگا
اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت مین ڈالیگی تجکو بہوک ف ح یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہین پہنچ سکیگا نماز کے
لیی ت کہا ابوذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچہہ کہ فرمائی سو کرون فرمایا پارسائی کر ای
ابوذر ف ع یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز رکہنا اپنی تئین حرام سی اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سی اور طمع سی اور ذلت سے
آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو ف
ع مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سی ہاتہہ لگی گی اور اوسمین تنگی اس حد
کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگی گی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس ابہام کو ت یہانتک کہ بیچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نے
کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نی بزور صبر کرنا ای ابوذر ف ع لفظ تصبر ساتہہ تشدید ب مفتوحہ کی ہی امر
باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع نکرنا ضرر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بہاگنا مدینہ سی ت
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جسوقت کہ ہو مدینہ مین قتل کہ ڈہانک لے خون احجار الزیت کو ف ح احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کے کہ اوسمین پتہر
سیاہ ہین گویا کہ اونپر تیل زیتون کا ملا ہی اور یہہ خبر دی آنحضرت نی واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہی کہ زبان اور کان کلام کرنیوالی اور سننی والی کی تحمل کہنی اور سننی
اوسکی کا نہین رکہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد از واقعہ قتل امام حسین رض کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور ہتک
حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کے جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور اور بہت سے خرابیان کین کہ کہہ نہین سکتے
اور بعد خراب کرنی مدینہ کی بہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابوذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی
جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سی ہی ف ع یعنی پہر جا تو اوسکی پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سی یعنی جا تو اوسکی پاس کہ موافق ہو تیری دین تیری مین اور سیرت
تیری مین اور کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جا تو اپنی اہل و اقارب کی پاس اور اپنی گہر مین جا بیٹہہ کہا طیبی نی کہ رجوع کر اپنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور یہہ
ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتہہ قول ابی ذر کی ت کہ کہا مینی اور پہنون مین ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
شریک ہوا تو قوم کی اوسوقت ف ع یعنی ہتیار پہنکر کہ لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتیار نہ پہنا اور رہنا امام کی ساتہہ اور ارباب
صلاح کی ساتہہ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کری تو کیونکر جائز ہو اوسکو باز رہنا قتال سے
ساتہہ اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ قول حضرت کا مشارکت واسطی تاکید زجر کی ہی خونریزی سی والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک
کا اور طیبی نی بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوس صورت
مین واجب ہے دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو ت کہا مینی کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈری تو کہ روشن ہو اور غلبہ کری تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی
کہ تجپر تلوار چلاوی اور تجکو ماری تو ڈال تو کونا اپنی کپڑیکا اپنی مونہہ پر ف ع یعنی مونہہ اپنا ڈہانک لی اور تغافل کر تا کہ نہ دیکہی تو اور ڈری نہین یعنی اونسی لڑ نہین اگرچہ وہ
لڑین تجسی بلکہ تابعدار کر اپنی نفس کو قتل کی لیے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگی اور جائز ہوگا ساتہہ اونکی نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول اپنی
کی ت تا کہ پہری قاتل ساتہہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہہ گناہ اپنی کے نقل کے یہہ ابوداود نی ف ح یعنی ساتہہ گناہون اپنی کی اور جانا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تینتیس مین ہے

اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ مین بیچ آخر خلافت عثمان رض کی اور ابو ذر نی واقعہ حرہ کا نہین پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقع کا مدینہ مین کشف کیا گیا
بغیر تعین وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرت نی اوسکی واقع ہونیکی اور ابو ذر کو اور وصیت کی ساتھہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسمین بفرض احتمال پانی اوسکی کی
اوسکو اور وقوع بہوک اور موت کا مدینہ مین احتمال ہی کہ مدینہ مین واقع ہوئی ہو اور ابو ذر نی اوسکو پایا ہو جیسکہ عام الرماد وغیرہ مین یا حال اسکا بہی اسی قیاس پر
ہو واللہ اعلم **وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا ابقیت فی حثالۃ**
من الناس مرجت عہودہم وامانا تہم واختلفوا فکانوا ہکذا وشبک بین اصابعہ قال فبم تامرنی قال علیک
بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک وعوامہم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک
وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ رواہ الترمذی وصححہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چہوڑا جاوی گا
تو بیچ ناکارہ لوگونکی **ف** ع حثالہ ساتھہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا **ترجمہ** رل مل جاوینگی اور فاسد ہونگی
عہد اونکی اور امانتین اونکی **ف** ع یعنی نہین ہونیکا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ مین علیحدہ وضع پر اور وفاء عہد نہین کرینگی اور خیانت کرینگی امانتونمین
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپسمین پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کین آنحضرت نی اونگلیان مبارک اپنی اونگلیونمین **ف** ع ح یعنی سمجہانیکی لیی صورت دکہادی
اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسری سی نزاع رکہتی ہونگی اور درپی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکیکا پس نہین پہچانا جائیگا امین خائن سی اور نہ نیک
بدکار سی اور یہہ اونگلیان اونگلیونمین لانی کبہی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کی بہی ہوتی ہی جیسکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی
اور بنی عبد المطلب کی کر کر دکہایا اور اصل معنی تشبیک کی ملانی اور درلانی چیزونکی ہی آپسمین اور یہہ دونون صورتمین ظاہر ہی **ترجمہ** کہا عبد اللہ نی پس کیا
فرماتی ہین آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا اوسکا حق اور چہوڑ دی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئین عوام
لوگونسی **ف** ع یعنی اپنی دین کی محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑ اور یہہ رخصت ہی بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہون شریر
اور ضعیف ہون نیک **ترجمہ** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنی گہر مین رہ اور باہر نہ نکل بی ضرورت اور مضبوط کر اپنی پر زبان اپنی کو
ف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تاکہ نہ ایذا دین تجکو **ترجمہ** اور لی تو اوس چیز کو کہ نیک جانتا ہی اور چہوڑ دے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنی
کو اور چہوڑ دی کام عوام کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** ع جاننا چاہیی کہ رخصت دی آنحضرت نی عبد اللہ بن عمرو کو ساتھہ جمع رہنی کے
لوگون مین بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھہ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کی خاصۃً اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسی اور حکم کیا حذیفہ کو
باہر نکلنی کا لوگونمین سی طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھہ اوس چیز کی کہ لایق حال اوسکی تہا اور اصلاح اوسکی اوسمین
تہی اور میسر تہا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسکہ مرشد کیا کرتی ہین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی
اور رات کو سوتی نہین اور عورت کی طرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کی پاس لائی پس آپنی شدت ریاضت و مجاہدہ سی باز رکہا
اور روزہ رکہنی تین روز کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضاء باپ کی وصیت کے پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ مین بہی اپنی
باپ کی ساتھہ کہ وزیر معاویہ کی تہی ملی رہتی اور حق وصیت آنحضرت کا بجالاتی اور جیسا کہ حکم فرمایا تہا مشغول کار مین رہتی بارہا وہ کہتی کہ تو ہمین سی ہی کسواسطی
ہم مین نہین رہتا یہہ کہتی کہ مین خیر مین تمہارا شریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین اہل بیت سی رابطہ محبت کا محکم رکہتی **وعن ابی موسی عن**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا

ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویضبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی فکسروا
فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احد منکم فلیکن کخیر ابنی آدم رواہ
ابوداود ودرکی روایۃ لہ ذکر الی قولہ خیر من الساعی ثم قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم وفی روایۃ الترمذی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفتنۃ کسروا فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم وارموا فیہا اجواف بیوتکم
وکونوا کابن آدم وقال ھذا حدیث صحیح غریب اور روایت ہی ابی موسی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آن قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندہیر کی یعنی شدتمین اور اندہیرین اور نظاہر ہونی اونکی امرمین صبح کریگا شخص بیچ
اون فتنونکی مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگونکی کبھی عہد
باندہین گی اور کبھی توڑینگی کبھی امانت دار ہونگی کبھی خائن کبھی سنت پرعمل کرینگی کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگی کبھی کافر وغیرذلک بیٹھنی والا اونمین بہتر ہوگا کھڑے
سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی ف ع یعنی جتنا اوسمی ور ہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہوچکا ہی ترجمہ
دیکھو تم امر ایسا توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانونکی ف ع اسمین نہایت مبالغہ ہی سلیکی نہین ہی نفع چلون کی ہوتی مین
باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارونکو پتھر اور نیز یعنی تیزی تلوارکی دور کرو سیل گرد خل کیا جاوی یعنی آدمی کوئی کسی پر ماریٰ کی التی چاہیے
کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کی ف ع یعنی صبر کریگی اور مقابلہ نکریگی یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قاتل مانند قابیل کی ترجمہ
نقل کی یہہ بوداود نی اور ایک روایت ابی داؤد کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی ف ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہی بلکہ بعد خیر من
الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ ترجمہ کہا بعضی صحابی نی پس کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اوسمین کہ کرین اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم گھاٹ اپنی گھرونکی ف ع یعنی
جیسی گھاٹ اپنی فرش کی یعنی ہمیشہ بیمار رہتا ہی ایسی ہی تم بھی اپنی گھرون مین ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہارمی ہین کو تباہ کرتی ترجمہ
اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم قسونمین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی اپنی کمانونکی اور لازم
پکڑنا اونمین گھرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گھرون مین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور رہونا تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث صحیح غریب ہی وعن ام مالک البہزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربہا قلت یا رسول اللہ
من خیر الناس فیہا قال رجل فی ماشیتہ یؤدی حقہا ویعبد ربہ ورجل اخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی ف ع بہزیہ ساتہ ہی ربر اور جرمہ کی منسوب ہی طرف بہز بن امرار القیس کے حجازیہ ہی صحابیہ
ترجمہ کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہی اور کہا طیبی نے یعنی جو وصف بیان
کیا اوسکا اور جو کوئی خوبی وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات واحوال مبالغہ سی قرب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی زمین مین
یا خارج مین بہی اسلیکہ جیجے ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین بہی تنزیل موتا ہی ترجمہ کہا مینی رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ
کی زمانی مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہے کہ ہو اپنی مویشی مین اور حق اوسی اونکو ادا کرتا ہی حق اوذکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی اپنی رب کے
ف ع موجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی واتیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعلون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر کھوڑی اپنی کا یعنی گھوڑی پر سوار ہوکر اگا اوسکی پگڑی کھڑا ہی ڈراتا دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور
ڈراتی ہین وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کسی سیہا کہ قصد کیا کفار کی طرف لڑنا ہی اونسی اور وہ لڑتی ہین اوس سے

پس بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہنچی شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ مین ہونگی زبان دراز کرنی اوس فتنہ مین یعنی ساتھہ عیب اور برا کہنی کی سخت بہتر ہوگی مارنی تلوار کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ع مراد اس فتنہ سی وہ ہی کہ جو دو فریق بطمع مال و جاہ کی لڑین اور مقصود اوسمین احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اندہا دہند آپسمین لڑنی لگتی ہین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہی کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا **ف** ع یعنی باختیار لوگون اوسکی باین حیثیت کہ نہین پانیکی واسطی اوسکی فریاد رس اور نہین دیکہین گی اوس سی جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگی درمیان حق و باطل کی اور نہین سنی کی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنون اور محنتونکی ترجمہ جو کوئی دیکہیگا اوسکو اور نزدیک ہوگا اوسکی دیکہیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوسکی اور کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنی اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ مین مانند مارنی تلوار کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ع یعنی تاثیر مین بلکہ زیادہ اوس سی جیسیکہ کہا گیا ہی **بیت** جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان اسلیی کہا پہلی روایت مین سخت زیادہ مارنی تلوار کیسی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَّتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ اَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نی فتنونکا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ مین پس بہت کیا ذکر فتنونکا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا **ف** ح اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھہ فتنہ احلاس کی یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی ہی اسلیی کہ حلس ٹاٹ کو کہتی ہین کہ نیچی فرشون نفیس کی اوسکو بچہاتی ہین اور وہ نیچی اوسکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹہایا نہین جاتا یا یہہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتھہ حلس کی بیچ سیاہی اور برائی کی یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ جیسی ٹاٹ گہر مین بچہا رہتا ہی ویسی ہی اوس فتنہ مین لازم کرین لوگ گہرون کو اور گوشہ نشینی اختیار کرین **ترجمہ** پس کہا ایک کہنی والی نی کہ کیا ہی فتنہ احلاس یعنی کیا حال رکہتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگتا ہی یعنی بہاگیگا بعض اونکا بعض سی بسبب عداوت اور لڑائی آپس کی اور لینا مال و اہل کا ہی بغیر استحقاق کی پہر فتنہ سراء کا **ف** ع لفظ فتنۃ السراء ساتھہ رفع کی عطف ہی ہرب پر بحسب معنی کی پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب و حرب اور فتنہ سراء کا ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ نصب کی ہی کہ عطف ہی فتنۃ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہہ ہی کہ سبب اوسکی ہونیکا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہوگا یا یہہ کہ واقع ہونا اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو کہ **ترجمہ** ظلمت و فساد اوسکا پیدا ہوگا نیچی دونون قدمون ایک شخص کی سی کہ میری اہلبیت مین سی ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت مین سی ہی یعنی فعل مین اگرچہ ہو مجہسی نسب مین اور نہین ہوگا مجہسی **ف** ع یعنی میری اہل سی فعل مین اسلیی کہ اگر وہ ہوتا میری اہل سی فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یا یہہ کہ نہین وہ میری دوستون مین سی حقیقۃ مین اور موید ہی اسکا یہہ قول حضرت کا **ترجمہ**

سوا اسکی نہین کہ دوست میری پرہیزگار ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی ف ح یعنی استقامت
نرکہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتہہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لایق سرداری کی نہین ہوگا بسبب
قلت علم اور خفت رای کی پس نہین واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پہر فتنہ دہیماء ف ع
یہان بہی لفظ فتنہ کی وہی دونون اعراب ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیماء ساتہہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہیماء کی ہی بمعنی سیاہ اور تاریک
کی اور تصغیر مذمت کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ دہیماء سی مراد داہیہ ہے بمعنی حادثہ کی اور دہیم اسماء داہیہ سے ہی ترجمہ نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت مین سی مگر
کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور
مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہوجائیگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنی بسبب حرام جاننی اوسکی کی خون اور آبرو اور مال
بہائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہوجاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے
ف ع یعنی دو فرقونکی اور بعضون نی کہا دو شہرونکی اور فسطاط ساتہہ پیش اور زیر ف کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال
کی سی ہی ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین ف ع یعنی اصلا
یا کمال اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کی ترجمہ پس جب ہو یہہ پس منتظر ہونا ظہور دجال کی اوسدن یا اوسکی اگلی دن نقل
کی ابو داود نی ف ع ح یہہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس گہیریگا اوسکو دجال پہر اوترینگی حضرت
عیسی پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس مارینگی اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتہہ
پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہون اونمین لوگ اور اس سی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنونکی کچہہ کلام نہین کیا ہی علماء نی
خصوصا بیچ فتنہ سراء کی کہ وہ شخص کون ہی اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ
احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرۃ اہل بیت کا
ساتہہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر اجتماع کیا اوپر مروان بی منتظم کی اور شروع ہوی یہانسی فتنی بہت اور فتنہ دہیماء تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا
مسلمانونکی شہرونکو پس جو ملا اونسی وہ منافق ہی انتہی وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد
اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ
نزدیک پہونچی ف ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہون مین یا مراد اس سے قضیہ
یزید پلید کا ہی ساتہہ حضرت امام حسین کی اور یہہ قریب تر ہی معنی مین اسلیے کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک ہر عرب و عجم کی ت نجات پائی اور مطلب یاب ہوا
وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہہ اپنا نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی ایذا سی یا ترک کیا قتال جب نہ متمیز ہو حق باطل سی وعن المقداد بن الاسود قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید
لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقداد بیٹی اسود کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ
وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی ف ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا
پس حسرت ہی اوس کی لیی کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا ف ح نقل کی یہہ ابو داود نی اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا

ساتہہ تنوین کی الگ ہی اوس سی اور معنی واہا کی تحسر مین یعنی حسرت ہی اوسکی لیی کہ دور نہوا فتنہ سی اور مبتلا کیا گیا اوسمین اور صبر نکیا درصورت ابتلا کی
یا بمعنی عجب اور اچہی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچہا ہی صبر اور بچنا فتنونسی اور بعضون نی لام کو زیر بہی پڑہی ہی متعلق فواہا کی بمعنی تعجب کی **وعن**
ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ
حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون
کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی
الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابوداود والترمذی
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ رکہی جاوی گی تروار میری امت مین یعنی بعضونمین قتل وقتال
شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاویگی تروار قتل اوس سی قیامت تک **ف** ع چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سی اور جاری ہی ابتک سچا ہوا فرمانا حضرت
کا **ترجمہ** اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملین گی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سی ساتہہ مشرکون کی **ف** ع چنانچہ کچہہ تو اوسمین سی واقع ہوچکا بعد وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رض کی **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجین گی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سی بتون کو
ف ع حقیقۃ اور شاید کہ یہہ ہو زمانہ آیندہ مین یا معنی اور بعض اونمین سی وہ ہین کہ جنکی حقمین فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہی
کہ ہونگی میری امت مین سی جہوٹی یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حالانکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچہی
میری **ف** ع لفظ خاتم ساتہہ زیرت اور زبر اوسکی کی ہی اور یہہ جملہ حال ہی اور جملہ لا نبی الخ تفسیر ہی پہلی جملہ کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری
سی ثابت رہی گی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی یعنی بسبب ثابت ہونی اونکی اپنی دین پر
یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** ح ع یعنی قیامت بامراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہی اور یہہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق
ہی لفظ لا یزال کا **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین
او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما
قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف** ح ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنون سی
اور جاری رہنی احکام سنت کی جیسا کہ چاہیی **ترجمہ** بیچ مدت پینتیس ۳۵ برس کی یا چہتیس ۳۶ برس کی یا سینتیس ۳۷ برس کی **ف** ح پس انتہا مدت انتظام امور اسلام کی یہہ برس ہونگی
اور ابتدا اونکی سال ہجرت سی ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رض کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ سینتیس ۳۵
ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چہتیس ۳۶ مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین **ف** ع اور لفظ او اونمین تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہی کہ فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سی چند سال باقی رہی ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہی پس جب اونکو
ملاوین مدت خلافت کی ساتہہ تو کتنی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی اگر مراد رکہین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی
اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کی ہو اور احتمال ہی کہ ابتدا وقت ظہور وحی سی اعتبار
کرین پس تمام ہونا عدد پینتیس ۳۵ کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رض کی ہوگا اسلیی کہ امر امن اور ایمان اور سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین رض
کی مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت مین بعد گذرنی ایک دو برس کی کچہہ کچہہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونی فتنہ کا ہوا تب پس

اگر ہلاک ہوں ف ع یعنی اگر اختلاف کریں بعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ میں اور سہولت کریں امر دین میں اور کہنہ کریں تو ت پس راہ اونکی اوسی سے کہ ہلاک ہوئی ف ع یعنی اگلی امتوں کی کہ جنہوں نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق میں اور سستی کی دین میں اور نام رکھا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونی کا ساتھ اوسکے اور پیچھے کی کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاک ت اور اگر قایم اور تمام ہو واسطے اونکی کاروبار دین اونکی کا ف ح بیچ فرمانبرداری امرا اور حاکموں کی اور قایم رکھنی شرایع کی اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی ت تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی پس ستر برس تک ف ح اور شاید مدت مملکت کی باعتبار مورخ کے کہ اوسکی خوبی وبست کی ساتھ اور کامل تر ہونگی اس وقت تک نسبت بعد اپنی کی ساتھ خبر دینی مخبر صادق کی اور وہی جانتی ہیں اور سکو ہن مسعود کہتی ہیں ت کہ کہا اور پوچھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہ ستر برس کی تمام و کامل ہوگا اونمیں دین اوس وقت سے ہیں کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد ستیس ۳۸ یا چھتیس یا سینتیس برس کی ہوگا یا اوس وقت سے کہ گذرا یعنی ابتدا اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور دخل ہیں نمیں یہ سال ہی نمیں فرمایا تمام و قایم ہوگا بتیس ۳۲ اور دو سو سے لگذر انقل کی ہے ابو داؤد نے ف ح بعد گذرنے ستیس ۳۷ یا چھتیس ۳۶ ستیس ۳۷ کے اور یہ یہ تقریر کہ ذکر کی اور منقح کی ہمنے کافی ہی بیچ شرح اس حدیث کی اور وہ مختار اور موافق لفظ کی بھی یہی ہی اور شارحین نی اسمقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہی اللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نی معنی حدیث کی یہ لکھی ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سن پینتیس میں بسبب قتل عثمان رض کی اور سنہ چھتیس میں بسبب جنگ جمل کی اور سنہ ستیس میں بسبب جنگ صفین کی پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے اوسکے یعنی امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اوسی سے ہلاک ہوئی اگلی امتوں سی اور ہو اسیطرح جو وقت کہ مضطرب ہوئی حضرت حسن طرف مصالحت کی اور اگر قایم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہی کا سنہ برس انتہی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** اَبِی وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یَعْلُقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی واقد لیثی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کی ف ع بعد فتح مکہ کی لیی حضرت کی ساتھ بعضے نو مسلم تھی کہ اسلام کی احکام جانتی تھی ت گذری ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتی تھی اوسپر ہتیار اپنی ف ع اور عکاف کرتی گرد اوسکی ت کہا جاتا تھا اوس درخت کو ذات انواط ف ح انواط جمع نوط کی ہی وہ مصدر ہے بمعنے لٹکانی کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی تھی اوسکا نام ذات انواط رکھا تھا اور ہر ہم درخت معین کا تھا ت پس کہا بعضے نو مسلمون نے کہ حکم کر بہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ہماری لیے بھی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکاوین ہم اور اوسکا ذات انواط نام رکھین جیسا کہ مشرکین کی لیی ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتی ہین پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ کہنا تمہارا ایسا ہی جیسا کہا قوم موسی نے ہوسی علیہ السلام سے ہمارے لیی ایک معبود کہ ہو جیسی کہ انکو ہی لیی ہین معبود ف ع لیکن تفاوت ان دونون کا پوشیدہ نہیں ہے اہل عقل کو قسم ہی مجھ کو اوسکی کہ جسکی قبضہ میں ہی جان میری البتہ سوار ہوگی یعنی چلوگی تم رہین ان لوگونکی کہ پہلی تھی ف ح نقل کی ہے ترمذی نی یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہ حکایت ہی انکی احوال کی کہ ایسی باتین کہتی اور کرتی ہین کہ بسبب گمراہی و حد سی گذر جانی کی ہون جیسی کہ اگلی امتیں سی ہوا **وعن** ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسیب سے ف ع مسیب ساتھ زبر مشددہ کی ہی اور کبھی پر سی ہی پڑھتی ہین تابعی جلیل القدر ہین اور خلفاء اربعہ کو پایا ہی ت واقعہ ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی وسکی فتنہ اسلام میں واقع نہوا تھا مراد کہتی ہین اس سے پہلی فتنہ سی مراد انہا یا زمانہ مارڈالنی عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ مین سی کہ غزوہ بدر مین حاضر

ہوئی تہی ف ع ح لفظ یعنی حدیث مین کلام اویگا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی اوسنی تفسیر کے کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ سی یہہ مراد تہی اونکی اور فلم یبق الخ کلام ہی ابن مسیب کا اور مراد یہہ ہی کہ اصحاب بدر مرنی لگی اوسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان رض کا سنہ پینتیس مین اور کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہہ مراد نہین ہی کہ اصحاب بدر مقتل عثمان رض کی مین ماری گئی اور مرگئی اور اسیطرح اسکی بعد کے جملہ کی معنی سمجہی چاہئین اور حاصل یہہ کہ وہ مبتلا نہین ہوئی فتنہ مین دو بار بسبب اسکی کہ بچایا اونکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کے اور بدریون مین سے جو آخر مری ہین سعد بن ابی وقاص ہین کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری ت پہر ہوا فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کے کہ اوسمین سیاہ پتہر بہت ہین اور وہان کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ گیا تہا اونکی لوٹنی مارنی کی لیی اور نہایت ظلم و زیادتی اوس سے ہوئی اور یہہ جنگ ہوئی سنہ تریسٹہہ مین ت پس باقی رہا کوئی اون اصحاب مین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تہی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس نہ گیا وہ فتنہ اسحال مین کہ لوگونمین قوت اور فربہی ہو ف ع ح نقل کی یہہ بخاری نی طباخ ساتہہ زبر ط اور تخفیف ب کی اور کبہی ساتہہ پیش ط کی بہی آتا ہی بمعنی قوت اور فربہی کی پہر استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنی مین کہ کہا جاتا ہی فلانی کو طباخ نہین ہی یعنی عقل نہین ہی اوسکو اور خیر نہین اوسکی پاس اور مراد یہہ ہی کہ اوس فتنہ مین نہین باقی رہا لوگونمین یعنی تابعین مین کوئی صحابہ مین سے اور حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانی مروان ابن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتہہ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمین تخریب کعبہ کی بہی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر مین ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اس تقدیر پر یہہ صحیح نہین ہوتا کہ صحابہ مین سے کوئی باقی نتہا اسلیی کہ اوسمین جماعت صحابہ کی تہی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

باب ہی بیچ بیان لڑائی اور قتال کی ف ع ح لفظ ملاحم ساتہہ زبر میم اور زیر ح کی ہی جمع ملحمہ کے بمعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشق ہی یا تو لحم سی بسبب بہت ہونی گوشت ماری گیون کی اوسمین یا مشق ہی لحمہ کپڑی کی سی بمعنی بانی کی ہی بسبب غٹ پٹ اور اختلاط لوگونکی اوسمین مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتہہ تانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب تر ہین اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بہی آتا ہی اور صراح مین ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اسباب مین ذکر ہی اون لڑائیونکا کہ مخصوص ہین بیچ گروہون معین کی بیچ مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سی اسباب کو جدا لائی باب الفتن سی کہ اوسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تہا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم ویکثر الزلازل ویتقارب الزمان ویظہر الفتن ویکثر الہرج وہو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی بہ وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یلیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا الناس آمنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ ولتقومن الساعۃ وہو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک ف ح یعنی دونون دعوی دین اسلام کا رکہینگے اور دونون گروہ مسلمان ہونگی یا دونون دعوی حقانیت کا رکہینگے اور ہر ایک اپنی گمان و اعتقاد مین حق پر ہونگی کہا علما نی کہ مراد ان دو گروہونسی تابعدار معاویہ اور علی رض کی ہین جیسی کہ علی رض نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہہ بہی آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سی اونکی پاس قید کرلائی ایک شخص نی اونکی جماعت مین سے اوسکی حال پر تاسف کہایا کہ مین جانتا ہون کہ یہہ مسلمان اچہا اسلام رکہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بہی مسلمان ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہین دونون جماعتین کافر

ہین اور اور بطلان قوال و فعل کی کہ کہتی ہین مخالف صلح کی کافر ہین **ت** اور نہین قایم ہونگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائی جاوینگی یعنی پیدا ہونگی بڑی فسادی
قریبی ہوئی کہ جھوٹ بنا دینگی سرور رسول پر قریب تیس کے **ف** ع اوپر ایک حدیث مین تیس فرمائی اور یہان قریب تیس کے تو وہان ہی قریب تیس کی مراد ہون مسافۃ
تیس فرمائی یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کی ہوئی ہو اور پھر بقید تیس کے اور اسیطرح نہین منافی ہی روایت روایت طبرانی کی عن ابن
عمر و لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیکی مراد اوس سی کثرت ہی تیس مقید مین ساتھہ دعوی نبوۃ کی ورنہ باقی بغیر اوسکی و احتمال ہی کہ ستر یا تیس کی ہون کہ
سب ہو جاوین اللہ اعلم **ت** ہر ایک اونمین سے گمان دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قایم نہین ہونگی قیامت یہانتک کہ لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا
علم **ف** ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سی تہہ مرنی علماء اہل سنت و جماعت کی پس بہت ہونگی جاہل و بدعتی موت عالم فوت عالم ہی **ت** اور
نہین قایم ہونگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگی زلزلی **ف** ع یعنی حسی کہ وہ بنا زمین کا ہی معنوی کہ وہ طرح طرح کی بلائین ہین **ت** اور تو ہونگا زمانہ **ف** ع مراد
ہی اس سی زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین مین اور خوش گذری زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسی کہ خاصیت ہی ماہ عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہوت اور قایم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنی اور اڑیان مسلمانون مین اور ہوگا ہرج اور وہ قتل
ہی **ف** ع یعنی مراد ہرج سی قتل ہی کہ بسبب فتنے کی وجود مین آویگا اور یہ تفسیر کسی اوی نی کی ہی **ت** اور یہانتک کہ بہت ہونگی درمیان تمہاری مال
یعنی بہت بہت ہونگی یہانتک کہ خلق مین مالی کا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کریگا صدقہ اوسکا **ف** ح ع جو عبارت حج بیت مین جسی ہم نی کہ جسکا یہ
ترجمہ لکھا اسمین کئی وجہین ہین اول تو یہ کہ یہم ساتھہ پیش ہی کی اور زیرہ کی پڑہین اور رب ساتھہ بعضے بیار سلکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من
بقبل ساتھہ حذف مضاف کی کہ تقدان ہی اور یہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ خلق مین مالی کا اور عمگین کریگا صاحب مال کو وہ ڈھونڈہ
اوس شخص کا کہ قبول کریگی اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ہونگے فقیر کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور کم پاویگا بسبب کم ہونی محتاجونکی دوسرے یہ کہ شاذ ہی اور
پیش کی پڑہین یہم سی بمعنی قصد کی اور رب مرفوع اس صورت مین بسبب فاعل ہی اور من بقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کریگی بہت سونڈی صاحب مال اوس شخص کو
کہ سونپی صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتھہ پڑہی اور پیش کی اور رب منصوب یہم سی بمعنی عمگین کریگی کہ متعدی ہی یہی لغۃ قاموس یعنی عمگین کریگا صاحب مال کو
زیادتی فقر کا کہ قبول کریگی اوسکی صدقہ کو **ت** اور یہانتک کہ پیش کریگی مال یعنی وہ مال کہ ادا دو کریگی اوسکی بسبب دینی کا اور ہوا اوس شخص کے گمان کرتا ہی اوسکی
قبول کریگا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہین حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب قلبی اور ظاہری کی یہ بھی کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنا نی
لمبی عمارتونکی **ف** ع جیسی سوقت مین کہ لوگ فخر کرتی ہین بڑی بڑی مکان بنا لی کا اور جو مکان کہ ہلا ہوئی ہین اونکو ڈھا دیتی ہین اور اونکو کہ اور باغ و ذخیرہ سیر کے
مکان بہراتی ہین **ت** اور یہانتک کہ گذری کا مرد کسی مردی قبر پر پس کہی کاش کی میں جگہہ اسکی ہوتا مین جگہہ اسکی **ف** ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکرون امور
دنیا کے بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی دیار و کری کا کاش کی مین مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنی **ت** اور یہانتک کہ نکلی گا آفتاب مغرب کیطرف **ف** ح شرح اسکی
بیچ باب العلامات مین ہی اسی ساتھہ کہ اوسکی اول و اوسط تو ہوگی دروازی بند ہو جاوین بعد اسکی تو قبول نہین ہونگی جیسی کی فرمایا **ت** پس جب نکلی گا آفتاب
مغرب کیطرف سے اور دیکھینگے اوسکو آدمی یعنی ایمان لاوینگی سب اور آخر سطاہر ہو جاوے گا پس یہ وقت ہی کہ نہین نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز
ایسا نفس کا ایمان نہ لایا تہا پہلی اوسکی اور نہ نفع دیگا کسبی نفس کا نیکی کو اپنی ایمان مین اگر کسب کے تہی پہلی اوس روز کی **ف** ع اور بعضون نی کہا تقدیر
اسکی یہ ہے کہ نہین نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب کرا اوسکا نیکی کو اگر ایمان لایا تہا پہلی سی یا کسب کیے تہی نیکی اور مراد نیکی سی تو یہ ہی یعنی نہین نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہونسی پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی ہی ہی لیکن یا کہ فرمایا کہ نہین نفع دیگی اوسکو توبہ ترک کسی اور نہ توبہ گناہونسی
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت مین کہ کہولا ہوگا دو شخصون نے کپڑا اپنا درمیان اپنی **ف** ع یعنی بیچنی خریدنی کی

لیی اور اضافت کپڑیکی ایک کے طرف اون دونون سے اسلیی ہی کہ وہ مالک اوسکا ہی اور دوسریکی طرف اسلیی کہ وہ طالب اوسکا ہی ت پس خرید و فروخت نہین کرچکین
گی اوسکو اور نہین لپیٹینگی اوسکو اسی حال مین ہونگی کہ قیامت قایم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پہرا ہوگا ایک شخص ساتہہ دودہ اونٹنی اپنی کی پس نہ پیویگا
اوسکو ف ح یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچی گی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حالت مین کہ ایک شخص
لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوی پس نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حالت مین
کہ تحقیق اوٹہایا ہوگا آدمی نی لقمہ طرف منہ اپنی کی پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہنچی گی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار
مین ہونگی کہ آپہنچی گی اور مراد قیامت سی نفخہ پہلا ہی کہ اوس سی سب مرجاوینگی لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکہین گی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ
الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار بن باغت کیی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکونسی ف
ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اونکی کا ہی اور صورت اونکی یہہ ہی ت چہوٹی آنکہون والی سرخ چہری بیٹہی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکی سپرین
ہین چمڑون تہ بتہ کی ف ع مجان ساتہہ زبر میم اور تشدید نون کی جمع مجن کی کہ میم کی زیر سی ہی بمعنی سپر کی اور مشابہت دی اونکی مونہون کو ساتہہ سپر کے
بسبب پہیلی ہوئی ہونی اونکیکی اور اونکی گول ہونی کو ساتہہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کیکی بسبب موٹی ہونی اور کثرت گوشت اونکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ
الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ
عِرَاضَ الْوُجُوْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان
سی کہ عجمیون مین سی ہین ف ح خوز ساتہہ پیش خ اور جزم واو کی آخر مین رہی نام ایک گروہ کا ہی رہنی والون بلاد خوزستان سی اور کرمان ساتہہ زیر اور زبر کاف کی نام
ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کی ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہہ ہی کہ سرخ مونہہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکی مانند سپرون تو برتو
کی پاپوشین اونکی بالدار نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چکلی منہ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ
وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ
الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی
مسلمان یہودیون سی پس مارینگی یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگی اونپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہی پتہر کی اور درخت کی پس کہیگا پتہر اور
درخت یعنی دونون یا ایک اونمین سی ای مسلمان ای بندی اللہ کی یہہ ہی یہودی پیچہی میری پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف ح یہہ استثنا ہی درخت سی یعنی سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین کرنی کا اور غرقد ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم رای اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسیکی طرف کرتی ہین اسلیی کہ اگلی زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تہی اور یہہ درخت یہودی کو کہ ساتہہ اوسکی پناہ لاویگا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا
اور پوشیدہ رکہیگا ت اسلیی کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع اور اوسکو اونکی ساتہہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکی کی نہین جانتی اور کہا ہی بعضون نی کہ یہہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑینگی مسلمانون سی وہ یہودی کہ تابع ہونگی دجال کی **وعنه** قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہونیکی قیامت یہانتک کہ نکلی گا ایک شخص قحطان مین سے ف ع قحطان ساتہہ زبر قاف اور جزم ح کی ابوال یمن ہی ت ہانکی گا وہ شخص لوگون کو ساتہہ لاٹہی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ح ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ طاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگی اوسپر اور غلبہ اور سختی کری گا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتہہ عصا کی اور کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہونی کا زمانہ اور نہین آنی کے قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے ف ع موالی ساتہہ زبر میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم لوگونپر ت کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتہہ دو ہیون کی اور بعضون مین جہجا ساتہہ حذف ہ اخیر کی ہی وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ کہولی گی ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی یا مراد اوس سی اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتہہ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتہہ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور یہہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کی نکالا گیا وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچہی اوسکی ف ع ہلاک ہوا یہہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ملک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کی یا دعا و تفاول ہی ت پس نہوگا کسری بعد اوسکی ف ع ح یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کی دن تک اور یہہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا ت اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام رکہا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح اور یہہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتہہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتہہ جائز ہونی اوسکی تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتہہ دشمنون کے فریب اور حیلہ راہ پاتی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کی دخل رکہتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے آنکہون مین بہت دکہاوین یا معرکہ مین ایک طرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون اونپر یکایک جا پڑین اور مانند انکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتہہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کی اور ساتہہ پیش دال کی اور زبر اسکی بہی آیا ہی اور ساتہہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی وعن نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا

اللّٰہُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بہتیجا ہی سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہی سلام لایا فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگی یعنی بعد تیرے جزیرہ عرب سے ف ح ع یعنی ولایت عرب سے اور اوسکو خبر دیگا اللہ اوسکے حسب سے کہ احاطہ کیا ہی ریانی اوسکو ہر طرف سی اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ و یمن ہی پس معنی یہہ ہین کہ جنگ کروگی بقیہ جزیرہ سی ساری جزیرہ عرب سے ماسوا جزیرہ کہ نہین چھوڑا جاویگا کافر اوسمین ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالی تمہارہی ہاتہہ پر یہہ جنگ کروگی ولایت فارس سی پس فتح کریگا اوسکو اللہ پر جنگ کروگی روم سی پس فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پر جنگ کروگی دجال سی پس فتح دیگا اوسکو اللہ تعالی یہہ نقل کی ہی مسلم نی ف ع یعنی اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ملک اوسکا تہہ آگیا ہوگا تمہارے ہاتہہ لگی گا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کی ہاتہہ سی کہ وہ اوترین گی مسلمانون کی مدد کی لیی اور خطاب اسمین صحابہ کو ہی مراد ہی ہے وعن عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ وَہُوَ فِیْ قُبَّۃٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَا یَبْقٰی بَیْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ہُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت عوف بن مالک سی کی آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سیج غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی مین شام سی اسحالمین کہ آنحضرت چمڑی کی خیمہ مین تہی فرمایا گن تو چہہ چیزون کو پہلی ان قیامت سی یعنی چہہ چیزین علامات قیامت سی جان کہ پہلی اوسکی واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک مین تم مین ہون قیامت برپا نہین ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کی ف ح یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہین کرینگی قیامت قایم نہین ہوگی اور لفظ مقدس سی تہہ پر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن محلس کے اور ایک نسخہ مین سا تہہ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی ت تیسری وبا عام کہ پیدا ہوتم مین مانند بیماری بکریونکی ف ع قعاص سا تہہ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہی کہ مواشی مین پیدا ہوتی ہی اور یکایک وہ مرجاتی ہین اور مراد اسی وبا سی ہی کہ حضرت عمر کی زمانہ مین پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ مین ستر ہزار آدمی مرگئی اور لشکر گاہ مسلمانونکا اوسوقت عمواس تہا اوسپر اوسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور یہہ اول طاعون ہی کہ اسلام مین واقع ہوا تیسری چوتہی بہت ہونا مال کا لوگون مین یہانتک کہ دی جاوین گی مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض وقلیل وحقیر جانیگا اوسکو ف ع یہہ ہوا حضرت عثمان رض کی خلافت مین وقت فتوح کی ت پانچوین پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہین رہے گا کوئی گہر عرب سی مگر داخل ہوگا اوسمین اثر اور شر اوس فتنہ کی اوس گہر مین ف ح لکہا ہی علمارنی کہ مراد اوس سی قتل حضرت عثمان رض کا ہی یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کی پیدا ہوئی ت چھٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کی ف ع بنو الاصفر نام روم کا ہی سلیکی پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحق ہی درنگ تہا مایل بسفیدی پس عہد شکنی کرینگے وہ پس اوینگی تم پر نیچی اسی نشانونکی ف ح لفظ غایۃ سا تہہ ضمہ معجمہ اور سی کی نشان کہ جنگ مین ہمراہ سردارونکی ہوتی ہین اور بعضی روایتون مین غایہ سا تہہ ہی موجود کی آیا ہی یعنی بیسکی تشبیہ ہی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانونکی سا تہہ بیسکی ت نیچی ہر نشان کی بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کی یہہ بخاری نی ف مقصود بیان کرنا انہوی لشکر کا ہی وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِمْ جَیْشٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ خِیَارِ اَہْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْہُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰہِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَہُمْ فَیَنْہَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُہُمْ اَفْضَلُ الشُّہَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ وَیَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ فَبَیْنَمَا ہُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَہُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْہِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ اَہْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا ہُمْ یَعُدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَیَنْزِلُ

عیسی بن مریم فامہم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوترین گی روم اعماق مین ف ع اعماق ساتہہ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ مین سے ت یا وابق مین ف ع
وابق ساتہہ زبر کی اور کبہی زیر بہی دیجاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ سی اور مفاتیح مین ہی کہ وہ دونون موضع ہین اور اوشک راوی کی لیی ہی ت پس نکلیگا طرف
اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نی کہ کہا بعضون نی کہ مراد مدینہ سی حلب ہی اور اعماق اور وابق دونون موضع ہین قریب اوسکی اور بعضون نی کہا مراد مدینہ سی دمشق ہی
اور کہا ازہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہی اسلیی کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اوسوقت مین ت بہترین لوگون
زمین کے سی اوسدن ف ع من خیار الخ بیان ہے حبش کا اور لفظ اوسدن سے احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ت پس جسوقت کہ صف باندہین گی یعنی لڑائی
کی لیی کہین گے روم خالی کرو جگہہ درمیان ہماری اور درمیان اون لوگون کی کہ بندی پکڑ لائی ہین ہم مین سی لڑین ہم اونسی ف ح یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد
کیا ہی ہمپر اور اسپر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہماری سپرد کرو تا لڑین ہم اونسی اور بدلہ اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانونکا اور تفریق ڈالنی اونکی بات مین ہی
ت پس کہین گی مسلمان قسم ہی اسکی نہین خالی کرینگی ہم درمیان تمہاری اور درمیان مسلمان بہائیون اپنی کی اور نہین چہوڑینگی ہم تمکو ساتہہ اونکی پس لڑین گے
مسلمان روم سی پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگی نہین رجوع کریگا اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی اونپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ وہ کفر ہی
پر مرینگی اور عذاب رہیگا اونپر ہمیشہ ت اور مارے جاوین گی تہائی اونکی وہ بہترین شہداء کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہرون کو
نہین فتنہ مین ڈالی جاوین گی کبہی ف ع یعنی نہین مبتلا کئی جاوینگی کسی بلا مین اور نہین امتحان کئی جاوین گی ساتہہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیی جاوین گی کبہی
اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکیکا ت پہر فتح کرینگی قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتہہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور
جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور ی ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی ت کی اور بعضون نی ساتہہ زیادتی ی مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہی چنانچہ اکثر مشکوۃ کی
نسخون مین اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زیادتی ی مخففہ کی بدلی ی مشددہ کی اور اون دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوگی اور یہہ بڑا شہر ہی روم کی شہرون سی کہ دار السلطنت
روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتی ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنی دجال
کی بہی فتح ہوگی جیسی کہ فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حال آنکہ لٹکائی ہون گی تروارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا اون مین
شیطان یہہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہارے آیا تمہاری اہل و اولاد مین پس نکلین گے یعنی لشکر مدینہ کا یہہ خبر سنتی ہی قسطنطنیہ سے اور یہہ خبر شیطان کے جہوٹی ہوگی دجال
ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد شام سی قدس ہے کہ وہ اسمین سی ہی اسلیی کہ بعض روایات مین تصریح
ہی ساتہہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرین گی صفین ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اذا ساتہہ الف کی ہی یعنی وقت
تکبیر کہنی موذن کی نماز کی لیی ت پس اوترینگی عیسی بن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہون گے
حضرت عیسی مسلمانونکی ف ع نماز مین اور جملہ مسلمانون سی امام مہدی بہی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگی بڑہاوینگی امامت کی لیی حضرت عیسی امام مہدی
کو اور سبب یہہ بیان کرینگی کہ نماز تمہاری ہی لیی قایم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور موید
ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہین گی عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانی مین کہ امام ہونگی تغلیب ہے یا کرین گی امامت مجازا یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوئی مسلمانون کو ت پس جب دیکہیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس
اگر چہوڑ دین حضرت عیسی اوسکو بحال خود اور نہ مار ڈالین البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مر جاوی وہ بن ماری لیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالی حضرت عیسی کی ہاتہہ پر
یعنی حکم اور ارادہ الہی مین یون ہی کہ ہلاک اوسکا حضرت عیسی کی ہاتہہ پر ہو بقتل پس دکہلاوینگے عیسی اونکو یعنی مسلمانون کو یا کافرونکو یا سب کو خون دجال کا اپنی

تیری میں نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال عدو یجمعون لاھل الشام ویجمعھم اھل الاسلام یعنی الروم فیشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیٔ ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب یفنی الشرطۃ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیٔ ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب یفنی الشرطۃ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یمسوا فیفیٔ ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب یفنی الشرطۃ فاذا کان یوم الرابع نھد الیھم بقیۃ اھل الاسلام فیجعل اللہ الدبرۃ علیھم فیقتلون مقتلۃ لم یر مثلھا حتی ان الطائر لیمر بجنباتھم فلا یخلفھم حتی یخر میتا فیتعادّ بنو الاب کانوا مائۃ فلا یجدونہ بقی منھم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح او ای میراث یقسم فبینما ھم کذلک اذ سمعوا بباس ھو اکبر من ذلک فجاءھم الصریخ ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم فیرفضون ما فی ایدیھم ویقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم واسماء آبائھم وألوان خیولھم ھم خیر فوارس او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ رواہ مسلم

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ تحقیق قیامت نہیں قایم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاوینگی میراث **ف** یعنی بسبب کثرت ماری جانی مسلمانون کی باسبب اوٹہ جانی شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین باسبب کثرت دیون کی نوبت تقسیم کے نہین پہنچی گی **ت** اور خوش کیجی ویگی یعنی نہین خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کی **ف** یا تو بسبب یعنی کی باسبب خجلت کی پس نہین خوش ہونگی ساتہہ اوسکی اہل و بانت **ت** پہر کہا ابن مسعود نی بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگی لشکر واسطی مقابلہ اہل شام کی اور جمع کرینگی واسطی قتال ان دشمنونکی مسلمان بہی لشکر مرادی دشمن سی دم پس انتخاب کرینگی اور چنین گی مسلمان اپنی لشکر مین سی ایک فوج کو کہ آگی بہیجین گی تا جنگ کری اور مر جاوی پہری وہ فوج مگر غالب اور فتحیاب **ف** ع یہہ جملہ صفت کاشفہ سنیہ موضحہ ہی شرطۃ کی اور معنی یہ ہین کہ مسلمان بہیجین گی اس لشکر کو اس شرط پر کہ بہاگین نہین بلکہ ٹہیری مین اور ثابت رہین یہانتک کہ ماری جاوین یا غالب اور یہ شرط ساتہہ پیش شین اور زبر راء اور جزم او سکیکی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کی لیی و مستعد ہووے واسطی مرنی کی اور مشترط باب تفعل سی ماضی کا لاگیا ہی سی و لشترطوا باب افتعال سی بہی واپس ہی **ت** پس لڑینگی مسلمان کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات اور باز رکہی گی اونکو لڑائی سی پس پہرینگی مسلمان اونکا کافر طرف دیرون اپنی کی ہر ایک یعنی دونون فریق مین سی غیر غالب پیچے اور غیر مغلوب ہونگی اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاوی گی وہ فوج کہ پہلی بہیجی گئی تہی لڑنیکی لیی **ف** ع یہان شرطۃ بمعنی جنس کی ہی یعنی جانبین کے اگلی فوجین ماری جاوین گی حاصل یہہ اور فوجین طرفین کی پہر یا وین گی اور نہین ہوگا غلبہ کسیکو دوسری پر اور اگلی فوجین طرفین کے فنا ہو جاوین گی الا ہو غلبہ اونکی لیی کہ فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال آنکہ کہا ہی کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پہر انتخاب کرینگی مسلمان ایک لشکر کو واسطی مرنی کی کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات پس پہرینگی مسلمان اور کافر طرف دیرون اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنیکی لیی پہر انتخاب کرینگی مسلمان ایک لشکر کو مرنی کی لیی کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہانتک کہ شام کرینگی پس پہرینگی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیی پس جمعے گا دن چوتہا اوٹہینگے اور قصد کرینگی طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس دیکہا اسمعانے شکست کفار پر **ف** اور سیاتہہ زبر دال مہملہ اور ثا موحدہ کی اسم ہی دبار سی اور روایت کیا گیا ہی برہی معنی دونونکی ہزیمت یعنی شکستکی **ت** پس لڑینگی لڑنا کہ نہین دیکہا گیا ہی نہ دیکہی گی یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنی کا اونکی جوانب نواحی پر پس نہین جمی چہوڑیگا اوسکو یعنی نہین تجاوز کریگا اوسی یہانتک کہ گر پڑیگا زمین مردہ **ف** ع یعنی اگر جاوے اور مردہ پر تو نہین پہنچی گا اوسکی اخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مگر باسبب اونکی بہوکی یا باسبب انکی مسافت کی وسط فضا سی طرف تک تہکا ہوا تہا اوسپر پس گر پڑیگا مگر **ت** پہر گنینگے ہمیں ایک بات کہ تہی **سو ف** ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی مین سب سی پہلی جو اپنی کو شمار کرینگی تو ہی **ت** پس پاوینگی وہ سو کو بارہ سو

اونسی مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہہ کہ وہ شروع کرینگی گنا نفسون اپنی کا پس شروع کریگی ہر جماعت گنا اقارب اپنی کا پس نہین پائین گی سو مین سی مگر ایک بسبب بہت
ماری جانیکی ت پس ساتہہ کس غنیمت کی خوش کئی جاوینگی ف ع لفظ فبائی مین ف تفریعیہ ہی یا فصیحہ ہی کہا طیبی نے کہ یہہ جزا ہی شرط محذوف کی مبہم فرمایا پہلی ان
الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سی کہ مطلق کہا اوسکو پہر بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی عدوا بایں طریق کہ یہہ مقید ہی ساتہہ اس صفت
کی یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سی اسلیئی نہین ہونیکی کہ جہان اتنی ماری جاوین وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہہ کہ کہا جاوی پس جب ہوا ایسا
تو پس ساتہہ کس غنیمت کی خوش ہونگی انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کی جاویگی پس اوسوقت مین کہ وہ ہونگی اسطرح ناگاہ سنینگی مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور
سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سی پہر آویگی مسلمانون کو آواز یعنی فریاد یگی یہہ کہ دجال پیچہی اونکی آیا ہی اونکی اولاد مین پس چہوڑ دینگی اور ڈالدینگی اوسچیز کو کہ بیچ ہاتہون اونکی کے
ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کی اور متوجہ ہونگی طرف دجال کی پس بہیجینگی دس سوار تا مطلع ہون حال دشمن کے سی ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ
کی وہ شخص کہ بہیجا جاوی تاکہ مطلع ہو حال دشمن کے سی مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کی برابر ہی اسمین واحد اور جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون
نام اون دس سوارون کے اور نام اونکی باپونکی اور رنگ اونکی گہوڑونکی ف ع اسمین معجزہ ہی حضرت کا اور دلیل ہی اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات
و جزئیات کو وہ بہترین سوارون کی یا فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگی پشت زمین پر اوسدن نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال ہل سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی
یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحق فاذا جاءوہا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
فیسقط احد جانبیہا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط
جانبہا الاخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینا ہم یقتسمون المغانم اذ جاءہم
الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کیا سنا ہی تمنی ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل مین ہی اور ایک دریا مین کہا صحابہ نی ہان یا رسول اللہ سنا ہی ہمنی ف ع کہا ایک شارح نی کہ یہہ شہر روم مین ہی کہا بعضون
نی ظاہر یہہ ہی کہ وہ قسطنطنیہ ہی اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہی انتہی اور احتمال ہی کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہی اسلیئی کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتہہ بہت سی کشت و
خون کی اور یہہ شہر فتح ہوگا نری تہلیل و تکبیر سی ت فرمایا حضرت نی کہ برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگی اوس شہر والون سی ستر ہزار آدمی اولاد اسحق مین
سی ف ع کہا مظہر نی کہ گروہ شام کی اولاد اسحق سی ہین اور وہ مسلمان تہی انتہی اور احتمال ہی کہ اونکی ساتہہ اور بہی ہون سوای اونکی اولاد اسمعیل مین سی کہ وہ عرب ہین
یا غیر اونکی اور مسلمان اور اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ دینی اونکی اونپر کہ سوای اونکی ہین اور احتمال ہی یہہ کہ خاص وہی ہون ت پس جب آوینگی اولاد اسحق
اوس شہر پر بارادہ جنگ کی اوترینگی یعنی نواحی اوس شہر مین محاصرہ کرکر اوسکی رہنی والون کو پس جنگ نہین کرینگی اوس شہر والون سی ساتہہ ہتیارونکی اور پہینکینگی
طرف اون کی تیر ف ع یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی واسطی تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہینگی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبون
اوسکی مین سی یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نی کہ راوی حدیث کا ہی نہین گمان کرتا مین ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہی یعنی جزم نہین
مجکو اسکا گمان ہی کہ یون کہا پہر کہینگی مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہی پہر کہینگی تیسری بار لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی اونکی لیی پس داخل ہونگی اوسمین پس لوٹینگی یعنی جو کچہہ اوسمین ہوگا پس اوسوقت کہ بانٹتی ہونگی لوٹ
ناگہان آویگی اونکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنی والا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگی نقل کی یہہ مسلم
نی ف یعنی جلدی سی دجال کی لڑنی کی لیی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

بیت

بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی ف ح اسلیے کہ آبادی بیت المقدس
کی بہ سبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سی ہی بمعنی ہلاک کی یا نام
ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین اوسنی اوسی آباد کیا تہا اور مدینہ کو یثرب کہنی سی جو منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہی ت اور خراب ہونا یثرب کا سبب نکلنی اور پیدا ہونی فتنہ
اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوسمین سو مین سی ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور
علامت نکلنی دجال کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی مراد یہہ ہی کہ یہہ حوادث اور وقایع بعد ایک دوسری کی اس ترتیب مذکور سی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری کی
ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نی اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا اونمین
کہ دجال تمہاری پیچہی آیا تمہارے اہل مین پس نکلینگے وہ اور یہہ بات جہوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب اسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کردانا فتح
قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ پیچہی اوسکی نکلیگا بغیر ڈہیل کی اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جہوٹ تا باز رہین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی
ہی اسپر حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ
الْعُظْمَى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اوسی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف ع مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نی وہ ہی کہ جسمین
گنی جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور نہین پائینگے سو مین سی مگر ایک جیسی کہ اوپر گذرا مگر ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد اس سی فتح اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسمار الہی کی جیسی کہ حدیث
ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینون مین جو ہونا ان چیزونکا فرمایا تو یہہ باعتبار متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرونکی اور ظہور دجال کی اور اسپر باعتبار فتح اون
دونون کی پس دجال پیچہی آویگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان اون دونون کی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی یعنی قسطنطنیہ کی چہہ برس ہین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین ف ح اس حدیث
مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی لیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کہ کہا ت نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی ف ح ع اور حدیث سابق کے
اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح و مطعون ہین اور اسمین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہی اور حاصل یہہ کہ درمیان ملحمہ عظمی اور
درمیان خروج دجال کی ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونی ساتہہ مہینی کی سی وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ
حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدُ مَصَالِحِهِمْ سَلَاحٌ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا قریب ہین مسلمان یہہ کہ گہیری جاوینگی مدینہ مطہرہ مین ف
ع یعنی دشمن گہیرینگی اونکو بہاگین مسلمان کفار سی اور جمع ہونگی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب خیبر کی یا بعضی اونکی داخل ہونگی مدینی کے اندر
اور بعضی ثابت رہینگے گرد اوسکی نگہبانی کی لیے اور یہہ معنی ظاہر تر ہین واسطی قول حضرت کے ت یہانتک کہ ہوگا دور ترین سرحدون اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک
جگہہ کا ہی نزدیک خیبر کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح ع کہ چند منزل ہی مدینی سی اور یہہ تفسیر راوی نی کی ہی اور سلاح ساتہہ زبر سین کے اور کبہی ضبط کیا ہی اوسکو ساتہہ
رفع کی پیش سی بنا برای کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ ابعد ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ رفع اوسکی تنوین سی اور اور نسخہ مین ساتہہ زبر ح کی ہی وعن ذِي مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ
ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ

تغزر الروم و تجمع لملحمة و تزدبعضهم فيثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة رواه ابوداود
اور روایت ہی کی مخبری کہ خادم ہی حضرت کا اور ہی نجاشی کا کہا کہ سنا نبی آنحضرت سی فرماتی تھی نزدیک ہی کہ صلح کروگی تم اور سی مسلمانون روم سی صلح ہاہن کہ طرفین عداوت فتنہ سی تیج رہوگی پس جنگ کروگی تم اسی مسلمانون اور وہ رومی لاتفاق دشمنون سی کہ سوائی تمہاری ہین پس نصرت کیی جاوگی تم یعنی مدد کری گا تمہاری اللہ تعالی و پیروز غنیمت پاوگی و سلامت رہوگی یعنی زخمی ہونی سی اور ماری جانی سی پھیر رہوگی یعنی دشمنونکی پاس سی یہانتک کہ اوتروگی تم اور اہل روم ایک سبزی کی جگہ کہ میل ہوگی اوسمین پس بلند کری گا ایک شخص اہل نصرانیت سی چلیپا ف عرف اہل نصرانیت سی روم مین اسلیی کہ روم دین نصرانیت پر تھی اور چلیپا ایک لکڑی مربع ہی کہ گمان کرتی ہین نصرانی کہ عیسی سولی دیی گئی ہین اوپر لکڑی کی کہ تھی اسی صورت کی ت پس کہی گا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب آئی ہم بسبب کت چلیپا کی پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانونمین سی ف یعنی بسبب اوسکی کہ نسبت کی غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالی گا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک اس قصہ کی عہد توڑینگی رومی و جمع کرینگی لوگون کو جنگ کی پس ت اور زیادہ کیا بعضی اویون نی اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتیارون اپنی کی پس لڑینگی مسلمان اوسی پس کری گا اللہ تعالی و سی جماعت مسلمانون کو ساتھہ شہادت کی نقل کی ہی ابوداود نی وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة رواه ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا چھوڑو حبشیونکو و تعرض کرو اونسے جبتک کہ چھوڑین وہ تمکو و تعرض نکرین تمسی اسلیی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین نکالی کا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چھوٹی کا حبشی مین سی نقل کی ہی ابوداود نی ف حرع یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اوس سی لشکر حبش کا ہی اور سویقہ تصغیر ساق کی ہی معنی پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چھوٹی و باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سی گنج ہی فون نیچی کعبہ کی کہا بعضون نی کہ مخلوق ہی اوسمین اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہی اوسکو خادم وہان کی جمع کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیون کا حبشی سی اوسمین معارضہ نہیں ہے قول اللہ تعالی کی حرما امنا اسلیی کہ یہہ قریب قیامت کی ہوگا جسوقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ کہنی والا اور ظاہر آیت کی اللہ تعالی نی کردانا ہی و سکو حرم با امن باعتبار غالب حوال کی جسکی دلالت کرتا ہی و سپر قضیہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکی کا یا مراد حرم با امن گردانی سی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی حکم فرمایا ہے کہ وہ امن مین کہین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سی اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ نہیں ندیقیو نکا قرامطہ مین سے جبکہ بہا فساد سی یعنی قتل کرنی لوگون کی سی اور خراب کرنی شہرون کیسی کہا اوسی کہ کہان ہی کلام اللہ کا و من دخلہ کان امنا پس کہا بعضی اہل توفیق نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ امن دو اوسکو کہ داخل ہو اوسمین اور نہ تعرض کرو اوسکی مذہب یا نیت یا نسی و قتل کرنی کی وعن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دع الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم رواه ابوداود اور روایت ہی ایک شخص سی کہ آنحضرت کے صحابیون سی ہی کہا چھوڑو تم حبشیون کو جبتک کہ چھوڑین وہ تمکو و چھوڑو تم ترکو کو جبتک کہ چھوڑین وہ تمکو نقل کی ہی ابوداود نی ف اگر کہیں کہ قرآن شریف مین حکم ہی قاتلوا المشرکین کافۃ علی العموم فرمایا ہی کہ مشرکون سی قتال کرو جہان ہون حضرت نی یہہ کیون فرمایا کہ اونکو چھوڑو ہی کہو جواب اسکا یہہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سی مخصص اور خارج ہین اسلیی کہ شہر اونکی بعید ہین اونکی شہرون مین اور اسلام کی شہرون مین درشت و بیابان بہت ہین جبتک کہ وہ تعرض نکرین اور اسلام کی شہرون سی اوسمین تعرض نکرنا چاہیی اوپر اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کی شہرون مین سی تبہ قہر و غلبہ کی اوسمین فوض ہوگا قتال و کا کہا ہمنے کہ آیۃ ناسخ حدیث کی ہی اور حکم سخت ہتا ابتدا اسلام مین تہا بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وعن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث بأتيكم قوم صغار الأعين يعني الترك قال تسوقونهم ثلث مرات حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فأما في السيابة والأولى فينجو من هرب منهم وأما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض وأما في الثالثة فيصطلمون أو كما قال رواه ابوداود

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اوسنی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حدیث کی کہ وہ یہہ حدیث ہی لڑیگی تمسی قوم چہوٹی آنکہوالی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر راوی سی ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب و مقہور بہاگنی والی کہ تم اونکو بہگادوگی یہانتک کہ پہنچاوگی اون کو جزیرہ عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہہ نام ہی عرب کی شہرونکا اسلیی کہ گہیری ہوئی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن ت پس ای پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکونمین سی اور ای دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور ہلاک ہونگی بعضی اور ای تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جڑ سی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یہہ لفظ اوس جگہہ کہتی ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیی جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا **وعن** اَبِی بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃُ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَہْلُہَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَہْلُہَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِیَّۃِ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّہُمْ خَلْفَ ظُہُوْرِہِمْ وَیُقَاتِلُوْنَہُمْ وَہُمُ الشُّہَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکہینگی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتہہ زبر ب اور زیر اوسکی کی اور جزم صاد کی اور زبر اوسکی کی اور زیر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتہہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرونمین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثہ الباء ہی اور زبر فصیح تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافت عمر رض کی اور اوسمین بت پرستی کبہی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا ہی اور علمانی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہی نہ بنا تہا بلکہ قریی تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ سی اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی از راہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بنی کی اسلیی فرمایا ساتہہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرونمین سی اور بہت ہونگی رہنی والی اوسکی اور یہہ ہی کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوئی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سی ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریی اور مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کی کہ بصرہ ہی یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہی واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سی اوترینگی نزدیک دجلہ کی اور مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائیکا اسلیی کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ سی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوینگی اوس شہر والون سی لڑنیکی لیی بیٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا ساتہہ زبر قاف اور جزم نون اور پیش ط کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ ممدودہ کی بہی آتا ہی نام ہی پدر کلان ترک کا کہ سب ترک اوسکی اولاد سی ہین ت کہ مونہہ اونکی چکلی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہانتک کہ اوترینگی اوس نہر کی کناری پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی دمون مین اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیی واسطی خلاصی پانی کی ہلاک سی بسبب اس عمل کی یا لادینگی اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ ف ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات نہین پانی کی اسلیی کہ آگ مشرکون کی فتنہ کی ایسی نہین بہڑکیگی کہ اس حیلہ سی بجہا سکین ت اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بنی قنطورا سی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی ف ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کی اونہون نی امان اپنی لیے اور اہل بغداد کی لیی
اور ہلاک ہوئی اونکی ہاتون سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی بغداد اسلیی کہ بغداد
تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریونمین سی از راہ اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقعہ ہو چکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ معہودہ تو
شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیی کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوتری ہون اوسمین کبہی قتال کی لیی ت اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کی
ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرین گی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہی لی لیوین گی اور ہمراہ لیجاوینگی ت اور لڑینگی ترکون سی اور ماری جاوینگی اکثر اونکی
اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہہ ابو داود نی ف ع ح حقیقی کامل شہادتمین کہ بیچ طوفان ایسی فتنہ کی کمر ہمت کی باندہی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہہ ہین کہ تیسرا فرقہ
غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑین گی ترک سی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوینگی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف اور
کہا غیر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیی کہ یہہ واقع ہوا جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہہ سو چہپن مین اور یہہ قضیہ اشارہ
ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف جلا دینی بلاد اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی اور بلند ہونی شعلہ اوسکی تہوڑی مدت مین اور جلانی اوسکی عالم کو
اور یہہ ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علمانی کہ ابتدائی آبادی ربع مسکون کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سی واقع
نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابونمین تفصیل سی مذکور ہی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا
وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَاءِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ
وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ　اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس تحقیق
لوگ بتاوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون شہرونمین سی ہوگا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین
اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہہ اپنی تئین اوس مواضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازار سی اور اوسکی
بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی بمعنی کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کہلی
ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی اوسمین سے اور بعضون نے کہا مراد اوس سے پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس تحقیق
شان یہہ ہی کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کی جانی سی دہس جانا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون جگہونمین ایک قوم کہ شاد کرینگی
اچہی بچہی اور صبح کرینگی اس حال مین کہ کیی جاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوین گی اور بڈہی سور اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیی کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سے فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سے
بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سی کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیی کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت
مین تقدیر کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جو اوپر ہی حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کی ہی اوپر وزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ
مین کہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخونمین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہی بمعنی گہانس کی چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہونمین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی اور کہجورونمین
بسبب خوف عزت کی اونمین اور بازارونمین بسبب ہونی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور
مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفید چہوٹی ہوئی ہی بسبب نپانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابو داود من طریق

لم یحرم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداؤد نے ایسی طریق سے کہ جزم نہیں کیا ابوداؤد نے اوسطریق مین راوی کو بلکہ کہا نہیں جانتا مین اوسکو یہہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ دخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس نے اوسنی انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت کرتا ہی انہام واشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس مالک انصاری قاضی بصرہ کی ہین اور تابعین سی ہین **وعن** صالح بن درہم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لہا الابلۃ قلنا نعم قال من بصمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول ہذہ لابی ہریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شہداء لا یقوم مع شہداء بدر غیرہم رواہ ابوداؤد وقال ہذا المسجد مما یلی النہر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی کہی ہم حج کرنی کو بصرہ سی مکہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نی واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہا جاتا ہی اوسکو الابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی وہان ہی گی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کی ہی **ف** ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست جانی اپنی سی کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم مین فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل وہان ہی گا مسجد عشار سی قیامت کی شہید نہیں اوہین گے یعنی قبر سی نہ اونگے مانند بین ساتہہ شہیدون بدر کی غیر اونکی **ف** ع اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور یہہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدون مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہوا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اوسمین فضیلت عظیم رکہتی ہی و بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کیسکو خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو جائز ہی اور پہنچتا ہی اور اکثر علماء اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور کہا یہہ مسجد اوس جانب کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کے کہ بصرہ کی ہی **وسنذکر** حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سراپردہ کا مسلمانون کا یہہ جانب کرمین اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا احفظ کما قال قال ہات انک لجریء وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرہا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقال عمر لیس ہذا اریدا انما اریدا التی تموج کموج البحر قال قلت مالک ولہا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینہا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ہل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط وقال فہبنا ان نسال حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسالہ فقال عمر متفق علیہ روایت ہی تحقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہا ہم نزدیک عمر رضی کی پس کہا کون تم مین سی یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کی فرمایا ہی پس کہا مین کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بے زیادتی اور نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیری پیچ روایت حدیث کے

لعنی او بمعنی بل ہو ظ

کہہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی **ف** ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمر کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون جسطرح
حضرت نی فرمائی ناگوار ہوئی بات اونکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب نڈر ہی جرأت کی تو نی اوسچیز پر کہ نہین جانتا مین اور نہ یار تیری اور تو دعوی کرتا ہی
کہ مجکو بعینہ یاد ہی کہہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہو سکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی
کی آنحضرت سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی **ت** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی سنا ہی مینی پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ اور
ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزندون مین اور اوسکی ہمسایہ مین **ف** ح ع یعنی مرد مبتلا
ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب
منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سی محنت و ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب مین پڑتا ہی پس لایق ہی یہہ کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی
ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی **ت** جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی
روزی اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نی کہ نہین مراد رکہتا مین یہہ **ف** ع حضرت عمر نی جب پوچہا کہ کون تم مین سے
یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول
اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سی واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمرؓ کا دوسری شق سی اور حذیفہ
نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ مین یہہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین **ت** نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی
مانند موج دریا کی **ف** ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ گہیر لین اور شایع ہو شر و محنت اونکی لوگون مین **ت** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی عمرؓ
سی کہ تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سی غم نہین ہی اور شر اوسکی تمکو نہین پہنچی گی اور تم اوسکو نہین پانی کی تحقیق درمیان تمہاری
اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند **ف** ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمرؓ کی وجود سی جیسی کہ اخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمہارا
درمیان مین ہے وہ فتنہ راہ نہین پانی کا اور جب تم اونمین سی اوٹہہ جاؤگی وہ فتنہ آوی گا اور راہ پاوی گا **ت** کہا عمرؓ نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا
جاوی گا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی اور یا کہولا جاویگا **ف** ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان
ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ کو
ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کی گہر کی اور عمرؓ کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنی کی قتل
سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی جب عمرؓ سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ یہان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت
کی **ت** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووی اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمر نی کہ یہہ یعنی دروازہ کہ
جسکی وصف سی یہہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کہولا نہ جاویگا لایق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا شقیق نی پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمر جانتی کہ کون
ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتی تہی کہ تحقیق وری کل کی رات ہی **ف** ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسی کہ کل
نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا **ت** تحقیق مینی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا شقیق نی پس ڈرے
ہم اس سی کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سی پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی وہان پوچہہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا حذیفہ نے
مراد دروازہ سی عمر ہین بمعنی روکنی والی فتنہ کی اصحاب و احباب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال فتح القسطنطینیة مع قیام الساعة رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا اوسنی فتح قسطنطنیہ کے قریب ہے قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے **ف** شرط ساتھہ جزم کی ایک چیز کو ساتھہ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسکی کہین اگر ایسا ہووے تو ایسا ہووے اوسکی جمع شروط ہی اور شرط ساتھہ برے کی علامت اور نشان ایک چیز کی ہونیکا اور اوسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کی ہی اور ساعت کہتی ہین ایک جزء کو اجزاء شب و روز سے اور یعنی وقت حاضر کی بھی آتی ہی قیامت کو یا برپا ہونی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیے کہ جب آنا اوسکا مبہم ہی اسی سلیے ساعت مین جو نا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علمانی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھہ چھوٹی امورکی کہ واقع ہون پہلی قایم ہونی قیامت کی اور منکر ہون اون کی لوگ مانند جنی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانون کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کی اور قلت مردونکی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکیکہ اسباب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھہ اس معنی کی یہہ ہین کہ بڑے علامتین کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین بمعنی اول شیئی اور زوال مال اور چھوٹی مال کی بھی آیا ہی اور باعث لوگون کی انکار کرنی کا اونسی یہہ ہی کہ یہہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہہ چیزین جو علامت ہین مراد یہہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہی مطلق ولیکن اسباب مین امام مہدی کی بھی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھہ جیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کی ظہور کرینگی سکا جواب یہہ ہی کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آوی گا انشاء اللہ تعالی **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہی انس سے کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سی یہہ ہی کہ اوٹہایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہہ جانی علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونی اونکی کے نزدیک مراکی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ اداونون کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** پھر بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادون کی بیچ بلاد و عباد کی **ت** اور کم ہونگی مرد کہ جسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین **ف ع** کہ جسی نہین سر انجام پانی مہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا **ت** یہانتک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتون کی ایک مرد خبر گیری کرنی والا **ف ع** یہہ مراد نہین ہی کہ پچاس عورتین ہوپان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پھپھیان اور خالائین اور بیویان وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبر گیران اونکا ہونگا **ت** اور ایک روایت مین بعینی بجای یرفع العلم و یکثر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہی کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کی جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع مراد جہوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گی اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگون کیطرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہی بعضی روایتون غیر اوسکی مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین باندلفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ سی **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَاءَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ابو ہریرہ

نی اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تہی یعنی کسی امر مین صحابہ سی کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضایع کیجاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا **ف** ح مراد امانت ہی یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ الخ یا حق لوگون کی
اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود
مین آوینگی اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کین ہین ازانجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگی **ت** کہا اعرابی
نی کہ کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوی کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح مراد نااہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سی اور یہہ ہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسی پر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کی ہاتہہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگی اور لفظ وسد ساتہہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی وسادہ سی ہی بمعنی تکیہ کی اور جس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی
گویا وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی
یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُھَا مِنْہُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْھَارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ
تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِھَابَ اَوْ یَھَابَ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا **ف** ع یہہ عطف تفسیر ہی یعنی بہی گا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تا کہ بہت میل کری خلق اوسکی
طرف **ت** یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سی یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم ہونی رغبت کی اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہو جاوی زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یون ہی
کہ فرمایا پہنچیگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک **ف** ع اہاب ساتہہ زیر ہمزہ کی اور زبر ب کی اور یہاب ساتہہ زیر ی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین مین ساتہہ زبر ی کے
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او تنویع کی لیی ہی اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی ہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ اہاب ساتہہ زبر
ہمزہ کی بروزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کو ساتہہ زبر کی بہی پڑہا ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَۃٌ یُقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ
خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ہوگا اخیر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نی کہ مراد اس سی امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہماری کی اور نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بی شمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ دیگا
مال پہین بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو گنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرت اموال اور غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی بیشمار پہین بہر بہر کر دیگا
وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ فرات کہل جاویگا گنج سونی کی سی **ف** ح یعنی پانی فرات کا
خشک ہو جائیگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی **ت** پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیی کہ نہ لی اوس سے کچہہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** ح اسلیی کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضون نی کہا اسلیی نہ لی کہ لینا اوس گنج

سی بخاصیت موجب اوترنی آفات وبلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیون قدرت الہی سی اور بعضون نی کہا اس سبب سی کہ وہ مال مغصوب اور مکروہ ہی مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سی حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہی وسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ کہل جاوینگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاویگی فرات گنج عظیم سی متہدا پہاڑ کی ہوگا سونی سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس مرجاوینگی ہر سو مین سی ننانوین اور کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاون نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس قدر پر لڑینگی اور مارے جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیٔ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیٔ القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیٔ القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیٔ السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا متفق علیہ اور روایت ہی وسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** یعنی گنج مدفون اور اخلاط ساتہہ برہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتہہ زبر ف کی اور ذال کی آخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی کی طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتہہ زبر کی جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتہہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتہہ ٹکڑون جگر کی سیکی وہ خلاصہ زمین کے ہین جیسی کی جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور وہ محبوب ہین جیسی کہ جگر محبوب ہی اون چیزون کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنی پیٹ مین سی طرف سیٹہہ اپنی کی **ت** مانند ستونون کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مارڈالا ہوگا اوسنی لوگون کو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی اوسکی قتل کیا یعنی لوگون کو اور آوی گا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک واحسان کا اپنون سی پس کہی گا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی خویشاوندون اپنی کا اور آویگا چور پس کہی گا بیچ مانند اسکی کا ناگیا ہاتہہ میرا **ف** یعنی یہہ مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہہ گناہ کی مینی اور یہہ محنتین دیکہین مینی اور اب کچہہ کام نہین آتا اور حاجت اسکی نہین کہتی ہم **ت** پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوگا پس نہین لینی کی اوس سی کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی دنیا نہین فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پس لوٹی گا اوسپر اور کہی گا اسی کا سی ہوتا مین جگہہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علمانی ایک تو یہہ کہ مراد دین سی عادت ہی اور دین بمعنی عادت کی ہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹی گا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر والا اور نہین سی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا و فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب مراور فتنہ کی کہ پہنچا ہوا اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سی پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ اوسوقت مین کہ لوٹی گا قبر پر اور آرزو کریگا کاموت کی کچہہ دین نہین سی اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیٔ اعناق الابل ببصری متفق علیہ اور روایت ہی وسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلی گی آگ

زمین حجاز سی روشن کردی گی گردنین اونٹونکی بصری مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح بصری ساتہہ پیش ب اور جزم صاد کی شہر ہی شہرون شام سی
اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور
غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوس کے
آفت سی بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہہ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخر کی سی روز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون روز ہوئی اور پہنچنا
اوسکا جانب حجاز سی تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر کہ پہنچتی تہی
خاک کردیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلے
نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس سے طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین
پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب و چاند کی
اون ایام مین معطل اور مدہم ہوگئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہہ تہا کہ
پتہرونکو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سی کچہہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج
خارج کو آگ نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہگئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کیی اور
مدد دینا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقایع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وعن** اَنَسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی گی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح مراد یہہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلی اس
آگ سی تہی پس یہہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ
السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ
قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہے پس ہوگا اور گذری گا برس مانند مہینی کی **ف** ع یعنی برکت زمانی کی کم
ہوجائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہی گا یا یہہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑی فتنونمین اور اوترنی شدائد اور محنتونکی نہین جانتی کی
کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جب آگ
بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلدی سی بیٹہہ جاتا ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا
فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجُهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ
اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ قَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ

والبلابل

وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَوْمِهٖ هٰذَا اِلَى الْمَسَاءِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہ کہا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیی تاکہ غنیمت پاوین ہم ف ح اور کچھ جنس مال سی حاصل کرین غالبًا وہ قوم محتاج و مشقت مین تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ کچھ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہوا اور اسی لیی ذکر غزا کا صریحًا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا ت بہیجا ہمکو اوپر قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت ہونی کی سواریون پر بیس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و با امن بس نہ لائی ہم غنیمت سی کچھ یعنی پہری تکلیف اوپر پہنچا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی غم اور خجالت و حیا ہے کہ سی ہوی ہم مین یعنی واعظ خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہا یا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام اونکی طرف امر میری کی پس ضعیف ہوونگا مین انسی ف ح ع یعنی نہین اوپہا سکنی کا بار غمخواری اور خبر گیری انکی کا اور سبب اسکا یہہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف و حاجتمند اپنی ہی نفس کی خبر گیری سے چہ جای غیر کی اور سیلمی اردہوا ہی حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قال لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء اللہ اور یہہ وہی توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس و خضر علیہما السلام ملتے ہین سال موسم مین پس پوچہتا ہی ہر ایک دونمین سی سر اپنی یار کا اور جدا ہوتی ہین دونون یہہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب الہی کہتی تہی مقدم کیا انکی کا مرنہ سونپی طرف حضرت کی اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکیکی کہ عاجز اونگی اپنی نفسونکی مہمات سر انجام کرنی سی اور نہ چہوڑ انکو و انکی کامون کی طرف کہ ضائع ہونگی اور محتاج انکو اونکا کہ اختیار کرینگی و مقدم رکہینگے لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر ف ع ح جیسی کہ جبلت بشریہ اور عادت گرفتارون نفس کی ہی معنی و حاصل تمام کلام کا یہہی کہ نہ سونپ امورانکی میری طرف کہ مین نہین سر انجام و کفایت کرسکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبر گیری سے بسبب کثرت شہوات و رشتر و نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگے اپنی نفسون کو انپر پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی میری ہین کہ انکی جو کچہہ کرتی ہین آقا اپنی خلاموں سے اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کی طرف سی امت کو کہ کام اپنی اسہی کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر رکہین سلیمی کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی سر کفایت کرتا ہی مہمات دین اور دنیا اور سکی کو جیسی کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ت کارخود راسخت باز گذار کہ نکوست نیکو تسلیم نہ بہتر کار و کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ت پہر رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہی مین مقدسین یعنی بیت المقدس مین شام تک جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شی عظیم ہی و خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی ہی ساتہہ قول اپنی کی ان زلزلۃ الساعۃ شی عظیم الخ اور زلزلہ مصدر ہی ت اور بسلی ف ح بلیہ ساتہہ پر کی معنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی ت اور نزدیک پہنچی امور مری یعنی علامات قیامت سی و قیامت و سدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس کا تہہ میری سے طرف سر پری کی ف ح اور وقوع اسحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کی جیسی کہ حدیثون مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوڑی ہوی ہی و خبر دی نی بہ عبارت لاحق کی ہی ابو داود و اسنادہ حسن رواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع

کنظام قطع سلکہ فتتابع رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناسب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیون مین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹین گے
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتہہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتہہ پیش دال اور زبر اوسکی بمعنی انقلاب زمانہ
اور دست بدست جانی کی اور بعضون نی کہا کہ ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتہہ زبر کی انتقال حال شدت
و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین رکہین گی کہ کافرون سی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹہیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاوی علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسچیز مین کہ حکم کری گی وہ اوسکو اور خواہش کریگی
اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکی کی اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بیجہت شرعی اور تخصیص مانکی واسطی زیادتی حق اور مشقت اوسکی کی
ہی نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کری گا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہی گا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہی گا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہہ ہماری زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہماری بعضے
علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگر سیاتہہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہہ بہی بہت ہے اور ظاہر یہہ
ہی کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہی الا نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اور
بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاوی گا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم
اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتہہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گانین
وغیرہ اور قینہ ساتہہ زبر قاف اور جزم ی کی مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی کہ جسکو
مزامیر کہتی ہین مانند عود اور تنبور اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برکہین گے پچہلی
اس امت کی اگلون کو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوئی اور یہہ علامت
نابکار رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین
اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی
ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوئی ہین انکی مناقب و فضایل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین
جیسی کہ چاہین اور فتح کئی شہر کے شہر اور یاد کئی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن ہی پر اونکی حقمین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتہہ اجماع اگلی
پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علیؓ کی پہر جسنی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سی ایام خلافت
اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مرا توبہ کر کر یا باقی تحت مشیۃ کی
ساتہہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی برکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علیؓ سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کی لیی زلت

جنی لغزش بخشیدی گا اوسکو اللہ اونکی لیی بسبب سابقہ اونکی ساتہہ میری انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی کی قسم صغائر و کبائر سی جبکہ ہوئی امیدوار رحمت
رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اکابر اس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکہی اونکو عیب اونکا لوگون کی عیب سی اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتہہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت
ابوبکر و عمر کی ایمان سی ہی اور بغض رکہنا اون دونون سی کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور
جسنی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور جسنی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس
منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلی پڑی کی اور زمین مین دہس جانی کی اور صورت بدل جانی کی
اور پتہر برسنی کی اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پیہم دانی اوسکی
نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ
بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ قَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوتریگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نے
وہ باتین ف ح کہ مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیی کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی در پی اور شمار کین بیچ
ہر ایک کی اون دونون مین سی پندرہ پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی نی یہہ بات کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین کی اور اور اختلاف ان دونون حدیثون
مین یہہ ہی کہ کہا حضرت علی نی بجای ادنی صدیقہ کی اور سلوک کری گا دوست اپنی سی اور بجای راقصی اباہ کی اور ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای وشربت
الخمور کی اور پی جاوی گی شراب یعنی اس روایت مین ساتہہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع اور کہا صاحب مختصر نی کہ یہہ بدلی لعن کی ہی اور یہ غیر صحیح ہی اسلیی کہ لعن مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہہ ہی کہ بدلی تعلم لغیر الدین کی ہی پس مطابق
ہو جاتی ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کل واحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر و بطل قول صاحب المختصر ان المجموع
خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ
الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ
لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا
كَمَا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین فنا ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری مین سی
موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی ف ح ع یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کے
بسبب اصالت اور شرافت اونکی ہی والا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب ہون خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیی
کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی
ہی ت نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت نی اگر نہ باقی رہی گا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کردیگا
اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بہیجی گا اللہ تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سی یا فرمایا میری اہل بیت مین سے ف ع یہہ شک راوی ہی اور اختلاف
ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور مانکی جانب سی حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا
نام میری کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میری کی ف ع پس ہوگا محمد بن عبد اللہ اور اسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قایم و منتظر

ہین اور وہ محمد بیٹی حسن عسکری کی ہین ت بہر دین گی ساری روی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد رہنی والی اوسکی ہین داد و عدل سے
ف ح معنی قسط و عدل کی نزدیک نزدیک ہین جیسی کہ معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہی قسط و داد و عدل عدل داد و داد دینی والا اور وہ خلاف جور
کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اوسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغائر ہو ان مین کہ مراد
قسط سی داد داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم و داد داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم

وعن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح عترۃ ساتہہ زیر کی نسل مرد کی
اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئی ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہی کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہی کہ عترت مرد خویش
اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون نی کہا نزدیک اہل بیت مین سے یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہی کہ
عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین

وعن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا
وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سے
ہی روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک رہی گا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابو داود نی ف ع
اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک ہی راوی سی پس احتمال ہی کہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ موید ہی اسکی وہ
روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود کی ام سلمہ سی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقین کی واللہ اعلم

وعنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي لَهُ
فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی ابو سعید نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس
آویگا مہدی کی پاس ایک شخص پس کہی گا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیی ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر کر دیگا مہدی اوس شخص کی لیی بیچ کپڑی
اوسکی کی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی بہت بی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب دیکہنی حرص اوسکی کی مال پر پس بی پرواہ
کر دینگی اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سے

وعن أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ
مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَافِرَةٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ
الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ
نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی فیما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنی خلیفہ کی ف ع آخر زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی
ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے ف ع یعنی واسطی مکروہ جاننی لینی منصب امارت کی یا ڈر سی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ ہی
یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیی کہ وہ جای امن ہی ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی بدلیل لانی ابو داود کی اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہونی امر اونکیکی اور پہچاننی قدر اونکیکی پس نکالینگے اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام پکڑینگی اونکو بخواہش والحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے
بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوس وقت
مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف**
ح بید لغت مین بمعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام
مہدی کی سی ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کی ایک اونمین سے حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی سی کہ فرمایا سفیانی
اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کیسی ہی ایک مرد گران سر چیچک رو نکتہ سفید آنکہہ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکے ایک قبیلہ مین سے ہونگے
کہ نام اوسکا کلب ہے بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو یہانتک کہ عورتونکی پیٹ پہاڑکر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کے
لیی بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتہہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہے
ساتہہ لشکر کی زمین مین دہنس جاویگا اور کوئی اونمین سے نجات نہین پائیگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچاویگا **ت** پس جب دیکہینگے اور جانینگے لوگ
یہہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی **ف** ح
ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اونکا نام ابدال اسلیی ہے کہ جب
کوئی اونمین سے مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سے جگہہ اوسکی بدلدیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیی یہہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بری ساتہہ اخلاق
پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہے اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داود کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر احادیث مین نزدیک ابی
داود کی اور حاکم نی بہی اسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سے بیچ ذکر ابدال کی بہت سے حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون
مین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی رضی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقہ کی نہین پایا ہی
اور بسبب اونکے تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
ای علی میری امت مین وجود ایسی لوگونکا کہ اوپر صفت ابدال کی ہون کمتر گندک سرخ سی ہے اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمین یہہ تین صفتین ہون
جملہ ابدال سی ہی رضا بقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہی
اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیی درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ
ابدالون مین سے ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی بہی ایک قوم ہی مردان خدا سے کہ اونکا نام عصائب ہے جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی
کہ ابدال شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگونمین سے ہین اور عصب القوم لغت
مین قوم کی نیکونکو کہتی ہین **ت** پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا مامون اوسکے یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سے ہونگی کہ ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی تہے پس بہیجیگا وہ مرد بہی طرف مہدی کی اور تابعون اونکیکی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین
پس غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی سی ہے اور کار کرینگی مہدی لوگون مین موافق
سنت اور روشن پیغمبر اونکیکی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر **ف** ح یعنی ثبات و قرار پاویگا جیسیکی اونٹ جب بیٹہتا ہی
اور آرام پکڑتا ہی تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ زیر جیم کی اور خفت رکی اور نون کی آخر مین آگا گردن اونٹ کا جاے ذبح سی تا جگہہ نحر اوسکیکی بیچ وقت
بیٹہنے اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی کہ ہرج و مرج درمیان مین سے اوٹہہ جاوے اور جنگ و جدال سی نشان نرہی اور

دین و اسلام اور احکام سنت و جماعت کی قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھہ خلاف درمیان مین نہ ہی ت پس ٹہیرینگی مہدی سات برس پہر وفات کی
جاوینگی وہ اور نماز پڑہین گی اونپر مسلمان نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ع جاننا چاہیی کہ بہت لوگون نی دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو اراوی
کئی ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والی ہین پس اسمین تو کچھہ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئی اونپر ایک جماعت اوباشونکی اور ارادہ
کیا فساد کا شہرونمین پس ماری گئی وہ اور راحت پائی اونسی شہرون نی اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتہہ ہندیہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا
یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیونمین سی یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس
عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کی علمانی فتوی دیا کہ واجب ہی قتل اونکا اون امرا پر کہ قادر ہون اونکی قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہی شیعہ
کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی
سرداری مین انتہی اور یہہ قول و اعتقاد بہی مردود ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب
عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَاءً یُصِیْبُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ
حَتّٰی لَا یَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً یَلْجَأُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَأُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا
یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِھَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ
حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَاءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا اوسنی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پانی کا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی بلا سی کہ پیدا ہوگی ظلم
عام سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سی ساتہہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی
بسبب اوسکی زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی زمین جور و ستم سی راضی ہونگی اوس سی رہنی والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء اور رہنی والی
زمین کی یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سی کچہہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑی گی زمین اپنی
روئیدگی سی کچہہ مگر کہ نکالی گی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کی بہت برسی گا اور مراد پر برسی گا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی
اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی ف ح یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگی کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش و
نشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی اونکو اور یہہ بطریق فرض
و تقدیر کی ہی واسطی قصد مبالغہ کی اگر یہہ روایت ثابت ہو والا نرا احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگی مہدی اس خوشی اور کامروائی مین ساتہہ برس یا آٹہہ برس یا نو برس ف
ح یہہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت پر مبہم کہا اور اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور
لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہُ
الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدَّمَتِہٖ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ مَنْصُوْرٌ یُوَطِّنُ اَوْ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گا ایک شخص یعنی صالح پیچہی نہر کی سی یعنی
اون شہرونمین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی
اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سی ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑی
امام مشہور ہین اور اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین ت جگہہ دیگا اور متوطن کری گا یا ٹہکانا دیگا وہ حارث ف ع لفظ او او یمکن مین شک ہی راوی

ی

سی یا لفظ او بمعنی واو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا
اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو
ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سی مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی
مین ابوطالب بہی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا
اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع یہہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین سوق
اس حدیث سی جیسی کہ سباق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور
اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَیُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ
کلام کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکی کا اور تسمہ پاپوش اوسکی کا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی
نکالی ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابوقتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دو برس کے ہونگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی
نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو
لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیی یعنی بعد اون دو سو برس کے کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا اور
پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج و ماجوج کی اور مانند انکی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ
دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس حاضر ہو
اونمین ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیی اوسمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی
نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی کا
ہوگا حرمین شریفین مین **وعن** اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِہِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃً یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ اور روایت ہی
ابی اسحاق سی کہ کہا اوسنی کہا علی رض نی اس حال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن رض کی اور کہا علی رض نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا انکا سید رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا
اسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری
مین ف ع یعنی سب چیزونمین اور سب جہات کر والا حدیثونمین مشابہت صورت مین بہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذرا ت پہر ذکر کیا
حضرت علی نی قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اونکی لیی
انتساب ماں کی طرف سی طرف حسین رض کی یہہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثونکی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری

ہین کہ قایم منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسی غیر مہدی کی اسلیے کہ ہم کہین گے کہ باطل کرتا ہی اسکو
قصہ بہرونی زمین کا عدل سی اسلیے کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسنیہ اور حسینیہ کے ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہوا ہے
بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ ولم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہے اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نی **وعن جابر بن عبد اللہ قال**
فقد الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیہا فاہتم بذلک ہما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا وراکبا الی العراق
وراکبا الی الشام یسأل عن الجراد ہل اری منہ شیئا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنشرہا بین یدیہ فلما
راہا عمر کبر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منہا فی البحر و
اربعمائۃ فی البر فان اول ہلاک ہذہ الامۃ الجراد فاذا ہلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا
کم کی گئی ٹڈی ہی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رض کی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمر رض نی یعنی ٹڈی اوس سال اوس دیار مین پیدا نہوی پس غمگین ہوئی
عمر رض بسبب ناپید ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف
عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سی ہونی ٹڈی کی سی آیا دکہایا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈی سے کچہہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار
کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹہی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی
اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیی ہزار گروہ حیوانات سے چہہ سو اونمین سے دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک
ہونا اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پے درپی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور پے درپی
گرنی موتیون کے اوسمین سے نقل کیے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال** باب ہے بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت
کی اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ح ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کے کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی
اور ظاہر تر اور مناسب تر یہہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہہ ذکر
فتنون اور لڑائیون کی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکے نکلنی کے اور ٹہجائین گی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اونکا اوس باب مین ہوا اور دوسرے جان کہ
حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئے ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ
ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہی اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال
مشتق دجل سی ہی اور دجل بمعنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کے خلط کری اور فریب دی
اور بمعنی کذب کے بہی آتا ہی پائی جانا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال
اور عیسی کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسی کو مسیح اسلیے کہتی ہین
کہ جب اندہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہی ہو جاتی اور اس سبب سے کہتی ہین کہ مان کی پیٹ سے ممسوح یعنی پونچہی پانچہی نکلی بے آلایش کے کہ لڑکون مین وقت پیدا
ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خمدار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی اس سبب
سی کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہہ وجہ مشترک ہے درمیان اونکے اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار
تہے اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکے منہ کی ہموار ہو اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پوچہی گئی اوس
سے دور کی گئی اوس سے خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسی سی شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسی مسیح اللہ ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشددہ کی بہی آتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہہ جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسخ ہی ساتہہ خاء معجمہ کی یہہ خطا ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذْکُرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّہَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَہَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِہَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِہِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الْعَاشِرَۃِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمپر اسحال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپسمین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہین ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قایم نہوگی قیامت یہانتک کہ دیکہوگی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی دہوان کہ نکلیگا اور بہر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹہیریگا پس مسلمان مانند زکام زدونکی ہونگی اور کافر مانند مستون کے جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورۂ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی اسپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی کی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سے وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کی زمانہ مین حضرت کے دعا سے کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تو نی مصریونپر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوئی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردے اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کے اسلیے کہ بہوکا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کے دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ کی اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کے **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیونمین سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف** ح کہ نکلیگا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علما نے کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سے پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکی ساتہہ عصائے موسی اور انگشتری سلیمان کے ہوگی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا مارے گا مومن کو عصا سی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر ساتہہ چہاپ کے اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام مہدی مین پہر ایام عیسیٰ مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کے مغرب سے ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیونمین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسی بیٹی مریم کا آسمان سے زمین پر **ف** ع یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلینگے عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کے اور قتل کرینگی حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام مین اور بعضون نے کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج وماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگی حضرت عیسی کے زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوۃ ایک ہے اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰ کی تو نہووی ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کے ہی یہان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچہہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج ماجوج الف سے ہین اور ہمزہ سی بہی اور یہہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نے کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نے کہ پایا گیا ہی خسف کئے جگہون مین لیکن احتمال ہے یہہ کہ ہو مراد تین خسفون سی زاید اوسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن سے

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ح ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہہ ہی کہ ہوگا مبدا راو سکا شام سی لیجاوینگی شام فراح کہ سما جاوی گا سب عالم اوسمین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تاہم نہین کہ علامت قیامت کی پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اونکی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکل گی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا مین سے اوظہور اوسکا حجاز سی کرہ القرطبی پھر جمع درمیان اوسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتہہ سطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اوسکی کہی وہ اول اون نشانیونکی کہی نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی گر بلکہ واقع ہوگا ساتہہ آنی اونکی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتہہ اوسکی کہ باقی ہین گی ساتہہ ہر نشانی کی ماوئین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضی علماء توفیق دینی والون کی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلی گی پرلی کنارہ عدن سی کہ ان سی کہ نام ایک شہر شہو کا ہی مین مین ہانکیگی لوگونکو طرف مین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان سوین نشانی کی بجائی ذکر نکلنی آگ کی مین سی کنارہ عدن نی کر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالی گی لوگونکو دریا مین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد ناس سی اس روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ جہکر ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی جیسکو وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قولہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرسی ڈراسکی لیی ہوگی منزلہ کوڑی کی ہانکنی کی لیی طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتہہ کامون نیک کی چہہ چیزون سی ف ع یعنی وقوع طرف اعمال صالحہ کی پہلی پیچہی ان چیز نشانیون قیامت کی اسلیی کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اونکی کی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین ترجمہ دہوان اور دجال و دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیرلی اور شامل ہو عام خلق کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہین ساتہہ ایک کی تم مین سی اور ہوسکتا ہی کہ مراد ساتہہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتہہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہوئی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کیطرف سے ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہینگے ہم کہ نشانیان یا نشانیان ہین ترتیب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی اوپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی حقیقت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سے اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اونکی کی اور دوسری مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا لوگونکو طرف محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگونپر اور کلام کرنا اوسکا ساتہہ اونکی وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج ساتہہ رفع کی علف ہی لفظ طلوع اشبہ کی اور وجہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہوا اول متعدد اسلیی کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت

مین ہی و خروج الدابۃ علی الناس و رسیدہ وقت ترسی تہ قول حضرت کی وا یہات اور حیوٹی ان دونون علامتون مذکورہ مین سی کہ پہلی و سریکی ہوگی پس
وہ سرمی واقع ہوگی یہچہ اوسکی نزدیک نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیونمین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی
ہوگا تو نکلن دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلن دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وجی یہ باب تیت اور تقدم
اور تاخران دو علامتون کی متعین وار دنہین ہوی اور مبہم چہوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونون اور علامتون مین سی کونسی ہی پہلی واقع ہوگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا
خرجن لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سکی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہون گی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا نہ تہا ایمان
لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کہرسی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کرے اوس شخص نے بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سی یعنی تو گناہون سے
بہی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ح اسلیکہ قایم ہونا قیامت کا
بسبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجائیگا اور احوال آخرت معاینہ و مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان کا تہہ غیب کے ہی و مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع
مین اسلیے کہ مانع قبول ہونی توبہ کا اوسی ہی و رملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتہہ اوسکی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن
فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا تقبل منہا وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک
قولہ والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش متفق علیہ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ
ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابو ذر کہ کہان جاتا ہی یہہ آفتاب کہا میننی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہہ آفتاب جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی
نیچی عرش کے ف ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیکی مراد ساتہہ اوسکی نہایت جگہہ پہنچی ہنلئی کی ہی اور
سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کی بعد غروب ہونی کی ہی اور احادیث مین ہی و سیر کہ گمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتہہ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہہ کی
ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین ہی اور یہہ ایک دن ہی سال بہر مین تا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتہہ
اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو پہر اذن مانگتا ہی تا اوی حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب
کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی و طلوع کری ف ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی ہی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا
ساتہہ اوسکی ت اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاوی گا سجود اوس سی اور اذن مانگی گا پس نہین اذن دیا جاوی گا اوسکو اور کہا جاوی گا آفتاب
کو پہر جا جہان سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کیطرف پہر جاویگا پس نکلی گا آفتاب مغرب کیطرف سی پس یہہ ہی مراد قول اللہ تعالی کی سی کہی فرمایا
اور آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرار گاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہہرنی کی
جگہہ نیچی عرش کی ہی ف ح ع کہ بعد غروب کی وہان جاتا ہی و سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا جاہیے کہ بیچ تفسیر
بیضاوی کی اور وجہین ہی بیچ معنی اس آیہ کی لکہی ہین اور رشک نہین کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تقریر اوسکی واقع ہو متعین ہوا ارادہ نہو اوسکا
سبب ہے کہ اس وجہہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی ہی تنگدلی اسباب مین ہوتی ہی تسال اللہ السلامۃ وعن عمران بن حصین قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بن بیٹی حصین کی کہا

سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سی یعنی در باب فتنہ اور ابتلا اور اختلال اور استدراج کی نقل کے بہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ سی کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نہین بوجہ شدید تر **ف** ع یعنی جیسا نا ہی چاہئے اوسکو ساتھہ صفتون کمال کے اور ایمان لائے ہو اور جسکو منزہ جانے ہو عیبون سی سحر و فریب و غیرہ و دجال کے پس یہہ جملہ مہمل ہے اسقول کی **ت** تحقیق اللہ تعالی نہین کانا **ف** ع مراد اس سی نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھہ صفت کمال کے یعنی اللہ سبحانہ جل و علا موصوف نہین اور اوسکی آنکھہ جیسکہ آدمیون کے ہوتی ہی نہین ہے چہ جائیکہ کانا ہو **ت** اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا دائین آنکھہ کا گویا کہ آنکھہ اوسکی دانہ انگور کا ہی ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع لفظ طافیہ ساتھہ ہی کی ہی اور ہمزہ سی ہی روایت کیا گیا ہی بلند کی اور نہین منافات ہے درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کے انہا لیست بناتئہ ولا ناجرا یعنی نہ بلند ہونگی اور نہ پست دہنسی ہوئی واسطی امکان جمع ہونی دونون وصفون کے ساتھہ اختلاف دونون آنکھون کی یعنی ایک ایسی ہوا ور ایک ویسی کہا تو بسبب نی کہ بیچ اون حدیثون کی کہ وارد ہوئی ہین دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین کہ مشکل ہی توفیق اونمین اور ہم بیان کرین گے ہر ایک کو اونمین سے علیحدہ اور حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث مین تو ہی کہ آنکھہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہونگی اور اور حدیث مین ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور مین آیا ہے کہ آنکھہ اوسکی نہ ناتئہ ہی اور نہ حجرا اور توفیق اونمین یہہ ہے کہ اختلاف وصفون کا کہ بسبب اختلاف دونون آنکھون کی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مراد یہہ ہے کہ اوسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا دائین آنکھہ کا اور حذیفہ کی حدیث مین آیا ہی وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہہ ہے ایک حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکھہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہہ ہے کہ ایک آنکھہ تو بالکل گئی ہوی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عوار اسلیئے کی معنی عور کی اصل مین عیب کے ہین پس اوسکی آنکھہ بھی عیب دار ہی اور بائین ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ کفر متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی نبی مگر ڈرایا ہی اوسنے امت کو کانی چھوٹی سی **ف** ح کہ دجال ہی اس جگہہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ وقت نکلنی دجال کا کسی سی متعین نہین کیا ہے استعداد معلوم ہی کہ پہلی قیامت سی نکلی گا اور جو کہ وقت قایم ہونے قیامت کا متعین نہین ہے وقت نکلنی اوسکے کا بھی متعین نہین **ت** آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی پاک ہی ہے اسکے ہونا نقص و عیب دار اپنی ذات مین اور صفات مین اور یہہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کی لیئے ہے کہ اونکی عقل و فہم مین آجاوی جیسکہ وارد ہوا ہی کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکھا ہی گا درمیان دونون آنکھون اوسکے کی لفظ کفر کا **ف** ح ع یعنی اور مشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسری سی لکھا ہوا ہے گویا دجال کے منہ پر یہہ لکھا گیا ہے اور یہہ علامت ہی کہ پڑھا لکھا اور بلا نیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی لیئے جب سے اور یہہ بڑے نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے حق مین کہ ظاہر کر دی ہی رقم کفر کی درمیان آنکھون اوسکی کے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجی معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار فانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آگاہ ہو خبر دونین تمکو خبر دجال کے ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتھہ اوسکی کسی نبی نی اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتھہ اپنے مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتھہ باغ اور آگ ہوگی پاعراد اسباب آسایش اور محنت کی مون یا لطف و قہر پس جسکو کہی گا یہہ جنت ہی ہے ہوگی آگ **ف** ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور دخول

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا
جنت کی داخل ہونی کا اسلیی کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائین گی اور فعل اونکا اولٹ جاوی گا اونپر جیسیکہ وارد ہوا ہی
القبر روضۃ من الریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا ہی مکدر کہ جسکا نام کہا گیا ہے
سجن ہوجاتی ہی جنت عارفین کے لیی کہ جو قایم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے
اور ایک عقبی مین اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی ساتہہ رب اپنی کی مانند سم کی ہی سم مین اور ہم کی ہی درہم مین اور نار کی
دینار مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی بہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی و التی یقول
انہا النار ہی الجنۃ اور اسیکی مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحۃ ہی اور منحۃ اوسکی محنت اور حسن
و قبح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی کہ ماء ہی محبوبون کی لیی اور دماء ہی محجوبون کی لیی ت اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسی کہ ڈرایا ساتہہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی بسبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین وعن
حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ
وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
وَزَادَ مُسْلِمٌ اَلدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْہَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَءُ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَغَیْرُ کَاتِبٍ
اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا
ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گیی ہی اوس سی ساتہہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اون کو کہ
اطاعت کرین اوسکی ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی
کریگا اوسکی ت پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاوی گی اور جسکو دیکہین گی لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین ف ع
معنی یہہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ چہٹلاویگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی
آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو مجمل اسکا یہہ ہی کہ
جو کچہہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیی حقیقت بلکہ خیال اور شعبدی ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی
بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فریبون کو کہ ذکر کی گئی تم مین سی پس
چاہیی کہ پڑی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری ڈالنی اوسکی کی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی حقیقت مین یا ساتہہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر یہہ ہی اور نہ تصدیق
کری اوسکی بسبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہہ ہوگا اسلیی کہ وہ ایک اور عذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ
عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر آنکہہ کا ت اوسپر یعنی
دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ
وہ کافر ہی پڑہی گا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نرکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ بیچ آنکہہ غیر
مٹی ہوی کی ہوگا اسلیی کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ اور بہون اصلا نہون اور ہموار اور مٹی ہوی ہو پس ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی مگر یہہ

کہ مراد ممسوح سی معیوب مطلق رکہین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا ہوگا بائین آنکہہ کا کثرت سی ہون گی بال اوسکی ساتہہ اوسکی ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا دائین آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسرے عیب دار ہوگی پس صحیح ہی کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عوراء اسلیی کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نی کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کی پس ایک قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور الیسرے اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیی کہ جب دیکہائی دی گی خلقت اوسکی جیسی کہ ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو ایک اون دونون مین سی سبب سہو راوی کے **وعن** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرَءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطِطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی ابْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَءْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَءْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لَبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ کَشَہْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَسَنَۃٍ اَتَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدِرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْہُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَتُہُمْ اَطْوَلَ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اوسنی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام امور اوسکی کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا بسبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سی سامنی تمہاری **ف** ع یعنی غالب آؤنگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی جہگڑنی اور غالب آنی مین اوسپر ساتہہ دلیل کی غیر محتاج طرف مددگاری مددگار کی امت اپنی مین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قراین سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نی فرمایا اس حدیث مین یہہ واسطی مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطی تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم ہونی وقت اوسکی کی اور ڈالنی خوف فتنہ اوسکی کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سی شر اوسکی ساتہہ جہٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مسلمان پر **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میری پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سی اور یہہ دلیل ہی اوسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ اوسکی نبی اور امام پس اسمین رد ہی امامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکیکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی **ت** جوان ہوگا **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی وقار سی **ت** بہت مڑی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی پہولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبد العزی بیٹی قطن کی **ف** ع یہہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیی کہ عزی نام بت کا ہی اوسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہی اور موید ہی اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ مین سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتہہ اور ہنوز جزم اوسکی مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتہہ اور اور حدیثونسی

جزم تشبیہ کا بہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کانی واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی
آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذبا تک واطی دلالت کرنی ان آیتون کی اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات
اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتہہ معجزات اپنی کی کہ کردین گی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت
و ثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہہ ہین کہ قرارت اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی سی جیسیکہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس
جبار کی سی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین بہی آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی
ہین فتنہ دجال کی سی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا ان آیتون کا وقت سونیکی بہی آیا ہی اور لفظ جوار ساتہہ زیر جیم کی اور آخر کی ہے
اکثر صحیح نسخون مین بمعنی ہمسائگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر جیم اور زی کی آیا ہی بمعنی کاغذ یعنی چٹہی کی کہ لیتا ہی اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی
تابعون سی تا کوئی روک ٹوک نکری اوس سے راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتہہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی بمعنی امان کی پہر جانا چاہیی کہ حصن حصین مین
روایتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سب نور کی مقام اوسکی سی مکہ تک اور جسنی پڑہین دس آیتین
اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور اور روایت مین ہی جسنی پڑہین
تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہہ ہی کہ کمتر اوسچیز کا کہ محفوظ رہیگا بسبب
اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور یہہ نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان
شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون شہرون کے
کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ ت ای بندو اللہ کی ف
ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا
ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنۃ مین کہ نہین صلاحیت
رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتہہ ایک ٹہیرنی کی دونون ٹہیرنی مین سی ٹہیرنا خاص ہو اوپر وصف معین کے
کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایکدن یعنی اون دنون مین سی مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایکدن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن مقدار
ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو
اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادائی نماز کی لیی مقدار دن کی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی
اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ
ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہہ لو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازی سی پڑہ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس کا
گذری اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہہ جو بعضون نی کہا ہے
بسبب کثرت ہموم و غموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے
جو یہہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع و غروب وغیرہ کی جب یہہ وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہین گی یہہ شبہہ ہیچ ہی جب شارح نی
اوس دن مخصوص کا یہہ حکم ٹہیرا دیا پہر کسکو جگہہ چون و چرا کی ہی اور تورپشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ لے
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی ف ع مراد مینہہ سی یہان ابر ہی یعنی

جلدی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہی پیچھی سی اوسکی باؤ پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان
لاوینگی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یہہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کی طرف سی پس شام کو آویگی
اون پر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی دراز ترین اوسکی کہ تہی از روی کوہانون کی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہی بمعنی کوہان اونٹ کی اور
اعلای ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجائینگی ت اور خوب پوری اوسکی کہ تہی از روی تہنونکی یعنی تہن
خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہچی ہوئی اوسکی کہ تہی از روی کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ
فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْجِزْيَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا
طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي
طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ پہر آویگا دجال ایک قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو
ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا
اوسکو اللہ اونسی پس ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی ف ع حاصل یہہ کہ مومن بسبب
اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاؤن اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہونگی اونکو اللہ تعالی نی صفتین
اولیا کی برکت سید الانبیا کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس پیچھی چلینگی دجال کی خزانی اوس ویرانہ کی
مانند امیرون شہد کی مکہیون کی ف ح ع یعاسیب جمع یعسوب کی ہی بمعنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہی اور شہد کی مکہیان اوسکی ساتہہ
پیچھی پیچھی ہوتی ہین اسیطرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچھی پیچھی چلینگی اور اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی حضرت علی سی بطریق
مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار
منافقون کا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچھی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بہی آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت
للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف ع یعنی
غصہ ہوکر اوسپر بسبب قبول کرنی دعوۃ الوہیت اوسکی کی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تمہید کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند پہینکنی تیر کی
نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہنچیگا ضربہ اوسکی
شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درہنگامیکہ دجال ایسی کامون اور خراب گمراہ کرنی مین ہوگا کہ ناگہان
بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام
اوترینگی بیت المقدس مین اور اور روایت مین ہی اردن مین روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہون مین حدیث اوترنی اونکی کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کی ہی اور وہ میرے
نزدیک ارجح ہی اور نہین منافی تمام روایتون کی اسلیی کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اور اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی اونمین اگرچہ نہین ہے بیت المقدس مین بنیارہ لیکن ضرور ہی یہہ کہ بنی گا پہلی اوترنی عیسیٰ
واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کے کہ نام ایک
گہاس زرد رنگ کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتہہ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کے بہی ت رکہنی والی ہونگے مسح دونون ہتیلیان اپنے اوپر بازو دونون شانون کے
ف ع یہہ حال ہی درمیان بیان کیفیت اونمانی اونکی جسکیطرف اشارہ ہی بقولہ حال تہا درمیان کیفیت لباس وجمال اونکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت
جسوقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اٹہاوینگی سر اوترینگی اونکی بالونسی قطری مانند دانون چانڈی کی مانند موتیون کے ہون ف ع یعنی صفا
اور سفیدی مین نہایت مین لکہا ہے کہ لفظ جمان ساتہہ میم جیم اور تخفیف میم کے اوپر وزن غراب کے دانی چاندی کی نہی ہوئے بہت بڑے موتیون کے اور واحد اسکا جمانۃ ہی
کہا طیبی نے کہ مشابہت ہے عرق کی قطرون کو ساتہہ جمان کے بڑائی مین پہر شبیہ دے جمان کو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نے کہا کہ
جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی ہی مین اور یہان مراد اخیر ہی یعنی جب جہکاوینگے سر ٹپکینگے اونکی سر کے
بالونسی قطری نورانی اور جب اٹہاوینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا
کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کیسی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی یہہ کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی
واسطی حکمۃ دکہانی خون اوسکیکی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا موننکی دلونمین اور جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوترنی اونکیکی
پہر جاتی رہی جسوقت کہ دیکہی دجال کو پہلی کہ بمدینہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نے کہا کہ جسدم سی کہ کافر مرلگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم مقابل پس نہ مراد دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ کے دم سی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندہ کو مارینگی ت پس ڈہونڈینگے عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش لام
اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کیسی اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین ت
پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوی گی عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچا یا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونہچینگے عیسیٰ اونکے مونہونسی گرد غبار شدت محنت
کا ف ع احتمال ہی یہہ کہ یہہ پونہچنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونہچینگے گرد از راہ اکرام اونکے کی یا یہہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف کی اونسی ت اوتجہ
دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت مین وہ نہگا میکہ عیسیٰ اسیطرح سی بیچ ہونا گہان جو بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے کہ تحقیق مینی نکالی ہین کتابی ایک
بندی اپنی نہین طاقت وقدرت کیسکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت وقدرت کو لفظ ید کر بتعبیر اسلیکی آثار قدرت کے کام مین تہہ نہی ظاہر ہوتی ہین اور مثنیہ لائی
مبالغہ کی لیئی ت پس جمع کرا ور محافظت کر میری بندون کے لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ
وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى تَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ
اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ
إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلہ نکا ہی اور وہ ہر زمین بلند ہی دوڑینگے پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اونکی طبریہ کی
ف بحیرہ طبریہ ساتہہ اضافت کے ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرۃ کہ معنی دریا کی ہے یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی کہ نام

ایک قریہ کا ہی شام مین ت پس پی جاوین گی جو کچہہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی کہ پیچہی آویگی اونسی پس کہین گی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبہی پانی پہر چلین
گی یہانتک کہ پہنچین گی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی بمعنی درختون لپٹی ہوئی کی یا جو کچہہ
ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیی اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہین گی یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون
شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیی کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکین گی تیر اپنی طرف آسمانکی پس پہیریگا اللہ تعالی اون پر تیر اونکی
رنگی خون مین ف ع یہہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرفسی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگ کر سرخ
ہوجاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گہیر لیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علویکو ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسی اور یار اونکی یعنی اوس امت کی مومن کوہ طور پر یہانتک
کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی کی بہتر سو دینارون سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچی گی کہ کلہ بیل کا
باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزائی بیل مین بہتر ہوگا سو دینارونسی اونکی نزدیک اور باقی اجزائی گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیی کیا حال رکہتی ہونگی اور
کیا مرغوب پیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرین گی یعنی دعا وزاری کرین گی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنی کی نبی اللہ کی عیسی اور یار اون کی
پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنونمین ف ح نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین ت پس ہوجاوینگی
مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوین گی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترین گی پیغمبر خدا عیسی اور اوترینگی یار اونکی طرف زمین کی
پس نہین پاوین گی زمین مین جگہہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرین گی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کی پس
بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور
اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اون کو جہان چاہا ہی اللہ
تعالی نی وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا
لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ
الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ
مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً
فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ إِبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ
السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدین گی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون نی
کہا کہ وہ جگہہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی منہل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکی لکہی ہین
گہڑہا گہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی منہل مانند منزل کی گر پڑنا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فنطرحہم بالنہبل نون سی لایا ہی اور
صواب منہل ہی میم سی انتہی ت اور جلاوین گی مسلمان کمانون اونکی سی اور تیرون اونکی سی اور ترکشون اونکی سی ساتہہ برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپاویگا
کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیی کہ وہان شہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوارونکی کہ جنگل مین
رہتی ہین صوف کی کہ کمل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہنی کی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ
مینہہ کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سی کن سی اور پیش ی اور زبر کاف سی اکنان سی دو طرح آیا ہی بمعنی ستر کی ت پس ہو

ڈالیگا وہ مینہہ زمین کو یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاوی گی
جماعت دس سی لی چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور پُر دانہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہاوین گی اور سیر ہون گی اور سایہ پکڑین گی اوس کی
چہلکی مین **ف** ع کہا ایک شارح نی کہ مراد ہی آدہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین
پس بسبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکی کو قحف کہا **ت** اور برکت دیجاوی گی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا
یہانتک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیونمین سی **ف** ع لفظ فئام ہمزہ سی اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو
ی سی یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اوس سے یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی **ت** اور ایک گای دودہ کی
البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیونمین سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کری گی تہوڑی سی جماعت کو آدمیونمین سی **ف** ع فخذ یہان زبر ف اور جزم خ
سی ہی فقط بمعنی جماعت کی اقارب سی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ بمعنی ران کی زبر خ اور جزم خ سی بہی ہے **ت** پس درہنگامیکہ وہ ایسی
چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باؤ خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی
ف ح ع نسبت قبض روح کی باؤ کی طرف مجازا ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور در محل خود معلوم ہو چکا ہی کہ مومن
و مسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ رکہا ہی علماء نی یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتی ہین کہ
باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تا کوئی انسی باہر نرہی **ت** اور باقی رہین گی شریر لوگ مختلط ہونگی اور لڑین
گی زمین مین مانند اختلاط گدہونکی آپسمین **ف** ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتونسی بی حیا و بی لحاظ ہو کر علانیہ سامنی لوگون کے
جیسی کہ عادت ہی گدہونکی ہرج جزم رسی بمعنی جماع کے آیا ہی کہا جاتا ہی حرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوسی کذا فی القاموس **ت** پس اونپر قایم ہوگی قیامت
ف ع یعنی انکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ **ت** نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم
نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ
لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ہٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ
بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَہَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ ہٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ
ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَجُّ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشَجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَہْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِہٖ قَالَ فَیَقُوْلُ اَنْتَ
الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِیْشَارِ مِنْ مَفْرِقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ
لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ
فَیَجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَہٗ اِلَی النَّارِ
وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَہَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانونمین سی **ف** ع بعضون نی
کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہون گی اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مرگئی
اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہہ ہی صحیح ہی **ت** پس ملین گی کتنی ایک شخص کہ نگہبانی کرنیوالی صاحب

ہتیار ہونگی نگہبان دجال کی **ف** ح مسالح زبر میم اور زیر لام سی جمع مسلح کی ہی بمعنے سرحد کی کہ جگہہ پہنی ہتیار ونکے بعد ازان اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ
رکہتی ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین **ت** پس کہینگے وہ لوگ اوس مرد مسلمان سے کہ کہان جانیکا قصد رکہتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن
طرف اس شخص کے کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہینگے تابع دجال کے آیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر **ف** ع مراد کہینگے رب سے دجال بسبب
مال و جاہ اوسکی کی **ت** پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہے بیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدگی **ف** ع دلیلین اوسکے رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیر ذلک سے اور وہ سراسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کے ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی **ت** پس کہینگے وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نی یعنی دجال نی اسکی مارو کسیکو
بی حکم اوسکی پس لیجاوینگے اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنے اور پہچانیگا علامتین اوسکے کہیگا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہی دجال ہی کہ
ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین باین علامات فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضون نے
کہا پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسیکہ گنہگارون کو لٹاتی ہین مارنیکی لیے پس چت لٹاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو
اور سر توڑو اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹہہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹہہ اور پیٹ پر **ف** ح ع لفظ فیوسع ساتہہ جزم واو اور تخفیف
سین کے وسع سے اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے بہی تنقیح کیا ہی اور لفظ یشج صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہہ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ
اور ح مہملہ کی تشبیح سی بمعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہے شج سی بمعنے زخمی کرنی سر کے اور یہہ
روایت صحیح تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت یہہ ہے کہ یشج جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بہی امر ہے اوسی باب سے اور روایت تیسری قیشج و شجوہ دونون شج
سے بمعنی زخم سر کے اور جزری نی کہا مولف نی یہہ تیسری روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اوسکے قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک
ایک جماعت کے اصحاب ہمارے سی اول ہی واللہ اعلم **ت** فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرت
نی پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آرے سی سر کے طرف سے یہان تک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی **ف** ع ح یعنی از سر تا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سے ہو اور ایسی ہے لفظ
میشار زیر میم سے ساتہہ ہمزہ اوری کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی اور
مفرق زبر میم اور زیر سی بیچون بیچ سر کا **ت** فرمایا حضرت نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا
دجال اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مینی بیچ پہچانی تیری کی مگر زیادہ علم و یقین
اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہی فرمایا حضرت نے پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہہ دجال
نہین کر سکیگا کسیکی ساتہہ لوگون مین سے جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ میرے **ف** ع اوسنی خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراجیہ
کی اوس سے اور تسلی دی لوگونکو اوسکی ڈر سی **ت** فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کری اوسکو پس تانبا گردانی جاویگی وہ جگہہ کہ درمیان گردن
اوسکی کی ہی اوس ہڈی تک کہ درمیان منحر اور کندہی اوسکے کی ہی **ف** ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنۃ مین ہے
کہ معمر نی کہا کہ پہنچی ہے مجکو یہہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا **ت** پس نہین راہ پانیکا دجال اوسکی قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کے اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہوگا پس گمان کرینگے لوگ کہ نہ پہینکا اوسکو مگر طرف آگ کے

اور

اور وہ نہین پہینکا گیا مگر طرف جنت کی **ف** ع یعنی باغمین دنیا کی باغونمین سی یہ مراد ہی کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ساتہہ ہوگی کردیگا اوسکو اللہ اوسپر ٹہنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت وجنت اور بہر تقدیر نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتہہ پر سوائی پہلی موت کے **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگونمین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمون کی **ف** ع باعتبار ماری جانی اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کی **وعن** اُمِّ شَرِیْکٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَفِرَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ ہُمْ قَلِیْلٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہاگین گی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچین گے پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ پس کہان ہونگی عرب اوسدن **ف** ع لفظ فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سی **ت** فرمایا حضرت نی عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکہین گی جہاد کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَہُوْدِ اَصْفَہَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْہِمُ الطَّیَالِسَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی **ف** ع ح لفظ یتبع اس حدیث مین ساتہہ زبری اور جزم ت اور زبر ب کی ہی بمعنی ہمراہ ہونیکی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید ت سی ہی بمعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی بہی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا شہرون عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہہ نوی ہی اور صحیح مشہور ستری ہی اور لفظ طیالسہ زبر ط اور زیر لام سی طمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور عیاض وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسانکی اور ساتہہ اوسکی کہ روایت کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہونی کیا عجب مشابہ ہین یہہ ساتہہ یہود خیبر کی اور حق یہہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان کا بمعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی حدیثین بہت اسمین آنحضرت سی اور صحابہ رض سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہی اور انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سے ہو یا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا بیچ اوڑہنی طیلسان کی ہی بمعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کی کندہی پر اور اوسکو تقنع اور قناع بہی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہناوا عرب کا ہی اور اقتناع پہناوا ایمان کا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دنمین نقہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار واخبار اسمین بہت ہین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَہُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ رَجُلٌ وَہُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَءَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ہٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ہَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِنِّی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہونمین پس اوتریگا بعضی زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت مین یا کہا جملہ بہترین لوگونکا ہوگا **ف** ع یہہ شک راوی ہی

اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح ترکی ترجمہ پس کہی گا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف و
حال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اون سی کہ گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرونمین اوسکو پہر زندہ کرونمین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین یعنی میری خدا ہونی مین پس کہینگے
لوگ شک نہین کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد حقیقت کلام ہی والا بسبب خوف اور دفع الوقت کی کہینگے
اور ہوسکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہیگا اوس سی
جیسیکہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نتہا مین یعنی پہلی اسی تیری حق مین قوی تر اور سخت تر از روی یقین کے اپنی سی جیسا کہ آج ہون ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہسی
دیکہا مینی یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین
ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہو جائیگا اور وہ
نہین قدرت رکہتا ہوگا اوسچیز پر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملئکۃ وجہہ قبل الشام وہنالک یہلک
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی درحالیکہ قصد اوسکا مدینہ مطہرہ مین آنیکا ہوگا یہانتک کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین
کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونی قضیہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہین جاویگا ف ع اسمین دلیل ہی اوسکی
بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفن ہی سید الوری کا اور ظاہر یہہ ہی کہ
وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسی باب لد پر کہ شام کی قریون مین سی ہی اوسکو
مارینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال
لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بکرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا
اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوسدن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی راہین یا مراد دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی
ہونگی کہ روکینگی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہہ جو مشہور ہوا ہی زبانون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسکی کچہہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور
روایت کی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذری گا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا مین
جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی مجکو تا کہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی وعن فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی
صلوتہ جلس علی المنبر وہو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ہل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم وحدثنی حدیثا وافق
الذی کنت احدثکم بہ عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم الموج شہرا فی
البحر فارفأوا الی جزیرۃ حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من
دبرہ من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق
اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی ف ع یہہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہون جیسکے کسوف اور خسوف کی نماز کی لیئے مانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اوسکا پہلی نہی کی ہو یا ہورات مین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت مٹہی مینہ پر اس حالت مین کہ وہ ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیئے لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہو مین بیٹہا رہی وہان سی نہین پہر فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابی نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطے مرعوب کرنیکے یعنی پہنچہ دینی کی لیئے اور نہ واسطے امر دہشت ناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیئے لیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیئے کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پہلے یا اور مسلمان ہوا اور بیانکی محبتی ایک خبر کہ موافق پڑی ہی وسچیر کی کہ خبر دیتا تہا تمین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مینی کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب یاد لی یقین تمہاری کی ہو اور خبر ہمقرین معائنہ کی ہوت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی جنگل کی کشتی مین بہہ کر ہزار ہی اونٹ سی کہ وہ سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخصونکی لخم اور جذام سی ف ح لخم بر لام اور جزم ح معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام مثل جیم اور ذال معجمہ سی بہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارونکی موج نے ایک مہینی تہر تک دریا مین ف ح یعنی پہینکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیئے کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہو ت پس نزدیک لیگئی کشتی کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونے آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیونمین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور شین سی جمع قارب کی کہ زیر اور زبر سی ہی معنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہکر حاجت والی کنارہ سی کرین ت پس داخل ہوی جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ پانی گرداوسکی ہو یعنی ٹاپوت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بابون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ اگا اوسکا اچہی اوسکی سی یعنی تمیز نہین کر سکتی تہی کہ اگا اوسکا کونسا ہی و پیچہا اوسکا کونسا بسبب کثرت بابون کی کہا اونہون نی یعنی ازراہ تعجب کے وای ہی تجکو کون ہے تو اور کیا ہی ہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیئے ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف مین جوابہ الارض ذکر کیا گیا ہی وہی ہی ت چلو تم طرف اوس شخص کی دیر مین ہی ف ع لفظ دیر بر زبر دال اور جزم ہی سی عبادتگاہ نصاری اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیئے کہ وہ طرف سی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدُهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اُعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَهَا مِنْ مَائِهَا بسبب کثرت پانی کی وہان کے رہنیوالے کھیتی کرتے ہین اوسکی پانی سی تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اوسنی ہماری لی ایک شخص کا ڈری ہم اوس سی بسبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوی مین دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ تر اور دہشت ناک زیادہ ہی دیکہونگا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کی ف ع لفظ را اینا صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سے کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدائش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا در حالیکہ جکڑی ہوئی ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور درمیان کہٹنون اوسکی کی ٹخنون تک بندہی ہوئی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی ازراہ تعجب کے وای تجکو کون ہی یعنی کہا اوسنی

تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس نہین چہپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچہو مین
اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوئی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریائی
مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑے
محل مین ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کہجور کی درختون بیسان کی سی یا میوہ لاتی ہین ف ح بیسان زبرب اور جزم
ہی سی نام ہی ایک بستی کا شام مین اور اور ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرون مین سی ہی
اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہمنی ہان کہا اوسنی آگاہ ہو و تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت
قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریا سی آیا ہی اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ زبرطا اور ب کی سی کہ ایک
قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب اوسکی طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہے
کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی خبر دو مجکو چشمہ زغر کی سی آیا ہی اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتہہ پانی چشمہ کی کہا ہمنے
ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی ف ع زغر بیش زا اور زبر غ سے بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین
کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَہُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِہِمْ فَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّہٗ قَدْ ظَہَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْہِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْہُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّہُمْ
اَنْ یُّطِیْعُوْہُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اَنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِکُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِیْرَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَۃً
اِلَّا ہَبَطْتُہَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً غَیْرَ مَکَّۃَ وَطَیْبَۃَ ہُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاہُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْہُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَکٌ بِیَدِہِ
السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْہَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْہَا مَلٰئِکَۃً یَحْرُسُوْنَہَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ
بِمِخْصَرَتِہٖ فِی الْمِنْبَرِ ہٰذِہٖ طَیْبَۃُ ہٰذِہٖ طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ اَلَا ہَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّہٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ
لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا ہُوَ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کی سی یعنی عرب کی سی کہ کیا کیا ف ع یہہ از راہ طعن
کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسے کہ گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس ملعون سی ساتہہ مبعوث ہونی حضرت کی نادانون اور جاہلون
پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑین ہین اونسی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا
معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اونپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون نی اون کی
کہا اوسنی آگاہ ہو و تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا
حضرت کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور بسبب اسکی کہ نتہی اوسکو اوس وقت مین کچہہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ
رکہا کفر یا مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ
اون دیا جاوی مجکو نکلنی کا پس نکلون مین پہر سیر کرون زمین مین پس نچہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون مین اوسمین چالیس رات مین سوائی مکہ
اور مدینہ کی حرام کیی گئی وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا مین یہہ کہ داخل
ہوؤن ایک مین اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون ہر ایک مین سے فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہہ ہے طیبہ یہہ ہی طیبہ یہہ ہے طیبہ مراد رکہتی تہی حضرت مدینہ ف ح جبکہ مطابق ہوئی یہہ خبر حضرت کے فرمانی کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار فرمایا حضرت نی کلام مذکور بسبب خوشی کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سے ت آگاہ ہو و
آیا تہا مین کہ خبر دیتا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتے تہی آگاہ ہو و تحقیق دجال بیچ دریا شام کی ہی یا دریا
یمن کے نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما ہو مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور چونکہ
حق تعالی نی قیامت کی قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کے خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہے آنحضرت نے بہی مکان
دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکہا ساتہہ غلبہ ظن کے آخر اونکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین ہے بغیر تعین کسی
موضع مخصوص کی پس یہہ ہین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال اوسکی ہو بعض سے طرف بعض کے
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو رشنی نی احتمال ہی کہ یہہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہے یا نکلیگا اوس سے کہا اشرف نی ہو سکتا ہی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک رکہتے
تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کی گمان مین یہہ کہ ان تین جگہونمین سے کسی نہ کسی جگہہ مین ہے پس جبکہ ذکر کیا دریاے شام اور دریاے یمن کا یقین حاصل
ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہہ

وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیتنی اللیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلا
آدم کاحسن ما انت رائی من ادم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی عواتق رجلین
یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح ابن مریم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کان عینہ
عنبۃ طافیۃ کاشبہ من رأیت من الناس بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا
المسیح الدجال متفق علیہ وفی روایۃ قال فی الدجال رجل احمر جسیم جعد الراس اعور عین الیمنی اقرب الناس بہ شبہا ابن قطن

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک کعبہ کی
پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوس چیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سے واسطی اوسکی بال ہین ت نزدیک کندہی کی مانند بہترین
اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اوسنے اونکو پس اون بالونمین سے ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی ہو
کہ اوس سے کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ت اسحال مین کہ تکیہ کیی ہوئی ہی اوپر مونڈہون دو شخصونکی طواف کرتا ہی خانہ
کعبہ کا پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالونسی یا ملائکہ سی کہ کون ہے یہہ پس کہا اونہون نی یہہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک
شخص مڑے ہوئی بالون والے پر کہ بہت مڑی بال ہین کانا داہنی آنکہہ سے گویا آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا بی نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکہہ
سل پٹ ہوگی اور بائین مین ٹینٹہ ہوگا پہولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگونمین سے کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کے ف ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی
کہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زاید ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کے باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کے ٹینٹہ کی
ت اسحال مین کہ رکہی ہوئی ہے دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کے دونون مونڈہونپر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہے یہہ شخص کہا لوگون نی یہہ
مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امرا مین سے جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سے
وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کے حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اونکے یارونمین سے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال
کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہہ دیا ہی علما نی کہ یہہ حضرت کی مکاشفات سے ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت کو دکہایا
کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہرینگی واسطی قایم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بہی پہری گا گرد

دین کی بقصد خلل اور فساد ڈالنی کی دین مین کذا قال الطیبی جانا چاہیی کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سی کہ منع کئی جاوین قریب ہونی
مسجد حرام کی سی اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہان سی جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک
کی طواف سی خارج مین ہی فافہم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ
چشم مڑی ہوئی ہین بال اوسکی سر کی کانا دائین آنکہہ کا بہت نزدیک لوگونمین ساتہہ اوسکی از روی مشابہت کی ابن قطن ہی **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسرے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ
اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجائی فلقیتہم دابۃ اہلب کے بیچ روایت ابی داود کی
فاطمہ مذکورہ سی یون آیا سی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورۃ پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی درازگی بالون اوسکی سی
کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنی والی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل
مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرونمین مع طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مینی
کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح جانا چاہیی کہ مخالفت کہ اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی یہہ ہی کہ وہان
جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورۃ کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک
دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی ہلنی والی یعنی چلنی والی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور
قرآن مجید مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہہ کہ
احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورۃ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیی کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور
یہہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی والا تجسس عالم کی خبرون کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہی مگر یہہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی تہی اور
مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اس حدیث مین سوال
وجواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اوسمین نسبت سوال کی طرف اون کی جائز ہی
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہی اسلیی کہ جب ایک شخص جماعت مین سی کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت کی
کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ
لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اوسنی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم **ف** ع یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہی
مینی تم سی دجال کی حق مین یا بہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوس چیز کی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان

کین مینی تم سی حدیثین متفرق ومتعدد یہانتک کہ ڈرا مین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا پس چاہیی کہ سمجھو اور مشتبہ نہو
تمپر حال اوسکا بعد ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجھین ساتھہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہر ایہہ مخالف ہی اوپر کی روایت
کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہہ تطبیق کی یہہ ہی کہ بعید نہین ہی یہہ کہ وہ ٹہنگنا بہی مرد ہو اور پٹیل عظیم الخلقت بہی اور یہہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ یا عظمت
مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹہنگنا ہو جائے ت پہڈا ہی ف ع
لفظ افحج ساتھہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان چہدرے کذا قالہ شارح اور مثل اسکی قاموس
مین بہی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فحج دوری ہونا مابین دونون رانون کی ت مڑی ہوی بال کا کانا یعنی ایک آنکہہ سی مٹا ہوا آنکہہ کا یعنی سل پٹ وہموار
ہی دوسری آنکہہ نہین ہی آنکہہ اوسکی پہولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئی ف ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکہہ مٹی ہوئی کی اور یہہ منافی نہین ہے
اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تم پر ف ع یعنی اوسکی حال مین شبہ
راہ پاوی بسبب بہول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا مینی تمسی یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی تو ت پس
جان لو اور یہہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچانی صفات ربوبیت سی تو
یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث وعیوب سی خصوصاً نقائص ظاہری سی وعن عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَہٗ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ فَوَصَفَہٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّہٗ سَیُدْرِکُہٗ
بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ سَمِعَ کَلَامِیْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ قُلُوْبُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُہَا یَعْنِی الْیَوْمَ اَوْ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابو عبیدہ بیٹی جراح کی
سی کہ کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی
نی دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح ع نی بہی ڈرایا ہی اوس سی اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہی نہ بعد
از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سی یعنی ساتھہ بیان کرنی وصف اوسکی کی بخوف تلبیس ومکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت نی
حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہماری فرمایا آنحضرت نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون مین سی کہ دیکہا ہی مجکو ف ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہہ اوپر بقاء خضر کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی ہی اونکو
خبر اوسکی کہ مینی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابیون نی
پایا فبہا والا اور کہ بعد اونکی آوین گی البتہ دیکہین گے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سی دی ہی سننی چاہیی کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نے یا
رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سے ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و
مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعائنہ احوال اوسکا دیکہی گا نقل کی یہہ
ترمذی اور ابوداؤد نی وعن عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ
یُقَالُ لَہَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُہٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْہَہُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلی گا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتھہ ہونگی
اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہ بہ تہ پہولی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور رخسار اونکی پہولی ہوئی مانند
سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وعن عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ

فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سنے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیی کہ دور رہی اوس سے اسلیے کہ دور رہنا اوسکی نزدیک رہنے سی اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی ولا ترکنوا الی الذین
ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان رکہتا ہوگا کہ مین مومن ہون پس متابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان
لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہان بہی تخفیف سی ہی اور تشدید بہی دیگئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون چیزونکی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتھ
اون چیزون کی کہ موجب اشتباہ والتباس کے ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کے یہہ ابو داؤد نی وعن أَسْمَاءَ بِنْتِ
يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ
وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین مین
چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر کے چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد اول سی ٹہیرنا اوسکا ہی ساتھ فتنہ اور
خلل و فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا ت برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہہ محمول ہی جلدی گذر جانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت
شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دن کی اور دن مانند جلجانی
شاخ خرمای خشک کے آگ مین ف ح یعنی جیسی پتے جلاتی ہین اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہو جاتی ہی ایسی ہی وہ دن جلدی سی گذر جائیگا پس معنی یہہ کہ دن
مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ
الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت
کرینگی دجال کی میری امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم پہناوی کی ہی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین ف ع سیجان زیر سین مہملہ اور جزم ی سے
کہ بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی بمعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہی اسلیے کہ اوپر
گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفیان سے ہونگی وعن أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ
سِنِينَ سَنَةً تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ
تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي
الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ
أَسْنِمَةً اور روایت ہی اسماء بنت یزید بن سکن سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال
کی تین برس ہونگی یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی
شہرونمین برسنے کی اور باز رکہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاویگی غیر مینہ سی اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی
روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگونمین اور خزانی اور دفینی
دجال کی ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتین روٹیان اور میوے اور نہرین اوسکے ساتھ ہونگی ت پس نہین باقی رہی گا صاحب گہر کا یعنی جسکی ناخن چری
ہوتی ہین مانند گائین اور بکری اور ہرن اور مانند اونکی اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایونمین سے یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہو جائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب
قحط سالی کی مر جاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آوی گا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل نرکہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر
جلادون مین تیرے لیے تیرے اونٹونکو جو مر گئی تہی قحط سی کیا جانی گا تو کہ مین رب تیرا ہون پس کہیگا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہے پس صورت بنا کر لاویگا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانوں کو مانند فرشتوں کے اور انکی مانند بہتر ہیں ہونی اوسکی ازروی تہنیت کے اور بہت بڑے اوسکی ازروی کوتاہ نوشی فاذا یاتی الرجل قد مات
اخوہ وابوہ فیقول ارئیت ان حییت لک اباک واخاک السنت نعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین بخوابیہ بخواجیہ فقالت
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم ثم قالت فاخذ بعضادتی الباب فقال مکانکم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ ولا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن تقلت
یا رسول اللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزہم ما یجزی اہل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ
فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ سکا ف ع جملہ وباتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ وباتی
الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اسمیہ فقتہ سی ت پس کہی گا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کرون میں تیرے لیئے باپ کو اور تیری بہائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ
کہ تحقیق میں رب تیرا ہون پس کہی گا وہ مقر پس صورت بنا کر واسطی اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکے کی اور بہائی اوسکی کی کہا اسمانی پہر تشریف لے گئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیئے پہر تشریف لائی یعنی مجلس میں جبکہ آنکہ صحابہ فکر وغم سے تھے بسبب خبر دینی آنحضرت کے حال دجال کے کہا اسمانی
پس پکڑا میں آنحضرت نی دونون طرفین دروازہ کی ف ح ع لفظ لحمہ ساتہہ زبرلام اور جزم حا کی تمام شکوۃ اور مصابیح کی نسخون میں یعنی جانب کے ذکر کردہ
ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور ارکتابون میں بامعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب یلتجئی الباب ہے ساتہہ جیم کی جملہ حا کی اور ساتہہ قاف کے بدلی ہوئی
ہے باز وی دروازہ کی کہتا ہون میں بعد اتفاق نسخون کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑی کی کہی ہیں پس مجرد کیا
جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونون سے دونون ٹکڑی دروازے کی یعنی کواڑہین وہ لجاتی ہین اور جدا ہوتی ہیں پس یہہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم
بالصواب ت پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسما کہا میں یارسول اللہ تحقیق نکالڈالی اپنی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نے
اگر نکلی دجال اور میں ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے
ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا میں یارسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکاتی ہم روٹی یہانتک
بہوک لگیگی ہی ہمکو یعنی بسبب بیرگنی کی روٹی کی کہنی میں قلت صبر ہی طبیعت انسان کی بہوک سی یا ہین صدہے پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوسدن یعنی بیچ وقت
قحط کی اور مضطر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نی کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی اسمان والون کو یعنی
فرشتون کو قسم تسبیح وتقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اسحالت میں نہین محتاج ہوگا کہانی مینی کا جیسی کہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ
غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جیسی کہ غذا فرشتونکی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے کہا معنی بعید بیان کیی ہین کہ ہم آٹا گوندتی ہین روٹی پکانی کی لیئے پس نہین پکا
سکتی ہم روٹی یہانتک کہ بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالی ڈالتا ہی دل ہمارے ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین
اور بجواب اس معنے کی حضرت کے جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر تسلی دی گا اونکو برکت تسبیح تقدیس کے ف ح ع اور شاید کہ اسمانی یہہ بات بعد اسر
مجلس کے انکر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہہ قول اونہی مجلس میں اور جو کچھ
کہ کہا قصہ آٹی کا اور بہوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل النسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور بہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد ابوداود
والطیالسی اور بعضون نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ماسال احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سالتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم
یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ہو اہون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہین پوچھا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال

دجال کا بہت اسقدر کہ میں پوچھا اونسی اور تحقیق حضرت نی فرمایا مجکو نہین ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہین کریگا تجکو بحمایت وعنایت الہی کی کہانی کہ لوگ کہتی ہین کی اوسکی ساتھہ پہاڑ ہوگا روٹیونکا یعنی وٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی ہوکا پیاسا ہوا ور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کری فرمایا حضرت نی دجال بہت ذلیل ہی اسکی نزدیک اس سی نقل کی یہہ بخاری ی ومسلم نی **ف** کہ پیدا کری اوسکی ساتھہ پرپانسدان امور کی حقیقۃ اور جو کچھہ ظاہر ہوگا اوسکی ساتھہ پر سحر باطل اور صورتین بی حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہین ہی و پر گمراہ کرنی اور شک ڈالنی مومن کے کہ یقین کہی دین مین بلکہ جو کچھہ کہ دیکھی گا اوس سی قسم خوارق سی موجب یاد تی یقین اوسکی کا ہوگا اوسکی جھوٹ پر **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نکلی گا دجال اوپر گدہی سفید کی درمیان دونون کانون اوسکی درازی ستر ہاتھہ کی ہوگی یعنی درازی دونون کانون تو نکی نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **باب قصۃ ابن صیاد** یہہ باب ہی بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ع اکثر نسخہ مین یہہ باب ہی بیچ نسخہ مین تو اسیطرح ہی اور بعضی نسخہ مین ابن الصیاد ہی الف لام سی اور نام اوسکا صاف ہی اور بعضی کہتی ہین عبد سمد اور وہ یہود مدینہ سی ہی اور بعضی کہتی ہین دخیل تہا درمیان اونکی اور تہی اوسمین کچھہ کہانت وسحر اور مجمل امر اوسکا یہہ ہی کہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کیی گئی تہی ساتھہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہ ہی اور صحابہ کو بہی اوسمین اختلاف تہا بس بعضی سپرین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلی گا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہی ولیکن جملہ دجالون سی ہی کہ باعث فتنہ وفساد اور گمراہ کرنی کی ہین جیسی کی حدیث مین آیا ہی کہ اس امت مین دجال ہونگی کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ہون گی اور دلیل اس جماعت کی یہہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کافر ہوگا ساحر تہا ولیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیی مسلمانونکی ساتھہ اور اوسکی فرزند ہوئی اور وہ کہ مین اور مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہین ہونی کی اور مکہ اور مدینہ کی آنی سی منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہی اوسکی حاصل یہہ کہ حال اوسکا مبہم ہی اور آنحضرت پر بہی سباب مین وحی نہین اوتری ہی اور مبہم کہا جیسا کہ احادیث باب سی معلوم ہوگا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب انطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من اصحابہ قبل ابن صیاد حتی وجدوہ یلعب مع الصبیان فی اطم بنی مغالۃ وقد قارب ابن صیاد یومئذ الحلم فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہرہ بیدہ ثم قال اتشہد انی رسول اللہ فنظر الیہ فقال اشہد انک رسول الامیین ثم قال ابن صیاد اتشہد انی رسول اللہ فرصہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال امنت باللہ وبرسولہ ثم قال لابن صیاد ماذا ترای قال یاتینی صادق وکاذب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلط علیک الامر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خبأت لک خبیئا وخبأ لہ یوم تاتی السماء بدخان مبین فقال ھو الدخ فقال اخسا فلن تعدو قدرک قال عمر یا رسول اللہ ائذن لی فیہ ان اضرب عنقہ فقال رسول اللہ روایت ہی عبد سمد بن عمر سی کہ تحقیق عمر بن خطاب گیی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کی اصحاب آنحضرت کی سی طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتھہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہی یہود مین سی وحال آنکہ تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد احتلام کی نون مین بلوغ کی پس دریافت کیا ابن صیاد کی آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی پیٹہہ پر ساتھہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نی یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون تمکو کہ تم پیغمبر امیون کی ہو **ف** ح یعنی عرب کی اسلیی کہ اکثر عرب پڑہی لکہی نہوتی تہی اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر تہی ولیکن خاص عرب کا ہی جانتی تہی اور یہہ بات اوسکی باطل باتون کی قبیلہ سی تہی کہ شیطان کا ہون کو القا کیا کرتا ہی اور یہہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیی کی نبی سچا ہوتا ہی اور جب آنحضرت نی دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھہ عرب کی باطل ہوئی **ت** پہر کہا ابن صیاد نی آنحضرت سی کہ کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا

صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ھو فلست لک علیہ وان لم یکن ھو فلا خیر لک فی قتلہ

ہون پس پہنچا آنحضرت نی ابن صیاد کو ف ح لفظ رص بر اور صاد مہملہ سی استوار کرنا اور اسمین الف زیادہ چیز ونکو سلیی ہا مرصوص مینیاد استوار کو کہتی ہین حاصل یہہ کہ اعضا اوسکی پسمین نورسی ملائی ورپہنچی ذکرہ الخطابی اور نودی نی کہا کہ ہماری شہرونکی اکثر نسخونمین فرقصہ ف اور ضاد معجمہ سی یعنی چھوڑدیا اوسکو اور ترکہ کیا سوال وجواب وسکا اور جدال وسکی ت پہر فرمایا حضرت نی کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبر ف ح یعنی مین ایمان لایا اسکی رسولون پر اور تو اوخمین سی ہی نہین پس اگر تو بہی ونمین ہوتا تو البتہ مین تجہپر ایمان لاتا اور یہہ بہی بنا بر فرض وتقدیر کی ہی وپہلی اسکی کہ جانین حضرت اپنی تئین خاتم النبیین والا پس بعد جانی خاتمیت کی فرض تقدیری بہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہی ہماری بعضی علمانی کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پیہر طلب کری اوس سی کوئی شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہی وقتل نکیا حضرت نی اوسکو باوجود یکہ دعوی کیا اوسنی وبرو اپکی نبوۃ کا اسلیی کہ وہ ڈرکا تہا اومنع کئی گئی تہی حضرت قتل کرنی ڈرکون کی سی اور دوسری یہہ کہ یہود اون دنون مین ذمی تہی وصلح کی تہی اسپر کہ چھوڑی جاوین اپنی حال پر اور وہ اونہین مین سی تہا یا اونکی خلفا سی ت پہر فرمایا حضرت نی کیا دیکہتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہی تجہپر امر غیبی سی کہا اوسنی صادق یعنی خبر سچی کہی اوسکا ذب یعنی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا اور بعضون نی کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیری پاس کیا کہتا ہی تجہسی اوحاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہی مجہسی کچہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور کبہی جہوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسی کہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نی کہ مشتبہ کیا گیا تجہپر امر ف ح یعنی جہوٹ سی اتہپ سچ کی اور کہا شیخ نی کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجہپر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہی اور اس سی ظاہر ہو ابطلان دعوی سالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنی اپنی زبان سی اقرار کیا اوسکا اپنہ حال کا کہ ہوتا ہی پیغمبر ونکات فرمایا آنحضرت نی تحقیق دلمین چہپایا ہی مینی تیری ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتادی تو اوسکو اور طرح حضرت نی امتحان کیا اوسکو تاکہ ظاہر ہو ابطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہی آتا ہی اوس پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہی اوسکو جہوٹی سچی باتین ت حالانکہ چہپائے حضرت نی اوسکو لیی یہہ آیت جسدن لاوی گا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنی وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ پتلی اور زبردار قوی شدید ح یعنی دہوین کے پس بنایا اوسنی اوس آیت کو دلمین بے ہوی سی مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کری یہہ سے بحسب عادت کاہنونکی تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلامین سے لیجاکر اونکو القا کردیتی ہین اور احتمال ہی کہ آنحضرت نی بعضی صحابہ سی تہہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اونکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نی دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سی ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال وسکا کاہنون کا سا ہی بعضی خبرین ناقص بسبب القای شیاطین کی معلوم کرتی ہین پس فرمایا حضرت نی دور ہو تجاوز نہین کرسکی کا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ کی حد قدر ومرتبہ کاہنونکا ہی بسبب ظہار بعضی خبرین ناقص ناتمام کی اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہی اور اخسا کلمہ زجر واہانت کا ہی واسطی ہانکنی کتی اور سور کی کہتی ہین تالوگون کی پاس اوسی ت پس کہا عمر نی یارسول اللہ کیا اذن دیتی ہین آپ مجکو بیچ قتل ابن صیاد کی کہ مارون گردن اوسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی ابن صیاد دجال معہود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مارسکی گا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالی اوسکی عیسی ہیں اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیی اسکی قتل مین ف ع یعنی اسلیی کہ وہ ذمی ہی اور یہود مین سی ہی کہ وہ اہل مرتبہ اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ تہا اور چونکہ اوسمین ابن الات کرتی تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نی کلام مذکور بصورہ شک کی قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَحَّى بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَسَاٰهِيْ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ کہا ابن عمر نے کہ چلی بعد اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے ابن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کی درحالیکہ قصد کرتی تھی کھجور کے درخت کا اور نہیں کی ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے اگر بہتر ثنا کے ساتھ اسکی جو لائق ہے واسطے اسکے پھر ذکر کیا دجال کا پس فرمایا میں ڈراتا ہوں تم کو اسکے سے اور نہیں کوئی پیغمبر مگر ڈرایا ہے اپنی قوم کو البتہ ڈرایا ہے نوح نے اپنی قوم کو لیکن میں کہتا ہوں تم کو اسکے بارے میں بات کہ نہیں کہی کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانتے ہو تم کہ وہ کانا ہے اور نہیں ہے اللہ کانا ف یعنی جانتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور دجال کانا ہوگا

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِيْ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد کہتی تھی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی بہ صاحب ملی اوس سے بیچ بعضی راہوں مدینہ کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اوس نے کیا گواہی دیتی ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اوسکی اور کتابوں اوسکی اور رسولوں اوسکی کیا دیکھتا ہی تو کہا آتا ہی دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر ف حرجسی کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ کہتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہی فوجیں اپنی کہ فتنہ میں ڈالیں لوگوں کو لوگ ت فرمایا آنحضرت نے اور اور کیا دیکھتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتی ہیں خبر جھوٹے کی اور ایک مرد جھوٹی کو دیکھتا ہوں میں شخص جھوٹے کو یا دو شخص جھوٹے کو اور ایک مرد سچے کو ف پھر یا تو شک ڈالا اوس طرح کہا یا اوس طرح اور احتمال ہی کہ شک ڈالا ہے ابن صیاد نے ہو کہ کہا کہ وہ دیکھتا ہوں یا بھولا اور اسکو بہت دخل ہی بھولنے اور احتمال امر اوسکی کہ نہیں سکتا تھا اور حال اوسکا جو اوسپر یعنی اوسکی کہانت میں پس نہ ہو ردو اسکو یعنی اسکی یہ باتیں قابل جواب کے نہیں کہ انقل کرے بہ مسلم نی

وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دُرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

تحقیق ابن صیاد نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کے رنگ مین مشابہ میدے سفید کی ہی اور خوشبو مین مانند
مشک خالص کے نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** نافع قال لقی ابن عمر ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ قولا اغضبہ فانتفخ
حتی ملأ السکۃ فدخل ابن عمر علی حفصۃ وقد بلغہا فقالت لہ رحمک اللہ ما اردت من ابن صیاد اما علمت ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یخرج من غضبۃ یغضبہا رواہ مسلم اور روایت ہی نافع سی کہا ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعض راہون
مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پہول گیا ابن صیاد ماری غصہ کے یہانتک کہ بہر دیا کوچہ کو یعنی اوسکی
بدن پہولی ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کی پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال آنکہ تحقیق پہنچی تہی یہہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نی ابن عمر
کو کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سے کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا
دجال مگر بسبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو **ف** ع یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس غصہ دلا تو ابن صیاد کو
ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسی تا کہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونی اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ
وہ یقین رکہتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکۃ فقال لی ما لقیت من
الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لا یولد لہ وقد ولد لی الیس قد قال وہو
کافر وانا مسلم او لیس قد قال لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ وقد اقبلت من المدینۃ وانا ارید مکۃ ثم قال لی فی آخر
قولہ اما واللہ انی لاعلم مولدہ ومکانہ واین ہو واعرف اباہ وامہ قال فلبسنی قال قلت لہ تبا لک سائر الیوم قال وقیل
لہ ایسرک انک ذاک الرجل قال فقال لو عرض علی ما کرہت رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ ساتہہ ہوا مین
ابن صیاد کے مکی تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجکو کہ کیا پائی مینی لوگونسی ایذا پہر بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین
دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کے اولاد
یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میرے لیی اولاد آیا نہین فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل
ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سے اور مین ارادہ رکہتا ہون مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کے تحقیق مین
البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہے وہ یعنی اب جانتا ہون مین اوسکے مان اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس
مشتبہ کیا دجال نی امر مجہپر **ف** ح یعنی مین اعتقاد رکہتا تہا کہ وہ دجال ہی یہہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر مین اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار
دجالیت کے تہا ساتہہ دلیلونکی اور یہہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو کہی کلام کرنیوالا کتابہ
اپنی نفس سے کرتا ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابو سعید نے کہ کہا مینی ابن صیاد کو ہلاکی ہو جو تیری لیی باقی دنون مین یا بیچ تمام دنون عمر تیری کی کہا ابو سعید نی اور کہا
گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرون مین سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نی پس کہا ابن صیاد نی اگر پیش
کیجاوین مجہپر یعنی وہ صفتین کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینے وغیرہ کی تو ناخوش نرکہون مین **ف** ع یعنی بلکہ قبول کرون مین حاصل یہہ کہ راضی ہی دجال
ہونے پر اور یہہ دلیل واضح ہی اوسکے کفر پر نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** ابن عمر قال لقیتہ وقد نفرت عینہ فقلت متی فعلت عینک ما
رای قال لا ادری قلت لا تدری وہی فی راسک قال ان شاء اللہ خلقہا فی عصاک قال فنخر کاشد نخیر
حمار سمعت رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا مین ابن صیاد سی اس حالت مین کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا مینی کب سے کی آنکہہ تیری نی

وہ چیز کہ دیکہتا ہون مین یعنی ورم کہا نہین جانتا مین کہا مینی نہین جانتا تو حالانکہہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصا مین ف ح
یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جماد مین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ کا اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو
بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی و معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ
سی مانند سخت آواز گدہی کی کہ سنی ہی مینی نقل کی یہہ مسلم نی وعن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن الصیاد
الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم متفق علیہ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہا دیکہا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی کہ قسم
کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مینی سنا ہی عمر رض سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع ح یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رض کی
اسپر تہی کہ ابن صیاد اون دجالون یعنی جہوٹون فریبیون مین سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگے لوگونمین یہہ کہ
وہ مسیح دجال ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی
دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاوی گی اوپر جواز کی وقت غلبۂ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آتی ہی صریح ہی
اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داود
والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین یہہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہہ ابو داود
نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی وعن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا
کہ کسی نی نہ جانا کہ کہان گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہے
تو کچہہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن ابی بکرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابوا الدجال ثلثین عاما لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اضرس واقلہ
منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان
انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الیدین فقال ابو بکرۃ فسمعنا بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر
بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما فقلنا ہل لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین
عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضرس واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من
عندہما فاذا ہو منجدل فی الشمس فی قطیفۃ ولہ ہمہمۃ فکشف عن راسہ فقال ما قلتما قلنا وہل
سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا
اوسنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی مان باپ دجال کی تیس برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا
بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی اخرص سے یہہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمترین جنس غلامون کا از روی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سی منفعت مین سووین گی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس سے
وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پی درپی آنی فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار صالحہ کے
بسبب پے درپی آنی وحی اور الہامات کی ت پہر بیان کیا آنحضرت نے حال مان باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے
یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتون کی پس کہا ابوبکرہ نی پس سنا ہمنی ایک
لڑکیکو بیچ یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی مان باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا
تہا اوسکی مان باپ کی حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہی جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی مان باپ سی کہ آیا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا اونہون نی
کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہماری لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے
سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابوبکرہ نی پس نکلی ہم اون دونون کی پاس سی پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ
مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا گیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابوبکرہ نی کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین
یا اور کچہہ اوسپر اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تو نی جو کچہہ کہ کہا ہمنی کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن جابر ان امرأة من اليهود بالمدينة ولدت غلاما ممسوحة عينه طالعة نابه فاشفق رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يكون الدجال فوجده تحت قطيفة يهمهم فآذنته امه فقالت يا عبد الله هذا ابو القاسم فخرج من
القطيفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لها قاتلها الله لو تركته لبين فذكر مثل معنى حديث ابن عمر
فقال عمر بن الخطاب ائذن لي يا رسول الله فاقتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكن هو فلست
صاحبه انما صاحبه عيسى ابن مريم والا يكن هو فليس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد فلم يزل
رسول الله صلى الله عليه وسلم مشفقا انه هو الدجال رواه في شرح السنة

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہہ اوسکی یعنی دائین اور بعضون نے
کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ہو وہ دجال پس آئی آنحضرت اوسکی دیکہنی کو تا
اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اسحال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نی پس کہا
ای عبد اللہ یہہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونسی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اوسنی ماری اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو تحقیق
وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کے کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن الخطاب رض نی کہ اجازت دیجی مجکو یا
رسول اللہ پس قتل کرونمین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نی اگر ہی ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار
اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہونی کی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ ماری ایک مرد کو
اہل ذمہ سی ف ح اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تہا اسکا دجال ہو اور یہہ کفر ہی جیسا کہ حدیث
ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا ڈرانیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو ف ع کہا بعضی
محققین نے کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہی یہہ ہی کہ کہا جاوے کہ آنحضرت نی اوسکو گمان

کیا تہا دجال پہلی تحقیق ہونی خبر مسیح دجال کی پس جبکہ خبر دی گئی آنحضرت اوسکے حال و قصہ سے بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا یہہ اوس چیز کی کہ نزدیک حضرت کی تہی واضح ہوگیا حضرت پر یہہ کہ نہین ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابو سعید نی وقت ہمراہ جانے ابن صیاد کی مکہ کو اور ای پر موافق ہونا دجال کی مان باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی مان باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہی اوسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کی سی نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہے قسم کہانا عمر رض وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اس سے کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سب پہلے ظاہر ہونی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس یہہ نسبت امت کے حضرت کو اوسکا ڈر رہتا تہا بنا بر احتیاط کی **ت** نقل کیے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین

باب نزول عیسی علیہ السلام

باب ہے بیچ بیان اوترنی عیسی علیہ السلام کی **ف** ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی ع اوترینگی آسمان سے زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت کی شریعت پر اور اے پر بعضی احکام کہ ہمارے شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگے حضرت عیسی اونکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سی ہے جیسیکہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمد سی ہونگی جیسی کہ موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس خدا کی کہ بقای جان میرے کا اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق اوترینگی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو **ف** ع یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین دو لکڑیان ہین مثلث ایک دوسرے سی گذری ہوئی اوپر ہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص سولی دی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کے بناتی ہین اور اپنی گردنمین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود کی اور کبہی حضرت عیسی کی صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا **ت** اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ **ف** ع یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوائے دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکیکا اور حکم کرنا ساتہہ شرایع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ رکہا جاویگا جزیہ اونسی اسلیے کہ نہین پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرت کا **ت** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہے **ف** ح حتی پہلا متعلق ہے جملہ ویفیض المال کے اور حتی دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیونکی ساتہہ طاعت و عبادت کی پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسے وقت پر نہین لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگونکی بہی اسے پر آجاوینگے اور اونکی نزدیک یہہ بہتر معلوم ہوئیگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو جب کہ رغبت مال کی نرہیگی اور بالکل اوس سے اعراض کرینگی مال کے خرچ کرنی کی فضیلت و محبت نرہیگی پس نرہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کی

ت پھر کہتی تھی ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتی ہو اوسمیں تو پڑھو اگر چاہو یہہ آیہ کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لائیگا عیسیٰ پر پہلی مرنی اونکی کی پڑھو ساری آیہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ح یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ مین جب دین و ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف و مخالفت اوٹھہ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق مین کہتی ہین وہ یہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائین گی جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگی اور یہہ ایک وجہ ہی اس آیہ کی تفسیر مین اور ابوہریرہ رضی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور اور وجہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سی مگر کہ ایمان لاتا ہے پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر یہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالیٰ کیطرف پھری اور حاصل مقصود یہہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم ضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہین رکھتا پس چاہیئی کہ باختیار خود پہلی اوسوقت کی ستعداد اوسکا ہو **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَۃَ وَلَتُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْہَا وَلَتَذْہَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُمَا قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترین گی عیسیٰ بیٹی مریم کی احال مین کہ حاکم عادل ہون گے پس توڑینگی صلیبون کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکھدین گی جزیہ اہل ذمہ سی اور چھوڑ دینگی عیسیٰ یا چھوڑی جاوینگی اونٹنیان جوان پس نہین کیجاوینگی سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہین رہنی کی ہمنی یہہ ہین کہ نہین حکم کرینگی کسیکو اسکا کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوٰۃ کی پس کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین لیگا اور جائز ہی یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی زمین مین واسطی طلب مال کی اور حاصل کرنی احتیاج الیہ کی واسطی استغنار اونکی کی ت البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سی کینہ اور بغض اور حسد ف ح یہہ سب چیزین جڑ بنیاسی ہوتی ہین پس جاتی رہینگی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون مین سی ت اور البتہ بلاوین گی عیسیٰ ؑ لوگونکو طرف قبول کرنے مال کی پس نہین قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنار کی نقل کی یہہ مسلم فی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت ؐ نی کیا ہوگا حال تمہارا جبوقت کہ اوترین گی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہاری اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا ف ح یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ ؑ اقتدا کرینگے اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسکی مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی ہمین اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام تعلیم کرنیوالی خیر کی ہون گی اوس زمانہ مین ای پر امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جو اوترینگے مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہونگی اور جاہین گی کہ پیچھی ہٹ جاوین اور امام عیسیٰ کو کرین پس عیسیٰ امام نہین ہونی کی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ ہی کرینگی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سی عیسیٰ ہین اور مراد ساتھہ ہونی اونکی کی تم مین سی حکم کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور اور روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسیٰ تمہاری ساتھہ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی دین و ملت تمہاری سی اور حکم کرنیوالی ساتھہ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُہُمْ

تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی حق پر اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت نی پس اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیئی کہ اولی ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہین گی عیسی اوس امیر سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی اسلیئی کہ تا نہ وہم جاوی میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضونپر امیر و امام ہین بسبب بزرگ رکہنی خدا تعالی کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیئی اولاد اور ٹہیرین گی زمین مین پینتالیس برس

ف ع اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوین گی طرف آسمان کی اسحال مین کہ عمر اونکی تین تیس برس کی ہوگی اور ٹہیرین گی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع ساتہہ اوسچیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کے ت پہر مرینگی عیسی پس دفن کئی جاوینگی نزدیک میری بیچ مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین ف ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رض کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رض کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کی روضہ مین دفن نہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیئی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رض کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر مجکو میری سوکنون کی ساتہہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی ف ح ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ کہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیئی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ بہی لفظ حدیث کی ہین کہ مؤلف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہے ف ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیئی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ عبارت ہی مرنے طبقہ لوگونکی سی کہ عمرونمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد یہان یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب وسنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہاتین احتمال دونو کا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر

الفصل الاول

فصل پہلی

عن

عن شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونو انگلیون کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مینی قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت کی سی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونو انگلیون کو ت مانند زیادتی اور بڑہاؤ ایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی ف ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی یہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی ت پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سی ہو اسپر بہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت سی ہی وعن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسے وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہین ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی ف ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہی اور اوسکو سوای خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا ت اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ح یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سے کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سی مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام بنا بر غالب کے والا جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رض وغیرہما کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کی چنانچہ کہا ہے بعضون نی کہ پیدا ہوئی کوئی اوس زمانہ کی تمام ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی اکابر علماء مین سی خضر علیہ السلام کی موت کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علماء کہ خضر ع اس عموم سی مخصوص ہین اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا ہی دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلئی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نتہی کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبرین بیچ وجود خضر کے مشایخ سی تواتر پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا بنی اسرائیل مین سی کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى

الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آوینگی سو برس اسحالمین کہ زمین پر
ہو کوئی شخص زندہ اوسدن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ
عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ پاویگا
اوسکو پڑہاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاؤگے
اشارت کی طرف ہلاک ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیئی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری
سی تہا اور جواب علی اسلوب الحکم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہے
اور یہہ ظاہر ہے یا اکثر کا اور یہہ غالب ہے **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا کار قیامت کی اور
اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی پر یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ دو اونگلیون
اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کے نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ
لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری
نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا
دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایکدن
نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث
کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر
اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قایم نہین ہونی کی اور اس امت کو ہلاک نہین کرنی کا
بعد اسکی جو کچہہ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شداید اور عقوبات سی نگاہ رکہی گا اور اونکو آفتین
نہین پہنچین گی کہ اوسی مستہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالونمین ثابت کیا ہی کہ بقای امت بعد ہزار
برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کرنیکا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ
فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی رہا
لٹکا ہوا ساتہہ ایک دہاکی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاکا کہ توڑا جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر **ف** یعنی نیک سب مرجاوین گی اور بد باقی رہین گی پس قایم ہوگی قیامت اوپر جب تک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبودار چلی گی کہ مسلمان سب مرجاوینگی اور بد کار باقی رہین گی کہ آپسمین گدہونکی مانند اختلاط کرینگی پس اوپر قایم ہوگی قیامت

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ وفی روایۃ قال لا تقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ اللہ رواہ مسلم

روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین ہوگا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ

ف اس سی معلوم ہوا کہ بقا عالم بسبب کثت علماء عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹہالین گی عالم ہیچ نہین رہی کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع مراد خلق سی آدمی ہین اسلیی کہ مراد شرارسی گنہگار ہین اور متصف ساتہہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی اس حدیث مین اور حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلوا علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہین گی ہم کہ یہان مستغرق ہے تمام زمانون کو عام ہی انہین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وذو الخلصۃ طاغیۃ دوس التی کانوا یعبدون فی الجاہلیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قایم نہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے **ف** دوس ایک قبیلہ ہی مین سی اور ذو الخلصہ ساتہہ ضمہ معجمہ اور لام کی اور دونون کی بیچ مین ہی ہی یا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تا اوسکو خراب کیا پس فرماتی مین کہ اخیر زمانہ مین یہہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی نی کہ ابو ہریرہ مین یا اور کوئی ہیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہات کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین **ف** علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہی **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہنی کی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیہ کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتہہ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب دینون

اگرچہ ناخوش رکہین اوسکو مشرک **ف** ح چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس مین
گمان کرتی تہی بلکہ یقیناً جانتی تہی **ت** کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونیکی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہین فرمایا آنحضرت
نی تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سی یعنی بعض اوس چیز سی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدایتعالی نی اور بیان کیا اوسکو
ساتہہ قول اپنی کی پہر بہیجی گا خدایتعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہی گا وہ شخص کہ نہین ہے
کچہہ نیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حجر اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کے
یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی بحکمت الٰہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الٰہی کی ہی بدون پر قایم ہونہ نیکون پر **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ
سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ
قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ
عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ
اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى
فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ
فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین
جانتا مین کہ مراد آنحضرت کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس **ف** ح پہلی معلوم ہو چکا کہ بعضے روایتونمین چالیس برس آئی ہین اور بعضے
مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بہی ذکر کی گئی **ت** پس بہیجی گا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس
ڈہونڈینگی عیسی دجال کو پس مارینگی اوسکو پہر ٹہیرینگی عیسی سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی **ف** ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان
کامل اور طریقہ محمود کی دوست ایک دوسری کی ہونگی لوگونمین اور ٹہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہیرنے
عیسی کے پینتالیس برس ہونگی **ت** پہر بہیجی گا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کیطرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دلمین مقدار ذرہ کے
بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لی گی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کے
یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ سبکے
پرندون اور گرانی درندون کی **ف** ح ع یعنی فسق و فساد اور قضائی شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی
و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب و وحشت
اور ہلاک کرنا اور قلت رحم **ت** نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی نامشروع سی پس صورت پکڑ کی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہین شرم کرتی تم ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی انکو بت پرستی کیطرف بلاویگا ت پھر انہین سے شیطا نکو کہ کیا حکم کرتا ہی تو مجکو اور مقتضو تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ح یعنی ازراہ توسل کی کہ اللہ اوس سی راضی ہوگا جیسکہ اللہ تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہولاء شفعاءنا عند اللہ ت اور حال یہہ کہ وہ اس حالت بدمین بکثرت ہوگا رزق اونکا اچہی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پھر پھونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کے کوئی مگر کجہکا دیگا گردن کی ایکطرف کو اور بلند کریگا دوسریطرف کو ف ح یعنی اوسکی ہیئت ہی لوگونکی دل بہیٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہوجاویگی اور اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایکطرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایکطرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوہی ت فرمایا آنحضرت نی پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹ کو یعنی تا اونکو پلاوی پس اثنا کار مین مرجاویگا وہ شخص اور مرجاوینگی لوگ عین کار و بار مین پھر بھیجیگا اللہ تعالے مینہہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوسکے سبب سے بدن لوگون کی گل گئی ہونگی قبرونمین پھر پھونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہین گی ہول قیامت کی پھر کہا جاویگا لوگونکو اوی لوگو اوطرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراو کہو ان لوگونکو سلیئی کہ یہہ پوچہی جاوینگی کرو اسی اور حساب لیا جاویگا اوسنی پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالے فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی جناب عزت سی پوچہین گی کہ کتنو نمین سی کتنی یعنی وہ وجود و زخکو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنو نمین سے یعنی عدد مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالے فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لئی ہزار شخص مین سی نو سو ننانوین ف ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جائیگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر ہی کہ مراد اوسنی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلے فصل باب الحشر کی مین آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سے ہونگی ت پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف یہہ کنایہ ہی اوسدن کی درازی سی یا شدت و محنت سی کہ اوسمین ہوگی سلئی کہ بڑہاپا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سی اور محنت سخت سی ف ح کشف ساق کنایہ ہے خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت و محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہلجاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک دلیل یہی ہے کہ جو کہی گئی وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاوِیَۃَ لَا تَنْقَطِعُ الْہِجْرَۃُ فِی بَابِ التَّوْبَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لاتنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف صور پیش سی شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکین گی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرانی کی لئی زندون کی اور دوسرا زندہ کرنی مردون کی لئی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَہْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَہُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْہُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُہُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْہُ خُلِقَ وَفِیْہِ یُرَکَّبُ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ مارنیکی اور نفخہ زندہ کرنیکی چالیس ہین یہہ ہیہا لوگون نی ای ابوہریرہ ایامدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی آیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس برس ہین کہا نہین جانتا مین ف ح یعنی جو کہا آنحضرت سی مجمل سا ہی مبنی بہ فصل سا اور اوسکو بہول گیا مین جرأت نہین کہ سکتا کہ اوسکا راوی کیا ہی اور مین عمل کرتا ہون اوسپر اور حدیثہا مفصل سے کردہ

چالیس برس تین اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاری گا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگی آدمی اور اور جاندار جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہوجاتے ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی **ف** ح ساتہہ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچی ٹریڑہ کی درمیان دوسرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جرحا کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہی اوسکا یہہ نام رکہا گیا **ت** اور اوس ہڈی سی ترکیب دی جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ٹریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی سارے ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سی پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا **ف** ع اور یہہ بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوی اجساد انبیا کی اور ایسی ہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور اونہین مین سی موذن ہین کہ جو سدا اذان دیتی ہین پس یہہ اپنی قبرون مین زندہ ہین مانند زندون کے + +

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پنجہ مین لیلیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمانکو اپنی دائین ہاتہہ مین **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہی عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کے سی کہ اوہام خلق کے اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمانکو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہے اوسکو تخصیص کیا ساتہہ دائین ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتہہ مین **ت** پہر فرماوی گا اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہت مگر میری ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کا کرتی تہے + + +

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لپیٹیگا اللہ آسمانکو دن قیامت کے پہر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی چاہ مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالے نقل کی مسلم نے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ آیا ایک عالم یہودیون مین سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا آسمانونکو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینونکو ایک اونگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک اونگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچی کے تر مٹی کو ایک اونگلی پر اور باقی مخلوق کو

ایک

ایک اونگلی پر پہر ہلاویگا اونگلیونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا **ف** ح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی
اور جزماً یعنے ہاتہہ اور اونگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین روش کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ
اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدائش سی بی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا
چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہہ راہ خوب ہے بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیی اس سے کہ تاویل
کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہے اور تخت سی یہہ فافہم اور اسلیی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا **ت** پس ہنسی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوس چیز سی کہ کہا اوس عالم یہودیون کی نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا بسبب تکذیب عالم
مذکور کی تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گو جاننی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نی یہہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی
اوسکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچانا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی
قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگی اوسکی دائین ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین
مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہودی نی کہا تفسیر و تفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن عائشة قالت سألت رسول الله**
صلى الله عليه وسلم عن قوله يوم تبدل الارض غير الارض والسموات فاين يكون الناس يومئذ قال على الصراط رواه مسلم
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیۃ کی سی اوس دن کہ تبدیل و تغییر دیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی
بدلہ مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کی پس کہان ہونگی لوگ اوس دن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوس دن پل صراط
پر ہونگی **ف** مراد صراط سی یہی پل صراط معہود ہے یا ہر صراط کہ ہو اور اصل صراط بمعنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدلی
جاویگی ساتہہ روٹی سفید کی پس کہائینگے اوسکو مومن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کے ہی اور
تبدیل آسمان ساتہہ چہڑ جانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ
کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارون سی یعنی دراہم کے بدلی دینارین لین مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی
یعنے چہلہ کو پگہلا کر بشکل انگوٹہی کی بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کے ساتہہ اور زمین و آسمان کے دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار
بیچ تبدیل صفات کے اکثر ہین ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگی ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی و پستی اوسمین
نرہی اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی کہ ایک زمین
پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نے گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه**
وسلم الشمس والقمر مكوران يوم القيمة رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگی
دن قیامت کی **ف** ح یعنی اوٹہا کر گوشہ مین ڈالدی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اون کی اور جاتا رہیگا
پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی **ت** نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابي سعيد الخدري قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انعم وصاحب الصور قد التقمه واصغى سمعه وحنى جبهته ينتظر متى يؤمر بالنفخ
فقالوا يا رسول الله وما تامرنا قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل رواه الترمذي اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ کیونکر چین سی اور خوش رہون مین حال آنکہ صاحب صور کہ اسرافیل ع ہین رکہی ہوی ہین ایک طرف صور کی اپنی مونہہ مین پہونکنی کی
لیے اور جہکائی ہوئی ہی کان اپنا یعنی کان لگا رہا ہی جناب حق مین کہ جب فرماوی پہونکنی کو اوسیوقت پہونکون اور جہکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جیسیکہ
عادت ہی نرسنگا بجانیوالونکی یعنی تیار ہو رہا ہی بجانیکی لیی منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوی صور پہونکنی کا پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ جب حال یہہ ہے
تو کیا فرماتی ہین آپ ہمکو یعنی پڑہنی کی لیی اب اور اوسوقت یا مطلق وقت سختیون کی فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز وہ **ف** ع
یعنے التجا درگاہ حق مین لیجاؤ اور اوسیکی فضل و کرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوی تو اوسکو
پڑہین تا اوس سی سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نی اوسکو آگ مین ڈالی جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی جسوقت
کہ منافقون نی ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پہونکا جاویگا اوسمین **ف** ع یعنی اسرافیل پہونگین کی دو بار اور کہا
بعضون نی کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانون کی اور زمین کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہی اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ جب پہونکا جاویگا صور مین
پس وہ دن سخت ہی کافرون پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الردفۃ یعنی اوسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچہی آویگا اوسکی رادفہ
کہ مراد راجفہ سی نفخہ پہلا ہی کہ زمین و پہاڑ اوس سی ہل جاوینگی اور حرکت مین آوینگی مشتق رجف سی بمعنی ہلنی اور لرزی مین پڑنی کی اور مراد رادفہ سی
نفخہ دوسرا ہی کہ پہلی نفخہ کی پیچہی پہونچیگا مشتق ردف سی بمعنی ایک چیز کی پیچہی پہونچنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ترجمۃ الباب مین **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَئِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ اور روایت ہی
ابو سعید سی کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صور پہونکنی والیکا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ دائین طرف اوسکی جبرئیل ہونگی اور بائین طرف
اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنی کی وقت **وعن** اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا
اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ
خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ
اور خاک ہونی کی اور کیا ہی نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کی کہ اوس سی اوسپر دلیل پکڑین فرمایا آنحضرت نی کیا نہین گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کی
وقت قحط اور خشکی مینہہ کے کہ کچہہ سبزہ وہان نہین ہوتا پہر گذرتا ہی تو اوس جنگل پر اسحال مین کہ ہلتا ہی یعنی لہلہاتا ہی سبزہ کہا مینی ہان فرمایا
آنحضرت نی پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہی اوسکی مخلوق مین اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین
نے **بَابُ الْحَشْرِ** باب ہی بیچ بیان حشر کی **ف** ح حشر کی معنی ہین ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سی یوم الحشر روز قیامت
کو کہتی ہین کہ مردی قبرونسی زندہ کر کر نکالی جاوینگی اور جمع کیی جاوینگی اوس جگہہ کہ اوسکو محشر کہتی ہین اور حشر دو ہونگی ایک بعد قیامت کے بمعنی ذکر کیی گیی کے اور
دوسرے پہلی قیامت کی اوسکی نشانیون سی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کیطرف سی پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام مین ہانک کر لیجاویگی
جیسیکہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضی حدیثین آوینگی کہ محتمل دونون معنی کو ہین علما نی دونون احتمال کہی اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیے جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گولائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطی کسیکی یعنی مکان و عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّاُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی ہاتہہ مین **ف** ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ مین ہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم بہوبل مین ڈالتے ہین تا پختہ ہو **ت** جیسیکہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگے پس بعضون نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ مستبعد نہین ہے قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کر دی اور بہشتیونکو کہانیکو دی اور اولی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچہہ تاویل کے ہے بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدای پاک مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیونکی یعنی وہ کہانا کہ اول اونکی آگی لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہان خبر دی کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتہہ خبر یہودی کی کہ توریۃ سی خبر دی تہی اوسنی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کی آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کے کہ جتنی روٹی لگا کر کہائینگے وہ بالام ہی اور نون **ف** ح بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی **ت** کہا اونہون نے اور کیا ہی یہہ یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تو نی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر پڑ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہہ وہ جماعت ہے کہ بی حساب بہشت مین جائینگے اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگی اور ہو سکتا ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی ہو جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے

اور یہ تین فرقوں اور قسموں کے ف ع سوار ایک قسم پر ہیں اون تین میں سے اور باقی شامل ہیں دو فرقوں آخیر کو اور وہ دونوں پیادہ چلنے والے ہیں اور
موندہ پر چلنی والی جیسکہ آتا ہی دوسری فصل میں ت ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت میں اور فضل و رحمت اسد تعالی کی میں لاخوف علیہم الایہ یہ تین
صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرانیوالا ف ع یعنی آگ دوزخ سی اور وہ وہ ہیں کہ ڈرتی ہیں لیکن اجتناب کرتی ہیں اوس سی اسمیں تنبیہ ہی اوپر طاعت
اسکے امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف پر ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی
ہونگی ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوینگے اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمونپر اور یہہ اعداد تفصیل مراتب اون دونوں قسمونکی
بہ سبیل کنایہ اور تمثیل کے پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت در سبقت اوسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہیں ذکر کیے قیاس پر چھوڑ کر
اور ہوناکتی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک بہت ہونیت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر دلالت کریگا اسلیکی وہ مرتبہ تقرب
کا ہی قسم انبیاء اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہی ت اور جمع کرینگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کرینگی آگ قیلولہ کریگی یعنی ساتھہ رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت
کرینگی اور رات گذارینگے ساتھہ اونکی جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان شام کرینگی
ف ح یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھہ رہیگی اونکی جدا نہین ہونی کی اور شمار حون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ حشر
روز قیامت کا ہی بعد اوٹھنی مردونکی گور سی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوینگی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر
وصواب تر ہی واللہ علم ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون
حفاۃ عراۃ غرلا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وانہ یؤخذ
من اصحابی ذات الشمال فاقول اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم
فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ
اور روایت بخاری ابن عباس سی اوسی نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم کسی فرمایا بیشک تم جمع کیے جاوگی اور اوٹھائی جاوگی ننگی پانون ننگی بدن بی ختنہ ف
اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوٹھینگی تو تمام اجزا بدن کی بدستور لیجاوینگی اسلیی کہ جب جوخبر یعنی سرکار کا وجب الی زالہ
نہاد دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اول اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اسد تعالی کی ساتھہ
کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اسد تعالی کی بہ نسبت اشیاء ممکنات کی ت یہہ پڑہی حضرت نبی یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد
کے یہہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدائش مین یعنی ماں کی پیٹون سی ننگی پانون ننگی بدن بی ختنہ ویسا ہی پھر پیدا کرنکالینگے ہم
قبرون سی دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہہ کہ پیدا کرنا ہمہ بلاشبہ ہمین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نبی اول
اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگی کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین ف ع اسلیی کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو پہنائی جاتی ہین اسلیکی اول اوہ خدا
مین پہنائے گئے ہین اگر کہا جاوے کہ ہین ذالنی کی لیی پس فضیلت سے اس وجہ کر دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر فضل ہونے اونکی ہماری نبی صلی اسد علیہ وسلم سی در حقیقت ہین
پہلے عزا و اکرام اونکے ہی بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کی علاوہ یہہ ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بھی ساتھہ کپڑونکی کہ دفن کیے گئے ہین اون مین اوٹھینگے
گے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واسد سبحانہ اعلم یہہ دیکھی یعنی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ
الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلایق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق
کتنے ایک آدمی میری صحابہ مین سے پکڑی جاوینگے اور لیجائی جاوینگی پانین ہاتھہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہی ہوگی پس کہونگا

مین یعنی بطریق تحیر اور بقصد اخلاص کروانی اونکیکی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو لیی جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ رہی
برگشتہ دین سی اور پہرنیوالی اپنی ایڑیون پر اوسوقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی ع نی اور تہا مین اونپر گواہ اور
واقف اونکی احوال کا جبتک کہ تہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہی العزیز الحکیم **ف** ح اور مضمون تمام آیۃ کا یہہ ہی کہ عیسی ع نی کہا کہ جبتک
مین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نچہوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوای حق کی کہین اور جب اوٹہایا تو نی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف اونکی
حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کرے تو اونکو اور گرفتار کرے تو اونکو اونکی کرتوت پر بندی تیری ہین جو کچہہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہسکتا کہ
کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری اونکی عذاب سی تو غالب و حکیم ہی اور مراد اصحاب سی خواص اصحاب نہین ہین اسلیی کہ ہمکو یقینا معلوم
ہے کہ کوئی اونمین سے بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اجہٹ اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئی مانند اتباع مسیلمہ
کذاب اور اسود اور مانند اونکیکی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحشر
الناس یوم القیمۃ حفاۃ عراۃ غرلا قلت یا رسول اللہ الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضہم الی بعض فقال یا عائشۃ
الامر اشد من ان ینظر بعضہم الی بعض متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع
کیے جاوینگی لوگ دن قیامت کے ننگی پانون ننگی بدن بی ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکہی گا بعض اونکا طرف بعض کے
یعنی مرد و عورت ننگا دیکہینگے مردون اور عورتونکو پس انکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سی
کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ **ت** نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس ان رجلا قال یا نبی اللہ کیف یحشر الکافر علی وجہہ یوم القیمۃ قال الیس الذی امشاہ
علی الرجلین فی الدنیا قادر علی ان یمشیہ علی وجہہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا
کافر اپنی مونہہ پر دن قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا مونہہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہے شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر
ہے چلانی اوسکی پر مونہہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی
ابرہیم اباہ آزر یوم القیمۃ علی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابرہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول لہ ابوہ فالیوم لا
اعصیک فیقول ابرہیم یا رب انک وعدتنی ان لا تخزینی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ تعالی
انی حرمت الجنۃ علی الکفرین ثم یقال لابرہیم انظر ما تحت رجلیک فینظر فاذا ہو بذیخ متلطخ فیؤخذ بقوائمہ
فیلقی فی النار رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات
کرینگی ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگی اوسکو ابراہیم کیا نہین
کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اوس چیز مین کہ خبر دون تجکو حقتعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت
کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میری تحقیق تو نی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ
تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سی کہ بہت دور ہے اللہ کے رحمت سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول
نہین کہ یہہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پانون کے نیچی پس دیکہینگے ابراہیم اپنی پانونکی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبر مین پس پکڑی
جاوینگی پانون اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح آزر کی ایسی خوار صورت اسلیی بن جاویگی تا محبت پدری با براہیم سی جاتی رہے

اور کہا ہی علما نی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی اور بیزار ہوئی تہی دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کے اونکو دیکہینگی تو مہر پدری دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے
مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکہینگے نا امید ہونگی اور بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر کفر پر مرا
واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو بیزاری
ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْہَبَ عَرَقُہُمْ
فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَیُلْجِمُہُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ پسینا گرائینگے لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہونچیگا اونکی
دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہونچیگا اونکی کانون تک **ف** ع لوگ یعنی سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا گرائینگے پس
ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین اونسی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت
اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعن** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی
تَکُوْنَ مِنْہُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِہِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْہُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْہُمْ
مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ یُلْجِمُہُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ہی مقداد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب اونسی
مقدار ایک کوس کے اور بعضون نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی اونمین سے وہ ہون
گے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح اور یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اور خوبتر ہین اور اسی قیاس پر اورونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک
کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہین پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا
عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی
اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع کہا ابن ملک نے کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کی بعضون کے دہانہ تک پہونچیگا
تو کیونکر پہونچیگا دوسری کے ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ تہانب کہیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی کی پس نہین پہونچیگا اوسکی غیر کی
طرف کچہہ جیسیکہ تہانب کہا جاری ہونا دریا کا موسی علیہ السلام کے لیی کہتا ہون مین کہ یہہ جواب معتمد ہی اسلیی کہ تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کے ہونگی نہین
دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اون مین سے عذاب ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہہ ہے
کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہے اور دوسرا درد
و مصیبت مین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ
وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ
الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَہَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ
الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ رُبُعَ اَہْلِ الْجَنَّۃِ
فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ

فی

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کے محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہین گے آدم حاضر ہونمین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیری دونون ہاتون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہمکو منظور ہی اپنی فرزندونمین سی اونکو نکال اور جدا کر کہین گے آدم اور کیا ہی مقدار دوزخکی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سے نوسو ننانوی ۹۹۹ یعنی یہہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بہیجی اور باقی دوزخکو **ف** ح ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کے کہ اوسمین ہے ہر سو مین سی ننانوین دوزخ کی لیی اسکا جواب کرمانی نی یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہے اور مقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کے ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگارونمین پس ہونگی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوین کافر اور ہر سو مین سی ننانوین گنہگار اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہے حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج و ماجوج کے بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی اور دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو **ت** پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خوردسال اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خوردسال ہو تو ہیبت اوسحال اور صدمہ اوس مقال کیسی بڈہا ہو جائی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو ماری ہیبت کے پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خوردسال بہی اوٹہین اور وقت وقوع اسحال کے بڈہی ہو جائین پہر وقت جانی بہشت کے جوان ہو جائین **ت** اور دیکہی گا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگونکو مست یعنی نشی مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سی لیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہہ مستی و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نی یعنی خوف و حسرت سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطی سمجہانی اور تسلی اونکی کی کہ خوش ہو اور غم نہ کہاؤ پس بتحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سی ہزار **ف** ع ح یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جائینگے بشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار اون مین سے پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اگلی امت کے بہی سوای یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہے جیسیکہ کہا راوی نی **ت** پہر فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی اہل بہشت کی **ف** ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تا کہ نہ پہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی ماری دفعۃً یا بنظر داخل ہونے اونکی کی کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیرہ ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیی جیسیکہ وحی اوتری **ف** پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع شاید کہ درود اس حدیث کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیی کہ اہل جنت کے ایکسو بیس صفین ہونگے اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کے کہ آگی آتی ہے **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ وَیَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَاءً وَّسُمْعَۃً فَیَذْھَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُوْدُ ظَھْرُہٗ طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف** ح یعنی دکہاویگا شدت و محنت اپنی خلق کی لیی اور یہہ عبارت کنایہ ہے شدت اور محنت اور فکر و غم سی بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچہہ تاویل نہین کرتی اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتی ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین **ت** پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت **ف** یعنی بسبب کمال شدت کے کر پڑینگے سجدہ مین واسطی طلب دور ہو جانی شدت کے بسبب اس قربت کی اور مراد مومن مرد و عورت سی خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ **ت** اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا دنیا مین واسطی دکہانی اور سنانی لوگونکی یعنی از راہ نفاق و شہرت کے کرتا تہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہو جائینگے پیٹہ اوسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑنی کے نہین وقت جہکنی اور اوٹہنی کی پس نہین سجدہ کر سکیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَ الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پر پشہ کی ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہین ہوگے کچہہ قدر و منزلت اوسکے اللہ کے نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور اپنی کردار کو اچہا جانتی ہین عمل اونکی ضایع اور نابود ہین اس آیہ کو پس قایم نہین کرینگی ہم اور نہین رکہینگے کافرون کے لیی دن قیامت کے کچہہ قدر و اعتبار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُھَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَھَا اَنْ تَشْھَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَۃٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَھْرِھَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَیَّ کَذَا وَکَذَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَھٰذِہٖ اَخْبَارُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیہ اوسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کہ کیا ہین خبرین زمین کے کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کے یہہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندی اور لونڈی یعنی مرد و زن کے ساتہہ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرح سی کہ کہیگی کیا مجہپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی مین اور فلانی سال مین فرمایا پس یہہ یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو بہلائیون پر پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اوسکیکا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ زیادہ کے نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاۃً وَّصِنْفًا رُکْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وکیف یمشون علی وجوههم قال ان الذی امشاهم علی اقدامهم قادر علی ان یمشیهم علی وجوههم اما انهم یتقون بوجوههم کل حدب وشوک رواه الترمذی اور روایت ہے اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کیجاوینگی لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم مونہہ کی بل چلتی **ف** ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین نیک اعمال ساتہہ برون کی اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم کفار **ت** کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سی چلینگے مونہہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پانون سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا اونکو پانون کی بل وہ قادر ہی اوپر چلانی اونکی کی موہونکے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچینگی ساتہہ موہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی **ف** ع یعنی اور مانند اوسکی سی قسم موذیات سی یعنے مونہہ اونکی بجای اونکی ہاتہہ و پانون کی ہو جائینگے جیسیکہ ہاتہہ و پانون سی موذیات راہ سی اور بلندی و پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی اپنی موہون سی کرینگی اور مونہہ اونکی کام پانونکی کرینگی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری کی نرکہی اللہ تعالی نی اونکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سره ان ینظر الی یوم القیمة کانه رای عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواه احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکہنا ساتہہ آنکہہ کی ہو پس چاہیی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** ح اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکہہ سی دیکہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی الله علیه وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثة افواج فوجا راکبین طاعمین کاسین وفوجا یسحبهم الملئکة علی وجوههم وتحشرهم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی الله الآفة علی الظهر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون له الحدیقة یعطیها بذات القتب لا یقدر علیها رواه النسائی روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی کہ اللہ تعالی نی سچ خبر دی ہی اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جائینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالی پہننی والے یعنی چین والی اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم کہینچینگے اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتی اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف** ع نہ چلینگے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹہ پر یعنی سواریونپر کہ جنکی پیٹہونپر سوار ہونگے پس نہین باقی رہیگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلے مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پانیکا اوسپر اور بہم نہین پہونچنی کا **ف** ح جاننا چاہیی کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون له حدیقة صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سی ہی جیسیکہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل پکڑی ہی نقل کر کر ترجیح اسیکو دی ہی کہ یہہ حشر قیامت ہی ہے اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی قول تورپشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے دفع کرنا اوسکا باین نہج کہ کہا جاوی کہ یہہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کے ساتہہ پس لائق ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مسامحۃ پر واللہ اعلم اور کچہہ توجیہ اسکی تورپشتی سے اوپر بہی نقل کی ہے ابو ہریرہ کے حدیث مین

باب الحساب والقصاص والمیزان

باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا **ف** حساب گنا اور یہان مراد ہی گنا کروار بندونکا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور
اوسپر روشن ہے ولیکن یہہ اسلیے کرینگی کہ تا حجت ہو اونپر اور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہے پس اعتقاد اسکا
واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھہ شخص کے مانند اوس کے کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدلی اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی
کے روز قیامت کی اور جسنی کسی سے کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسیکہ حیوانات اور اطفال
اور تمام حیوانات کو اسلیے اوٹھائینگی جیسیکہ بکری شاخ دار نی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہی اوس چیز سی کہ جانی جاوین
اوس سے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑ کر تولتی ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوری درمیان
دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کی تلینگے اوسمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون
کے اور بعضون نے کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بنا کر لاوینگی اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی
مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ
وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ یَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب
کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہی حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب مینے یہہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت صلعم
سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطی رفع اشکال کی کہا مینی کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب دائین ہاتھہ مین پس قریب
ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ
حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا **ف** جیسیکہ کہین یہہ کیا تونی اور وہ کیا تونی بغیر اسکی کہ کدو کاوش کرین اوس سی اور دقت ڈالین اوسپر
اور تیسرے فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامہ اعمال اوسکا دکھاوینگی تا دیکھی پھر درگذر کرینگی **ت** ولیکن مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ کدو کاوش کیا
جاوی حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھہ نہ چھوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین
یہی ہی اور اول عرض و اظہار ہی فقط **ف** حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا
جاوی اور لفظ آیت کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دیی جاوینگی اور راہ تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیۃ مین عرض ہے یعنی ظاہر
کرینگے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اوس سی واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سی حدیث مین مناقشہ ہے
کہ دار و گیر کیجاویگی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگے حساب لیگا
اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سی دیوی تو اوسکو کہ محروم رکھی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری
تو اوس سے کہ انقطاع کری تجھسی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ یَحْجُبُهٗ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَیَنْظُرُ
اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا
درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی دو بہانسیہ کہ سمجھاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چھپاوی بندیکو اوسکی رب سے پس دیکھیگا

بندہ داہنی طرف اپنی پس دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے عمل اپنی سی یعنی عمل صالح کہ صورۃ بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہی گا
مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے یعنے بری عمل **ف** ع یہہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو کچہہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکہتا ہی پس یہہ دیکہنا ویسا ہی ہوگا
ت اور دیکہی گا آگی اپنی پس دیکہیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب پہچانا تمنی یہہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کے ہو **ف** ع
یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی
اگرچہ تہوڑی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچہہ اسلیی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن عمر قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول
نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب
حسناتہ واما الکفار والمنافقون فینادی بہم علی رؤس الخلائق ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظلمین متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت
اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونی اونکی شرمندہ اور رسوا نہو **ف** ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کی ہی یعنی
کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہے مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہے کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور
نہ رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسیکو کسیکے آبرو ریزیگا
لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا
پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہے گا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کروا دیگا اللہ تعالی
اوس مومن سی ساتہہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن
کو کہ ڈہانکا مینی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آجکی دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور ای پر کافر
اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا**
او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا
دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی طرف ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی
ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکک گرو چہٹانی اور فکاک زبر ف اور زیر اوسکی سی وہ
چیز کہ اوس سے گرو چہٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا
اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کے لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہے بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین
تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین
بیچ جگہون اونکی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی کے ہونگے آگ سی اور مراد یہہ نہین ہی کہ کافرونکو بسبب مومنونکی گناہونکی عذاب کرینگی کیونکہ آہی
چکا ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی ہی ساتہہ عداوت مومنین کے **ت** نقل کی یہہ مسلم نے **وعن ابی**
سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیمۃ فیقال لہ ہل بلغت فیقول نعم یا رب فتسئل

اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکُمْ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو سعید ری کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاویں گے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تھی یعنی اوامر واحکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہنچا دی تھی یعنی ای رب میری ف ع یہہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیکی اجابت و چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پہر پوچہی جاوینگی امت اونکی یعنی امت دعوت کر کیا پہنچائی تھی یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوئے امت اونکی اور کہینگی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت اونکی ف ع یعنی امت اونکی گواہ ہونگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت نے کو تعظیم کی لیی اور کہا بعید نہین ہے کہ حضرت ہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیی کہ وہ جگہہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تکو ف ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی دس ع عرض اکبر من پہر لائی جاوینگے رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ پہنچا دی ہے ت پس گواہی دونگی تم کہ نوح نی پہنچا دی تھی احکام الہی کو ف ع اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہاری ساتہہ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نرا انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا ت پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق و تصدیق احوال کی یہہ آیۃ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کر کر فرماتا ہی کہ اسطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک در عادل افضل تا کہ ہو و تم گواہی دینی والی لوگون پر یعنی دن کفار پر کہ پہنچائی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تمپر گواہ ف ع گواہی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی تمپر رسالت بھیجی گئی تھی اوپر و ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اوپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتیون انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے منکر ہونگی کہ ہمکو کسی نے کچہہ نہین پہنچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگی اور یوہی جاویگا اونکی گواہی کی تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دی تھی وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اوپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی رسول کی بعد ازان امتیون انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہہ عادل و صادق ہین یہہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اوپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت نے کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی متبوع پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اوپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد و امتہ فافہم ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن انس قال کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَّبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ انْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا ہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کس چیز سی ہنستا ہون من ف ع اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین لایق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے ت کہا انس نے کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون نہین بسبب ہنسنی نہہ در مونہہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سے یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تو نی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تو نی کہ ظلم نہین کرتا مین بندو پر

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرتؐ نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ہان بہاہ دی مینے تجکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندو پر فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہیگا بندہ کہ پس بہاہ دی تو نے مجکو ظلم سی تو روا نہین رکھتا مین اپنی نفس پر اور کہیگا سوا ہی اسکی کہ گواہ ہو مجھ پر مین سی **ف** یعنی اور کی گواہی اپنی حق مین نہین دار کہتا اگر بھی اس سے مجھ پر گواہ پیدا ہون تو قبول کہونگا خیال کیا کہ میری ذات سی مجھ پر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور بہیہ جاتا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی سپر ہی وہ اوسکی ذات سے اوسپر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنی کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرتؐ کا یہہ کلام کرنا تھا بندیکا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندی کی مونہہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتھہ اوسکے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندی کا اونکو اور دعا بد کرنی اونپر جیسیکہ آگی آتا ہی **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس فرض ماویگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہی نفس تیرا آجکی دن بجہہ گواہ اور کفایت کرتی مین فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندو کے ہین گواہ **ف** ح گواہ پکڑنا اون فرشتو نکا زیادہ ہی مقصود پر واسطی تقریر و تاکید کی بعد اوانکہ نفس بندی سی گواہ قرار دیگئی کہ آپ وسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا فرشتو نکو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کی ہوتا **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانہ پر پھر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بولو پس بولینگے ارکان اوسکی ساتھہ افعال اوسکی کہ کی تھی بسبب اونکی پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی **ف** یعنی دہنای جاویگی مہر اوسکی مونہہ ہی بہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیتہ مین مراد ہی ساتھہ اوطرح کے کلام کی خلاف عادت کے واللہ علم **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہیگا بندہ اپنی اعضا کو کہ دور ہو تمکو خبر سی اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جھگڑتا تھا مین **ف** ح اور تمہی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یہہ معنی ہین کہ تمہاری سبب سی خصومت کرتا تھا مین لوگونسی اور دفع کرتا تھا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن ہو بدخواہ میرے کلی و جواب اعضا کا محذوف ہی لالت کرتا ہی سپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شی و ہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون **ت** نقل کیا مسلم نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَا هُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِ رواہ مسلم اور روایت کیا ابوہریرہ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دیکہینگے ہم اپنی رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتی ہو تم اور شک کہتی ہو یہہ دیکہنی آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چہابر مین کہا صحابہ نے نہین فرمایا کیا نزاع و شک کرتی ہو یہہ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین کہ نہ چہابہ ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوسکی جسکی قبضہ قدرت مین میری جان ہی نہ نزاع خلاف نہین کرتی تم یہہ دیکہنی پر وردگار اپنی جیسی خلاف شک کرتی ہو یہہ دیکہنی آفتاب یا چاند کی **ف** یعنی یہہ دیکہنے انکیلی خلاف نزاع و شک نہین کرتی ہو تم پروردگار کے دیکہنی مین نہین کرتی تم نہین کرنی یکجا ان لفظ تضارون سلہ ہمزہ کی اور تشدید راء کی و تخفیف سکے دونون طرح آیا ہی اگر تشدید ہی تو مضارعت ہی سے ہوگی اور اگر تخفیف ہے تو مضیر ہی سے اور ہے بمعنے ضرر کے اور ضرر آتا ہی معنی یہہ مین کہ ضرر نہین کرتی تم یکجا ایک سر کو یا ہمجولا و مزاحمت کے یا بہ مخالفت ایک دوسرے کے پڑا اور نکذیب ایک دوسرے کی دیکہنے مین وقت نظر مین بسبب نہایت ظہور واضح ہونیکے اور بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بعضے جانب بعضو کی نہین ہوتی تم ضرر کری ایک سر کو مجمع البحار مین کہا مضارت بمعنے اجتماع ازدحام ہی وقت نظر کی و اقتضاء عیاض مالکی نی کہا کہ بمعنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے ہی کی ہوگی بسبب ازدحام اجتماع کی ہی و کہا کہ مضایقت یہہ دیکہنی اوس چیز کے

ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کے اور اوپر اندازہ خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہہ میم کی جگہہ کی اور وہ بہی ساتہہ پیش
ت کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم ضم بمعنی اجتماع اور اژدہام کی اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنی کی اور مآل
معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہے ت فرمایا آنحضرت نی جب دیکہین گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانی
کیا نہ بزرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور
پیدا کی مینی تجمین اور اوسمین محبت و انست و الفت اور کیا نہین تابعدار کیی مینی تیری لیی گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا
ہووے تو اور لیوی تو چوتہائی غنیمت ف ح جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت مین سے لی لیتا تہا اور باقی قوم کی
لیے چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تونی اور دیا تونی مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تونی فرمایا آنحضرت نی پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان
کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین
بہول جاونگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسے کہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل یہہ کہ مینی ایسی انعام کیی تجپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میری دیدار
کا ہونا چاہیی تہا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولونکا سا کرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سی محروم
رکہونگا یہہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک آیتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرت
نے بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندی سی پس کہیگا اوسکی
مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہو سکیگی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹہیر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکر گذاریگا کیا تونی تو ٹہیرتا دکہاؤن تجکو اعمال تیری گواہ قایم کر کر پہر کہا جائیگا
اوس بندیکو کہ ابہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاوی گی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی رانکو
کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا
ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہرا مقصود تمام اعضاء اور ارکان ہین جیسے کہ
حدیث انس مین گذرا ت اور یہہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندی کی منہ پر اور بولنا اوسکی اعضاء کا کہ مذکور ہوا اسلیی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی
نفس سی اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسیکی نفس کی
طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے ت نقل کی یہہ
مسلم نے وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ
سرا اوسکا یہہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے ف ع یعنی یہہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کے
روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم
الذین لا یسترقون ولا ینظرون وعلی ربہم یتوکلون جیسے کہ اوپر گذری الفصل الثانی فصل دوسرے عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ
مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی ابو امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا مجہسی پروردگار میری نی کہ داخل کری بہشت مین میری امت سی
ستر ہزار نہین حساب اونپر یعنی نہین مناقشہ اونکی محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتہہ ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون مین سے **ف** ع مراد ستر ہزار سی یا تو یہی عدد
ہے یا کثرت اور اسیطرح لپین بہی کنایہ ہین کثرت و مبالغہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** الحسن عن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض الناس يوم القيمة ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذير واما العرضة
الثالثة فعند ذلك تطير الصحف في الايدي فاخذ بيمينه واخذ بشماله رواه احمد والترمذي وقال لا يصح هذا
الحديث من قبل ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة وقد رواه بعضهم عن الحسن عن ابي موسى
اور روایت ہی حسن سے اوسنی نقل کی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیی جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالی کی سامنی دن قیامت کے تین
بار پس ای پر دو بار مین تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا **ف** ع یعنی پہلی بار مین تو دفع کرینگے اپنی نفسون سی ملامت کہ کہینگے نہین پہنچائی ہمکو انبیا نی احکام
اور جہگڑینگے اللہ تعالی سے اور دوسری بار مین اقرار کرینگی اور عذر کرینگی مثلا ہر ایک کہیگا کہ کیا مینی یہہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کے یا امید کی اور مانند انکی کی **ت** اور
ایپر تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہونچینگے نامی اعمال کی ہاتونمین یعنی سب مکلفین کے ہاتونمین بسبب تمام ہونی معاملہ حساب کے پس بعضی
اونمین سے لینی والی ہونگی اپنی دائین ہاتہہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی اونمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتونمین **ف** ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی
پس اوسوقت تمام ہوجائیگا قضیہ اور متمیز ہوجائینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے **ت** نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہے یہہ حدیث اس
جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کی ہین نہین سنی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ سے **ف** ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح
المصابیح مین کہ بخاری نی روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سی کہ ابی ہریرہ سے نقل کین ہین اور ایپر مسلم نی اوسی کچہہ روایت نہین کی نقلہ میرک **ت** اور
تحقیق روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضی محدثین نے حسن بصری سے کہ اونہون نی نقل کی ابو موسی اشعری سے **ف** ع یعنی پس یہہ حدیث متصل ہے اوسکی طریق سی اور قوت حاصل
ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نے کہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سے مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کی **وعن** عبد الله بن
عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سيخلص رجلا من امتي على رؤس الخلائق يوم القيمة فينشر عليه
تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون فيقول لا يا رب فيقول
افلك عذر قال لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها اشهد ان لا
اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
قال فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا يثقل مع اسم الله شيء رواه الترمذي وابن
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سے دن قیامت کے پہر کہولیگا اوپر
نندیانوین طومار ہر طومار مانند درازگی بصر کی ہوگا یعنی دراز وہانتک کہ بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طومارون مین
ہے کچہہ کہ نہین کیا مینی کیا ظلم کیا ہی تجہپر میرے لکہنی والون نے یعنی کرام کاتبین نے کہ نگہبان تیری افعال و احوال کے تہے پس کہیگا وہ شخص کہ نہین اے پروردگار میری کچہہ انکار
نہین کرسکتا اور نہ تیری کاتبون نے ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیری لیی کچہہ عذر ہی یعنی اوس چیز مین کہ کیا تو نی کہ سہوا کیا ہو یا خطا یا جہلا اور مانند
انکی کہیگا نہ ای پروردگار میری کچہہ عذر نہین ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنی ہماری پاس ایک چیز ہی کہ قایم مقام تیری عذر کی ہی تحقیق تیرے لیے
ہمارے پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹاویگی تمام اون گناہونکو کہ تیری پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہہ ناقص کرنی ثواب

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی بجز پہر نکالی جاوی کی ایک چٹھی کہ لکہا ہوگا اوسمین یہہ کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** ع احتمال ہے کہ یہہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنی پر یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہہ چٹھی ساتہہ ننانوین طومار گناہونکی تو لیجاوی تو بہی حاضر ہو تا کہ ظاہر ہو تجہپر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور متحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا مناسبت ہے اس ایک چٹھی کو ساتہہ ان بہت سے طومارونکی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہہ چٹھی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگے طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی دوسرے پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہین بہاری آویگی ساتہہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سی بڑا اور بہاری ہے اگرچہ تو وہ تو وہ گناہ ہون نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حَتّٰى يُقَالَ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہ نی یاد کیا یعنی اپنی دلمین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا سبب ہے رونی تیری کا کہا عائشہ نی کہ یاد کیا مینی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈر سی پس آیا یاد رکہوگی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای پر تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلایق کی لیی ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانی آیا ہلکی ہوئے ترازو اوسکی یا بہاری ہوئی دوسری وقت دینی اعمال نامونکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کی کہیگا وہ شخص جسکی دائین ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی دائین ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کے پیچہے سی **ف** ع دایان ہاتہہ گلے مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کے پیچہی سی کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کی پیچہی سی **ت** اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاوی گا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** ع یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہہ گذرنی کی اوس سے یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرینگے اوسپر سے سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال منازل اپنی کی اور کافر اوسپر سے دوزخمین گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہونمین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسیکو مجال کسیکی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يَكْذِبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحّٰى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت

روایت ہے عائشہ سی آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری لیے بری ہین جہوٹ بولتی ہین مجہسی اور خیانت
کرتی ہین میری مال مین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین اونکو یعنی از راہ تادیب کے پس کیا حال ہوگا میرا بسبب اونکی قیامت کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیرے اور نافرمانی کی ہی تیرے اور جہوٹ بولی ہین غلام
تجہسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہون اونکی یعنی عرفاً اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر سرابر
گناہون اونکی کہ نہ تجکو اوسمین ثواب ہوگا اور نہ تجپر اوسمین عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تہا کہ نہین ہے تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سی ہوگا
حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہونسی بدلہ لیا جاویگا واسطی اونکی
تجہسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تائید اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا
نہین پڑہتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکہینگے ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچہہ یعنی نہین چہوڑا جاویگا حق اوسکا
کچہہ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنیوالی یعنی اسلیے کہ نہین ہے زیادتی کسیکو ہماری علم و عدل پر پس کہا
اوس شخص نے یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلامون کے کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ ہو جاؤنمین اونسی اسلیے کہ محافظت رعایت
محاسبہ و مطالبہ کے نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہہ سب آزاد ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَاتِہٖ اَللّٰہُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الْحِسَابُ الْیَسِیْرُ قَالَ
اَنْ یُّنْظَرَ فِیْ کِتَابِہٖ فَیُتَجَاوَزَ عَنْہُ اِنَّہٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَۃُ ہَلَکَ
رَوَاہُ اَحْمَدُ اور یہہ بہی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض
مین سے یا نوافل مین سے یا بعض اجزاء نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدی مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان
ف ع اور یہہ یا تو واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی ہی خواب غفلت سی اور یا از راہ خوف الہی کے **ت** عرض کیا مینی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان
اور صورت اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہہ ہی کہ دیکہیگا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی **ف** ح یعنی عملنامہ اوسکو دکہاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کی طرف پہیرین تو یہہ بہی ہو سکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکہیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہہ ہے جس
شخص سے کدوکاوش کی گئی حساب مین اوسدن ای عائشہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہہ احمد نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَّقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ
عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْہِ کَالصَّلٰوۃِ
الْمَکْتُوْبَۃِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکہیگا کہڑی ہونیکی
یعنی آگی اللہ تعالی کی حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکے حق مین اوسدن کہ کہڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمونکی **ف** ع
آیا ہی کہ ابن عمر نی پڑہی یہہ سورت پس جب پہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑہ سکی مابعد اسکا **ت** پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا
مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یا مصلی پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف** ع یعنی مقدار ادای فرض کی کہ نہایت اوسکی چار رکعتین ہین یا
بقدر وقت اوسکی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتہہ اختلاف احوال مومنین کے **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ عَنْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَا طُوْلُ ہٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَیُخَفَّفُ

عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اوسی ابو سعید سی کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اوس دن کی یعنے کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کہڑی رہ سکینگے اوسمین باوجود درازگی اوسکی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین وعن اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیی جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی ہین پہلو اونکی خوابگاہونسی ف ع یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نے کہا صلوۃ الاوابین پڑہنی والی مراد ہین کہ احتمال ہی کہ مراد انسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین ت پس اوٹہینگے اہل محشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی یعنی اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بے اسکی کہ حساب لیاوی اونسی ف ع اسلیی کہ صبر کیا تہا اونہون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت کے اور ایسون کی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الحوض والشفاعۃ

باب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کے ف ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتون کو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسی اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہیں کسکے حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ بمعنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کی ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اوس زمین سے کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کے درگاہ عزت سی اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضی خاص اونہین کے لیی ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولینگے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کی طرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہے کہ عام ہوگی تمام خلایق کے لیی اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنی کی طول وقوف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت ومحنت سی ہوگے جیسیکہ حدیثون مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضون کے نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہے تیسری اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی اوس قوم کے لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات

کے چھٹی گنہگارون کی لیی کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سی نکلینگے اور یہہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی
ساتوین بیچ کہلوانے جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیادت کرنیوالون قبر
شریف کے بروجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکر العلما اور کہا ہی علما نی کہ شفاعت کے لیی جگہین ہونگی اول یہہ کہ گنہگارونکو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت
مین کہڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپین اوسوقت شفیع درخواست کرینگی کہ تا بیٹہین اور آرام پکڑین اور دم
لین اور بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سی درگذر کرین اور یونہین عفو کردین اور جب حساب سبکا لین مناقشہ
حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخمین بہیجینگے یہہ جگہہ بہی محل شفاعت اور درخواست کے ہی یہانتک کہ
دوزخمین بہیجین اور جب بہیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سی نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت
ہے باقی جو کچہہ اوسکا حکم ہوا نہ علی کل شئی قدیر **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَہْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ
اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پہنچا ایک
نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد ہین موتی تہوتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سی رہنی کی لیی کہا مینی کیا ہی یہہ نہر ای جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو
پروردگار تمہارے نی **ف** ع ح اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ کی انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرون نے کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوسی
خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب اونکی نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لوا ممدود اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات
نہین ہے بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہی حاصل یہہ کہ اسصورت مین معنی یہہ ہونگی کہ یہہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی
ہے کوثر کی اولاد اور علما امت یہہ بہی خیر کثیر ہی مین داخل ہین **ت** پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَہْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاءُہٗ اَبْیَضُ مِنَ
اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ یَشْرَبُ مِنْہَا فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی طول و عرض
مین برابر پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سی زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کے یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا
اوسمین سے پس نہ پیاسا ہوگا کبہی **ف** ع پس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسیکہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیہا
ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ لَہُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ
لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَاءُ لَیْسَتْ
لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّہَبِ
وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُہُمَا مِنْ ذَہَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہی دوری

ایلہ کے سی عدن سی **ف** ایلہ زبر ہمزہ اور جزم ی سی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کی ہی متصل دریای یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون یمن کے سی متصل دریای ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سے زیادہ مسافت ہی میری حوض کے دونون کنارون مین اور تطبیق اسحدیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اوسمین ہے مابین عدن اور عمان کی کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام مین اور روایت مین کہ اوسمین ہے مابین صنعا اور مدینہ کی اور مانند انکی یہہ ہے کہ یہہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کی ہی نہ بطریق تحدید کے یعنی تمثیلا اور تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھہ اوسکی کی فرمایا ہی نہ تحدیدا **ت** تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین و لذیذ شہد سی ملا ہو ساتھہ دودہ کی اور البتہ باسن اوسکی بہت زیادہ ہین گنتی تارونکی سی اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتونکی لوگونکو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگونکی اونٹونکو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیی مشارکت و مخالطت سے کہا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور ونسی کہ اونکو ہانکیگا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری لیے ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکے لیی امتون مین سی آوگی مجہپر اسحالت مین کہ سفید ہوگے پیشانی اور ہاتھہ پانون بسبب نورانیت وضو کی نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہی جاوینگے اوس حوض مین آبخوری سونے اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی آنحضرت اوس حوض کے پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور شیرین تر ہی شہد سی زور سی گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کے نہرونسی یا حضرت کی اوس حوض سے کہ جنت مین ہے کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اون مین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ

اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہپر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہپر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجکو پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہہ مجہسی ہین یعنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری **ف** یعنی اسلیے کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول حضرت کا بہی **ت** پس کہونگا مین دوری ہوجیو دوری ہوجیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگون کی لیی کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کی **ف** یعنی اسحدیث کی نزدیک نزدیک ہین مضمون اوسحدیث کی کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا

مُوسٰی عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰیۃَ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَہُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہیری ہونگی سکتہ کے حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوین گی بسبب روکنی کی پس کہینگے مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگے مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد کہنی والونسی سردار اہل محشر کی ہین نہ تمام اہل موقف **ت** پس کہینگے یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگونکی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیہ کا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اسجگہہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اسمقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچے تہی اوسکو کہ کہانا اونکا سی درخت سی یعنی گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی لیکن جاؤ تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کے **ف** ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجے گئی تہے طرف اہل زمین کی اسحال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ سب مخدوش ہین **ت** پس آوینگی حضرت نوح کی پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین **ف** ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت ص سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت ص کی ظاہر ہو اسلیی کہ اگر اول حضرت ص ہی سی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کر لیا اور اونہون نے انکار کیا اور پہر حضرت ص سے سوال کیا اور اپنے عرض قبول کی اور اونکے غرض حاصل ہوئے تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کر سکیگا سوائے آنحضرت ص کی **ت** اور یاد کرینگی نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اوسکو کہ وہ سوال کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کیی یہہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین **ف** ح اور حقیقت مین وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورت مین جہوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹونمین سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر اونکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کے کہ تمہاری کفر و عناد سی دل میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودونکے ساتہہ اونہون نے کہا کہ مینی نہین کیا بلکہ اوس بڑے بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت اور تعظیم تمہاری کے

ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسے کوئی جو کچہہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تونی لکہا ہی یہہ خط وہ کہی کہ مینی نہین لکہا ہے تونی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری ہے اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی **ت** ولیکن جاؤ تم موسی کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو اللہ تعالی نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اون سی بی واسطہ اور نزدیک کیا اون کو اور رازدار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسی کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسی کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ کن سے فرمایا پس آوینگی عیسی کی پاس پس کہینگی عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا **ف** ح اور حضرت عیسی نے کچہہ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترای نصاری سی اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہہ عذر مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین درآنی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچہہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوای سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسیلیی اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کار کے نہین ہین بی اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم **ت** ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیئی ہین خدا تعالی نی اونکی اگلی پچہلی گناہ **ف** ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سی پس اس مغفرت کی لیی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور اولی اون تاویلون مین سے یہہ ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطے سید المرسلین کے بی اسکی کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو صاحب مالک جب اپنی بندی خاص سے راضی و خوش ہوتی ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین تو کہتی ہین کہ ہمنی تجکو بخشا جو کچہہ کہ کیا تونے اور جو کچہہ کری تو تیری لیی معاف ہی اور تجپر کچہہ گرفت نہین **قَالَ فَيَأْتُونِي** فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی **ف** ع یعنی گہر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت ہے کہا تورپشتی نی کہ مراد یہہ ہے کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالی سی یہہ کہ داخل ہوؤن اوس مقام مین کہ کسیکو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کری

اوسمین قبول ہوا ور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکیکی اور درمیان رب اوسکیکی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت ہی کہتی ہین اور حکمت حضرتؐ کے نقل مکان کرنی مین یہ ہے کہ موقف جگہہ سیاست کے ہی وجہ شفیع یہ ہے کہ مقام کرامت مین کہڑا ہوسلیی اللہ تعالیٰ یہہ منہالی کریگا حضرتؐ کو کہ مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سی عرض حاجت کرین **ت** پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنی کا اللہ تعالیٰ کی پاس جسب دیکہونگا مین اللہ تعالیٰ کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکیکی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدہ مین جسقدر تک چاہیگا یہہ کہ چہوڑی مجکو **ف** ۴ مسند احمد مین ہے کہ حضرتؐ نے سجدہ مین رہنے کے بعد ایک جمعہ کی یعنی ہفتہ کی جمعون یعنی ہفتون کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سر اوٹہا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا قال حضرتؐ پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ تعریف **ف** ۵ یعنی اوسوقت اور اب نہین جانتا ہون مین وسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیکی اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالی کی عمری تا اوسکی قرب رضا کہ مشرف ہوا ور ساتہہ قبول شفاعت کے مستفید ہوت **ت** پہر شفاعت کرونگا مین **ف** ۶ کہا قاضی نے کہ آیا ہی ہے حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کے کہنا امتی امتی **ت** پس حد کیجاوی گی واسطی میری ایک حد معین **ف** ح ع یعنی اجمعین فرماویگا اللہ تعالیٰ میری لیی جماعت مخصوص کو گنہگار دوزخ سے واسطی شفاعت کی جیسیکہ بی نمازی اور زناکار اور شراب خورونکے لیے مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کے مینی بی نمازونکی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی قیاس پر اور کو سمجہہ لینا چاہیی **ت** پس نکلونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکاونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کروا ونگا اونکو بہشت مین **ف** ع کہا طیبی نے کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی سپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ نہی کر رکہی گئی ہونگی موقف مین اور فکر مند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرینگی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہے یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو آگ سی سپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ شاید موصوفین دو فرقہ ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کروا ویں گے اونکو اوسحالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کروا ویں گے اونکو جنت مین پہر شروع کرینگے بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کے جیسیکہ دلالت کرتا ہی سپر قول حضرتؐ کا فیخدلی الخ پس کلام مختصر فرمایا مام اطیبی کے یہہ ہے کہ آپ نے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسکی خلاص پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سے خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہے کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سے اور یہہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت کلام کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قصیدے بہت مناسب اسلیی کہ مراد یہان شفاعت سے شفاعت کبری ہے کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد ذکر موجب فرمودہ حضرت کی آدمؑ ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی سخت کی رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلایق کی لیی ورنہ شفاعت خاص حضرتؐ ہی کرینگے اور بعد اسکی حضرتؐ اور اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین منعقد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا ہی **ت** پہر آونگا مین دوبارہ بارگاہ ربی کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس پہر مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جسب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نی پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتھہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین اور
نکالونگا لوگون کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین درآنیکا اپنی پروردگار کی پاس
بیچ مکان اوسکی پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی
چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت
نے پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتھہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی
واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی
اوسکو قرآن نی **ف** ح یعنی دوزخ کی نکلنی سی اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انس کے نیچی ہی اور وہ قتادہ
ہی تابعی جلیل القدر **ت** یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی
آنحضرت نی یا انس نے یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیۃ نزدیک ہے یہہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسیکہ کہا انس نے
یا قتادہ نے یا حضرت نی اور یہہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری سے **ف** ع اوسمقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو
اسلیے کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسیکہ حدیث سی معلوم ہوا
یا اسلیے کہ تعریف کیی جاوینگی آنحضرت اوسمقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُہُمْ فِیْ بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ
لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرٰہِیْمَ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰہِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ کَلِیْمُ اللّٰہِ
فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ
بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَہَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْہِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُہٗ بِہَا لَا تَحْضُرُنِیْ الْاٰنَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ
الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ
اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَۃٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ
الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ
فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ اَوْ خَرْدَلَۃٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ
اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ
فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالِ حَبَّۃِ خَرْدَلَۃٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَۃَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ
سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ ائْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ لَکَ وَلٰکِنْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکِبْرِیَائِیْ وَعَظَمَتِیْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْہَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضون مین یعنی کہل بلی
پڑیگی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پر جزا دی ساتھہ
ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اہل اور قابل واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاؤ ابراہیم کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالے ہین اللہ تعالی سی
بیواسطہ پس آوینگی لوگ موسی کی پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کے پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگی عیسی کے
پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگے وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہہ
میرا ہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالی
طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتہہ اون حمدون کی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہہ اون
حمدونکی اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور
شفاعت کر قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانی کی یا سجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت
کی اپنی امت کے پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی **ف** ع اختلاف کیا ہی علمانی اسکی تاویل مین موافق اختلاف اپنی
کے اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہے کہ مراد ہی ساتہہ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانہ رائی کی غیر اوسچیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ وہ ہے کہ پایا
جاوی دلونمین قسم ثمرات ایمان سی اور لمحات ایقان سے اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین
داخل ہوتی ہے اونمین عجزی اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوسچیز کی کہ اوسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی اونہون نی اوسچیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر
اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے **ت** پس جاؤنگا مین پس گرونگا مین جو کچہہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آؤنگا
مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی ساتہہ اون تعریفون کی کہ الہام کریگا پہر مونہہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ
قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین اے پروردگار میرے بخش امت میری کو بخش امت
میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا پہر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کے
ساتہہ اونہین حمدون کے پہر گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنی
ادنی مقدار دانہ رائی کی ایمان سی **ف** ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی **ت** پہر جاؤنگا مین پس نکالونگا پہر آؤنگا مین چوتہے بار پس تعریف کرونگا اللہ
کے ساتہہ اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا
وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** یعنی کوئی اونکی
زیادہ اس سی نہ کہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس یہہ جملہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر
اوسکا کہ اچہا کری عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی داخل ہونے اوسکیکو اول یا آخر کہا طیبی نے اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سے
ت فرماویگا اللہ تعالی نہین ہے یہہ تیری لیے **ف** ع یعنی نہین ہے نکالنا اوس سے اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونمین تیری لیے جگہہ شفاعت
کی یا نہین کرینگی ہم یہہ بسبب تیرے بلکہ کرینگی اسلیے کہ ہم احق ہین اسکی کہ کرین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کے پہر بیان کیا ساتہہ اس حدیث کی کہ امر بیچ نکالنی اوس شخص
کے کہ نہین کے ہی بہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سی بلکہ وہ منسوب سپرد ہی طرف محض کرم کی اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی
اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسپر بنا بر معنی دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ

سے حدیث اول مین یعنی اسحدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کی اور دوسرے حدیث مین ہین جو کہ آگی آتی ہلی سعد الناس
انحضرتؐ کی امت کے لوگ مراد ہین اون لوگون ہین سے کہ خلط کیی عمل صالح ساتھہ عمل بدون کی ت ولیکن ختم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی
کے البتہ نکالونگا مین اوس سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ خالصاً من قلبہ کی یہہ بخاری اور مسلم وعن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہرہ مند لوگونمین ساتھہ شفاعت میری دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ
الا اللہ خالص دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ شک اوی ہی اور بہر تقدیر یہہ تاکید ہی جیسکہ کہتی ہین
کہ اپنی انکھسی دیکہا یا کان ی سنا اسلیی کہ اخلاص دل سی ہوتا ہی و جگہہ اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد یہان بمعنی سعید کی ہلی سلیی نہین بہرہ مند
ہوگا حضرتؐ کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہین ہے اہل تر حیسی یا مراد من قال سی وہ شخص ہی کہ نہوا اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لایق ہو
بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دی گی اوسکو وعنہ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ
يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ
أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَأْتُونَ آدَمَ وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ
سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ
أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا کسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس پسند پایا طرف انحضرتؐ کی گوشت دست کا اور ہتا گوشت
دست کا پسند آتا ہتا حضرتؐ کو پس کہا یا اوس مین سے دانت سی نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کے ف
یا ان چیزونکے سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اوسدن بسبب تو قیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگے تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیی اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ انخ وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمیں کے اور وہ دن کہ نزدیک
ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سر اوپر آ پہنچی گی لوگونکو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگا کہڑی ہنی ہی اور نزدیکی آفتاب کی ایسی حالت کی نہین طاقت کہنیکے
یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری مہتاری نزدیک پروردگار مہتاری کے
یعنے تاکہ چہٹاوی تکو اس فکر وغم سی پس آوینگی حضرت آدم کی پاس اور ذکر کری ابوہریرہ نی یا انحضرت نی تمام حدیث شفاعت کے کہ جو اوپر گذری کہ لوگ
سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین کہتی اسکی اور کہا انحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاوونگا مین لوگونمین
سے اور آوونگا نیچی عرش کی ف ع اور التماس کری جو حدیث اوپر گذری وسمین ہے کہ مین اپنی رب کے گہر مین جاونگا تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ گہر اوسکا
جنت ہے اور جنت نیچی عرش کی ہی ت پس گر جونگا مین نیچی عرش کی ہی اور پروردگار کو بہر کہا ہوا اپنی پروردگار کو بہر کہا ہوا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفونکی اور
ثنا نیک سی ذات اپنی پروردگار کہ نہین کہونگی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہہ ہی پہلی اوس وقت کی جیسیکہ حدیث سابق سی ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی اے محمد

اوٹہا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاوینگے شفاعت تیری پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو
ای رب بخش امت میری کو ای رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہے یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگارون کی **ت** پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر
اپنی امت مین سی اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب اور بی حساب بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازی جانب
دست راست سے بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگے لوگون کی سواء اس دروازہ کی اور دروازون مین کی اور جانب مین ہین **ف** ع یعنی از
راہ عنایت کے دائین طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کے لیے ہی اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین انمین اور غیر انکی مین کچہہ ممانعت نہین اونکو
انمین سی جانیکی بہی **ت** پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہے تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون
دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ہجر ساتہہ زبرہ اور جیم کی نام
ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و
تعین نہین ہے بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکی سمجہانی کی لیے اور حقیقت حال اور ہی کچہہ ہی **وعن حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم قال وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا رواہ مسلم اور روایت ہے
حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاوینگی امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور
بائین نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگونکی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان
ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگی واسطی امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگے اوس شخص سے
کہ جسنی ضایع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے اونکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگے اور گواہی
دینگے اوسکی بہلائی پر تاکہ متمیز ہوجائی ہر ایک اونمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اوپر رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی اونکی کی **وعن عبد اللہ**
بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابرہیم رب انہن اضللن کثیرا من الناس
فمن تبعنی فانہ منی وقال عیسی ان تعذبہم فانہم عبادک فرفع یدیہ فقال اللہم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی
یا جبرئیل اذہب الی محمد وربک اعلم فسالہ ما یبکیہ فاتاہ جبرئیل فسالہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما قال فقال اللہ لجبرئیل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تعالی میرے
ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس وہ
مجہسے ہے **ف** ع یعنی میری تابعین سے ہی اور بقیہ آیہ یہہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا کہ اپنی امت
کے حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین **ف** ح ع کچہہ چارہ نہین رکہتی اور کوئی نہین روک سکتا
اور آگی اسکی یہہ ہے وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پیچہی نہین ڈال
سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت اون دو نبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کے یاد فرما کر اپنی امت
کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسیکہ کہا **ت** پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوندا بخش میری امت کو
رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل دانا تر ہی احتیاج پوچہنی کی نہین رکہتا

ولیکن باوجود اسکی واسطی ظاہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی پوچہتا ہی پس پوچہہ تو محمد سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچہا
آپ سی کہ کس چیز نی رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اوسچیز کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونی سی کہ وہ
خوف ہی واسطی امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطی جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک
ہے کہ راضی کردینگی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر وغمگین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا
کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سی نہین بخشی گا اب امتی اونکا ہونا چاہیی اور عقیدہ ایمان اونکی ساتہہ درست کرنا چاہیی
مشکل کہ یہہ ہی اور کچہہ نہین ؎ خاک او باش پادشاہی کن ✤ آن او باش ہرچہ خواہی کن ✤ اس حدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال
شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کی لیی بموجب وعدہ
الہی کے کہ راضی کردینگی ہم تجکو اور تیسرے بیان ہے آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ
نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ
صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ
فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ
یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْھِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْھُمْ
وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا
عَرَفْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اٰیَۃٌ تَعْرِفُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ
فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ
وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَھْرَہٗ طَبَقَۃً وَاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ہان دیکہوگی **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون
مین سی یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرونکو بہی ہوگی پہر محجوب ہوجائینگے بعد اسکی تاکہ ہو اونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول
اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور ای پر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون
اور صدیقون کو ہر امت مین سے اور مومن مردونکو بشر اس امت کے مین سی اور اس امت کی عورتونکی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اور دوسرا
یہہ کہ دیکہینگے اور تیسرا یہہ کہ دیکہینگے مثل ایام عیدونکی مین اور دنون مین اور فرشتونکی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اپنی رب کو اور دوسرا یہہ
کہ دیکہینگے اوسکو اور جنات کی دیکہنی مین بہی خلاف ہی بعد ازان واسطی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا **ت** کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی
آفتاب کے وقت دوپہر کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو بیچ دیکہنی چاند چودہوین رات کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نے نہ یا
رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاوینگے تم بیچ دیکہنے اللہ تعالی کی دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنے ایک کے اون دونون مین سے **ف** ح یعنی آفتاب ومہتاب کے

آفتاب

آفتاب سے چاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس چاند کو وہان بھی ضرر نہین پہنچائی جائینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بھی دیکھنی مالک کی ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جسطرح یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہونیکا اور لکھا ہی علمائی کہ بہشت و دوزخ کہان مذکور ہی غیر اوس رویت کے ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی عبادت کے ہی خدا کی و درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی ہونیکی اور امتحان و ابتلا بندونکا جاری ہی اوسجگہہ مین ہی تا وقت فارغ ہونیکی حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب و عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسیکہ دنیا گہر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی ہی اوسمین ہے جیسیکہ فرمایا ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا جاہیی کہ یہی جاوی ہر گروہ اوسچیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور النصاب کو ف النصاب جمع نصب کے ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب طاعت کی اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی سبکی النصاب اور ربت دوزخ مین ڈالی جاوین گی اونکی ساتہہ پوجنے والی اونکی بہی ڈالے جاوینگے ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی و بدون مین سے آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسنادکیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین ہی آیا ہی اور اعتقاد رکہنی ہین ہم اوسکا بی سے کہ جانین کیفیت اوسکی و منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی و فرشتون مین سے یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول اپنی کے ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوسچیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اور بحالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور بہ صحبت کہی ہمنی ساتہہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کیے اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اون کا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع کیا اونسی تیری خوشی کی لیے پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پرواہ ہین ہم اونسی اور وہ اور معبودا اون کی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جاتیکی ہم یہان سی یہانتک کہ آوے ہمپاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم اوسکو پس حق آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانتے اوسکو کہ اوہ منزہ ہی صورت سی و کمیت سے اور کیفیت سی اور جہت سی و رانند انکی سی پہچانین گی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہے کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہینگے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاوی گا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلی کے جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی و بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی کی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کے اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی بچنے کی تلوار سی اور لوگون کی ڈر سی اور دکہانی کی لیے مگر کر دیگا اللہ تعالی پیٹ اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑہڈیون کی نہین رہنی کی کہ جس سے جہک سکی اوسجدہ کری بلکہ کسیان مانند تختی کی ہو جاوینگے جسجاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف کہا نووی نی کہ اسحدیث سے وہم جاتا ہی کہ منافقین بہی دیکہیں گے

مطبع حجری مرتضوی بلگرام

اللہ تعالی کو آخرۃ مین اور یہہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہے تصریح اسمین اونکی دیکہنی کی بلکہ اسمین یہہ ہے کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکہینگے
اللہ تعالی کو پہر امتحان کریگا سجدہ کرین جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق
دیکہینگے اللہ تعالی کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ
الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا
خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ
أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَيُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ
أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا
ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا
كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا
كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللَّهُ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ
إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ
الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَوٰةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
پہر کہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا اپنی امت کی
لیے واسطی طلب استقامت اور سلامتی اونکی جیسیکہ حدیث ابو ہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یا الہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار انکو صراط سی تا دوزخ
مین نہ گرین پس گذرینگے مسلمان **ف** ح صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کی اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کے ہے کہ باریک
تر شمشیر سے ہے اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہی اور اسی معنی مین کہا گیا ہی **ع** بس کار غریبیست عجب مشکل و آسان ٭ چون جسر صراط است بسی روشن
و باریک **ت** پس گذرینگے بعضے مومن مانند جہپکنی آنکہہ کے اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند بارو کی اور بعضی مانند پرندون کی اور بعضی مانند
گہوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیے گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سے گذرینگی اور نہین پہنچیگا
اونکو کچہہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سی **ف** ع یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے
جاوینگے آنکڑون سی پہر بہیجی جاوینگے طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑی جاوینگے قید و طوق سی وہ زخمی بعد
اسکی کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت **ت** اور بعضی پارہ پارہ کیے اور دکہیلی اور ہانکی جاوینگے آگ مین **ف** ح لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہے اور مکدوس
سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکروس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم رکی اور زبر دال کی بہے آیا ہے یعنی باندہ کر اور قید مین کر کر
اور جمع کر کر ایک دوسری پر ڈالی جاوینگے دوزخ مین **ت** یہانتک کہ جب خلاص مومن ہونگی آگ سی **ف** ع ح یعنی پڑنی سی اوسمین پس حتی غایۃ ہی واسطی
گذرنی بعض کے صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کے دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین
یہانتک کہ خلاصی پاوینگی بعد عذاب ہونی کی بقدر گناہون اپنی کی یا کسیکی شفاعت سی یا فضل سی اللہ سبحانہ کی اور یہان سی معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرین گی اورون کی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین بسبب کثرت گناہونکی اور
مبالغہ کرینگی سوال کرنی مین حق جل و علا سی ساتہہ نکالنی اونکی جیسیکہ فرمایا ت پس قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ نہین ہے کوئی تم مین
سے سخت تر از روی طلب اور سوال جہگڑنی کے بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنونسی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جہگڑنی کی خدا تعالی
سے روز قیامت کے اپنی بہائیون کے لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرنیکی
جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سے کرینگی ت کہین گے مومن ای پروردگار ہماری تہی یہہ روزہ رکہتی ساتہہ ہماری اور نماز پڑہتی یعنی ہماری سی نماز اور
حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگے صورتین اونکی آگ پر +
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتہہ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا نہ کہ پہچانے جاوین موتہہ اونکی حاصل یہہ کہ موتہہ اونکی نہ جلینگے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتون سی ت پس نکالین گے بہت سی خلق کو اوس سے پہر کہین گی ای پروردگار ہماری
باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کے بہلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی نری ایمان پر اسلیی کہ نرا ایمان جسکو
تصدیق کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی ما ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرتی
ہے مسکین پر یا خوف الہی یا نیۃ صادقہ ت پس نکالین گے وہ بہت سے خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی دینار
کے ہی بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی ہی
خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پہر کہین گے وہ مومن ای پروردگار ہماری نچہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اوس کسیکو
کہ ادنی نیکی اور ذرہ اوس سے زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی اور
شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتہہ اون لوگون کے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل
ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی چہا رہی ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابلہ
مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بہلائی کبہی
ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہہ لوگ وہ ہون گی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی شفاعت کا ت وہ
جماعت کہ تحقیق ہو گئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات پس
ملین گے تر و تازہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کے کہ روبرو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسی ہی یہہ جلدی تر
و تازہ اور توانا نکلین گے پس نکلین گی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین ہون گی یعنی تا کہ متمیز ہون
اونسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچہہ چیزین ہین سونی کی یا غیر اوسکی
لٹکائی جاوین گی اونکی گردنون مین تا کہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہین گے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہین گی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی یہہ
علامت یہہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بی سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بی واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار بیچنی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکی

یا تمہاری لیی ہی جو کچھ کہ دیکھا تمنی انعام و اکرام یہانکا اور مانند اسکی ہی ساتھہ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من
خردل من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوۃ فینبتون کما ینبت الحبۃ فی حمیل السیل الم تروا انہا تخرج
صفراء ملتویۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ
مین فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعون کو یا ملائکہ کو اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اوسکی دل مین برابر
دانہ رائی کی ایمان سی پس نکالو اوسکو **ف** ع یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی ہونگی وہ مومن بلا خیر اور
خالی عمل زائد سی ایمان پر نہ کافر جیسیکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہہ مخالف ہی اجماع کی **ت** پس نکالی جاوینگی اسحال مین کہ تحقیق جل گئی ہونگی اور ہو گئے
ہونگے مانند کوئلی کے پس ڈالی جاوینگی نہر حیوۃ مین پس اوگینگے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی رو کی کیا نہین دیکھتی ہو کہ تحقیق دانہ
گہانس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم
القیمۃ فذکر معنی حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من
الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللہم سلم سلم وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان
لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ
من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان
یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل ابن ادم تاکلہ
النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیی ابو ہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوای ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہے اور کہا آنحضرت نی یا ابو ہریرہ
نے بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابو سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہہ عبارت کہ اوسکی معنی مین ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کے پس ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ گذرینگے رسولون مین سی ساتھہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرنی کا اور مجال کلام کرنی کی نہین رکہنی کا اوسدن
یعنی اوسمقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرون کا اوسدن یہہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑی
ہونگی مانند کانٹی سعدان کے کہ نام ایک گہانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اچک لیلی لوگون کو بسبب بری عملون اونکی کی پس
بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیی جاوینگے بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اون مین سی ٹکڑی ٹکڑی کیی جاوینگی یعنی آنکڑون سی گوشت ٹکڑی ٹکڑی
ہو جاوینگی اور زخمی ہونگے اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی **ف** ع یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہین پانیگا اور فاسق پارہ پارہ
اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا **ت** یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتھہ اوس چیز کی کہ مستحق
ہے ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سی اوس کسیکو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین یہہ کہ نہین کوئی معبود بحق سوای خدا کی اور
محمد بہیجی ہوئے اوسکی ہین فرماویگا فرشتون کو کہ نکالین اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان رکہا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پر پس نکالینگے فرشتی اونکو اور پہچانینگے اونکو
ساتھہ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر یہہ کہ کہاوی نشان سجدونکا پس تمام ابن آدم کو کہاوی گی آگ مگر نشان سجدون کو

ف ۶

ف ع کہا نووی نی ظاہر اسحدیث سی یہہ ہی کہ آگ نہین کہانی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتہہ
اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہے ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اسحال مین کہ سوختہ اور سیاہ
ہوگئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کے ہو ت پس
اوگین گے وہ جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی روکی وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ
بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ
إِنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ
فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ
غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ
فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا
انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیی ہوگا موتہہ اپنا طرف
دوزخکی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پہیر موتہہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخکی بوئی یعنی بسبب جلنی دوزخیون
کے اوسمین اور ہوسکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بوئی بدہو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہسی کہ اگر کرون مین
یہہ یعنی پہیر دون موتہہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوای اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ
کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی موتہہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی موتہہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی اور تازگی اوسکی
چپ رہیگا اوسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لی چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالی
تبارک کیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونی کہ موتہہ میرا دوزخ سی پہیر دی پس کہیگا ای رب میری نہ ہوؤن مین
بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کے داخل ہونی سی کہ مین تو باہر پڑا رہون
اور اور اندر بہلا اگر بہشت کی اندر نہ جاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ اگر دیا جاوی تو اسکو
یعنی بہشت کی دروازی پر لی جایا جاوی تو سوال کری تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگنی کا مین تجہسی سوای
اسکی ف ح اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کرنیکا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہہ ہی کہ حال اوسکا مجنونونکا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہین یا یہہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہے تا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بار مین بہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق
پس آگے لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین ہے

اور نفاق و خوشی سی یعنی بسبب بے یقینی خوشی کی چیزون کی قسم حور و قصور وغیرہ سی پس چپ ہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک تعالی ہلا کی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو فاسی تو اپنی عہد و یمین کیا نہین دی تو نی عہد و پیمان یہ کہ نہ مانگی تو غیر اوسچیز کی دیا گیا پس تو عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا **ف** اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کے کہ کیا نہین دے تو نی آخر جواب یہہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی یعنی عہد و میثاق و لیکن تامل کیا یعنی تیری کرم اور عفو و رحمت مین امید رکھی اسلیے آیہ مین لا آیا سو امن روح اللہ نہین مطلع ہوا امین یہہ کہ مین نہین ہون ون کفار کی ناامید ہوا تیری رحمت سے اور طمع کی یعنی تیری کرم اور وسعت رحمت مین پس مانگا یعنی بچشی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جیسکہ فرمایا **یات** پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سے یعنی بسبب کلام و دعا اوسکی پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچیگی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سے جو کچھہ چاہی تو پس آرزو کریگا پروردگار اوسکا اسحالت مین کہ یاد دلا دیگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ہو چکیں گے آرزو مین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لی ہی یہہ یعنی جو کچھہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکی یعنی از راہ تفضل کی اور ابو سعید کے روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اور اس سے رفع ہو جاتی ہی مدافع اور دفع ہوتا ہی تمامی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰخر من یدخل الجنۃ رجل فھو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا جاوزھا التفت الیھا فقال تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والاٰخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول ای رب ادنینی من ھذہ الشجرۃ فلاستظل بظلھا واشرب من ماءھا فیقول اللہ یا ابن اٰدم لعلی ان اعطیتکھا سالتنی غیرھا فیقول لا یا رب ویعاھدہ ان لا یسالہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ ھی احسن من الاولی فیقول ای رب ادنینی من ھذہ الشجرۃ لاشرب من مائھا واستظل بظلھا لا اسالک غیرھا فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا فیقول لعلی ان ادنیتک منھا تسالنی غیرھا فیعاھدہ ان لا یسالہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ عند باب الجنۃ ھی احسن من الاولیین فیقول ای رب ادنینی من ھذہ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا لا اسالک غیرھا فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا قال بلی یا رب ھذہ لا اسالک غیرھا ربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فاذا ادناہ منھا سمع اصوات اھل الجنۃ فیقول ای رب ادخلنیھا

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اخر اون شخصون کا کہ داخل ہوگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور مونہہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ ہو تجکی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلینگی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجھی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسیکو اگلی پچھلون مین سی **ف** یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا ویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسیکو عالمین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکھتا نہین کہ کسیکو ہم شریک اپنا آگ سی نکلتی ہوئی اور

نہین جانتی کا کرنیک چلین مین ہین جنت مین ت پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی باس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے نزدیک کرمجکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین ما و پیون مین پانی سی کراوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی شاید کہ مین ا گردون مین تجکو یہہ آرزو تیری مانگی تو مجہسی درکیچہہ پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار کی سوال نہین کریگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہیگا اور ملامت نہین کریگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہونیکا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ جاہی گا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک کرمجکو اوس درخت کے تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہیون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرنیکا مین تجہسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای بیٹی آدم کی گیا عہد نہ کیا تہا تو لی مجہسی یہہ کہ سوال نہ کریگا تو مجہسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کردون تجکو اوس سی سوال کری تو مجہسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سے یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک اور درخت مسیر نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کرمجکو اس درخت سی تا کہ بیٹہون مین اوسکی سایہ مین اور پیون مین اوسکی پانی سی نہین مانگونگا مین تجہسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تو لی مجہسی یہہ کہ نہ مانگی گا مجہسی غیر اوسکی کہیگا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجہسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی ف حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائینگے بہتر پہلی سی اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بی صبری اوسکی دیکہیگا معذور رکہیگا اوسکو تیسری درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیون کی کہ اپنی بی بیون اور یارون سے کلام کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میرے داخل کر مجکو بہشت مین فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ يُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِّي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَاكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ

پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی کونسی چیز پیچیا چہڑاوی میرا تجہسی یعنی تیری سوال وخواہش سی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ دونمین تجکو بجلہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی ای پروردگار کیا ہنسا کرتا ہے تو مجہسے یعنی کیا کیا ہی تو مجکو محل ٹہٹہیکا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس یعنی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو ہم مجہی کس سبب سے ہنسا مین پس

پوچھا لوگوں نے کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود نے کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیوں ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا میں بسبب ہنسی پروردگار عالمین کے اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہے ف ع مراد اللہ تعالی کے ہنسنے سی کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرتؐ کا از راہ تعجب اور سرور کے تہا بسبب یکہ ہنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب پیروی آنحضرتؐ کی اور خوشی کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھی اور جانتا ہوں کہ تو لایق اسکے عطا کی نہیں ہی لیکن میں دیتا ہوں تجکو اسلیے کہ میں اوسچیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں نقل کی ہے مسلم نے اور مسلم کی یک روایت میں ابو سعید خدری سی مانند اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت میں بیہقی اور یاد دلاویگا اوسکو اللہ تعالی اوس تمنی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوینگی آرزوئیں اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھہ آرزو کی تو نے وہ تیری لیی ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرتؐ نے پس پھر داخل ہوگا وہ اپنی گھر میں کہ بہشت میں ہی پس آویں گی اوس پاس دو بیبیان اوسکی حورعین سی ف ع حور جمع حوراء کی ہی بمعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی بمعنی کلان چشم کی ت پس کہیں گے سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گھر میں کہ نہیں ہے موت اسمیں فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوش سی کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اوسچیز کی کہ دیا گیا میں یعنی یہہ کہا بسبب مطلع ہونے اوسکی کہ غیر کی دینی پر **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبۃ ثم یدخلہم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لہم الجہنمیون رواہ البخاری اور روایت ہی اوس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچی گی مسلمانوں کی گرد ہونکو علامت اور آثر آگ دوزخ سی کہ متغیر کریگا اونکی مونہونکو بسبب گناہونکی کہ کیی تہی اونہون نے وہ گناہ وہ بسبب عذاب کی گناہونکی سزا میں پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت میں بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگونکو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نے ف بسبب داخل ہونی اونکی دوزخ میں اول بار اور یہہ اونکی تحقیر و تفصیص کے لیی نہیں کہنے کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کے کہیں گے تا شکر نعمت کریں اور خوشحال و مسرور رہوں **وعن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ ویسمون الجہنمیین رواہ البخاری وفی روایۃ یخرج قوم من النار فینبتون فی الجنۃ یسمون الجہنمیین اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی یک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرتؐ کی پس داخل ہونگے بہشت میں اور نام کہی جاوینگے جہنمی نقل کی یہہ بخاری نے اور یک روایت میں یوں ہی کہ باہر نکالی جاوینگی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اخر اہل النار خروجا منہا واخر اہل الجنۃ دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملاٰی فیقول یا رب وجدتہا ملاٰی فیقول اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالہا فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیونکا از روی نکلنی کی اوس سے اور آخر بہشتیونکا از روی داخل ہونی کی بہشت میں یک شخص ہوگا کہ نکلی گا دوزخ سی گہٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت میں پس آویگا وہ بہشت میں یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال میں یعنی اللہ تعالی باین صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگونسی

اور اوسمین جگہہ نہین ہے پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگونسی یعنی اور میری لیی اوسمین جگہہ نہین ہے پس فرماویگا اللہ تعالی
جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا کیا
ہنستا ہے تو مجہسے حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے اسبات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان
آپکے اور تہا کہا جاتا کہ یہہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیونکا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی
راویکا ہی پس معنی یہہ کہ تہی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ
صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ
کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ
فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرٰی ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیونکا داخل ہونی مین بہشت کے اور آخر دوزخیونکا
نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہے کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے پس کہا جاویگا یعنی فرشتونکو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور
چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا کہ کیا تونی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا
اور ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی فلانی
روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہونسی کہ مبادا عرض کی جاوین اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب
مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی **ف** ع ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی از راہ فضل و کرم کی رب الارباب
کے طرف سی **ت** پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کہ ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال
مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ
فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالین جاوینگی آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سی پس
لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنیکا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار میرے
تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین بہیجیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین
بہیجیگا اوسکو آگ مین **ف** ح یہہ نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ
دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کی ہی اور
مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ
فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی

اِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا اُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَاَحَدُهُمْ اَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیے جاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگے اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض انکی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان اونکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کے داخل ہونیکا **ف** اسی معلوم ہوتا ہی کہ درلانا مومنونکا دوزخ مین اونکی پاک وصاف کرنیکی لیے ہوگا تا پاک وصاف کر کر بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا ہی درلاوینگے نہ بطریق غضب وعداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہونکا کرتی ہین محققون نے کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امر حق اور مصائب کے اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین کہ سوای آگ دوزخ کی اون سے پاک نہین ہونی کی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر پگلانی کی صاف وپاک نہین ہوتا **ت** پس قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا **ف** یہہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونی کی گناہونسی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی **ت** نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتے اور یہہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتے تا ہو یہہ دکہانا اوسپر حسرت وندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا پکارنیوالا ای بہشتیون نہین ہے بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ اِلَى عُمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

روایت ہی ثوبان سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک **ف** عدن عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کے شہرون مین سے قریب دریای ہند کی اور عمان ساتہہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبی مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون مین ہے دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی ما بین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہی

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کے ہی نہ تعین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھہ سامع کی ت پانی اوسکا
دودہ سی زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کے جو کوئی پیویگا اوسمین سے ایکبار پیاسا نہین ہونیکا بعد اوسکی
کبھی پہلی لوگ کہ اوترین گی اوسپر پانی پینی کی لیی فقرا مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسنکہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور مراد مہاجرین سی وہ
ہین کہ جنہون نے ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکر اپنی وطن اصلی سی گئی
مکے یا مدینی زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنی مال و جاہ کی اور مشغول ہوئی علم و عمل مین رضا سی مولے کیلیی
ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیی جاتی عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی
عورتون سی مقبول نہون اور نہین کہولے جاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی اگر
کہڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت
اور انواع دعوات مین وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء
من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمان مائۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی اصحاب حاضرین
سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سے بنسبت اون لوگون کی کہ آوین گی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی
ہم سات سو یا آٹہہ سو نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح مراد اس سی تحدید اور تعین نہین ہے بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ
انسی ہون اسلیی کہ ظاہر یہہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص [illegible] وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی پیویگی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق انبیا فخر کرین گی آپسمین کہ کونسا اون مین سی بہت زیادہ ہی از روی امت
کے کہ وارد ہون گی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری
زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک و تردد کو ہی بسبب تواضع کی کہا ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور
کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن انس قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت
یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان
قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی مینی آپ سی یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنی شفاعت
خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مینی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈون مین آپ کو اور کہان
پاؤن آپ کو فرمایا کہ ڈہونڈنا مجکو اول زمانی ڈہونڈنی میری مین پل صراط پر کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا
پس اگر وہان نپاوی تو تو ڈہونڈہنا مجکو نزدیک میزان کی کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک میزان کی تو کہان ڈہونڈہون آپ کو فرمایا پس

وہ مجھ سے بہت نزدیک حوض کے پر تحقیق میں نہیں چھوڑونگا ان میں جگہوں کو ف ح ع یعنی کبھی یہاں ہوں اور کبھی وہاں چونکہ کاروبار و شفاعت اونکی ان جگہوں میں ہوگی میں اونکی کارپردازی میں مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث میں اور حضرت عائشہ کی حدیث میں کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنی اہل و عیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہوں سے کوئی کسیکو یاد نہیں کرتا کا جواب سکا یہ ہے کہ پہلی حدیث محمول ہے غالبین پر کہ نہیں یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین سوائے ان تین جگہوں میں اور دوسری حدیث یعنی یہ محمول ہے اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت کے امت میں سے کہ اونکی شفاعت کرینگی و طیبی نے یہ جواب لکھا ہے کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور سکھلیا دیا کہ وہ موجب پاک آبکی نہیں ایسا نہو کہ تکیہ و اعتماد شفاعت پر کر بیٹھیں اور عمل و جد و جہد سے باز رہیں جیسکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیوں سے فرماتی ہے نہیں مالک نہیں ہوں تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجھ پر کرو اور انس سے اسطرح فرمایا تا نا امید نہوں اور حقیقت میں شدت و محنت اور سدان کے کو نہایت سخت ہے اور وجہ شفاعت حضرت کے لیی ثابت اور دونوں حق ہیں اور ہر جواب میں مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی ت نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قیل لہ ما المقام المحمود قال ذلک یوم یترل اللہ تعالی علی کرسیہ فیاط کما یاط الرحل الجدید من تضایقہ وھو کسعۃ ما بین السماء و الارض ویجاء بکم حفاۃ عراۃ غرلا فیکون اول من یکسی ابراھیم یقول اللہ تعالی اکسوا خلیلی فیؤتی ببردتین بیضاوین من ریاط الجنۃ ثم اکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والاخرون رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن مسعود سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے مقام محمود اور کیا ہے صفت اوسکی جسکا اللہ نے اپنی کا وعدہ فرمایا ہے اپنی اس آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہ ہے ان کہ پہنچونگا میں اور میں مقام محمود میں وہاں ہی کہ نزول فرماویں [illegible] کہ جسکا آواز کرتا ہے زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی ہے میان آسمان اور زمین کے ف ح اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں ہیں سات آسمان اور سات زمینیں بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے زمین کے کرسی کے مانند فضیلت دشت جنگل کی ہے اوس حلقہ پر اس حدیث میں جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ ہے تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہے سبب وصف کی نہ تحدید و تعیین اوسکی مقدار کی ہے جیسکہ حیرت کی فراخی میں واقع ہوا ہے وسعتہا السموت والارض اور مقصود یہاں بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور رفع کرنا توہم تنگی اوسکا ہے کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتھ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سی سبب تنگی کی پیدا ہوا ہے اور یہ حدیث قبیل متشابہات سے ہے اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت و کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت و حکم اوسکا ہے اور معنی مفردات کلام کی یہاں ملحوظ نہیں اور کرسی ماخوذ ہے کرسی بادشاہی کا اور سپر بیٹھنے اور حکمرانی کرنی یا کرسی عالم سے کہ وہ سپر افادہ اور افاضہ علوم و معارف کا کرسی ت اور لایا جاوے گا کہ تنگی یا نون تنگی بدن بی فتنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائینگی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون میں سے پہر پہنایا جاؤنگا میں پیچھے ابراہیم کی ف ح ع سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور معلوم ہوا ہے کہ یہ دلالت اسپر نہیں کرتا کہ ابراہیم افضل ہیں آنحضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہے اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں اور فضل کلی ہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آنحضرت لباس پہنی اونہیں گی ظاہر میں یہ منافات رکھتا ہے حضرت کے قول سے کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا میں پیچھے ابراہیم کی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرت لباس میں ملبوس ہیں اور باوجود اسکی انسیا رصلواۃ

اللہ علیہم کی ساتھہ ہی لباس دی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین دائین جانب اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی مجہ اگلی پہلی وغ اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہہ دیا جاویگا کہ دلالت کرنا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین اگرچہ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوس کی ہو لونگا کہ نفسونمین بڑی حلوم ہو پہر شاہ کیا طرف جواب کی ساتہہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت دائین طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعار المؤمنین یوم القیمۃ علی الصراط رب سلم سلم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوسکے یہہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت کیجیو سلامت رکہہ فرح قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہہ کلمہ علامت مسلمانونکی ہی دن قیامت کے کہ اوس سے پہچانی جاوین گی اور ہر امت بتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیاء اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ ہی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوسدن کہ اوتہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندہیرون مین یہہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کیا یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی رواہ الترمذی وابو داود وروا ابن ماجۃ عن جابر

اور روایت ہی انس ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیی میری امت مین سی فرح یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیی ہوگی نہ اور امتیون کی لیی اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ وسیلی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سے اور وسیلی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی وسیلی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی یہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیتہ سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین یہہ سب بلکہ حد تواتر کو پہنچی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا پس اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک قسم خاص ہے ہماری نبی صلعم کی ساتہہ اور وہ یہہ کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولناکی اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کے اور یہہ بھی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہمارے نبی صلعم جنکی لیی اللہ تعالی چاہیگا اور جو تہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار وغیرہ سے پس حدیثین آئی ہین اونکی نجاتی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کے اور بہائی مسلمانونکی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کے لیی روایت کیا یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی جابر سی وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس

مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سبکی لیی پس اختیار کی مینی شفاعت کرنی یعنی واسطی امت اجابت
کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نکلی جیسیکہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اوسکی لیی کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کے کسیکو یعنی
سب مومنونکی لیی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن عبد اللہ بن ابی الجدعاء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم رواہ الترمذی والدارمی
وابن ماجۃ** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعا سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ داخل
ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سی زیادہ بنی تمیم سی **ف ع** کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور
جب ایک شخص کی شفاعت سی اتنی آدمی بہشت مین جائین گی تو دیکہا چاہیی کہ کتنی اچہی لوگ ہونگی میری امت مین اور سب شفاعت کرینگی پس بہت سے
لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوین گی اور بعضون نے کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رض ہونگی اور بعضون نی کہا اویس قرنی اور بعضون نی کہا اور
کوئی کہا زین العرب نے کہ یہہ قریب تر ہی **ت** نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان امتی من یشفع للفئام ومنہم من یشفع للقبیلۃ ومنہم من یشفع للعصبۃ و
منہم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنۃ رواہ الترمذی** اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سی جنس علماء اور شہداء اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعض اونمین سی وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا
ایک قبیلہ کی **ف ع** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتی ہین **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کے **ف ح** عصبہ کے عین پیش اور جزم صاد سی
دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کے یہانتک کہ داخل ہوگی اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نے **وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی اربعمائۃ
الف بلا حساب فقال ابو بکر زدنا یا رسول اللہ قال وہکذا فحثا بکفیہ وجمعہما فقال ابو بکر زدنا یا رسول اللہ قال
وہکذا فقال عمر دعنا یا ابا بکر فقال ابو بکر وما علیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنۃ فقال عمر ان اللہ عز وجل
ان شاء ان یدخل خلقہ الجنۃ بکف واحد فعل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق عمر رواہ فی شرح السنۃ**
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجسی یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے
چار لاکہہ بلا حساب یعنی بی حساب و کتاب اور بی سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر رض نی زیادہ کیجیی ہمکو یا رسول اللہ یعنی زیادہ مانگیی اللہ تعالی سی اور چاہیی اوس سے
کہ زیادتی کری اسمین یا زیادتی کیجیی خبر دینی مین اوس چیز سی کہ وعدہ کیا ہی تمسی تمہارے پروردگار نی **ف ح** اور پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگی اور ہر ہزار کی ساتہہ ستر ہزار ہونگے
اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرت نی اور زیادتی اسپر اسطرح پس واسطی بیان ہکذا کی لپ بنائین دونون ہاتون سی اور جمع کیا دونون ہاتون اپنی کو **ف ع**
یعنی جیسیکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسلیی کہا ہی شراح نی کہ بیان کی یہہ مثل لپ بنانی کی اسلیی کہ
شان اچہی دینی والی کی یہہ ہے کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہے تو دونون ہاتونسی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین
والا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پہر کہا ابو بکر نی کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتون سی پس کہا
عمر نے کہ چہوڑو ہمکو ای ابو بکر یعنی تا عمل کرین اور بہ خوف عذاب کی جد و جہد کرین اوسمین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز نرہین پس کہا ابو بکر نے نہین
ضرر تمپر ای عمر کہ داخل کری اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

کرسکتا ہی یعنی پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر نی ف ح کہا ہی علماء نی کہ جو کچھہ ابو بکر رض نی کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر رض کا قبیلہ رضا و تسلیم سے اور آنحضرت نی جو اول جواب ندیا ابو بکر کو ساتھہ اوسچیز کی کہ عمر نی کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو اسلیی کہ بشارت کو دخل عظیم ہے عمل و توجہہ مین اور کلام عمر کا بہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سے پس مآل دونونکا ایک ہے ہوگا فافہم ت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی اوسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑی کیی جاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنی علماء اخیار اور صلحاء ابرار کی بہیئۃ مسکین و سائلین کی اغنیاء کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مینی تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مینی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین ف ع یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سے خصوصاً صلحا سے اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کے یہہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيَ اَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهُ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا يُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاءُكَ فَيُدْخِلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو ان کو پس فرماویگا اللہ تعالے اونسی کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنی یہہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اسلیی کہ تو دوست رکہتا ہے اوسکو کہ التجا کری تجسی فرماویگا اللہ تعالے پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیے یہہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہی کہ کیون کر آگ مین پڑنیکو حمل کیا رحمت پر جواب یہہ کہ یہہ قبیلہ حمل کرنے سبب کے سی ہی مسبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نے دنیا مین امر الہی کے فرمانبرداری کرنی مین حکم کیی جاوینگی وہان اوسکا کہ فرمانبرداری کرین اسمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر ت پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنے راہ بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت ف ح جیسی حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالے اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی تا الم اوسکا اوسکو نہ پہنچی ت اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس نہیں ڈالیگا اپنی تئیں یعنی آگ میں بسبب تباہ وعجز و نیاز اپنی کی اور امید و لطف و رحمت باریتعالی کی پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نے منع کیا تجھکو ڈالنی تیری سی اپنی تئیں آگ میں جسیکہ ڈالا یا رتیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ پھیجیگا تو مجھکو آگ میں بعد از نکالنی کی مجھکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچھ کہ امید رکھی تو نی فوج آسین دلیل ہی اوسپر کہ امید بندہ کی مولی سے بعید و موثر ہی بیچ کرم او عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت فرمانبرداری سی باہر نکلی ت پس داخل کیی جاویگی وہ دونو شخص اکہٹی بہشت میں بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہے ابن مسعود کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور دیکہینگے اوسکو پھر پھرینگے اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس اول اور افضل اونکی گذرینگی مانند بجلی کی بجلی کے پھر مانند چلنی ہوا کی پھر مانند دوڑنے گہوڑی کی پھر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پیدل چلنی اوسکے کی پیادہ موافق عادت کے نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نے **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضی ما بین جنبیہ کما بین جرباء و اذرح قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال وفی روایۃ فیہ اباریق کنجوم السماء من ورد فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تحقیق کے تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہے میرا مسافت درمیان دو نو طرفون اوسکی کے مانند اوس مسافت کے درمیان جرباء اور اذرح کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جرباء اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونو کی مسافت تین دن کی ہی قرع کہا صاحب قاموس نی کہ جرباء بستی ہے اذرح کی برابر مین او غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دو نون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہہ ہی مابین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجرباء و اذرح ت اور ایک روایت مین یہہ زیادتی ہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کناروں مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سے پیاسا نہین ہونیکا بعد اوس پینی کی کہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن حذیفۃ وابی ہریرۃ** قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک وتعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون ادم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک اذہبوا الی ابنی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقوم ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا فیمر اولکم کالبرق قال قلت بابی انت وامی ای شیء کمر البرق قال الم تروا الی البرق کیف

يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّهُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکہٹا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی محشر مین پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطی اونکی بہشت **ف** ع جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة اذلفت علمت نفس ما احضرت **ت** پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر امت سی آدم کی پاس پس کہینگی ای باپ ہماری کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگی آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لایق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیاء ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہینگی ابراہیم کہ نہین مین لایق اس کام کی نہین تھا مین خلیل مگر پری اسکی پری اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا **ف** ع کہا صاحب تحریر نے کہ یہہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجہ بلند کے نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی عم کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر اسلیی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین **ت** پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین مین لایق اسکی جاؤ طرف عیسی کی کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسی کہ نہین مین لایق اسکا کی یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **ف** ح کہ نہایت مقام قرب وعزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین مشہور وممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اس لیی نہ کہا کہ آوینگی میری پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسیکہ فرمایا **ت** پس کہڑی ہونگی محمد یعنی دائین طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینی کی سختی موقف سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہہ صورت بن کر آوینگی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی دائین اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرینگی جماعت کہ اول وافضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو تمپر مان باپ میرے کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکتی مین **ف** ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد انسی انبیاء ہین اور احتمال یہہ بھی ہی کہ مراد انسی اصفیاء یعنی اولیاء اس امت کی ہون **ت** پہر گذرینگی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگی مانند گذرنے پرندون کی اور دوڑنی مردونکے یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سالم رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت اونکی عملون کی اور نرکہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوۃ سے گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کے آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الہی سے پکڑینگے اوس شخص کو کہ حکم کیی گئی ساتہہ اوسکے پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سے اور بعضی ہاتہہ پانو باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس

ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار قوم بالشفاعۃ کانہم الثعاریر قلنا ما الثعاریر قال انہ الضغابیس اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آریے ہین **ف** ع مشابہت دی گئی آریی کی ساتہہ اسلیی کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جائینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوین گی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جائین گے ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرنیکی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علماء باعمل پہر شہدا **ف** ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیی کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گرہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی ت نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب صفۃ الجنۃ واہلہا

باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی **ف** ح جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہاکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہاکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہاکنی اونکی کی اوسچیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ وبہشت

الفصل الاول فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر واقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مینی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر **ف** ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش ت پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق وتصدیق اوسکے اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوسچیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوسچیز سے کہ سبب خنکی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی **ف** ح یہہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کے سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہہ زبر قاف کی بمعنی قرار وثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسیہی حالت فرحت وسرور مین سکون وآرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنیکی طرف غیر محبوب کے متفرق وملتفت ہوتی ہی اور ایسیہی حالت خوف وغم مین متحرک ومضطرب ہوتی ہی یا قرہ مشتق ہے قر سی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنونکی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بہی یہہ دونون معنی محتمل ہین جیسیکہ باب فضل فقرا مین گذرا ت نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے **ف** ع اسلیی کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور کوئی وہان نہ اوتری ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امراۃ من نساء اہل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا رواہ البخاری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا ادمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی **ف** اور جزا اور ثواب اور مال مین اور تخصیص ان دونون قوتون کی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہے اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو آور راہ خدا جہاد ہی اور بحجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھہ کہ اوس مین قصد تقرب الٰہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا تلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کے لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادۃ مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا **ت** اور اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتون مین جہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی **ف** اور یا ضمیرین پہرتی ہین آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحات اور البتہ بھردی وہ عورت اوسچیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبوسی اور البتہ اوڑھنی اوسکی سر کے بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے نقل کی یہہ بخاری نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کے سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہے اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اون لفظ او اور تغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کے لیی او یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمین او بمعنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ او پر حدیث مین گذرا عادتہ یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ انیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب انیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ

اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کی لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چکلائی اوسکی یعنی پس طول اوسکا اس قدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی **ف** یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون کی طول اور عرض اوسکا ہر ایک ون دونمین ہے **ت** سات کوس کے اور ہر کونی مین اوس خیمہ کے اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکہینگے یعنی ایک کو نہ والی اور گہر والونکو کہ اور کونمین ہونگی پہرا کریگا اون سب گہر والونپر مسلمان **ف** اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نے بہی کہ اہل سے مراد ہین بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سے **ت** اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ اونمین ہی **ف** ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فقط چاندی ہی کے ہونگی اور وہ سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق اندونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنتان انیتہما وما فیہما من فضۃ وجنتان انیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان انیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ مؤید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہے کہ مراد جنتان سی یعنی آیۃ مین دو قسمین ہون جنت کی کہ ایک اون دونون کی سونی ہی اور دوسری چاندی سی اور کبھی ہونگی کاملین کے لیی دو جنتین سونی کی اور دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی بسبب مقصود ہونی سونی کی اور یہہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی لی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت سونی ہی اور مؤید ہی اسکو یہہ کہ دروازی جنت کی اوطبقی اوسکی آٹھہ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت المآی و دار السلام و دار القرار و دار المقامۃ اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اوعظمت کے اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین ف یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبعی کی درمیان بندگان اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھہ جائینگے مگر پردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہ بھی ازراہ مہربانی و تفضل رب کے اوٹھہ جاوینگی اور اسکو عیانا دیکھینگے ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاہَا دَرَجَۃً مِنْہَا تُفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہُمْ اَجْدُہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ ہے اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کے ف ممکن ہے یہہ کہ مراد سو سی کثرت ہو سلیی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اوا و درجہ خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچیگے اوسکو مگر متفکرت اور فردوس ف یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المؤمنون کی اولین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سی بلند تر ہی ازروی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃً اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چار دان نہرین بہشت کی ف یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اوسلیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہے نقل کی یہہ ترمذی نے کہا مولف نی کہ نہین پائی مین نی یہہ حدیث صحیحین مین یعنے انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف کہ جامع ہی صحیحین کے حاصل کلام مؤلف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اسحدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسانین پس اعتراض مولف کا تو یہہ ہے اور بعضی شارحین نے لکھا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری باب وکان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین بھی موجود ہی باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَہَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَہُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمْ وَثِیَابِہِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَہْلِیْہِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَہُمْ اَہْلُوْہُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے آفتاب اور رات دن کی ت پس چلیگی ہوا شمال کی ف ح شمال زیر شین سی اور زبر بہی آئی ہی ہوا کہ دائین ہاتہہ کی طرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی مثل ہوا شمال کی ت پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی مونہونمین یعنی بدنونپر اور کپڑونمین پس زیادہ ہونگی بہشتے کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن وجمال کو پس پہر پہرینگے یعنی بازار سے طرف گہر والون اپنی کی اسحال مین کہ زیادہ ہوگئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتے گہر والون سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن وجمال کو ف ع اور یہہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس پڑنی جمال اونکی یا بسبب تاثیر حال ومآل اونکی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَۃً قُلُوْبُہُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَہُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِہِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقُمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُہُمُ الذَّہَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُہُمُ الذَّہَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِہِمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُہُمُ الْمِسْکُ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْہِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تاری کی بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو تارہ سوا چاند وآفتاب کے اور تارونسی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن وچمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل ایک شخص کے ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسیکہ تفسیر کے اسکی یہہ کہ نہین ہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی رکہنی آپسمین ہر شخص کے لیی بہشتیونمین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سے ف ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کے سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی بمعنی فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنا اہل جنت کی بہتر بیویان ہونگی اور یہان دو بیویان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہے جواب یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ دو بیویان ہونگی اس جنس سے کہ حور العین ہونگی ساتہہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکے کہ سوا اس جنس سے اور بیویان بہت ہون ت دیکہا جاتا ہی گودا حورون کی پنڈلیون کی ہڈیونکا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہہ پاکی کی یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتے اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پیخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگے اور نہ رینٹہہ سنکینگے باسن

اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیونکا اگر کا ہوگا ف ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کے ایندہن کوئلی وغیرہ
ہوتی ہین اور خوشبو کی لیی عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کے انگیٹہیون کی کہ اونکا ایندہن بہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا
آگ کا اور واو کی زیر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اوپر صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوسمین آگ
اگر جلانی کی لیی یعنی انگیٹہی اور زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سے اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ دہونی دیجاتی
ہی اوس سے ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوش خلق اور متفق
اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہہ گز کی جانب آسمان مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی
درازگی قد مین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از
بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس
تین تیس برس کے ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہے خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کے دونون صحیح ہین **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون
ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک
یلہمون التسبیح والتحمید کما تلہمون النفس رواہ مسلم
اور روایت ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرینگے
اور نہ پائخانہ پہرینگے اور نہ ناک سنکین گے عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نے کہ جب پائخانہ نہ پہرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا
فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کے راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور
بعضا پسینا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کے جائینگی بہشتی تسبیح و تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہوجائیگا وہ
لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تمسی دم ف ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح و تہلیل سے جیسیکہ نہین
رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سی اور نہین باز رکہینگے اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسیکہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ کہ نہین نکلنی کا اونسی دم مگر
کہ ملا ہوگا ساتہہ ذکر و شکر اللہ تعالی کی ت نقل کے یہہ مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من**
یدخل الجنۃ ینعم ولا یباس ولا یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت
دار القرار والثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد و خرابی اوسمین نہین نقل کے یہہ مسلم نی **وعن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا ان رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا
وان لکم ان تشبوا فلا تہرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو
ساتہہ اس مضمون کے کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو اور کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہے
کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑہی ہو اور کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہے یہہ کہ چین مین رہو اور محنت و مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کے یہہ مسلم نے **وعن ابی سعید** ن

الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا پیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین **ف** لفظ غابر غین معجمہ اور موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائری تحتانیہ سی ہی آیا ہی غوری یعنی نشیب کے لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی **ت** اور یہہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیونکی ہوگا **ف** ع کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمانی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کے لیی اور اوسط مقصدین کے لیی اور اسفل مخلطین کے لیی **ت** ع عرض کی صحابہ نی یا رسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہون گی کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہی خدا کی پہنچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مع یعنی بیچ قبول کرنے اوسچیزکی کہ حکم کی گئی ساتہہ اوسکی اور منع کیی گئی اوسسے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا تا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مثل دلون پرندون کی ہین **ف** ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونیمین حسد و بغض و غیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسیکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتے ہین شام کو پیٹ بہری **ت** نقل کیے بہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضۂ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوون ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی مینی پس کہینگے ای پروردگار ہماری کونسی چیز بہتر ہے اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

تم پر بعد انکی کبھی فتح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار ہی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اور اوچہنا اونسی کہ آیا راضی ہوتجھی جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی سپر مرتبے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حالمین نگاہ کرا گر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بہی تجھی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تہی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالے ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتے آپسمین کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہے بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونسے دایم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی کی بزرگتری بہشت سی اور اچیز سی کہ اوسمین ہے جیسیکہ فرمایا رضوان من اللہ اکبر جہہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض عنا وارض عنک ت نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ ہل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہہ ایک تمہارے کی بہشت سی اوس مقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور بکر آرزو کریگا اور چاہیگا تمنی بہت کچہہ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندہ کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلین آرزوئین تہین مانگہگا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لی ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی اوس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین ف ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن یقین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نے کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہے علمانی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہے کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اہلیکی کہ وہ بلاد ارسن مین ہین آور طیبی نی کہا کہ جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر کی ہے غلط ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما کہ جیحون واوسی نہر خراسان ہے اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین آور بعضون نی کہا کہ سیحان وجیحان نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہا جنت سی یہہ ہی کہ پانی انکی بسبب اور پانیون کی اچہی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین آور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرین کے ہین اور اونکو ساتہہ نام ان چار نہرون کے کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین مونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہے اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہے چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہے کہ فرات و نیل جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کے جڑ سی ہین اور رسالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سی ہین کہ حقتعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا ہے اور دنیا کی زمین پر جاری کیا کذا ذکر البیضاوی رحمہ اللہ سلم بحقیقۃ الحال ت نقل کے یہہ مسلم نی

وعن عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ جہنم فیہوی فیہا سبعین خریفا لا یدرک لہا قعرا واللہ لتملأ ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیہا یوم وہو کظیظ من الزحام رواہ مسلم اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا ہمارو برو ہماری یعنی روایت کیا گیا حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتہر ڈالا جاوی کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس پہنچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاوینگی دوزخ یعنی کفار سی باوجود اس گہراؤ اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا کیا ہماری لیی کہ درمیان دو بازوون دروازی کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایکدن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدہام کی نقل کے یہہ مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناءہا قال لبنۃ من ذہب ولبنۃ من فضۃ وملاطہا المسک الاذفر وحصباؤہا اللؤلؤ والیاقوت وتربتہا الزعفران من یدخلہا ینعم ولا یبأس ویخلد ولا یموت ولا یبلی ثیابہم ولا یفنی شبابہم رواہ احمد والترمذی والدارمی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا عرض کیا مینی یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی ف ع اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سی پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہہ کثیف اور منجمد ہونیکی اور آگ اور ہوا ساتہہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کے اوسکیطرف پس پگلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کے پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی پہلی ہلتی تہی زمین پہاڑون سے ٹہیر گئی اور بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی ہر حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہہ اسلیی کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہہ یا بسبب زیادتی احتیاج اسکی کی طرف پانیکی اور منتفع ہونی اوسکی کے اوسے ت عرض کیا ہمنی آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سی ہے عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونیکی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہی گا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونیکا ہی ف اور ٹہنیان اوسکی مختلف ہین کسیکی سونیکی اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتہہ طرح طرح کی شگوفونکی اور اوسپر طرح طرح کے میوی لگے ہوئی اور نیچی اونکے نہرین جاری نقل کیے یہہ ترمذی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین ف ح ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجون کی ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسے کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کے شدۃ کفر مین جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (طبقہ نیچے کی جانب ۱۲) ترجمہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احدہن لوسعتہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ایسی کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجی مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کری اونکو نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعہا کما بین السماء والارض مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سی کہ نقل کے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعہ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسیکہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کی پانسو
برس کی راہ **فرع** یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون
نی کہا مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فائق و فاضل کے حسن و جمال مین دنیا کی عورتون سی لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات
احسن ہون گی حورون سی بسبب نماز و روزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی کہ کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ
ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ
رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہہ بہی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگے بہشت مین دن قیامت کے
کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین
اوپر مانند بہترین ستارہ چمکنی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کے اونمین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سی
ایسی ہوگی کہ دیکہا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکا ستر جوڑون کے اوپر سی **فرع** اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بی بیان اور اسی
ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سی معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس
یہہ منافی نہین ہی اسکی کہ ہر ایک کے لیی بہت سی حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہہ ہے کہ ہر ایک کے لیی دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور ستر
حورون مین سے کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ
فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى
قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور
اتنی جماع کے یعنی کنایہ ہے جماع کرنی سے کتنی ہی عورتون سے مثلا دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکہیگا مرد جماع کرنیکی اتنی عورتون سی فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مرد کے
یعنی پس کیون نہ طاقت رکہیگا اتنی عورتون سی جماع کرنیکی **ت** نقل کے یہہ ترمذی نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءَهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ
كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اوسنی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹہاوی ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین
ہین یعنے قسم زینت اور آلات اوسکی سی ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان
زمین کی ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی
کو جیسیکہ مٹا دیتا ہی سورج ستارون کی روشنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى
ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و

وسلم کہ بہشتی ہون گی بن بال کی امرد آنکہین اونکی ہونگی سرمہ گین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی **ف** ح حدیث مین لفظ جرد جیم
کی پیش اور رکی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سی
اوپر وزن فعلی کی بمعنی فعیل کے یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکہین معلوم ہو گویا سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کے یہہ
ترمذی اور دارمی نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ جُرْدًا
مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اسحال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی ریش سرمہ گین
آنکہین تیس برس کی یا تین تیس برس کی **ف** ح یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین اسلیی کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس وقت مین ہوتی ہے اور لفظ
او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنۃ مین شک راوی کی لیی ہی **ت** نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ لَہٗ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ
مِنْھَا مِائَۃَ سَنَۃٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا مِائَۃُ رَاکِبٍ شَکَّ الرَّاوِیُّ فِیْھَا فَرَاشُ
الذَّھَبِ کَاَنَّ ثَمَرَھَا الْقِلَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی
سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی **ف** ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن
منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اوس درخت پر ٹڈی ہین سونیکی **ف** ح شاید کہ مراد
فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوٹہتی ہین اوس سے اور تعبیر کیا اونکو ساتہہ سونی کی ٹڈی کی
اور یہہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک
جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو **ت** گویا کہ میوی اوسکے مانند مٹکونکی ہین **ف** ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہہ نام اسلیی
ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکے کیا ہی اور نہین
گذرا اوس سے کوئی سوای محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چہٹی آسمان
پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ جڑ اوسکی چہٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین
مین واللہ اعلم **ت** نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذٰلِکَ نَھْرٌ اَعْطَانِیْہِ اللّٰہُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ
الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُھَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ ھٰذِہٖ
لَنَاعِمَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَتُھَا اَنْعَمُ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی انس سے کہا پونہچی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر **ف** ع لفظ نہر ساتہہ
زبرہ کے اور جزم سی بہی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دونو طرف اوسکے دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسلیی کہا کہنی والی نے
ت یعنی بہشت مین **ف** بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیی کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی **ت** نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ سے

اور نہایت شیرین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی ف ع
لفظ جزر بیچ جیم اور زی سی جمع جزور کی ساتہہ زبر جیم کی معنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیتی تاکہ کہاوین اونسی
اوس نہر والی ت کہا عمر رض نی کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین
متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ
مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ
بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ
فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ
اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس نہ جائیگا
تو کہ سوار کیا جاویگا بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہے تو مگر
کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتہہ صیغہ خطاب کے پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہہ کہ کیا جاوی گا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنی
مطلب یاب ہوئیگا تو اور لفظ فعلت ساتہہ ت تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیی اور فرس مذکر و
مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا
بہشت مین اونٹہہ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جو کچہہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب دیا
تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالی بطریق کلیہ کے
کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیی بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کے یہہ ترمذی نے
وعن اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ
لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ
بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ
وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اوسنی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا بہشت
مین گہوڑی ہونگی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا
تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہی گا تو نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث
کا ہی نسبت بہ ضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا تہا ابو سورہ یہہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی اون صفون مین اس امت سے ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **ف** ح ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہہ کہ ہو سکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہو بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتہہ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکہتی تہی اور یہہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہہ ہے ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتہہ چالیس صفونکی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وعن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑیکا یا سیر سوار گہوڑیکی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سے کثرت ہی تا نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی مسیرۃ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتہہ قلیل کی پہر اعلام کئی گئی ساتہہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم **ت** پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کے سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہیجی جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہے کہ کندہیی اونکی مل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثونسی کہ وارد ہوی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچہا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف** ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب کہے کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ یخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنی پس ہوگی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نے کہ لفظ یخلد سہو ہے صاحب مشکوۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خوش کہیگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتہہ اوس صورت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابو ہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابو ہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابو ہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترینگی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی **ف** ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانیکی نماز جمعہ کی لیی ہوگی **ت** پس نکلین گی اور زیارت کرینگی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اون کی لیی عرش اپنا **ف** یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی **ت** اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کی سی پس رکہی جاوینگی اون کی لیی منبر نور کی کہ اونپر بیٹہینگی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہیگا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اون مین خسیس و کمینہ **ف** ح یعنی ادنی کہ کہا مینی یعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بنسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا مینی نہ متصف ساتہہ دنائت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی **ت** بیٹہیگا یہہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی **ف** ع یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اون پر بیٹہینگی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہی ہی اور ایک خاک پر **ت** گمان نہین لیجاتی کی یہہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر پر

بیٹھتی ہی اس فصل مین اونچی زردی جگہ اور شمسگاہ کی فرح اسلیے بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام وہر تبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم وحسرت وغیرت نہین لیجائیگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالات کہا ابو ہریرہ نی کہ کہا مینی یا رسول اسد کیا دیکھین گی ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھین گی کیا شک وشبہ کہتی ہو تم سیج دیکھنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اوسیج دیکھنی چاند کی چودوین شب مین کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہی گا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اسد تعالی بیواسطہ وواہ ٹہاریگا پردہ بہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو دیلین سی کہ اسی فلانی بیٹی فلانی کی ایا یاد کہتا ہی تو اوسدن کو کہا تہا تو نی ایسا اور ایسا ف ع یعنی وہچیز سی کہ نہین جائز شرع مین بس گویا کہ تو قف کریگا وہ شخص اوس مین ورتال کری گا اون گناہون مین کہ کیی ہون گی ت بس یاد دلاویگا اسد تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد مین گناہ کہ اون کی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تو نی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نی محکوجنت مین پس کیا نہین بخشی تو نی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوی مجہسی پس فرماویگا اسد تعالی کہ ہان بخشی مینی تیری لیی پس بسبب اوسی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو کہ

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اسحال ومقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اون کی اوپر سی پس برسا ویگا وہ ابر اونپر خوشبوی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوو اور آو طرف وہچیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی آوینگی ہم اور پاوینگی ہم اوس وہچیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوس کی اور نہ سنا ہے کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دیی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اور اوس بازار مین ملاقات کرینگی بہشتی آپس مین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلے اسد علیہ وسلم نی پس آوی گا اور متوجہ ہوگا ایک شخص نہ صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی

وسیس اور سب حد ذات پنچی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت اعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اور پر اپنی قسم لباس سی **ف** ع یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکھتی ہی شروع معنی دُرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہہ معنی ہون گی کہ ڈراوے گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مگر وہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوسپر کہ کمتر اوس ہی قسم لباس ہی اور وجہ دوسری پر معنی یہہ ہون گی کہ خوش کری گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکھی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملاتہا یہانتک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لایق ہی کسیکو کہ غم گین ہو دی بہشت مین **ف** ح شاید بسبب دنی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غم گین ہوفا فہم **ت** پہر پہرن گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی ہمیوان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گے ہمکو کہ خوش آئی تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اسحال مین کہ تجہہ جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوسپر پس کہین گی ہم اپنی ہمیوان سی کہ تحقیق ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور لایق ہی اور ہیجتا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوسچیز کی کہ پہری ہم **ف** ح اس لیی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن وجمال پر تو اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن و جمال بادی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلٰثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَقَالَ أَبُو إِسْحٰقَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاویگا اوسکی لیی خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اوسنی بامرصع اور راستہ ہوگا ساتہہ اوسکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض مین ؛

ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھہ ایسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابوسعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چھوٹی یا بڑی ہوجاوین گی بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سی کبھی اور اسیطرح دوزخی **ف** یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاہد کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی ایسی مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار و دار القرار مین **ت** اور ایسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہونگی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجونکا البتہ روشن کردی اوسکیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہی گا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کی کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہتی کا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نی نقل کیا **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمَجْمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَھَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حورعین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتہہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونیکی اور ہم ہین چین کرنی والی پس نہین دیکہنی کی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونیکی خوشی اور خفگی ہو اوس کسی کی لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹینگی اور نکلین گی اون دریاون مین سی نہرین بعد از دراینی مسلمانون کی بہشت مین **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونمین سی پہٹینگی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور بیچ محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اون کا نہر بسبب جاری ہونی اون کی کی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی معاویہ سی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیُعْطٰی قُوَّۃَ مِائَۃٍ فِی الْجِمَاعِ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ

فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْہُہٗ فِیْ خَدِّھَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْھَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُھَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُھَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِھَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْھَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْھَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابوسعید سی اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین بالبستہ تکیہ کری گا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اس کی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہین پہیرنی گا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگا دی گا پھر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کرے گی واسطی دکہانی جمال کے پس دیکہی گا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورۃ کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کا اوس عورۃ پر ہوگا روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورۃ اوس مرد کو پس جواب دی گا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون **ف** لح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قران مجید مین لہم مایشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی یہی کی ہی اور زیادہ انکو اسلیی فرمایا کہ جسنی تو حسنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جسنہ اعمال مین مکلفین کے لیی اور زیادۃ مذکورہ فضل پر فضل ہی **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البستہ ہون گی اوس عورۃ پر سبز کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پس بیٹہی گی اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پادی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچہی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی اور تحقیق اوس عورۃ کی سر پر تاج ہون گی کہ ادنی موتی اون تاجون مین سی روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہہ احمدنی ❊ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحَدِّثُ وَعِنْدَہٗ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاءُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ فَکَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُہٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی ہی احوال مین کہ نزدیک اون کی تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سی کہتی کرنی مین یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجکو حکم ہوتا بہشت مین کہیتی کرون پس فرمادی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہے ❊

توبیچ اوسچیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پھر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہے ولیکن مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہو دیگا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا وہ اور بوئی گا پس جلدی سی بلک مارتی مین ہوجائیگی روئیدگی اوس کی اور مراد کو پہنچا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہودی گی کتنی ہی پہاڑون کی برابر پس فرمادی گا اللہ تعالی لی ای فرزند آدم کی جو کچھ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز ف ع کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہہ صفت اوس سی ہرگز نہین نکلنے کی اگرچہ بہشت مین جاوی ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاؤگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سے یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیی کہ وہ ہین کہیتی والی اور ابیرہم یعنی گنوار صحرانشین نہین ہین کہیتی والی بلکہ اکثر اکتفا کرتی ہین شیر وخرما پر یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی ت نقل کی یہہ بخاری نی وعن جابر قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایناام اہل الجنۃ قال النوم اخ الموت ولا یموت اہل الجنۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سوتین گی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرتی کی نہین یعنی پس سوتی کی بہی نہین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب رویۃ اللہ تعالی

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی ف ح جان کہ رویت حق تعالی کی جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کی نہین اوسکی نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان وجہت مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکہنی مین بسبب جریان عادت کی ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکہاوی تو یہہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوۃ بصیرہ بصر مین رکہدی اور جیسے کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی باقی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر واقع ہونی رویت حق تعالی کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسپر ممد ہین اور وہ دلایل ساتہہ اعتراضات مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئے اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آوی گا اور کسی سلف وخلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہنچا اور اولیا اور مشایخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوای اوسکا نہین کیا اور مشایخ اتفاق رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیانا دنیا مین سر کی انکہون سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہہ مجہی کلام کرتا ہی کافر ہوجائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالی کے ممکن ہے اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنیکا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیلیے

اور دخل دیا اگر وہ دکھاوی تو بی آنکھہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکھاوی تو اگر آنکھہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر اب بڑا پہاڑ مثلاً سامنی آنکھہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکھنی کی آنکھہ مین پیدا نکری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشتہ مغرب مین اگر اللہ تعالی دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور نظر قدرت باریتعالی کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتہہ مومنون کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہہ اوس دولت کی مشرف ہون گی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہنی کی محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بارعام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیی کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص واردہ کا رویت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود افضلیت اور اکملیت اونکی بہت سی مردون سی اور صحیح یہہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علماء شافعیہ کی کلام سی یا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مینی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مینی کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجہہ کر پڑہنی ہی بدون اوسکی **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہوگے اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم مینی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو ف یہہ تشبیہ رویت کی ساتہہ رویت کیکی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اوس مین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہے اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیی جاوگی

تم بیچ دیکھنی وسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتھہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتھہ زبر ت کی اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی بمعنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین کئی جاتی کی بیچ دیکھنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکھین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایکے دوسری پر ساتھہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری پر تضام سی ہی بمعنی پس مین ملنی اور ازدحام کرینگی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکھو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جب تک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر وعصر پر ساتھہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لایق تر ہی ساتھہ دیکھنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا یہین سی ہم پہنچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازون کا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کے بسبب افضلیت اون کی کی ہی اسلیی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور رجانی بازار کا پس جس کو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد وثنا کہنی والا ہوا اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالی فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماوی گا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچھہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سے پس کہینگی بہشتی کیا روشن اور اجلا نہین کیا تو نی موہنہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوٹہایا جاویگا پردہ **ف** اور اوٹہنا پردہ کا دفع تعجب کی لیی ہی گویا کہ کہا گیا اون کو کہ وہ زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب سی اسلیی کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیی کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹہایا جاوی گا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھینگی طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے طرف پروردگار کی **ف** ع منتہای تمام نعمتون کا دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی **ترجمہ** پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیی کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ

اوسپر یعنی رویت حق تعالیٰ کی نقل کی بیہقی نی **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جناتہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا ازروی قدر ومرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھی گا اور استراحت کری گا اوپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح وشام **ف** ع اور اسلیی حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز وشب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیی کہ اگر مودام دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کی لیی پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر لپست ہمتی ہی **ترجمہ** پھر بڑی حضرت نی بیہقی کہتی ہون ہدیہ آیت کہتنی مونہا وسدن تر وتازہ اور خوش وخورم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی بیہقی احمد اور ترمذی نی **وعن** ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مینی یارسول اللہ آیا ہر ایک ہم سی دیکھی گا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین ہی دیکھتا ہی چاند کو چودھوین رات مین تنہا بی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نی کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالیٰ کا ملتر ہی مرتبہ مین اور بزرگتر ہی منقبت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکھائی دی گا بی مزاحمت نقل کیہ ابو داود نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت مین ہے ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکھا ہی آپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ وتقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو **ف** ح ع اسلیی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینائون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالیٰ کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموت والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان وزمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کے دلونکا اور اوسکی نامون مین سی نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر کنندہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ماذکر وہ المحققون اور لفظ انی ساتھہ ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتھہ تشدید یا کی کی نسبت کی لیی ساتھہ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی روایت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتہہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرت کی اللہ تعالی کو شب معراج
مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بحسب اختلاف روایتون کے اسلیی کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ
کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بہی پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سے
ساتہہ حال کی انتہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابن عباس ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راہ نزلۃ اخری**
قال راہ بفؤادہ مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی قال رای محمد ربہ قال عکرمۃ قلت
الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی
بنورہ الذی ھو نورہ وقد رای ربہ مرتین اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہا
محمد کی دل نی ساتہہ محمد کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوسنی بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت نی پروردگار کو ایکبار اور کہا
ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی
بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہے معنی ہین اور یہہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس کا دیکہنا بینائی
سی ہی اور دیکہنا دل سی اور ونکا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کے جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہے کہ ابن عباس دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی
ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت
کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی یہہ ہے کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نے تو کہا کہ دیکہا
آنحضرت نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علما کی نزدیک یہہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضا اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا
جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی
کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ
یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعر مین سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپنی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا
ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیۃ مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباس سی اور
اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو بینایان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس
کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت رب العزت کو کہا ابن عباس نے بیچ جواب عکرمہ کے وای ہے تجکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو
اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکی کا ہی **ف** ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود
ہو مدرکہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ ہے علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی
کا ہی ساتہہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی عدد نہایت نہین ہے اور دیکہنا عامتر ہی اس سے **ترجمہ** اور تحقیق دیکہا آنحضرت
نی اپنی پروردگار جل و علا کو دو بار **ف** ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی
دو بار دیکہا ایک بار دل سی اور ایک بار آنکہہ سی اسلیی کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دو بار
وعن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال

ابن عباس رانا بنوها شم فقال لکعب ان اللہ تعالی قسم رؤیتہ وکلامہ بین محمد وموسی فکلم موسی مرتین
ورآہ محمد مرتین قال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ھل رای محمد ربہ فقالت
لقد تکلمت بشیء قف لہ شعری قلت رویدا ثم قرات لقد رای من ایت ربہ الکبری فقالت این تذھب
بک انما ھو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی
قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل لم یرہ
فی صورتہ الا مرتین مرۃ عند سدرۃ المنتھی ومرۃ فی اجیاد لہ ستمائۃ جناح قد سد الافق رواہ
الترمذی وروی الشیخان مع زیادۃ واختلاف وفی روایتھما قال قلت لعائشۃ فاین قولہ
ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی قالت ذاک جبرئیل علیہ السلام کان یاتیہ فی صورۃ الرجل
وانہ اتاہ ھذہ المرۃ فی صورتہ التی صورتہ فسد الافق

اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس نی کعب احبار سی عرفات مین
روز عرفہ کی پس پوچھا ابن عباس نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل وعلا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا او سکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ
گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف یعنی ہم اہل علم
اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتی ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سی
کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتھہ غصہ اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہہ
مبالغہ کیا کعب احبار نی تامل وتفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسی کی پس کلام
کیا اللہ نی موسی سی دو بار یعنی ایک تو وادی مین طور پر اور دیکھا اوسکو محمد نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہہ ہی کہ کعب احبار
نی یہہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس یعنی بعد
دیکھنی مناظرہ ابن عباس اور کعب کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مینی عائشہ سی کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی پروردگار
اپنی کو پس کہا عائشہ نی مسروق سی کہ تحقیق کلام کیا تو نی ساتھہ ایسی چیز کی کہ کہڑی ہوگئی بسبب اسکی بال میری بدن کی یعنی چونکہ مین
معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سی دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی ماری عظمت وہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کہڑی ہوگئی
کہا مینی ٹہیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹہنڈا کرنا اوسکا تہا نا کہ سوال وجواب اون سی کرین پہر پڑہی
مینی یعنی اثبات رویت کی لی یہہ آیت تحقیق دیکہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ظاہر تر یہہ ہی
کہ مراد مسروق کی پڑہنی آیۃ سی نشانی بڑی ہی کہ دلالت کری عظمت شان اللہ تعالی کی پر اوپر تعظیم جناب آنحضرت کی اور مقصود اس سی
رویت بصری ہی یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہ نی کہان لیجاتی ہین تجکو آتین یعنی خطا کی تو نی اونکی معنی سمجہی مین کہ اونکو پروردگار کی رویت
پر حمل کیا تو نی سوا اسکی نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہی کو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد نی دیکہا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت
نی چہپایا کچہہ وحی سی کہ حکم کی گئی ساتھہ اظہار اوسکی کی ف یعنی احکام وشرایع جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہی سب سی یا بعض سی پس اس سی رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا کہ خاص مع نی اہل بیت کے

ساتھہ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالی تزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارنی مینہ کا یعنی آخر آیۃ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل کو یعنی اونکی صورۃ اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین بی مثل مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی ف جیسکہ فرمایا و لقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور ایک بار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو در حالیکہ اونکی لیی ہیہہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمانکو نقل کی ہیہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری و مسلم نی ساتہہ زیادتی اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری و مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا میں عائشہ سی پس اگر نہ دیکہا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اور کسیکو محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس اوتر آیا او متعلق ہوا ساتہہ اوسکی ف یعنی پس ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر فی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی و ضمیر قبلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین مین او ادنی راجع اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی ت کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی ف یعنی رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اونکیکی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ نی ت کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل آئی آنحضرت کی پاس اسبار مین یعنی احیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روکی یا کنارہ آسمان کو ف یعنی سد اوس ہیئت کے کہ دیکہا تہا او نکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین بروجہ تحقیق کی یہہ ہی جو سد کو رہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتہہ قول کعب کے اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتہہ آنکہہ بصر و یا بصیرۃ کی یا ایک ان دونو نکی بصیرۃ سی اور دوسری بصری باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت نی اللہ تعالی کو آنکہہ سی دو بار و اللہ اعلم اور ایسا نفی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتہہ نفی بصر کے اور جواز رویت اونکیکی دلسی و ظاہر اول ہی قدر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہ کی یہہ ہی حمل کیجاوی نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی نہ مجرد علم سلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم کہنچی الی اللہ تعالی کا علی الدوام او رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کی قلب مین جیسکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالی کی و عن ابن مسعود فی قولہ فکان قاب قوسین او ادنی و فی قولہ ما کذب الفؤاد ما رای و فی قولہ لقد رای من ایات ربہ الکبری قال رای جبریل لہ ستمائۃ جناح متفق علیہ و فی روایۃ الترمذی قال ما کذب الفؤاد ما رای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فی حلۃ من رفرف قد ملأ ما بین السماء و الارض و لہ و للبخاری فی قولہ و لقد رای من ایات ربہ الکبری قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی پس ہو یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی کمال قرب اونو نون کیسی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ یا دل نی وہ چیز کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتونکی کہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو در حالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی ف یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کی طرف اور یہہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسکا اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علماء ہمارے نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ یا دل نی اوو چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل کو بیچ ایک جوڑی کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بہر دیا تہا اوسچیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکہا آنحضرت نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمانکو **ف** ح **تنبیہ** یہہ جو گذرا اسی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار تعالی کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رض نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رض اثبات اور ساتہہ ہر ایک کے اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہہ ہے کہ آنحضرت نی دیکہا پروردگار اپنی کو سر کی آنکہونسی اور کہا کہ اثبات اوسکا سواے سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہوسکتا اور عائشہ نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچہہ سنکر حضرت سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالی کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہہ ہے کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بہی اور اوپر نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علما نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہہ قول سواے سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سے تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمد نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور عمر بن راشد نی کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکہتین انتہی اور مختار اکثر مشایخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی **وَسُئِلَ** مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيلَ قَوْمٌ يَقُولُونَ إِلَى ثَوَابِهِ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوا فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللَّهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچہی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کتنی مونہہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والے پس کہا گیا یعنی امام مالک سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی اہل بدعت مین سے کہتی ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکہنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکی پس کہا امام مالک رض نی جہوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون دور پڑی سمجہنی معنی قول حق تعالی کی سی کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کی سی اوس روز منع کئی جاوینگی **ف** ع یعنی نہین دیکہنی کی اوسکو اور حجاب اشد عذاب ہے جیسیکہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور معنی یہہ ہین کہ کہان گئی ہی اونکی عقل کہ پڑی ہین اسے غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکہینگے **ت** کہا مالک نے کہ لوگ یعنی مسلمان دیکہینگے طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکہونسی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتہہ ہونی اونکی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی اوسدن پردی مین ہونگی **ف** ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسنی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ و مخصوص ہون اور یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ✤ **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ قَالَ

فنظر

فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّعِیْمِ مَا دَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان نکلے گا اور بلند ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا پس اوٹہاوینگی سر اپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہینگے کہ پروردگار تعالی نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی سی پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کی لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربانکی طرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہیگا اللہ تعالی طرف اونکے اور دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرینگی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سے جب تک کہ دیکہینگے طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی اونکی نظرونسی یعنی ساتہہ واقع کرنی حجاب کے اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق و سرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ح یہہ پردہ اور پوشیدگی بہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اپنے بندون پر اسلیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکہنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکے نہین ہے ایک زمانہ چاہیی کہ اوسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین

باب صفة النار واهلها

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ نَارُکُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِیْهَا عَلَیْهَا وَکُلُّهَا بَدَلَ عَلَیْهِنَّ وَکُلُّهُنَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے **ف** ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعین اس عدد مخصوص کے اور بیچ ذکر اس عدد کے ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تہی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینی مین پس کیا حاجت تہی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکی ان آگون پر اونہتر جزو ہر ایک اون اونہتر جزونمین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی **ف** یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخکی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہہ کہ ضرور ہے اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشدہ چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اورونکی عذاب سے اور اسلیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کئی گئی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت تسعة وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہے فضلت علیہا تسعة وستین جزءا کلہا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کے اوس دوزخکی لیی ستر ہزار بانگین ہونگی کہ ساتہہ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کہینچین گی اوسکو **ف** ع یعنی یہانتک کہ رکہین گی اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی رہیگی جنت کے لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگونکا یہہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالی نگاہ رکہیگا اوسی اور بچالیگا نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرَى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیے دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماری گا اون دونون سی یعنی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب الک ہونی اور عدم اطلاع اوسکیکی حال غیر اپنی پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین **ف** ع اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا **ف** ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کی لیی دیا جاویگا جزا موافق **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیونمین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی لایا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑیکو مٹکی مین رنگ کرنیکی لیی ڈالتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہی گا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈر سی دوزخ کی جانی مین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکہتا ہی نہ تہا اور لایا جاوی گا سخت ترین آدمیونکا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کے آیا دیکہی تونی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی کبہی یعنی دنیا مین اور نہ دیکہی مینی سختی کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتہہ اوسکی یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہٹاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مینی تجہسی اور حکم کیا

تھا یعنی مجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال انکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو ف ع کہا مظہری کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہ ہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہہ ہوتا ہی اوسکی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی یا یہان نقض عہد پر ت پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی تو ن وغیرہ کو پس یہہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین میں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی دونین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوون تک اور بعضی اون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اسحدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین یہہ نقل کی یہہ مسلم نی وعن اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَفِیْ رِوَایَةٍ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دو نون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کے مانند چیونٹیونکی پیچ صورتون مردونکی پہر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر ہیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوین گی اوسمین پہر بڑی ہوجاوین گی اوس مین ان اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹا پا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ بہیلاؤ واسطی زیادتی عذاب کے ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی وَذَکَرَ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا فِیْ بَابِ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہ ہی اشتکت النار الی ربہا یہ باب تعجیل الصلوۃ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَہِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہوجاتی ہی اسلیی کہ سرخی اوسکی امیز ش دہوین سی ہوتی ہی ت پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی ف ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی اور ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ للکافرین ساتہہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ فَخِذُہٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ

ثلثۃ مثل الربذۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنی اوسکیکی دوزخمین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع عند ایک گانون ہی مدینہ کی گانون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہے پس مثل الربذہ سی مراد یہہی مثل بعد ربذہ کی مدینہ سی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکۃ والمدینۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹا پا جلد کافر کا بیالیس ہاتہہ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہہ بیٹھنی اوسکیکی دوزخمین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارا ن دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدار ونکا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخمین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لمبی جگہہ بیٹھنی کی یہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہہ یہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجہنا چاہیی واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ والفرسخین ینوطاہ الناس رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندین گی اوسکو لوگ یعنی قدموں اور جلین گی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ویہوی بہ کذلک فیہ ابدا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین وارد ہی سا نیقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوسی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہنی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجہہ سقطت فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارونکی ہی مانند مہل کی جوش مارریگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف موتہہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست موتہہ اوسکیکا اوسمین یعنی ماری گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیونکی سرون پر پس مٹہی گا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوسچیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہے یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمونسی اور یہہ ہے صہر ف صہر ساتہہ زبر صاد مہملہ کی اور خرم ہ کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سر پر گرم پانی گلایا جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹونمین ہی اور گلایا جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر

کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اوسکی ظاہر و باطن مین ت پہر اوسیطرح کیا جاویگا جیسا کہ تہا ف ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور تہین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اوپر مٹہی گا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کہ پہ کہ پیٹ مین ہے جیسکہ قران مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلود غیرہا ت نقل کے یہہ ترمذی نی وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی سی کہ زرد آب دوزخیونکا ہوویگا درحالیکہ پیونگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف مونہہ اوسکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دمانہ سی ہون ڈالیگا اوسکی مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اوسکا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کردیگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیا ویگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کی ڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریاد رسی کیی جاوینگی ساتہہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگلی ہوئی تانبی کی یا زرد آب کی ہون ڈالیگا مونہو نکو بری بینی کی چیز ہی وہ پانی ت نقل کے یہہ ترمذی نی وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسرادق النار اربعۃ جدر کثیف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی مٹایا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کے یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یہراق فی الدنیا لانتن اہل الدنیا رواہ الترمذی

اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سے کہ دوزخیون کی زخمونسی بہیگا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا نقل کے یہہ ترمذی نی وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا ہذہ الایۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان قطرۃ من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اہل الارض معایشہم فکیف بمن یکون طعامہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیہ کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکا یعنی جیسا کہ لایق ہی ف ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سے اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی و یشکر فلا یکفر و یذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیہ منسوخ ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعضی مفسرون نی ت اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین ف ح یعنے مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت

نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کیسی ٹہکی پیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کردی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَيَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ے اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی ف ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت کی جیسکہ بیان کیا اوس کو راوی نی ساتہہ قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہجاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک یاویگا ہونٹ نیچیکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُونُ فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُرْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اے لوگون رویا کرو یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی اسلیئے نہین ہی مراختیاری تو تکلف کرو رونی مین اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہر کہ عام ہو فجار کو رووین گی دوزخ مین یہانتک کہ آنسو اونکی بہینگی خون ہوکر کہ گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہوجلین گی آنسو پس بہین گی خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکہین پس زخمی کردینگی خون آنکہون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکی آنسوون مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ يُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَزْفُرُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ے

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاوی گی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب
بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم
ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرین گی الم بہوک سی پس فریاد رسی کیی جاوین گی ساتہہ کہانی کی ضریع سی **ف** ع ضریع
نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا بہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد
یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بدبودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سی
پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانیکی لیی یعنی بسبب نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریاد رسی کیی جاوین گی ساتہہ کہانی گلوگیر کی **ف** ع یعنی جو کہ گلی مین اٹک جائیگا
نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ و
عذابا الیما **ت** پس یاد آوی گا اونکو کہ وہ اوتارتے تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرین گی واسطی پینی کے
چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہہ زنبورون کی یعنی جس بانسون مین گرم پانی
ہونگی وہ زنبورون سی اوٹہا کر دیی جاوینگی یعنی ملائکہ کی ہاتہہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی باسن گرم پانی کی اونکی مونہون سی
بہون ڈالین گی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوسچیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سی اون کی پیٹون مین
ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالین گی اوسچیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس آئینگی دوزخی دعا کرو ای نگہبانون دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری
ہمسی عذاب ایکدن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان
آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا
کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کی **ف** ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دینی کی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اور کسیکی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسیکہ سمجہا ہی اس سی بعضی علما نی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنی مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو **ف** ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور
شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سی خیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گے
کہ پکارو مالک کو بہر نوع **ت** پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم کری ہماری مرنی کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نی پس
جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی
موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اون کو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے
عذاب پاتے رہین گی فرمایا آنحضرت نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپس مین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنے
اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت مین پس کہین گے ای پروردگار
ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری **ف** ع لفظ شقوۃ زیر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراءۃ مین شقاوۃ زبر سے
ہے اور یہہ دونون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تہی ساتہہ خاتمہ
بد کی **ترجمہ** اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سے پس اگر پہر پہریں
ہم طرف کفر کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر **ف** ع اور یہہ بہی جہوٹ ہی کہین گی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند
کتون کی اور نہ کلام کرو مجھسی یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونگے فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک ہے اسکے نا امید ہون گی ہر بھلائی سی ف
ح دوزخی نگہبانونکو پکارینگے کہ نہوا مالک سے چاہا کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی اور
کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرۃ کہانی مین اور آہ و واویلا کرنی مین ف ع
زفیر اول آواز گدہی کی جیسیکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نے لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ ایک اوی اسحدیث
کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اسی حدیث کو ف ح یعنی حضرت تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول
ہی لیکن یہہ حدیث حکما مرفوع ہین ہے خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہنچاوین اسلیے کہ یہہ خبر ہین قیامت کی اور گفتگو ہی دوزخیونکی بغیر سنی کی حضرت سے
کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ت نقل کیے یہہ حدیث ترمذی نے یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی ابتدا احدیث سی وعن النعمان بن بشیر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انذرتکم النار انذرتکم النار فما زال یقولہا
حتی لو کان فی مقامی ہذا سمعہ اہل السوق وحتی سقطت خمیصۃ کانت علیہ عند
رجلیہ رواہ الدارمی اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ڈرایا مینی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا
مینی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مینی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابونسی کہ نا بچو انسی
یہانتک کہ کہا مینی اگر ہوتا یہہ اسی مقام مینی اگر ہوتا یہہ اسی جگہہ مین کہ مین ہون تو سنتی آواز اونکی بازار والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک کہ
گر پڑی کملی کالی خط دار کہ تہی حضرت کی کندہونپر حضرت کی پانونکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جنبہ الہیہ سی نقل کی یہہ دارمی نے وعن عبد اللہ
بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل ہذہ واشار مثل الجمجمۃ
ارسلت من السماء الی الارض وہی مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انہا
ارسلت من راس السلسلۃ لسارت اربعین خریفا اللیل والنہار قبل ان تبلغ
اصلہا او قعرہا رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اگر ہوتا ٹکڑا شیشی کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نے ساتہہ قول اپنی کی اور اشارہ
کیا آنحضرت نے واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور گران ہے
اور گول اور یہہ دونون صفتین بسبب سرعت حرکت اور نہایت جلد کرنیکی ہین ت چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین
کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان وزمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑیسی مت میں
اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سی تو البتہ چل چالیس برس کے رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی
نہا کو ف ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندہنیکی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین
ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہہ زنجیر کافر کی معدہ مین ڈالی جاویگی اور نتہنی مین سے نکالی جاوی گی اوپر حدیث پر یہہ اشکال
لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہے بلکہ

کثرت و مبالغہ ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسیکہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہتونکا ہوگا اور ہر دو ہتا بعید تر ہوگا اوس مسافت سے کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور نہی نوف بکالی رحبہ کوفہ کیمین اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کہ کیا کچہہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِی بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ جَہَنَّمَ لَوَادِیًا یُقَالُ لَہٗ ہَبْہَبٌ یَسْکُنُہٗ کُلُّ جَبَّارٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی دور خلق پر شدید **فائدہ ع** لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب بمعنی تیز و شتاب کے ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوٹہتی ہین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْظُمُ اَہْلُ النَّارِ فِی النَّارِ حَتّٰی اَنَّ بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِ اَحَدِہِمْ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِمِائَۃِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہو جائینگی دوزخیون کی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اونکیکی اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کے ہونگی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰہُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حَمْوَتَہَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤَکَّفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰہُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حَمْوَتَہَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخمین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہون کی کاٹیگا ایک اون کا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **وعن** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُہُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابی ہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پیز کی ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ ع** یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخکا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہے کہ حسن بصری نی پوچہا

کہ حکمت انکی داخل کرنیکی بیان کرو اور ابو ہریرہ نی جواب مین کہا کہ مینی حدیث جو حضرت سی سنی تہی تجسی نقل کردی اسّی زیادہ مجکو علم نہین بعضی علماء نی لکہا ہی کہ سبب اونکی ڈالی جانی کا دوزخ مین یہہ ہے تا دوزخیونکو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کی موہنہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اسی معلوم ہوا کہ اگر موہنہ اون کی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیی ڈالی جاوینگی کہ کافر اونکو پوجتی تہی اون کی جلانی کی لیی ڈالین گی کہ دیکہو جنکو تم پوجتی تہی اونکا یہہ حال ہی ت پس چپ ہو رہی حسن نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ یَتْرُكْ لَهٗ بِمَعْصِیَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچہا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کے رضامندی کی لیی طاعت یعنی واجب اور نہ چہوڑی خدا کی لیی یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ **ف** ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب خلق الجنۃ والنار

باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کی **ف** ع یعنی اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت کا ہی برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ کسکے لیی جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف اونکی کا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرحکا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہہ مقتضائی مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مینی اور دوسریکو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرون اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجہہ مین مگر ضعیف لوگونمین سی یعنی بدنمین اور مالمین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرونسی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہے اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علماء و صلحاء سی اور مراد حصر سی اغلب ہے یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہونگی والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ ہی اوسمین داخل ہون گی یا مراد رکہین ضعفاء سی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک ت اور نہین داخل ہون گی مجہہ مین مگر بہولی فریب کیا جانی والی **ف** ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور ر کی تشدید سی بمعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھہ ہم عصبی کی جیسکے وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ السلبۃ یعنی ہیشی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی ف ع حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اوپر وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھہ ہر ایک کی مکان فضل مین باوجود علم سبحانہ کی کہ ایک اون دونو نہین سی قبیلۂ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی بہری اوس کی ہی یعنی ہر ایک کو بہرہ دونگا لوگون سی پس ای پر دوزخ پس نہین بہرنیکی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کرہی گی زیادتی اور نہین بہرنیکی دوزخیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیی ت یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس ف ع اطلاق یا نو کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسکے ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہہ مراد ہی اوسی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی ساتھہ اوسچیز کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی ت پس اوسوقت بہر جاوی کی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیجاویگی بعضے اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹیا دی گی پس ظلم نہین کرنی کا اللہ تعالی اپنی مخلوق سی کسیکو ف ع کہ بی گناہ کیی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی والا اگر بی گناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہوگا کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کرنی کا ت اور اسی بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید ف ع کہ بی سابقہ عمل کی اون کو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ فیزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ اللہ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوین گی اوس مین یعنی جن و انس اور کہی گی دوزخ آیا ہی کچہہ زیادتی یعنی بہرنیکی نہین اور بس نہین کرنیکی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوس مین قدم اپنا پس سمٹیا وین گی بعضی اجزاء دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہوجاوی گی میں کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہی گی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والون سی یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بسا ویگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وذکر حدیث انس حفت الجنۃ بالمکارہ فی کتاب الرقاق اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ کلمی

ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق ہین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب فنظر الیہا وری ما اعد اللہ لاہلہا فیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا حفہا بالشہوات ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل ع کو کہ جاؤ دیکھہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی مینی وہ پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوسچیز کی کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین ف ع یعنی لیسی چیزین اچہی بندونکی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دلمین خطرہ اونکا گذرا ہی ت پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین سنی گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین بسبب خوبی وسروراوسکیکی مقصود دبیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو ت پہر گہیرا اوسکو ساتہہ مکروہات طبیعت کی ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت وشدت کی اور مراد اسی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑیگا بہشت کو نہ پہونچیگا ت پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جاپس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ ایسیلی کہ ابلے وسمین زیادتی اور پہیلا ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکیکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہیرا ہی پہر آئی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہوبہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخکو فرمایا ای جبرئیل ع جاؤ اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہی مینی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آئی جبرئیل ع اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنی کا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوسسی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جاؤ اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کیے جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اتنی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخمین ف ح ع یعنی یہہ شہوات ومعاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہنی کا کہ میل اوسکی طرف نکری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ درآوی اور یہہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوۃ ثم ترقی المنبر فاشار بیدہ

قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مینی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتہہ زیر قاف اور زیر ب کی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب بمعنے مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مینی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزونسی مانند اوسچیز کی کہ دیکہی مینی آج نیکی و بدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوبتر سب دیکہنی کی چیزونسی پایا مینی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیزونسی یہان شبہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول و عرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسیکہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سی یہہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخکی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہو سکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہو اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنة والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مینی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض پیش عین اور جزم ری سی بمعنی ناحیہ اور جانب کے اور یہان بہی وہی اشکال لائی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مینی اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقة الحال **ت** نقل کی یہہ بخاری نی

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہی بیچ بیان ابتداء پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰة والسلام کی **ف** ح کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح و انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتداء پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی جاننا چاہیی کہ ملتون والے بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا باینمعنی کہ کوئی چیز نہ تہی سوائے خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیء پس پیدا کی لوح و قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن و انس کو جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نی کہ اجسام حادث ہین ساتہہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قران مجید مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علما نی کہ اوسنی یہہ قول مشکوٰة نبوت سی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت و جلال سے پس پگلی اوسکی اجزاء اور پانی ہو گئی اوسمین سے ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوین کی پس پیدا کئی اوسنی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوسنی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امور عقل و قیاس سے نہین معلوم ہو سکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہہ استنباط و فہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقایق الامور

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ

اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اهل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اهل الیمن اذ لم یقبلها
بنو تمیم قالوا قبلنا جئناک لنتفقه فی الدین ونسألک عن اول هذا الامر ما کان قال کان الله ولم یکن شیء قبله وکان
عرشه علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران ادرک ناقتک
فقد ذهبت فانطلقت اطلبها وایم الله لوددت انها قد ذهبت ولم اقم رواه
البخاری روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ
قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجہسی ایسی چیز کہ موجب بشارت
کی ساتہہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ
من ذلک ت کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہہ دین وتفقہ کی پس کچہہ دیجیی ہمکو ف ع ح یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچہہ دو
ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیاء فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب
آخرت کا حضرت نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکر از راہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی فرمایا اذ لم یقبلوها بنو تمیم
ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نے
کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہووین ہم دین مین ف ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ
واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہنچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطاء
کی پڑی پستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد
زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی وہ
مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی اور پس پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب
کیا اللہ تعالی سی عفو وعافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سے
جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعاء اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت ونار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی
مدینہ کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی وہانکی رہنی والون مین سے ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف
ہوا اونپر یہہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای ولی الہمۃ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب
کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو وعافیت تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین ودنیا تیری کی کافی ت اور آئی ہین ہم تا پونہچین ہم آپ سی ابتداء اس
امر سی یعنی پیدایش سی اور مبداء عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الازال مین جیسیکہ ہی
وہ ابد الاباد مین پاک وصف تغیر وحدوث سی کہ صفت ہی بندونکی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی
کوئی چیز ف ع بلکہ جو کچہہ ہوا بعد اوسکی ہو اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا عرش
اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کئی اللہ تعالی نی آسمان وزمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کئی گئی پہلی آسمان وزمین کی
اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان وزمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی
نہ یہہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول

کتاب ہین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قایم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی وسین جہاگ اور جمع ہوئی جگہہ کعبہ شریف کی چنانچہ اسیلی نام ہوا کہ کام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوس کی نیچی سی پہر کہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان دوسی **ت** اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو **ف** ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین **ت** کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہونگا مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح عمران دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مسین اوٹہا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کی سی اور حقایق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا **وعن عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم منازل لہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری** اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہماری یا وسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ف** ح یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا تو ضبط اسکی یہہ کہ آنحضرت نی بیان کیا احوال سب امتیون کا تا وقت دخول جنت و نار کی اور بیان کیا اور احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا اوپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اون مین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ت** یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد اوسکی یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یاد کیا اور بعد اوس کی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان رحمتی سبقت غضبی فہو مکتوب عندہ فوق العرش متفق علیہ**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کرے آسمان اور زمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور معنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی خیر اور ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گئی فرشتی نور سی **ف** ح قاموس مین ہے کہ نور روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ بمعنی جن کے ہی یا باپ جنونکی جیسیکہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ دہوین ملی ہوئی کیسی اور پیدا کیی گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی قران مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعاً کہ پیدا کیی گئی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعاً کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو تین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب وعقاب ہے اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکے بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ارواح شیاطین کے اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسیکا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین چہوڑا اونکو جب تک کہ چہوڑنا اونکا چاہا **ف** ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حال آنکہ اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلون مین سے ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونکنی روح کی بہشت مین لیگئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کی ہی یعنی پیدا کر کر رکہا بہشت مین اور تورپشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہے کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نے پہرنا گرد پتلی اونکی کی دیکہتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اسی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر مضبوط **ف** ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سے یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور کمر امید کی باندہی اوسکے گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کے وقت **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرٰهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نی اس حال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی **ف** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید وتخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سے مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نے تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهٗ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ

فقال

فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اِنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ
لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرٰهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ
يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ
تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا
بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكِ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا
هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ
وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولی ابراہیم مگر تین جہوٹ تین بار **ف** ع ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی
پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہہ بہ نسبت سنی والونکی ہی کہ یہہ باتین صورت مین جہوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین
اور حصر تین کا اسلیی کیا کہ چوتہا جو کہا ہی ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہہ اعتبار نہین **ت** دو جہوٹ اون
تینون جہوٹونمین سے تو ذات خدا مین ہین **ف** ح یعنی واسطی خدا کے اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیی نہین ہے بلکہ
مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیی تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیی بہی حاصل
ہی **ت** ایک قول اونکا یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون **ف** ح یہہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کے لیی بلایا اور اونہون نے چاہا کہ مین
نجاؤن تا بت شکنی کرون اوسوقت یہہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن تاویل
اسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مین متصف ساتہہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی
بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسیکہ سیاق
آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا ؎ اگر ترا تماشای عید خود
طلبند ٭ خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم **ت** اور دوسرا قول اونکا یہہ ہے بلکہ کیا یہہ بڑی اونکی نی **ف** ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائب
اونکی بتونکو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہہ کام کیا ہی ہمارے خداؤن سی اے ابراہیم اونہون نی فرمایا کہ یہہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہہ کام کیا ہی پس
یہہ بات بہی سچی نہین ہے لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع و ضرر پہونچا سکیگا اور لایق
عبادت کی کیونکر ہو **ت** اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسرے جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم اور
سارہ بیوی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئے یعنی گذری ابراہیم ساتہہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون
مین سے پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہے کہ اوسکی ساتہہ ایک عورۃ ہی بہترین لوگونسی حسن و جمال مین پس
بہیجا اوسنی کسیکو طرف ابراہیم کی بلانی کی لیی پس گئے ابراہیم پاس اوسکے پس پوچہا اوسنی ابراہیم سے سارہ کی حال سی کہ کون ہے تیری یہہ عورۃ کہ تیری ساتہہ
ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئے ابراہیم سارہ کی پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اوس ظالم کی سی پس
کہا سارہ کو کہ یہہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بیوی میری ہی تو غالب آویگا مجہپر تیری لینی مین یعنی زبردستی تجکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا
تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیے کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت کرنا اخوت اسلام کے اور یہہ سچ ہی اسلیے کہ نہین ہے روئی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیرے **ف** ع

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اور اونپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی
صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہہ ماجری
درپیش آیا ہی کوئی اور سوائی ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اون کی ساتہہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علماء نی کہ کیون نکہا ابراہیم نی کہ یہہ
بیوی میری ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لے لیتا ہی اسکا جواب
یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی حق و اولی
ہی ساتہہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا
اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نی کسیکو طرف سارہ کی اون کی بلانی کی لیی پس لائی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم تا نماز پڑہین ف ح ع
اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین
بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی
کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اون پر اور پکڑے اون کو یعنی بغیر سوال و جواب کے
یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہہ تخفیف کے
ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علماء نی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا
اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی بمعنی پکڑی جانی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ
وحیران ہو ت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فقط ف ح ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کی بناء مجہول پر یعنی گلا گہونٹا
گیا اور دم رک گیا یا یہہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین
پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور
ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی
پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوسی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری
لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا
میری پاس انسان کو یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سے نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور
تو نی چاہا کہ یہہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اون کا نزدیک اللہ
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور اجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید
ہی کہ تمہاری ہان اسی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اون ایام مین سو برس کے تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع
پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق
نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی
یعنی اوسکی بداندیشی اوسی اوسپر پڑی اور مجپر سرایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ نی کہ وہ ہاجر مان تمہاری

ہی اے بیٹون آسمان کے پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی ساتہہ پانی آسمان کے تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت و نسبت اونکی اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کے پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہہ اسکی اسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سی نکلا ہی اور جو قبض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صانع تعالی اوسکو آسمان ہی سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اسلیی کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوسی سے اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرٰھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہہ شک کرنیکی ابراہیم ع سی جس وقت کہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو **ف** ح بعد لفظ الموتی کہ آیت یون ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم نی نہ ہماری پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہہ شک کے ابراہیم سے اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنون اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سے طرف عین الیقین کی اطمینان قلب عبارت اوسی ہی یا جب ابراہیم ع دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کے یہہ بات ناظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم ع کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہے کہ حضرت نی یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمانی جو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی کہ مشعر ہے اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی **ف** ح رکن ہر چیز کے کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوۃ یعنی بذات خود قوۃ مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکہتا مین او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتہہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوۃ سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتہہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حالانکہ رکن شدید کے چنگل مارنا ساتہہ عصمت حق اور حفظ اوسکی ہی اور عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کری کہ نہ کرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانیکو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کر کر لکہا ہی کہ میری نزدیک یہہ معنی لیتی بہ نسبت انبیا علیہم السلام کی طریق ادب سے دور ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہہ ہین کہ وہ بمقتضای جبلت

بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانۃ کی ساتہہ جماعت قویہ کی پس جائز ہی ہماری لیی بہی اب اسلیی ہم ماہور ہین ساتہہ متابعت کاملین کی
بیچ تعلق اسباب کے باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا کلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اونپر جیسیکہ اللہ
تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ علم بالصواب پہر فرمایا آنحضرت نی ت اور اگر ٹہیرتا مین قید خانہ مین اوس مدت دراز مین کہ ٹہیری یوسف
تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصہ اسکا یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ
السلام نو برس سی قید خانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف ع نی نکلنی مین توقف کیا اور
کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانہ مین مجہہ پر گذرتی اور کوئی میری چہٹانی کی لیی
آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف و تامل نکرتا جیسا کہ یوسف نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت
یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکیکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹہیری اور پاوی
محنت و شدت اوسمین اور پہر کوئی اوسکی چہٹانیکو آوی اور وہ صبر و ثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح
کہین اسحال پر ہوتا تو جلدیسی نکلپاتا اور صبر نکرتا اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنا یوسف کی ورنہ استقامت
آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سَتِیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اسْتِحْیَاءً فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا
مَا تَسَتَّرَ ہٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ
ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ حَتّٰی انْتَہٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ
عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ
لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم رکہنی کی
یعنی ماری شرم کی تمام بدنکو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور نہاتی وقت پس ایذا دی اونکو اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سے
پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہہ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا بیضی
پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سے اور ظاہر کری لوگونپر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیی حیا اللہ تعالی
کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی لوگون سی ایکروز تنہا نہانی کی لئی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اور لیگیا کپڑی موسی کی پس دوڑی
موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین
سے پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی تہی وہ نادان
اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہے موسی مین کچہہ نقصان و عیب ف ح اسی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب
و نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوسی مبرا ہو کر معزز و مکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی نی پتہر کو
مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک نشان اوسمین پڑجاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کے کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو
چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہہ بہی اسسے معلوم
ہوا کہ انبیاء اور صلحا مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ
کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتہہ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایکبار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سے باران چشمی چنانچہ
یہہ حال مذکور ہی قران مین ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ
یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِنْ ذَہَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی
قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ما بعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور
یہہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سی ہمارے آنحضرت مبعوث ہوئی واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا ایوب
کا بعد حاصل کرنی صحت و عافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین **ت** پس گرین
ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ لیتی
ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا
پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی از راہ مہربانی کی کہ ای ایوب کہا نہین بی پروا کیا مینی تجکو اوس چیز
سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مینی تجہپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی ان ٹڈیونکی کہ اوٹہائی تونی اور اپنی کپڑی مین جمع کین کہا ایوب نے کہ ہان بی
پروا کیا ہی تونی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ح ع ہر چند کرم تو بیشتر
تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہو کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکہنی
منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز
ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اوس جگہہ کہ
دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوسی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْیَہُوْدِ
فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْنَ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ الْیَہُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ
عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَہُوْدِیِّ فَذَہَبَ الْیَہُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ
وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَہُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ
الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ
اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا بدکہاؤ کیا ایک شخص نے

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نے یہود مین سی پس کہا مسلمان نے قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو ساری جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر **ف** ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اون کو برگزیدہ کیا تہا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد نہین رکہتا تہا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار سمجہی اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا اوسکے منہ پر **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتہا اوسچیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کے سی پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچہا اوسسی اس بات سی یعنی جو کچہہ گذرا تہا اوسمیان اوسکے یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرتؐ کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلیکی تحقیق لوگ بیہوش ہونگے گر پڑینگے دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بہی ساتہہ اونکی پہر ہوونگا مین اول اون شخصونکا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا بیہوشی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجہسی اور متعلق ہوئی ساتہہ عرش کی یا بیہوشی موسی اون لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہے اونکو خدا تعالی نی **ف** ح ع یعنی بیہوش ہوجانی ہی جیسکیا اس آیہ مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ بیہوش کیا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسکیہ فرشتے پس شاید کہ موسی بہی وہ نہین ہین سے ہون کہا عقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی میری تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو نہیں یہہ فضیلت ہے اور نہین منع کیا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیاء کی مگر اوسکو کہ کہی یہہ بہطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتہہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ بانی رہی مفضول کی لیی کچہہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ اسمین سب برابر ہین **ت** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بہ نسبت موسی کی ساتہہ صعقہ روز طور کی **ف** ح یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور اسنے اوسمنع کی گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش ہوکر گر پڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتہہ دس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز مرحمت ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تہا اوسکی بدلی اب نہوا **ت** یا صعقہ ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت پر یکی **ف** ح پس جب موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون دین مجکو اور بہرا دیہہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی اور یہہ ہے ہی کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع اسکا قبل از ترقی وحی کی سی ساتہہ فضیلت آپکیلی ہی اور جانا چاہیی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہے کہ بسبب پہکنی صور کی روز قیامت کی ہوگا اسلیکی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکے صعقہ حاصل ہوگا اور یہہ یہی ہی کہ بعد اوسکے بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرتؐ اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی احدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوین گی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاوونگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہوئی ہے جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیہوشی اوس صعقہ نفخہ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرین نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین ہے ہوگا فتدبر **ت** اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی **ف** ع لفظ متی ساتہہ زبر میم اور تشدید **ت** مشہور ہی نام حضرت یونس کے باپ کا یہی کذا فی القاموس و مجامع الاصول و جامع الاصول مین ہے کہ یہہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام

برگزیدہ کیا یعنی مخصوص کیا

لوگون پر

مخصوص کیا

فضیلت جزوی

دین سے

کا ذکر اسلیے کیا کہ یہہ اولوالعزم نہتی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئی قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قران شریف اور تفسیر و مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تہا کہ کسیکو انپر فضیلت دین پس حضرت نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح یہہ نہی یا تو ہی پہلی وحی کی ساتھہ تفضیل کے یا مراد یہہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا اسطرحکی فضیلت کہ اوسی حقارت اور دنکی لازم آوی کہ یہہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہے اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سے ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لانفرق بین احد منہم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری رض قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب ب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی ف ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ آنحضرت فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سی دوسرے یہہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سے نکہی اسلیکی کوئی ولی ہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم ہو ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی ف ح ع اوپر معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہے یہہ مخالف احادیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارہق ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا کہ مارڈالا اوسکو خضر نی پیدا کیا گیا تہا اسحال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ح یعنی تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی نہین ہے اسحدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سے یہہ ہی استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہہ منافی نہین ہی تفاوت خاتمہ کی حاصل یہہ کہ فطرہ غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین ف ح ع یعنی ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سے وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہہ کہ علۃ اوسکی قتل کی مرکب ہے اسی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اوسکی طرف کہ وہ ابنیاء سی ہین اور لفظ خضر ساتھہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا الیان بن ملکان ہی اور بعضون نی کہا وہ یہہ بہائی ہین الیاس کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوح سی ہین بہفت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگون خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر کرا انکا مشایخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے

لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا قف یا اسرائیل واسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت
کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیی کہ وہان برکتین اوترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اوسی سعادت ت نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ
تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہین نام
رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹہی تہی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تہی یا گہانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس لہلہانے
لگے پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تروتازگی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَ قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللهِ تَعَالَى
فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيدُ
فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهِ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ
تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ
نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنیکی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نی کہ پس طپانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی
آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا تحقیق بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق
پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت نی پس پہیر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی
دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتہہ اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونون ایک بیل کی پیٹہہ پر پس اوس چیز کو کہ ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالونسی
یعنی جتنی بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی وتنی ہی برس کہا موسی نی پہر بعد اس زندگانی دراز کی کیا ہی
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی نی پس اختیار کی مینی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس سی اگرچہ
مقدار ایک سنگ انداز کی ہو **ف** ح ع یہہ مناجات حضرت موسی نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تہا بہ نسبت اور جگہون کی اور مدفن
تہا انبیا کا اور شاید کہ یہہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی کہ اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا
بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اسی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو
قبر موسی کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث
کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیی آوی طپانچہ مارنا اوسکی مونہہ پر چہ یارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی
کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لایق ہی مقام نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا
کہ یہہ ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیی آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد یکایک اونپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی آیا ہی پس دفع کیا
اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندہا کرنی کی پہونچی اور یہہ بہی ہی کہ موسی علیہ السلام نی اوسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی

خاص

قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیے عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ
جو ملک الموت بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تہی اور وہ مظہر
جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑہی اور بال پکڑ لیی تہی بسبب تقصیر کے کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی دیکہی پس حاصل یہہ کہ
یہہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل و تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا
اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ
فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو
لائی گئی میری انبیا **ف** ع یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمانکا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت کرتی
ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہہ ہین کہ ارواحین انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مینی
کہ موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی
عیسے ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی عروۃ بن مسعود ہی یعنی عروۃ بن مسعود صحابی
بہت مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سے اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی
یار تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل کو پس ناگہان
نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی
ہین صحابہ مشہور ہین اور تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی اونہین کی صورت مین
آئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ
رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ
فِيْ اٰيَاتٍ اَرٰىهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسی علیہ السلام
کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال مڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہے پس یہان مراد یہہ ہے
کہ بال اونکی سیدہے نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد تہی اور حضرت شیخ نی یہہ لکہا ہی کہ جعد زیر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی
جسم کے کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کے
ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسی کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنی نہ لمبی اور نہ
گہنگنے اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہے بال
سر کے اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین
اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس نہ ہو تو شک مین اے مخاطب دیکہنے اور پانی آنحضرت کیسی ان ذکر کیی گیون
کو **ف** ع یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام سے یعنی موسی کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی

وتھد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ ت نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل مضطرب رجل الشعر کانہ من رجال شنوءۃ ولقیت عیسی ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورایت ابراھیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت بانائین احدھما لبن والاخر فیہ خمر فقیل لی خذ ایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ھدیت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مینی شب معراج مین موسی سی پھر بیان کیے آنحضرت نی صفت موسی کے کہا پس نگاہان دیکہا مینی کہ موسی ایک مرد ہین مضطرب ف ح اسکی کتنی تفسیر کی ہی علمارنی بعضون نی کہا کہ مضطرب بمعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان بمعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی ہی ت رجل الشعر ف رجل الشعر ح زیر جیم کی اور جیم کی جزم بھی پڑہی گئی ہی اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدے ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گھونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہ ہے کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بہ جعد تا کہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی علیہ السلام جعد ہی ت گویا کہ موسی مردون شنوءہ کیسی ہی اور ملامین علیسی سے مماثلت قد سرخ رنگ ف ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ ہی ت گویا کہ نکلی ہین دیماس سے یعنی حمام سے ف ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبدالرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سے حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتھہ صفائی رنگ اور تروتازگی جسم اور نہایت آسودگی کی بسبب غلبہ روحانیت کی ت اور دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد مین سے ساتھہ اونکی فرمایا حضرت نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک مین دودہ کا اور دوسری مین شراب تھی ف ح لبن کے ساتھہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتھہ لائی ظاہر یہ ہے کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کے طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزون اسلیے لائی کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کے ت پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سے جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہا یا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہا ئی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کئی گئی ہین اوسپر ف ح اسلیے کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچے کی اور غذا اوسکی اسی سے حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہہرائی کہ حاصل ہوتا ہی اوسی قوۃ اور غذا کو روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسبہ غذا کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسے مین کہا گیا مجکو ت کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری ف ع اسلیے کہ اگر حضرت پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکیلی اور بہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غوبت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند اونکیلی سبب ہے استقامت پیروون اور تابعدارون اونکیلی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی ت نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی وعن ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ھذا فقالوا وادی الازرق قال کانی انظر الی موسی فذکر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جوار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ھذہ قالوا ھرشا او لفت فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء

عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینہ کی **ف** ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی **ت** پس گذری ہم
ایک جنگل مین پس پوچہا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گویا مین
دیکہتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکیسی اور بالون اونکیسی کچہہ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اسحال مین کہ رکہی ہوئی
ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین رکہتی ہین بلندی آواز کی لیی واسطی موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد
ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین سے مواس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی
پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی
درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف
یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اونپر جبہ ہی پشمین **ف** ح ع کہ تواضع کی لیی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی تعلیم
کی علماء مین سی مانند کسائی وغیرہ کی **ت** مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی **ف** ع ح اسمین
تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیاء سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیی حج مین اور اگر کہا جاوی
کہ انبیاء کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مانند
شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہداء زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین
اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہہ کہ یہہ دیکہنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب
انبیاء کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتہہ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن
محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دیکہا یا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہے داؤد کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین
کسی جاتی پس پڑہ لیتی داؤد زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانور اونکی **ف** ح ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی تہی
اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرائی عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سے تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون
کی لیی زمانہ کو طی و بسط کرتا ہے یعنی کبہی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہے اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رض سی بہی منقول ہی کہ رکاب مین پانون رکہتی
اور دوسری رکاب مین پانون رکہتی تک قرآن ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہے ملتزم کعبہ سے اوسکی دروازی تک جانی مین پڑہ لیتی **ت** اور نہین
کہاتی تہی داؤد روزی مگر کسب کا رہا تون اپنی کیسی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ
وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتہہ
دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سے ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کے بیٹی کو پس کہا ساتہہ والے اوسکی نی کہ نہین لیگیا
بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو **ف** ح ع یعنی دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی
کو لیگیا نہ میری کو اور شاید کہ دونون لڑکی ہم شکل تہی یا تہی ایک اون دونون مین سے جہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ نسلی پکڑی ساتہہ موجود کی بدلے مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کی لیی کہتی ہو **ت** پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داؤد کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داود نی
ساتہہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کے کہ بڑی تہی **ف** ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس اوسکی لیی حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیی کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسیکہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ
اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا بہ وحی نہ تہا والا اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکہتا **ت** پس نکلین وہ دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کے پس کہا حضرت سلیمان نے یعنی اپنی خادمون سی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اوس لڑکیکو درمیان تمہارے **ف** ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان کو اس سے امتحان
کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا متمیز ہو کہ اوسکی مان کونسی ہی **ت** پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تمکو اللہ یہہ بیٹا
اوسیکا ہی یعنی راضی ہون مین اسپر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی ہین کہ چیرا جاوے اور مرجاوی پس حکم کیا سلیمان نے ساتہہ اوس بیٹی کی
واسطی چہوٹی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت و رحم کی اوسمین اور ثابت ہوئی سنگدلی اور عداوت کی
دوسری مین اور ظاہرا بعد اوسکی بڑی نی اقرار بہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکر سلیمان نے نقض
کیا داؤد کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہہ دیتے ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام سی بطریق جزم
اور قطع کی نتہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو اونکی شریعت مین واللہ اعلم **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ
كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ
اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نے کہ البتہ صحبت کرونگا مین آجکی رات یعنی شب
آیندہ نوی بیویونسی اور ایک روایت مین ہی سو بیویونسی ہر ایک اونمین سے جنی گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد
کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سے فرشتہ نی یعنی دائین جانب کے فرشتہ
نی یا جبرئیل نی یا غیر انکی نی کہ کہہ انشاء اللہ **ف** ح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہا ہی خدا نے کہ بن چاہی اوسکے کوئی چیز وجود مین نہین آتی
اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کے فائدہ نہین رکہتی **ت** پس نہ کہا سلیمان نے انشاء اللہ یعنی اوسوقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نہ کہا بسبب اسکے
کہ بہول گئی **ف** یہہ معنی تو شیخ رح نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ نہ کہا بسبب اسکے وہ سمجہی کہ زبان سے کہنی کی حاجت نہین دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور
لفظ نسی مانند علم کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سے اور شین کے تشدید سی اور یہہ احسن ہے یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور
زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان والون کے یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گئی **ت** پس پہرے سلیمان سب عورتون کے پاس یعنی صحبت کی اونسی پس نہ حاملہ

ہوئی اون عورتون مین ہی کوئی عورۃ مگر ایک اور جنی وہ عورۃ آدام دار و قسم ہی اوس ذات کی کہ بقای ذات محمدؐ کا اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر کہنی سلیمان انشاء اللہ تو ہر عورۃ سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع ولیکن یہہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سے اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سے اوسکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین مذکور ہی اور اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہے یہہ کہی کہ کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی نہر کا اور تیمنًا اور اوسی سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہے یہہ کہی کہ کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی نہر کا اور تیمنًا اور اوسی کام کی سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کمال قوت و شہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مرد کی لیی اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کے لیی **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریاء نجارا رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار **ف** ع یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی ہاتہہ کی کسب سے اور اسمین اور حضرت داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سے ہی **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات امہاتہم شتی ودینہم واحد لیس بینی وبینہ نبی متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگون کا ہون ساتہہ عیسی بیٹے مریم کے دنیا اور عقبی مین **ف** ح باعتبار اول و انجام مین اسلیی کہ نہین ہے درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی کی کوئی پیغمبر اور عیسی بشارت دینی والی تہی ساتہہ آنحضرت کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب و خلیفہ آنحضرت کی ہونگی **ت** انبیا بہائی ہین ایک باپ سے یعنی سو تیلی و مائین اگی مختلف ہین **ف** ح تشبیہ دی ساتہہ باپ کے اوسچیز کو کہ مقصود و بعثت سب انبیا سی ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی شریعتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہہ مائون کی **ت** اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی ایک ہے اور عقاید دینی مین سب متحد ہین **ف** ح اگرچہ شرایع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی **ت** اور نہین ہے درمیان ہمارے یعنی میری اور عیسی کی کوئی پیغمبر **ف** ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہہ عیسیؑ کی ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم وذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہہ دونون انگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوا عیسی بیٹی مریم کی **ف** ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ مان مریم کی بیچ حق مریم مان عیسیؑ کی والی تمہنہا مریم والی ملعند ایک ذرہ تہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسی کے پہلو مین پس چوکا پردہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو شیمہ کہتی ہین اوسمین انگلی چبوئی اور عیسی کے بدن کو نہین پہونچی اور باب لوسوسہ مین یا سکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اسلیی کی یہہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہی سوا اپنی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران واسیۃ امراۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئی مرد ونمین سے بہت یعنی انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا رہے اور نہین کامل ہوئی عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیویان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سی کہ سوائے انکی ہین جنتی کہ فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتونسی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہہ دونون افضل ہین یا یہہ کلام ہو پہلی اوترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رض کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی مین مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئی ہین پس یا تو جہتین اور حیثیتین متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتہہ تحقیق عمومات کی قایل ہون واللہ اعلم اور یہان حدیث فضیلت عائشہ کی بلکہ اونکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر **ف** ع ح مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم وآسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکی زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ ٹکڑی توڑکر شوربا اوسپر ڈالدیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامونمین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیی گئی سبکی پس کہا کہ جو کچہہ کہ ہمنی اختیار کیا ہی یہہ ہی کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ **ف** مولف کا جاننا چاہیی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ وغیرہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبری کی اور خدیجۃ الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رض افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب وآثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسیکہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکہتین ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ یہہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتہہ مخصوص ہی اسلیی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیویون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بیوی حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَذُكِرَ** حَدِيثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ روایت ہی

ابو رزین

ابورزین سی کہ کہا مینی یارسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا عمار مین ف ع کہا علمار نی کہ عمار ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عمار ساتہہ مدار قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوتنی یہان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہی نیچی اوسکی ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکی ہوا ف ح ع یہہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ نہی ساتہہ اوسکی کوئی چیز کہ حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف دفع توہم مکان کی یعنی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور آزہری نی کہا کہ ہم یان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال ہی یہہ تہی کہ این کان عرش ربنا اور یعنی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہہ ترمذی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عمار کنایت ہی اس سے کہ نہی ساتہہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا وعن العباس بن عبد المطلب زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیہم فمرت سحابۃ فنظروا الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ہذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ہل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینہما اما واحدۃ او اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقہا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافہن ورکبہن مثل ما بین سماء الی سماء ثم علی ظہورہن العرش بین اسفلہ واعلاہ ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہہ ایک جماعت کی ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل مین آئی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اون مین ف ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونیکی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک بدلی پر سی نگاہ کی اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا اونہون نے کہا سحاب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی ہے اور یہہ تردید شک راوی کی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کہ اوپر اوسکے ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اسی ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین تکثیر و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان وزمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسری آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتون آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی اور اسفل اوسکی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی نیچی ایک دریا پیدا کیا ہی کہ اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہہ فرشتی ہین

بصورت پہاڑکی بکریون کی مسافت درمیان گہرون اونکیکی اور کولون اونکیکی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کے اور اعلا اوسکیکی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسرے تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** ح ع یعنی باعتبار علو مرتبہ اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کے اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق سبکی اور ورا کل کی ہی جیسیکہ قران مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹہا کر ساتہہ تصور علویات کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہانسی بہی ترقی کر کر طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکیکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق **وعن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُہِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاءَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ شَانُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَیْحَکَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ ہٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلُ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَاِطُّ بِہٖ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جہیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل و عیال اور نقصان کئی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتہہ خدا کی تجہپر **ف** ع یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تمپر اسمین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی یا از راہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیونکی چہرون مین **ف** ع اسلیی کہ صحابہ سمجہی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سے پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سے اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف **ت** پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہہ ہے کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتہہ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اسی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت ہکذا کی ساتہہ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیکی اپنی کی یعنی محیط ہے تمام آسمانونپر چہ جائی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی مانند آواز کرنی پالان ٭

اونٹ

اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ح ع یعنی عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری سی کہ بہاری
سواری سی چڑا چڑ بولنی لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ جواب عظیم الشان ہو اوسکو شفیع اوسکی غیر کیطرف
نہ ٹہیرانا چاہیی **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ
مَلٰئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقَيْهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے
اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتہ کی اللہ کی فرشتون
مین سے کہ جو اوٹہانیوالی عرش کے ہین یہہ کہ درمیان لوکانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کے ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** زُرَارَةَ بْنِ
اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ
سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا
اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی **ف** ح زرارہ ثقات تابعین سے ہین قاضی بصرہ کی تہی اور علماء اور فضلاء
اور عباد زمانہ اپنی کیسی ہین ابن عباس اور ابوہریرہ سی سماع رکہتی ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہی تہی آیۃ فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور
جان دی سنہ تہتر مین ولید بن عبد الملک کے زمانہ مین اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رض کی زمانہ مین **ت** یہہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تو نی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل **ف** ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال
سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار البقاء مین اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت
کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہین پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل ماری ہیبت کی **ت**
اور کہا ای محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہین نور کی **ف** ع یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیل کی نقصان
اور حجاب بنسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہے ساتہہ صفت نقصان کی اور خالق
ذو الجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہین حاجت ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر
ہزار پردی آئی ہین پس ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سے ہو **ت** اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اون پردون سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسیکہ ایک روایت
مین ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اوسکو ابو نعیم نی حلیہ مین کہ
نام اونکی کتاب کا ہی انس سے اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب
ذکر کیا ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمٍ خَلَقَهٗ
صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا اسرافیل
کو اسحال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین دونون پانون اپنی کی اول مدت پیدایش اپنی سی نہین اوٹہاتی ہین اسرافیل نگاہ اپنی **ف** ع ح یعنی
طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پونچہنی پہونکنی صور کی کہ شاید
ابہی حکم آپہونچی **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہے اون ستر نورون مین سی کوئی نور کہ قریب ہون
اوسی اسرافیل فرضا مگر کہ جل جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ

آدم وذریتہ قالت الملئکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الآخرۃ
قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز
میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تونی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی
ہین یعنی جانورونپر جنگل مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطی اونکی دنیا اور ہماری لیی آخرت **ف** ع یعنی جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اوسکی
لذتون سی انکی لیی یہہ دنیا بطریق دوام وبقا کی ہو یا گردان انکی لیی یہہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیی نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین
اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیی زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانونگا مین عاقبت اوس شخص کے کہ پیدا کیا مینی اوسکو اپنی دونون ہاتون
سی یعنی بغیر واسطی کسیکی بتدریج مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایۃ اور ضلالۃ کی اور استعداد مظہریۃ جمال وجلال کی اور پہونکی مینی
اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کے کہ کہا مینی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی ہین ہو پس ہو گیا کہا طیبی نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مینی
اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مینی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد اونکی ساتہہ اوسکی کہ ہوا بمجرد
امر کن کے کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کے طرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ
کرامت وقربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلون اہل سنت کیسی ہے اوپر فضیلت بشر کی ملائکہ پر اور وجہہ
اوسکی واللہ اعلم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیی گئی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہہ کرنی طاعت کے اور بچنی کے
معصیت سے پس جو کوئی دونون کی حق بجالایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین **ت** نقل کے
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملئکتہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیاء اور اولیاء مین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتونسی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ع
یعنی خواص فرشتونسی یا اونکی عوام سے کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد بعضی ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنۃ
نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الذین آمنوا وعملوا
الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہی اسنی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہیو یہہ کہ مراد خواص مومنین سے
رسل اور انبیاء ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین اولیاء مین سے مانند خلفاء اور تمام علماء کی اور
تفضیل اولی ہی اجمال بعض اونکی سی اسکہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سے اور حدیث المؤمن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندون سی آئی ہی
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال
یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب
یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین
العصر الی اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی
اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی **ف** ع اور ہی مراد اسی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ اتوار ہی کی حکم مین ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کئی ہم نے آسمین اور زمین اور جو کچھ دونون کی اور پیدا کیین چیزین بدی دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی ف ح مسلم مین بقاعدہ کاری آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول معتمدون مین رسی سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین بمعنی مہملی کی اور ہوسکتا ہی کہ نون اور مہملی دونون اسدن مین پیدا ہوئی ہون ت اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کی درمیان عصر کی رات تک نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدائش سبکی اوسمین جمع ہوا وفضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت دعاء کی ہی اکثرون کی نزدیک وعنہ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللّٰهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ هَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ

اور روایت سی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور یارا اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا ترہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی ف ح اوپر گذر چکا سی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی ترجمہ یہہ ابر روایا زمین کی ہین ف ح روایا رمہلہ سی جمع راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابرونکو ساتہہ اوسکی بسبب اسکے کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا ف ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہہ کو طرف گردش ستارونکی کہ کہتی ہین مطر نا بنوء کذا برسائی گئی ہم بسبب فلانی منزل ستاری کی ت اور نہ پکارتے ہین اوسکو ف ح یعنی نہین

ع ترجمہ کیا ابو بکر نی بیدائی کہ ایک ستارہ آسمان اور زمین کی اور اوس پر ہوکر درمیان اونکی ۱۲

یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو بلکہ پوجتی ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی نا شکری کرتی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہی کہ ہر روز رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو **ت** پھر فرمایا آنحضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا آنحضرت نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رفیع ہی **ف** ع ۔ رفیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا **ت** آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نی نگاہ رکھا ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھہ گھر کی چھت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی ہی یعنی ساتھہ موج کی ہی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسی ہی آسمان ہی معلق ہی بی ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہارے ۔۔۔ درمیان آسمان کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا ۔۔۔ آسمان ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوری اور مسافت درمیان دون دو آسمانون کے بھی پانسو برس کے راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نی اسیطرح یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اوپر تلی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش ہی ۔۔۔ درمیان عرش کی اور درمیان آسمانون کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا جو کچھہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا کہ نیچی اوسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہان تلک کہ گنین آنحضرت نی ساتھہ زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونمین سی فاصلہ پانسو برس کا ہی **ف** ح احدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوسرے زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ بلیغی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسپیلی ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف احدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا باراده اسنی مین کی ہی کہ نیچی انکی ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکھنی بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض و آثار پہنچتی ہین **ت** اللہ علم پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے قبضہ مین ہی اگر چھوڑ دو تم رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر **ف** ع یعنی اوسکی علم اور ملک و قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور اسپیلی کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا تہا مچھلی کے پیٹ مین جیسی معراج ہوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت آسمان پر **ت** پھر پوچھا آنحضرت نی یعنی استفہاد کی لیی یا اوہریرہ نی تقویت حدیث کی لیی یہہ تیرہ ہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا آنحضرت کا آیہ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد سی کی جا پڑنی ہی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کی علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر **ف** ع علم اللہ تعالی کا سمجھا گیا لفظ وہو کل شی علیم سی اور قدرت اوسکی سمجھی گئی ہو الاول والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ماتہہ

ہی اور نکالتا ہی اونکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھہ فنا ہو جائیگا اور وہی باقی رہی گا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا آخر
نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئے چیزونمین بطریق
غلبہ اور استیلا کی اسلیے کہ نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہے کہ ملجا و ماوی سوای اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی **ت** اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہہ ہین والا یہ صفات حق ہی مکانی نہین ہین اور خدا ساتھہ تجلی ذات اپنے کی عرش پر ہے
جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا **ف** ح الرحمن علی العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت
و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم و قدرت سی **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ
اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹھہ ہاتھہ اور عرض اونکی قد
کا سات ہاتھہ **ف** ع ح ذراع زیر سی کہنی کی سری سے بیچ کی اونگلی کے سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہے لیکن چاہا چاہیے کہ مراد ہاتھہ سی آدم کا ہاتھہ ہی یا ہاتھہ اسوقت کی لوگونکا
ظاہر یہہ ہے کہ مراد لوگونکا ہی ہاتھہ ہی اسلیے کہ اگر آدم کا ہاتھہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھہ اونکا ساٹھوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہہ نہایت چہوٹا ہی بحسب طول
بدن اونکی کی اور تناسب سے نہایت ہی بعید **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ
کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ
ذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَۃٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا
غَفِیْرًا اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا
ہان آدم نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام کئی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین
فرمایا رسول تین سو اور کچھہ اوپر دس ہین جماعت بہت سے اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی تمام شمار انبیا کا
خواہ رسول ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھہ چوبیس ہزار رسول اونمین سے تین سو پندران بہت سی جماعت **ف** ح ع اور فرق مشہور نبی اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین
روایت دو لاکھہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سی منع فرمایا علما نی بلکہ مجمل کہنا چاہیے کہ ایمان لائی ہم
سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ
رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکھنی اوس چیز کی آنکھہ سے
یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی موسی علیہ
السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اون مین توریت لکھی تہی یعنی بسبب
نہ تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئی اور آنکھہ سے
دیکھا جو کچھہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاجی اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان **ف** ع یعنی بسبب
زور سی ڈالدینی کی ماری غصہ کی اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اونہون نی
اختیار کیا کفر و طغیان تو نرہا فائدہ انکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچھہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نی

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم باب ہے بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہوجیو اللہ کے اور سلام اوسکا
آنحضرت پر اور سب رسولون پر **ف** ح ع بی شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضایل حد سے زیادہ ہین اور شمار سی باہر مولف نی کچھہ اونمین سی لکھی
ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین
اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسی کلیم اللہ اور حضرت موسی کی بعد علما سی صراحۃ نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہی واللہ
اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی
آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی پیدا
کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی بعد **ف** ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی
آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہی جیسی کہ اسمعیل علیہ السلام کی بعد کنانہ
اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی **ت** یہان تک ہوا مین ایسی قرن مین کہ ہون مین اوس سے **ف** ع ح اور معنی بہتری کی خصائل
حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ باعتبار دین و ایمان کی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** واثلۃ
بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا
من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم
واسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اوس نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی شک حق تعالی نی چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے **ف** ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون
مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کی قریش نام نہ رکہی گئی لانہم لم یقرشوا
مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نے کہا کہ قریش اسلیے نام رکہا کہ دریا مین ایک مچہلی ہی
کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسے کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتے اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہی **ت** اور چن لیا
قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی **ف** ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ ہین خلاصون کے **ت** نقل کی یہہ مسلم
نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سی بنی کنانہ کو **ف** ع شرح
السنۃ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت کا صحیح
نہین یاد کسی کو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من
ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت
کی **ف** ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگونکی اور قید روز قیامت کے یہان اسلیے لگائی کہ اوسدن ظہور
حضرت کے سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کی کہ یہان سردار کفار مشرکین معاند تہی اور یہان سے آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بہی لازم آئے اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کے بزرگی
تمام خلق پر مذکور ہے اور یہہ جو بعض حدیثون مین آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور نہ مجکو تفضیل دو موسی اور یونس پر جواب اوسکی اوپر گذر چکی **ت** اور اول ہون اون شخصون مین سے کہ
پہٹی اونسے قبر یعنی پہلی قبر سے مین ہے اوٹہایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع پس اسمین دلیل ہے اسپر کہ نبی صلعم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہین

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن ف ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی خطوا فرہی اس سے اسلیی کی اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسی طرح امام عاصم قاریون مین ت اور مین اول ہون اون شخصونکا کہ کھڑکھڑاونگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کے دن پھر کہلواؤنگا مین پس کہے گا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہی گا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کے لیی پہلی تیری نقل کی یہہ مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقہ من امتہ الا رجل واحد رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کے گنہگارونکی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلند درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی اپنی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارونکی اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہے کہ اچھی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چھوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پھر گرد پھرنی لگی اوسکی دیکھنی والے درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کیے اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار اور ختم کیی گئی رسول ساتہہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہون مثال اوس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنی والا نبیونکا ف ع تشبیہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت و علم وارشاد کو ساتہہ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلی سب بنیا پیدا ہو چکی گو یا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچھہ رہتا تہی وہ ہماری آنحضرت کی وجود باجود سی پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الانبیاء من نبی الا قد اعطی من الآیات ما مثلہ امن علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحی اللہ الی فارجو ان اکون اکثرہم تابعا یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبر و نہین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اوسکے ایمان لاسکی اوسپر بشر ف ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ بایں کیفیت نہیں کیا ہی لیکن اونکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پہر اونکی بعد منقطع ❊

ہوا جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوس وقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردونکو زندہ کرنا
اور کوڑہی اور اندہی مادرزاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اوس زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے
آنحضرت کی وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اعلی درجہ پر کہ سب اسکے آگی اچہی اچہی
دعوی دار مغلوب ہوئے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک رہا ت اور بی شک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ وحی کی اللہ نی میری طرف
یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ
پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہون اسلیی کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی
قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا
لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ
الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ
اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی مجہسی پہلی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت پڑنی سی ایک
مہینے کی مسافت سی یعنی میرا رب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی اونکی دلون مین ایک مہینی کی مسافت سی کہ تنا فرق مجہمین اور اونمین
ہوتا ہی اور پہر ماری رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کی گئی میری لیی ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی **ف**
ع یعنی سوای حمام کی و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہو چکا جسجگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہی جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون
مین سوای ایک جگہہ معین کی کہ عبادت خانی اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور آگی سوای پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہماری لیی درصورت
عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسی کہ فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میرے امت مین سی کہ اوسپر نماز واجب ہو اور وقت آجاوے اور پانی ملی نہین
تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیی لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیی مجہہ سی پہلی **ف** ح یعنی اگلی امت
اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکٹہا کرتی اور آگ آسمان سی آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی
پس ہماری آنحضرت کی لیی مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لی لیتی **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ
سی پہلی اپنی ہی قوم کیطرف خاص اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح بلکہ جن کیطرف بہی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت
کی جن کی طرف بعد اسکی ہوئی ہو اسلیی تعرض جن کا نہ کیا **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ
عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا
وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا مین
نبیون پر ساتہہ چہہ خصلتون کی **ف** ح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضایل آنحضرت کی کہ اون کر آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت
ہین بیشمار ولیکن بعضی اونمین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہے **ت** اور دیا گیا مین کلمی جامع **ف** ح
یعنی کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار مؤتمن

اور مانند اسکی کی کہ ہر ایک بہت ہی معنونکو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی کہ تہوڑی سی لفظون مین بہت سے معنی خدا تعالی کی جمع کیی ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصر لی الکلام اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی **ت** اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتہہ اور حلال کیے گئین میرے لیی غنیمتین اور کی گئی میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بہیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتہہ نبوۃ نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی وحی منقطع ہوی اور رسالت تمام ہوی بعد میرے کوئی نبی بہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا بہی اسے دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوتہایا گیا اور بہیجا گیا مین ساتہہ جامع کلم کی اور فتح دیا گیا مین ساتہہ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکہتا ہون مین اپنے تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانونکی کنجیان پس رکہی گئین میرے آگی **ف** ع مراد یہہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکالنا یا مراد ہین کانین مین کے جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی **ت** نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوَی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُہَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْہَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَا یُہْلِکَہَا بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَاَنْ لَا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَہُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَا اُہْلِکَہُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَہُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِمْ مَنْ بِاَقْطَارِہَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُہُمْ یُہْلِکُ بَعْضًا وَیَسْبِیْ بَعْضُہُمْ بَعْضًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بی شک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی کر دکہایا پس دیکہا مینی اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکہی اور بیشک میرے امت قریب ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکٹہی کی گئی میری لیی زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دی گئی میری لیی دو خزانہ سرخ اور سفید **ف** ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی **ت** اور بیشک مینی مانگا اپنی رب سے اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتہہ قحط عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دی اور یہہ کہ نہ مسلط کری اوپر دشمن سوا سے مسلمانونکے تو یعنی کافر پس مباح جانی اور لیلی جگہہ اونکی جمع ہونی کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی و بولی شک فرمایا میرے رب نی ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہین پہرتا اور تحقیق مینی دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتہہ قحط عام کی اور یہہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اوپر کوئی دشمن سوا سے مسلمانونکی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہووین اوپر وہ گروہ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہون اونسی اطرنکی لیی یہان تک کہ ہووین بعضے امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی کافرونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکینگے لیکن بعضے امت آپس مین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا ربی اور تقدیر الہی مقرر ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نہ پاوی **وعن** سَعِیْدِ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَہُمْ بَیْنَہُمْ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کے مسجد پر ف ح بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور ہنوز نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی ت پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑہیں دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بہی پڑہین حضرت کی ساتہہ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی وظاہر دوسرے بات ہی پہر فارغ ہوئی نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مینی اپنی رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اپنی پروردگار سی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط عام کی سو دی مجکو یہہ اور مانگا مینی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب سے جیسے قوم فرعون دریا نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بہی عنایت ہوئے مجہی اور مانگا مینی یہہ کہ نگردانی اپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو یہہ ندی مجکو ف ح اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوئی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰۃِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحَ بِہَآ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِلدَّارِمِیِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذَکَرَ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا مینی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریۃ مین مذکور ہین ف ع ظاہر ا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہوگا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سے جو ایمان لائی تہی سنی ہوا اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سے کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہی تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرت کی حدیثین اور یہہ ہے کثیر الاحادیث مین جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون مجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بی شک صفت کہی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتہہ بعضی صفتون اپنے کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیۃ مین اے نبی تحقیق بہیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبردارون کو ثواب کے اور ڈرانی والا گنہگارونکو عذاب سے اور پناہ واسطے امیون کی ف ح مراد امیون سی عرب مین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اس لیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کہی گئی ہین اور تخصیص عرب کے اسلیے ہے کہ آنحضرت اونہی مین سے ہین اور اونہی مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیے اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گرا ہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد ہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیے پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قران شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ت تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ بندگی خاص کے حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کے طرف مینی تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کا بار اپنی تو نی مجہی سونپی اور اصلا اپنی زور و طاقت پر بہروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گویا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین ف ح تخصیص بازارون کی

بسبب عرف عادت کی ہی کہ دنان شور و غوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھہ یعنی جواوسکی ساتھہ برائی کری وہ اوسکے نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈانٹتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیے بلکہ احسان کرتا ہی اورنہ قبض کری گا اللہ روح اوسکی یہان تک کہ سیدہا کرے اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹہیڑہی اور گمراہ کو ساتھہ اسطرح کے کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہو لی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل کنہ کچہہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا خلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ سنجاری نی یعنی عطاء ابن یسار سی اور اسطرح نقل کیا اسکو دارمی نی عطاء ابن یسار سی اوسنی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوسی حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطاء سی اوسنی عبد اللہ بن عمر سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضایل مین کی اوسکی اول لفظ نحن الاخرون کا ہی پہر باب جمعہ کی

الفصل الثانی فصل دوم

عن خباب بن الارت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فاطالہا قالوا یا رسول اللہ صلیت صلوۃ لم تکن تصلیہا قال اجل انہا صلوۃ رغبۃ ورہبۃ وانی سالت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سالتہ ان لا یہلک امتی بسنۃ فاعطانیہا وسالتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسالتہ ان لا یلبق بعضہم باس بعض فمنعنیہا رواہ الترمذی والنسائی

اور روایت ہی خباب بن ارت سے کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کے ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہے آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ان اسواسطی کہ یہہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی آمین دعا کرتا تہا آمین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا ایسی نماز دراز پڑہی مینی اور خشوع وخضوع بہت کیا اور تحقیق مینی اللہ سے تین آمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک انکا مینی اوس سے یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کے حکم مین ہے وبا اور مقصود یہہ ہے کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دے مجہی یہہ اور چاہا مینی اوس سے یہہ کہ نہ غالب کری اوپر دشمن کو سوا انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی ندی ایسی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کی دشمنون سی یہہ بات نہین ہوتی پس یہہ بہی ندی مجکو اور چاہا مینی یہہ کہ نہ چکہادی اونکی بعضونکو بعضون کا عذاب دینے آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسری کو پس ندی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی

وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضللۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بی شک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہہ کہ نہ بد دعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسی بعضی پیغمبرون نی کی دوسری یہہ کہ نہ غالب ہوون اہل باطل اہل حق پر ف ح ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دیدی سلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے، حضرت عمر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سی غالب رہے گا حق پر یہان تک قیامت قایم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہی گا ایک گروہ میری امت مین سے قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف اونکا

ت تیسری یہہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہہ دلیل ہے اوپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع ہی مراد ہے ہر زمانی کی مجتہد عالمونکا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ علی ہذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوہا رواہ ابوداود

اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہ جمع نکری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے اور دوسرے اونکی دشمنون سے **ف** ح تورپشتی نی کہا اسکی معنی یہہ ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کری کہ واقع ہو اوس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کری تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی باز آئین اور طیبی نی کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نی کہ نہ اکٹہا کری اس امت پر دو لڑائیان ساتہہ کہ آپسمین مین بہی لڑائی کرین اور کافرون سی بہی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** العباس انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا رواہ الترمذی اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصی مین بہری ہوئی پس گویا کہ عباس نے سنا تہا کافرون کا کچہہ طعن **ف** ح آنحضرت کی شان مین کہ کہتی تہے آنحضرت سی زیادہ مستحق تہی ساتہہ نبوت کی کبرا عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان اونکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اورون سی **ت** پس کہڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پہر فرمایا کون ہون مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیی کہ مین محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تہی عرب مین تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت یعنی جن وانس پس مجہی کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پہر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پہر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو اونکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پہر کیا قریش کو گہرانہ گہرانہ پس کیا مجکو اونکی بہترین گہرانون مین کہ گہرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات وحسب مین اور بہترین اونکا ہون گہرانہ اور نسب مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتہہ نبوۃ کی اور کتاب کی یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سی معلوم ہوتا ہی اور یہہ بزرگی نبیونکی لیی لازم رکہنا اونکی گمان پر ہے کہ کہتی تہی کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر وگرنہ نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اوسنی کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیی نبوت ثابت ہوئی یعنی کسوقت مین آپ نبوت کو نامزد ہوئی فرمایا ثابت ہوئی میری لیی اوسحال مین کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تہی **ف** ع ح یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بی جان اور معنی یہہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی بدن سے یہہ کنایہ ہی سبقت وتقدم سی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد عن ابی امامۃ من قولہ ساخبرکم الی آخرہ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوسنی نقل کی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرمایا تحقیق مین لکہا ہوا ہون اللہ کے نزدیک ختم کرنی والا نبیون کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اوسحال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنے مٹی گوندہی ہوئی ہین **ف** ح طینہ گوندہی ہوی مٹی اور خلقت اور جبلت کے بہی

معنے آئی ہین یعنی لکہا گیا مین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نہ چکا تہا اور نہ روح اوسمین پہنگی تہی
یہان کہتی ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی
تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت سے فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکہنا اسم شریف کا عرش اور
آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حور عین کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکہون اور
بہوؤن پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہہ بدن شریف
کی مربی بدنون کی تہی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہی ہے واللہ اعلم **ت** اور اب خبر دون مین تمکو ساتہہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی **ف** ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میرے اور عالی مرتبی میرے دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوی کہ دعا کی اونہون نے
وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیۃ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی **ت** اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا
عیسے کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیۃ مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میرے مانکا ہی کہ دیکہا اونہون نے
جب جنا مجکو **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب
جنی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہنچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آنکر کہا
کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ
فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکہی
محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرت کا **ت** اور تحقیق ظاہر ہوا میری مان کی لیی ایک نور کہ روشن ہوی اونکی لیی اوس
نور سی محل شام کی **ف** ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایان ہوی
اور یہہ عبارت ہی اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین مشرق و مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی ۞
ت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم
سے آخر تک **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ
لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا
کہ نہین کہتا مین یہہ از راہ فخر کی اور اترانی کی **ف** ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجالانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا
ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیی بہی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور
ایمان کی اوسی اندازہ پر **ت** اور میری ہاتہہ مین ہی یعنی میرے تصرف مین اور میرے پاس ہوگا روز قیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا **ف** ح اور نہین فخر سی کہتا مین
مراد نام آوری کا ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی اوس خلایق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرت کو حمد کی ساتہہ نسبت ہی خاص
کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگی اور حمد الہی کی ساتہہ دروازہ شفاعت کا کہلوا دین گی جیسا کہ باب شفاعت مین گذرا بیان
اس کا **ت** اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میرے نیزہ کی نیچی آوین گی اور پناہ ڈہونڈینگی

اور میری تابع ہونگی **ف** ع اسجگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بہی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہ ہون اور سردارونکی لیی ہوتا ہے اور نام اوسکا لواء الحمد ہوگا
ت اور مین اول ہون اونکا کہ پہٹی اونسی زمین یعنی اول قبر سی مین سے نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر
ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا
دنا منہم سمعہم یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر
فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت
کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وہو
کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ
ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ
لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر
رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹہی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونمین پس نکلی آنحضرت
گہر سی یہان تک کہ جب نزدیک ہوئی اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسرے
صحابیون نی کہا کہ موسی علیہ السلام سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اورون نی کہا پس عیسی علیہ السلام کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتہہ بے
اسباب مقرری کی پیدا ہوئی اور پنگوری عین باتین کین لڑکپنی مین لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نی بی روح الامین کو اونکی مانکی پاس
بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سے عیسی پیدا ہوئی اور بہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اورون نی آدم
کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکہائی اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس
یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مینی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور مین وہ ایسی ہی
بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز و ہم سخن خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی ہے
ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بہی ایسے ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون **ف** ح اور کہا ہے علما نے کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام
محبوبیت مین پہنچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے بہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کے ہین لیکن اسجگہہ کلام کمال مرتبہ اعلی اور
خاص درجون مین ہے انتہی اور ملا علی نی کہا خلیل دوست ہی اپنے حاجت کے لیی اور حبیب دوست ہے بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ
کمال کو پہنچا ہی یہہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹہانی والا ہونگا علم حمد کا قیامت کی دن آدم اور آدم
کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کی دن اور نہین فخر
اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانی کا کرینگے پس کہول دیوی گا خدا تعالی میری لیی دروازہ بہشت
کا پہر مجکو داخل کری گا اوسمین یعنی فرشتون کو حکم کری گا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتہہ فقیر مسلمان ہونگی اور
نہین فخر **ف** ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت
مین میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سی اور ثور سے

نی کہا فقر یہہ ہے کہ مسکین ہو مال نہونی پر اور خرچ کرتا ہو ہونی پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی بخصوصیت نی اور تعریف کی غنا نفس کے اور جو فقر اور غنا باز رکھی مولی سی وہ بڑی ہین اور حالت فقر باز رکھی ہی بہت گرفتاریون سے اسی لیے حق تعالی نے انبیا و اولیا کی یہی مقرر رکھی اور دلیل یہہ ہے کہ فقیر کا فکر جب حساب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کا فرسی تو کیون نہ فائدہ دی یہہ فقیر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون نزدیک تر گنہگارون کے بلون اور پچھلون کا اور نہین فخر اگر کی یہہ ترمذی نی اور دارمی نی ف ح اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اگلی پچھلون سے انبیا ہون وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ ومؤسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پچھلی ہین ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب ہین قیامت کی دل اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی حق ہے یہہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محبوب اور محبوب ہون دنیا مین اور میری ساتھہ ہوگا جھنڈا احمد کا کہ دلالت کری میرے احمد و محمد ہونی پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھ سی یعنی خیر کثیر کا امت کے حق مین اور پناہ مین رکھا اونکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالی گا اونکو ساتھہ قحط کی اور نہ بڑ سی اور گہیر ڈالی گا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالی گا اور نہ اکٹھا کری گا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہہ دارمی نی وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کہنیوالی والا رسولونکا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور پیچھی بھیجی گیا آونگی بہشت کو یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہہ فخر سی اور مین ختم کرنی والا ہون نبیونکا اور نہ کہتہ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنی والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون مین نقل کی یہہ دارمی نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سی جب اٹھائی جاوین گی قبر والی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آئے ہین وہ بارہ گاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطیبہ پڑھنی والا ہونگا جسوقت چپ رہین گی وہ ف ع یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نکر سکینگی اوسوقت مین اونکی طرف سی عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اوسوقت کلام کر سکونگا اوس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس نثار کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لایق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنی کا سوائے میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سی ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جناب احدیت مین ف ح ع یعنی جب غالب ہوا ونپر ہیبت اللہ کے حرمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سی شفاعت طلب کریں اور وہ اوسپر جرات نکر سکین اور

عذر کرین جیسکہ حدیث شفاعت مین آیا ہی **ت** بزرگی اور بزرگی دینی اور کبھیان ہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتہہ یعنی میری تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتہہ مین میری ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصًا اوسدن گرد پھرینگی میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ **ف** رح تشبیہ دی حور دنکو ساتہہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتہہ ہوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سی موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتہہ اور نظر کی پہنچی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظر دنسی اور ہاتہہ پہنچی سی ہونگی یا موتی ہین کہیری ہوئی نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی کہیری ہوئی خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتونکی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہلی ہوئی حاضر ہونگی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى

اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلونسے پس کہڑا ہونگا عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابوہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی ہے مین پہلا اوسشخص ہونگا کہ پہنی اوسنی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ **ف** ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعا مین یہہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سی واسطہ اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور ازراہ انکسار نفس کے یا اس لیی کہ فائدہ پاوی امت اور ثواب اوسکی سبب یاری رہنمائی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایک دین ہی اپنے یار کی لیی دعا **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت مین نیاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہو مین وہ مرد **ف** ح یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا وگرنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین **ت** نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ آنحضرت نی کہ جب قیامت کا دن ہون مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقام محمود مین اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگے مین اونکیطرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وِلَايَةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّيَ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بی شک ہر نبی کی لیی دوست و نزدیک ہے نبیونمین سے اور تحقیق میرے دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کی یعنی ابراہیم علیہ السلام مین پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی یہہ آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگونکی ساتہہ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کے یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکے اور یہہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور ہوئے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہے مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالَ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بی شک خدا تعالی نی بھیجا مجکو واسطی تمام کرنی اچھی خویون کی اور پورا کرنی کی اچھی کامون
کی یعنی مجکو بھیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکیں اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین

وعن کَعْبٍ یُکْنٰی عَنِ التَّوْرٰیۃِ قَالَ یَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیْ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِیْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِی
الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَہِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ
یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَیُکَبِّرُوْنَ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُبَاعَۃً لِلشَّمْسِ
یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَاءَ وَقْتُہَا یَتَوَارَثُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِہِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِہِمْ مَنَادِیْہِمْ یُنَادِیْ
فِیْ جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّہُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّہُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَاءٌ لَہُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ
کَدَوِیِّ النَّحْلِ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ
اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سی اور اہل کتاب کے عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین تورید سی کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنی تورید
مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتھہ برائی کی برائی کا ولیکن
معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کے مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے **ف** ح ع بادشاہی سی مراد ہی دین و
نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہے یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکے
بعد تمام ہونی مدت اونکیں اور ایام خلافت اونکیں شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لمبی اور بعد اونکی نبی امیہ کے لمبی ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد
کرنیوالی ہی اور شکر کرنی والی خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین
یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور اوتربین یا ہر پست مکان مین پہنچی اور ترائی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئی جب چڑہین
گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف** ع یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان کہین گین نماز و عبادت کی وقتونکی لیی اور روایت
کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن سلام سی مرفوعا کہ تحقیق اچھی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایونکا
کا خدا تعالی کی یاد کی لیی **ت** ادا کرینگی نماز جب وسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا
مراد یہہ ہے کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اعضا طرفونپر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور موئہہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کرنی آسمان زمین کے درمیان
یعنی اذان کہنے بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہے یعنی برابر کہڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑائی کو اور نماز مین ہے برابر جماعت
کرتی مین شیطان و نفس کے مارنی کو اونکی رات کو اوسکے آواز یعنی تسبیح اور تہلیل و ذکر اور قرآن پڑہنی مین جیسی شہد مکہی کے آواز یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور نقل کی یہہ دارمی نی
ساتہہ تہوڑے سی تغیر کی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰیۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ
اَبُوْ مَوْدُوْدٍ فَقَدْ بَقِیَ فِیْ بَیْتٍ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ لکہی ہوئی ہے مین تورید مین صفت آنحضرت کے اور یہہ ہے لکہا
ہوا کہ عیسی بیٹے مریم کی دفن کیجاوینگے آنحضرت کے ساتہہ اونکے حجرہ مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کے راویون مین سے ہین پس باقی ہے ایک گہر مین یعنی عائشہ رضی کی حجرہ مین کہ جہان آنحضرت
مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ نہان نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگے گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین ہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کے دفن کرنی ہان اوسنے
یہ نیاز اور یہ کہا ہے اور خبر دی ہے انہون نے کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین دو قبر نہین طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہے یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی مقابل اونکے

کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کے اور سر عمر کا مقابل پشت ابوبکر کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد
مہیرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پہر کر آوینگی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لی جاوینگی مدینہ مین پس دفن
کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر کی پہلو مین پس رہینگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء
وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل
منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا
لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الایۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت
دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتہہ فضیلت دے حق تعالی نی آنحضرت کو آسمان
والون پر کہا ابن عباس نے کہ یون فضیلت دے کہ بی شک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتونکو یہہ کلام اور جو کوئی کہوی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون
خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمونکو جو حد سے گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی
اسیطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتہہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی
ورحمت کی ساتہہ کہ تحقیق ہمنی کہولدی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کے صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا
تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچہی آوین **ف** ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہہ توجیہہ خوب ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی
اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سے خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی تیری سب گناہ بخشدی جو کچہہ کری تو تجہپر مواخذہ نہین
اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہو **ت** کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی
نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتہہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام وشرایع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام
آیت اور فرمایا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیی اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیی پس رسول کیا خدا تعالی نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کی
طرف **ف** ح اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیۃ مین اسلیی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیۃ مین تعمیم آدمیون کی ہی تا تخصیص عرب کے
جیسے کہ بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جائی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن**
ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی
ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدہما
لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم
ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون
علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی
اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنی کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو ذر آئی میری پاس

دو فرشتی اسحال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوترآیا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کی درمیان پس کہا
ایک نے اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ بہی ہی یعنی یہہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی
ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اوسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہہ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہہ سو غالب آیا
مین اوسپر پہر کہا تول اوسکو دس مرد کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی
ساتہہ سو اونپر بہی غالب رہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون
ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکا پن کے اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم
ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نے اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہہ تو بی شک
غالب آوی یہہ ساری امت پر نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی
نہ ہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور تم امر نہین کئے گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی ت
نقل کی یہہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور
بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسی کہا کسی نی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون
نرکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہہ نام اسکا مینی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک
روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی
پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر
اوسکی نور ہی اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتہہ متعلق ہین پس یہہ خواب لوگون سے کہا اونہون نے تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہو کہ اہل
مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین اسلیی محمد نام رکہا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نی بہی خواب دیکہا کہ کوئی
کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہہ
نام نہ تہا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصون نی اپنی بیٹون کا نام محمد سے آرزو مین رکہا کہ شرف
نبوت سی مشرف ہون لیکن یہہ چار نام بہی آنحضرت کی نام سی پہلی نہین ہوسکتی کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہہ نام رکہتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ذکر
کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قران مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی ننانوین ۹۹ نام جمع کیی ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض
نے کہا کہ حق جل وعلی نی تیس ۳۰ نام اپنی نامون مین سے اپنی حبیب کے لیی خاص کیی اور بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیی جاوین آنحضرت کی نام پہلی
کتابون مین اور قران و حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بہی آئی ہین اور قاضی ابو بکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین
کہا کہ بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کے بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی
نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی بائیس نام ذکر کئی اور شرح کی اور مولف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین

اور مراد آنحضرت کی صفات سے یہان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کے خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا
اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **الفصل الاول** فصل پہلے **عن**
جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ
یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی جبیر سے کہ کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد **ف** ح بعضی
روایتون مین محمود بہی آیا ہی سب مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بی حد وبیشمار اور احمد سب سے
زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پچہلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنی والا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور
کہڑا ہووے اونکی لیی لوا احمد **ف** اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانی والا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی
اور نام میرا حاشر ہی کہ اوٹہائی جائین گی اور جمع کیی جاوینگے لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹہونگا پہر اور لوگ میری پیچہی اور نام میرا عاقب ہے اور
عاقب وہ ہے کہ نہووی پیچہی اوسکی کوئی نبی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح عاقب کے معنی ہین پیچہی آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچہی آنی والا سب پیغمبرونکی
وعن اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ
وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری
لیی اپنی ذات شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچہی آنیوالا سب پیغمبرونکی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور
ہوئی اور نبی توبہ کا **ف** ح یعنی ساری خلقت نی آنحضرت کی ہاتہہ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکہتی
تہی اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل وسزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا **ت** اور نبی رحمت کا چنانچہ
فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجہہ سی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا
اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین مذمم کو اور مین محمد ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتی تہی کہ معنی مین نقیض محمد کی ہی یعنی
مذمت کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتی اور لعن وطعن بکتے سو آنحضرت نی فرمایا کہ وہ بدکہاؤ اور لعن وطعن مذمم کو کرتی ہین اور مین مذمم نہین پس کیا
ہی اللہ تعالی نی اونکی بدکہاوی سی بچایا مجکو **ت** نقل کے یہہ بخاری نی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعَرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ
رَجُلٌ وَجْھُہٗ مَثَلُ الصَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مَثَلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مَثَلَ
بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوی تہی کچہہ
بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب مین اور جب تیل لگاتی تہی تو ظاہر نہوتی تہی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تہی سر مبارک کے
بال تو ظاہر ہوتی تہی سفیدی **ف** ح اسلیی کہ تیل لگانی سی بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تہی ظاہر نہوتی تہی اور پراگندگی
اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہونی لگتی ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کے سر اور ڈاڑہی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تہی بڑہاپی

لین اور بعضی روایت مین اس سے بہی کم آئین ہین ت اور تہی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑہی کی ف ح یعنی ڈاڑہی آپ کی گہنگی تہی ہلکی نہ تہی جیسے
اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سی درازی ڈاڑہی کی منقول ہی چنانچہ
آیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑہی
لمبی اور چوڑی تہی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نرکہتی تہی غرض کہ ڈاڑہی ایک مشت سی کم روا نہین اور زیادہ مین روایات و آثار مختلف آئے ہین ت
پس کہا ایک مردنی یعنی وقت بیان کرنی جابر کے حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہہ موہم تہا طول کو بہی
کہا جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مایل گولائی کی طرف ایک اور حدیث مین آیا ہی بل مثل القمر اور ایک مین
آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی
کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہے کہ یہ تشبیہین لوگون نے
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف کی دین ہین وگرنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت و جلالت اور حسن و ملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہین رکہتے رباعی
کسے بحسن و ملاحت بیار ما نرسد ٭ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ٭ ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی ٭ بکی بخوبی نقش نگار ما نرسد ٭ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاتی اسکا اسلیی
کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمتکلم یعنی نہین تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ
صلی اللہ علیہ محمد وآلہ ت اور دیکہا مینی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر تقدیر بائین
شانہ کی پاس تہے ف مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کے ساتہہ اور تمام اعضا کا سا اوسکا بہی
رنگ اور باآب و تاب تہا نہ داغ تہا بطور برص کی چاہیی جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین ایک ٹکڑہ گوشت کا تہا بلند تر تمام
اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی ت کی زیر سی یعنی تمام ہونی ایک ایکار کی یا ت کی زبر سی بمعنی مہر اور نشان اوسکی کہ وہ خاتم النبیین ہین
اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت و انجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتی
تہی تو یہہ پتا بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ
مین نشان نبوت نہو مگر سید ہماری کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پر تہا دونون شانونکی درمیان مین اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کردی تو تغیر اور تبدیل
سے محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین آیا ہی کہ اوس
سے ایک ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہہ کو خیرہ کرتا تہا اور اوسکو تشبیہ لوگونکی سمجہنی کے لیی ظاہر کی چیزون کی ساتہہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت اوسکی
کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تہی سوای حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا
کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مینی اونکی ساتہہ روٹی اور گوشت یا کہایا مینی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوروی مین بہیگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مینی مہر نبوۃ کی طرف آنحضرت کی دونون شانون کے درمیان مین اونکے بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مٹہی کی یعنی ہیئۃ مین
جیسے اوپر کی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اوسپر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تَحْمِلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بنتی خالد بن سعید کی ہی کہا اونہی کو لائی گئی نزد یک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑے کہ اونمین ایک کملی تہی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹھالائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتھہ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد یا سیاہ اور اوسکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہہ کپڑا خوب ہی اور یہہ کلمہ سناہ لغہ حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تہی مہر نبوۃ سی یعنی جیسی عادت چھوٹونکی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سے چھوڑ دی اسکو یعنی منع نکر نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ بِصِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت چھنگنے **ف** ح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سے زیادہ بلند دکہائی دیتی تہے اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تہا اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ نہی نہایت گندم گون مایل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ نہی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسے کہ جبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم بچی لٹکی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونونکی تہی اور اوٹھا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سہری پر چالیس برس کے یعنی جب پوری چالیس برس کی ہو چکی تہی پہر اقامت کی آنحضرت نی مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نی حضرت کو ساٹہہ برس تمام ہونی پر **ف** ح دس برس کا رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف ترسٹہہ برس کی ہوتی ہی اور یہان ساٹہہ برس کہا ہی تو جیہہ اسکی یہہ ہی کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور ترسٹہہ کو ساٹہہ دس کہا اور ترسٹہہ کو ساٹہہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین **ت** اور حالانکہ تہی آنحضرت کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین بون آیا ہی کہ روایت ہی انس سے درحالیکہ وصف کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تہی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تہی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تہی بال آنحضرت کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لوتک اور ایک روایت مین ہی کندہونکی پاس تک اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تھی نہین تو چھوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کی کترنی سی تو دراز ہو جاتی اور جب کترتی تھے تو چھوٹی ہو جاتی تھی اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کبھی بال کترتی تھی کہ مونڈا نا بالونکا سوای حج اور عمری کی نہین ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تھی آنحضرت بڑی سر کی اور موٹی قدمونکی **ف** ح یعنی پای مبارک پر گوشت نہی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو کہ اونکی بعد اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند اور تھی آنحضرت فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نی تھی آنحضرت کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پر گوشت **ف** ع مرد ونکی لیی یہہ ممدوح ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضا رشریف کا مرادی خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تھی **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اور روایت ہی براء سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈھونکی یعنی فرق آنحضرت کی دونون مونڈھون مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی ہی لازم آتی ہی واسطے آنحضرت کی بال تھی کہ پہنچی اونکی کانون کی لو کو دیکھا مینی آنحضرت کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کی تھی **ف** ح اور مراد سرخ سی یہہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تھی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی ہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تھی **ترجمہ** نہین دیکھی مینی کوئی چیز کبھی آنحضرت سی بہتر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکھا مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تھی اونکی مونڈھون کی فراخی تھی درمیان دونون مونڈھون کی نہ تھی حضرت بلند اور نہ پست قد **ف** ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمہ بپیش جیم اور تشدید میم سی اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زیر اور فرق کی جرم سی پس لمہ بال کہ کان کی لو سی گذر جا مین اور جب کندہی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچی اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بھی آتا ہی **وعن** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سی اوس نی نقل کی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی لیی اور تنگ دہنی کو مردون کی لیی عیب جانتی ہین اور بعضی مراد کہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوی کم گوشت اٹھیان کہا گیا واسطے سماک کی کہ راوی احدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہونی بڑی مونہہ والی کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شکاف آنکھہ کی **ف** ع کہا ہی علمانی کہ یہہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹھیک وہ ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علما لغت اسی پر ہا

اتفاق رکہتی ہین **ت** کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت اڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل سی کہا اوسنی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین **وعن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی کئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نی کہ تحقیق آنحضرت نہ پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگاوین **ف** ح یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی بادی النظر مین جیسی کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسی کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی داڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین مسلم کی یہہ ہے کہ کہا انس نی نہ تہی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کن پٹیون اونکی کی اور سر مبارک مین کچہہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتی رنگ کے گویا کہ قطری اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی ہیئت مین اور صفائی و چمک مین جب راہ چلتی تہی کہ آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی جیسی کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ اوٹہاتی تہے پاؤن بقوت و جلادت جیسی کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہسٹتی چلین اور نہین چہوا مین نی کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیلیون سی اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبو دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام سلیم سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تہی ام سلیم کی ہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتین ام سلیم ایک بچہونا چمڑی کا پس اوسپر آنحضرت سوتی **ف** ع کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سی تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ مان ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین **ت** اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی اسلیی کہ آنحضرت تہی کثیر الحیا پس اکٹہا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اوسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا خوشبو ترین خوشبویون سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹونکی لیی یعنی اونکی بدن اور مونہہ پر ملین ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلاؤن

سے فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہا تونی اور خوب کیا تونی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيِّ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگونکی طرف اور مین بہی اونکی ساتہہ نکلا پس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نی اپنا ہاتہہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور اوپر مین پس چہوا میری رخسارون کو بہی **ف** ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سی آوری کی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی نی عکس اسکے لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد بہ ارادہ جنس کے **ت** پس پائی مینی آنحضرت کی ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نی نکالا تہا ہاتہہ عطار کی ڈبہ مین سے **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی تہی تا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس باب مین وہ دونون حدیثین مذکور ہین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّئًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور کہنکی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتون کی اور پای مبارک رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لنبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لنبی تہی جب چلتی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اوترتی ہین بلندی سی **ف** ح مقصود یہہ ہی کہ چلتے تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پای مبارک زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہے نہ بطور تکبر اور اترانی کی **ترجمہ** نہین دیکہا مینی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعنه** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغِّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہ تہی جسوقت کہ وصف بیان کرتی حضرت صلعم کا فرماتی نہ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت چہوٹی اور تہی میانہ قد لوگون مین اور نہ تہی بہت مڑی ہوی بالونکی نہ سیدہی بالون کی تہی بال کچہہ مڑی ہوئی اور نہ تہی پر گوشت روی مدور مجتمع اور نہ کوتہ روئی مدور پیشانی نکلی ہوی سبک گوشت اور تہی روی مبارک مین کچہہ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکہین بہت اور دراز پلکین موٹی سرے ہڈیونکی بزرگ گند **ف** ح گندت کی زبر اور زبر سی جگہہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہہ ہے وہ بہی موٹی اور پر گوشت تہی **ترجمہ** نہ تہی بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر لنبی بالون کی سینہ سی ناف تک تہی **ف** ح ظاہرا اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نہ تہی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کی بہی بعضی جگہہ بال تہی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پنجون کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہون **ترجمہ** پر گوشت ہاتون کی اور قومون کی جب راہ چلتی اوٹہاتی پاؤن کو ساتہہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب مونہہ پہیرتی دائین بائین تو پہیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتی **ف** ح یعنی نظر چورا کر نہ دیکہتی تہی تنکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پہیرتی تہی دائین بائین جب دیکہتی کسی چیز کی طرف جیسی کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن مونہہ کرتی و دہر باطمینان یا پیٹہہ پہیرتی باطمینان **ترجمہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تہی اور وہ ختم کرنی والی نبیون کی تہے بڑی سخی تہی لوگون مین از روی سینہ کی **ف** ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سی تہی نہ سنانی اور دکہانی کو اور ملا علی نی اسکی یہہ معنی لکہی ہین کہ اجود یا تو جودۃ سی ہی جیم کی زبر سی بمعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تہی پس نہین ملول اور تنگ ہوتی تہی امت کی ایذا سی اور جفا اعراب سی اور یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی بمعنی دینی کی ضد بخل کی یعنی بخل نہین کرتی تہی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی مین پس معنی یہہ ہونگی کہ سخی تر لوگون کی تہی از روی دل کی **ترجمہ** اور بہت سچی تہی لوگون مین از روی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تہی یعنی کلام کرتی تہی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تہی لوگون مین از روی طبیعت کی اور بزرگ تہی لوگون مین از روی قوم و قبیلہ کی جو کوئی دیکہتا اونکو یکایک ڈرتا تہا اور ہیبت ناک ہوتا تہا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تہا اور صحبت رکہتا تہا پہچانکر دوست رکہتا اونکو **ف** ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹہتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکہتا اونکو **ترجمہ** کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنی والا کہ نہین دیکہا مینی پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکیکی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهِ اَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچہی آیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ح عرف عین کی زبر اور ر کی جزم سی اور پہر ف ہی آخر مین بمعنی بوی خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے

خوش پر آتا ہی یعنی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی مشکیت ہوتی تہی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوسی اور وہ راہ معطر ہوتی تہی اوس سے پس پہچان لیتا تہا پیچہی آنی والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی **ت** یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرفہ کی کہ فت سی ہی من ریح عرقہ قاف سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبوسی یہہ حال ہوتا تہا اور یہہ شک راوی کا ہی اور مآل دونون کا ایک ہی ہی ۔ **وعن** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبید دبیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہا مینی رواسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابہ کی کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ای بیٹی میری اگر دیکہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکہتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دیدبہ اور جلال اور نورانیت رکہتی ہی کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند نے رات مین پس ہوا مین کہ کبہی نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی دیکہتا طرف چاند کی اور حضرت پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوس مین خط سرخ اور سفید تہی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میرے یہہ واسطے ظاہر کرنی استلذاذ و ذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع مین اور سب محبون کی نزدیک **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ مِنْ مَشْیِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنَجْھَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا نہین دیکہی مینی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سی زیادہ جلد چلتی ہی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تہی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پروا کرنی والی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف بے تعب بے پروا بآسانی بطور خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سے تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کہینچتے اور ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتے اور وہ بآسانی اور بی تعب آگی سب سے چلتی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچہہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تہی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور نہا مین جس وقت دیکہتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنی دل مین کہ آنکہون مین سرمہ دیی ہوئی ہین حالانکہ نہی سرمہ دیی ہوئی **ف** ح بلکہ بجہت خلقت کی سرمہ گین آنکہین

ہین بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم بہ دو چشم تو کہ سیاہ اندر سرمہ ناکردہ ت نقل کی ہہ ترمذی فی الفصل الثالث فصل تیسری
عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین
ثنایاہ رواہ الدارمی ۔ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی ف ح یعنی ان دانتون مین
کچہہ فرق تہا دانتون کی نام ہین دو دانت آگی کی اوپر نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ اونکی دونون
طرف نمین ہین اونکو رباعیات کہ کی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہی کہ یہہ فرق اوپر کی ثنیین مین ہی تہا اور نیچی کی مین ہی نہ
مخصوص اوپر ہی کی ثنیین مین ترجمہ جب کلام کرتی آنحضرت ۰ دیکہا جاتا کچہہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی ہہ دارمی
نی وعن کعب بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجہہ حتی کان وجہہ قطعۃ
قمر وکنا نعرف ذلک متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش
کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک وتکیکی حاصل اس جملہ کا یہہ ہی کہ یہہ پہچاننا مجہی کر خاص نہ تہا بلکہ ہم
سب پہچانتی تہی ترجمہ نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس ان غلاما یہودیا کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فوجد اباہ عند راسہ یقرء التورٰیۃ فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی انشدک باللہ الذی انزل التورٰیۃ علی موسی ہل تجد فی التورٰیۃ نعتی وصفتی
ومخرجی قال لا قال الفتی بلی واللہ یا رسول اللہ انا نجد نعتک وصفتک ومخرجک واني
اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ اقیموا ہذا من عند راسہ وولوا خاکم رواہ البیہقی
فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کہ پڑہتا
تہا توریۃ یعنی کچہہ توریت مین سی پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہماری ہان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکی باپ کو کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون تجہہ کو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسی پر آیا پاتا ہی تو توریۃ مین نعت
میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا بکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعثت کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان
اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گو یا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری ترجمہ کہا اوس
یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہہ ہم پاتی ہین آپ کی نعت لمبی توریۃ مین نعت
آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہہ تم رسول
ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو کہ اٹہاؤ واسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو وتم اپنی بہائی کی یعنی اس اسلام کی بہائی
کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال انما انا رحمۃ مہداۃ رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نی فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کے لیی کہ بہیجا ہی اوسکو اللہ تہاری لیی بطریق تحفہ کی پس جنہون نی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جنہی نہ قبول کیا ناامید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون احدیث کا مثل اس آیہ کی ہی وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم وتکریم اس امت کی بہی ہی اسلیی کہ تحفہ تکریم ہی کی لیی بہیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کے بہہ دارمی نی اور بہیقی نی شعب الایمان مین **باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم** باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرتؐ کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور لام کو پیش بہی آتی ہی اور جزم بہی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیرہ ذلک اور شمایل جمع شمال کی ہی شین کی زبر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اُفٍّ قط ولا لما صنعت ولا الا صنعت** **متفق علیہ** روایت ہی انس سے کہ کہا خدمت کی مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہے نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ مین آئی ماں انس کی اور بعضی ناقی والوا دنکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چہوڑا اور وہ آٹہہ برس یا دس برس کی تہی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تہی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ت** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اف **ف** ع ح لفظ اف ساتہہ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زیر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ تنوین کسورہ کی ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکہنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی اگر کچہہ کام کیا مینی تو یہہ نہ فرمائی کہ کیون کیا تونی اور اگر کچہہ کام نہ کیا مینی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہہ نہ فرمائی کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام اور یہہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کی مین اسلیی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی یہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مینی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجہپر متوجہ ہو اور معنی اول انسب اور ادق ہین ساتہہ مقام کی **وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا انیس ذہبت حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ** **رواہ مسلم** اور یہہ بہی روایت ہی انس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین پس بہیجا مجکو آنحضرتؐ نی ایک روز کسی کام کی لیی پس کہا مینی قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تہا میرے دل مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیی کہ فرمایا تہا مجکو ساتہہ اوسکی آنحضرتؐ نی **ف** ح یعنی باوجود کیا اوس کام کی جانی کا ارادہ رکہتا تہا دلمین لیکن زبان سی کہا مینی کہ نہین جانیگا مین اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کی تہا اور حال یہ کی یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچی ہی چنانچہ اسلیی آنحضرت نی التفات اونکی

قول پر نہ کیا اور اوسپر تادیب نکی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی **ف** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کہیل رہی تہی بازار مین **ف** ع اور
ظاہر یہہ ہے کہ انس ٹہیری اون لڑکون کی پاس یا تو کہیلنی کی لیی یا تماشا دیکہنی کی لیی **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نی تحقیق پکڑی گدی میرے پیچہی میرے سی
کہا انس نے پس دیکہا مینی طرف آنحضرت کی اسحالمین کہ آنحضرت ہنستی تہی پس فرمایا آنحضرت نی ای انیس چلا تو اوسجگہہ کہ حکم کیا تہا مینی ہان مین جاتا ہون
اب یا رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ
حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ تہا مین چلتا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر تہی چادر نجران
کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا آپ کو ساتہہ چادر
آپکے کی کہینچنا سخت اور پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینہ کے آگی کہینچ کر آگئی یہانتک کہ نگاہ
کیا مینی طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکے گردن کی کناری مین چادر کی کناری نی بسبب شدت کہینچنی اعرابی کی چادر کو پہر
کہا اعرابی نی کہ ای محمد حکم کرو میری لیی یعنی اپنی کارپردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچہہ مال خدا مین سے کہ تمہاری پاس ہے پس دیکہا طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یعنی از راہ تعجب کے پہر ہنسی یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ گنوار نی
بعد مال الذی عندک کی یہہ بہی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اللہ کے مال سے مال زکوۃ کا مراد ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفائی لوگون پر
اور یہہ اعرابی اجہٹ اور درشت خویون عرب مین سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہین رکہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اوسنی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
حاکم اور والی کو رعایا اور بی وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیی مال دینا بہتر ہی **وعنہ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ
قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا
وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی
کہ کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگونکی یعنی حسن و جمال اور فضل اور کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگونکی یعنی کرم و سخاوت
بہت رکہتی تہی بہ نسبت اورونکے اور مردانہ دلیر ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچہہ آواز چور یا دشمن کے سی سنکر ڈری اور غل مچائے
پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئی لوگونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کے آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگی چلی وہ درحالانکہ آنحضرت فرماتی
تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تہے اوپر گہوڑی ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹہہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکی تہی حضرت کے گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مینی اس
گہوڑی کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتے تہی
اور بعد اوسکے وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہین کر سکتا تہا اور اس مین معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت کے سواری مبارک کے
برکت سے ایسا منقلب ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کے جبتک کہ نہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز
ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین **وعن** جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہین سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچہہ کبہی پس کہا ہو نہین **ف** ح یعنی نہین دیتا مین کہا ابن حجر نی مراد یہہ ہے
کہ ہرگز تلفظ ساتہہ لا کی نکرتی تہی بلکہ اگر ہوتا دیدیتی اور اگر کچہہ نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عز الدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطی نہ دینی کے
زبان شریف پر نہین آیا اور یہہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسی کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نعت مین کہا **شعر** ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم ٭ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکہا ہے **بیت**
نرفت کلمہ لا بر زبان او ہرگز ٭ مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ **وعن** انس ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ
ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین آنحضرت سے بکریان درمیان
دو پہاڑونکی یعنی بہت سے بکریان اسقدر کہ بہر دیا تہا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تہا پس دین آنحضرت نے اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنے قوم کی پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت
کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اونکی اور کہا ای میرے قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچہے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کے
بلاشبہہ محمد البتہ دیتی ہین بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی **ف** ح یعنی دیتی ہین اور کچہہ نہین رکہتی **شعر** ہر چہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان ٭ این جود آن
کس ست کش از فقر عار نیست نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من
حنین فعلقت الاعراب یسئلونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی
ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعم لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا رواہ البخاری
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوسوقت کہ وہ چلتا تہا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پہرنے آنحضرت کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تہا پس
چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تہی آنحضرت سے **ف** یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتہہ لگی تہی اور آنحضرت دیتی بہی بہت تہی اور اکثر مکہ کی
مولفۃ القلوب کو دیتی تہی اور بخشتا بکریونکا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تہا **ت** اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنی مین اسحد
کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لیگئی طرف درخت کیکر کی پس اچک لے کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹہیر
گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کے کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم
کر دیتا مین اونکو درمیان تمہارے پہر نپاتی تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جہوٹا وعدہ کرون مین اور نہ پہنچاؤن مین اور نہ بددل اور ڈرنی والا **ف**
ح ع کہ دینی مین فقر و نیستی سی ڈرونمین اور کہا مظہر نی کہ یعنی جب آزمایا تمنی مجکو وقایع مین تو نپاؤگی تم مجکو متصف ساتہہ اوصاف رذیلہ کی اور اسمین دلیل
ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتہہ اوصاف حمیدہ کے اوسکی لیے کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوے اوسپر نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یاتون باناء الا غمس یدہ فیہا فربما
جاءہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام لونڈیان
مدینہ والونکے باسن اپنے کہ ہوتا اونمین پانی یعنی پس چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمارونکی پس نہین لاتی کوئی باسن مگر ڈالدیتی حضرت
ہاتہہ اپنا اون باسنونمین یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیے اوسکو تبرک کر دیتی تا شفا و برکت حاصل ہو اونکی لیے پس اکثر آتی حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالدیتی
حضرت اپنا دست مبارک اون باسنونمین **ف** ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطی نفع خلق کی ضرر اپنے پر اوٹہانا چاہیے
نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال کانت امۃ من اماء اہل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث شاءت
رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیونمین سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی **ف** ع

یعنی اگرچہ باہر نہ نکلی چاہتی بلکہ اپنا حال اپنا عرض کرتی اور اسمیں نہایت تواضع و رشفقت آنحضرتؐ کی ہی امت پر جتنی کہ کمترین لوگو نہ بت نقل کے یہہ بخاری کی

وعنہ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَهَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک عورۃ کہ تہا اوسکی عقل مین کچہہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی اے رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگو کونسی پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکہہ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹہیہ یا کہڑی ہوا اوسمین کہ مین ہی تیری ساتہہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ انجام کرون مین تیرا پس تنہا ہوی حضرت ساتہہ اوسکی بعضی کہڑا ہونمین یعنی اوڑہیرہی رہے اوسکی ساتہہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہان تک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سے **ف** ع یعنی عرض کیا اوسنے جو کچہہ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوۃ کرنی ساتہہ عورۃ کی کوئی نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہہ گہر مین بیٹہ رہی اوسکی کہ بعضی اصحاب سے کہڑی ہوئی بعید اوس سے بر حایت سن ادب کے **ت** نقل کے یہہ مسلم کی **وعنہ** قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَکَانَ یَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَۃِ مَالَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی والا کسی کو اور کسی چیز کو اور نہی بد کہنی والا **ف** ح فحش سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا انہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکے یا سلکہ اہل فساد اور بے حیا اوسکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ یہ مین کہ اہل صلاح اور حیامند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و غائط کو بہی بعبارۃ قضای حاجت تعبیر کرتی ہین و فحش معنی زیادتی در کثرت اور زنا اور معصیت کے بہی آتا ہی اور بعض خلق کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندون کی جانب سے بر انکہنا اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو مستحق اوسکا نہین ہے سخت گنہ ہونمین سے ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہو جاتی ہی اسی اتفاق کہتی ہین عما اور حرام ہونی لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہی جیسی ابو جہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہہ صفت عام کی جیسی کہ یہہ لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی پر اور جانا چاہیئی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور بہشت کی داخل ہونی اور محجوب خلود در جہنم کی اور یہ مخصوص ساتہہ کافرونکی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور کرنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ اعلیٰ سے اور یہہ شامل ہی جسی گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سی حل ہو جاتی ہین بہت سے اشکال و اللہ علم بالصواب **ت** اور فرماتی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کبہی کسی پر کیا ہو ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح یہہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سی یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضمندی کی کہتی ہین یہہ کلمہ تب سو بہی اعراض کرا اوس سے کہتی تہی خطا کیے کرا اوسکی طرف اور اسکی معنی مین سے خاک آلودہ ہونا کہ اوسکی اور یہہ کلمہ ہے دو معنیہ ہین اسلیئے کی احتمال ہی کہ بد دعا ہو یہہ اور سیہ یا دعا اوسکی لیی یعنی بجد اللہ جہک کی **ت** نقل کے یہہ بخاری کی **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مگر واسطے رحمت کی **ف** ح یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنونکی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرونکی لیی یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹہہ گیا حضرت کی وجود با جود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹہہ گیا بخلاف اگلی امتون کی کہ پیغمبرونکی بد دعا سی ہلاک ہو گئی اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ گئی اور کہا اسلیئے نی کہ یعنی مین نہین بہیجا گیا ہون تا کہ قرب کرون لوگونکو طرف اللہ کے اور اوسکی رحمت کی اور اسلیئے نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کردن اونکو اوس سے پس لعنت کرنی منافی ہی حسب حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین **ت** نقل کے یہہ مسلم کی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً

مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورۃ سی کہ اپنی پردہ
مین ہو ف ع اسلیی کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سے ت جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو کہ
ناخوش رکہتی اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی
اوسکا پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوصہ امر کراہت مین سوائے حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی مونہہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتی بلکہ
متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہے حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جب تک نہ پہنچی نوبت سستی و جور کی ت
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى أرى منه لهواته وإنما
كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوی کہ تمام مونہہ کہل جاوی یہان تک کہ دیکہون مین اونسے کوا
اونکا یعنی بہت مونہہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور نہ تہی آنحضرت مگر مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی بہی تہی لیکن بے مبالغہ کی جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا
کی آیا ہی ت نقل کی یہہ بخاری نی وعنها قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم كان يحدث
حديثا لو عده العاد لأحصاه متفق عليه اور روایت ہی اوسے عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی در پی اور متصل کرین کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی
والی پر مانند پی در پی کلام کرنی تمہاری کی ف ع کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت لی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان
کیا عائشہ نی ت کہ تہی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گنی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گنی کا تو ممکن تہا ف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن الأسود قال سألت عائشة ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته قالت كان يكون في مهنة أهله يعني
خدمة أهله فإذا حضرت الصلوة خرج إلى الصلوة رواه البخاري اور روایت ہی اسود سے ف ح اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی پایا اور خلفا اربعہ
کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسنے حج و عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث
روایت کرنی والی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچہا مینی عائشہ سی کہ کیا کیا کرتی تہی حضرت اپنے گہر مین کہا عائشہ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ
اپنی کی ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی اوپر وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد رکہتی تہین
عائشہ مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی
اور گہر والونکی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی
نقل کی یہہ بخاری نی وعن عائشة قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أمرين قط إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إثما
فإن كان إثما كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه في شيء قط إلا أن ينتهك حرمة الله
فينتقم لله بها متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین اختیار دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامون کی کبہی
مگر اختیار کرتی اور لیتی آسان ترین اونکا جب تک نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگونکی اوس کام سے
ف ح اس حدیث مین کلام کیا ہی علمانی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر کی اللہ تعالی کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہے
مگر یہہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونی کا واسطی عبادت کی ہی اور
درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہے اور مراد اوس سے گناہ نہین ہے بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد
ہو تخییر جانب کافرون اور منافقون کیسی تو ہوتا گناہ ایک کا دو امرون مین سے ظاہر ہی اگر مسلمانون کی جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو

جیسے کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی اسلیے کہ مجاہدہ کہ بچاوی ہلاک کو جائز نہین ہے اور یا مراد تخییر خدا کی جانب سے ہو درمیان اوس چیز کی کہ اوسمین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت ہے یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین فتدبر ت اور نہین بدلہ لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنے کی کسی چیز مین یعنے جو کہ متعلق ہو اونکے نفس کے کبھی مگر یہہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتی تہی واسطے اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے بسبب اوس حرمت کے ف ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہہ ہے کہ بدلہ نہین لیتے تہی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنے کی پس اشکال نہین آوی گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تہی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تہی اونکو اس لیے کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوئی چیزون کا بہی تو کرتی تہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعنها** قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا لِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرت نی بعض اوقات اپنے سوارے کی جانور کو مارا ہی کبہی اپنی ہاتہہ سے اور نہ عورت کو اور نہ خادم کو ف ع خادم کا اطلاق مرد اور عورۃ پر دونو پر آتا ہی اور خاص سوارے اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کے اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی انکی کی اگرچہ جائز ہی کچہہ مارنا بشرطیکہ لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علما نی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب بہی اولی ہی اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح کے لیے مارتی ہین پس نہ اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونونکی کہ وہ حظ نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سے واسطی مخالفت خواہش نفس کے اور روکنی غصہ کی ت مگر یہہ کہ جہاد کرتی تہی راہ خدا مین ف ع ح پس حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پہر نہین ہے مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتہہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین وغیر ذلک بہی ت اور نہین پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبہی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کے طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری اونکو پس بدلہ لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہہ کہ کیجاتی کوئی چیز حرام کی ہوی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغَيُّرٍ روایت ہے انس سے کہا کہ خدمت مین حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ مین آٹہہ برس کا تہا خدمت کی مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین پس نہ ملامت کی مجکو کبہی کسی چیز پر کہ ضایع ہوی میرے ہاتہہ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گہر والونمین سے تو فرماتی آنحضرت کہ چہوڑ دو اسکو ملامت نکرو اسلیے کہ شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی ف ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہے اگرچہ اوسکی ہاتہہ سے ہوا اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیونکی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کی لیے اجل اور مدت بقا ہی ت یہہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہ تہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازارونمین جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالے سی بموجب فرمانی اللہ تعالی کے

وعن اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى الْحِمَارِ وَخِطَامُهٗ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات اخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کے
یعنی مملوک ماذون کی چہ جای آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر **ف** ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور
ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کے **ت** البتہ تحقیق دیکہا مینی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کے
تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہہ بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عائشۃ
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت
کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی آنحضرت کانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سی لیتی
کپڑا اپنا یعنی بنایا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی
آدمیون مین سے جوین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین **ف** ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کے کہ جون حضرت
کو ایذا نہ دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑے اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ مکہی آنحضرت پر نہین بیٹہتی
تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتی آنحضرت پگڑی اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کرتی
دوسرے کو کم فرماتی کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید ہے اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین اسلیے کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نبی کی منصب
کے لایق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی از راہ
تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا کہ اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ نی اونکی رد مین کہ آنحضرت
ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تہے اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوۃ اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت
ساتہہ خلق کی بہ خلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین از راہ تواضع کی یا واسطی رہنمائی
لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کے جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی
نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا
معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کے سی کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نے زید
کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کے حسن خلق
اور خوش گذرانی پر ساتہہ خلق کی **ت** کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہے حضرت جب اوترتی اونپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میرے کہ بلا لاوی مجکو
پس آتا مین آپکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرت کے حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہے
حضرت کا بہ نسبت اورونکی **ت** پس تہے عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مذمت اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونے اوسکی کی مزرعۃ الاخرۃ ذکر
کرتی آنحضرت دنیا کا ساتہہ ہمارے اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتہہ ہمارے اور جسوقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتہہ ہمارے **ف**
ح ع مراد ہے بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کے بسبب موافقت کے اون چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگونکی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ
و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیجاوین مجلس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہے اس

روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین کبھی فائدی علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ بھی ہوتی ہین اور بر تقدیر خالی ہونے
ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سی مباحات مین بہی کلام کرتی تہی تا معلوم کرلین جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تہا آنحضرت پر
ت پس یہہ سب احوال وحکایات بیان کرتا ہون مین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کے اور ظاہر
کرنا اہتمام اوسکیکا ہی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون
ہو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون ہو الذی یصرف وجہہ عن وجہہ ولم یر مقدما رکبتیہ
بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتی ہاتہہ اپنا
اوسکی ہاتہہ سی یہان تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سی یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ مین رہنے دیتی نکالتی نہین جب تک کہ وہ نچہوڑتا اور یہہ دلالت
کرتا ہی آنحضرت کی کمال صبر وتواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرت روے مبارک اپنا اوس شخص کے مونہہ سے یہان تک کہ وہ مرد پہیرتا مونہہ اپنا آنحضرت کی مونہہ سے اور نہین دیکہی گئی
آنحضرت آگی بڑہانی والی اپنی زانوون کو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹہتی زانو آگی بڑہا کر نہ بیٹہتی جیسی کہ متکبر وجبار
کرتی ہین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتی مین زانو اوٹہاتی نہین بقصد تعظیم مجلس والونکی اور بسبب زیادتی ادب اور تعلیم اصحاب کے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد
رکبتین سے دونون قدم ہین اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہے اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکے سامنی پاؤن پہیلا کر نہ بیٹہتی بپاس ادب کے اور ان سب باتون مین
تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطر داری اور تعظیم وتکریم کیا کرین وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا
لغد رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق تہی آنحضرت کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی
اوسکی خزانون پر اور یہہ خاص بہ نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنی لیے کچہہ نہ رکہتی تہی والا ثابت ہوا ہے کہ اہل وعیال کی لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف
حال اور نہ تحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل
الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہی آنحضرت دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور
شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نی من کان یومن باللہ والیوم الاخرہ فلیقل خیرا لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیتنی کنت اخرس
الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل
او ترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قرارت آنحضرت کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کر پڑہتی تہی اور
تہی آنحضرت کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کی کرتی تہی ت نقل کی یہہ ابو داود نی وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسرد سردکم ہذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی
کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی درپی مانند پی درپی بات کرنی تمہارے کی کہ عادت رکہتی ہو ولیکن تہی آنحضرت کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا
جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہتا ساتہہ آنحضرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال
ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ نہین
دیکہا مینی کسیکو کہ بہت ہو مسکرانی مین آنحضرت سی یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن سلام قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سے کہا کہ تہی آنحضرت کہ جسوقت بیٹہتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام کرنی

مین بانتظار اوترنی جبرئیل کی اور وحی کے نقل کے یہہ ابوداود نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ
فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو
فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ
تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمرو بن سعید سے کہ روایت کی انس سے کہا نہین دیکھا
مینے کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل وعیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی کہ مارے قبطیہ سی پیدا ہوی تہی دودہ پینے والی بیچ بلندیون مدینہ کی
یعنی اون گاؤن مین کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بہی اودہر ہے تہین دایہ اونکی وہان رہتے تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی واسطی دیکہنے
اور خبر لینی بیٹی اپنی کی اسحال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر
دہوئین دہار مین جاتی بسبب شفقت ومہربانی بیٹی کی تہا دایہ ابراہیم کا لوہار **ف** ح لفظ ظئر ظ معجمہ کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی بمعنی دایہ کی کہ اوس عورت
کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو تکا بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام
ابو سیف **ت** پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتی اونکا پہر پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمر نی یعنی انس سے نقل کر کر پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت
نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور تحقیق وہ مرا چہاتی مین یعنی مدت شیرخوارگی مین اور بلاشبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت
دودہ پلانی اوسکی کی بہشت مین **ف** ع یعنی وہ بعد مرنیکی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیرخوارگی تک کہ دو برس مین
دودہ پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مرے تہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو
عورتون نی بقیہ دو برس تک **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ فَإِنِّي
لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى يُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَهُودِيٌّ
يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ
إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰيةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ
وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهٰذَا
مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی علی رض سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہے اوسکی نام سی عالم علما یہود سے
تہین اوس یہودی کی لیی آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوسنے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ ای یہودی نہین ہے نزدیک میرے وہ چیز کہ دون مین
تجکو یعنی نہین ہے میری پاس کچہہ کہ دون مین تجکو بدلی دینارون کے اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونی کا تم سی اے محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نی اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجہسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہہ تیری اور نہین
جانیکا سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی **ف** ح ع اس سے معلوم ہوا کہ تمام
شب آنحضرت اوسکی ساتہہ بیٹہی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر تر ہی **ت** اور تہی اصحاب رسول خدا
صلعم کی ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈراوا دیتی اوسکو یعنی نکالدینی کا یا قتل کرنی کا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہہ
یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا غدر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہودی روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہے مجکو پروردگار میرے نی اس سے کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور غیر اوسکی پر
ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی پس بغیر دین ادا کئی جو اوس سے جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہہ ہی کہ یہہ مقام مقتضی
اسیکا تہا یا اسلیکی مخاصمہ اوسکا اقوی ہی روز قیامت کی اسلیکی نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا رکہنی برائی کی اوسکی
لیی مسلمانپر جیسی کہ حقوق دواب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکی ادا کرنی سے
بسبب بغض دین کے اور یہہ ظاہر تر ہی **ت** پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم
رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینی ساتہہ تمہاری
جو کچہہ کہ کیا مینی یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہارے کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہارے کی ساتہہ اوس صفت تمہاری کی کہ
توریۃ مین ہے یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ اونکی ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام
مین ہے یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلا نہوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا
ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہہ مال میرا ہی یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کیطرف پس حکم کرو اسمین ساتہہ اوس چیز کے
کہ دکہاوی تمکو خدا تعالی **ف** ع یعنی جو مصرف لایق اسکا دیکہو اور اوسپر رای تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال
خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کریگا **ت** اور
تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال و مال بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ
اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ
بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن
مشغول ذکر ہی مین رہتی تہی **ت** اور کم کرتی بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ
نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بنسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسلیی کہا امام غزالی نی ضیعت قطعتہ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس
اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورۃ اور مبنی کی قطع نظر کر کر معنی سے اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی
کیا علاقہ درصورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور جو یہہ بعضون نے کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو
نہ بولتی تہی اسلیی کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین بہی مانند قلیلا یا یومنون کے پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہہ قول اونکی کی ویکثر **ت** اور دراز
کرتی نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتہ پڑہتی خطبہ **ف** ع ح اسلیی کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بیحد اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور

یہہ

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ
ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کے نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے
کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متواجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی اونکی طرف حق کے
ہی اور اوسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سے **ت** اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنی کی ساتہہ بیوہ کی اور
مسکین کے پس کر دیتی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی **وعن** عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ
الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے علی سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
ہم یعنی جماعت قریش کے نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا
ہی تو اوسکو **ف** ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکی تمکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین
سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی جہوٹہہ نہ بولین اور اونپر جہوٹہہ بنا نہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹہہ بولینگے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہینگے
اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ جلتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس اوتاری اللہ تعالی نے ابوجہل وغیرہ کافرونکی حق مین
یہہ آیت پس تحقیق وہ نہین جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سے تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ
تفسیر اس آیت کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتون کو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہین جہٹلاتی
ہین اسلیی کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کے آیتونکا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی **وعن** عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِیْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ
لَتُسَاوِی الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقْرَأُ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ
اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ
كَالْمُسْتَشِیْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِیًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا یَاْكُلُ مُتَّكِئًا یَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا یَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا
یَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلین میرے پہاڑ سونیکے
آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کے یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور
فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہے پس اختیار کر دو ان دونون
باتون مین سے جو چاہو پس دیکہا مینی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر دو نفس اپنا
یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنے والی
کی اونسی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کے طرف یہہ کہ پست کرو تم اپنی تئین **ف** یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلند قدری کے

نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بہول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کی نظر سی
اور یہہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور اسلیے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم ت پس کہا مینی کہ ہونگا
مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکی کہانا نہ کہاتی تکیہ لگا کر اور فرماتی کہ کہاتا ہون مین جیسی کہ کہاتا ہی غلام اور بیٹہتا ہون مین جیسی
کہ بیٹہتا ہی غلام نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف ع یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہہ افضل ہیئتونکی ہی یا اوٹہاتی ایک زانو دو زانو مین سی حالت کہانی
مین یا غیر اوسکی مین یا اوٹہاتی دونو زانو بطور گوٹ مار کر بیٹہینگی اور یہہ اکثر نشست آنحضرت کی تہی

باب المبعث وبدء الوحی

باب ہے بیچ بیان
بعث حضرت کی اور ابتدای وحی کی ف ع مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹہانا اور بہیجنا اور مراد اوٹہانا اور بہیجنا آنحضرت صلعم کا ہی رسول کر کر طرف
تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتہہ زیر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ سی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتہہ پیش ب اور دال کی اور واو مشددہ سے بمعنی ظہور کی دونون
روایت ہین اور مآل دونون لفظون کا ایک ہے ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کنایت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز
اور اوس چیز کی کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی مین جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ
علیہم السلام کی کتنی قسمون پر ہی بعضونکو ساتہہ سنی کلام اللہ تعالی کی جیسی کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قران شریف اور جیسی کہ پیغمبر ہماری کو شب
معراج مین دوسرے وحی ساتہہ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہہ اکثر اور اغلب تہی اور تیسرے وحی القا ہی جیسی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی القی فی روعی پیش رسی یعنی ڈالا
میرے دل مین یہہ مضمون اور کہتی ہین کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تہی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا
الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی کی مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بہی آتی ہی جیسی کہ واوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا مینی طرف حواریین کی اور معنی پیدا کرنی علم طبعی
کی بہی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پروردگار نی شہد کی مکہیونکی طبیعت مین یون رکہا واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربعین سنۃ فمکث بمکۃ ثلث عشرۃ سنۃ یوحی الیہ ثم امر
بالہجرۃ فہاجر عشر سنین ومات وہو ابن ثلث وستین سنۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا رسول کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونی چالیس برس
کی عمر کی پس ٹہیری مکہ مین تیران برس اس حال مین کہ وحی بہیجی جاتی تہی طرف اونکی اس مدت مین پہر حکم کیے گئے ساتہہ ہجرت کے اور پس ہجرت کے اور اقامت کے مدینہ مین دس برس
اور وفات پائی آنحضرت نی اس حال مین کہ وہ تریسٹہہ برس کی تہی ف ع اور یہی صحیح ہی اور بعضون نی کہا پینسٹہہ برس کی تہی جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن
عباس کی اور بعضون نی ساٹہہ برس کی تہی جیسی کہ انس سے روایت آتی ہی ابن عباس نے دونون برس ولادت اور وفات کے ملا کر تریسٹہہ برس کے کسر کو حذف کر کر ساٹہہ برس کہے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین
ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرا وتوفی وہو ابن خمس وستین سنۃ متفق علیہ
اور روایت ہے اوسی ابن عباس سے کہ کہا ٹہیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین یعنی بعد نبی ہونی کی پندرہ برس یعنی مع دو برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی
جبرئیل کی کہ دائین بائین سی آتی تہی یا محمد اور دیکہتی تہی روشنی یعنی اندہیری راتونمین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سے اور نہین دیکہتی تہی کچہہ یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دیکہتی تہی روشنی نبوت کی نشانیون مین سے سات برس تک اور نہین دیکہتی تہی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹہہ برس مین آن پندرہ برس مین سے وحی بہیجی جاتی
تہی طرف آنحضرت کی ف ع یعنی مکہ مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکہنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی کہ پندرہ برس
تہی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انست اور الفت کا عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اوسکا
یکایک سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نہو ت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ پینسٹہہ برس کی تہی نقل کی یہہ بخاری اور

اور مسلم نے **وعن** انس قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نے اوپر تمام ہونی ساٹھہ برس کی نقل کیے بہہ بخاری اور مسلم **وعنہ** قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین وابو بکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری ثلث وستین اکثر اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت نے اسحال میں کہ وہ ترسٹھہ برس کے تھی اور وفات پائی حضرت ابوبکر نے بھی اسحالمیں کہ وہ ترسٹھہ برس کی تھی یعنی بلا خلاف اور سے خلافت اونکی دو برس و چار مہینے اور جسقدر بعد حضرت کی زندہ رہے تھوڑی چھوٹی تھی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر نے اور وہ بھی ترسٹھہ برس کی تھی **ف** اور بعضوں نے کہا اوسٹھہ برس کی تھی اور بعضوں نے اور اور بھی اقوال اونکی عمر مین نقل کیے ہین کہا جاتا ہے کہ زخمی کیا اونکو ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ کے نی مدینہ مین بدھ کے دن چھبیسوین ذی الحجہ کی سن تیئیس مین اور دفن کیے گئی اتوار کی دن دسوین محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کے تھی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور سے خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان نے دن کیے گئی ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کے تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کے اور بعضوں نے اور اور قول بھی اونکے عمر مین نقل کیے ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی نے خلیفہ ہوئی جسدن کو قتل کیے گئی حضرت عثمان اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ مین جمعہ کے صبح کو ستروین تاریخ رمضان کے سنہ چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سے اور دفن کیے گئی تخت مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہین اونکے عمر مین اور سے خلافت اونکے چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر **ت** نقل کیے بہہ مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت ترسٹھہ برس کے حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف** ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھے یا تیرہ یا پندرہ اور تئین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علمانی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرت پیر کی دن ربیع اول مین ہا اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی کہ بارہوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع اول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وعن عائشۃ قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم فرجع بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ بن نوفل ابن عم خدیجۃ فقالت لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا ترای فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ھذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسی یا لیتنی کنت فیھا جذعا

يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّهُمْ
قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ
وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا
غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى
لَهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی حضرت سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلیی کہ عائشہ ابتدا نبوت مین حاضر نہتین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتہہ اوسکی آنحضرت
وحی سی دیکہنا خوابون سچ کا تہا سوتی مین **ف** ع ح اور کہتی ہین کہ یہہ حال چہہ مہینی تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہے
اللہ تعالی سوتی کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچہہ کچہہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی ہین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کری جو کچہہ چاہی نہین منع کرتی
ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کہ دیکہتا ہی اوسکو سوتی مین **ت** پس نہی حضرت کہ نہین دیکہتی کوئی خواب
مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بی آمیزش ابہام و اشتباہ کی پہر دوست کیی گئی طرف آنحضرت کی خلوت **ف** ح اور یہہ
ابتدای قصہ سے پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سی **ت** اور تہی آنحضرت کہ خلوت مین رہتے بیچ غار حرا کی **ف** ح ع حرا ساتہہ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ
ممدودہ کی اور بعضون نی ساتہہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور اوسکو جبل ثور بہی کہتی ہین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر بہی پڑتی ہے اور شاید کہ
سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت
کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کے خلوت اسلیی کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتے
ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت
اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہے کہ ہر ایک ساتہہ شرطون معتبرہ اپنے کی بیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا
لوگون کی ساتہہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نمانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہے
کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگونمین رہنا افضل ہے **ت** پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی بمعنی عبادت
کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہے کو ذکر کیا اسلیی کہ مناسب تر ہے ساتہہ خلوت کی اور متعدد
کی جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیی کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتی اوس غار مین
پہلے اسکی کہ مایل اور مشتاق ہون اپنے اہل کیطرف **ف** ع یعنی عبادت کرتی اور جبکہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہینچتا
مکہ مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہہ ینزع کی **ت** اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف
خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مانند مدت اون راتون کی **ف** ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی
لیی اور پہر آتی توشہ لینی کی لیی تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اسکے طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت
کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف رکہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون
مین سے تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سے جو کچہہ کہ اولی اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی تو کس شریعت کی تہی مختار یہہ ہے
کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسلیی ایک روایت مین بجای تحنث کی تحنف ف سی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہہ ہے کہ جانب حق سی نور ہدایت کا حضرت کی دل مین آیا تہا اوس سے پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کے عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل کی اور اسمین
بہی اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتہہ فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہہ ہے کہ ساتہہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی
وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اس حال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تہی پس آیا آنحضرت کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نی کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی کچہہ
پس کہا آنحضرت نی نہین مین پڑہ جانتا ف ع ح یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تہی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکہنی فرشتی
اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہہ کوئی نہ سمجہی کہ یہہ فرمایا آنحضرت نی اس سبب سے کہ حضرت امی تہی اور امی وہ ہی کہ پڑہ نجانی اسلیے کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی
سے ساتہہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصاً نہایت فصاحت والی سے بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سی رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا
کہ امی وہ ہے کہ لکہنا نجانی اور کتاب نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہہ جواہر کی کہ آنحضرت کی ہاتہہ مین دیا اور کہا
پڑہو پس آنحضرت نی کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑی مین کچہہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا
آنحضرت نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہینچا مجکو یہان تک کہ پہنچا وہ مجہسی مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتہہ پیش جیم اور زیر کی اور رفع اور نصب دال کے
ہی پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہسی مشقت کو یعنی خوب پہنچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی پہنچنی سی اور جس صورت مین کہ رفع
ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ پہنچنا تصرف کرتا تہا جبرئیل کا حضرت کی وجود شریف مین ساتہہ
داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانیکی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ
نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرت نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی
والا پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنی کی کہ جس نے پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو
ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جس نے پیدا کیا ہی سب کچہہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو
قرآن سی اوترا ہی سورہ اقرا ہی اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچہہ نہین
ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی
اوتری ہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لیی اوتری ہی ت پیدا کیا انسان
کو جمی ہوی خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کئی بواسطہ قلم کی بہت سے علم ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی
کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف
اس سے لکہی جاتی ہین اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکہی جاتی ہین ت سکہائی
انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تہا ف ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سے معلوم کر سکی چیزین نو پیدا مکان اور زمان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سی
انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہرے
ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اس حال مین کہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کے کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئے آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس
اور فرمایا دو بار تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ و لرزہ کی ماری ڈر کی کہ اوڑہاؤ مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپ کو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت
اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ کو اس حال مین کہ پہنچائی اونکو خبر اس ماجری کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنے جان پر ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک
ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا اوپر ایذا قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا ت پس

کہا خدیجہ نی یہہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کری گا اللہ تمکو کبہی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سے یعنے اگرچہ وہ انقطاع کرین
تمسے اور سچ بولتی ہو **ف** ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلا دین تمکو اور بعضی روایتون مین یہہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم
امانت کو **ت** اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو **ف** ح لفظ کل ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کی بہی آتا ہی اسلیے کہ خبرگیری اونکی
گران ہوتی ہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ
چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غریبون پر **ت** اور کماتی ہو مال خیر کی لیے اور دیتی ہو محتاج
کو **ف** ح لفظ تکسب ساتہہ زبر ت کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہہ پیش ت کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون
کو کہ اوس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضی مراد معدوم سی فقیر کہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی
اوسکی لیے یعنی فقیرونکو کسب مین لاتی ہو ساتہہ دینی مال کی اونکو **ت** اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون
حق کی **ف** ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی
اور نوائب حق اسلیے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی اسراف اور غصب اور مانند انکی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین برے ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق
اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضی نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہہ اچہی اخلاقونکی
اور اچہی صفتون کی اوپر نہ پہنچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت
خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت ہای مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسیکو انکی ساتہہ انکی صفت مین مشارکت
نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی مونہہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کے لیے جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ
جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو تہا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کے
پہلے نبوت سی **ت** پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی **ف** ح اسلیے کہ خدیجہ ہین بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئی تہی **ت** پس کہا خدیجہ نی ای میرے چچا کی بیٹی سن اپنے بہتیجی سی **ف** ح یعنی آنحضرت سی جو کچہہ کہ کہتی ہین اور یہہ
روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسرے کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا خدیجہ
نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی **ت** پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میرے کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی خبر اوس چیز کی کہ دیکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہہ وحی کی **ف** ح ناموس وہ شخص کہ بہید جانتا
ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل ع کو ناموس کہتی تہی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی اور حضرت موسی پر اوترنا
کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی **ت** ای کاشکی
مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار
قریش تیری شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہہ ہے کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند
اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اودی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن ہو

رکہا اور ستایا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تہارا یعنی اون دنون مین کی تم دعوت کرو اور تہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرون گا
مین تمہاری مدد خوب قوی پہونچی دیر کی ورقہ نی کہ مر گئی ف ح جانا چاہیی کہ بیچ ایمان اور ردہ کی آنحضرت پر کچہہ خلاف نہین لیکن اونکے صحابی ہونی مین خلاف
ہی اگر یہہ واقعہ ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدای احوال مین سے جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوی وحی ۵
ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوی وحی آنے موقوف ہوی کہتی ہین کہ تین برس تک آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینے تک
اور بعضی آڑہائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی ہی درمیان اونسے اقوال اور نہا یہا اللہ ترکی نہ آنا جبرئیل ع کا نہین ہی بلکہ تاخیر وترنی قرآن کی ہو
جبرئیل ع آتی ہی لیکن قرآن نہین لاتی ہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہہ ہے کہ جانا جاتا ہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق وانتظار ۵ دیرست
کہ دلدار پیامی نفرستاد بنا نوشت سلامی کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر
اسکو یہان تک غمگین ہوی آنحضرت پیچ اوپیچز کی کہ پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہہ کلام کسی راوی کا ہی راویون احادیث کی
سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اسکی مصدر منصوب کے یعنی مفعول مطلق کی کرتا ہی ت غمگین ہونا اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہوا کہ گئی صبح کو بسبب
غم کی کئی بار تا کہ گرپڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سے ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالین اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت
محنت فراق ورشدت اشتیاق کی ت پس جب کہ پہنچی اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈالدی اپنے تئین چاہا سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل ع اور کہتی ای محمد بلاشبہ
تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق ہے فتون سی امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہہ وجوہ دین اور دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ مخت
اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق ودہشت اور گہبراہٹ اور شکیبی تا نفس
حضرت کا یعنی اضطراب سے وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فقال فینا انا امشی
سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت
منہ رعبا حتی هویت الی الارض فجئت اهلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالی یا ایها المدثر
قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطهر والرجز فاهجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی ہی پی درپی فرمایا
پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سے پس اوٹہایا مینی نظر ادہر مینی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس
پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان وزمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہان تک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گہر والون کی پاس
اور کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ اونہون نی مجکو پہر اوتارا اللہ تعالی نی یہہ آیت اے کپڑا اوڑہنیوالی دہلہ اور ڈر اخلق کو یعنی عذاب سے
کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کے اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدار ک یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو
ویسا بڑا نجان اور کہلہ وسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کہہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور
خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سے صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا
کنایہ ہی اجتناب رذایل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ فقرا ہی راوی
سی اسلیی کہ تمہید سکا ہی دلالت کرتا ہی اوپر اسکی ف ح اور اپنے رب کی واسطے فاصبرت پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی درپی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی یہہ حدیث یون روایت
کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مینی اوسنے اور یا مین اپنے پس نہ دیکہا مینی کچہہ پہر نظر کے

مینی اور پر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکا زمیوالا بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈر مین آیا و رپھر امین طرف حضرت کی و سکے اپنے بڑا اوڑھا ہوا کو کپڑا اور نا و بچھو کو پس کپڑا اوڑھا یا خدیجہ نی پھر آئی جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ ان حارث بن ہشام سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہا ہی ابو جہل کا سی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپ کو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی کبھی آتی ہی میرے پاس جی مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتھہ آواز گھنٹال کے اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھ پر **ف** ع یعنی سمجھنی مقصود مین اسکی کہ سمجھنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گھنٹال کی تو زیادہ مشکل ہی سمجھنی کلام ایک مرد کی ہی ساتھہ خطاب کرتی وہ سمجھ کی **ت** پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی جی و یا فرشتہ اسحال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون آواز اوسیچیز کو کہ کہا فرشتہ نی اور کبھی کبھی صورۃ پکڑتا ہی میرے لیی فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسی کی مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتی تھی پس کلام کرتا ہی مجھہ سے فرشتہ پس یاد رکھتا ہون مین اوسچیز کو کہ کہا ہی **ف** ح کہا ہی علمانی کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طرف پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت کبھی غالب کرتی تھی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھہ وصف بشریت کی ہوتی تھی اور یہہ قسم دوسری ہی اور یہلہ دس تقدیر پر ہے کہ صلصلۃ آواز وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ صلصلۃ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت دس آواز کی پہلی ہونیمین یہہ تھی کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کے سنی کی لیی اور اوسمین غیر وحی کی لیی جگہہ نہی اور وہ سخت تر تھی واسطی جمع کرنی فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم **ت** کہا عائشہ نی و البتہ دیکھا مینی حضرت کو کہ اوترتی تھی اوپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہوئی وحی حضرت سی اسحال مین کہ تحقیق پسینا نی اونکی جاتی تھی پسینا نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی تھی اور ہو سکتا ہی کہ دوسرے قسم مین بھی یہہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجھہ وفی روایۃ نکس راسہ ونکس اصحابہ رؤسھم فلما اتلی عنہ رفع راسہ رواہ مسلم اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا اوسنی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو وقت اوتاری جاتی اوپر وحی نگین کیی جاتی بسبب شدت اوسکی **ف** ع معنی یہہ ہین کہ حضرت ہوتی تھی بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنی وحی کی مانند اوس شخص کی کہ گھیر لی اوسکو غم اور مسلیی فرمایا اللہ تعالی نی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس ملحق ظاہر ہوتا تھا کہ کبھی نہ یہہ تحقیق اسکی نہون **ت** و متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک اور پکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اترتی وحی حضرت پر جھکاتی آپ سر اپنا اور جھکاتی آپکے یار بھی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اونہاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھائی اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرت کی تھا اونمین بالسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی

لِيَطُوْنَ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسنی جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا قوم عذاب سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت یہانتک کہ چڑہی پہاڑ صفا پر پس شروع کیا پکارنی نہی قریش کی قبیلہ بقبیلہ نام بنام اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کے طبقون کو یہانتک کہ جمع ہوے سب قبیلے اور بطون پس ہو اسکے یعنے اوسکی طرف سے نہ جا سکے جب طاقت رکہتا کہ آپ باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کے بہیج دیتا تہا کسیکو اپنی طرف سے تا کہ دیکہی کیا ہی یہہ پکارنا اور کس لیے ہی اسکا غرض سے پس آیا ابولہب چچا حضرت کا تہا اور قریش ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دونگا مجکو اگر خبر دونگا تمکو کہ سوار نکلی ہین پاس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہین خیل مین یعنے کمک کی اسحال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنی کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگے مجکو اس خبر دینے مین کہا اونہون نے ہان سچا جانینگے نہین تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آنا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تہا تو نے ہمکو پس اوترے سورہ تبت یدا ابی لہب و تب یعنے ہلاک ہو چہوا ابولہب اور ہلاک ہوا وہ **ف** ح لفظ بدا زیادہ ہی یا مراد ہے دونون ہاتون سے اسکی ذات اوسکی سلیکی اکثر کام آدمی کے ہاتون سے ہوتی ہین اور ایسا ہی قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک و بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نے اپنی دونون ہاتون مین تہا لیا اور آنحضرت کی طرف پہینکی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت نماز پڑہتے تہی نزدیک خانہ کعبے کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کے تہی اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبے کے ناگہان کہا ایک کہنی والے نی **ف** ح یعنی ابی جہل نے اور بخاری کی روایت مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ کہا کہ ہی والے نی الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہین دیکہتی ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کی حق مین یہہ بات کہی **ت** کونسا تم مین کہڑا ہو جاے طرف اونٹ کی کزدیج کیا گیا ہی فلانی کی اولاد مین یعنے فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف بخاست اوسکی کا وجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی اور پوست اوسکی کہ جس مین بچا لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہتی ہے وہ جو کچہ یعنے اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کریں آنحضرت رکہی اوسکو درمیان دونون شانون آنحضرت کی پس لوٹہا اور گیا طرف اوپر کے

کو ذکر کی تھین بدبخت ترین اونکا عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جب کہ سجدہ کیا آنحضرت نی رکہدیا اوسچیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور تہیرے رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہان تک کہ جہک گئی بعض اونکی اوپر بعض کی ماری ہنسی کی یعنی اسباب سے خوش ہوی اور ماری ہنسی کی ایک دوسری پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانبو الاطرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی یعنی اونکو اس جرمی کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تہی پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوی اور تہیرے رہی آنحضرت سجدی مین یہانتک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نی اوسکو حضرت پر سی **ف** ع اور حضرت فاطمہ اون دونمین صغیر سن تہین اسلیکی وہ پیدا ہوئی تہین اوسحال مین کہ عمر حضرت کے اکتالیس برس کی تہی **ت** اور متوجہ ہوئین فاطمہ رضہ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین **ف** ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ رضہ کی باوجود صغیر سن کی مونہہ در مونہہ اونکو جواب دیا اور اونکو مجال مقابلہ کی اوسی نہوی **ت** پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا بآلہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اونکو تین بار یہہ دعا کی اور یہی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خدا تعالی کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کچہہ اللہ تعالی سی تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمر بن ہشام کو کہ نام ہی ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ ابن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ ابن خلف کو اور عتبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو **ف** ح یہہ ہشتیا تہی سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نی اونکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہنچا بنہ ای عمل کو پہنچی **بیت** لطف حق گرچہ ہوا ساکن و لیک چون از حد بشد رسوا کند **ت** کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اسحدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مینی ان کفار مذکور کو ہلاک ہوی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئی مین کہ کنوا بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا نی لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوین مین ڈالی گئی **ف** ح ع اور خطاب کیا آنحضرت نی اونکو کہ تمہی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی یہی پایا چنانچہ تمہ اس کلام کا کتاب بہیجا دیگئی ملا اور تمہے جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی یہی والا کہتی ہین کہ عمارہ ابن ولید بدر مین نہی بلکہ حدیبیہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب جرحانی اور تمہے ہو جانی اوسیکی کنوین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہہ کتب سیر مین مذکور ہی اور جانا چاہیی اسحدیث مین انکا کہ آنحضرت کیونکر نماز مین مشغول رہی باوجود ہونیحی نجاست کے اپنے شریف پر اور جواب سکا یہہ پاہی کہ تہا یہہ قبل اوسکی پہلے حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کسی ہوسے مشرک کی پس باطل ہوئے نماز اوس سے جدکی شہر اگلے جانی تہی کپڑی کو پہلی حرام ہونے اوسکی اور نماز اوس سے پڑہ لینی تہی **ت** نقل کی یہہ حدیث اور مسلم نی **وعن** عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ھل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت رأسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیہا جبرئیل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق کہا عائشہ نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کی دن سی **ف** ح جنگ احد مین بہت سخت یان آنحضرت کو پہنچین تہین چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اونکا آتا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مینی تیری قوم سی وہ کچہہ کہ وہ اشد ہی روز احد سی اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مینی اوسنی ان عقبہ کے بہت سخت ان چیزون مین سی کہ دیکہی مینی اوسنی تمام عمر مین **ف** ح عقبہ زبردن سی راہ درمیان

پہاڑ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہے کہ منا مین ہے اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہے اور اوسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت موسم
حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلون کو اسلام کیطرف بلایا جیسی کہ عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی لوگونکو رغبت
اسلام اور اچہی کامونکی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سے ڈراتی اور آنحضرت وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بہی
کہ ثقیف کی سردارون مین سے تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ت اوس وقت کہ پیش کیا مینی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف
اوسچیز کی کہ چاہا مینی ف ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اور نادانون نے ایذائین دین آنحضرت کو اور پتہر ماری اور خون آلودہ کیا
ع زد را غیار و از دیوار سنگ یار می بارد بہ بلائی دردمندان از در و دیوار می بارد ت پس چلا مین اسحال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی
کی یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن
ثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان ہون مین نیچی ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کئی ہوئی ہے مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مینی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی
سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوسچیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہارے پاس پہاڑونکی فرشتی کو کہ پہاڑ روی زمین
کی حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرت نی
پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنی ای محمد بلاشبہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول
تمہاری قوم کا اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہہ کہ چاہو
اور فرماؤ کرونمین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین انپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑون
کا ہی کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہہ کہ نکالی اللہ تعالی انکی
پشتونسی اون لوگون کو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت
الدم عنہ یقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون مین سے کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین روز احد کی ف ح رباعیہ ر کی زبر اور تخفیف ب سے اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ
درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچے کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ
معنے نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہو گیا تہا اور یہہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہہ سے
ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور اوسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا
اوسکا دانت آگیکا گر پڑتا تہا ت اور زخم پہنچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین ف ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کتل
پہاڑ پر سی نیچی آپڑی اور حضرت کی زخمی کرنی والی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اور یہی صدمے حضرت کو پہنچی کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہودی
تہی آنحضرت کا گہوڑا ایک گہڑی مین گر پڑا پس طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نی اوجبہ طلحہ یعنی واجب کے طلحہ نی
اپنی لیی بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین بیٹہہ گئین ایسی پیٹہی کہ ابو عبیدۃ بن الجراح نی اپنی دانتون سی اونکو کہینچی
اور دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نی خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نی فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوئی اوسکی لیی جنت ت پس شروع

کیا آنحضرت نے کہ پونچھتی تہی خون اپنے سے اور فرماتی تہی کیونکر چہٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع
ح اور آیا ہی کہ حضرت علی رض اپنی سپر مین پانی لائی اور فاطمہ زہرا رض نی نمدی کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک مین بہرا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جب آنحضرت کے
مزاج مین کچہہ تغیر نی بحکم بشریت کی راہ پائی یہہ آیت نازل ہوی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہہ بہی آیا ہی کہ آنحضرت خون
پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اوتریگا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ حضرت کے
چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربی تلوار کی لگین لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نی اون ضربونکی صدمونسی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رُبَاعِیَّتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی
رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتہہ پیغمبر اپنی کی اشارہ کرتی تہی آنحضرت ساتہہ اس فعل کیطرف دانتون اپنی کی اور توڑی جانی
اونکی اونکی ہاتون سی اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کری اوسکو رسول خدا کا راہ خدا مین کہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح احتراز
کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہے اور مراد رسول خدا سی یا تو ذات شریف اپنی کہی یا ہر پیغمبر اسلیی کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور
جگہہ اشتباہ کی نہین پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلاشبہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یَا اَیُّهَا
الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ
لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ
فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ
خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی یحیی ابن کثیر سی کہ کہا پوچہا مینی ابو سلمہ بیٹی عبد الرحمن بیٹے عوف کی سی کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر
علما اور فقہای سبعہ مین سے ہین کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن مین کہا یا ایہا المدثر **ف** ع ح یہان مشتبہ ہوا ہی حال راوی پر بسبب نسیان کی اسلیی کہ اول
جو اوتری ہی اقرا باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث مین مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد
فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری یہہ ہے یا شاید اس حدیث کی راوی نی مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کی اوترنی کو **ت** کہا یحیی نی کہ کہا مینی کہتی ہین یعنی جمہور یا
بعضی علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ نی کہ پوچہا مینی جابر سی احوال اسکا یعنی مثل سوال تیری کی اور اونہون نی بہی ایسا ہی جواب دیا جیسا
کہ مینی کہا اور کہا مینی اونسی مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نی مجہہ سے کہ کہتی ہین اول اقرا باسم اوتری ہی پس کہا واسطی میری جابر نی کہ نہین حدیث بیان کرتا
ہون مین تم سی مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حضرت نی کہ خلوت اور اعتکاف کیا مینی حرا مین یعنی مہینی بہر پس
جب کہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا مین پہاڑ سی پس پکارا گیا مین پس دیکہا مینی داہنی اپنی پس نہ دیکہا مینی کچہہ اور دیکہا بائین اپنی پس نہ
دیکہا مینی کچہہ اور دیکہا مینی پیچہی اپنی پس نہ دیکہا مینی کچہہ پس اوٹہایا مینی سر اپنا اور دیکہا مینی اوپر کی جانب پس دیکہا مینی کچہہ یعنی فرشتہ **ف** ع اور اوپر گذرا
جابر سی کہ اونہون نی سنا آنحضرت سی حدیث بیان فرمائی فترۃ وحی سی فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا سنی مینی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹہائی
مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تہا کہ آیا تہا میری پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول

اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا مینی یعنی بسبب ثبت خوف کی کہ مجھمین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہا یا مجکو اور ڈالا مجھپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورۂ ای کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہوا اور ڈرا اور اپنے رب کے بڑائی بیان کرا اور اپنی کپڑے کو پاک کرا اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہہ یعنی اوتر نا سورۂ مدثر کا تہا پہلی اس سے کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی باکمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۂ فاتحہ کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **باب علامات النبوۃ** باب ہے نبوت کی علامتون مین ف ح علامت اور علم زبر سی اور علم عین اور لام کی زبر سی اصل مین نشان کو کہتی ہین کیونکی راہ کی سرپر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضایل اور شمایل اور افعال اور احوال آنحضرت کی کہ عاقل فراست کہنی والا جو انہون نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسے قبیل سی ہین اور ہمین شک نہین ہے کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ موقوف نی بودو باب عدد کئی ہین یک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزونکی باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی بیظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبرئیل وھو یلعب مع الغلمان فاخذہ فصرعہ فشق عن قلبہ فاستخرج منہ علقۃ فقال ھذا حظ الشیطان منک ثم غسلہ فی طست من ذھب بماء زمزم ثم لأمہ وأعادہ فی مکانہ وجاء الغلمان یسعون الی أمہ یعنی ظئرہ فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوہ وھو منتقع اللون قال انس وکنت اری اثر المخیط فی صدرہ رواہ مسلم روایت ہی انس سے کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آی جبرئیل اسحالمین کہ آنحضرت کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی ہمراونکی درمیان مین اور یہہ وسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس ہے کہ دایا کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپ کو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سے اور نکالا اونکی دلمین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی اور استخرج فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ و استخرج زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سے چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑہی مفاسد اور گناہونگی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچتا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہہ پہر دہوتا آپکے دل کو سوئی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی وہطی تعظیم و تکریم حضرت کی اور استعمال سوئی کا کہ اس دنیا مین منع کیا ہی واسطے امتحان کی ہی در آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سے علاوہ یہہ کہ آنحضرت نی اوسکو متعمل نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سے ہوتا تو اوس سے قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جو پانی نکلا تہا جوش مارکر آنحضرت کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب چھونے اوسکی انردست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پہر لایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دل کو رکہا اور پہر درست کیا سینہ مبارک اور رائی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرت کی دوڑتی ہوی آنحضرت کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی اوس سے آسمان سی دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد محقق قتل کیی گئی پس آی لوگ آنحضرت کی پاس یعنی متوجہ ہوی کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرت کی پس دیکہا آپ کو احالمین کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینہ مبارک کی آنحضرت کی ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی ارشاد سبیل کی ہین کہ واجب ہی تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کری ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیی کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہے کیونکہ یہہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت

قادر کی سی اور حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرت ہوگئی بسبب اسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیی اور راہ نپاوین طرف حضرت کی وسوسی
نفس کے اور منقطع ہوجاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنی سی جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیی کہ چیرنا سینہ
شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دایہ حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتہی شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیل
حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیی تہا یا اور پیغمبرونکی لیی بہی واقع
ہوا اور ابن عباس سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے ت
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف حجرا بمكة كان يسلم علي قبل ان
ابعث اني لاعرفه الآن رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اوس پتہر کو
کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو
اب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہہ زقاق الحجر کی کہ درمیان مین
مسجد اور گہر خدیجہ رض کی اور حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میرے پاس جبرئیل ع رسالت تو نہین گذرتا تہا مین کسی پتہر درخت پر مگر
کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية
فاريهم القمر شقتين حتى راوا حراء بينهما متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نے سوال کیا آنحضرت سے کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان
آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑی یعنی ساتہہ اشارہ دست مبارک کے یہان تک کہ دیکہا اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون
ٹکڑونکی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسی کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود قال انشق
القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقتين فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اشهدوا متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانہ مین دو ٹکڑی ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچی
پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوے اور ایک اون دونونکا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو کہ
گواہی دو میری نبوۃ پر یا میرے معجزہ پر **ف** ح ع اور بعضون نے کہا معنی اسکی ہین حاضر ہو اور دیکہو بموجب پہلے معنی کی لفظ اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور بموجب
دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیی کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرت کی لیی اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے اور
روایت کیا ہی اون سے جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت
کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سی کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیۃ اور مفسر اجماع رکہتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ
وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزہ سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہے اور یہہ نہین جانتے
ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیی ہوے اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹیگا روز قیامت کے اور بعضی ملحدون مین سے کہتی ہین
کہ اگر یہہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکے دیکہنی مین شریک ہوتی اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والی
متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دکہا دیا اور مقصود اس معجزہ سی دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ بہی ہے
کہ رات مین تہا اور ایک لحظہ سی زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتی تہی اور ہوسکتا ہی کہ چاند اوسوقت مین ایسے بعضے منازل مین ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو

نہوا جیسی کہ خسوف کو بعضی شہرون والی پاتی ہین اور بعضی نہین باین ہمہ روایتون مین آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہان پہنچی خبر دی اونہون نے شق
قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی بی شبہ اور کتابین سیر اور تواریخ کی اوس سے بہرین ہوئی ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نکرین اور منکر ہون کچہہ ضرر نہین ت
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ
وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی
رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْکُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَ
بَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَّارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِکَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اوس نے کہ کہا ابو جہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنی مونہہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہان
پہر کہا ابو جہل نی قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکہونگا مین اوسکو کہ کرتا ہی یہہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اوسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت کی پاس اسحالمین
کہ آپ نماز پڑہتی تہی قصد کیا اوس نی کہ پانو رکہی آپکے گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کی پاس جاتے جاتی حضرت کی طرف سے مگر اسحالمین کہ ہٹنی لگا اپنی
ایڑیون پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہی اور وہ اپنے دونون ہاتون سی
اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطی تیری اور کیا کرتا ہی تو کہ اولٹا پہرتا ہی اور اپنی ہاتہہ سی کچہہ روکتا ہی پس کہا ابو جہل نی درمیان
میری اور درمیان حضرت کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہین یعنی فرشتی ہین کہ محافظ تہی حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجہسی تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اوچک لے جاتا ایک ایک عضو اوسکی اعضا مین سے
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَکَا اِلَیْهِ
الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَکَا اِلَیْهِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ
بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْاَ کَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ
اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَلَیُبَلِّغُكَ
فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلُ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ
عَنْ یَسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ
الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَکُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ کُنُوْزَ کِسْرٰی بْنِ هُرْمُزَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِکُمْ حَیٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخْرِجُ مِلْاَ کَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی عدی ابن حاتم سی کہا اوسوقت کہ مین تہا کہ نزدیک آنحضرت کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نے طرف حضرت کی فاقہ
اور محتاجگی کی پہر آیا حضرت کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہون مین یعنی بسبب قضا قونکی پس فرمایا آنحضرت نی ای عدی
کیا دیکہا تو نی حیرہ **ف** ع لفظ حیرہ ساتہہ زبر ح مہملہ کی اور جزم ی کی نام ایک قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہے نیشاپور مین اور ظاہر یہہ ہے
کہ مراد یہان شہر مذکور ہی ہے **ت** پس اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی پس البتہ دیکہیگا تو عورت سفر کرنیوالے کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی

حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سی سوائے خدا کی **ف** ح ع یہہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تہا اور بیچ جواب
اوس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگی کی بات فرمائی اور خطاب دونو جای عدی ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہہ بشارت
سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونونکا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور
ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین **ت** اور اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی البتہ کہولیجاوینگی خزانہ کسری
بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہہ لگینگے اور تقسیم ہوونگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہیگا تو اوس
شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی فقراؤن مین سی کہ قبول کری اوسکو پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو
اوس سے **ف** ح بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیئی ہوتا ہی جب حاجت ہے نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور
کہا ہی علمانی کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کے ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب نزول عیسی کی گذرا ہی اور بعضون نی
کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی ایسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نی وسعت رزق
و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان مقام نبوت کی ہی پس فرمایا
ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی اسحال مین کہ نہین ہونی کا درمیان اوسکی اور درمیان
اللہ کے کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی **ف** ح ع لفظ ترجمان ساتہہ زبر ت اور پیش جیم کی اور ساتہہ زبر دونون کی درمیان پیش دونونکی
وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دو بہانسیا کہتی ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دو بہانسیا نہین
ہونی کا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ **ت** پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مینی طرف تیرے رسول تا کہ پہنچاوی تجکو احکام دین کے اور خبر
قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تونی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مینی تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا مینی تجہپر **ف** ع
یہہ استفہام تقریر کی لیی ہی یعنی دیا مینی تجکو مال اور انعام کیا مینی تجہپر کمال اور قدرت دے مینی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سے اور صرف
کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی **ت** پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تونی مال اور احسان کیا تونی مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص دائین طرف اپنے پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ
یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کے اور دیکہیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ **ف** ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو کنایہ
مین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتہہ گذرنیکی اوسپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما
مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیی فرمایا **ت** کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی
ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہہ کلام خوب اور نرم کی کہ سایل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مینی عورت
سفر کرنی والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیری سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور تہا مین درمیان
اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری **ف** ح وفات پائی عدی بن حاتم نی
سن ست ساٹہہ یا اٹہہ ساٹہہ یا اونہتر مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سی پہلی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** خباب بن الارت قال شکونا
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا تدعو اللہ
فقعد وہو محمر وجہہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع

فَوْقَ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ يَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؎ اور روایت ہی خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا کی سحال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکھی ہوی تہی کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پامی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی ایا نہین مبعاکرتی آپ اللہ سے یعنی مشرکون پر اسلیی کہ اونہون نی ایذادی ہی ہمکو پس اوٹھہ بیٹھی آنحضرت سحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا ف ع یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوی حضرت پر سنی ظلم اور بی اندازی کافرونکی سی یا بسبب بی صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کافرونکی اور یہہ مناسب نہین سے ساتھہ قول آنحضرت کی کہ ت اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگونمین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکیی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب سے یا اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتھہ کنگہیون لوہیکی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہونپر یعنی کنگہی بسبب تیزی اوسکی گوشت سے گذر کر بیٹہتی اور ہڈی پر چہنتی ہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب دوسکی دین ہی قسم ہی اللہ کے البتہ پورا ہووی گا یہہ امر یعنی اور آسانی دیکہوگی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک مسافت بعید ہے درمیان دونو موضعونکی احمال مین کہ نہین ڈر زیکا وہ سوار کسی سی مگر خدا سی ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہنیوالے مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہہ جزم ضاد اور زبر میم کے اور میم کے پیش سے بھی کہی ہی ہین ایک شہر شہور زمین یمن مین جگہہ صلحا اور عابدیر کے یہان تک کہا ہے جلانی حضرموت مئنث الاولیا یعنی حضرت موت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہنہ ملا ہوا کلام سے رکہنیوالے کا صاحب پنیجہ حاضر ہوے وہان اور مراد بعضونے کہا کہ حاضر ہونگے وہان موت جرجلیس کے ت یا نہین مگایر دیگر بہتیرے کسی سے یکبرون ف مقصود بیان کرنا ہی کہ کوئی ظالم سے ہمیشہ جیسا کہ حال ہے مین تہا زمان حملہ کرنی بہتیری کی سی یکبرون پر اسلیی کہ وہ خارج ہی عادت سے اور یہہ امن بہی ہوجائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واوسی ہی یعنی والذیب اور وہ احتمال کہتا ہی یہہ کہ ہو بمعنی او کی یا ہو الجنبی واو جمع کی یا شک کی لیی اور یہہ تقدیر پس نہین پوشیدہ جسکی کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہوگیا جو کچہہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ ت ولیکن تم جلدی کرتی ہو ف ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہی گا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جسطرح صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سے اور سخت تر عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہہ بخاری نی ؛

وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على أم حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها يوما فاطعمته ثم جلست تفلي رأسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال أناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع رأسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت يا رسول الله ما يضحكك قال أناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الأولى فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين فركبت أم حرام البحر في زمان معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائی پاس ام حرام بنت ملحان کے **ف** ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن اونکے مان کی کہ ام سلیم ہین اور
یہہ دونو عورتین خالہ تہین آنحضرت کی دودہ کی علاقہ سی یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی
کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سی کہا مولف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنی خاوند
کی ساتہہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین **ت** اور تہین ام حرام بی بی عبادۃ بن صامت کی **ف** ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سی
پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی **ت** پس آئی
آنحضرت ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہنی حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہی
کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین ولیکن یہہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتین تہین کہ شاید کوئی جون ہو **ت** پس سوئی آنحضرت پہر جاگی اسحال مین
کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مینی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کیگئی میری اور دکہائی گئی مجکو
اسحال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختون پر **ف** ع یہہ شک راوی ہی کہ
لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہہ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتہہ تخت کی اور ٹہیرایا اوسپر بیٹہنی کو
مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو محنت مین ڈالینگی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور دل کی
امنگ سے مانند بادشاہونکی تختون پر **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد کی لیی پس دعا
کی آنحضرت نی ام حرام کی لئی ساتہہ اوسچیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نی سر مبارک اپنا اور سوگئی پہر بیدار ہوئی اسحال مین کہ ہنستی تہی پس
کہا مینی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کیگئی میری جہاد کرنی والی راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا
پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر پس کہا مینی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سے یہہ کہ کری مجکو اونمین سے فرمایا تو پہلون
مین سے ہی **ف** ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین
بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سے ہوگی کہ اول یہہ کار کرینگی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلونکی مرتبہ سی **ت** پس
سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین **ف** ح ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئین
ہین کہ یہہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی موت کہ اونکی بیچ
خلافت عثمان کی ہوی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنی جانور کی پیٹہہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین **ت** نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال ان ضمادا قدم مکۃ وکان من ازد شنوءۃ وکان یرقی من ہذا الریح فسمع سفہاء
اہل مکۃ یقولون ان محمدا مجنون فقال لو انی رایت ہذا الرجل لعل اللہ یشفیہ علی یدی قال فلقیہ فقال یا محمد
انی ارقی من ہذا الریح فہل لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ
فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما
بعد فقال اعد علی کلماتک ہؤلاء فاعادہن علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الکہنۃ
وقول السحرۃ وقول الشعراء فما سمعت مثل کلماتک ہؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر ہات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعہ رواہ
مسلم وفی بعض نسخ المصابیح بلغنا ناعوس البحر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوءہ سی **ف** ح ع

لفظ

لفظ ضماد ض معجمہ کی زیر اور پیش سی اور تخفیف میم سے ہی اور دال آخر مین اور بعضون نے میم بہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور
نون کی پیش سی پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اوس سے اور ضماد آنحضرت سی آشنائی رکہتا تہا پہلی نبوت
کی اور یہہ ایک شخص تہا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین **ت** اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سی **ف** ح یعنی آسیب
جن کی دفع کی لیی اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی **ت** پس سنا ضماد نی مکہ کی بی وقوفون سی کہ کہتی ہین
محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو بسبب میرے کہا ابن عباس نے پس
ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میرے منتر پڑہنی
مین اور اس علت کے دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین
اوسکی نعمتونکا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہے
کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہین کوئی راہ دکہانے والا اور منزل مقصود کو پونہچانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک
ہی وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا اے پیچہی حمد اور درود کے **ف** ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبون مین
مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ مین گذرا یہان چاہا تہا آنحضرت نی کہ پیچہی لفظ اما بعد کے خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً نکہا
اور یہہ کلمات پڑہی تاکہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور تو ہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بی وقوف ہین **ت** پس
کہا ضماد نی آنحضرت کو پہر فرمائی میرے آگی یہہ کلمی اپنی پس پڑہا اون کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مینی قول کاہنون
کا اور قول ساحرونکا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مینی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہنچی ہین یہہ کلمی بیچون بیچ اور نہایت گہراؤ گی جگہہ دریای
کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت کی ضماد نی آنحضرت سی
اور مسلمان ہوا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای قاموس کی کہ قاف اور
میم سی ہی **ف** ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونو طرح ضبط کیا ہی ہمنی ناعوس ساتہہ نون اور عین کی اور موجود
بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتہہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضون نے ناعوس
روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کے اور تورپشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہے اور وہم راوی کا ہی اور بعضون
کے نزدیک قاموس قاف اور عین سے بہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے **وَذُكِرَ** حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی یہلک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسرے کے لیفتحن عصابۃ ہی بیچ باب
الملاحم کی اور یہہ باب خالی ہی دوسرے فصل سی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ
مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ
جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ
مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَ عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف مونہہ میری کی **ف** ع یعنی بالمشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوا میرے ساتہہ اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابوسفیان نی کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکے دس برس ٹہیری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی **ت** کہا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کیی ہوئی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتہہ زیرہ اور زبر را اور جزم قاف کی اور ساتہہ زیرہ اور جزم را اور زیر قاف کی بہی کہتے ہین نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دینارون پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول بیعہ یعنی گرجا گہر اوسی نی بنائی تہی **ت** کہا ابوسفیان نے اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سے تہا اور بصرے ساتہہ پیش اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرون مین سے **ت** پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسیطرح کیا تہا حضرت نی دحیہ کو کہ تو یہہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہنچاوی گا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص کے سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی وہ کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوسی وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیی سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نے کہ ہان ہی ایک شخص اوسکی قوم مین سے کہ تجارت کی لیی آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سی کہ مقدار بتیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائی گئی ہم آگی ہرقل کے یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا **ف** ع کہا علما نی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیی کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین **ت** کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا مینے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بٹہایا اونہون نی مجکو آگی ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی **ف** ع اسلیی کہ قرار واقعی وہ جہٹلاوین شرم نکرین سامنی ہونی مین یا اسلیی پیچہی بٹہایا کہ وہ سر یا ہاتہہ کے اشارہ سے کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکر دین **ت** پہر بلایا ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارونکو کہ مین پہونچتا ہون ابوسفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کر دو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاوے گا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین **ف** ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میرے قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

ہرقل سی حضرت کے باب مین بسبب بغض و مخالفت کی کہ اونسی رکہتا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتہی جہٹلاوینگے
مجکو تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوس سے **ت** پہر کہا ہرقل نی اپنی مترجم سی کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہی حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مینی کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین **ف** ع حسب اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کری اوسکو آدمی اور فخر کری ساتہہ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سی اور
باپون اپنے کی سی اور یہہ شامل ہی نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سی افضل تہی اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم **ت** کہا ہرقل نے پس کیا
ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا ہرقل نی پس کیا متہم کرتی تہی تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلی دعوی
نبوت کی کوئی جہوٹ اونسی ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتی ہین
اونکا اور ایمان لاتی ہین اونپر اشراف لوگون کی یا ضعیف اونکے **ف** ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سی مانند
عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر کی اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کے قریش مین سے کہ پہلی سوال کرنی ہرقل کی سی ایمان لائے تہی
ت کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لائی ہین **ف** ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت ہے ضعیفون اور مسکینون اور نو
عمرون نی ای پر نسب و شرف والون نی بیعت نہین کی ہی اور یہہ محمول اکثر و اغلب پر ہے **ت** کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی تابعیت
مین یا کم یعنی بسبب پہر جانے بعض اونکی طرف دینون اپنے کی یا بسبب مر جانی بعض اونکی بغیر جبر نقصان اونکے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی کم نہین ہوتی
ہین بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نی کیا مرتد ہوتا ہی یعنی پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونی کی اوسمین بسبب ناخوش رہنی کی
اوسکی دین کو کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نی پس کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا مینی ہان کہا ہرقل نی پس کسطرح ہی لڑائی
تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکے مانند ڈولونکی کہ کبہی یہہ بہرا ہے اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہے
اور یہہ خالی پاتا ہی وہ ہمسی اور پاتی ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اونسی مصیبت پہنچتی ہی ہمکو اور کبہی پہنچتی ہی ہمسی اونکو کہا ہرقل نی پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور
صلح کہ کرتا ہی کہا مینی نہین یعنی نہین واقع ہوئی اونسی عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے
کہ کیا کرنی والی ہین وہ اوس سے ڈرتی ہین اسمین یعنی آیا عہد شکنی کرینگی مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ
داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کی کچہہ سوائے اسبات کی **ف** ح یعنی کوئی بات کہ اوسمین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین
کچہہ بہی ہو نہین بیان کر سکا مین سوائے اسبات کی کہ اسمین احتمال نسبت غدر کا تہا **قَالَ فَهَلْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ
قُلْ لَهُ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ
هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ
اَضُعَفَاءُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ
مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ
مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ
أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَ
الْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ
إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَائَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ
الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نی پہلی اوسکی **ف** ع یعنی سوائے انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسینی تمہاری قوم مین سی دعوی نبوت کا کیا ہی پہلی اونکی **ت** کہا مینی نہین پہر کہا ہرقل نی
ف ع یعنی بعد اسکی کہ فارغ ہوا سوالونسی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کری بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول
اور معقول اور عرف و عادت کی کہا **ت** واسطی مترجم اپنی کی کہ کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق مینی پوچہا تجہسے حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونی یہہ کہ وہ تم مین صاحب
حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی رہی بعثت اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا تہا اوسکی باپ دادا اونمین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونی
کہ نہین پس کہا مینی یعنی اپنی دلمین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادا اونمین سی کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا مینی تجہسی
حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والی پس کہا تونی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی
ہین تابعدار پیغمبرونکی **ف** ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امراء کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب
عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی
پہلے اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تونی کہ نہین پس جانا مینی یہہ کہ نہین معقول اور منصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کری کہ جہوٹ بولی اللہ پر **ف** ع یعنی
ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس یہہ کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سی تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ
کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تونی نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جس وقت کہ ملجاوے لذت
اور حلاوت اوسکی دلونمین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہیرا تہا اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا زیادہ ہوتی
جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تونی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی بنفسہ اور اہل اوس کے
یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوسمین قسم نماز اور زکوۃ اور روزون وغیرہ سی اور ایسی اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا لڑتی ہو تم اونسی پس جواب دیا تونی کہ تم لڑتی ہو اونسی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان
تمہارے اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی پہنچتا ہی یعنی مصیبت کو وہ تم سی اور پہنچتی ہو تم اونسی اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتہہ اعدائے
دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبرونکی لیی فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس
جواب دیا تونی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی
کسی نی پہلی اسکی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینی کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کی کہ کہا گیا
ہے پہلی اوسکی کہا ابو سفیان نے پہر پوچہا ہرقل نی مجہسی کہ ساتہہ کسی چیز کے حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینی کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنی
کی ناتی دارون سی اور بچنیکی حرام سی کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہے یعنی

اخیر زمانہ مین اور نہین تہا مین گمان کرتا اوسکو ہم مین سے ف ح یعنی نسل اسمعیل سی کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحق مین ہوگا اسلیئے اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سی ہوئے اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلاشبہ بسبب اگلی کتابون کی خبرون کی تہا کہ اونمین یہہ علامتین حضرت کی لکہی تہین سو پائین گئین حضرت مین اور بسبب حکم کہانت اور نجوم کی ہی تہا جیسی کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نی دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب مین کہ ختنہ کرتی ہین اسمتے اور ہرقل نی علامتون مذکورہ سی حقیت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فی الحال اوٹہایا اس معرفت سی اسلیئے کہ اوسنی فوج کثیف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑنا اوسنی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سی کئی بار پس شکست دیتا تہا اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو نہین پہرتی ہتی طرف اوسکے اونہین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک مرا اور فتح ہوی اکثر شہر شام کی یعنی مسلمانون نے فتح کیئی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتے رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر مسلمان رومی مسلط ہوے بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قایم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی اور قایم ہوئی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کی کہ تعمیر ترمیم کرتی رہی وہانکی اور خیرات کرتی رہی وہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتی رہی علما اور مشایخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزا، ونصرہم علی جمیع الاعدا الی یوم الدا، اور بات یہہ ہے کہ جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہنا چاہیی کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی ہتی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہنچ سکونگا طرف اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچی کا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہی کہ ملک شام اور شام کا ہی پہرہنگا یا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور مبالغہ کیا اوسکی محافظت مین پس ہوا وہ سبب فوت ہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نے ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی تہہ سی ملک اونکا کہا صیف الدین نی کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کے لیی پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہہرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ پہر نکالا صندوق مین سے ایک نقلوا سونی کا اور نکالا اوسمین سے ایک خط کہ اوڑگئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری دادا قیصر کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہماری اینکا اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادانی کہ جب تک یہہ ہماری پاس رہیگا نہین جانی کا ملک ہمسی پس ہم محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہمارے لیی ذکر کمال الدین ت نقل کے یہہ بخاری مسلم نی اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سردارونکو اپنی مکانین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور کہا اے گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتی ہو تو ایمان لاؤ اوس نبی پر پس وہ پہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اور بہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور ہرقل جب دشمنی اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ حرکار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہے ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہے کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنے نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کی قصہ سے معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہے جب تک توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تہا ۵ عشق کار یست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی بانی ہی واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ **باب فی المعراج** باب ہے بیچ
بیان معراج کی **ف** ح عروج بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنیکا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیی ایک سیڑہی رکہی کہ اوسپر سے آسمان پر چڑہی اور ایک
روایت مین بہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیی رکہی کہ اوسپر سے اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوسپر سے چڑہتی اوترتی
ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ ہے
کہ ستائیسوین رجب کو ہوی تہی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اونکی مواسم شریفہ سی ہے اسی پر ہے اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہہ مین تہی اور جاننا چاہیی کہ یہان ایک اسرا ہے
اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سے ہی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون
مشہورہ سے اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تہی یا بیداری مین اور ایک بار تہی یا کئی
بار یا ایک بار جاگتی مین اور اور کئی بار سوتی ہین اور جو کچہہ کہ سوتی مین تہے توطیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہوئے تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ
اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ بیچ رویاء صادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تہے ساتہہ بدن کے بیت المقدس تلک اور ساتہہ روح کی آسمان
تلک اور تحقیق یہہ ہے کہ ایکبار جاگتی مین ہوئی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سے مسجد اقصی تلک اور وہان سے آسمان تلک اور آسمان سے وہان تلک کہ خدا نی چاہا نقل
کیا ہی علما نی اخیر قصہ تلک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ
صحابہ سی نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور
معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سے ہی کہ کسیکو انبیا مین سے سوای آنحضرت کی نہین ہوئے یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی
آنحضرت ہی کی لیی ہوی اور سمجہنا اس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سی باہر ہے یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کے سپرد کرنی چاہیی اور
حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور
کہی جب تک میرے عقل مین نہ آوے نہین مانیگا مین اور اعتقاد نہین کرنی کا اوسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام مین پہنچکر کچہہ حقیقت اوسکی
روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بی شک مان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی
اوسمین ہے نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ
اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ
اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ
مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ
بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ
جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا

عِيسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمَتْ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سے اوسنی نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات کی سی کہ لیجایا
گیا آنحضرت کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین **ف** ح حطیم ح کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہونکا ہی صحن کعبہ مین چنانچہ
بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی **ت** کہ اسحال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی
یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سی گڑہی حلق کی سی کہ جسکو جگنو کہتی ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا **ف** ح ع یہہ شق کرنا
سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنی کی ہی کہ ہوا صغر سن مین اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ واسطی داخل کرنی کمال علم اور
معرفت کی تہا قلب شریف مین **ت** پہر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے **ف** ح یہہ قبیلہ کنایہ اور تمثیل کی سی ہی یا یہہ کہ ایمان ایک
صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑین گے اعمال روز قیامت کی واسطی تولنیکی **ت** پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر بہرا
گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی زمزم کی پانی سی پہر بہرا گیا ایمان و حکمت
سی پہر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلد چلنی اوسکی کی مانند برق یعنی بجلیکی اور بسبب
روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی **ف** ع ح کہا بعضون نی صحیح تر یہہ ہے کہ وہ براق مقرر تہا واسطی سواری سب انبیا کی
اور بعضون نی کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہی علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اوسکی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اوسکی اور بموجب
اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیی اور گہوڑا نکہنا چاہیی
جیسے کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہنچنا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو اسلیی کہ نظر اوسکی کہ
زمین پر ہی آسمان پر پہنچتی ہے پس پہنچنا اوسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہو **ت** پس سوار کیا گیا مین اوسپر **ف** ح اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ سوار ہونا
آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیتہ اپنی کی
اور یہہ کچہہ بعید نہین ہی اسلیی کہ جبرئیل واسطہ تہی پہنچنی فیض الہی کی اور اوترتی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہی کہ خادم بادشاہونکی کرتی ہین
اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آن سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل باگ براق
کی ہاتہہ سی تہا بنی ہوی تہی **ت** پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر **ف** ع ظاہرا اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت براق ہی پر
رہی یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین سوای شب اسرا کی بیت المقدس تک پس ای پر
معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہے کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی کہتا
ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سی انبیا وہان
ممکن ہے یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نی طی کیا یعنی مختصر
کیا روایت کو **ت** پس طلب کی جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل
ہون **ف** ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل بیت المقدس کے ہین اور
اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ لایق ہی یہہ کہنا انا زید مثلا یعنی اسی پر نہ اکتفا کری کہ مین ہون جیسی کہ متعارف ہی اسلیی کہ اس سے منع آیا
ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون **ت** کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام کی اور تحقیق
کوئی بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہارے ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین یا آپ سے کہا جبرئیل نی ہان بلائی ہوئی آئین کہا فرشتون نی مرحبا محمد

تو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان ملا وسمین نبی آدم ع پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علمائی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنی کا بنیا پر واسطی تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن اور متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہہ بہی کہا ہی علمائی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اوپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی اپنی مقام مین ثابت تہی حکم بیٹہنیکا رکہتی تہی اور حکم اسلام کرنیکا بیٹہنے پر اگرچہ افضل ہوا وس سے ت پس سلام کیا یعنی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع تعریف کی آدم نی اور تمام انبیائی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیک بختی کی پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی تمام خصلتون خیر کی یعنی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قایم ہو ساتہہ پیچہ کی کہ لازم ہوا وس پر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اور پروردگار تعالی نی یہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجکو جبرئیل یہانتک کہ آئی دوسرے آسمان پر پس طلب کیے دروازہ کہولینکی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد مین کہا گیا تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکے یعنی بولانیکی پس کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین دوسرے آسمان پر ناگہان عیسے اور عیسی علیہ السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپسمین یعنی سہلکی بہن مریم کی بیچ گہر ذکریا والد یحیی علیہ السلام کی ہین اور اسی سبب سی ذکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا مین اونکو پس جواب یا سلام کا دونون نی یعنی اچہی طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد مین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی کہا ان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مین اونکو پس جواب یا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہنچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریس نبی پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مین اونکو پس جواب یا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ف ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا نہین ہے مین ولیکن انبیا سب بہائی آپسمین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہ السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد مین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین پس ناگہان ہارون نبی کہا جبرئیل نی یہہ ہارون ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مین اونکو پس جواب یا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو یہان تک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد مین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہنچا مین اوس آسمان مین تو ناگہان سنی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسی ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مین اونکو پس جواب یا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو روئی موسی کہا گیا واسطے اونکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسی نی کہ رویا مین اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی سبب کہ داخل ہونگی بہشت مین سکی امت سی زیادہ اون

لوگون سی کہ داخل ہونگی اوسمین میری امت سے **ف** ح علما نی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی اوپر فضیلت پیغمبر ہماری کی اور اونکی
امت کی اسلیی کہ حسد برا ہی عوام مومنین سے اور نکالڈالا گیا ہی اونمین سے اوس جہان مین پس کیونکر سرزد ہو اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی نی اور
کلام کیا ساتہہ اوسکی اور راز کی باتین کین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی
کی اونکی امت سے مخالفت اوامر کی اور نہ بجالانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اسلیی کہ ہر پیغمبر کے
لیی ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کے بسبب اسکے کہ اونہون نی
فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرونکی اور نہ پہنچی کثرت
اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلونمین نسبت اپنے امت کی زیادہ اورون سے پس روئے موسی علیہ السلام از راہ رحم کرنی کی
اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضون نی کہا کہ مقصود موسی
کو خوش کرنا ہماری پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگی اوسمین اور
امتون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میرے یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین تہا بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار کی کہا کہ گیا اوسکی
قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیی ہو کہ تہی حضرت وقت گذرنیکی انبیا پر
کم عمر بہ نسبت عمرون اونکیکی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین **ت** پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کی پس کہلوایا جبرئیل
نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان
کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس سلام کرو
اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو **ف** ع کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کی دیکہنی پر
آسمانونمین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرونمین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواحین اونکی متشکل ہوئین تہین بدنونکی صورتونمین یا حاضر ہوی تہی مین
اونکی حضرت کی ملاقات کی لیی اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ ہر نبی کی انبیا مذکورین مین
سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اسمین اور مشہور تر یہہ ہے کہ یہہ بسبب تفاوت اونکیکی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہے کہ خصوصیت آدم
کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کے پس مناسب ہوا ہونا اونکا پہلی آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت ساتہہ
دوسری آسمان کی اسلیی ہوی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ کے زمانہ کی اور قریب اونکے یوسف تہی اسلیی کہ امت آنحضرت
کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہی بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا آسمان ساتون مین اوسط
اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی بہائی اپنی کی تہی اور موسی اوپر اون سے تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی اور ابراہیم اوپر اونکی
اسلیی کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید وہ بہی موجود ہون آسمانون
مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیاؤنمین سے اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوارونمین سی **ت**
پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی **ف** ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین
بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سے کہتی ہین کہ علوم خلایق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہنچتی ہین اور کوئی اوس سی گذرا نہین سوای
ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ؎ چنان گرم در تیہہ قربت برآمد ٭ کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند ٭ **ت** پس ناگہان بیر اوسکے مانند مٹکون ہجر

گی تہی اور ناگہان پہتی اوسکی مانند کانون یا تونکی **ف** ح لفظ قیلوقت کی زیر اور تی کی زبر سی جمع فیل کی ہی جیسی کہ دیکھے جمع دیکھے اور یہہ تشبیہ بقدر فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا ٹہرایا اونکا حد حصر ہی باہر ہی **ت** کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کرنا اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتہہ پہنچنیکی اوس مقام مین کیونکہ منتہی عقلون اور علمون خلایق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہجانی کا **ت** بگفتا فراتر مجالم نماند ۔ بماندم کہ نیروی بالم نماند ۔ اگر یک سر موی برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم **ت** پس ناگہان وہان چار نہرون تہین دو نہرین چہپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کے ای جبرئیل کہا جبرئیل نی ای پر دو نہرین چہپی ہوئی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سبیل ہے اور دوسرے کو نہر اور باطن یعنی چہپی ہوئی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلتین و بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی کنہہ کو نہین پہنچتی **ت** اور اے پر دو نہرین ظاہر پس نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور روانہ ہوتی ہین اوسمین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی اونکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کیسی ہی یا قبیل موافق اسماکیسے یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ علم **ت** پہر دکہایا گیا میری بیت المعمور **ف** ح کہ وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ت** پہر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور ایک باسن شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرو نمین جسکو کہ چاہون اونمین سے پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق ہین لوگ دیسہ کہا علمائی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی کہ دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ ہوئی کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہوگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین دودہ ہی ہی اور بسبب اسکے صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونی اوسکی **ت** تو ہوگا اوس فطرت پر اور امت تیری **ف** ع اور ای پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح نہی خصوصًا شراب حبت لیکن بتعبیر اوسکی اس جہان مین ہی ہے اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کے اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین ذکر شہد کا نہین ہی یہی دو طرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت آنے کی مسجد اقصے مین تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ علم **ت** پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علیہ السلام پر **ف** ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی مٹی ہے اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی سا تہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین سا تہہ پچاس نماز وکی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کرسکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا بہ سبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگونکو پہلی تہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی تم اطمینتو پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہودی باوجود یکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تہاری امت کی

پس تمہاری امت کیونکر ادا کر سکی گی اتنی نمازین پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور آسانی کے واسطے امت اپنی
کی پس پہر گیا مین یعنی اپنی رب کے طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجہسی دس نمازین اور چالیس رہین پس پہر پہرا مین طرف موسی کی پس کہا موسی نی مانند
اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کر سکیگی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگون کو پس پہر جا اور تخفیف چاہ پس پہر گیا مین درگاہ
رب مین پس کم کین مجہسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسی کی پس کہا مانند اوسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا مین پس کم کین مجہسی دس
نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ دس نمازون کی ہر روز پس آیا مین موسی کی
پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسی نی کہ بلاشبہ امت تیری یعنی اکثر اونکی
نہین طاقت رکہینگے پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مینی آزمایا ہی لوگون کو پہلی تمسی اور علاج
کیا مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم ہی نہ ادا کر سکی پس پہر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سی تخفیف کا اپنی امت
کی لیی **ف** ع کہا خطابی نی کہ بار بار جو حضرت موسی نی آنحضرت کو اللہ تعہ کی پاس بہیجا اور آنحضرت نی تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تہا انہون نی کہ
پہلا حکم واجب قطعی نہین ہے والا کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعاً اسلیی کہ جو چیز واجب
ہوتی ہی قطعاً نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوسمین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی
کہ جو بعضون نی کہا ہی کہ اللہ تعالی نی پہلے پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی بندون پر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کی جیسی اور بعضی احکام منسوخ
ہوئی ہین **ت** کہا آنحضرت نی کہ سوال کیا مینی اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرم زدہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سی اب نہین جا سکتا مین
طلب تخفیف کی لیی اگرچہ ظن ہو امت کی نہ محافظت کر سکنی کا ولیکن راضی ہون مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا
اور کار امت کا اللہ تعہ کو فرمایا آنحضرت نی پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام مین آواز دی آواز دینی والی نی یعنی اللہ تعالی کی طرف سی کہ مقرر اور
جاری کیا مینی فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مینی اپنی بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی دوسری بار اور تتمہ اوسکا آگی آتا ہی **وعن**
ثابت البنانی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بالبراق وھو دابۃ ابیض طویل فوق الحمار دون
البغل یقع حافرہ عند منتہی طرفہ فرکبتہ حتی اتیت بیت المقدس فربطتہ بالحلقۃ التی تربط بہا الانبیاء
قال ثم دخلت المسجد فصلیت فیہ رکعتین ثم خرجت فجاءنی جبرئیل باناء من خمر واناء من لبن فاخترت
اللبن فقال جبرئیل اخترت الفطرۃ ثم عرج بنا الی السماء وساق مثل معناہ قال فاذا انا بادم فرحب بی ودعا لی بخیر
وقال فی السماء الثالثۃ فاذا انا بیوسف اذا ھو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی ودعا لی بخیر ولم یذکر بکاء موسی وقال فی السماء
السابعۃ فاذا انا بابرھیم مسندا ظہرہ الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون الیہ ثم
ذھب بی الی السدرۃ المنتہی فاذا ورقہا کاذان الفیلۃ واذا ثمرہا کالقلال فلما غشیہا من امر اللہ ما غشی
تغیرت فما احد من خلق اللہ یستطیع ان ینعتہا من حسنہا واوحی الی ما اوحی ففرض علی خمسین صلوۃ فی
کل یوم ولیلۃ فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع الی ربک
فسلہ التخفیف فان امتک لا تطیق ذلک فانی بلوت بنی اسرائیل وخبرتہم قال فرجعت الی ربی فقلت یا رب
خفف علی امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی فقلت حط عنی خمسا قال ان امتک لا تطیق ذلک فارجع

الی

اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَیْنَ رَبِّیْ وَبَیْنَ مُوْسٰی حَتّٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لِکُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِکَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ تُکْتَبْ لَهٗ شَیْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهٗ سَیِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کرتی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا سفید دراز بینی میانہ قد جیسی کہ فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین **ف** ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور خلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق والتیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی **ت** پس پڑہی مینی اوسمین دو رکعتین **ف** ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسی کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا **ت** پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میرے پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودہ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو **ت** پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی **ف** ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور ر کی ہی جیسی کہ ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سی مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نی بطریق مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کی اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین بہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دیی گئی ہین آدہا حسن پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہے کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتی تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشایخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اسلیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف ع کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کہ کر دیا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوسمین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری نبی صلعم کی صورۃ کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال روشن مین سے اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی جمال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نی یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دیی گئی تہے یوسف آدہا حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کی وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ اسی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہنچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کی پہر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سے کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب روز زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھہ غیر آنحضرت کی جیسی کی بعضون نی کہا ہی کہ کلام کریوالا عموم خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سے آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا پیچ ظاہر صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت او ستقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ پیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہو فضل او کمال او ستقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین اسلیی کہ ظاہر عنوان مطلب کا ہی اور حد اور ضابطہ پیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہے کہ جو کچھہ کہ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سی سب حضرت کی پس ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر او نسی اور برابر او نکی نہین ہی **رباعی** کسی بحسن و ملاحت بیارامد سد ہ تر او رین سخن انکار کار امد سد ہ ہزار سکہ بازار کائنات زند ہ کی بخوبی صاحب عیار امد سد ہ صلی اللہ علیہ و آلہ مقدار حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالہ **ت** اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نے انس سے اسحدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جسکی پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان دیکہا یعنی ابراہیم کو اسحال مین کہ لگائی ہوئی ہین پیٹہ اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین داخل ہوتے وہ پہر دوسری بار او مین یعنے ہر روز ستر ہزار اور سی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہنچتی بسبب کثرت او نکیکی پہر لیگئی مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی پس ناگہان پتی او سکی مانند کانون ہاتیون کی ہی اور ناگہان پہل او سکی مانند مشکون کی پس جب کہ ڈانکا لیا سدرہ کو حکم خدا سی او پچیر نی کر ڈانکا **ف** ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازرؤن کی انوار نی ڈانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ رنگ کے جیزون نی کہ معلوم نہین وہ کیا ہین اور ظاہر یہہ ہے **ت** متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبا علی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سی بیان کر سکتا وصف او سکا بسبب کمال خوبی او سکیکی اور وحی پہنچی طرف میرے حق سبحانہ تعالی نی جو کچھہ کہ وحی پہنچی **ف** پس کہو سوا خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور حسب حال کی بات یہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل رکہین دیکہا اوسکی بیان اور تفسیر کے نہون **ت** پس فرض کی مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اوترا مین یعنی بلندی اوس مقام سی او پہنچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ نبی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر کہا پانچ فرض کین مجہپر پچاس نمازین **ف** ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ **ت** کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس تحقیق یعنی آزمایا ہی مین نی اسرئیل کو اور امتحان کیا ہی او نکا فرمایا حضرت نے پس پہر گیا میں طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میرے تخفیف کر تیری امت پر پس کم کین مجہپر سے بہت ہے اور بسبب میرے میسر ہے امت کی پانچ نمازین **ف** ع او رشاید کہ تقدیر یہہ ہے خمسا فخمسا یعنی پانچ پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت عشر کی خاص ہی روایت خمسا سی اور موید ہی اسکو قول حضرت کا **ت** پس پہر امین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہپر سے پانچ نمازین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی ہکی یعنی مقدار باقی کی ہی پس پہر جا طرف رب اپنے کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی پس ہمیشہ آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنے کی اور درمیان موسی کی یعنی پہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی نہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہان تک کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب پس نمازون کا ہی یعنی حکما اور اعتبارا پس اس حساب سے یہہ حکم پچاس نمازونکا کہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنی کا پہر نکیا او سکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہین او سکے لیی وہ نیکی کہ قصد او سکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی بعد او سکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی او سکی لیی دس **ف** ع حر یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملنی قصد قلب کے طرف مباشرۃ عمل قالب کے جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی درجہ ہی تضاعف کا پیچ غیبہ حرم کی اور احد پہاڑون مین آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کرتی ہین سیات سو تک بلکہ زیادہ اوس سی مقدار صدق

واخلاص کی ت اور جس نے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اوسکی کرنی کا کیا نہین پہر نہ کیا اوسکو یعنی پس ترک کیا اوسکو بغیر باعث کی یا بسبب
مباح سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیی نہین لکہی جائی گی اوسکی لیی یہہ برائی مذکورہ کچہہ ف ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم
کیا تہا اوسکی کرنی کا تو وہ دو حال سی خالی نہین اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیی تو شک نہین ہے اسمین کہ لکہی جائیگی اوسکی لیی ایک نیکی اور اگر
ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیی تو لکہی جائی گی اوسکی لیی ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتہہ اسکی بہت سی
علما نی ت پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جائیگی وہ برائی اوسکی لیی ایک برائی ف ع اسلیی کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بحسب کمیتہ کی جیسی کہ فرمایا
اللہ تعالی نی من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تہا ت فرمایا
حضرت نی پس اوترا مین اوس مقام عالی سی یہان تک کہ پہنچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینی اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نی پہر جا اپنی
پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف یعنی تا پانچ سی بہی کم کری پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا مینی تحقیق رجوع کی مینی طرف پروردگار
اپنی کی کتنی ہی بار یہان تک کہ حیا کی مینی اوس سے نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن شہاب عن انس قال کان ابو ذر یحدث ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبرئیل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم
ثم جاء بطست من ذہب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء
فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبرئیل لخازن السماء افتح قال من ہذا قال ہذا جبرئیل قال ہل معک احد
قال نعم معی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجل قاعد علی
یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن
الصالح قلت لجبرئیل من ہذا قال ہذا آدم وہذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاہل الیمین منہم اہل
الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اہل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء
الثانیۃ فقال لخازنہا افتح فقال لہ خازنہا مثل ما قال الاول قال انس فذکر انہ وجد فی السموات آدم وادریس وموسی
وعیسی وابراہیم ولم یثبت کیف منازلہم غیر انہ ذکر انہ وجد آدم فی السماء الدنیا وابراہیم فی السماء السادسۃ قال ابن
شہاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ
علی امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلک حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین
صلوۃ قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرہا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرہا
فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت فراجعت فوضع شطرہا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک
فان امتک لا تطیق ذلک فراجعتہ فقال ہی خمس وہی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع
ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتہی بی الی سدرۃ المنتہی وغشیہا الوان لا ادری ما ہی ثم ادخلت
الجنۃ فاذا فیہا جنابذ اللؤلؤ واذا ترابہا المسک متفق علیہ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سی
کہ نقل کی انس سے کہا تہی ابو ذر حدیث کرتی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہولی گئی مجہسی چہت میرے گہر کی اس حال مین کہ مین مکہ مین تہا

ف ح ع لفظ فرج صیغہ مجہول ہی بتخفیف اور تشدید سی بہی کہا ہے فرج اور تفریج سی بمعنی شق اور کشف کی یعنی ازالہ کی گئی اور روایتین بیچ تعین مکان
اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسی کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور
یہہ مشہور تر ہی اور جمہور ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوئی تہی اور اوسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار
شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس لایا اور حضرت
لیٹ رہی اسحالمین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپکو براق پر سوار کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اوتری
جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہو دیا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچہہ کہ لگن مین تہا میرے سینہ مین
پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر وہان یہہ تہا کہ دہونا قلب مبارک کا سونی کی لگن
مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت و ایمان سے اور
ڈالا گیا سینہ مبارک مین فتامل ت پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمان کی ف ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصی
مین نہین ہے اسی سبب سے گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہنچا
مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی
کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنی بلانی کی لیے
کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوئی تہی کہ اونکی دائین طرف کئی ایک شخص تہی یعنی اونکی اولاد
مین سے اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص تہی جسوقت کہ دیکہتی تہی دائین طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اسلیے کہ دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی
ہونا اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنے روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کی مرحبا ہی صالح کو اور بیٹے
صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص دائین انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکی اولاد کی پس داہنی
طرف والی انمین سے بہشتی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین اور جب دیکہتی ہین
بائین طرف اپنی روتی مین ف ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین
پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس جسوقت
آنحضرت گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون مین جب
تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی دائین بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرت
کا قسم بینہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کہ کہول دروازہ پس
کہا جبرئیل کی لیے اوسکی داروغہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر کیا
یعنی آنحضرت نی یا ابوذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم کو اور
نہین بیان کی ابوذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقام اونکی سوائے اسکی کہ ذکر کیا پانا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان مین
ف ع یہہ موافق ہی روایت شریک کے انس سے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہے کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہی
تو کہ متعدد ہی معراج تو تو کچہہ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہے بلا خلاف اور علاوہ اسکی یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی پس روایت بیان کرنیوالون کی ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکھنی لینیا کی کچھہ تھوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کے ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکھا ہو قدیرت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ نہی کہتے کہ فرمایا آنحضرت نی پھر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑھا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تھا مین اوسمین آواز قلمون کی لکھنی کی کہ فرشتے اونسی تقدیرین اور حکم الہی کی لکھتی تھی اور لوح محفوظ سی احکام الہی نقل کرتی تھی کہا بعضے محققین نے ہماری علما مین سے کہ معنی یہہ ہوئی کہ مین قایم ہوا ایسی مقام مین کہ پہنچا مین اوسمین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوئی میری ایسی اوامر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی خلق مین قسم سی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوسمین کسیکو اونپر اور کیفیت اون قلمون کی سوائے خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین دخل نہین اور بعضی متقلسفہ اسمین کچھہ دلیلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہے کہ اسکو حمل ظاہر ہی پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پھرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اوسکی عمل کا یہان تک کہ گذرا مین موسی پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہارے تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا ہے موسی نی پس پھر جا طرف رب اپنے کی یعنی اور سوال کر اوس سے تخفیف اسلیے کی امت تیری نہین طاقت رکھی گی اسکی پس پھرا مجکو موسی نی یعنی وہ ہوئے سبب پھیرنے میری کی طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالی نی بعض پچاس کے ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہین یا دس سے آگے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف پہلی کی ت پس پھرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعض اونکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیے کہ تخفیف امت تیری نہین طاقت رکھی گی اسکی پس پھر گیا مین یعنی طرف مکان دل کی پس خوب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونسے پس پھرا مین طرف موسی کی پس کہا ہے موسی نی کہ پھر جا طرف رب اپنی کی اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکھی گی اسکی پس خوب عرض معروض کی مینی پروردگار سی پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الاخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر معراجات مین ت کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب مین جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مینی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کی ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جاتی گی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اوسمین تبدیل نہین ہے ت پس پھرا مین طرف موسی کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سے پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین ہے کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ ہے شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر پھر نا وغیر ذلک یہہ ہے مانع ہی اور باعث شرم ت پھر لیجا یا گیا مجکو یہان تک پہنچا یا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح طرح کی بازون ملائکہ کی نی یا اور کچھہ تھا نہین جانتا مین یعنی اب یاد وسوقت بسبب متوجہ ہونی نظر اوسکی حق کیطرف نہ مکان کیطرف کہا ہی حقیقت اون رنگون کے پھر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوسمین قبے گنبد موتی کے ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر تھی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبے تھی کا واک موتی کے ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کے ہی یا حقیقت مین مشک ہے اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہنچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہی وھی فی السماء السادسۃ الیہا ینتہی ما یعرج بہ من

الارض فیقبض منہا والیہا ینتہی ما یہبط بہ من فوقہا فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش من ذہب
قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لا یشرک باللہ من
امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا گیا آپ کو طرف سدرۃ المنتہی
کی اور سدرۃ المنتہی چہٹی آسمان مین ہے **ف** ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چہٹی آسمان مین ہے سدرہ اور صواب یہہ ہے کہ ساتوین آسمان
مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرون کا کہا نووی نی کہ
ممکن ہے کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ ہو جڑ اوسکی چہٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیون کہ وہ نہایت بڑا ہی
اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چہارہای آسمانون اور بہشت پر **ت** طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہی زمین سی
یعنی اعمال اور ارواحین پس لے لی جاتی ہی اوس سی یعنی بقدرت الہی بی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ
چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سے پس لے لی جاتی ہی اوس سے **ف** ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سی لیلیتی ہین ملائکہ کہ وہان کہڑی ہین
پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسلیی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوا ہماری پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت
ایسی جگہہ گئے کہ وہان جگہہ نہین ہے **نظم** برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ٭ اسرا بعبدہ است عن المسجد الحرام ٭ تا عرصہ وجود کہ اقصای عالم
کانجا نہ جاست و نی جہت و نی نشان و نام ٭ سریست بس شگرف در انجا مہیج ہان ٭ از آشنائی عالم و جان پرس ازین مقام **ت** کہا یعنی پڑہا
ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا **ف** ع یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتی ہین کہ
کتنی ہی اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا دری ما ہی یہی ہی نہ حقیقت عدم علم و درایت کی اور حدیث
مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سی رکہتی ہین **ت** کہا
ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر ما یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی **ف** ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت سی تشبیہ دے ساتہہ
فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی کہ گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملکوت کی اور حیرانی اور سرگردانی
اونکی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بہی بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی اسلیی
کہ درختون پر یہہ جانور آنکر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہے اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الہی شامل سب
چیزون کو ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابن مسعود نے پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین **ف** ح اور حقیقت مین جو کچہہ کہ دی گئی تہی آنحضرت اوس شب مین اقسام
علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سے حد حصر سی باہر ہین ولیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبد اللہ بن مسعود نی بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکہتی ہین **ت** دی
گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئین آیتین کہ اخیر سورہ بقرہ مین ہین **ف** ع یعنی امن الرسول سی اخیر سورہ تک اور مراد انکی دیجانی سی دیجانا قبولیت دعاؤن انکی کا ہی
اور اگر کہی تو کہ یہہ ظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنی دروازہ کہلنی
کی سی اپنی اوپر سی پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کے نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا اور کہا
کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دی گئین ہین وہ آپ کو نہین دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورہ بقرہ کی نہین
پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاؤگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی کی تو جواب اسکا یہہ دینگے کہ کچہہ منافات
نہین ہے اسلیی کہ دیا تہا آسمان مین جملہ اون چیزون سے کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلی

ہین اور اور تمرنا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیی تہا اور بشارت دینی کی لیکی جو تمکو افضل چیزلی ہی کسی نبی کو نہین ملے ہان ایک آیت اسکال الازم تہا سو کسی سورہ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورہ بقرہ کا مستثنی ہی یعنے یہہ آیتین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہی علی العتبار اکثر کی اور نقل کیا ہی عبد الرزاق نے حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورہ بقرہ کی وحی بھیجنی کا بلاواسطہ جبرئیل کے شب معراج مین پس وہ مکی ہی اور نکی نزدیک اکثر جمہور کے مکی ہی یہہ سات سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ معنی دی جاینگی یہہ آیتین بلکہ معنی یہہ مین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہہ مین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیی در باب ان الفاظ کی کہ متعلق کیے گئی دونون آیتون مین لفظ غفران سے خبر کے اور پڑہنی والون کی لیی ترجمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سے دوسرے اوس شخص کے کہ نہ شریک کری ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو یعنی وعدہ کی گئی آنحضرت کو اس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالی بغیر عذاب کے بہی بخشدی گا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب ہے نہین ہوگا کیونکہ جانا گیا ہی بنصوص شرعی اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی ہر اہل علم کو وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایتنی فی الحجر وقریش تسالنی عن مسرای فسالتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتہا فکربت کربا ما کربت مثلہ قط فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسالونی عن شیء الا انبانتہم وقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراہیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فحانت الصلوۃ فامتہم فلما فرغت من الصلوۃ قال قائل یا محمد ہذا مالک خازن النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدانی بالسلام رواہ مسلم وہذا الباب خال عن الفصل الثانی

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکہا مینے اپنے تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوا سحال مین کہ جماعت قریش کی پوچہتی تہی مجہسے احوال جانے میرے گا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچہین مجہسے چیزون سے نشانیان بیت المقدس کے یاد نہین کہتا تہا مین انکو یعنی وقت پوچہنے کی بسبب مشغول ہونے کی ملرہم مین پس غمگین کیا کیسا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا مین مثل اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نے میری لیی سحال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہا یا پردہ درمیان مین سے نا دیکہون اوسکو اور بتلادون لوگون کو جو پوچہین جیسی کی فرمائی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین انکو یعنی اوس حالت مستحضر مین اور تحقیق دیکہا مینے اپنے تئین بیچ جماعت کے بنیا مین ہے ف ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی سہرا پہلا مضمون اور مضمون آیندہ حدیث کا اور یہہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کی آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نے کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اور پر دیکہنی روا حانکی کیونکہ ثابت ہوچکا ہی کہ وہ ساتہہ بیت المقدس کے آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نے اوسکے حق مین ہے کہا ہی یہہ جو انہون نے نماز پڑہی حضرت کے ساتہہ بیت المقدس مین اس احتمال رکہتا ہے کہ اونکی ارواحین نے پڑہی اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بدنون نے ساتہہ ارواحون کے پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار کی پاس اور اللہ نے حرام کیا ہی مین پر یہ کہ کہاجاوین اونکی گوشتونکو پہر بدن انکے اوسمانند ارواحون انکی کی لطیف ہین کثیف پس نہین ہے مانع انکے جمع کرنیکی لیی علم و ملک ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ نماز پڑہنا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلے آسمان پر جانیسی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین موسی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف یہہ ہے موید اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہہ ہون اور ارواحون کے ہی کیونکہ حقیقت نماز کی ہی ہے کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہی سلسلہ عصا کی نہ نری ارواح کی ترجمہ پس ناگہان سو ایک مرد ہین میانہ قد یا دبلی گول ہان پاڑی ہوے بال گویا کہ وہ مردون شنوہ کیسی ہین نام ایک قبیلہ کا ہی ہین سے اور ناگہان عیسی ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف ع ہمین شبیہ ہی طرف نماز معراج موسی کے ہی اسلیے کہ وہ حالت حضور کے آگی رب کے اور کمال قرب کے ہی اور وہ اعظم مقامات سے ہی نزدیک عیسی کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتہہ اوسکی ارروہ بن مسعود ثقفی ہی نام ایک صحابی کا ہے اور یہہ نہا عبد اللہ بن مسعود کے نہین ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین ناگہان ابراہیم ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگون کا جہ

ساتہہ ابراہیم کی یا رتمہارا ہی مراد رکہتی تہی آنحضرت یا رسی ذات شریف اپنے **ف** ع ح یہہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا اونکے بعد کی کسی اور راوی کا پہر دیکہنا آنحضرت کا ان
انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہو اثناء جانی مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصی مین اور موید ہے دوسرے احتمال کی **ف** تعقیب کی لفظ فحانت مین **ترجمہ** پس آیا وقت
نماز کا پس امام ہوا مین اونکا **ف** ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہے نہین نماز اوسمین کیون
ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتہہ حیات حقیقی دنیاوی کی اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بہی ہو اور یہہ بہی ہی کہ اوس جہان مین وجوب رفع کیا گیا ہی
نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرت کی ساتہہ نماز پڑہی اور بعد اسکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال و تعظیم کی لیے یا اونکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر
عیسے اور ادریس کہ وہ ساتہہ بدنون کی آسمان پر ہین اور یہہ بہی احتمال ہی کہ یہہ نماز پڑہانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کی ساتہہ بعد پہرنیکی سدرۃ المنتہی سی ہو اور ظاہر
یہہ ہے کہ اللہ تعالی قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکہا ہے چہ جائے انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف
عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین **ترجمہ** پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کے جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باریتعالی کی کہا
مجکو ایک کہنی والی نی ای محمد یہہ ہے مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہے ابرار کا پس التفات
کیا مینی اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کی اوسنی سلام کرنی مین مجہپر **ف** ح یعنی نچہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلی آپہی سلام کیا بسبب پائے جانے
غلبہ شوکت اور رحمت آنحضرت کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی
انبیا کی لیے آسمان پر بہی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس مین تہے واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی دوسرے
فصل سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت**
فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہے
جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکے طرف بیت المقدس کے شب
مذکور مین اور پوچہین مجہسی نشانیان اوس مکان کے کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دیکہایا اللہ تعالی نی مجکو بیت المقدس **ف** ع ح یعنی اور راہ اوسکی اور
دور کیا پردہ کہ مجہمین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکہتا ہی کہ بیت المقدس کو اٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان
لائی ہون جیسی کہ ابن عباس کے حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا
تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کے پاس **ترجمہ** پس شروع کیا مینی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کے نشانیون سے حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی
ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کی دیکہنیکا رب العزت کو معلوم ہو اور صحابہ اور
تابعین کو اختلاف ہے اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اور دیکہنا دل سے غیر جاننے کی ہی دل سے اور تحقیق و تفصیل اسکے بیچ باب رویۃ اللہ کی گذری

تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتا ہی تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات باب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجزہ مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنیوالا عجز کا اپنی غیر مین اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سی ساتہہ مثل اوس معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتی اونکی مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی بمعنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر ہی خارق یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی اوسی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اون کو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے ہین محکم کرنا مکانکا ساتہہ پتہر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچہہ کہ کفار و فساق سی ظاہر ہو اوسکو تو استدراج کہتی ہین اور جو کچہہ عوام مسلمانونسی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی ہین اور جو کچہہ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کی قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہنی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتہہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نی تین قسمین تو یہہ ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتہہ اسباب کی کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچہہ کہ ساتہہ اسباب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتہہ دواؤن طبیہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہی باعتبار ظاہر کی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابو بکر صدیق رض نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے اور درانی کی غار مین اور پہنچنی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکہا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہماری سرونپر ہین اور ہم یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کی اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنی پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سے بقصد ہجرت کے اور مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابو بکر ڈری حضرت کی طرف سی جیسیکہ بیان کرتی ہین **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی اونمین سے نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو بکر کیا ہی گمان تیرا ساتہہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی خدا ساتہہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنی اور نظر کرنی سی اندر غار کی باوجود جزم کرنی اس بات کی کہ آنحضرت اور ابو بکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی بددعا کی اونپر کہ خداوندا اندہی کر دی آنکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی اور نہین پاتی تہی اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہی **و عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ
فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا
اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَنَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً
فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِنَ
الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرٰكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجٰى فَجَعَلَ
لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ عازب نے کہا اونہون نے کہا واسطے ابی بکر صدیق رض کے
کہ ای ابوبکر خبر دو مجکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنی یعنی تمنی اور آنحضرت نی اوسوقت کہ رات کو چلی تم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر کیا تمنی مکہ سی طرف
مدینی کی ہجرت کی لیی بعد نکلنی کی غار سی کہا ابوبکر نی کہ چلی ہم سارے رات اور کچھہ اگلی دن مین سی یعنی ادہی دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہرا آفتاب اور خالی
ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکہائی دیا ہمکو ایک پتہر دراز کہ واسطی اوسکی سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکی غارون اور کہوون
مین اوسوقت دہوپ نہ پہنچی تہی پس اوترے ہم اوسکی پاس اور ہموار کی مینی آنحضرت کی لیی ایک جگہہ اپنی دونو ہاتہون سی تاکہ سووین آنحضرت اوسپر اور
بچہایا مینی اوس جگہہ ایک پوستین اور کہا مینی سو رہیی آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہاری اور دیکہتا رہونگا ادہر اودہر اور خبر لیتا
رہونگا دشمنونکی آنیکی پس سو رہی آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کی پس ناگہان دیکہتا ہون ایک چرواہی کو کہ چلا آتا ہی سامنی سے
کہا مینی کہ کیا ہی تیرے بکریونمین دودہ کہا چرواہی نی کہ ہان ہی کہا مینی کیا نہ دہویگا تو دودہ کہا اوسنی ہان پس پکڑی اوسنی ایک بکری اور دوہا کاٹ
کی پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہہ میری چہاگل تہی کہ اوٹہایا تہا مینی اوسکو واسطی آنحضرت کی کہ سیراب ہوتی تہی آنحضرت اوس سے پانی پیتی اور وضو کرتی پس
آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مینی جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مینی آنحضرت کی ف ح سونی مین یعنی مین بہی سو رہا لفظ
وافقت تقدیم ف سی ہی ق پر پس معنی اسکی تو مذکور ہوئی اور ساتہہ تقدیم ق کی ف پر بہی روایت آئی ہی یعنی صبر اور توقف کیا یعنی اور بیدار نکیا آپکو یہانتک
ت کہ خود بیدار ہوئی حضرت پس ڈالا مینی کچہہ پانی مین سی دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا نیچی تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہوگیا
اور یہہ عادت ہی عرب کی کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈال کر پلاتی ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہوجائی ت پس کہا مینی پیجیی یا رسول اللہ پس پیا حضرت
نی یہانتک کہ خوش ہوا مین ف ح اسی معلوم ہوا کہ خوشی محب کے محبوب کے خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتی ہین کہ بی اذن مالک بکریون
کی کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتی ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کی کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتی تہی اور یہہ بہی ہی
کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتی تہی اپنی چرواونکو کہ راہ کی چلنی والون اور بہوکونکو دودہ دیتی رہا کرین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ اونہون نی
کچہہ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پہر فرمایا آنحضرت نی کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینی کہ ہان آیا کہا ابوبکر نی پس کوچ کیا ہمنی بعد ڈہلنی آفتاب
کی اور آنی ٹہنڈی وقت کی اور پیچہی سی آیا ہماری سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نی اوسکو اور اور کتنی آدمیونکو ہماری پیچہی متعین کیا تہا کہ جو
کوئی محمد کو لاوی اوسکو ہم سو اونٹ دینگی اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کی مسلمان ہوگیا ت پس کہا مینی آیا ہماری پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نی غم نکر کہ خدا تعالی ہی ہماری ساتہہ پس بد دعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نی پس دہس گیا ساتہہ سراقہ کی گہوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین مین پس
کہا سراقہ نی کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تمنی مجہپر پس دعا کرو میری نفع کی لیی یعنی یہہ کہ خلاصی پاؤن اوس حالت سی کہ گرفتار ہون مین اوسمین پس
تم اگر کروگی تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہاری واسطی یہہ کہ پہیر دونگا مین کفار کی طلب کو تمسی پس دعا کی سراقہ کی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نجات پائی اوسنی
اوس رنج سی **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہستا تہا اور نجات پاتا تہا **ت** پس شروع کیا سراقہ نی یعنی ایفای وعدی
مین کہ نہین ملتا تہا کسی کافر سی یعنی اون کافرون مین سی کہ حضرت کی تلاش کی لیی نکلی تہی مگر کہ کہتا کفایت کیی گئی تم طلب مین یعنی پس کافی ہی میرا تلاش
کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتی ہو پس نہین ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ع اسمین بہت سے فائدہ ہین از انجملہ یہہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابو بکر کی کئی وجوہ سی اور اسمین ہی خدمت کرنی تابع کی متبوع کی لیی
اور ساتہہ رکہنا چہاگل کا اور مانند اوسکی کا سفر مین واسطی طہارت اور پانی پینی کی اور اسمین فضیلت توکل کی ہی اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکی کی

وعن انس قال سمع عبد الله بن سلام بمقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في ارض يخترف فاتى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال اني سائلك عن ثلث لا يعلمهن الا نبي فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى
ابيه او الى امه قال اخبرني بهن جبرئيل آنفا اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول
طعام يأكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله
وانك رسول الله يا رسول الله ان اليهود قوم بهت وانهم ان يعلموا باسلامي من قبل ان تسألهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال اي رجل عبد الله بن
سلام فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال ارأيتم ان اسلم عبد الله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج
عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هذا الذي كنت اخاف يا رسول الله رواه البخاري

اور روایت ہی انس سی کہا سنا عبد اللہ بن سلام نی آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سی مدینہ مین حال آنکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سی
ف ح ع یعنی اپنی باغ مین تہا میوہ درختون مین سی توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہی یا مبالغہ ہی بیچ آنی اوسکی کی آنحضرت کی پاس جلدی سی
کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریۃ مین پڑہکر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تہا ؎ مدتی بود کہ مشتاق
لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم ٭ بمجرد سنی رونق افزای حضرت کی سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام
کی اولاد مین سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلاء صحابہ کرام مین سی ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہی قصہ انکا **ت**
پس آیا وہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطہ تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسی تین چیزین نہین جانتا ہی اونکو
مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سی یا اوسکی کتاب سی یہہ اسلیی کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوی یہہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے
جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیی اور علم یقین حضرت کی نبوت کا اوسکی نزدیک اور یہی ظاہر ہی لانی حدیث کی سی اسباب مین **ترجمہ** ایک چیز
اون تین چیزون مین سی یہہ ہی کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیونکا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلی ہی کہاوینگی
اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہی فرزند کو طرف باپ اوسکی کی یا طرف مان اوسکی کی مشابہت مین یعنی فرزند کہ کبہی صورت مین مشابہ باپ کی ہوتا ہی اور کبہی مشابہ
مان کی سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نی ابہی یہہ **ف** ح ع فرمایا واسطی دفع ہونی وہم اسبات کی کہ اونہون نی سن
لیا ہو کسی اہل کتاب سی اور تنبیہ بہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سی سنی اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرلی **ترجمہ** ای پر اول علامت قیامت

اسی پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھی کی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سی طرف مغرب کی اور اسی پر اول کہانا کہ کہاوینگی اوسکو بہشتی پس زیادتی پہلی کی کلیجی کی ہوگی کہ وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کی پانی پر تو کھینچ لیتا ہی باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر تو کھینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کی طرف ف ملا علی رح نی معنی سبق کی علاوہ غلب لکہی ہین اور شیخ رح نی پیش میشود یعنی پہلی رحم مین پڑتا ہی اور بعد اوسکی لکہا ہی کی اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ ہونی فرزند کا ساتہہ باپ یا مان کی سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سی ہی اور اور حدیث سی کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہی یا سبقت پس سبقت کو متضمن دو نو معنی کی کہہ سکتی ہین ترجمہ کہا عبد اللہ بن سلام نی بعد سنی جواب کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کی ہو اور کہا عبد اللہ نی اسی سول خدا کی تحقیق یہود ی بڑی بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلی اسکی کہ پوچہو تم اونسی یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہ لینگے مجہہ پر یعنی بعد پوچہنی کی پس آئی یہودی یعنی بسبب ملنیکی یا اتفاقا اور عبد اللہ چہپے ہی تہی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہاری عالم اور اعتقادمین کہا اونہون نی کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارا کا یعنی سب مین باعتبار علم و صلاح کی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہماری سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نی کہ خبر دو مجکو اگر اسلام لاوی عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤگی کہا یہودنی کہ پناہ مین کہی اوسکو اللہ اسلام لانی سی یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بہی کیا جاوی اوسی پس نکلی عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین پس کہنی لگی یہود یعنی بعد اسکی کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارا کا پس عیب لگانی لگی اوسکو کہا عبد اللہ نی یہہ ہی وہ چیز کہ تہا مین درمیان رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نی ف اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ اونسی پہلی پوچہہ یعنی حال میرا تا سچ جہوٹ اونکا معلوم ہوجاوی وعنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِرًا وَحِينَ بَلَغَنَا اقْبَلَ اَبُو سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سی استحاکی لیی وسوقت کہ پہنچے ہمکو خبر ابو سفیان کی نکلی ف یعنی ساتہہ قافلہ کی کہ آتا تہا شام سی اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اموی تجارت شام کی لیی کیا تہا اور وہان سی مال بہت سا لیی آتا تہا اور اوسکی ساتہہ چالیس سوار تہی جب مسلمانون نی یہہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیی کہ اوسمین آدمی تہوڑی سی تہی اور مال بہت اور یہہ خبر جو مکہ مین پہنچی تو ابو جہل لعنہ کی اور چڑہا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کی لیی پس اوس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی اور نجات پائی پہر جا لوگون سمیت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تہا لوگونکی کہنی مانی نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل اوتری اور خبر دی کہ اللہ تعالی نی وعدہ کیا ہی وجہا عتون مین سی ایک جماعت کا کہ جا ہو مال تو قافلہ کا اور جا ہو فتح دشمنو پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نی فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابو جہل آیا ہی پس کہڑی ہوئی سعد جیسکا ترجمہ ورکہڑی ہوئی سعد بیٹی عبادہ کی ف یعنی صحابہ کی درمیان مین سی اور وہ رئیس تہی انصار کی اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیی تہا کہ سب سی زیادہ کرنیکا استحان کرنا انصار کا تہا اسلیی کہ حضرت نی نہین بیعت لی تہی اونسی سات پر کہ نکلین وہ ساتہہ حضرت کی جہاد کی لیی وطلب کرنی دشمن کی لیی بلکہ بیعت لی تہی اونسی اسپر

کہ بچاوین وہ حضرت کو اوس شخص سی کہ قصد کری حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطی قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کرین حال اونکا
کہ وہ موافقت کرتی ہین آپ کی یا نہین پس جواب دیا اونہون نی بہت اچہا جواب ساتہہ موافقت پوری کی اس بار مین بہی اور اور بار مین بہی اور اسمین رغبت
دلانی ہی اوپر لینی مشورہ کی اصحاب سی اور عقلمندون سی **ت** پس کہا سعد نی یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر
حکم کیجئی آپ ہمکو یہہ کہ داخل کرین ہم سواری کی جانورونکو دریا مین تو البتہ در لاوین ہم اونکو دریا مین یعنی روئی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائی تو دریا مین بیٹہہ
جاوین اور اگر فرمائی آپ ہمکو یہہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور کہوڑون کی برک غماد تک تو البتہ کرین ہم **ف** لفظ برک ساتہہ زیر ب اور زبر اوسکی کی اور
جزم رکی اور غماد ساتہہ زبر غین کی اور پیش اوسکی کی اور بعضون نی ساتہہ زیر کی بہی کہا ہی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرونمین سی یا پرلی کنارہ ہجر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا کہوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہی تیز ہانکنی اونکی سی کہ وقت سواری کی اور دوڑنیکی پانو سوار کی اونکی جگرونپر لگتی جاتی ہین پس
معنی یہہ اگر آپ حکم کیجئی ہمکو بہت چلنی گا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہی تو بجا لاوین ہم حکم آپکا **ت** کہا انس نی پس بلایا اور برانگیختہ
کیا آنحضرت نی لوگونکو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنی کی لیی پس نکلی اور چلی لوگ یہان تک کہ اوتری بدر مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس
فرمایا حضرت نی کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونی اور پڑنی فلانی کی ہی یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سی لیتی تہی اور رکہتی تہی ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہہ کی لیی اس جگہہ
اور اس جگہہ یعنی ہر ایک کی جگہہ تعین کرتی تہی اور اشارہ کرتی تہی یہانتک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نی پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سی اوس جگہہ سی کہ ہاتہہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اوس
جگہہ مارا گیا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک ووعدک
اللھم ان تشا لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابوبکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الححت علی ربک فخرج وھو
یثب فی الدرع وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تہی روز بدر کی یا الہی مانگتا ہون مین تجہسی امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہی
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہی تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آجکی
دن کے **ف** ح ع یعنی اس لیی کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہی کہ آنحضرت تو بڑی عارف باللہ تہی اور جانتی تہی کہ اللہ تعالی وعدہ
فرما کر خلاف نہین کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہہ دینگی کہ دعا کرنیکا حکم ہی دعا کرنیوالا جانی حصول مطلب کو یا نہ جانی پہر علم باللہ مقتضی ہی خوف رکہنی کو
اوس سی اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سی پس جائز ہی کہ حضرت کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سی یا میری امت
کی طرف سی پیدا ہو اور روکی جاوی نصرۃ موعود اور یہہ بہی احتمال ہی کہ آنحضرت سی وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتی تہی تاخیر
وقت سی پس دعا کی اللہ تعالی سی کہ وفاء وعدہ فرماوی آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو آیۃ واللہ ھو الغنی الحمید ان یشا یذھبکم
کی معنونکا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہین یہہ آیتین اللہ تعالی کی بی پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نی لکہا
ہی کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کی اور سطوت اور جلال اوسکی کی نہایت وسیع تہا اور نظر ابوبکر رض کی فقط ظاہر
ہی کی وعدہ پر تہی اور اوسکی تحقیق ہی اور ہی کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضی محققین سی حضرت شیخ عبدالحق نی ذکر کی ہی اور کچہہ اونکی شرح عربی مین بہی
مذکور ہی **ت** پس پکڑا ابوبکر رض نی دست مبارک حضرت کا اور کہا بس ہی تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنی دعا کرنی مین اپنی پروردگار سی **ف**
ع مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود نہایت اعتماد کی اپنی رب پر تہا واسطی دلیر کرنی اور ثابت قدم رہنی اور تقویت دل صحابہ کے اسلیی کہ وہ جانتی تہی کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہی

خصوصا جبکہ مبالغہ کرین اوسمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی ماری خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیۃ کہ اوتری
تہی اونپر قریب ہے کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی اب جانب
امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الہی کی پس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست کی اور مومنونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا اوسنی
بسبب مطلع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب پر **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ
الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑیکا یعنی باگ
اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیی درحالیکہ جبرئیل پر ہی اسباب لڑائیکا نقل کی بخاری نی **ف** ع ح معجزہ یہان یہہ ہی کہ دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو واسطی
جنگ کرنی کی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنوا ہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ
سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنہ** قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اِثْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ اِذَا سَمِعَ
ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ
وَشُقَّ وَجْھُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور یہہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سی روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑیکی مارنیکی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ح اقدام ڈرانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہی
اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کی
گہوڑیکا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑیکا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی کہ گرا چت
ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا مونہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑیکی پس سبز ہوگئی
تہی تمام جگہہ مارنیکی یعنی جیسیکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہنچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکی
ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیہ مین سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا تہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابہ کی
لیی اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصا جس صورت مین کہ وقوع اوسکا روبرو نبی کی ہو اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا
جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی ثقہ نی اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزون مین ترجمہ پہر
فرمایا حضرت نی کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سی تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** سَعْدِ
بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ
یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُھُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مینی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصونکو کہ اونپر تہی سفید کپڑی **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفریق کے
تہی یعنی ایک دائین طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہوجاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکی نہین دیکہا مینی اون

دونون کو پہلی اس سی اور پہ یعنی اس سے یعنی پس متعین ہوا کہ وہ فرشتون مین سی تہی یعنی جبرئیل و میکائیل نقل کی بیہقی اور مسلم نی ف ع یہ تفسیر راوی سی ہے اور شاید کہ پہچانا ہوا وسی پہ لیل سی اور یا انحضرت سی سنا ہو **وعن** البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم رھطا الی ابی رافع فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بیتہ لیلا وھو نائم فقتلہ فقال عبد اللہ بن عتیک فوضعت السیف فی بطنہ حتی اخذ فی ظھرہ فعرفت انی قتلتہ فجعلت افتح الابواب بابا بابا حتی انتھیت الی درجۃ فوضعت رجلی فوقعت فی لیلۃ مقمرۃ فانکسرت ساقی فعصبتھا بعمامۃ فانطلقت الی اصحابی فانتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ابسط رجلک فبسطت رجلی فمسحھا فکانما لم اشتکھا قط رواہ البخاری ۔ روایت ہی ابرسی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف ع کہ ایک یہود ی تہا کنیت اوسکی ابو عتیق تہی ایذا دشمن تہا انحضرت کا کہ عہد شکنیان کرین اور فتنی برپا کرین اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ دہوندے یعنی بچاو کیا حضرت سی پس انحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نی کہ پیچہے مینی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہنچی اوسکی پیٹہ کیطرف پس معلوم کیا مینی مارلیا اوسکو پس شروع کی مینی کہولنی دروازی ف ح اوسکی قلعہ کی ایک اندراوین وہ لوگ یہی کہ پہنچی تہی میری پاس تہہ اوسکی مار سکی لیی اور باہر کہڑی تہی اور شریک ہوین اوس قضیہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب سی اندر پہنچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین بہی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی دروازی بعد کہولنی کی اول بار مین بند کر دی ہونگی واسطی محافظت ماورا اپنی کی کہ یہہی سی کوئی اور نہ آجاوے گئی ہون اوسکی پاس راہ سے ترجمہ یہانتک کہ پہنچا مین طرف زینی کی پس کہا مینی پانوا پنا یعنی گمان اسکی کہ مین پہنچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین ف ع کہا طیبی نی کہ تہا سبب اوسکی گر پڑنی کا زمین پر یہہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس وہنون نی گمان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر ہی زمین کی پس گر پڑی و سر سی مین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مینی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنے کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی تہی پس پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہہ یارون اپنی کی ورہان کیا مینی واسطی سارا حال اوس کا جو اوس فرمایا انحضرت نے کہ پہیلا و پانوا پنا سر پہیلا یا مینی پانوا پنا پس ماتہہ پہیرا انحضرت نی پانو پر پس اچہا ہوگیا پانو گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر قال لما کان یوم الخندق نحفر فعرضت کدیۃ شدیدۃ فجاءوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ھذہ کدیۃ عرضت فی الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنہ معصوب بحجر ولبثنا ثلثۃ ایام لا نذوق ذواقا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعول فضرب فعاد کثیبا اھیل فائتفکت الی امراتی فقلت ھل عندک شیء فانی رایت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم خمصا شدیدا فاخرجت جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بھیمۃ داجن فذبحتھا وطحنت الشعیر حتی جعلنا اللحم فی البرمۃ ثم جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسارر تہ فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بھیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر فقال انت ونفر معک فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل الخندق ان جابرا صنع سورا فحی ھلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینتکم حتی اجی فجاء فاخرجت لہ عجینا فبصق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک ثم قال ادعی خابزۃ فلتخبز معک واقدحی من برمتکم ولا تنزلوھا وھم الف فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ھی وان عجینا لیخبز کما ھو متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہی غزوہ احزاب سی کہودتی تہی یعنی خندق گرد مدینہ کی درمیان اپنے اور درمیان مشرکون

پس کھودا رہا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرتؐ کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتھر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق مین پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ مین اوترونگا
یعنی خندق مین پہر کہدی ہوئی حضرتا و پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتہہ پتھر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین نی اس حال مین کہ چمکتی تہی
کوئی چیز چمکنی کی ف ح ذوق ز براول سنی وہ چیز کہ چمکی جاوی قسم کہانی اوپنی سی یعنی بہوکی تہی تین رنگ دی تہی کہ کچہہ چمکتا تہا ہمت پس آنحضرتؐ نے
کدال یا کدالا اور مارا اوس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت بیت پہسلتی جا برکہتی ہین کہ پہر امین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی ورنام او سکا سہیلہ بنت معوذ
انصاریہ تہی پس کہا مینی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی مینی آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکلا او سمین سی ایک تہیلا کہ او سمین قریب
سا ڑہی تین سیر کی جو تہی اور نہا ہماری پس ایک بچہ بکریکا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا مینی او سکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ دالا ہنی گوشت ہانڈی
سین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چکی سی عرض کیا مینی پس کہا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکریکا اور پیسی ہین سیری بیوی نی
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آیی آپ اور کچہہ لوگ ساتہہ آپ کی پس آواز دی آنحضرتؐ نے کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرتؐ کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بہی ہین فارسی کی کہ
آنحضرتؐ نے اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤنگا مین اور تشریف لائی حضرتؐ پس نکال لایا
مین گوندہ حضرت کی آٹا کندہ ہوا پس آپ نی دالا آپنا دہن سمین اور دعا برکت کی کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہمارے کی پس آپ نی دالا اور دعا برکت کی پہر فرمایا
یعنی میری بیوی کو کہ بلاؤ تی پکانیوالی کو پس جا پکی روٹی وہ سا تہہ میرے اور نکال گوشت سا تہہ چہری کی ہانڈی اپنی سین سے اور نہ اوتارنا ہانڈی کو چولہی سی کیونکہ جابر نی اور اہل خندق ہمراہ ہین
یعنی تین سو نکی بہوکی سیر خوراک پس قسم کہایا ہون مین اسکی ایسا کہایا سا نے یعنی کہانی تین سی یہانتک کہ باقی چہوڑا او سکو اور پہر بہی اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی
ہماری ایسا جوش مارتی تہی جیسکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسکہ تہا نقل کی ہی بخاری و مسلم نی ف ح یعنی دونون چیزین جونکی تو موجود
تہین یہہ تمام اون منبع البرکات صلعم سے کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان و ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہین اور سوائی اسکی بہت معجزہ ہوی ہین
حضرت سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیر ذلک
جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہو گیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہین دلیلین نبوت کی اپنے
کتابون مین اور بہت جہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہمسی دلائل النبوۃ وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار
حین یحفر الخندق فجعل یمسح راسہ یقول بؤس ابن سمیۃ تقتلک الفئۃ الباغیۃ رواہ البارد و مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سے کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو
او سوقت کہ کہودتی تہی آنحضرتؐ یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرتؐ نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر او جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
او شقت او محنت مٹی سمیہ کے ف ح سمیہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی او زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ان کا ہی کہ مسلمان ہوی تہی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور نہ پہری تہی سی یہانتک کہ خبر مارا او جہل لعین نی اونکی فرج مین اور مارڈالا اونکو پس آنحضرتؐ عمار کی سختی او محنت کو یاد کرتی ہین او ندا کرتی
ہین اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو تین ہمہ وقت تیرا ہی و حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ اسلمی فرمایا ت آقتل کریگی تجکو ایک جماعت کہ بغاوت
کریگی اور نکل جاوینگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی ہے یہہ مسلم نی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرتؐ نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی او سمیہ عمار کی کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی
ملزم اس جماعت سی معاویہ و قوم اونکی ہی اسلیئے قتل عمار کا صفین کے لڑائی مین ہوا و عمار ساتہہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی تہی او یہہ حضرت علی کی حجت ہی لیسی تین سی اس قضیہ
مین جیسا کہ آیا ہی عمرو بن العاص معاویہ کی پاس تب کہ عجب کا شکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر مارے ہاتہہ لیی ہوا گیا معاویہ نے کہا کہ شکل کیا ہی عمرو نے کہا سنی ہا کہ آنحضرتؐ نی فرمایا عمار کو
کہ قتل کریگی تجکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا او سکو جنگ مین لیا او منقول ہی معاویہ نی دلیل کی تہی اس حدیث کے معنون کہتی تہی نحن فیہ بلغتنا

طالبۃ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویہ نی عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی سی کمتر مین پہسلا جاتا ہی یعنی
ایک ادنی شخص کے ماری جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل کیا جاویگا
اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیونمین سی اور سب صدق و حق ہی پہر دیکہا مینی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو کہ کہا
ظاہر یہہ ہے کہ دونو تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سی افترا ہی اونپر **تنبیہ** کہتا ہی مولف کہ ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کے معاویہ
کی حقمین نہ کہولنی لگنا اسلیی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حقمین نہ کرنا تم اونکو نشانہ
بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست رکہا اونکو پس میری محبت کی سبب سے دوست رکہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض
رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی کہ
پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بہی باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سے حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی از انجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بہی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین انس سی گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میرے امت مین سے روبرو کی گئی میری اسحالمین کہ جہاد کرتی
ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر الخ پس وہ بہی معاویہ اور لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیی غرضکہ اونکو برا نہ کہی اور نہ بغض رکہی اونسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکہتی
شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیی اہل سنت کو اپنی دلکی تئین اہل بیت اطہر رض کی بغض سے اور تمام
صحابہ کرام رض کی بغض سے اور مہر سکوت رکہنی چاہیی زبانپر **بیت** کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کہ درین راہ کار دارد کار ٭ ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم من غل
اخوانا علی سرر متقبلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالی تو اونکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن تشنیع سی اعاذنا اللہ ووفقنا لما یحب
ویرضی **وعن** سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُجْلِیَ الْاَحْزَابُ عَنْہُ الْاٰنَ نَغْزُوْہُمْ وَلَا یَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْہِمْ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہوگئی اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کے مقابلہ سی
ف ح ع یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ و عداوت پر اجتماع اور اتفاق کیا تہا تمام وہانکی کفار نی چنانچہ اسی لیی اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتی ہین کہ مشرک
اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزارہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور اور سردار تہی اور گذرا فریقین
پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی نازل فرمائی مدد اپنی کہ بہیجین ہوائین اور لشکر
ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلونمین رعب پس درہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل یہہ قصہ تاریخ اور حدیث کے کتابونمین مذکور ہی پس اوسوقت آنحضرت نے بطریق دینی خبر غیب
کی فرمایا **ترجمہ** کہ اب یعنی مابعد اسوقت کی جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتداءً اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگے طرف اونکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح یعنی
اور وہ نہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان اونپر چڑہ چڑہ کر گئی اور
فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَہُوَ یَنْفُضُ رَاْسَہٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ
وَاللّٰہِ مَا وَضَعْتُہٗ اُخْرُجْ اِلَیْہِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ فَاَشَارَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ایہم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال نسکانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ اور روایت سے عائشہ سی کہ جب پھیرے رسول اللہ صلعم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتیار یعنی تھارہی نے اپنی سب جارع ہوئی جنگ سی اور غسل کیا ف ح یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون میں آیا ہی کہ ایک جانب سر کی ہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا ترجمہ کہ آئی حضرت کی پاس جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سی کہ پڑی تہی غزوہ خندق مین پس کہا جبرئیل نی آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نی تو رکہی ہتیار قسم ہی اللہ کی میں نہین رکہی ہتیار چنانچہ دیکہتی ہی ہوں تم کو طرف ان کافرونکی پس فرمایا آنحضرت نی پس کہان قصد کرون مین اور کہا کی طرف بکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سے کہ مدینہ سی تین چار کوس پر رہتی تہی اور انہون نی عہد شکنی کی تہی کہ ساتہہ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ ہی کہتی تہی کہ پہنچا ان کو سکاب ہی ہاتہ ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نی آنحضرت کو اون پر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہی اور جو جو معجزے کہ ہر قضیہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نی لکہی مین ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ہم اس نی گویا مین دیکہتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتہہ زبرعین معجمہ اور حرم لون کی اور زبر سی بہی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار مین سی ترجمہ سوارون کی جماعت سی کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ اوس وقت مین مدت لوگونکی تہی پس دیکہنا اوٹہنی غبار کا اوسمین سی دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سی اوٹہا اور غالب یہہ ہے کہ سردارون کی جبرئیل تہی اور جبرئیل ساتہہ تہی اونکی یا وہ ساتہہ تہی آنحضرت کی اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسی لیی ہی کہ وہ مانند تابعدارون اونکی کی تہی اور معجزہ یہان آنا جبرئیل کا ہی ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیی اور دیکہنا غبار کا لشکر سی چند کہ وہ بذات معلوم نہ ہوتی تہی وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت جابر کی یہہ ہی کہ لوگ دن حدیبیہ کی حال آنکہ آنحضرت کی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سی پہر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہین ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس سی اور پیوین اوس سی مگر ہی پانی کہی جو اکی چہاگل مین سی یعنی وظاہر ہی یہہ نہین کفایت کریگا سکو پس کہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا چہاگل مین یعنی اوسکی اندر یا اوسکی منہ مین پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیونکی درمیانمین سی مانند چشمون کی کہا جابر نی پس پیا ہمنی اور وضو کیا ہمنی ف ع پس سعادت اونکی کہ کیسی ہی ظاہر اور باطن کی حامل ہوئی اونکو اوس پانی سی وہ فضل تہا سب مرایندہ ہین ترجمہ کہا اوسنی اور ہمنی جابر کی کہ کتنی تہی تم یعنے اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ کہا جابر نی یعنی دل جواب مین کہ اگر موتی ہم لاکہہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پھیر جواب اونکی یہ تہا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر عبارت یہہ تہا کہ کہتی ہزار اور یا سو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بہت سی اوپر یہہ تہی اہل حدیبیہ جماعت تین چند جداجدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی شفیرہا ثم دعا بانا من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فاروا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری اور روایت براء بن عازب سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کی ف ح اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضی کہتی ہین

کہ زیادہ چودہ سو سی تہی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تہی اور چلی
جاتی تہی ایک وقت مین چودہ سو تہی اور ایک وقت مین پندرہ سو ہوئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہ گئی یا مدار غلبہ ظن اور تخمین پر ہی ترجمہ اور حدیبیہ کہ فصیح تر
تخفیف ہی سی ہی نام ایک کنوی کا ہی کہ مکہ سی دس بارہ کوس پر ہی پس کہینچا ہمنی پانی اوسکا پس نہ چہوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت صلعم کو پس
آئی آنحضرت کنوین کی پاس اور بیٹہی کنوین کی کناری پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر ڈالا
آب دہن کنوی مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوی کو ایک ساعت ف ع تا پہر جاوے شاید کہ یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور مراد
اس سی ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورونکو یہانتک کہ
کوچ کیا وہان سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ظاہر یہہ ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سی اور معجزی حدیبیہ مین مکرر ہوئی

وعن أوف عن أبي رجاء عن عمران بن حصين قال كنا في سفر مع النبي صلى الله عليه وسلم فاشتكى إليه الناس من العطش فنزل فدعا
فلانا كان يسميه أبو رجاء ونسيه عوف ودعا عليا فقال اذهبا فابتغيا الماء فانطلقا فتلقيا امرأة بين مزادتين أو سطيحتين
من ماء فجاء بها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاستنزلوها عن بعيرها ودعا النبي صلى الله عليه وسلم بإناء ففرغ فيه من أفواه
المزادتين ونودي في الناس اسقوا فاستسقوا قال فشربنا عطاشا أربعين رجلا حتى روينا فملأنا كل قربة معنا وإداوة وايم الله لقد أقلع
عنها وإنه ليخيل إلينا أنها أشد ملئة منها حين ابتدأ متفق عليه اور روایت ہے عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہون نی عمران بن حصین
صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوتری آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سے اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجا سی یعنی پس تعبیر کیا
اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون
دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر یا کہا راوی نی درمیان دو سطیحون پانی کی اور سطیحین بہی کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ دونون
صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نی کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نی ایک
باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہال کے دہانون مین سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی آپسمین ایک دوسری کو
پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نے کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسی تہے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری ہمنی ہر
مشک اور ہر چہاگل کہ ہماری ساتہہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لیئی اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پہرا اوس پکہال سی اس حال مین
کہ تحقیق شان یہہ تہی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تہا طرف ہماری یہہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اپنی اوس وقت سی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نی پانی لینا اوس سے نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سبہون نے پانی پیا اور باسن بہرے اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع
کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نی کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین
کی درمیان مین مانند اوسکی کوئی ساحر نہین ہی یا نبی برحق ہی الخ وعن جابر قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلنا واديا
أفيح فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته فلم ير شيئا يستتر به وإذا شجرتان بشاطئ الوادي فانطلق رسول الله
صلى الله عليه وسلم إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله تعالى فانقادت معه كالبعير
المخشوش الذي يصانع قاعدة حتى أتى الشجرة الأخرى فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي

عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یہانتک کہ اوتری ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئی آنحضرت رفع حاجت کی لیی یعنی پائخانہ پس نہ دیکہی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتہر سی کہ پردہ کرین ساتہہ اوسکی لوگون سی اور ناگہان دیکہی آنحضرت نی دو درخت بیچ کناری میدان کی پس گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سی پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی اور فرمایا کہ فرمان برداری کر مجہپر یعنی واسطی پردہ کرنیکی مجہپر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس گردن کہی اوس درخت نی ساتہہ آنحضرت کی مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان برداری کرتا ہی اپنی کہینچنی والیکی یہانتک کہ آئی آنحضرت دوسری درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطی پردہ کرنیکی مجہپر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتہہ حضرت کی اوسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نی کی تہی یہانتک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت آدہون آدہ راہ پر درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکی فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپسمین اس حالمین کہ سایہ کرنیوالی ہو مجہپر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہو گئی وہ دونون یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نی درمیان مین اون دونون کی جابر کہتی ہین پس بیٹہا مین اس حالمین کہ باتین کرتا تہا اپنی دل سی ف ح یعنی بیچ واقع ہونی اس امر عجیب کے کہ دیکہا مینی حضرت سی اپنی دل سی کہتا تہا کہ یہہ کیا ہی اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تہا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی ہی کہ اپنی دل سی باتین کرتا ہی اور اوسکو حدیث نفس کہتی ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجہسی التفات اور دیکہنا ایک جانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنی دل کی ساتہہ اور التفات نہین رکہتا تہا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکہا مینی تو ناگہان دیکہتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیی آتی ہین ادہر کو اور ناگہان دیکہتا ہون اون دونون درختونکو کہ تحقیق جدا ہو گئی ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سی اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس اس مین دو معجزی ہوئی ✦ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سی کہا دیکہا مینی نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کی پس کہا مینی ای ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہی کیا ہی یہہ زخم کہا یہہ زخم ہی کہ پہنچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نی کہ پہنچایا کیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہنچا تہا کہ لوگون نی گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس پس پہونکا آنحضرت نی اوس زخم کی جگہہ مین تین بار پہونکنا پس نہ پایا مینی دکہہ اوسکا اسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سی کہ کہا خبر پہنچائی آنحضرت نے مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلی اس سے کہ آوی لوگونکو خبر اون کی مرنیکی ف ح یہہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتہہ پیش میم کی نام ایک شہر کا ہی شام مین سی سنہ آٹہہ مین شہید ہوئی تہی اور مسلمان تین ہزار تہی اور روم ایک لاکہہ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہی حضرت کا اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی خبر موت کی پہنچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی لیا نیزہ زید نی یعنی اسلیی کہ یہہ امیر لشکر کی تہی اور عادت یہہ ہی کہ لیتا ہی نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کئی گئی پہر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کئی گئی یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نی پس شہید کئی گئی فرماتی تہی آنحضرت یہہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی آنسو گراتی

تہین یعنی بسبب غم اونکیکی یہانتک کہ لیانشان اوس شخص نے کہ لقب اوسکا شمشیری شمشیران خدا سی ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سی لیکی وہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہہ سی اوس روز آتہہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اللہ مین بزرگی کی یہی ہی ترجمہ مراد رکہتی تہی حضرت یعنے کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہہ کلام انکی ہی اونکی مابعد کی راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نی مسلمانونکو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی خالد کی ہاتہہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ماتہہ سی سالمت رہے

وعن عباس قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکض بغلتہ قبل الکفار وانا اخذ بلجام بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفہا ارادۃ ان لا تسرع وابو سفیان بن الحارث اخذ برکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ عباس ناد اصحاب السمرۃ فقال عباس وکان رجلا صیتا فقلت بأعلی صوتی این اصحاب السمرۃ فقال واللہ لکأن عطفتہم حین سمعوا صوتی عطفۃ البقر علی اولادہا فقالوا یا لبیک یا لبیک قالوا فاقتتلوا والکفار والدعوۃ فی الانصار یقولون یا معشر الانصار یا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوۃ علی بنی الحارث بن الخزرج فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی بغلتہ کالمتطاول علیہا الی قتالہم فقال ہذا حین حمی الوطیس ثم اخذ حصیات فرمی بہن وجوہ الکفار ثم قال انہزموا ورب محمد فوا للہ ما ہو الا ان رماہم بحصیاتہ فما زلت اری حدہم کلیلا وامرہم مدبرا رواہ مسلم اور روایت ہے عباس سی کہ کہا حاضر تہا مین ساتہہ آنحضرت کی دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا پانچ شوال کی سنہ آتہہ مین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہہ مشی ح مہملہ اور زیر نون اپہلی کی اور بعد اوسکی ی ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پہری عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا گشت خون شدید پس پہرے مسلمان پشت دیکر ف ع ح یعنی بعضی جلد باز مومنین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا نتہا بلکہ پہر کر آنحضرت کے پناہ مین آئی تہی تا مدد مانگین آنحضرت سے حاصل یہہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف اوس خچر کا نام دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سی معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکونسی اور آیا ہی آنحضرت نی رد بہی کئی ہین بعضی ہدی مشرکین کی پس بعضونے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب معلوم ہونی تاریخ کی اور اکثر اسپر کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کچہ اوس سی کیا ہی کہ طمع کہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانونکی اور دیکہا اوسکو خلاف اسکی ترجمہ اور مین پکڑی ہوئی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہا مستا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنونکی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا معتب بن ابجات بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی زراہ ادب اور محافظت کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی عباس کو اور ردی اصحاب سمرہ کو ف ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کہ تلے ایک صحابی نی حدیبیہ مین کی اوسکو بیعت رضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت ہمین بچین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی وہ مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا نہی بلند آواز سی کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی ہو تو بیعت اپنے کہ واقع ہوئی تہی نیچی درخت کی پس بعباس نی قسم ہی اسکی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوسوقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنی گایون کے اپنی بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کی آتی ہین ویسی ہی وہ آئی پس کہا اونہون نی ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہہ کافرونکی اور دعوت یعنی استعانت و پکارنا انسمین کا انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مدد کرو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اوپر اولاد حارث بن خزرج کی

ف ع پس پکارا گیا اسی بنی بحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد دو بھائیون کی ہین ایکا دس اور دو سر خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سے ہین پس دیکھا آنحضرت نی اس حال مین کہ وہ اپنی خچر پر سوار تھی سند خوبصورت کہنی ابی کی اوپر چلانی اوسکی کی اور بعضون نے کہا مانند اوس شخص کے کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی تاکہ دیکھی طرف اوس چیز کی کہ دیکھی ہی اوس سی درحالیکہ مائل تھی طرف قتال اور لڑی کی یعنی صحابہ جو لڑتی تھی آنحضرت گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکھتی تھی پس فرمایا آنحضرت نی یہہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی ہر لین آنحضرت نی کنکریان پس پھینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہکہ شباہت اوجوہ پھر فرمایا یعنی ازراہ تفاول کی یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہی مجھے کی پس قسم ہی سچی نکلی شکست مگر بسبب اسکی کہ پھینکین آنحضرت نی کنکریان اپنی یا نتہا واقعہ مگر ڈالنا کنکریون کا یعنی ورنہ ہوا قتال و شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا مین نیزہ ہی و شدت اور تلوارین اونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل نقل کی ہیہقی ف ع اسمین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کی ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزی پس ہوا گہٹی ہی وہ

وعن أبي إسحاق قال قال رجل للبراء يا أبا عمارة فررتم يوم حنين قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن خرج شبان أصحابه ليس عليهم كثير سلاح فلقوا قوما رماة لا يكاد يسقط لهم سهم فرشقوهم رشقا لا يكادون يخطئون فأقبلوا هناك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء وأبو سفيان بن الحارث يقوده فنزل واستنصر وقال أنا النبي لا كذب أنا ابن المطلب ثم صفهم رواه مسلم وللبخاري معناه وفي رواية لهما قال البراء كنا والله إذا احمر الباس نتقي به وإن الشجاع منا للذي يحاذي به يعني النبي صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہی ابی اسحق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطے براء بن عازب صحابی کی کہ اے ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سے دن حنین کے کہا براء نی قسم ہی اوسکی نہین پیٹہ دی آنحضرت نی یعنی حقیقۃً اور صورۃً ولیکن بیشک نکلے ہوا کہ کلی یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کی صحابہ مین سی نہتی و بیخبر تہے ہتیارون سی ملی ایک قوم تیر انداز سی یعنی ہوازن کی نزدیک تہا کہ گرے کوئی تیر یعنی مین اوسی سی اندازہ تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس مارتی و تسمہ مارتی اون نوجوانونکو تیر نہین قریب تہی کہ خطا کرین ف ع یہہ جوابے براء نی خوب بنی یا اسلئے کہ قصد یہ کلام یہہ تہی کہ کیا تم بہاگے تہی پس یہہ پوچہنا مقتضی اوسکو تہا کہ آنحضرت بہی بہاگے ہون اونکی پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہین بہاگے ہی لیکن ایک جماعت صحابہ کے تہی کہ اونپر ایسا ایسا کچہہ گذرا تو حملہ پس متوجہ ہوئی وہ جوان اوسوقت مین اوس مکانمین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی واسطے دہانگنی کی پس اوسوقت مین نہین صادق آتا ہی وہ یہ بہی گمان کیونکہ طلب دہی کی پس ہی تہی کہ کسی لیکن خوب تر ین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ یہ ہی مسلمان پشت دہی کرا اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی انچہ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہہ ہی کہ قوم ہوئی تہی و نکو صورت پشت دہی کی یہہ بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کی اونکی طرف اور اواز کردی عباس کے اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی و انقیاد کیا صورت فوا سی طرف سیرت قوا کی ترجمہ و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوا تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابو سفیان بن حارث جلتی ہی اوسکی آنحضرت کی یا کھینچتی تہی حضرت کی خچر کو ف ع اور یہہ ظاہر مین حاصل ہی و سکی کہ جواب پر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابو سفیان کا ب لیکن ممکن ہی حمل کرنا اوسکا ثانی و اب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑتی ہونگی کبہی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی و عباس رکاب کا اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان رکاب یا مائل رہتی اوسپر کہ او حالت مین بسبب شدت کی احتیاج دونونکی باگ پکڑنیکی ہوئی موثر حملہ پس اوپر ہی آنحضرت یعنی خچر سی و طلب کے اللہ تعالی سی مدد و فتح اور کہا آنحضرت نی مین پیغمبر ہون کچہہ جہوٹ نہین اسمین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب و مطلب مین تب کو حرکہ ہی جیسکہ معمول ہی پڑہنی کا جمع اور نظم مین اور صادر ہوا یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کی بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو شعر اور آنحضرت نی اپنی نسبت کیا حد کیطرف بایکیطرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تہی عادت بزرگی مین اور حضرت نی جو اپنی تعریف کی تو یہہ ازراہ

ریا و سمعۃ کی نتہی بلکہ جیسی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت و جوانمردی دشمنونکی آگی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ اس راہ سی اپنی تعریف کرنی جائز ہی ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونی مسلمانونکی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہکر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی اور واسطی بخاری کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈہونڈتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی سبب اونکی اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کی ف ع یعنی جسجگہہ وہ ہوتی وہ بہی وہین ہوتا اور معنی یہہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم کی حضرت پر پس یا یہہ کہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی براء ساتہہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع ح اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہہ ہوا کہ حضرت نی اوترکر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکی کفار کیطرف اور اونہون نی شکست پائی بسبب اوسکی جیسکہ پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کے ہی **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کی دن حنین کے پس پشت دی بعضی آنحضرت کی صحابہ نی پس جبکہ گہیرا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت نی ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافرونکی مونہونکو یعنی سامنی اونکی مونہونکی ڈالی اور کہا بری ہوئی بابری ہو جیو منہہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اونمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دونو آنکہونکو ساتہہ خاک اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی مونہون کیطرف پس پہری کافر پیٹہہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین اونکی درمیان مسلمانونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اسمین تین معجزی ہوئی حضرت کی ایک تو یہہ کہ پہنچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسرے یہہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کی اوس تہوڑی سی مٹی سی باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا حاضر ہوئی ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین مین ف ح اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کے حق مین اون لوگونمین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قرمان تہا اور تہا وہ منافقونمین سے اگرچہ ظاہر نتہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرونسی سخت ترین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کے سی کہ فرماتی ہو تم وہ دوزخیونمین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہ کہ وہ دوزخیونمین سی ہی ف ع یعنی بات وہی ہی جو مینی کہی
اگرچہ ظاہر ہو تجکو خلاف اوسکی اس لیے کہ صورت اعمال کا کچہہ اعتبار نہین ہی مدار اچہی احوال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہی بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کی کہ باوجود اس جد وجہد اوسکی کی لڑتی ہین کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اوس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تہا ناگہان
پایا اوسنی درد زخمونکا پس قصد کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہہ اوس تیر کی ف ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین
آیا ہی لفظ اسہما ساتہہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا
تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مر گیا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی اس روایت سی شاید کہ دونون امر کیی ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو
تلوار سی کیا واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑی گئی کتنی ایک شخص مسلمانون
مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نی بات آپکے کہ آپ نی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیونمین سی ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف ع
یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتہہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع مراد فاجر سی
منافق ہی یا فاسق اون لوگونمین سے کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا کی یا ملاتی ہین ساتہہ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہے
کہ ہو یہہ جملہ داخل تحت اعلام کی یا جدا بیان ہو واسطی اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتی ہین یا اذان
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطی غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ سب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود
محروم ہوتی ہین اونکی ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ح یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخمین ہوگا اور مذہب یہہ ہی کہ اگر مومن ہے
اور تصدیق ایمانی رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخمین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا بہی ایک فرد ہی قاتل مومن کے اور قرآن مجید
مین حکم کیا ہی اوسکی خلود کا دوزخمین اور علمانی اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین
رہتا ہی پس وہ ہمیشہ دوزخمین رہنی کو مخصوص ساتہہ کافر کی نہین رکہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کی مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم وعن عائشة
قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشيء وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندي دعا الله ودعاه ثم قال
اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتيته جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والآخر عند رجلي ثم قال احدهما
لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الاعصم اليهودي قال فيماذا قال في مشط ومشاطة وجف
طلعة ذكر قال فاين هو قال في بئر ذروان فذهب النبي صلى الله عليه وسلم في اناس من اصحابه الى البئر فقال هذه
البئر التي اريتها وكان ماؤها نقاعة الحناء وكان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجه متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نی کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ
نہین کی ہی ف ع ح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرحکا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حال آنکہ نہ کی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکتی تہی اوسکو اور یہہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام کے

لہ تا تعارض لازم نہ آوی ساتہہ اور امامون کی اور حدیثون کی کہ اون سی عدم خلود معلوم ہوتا ہی

حضین یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی یعنی موسی علیہ السلام کی خیال مین یہہ ڈالا گیا کہ کفار کی سحر سی سیان وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حال آنکہ
وہ دوڑتی نہ تہین بلکہ اونہون نی پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کی وہ اچہلنی لگین انکی خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کی خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہی اونکی تو قادر نہین ہوتی تہی اونپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سی تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان اقتضای
بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنی مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہہ تہی کہ معلوم ہو جاوی تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر
اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر
حضرت کو ساحر کہتی تہی پس حقتعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہہ ساحر نہین ہی اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنی کی حدیبیہ سے تہا ذیحجہ
کی مہینی مین سنہ چہہ مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کہی ہی علما نی اور ایک روایت مین چہہ مہینی اور بموجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہی کہ قوت اور
غلبہ اوسکا چالیس روز ہو اور رہنا بعضی علامتونکا چہہ مہینی تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے
ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہی آنحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور مستمر رہی اوسپر اسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کی اور اوترنی بلا کی اور کہا ہی علما نی کہ خاص
لوگون سی اوسیوقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہنچی اور اورونکو چہوڑ رکہتی ہین کہ دعا کرتی ہین تا اپنی وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانا تو نی اور خبر رکہتی ہی تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نی بیان کیا میری لیی بیچ اوس امر کی کہ طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سے پہر بیان کیا اوسکو کہ آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک اون مردون مین سی میری سر کی پاس اور دوسرا
میری پانو پاس پہر کہا ایک نی اونمین سی واسطی دوسری کی کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسری نی کہ سحر کیا گیا ہی کہا اوس ایک نی اور کسی سحر کیا ہی
اوسکو کہا دوسری نی کہ سحر کیا ہی اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی ف ع کہا بعضون نی کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے
ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنی والیونکی سی یا نفوس سواحر سی کہ جو گرہ دیتی ہین ڈورونمین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی نی کہ
خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سی اسلیی ہی کہ روایات کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نی سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کی کہ لگائین کمانکی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوین
مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نی سحر کی جگہہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہہ
دونو سورتین اوسپر پس تہی حضرت علی جب پڑہتی ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نی کچہہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اس بات مین کہ آنحضرت
سحر زدہ ہین اسلیی کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سی یہہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ قضیہ اور ہی پس یہہ قضیہ غیر ہی اوس قضیہ کی کہ اس حدیث مین ہی
اور ممکن ہی جمع ان دونون مین ساتہہ واقع ہونی دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی لیی تا کہ دو چند ثواب ملی آپ کو ایک اون دونونکا کہ جو اس حدیث
مین ہی واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نی کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسری نی بیچ کنگہی کی اور اون بالون کی
کہ کنگہی کرنی سی جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شکوفہ درخت خرما تر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوین ذروان کی کہ نام ایک کنوین کا ہی مدینہ مین پس گئی
آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیون کی اپنی اصحاب مخصوصین سے طرف اوس کنوین کی پس فرمایا کہ یہہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوی کا پانی مینڈہی
کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شکوفی اوسکی یعنی وہ جو اوسمین دفن کی گئی تہی سر تہی شیطانونکی پس نکالا اوسکو حضرت نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح مشابہت
شیطانون کی سرون کی ساتہہ دی بسبب وحشتناک اور بدہیئت ہونی اونکی کی اور عرب شیطانونکی سرونکو نہایت برا اور بدہیئت جانتی تہی اور بعضون نی کہا

کہ مراد شیطانونسی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوئی ذروان
سی پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبہوئین ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی اوسپر
گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئین کہ اوسمین سی نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین
و آرام ہوتا جاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کی سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کوین کے اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور یہہ بہی
روایتونمین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانی کو دوست نہین رکہتا مین **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاہُ ذُوالْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اعْدِلْ فَقَالَ وَیْلَکَ فَمَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ
اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلَاتِہِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِہِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ
یَنْظُرُ اِلٰی نَصْلِہٖ اِلٰی رُصَافِہٖ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدْحُہٗ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اَیَّتُہُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ
مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ مِثْلُ الْبُضْعَۃِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فِرْقَۃٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَشْہَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْہَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَہُمْ وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ
حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعْتَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِیُ الْجَبْہَۃِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ
مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ فَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ فَیَاْمَنُنِیَ اللّٰہُ عَلٰی اَہْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ
فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَہٗ فَمَنَعَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ
مُرُوْقَ السَّہْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَیَقْتُلُوْنَ اَہْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَہْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُہُمْ لَاَقْتُلَنَّہُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذوالخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسکی حق مین یہہ آیۃ اوتری ہی
وَمِنْہُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ پس وہ منافقونمین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلینگے اور یہہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہی ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تہی ہر کسیکو بقدر حاجت کی پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مینی بے انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور
زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرونمین **ف** ع اسلیے کہ امیدوارے اور سودمندی تمہارے میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوای نا امیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہہ کہ جب حکم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجیے مجکو یہہ کہ گردن مارونمین اسکو پس فرمایا چہوڑ دے
اوسکو **ف** ح شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سی باوجود اسکی کہ آپنے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤنمین اونکو تو البتہ
قتل کرون اونکو جواب یہہ دیا گیا ہی اسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگونسی اور یہہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا اونکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسی یہانتک کہ بہتونکو اونمین سی قتل کیا
انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جو اکمل نی کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتے تہی اپنی نفس کی لیے باوجودیکہ ایسی

زیادتی کی اوسنی کہ کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر آپ نی بدلہ نہ لیا باوجود اسکی کہ یہہ باتین موجب
قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیی اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی اور
یہہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنی حضرت کیکی قتل کرنی اوسکی سی ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسلیی کہ تحقیق واسطی اوسکی تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکیکی کہ بہت اچہی طرح پڑہینگے از راہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزی اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکیکی ف ح یعنی ظاہر مین
نماز اور روزی اونکی زیادہ اور قوی تر ہونگی نماز اور روزی تمہاری سی اور مارنی نمازیون کی سی نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول
نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نی ایک شارح سی یہہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہینگی قرآن یعنی مداومت
کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ بڑہیگا قرآن اونکی حلقونسی یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکی اوپر نہین چڑہینگے اور مقبول نہین ہونگی یا قرآن اونکی زبانونسی تجاوز کر کر دل تک نہین پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اوسمین نکلینگے دین سے یعنی طاعت امام
سی یا اسلام سی جیسیکہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی دیکہا جاتا ہی طرف پیکان اوسکیکی طرف پے اوسکیکی طرف نصی اوسکیکی اور وہ سر اوسکی ہی دیکہا جاتا ہی طرف پرون تیر کی
یعنی گذر جاتا ہی تیر شکار مین سے پیکان سی لے پر تک پس نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچہہ اثر درحالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سی اور خون سی ف ح یعنی یہہ فرقہ
ایسا دین سی نکل جاویگا کہ جیسا تیر باین صفت شکار سی نکل جاتا ہی کہ کچہہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سی کسی اوسکی جزو مین نیچی سی لی اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی
اور اس حدیث سی استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نی کہا ہی کہ مراد اس سی یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل اہوا کا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علی رض سی بیچ شان خوارج کی بہی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کی کی کہ ذوالخویصرہ ہی یہہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا انسی ایک دونو بازوون اوسکی مین سی مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اوسکو ذوالثدیہ بہی کہینگے ساتہہ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کی اور وہ سردار
خارجیونکا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہہ مرد اور ہمراہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگونمین سے یعنی اپنی زمانی کی لوگونمین بہتر ہونگی اور
مراد انسی حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی مین یہہ حدیث آنحضرت سی اور گواہی
دیتا ہون مین یہہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑی اوس جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور جب فتح یاب ہوئی حضرت علی اونپر
اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نی ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولونکی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا مینی
طرف اوسکی اور پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی بجای اتاہ ذوالخویصرہ کی کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہے
یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئین تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہہ مخالفت ظاہر ہی
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال رکہتی تہی منڈاتی نہین تہے مگر بعد فراغ حج کی سوای علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتی تہی
بسبب اسکی کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہنچی ترجمہ پس کہا اوسنی ای محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان برداری کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ اوپر زمین کی لوگون کی اور بہیجا ہی مجکو خلق پر تا عدل کرون اونمین اور نہین امین جانتی تم مجکو اور
اعتماد نہین کرتی مجپر پس پوچہا ایک شخص نے یعنی عمر رض نی درخواست کی اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کرنی سی پس جبکہ پیٹہہ پہیرا اوس
شخص نے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اس شخص کے اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگی قرآن نہ پڑہیگا اونکی حلقونسی نکلینگے اسلام سی یعنی اسلام کی کمالی سی

یا اطاعت امام سی مانند نکلجانی تیر کی شکار مین سی پس قتل کرینگی وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگی بت پرستونکو یعنی اونسی جنگ نہین کرینگی باوجودیکہ اہم ہی
جنگ کرنی اونسی فرمایا آنحضرت نی اگر بالفرض پاؤنمین اونکو اور میری زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونمین اونکو مانند قتل کرنی عاد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع مراد عاد کی قتل کرنی سی ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھہ قتل کی مشاکلت کی لیی ہی والا عاد قتل نہین کیے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئی ہین
باد تند سی اور استیصال کیی گئی ہین ساتھہ ہلاک کرنیکی وعن ابی ہریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وہی مشرکۃ فدعوتہا یوما
فاسمعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ
ان یہدی ام ابی ہریرۃ فقال اللہم اہد ام ابی ہریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی
الباب فاذا ہو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ہریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعہا
وعجلت عن خمارہا ففتحت الباب ثم قالت یا ابا ہریرۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا تہا مین بلاتا اپنی مان کو طرف اسلام کی اس حالمین
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مینی اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی میری مان نی مجکو آنحضرت کی حقمین وہ چیز کہ ناخوش رکہی مینی یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان مین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اوسوقت یا اب ذکر کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اس حالمین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکی اوسکی حال پر کہ یہہ مان میری ہی تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہہ حال ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا مانگئی اللہ تعالی سی یہہ کہ ہدایت
کری ابو ہریرہ کی ماں کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا ہدایت کر ابو ہریرہ کی مان کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنی آنحضرت کی پس جب
پہنچا مین طرف دروازی مان اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی مان میری نی آواز میری پانو کی پس کہا اوسنی ٹہیر تو اپنی جگہہ پر اے ابو ہریرہ یعنی اندر نہ آ
ٹہیرا رہ اور سنی مینی آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نی اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سی یعنی ماری جلدی کی بعد پہننی کرتی کی اوڑہنی نہ اوڑہی اور دروازہ
کہولنی کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا ای ابو ہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور
رسول اوسکی پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کی اس حالمین کہ مین روتا تہا ماری خوشی کی ف ح رونا کبہی غم سی ہوتا ہی اور کبہی خوشی سی بعضی خوش طبعون نی
کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سی ہی کہ غم بصورت آنسوونکی ہو کر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نی اللہ کی اور شکر کیا میری مانکی اسلام لانی پر اور کہا
نیک نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی کچہہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سی یا تقدیر یہہ ہے کہ پہنچا تو ای ابو ہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کی اور معجزہ یہان
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کی اثر کا ہی ابو ہریرہ کی مان کی حقمین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کی وعنہ قال انکم تقولون اکثر ابو ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المہجرین کان یشغلہم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان
یشغلہم عمل اموالہم وکنت امرأ مسکینا الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ملء بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط
احد منکم ثوبہ حتی اقضی مقالتی ہذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرہا حتی قضی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتہا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ ذلک الی یومی ہذا متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نی کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتی ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابو ہریرہ آنحضرت
سی اور اللہ ہی وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا یعنی اگر مینی کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہی مجپر پس چاہی کہ تیار کری جگہہ اپنی آگ دوزخ سی بعد اسکی ابو ہریرہ سبب اپنی بہت روایت

کرنی کا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین جب آئے بازار رکہتا تہا اونکو آنحضرت کی علامت شریف سے ہاتہہ پر تہہ ہاتہہ زنا بازار مین ف یہہ کنایہ ہی بیع شراء سے کہ اوسمین بائع اور مشتری اوسمین ایک دوسرے کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتی تہی بسبب بیع شراء کے اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کی انصار ہین بازار رکہتا تہا اونکو کارمالون اونکے کاف مراد مالون سے مدینہ والونکی نزدیک باغ وزراعت ہوتی ہین جسکے اہل کی نزدیک اونٹ اور بکریان اور حاصل یہہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درختون باغات کہجور وغیرہ کی ترجمہ اور رہتا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اور پہرنے پیٹ اپنی کی ف یعنی مین فقیر تہا اگر پہنچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت کہتا نہا کہ اوسمین مشغول ہوون اور دربار شریف سنی اور پڑہون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رہی کوئی تم مین سی کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہہ پہر اکٹہا کری اور لگائی اوسکو طرف سینہ اپنی کی اوپر بہولی ہی میرے حدیثون مین سی کچہہ کہی ف حاصل اپنی بات سی شارہ ہی طرف دعا کری کہ کی آنحضرت نی اپنی امت کی لیی اوسطی دیکہنی حدیثونکی کہ سنین آنحضرت سی اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکت اوس دعا کی کہ اوس پر مین اوسکی طرف سینہ اپنی کی ملا وی جو کچہہ کہ میری حدیثون سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین ہونگی ترجمہ پس کہولی مین کملی کہ نتہا مجہر کوئی کپڑا سوای اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نی بات اپنی یعنی عاید سمیٹا اور لگایا مینی اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کے حدیثونسی سنی تہی مینی اسدن تک وقت روایت اس حدیث کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رایت اثر یدہ فی صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ہادیا مہدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد فانطلق فی مائۃ وخمسین فارس من احمس فحرقہا بالنار وکسرہا مشتق علیہ

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نی کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف یعنی نہین توڑتا تو اوسکو امین نجر سی حلاصے یاون اور ذو الخلصہ سا تہہ برخ عجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی ہی ایا ہی قبیلہ خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمامہ بہی کہتی تہی اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین شارہ ہی اوسکی طرف کہ نفسون پاک و کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین ہان راحت دونگا مین تمکو اوسکی تسلی توڑکر اور رہتا مین کہ نہین ٹہیر سکتا تہا گہوڑے پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سے کبہی پس ذکر کیا مینی اوسکو مین نہین ٹہیر سکتا ہون گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نی دست مبارک اپنا مری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینی نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین یعنی بسبب دسی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نی یعنی دعا کی مری لیکی خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست سے کہا سو الا اور راہ راست پا گیا کہا جریر نی پس گرامین اپنی کہوڑی سی بعد دس دعا کری یا بعد دس دن کے پس وانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کی اوسکی توڑنیکی لیی ساتہہ سو سوارون کی احمس سے ف حاصل ساتہہ احمس اوس قبیلہ کے اور پر وزن احمر کی نام قبیلون کا ہی قریش مین سے یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کی کہ حاصل معنی شجاعت کی ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر کی روایت کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی پس اوسمین التفات سے ترجمہ چلا وہا جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتد عن الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبلہ فاخبر ابو طلحۃ انہ اتی الارض التی مات فیہا فوجدہ منبوذا فقال ما شان ہذا فقالوا دفناہ مرارا فلم تقبلہ الارض متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطی آنحضرت کے

یعنی وحی پس مرتد ہوگیا اور پہر اسلمانی سی اور ملا ساتہہ مشرکون کی ف ح اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہوگیا تہا اور پہر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنی اندر نہین رکہی گی بلکہ پہینکدیگی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نی
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نی کہا کہ یہہ کیا ہی محمد نی اور اونکی اصحاب نی کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہی پس
خوب گہری کہودی قبر مشرکون نی جہانتک گہری کہود سکی اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نی کہ یہہ
آدمی کا کام نہین ہے پس پڑا رہنی دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نی پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نی کہ انس کی مان کی خاوند تہی یہہ کہ ابو طلحہ آئی اوس زمین مین کہ مرا
تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابو طلحہ نی باہر قبر کی پڑا ہوا پس پوچہا ابو طلحہ نی کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سی باہر پڑا ہی پس کہا
لوگون نے کہ دفن کیا ہمنی اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن** اَبِی اَیُّوْبَ
قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
ابی ایوب سے کہ کہا اوسنی نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نی ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نی آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتی تہی یا آواز واقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کی اس بیان سی ترجمہ پس
فرمایا کہ یہہ یہودی ہی یعنی آواز یہودی کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیے جاتی ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور
معجزہ ہی حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمادیا **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ
فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَۃِ ھَاجَتْ رِیْحٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ
لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاِذَا عَظِیْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سی پس جبکہ پہنچی نزدیک مدینہ کی
چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب ہے کہ دفن کردی سوار کو یعنی اوڑا لیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سی اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نی
کہ بہیجی گئی ہی یہہ باؤ بیچ وقت مرنی ایک منافق کی پس پہنچی آنحضرت مدینہ مین ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سی مر گیا تہا نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح
کہا بعضون نی کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نی کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنی
ہوا کا وقت مرنی منافق کی پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنی اشرار کی کہ یہہ حالت مرنی اور زندگانی مین محل کلفت و محنت
کی ہین ۔ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِھَا لَیَالِیَ
فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ ھٰھُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَیْھِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ مَا فِی الْمَدِیْنَۃِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِھَا حَتّٰی تَقَدَّمُوْا اِلَیْھَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَوَالَّذِیْ
یُحْلَفُ بِہٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَۃَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا یُھَیِّجُھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یعنی مکہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہنچی ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سی
پس ٹہیری آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نی یعنی بعضی منافقون نی یا ضعیف الاسلامون نی کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کار مین
یا کچہہ لڑائی کی کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور پیچہی رہے ہوئی ہین نہین خاطر جمع ہمارے اونپر یعنی اسی کہ دشمن آجاوے اونپر اور غارت کری پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کونچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی
یعنی اوسکی راہون اور کونچون کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ح لفظ شعب شین کے زیر سی راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب ساتہہ زبرون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑونکی ولیکن یہان مراد راہ درمیان دو گہرون کی ہی یعنی کوچی شہر کی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آوی گا
اوسمین طاعون اور دجال ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنی اور متوجہ ہوئی ہم طرف مدینہ کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی اللہ
کی نہین کہی ہمنی اسباب اپنی یعنی اونٹونکی پیٹہونسی اوسوقت کہ داخل ہوئی ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہمپر یعنی مدینہ والون پر ہو عبد اللہ بن غطفان ف ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہی
اور معنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت نہونی انکی کی محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نی از راہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنی اور چڑہیانی سی
اوسپر سوای نگہبانی ملائکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو پہلی آنی ہماری سی کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی بواعث مین سے
پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی پیچہی تمہارے فرشتی تا وقتیکہ جاؤ اوسمین وعن انس قال اصابت الناس سنة
علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینا النبی صلی الله علیه وسلم یخطب فی یوم الجمعة قام اعرابی فقال یا رسول
الله هلك المال وجاع العیال فادع الله لنا فرفع یدیه وما نری فی السماء قزعة فوالذی نفسی بیده ما وضعها
حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبره حتی رأیت المطر یتحادر علی لحیته فمطرنا یومنا ذلك
ومن الغد ومن بعد الغد حتی الجمعة الاخری وقام ذلك الاعرابی او غیره فقال یا رسول الله تهدم البناء
وغرق المال فادع الله لنا فرفع یدیه فقال اللهم حوالینا ولا علینا فما یشیر الی ناحیة من السحاب الا انفجرت وصارت
المدینة مثل الجوبة وسال الوادی قناة شهرا ولم یجئ احد من ناحیة الا حدث بالجود وفی روایة قال اللهم
حوالینا ولا علینا اللهم علی الآکام والظراب وبطون الاودیة ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس
متفق علیه اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوسوقت کہ خطبہ فرماتی تہی آنحضرت دن جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا یا رسول
اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی پانی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجی اللہ سی ہمارے لیی پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون دست مبارک
اپنی اسحال مین کہ نہ دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکی ہاتہہ مین ہی نہ رکہی آنحضرت نی ہاتہہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون
کی پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنی سی یہانتک کہ دیکہا مینی مینہہ کو کہ پڑتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر ف ع معنی یتحادر کی ینزل و یقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کی یعنی
پڑتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسیکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سی اور حاصل
یہہ کہ پہلی اوترنیکی منبر سی اور پہلی باہر نکلنیکی مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہہ برسائی گئی ہم اوسدن یعنی بقیہ اوسدنکی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا
تہا اور اگلی دن اور اگلی دنسی اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوای اوسکی اور کہا یا رسول اللہ گر پڑی مکان اور ڈوب گیا
مال پس دعا کیجی اللہ تعالی سی ہمارے لیی کہ مینہہ تہم جائی پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوندا برسا گرداگرد ہماری یعنی کہیتیون اور باغات
مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانونپر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتی تہی آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سی کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کی
یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر بہی نتہا بالکل کہل کر مانند گڑہی کی ہوگیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینی
تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سی مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنیکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا حضرت نی یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلونپر اور پہاڑونپر
اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنی درختونکی کہا انس نی پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم اسحال مین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ع کہا نووی نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی یہہ کہ جب مینہہ بہت برسی اور ضرر کری تو دعا کری کہ یا الہی مینہہ نہ برسی مکانونپر ولیکن نہین مشروع ہی اوسکی
لیی نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین وعن جابر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خطب استند الی جذع نخلة من سواری المسجد فلما

ع صنع له المنبر فاستوی علیه صاحت النخلة التی یخطب عندها حتی کادت ان تنشق فنزل النبی صلی الله علیه وسلم حتی اخذها فضمها الیه فجعلت تئن انین

الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی آنحضرت جسوقت کہ خطبہ پڑہتی تکیہ کرتی اوپر تنہ
کہجور کی ستونون مسجد کی سی ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کی تہی اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پہلی بنی منبر کی تہا ترجمہ
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئی حضرت اوسپر خطبہ پڑہنی کو چلا یا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہی حضرت اوسکی پاس پہلی بنی منبر کی یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوی یعنی حضرت کی فراق سی پس اوتری آنحضرت یعنی منبر سی اور گئی طرف اوسکی یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتونسی اور اپنی گلی سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کی لیی پس شروع کیا اوس ستون نی کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکیکی کہ چپکا کیا جاتا ہی گریہ وزاری سی چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹہرا اور آرام پکڑا اوس ستون
نی فرمایا آنحضرت نی یعنی اوسکی رونی کی سبب مین کہ رویا یہہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی اور اوپر
نہ پانی قریب ذاکر کی اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سی طرق سی روایت کی ہی کہ شک و شبہہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نی کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہہ ہی کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتی تو روتی اور کہتی کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہو اسکی کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کی اور کم چوب سی نہو بیت سنگی و کیا ہی کہ درو خاصیتی ہست بہ
زآدمی دان کہ درو معرفتی نیست وعن سلمۃ بن الاکوع ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک
قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بائین ہاتہہ سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا دائین ہاتہہ اپنی سی کہا اوسنی کہ نہین کہا سکتا مین دائین ہاتہہ سی فرمایا حضرت نی نہ کہا سکیو یعنی
بد دعا کی حضرت نی اوسپر اسلیی کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنی مین نہ باز رکہا اوسکو دائین ہاتہہ کی کہانی سی مگر تکبر اور بی قیدی نی ف ح نہ عجز و ناتوانی نی یہہ کلام راوی کا ہی
کہ کہا واسطی دفع وہم اوس شخص کی کہ توہم کری اس کا کہ آنحضرت نی کیون بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہہ کہ نہ باز رکہا اوسکو دائین
ہاتہہ کی کہانی سی عجز نی بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نی اسلیی حضرت نی بد دعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نی کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص دایان ہاتہہ طرف مونہہ اپنی
کی بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس ان اہل المدینۃ فزعوا مرۃ فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ بطیئا وکان یقطف
فلما رجع قال وجدنا فرسکم ہذا بحرا فکان بعد ذلک لا یجاری وفی روایۃ فما سبق بعد ذلک الیوم رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق اہل مدینہ ڈری اور فریاد کی ایکبار یعنی چورون سی یا دشمنون سی پس سوار ہوئی آنحضرت گہوڑی پر یعنی ننگی پیٹہہ پر کہ ابو طلحہ کا تہا سست
رو اور تہا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکہتا تہا قدم پس جبکہ پہری آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہاری گہوڑی کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کی اسطرح کا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سی اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوسدن کی نقل کی یہہ بخاری نی وعن جابر قال توفی ابی وعلیہ دین فعرضت علی غرمائہ ان یاخذوا التمر بما علیہ فابوا فاتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد علمت ان والدی قد استشہد یوم احد وترک دینا کثیرا وانی احب ان یراک الغرماء فقال لی اذہب
فبیدر کل تمر علی ناحیۃ ففعلت ثم دعوتہ فلما نظروا الیہ کانہم اغروا بی تلک الساعۃ فلما رای ما یصنعون طاف حول اعظمہا بیدرا ثلث
مرات ثم جلس علیہ ثم قال ادع لی اصحابک فما زال یکیل لہم حتی ادی اللہ عن والدی امانتہ وانا ارضی ان یؤدی اللہ امانۃ والدی
ولا ارجع الی اخواتی بتمرۃ فسلم اللہ البیادر کلہا وحتی انی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کانہا لم تنقص تمرۃ واحدۃ رواہ البخاری اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا وفات پائی میری باپ نی اسحالمین کہ اونپر قرض
تہا پس پیش کیا مینی اونکی قرض خواہون پر یہہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلی اوس دین کی کہ میری باپ پر ہی پس نہ مانا اونہون نی یعنی اسلیی کہ وہ اونکی نظرون مین

تہوڑی معلوم ہوتی تہین اور تہی وہ یہود پس آیا مین حضرت کی پاس اور عرض کیا مینی کہ آپ جانتی ہین یہہ کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہی روز احد کی اور چہوڑا ہی دین بہت
اور مین چاہتا ہون یہہ کہ دیکہین آپ کو قرضخواہ یعنی میری پاس تا کہ رعایت کرین مجہپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجورون کے علیحدہ علیحدہ پس کیا مینی
یعنی کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا مینی آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہون نی طرف حضرت کی گویا کہ وہ دلیر کیی گئی مجہپر اوسیوقت ف ع یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبہ مین
اور پلچ پڑی یہہ گمان کر کر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معاف کرنیکی لیی یا صبر کرنیکی لیی پس پہلی ہی سے اونہون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے
اوسپر کہ وہ انمین سے کسی بات پر بہی راضی نہین ہونیکی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہین قرض خواہ پہری آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈہیر کی اونمین سے
پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت اونکی لیی یعنی حکم فرمایا کہجورونکی ماپنی کا یہانتک کہ ادا
کیا اللہ تعالی نی میری باپ سے دین اوسکا اور مین راضی تہا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میری کا اور نہ لیجاؤن طرف بہنون اپنی کے ایک کہجور ف ح جابر کی باپ نی بیٹیان
بہت چہوڑی تہین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتی ہین کہ مین راضی تہا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچہہ باقی نرہی ہماری لیی کہجورونمین سی ترجمہ پس
سالم رکہی اللہ تعالی نی ڈہیر سب یعنی آنحضرت کی معجزی سی اور یہانتک کہ تحقیق مین دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی اوسمین
سی ایک کہجور نقل کی یہہ بخاری نے ف ح اور جبکہ اوس ڈہیر مین سے کہ حضرت جسپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہہ نقصان نہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سلامت
رہی **وعنه** قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْاَلُونَ الْاُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ
شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدُمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی جابر سی کہا ام مالک انصار صحابیہ تہی ہدیہ بہیجتی آنحضرت کے لیے
اپنی کپی مین گہی پس آتی ام مالک کی پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی لاون حال آنکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچہہ یعنی لاونمین سی اسلیی کہ جو کچہہ کہ ہوتا قسم روغن سی حضرت کو
بہیج دیتی تہی پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بہیجتی تہی اوسمین گہی آنحضرت کی لیی یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمین پس پاتی اوس مین گہی پس ہمیشہ
تہا وہ ظرف یا گہی کہ اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کی لیی لاون گہر اوسکی کا یعنی ہمیشہ اوس گہی سی اونکی گہر مین لاون ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک
نی اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیی پس منقطع ہوا وہ لاون بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کی پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کے
پس فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تو نی اوس گہی کو کہا اوسنی ہان فرمایا آنحضرت نی اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا لاون تیرے
گہر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اسلیی کہ جب برکت اوترتی ہی ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہو جاتی ہی وہ تہوڑی چیز **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا
مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتّٰى
جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ

فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى اَدَّى اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ
اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سی کہ کہا ابو طلحہ انصاری نی کہ خاوند انس کے مان کی ہین واسطی ام سلیم کی کہ مان انس کے ہین تحقیق سنی مینی آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہون مین
اونمین بہوک کہ یہہ سستی اثر اوسیکا ہی پس کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانی کو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نی کہ ہان ہی کچہہ پس نکالین ام سلیم نی کئی روٹیان جو کی
پہر نکالی ام سلیم نی اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکی ایک کونہ مین پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتہہ کی نیچی اور عمامہ کیا میرا ساتہہ بعض اوسکی کی ف ح یعنی میرا
سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ مین آٹہہ نو برس کی لڑکی تہی کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی ت پہر بہیجا مجکو
طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین وہ روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مینی آنحضرت کو مسجد مین اس حال مین کہ تہی ساتہہ حضرت کی لوگ ف ع یعنی بہت سے کہ وہ اسی
تہی جیسکہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ بنائی تہی آنحضرت نی نماز کی لیی جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نی مدینہ کو غزوہ خندق مین اسلیی کہ وقوع
اس ماجری کا غزوہ خندق ہی مین ہوا ہی مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی مینی اونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کیا بہیجا ہے تجکو ابو طلحہ نی
کہا مینی ہان ف ع اور یہہ منافی نہین ہے اوسکی مانکی بہیجنی کی اسلیی کہ باعث اول ابو طلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہہ طعام کی بہیجا ہی کہا مینی ہان ف ع پہلی
بات سی سبات کو جدا کر کر پوچہنا یا تو سمجہانیکی لیی تہا یا بحسب تاخیر وحی اور تعلیم کی یعنی اول وسبات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نی واسطی اون لوگونکی کہ تہی ساتہہ حضرت کے کہڑی ہوؤ ف ع تا ابو طلحہ کی گہر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کی ساتہہ چند روٹیان ہین نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین
آدمیونکی ساتہہ کہالین اور ارادہ ہوا ظاہر کرنی معجزہ کا بہی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اسکی ساتہہ اونکی گہر مین کپی کا بہی
ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نی ارادہ اونکی گہر تشریف لیجانی کا فرمایا ترجمہ پس چلی آنحضرت یعنی اور
اور ہمنشین طرف گہر ابو طلحہ کی اور چلا مین بہی آگی حضرت کی یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنیوالی آگی آگی جلتی ہین یا اسلیی کہ جلدی سی خبر حضرت کی رونق افزائی
کی ابو طلحہ کو پہنچاوین یہانتک کہ آیا مین ابو طلحہ کی پاس پس خبر دی مینی اوسکو یعنی اونکی آنیکی پس کہا ابو طلحہ نی ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہہ لوگون
کی اور نہین ہماری پاس کچہہ کہ کہلاوین ہم اونکو یعنی سوائی اون چند روٹیونکی کہ بہیجین تہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکہون تہوڑی سی چیز
کہا ام سلیم نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف ح کہ کیون آئی ہین آپ اور کیا حکمت ہے آپکی آنی مین گویا سمجہین ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کی لیی آئی ہین
اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوۃ یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہہ تردد نہ کیا اور اول یہی سوجہی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ
مصلحت نہ جانتی تو کاہی کو تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سے نہین سبحان اللہ ایک ایک عورتین ایسی تہین کہ اسوقت کی بہت سے مردونسی زیادہ قوت یقینی کہتی تہین
رضی اللہ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العلمین ترجمہ پس چلی ابو طلحہ یعنی حضرت کی استقبال کی لیی یہانتک کہ ملی آنحضرت سی پس تشریف
لائی آنحضرت اور ابو طلحہ ساتہہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نی لا ای ام سلیم جو کچہہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائین وہ روٹیان کہ اون پاس تہین
پس فرمایا آنحضرت نی یعنی ابو طلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنی اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیی پس ریزہ ریزہ کی گئی روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نی کپا یعنی گہی کا پس لاون
کیا اوس گہی کو کہ کپی مین سے نکلا پہر فرمایا آنحضرت نی اوس لاون روٹی مین جو کچہہ کہ چاہا اللہ نی کہ کہین ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی اوسمین
پہونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نی بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی یعنی ابو طلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو کہ

اذان دی یعنی بلاد سکو پھر دس کو ف دسکی یہی حکم اسلمی کیا جس پیالہ میں وہ کہا نا تھا وہ سیقدر تھا کہ دس آدمی کو اسکی ارد گرد بیٹھ کر کھا سکیں اور بعضوں نے کہا تین سو آدمی کے لیے یہ فرمایا ترجمہ پھر بلاد سکو پس کہا یا اون دس نی پھر باہر نکلی وہ پھر فرمایا کہ بلاد سکو پھر دس کو یعنی سیطرح دس دس کو بلا تا جا پس کہا یا سکا قوم نی اور سیر ہوا اور قوم ستر آدمی تھے یا اسی ف ع کہا ابن حجر نی یہاں تک ساتھ شک کے کی آیا ہی اور روایت میں بجزم آئی ہیں اور ایک روایت میں کچھ اور پراسی اور انمیں منافات نہیں ہے اس احتمال سکی کسکو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت میں آیا ہی یہانتک کہ کہا یا اوسسے چالیس نے اور باقی رہا جو کانوں سے معلوم ہوا تھا یا اور متعدد ہوا اس قصہ کا کہتا ہوں میں کہ قصہ متعدد ہے اور تطبیق یوں ہے کہ جماعت اول چالیس تھے پھر ان ملی اونکی ساتھ چالیس اور اون لوگونمیں سے کہ چھپی رہ گئی تھی یا حضرت نی اونکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی بیخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ اذان دی سکو پس آئی وہ دس پس فرمایا کہ بلاؤ اور نام لو اسکا پس کہا یا اونہوں نے یہانتک کہ کیا یہ تھا سے مرد ونکی یعنی سیطرح دس دس کو اذان دیتی گئی پھر یعنی بعد کہا چکنی اصحاب کی کہا یا نبی صلعم نی اور ابو طلحہ کی گھر والونے اور چھوڑا باقی اونسے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجھ پر دس دس ہی یہانتک کہ گنا چالیس شخصوں کو پھر کہا یا نبی صلعم نی پس مرد میں کچھ دیکھتا تھا کہ ایا کم ہوا ہی وسمیں سے کچھ یا نہیں ف ع پس نظاہر ہوئی کمی اوسسے ہرگز اور یہہ روایت منافات نہیں رکھتی ہی تہ روایت کہانی اسی احتمال سکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نی کہا یا تا کہ پہنچی برکت اونکی دونوں طرف کے لوگونکو اور بعد اوسکی اور چالیس نے کہا یا ہو یا یہہ یعنی ہیں کہ پھر بعد فراغت سبکی کہا یا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے پھر یا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پھر دعا کی اوسمیں یا تہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرت نی کہ لو اور کہا و اسکو وعنہ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا لا یا گیا آنحضرت کی پاس ایک یا بس ایسا حال میں کہ آنحضرت زوراء میں تھی ف ع زوراء ساتھہ زبر زا اور جزم واو اور حمد ودہ کی نام ایک جگہہ ہے حروف کا ہی یہ نہیں بازار کی مالی بعضوں نے کہا کہ وہ موضع قریب مدینہ کی اوظاہر یہہ ہے کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ پس کہا آنحضرت نے ہاتھہ اپنا یا بس میں پس شروع کیا پانی نی نکلنا درمیان اونکی انگلیوں کے اونکی سی ف ع اس پانی کی نکلنی میں دو قول ہیں ایک تو یہہ کہ پانی نکلنی لگا نفس اونکی انگلیوں سے اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علماء کا اور یہہ ہر بات ہی معجزہ میں نسبت نکلنی اوسکی کی تہہ سے اور مؤید اوسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت میں قرأیت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالے نی بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کی اونگلیونکی درمیان میں سے ترجمہ پس وضو کیا قوم نی اوسسے کہا قتادہ نی کہا میں نے انس کے کہ کتنی تھی تم یعنی اوسدن کہا تھی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھی ہم اصحاب رسول خدا کی کہ گنتی تھی آیتونکو سبب برکت کی اور تم گنتی ہو اونکو سبب ڈرانی کی ف کافرونکی یہی کہ منکر ہیں اونکی اور مراد آیتیں قرآنی ہیں کہ اوترین آسمانی معجزات کہ صادر ہوئی تھی آنحضرت سے اور معجزات مراد رکھنا ظاہر تر اور موافق تر ہی ساتھہ سیاق حدیث کے اور معنی یہہ ہیں کہ اگرچہ آیتیں کافرونکی ڈرانی کی یہی ہیں لیکن بسبب مومنونکی کہ محب اور معتقد ہیں اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمانکی ہیں یہہ حضرت شیخ نی طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی دہیں اور کہا کہ آیات قرآنی یہاں مراد کہنی غیر مناسب ہی یہاں تقریر طویل لکھی ہی ملا علی نی بخوف دراز گی کی خلاصہ لکھدیا گیا اور بعد اسکی نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کے معجزونمیں سے کہ کہا ترجمہ تھی ہم ہمراہ آنحضرت کی ایک سفر میں پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ڈھونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک یا بس کا اوسمیں کچھہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک یا بس کو اوسمیں کچھ تھوڑا سا پانی

تہا پس داخل کیا آنحضرت نی دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہوؤ اوپر پانی پاک کرنیوالی بابرکت کی اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کیطرف سے
ہی یعنی نہ اور کسیکی طرف سی اور البتہ تحقیق دیکہا مینی پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی اونگلیونمین سے **ف** ح لفظ حدیث سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ پانی اونگلیونمین سی نکلتا تہا
اور اوسپر ہین جمہور علما اوسی لیی ترجیح دی گئی ہی اسکو اوپر نکلنی پانی کی پتہر سی جیسا کہ حضرت موسی کی لیی تہا پس التفات نکیا جاوے اوسکی قول کیطرف کہ کہتا ہی مراد یہہ ہی کہ
پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنی لگا اونگلیونکی درمیان مین سے نہین جانتا مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کرنی بقیہ پانی کی بہی ہو سکتا تہا لیکن
سر اس طلب کرنیکا معلوم نہین کہ کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور اور معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہ کہتی ہین **ترجمہ** اور البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی اسحالمین
کہ کہایا جاتا تہا طعام نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع روایت ہی انس سے کہ لی آنحضرت نی ایک مٹہی سنگریزون سے پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کی دست مبارک مین یہانتک کہ
سنی ہمنی تسبیح **وعن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ
اللهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ
فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَوٰتَنَا فَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا
ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَاءَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا
مِيضَاتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَوٰةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ
وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَاةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيُرْوَى
قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَبَّ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ
الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ
لَفْظَةَ شُرْبًا اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑہا ہمارے لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگی اول اس شب مین اور آخر اس شب مین اور آؤگی
پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہی اوس پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحالمین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی کسیکی طرف یعنی بلکہ
چلا جاتا تہا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کسی کے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنی پانیکی اور پہنچنی کیطرف اوسکی کہا ابو قتادہ نی پس اوسوقت کہ آنحضرت چلی جاتی تہی یعنی اوس شب
مین یہانتک کہ آدہی رات ہوئی پس ایکطرف ہوئی راہ سی یعنی بقصد سونیکی پس کہا سر اپنا یعنی سونیکی لیی پہر فرمایا یعنی اپنی بعضی خادمونکو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہمارے نماز کی یعنی
اوسکی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تا نماز صبح کی تہہ سی نہ جاوی پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئی اور کوئی نماز کی لیی نہ جاگا پس ہوئی آنحضرت اول اون شخصونکی کہ جاگی یعنی سب سے
پہلی آپ سے جاگی اس حالمین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہوؤ **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حضرت نی جو اوٹہتی ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کے
قضا مین تو اس امید کی لیی کہ پانی پر پہنچ جاوین اسلیی کہ وقت کراہیت کا نکل جاوی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہوڑ
دینا اوس جگہہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہی اوسمین ممنوع باتکا اگرچہ بغیر قصد کے ہو **ترجمہ** پس سوار ہوئی ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر
نیزہ کی یا زیادہ اوتری آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہہ میرے اوسمین تہا کچہہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم بہ نسبت اور وضو کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا
دہوتی تہی اوس روز کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نی اور باقی رہا اوس باسن مین کچہہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ نگاہ رکہہ ہمارے لیے
میضاہ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطی اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی واسطی نماز کی

پس نماز پڑہی آنحضرت نی دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی واسطی فوت ہونی وسکیکی ساتہہ فرض کی ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی وربجہکہ فوت ہونیسی سنت تو نہین قضا ہی وسکی مگر نزدیک محمدؒ کی لیکن بعد طلوع آفتاب کی زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہین ہے اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی فرض صبح کی ف ع یعنی ساتہہ صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر ہیہ ہے کہ صحابہ پاس ہی پانی ہوگا اونہون نی اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہوگا یا حدیث مین کچہہ کر اوسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئی آنحضرت اور سوار ہوئی ہم ساتہہ آپکی پس پہنچی ہم طرف لوگون کی کہ آگی جا اوتری تہی قافلہ سی وسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور اور گرم ہوئی ہم چیز اور گرمی سخت ہوئی اوحالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسی ہوئی ہم یعنی بسبب نہ ہونی پانی کی پس فرمایا آنحضرت نی نہین ہے ہلاکت تیر ف ع یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونیکی پس یہہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی ہلاکت ہو جو تیر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نی ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس ہوئی حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگونکو پس تعجب کیا وزکیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگونکا پانی کو باسن مذکور مین از دحام کرنی اونکی سی پس از دحام کیا اونہون نی باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہین اوسوقت از دحام کیا باسن پر پس فرمایا آنحضرت نی نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہوجاؤ گی یعنی سب پانی سی پس از دحام نہ کرو کہہ ارا وی نی پس کیا سب نی خلق نیک یعنی از دحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہوگئی پس ہوئے آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوائی میری یعنی صحابہ مین سے اور سوائی حضرت کی پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا مینے پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر اونکا ہی یعنی مینی مین یعنی ادب یہہ ہی کہ پہلی سکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوی کہا ابو قتادہ نی پس پیا مینی اور پیا حضرت نی کہا ابو قتادہ نی پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہنچی پانی لوگ بجہہ ہونے تہی حت پانیوالی سیراب نقل کی یہہ مسلم نی اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی ہے جمع کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم شربا مگر اوسنے زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا جبکہ ہوا وں غزوہ تبوک کا پہنچی لوگون کو بہوک شدید ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوس مین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینے کی ہی غزوہ وہانکا سنہ نو مین ہوا جسب مین اور آنحضرت کی غزوون مین آخری غزوہ وہانکا ہوا ترجمہ پس کہا عمر نی یا رسول اللہ منگوائی لوگونسی بچا ہوا توشہ اونکا ف یعنی حکم فرمائی کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سی بچا ہی لاوی اور حدیث مین اختصار سی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہنچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجی ہمکو تو نحر کرین ہم اونٹ اپنی اور کہاوین سالن کر پس فرمایا حضرت نی کہ کرو پس لائی عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجگی تو ہوا ریان کم ہوجائینگے ولیکن منگوائی نسی فضل ازاد انکی یعنی حکم فرمائی کہ لاوین بچی ہوئی توشہ اپنی ترجمہ پہر دعا کیجی اسسی اونکی لیاون توشون پر ساتہہ برکت کی پس فرمایا حضرت نی اچہا پس منگوایا آنحضرت نی دسترخوان چمڑہ کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نی کہ لاتا تہا مٹہی چنی کی اور لاتا تہا دوسرا شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا تیسرا شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نی برکت اور نیکی کی اوسپر پہر فرمایا لو یعنی اسمین سے جتنا چاہو اپنی باسنون مین اس لشکر نی اپنی باسنون مین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہردیا اوسنے کہا ابو ہریرہ نے پس کہا یا سارے لشکر نی یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا بقیہ بہت ف ع کہتی ہین کہ غزوہ

تبوک مین نوبت لشکر کی لاکہ آدمیونکو پہنچی تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا
کا نہین ہے یہہ بات کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہہ ان دونون گواہیونکی کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پہر روکا جاوی بہشت سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی جو کوئی ملی گا
اللہ تعالی سی یہہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہوا بغیر تردد اور شک کی پس نہین روکا جاویگا بہشت سی کبہی وعن انس قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فعمدت امی ام سلیم الی تمر وسمن واقط فصنعت حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس
اذہب بہذا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقل بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا
قلیل یا رسول اللہ فذہبت فقلت فقال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا رجالا سماہم وادع لی من لقیت
فدعوت من سمی ومن لقیت فرجعت فاذا البیت غاص باہلہ قیل لانس عددکم کم کانوا قال زہاء ثلثمائۃ فرایت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ علی تلک الحیسۃ وتکلم بما شاء اللہ ثم جعل یدعو عشرۃ عشرۃ یاکلون منہ ویقول
لہم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ
حتی اکلوا کلہم قال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر
ام حین رفعت متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا نیا نکاح ہوئی ساتہہ زینب کی پس قصد کیا مان میرے ام سلیم نی طرف
کہجور اور گہی اور قروط کی پس بنایا یعنی انچیزونکا مالیدہ سا پس رکہا اوسکو پیالہ مین اور کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میرے
مان نے اور اوسنی آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ آپکی لیی ہی ہماری طرف سے تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہے یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس حضرت کی اور کہا مینی
جو کچہہ کہ میری مان نے کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا ف ع یعنی معین
کیا اونکو ساتہہ نامون اونکی کی اور بہول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مینی اونکو ساتہہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ سی
یا ساتہہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا مینی اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نی اونکا اور اونکو کہ ملا مین پس پہرا مین
پس ناگہان گہر بہرا ہوا تہا لوگونسی کہا گیا انس سے کہ کتنی تہی تم کہا انس نے بقدر تین سو کی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر اور کلام
کیا ساتہہ اوسچیز کی کہ چاہا اللہ تعالی نی یعنی دعا برکت کی کی پہر شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کی درحالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سی اور فرماتی
تہی آنحضرت واسطی اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوی ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہہ ادب دائمی ہی کہانا کہانی کا کہ ذکر
کیا یہان بقصد اہتمام کی اور واسطی حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نی پس کہایا اون دس نی یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت
اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ ای انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مینی پس نہین جانتا مین کہ جسوقت
رکہا تہا مینی تہا زیادہ یا اوسوقت کہ اوٹہایا مینی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی صورتین والا اسمین شک نہین ہے کہ وقت اوٹہانیکی بہت برکت کا تہا
بسبب برکت ہاتہہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور اولش ہونی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نی کہ ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس
حلویکا ہوا کہ جو ام سلیم نی بہیجا تہا اور اور روایتونسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سی تہا چنانچہ انس کہتی ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی
اور سیر کیا ہزار آدمیونکو ساتہہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ آنا حلویکا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح
اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حلویکا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز مین یا
اور دن ولیمہ کیا ہو اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار لوگونکو گوشت اور روٹی سی پس کچہہ منافاۃ نہین ہے دونون قضیونمین اور نہ معارضہ ہی دونون معجزونمین

واللہ سبحانہ اعلم **وعن** جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیی فلا یکاد یسیر فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالبعیرک فقلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرلہ فدعالہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ قلت نعم فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر کی کہا غزوہ کیا میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی سحالہ کرین میں سوار تھا اوپر اونٹ آب کش کی کہ تھک گیا تھا پس قوی نہ تھا کہ راہ چل سکی یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس مجھ سے ساتھ پیغمبر آنحضرت کے پوچھا کیا ہی اونٹ تیرکو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہی پس اونٹ کی پیچھے رہی ہوئی آنحضرت اور ٹھہرا کیا اوسکو یعنی ہر کیا اوازسی اور دعا کی اوسکی لیسی یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگی آگی چلتا تھا اور اونٹوں کی پس فرمایا آنحضرت نی مجھکو کہ کیسا دیکھتا ہی تو اپنی اونٹ کو کہا میں نے ساتھ اچھی حالت کی دیکھتا ہوں تحقیق پہنچی اوسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نی کیا بیچتا ہی تو اوسکو بدلی وقیہ کی یعنی چالیس درہم کی پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیی ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی جائز ہی بیع میں ایسی شرط کرنی کہ جسمین منفعت بایع کی ہو یعنی حال انکہ یہ ستہ نہین پس شاید کہ حدیث منسوخ ہی یا یہہ شرط عین عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سی آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہوا گرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کی ہی واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہنچی آنحضرت مدینہ مین صبح کو لیگیا مین حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تاکہ اوسکو سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرت نی مجکو قیمت اونٹ کی جس قیمت سی خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقومن فیہا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبل طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ اور روایت ہے ابو حمید ساعدی کی کہا نکلی ہم ساتھ آنحضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ تبوک مین پس آئی ہم وادی قری مین پس ایک موضع ہی اوسمین اور مدینہ مین تیرہ رات کی مسافت ہی جانب شام کی گذری ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اندازہ کرو اوسکی درختونکی میوہ کو کہ کسقدر ہی پس اندازہ کیا ہمنی اوسکو یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس مین یا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نی دس وسق ف ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی صاع قریب ساڑھے تین سیر کی ترجمہ اور فرمایا حضرت نی اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اوسکی وسقون کے جسوقت کہ واپس آئین ہم تو اوسکو یہانتک کہ پہر کر آوین ہم طرف تیری اس سفر سی اگرچاہی اللہ تعالی اور چلی ہم یہانتک کہ پہنچی ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نی نزدیک ہی کہ چلی تم پر آجکی رات یا سخت پن کھڑا ہوا وسمین کوئی یعنی اپنی جگہہ سی اسلیی کہ ضرر پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی اونٹ پس چاہیی کہ مضبوط باندہی تا بندسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس پھینکا یا اوسکو ہوا نی یہانتک کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دو پہاڑون طی کی ف ع ح طی ایک قبیلہ کا دیار تین سے اوجای حاتم طائی کی یہی وسطی یا تین سے ترجمہ پہر متوجہ ہوئی ہم یعنی طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئی ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نی اوس عورت سی حال اوسکی یا عکاکہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نی کہ پہنچا دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع اسمین تین معجزے ہین ایک حضرت کی یہ کہ ہوا کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نی اوس شخص کو پہینکدیا اور شاید کہ ہوئی یہہ معجزے یا تو واسطی ظاہر کرنی نبوت کی بعضی اہل نفاق کی لیی ساتھ یہی حضرت کی اور یا واسطی یاد دلی یقین مومنون کے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رایتم

ف ح اوسکو بیچ دو پہاڑون طی کی

۱۲

رجلین یختصمان فی موضع لبنۃ فاخرج منہا قال فرایت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنۃ واخاہ ربیعۃ یختصمان فی موضع لبنۃ فاخرجت منہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ذر سی کہا او سنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ فتح کروگی مصر کو کہ نام ہی شہر معروف کا اور مصر ایک زمین ہی کہ نام کہا جاتا ہی مصر میں قیراط ف ع یعنی کر قیراط کا اہل مصر کی بازاریونکی زبانپر معاملات مین بہت جاری رہتا ہی بسبب شدت کرنی اونکی کی معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کی پس منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر او نکیکی سیچہ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ اوس قوم کی مزاج مین نرمی نارہ اور سختی ہی اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ اہل کرم کی زبانپر جاہی کہ ذکر ایک چیز حقیر و خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد کثیرہ مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہی و عراق مین بیسوان حصہ دینار کا اور باوجود ایسی کی ہونی اونکیکی وصیت کی آنحضرت نی اہل مصر کی حقوق حمایت کرنیکی اوس جہت سی کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگی تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والو پر یعنی ساتھہ درگذر او معاف کرنیکی او سچیزسی کہ بری جانو اور نہ باعث ہون تکلیف کی افعال و اقوال اونکی اونکی ایذا پہنچانی پر اسلیکی اہل مصر کی لئی مہی یعنی مان و حرمت ہی بسبب ابراہیم بیٹی آنحضرت کی اسلیی مان اونکی ماریہ قبطیہ او نہین کی قوم مین سی تہین اور او نکی لیی قرابت ہی جانب اسمعیل کی مان کی سی سلیکی وہ بیبی او نہین مین سی تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی سسرال کا ہی ف ع رح لفظ او شک کی لیی ہی پس بنا اس روایت کی مصاہرت مختص ساتھہ ماریہ کی ہی و ذمہ ساتھہ ہاجر کی بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نی حال اونکی حسنکا رایک اینٹ کی جگہہ پر جھکڑتی اور لڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصونکو کہ جھگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہہ پر پس نکل تو مصر مین سے ف ع ظاہر مطابق لراتیم کی یہ تہا کہ کہا جاتا فاخر جوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نی یہان خطاب خاص ابو ذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کی اونپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ کہا ابو ذر نی پس دیکہا مینی عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹی حسنہ کو اور او سکی بہائی ربیعہ کو کہ جھگڑتی تہی دو نون پر جگہہ ایک اینٹ کی پس نکلا مین مصر سی نقل کرکے یہہ مسلم نی ف ع اور یہہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس یہہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہہ جماعت دشمن او نگی مصر مین او ہونگی پیچہی اسکی فتنے اور شر و سبب او نکی مانند نکلنی مصریون کے عثمان رض کی قتل کی لیی اور پرہیز قتل کرنی اونکیکی محمد بن ابی بکر کو او حالانکہ او نکی ماں اونپر حضرت علی کی طرف سے غصہ کہ حضرت نی فرمایا کہ جسجہگڑا ہوتی لگی او مان تو تو احتراز کرنا او نکی مخالطت سی اور پرہیز کرنا او نکی مکانونسی سو کہی او نہون نی وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایۃ قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم تکفیہم الدبیلۃ سراج من نار یظہر فی اکتافہم حتی ینجم فی صدورہم رواہ مسلم اور روایت سے حذیفہ سی او سنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکی فرمایا میری صحابہ مین اور ایک روایت مین میری امت مین بارہ منافق ہونگی نہین داخل ہونگی بہشت مگر داخل ہونا اونکا جسطرح ہو سکتی یا ونکی جہت کی یہانتک کہ بیہا جائے اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع یہ بیہا لغو اور تعلیق المحال ہی جیسا کہ قرآن مجید مین بہی یا سی الکفار کی تمنی مین کہ یا لیتنا نرد فنکون من المؤمنین حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جانا چاہیکی اطلاق امت کا منافقونپر کرسکتی ہین ارادہ امت دعوت کی لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتی مگر با متباط ظاہر اور علی حسب منی اونکیکی درمیان صحابہ کی ساتھہ کہنی کلمہ شہادت کی حال یہہ کہ یہان اونکو صحابی مجاز لکہا با عتبار ظاہر حال او اختلاط او نکیکی صحابہ کی اور اصل حدیث سی مستجاب بہی مراد ہو سکتی ہین او آنحضرت نی اپنی بعضی خواص او مقربونکو او پر احوال اوس قوم بدبخت کی اطلاع دی تہی تا او نکی مکر و شری پر حذر رہین او در لیلۃ العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کی غزوہ تبوک سی مکر و خدع او نکا بسبب آنحضرت کی وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابونمین مذکور ہی و ذکر کیا گیا ہی حذیفہ سی کہ وہ چودان تہی پہر دونی تو تو یہ کرتی تہی او ر بارا نفاق ہی پر مرے بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ اٹہاون بارا ون بارا منافقونمین سی دفع کریگا او نکی شر کو او ر ہلاک کریگا او نکو دبیلہ ف ع دبیلہ ساتھہ تہتیہ دال مہملہ او رزبر باء او رجزم می کی تصغیر بل کی پوڑا کہ پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین او اکثر ہلاک کردتا ہی او رقاموس مین دبیل معنی طاعون کی کہا او بمعنی حادثہ او سختی کی بہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا او نکی موندہونمین ف ع یہ تفسیر ہی دبیلکی

او ظاہر یہ ہی کہ یہ کلام خدیفہ سی ہی کہ گویا مراد درم حارثی تک پہنچا دیا تاکہ مؤدار ہوگا اثر اوس حدیث کا اونکی سینوں مین بقل کی یہ مسلم ان ف یعنی یہ حدیث اونون نے روایت کیا گیا ہی حذیفہ سی کہ آنحضرت نی معلوم کروا دیا تہا محکوا اونکی تین اور وہ ہلاک ہوئی اوسیطرح کہ جیسی وہی تہی حضرت وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن عدی کی کہ سراو وسکا یہہ ہی لاعطین ہ الرایۃ غدا یہ باب مناقب علی رض کی و حدیث جابر کی کہ سراو وسکا یہہ ہی من یصعد الثنیۃ یہ باب جامع المناقب کی اگر چاہیگی اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل دوسری **عن** اَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ فِيْ رَعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی موسی شعری سی کہ کہا نکلا ابوطالب چچا آنحضرت کی طرف شام کی یعنی تجارت کی لیی جیسکہ عادت اہل مکہ کی تہی ونکی ساتہہ اونکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سوا یا مڈہی قریش کی ہمراہ تہی و آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جیسکہ وارد ہوئی راہب یعنی راہبہ یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوتری یعنی وسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصری تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوے اپنی پس باہر نکلا طرف اونکی راہب یعنی ملاقات کی لیی اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلی اس سی کہ بارہا منفر کرتی گذرتی اوس کے مکان پر پس نکلتا وہ طرف اونکی کہا راوی نی پس وہ کہولی تھی کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ دہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی اسیکو یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہہ رسول خدا صلعم کا کہا یہہ یہ سردار عالمین کا یہہ یہی ہی رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کی بہیجا ہی وسکو اللہ تعالی نی سبب حمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیی کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہا تجہکو کیا معلوم ہی تو حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان وپہاڑونکی ہی باقی نرہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مہر نبوت کی یہی کہ واقع ہی وسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے **ف ح** اور روایت مین آیا ہی وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کی احوال اور صفات شریفہ پوچہین کیسطرح سوتی ہین اور کہا تی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین غرض ذکر کیا سب اوسکو موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتابون مین تہا تر جمہ یہ گیا راہب کے اپنی مکانمین اور تیار کیا کہانا قافلہ کی لیی طعام جسمین وقت کہ لایا طعام راہب اونکی پاس وہی تہی حضرت پیچہے چرانی بکریون کی کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ مدارکہا نیکا اونہین پر پس تشریف لائی حضرت یعنی بعد یعنی کسیکی پہلی اوسکی احوالمین کہ حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کرتی ہی سر جبکہ نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تہی وہون نی طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلی سی درخت کی سایہ مین ہوئی تہی پس جیسکہ بیٹہی آنحضرت جہک گیا سایہ درخت کا حضرت پر **ف ح** اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن وسطی اغراز اور امتیاز اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بیٹہی ہان یا سایہ ابر بہی تہا ہوا اور جہک آیا ہوا سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیی اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سی تہا ولیکن کہتی ہین کہ ہمیشہ نہا تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت یحتیاج کی تر جمہ پس کہا راہب نے دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہاں تک ہی پر ف یعنی اگر نہیں دیکھتی ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکھو لیکن اس سے جانے نی اونکو لگا اندہا کر کہا تہا کہاں تک تم دیکھتی ہو ایسا دیکھنا کہ کام آوے جیسکہ فرمایا اللہ تعالے وترہم ینظرون الیك وهم لا یبصرون پر کہا راہب نے قسم ہے تمکو اللہ کی بتاؤ کون ہی ہم تم میں ولی اوسکا یعنی قریب متولی امور اوسکی کا کہا لوگون نی ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی پرتک نا راہب نے قسم دیتا ابوطالب کو کہ پھیرے محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پھیرا اور بھیجدیا ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ میں ف ح آیا ہی راہب ڈرتا تہا کہ مبادا انکو روم میں پہچانون اور وہ درپی انکی قتل کی ہون اور ترمذی وحاکم لائی ہین کہ اس سفر میں سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈہونڈتی پہرتی تہی اور درپی اونکی قتل کی تہی پس میسرہ یا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کہا اونہون نی پھیپھی میرا اس مہینے میں باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نرہی کہ لوگون کو وہان پہنچایا اونہون نی تا گروہ روم نے مار ڈالین بحیرا نی کہا خبردار تم معلوم کہ اگر چاہا ہو خدا نی ایک مرکو کہ مقدر کری تو کوئی شخص اوسکو تغیر دی سکتا ہی کہا اونہون نے نہین پس کہا راہب نے توبہت کرو اوس سے اور مخت کرو ساتہہ اوسکی یعنی وہ بیچ نیوالے بڑی تبہ کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہنچا سکنی کی تابعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سے باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نی آنحضرت کو مکی کی طرف پھیرا تو بھیجا ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اونکی راہب نے کعک اور روغن زیتون سے نقل کی ہمکو مذکوری ف ع کعک موٹی روٹی ہذا فی الازہار اور کہا ایک شارح نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاون اوسکا تہا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اوسکی رجال صحیحین کے یا ایک اون دونون مین سی ہین لیکن ذکر ابوبکر و بلال کا اوسمین غیر محفوظ ہی تناقصہ کسی راوی کے وہم سی نقل ہو گیا ہی سلیمی سن شریف آنحضرت کا اون ایام مین بارہ برس کا تہا اور ابوبکر حضرت سی دو یا تین برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون نومین شاید پیدا ہی ہوئی ہونگی انتہی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتہہ کر دیا ین نہین آتا اور اسی لیئے بہی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی و بعضون نی بطلان اوسکا کیا ہی و حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر یہ لفظ یعنی ابوبکر کا بلال کو انتہی پس محقق یہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوائی جملہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سی نقل ہو گیا ہی و عن علی بن ابی طالب قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فخرجنا فی بعض نواحیها فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو یقول السلام علیك یا رسول اللہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی علی رضی کی کہا تہا میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم یہہ بعضی گرد نواح مکہ کی پس نہ سامنے یا آنحضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسکہ ایک روایت مین ہی ورنہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف ع ظاہر یہہ ہی کہ علی رضہ سنتی تہی اوسکو یہہ حدیث معجزہ ہی نبی کی یہی وجہ کرامت ولی کی یہی و احتمال ہی کہ آنحضرت صلی کو آنحضرت کی خبر وحی سی معلوم ہوا ہو و عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری به فاستصعب علیه فقال له جبریل ایمحمد یفعل هذا فما رکبك احد اکرم علی اللہ منه قال فارفض عرقا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت سے علی کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب اسرا مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی رام نہ ہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب کشی اوسکی کی پس کہا اوسکو جبرئیل نی آیا ساتہہ محمد کی کرتا ہی تو یہہ سرکشی یعنی اور نہین کرتی ساتہہ غیر انکے یا اگرچہ کی تو نی ساتہہ تمام انبیا کی انسی چاہیی کرنی پس نہین سوار ہوا تجہپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک انسی ف ح اس عبارت سی معلوم تا ہی کہ اوسنے براق پر اور انبیا بہی سوار ہوئی تہی و باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور ہنہنی لگا اوس سے پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ہسلیکی و لہجتی تہا ہماری خوشی کی کہ حضرت مجیر سوار ہونگی اور جبرئیل نی گمان کیا کہ یہہ از راہ شوخی کی چہیڑتا ہی پس اونکی اس گمان لیجانی پر ہماری شرم کی و پسینہ پسینہ ہو گیا و عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما انتهینا الی باب المقدس قال جبریل بإصبعه فخرق به الحجر فشد به البراق رواہ الترمذی اور روایت بریدہ سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کی پس راہ کیا ساتھ اشارہ کی تہ میں پس چلا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اوس تہ کی براق کو نقل کی ہیہقی مدنی نے ف ع باب المعراج میں حدیث انس سے کہ گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھتے تھے پس اسمیں اور اوسمیں تطبیق یوں دی جاوے کہ شاید مراد حلقہ وہی جگہ ہو کہ تھا اوسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہوگا پس کھول دیا اوسکو جبرئیل نے

وعن یعلی بن مرۃ الثقفی قال ثلثۃ اشیاء رأیتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا نحن نسیر معہ اذ مر بنا بعیر یسنی علیہ فلما رآہ البعیر خر جرجر فوضع جرانہ فوقف علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال این ہذا البعیر صاحبہ فقال بعینہ فقال بلغنی انک یا رسول اللہ وانہ لاہل بیت ما لہم معیشۃ غیرہ قال اما اذا ذکرت ہذا من امرہ فانہ شکی کثرۃ العمل وقلۃ العلف فاحسنوا الیہ ثم سرنا حتی نزلنا منزلا فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت شجرۃ تشق الارض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانہا فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت لہ ذلک فقال ہی شجرۃ استاذنت ربہا فی ان تسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاذن لہا ثم قال سرنا فمررنا بماء فاتتہ امرأۃ بابن لہا بہ جنۃ فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنخرہ ثم قال اخرج فانی محمد رسول اللہ ثم سرنا فلما رجعنا مررنا بذلک الماء فسالہا عن الصبی فقالت والذی بعثک بالحق ما رأینا منہ ریبا بعدک رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہا تین چیزیں یعنی معجزات تین سے دیکھیں میں نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں اوسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہاں گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا تھا اوسپر پس جب دیکھا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی اور گھسدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے آنحضرت اوسکی پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کی پاس پس فرمایا حضرت نے کہ بیچ تو میرے تہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ میں نہیں بیچتا بلکہ بخشتا ہوں اوسکو واسطے آپ کے یا رسول اللہ یعنی اسلئے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی و حال یہ ہے کہ اونٹ ایسی گھر والوں کا کبھی نہیں اونکی لیے معیشت سوا اسکی ف ع مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنی تئیں اور اپنی عیال کو ورحمہ فرمایا حضرت نے اسی سبب سے کہ ذکر کیا تو نے حال اوسکا یعنی پس جان کر میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانی کی لیے اور کسی غرض کی لیے اسلئے تحقیق اسنے گلہ کیا تھا بہت یعنی کام کا اور کم دینے چارہ کا پس جگہ یہ ہوا کہ پہنچا نہیں ہے تو قین بہلائی کر اوس سے ف یعنی ساتھ بہت دینے چارہ کی اور کم یعنی کام کی باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کی اور بہت یعنی کام کی اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دیا اور کام بھی کم لیا اسلئے کہ ظلم ہے کہ کام بہت لیا اور دانہ چارہ کم دیا ترجمہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ اتری ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پہاڑ تا ہوا زمین کو یہاں تک کہ ڈھانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کی پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں آنحضرت سے اسکا اور پھر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اسنے اپنی پروردگار سے اسمیں کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا تھا سلام کی لیے آپکی پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اوسمیں لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کی پاس ایک عورت اپنی بیٹی کو کہ اوسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنونکو یا شیطانکو کہ اوسپر تھا کہ باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول خدا کا پھر چلے ہم یہاں تک کہ پھرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچھا آنحضرت نے اوسعورت سے حال اوس لڑکی کا کہ دیوانہ ہو گیا تھا پس کہا اوسعورت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کی نہیں دیکھی ہم نے اوس لڑکی سے کوئی چیز کہ مکروہ رکھیں ہم اوسکو بعد جانے آپکے کی یا بعد عاکرنے آپکی نقل کی ہیہقی نے شرح السنہ میں **وعن** ابن عباس قال ان امرأۃ جاءت بابن لہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنی بہ جنون وانہ لیاخذہ عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرہ ودعا فثغ ثغۃ وخرج من جوفہ مثل الجرو الاسود یسعی رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنی آنی طعام صبح شام کی یا وقت کہانی طعام
صبح و شام کی اور ایک شارح نی کہا صبح و شام پس پہیرا ہاتہہ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی اور نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالی
پلی کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب بالدم
من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریک آیۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من وراءہ فقال ادع بھا فدعا بھا فجاءت
فقامت بین یدیہ فقال مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی
اور روایت ہی انس سے کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹہی ہوئی تہی غمگین اسحالمین کہ تحقیق رنگین ہو رہی تہی آنحضرت ساتہہ خون کی بسبب کردار اہل مکہ کی
ف ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تہی **ترجمہ** پس کہا
جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہلاؤنمین تمکو ایک معجزہ **ف** ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دکہاؤ پس دیکہا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچہی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس
بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کہڑا رہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوے پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا
نی کفایت ہی مجکو کفایت ہی مجکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ح یعنی بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کی یہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سی اور اسمین دلیل
ہی اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول یقین اور دفع غم و حزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہو اگرچہ کچہہ غم و حزن دشمنون کے
ہاتہہ سی پہنچی تو صبر کرنا چاہیی اور اجر بقدر مشقت و رنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی
فلما دنا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال ومن
یشھد علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت
بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا انہ کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا تہی ہم ساتہہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی
معبود سوای اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی
کہ کہتی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا
اوسکو حضرت نی اسحالمین کہ آنحضرت نالہ کی کناری پر ٹہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پہر پہر گیا طرف
جگہہ اگنی اپنی کی یعنی جہانسی آیا تہا پہر وہین چلا گیا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ علیہ السلام فجعل
ینزل من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سی جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤنمین اس خوشہ کو اس
کہجور کی درخت مین سے اسحالمین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس اوترنی لگا وہ خوشہ کہجور سی یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نے پہر جا پس چلا گیا وہ جہانسی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستشفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ احمتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئبا یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایتہا الا ما رابت بین یدی الساعۃ قد ارسبک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بہیڑیا طرف چرواہی یوڑی یعنی طرف ریوڑ بکریون کی کہ چرواہا اوسکا ساتہہ اوسکی تہا پس لی بہیڑیا نی ریوڑ مین سی ایک بکری پس پیچہا ہوئا اوس بہیڑیا کی چرواہی نی یہانتک کہ چہڑایا اوس بکری کو بہیڑیا کی موہنہ سی کہا ابوہریرہ نی پس چڑہا بہیڑیا ایک ٹیلی پر پس بیٹہا بطور بیٹہنی بہیڑیا کی کہ کولی زمین پر کہتا ہی اور پانو کہڑی اور داخل کی دم درمیان دونون پانو اپنی کی اور کہا بہیڑیا نی کہ تحقیق قصد کیا مینی قصد کیا تو نی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق پہر چہڑا لیا تو نی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نی ف ع یعنی چرواہی نی کہ تام اوسکا اہبار بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو تکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مینی عجوبہ مانند اعجوبہ اہکی دن کی کہ بہیڑیا بولتا ہی یا یہ یعنی ہین کہ نہین دیکہا مینی بہیڑیا بولتا مانند اہکی دن کی پس کہا بہیڑیا نی عجب تر اس حال سی حال ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختون کی کہ واقع ہین درمیان دو سنگستانکی ف ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سی آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتہہ ذبح اور تشدید رکی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین کالی پتہرون والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی ترجمہ خبرین دیتا ہی تمکو او سچیزکی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلی تمہارے گذر گئی ہین اونکی خبرین دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا مین اونکی و احوال عقبی کے خبرین دیتا ہی ترجمہ کہا ابوہریرہ نی پس تہا وہ شخص حدیث واہا قوم یہود سی ف ع اسین دو ہی اوپر کہ جو بعضون نی کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا اسلمی کہ خزاعہ نہین تہی یہود مگر یہہ کہ کہا حادی کی گروہ یہود سے ہو گیا تو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اوسکو یعنی بہیڑیا کی قصہ کی اور اسلام لایا پس نا ور کیا اوسکو یعنی اوس کی خبر کو نبی صلعم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حقیقت اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی نبی کہہی پس پہریگا اور رہاویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دینگی اوسکو پانوتلی اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہلی سکی نقل کی ہیہقی نی شرح السنۃ مین وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی ودرواہ البیہقی فی الدلائل سی ابی العلاء سی کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سی کہا تہی ہم ساتہہ آنحضرت صلعم کی نوبت بنوبت کہاتی یعنی وقت ظہور معجزہ کی ایک ہی پیالہ مین سی صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس کہا کر اور بیٹہتی دس کہا سکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز تجہی کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کہا نہین کی کہا نہین ہی مدد ہوجاتا تہا طعام کہا سمرہ نی کسچیز سی تعجب کرتا ہی تو ف ع یہہ خطاب ابوالعلاء کو کیا منجملہ کہنی اونمین سی اسلمی وہ رؤسا تابعین سی ہین مراد خطاب عام ہی یعنی تعجب تو اونی مخاطب ترجمہ نہا مدد کیا جاتا تہا مگر اسجگہہ اوی اشارہ کیا ساتہہ تہا اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی ہیہقی نی دلائل مین وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی ودرواہ البیہقی فی الدلائل سی ابی العلاء سی کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سی کہا تہی ہم ساتہہ آنحضرت صلعم کی نوبت بنوبت کہاتی یعنی وقت ظہور معجزہ کی ایک ہی پیالہ مین سی صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس کہا کر اور بیٹہتی دس کہا سکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز تجہی کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کہا نہین کی کہا نہین ہی مدد ہوجاتا تہا طعام کہا سمرہ نی کسچیز سی تعجب کرتا ہی تو ف ع یہہ خطاب ابوالعلاء کو کیا منجملہ کہنی اونمین سی اسلمی وہ رؤسا تابعین سی ہین مراد خطاب عام ہی یعنی تعجب تو اونی مخاطب ترجمہ نہا مدد کیا جاتا تہا مگر اسجگہہ اوی اشارہ کیا ساتہہ تہا اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی ہیہقی نی دلائل مین وعن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر فقال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ علیہ فانقلبوا منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین او اکثر واشبعوا

سوء ظن کی برائی
سوء ظن کی برائی

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی دن غزوہ بدر کی تین ہو پندرہ آدمیوں میں ف ح مشہور یہ ہے کہ نکلی تین سو تیران میں کہ ستر مہاجرین میں سے تھی اور دو سو قبیل انصار میں سے ترجمہ عالی آنحضرت نے خداوندا یعنی صحابہ ننگی پاؤں ہیں پس سواری دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگی بدن ہیں کپڑا سوائے تہبند کی کچھ نہیں پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ بھوکی ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں تا قوت پاویں طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالیٰ نے واسطے آنحضرت کی یعنی مشرکین بہاتک کہ قتل کیے گئے ان میں سے ستر اور بندی میں آئے ستر پس پھر جمع کیا صحابہ کو حضرت نے اصحاب بدر سے اصحاب کہ نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص ننگ حال یہ تھا کہ پھر اسا تھا یک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع بسبب یہ تھا کہ لگنی اونٹوں اور کپڑوں اور کھانوں کی غنیمت میں خیر کون سی اور دعا میں آنحضرت کی مستجاب ہونی ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہی خصوصاً باین سرعت مخصوصیات اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسکہ حدیث میں آیا ہے ان الصبر علی ما یکرہ فیہ خیر کثیر پھر یہ نتیجہ دنیا میں ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہے والآخرۃ خیر و ابقی

وعن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم منصورون ومصیبون ومفتوح لکم فمن ادرک ذلک منکم فلیتق اللہ ولیأمر بالمعروف ولینہ عن المنکر رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن مسعود سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گے یعنی دشمنوں اور پاؤ گے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاؤ گے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی صحابہ کو ساتھ پیغمبر کی کہ زمانہ آئندہ میں واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا نام میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنی میں تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کی اور منع کرے برائی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانی میں نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیہ پر

وعن جابر ان یہودیۃ من اہل خیبر سمت شاۃ مصلیۃ ثم اہدتہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منہا واکل رہط من اصحابہ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل الی الیہودیۃ فدعاہا فقال سممت ہذہ الشاۃ فقالت من اخبرک قال اخبرتنی ہذہ فی یدی للذراع قالت نعم قلت ان کان نبیا فلن تضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبہا وتوفی اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاہلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ بحجمہ ابوہند بالقرن والشفرۃ وہو مولی لبنی بیاضۃ من الانصار رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے سر بریا یا بکری بھنی ہوئی میں پر تحفہ لائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تھا یہودی سلام بن مشکم کی آیا ہے کہ اوس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکریہ میں سے کس جگہ کی گوشت کو پسند کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ کرتی تھی اوسکو زہر کیا اور اوسمیں بسیار زہر بریا یا اوسکو وقت بھاک کر دینی دست و شانہ میں بہت بریا یا اور کہا سامنی آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست و کہا یا اوسمیں سے اور کہا یا ایک جماعت نے آنحضرت کی یا رہ تھیں سے ساتھ حضرت کی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اوٹھاؤ ہاتھ اپنی یعنی دست کو ہاتھ اور رہے کہا اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس جا حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر بریا ہی تو نے اس بکریہ میں پس کہا یہودیہ نے کہ کسنے خبر دی تجھکو یعنی اسنے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجھکو اسنی کہ میری ہاتھ میں ہی فرمایا یہ اشارہ کر کر طرف دست کی کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر بریا ہی میں نے اسمیں کہ کہا میں نے اگر ہی محمد نبی تو نہ ضرر کریگی یہ بکری سر اسکو وہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہی کہ مار ڈالے بسبب اسکی کہ موت آنحضرت کی پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کے متوقع نہیں تھی واحتمال اول میں خلجان کرتا ہی یہ جو کہتی ہیں کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر

اوس پر کی ہوئی کہ خیبر میں کہا یا تہا لیکن یہہ روایت صحیح نہیں ہی اور حدیث میں یا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سی کی آپ کو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تہا خیبر میں فرمایا نہیں پہنچتا مجکو مگر جو کچہ مقدر ہی رہا ہی خلاصی مترجمہ اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سے پس درگذر کیا اوس عورت سی پیغمبر صلعم نی اور نہ سزا دی اوسکو فدع اور بعضون نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی میں لایا ہی بعد ہی اوسکی فلن تضرہ یہہ الفاظ واسی کنت کاذبا رحت الناس سنکے قد استبان لی انک صادق وانا اشہد کہ من حضر علی ذلک الا الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نے کہ اسمیں اختلاف ہے اسلیے کی ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا اوسکی قتل کرنی کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثونمیں یہہ ہی کہ حضرت نی معاف کیا اوسکو ابتدا اسلام میں پس جسکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہا نیوا لومنین سی کی حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نی حکم فرمایا اوس دیکے قتل کرنی کا پس قتل کی گئی ٹالی اوسکی رحمہ اور مری وہ اصحاب آنحضرت کی کہ کہا یا تہا اوہنونے اوس کسری میں سے یعنی بعضون نے اوس میں سے مرا اور وہ بشر ہیں اور یہ معنی لیی آنحضرت نے درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کی کہ کہا یا بکری ہر آلودہ میں سے پہنچی لگائی اونکی اوہندے کہ نام اونکا یا سر حجام تہا ساتہہ شاخ کی اور چھری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام ازاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار میں سی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی **وعن** سہل بن الحنظلیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا انا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدہا رواہ ابو داود

اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کے بہت دیر تک یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایلی ایسی کے پس دیکہا میں ہوازن کو یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایلی ایسی کے پس دیکہا میں ہوازن کو بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی فرع یعنی سب کے اوپر ہیں یہہ عبارت مثل کی بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حقیر کہ سب اوپر ہیں اور کوئی پیچہے جاوے اور اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب میں سی ایک جگہہ سی اوٹہہ کر کہڑی ہوتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہاں اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی نہتی اونکی باپ کی تہی اور قاضی نی کہا کہ علی یہاں بمعنی مع کی ہی اور یہہ ضرب المثل سی ہے مین یہہ سکا یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب میں سے پیش آیا اوٹہہ کہڑی ہونا اپنی موضع سی پس کوچ کیا اوہنونے اور چہوڑا پیچہے اپنی کچہہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی پاچکا لی لیا اوہنونے اوسکو بہی تہا اپنی پس کہا اوروں نے جاؤ اعلی بکرۃ ابیہم پس ہو گئی یہہ مثل اوس قوم کی کہ اوپر سب کے اگرچہ ہنوا اونکی پاس اونٹ اور بکرۃ کہتی ہیں اونٹ جوان کو اور بعضون نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو اونٹ پر لیی پہرتا تہا اوپر یہہ ضرب المثل ہوئی ہے دیکہا میں ہوازن کو ساتہہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہیں طرف حنین کے پس مسکرائی آنحضرت یعنی از راہ تعجب نیکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کریگا ہمارے واسطے اس رات کی

انس بن ابی مرثد غنوی نی کہ مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ سوار ہو پس سوار ہوئی وہ اپنی گہوڑی پر پہر فرمایا حضرت نی کہ متوجہ ہو اس
راہ کو کہ پہاڑ مین ہی یہانتک کہ ہووی تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہمنی نکلی آنحضرت طرف جگہہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہہ کہ نماز کی لیی بنا رکہی تہی پس پڑہین
آنحضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ کیا معلوم کیا تمنی اپنی سوار کو ساتہہ حس کے یعنی دیکہا تمنی اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص
نی یا رسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نی حالت نماز مین دیکہنا کنکہیون سی طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکی حضرت نماز
فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنی دیکہنا درمیان درختونکی بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا
ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار یا اوتر کر پس کہا اوس سوار نی کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا
مجکو پیغمبر خدا صلعم نی پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین دونون درون پہاڑ کی مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکی کہ ہو اوسمین کوئی چہپا ہوا پس نہ دیکہا
مینی کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نی کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گہوڑی سی کہا اونہون نی کہ نہین اوترا مین مگر نماز پڑہنی کی لیی یا استنجا
کرنیکی لیی فرمایا آنحضرت نی پس نہین تجہپر حرج اسمین کہ نہ کری تو بعد اس شب کے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سی اسلیی کہ
عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہی اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت مین غرضکہ مراد عمل سی نوافل و خیرات ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتی اور بعضون نی کہا کہ مراد
عمل سی اسمین جہاد ہی **وعن** ابی هريرة قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بتمرات فقلت يا رسول الله ادع الله فيهن بالبركة
فضمهن ثم دعا لي فيهن بالبركة قال خذهن فاجعلهن في مزودك كلما اردت ان تاخذ منه شيئا فادخل فيه يدك فخذه ولا تنثره
نثرا فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من وسق في سبيل الله فكنا ناكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان فانه
انقطع رواه الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک کہجورین یعنی اکیس پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی انمین
ساتہہ برکت کی یعنی مانگیی اللہ سی برکت انمین یا انکی لیی پس لیا اونکو آنحضرت نی اپنی ہاتہہ مین یا رکہا ہاتہہ اپنا اونپر پہر دعا کی آنحضرت نی میری لیی اونمین ساتہہ
برکت کی یعنی ساتہہ برکت کی اونمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانی مین باوجود باقی رہنی اونکی کی فرمایا کہ لی انکو پس رکہہ انکو اپنی توشہ دان مین جب چاہی تو
کہ لیوی تو اسمین سی کچہہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہہ اپنا پس کی کہجور اوسمین سی اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنی کر کہا ابو ہریرہ نی پس تحقیق اوٹہالی
مینی اون کہجورون مین سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تہی ہم یعنی مین اور یار میری کہاتی اونمین سی اور کہلاتی اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میرے
کمر سی یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونی حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جب تفرقہ اور فساد
شایع ہوتا ہی لوگون مین تو برکت اوٹہہ جاتی ہی آیا ہی کہ ابو ہریرہ اوس روز کہتی تہی کہ لوگون کو ایک غم ہی اور مجکو دو غم ایک غم جاتی رہنی اوس تہیلی کا
اور ایک غم شہید ہونی شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال تشاورت قريش ليلة بمكة فقال بعضهم اذا اصبح فاثبتوه
بالوثاق يريدون النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم بل اقتلوه وقال بعضهم بل اخرجوه فاطلع الله نبيه صلى الله عليه وسلم
على ذلك فبات علي رض على فراش النبي صلى الله عليه وسلم تلك الليلة وخرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى لحق بالغار وبات المشركون يحرسون
عليا رض يحسبونه النبي صلى الله عليه وسلم فلما اصبحوا ثاروا عليه فلما راوا عليا رد الله مكرهم فقالوا اين صاحبك هذا قال لا ادري
فاقتصوا اثره فلما بلغوا الجبل اختلط عليهم فصعدوا الجبل فمروا بالغار فراوا على بابه نسج العنكبوت فقالوا لو دخل ههنا لم يكن نسج العنكبوت
على بابه فمكث فيه روایت ہی ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نی ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہہ اونکی شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضون نی اونمین سی جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہہ بندہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد کہتی تہی ساتہہ دونون ضمیرون مستتر اور بارز کی ہی صلعم اور

ثلث ليال رواه احمد

کہا بعضی مشرکین نی بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ اہانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اون کی تو ڈری اور جمع ہوئے
دار الندوہ مین مشورہ کرنیکی لیے حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مینی جمع ہونا تمہارا چاہا مینی
کہ حاضر ہون تمہاری پاس اور ہرگز نہ بڑہوگی تم مجہسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نی کہ میری رای یہہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹہری مین اور بند کردو سوراخ
اوسکی سوائی ایک موکہی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اوس شیخ نی کہ یہہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس وہ لوگ کہ لڑینگی
تمسی اوسکی قوم مین سے اور چہڑا لیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتہہ سی پہر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سے
پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہہ بہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہارے اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی
ساتہہ لیکر اونکو پہر کہا ابو جہل نی کہ میری رای یون ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا مارین اوسکو سب ایکدفعہ پس پہیل جاوی خون
اوسکا سب قبیلون مین یعنی سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سی لڑ تو سکنی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی وہ دیت تو دینگی
ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی
اپنی پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سولاوین حضرت علی رض کو اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہہ ابی بکر رض کے
طرف غار کی ترجمہ پس رات گذاری علی رض نی اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہنچی غار ثور پر ف ح یعنی ہجرت کر کر پہاڑ ثور کے غار مین چند شب رہے
اور جب حضرت گہر سی نکلے ہین اور مشرک جو دروازے پر کہڑی تہی اونکی سامنی سے گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی ہین اور حضرت نے کلام کیا ہی اونسی یہہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہے
ہمنے اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اسحالمین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گہر مین تہے اور وہ باہر کہڑی تہی گمان کرتی
تہی علی رض عنہ کو آنحضرت ف ح یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہہ ٹہری ہوئی تہی کہ رات کو انکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیے
اور حال آنکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر بگمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رض کو یعنی جگہہ حضرت کی روکی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہہ یار تیرا
یعنی آنحضرت کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کے پس جب پہنچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نی غار کی دروازہ پر جالا مکڑی کا ف
ح کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہری آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی یہہ احمد نی ف ع داخل ہوئی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نے دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمونکی طرف تو دیکہہ لیتی آنحضرت اور ابو بکر کو پس ڈری ابو بکر رض آنحضرت کے طرف سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی
گمان تیرا ساتہہ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کردیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نے پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نے
حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سے ابو بکر صدیق رض ہین کہ ساتہہ آنحضرت کی نکلکر دونون
صاحب جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس روز کہ کفار نی قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابو بکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان
پہنچی کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نی فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سی ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحابیت

صدیق کا بسبب انکار نص کی کافر ہوتا ہی بخلاف اوصحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ رضی سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری وقت بلوغ
اور عاقل ہونی کے ہیذ ارتہی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار کی ایذا پہنچائی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ دار ہجرت تمہارا محکو دکہا دیا ہی کہ کہجورون والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہر ابوبکر
صدیق رضی بہی تیاری مدینہ کی جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر اسی ابوبکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس روز سے ابوبکر نی ملازمت آنحضرت
کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین بند ہے تیار رکہی ہر ایک وز ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن
ہجرت کا ہوا ابوبکر نی ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسمانی زاد راحلہ مہیا کیا اور شنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گہر سی بوقت اونکی آنحضرت یکسر
باہر نکلکر جبل ثور کی غار مین جہپی اور اللہ تعالے کی قدرت ابی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہہ پر گہونسلا بنا کر انڈی دی اور
مکڑی نی جالا تنا کفار اوس غار کی منہہ پر آکر یہ علامتین دیکہہ کر پہری دی وسوقت کہ دونون صاحب یکسی باہر نکلی ابوبکر کہی آگی آنحضرت کی اور کبہی پیچہی آنحضرت کی ہوتے
تہی بسبب اسکی کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچہی سی آجاوی اور جب غار پر پہنچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین
رات تک دونون وہان رہی اور اپنی دونون اونٹنیون کو حوالہ ایک شخص کے نبی الدئل مین سے کیا جو صدہا اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ
کا ہاجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبداللہ بن ابی بکر رات کیوقت کفار کی خبرین اونکو پہنچاتی تہی اور بعد تین شب کے وہانسی اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر
براہ کنارہ دریا کے متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بمدلج مین پہنچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار نی اوسکو بہت مال دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونون کو یا ایک
کو مار ڈالی غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہنچا تو پانو اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر دوڑی ہوا اور
ایسا نزدیک پہنچا کہ قراءۃ پیغمبر کی سنی اوسوقت دو پانو اوسکی گہوڑی کی زانون تک زمین مین دہنس گئی سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی تمنیہ ہو کر دہائی امان کی
وہی آنحضرت اور ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال اپنا اور خبر ین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ
امر ہمارا مخفی کہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وعن ابی هريرة قال لما فتحت**
خيبر اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجمعوا لي من كان
ههنا من اليهود فجمعوا له فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اني سائلكم عن شيء فهل انتم مصدقي عنه قالوا نعم
يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابوكم قالوا فلان قال كذبتم بل ابوكم فلان قالوا صدقت وبررت قال فهل
انتم مصدقي عن شيء ان سألتكم عنه قالوا نعم يا ابا القاسم ان كذبناك عرفت كما عرفته في ابينا فقال لهم من اهل النار قالوا
نكون فيها يسيرا ثم تخلفونا فيها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسؤا فيها والله لا نخلفكم فيها ابدا ثم قال هل انتم مصدقي
عن شيء ان سألتكم عنه فقالوا نعم يا ابا القاسم قال هل جعلتم في هذه الشاة سما قالوا نعم قال فما حملكم على ذلك قالوا
اردنا ان كنت كاذبا ان نستريح منك وان كنت صادقا لم يضرك رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لی بکری بہنی ہوئی کہ اوسمین زہر ملا دیا تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میرے لیی جو ہون اسجگہہ یہود دیومین سی پس جمع کیا آنحضرت کی
لیی یہود کو پس فرمایا اونکو آنحضرت نی کہ تحقیق مین پوچہون گا تمسی حال ایک چیز کا یعنی نہین پس اگر ہوگی تم ہار کر نیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز کی پس بیشک
کہہ ڈالا اونمین تمکو سچ جواب کے کہ دو تم اوسکو اگر کیسا کہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان ہار کر نیگی اے ابا القاسم **ف** عادت یہود کی
یہہ تہی کہ اکثر آنحضرت کو ساتہہ کنیت دیکہتے تہے کہ ابوالقاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اسلیے کہ ذکر اسم شریف کا توریت اور انجیل مین شایع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتی ہین کہا یہودی نی فلانا یعنی بطریق کذب کے
امتحان کی لیی کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتادیا فرمایا آنحضرت نی جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہودی نی سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا حضرت
نی پس آیا باور کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرونمین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دونمین تمکو ساتہہ اوسکی کہا یہودیون نی ہان ای ابا القاسم اور اگر
جہوٹ بولین ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہماری کی پس فرمایا اور پوچہا یہودی سی کہ کون ہی دوزخی کہا اونہون نی کہ رہینگی
ہم دوزخمین تہوڑی سی دن یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہووگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانونکی دوزخ مین
یعنی بعد نکلنی ہماری کی تم داخل ہووگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ کلام بکرو بیچ مقدمہ
آگ کی اور دور ہو تم جہوٹی ہو اپنی خبرونمین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہارے آگ مین کبہی فرمایا آنحضرت نی کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی
اگر پوچہون مین تمسی اوس سے پس کہا اونہون نے ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر
کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی
زہر پس منتفع ہونگی ہم تمہارے ہدایت سی اور حاصل اسکا یہہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس یہہ کہ جانینگے ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہارے ہلاک ہونیسی آسایش مین ہو جاوینگے
اور یا یہہ کہ جانینگے ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہارے کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی اونکو
زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم **وعن** عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّہْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ
فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا ہُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سی ف ع یہہ ساتہہ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتہہ غزوونمین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ
تیران غزوی انہون نی کیی ہین اور آنحضرت نی انکی سر پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہہ اوپر سو برس کے ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہین تہی
سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہماری لیی یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوتری
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیی یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوتری اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری
لیی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجائب و
غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس اسمین بہت سی معجزی ہوئی کہا عمرو نی پس داناترین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہے یعنی اوسدن ذکرہ الطیبی اور
کہا سید جمال الدین نے اولی یہہ ہے کہ کہا جاوے بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو داناترین ہمارا ہی یعنی اب نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ
سَمِعْتُ عَنْ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَیْلَۃَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْکَ
یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِہِمْ شَجَرَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نے کہ سنا مینی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مینی مسروق سی کہ کبار تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی
جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اوسنی کہا خبر دی آنحضرت کو
ساتہہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین
پس آنحضرت باہر گئی اور جنونکو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا **وعن** اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ عُمَرَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَتَرَاءَیْنَا الْہِلَالَ وَکُنْتُ رَجُلًا

حَدِیْدَ الْبَصَرِ فَرَاَیْتُہٗ وَلَیْسَ اَحَدٌ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَاٰہُ غَیْرِیْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاہُ فَجَعَلَ لَا یَرَاہُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاہُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَھْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرِیْنَا مَصَارِعَ اَھْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ وَیَقُوْلُ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْھِمْ فَقَالَ یَا فُلَانُ اَیْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانُ اَیْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا وَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہمنی ماہ نو کی دیکہنی کی اور تہا مین مرد تیز نظر پس دیکہا مینی چاند اور حال آنکہ نہین تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوای میری یعنی سوای میرے کوئی نکہتا تہا کہ مینی دیکہا ہی چاند پس شروع کیا مینی کہ کہتا تہا مین عمر رض کو کہ کیا نہین دیکہتی تم چاند پس وہ نہین دیکہتی تہی اوسکو یعنی مین دیکہتا تہا اور ہر چند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہین نظر آتا تہا کہا انس نی کہتی تہی عمر رض نزدیک ہی کہ دیکہینگے ہم اوسکو اسحالمین کہ مین لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر ف ح یعنی کچہہ حاجت اسکی نہین ہی کہ مین اب دیکہون اور تعب اور مشقت اوٹہاؤن اوسکی دیکہنی مین بعد ایک زمانہ کی یا بعد ایک روز کی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکہہ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض نکری اوسچیز مین کہ ضروری نہو اور صرف نکری وقت کو مالا یعنی مین ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہماری آگی قصی اہل بدر کی یعنی مشرکونکی کہ جو بدر مین ماری گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق آنحضرت تہی کہ دکہاتی تہی ہمکو جگہہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کے یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور ماری جانی مشرکونکی خبر دی کہ ہر ایک اون اشقیا مین سے یہان یہان ماری پڑی ہونگی فرماتی تہی آنحضرت یہہ جگہہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یہہ جگہہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یعنی جگہہ پڑنی ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نی قسم اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہہ حق کی نہین خطا اور تجاوز کی ماری جانیوالون نی اون جگہونسی کہ بیان کیا تہا اور معین کیا تہا اونکو آنحضرت نی پس ڈالی گئی کنوین مین کہ پانی نہین بہرا جاتا تہا اوس سے بعضی اونکی بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہنچی طرف اونکی پس فرمایا ای فلانی بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پائی اور دیکہی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تمسی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مینی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجہسی پس کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہین ہین روحین اونمین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سننی والی اونسی واسطی اوسچیز کی کہ کہتا ہون مین یعنی یہہ بہت سننی والی ہین یا برابر ہین تمہارے سننی مین یعنی یہہ سنتی ہین یہہ کلام کہ کہتا ہون مین سوای اسکی کہ نہین طاقت رکہتی یہہ کہ جواب دین مجکو کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ح کتاب الجہاد مین بیان اسکا ہو چکا ہی وعن اُنَیْسَۃَ بِنْتِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِیْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی زَیْدٍ یَعُوْدُہٗ مِنْ مَرَضٍ کَانَ بِہٖ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْ مَرَضِکَ بَاْسٌ وَلٰکِنْ کَیْفَ لَکَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِیْ فَعَمِیْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِیَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ اور روایت ہی انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اس حالت مین کہ عیادت کرتی تہی اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی اونکو فرمایا حضرت نی نہین تجہپر بسبب بیماری تیری کی ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہی میری پس اندہا ہو جاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب کی کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی اب داخل ہوگا تو بہشت مین بیحساب کہا یعنی شخص راوی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہو گیا زید بعد مرنی پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر مر گیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا اونکی لیی پہر نابینائی اونکی کا اسلیی کہ ہو مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اوسپر ہو بہت بڑا پہر حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی وعن اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بُعِثَ رَجُلٌ كَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اسامہ بیٹی زید کی سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص کہ جھوٹ بولی اور بنا بی مجھ پر یعنی قصداً وہ بات کہ نہیں کہی میں پر سو چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہ معنے سبب فرمانی اس حدیث کا یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس پس جھوٹ باندھا اوسنی حضرتؐ پر یعنی اور نکلا کشف سی وہ حضرتؐ پاہنچی حضرتؐ کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرتؐ نی پس مارا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور قبول کیا اوسکو زمین نے فع اور یہ نشان وزخی کا ہی اوپر یہ ہی قول حوینی کی کہ اقرار کیا الا آنحضرتؐ پر قصداً کافری ترجمہ نقل کیا میں یہ دو حدیثیں بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ میں

وعن جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرتؐ سی پس لایا اوسکو آنحضرتؐ نی اوسق جو کا پس ہمیشہ کہاتا رہا وہ شخص کہاتا اوسمین سی اور کہاتی رہی اوسکی بی بی اوسمین سی اور مہمان اوسکی یہانتک کہ ماپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی نا تہا کہانی سی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص حضرتؐ کی پاس یعنی صورت حال عرض کی فرمایا آنحضرتؐ نی اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوسمین سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیی یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سی

نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرَى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عاصم بن کلیب سی کی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی ایک شخص سی انصار میں سی کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا میں پیغمبر خدا صلعم کو سحالیکہ وہ بیٹہی تہی پاس قبر کی کہودنی تہی وصیت کرتی تہی آنحضرتؐ کو رکن کو فرماتی تہی فراخ کر تو قبر کو میت کی پانو کیطرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پہرا آنحضرتؐ یعنی میت کو دفن کر کر سامنی سی یا حضرتؐ کی دعوت کر نیوالا طعام کی وس میت کی ہو نیکی طرف سی پس قبول کی حضرتؐ نی دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گہر میں ہم سا تہہ آنحضرتؐ کی تہی یعنی ہم بہی گئی اور طفیلی آنحضرتؐ کی ہوئی یا آنحضرتؐ کی دعوت معہ جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرتؐ نی دست مبارک اپنا یعنی وس طعام میں کہانیکی لیی پہر رکہی قوم نی ہاتہہ اپنی پس کہایا قوم نی طعام **ف** ع ظاہر اس حدیث سی غرض اصل وارد ہوتا ہی اون دو امور پر بیان کی ہین علماء نہ ہے جاہی سی کی کہ مکروہ ہے کہلانا طعام کا پیلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی تیسری دن یا بعد ہفتہ کی بخاری لبزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا گیا ہی کہ نہیں مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری دن اور کہا زیلعی نی کہ نہیں ضیافت ہی بیٹہنی کا مصیبت کے لیی تین دن تک بغیر مرکب ہونے کی ممنوع چیزون میں سی کہ وہ بہجہانا پچہوڑ کا ہی اور کرنا کہانی کا اہل میت کیطرف سی اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کیطرف سی اور بہولنی علت یہہ بیان کی ہی کہ طعام شروع ہی سرور میں شروع میں کہا ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بدی روایت کیا امام احمد اور ابن ماجہ نی ساتہہ سند صحیح کی جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونیکو اہل میت کے پاس

اور کہانا کرتی اونکی کو نیاحہ سی ہنتی ہیں لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہہ نوع خاص کی کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی موجب ہوسیت کی کہ ہوا نکی حیا کرنی کا کہ ناچار ہے حیا کی کہلاوین اونکو جبراً حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اور پر ہوئی بعضی ارثون کی صغیرین یا غائب یا نہ پہچانی جاوی ضا اوسکی یا ہو طعام مال میت سے پہلی تقسیم اوسکی کی نسطعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سے اور مانند اونکی اور ایسی قسمون پر حمل کرنا چاہیے ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اوپر حمل کیا جاوے قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی ناضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو اسطی سرور کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور ایسی وصیت کرنی ساتہہ کرنی کہانیکی بعد موت کی تا کہ کہلاوین لوگو نکو تین دن تک پس باطل ہی موجب صحیح تر روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہی یہہ تہائی مال مین سے اور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سی کوئی یہہ نہ سمجہہ لی کہ مطلق طعام میت کے احازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہانکی طعام مرسومہ ان اقسام سی خارج نہین پاوینگی کہین ایک قسم پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو احد یث مین کہانا کہلانا وہ ہی جو قاضی خان نی لکہا ہی اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہر حضرت کو بطور رہے اور اپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی لکستانے اب کی لیی کہلایا ہوا اور علاوہ اسکی بعضی فقہا لکہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو کہانا اوس طعام کا جائز ہی یہہ سب صاحب مصیبت کو دفن کر کر پہر ہی اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سے خود اونہون نے اسکو مستثنی کیا ہی حدیث مین اور نقل کی وا یتونمین کہ یتعارضن واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس دیکہا ہمنے طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہو تمین اس گوشت کو گوشت ایسی بکریکا کہ لیگئی ہی بے احازت اور بی رضا مالک اوسکی کی پس بہیجا اوسکو عورت نی کسکو آنحضرت کی پس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان فع یہہ تفسیر مدرج ہی بعض روایت سی اور یہہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کے ہی یہہ غیر نقیع کی ساتہہ کے کہ مقبرہ ہی نیہ کا وہان ہی ترجمہ تا کہ خرید کیجاوی میرے لیی ایک بکری پس پائی گئی بکری پس بہیجا مینی کسکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خریدی تہی اونسی ایک بکری کی بہیجدے اوسمین بکری خرید کے ہوئی کو ساتہہ حمل اوسکی کی کہ جسمل کو لی تہی پس پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کی ہوئی کے پاس پس بہیجدی اونسی طرف میرے وہ بکری فع پس نظر کر یہہ خریدنا اوسکا درست نہوا اسلیے کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر احازت مالک اوسکی کی اور بہر تقدیر اوسمین شبہ قوی تہا ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہلاوے یہہ طعام قیدیونکو فع اسری جمع اسیر کی ہی بمعنی بندی کی اور غالب یہہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کافر تہی اور یہہ اسلیے فرمایا کہ جب پایا گیا مالک بکری کا تا کہ احازت لین اور بخشوا وین اوسسے اور طعام گمرہ جانا تہا اور اونکو کہلانا ابہی ضرور تہا پس حکم فرمایا اونکی کہلاوینکا انتہی اور لازم آئی اوسعورت پر قیمت بکری کی تلف کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہہ تصدق اوسعورت کیطرف سی ترجمہ نقل کی یہہ ابوداود اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن حزام ابن ہشام عن ابیہ عن جدہ حبیش بن خالد وہو احد بنی معبد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج من مکۃ حرج مہاجرا الی المدینۃ ہو وابوبکر ومولی ابی بکر عامر بن فہیرۃ ودلیلہما عبد اللہ اللیثی مروا علی خیمتی ام معبد فسئلوہا لحما وتمرا لیشتروا منہا فلم یصیبوا عندہا شیئا من ذلک وکان القوم مرملین مسنتین فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شاۃ فی کسر الخیمۃ فقال ما ہذہ الشاۃ یا ام معبد قالت شاۃ خلفہا الجہد عن الغنم قال ہل بہا من لبن قالت ہی اجہد من ذلک قال اتاذنین لی ان احلبہا قالت بابی انت وامی ان رایت حلبا فاحلبہا فدعا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح بیدہ ضرعہا وسمی اللہ تعالی ودعا لہا فی شاتہا فتفاجت علیہ ودرت واجترت فدعا بانا یربض الرہط فحلب فیہ ثجا حتی علاہ البہاء ثم سقاہا

حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرُھُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَھَا وَبَایَعَھَا وَارْتَحَلُوْا عَنْھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ اور روایت ہے حرام بن ہشام سے کہ اوسنے نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہشام سے اوسنے نقل کی یہ حرام کی اوسی کہ نام اوسکا جبیش بن خالد ہی اور جبیش یہاں ہی ام معبد کا ف ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی اوسنے آنحضرت راہ ہجرت مین اوسکی خیمہ مین تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھی خیمہ کی صحن مین اور رکھا ناپانی دیتی قرار و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہی جبیش یہہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیی گئی نکلنی کا مکہ سی نکلی ہجرت کرنیوالی مکہ سی طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام ازادابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہنما آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانیکی لیی پہر چار رون تک راہ مدینہ مین چلی جاتی تہی کہ گذری وہ دو خیمون ام معبد کے کہ اوس جنگل مین رہتی تہی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدین اوسسے پس نہ پایا اوسکی پاس کچہہ اسمین سے یعنی گوشت و تمر ذکر کیی گئی مین سے اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نی طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہے اس بکری کا ام معبد نے کہا ام معبد نے کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو بلا پی نی یوٹر کی ساتہہ جانیسی یعنی بسبب ناتوانی اور دبلا پنکی ہمراہ بکریون کی جنگل مین چرنیکو نہین جا سکتی فرمایا حضرت نی کیا ہی اسکی کچہہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بہت گرفتار شقت اور دور ہے اسی کہی ہوا اسکی دودہ یعنی نکال سکون دودہ نہین فرمایا آنحضرت نی کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہہ دودہ مونین کا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میرے فدا آپکی ہون اگر دیکہین آپ اسمین دودہ تو دودہ لین یعنی دودہ اسمین سے نہین کیا دونگی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور باندہا پہر اوسکی تہنوپر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیی بکری کے تمہین پانو کہولی بکری نے دودہ دونہا کیی بہی سامنی حضرت کی جیسکی عادت تہی وہ کے جانور کے کہی دفعہ وہ کی دونون پانو کہولدیا اوسی دودہ پایا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نے اپنا باسن بڑا کہ کری ایک گروہ کو پہر دوہا بہر اوسسے تن کی وہ خوب بہرا ہوا یہانتک کہ اوپر آگیی اوسکی جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کے تئین یہانتک سیر ہوی اور پلایا ساتہہ اوانون اپنی کو یہانتک سیر ہوی اوسی پہر پیا حضرت نی بعد اسکی یعنی بعد جسکے بیشک ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوہا اوسمین دوسری بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہرا باسن ہمارا باقی چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دیکہا وہی وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت کی آنحضرت نی ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور ابن عبدالبر نی استیعاب مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین اور حدیث یہہ قصہ طویل ہی ف اور وہ یہہ کہ جب آنحضرت نی کوچ کیا ابو معبد و ندام معبد کا آیا اور گہر مین دودہ دیکہا کہا یہہ کیا ہی دیکہا کہا آیا پس ذکر کیا ام معبد نی صفتین اور شمایل آنحضرت کی خوب تر بیچ عبارت کے پس کہا ابو معبد نے کہ یہہ گا مگر صاحب قریش کا کہ سنی ہین میں صفتین اوسکی مکہ مین اور العذر بالقصد کہتا ہون مین کہ پانو مین صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہی جب آنحضرت ہجرت کر نکلی اور اہل مکہ نی نہ جانا کہ کہان اور کسطرف گئی تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کہتی ایک بیتین پڑہین لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نہی اور سمین سے دو بیتین یہہ ہین قطعہ خرید اللہ ابناس خیر خرابہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ہما نزلا بالہدی و اہتدت بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد باب الکرامات باب ہی یہہ بیان کرامتون کے ف ع کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ ہم اکرام و تکریم سی ہے اور کرامت کہتی ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا گیی ہی امت کا اہل سنت کی اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نی ف ح اہل حق اتفاق کہتی ہین اوپر جائز ہونی وقوع کرامت کے اولیا کی اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظب ہو اوپر کرنی طاعت کے اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب قوت و مراتب اوسکے اور دلیل اوپر واقع ہونی کرامت کے کتاب و سنت اور تواتر اخبار صحابہ کی اور اونکی بعد اونکی بعد یعنی تواتر معنوی سطر حکا کہ قدر مشترک مین میان اوسکی وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہ و انکار کی نہین ہے خصوصا بعضی اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ جسمین کہ کرامت اونکی حد کثرت کو پہنچی ہی کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضی اہل زمانہ اونکی سنی نقل کی کرامتین انکی مانند خوارق مروا ریدکی تہین کہ پی در پی صادر ہوتی تہین کبہی ظاہر ہوتین کبہی نسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوے ہین کرامت کے اور بعضون نی کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بالقصد و اختیار بلکہ بی قصد و اختیار ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں کہ ہر معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند بڑے جانی طعام قلیل کی اور جوش مارنی پانی کی و نگلنے سے و مانند اونکی اور حق یہ ہے کہ جائز ہے واقع ہونا کرامت کا بالقصد و اختیار اور بی قصد و جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت میں مع دلائل اور رفع شبہ مخالفوں کی علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے لاحاجۃ الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر عندنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لھما حتی ذھب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرج معہ من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان و بید کل واحد منھما عصیۃ فاضاءت عصا احدھما لھما حتی مشیا فی ضوءھا حتی اذا افترقت بھما الطریق اضاءت للآخر عصاہ فمشی کل واحد منھما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اھلہ رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہ اسید بن حضیر و عباد بن بشر کہ دونوں صحابی جلیل القدر ہیں باتیں کر رہے تھے دیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کسی حاجت کی کہ تھی کہ ان دونوں کی پاس تک گئی ساعت میں سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتیں کرتی میں پھر رات نہایت اندھیری کی پھر باہر کو نکلی وہ دونوں حضرت کی پاس سے اس حال میں کہ پھری ہے طرف گھر اپنی کی اور ہر ہاتھ ہر ایک کی میں لاٹھی تھی ایک کی اون دونوں میں سے روشن ہوئی لاٹھی ایک کی اون دونوں کی پھر روشنی اس لاٹھی کی میں چلے دونوں یہاں تک کہ جب جدا ہوئی راہ دونوں کی یعنی ایسی جگہ پہنچے کہ وہاں سے ہر ایک کی گھر کو راہ جدا جانی تھی روشن ہوئی دوسرے کی لیے لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونوں میں سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہاں تک کہ پہنچا ہر ایک اپنے اہل میں نقل کی یہ بخاری نے ف اور روایت بخاری کی میں ہے کہ باہر نکلے وہ دونوں صحابی آنحضرت کی پاس سے اندھیری رات میں اس حال میں کہ اونکی ساتھ مانند دو چراغوں کی تھی روشن اور جب جدا ہوئی رہا ساتھ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہاں تک کہ آیا ہر ایک اپنے گھر میں **وعن** جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما اراني الا مقتولا في اول من يقتل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم واني لا اترك بعدي اعز علي منك غير نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم وان علي دينا فاقض واستوص باخواتك خيرا فاصبحنا فكان اول قتيل ودفنته مع آخر في قبر رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہا جب حاضر ہوئے ہمارے باپ احد کی جنگ کی لڑائی میں بلایا مجھکو میرے باپ نے بعض اصحاب میں سے کہا نہیں گمان کرتا میں اپنی تئیں مگر مارا گیا پہلے اول اون جو گوئی مارے گئے دشمنوں سے آنحضرت کی یار و نہیں سے و تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنی کسیکو کہ عزیز تر زیادہ ہو میری نزدیک تجھ سے سوائے ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی و تحقیق مجھ پر میرے باپ کی بعضی بہت سا قرض ہے پس ادا کر اسکا یعنی جلد بھی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بنو نسبت حق کے پس صبح کی ہمنے پس وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ میں اور دفن کیا میں نے اوسکو ساتھ ایک شخص کے ایک قبر میں پھر نہ لگی میرے جی کو یہ کہ اوسے جدا کروں آنحضرت سے کہ حکم دیدیا تھا شہداء احد کی حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموع تھے یار و الد جابر کے اور ہوئی اونکی اور سمیت دوسرے ہی سہر کہ در صورت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وعن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس وسادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک قال او ما عشیتیھم قالت ابوا حتی تجیء وقد عرضوا علیھم فغلبوھم وقال واللہ لا اطعمہ ابدا فحلفت المرأۃ ان لا تطعمہ وحلف الاضیاف ان لا یطعموہ قال ابو بکر کان ھذا من الشیطان فدعا بالطعام فاکل واکلوا فجعلوا لا یرفعون لقمۃ الا ربت من اسفلھا اکثر منھا فقال لامرأتہ یا اخت

بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَتْ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ سی کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ ف ع صفہ ایک جگہہ تہی بٹی ہوئی مسجد سے کہ وہان کتنی ایک فقر اصحابہ مین سے تہ باتر رہتی تہی پس اوسی کیطرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جسے پینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوتر تا اور نا اوتر تا وہ صفہ مین اور اونکو ضیاف المسلمین کہتی تہی گہر اور اہل وعیال و مال و منال کچہہ نہ رکہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابو سریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو موسیہ مولی آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی یکدین کہ جس شخص کے پاس طعام دو شخصونکا یعنی اوسکی عیال مین سے پس چاہیئے کہ لیجاوین تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سے اور جسکی پاس طعام چار شخصونکا پس چاہیئے کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی گر نہ ہو اوسکی پاس اسقدر کہ قوت ہو اوسی زیادہ کا بلکہ اونہین کے قدر ہی لیجاوی چہٹی کو ف ع یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیی ہی تخییر کی لیی ہی استعمال یہہ ہے کہ ہو شک کی لیی یعنی بل کی ہی اسطی مبالغہ کی در باب ضیافۃ کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوی یہہ ہے کہ جسکی پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوی دو کو بلکہ روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابو بکر لائی تین شخصونکو اور لیگئی آنحضرت تس شخصونکو اور ابو بکر صدیق نی کہا یا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کی پہر ٹہہری ہی ابو بکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانیکی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہرے ابو بکر طرف گہر آنحضرت کی پس ٹہہری ہی یہانتک کہ نا آتا کہا یا آنحضرت نی ف ع ح یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہہ تکرار روایت کی جابر سی شروع کرنی قصہ کی ہی سریانی اور یہہ ہے ہی کہ اول جملہ مین بیان ابو بکر کی کہانا کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابو بکر صدیق کی اور مہمان منتظر رہی ترجمہ پس آئی ابو بکر صدیق گہر مین بعد گذرنی رات کی وسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابو بکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تجکو تیری مہمانونسی یعنی کیون نہ خبر کی تونی کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا کہا ابو بکر نی کیا نہین طعام کہلایا تونی مہمانونکو کہا حضرت ابو بکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نے کہانیسی یہانتک کہ آو تم یعنی و شریک ہو اونکی ساتہہ کہا نمین پس غصہ ہوئی ابو بکر یعنی اپنی اہل پر بیگمان اسکی کہ اونہون نے قصور کیا الحاح و مبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاؤنگا مین اس طعام کو ہرگز قسم کہانی ابو بکر کی بیوی نی یہہ کہ نہ کہاوگی تو شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسیکہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور قسم کہائی مہمانون نے یہہ نہین کہا تنکی اوسکو یعنی کہ تنکی یا مطلق کہا ابو بکر نی کہ ہی یہہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی پس وسیوقت غصہ سی زانی ہا و استخفا کی پس منگایا ابو بکر نی طعام و کہایا اونہون نے اور اونکی اہل وعیال اور مہمانون نی ف ع اگر کوئی کہی حضرت ابو بکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہہ ہی اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیئی کہ کری وہ امر اور کفارہ دی قسم کا ترجمہ پس موگے حضرت ابو بکر اور اونکی مہمان کہ زاوہانہی تہی لقمہ یعنی کالی ہی منہونکی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی سچی سی یعنی اوسکی بعد لقمہ کی سچی سی یعنی وسکجہہ سیکی لیا جاتا تہا نوالہ وہانسی یا اوس نوالہ سی پس کہایا ابو بکر نی اخیر بیوی سی ای بہن بنی فراس کی کیا ہی امر عجب یعنی بڑہتا طعام کاف ع لفظ فراس سا تہہ زیر ف کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی حضرت ابو بکر کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کے تہے ترجمہ کہایا ابو بکر کی بیوی نی قسم اپنی ٹہنڈک کی ف ع کہ مراد اوس سی ابو بکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کے سی ہی اسلیئے کہ یا تو قرسی ہی ساتہہ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قرسی ساتہہ زبر قاف کی یعنی فراخی اور آنکہہ دیکہنی محبوب کے سی خنک ہوتی ہی اور برقرار کدامین ہا مین نہین دیکہتی ترجمہ تحقیق یہہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سے کہ پہلی اسکی تہا پس کہایا اونہون نے اور یہہ جا ابو بکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہا یا اوس طعام مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

کی گئی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **افضل** ثم انتہی فصل دوسری **عن** عائشۃ رض قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ کان یزال یری علی قبرہ نور رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ رضہ کی کہا جب نجاشی تہی ہم اسمین باتین کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اونکی قبر پر نور نزل کی یہہ ابو داؤد **ف** ع ح یعنی حبشہ مین اوسکے معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا جاتا تہا اونسکی دیکہنے والی تہی ہم مین سی نور قبر اونکی کا اور نہین متصور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتہہ تخفیف جیم اور جزم کی آخر مین بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین خبر اسکا نی اونکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد نور سی نور محسوس سے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کی عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کی پاتی ہون اپنی لونمین اونکی قبر کی زیارت سے واللہ علم **وعنہا** قالت لما اردوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری اجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما تجرد موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے اوس عائشہ سی کی کہا جب چاہا صحابہ نی یا اہل بیت نی غسل دیا نبی صلعم کا بعد وفات کے کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی اور ڈہانکدین سترا اونکا اور کپڑے جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیی غسل دیوین ہم اونکو اہالین کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑے اونکی **ف** ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اورونکی اور بعضون نی نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے

ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اوپر نیند یہانتک کہ نہتا اونمین کوئی شخص مگر کہ تہوڑا سا اوسکی سینہ پر تہی یعنی سوگئی تہی پہر کلام کیا اونسکی کلام کرنیوالی نی یعنی حضرت نی گہر کی کونہ مین سی جس لیکن نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اہالین کہ ہون اونپر کپڑے اونکی پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اہالین کہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی قمیص پر اونکو ساتہہ کرتی کی فسخ اور نقل کیا ہی وسی کہ صواب ہے یہی وہ کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی نہین اونکا ننگا اور کفن کی نیچی ہنی ضعیف ہی صحیح نہین دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی **ترجمہ** نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا ہوی الیہ ثم اقبل یمشی الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابن منکدر سی کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہول گیا راستہ لشکر کا زمین روم مین یا قید ہی کیا گیا **ف** ح یہہ شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کے یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہے اور بوجہ وہانی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اوپر ڈالدیتا اور وہ بوجہ اونکا بوجہ وہانی جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی سبب سی مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا وہی ہی کہی پیغمبر خدا صلعم نی رکہا **ترجمہ** پس چلی بہاگ کر گاؤ نکی تا تہیں سحالین کہ ڈہونڈتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا اوسی ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تیرا امر میرے سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ پہر وہ ہولی یا ندیمن یا مرحبا نی اور بہاگ آئی کا شیر سی کہا سن پیش آیا شیر اوسکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک کا قصد کرتا طرف اوسکی یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہونا اور آنا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہنچا سفینہ لشکر مین پہر پہر گیا شیر نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ** اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی الجوزا سی کہ تابعی مشہور ہے اور نام اوسکا اوس بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچہہ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکہو تم آنحضرت کے قبر کو پس گردانو حضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت **ف** ح ع یعنی اوٹہا دو قبر اور آسمان کی درمیان مین سے حجاب لفظ کوئی ساتہہ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتہہ زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی وزن گہر کا اور معنی یہہ ہین کہ گرد و مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نے بیچ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہہ کہ آسمان نے جب دیکہی قبر آنحضرت کی بہنی لگی نالی بسبب رونی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اوسکا خلاف اوسکی بہ نسبت ابرار کی یعنی اونکی لیی روتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ طلب شفاعت کے ہی قبر شریف سی اسلیی کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رضہ نی کہ کہولی جاوے قبر شریف تا مینہہ برسے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی آپکی ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین **ترجمہ** پس کیا لوگون نے جو کچہہ کہ کہا تہا عائشہ رضہ نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہانس اور فربہ ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکین اونکی چرنی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ع ح یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی ہین پہولجانا اور بعضون نے کہا پہٹ جانا اور بعضون نے کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئے اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پہول گئین کوکین اونکی یا پہٹ گئی بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رضہ کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رضہ کی اور حقیقت مین معجزہ ہی حضرت کا اسلیی کہ کرامتین سب اولیا کی معجزہ ہین پیغمبر کی **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین سے ہی نہایت فقیہ اور صحیح روایت کرنیوالا حدیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا **ف** ح لفظ حرہ ساتہہ زبر مہملہ اور تشدید کی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی پتہر بہت ہین اوسمین واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کے حد سی زیادہ ہی کہ بیان مین نہین آسکتی اور اوسکی برائیون مین سی ایک برائی یہہ ہے **ترجمہ** کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین آسکتا تہا نماز کی لیی اور مسجد سے باہر نہین نکلی سعید بن مسیب **ف** ع کہ کبار تابعین سے تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کی تہی اونہون نی اور وفات پائی سن تیرانوین مین **ترجمہ** اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو حجرہ کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ** اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَلْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهِمَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا مینی واسطی ابی العالیہ کی کہ کبار تابعین سے ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی **ف** ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی حجت ہین اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی انکی حق مین **ترجمہ** کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی اور عمر اونکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نے کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی **ف** ع یعنی واسطی برکت کی اونکی عمر مین اور مالمین

اور اولاد میں پس ایک سو تین برس کی اونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نظر تھا اونمیں سی مرد اور ستائیس عورتیں اور برکت اموال کی یہ تھی ترجمہ اور تہا اونکے لیے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تہی اوس حدیقہ یعنی باغ میں پھول کہ آتی تہی اونمیں سے بوشک کی ف ع حاصل جواب یہہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سی اور زمانہ دراز تک اپکی ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر نہ سنی گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ** اور سے **اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ** بن الحکم **وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا** روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کبار تابعین سے اونی زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنکی اونسی روی بیٹی اوس کے طرف مروان کی ف نقیل ساتہہ بیٹیون کی اور زید و جزم سی کی اور سعید بن زید بی عشرہ مبشرہ سی ہین ہنوز حضرت عمر کی وہ تہی وہ مستجاب الدعوات اور اوسی ساتہہ برجمہ اور جزم رکہی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ صحابی ہی یا تابعی پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سی جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کی پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معاویہ کے طرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اوسنی کہ سعید بن زید نی لیلی ہی یعنی زراعت ظلم کی کچہہ زمین اوسکی سی پس کہا سعید نی یعنی بطریق استعطاف و استعراب کی کہ بھلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہہ بعد اوسکی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مینی پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی زراعت ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس کو سات زمینون کا طوق اوسکا تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجسی گواہ یعنی دلیل بعد اوسکی ف ع یعنی بعد لانی تیرکی اس حدیث کو اور معنی یہہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو ظالم اور مین کہ تو غیر ظالم ہی ہا نہین شک کرتا مین سچ نقل کرنی تیرکی حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اوی روایت کا اسلیے کہ تو منبر لیا اور اولون کے زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوسنی اور عورت نی اوسکا جیسکے شاہد کی نقل عروہ کی ترجمہ یہہ کہا سعید نی خداوندا اگر یہی عورت جہوٹی ہو تو اندہی کر بینائی اوسکی اور مار اوسکو اوسکی زمین مین ف ع کہ دعوی کرتی تہی یہی کا اور ایک روایت مین آیا واجعل قبرها یعنی کر قبر اوسکی کی گہر مین ترجمہ کہا عروہ نی پس نہ مری وہ عورت یہان تک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین مین اپنی ناگہان گر پڑی وہ بیچ ایک گہری گڑہی کی پس مر گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی مین دیوار کی سہارے سی چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونیکی پس کی تہی اوسی تحقیق وہ گذر رہی ایک کنوی کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا قبر اوسکی یعنی اوسکی پس جدی قبر بنائی گئی اوسمین پڑی ہی **وعن** ابن عمر **رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوًّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ**

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ عمر رضی نے بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس اوسوقت کہ عمر خطبہ پڑھتے تھے یعنی مسجد مدینہ مین بروز اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ اوسمین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا اے ساریہ کوہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتھہ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھہ کی پیچھے پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا اے امیر المومنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئے وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا اے ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگامین ہمنی پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دے اونکو خدا یتعالی نی فتح اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رضی کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سنا ہر ایک کا اوسمین سے اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن نبیہۃ بن وھب ان کعبا دخل علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملئکۃ حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا عرجوا وھبط مثلھم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکۃ یزفونہ رواہ الدارمی اور روایت ہی نبیہہ بیٹی وہب کی سی ف ح لفظ نبیہہ یہانتک کہ پیش لوین اور زبر با اور خرمی کی پیرہ ہی پہرت مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخونمین بہی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابونمین اور ایک مشکوۃ کی نسخہ مین نبیہ بدون تا کی ہی اور غلط ظاہر ہی اور بعضونے کہا یعنی یہی ثواب ہی پس نبیہہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا اونہون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکہا نہین آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمر کی زمانہ مین دخل ہوی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر صلعم کا یعنی ذکر کیا کعب نی بعضی صفتین آپ کی یا قصہ آپکے وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابونسی یا نکر اگلی لوگونسی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہی اسطی سکی کہ ہو کرامت اون کی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گہیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑہکی لیی گرد قبر کی پر اوپر اوسکی تبلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی کی اور درود بہیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سی مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی ہین وہ بہی مانند اوسی چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گہیر لیتی ہین قبر کو اور مارتی ہین اور درود بہیجتی ہین آپ پر یہانتک کہ جب پہٹی گی آنحضرت سی مین یعنی وقت پہٹنیکی دوسری نفخہ کی اوٹہین گی آپ قبر شریف سی نکلتین گے بیچ ستر ہزار فرشتون کی اسحالت مین کہ پہانوکی فرشتی محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی بیہقی نی باب ف ح اکثر نسخونمین اسیطرح ہی باب مطلق بی ترجمہ کی اور بعضی نسخونمین باب وفات النبی صلعم اور یہہ والی اور اظہر ہی اسلیکی عادت مولف کی یہہ ہی کہ لکہتا ہی مطلق باب واسطی ذکر کرتی ہی احوال اور متممات پہلی باب کی اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہی ترجمہ کرنا ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی ہی کہ بعد اس باب کی ایک باب لاوے یا ہی بی ترجمہ کی متعلق ساتہہ وفات کی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتہہ وفات نبی صلعم کی اور باب بیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور متممات اوسکی جانا چاہیے کہ ابتداء آنحضرت صلعم کی مرض کی یہہ ہی کہ حادث ہوا در دسر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین ہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کی مہینی مین ہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات آپ کی بارہوین ربیع الاول مین ہی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات مین سی ہی خبر کیا ہی اسکا کہ ابتداء مرض سہ کی دن تہی یا تیسوین صفر کو اور وفات پیر کے دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نی اس سبب سی کہ وفات فاطمہ رضی کی تیسری بعد اسمین ہی اور اتفاق کرتی ہین علماء اسپر کہ وفات اونکی چہہ مہینی بعد آنحضرت کی ہوئی ہی پس ثابت سی ہوا در دسر اور تپ آنحضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی ستر پلور

فرماتی تہی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی ہمسی کہ گروہ انبیا ہین اور بلاشبہ ثواب بہی زیادہ ہی ہماری لیی پس بیمار رہی آنحضرت بارہ دن یا اٹہارہ دن
بنا بر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتداء مرض کے ہی اور ازاد کئی آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس بردی اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کے ساتہہ مدت مرض مین سوائی تین روز
کی اور بعضون نی کہا ستران نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگونکو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ
مسلمانونکی تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدا تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میرے طرف سی تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیی کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتونمین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سے منقول ہی
کہ کہا نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سوائی ابوبکر کی اور سوائی عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزونمین سے
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تہا کہ بہت ہوا درد اونکا روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو
کہ لاشانہ بکریکا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیی ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور
مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حقمین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر خدا اس درد سی جا اور طلب کر اونسی یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر
طلب کرون مین اور نہ دیوین حضرت پہر بہی دینگے لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگے مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کیی وہ تا کچہہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیونپر اور میرے حیات الحیوان مین
وافدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء عمیس کے بیٹی نی ہاتہہ اپنا درمیان دونو مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی
رسول خدا صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہونمین سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینی ہاتہہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی
پس گذری مجپر کیی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میرے ہاتہہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت
علی رض سی کہ کیونکر آپ کا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکونمین پس اوٹہا لیا مینی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑونمین سوتی مین کہ نہین تہا اوسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نتہا اوسمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ
تین کپڑی تہی سوائی قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نی کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین
نتہا نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردونکی لیی اور عورتون کی لیی موکد
تر ہی کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابونمین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسینی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہا دی تہی
اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس ایسیکی علماء اتفاق رکہتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا
چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنیکی لیی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان
اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت
کی پیر کی دن اور دفن کئی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کے اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ ماثبت بالسنۃ مین مینی
لکہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابن عمیر و ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار و بلال و سعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رایت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم حتی رایت الولائد والصبیان یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرات سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہی براء بن عازب سی کہ مشاہیر انصار سی ہین کہا اول ون شخصون کے کہ آئی ہمیرے انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سی مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تہی

ف اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی بعضی اپنی اصحاب کو بجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتون کی لیی اور تاکہ سکہاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سی پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا پس شروع کیا اونہون نی کہ پڑہانی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ مین شخصون کی آنحضرت کی صحابیون مین سی بعد ازان رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہہ ابو بکر صدیق کی پہر نہین دیکہا مینی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوشی کی اونکی کی بسبب آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مینی لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی بحال خوشی کی کہ یہہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئے یہانتک کہ سیکہی مینی سورہ بیچ اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورۃ آنحضرت کی آئی سی پہلی سیکہہ لی تہی مینی بیچ جملہ اور سورتون کی یا ساتہہ اور سورتون کی کہ مانند اسکی ہین یعنی مقدار مین مفصل سی یعنی واسطے مفصل سی نقل کی یہہ بخاری نی

ف ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ رسم رکنا نازل ہوئی ہی کہ مین اور اشکال اسپر یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی اور ترمی ہی زکوۃ فطر مین اور واجب ہی بہ صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ مین ہوئے پس احتمال ہی کہ ہو یہہ رہ کی سوا اسی ان دونون آیتون کی کہ یہہ مدنی ہون اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ سارے سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہین ہی آیۃ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلوۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اوسکی لہذا ذکر بعض المحققین واللہ اعلم

وعن ابی سعید الخدری رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر فقال فدینا بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو یقول فدینا بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تہا یہہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی مقدار اوسچیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوسچیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوسنی اوسچیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیی کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس روئی ابو بکر

ف ع یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا اوسچیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقتضی مراتب و لیاسی ہی اور وہ جانتی تہی کہ یہہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین ہین مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی فہم نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ و بقا کا

ت کہا ابو بکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تیرسی تہہ ہان باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نی پس تعجب کیا ہمنی واسطے ابی بکر کی

ف ع کہ کیون قربان کرتی ہین جان کہ یہان کوئی باعث نہین ہی مقتضی ہو اوسکو اونہین ہی تہا یہہ مگر بسبب سمجہنی اونکی کی اوسچیز کو کہ سمجہی ابو بکر اشارہ سی

ت پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضی ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتی ہین سی اللہ

صلعم حال ایک بندی غیر معین کے سی کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دیوی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی اور درمیان اسکے کہ ہی نزدیک اوسکے اور
وہ بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تمپر سی ساتہہ باپون اور ماؤن کی پس تہی آنحضرت وہی اختیار دیی گئی **ف** ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندی اختیار دیی
گئی تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی **ترجمہ** اور تہی ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجہہ گئی اول ہی کہ بندی مخیر آنحضرت ہین **وعن**
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ
ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا
اَنْ تُنَافِسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ
بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہہ برس کی **ف** ع یعنی وقت دفن اونکی سی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت
نی اونپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی ہی یا اون شہداء کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی انتہی اور حضرت
شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قایل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قایل نہین ہین
اوسکی مراد دعا ہی **ترجمہ** مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی **ف** ع کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون
اور مردون کی ای پر رخصت کرنا زندون کی لیی بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردونکی لیی بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی اور
یہہ آنحضرت کے آخر زمانہ حیات مین تہا **ترجمہ** پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون **ف** ح فرط ساتہہ زبر فا اور رکی وہ کہ آگی
جاتا ہی قافلہ مین سی منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین
اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا
ہون آگی تمہارے جاکر مستعد شفاعت کار ہونگا **ترجمہ** اور مین تمپر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیی کہ عرض کیی جاوینگی مجہپر اعمال تمہارے
یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت حاصل کا وعدہ کیا ہے
تمسی محشر مین حوض کوثر ہی **ف** ع یعنی وہان جاکر متمیز ہوجائیگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی **ترجمہ** اور تحقیق
مین البتہ دیکہتا ہون یعنی اب طرف حوض کی اسحالمین کہ مین اسجگہہ اپنی مین ہون **ف** ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کے لیی پردہ اوٹہہ گیا اور
دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت مین **ترجمہ** اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون زمین کے
اور ایمان لانی لوگون اوسکی کی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب پر مشرک و کافر ہونی تمہاری سی پیچہی میری یعنی اسلیی کہ یہہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر دنیا سی
کہ رغبت کروگی اوسمین **ف** ع مانند رغبت کرنیکی شی نفیس مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیی کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین نہین مناسب ہی بلکہ رغبت کرنی خاص
اموال باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی یعنی
کامل مومن **ترجمہ** اور زیادہ کیا بعضی راویون نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیی پہر ہلاک
ہوجاؤگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیی کہ اسمین خبر دی
حضرت نی یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت
کرنیکی دنیا مین پس یہہ بہی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا نعمتون خدا کی سی مجھ پر مخصوص کیا مجکو ساتھ اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت وفات کیی گیی میرے گھر مین اور بیچ روز نوبت میری کی ف ع یعنی باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گھر مین تہی یہہ بات ہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی نمین ہوئی اور جامع الاصول مین ہے کہ ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ رضہ کی گھر مین پھر شدت سے ہوا اس حالمین کہ آپ میمونہ رضہ کی گھر مین تہی پھر اذن چاہا اپنی ہویونسی کہ بیمار داری آپکی عائشہ کی گھر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وہ وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینے مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارون تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی جمعہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی اس حالمین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہہ دلالت کرتا ہی اونکی کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت مین ہی ہین حاقنتی و ذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان تہلے اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہی طرق کثیرہ سی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رضہ کی گود مین اسلیے کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایک طرح کی خرابی سی نہین ہین اور ربتقدیر صحت اونکی تطبیق یون دی جاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی مرجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجھ پر یہہ کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی کی ف ع یہہ ہمیشہ نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہی کی وقت انتہا ربرکتون کا ہی بیان واقع کرتی ہین کہ یہہ نعمت اوسوقت میسر ہوئی بعد از ان بیان کرتی ہین سبب پائی جانی اوس نعمت کا مرجمہ داخل ہوئی میری پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت سر سینی سی لگے بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین بطرف عبدالرحمن کی بطرف مسواک کی حال آنکہ مین جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا مینی کیا لونمین مسواک آپ کی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک کی ہان لی پس لیے مینی مسواک عبدالرحمن سی اور دی حضرت کو اور کی آپنے مسواک پس مشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب سکی کی وہ سخت تہی اور رکہا مینی کہ نرم کردونمین مسواک کو اپکی لیی پس اشارہ کیا آپنی سر کی کہ ہان پس نرم کر دی مینی مسواک پس پھیری حضرت نی مسواک دانتون پر ف ع یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی اور اسمین اشارہ ہی طرف راضی ہونی آنحضرت کے عائشہ سے دم مرگ تک مرجمہ آنحضرت کے روبرو ایک پیالہ پانی تہا کہ اوسمین پانی تہا شروع کیا حضرت نی کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پھیرتی تہی دونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سے وقت بحالت تسکین ہوجاتی تہی اور اسمین اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی تہی اور یہہ اسنے کلما کہ کریہہ فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کرسکی تو کوئی اور کریسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہی بدن نیدانی وغیرہ پیکانی کی حلق مین بلکہ واجب ہے پیکا نا پانی وغیرہ پیکا جیسکہ بحالت ہوا و سکی مرجمہ اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کی سختیان ہین ف ع سکرات ساتہہ بروں کے جمع سکرہ کی ہی معنے سختیان اور بڑے بڑے مشقتین قسم حرارتون اور تلخیون طبیعتون کے کسی کی بنیاد اور ارہا بحالات کی لیی ہوتی ہی ہین پس پناہ مانگو واسطے ان حالتونکی و طلب کرو اللہ تعالی کسی کی واسطے ہوا کے اور شمایل ترمذی مین عائشہ رضہ سی روایت ہی کہ دیکہا مینی آنحضرت کو وقت نزع کی حالمین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا اور وہ اوسمین تہہ ڈالتے اور پہر پھیرتی تہی منہ پہر کہتی تہی اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ مرجمہ یا کہا آنحضرت نی اے اللہ مدد کر مجکو اوپر سختیون موت کی یعنی طریق دعا کی یا بطور اشارہ کرینکی طرف اوسمانکی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی مکرر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کے اور جہک گئی اونچی گر پڑی مبارک حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نے

کی کیا ہے اور حضرت عائشہ

ف ع ح یعنی امین طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلیٰ سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلیٰ علیین میں جیسکہ اور حدیث میں آیا ہی مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہی ایک پر بہی اور بہت پر بہی یا مراد ملاء اعلیٰ اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمانکی رہنے والی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سے حضرت باری تعالیٰ ہی اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا کہ خدا تعالیٰ مشتاق ہی اور اختیار دیتا ہی تمکو بیچ رہنے کے دنیا میں اور آنیکی یہاں فرمایا آنحضرت نی اختر الرفیق الاعلیٰ واللہ اعلم **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا سنا میں آنحضرت صلعم فرماتی تہی نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتہہ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہی درمیان دنیا اور آخرت کے ف ع یعنی وسکو اختیار دیتی ہیں کہ چاہی دنیا میں رہی ایک مدت تک اور چاہی متوجہ ہو عالم عقبیٰ کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا رہا ہی بہتر کو کہ اللہ کی پاس ہی اسلیئے وہ بہتر اور پائیندہ تر ہی **ترجمہ** اور تہی آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کی کہ وفات کیی گئی پکڑ احضرت کو سختی آوازی یعنی مرتی وقت جو ملغم یا سانس اٹکر حلق میں اٹک جاتا ہی اور اوس سے آواز بہاری ہو جاتی ہی وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں آنحضرت کو کہ فرماتی ہیں شامل کر محکو ساتہہ اون لوگونکی کہ انعام کیا تو انی اوپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچہی ہیں وہ رفیق حاصل یہہ کہ رفیق اعلیٰ کی ساتہہ محکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بہی حاصل خوب ہو جاتی ہی اس روایت میں اور پہلی روایت میں **ترجمہ** پس سمجہی میں اس عبارت سے کی آنحضرت اختیار دیدی گئی ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ع ح یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبیٰ کی اور یہہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہی کہ اختیار کیا دنیا جلی نیکی شق کو

وعن اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تہی اونکو شدت مرض کے پس کہا فاطمہ نی وای ہی کرب باپ میرا کو یعنی کیا شدت مرض ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیری باپ پر سخت شدت بعد آجکی دن کی ف ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکہہ بیماری کی ہی اور بعد آجکی دن کی نہیں ہونیکا یہہ اسلیئے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہی بعد آجکی دن کی منقطع ہو جائینگے یہہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں بوکر رہے ہی نہیں **ترجمہ** پس جبکہ وفات پائی حضرت نی کہا فاطمہ رضی نی اپنی باپ سے میرا اجابت کی اور گئی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور میں اپنی باپ سے میرا اپنی وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اوسکی ہی اپنی باپ میرے طرف جبرئیل کی پہنچاتی ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیی گئی حضرت کہا فاطمہ رضی نی اپنی انس آیا گوارا ہوا تمہارے نفسوں پر اپنی صحابہ یہہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ اشعار بہی نسبت کیے جاتی ہیں طرف فاطمہ رضی کی کہ حضرت کی ماتم میں کہی ہیں **اشعار**

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ ✕ أَنْ لَا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا ✕ صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا ✕ صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

الفصل الثانی فصل دوسرا **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا بِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِينَا عَنِ التُّرَابِ وَأَنَا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین خوشی کی تمام لوگون نی حتی کہ کہیلی حبشی ساتہہ نیزون اپنی کی یعنی بسبب عادت اپنی کی جیسی یہان پٹی بازی کرتی ہین از راہ خوش ہونیکی بسبب تشریف لانی آنحضرت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی کہ نہین دیکہا مینی کوئی دن کبہی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر مین اور نہ روشن تر یعنی ظاہر مین اوسدن سی کہ آئی ہمپر اوسدن مین یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تہا وہ اسلیی کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیی اور نہین دیکہا مینی کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل مین اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکہہ مین اوسدن سی کہ وفات پائی اوسمین رسول خدا صلعم نی یعنی اسلیی کہ وہ دن فراق کا تہا عشاق پر اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئی اوسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین سی ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمین آنحضرت نی تاریک ہوئی مدینہ مین سی ہر چیز اور نہین جہاڑی تہی ہمنی ہاتہہ اپنی خاک سی اس حال مین کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنیمین مشغول تہی یہانتک کہ ناآشنا جانا ہمنی اپنی دلونکو **ف** ع یعنی متغیر ہوگئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہمپر نہین پائی ہمنی دل اپنی اوس حالت پر کہ تہی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تہی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سی اور اوترنی وحی کی سی اوسمین بڑا ہی فرق پڑگیا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نی بیچ دفن کرنی آنحضرت کی **ف** ع یعنی دفن کی جگہہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہی پس بعضون نی کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور اور بعضون نی کہا کہ حضرت کی مسجد مین اور بعضون نی کہا مکہ مین اور بعضون نی کہا قدس مین کہ وہان قبور انبیا کی ہین یا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسیکہ شمایل ترمذی مین ہی کہ کہا صحابہ نی حضرت ابوبکر سی کہ ای صاحب رسول اللہ آیا دفن کیی جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا اونہون نی کہ ہان کہا صحابہ نی کہان کہا ابوبکر رض نی اوس مکان مین کہ قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی اسلیی کہ نہین قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی مگر مکان طیب مین پس جانا صحابہ نی کہ سچ کہا ابوبکر نی انتہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ روایت کیا گیا اونسی اس حدیث مین **ترجمہ** پس کہا ابوبکر رض نی کہ سنا ہی مینی آنحضرت سی کچہہ کہ وہ یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نی نہین قبض کی اللہ تعالی نی روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہہ کہ دوست رکہتا ہی وہ پیغمبر یا چاہتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ دفن کیا جاوی وہ پیغمبر اوسمین دفن کرو اونکو بیچ جگہہ بچہونی اونکی یعنی جہان وفات پائی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اس حالت مین کہ وہ تندرست تہی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی اوس پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ کہ خاص ہی اوسکی لیی بہشت سی یعنی منازل عالیہ اوسکی سی پہر اختیار دیا جاتا ہی اوسکو **ف** ح کہ اگر چاہ ہماری درگاہ مین آ اور چاہ دنیا مین رہ اور یہہ اختیار دنیا واسطی اظہار شرف

اور عزت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت مین والا جو کچھ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی اور وہ بہی وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہ رض نی پس جبکہ نازل کی
گئی حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی اسحال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اون پر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹہائی نگاہ
اپنی طرف چہت کے یعنی اسلیے کہ وہ چہت ہی آسمانون کی پہر کہا یا الہی اختیار کیا مینی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مینی اب کہ اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار
نہین کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مینی کہ یہہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت اپنی مین بیچ کہنی اپنی کے کہ قبض روح نہین کیجاتی
ہی کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہہ اوسکی بہشت سی پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** ح پس یہہ دیکہنا بہشت کیطرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق
الاعلی جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا اخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ع کہا سہیلی نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز الست بربکم کہا
گیا تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ
مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اپنی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اسمین ای عائشہ
ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینی خیبر مین **ف** ح یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر
نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونی مین واسطی ظہور معجزہ کی ولیکن ایک طرح کا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پانی میری کا ہی اپنی رگ جانکی
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ظاہر احکمت الہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسے کہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سی مری کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ
فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابُ
لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَالِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ
الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ
فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ
هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ح یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام
مرض کی ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہی بہت شخص کہ اونمین عمر رض بہی تہی فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکہدون مین تمہاری لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی **ف** ع کہا نووی نی شرح مسلم مین جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغیر کرنی سی کسی چیز کے
احکام شرعیہ مین سے حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہے ترک کرنی بیان اوس چیز کی سی کہ حکم کی گئی ساتہہ بیان کرنی اوسکی اور معصوم تہے ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی کہ واجب کی تہی اللہ نی

اونپر تبلیغ اوسکی اور نہیں ہے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ جس سے نقصان اونکی مرتبہ میں نہیں آتا تھا اور نہ فساد پیدا ہوتا تھا اونکی شریعت میں اور سحر کیا گیا حضرت جیسی کہ ہوگئی تھی ایسی کسی اونکی خیال میں آتا تھا کہ وہ کرچکی ہیں ایک کام اور حال آنکہ نہیں کیا ہوتا تھا اوسکو اور نہیں صادر ہوتا تھا اونسے وسحالیں کوئی کلام حکام میں مخالف اوسکی کہ پہلی کہہ چکی تھی پس جب جانا تو نے یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنے ثواب یہ ہے کہ اختلاف کیا ہے علی نے بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اوسکی لکھنے کا پس کہا بعضوں نے کہ آنحضرت نے چاہا تھا کہ معین کردیں ایک کو اصحاب میں سے اوسکی خلافت کی تا واقع نہو نزاع اوسمیں کہتا ہوں میں کہ یہ بہت بعید ہے اوسکی تعین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس یا علی کی نہیں محتاج تھی طرف کتابت کی بلکہ زبانی کہدینا کافی تھا اور معہذا حضرت نے اشارہ کردیا تھا طرف خلافت ابی بکر کی ساتھ نہایت امت کے مع تصریح کرنیکی ساتھ قول اپنی کی یابی اللہ والمسلمون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہاں اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھدیں خلافت مستمرہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسرے کی امام مہدی کی نکلنے تک اور ظہور عیسیٰ تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول تھی لیکن چاہا اللہ تعالیٰ نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس نہ لکھ سکی آنحضرت اور بعضوں نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہوا سمیں احکام مہمہ کا بتفصیل و تلخیص تاکہ اوٹھہ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر کہتا ہوں میں کہ نہیں تھا حضرت کی زبان میں نزاع تا اوٹھہ جاتا اور نہیں تھا خلاف تا مندفع ہوجاتا رہا یہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر کہا میں اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنی کی علیکم بسنتی والخلفاء الراشدین الاعظم اور ساتھ قول اپنی کی اشفقت علیک ان فتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ میں سے کسی کے کہ مخصوص و منصوص ایک ساعت میں ایسی طرح کہ نہ متصور ہو اوسمیں اختلاف بالکل ان اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکی یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھدیں ایک نوشتہ کو اوسمیں بیان کریں بعضی ایسی احکام کہ اگلی مانو نہیں پائی گئی ہیں اوس کتاب و سنت میں نہیں تو کہدیں تو بعید نہیں ہے رافت و رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھدیں نوشتہ کہ بیان ہو اوسمیں طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں اوسمیں احوال گمراہ فرقوں کا قسم ستمرارہ اور خوارج اور روافض اور تمام مبتدعین پس کیا عمر نے کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی تمکو کتاب اللہ ع یعنی ہمیں ہو حبل اللہ تعالیٰ کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت ہی تمہارے اوپر اور مفسر و مبین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے اون کو کہ جو جھگڑتے تھے اونسے اس باب میں پس یہ رد ہی اونپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف و آسایش نبی آنحضرت کی تھی وقت سختی درد و بیماری کے اور جان لیا تھا اونہوں نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہیں ہے بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کی ہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اوسمیں پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت اونکو اونکی رائی اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو سمجھا دیتے اونکو اونکی اسی پر اور عمر یہ بھی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولیٰ ہی اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور یہ مثال اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب میں بھیجنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دیں لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت میں داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نے تا کہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھیں اوسپر اور عمل نہ چھوڑ دیں اور معہذا حضرت عمر کی یہی اتفاقات میں کہ موافق ہوئی ہیں کتنی جگہوں میں مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قصہ کا موافقت پر یا ٹوٹھہ جانیکی مخالفت اور دلالت کرتا ہی سر سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا نہ تھا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ لکھدیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضے راغب نہیں ہیں جیسکہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تھی ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض انتہا اور یہ بھی کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتے تھے کہ خلافت ابو بکر صدیق کی لیی لکھدیں بعد ازاں ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ سجا و نہیں کریگی اوس سے امتیں جیسکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل میں آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنی تھی علی کی تصریح

کیا اوسکو بعضوں نے اور بعضوں نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہوا اوسمیں احکام مہمہ کا بتفصیل و تلخیص تاکہ اوٹھہ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر کہتا ہوں میں کہ نہیں تھا حضرت کی زبان میں نزاع تا اوٹھہ جاتا اور نہیں تھا خلاف تا مندفع ہوجاتا رہا یہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر کہا میں اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنی کی علیکم بسنتی والخلفاء الراشدین الاعظم اور ساتھ قول اپنی کی اشفقت علیک ان فتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ میں سے کسی کے کہ مخصوص و منصوص ایک ساعت میں ایسی طرح کہ نہ متصور ہو اوسمیں اختلاف بالکل ان اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکی یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھدیں ایک نوشتہ کو اوسمیں بیان کریں بعضی ایسی احکام کہ اگلی مانو نہیں پائی گئی ہیں اوس کتاب و سنت میں نہیں تو کہدیں تو بعید نہیں ہے رافت و رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھدیں نوشتہ کہ بیان ہو اوسمیں طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں اوسمیں احوال گمراہ فرقوں کا قسم ستمرارہ اور خوارج اور روافض اور تمام مبتدعین پس کیا عمر نے کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی تمکو کتاب اللہ ع یعنی ہمیں ہو حبل اللہ تعالیٰ کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت ہی تمہارے اوپر اور مفسر و مبین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے اون کو کہ جو جھگڑتے تھے اونسے اس باب میں پس یہ رد ہی اونپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف و آسایش نبی آنحضرت کی تھی وقت سختی درد و بیماری کے اور جان لیا تھا اونہوں نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہیں ہے بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کی ہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اوسمیں پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت اونکو اونکی رائی اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو سمجھا دیتے اونکو اونکی اسی پر اور عمر یہ بھی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولیٰ ہی اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور یہ مثال اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب میں بھیجنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دیں لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت میں داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نے تا کہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھیں اوسپر اور عمل نہ چھوڑ دیں اور معہذا حضرت عمر کی یہی اتفاقات میں کہ موافق ہوئی ہیں کتنی جگہوں میں مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قصہ کا موافقت پر یا ٹوٹھہ جانیکی مخالفت اور دلالت کرتا ہی سر سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا نہ تھا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ لکھدیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضے راغب نہیں ہیں جیسکہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تھی ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض انتہا اور یہ بھی کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتے تھے کہ خلافت ابو بکر صدیق کی لیی لکھدیں بعد ازاں ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ سجا و نہیں کریگی اوس سے امتیں جیسکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل میں آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنی تھی علی کی تصریح

اور خلیفہ کرنا اونکا تہا یہ تناقض سے نہیں ہے سلیکی یہہ وہ کہتی ہیں کہ غدیر خم میں خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہوچکا تہا تو کیا ضائع لکہنے کے لئے اور تمام امت پر حجت ہوچکا تہا
کی اور کا ترجمہ پس اختلاف کیا اونہوں نے کہ گہر میں تہے یعنی صحابہ اور اقارب اور جہگڑنے لگی پس بعضے اونمیں سے کہتی تہی دیگر دہ حضرت کے یعنی سیاہ لکہنیکی دوات قلم وغیرہ کہ لکہیں تمہارہی لئے حضرت
اور بعضی اونمیں سے کہتی تہی دے باشد کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتی تہی لکہوانے سے سبب شدت مرض آنحضرت کی جس سبب بہت کیا لوگون نے شور وغوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اوٹہجاؤ
میری پاس سے ف یعنی پس چہوڑ دینی قصد لکہنیکا باعتماد اوپر خیر کی کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب وسنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تہا لکہنیکا اوس وقت
کہ اون کی رائے میں آیا تہا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی سکی پر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی سکی اور نسخ کیا گیا ہو اور
عمر نے جو کہا حسبنا کتاب اللہ تو اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ یہہ اونکی دلایل فقہ اور دقایق نظر وفہم سے ہی سلیکی وہ ڈر ہی اس سے کہ مبادا لکہیں آنحضرت ایسی
امور کہ حاضر ہیں لوگ اونکی کرنی سے اور مستحق ہوں عذاب کی بسبب ہونے اونکی کے ثابت نص سے کہ نہیں گنجایش ہی اوسمیں اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہہ اس قول
اپنی کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی ہو حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی اور درمیان
اسکی کہ لکہیں اونکی لیئے نوشتہ بسبب اختلاف اونکیلی اور شور وشغب اونکیلی ف ع کا شکی وہ اختلاف اور غل کرتی تا حضرت کہہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تہی ابن عباس
قائل طرف خلاف اوسچیکی کہ کہی عمر نے اور اونہوں نے کہ تابع تہی اونکی صحابہ سے قدر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمر کو معلوم تہا کہ حضرت کو
تکلیف نہو لکہنی ہیں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضرور کا تو نہچہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنی سے بسبب قول اللہ تعالی کے بلغ ما انزل
الیک من ربک جیسکہ نہچہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسکہ حکم کیا یہود کی نکالنی کا جزیرہ عرب سے وغیرہ ذالک وہ چیزیں کہ آتا ہی
بیان اونکا نوضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نتہی حضرت عمر سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیون دیں کونسی چیز کلام اللہ میں نہیں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
الیوم اکملت لکم دینکم اوس سے جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب وسنت میں بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہہ بہی سمجہی
کہ باب اجتہاد کا بند نہو جائی اہل علم واستنباط پس دیکہا عمر نے کی صواب ترک کرنا کتاب کا واسطے تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے اونکی رائے کو پسند کیا اور تہی عمر بڑی فقیہ بنسبت ابن عباس کے اور موافقین اونکیلی ترجمہ اور پہر روایت سلیمان بن
مسلم احول کی کہ ایک شخص نقاد اور آمدورفت میں سے ہین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب پنجشنبہ کا ف ح اور جو کچہہ کہ واقع ہوئی
مصیبت عجیب اوسمیں اشارہ کرتی ہیں اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ کوراہ اوسمیں واقع ہوا ترجمہ پہر روی ابن عباس سے روی کہ ترکر دیا اون کی آنسوون نے
سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی ف ع احتمال ہی کی روی ابن عباس سبب یاد آئی وفات آنحضرت کی یا سبب اسکے کہ گمان میں اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل
ہوتی بسبب لکہنی نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہی اس مقام میں ترجمہ کہا یعنی ای ابن عباس نے کیا ہی پنجشنبہ ف ح یعنی کیا حال کہتا ہی کیا واقع
ہوا اوسمیں ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہیں ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت اونسے
کرتی ہیں اور وہ روایت کرتی ہیں ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی سدن میں پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکہدون
تمہیں تمہاری لیئے ایکنوشتہ نہوگی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف ح کہا ہی علمانی کہ یہہ عبارت ظاہر ہیں اسپر دلالت کرتی ہی مراد لکہنا احکام کا بتفصیل سے
واللہ اعلم ترجمہ پس نزاع واختلاف کیا لوگون نے اونہیں لائق نبی کی پاس نزاع اور اختلاف ف ح ظاہر سیاق کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام
ابن عباس کا ہی کہ درمیان حدیث کی دخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی فہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نے کہ کیا ہی حال حضرت کا
کیا ترک کرتی ہیں یعنی دنیا کو ف ع ہجر معنی ہجر کی فتح الباری میں قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہیں ازانجملہ ایک احتمال یہہ ہے لکہا ہی لفظ ہجر فعل ماضی سے

ہجر سی کہ ساتہہ زبر اول اور جزم دوسری حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ رض نی موجب اسکی ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نی اس مقام
کو خوب تفصیل سی لکہا ہی اور شیخ عبد الحق نی یون لکہا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوا ہی اونکو ایا مختلط اور پریشان ہوا ہی کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہہ انکار ہی
اون لوگون پر کہ کہتی تہی کہ نہ لکہین یعنی کیون منع کرتی ہو لکہنی سی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوا ہی کلام اونکا یہہ اعتقاد اوس جناب کے بہ نسبت نہ کہنا چاہیی اور ہجر بمعنی فحش
اور ہذیان کی بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سی پس چہوڑ دو کہ لکہین اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی **ترجمہ** پوچہو حضرت سی کہ کیا فرماتی ہین
اور کیا غرض رکہتی ہین پس شروع کیا بعضی صحابہ نی تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور و غوغا کرنی سی پس وہ حالت کہ
مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیی اور تفکر اوسمین و غیر ذلک بہتر ہی اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی **ف** ع یعنی افضل ہی
اوس حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپ نی فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہی ایک تو اثبات صانع مین ہی اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار
اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہے کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نی رحمت و کرامت واسطی علما کی اور کہا مازری نی اگر
کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا صحاب کی لیی اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانی حضرت کی ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قرائن کہ نقل
کرتی ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کی نزدیک اوس شخص کے کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسی قرائن کہ دلالت کرتی
ہون اسپر کہ نہین واجب یہہ بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنی اونکی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور پہنچا اجتہاد عمر کا طرف منع
کرنیکی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہے یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم **ترجمہ** پس جب درگذری صحابہ
اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نی اونکو تین باتونکا پس فرمایا نکالدو مشرکونکو جزیرہ عرب سے **ف** ع ح گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے
اور معنی جزیرہ عرب کی ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کی مذکور ہوئی ہین **ترجمہ** اور اکرام کیا کرو ایلچیونکا کہ امرا اور حاکمون کی پاس سی آوین اور احسان و
سلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون اونپر **ف** ع یعنی از روی کمیتہ اور کیفیت کے بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکی کی اور یہہ
حکم فرمایا حضرت نی اسلیی کہ تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی مولفۃ القلوب مین سے اور کہا علما نی برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر سبکے لیی یہی حکم ہی
ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کی اوس سے یا واسطی اقتصار کی یا ذکر کیا اوسکو ابن عباس نی پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نی کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس ہین
اور بہول جانیوالی سعید بن جبیر یہہ تو بموجب شرح ملا علی رح کی لکہا گیا اور حضرت شیخ رح نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نے
تیسری بات سی یا فرمائی حضرت نی پس بہول گیا مین اور کہا ہی علما نی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کی درستی
کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئی یا تیسری بات تہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسیکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابو بکر لعمر رض
بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فلما
انتہینا الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد
انقطع من السماء فہیجتہما علی البکاء فجعلا یبکیان معہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سی کہ کہا کہا ابو بکر نی واسطی
عمر رض کی بعد وفات آنحضرت کی کہ لیچلو ہمکو طرف ام ایمن کی تا ملاقات کرین ہم اونسی جیسیکہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی **ف** ع ام ایمن یہہ مان ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھیں کہ آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرت کی بسبب میراث کی ہاتھ لگیں تھی پہلے انکو آزاد کر دیا تھا اور نام انکا برکہ تھا اور نکاح کر دیا تھا انکا زید سے اور وہ پانی پلاتی تھیں اور رواداری کرتی تھی زمینوں کی اور تھیں وہ حبش کی اور وفات ہوئی انکی حضرت عمر کی بیس و زید اور زید کی مالک تھیں جنہیں کہ بعد حضرت نی انکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا اونہوں نی انکو آنحضرت کی تئیں پہر آزاد کر دیا انکو آنحضرت نی کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ پس جبکہ پہنچی ہم یعنی میں اور شیخین طرف ام المومنین کی رونے ام المومنین پس کہا ابوبکر اور عمر نی ام المومنین سے کیا چیز نی تجکو رولایا تجکو یعنی کیون روئی تو کیا نہیں جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدا تعالی کی پاس ہی یعنی خیرات و ثواب بہتر ہی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام المومنین نی کہ نہیں روتی ہون میں سوا طی کہ نہیں جانتی کہ جو کچھ کہ خدا کی پاس ہے بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی یعنی سلیی کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی لیکن روتی ہون میں سوا طی کہ وحی آنی منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوئی ام المومنین کہنے اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر نی کہ روتی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتہہ تقل کی مسلم نی ف اور یہہ رونا نہیں منقطع ہوئی کا آخر دنیا تک وعن أبي سعيد الخدري قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه ونحن في المسجد عاصبا رأسه بخرقة حتى أهوى نحو المنبر فاستوى عليه واتبعناه قال والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الحوض من مقامي هذا ثم قال إن عبدا عرضت عليه الدنيا وزينتها فاختار الآخرة قال فلم يفطن لها أحد غير أبي بكر فدرفت عيناه فبكى ثم قال بل نفديك بآبائنا وأمهاتنا وأنفسنا وأموالنا يا رسول الله فكان ثم هبط فما قام عليه حتى الساعة رواه الدارمي اور روایت کیا ابو سعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وسر بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی سحالیکہ ہم مسجد مین تہے باندہی ہوئی سر اپنا کپڑے سی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس چڑہی اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی ورپیچہی ہم بھی منبر کی متوجہ ہو کر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نی یعنی بعد حمد و ثنا کی قسم ہی نفس مبارک پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی دوبرو کی گئی اور دکہائی گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی سنا پر ف اور روایت نہیں آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیی سونی چاندی کی بنا دین رہ اور ثواب اوسکی روز حساب کہ ہماری پاس تیری لیی ہی واسطین سے کم نکریگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آنحضرت نی سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلاموں مین سی ایک غلام حاضر تہا اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز ہمین ہی کہ آپ کی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی تجھی مقصود و ملنا ہی ہی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ دہان آون غرضکہ حضرت نی آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضی عارفین نی کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل و میان دو پیالون کی کہ ایک مین ہو مٹی پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کریی پائدار مٹی کو اور پرفانی سونیکی کی پس کیا حال ہو جسوقت یہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونی کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کی کو قبول کرنا چاہیی پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکا اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ نی صاحب قول اپنی کی والاخرۃ خیر وابقی ف پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوای ابوبکر کی ہم چاری ہوئی انسوا بوبکر کی نکلون سی پس دوڑی پہر کہا ابوبکر نی کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تیرے سر پر ماں اور باپ اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نی پہر اوتری حضرت منبر سی پس کہڑی ہوئی اوسپر سوفت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ راوی نی وعن ابن عباس قال لما نزلت إذا جاء نصر الله والفتح دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة فقال نعيت إلي نفسي فبكت قال تبكين فإنك أول أهلي لحوقا بي فضحكت فرآها بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فقلن يا فاطمة رأيناك بكيت ثم ضحكت

قَالَتْ اِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ نُعِیَتْ اِلَیْهِ نَفْسُهٗ فَبَکَیْتُ فَقَالَ لَا تَبْکِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ اوتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میری خبر میری موت کی ف ح یعنی اس سورۃ میں کہ خبر دی ہے نصرت و فتح الٰہی کی اور لوگوں کی داخل ہونیکی دین اسلام میں اور حکم کیا مجکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہے متوجہ اور مستعد ہونے سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت میں ترجمہ پس روئیں فاطمہ زہرا یعنی اس بات کی سنی سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ رض کو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھسے ف ح یعنی بعد میری سب سے پہلی تو ہی مریگی اور میرے پاس پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہیں دیکھنے کی سو ہی ہوا کہ فاطمہ زہرا نے حضرت کی وفات کی چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک قول کی آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہیں اور بعضوں نے ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہنچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں بسبب خوشی کی پس دیکھا فاطمہ رض کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا اونہوں نے ای فاطمہ دیکھا ہمنے تجکو کہ روئی تو پھر ہنسی تو ف ع مراد بعض ازواج سے عائشہ رض ہیں اور جمع جو بولی اونکو بیچ قول فقلن کے تو واسطے تعظیم شان اونکی کے ذکرہ الطیبی و بعید نہیں ہے کہ اور بھی کوئی اونکی ساتھ شریک ہوئی ہوں دیکھنے میں اور یہی ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکی سے حضرت فاطمہ سے یہ کلام کیا تھا اسلیے اوروں نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ رض نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجکو کہ پہنچائی گئی ہے اونکو خبر موت اونکی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھسے پس ہنسی میں ف ح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید ہے درمیان میری اور رسول خدا صلعم کی میں نہیں خبر دیتی کسیکو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئی اہل یمن ف ع کہ ابو موسی اشعری اور گروہ اونکی ہیں و جاء اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کی اور تفسیر ہے قول اللہ تعالی کی وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازان مدح اہل یمن کے کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہیں از روی دلوں کی ف ح یہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے اونکی دلوں میں وعظ و نصیحت کی اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے ف ح کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور طاعت اور انقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کی ترجمہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیاء اور احوال اونکی سے ہے بھی یمنی ہے نقل کی یہ دارمی نے ف ح ع اور نہایت نسبت یمن سے کہتے ہیں اشارہ ہے طرف اوسکی کہ سوال کیا ابو موسی رض نے احوال مبدء اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتداء پیدائش کی سے جیسے کہ بیچ کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینی ایمان و حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب شام کی ہے اور مکہ اور مدینہ وہاں سے جانب یمن کے ہے پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا مگر یہ کہ کہیں کہ راوی نے اس کلام کو بتقریب ذکر اہل یمن کی اس حدیث میں اور حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد انسے انصار ہیں کہ اصل میں یمن سے ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت اونکی طرف بسبب مبالغہ کی مدح میں اور غرض یہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہیں پس اسمیں نفی اوروں کی ایمان کی نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اسکی اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موحد ہیں اوس زمانہ کی نہ تمام اہل یمن سب وقتوں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکھے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہوں میں اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا کہا انس نے اَلْحِکْمَةُ تَزِیْدُ الشَّرِیْفَ شَرَفًا وَتَرْفَعُ الْعَبْدَ الْمَمْلُوْكَ حَتّٰی تَجْلِسَهٗ مَجَالِسَ الْمُلُوْكِ اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کی دس اجزا ہیں نو تو اونمیں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں وعن

عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدُ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ
ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ اونہون نی کہا یعنی
آنحضرت کی پاس بسبب شدت درد سر کی ہائی میرا سر دکہتا ہی ف ح ظاہرا حضرت عائشہ کا سر دکہتا تہا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضی کہتی ہین کہ مراد سر سی ذات ہی
اور اشارہ کیا ساتہہ اسکی اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو اسحالمین کہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیری
لیی یعنی تیری سیئات کی مٹنی کی لیی اور دعا کرون واسطی تیری یعنی تیری رفعت درجات کی لیی پس کہا عائشہ نی سخت ہی مصیبت مجہی ف ح لفظ ثکل ساتہہ
زہرت مثلثہ اور پیش اوسکی کی اصل مین بمعنی مرنی فرزند یا دوست کی ہی اور مراد یہان موت ہی اور ذکر مرض بہی موت یاد دلاتا ہی اور یہہ کلام یونہین عرب کی زبان پر وقت
محنت و مصیبت کی جاری ہوتا ہی بی اسکی کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتی ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ
نی یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کی کہ درمیان انکی تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگی تم آخر اوسیدن مین صحبت کرنیوالی ساتہہ کسیکی اپنی بیویون
مین سی ف ع ح مقصود یہہ ہی کہ اگر مین مرجاؤن گی اور تم زندہ رہوگی بعد میری تو مجکو بہول جاؤگی اور اور بیویونکی ساتہہ مشغول ہوجاؤگی بیت در مردنم این
نالہ نہ از رفتن جانست ٭ از یار جدا میشوم این نالہ از انست ٭ ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چہوڑ ای عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کرنی کا
اور مشغول ہو میری درد سر مین اور ذکر موت میری مین ف ع کہ مین اس عالم سی جاتا ہون اور تو بعد میری بہت زندہ رہی گی اور اسبات کو حضرت نی وحی سی
معلوم کیا اور دونون صاحبونکی اکٹہی بیمار ہونی مین اشارہ ہی طرف کمال محبت دونون صاحبونکی جیسیکہ خون نکلا مجنون کی ہاتہہ سی وقت فصد لینی لیلی کی
بعد اسکی آنحضرت نی بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کی دلکا اور بشارت دینی اونکو اس دولت و نعمت
کی بہی ہی فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یا فرمایا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ بہیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی عبدالرحمن کی کہ فرزند رشید
ابوبکر کی تہی اور شقیق عائشہ کی اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اوسکو تاکہ نہ کہین یا واسطی خوف اسکی کہ کہین کہنی والی ف ع
کہ نہ وصیت کی آنحضرت نی ابوبکر کو خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امانت نماز کی ہی باوجود اسکی کہ اوسمین بہی اشارہ تہا اس خلافت
کبری کا ترجمہ یا آرزو کرین آرزو کرنیوالی یعنی خلافت کی غیر ابی بکر کی لیی خواہ اپنی لیی یا غیر اپنی کی لیی پہر کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے
خلافت کا اور دفع کرینگی مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگی مومن بہی نقل کی یہہ بخاری نی ف
ح ح یعنی بسبب خلیفہ کرنی میری کی اونکو امامت صغری مین اسلیی کہ امامت صغری علامت ہی کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نی وقت منازعہ کی کہ جب اختیار
کیا آنحضرت نی ابوبکر کو امر دین ہماری کی لیی تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیی پس یہہ بڑی دلیل ہی اونکی خلافت کی حقیت کی پہر حضرت کی
قول و یابی المومنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کی حقیت کی اور حاصل حضرت کی فرمانی کا یہہ کہ پس اس سبب سی
نہ بلایا مینی ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی مینی اور جانا مینی کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہی اور واقع مین ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نی خبر دی تہی اور یہہ حدیث
اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی وعنہا قَالَتْ رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ
مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِيْ غَسَلْتُكِ
وَكَفَنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَاَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ

نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا پہری طرف میری آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر کر بقیع سی کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجکو آنحضرت نی اسحالت مین کہ پاتی تہی درد سر اور مین کہہ رہی تہی ہائی میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو ای عائشہ اگر مری تو پہلی میری پس غسل دونمین تجکو اور کفن دونمین تجکو اور نماز پڑہونمین تجہیر اور دفن کر دون مین تجکو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت کی حیات مین بہتر ہی زندہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کی ترجمہ کہا مینی البتہ گویا کہ دیکہتی ہون مین تجکو قسم ہی اسکی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہہ کہ ذکر ہوا قسم غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی اوسمین ساتہہ کسیکی اپنی بیویونمین سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی اسلیی کہ دلالت کرتا ہی یہہ کہنا اونکا اوپر کمال غیرت اونکی کی بعد مرنیکی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نی وعن جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ وَتَشْرِيْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ اِسْمٰعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ فَقَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عِزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سی داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین ہین یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین رض نی کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہارے آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس شخص نے کہ ہان بیان کر ہماری آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہنچانیکی لیی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہ اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص ہی تمہارے لیی یعنی اسبات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تمسی اوس چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تمسی یعنی اسلیی کہ وہ قریب تر ہی مرید کی حبل ورید سی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین ف ح شاید کہ یہہ غم و کرب آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا چاہیی بعد میری کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسری دن پس کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نی جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن پہر آئی جبرئیل حضرت کی پاس تیسری دن اور کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا اول دن اور
جواب دیا حضرت نی جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تہا اول روز اور آیا جبرئیل کی ساتہہ فرشتہ یعنی اسدن مین یا اور دن کہ کہا جاتا تہا اوسکو اسمعیل کہ حاکم ہی لاکہہ فرشتون کی
ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہی لاکہہ لاکہہ فرشتون پر ف ح کہا ہی علمانی کہ یہہ اسمعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اور معلوم ہونی اوسکی
یا ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کی اور آنی اسمعیل فرشتہ کی اوسیوقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سی لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوتری جبرئیل اور اونکی
ساتہہ ملک الموت تہی اور اون دونونکی ساتہہ ایک فرشتہ تہا ہوا مین اوسکو اسمعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتون پر اور ہر فرشتہ اونمین سی امیر ہی ستر ہزار
فرشتون پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمعیل فرشتہ نی واسطی آنیکی حضرت پاس پس پوچہا آنحضرت نی جبرئیل سی حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نی کہ
یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نی کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے
پاس آنی کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہارے اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سے بعد آپکی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ ہی کی لیی ہی کہ ملک الموت
پروانگی آنی کی مانگتا ہی والا اور آدمیونپر یکایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نی ملک الموت کو پس آیا
ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نی اوسکو پہر کہا ملک الموت نی کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی یعنی تاکہ عرض
کرون امر تمپر پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرونمین روح پاک آپکی تو قبض کرونمین اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چہوڑ دونمین روح تمہاری تو چہوڑ دون یعنی قبض نہ کرون پس فرمایا
آنحضرت نی کیا کریگا تو یعنی جو کچہہ کہ حکم کرونمین ای ملک الموت کہا اوسنی ہان اسیکا یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہونمین اور حکم دیا گیا ہونمین یہہ کہ اطاعت
کرون تمہاری یعنی اوس چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنی والی کی کہ کیا
کہتی ہو کیا کرنا چاہیی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہہ خدا تعالی مشتاق ہی تمہاری ملنی کا پس فرمایا آنحضرت نی واسطی ملک الموت کی کہ بجا لا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے
تو ساتہہ اوسکی پس قبض کی ملک الموت نی روح پاک آنحضرت کی کو ف ح یا آنحضرت صلعم نی بعد آنی جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور تیسری فرشتہ کی اور اس گفتگو کے
کہ مذکور ہوئی کچہہ تہوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعضی صحابہ پر ہی کہ جو حاضر تہی یہہ قضیہ مکشوف ہوا اور
مشاہدہ کیا اونہون نی اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تہی کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش مین سی اور دل یون کہتا ہی کہ ہو سکتا ہی کہ خضر بصورت ایک مرد کی
قریش مین سی متمثل ہو کر امام زین العابدین کی پاس آئی ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسی لیے تعبیر ساتہہ لفظ مبہم کی کیا فتدبر واللہ اعلم اور ایک روایت مین بعد
جملہ لما امرت بہ کی یہہ آیا ہی قَالَ جِبْرَئِيلُ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا آخِرُ مَوْطِئِ الْأَرْضِ إِنَّمَا كُنْتَ حَاجَتِي فِي الدُّنْيَا
اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ تہی اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور
اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطی تسلی دینی اہل بیت کی سنی لوگون نی ایک آواز گہر کی کونی مین سی کہ کوئی کہتا ہی سلام تمپر ای اہل بیت پیغمبر کی اور ای جماعت
کہ گہر مین ہو اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سے ف ح اس عبارت کے کتنی ہی طرح پر معنی کہی ہین علمانی
بیچ خدا کی یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دینی ہی ہر مصیبت سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پس عزا یہان بمعنی تعزیت کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع نی رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضون
نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینی والا ہی اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسی رایت فی زید اسد یعنی دیکہا مینی زید مین شیر کو یعنی
زید کو مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب تر ہی اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالی کا ف
ح ع یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کی دین مین یا کتاب مین بدلہ اور تدارک ہی ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا کیا خوب کہا ہی کسی صاحب حال نی ؎ لکل شیء اذا فارقتہ خلف +

ولیس مدان فارقت من عوض ترجمہ پس جب مرا ایسا ہی تو ساتہہ مدد اللہ کی اور حول و قوت اوسکی کی پس تقوی کرو ف ح یعنی بچو جزع و فزع سی اشارہ ہی طرف
قول اللہ تعالی کی کہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور بعضی نسخون مین موافق حصن حصین کے ہی فتقوا ساتہہ زیر مثلثہ کی اور تخفیف قاف مضمومہ کی یعنی پس اعتماد کرو
اللہ ہی پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکہو یعنی امید رکہو سوا اوسکی سی اسلیے کہ لا الہ الا اللہ
یا اوسکی پاس سی پس امید رکہو ثواب کی اور نہین ہی مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہے بسبب پائے جانی ثواب
آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ ہو پہلی صدمہ مین ترجمہ پس کہا علی رض نی کہ آیا جانتی
ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ خضر ہین ف ح کہ واسطی تعزیت اصحاب و اہل بیت آنحضرت کی آئی ہین ظاہر اسیاق کلام سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ مراد
علی سی امیر المومنین علی رض ہون کہ حاضر تہی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس اپنی سی کہ کہا واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتہہ رمز مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نی تعزیت کی اصحاب و اہل بیت کی
ملائکہ نی اور ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانک کر لوگونکی گردنون
سی اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزا پس کہا علی اور ابوبکر نی کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سی پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین

باب یہہ باب ہی بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کے ساتہہ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی قسم مال سی اسلیے کہ نہین چہوڑا کچہہ مال
تا وصیت کرین اور جو کچہہ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند انکی تہا آنحضرت نی حالت حیات مین صدقہ کر دیا تہا مسلمانون پر بعد از نفقہ عیال کی ف ع کہا نووی
نی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نی حضرت عائشہ کی آگی کہ علی رض تہی وصی پس کہا عائشہ نی کہ کب وصیت کی اونکو حال آنکہ تہی مین تکیہ آنحضرت کی یہانتک کہ
وفات پائی آپ نی پس وصیت کی اور معنی لا اوصی بشی کی یہہ ہین کہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی کی اسلیے کہ نہین تہا اونکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر اونکی کو خلاف اوس چیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس ای پر حدیثین صحیحہ بیچ وصیت کرنی آنحضرت کے ساتہہ کتاب اللہ کی اور وصیت کرنی اونکی واسطی اہل بیت کے اور نکالدینی
یہود کی جزیرہ عرب سے اور واسطی احسان کرنیکی ایلچیونسی نہین ہین مراد اونکی قول سی ولا اوصی بشی اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علما سیر نی کہ آنحضرت کی لیی بہت سے
اونٹ تہی اور دس اونٹنیان تہین کہ رکہا تہا اونکو نواح مدینہ مین اور لاتی تہی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہین اونکی لیی سات بکریان پیتی تہین دودہ اونکا پس نہین
صلاحیت رکہتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کی اور اگر صحیح بہی ہو تو حمل کیجاوینگی اسپر کہ وہ تہی اونٹ صدقہ کی اور اصحاب فقرا اہل صفہ وغیرہم مین سے پیا کرتی تہی
دودہ اونکا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیویون مین سے مین کہا کہ نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ع یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو خبرون مین ذکر حضرت کی بردہ نکا آیا ہی یا تو وہ مرگئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا کہ اوسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تہا اوسکو اور ہتیار اپنے
ف ع یعنی جو کہ خاص تہی حضرت کی پہنی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالدار کی اور بعضی روایتون مین خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہودی
کی پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی مبنی ہی اوپر نہ اعتبار کرنی اور ایسی ویسی چیزون کے مانند کپڑون اور اسباب گہر کی والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی چہوڑی تہی

کپڑی وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہین ترجمہ اور زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی چیزونکی ذکر کی
گئی کیطرف یعنی خچر اور ہتیار اور زمین کیطرف اور ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدق کیا منفعت زمین کو پس ہوا حکم اوسکا
حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نی کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اوسکی قایم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوس زمین کی پس
نہین منافی ہی اسکی سوای زمین کی اور املاک اونکی نفس موت سی ہو جاینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی اور
حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینون کے نہ طرف زمین کی فقط اسلیے کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا
کی نہین میراث چہوڑتی ہین جو کچہہ چہوڑتے ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انتہی اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتسم
ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹینگی وارث میری بعد مرنی میری کی دینار ف ع اسلیے کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دنیا ملک اپنی کی کہ بانٹین اونکو
پس یہہ اخبار ہی حقیقۃ اور احتمال یہہ ہے کہ اخبار ہو صورت مین اور نہی ہی معنون مین یعنی نہ بانٹین وارث میری دینار پہر بیان کیا سبب اور علت اسکی بطور استیناف کی ترجمہ
وہ چیز کہ چہوڑون مین پیچہی خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح بیویان آنحضرت صلعم کی بیچ
حکم عدت والی عورتون کی نہین اسلیے کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری ہوا اونکی لیے نفقہ اور مراد عامل سی وہ ہین کہ خلیفہ ہوئی بعد حضرت کی
پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکی تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا صفایا مین سے کہ تہا
حضرت کی لیے اموال بنی نضیر اور فدک سی اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پس رستولی ہوئی اوسکی ابو بکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان کی بی پروا
ہوئی اوس سے بسبب مال اپنی کے پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنی کی لیے پس ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز نی یعنی بطور سابق پہلی
مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ کہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری کی اور اجرت عاملون میری کی وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوی فقرا پر جیسیکہ حالت
حیات مین تہا وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو بکر رضی اللہ
عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہمسی جو کچہہ کہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی صرف
کیا جاوے فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملہ فقرا سی ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی یا تو امانت ہی یا وقف ہے
اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کوئی اونکا وارث نہین ہوتا کہ ناخوش نہو اونکی مرنی سی کوئی اونکی وارثون سی بسبب لینے ترکہ اونکی کی اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق رض
نی بیچ وقت طلب کرنی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جس جگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری بہی کرتا
ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور مینی آنحضرت سی سنا ہی کہ ہماری لیے یعنی انبیا کی لیے میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نرہی حضرت فاطمہ ہی سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرہ سی
بہی کہی جسوقت کہ اونہون نے بہی طلب میراث کی کی اور عمر رض نی تولیت اوسکی عباس اور علی رض کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے
بانٹا نہین حضرت عمر نی اور بی بانٹی درمیان اونکی چہوڑا اور مدتون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ رہی بعد اذان مروانیونکی ظلم و تعدی سی اونکی ہاتہہ سی جاتا
رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی آنحضرت کا نری ابو بکر ہی نی نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہون نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سی اسیطرح سنا ہی
ہمنی اور یہی قرار پایا جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من
عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا وہو ینظر
فاقر عینیہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسے

شعری سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی مہربانی کرنی ایک امت پر اپنی بندونمین سی وفات دیتا ہی اوس امت کی
پیغمبر کو پہلی اوس امت سی یعنی پہلی اوترنی عذاب کی سی اوسپر پس کرتا ہی خدا تعالی پیغمبر کو امت کی لیی میر منزل اور پیشرو آگی اوسکی یعنی جبکہ وہ راضی مرتا ہی
شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہی اوس امت کو اسحالمین کہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اس حالمین کہ وہ پیغمبر
دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالی آنکھین اوسکی یعنی خوش کرتا ہی اوسکو بسبب ہلاک ہونی امت کے جسوقت کہ جھٹلاتی ہین اوسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کی
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ
یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ ہی البتہ آویگا ایک تمہاری پر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پہر البتہ دیکھنا اوسکا
مجکو بہت دوست رکہا گیا ہوگا طرف اوسکی اہل وعیال اوسکی سی اور مال اوسکی سی ساتہہ اہل وعیال کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہی اونکی حیات
مین اور صحبت رکہنی اونسی یا بعد وفات کی سوتی مین یا جاگتی مین بلکہ یہہ مناسب تر ہی ساتہہ سیاق کلام کی اور ایسا ہی حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ
تصور کمال اونکی کی صلی اللہ علیہ وسلم **باب مناقب قریش وذکر القبائل** باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کی
اور ذکر قبیلون کی **ف** ح ع مناقب جمع منقبت کے ہی بمعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب مین اور اصل مین نام نضر بن کنانہ کی فرزند
کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنی کی اور اصل مین نام ایک جانور کا ہی کہ بہت قوی ہوتا ہی دریای جانورونمین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی بمعنی اولاد
ایک باپ کی اور مراد انکی ذکر سی مدح اور مذمت اونکی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَکَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کار مین مسلمان غیر قریش کے تابع ہین قریش کے مسلمانونکی اور کافر غیر قریش کی تابع ہین قریش
کی کافرون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح مراد مسلم و کافر سی جنس ہین یعنی سب جاننا چاہیی کہ ظاہر سیاق حدیث سی یہہ ہے کہ مراد اس کار سی دین ہی
از روی وجود و عدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہین امر دین مین اور پیشوا لوگونکی ہین ایمان و کفر مین پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی
ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کے کافرون کی اور عرب انتظار کرتی تہی قریش کی اسلام لانی کا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت
جماعت اسلام مین داخل ہوئی جیسیکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سی معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن فضل
و شرف باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی مگر یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بحسب دین کے یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت مین بہی بیت اللہ اور خدمتین اوسکی قسم دربانی
اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی مین تہین نہ اورونمین اور بعضون نی کہا مراد شان سی خلافت و امامت ہے جیسیکہ حدیثونمین آیا ہی اور مراد امر ہی قریش کے تابعداری
کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کرین اور تابعداری اونکی قبول نہ کرین تو منافات اس سے نہین رکہتا یعنی اسلیی کہ امر کا وقوع ضرور نہین **وعن** جَابِرٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع
قریش کی ہین خیر و شر مین یعنی اسلام و کفر مین جیسیکہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہو امر خلافت قریش
مین **ف** ح یعنی چاہیی کہ انہین مین رہی امر خلافت اور جائز نہین شرعا عقد خلافت غیر انکی کی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور اسی سے
حجت کی مہاجرین نی انصار سی **ترجمہ** جب تک کہ باقی رہین انمین سی دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی سوای خلیفہ کی یا ایک اون دونونمین سی

خلیفہ ہو اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی الا امر خلافت دو آدمیونسی انتظام نہین پکڑتا **ف** ع کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند انکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت
مختص ہے ساتہہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر اونکی کی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے
پس وہ حجت لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگونمین سی دو بہی اور ظاہر ہوا جو
کچہہ کہ فرمایا تہا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہو پس چاہیی کہ اتباع کری اونکا اور نہ خروج کری اون پر والا
جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرونمین کچہہ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ اپنی ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کے کہ حدیث آئندہ
مین ہی ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جبتک کہ برپا رکہینگے دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتہہ سی مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی
دین کی حرام چیزون کی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ
إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق یہہ
امر یعنی خلافت قریش مین ہے نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اولٹا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی مونہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جبتک کہ قایم رکہینگے قریش دین کو
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہونگی
اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی نماز ہی اسلیی کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا کہ
مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قایم نہ رکہینگے نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوی
اور لوگ اونپر غالب آوین **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى
اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ
لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگی قریش
مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگی امر اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہونگی اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قایم یہانتک کہ قایم ہو قیامت اور ہون لوگون پر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح ع اس حدیث کے بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نی اس حدیث مین کہ ظاہر اس سی یہہ
معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسری کی پیچہی متصل کہ مستقیم ہو اونپر امر دین کا اور عزیز ہو اونکی وجود سی اسلام اور جاری ہون اونکی عدالت
سی احکام باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیی کہ ہوئی انمین ظالم اور مفسد بنی مروان مین کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا نہین تہا اور یہہ
بہی ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کی خلفا نہین ہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کئی قولونپر اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قایم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کی
اور انتظام پایا اونسی ملک سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانونکی اور اور رعایا کی اگرچہ بعضی اونمین سی ظالم و بی انصاف تہی
اور واقع ہوا اختلاف بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہ وان ہین اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام
قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیی اور مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سی احوال یہہ کہا
قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور ارجح ترین توجیہات کا اسمین یہہ قول ہی

اور موید اسکا یہہ ہے کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضی طرق صحیحہ اس حدیث کی کلہم یجتمع علیہ امر الناس اور مراد جمع سی انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہی اونکی بیعت پر اگرچہ بکراہیت
بہی ہو اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنائی اونکی کی نہین ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور وہ
خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین وہ خلافت کبرا ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر اور بعد خلفاء راشدین کی جو
امرا گذری ہین اونکو بہی خلفا کہنا رائج ہے اگرچہ مجازا ہی جیسیکہ خلفائی عباسیہ کہتی تہی انتہی پوشیدہ نرہی کہ یہہ قول خالی نہین ہے عدم مناسبت سے ساتہہ سیاق حدیث
کی کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا و لا یزال الدین قایما اگرچہ مناسب ہے ساتہہ روایت لا یزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی بیچ مدح اونکی کی ساتہہ صلاح
دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب عدالت اونکی کی واللہ اعلم دوسرا یہہ کہ مراد خلفائی عادل اور امرا صالح ہین کہ مستحق اسم خلافت کے ہین حقیقت
مین ولیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کی پیچہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہو ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تو رپشتی نی کہا کہ راہ راست اس حدیث
مین اور اور حدیثون مین کہ اسباب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہہ کہ مراد پائی جانا اونکا ہے بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دی ہے مخبر صادق نی اوس حال سی اور
اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہونگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کے سی پہر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کی
سی پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمین سی امام
عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کی کہ کہا دور
کردیگا اللہ تعالی اوسکی وجود سی ہر غم و اندوہ کو اور رد کریگا اوسکی عدل سی ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑہ سو برس مین ہونگے چوتہا یہہ کہ
مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور موید ہے اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت ہونگے
مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب فتنون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک
اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اوسکی اختلال یہہ ہے جو کچہہ کہ شارحین نی
ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سی ہونگی پی در پی عام ہی اس سی کہ ہو اونکی لیی خلافت
حقیقۃ یا استحقاق پس اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسین عسکری پہر محمد
مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ
عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کی اور ف کی نام
ایک قبیلہ کا ہی اور ابوذر غفاری رض بہی انہین مین سے ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور فرمایا **ترجمہ** کہ بخشی خدا تعالی اونکو **ف** ع چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری
کرنی مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی کہ محو کری اونسی یہہ کہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیی یعنی بخشا اونکو اللہ نے
ترجمہ اور اسلم بہی **ف** ع نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف رکہتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین **ترجمہ** صلح کری اونسی خدا تعالی **ف** ح یعنی معاملہ کری اونسی
ساتہہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سی اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کی اونکی لیی اسطرح اسلیی کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی اور یہہ بہی
احتمال خیر کا رکہتا ہی **ترجمہ** اور عصیہ نے معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہین رکہتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا ہی کہ مستلزم
ہی بد دعا کرنی کو اونپر ساتہہ خوار ہونیکی نہ ساتہہ گناہ کرنیکی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار
وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریش یعنی مسلمان اونکی اہل مکہ وغیرہ سی اور انصار یعنی قبیلہ اونکا اہل مدینہ سی اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان اونکی
اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ابو قبیلہ ہی اور مراد یہان اولاد مومن اوسکی ہی مددگار اور دوست میری ہین **ف** ح لفظ موالی ساتہہ زبر کی مشدد کے مضاف ہی
طرف سی متکلم کی جمع مولی کی ہی اور روایت کیا گیا ہی موال ساتہہ زبر میم اور زیر لام با تنوین کی یعنی بعضی اونکی دوست اور مدد کرنیوالی بعضون کی ہین
ترجمہ نہین ہی اونکی لیئی دوست اور مددگار سوای خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ خَیْرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطْفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلی بہتر ہین بنی تمیم سی اور بنی عامر سی اور بہتر
ہین دو ہم قسمون سی کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف** ح غطفان ساتہہ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلی آپسمین حلیف تہی کہ باہمدگر مدد کرنی پر قسم
کہائی تہی جیسیکہ عادت عرب کے تہی اور ان قبیلونکو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچہی ہونی آثار اونکی **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ
مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْہِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ہُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ
صَدَقَاتُہُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِنْہُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَ اَعْتِقِیْہَا فَاِنَّہَا
مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین بنی تمیم کو اوسوقت سی کہ تین خصلتین یا تین کلمی سنی
ہین مینی آنحضرت سی اونکی حق مین فرماتی سنا مینی آنحضرت سی فرماتی یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری کی ہین دجال پر یعنی وقت ظہور اوسکی بہت
جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سے معلوم ہوا ہونا اونکا اوسکی وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقی یعنی زکوتین بنی
تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ صدقی ہمارے قوم کی ہین یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تہی ایک لونڈی بندی بنی تمیم
مین سی عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی کہ آزاد کر ای عائشہ اوسکو اسلیئی کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سی ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح یعنی عرب سے ہی اور عرب
اولاد اسمعیل سی ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہی ساتہہ بنی تمیم کی ولیکن باوجود اسکی اس فرمانی مین ایک طرح کی عنایت اور
شرافت دینی ہی اونکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُرِدْ ہَوَانَ قُرَیْشٍ
اَہَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی سعد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل
و خوار کری اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہی اور اگر غیر امامون کی ہون تو بسبب
منسوب ہونی اونکی حضرت رسول سی اور بسبب شرف و فضل اونکی اس نسبت سی ایسا فرمایا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَہُمْ نَوَالًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یا الہی چکہایا تو نی اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر و احزاب کی پس چکہا آخر اونکی کو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ وَہُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی عامر اشعری سی کہ چچا ہین ابو موسی
اشعری کی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا قبیلہ ہی اسد اور اشعری **ف** ح اسد ساتہہ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہی یمن سے کہ وہ قبیلہ اوسکی نام سی مشہور
ہی اور اونکو ازد بہی کہتی ہین اور ازد شنوہ بہی تمام انصار اوسکی اولاد سی ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ بہی باپ ایک قبیلہ کا ہی یمن
سی ابو موسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سی ہین اور اونکو اشعریون کہتی ہین اور اشعرون ساتہہ حذف ی کی نسبت کی بہی کہتی ہین ترجمہ نہین بہاگتی

ہین دونون قبیلی بیچ حال لڑنیکی ساتہہ کفار کی اور نہ خیانت کرتی ہین غنیمت مین وہ مجہسی ہین یعنی متبع ہین میری سنت اور طریقی کی یا میری دوستونمین سے ہین اور مین
اونسی ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی اونکی دوستونسی اور اوسمین آگاہ کرنا ہی سپر کہ وہ متقی ہین بموجب قول اللہ تعالی کی
اِنْ اَوْلِیَاؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہین ہین دوست اوسکی مگر پرہیزگار **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰہِ
فِی الْاَرْضِ وَیُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَضَعُوْھُمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَرْفَعَھُمْ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقُوْلُ الرَّجُلُ یٰلَیْتَ
اَبِیْ کَانَ اَزْدِیًّا وَیٰلَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ازد شنوءہ ازد اللہ کی ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکی کی زمین مین **ف** ح اضافہ
کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی یا تو بسبب مشہور ہونی اونکی کی ساتہہ اس لقب کے یا واسطی بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونی اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی کے
اور رسول اوسکی کی اور بعضون نی کہا کہ ازد اللہ بمعنی اسد اللہ کی ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین اونکو اور انکار
کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ایکاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سی ایکاشکی ہوتی
مان میری ازد سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی مرتبہ ازدیونکا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم بہی اونمین سی ہوتی **وعن**
عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَکْرَہُ ثَلٰثَۃَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفٍ وَبَنِیْ حَنِیْفَۃَ وَبَنِیْ اُمَیَّۃَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سی کہ وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالمین کہ وہ ناخوش رکہتی تہی
تین قبیلون کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح کہا علمانی کہ ناخوش رکہا ثقیف کو اسلیی
کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہین مین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکہا اسلیی کہ مسیلمہ کذاب اونمین سے تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اونمین سی عبید اللہ
بن زیاد کہ جو مباشر تہا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تہا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکہا اوسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اوسکو
چہیڑنا ایک چہڑی سی کہا ترمذی نی جامع مین کہ کہا عمارۃ بن عمیر نی کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہی اوسکی بیٹہی تہی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا مین
طرف اونکی پس کہا اونہون نی کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہی مین پس ٹہرا تہوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہان
تک کہ غائب ہوا پہر کہا اونہون نی کہ آیا یہہ سانپ پس کہا یہہ دو بار یا تین بار یعنی آیا اور ناک مین گہسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسیطرح کیا اور عجب ہے اس کہنی والی کی
کہ یزید پلید بہی باوجودیکہ بنی امیہ مین سی تہا اور اوسکو ذکر نکیا چاہیی تہا کہ اوسکو بہی ذکر کرتی کہ امیر عبید اللہ کا تہا اور جو کچہہ عبید اللہ نی کیا اوسکی امر و رضا
سی کیا اور باقی بنی امیہ نی بہی اپنی بدذاتیونمین کچہہ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی خواب مین دیکہا کہ بندر منبر شریف پر
بازی کرتی ہین اور تعبیر اوسکی ساتہہ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین کہانتک کہین **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِصْمَۃَ یُقَالُ الْکَذَّابُ ھُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ وَالْمُبِیْرُ ھُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ
ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَۃَ اَلْفٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ حِیْنَ
قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا
وَمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ وَسَیَجِیْءُ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ
اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد و بلا کو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نی یعنی بیچ
تعین جہوٹی اور بلا کو کی کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جہوٹی سی مختار بن ابی عبید ہی اور بلا کو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام

ابن حسان نی کہ فقیہ ہین اور ائمہ اہل حدیث سی بڑا علم رکہتی تہی حدیث کا اور بہت بزرگ تہی شمار کیا ہی لوگون نی اسقدر کو کہ قتل کیا ہی حجاج نی قید اور بند کر کر
یعنی معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکہہ بیس ہزار کو **ف** ح سوای اونکی کہ معرکہ مین ماری اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قیدخانہ مین سی پچاس ہزار آدمی اور اونکی
قیدخانہ مین چہت نہ تہی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مسلم نی اپنی صحیح مین جسوقت کہ قتل کیا حجاج نی عبداللہ بن زبیر کو کہا اسماء نی یعنی زبیر کی
مان نی کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین کہ آنحضرت نی حدیث کی ہمکو یہہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد و ہلاکو پس ای بڑا جہوٹا پس دیکہا ہمنی اوسکو
مراد رکہتین تہین اوس سے مختار مذکور اور ای پر مفسد و ہلاکو پس نہین گمان کرتی مین مگر تجکو ای حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین **ف** ع ح
جاننا چاہیی کہ حجاج ساتہہ زبرج کی مبالغہ حاج کا ہی بمعنی لانیوالی حجت کی کہا مولف نی کہ وہ عامل تہا عبدالملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اوسکی
ابن ولید کا عامل ہوا اور مراد اسط مین بیچ مہینی شوال کی سنہ پچانوین ۹۵ مین اور عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہی حاجت اوسکی ذکر
کرنی کی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیون مین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہی اور نہین ہی
اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سی حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کی اور خیر کی لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سی اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کے خباثتین یعنی فساد رای اور بطلان عقیدہ
تا بحدیکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت سے ایسی چیزین کہ مخالف دینکی تہین اور بڑا ہی جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور اوترنی وحی کا کیا کوفہ مین اور تہا باپ
اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر رض کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکہنی کی ساتہہ اہل بیت کے بعد
اسکی کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اونسی اور مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین رض اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدا کربلا کا یزیدیونسی اور بہت
لوگونکو اونمین سی قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سب واسطی طلب دنیا اور طلب امارت کی تہا اور سنہ سٹہہ مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور علما اوسکو
کذابونمین سی شمار کرتی ہین اور اس حدیث یعنی یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو اوسپر اور حجاج پر حمل کرتی ہین واللہ اعلم **وعن** جابر قال قالوا یا رسول اللہ
احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اہد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ
جلا دیا ہمکو ثقیف کی تیرون نی پس بد دعا کیجیی اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نی یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کی اور اطاعت احکام کے
نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء عن ابی ہریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ
رجل احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ
من الشق الآخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواہہم سلام وایدیہم طعام وہم اہل امن وایمان
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء ہذا احادیث مناکیر
اور روایت ہی عبدالرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سی یعنی ہمام بن نخعی تابعی سی کہ نقل کی یہہ میناء سی اونسی ابی ہریرہ سے کہ کہا
ابو ہریرہ نے تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کی پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ
لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اونپر رحمت سی دور ہونیکی پس مونہہ پہیر لیا آنحضرت نی اوس شخص کی طرف سی پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی سامنی اور طرف سی پس مونہہ
پہیر لیا اوس سی پہر آیا آنحضرت کی سامنی اور طرف سی پس مونہہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونو جانبونسی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ رحمت کری اللہ تعالی
حمیر پر مونہہ اونکی سلام ہین اور ہاتہہ اونکی طعام **ف** ح یعنی آپسمین مونہون سی چرچا کرتی ہین سلام علیک کا اور طعام دیتی ہین لوگونکو اپنی ہاتونسی یعنی جامع
صفت تواضع اور سخاوت کی ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنی حقوق لوگونکی ہی **ترجمہ** اور وہ ہین اہل امن کے مضرۃ سی اور اہل ایمان کی کہ ایمان کامل

رکہتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر حدیث عبد الرزاق سی اور روایت کی جاتی ہین اس مینا سی حدیثین منکر
یعنی اگرچہ عبد الرزاق فقیہ ہی اور قوی لیکن مینا ضعیف ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ
قَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کس قبیلہ مین سی ہی تو کہا مینی دوس مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین ازد سی فرمایا یعنی از راہ تعجب کی نتہا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین
کوئی شخص ہو کہ اوسمین بہلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح اسمین تعریف ہی ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہوتی تو اوسمین بہلائی نہوتے
وعن سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
کَیْفَ اُبْغِضُکَ وَبِکَ ہَدَانَا اللّٰہُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی کہ دشمن نرکہہ تو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنی دین سی عرض کیا مینی یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکہونگا
مین آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسی دشمن رکہنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کی اور محبوب اپنی امت کی ہین اور بسبب آپکی راہ دکہائی ہمکو خدا تعالی نی یعنی اسلام کی اور تمام اچہی
احکام کی فرمایا حضرت نی دشمن رکہی تو عرب کو پس دشمن رکہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع ح یعنی جبکہ دشمن رکہوگی عرب کو عموما
اوسکی ضمن مین مجکو دشمن رکہنا بہی لازم آجائیگا پس دشمن رکہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہی کہ دشمن رکہی تو عرب کو حاصل یہہ کہ بغض عرب کبہی ہوتا ہی سبب بیدا الخلق کی
بغض کا پس بچنا چاہی اس آفت سی تا نہ پڑی خرابی عظیم مین اور ظاہر اسلمان سی بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کی کچہہ تکبر اور بی ادبی بنسبت عرب کے یا بعضے
اعراب کی سرزد ہوتی ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو اونسی پس چونکہ صورت بغض کے ہوتی ہو آنحضرت نی اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کرین اور بچین تا نوبت
بغض حقیقی کی نہ پہنچی کہ وہ سبب میرے بغض کا ہوگا فافہم **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ
حَدِیْثِ حُصَیْنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَیْسَ ہُوَ عِنْدَ اَہْلِ الْحَدِیْثِ بِذَاکَ الْقَوِیِّ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو کوئی خیانت کری عرب سی اور خیر خواہی نہ کری اونکی یا ظاہر کری خلاف اوس چیز کی کہ دلمین رکہتا ہو اور کینہ رکہی اونسی داخل ہوگا میری شفاعت مین
یعنی شفاعت صغری مین اسلیی کہ کبری تو عام ہوگی سبکی لیی اور نہ پہنچیگی اوسکو دوستی میری **ف** ع یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو یا نہین پہنچیگا اور نہین حاصل
ہوگا اوسکی لیی دوست رکہنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین بن
عمر کی سی اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کی ایسا قوی **ف** ع کہتا ہون مین پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طریق سی اور وہ معتبر ہی فضائل مین اور اوسکی موید
اور بہت سی حدیثین آئی ہین قریب ہے کہ پہنچین تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کی حب العرب ایمان و بغضہم نفاق نقل کی یہہ حاکم نی انس سے اور طبرانی نی اوسط مین
انس سے روایت کی ہی حب قریش ایمان و بغضہم کفر و حب العرب ایمان و بغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی و من ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نی کبیر مین روایت کی
ہی سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابو ہریرہ سی بطریق مرفوع کی اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْہُمْ
وَاَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِکَ وَیُسَرُّوْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ اور حدیث متن کی روایت کی ہی احمد نی
اپنی مسند مین بہی اور اقل مرتبہ اسکی سندونکا یہہ ہی کہ ہو حسن پس حدیث حسن لغیرہ ہے **وعن** اُمِّ الْحَرِیْرِ مَوْلَاۃِ طَلْحَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَۃِ ہَلَاکُ الْعَرَبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ام حریر تابعیہ سی کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہی کہا کہ سنا مینی اپنی مولی سی کہ طلحہ ہی کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی قریب قیامت

کی علامتوں مین سی ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ غیر عرب تابع اونکی ہین اور نہین قایم ہوگی قیامت مگر بری لوگونپر اور نہین رہیگا زمین مین وہ شخص کہ کہی اسر وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفا رواہ الترمذی وقال ہذا اصح اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت و بادشاہی قریش مین ہی اور قضا انصار مین ف ح مراد قضا سی نقابت ہی اسلیی کہ بارہ ان نقبا انصار مین سی مقرر کیی تہی اور بعضون نی کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا بمعنی مشہور کی ہی اسلیی کہ آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بہیجا تہا اور یہہ ظاہر تر ہی ترجمہ اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ مین ہی یعنی اسلیی کہ رئیس آنحضرت کی موذنونکی بلال تہی اور وہ حبشی تہی اور امین پکڑنا اور امین کرنا ازد مین ہی یعنی ازد شنوا مین کہ وہ قبیلہ ہی یمن مین اور نہین منافی ہی یہہ قول بعضی راوی کی کہ مراد کہتی تہی حضرت ازد سی یمن کو ف ع لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سی ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیی کہ وہ رقیق القلب ہین اور اہل امن و ایمان واللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیی یون کہ یہہ مناصب ان قومونمین دینی چاہئین اور انمین سی کرنی چاہیین ترجمہ اور ایک روایت مین یہہ حدیث موقوف ہی ابو ہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نی کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کی صحیح تر ہی اسانید مین حدیث مرفوع سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم الی یوم القیمۃ رواہ مسلم روایت کرتی ہین عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سی ہین اپنی باپ سی یعنی مطیع سی کہ صحابی ہین اور نام اونکا عاصی تہا آنحضرت نی مطیع کہا کہا مطیع نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی فرماتی دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کر کر یعنی مگر معرکہ مین قتل کیا جاویگا بعد اسدن فتح کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نی ف ع کہا حمیدی نی کہ تاویل کی ہی اس حدیث کی بعضی محدثون نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسدن کی قیامت تک حبس کر کر اسحالت مین کہ وہ مرتد ہو اسلام سی ثابت ہو کفر پر اسلیی کہ قریش مین سی ایسی تو پائی گئی ہین کہ قتل کیی گئی ہین حبس کر کر اگلی زمانہ مین کفر پر بعد آنحضرت کی اور نہین پائی گئی ہین اونمین سی ایسی کہ قتل کیی گئی ہون حبس کر کر اسحالت مین کہ مرتد ہون اسلام سی اور ثابت ہون کفر پر انتہی اور معنی یہہ ہین کہ ایسا نہین ہونی کا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور موید ہی اسکی یہہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب وعن ابی نوفل معویۃ بن مسلم قال رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہیک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہیک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہیک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت شرہا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت بہ ارفع طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المراۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ

صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا مینے عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کی ف ع ح یعنی سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کی جسوقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں پس اضافت عقبہ کی مدینہ کیطرف سے جہتہ سے ہے والا عبد اللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے اونکو مارا اور جگہہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور اسلیے مقرر کی گئی جگہہ اونکی قبر کی حجون میں قریب مکہ عقبہ کی لیکن ثابت نہیں کہ کونسی قبر ہے اونکی اور اسیطرح تمام قبریں صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ میں ہیں کوئی جگہہ معین اونکی معلوم نہیں بوجہ صحت کی یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہے اعتماد رویا بعض اولیا کی بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتے تھے ابن زبیر پر اور اور لوگ بھی گذرتے تھے اونپر یہانتک کہ گذرے اونپر عبد اللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجپر اے ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا ف ع خبیب ح کی پیش اور ب کی زبر اور ی کی جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اوسکی نام کر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہرے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا ف ح مراد کام سے خروج ساتھہ دعوی خلافت اور امامت کی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنی تحت و تصرف میں لائے اور اسیطرح مروان سے بعد یزید کی اور عبد الملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج کی تئیں ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بھیجا اور جسد اونکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کی خراب کرنیکے لیے اور وہاں کی رہنے والونکی قتل کی لیے کہ اوسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا اور وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اس درمیان میں یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہنا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہے ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اوس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کے تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا میں تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار و شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پندرہ دن تک طی کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہہ تھے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ اور ظالم اور مانند انکی کی کلام واہی اونکے حق میں کہا کرتا تھا اونہوں نے چاہا کہ براءۃ ابن زبیر کی اوسکی باتوں سے بیان کیجیے تا لوگونکو خوبیاں اونکی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ برا ہے یعنی بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت میں بجائے لامۃ سوء کی لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنے روایت پہلی کی یہہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجہ جیسے شخص کو اشرار سے کہتے ہیں اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہیں کہ تجکو کہ یہہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزاء و تعریض کی فرمایا جیسے یہاں بعض اوقات برونکو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کہ واہ تم بھی کیا خوب ہو کہ آپسمیں فساد ڈلواتے ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پھر چلی گئی ابن عمر وہاں سے پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی ٹھہرنے کی اور کلام مذکور کرنیکی حجاج کی حق میں پاس ابن زبیر کی پس بھیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دیے گئے تھے پس ڈالی گئی یہودیونکی قبروں میں ف ع ح یعنی بیچ جگہہ قبور یہودیوں کے کہ جہاں مکہ کی رہنے والی یا وارد ہونیوالی یہود دفن کیے جاتے تھے اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا ابن زبیر دفن کیے گئے بیچ اعلی معلی کی اسلیے کہ وہ اوٹھائی گئی بعد اسکی اس جگہہ ادنی سے اور دفن کیے گئے جگہہ اعلی میں اور قبور یہودیوں کی اب مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر اوسوقت میں تھیں تا حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجاویں اور ڈالیں کہ جہاں قبور یہود کی ہوں واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسماء بیٹی ابو بکر کی ہیں یعنی اونکی بلانیکے لیے پس انکار کیا اسماء نے یہہ کہ آویں اوسکی پاس یعنی اور ٹھہریں اوسکی پاس اور سلام کریں اوسکو پس پھر بھیجا حجاج نے اسماء کی پاس اوس پیامی کو یعنی اور کہلا بھیجا اوسکی زبانی کہ البتہ آ تو میرے پاس از خود والا بھیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نی کہ پس انکار کیا اسمار نی اور کہا لا یعنی کہ قسم اسکی نہین اونگی مین تیری پاس یہان تک کہ بھی تو طرف میری اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوی مجکو ساتھہ جوٹیون میری کی کہا راوی نی پس کہا حجاج نی دکھاؤ مجکو پاپوشین میرے ف یعنی لاؤ میری پاپوشین لفظ ستی ساتھہ زیرسین مہملہ اور جزم جا اور زیرت اور تشدید یدکی ثنیہ ثنیہ کا مضاف ہی متکلم کی طرف و ترکیب ہی ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دو رکی گئی ہون بال اوسکی یعنی جسمین بالکی ہون تی ہین جمع پس لین حجاج نی پاپوشین اوسکو یعنی اوسکو پہنا جلد جلد چلا تا ہتہ بلاتا ہوا ترا تا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسمار پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نی مجکو یعنی کیسا پایا تو نی مجکو کہ کیا مینی ساتھہ اوس شخص کی یعنی تیری بیچی کی سبب اعتقاد فاسد اپنی کے اوسکو دشمن خدا کا کہا اسمار نی کہ دیکھا مینی مجکو کہ شباہ کی تو نی اوپر دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور شباہ کی اوسی تجہ آخرت تیری کہ اوسکی قتل کی سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو نہ کہتا تہا ابن زبیر کو یعنی اوسکی حیات مین یا بعد مرنی اوسکی ای مینی کہ بندوالیکی ف وجہ ذات النطاقین لقب اسما کا یہی آنحضرت نی رکہا تہا بسبب اسکے کہ انہون نی وقت ہجرت کرنی آنحضرت کی جو توشہ دان باندہنی کی لیی تسمہ وغیرہ بندہن نہ پایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑی کر کر ایک ٹکڑی سی توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمربند کو کہتی ہین عادت ہی عرب کی عورتون کی کہ کمربند باندہتی ہین تا کام کرنی مین تو انکی لیی یہ لقب واقع ہوا تہا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسیکو فضیلت ہوگی اور حجاج تا وان اس لقب کو اونکی حقمین جعل نعمت پر کرتا تہا کہ وہ خاوند ہی ہر نکلنی والی پس اونہون نی اس لقب اپنی کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب فخار اونکے تہی نا کہ ساتھہ قول اپنی کی ترجمہ قسم ہی اسکی مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمربندون والی ہی پر ایک اونکی دونو مین سی پس تہی مین اوتہاتی ساتھہ اوسکی طعام آنحضرت کا اور طعام ابو بکر کا واسطی محافظت کی جانورون سی ف لفظ من الدواب متعلق ہی ساتھہ رفع کی یعنی بندہی تہی مین اوس دسترخوان اون دونو صاحبون کی طعام کا اور لگا دیتی تہا اوسکو اونچی پر بخوف جانورون کی مانند چوہی اور چیونٹی وغیرہ کی ترجمہ اور ای پر کمربند دوسرا کس کمربند عورت کا کہی نہین لی پروا ہوتی عورت اوس سے ف یا تو اوسکو جہت مدت کرنیکی کہ متعارف ہی اوسکی گہر مین کہ اچہی ہی لائق تعریف کی عورت کی حقمین یا واسطی باندہنی اوسکی اپنی کمر مین اپنی ہیت بنی ہنی کی یعنی پیٹ نہ بڑہ جاوے کہ بیسلیقہ عادت عورتون کی ہی کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمربند چمڑہ کی بنی ہوئی باندہتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونیکی کمربند باندہتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی مجکو کہ تحقیق تصنیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک عذاب والا پس ای بڑا جہوٹا پس دکھایا ہمنی اوسکو یعنی مختار کو اور ای پر والا پس گمان نہین کرتی مین تجکو مگر وہ والا کو کہ آنحضرت نی خبر دی ہی ف کہا نووی نی کہ ابن عمر نی جو سلام کیا ابن زبیر پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی موتی پر سانتہہ اچہی صفتون معروف اوسکی اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی ہی ہی سبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یہہ تو وہ جانتی ہی تہی کہ میری ان باتون کی اوسکو خبر پہنچینگی اور باوجود اسکی نہ باز رہی حق کہنی سی کہا ابو نوفل نی پس ہو گیا ہوا حجاج اسمار کی پاس سی اور نہ جواب پایا اونکو نقل کی ہے مسلم نی ف یہ ہر مرگئین اسمار اپنی بیٹی کی مرنی سی پس ان بعد وے عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بہی نہ ٹوٹا تہا اونکا وعن نافع ان ابن عمر اتاہ رجلان فی فتنۃ ابن الزبیر فقالا ان الناس صنعوا ما ترٰی وانت ابن عمر وصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یمنعک ان تخرج فقال یمنعنی ان اللہ حرم علی دم اخی المسلم قالا الم یقل اللہ تعالٰی وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ فقال ابن عمر قد قاتلنا حتی لم تکن فتنۃ وکان الدین للہ وانتم تریدون ان تقاتلوا حتی تکون فتنۃ ویکون الدین لغیر اللہ رواہ البخاری اور روایت ہی نافع سی کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہی یہہ ابن عمر کی پاس آئی دو شخص بیچہ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل مونی اونکی پس کہا اونہون نی کہ تحقیق لوگون نی کیا جو کچہہ کہ دیکہتی ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت مین اور تم بیٹی عمر کی ہو یعنی اور وہ خلیفہ تہی اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو ف یعنی اور حضرت کی یار و نمین سے ہی ہو پس اسمین کچہہ شک نہین ہی

کہ تم اولی ہو ساتھہ خلافت کی عبدالملک سی کہ جملہ امرا اوسکی سی حجاج بن یوسف ظالم ہی **ترجمہ** پس کیا چیز باز رکہتی ہی تمکو نکلنی سی ساتھہ دعوی امامت و خلافت کی اور
بدلہ لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ باز رکہتا ہی مجکو نکلنی اور قتال کرنی سی علم اسبات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی مجپر خون بہائی مسلمانکا **ف** ح
اشارہ کیا ساتھہ پرہیز کرنیکی خونسی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ علی کی نہ تہی **ترجمہ** کہا اون دونون نی کہ کیا نہین فرمایا ہی خدا تعالی
نی اور لڑو تم لوگون سی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کی یہانتک کہ نتہا فتنہ یعنی شرک
اور ہوا دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانونمین اور ہو دین واسطی غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ کہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تہا کہ قتال کیجی اوس شخص سے کہ مخالف ہو اوس امام کی کہ اعتقاد رکہتا
تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق مین یہہ مناسب جانتی تہی کہ وہ ترک کرتی قتال کو بیچ اوس چیز کی کہ متعلق ہی ساتھہ ملک کی جیسکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول
ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَکَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُمْ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا
وَاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی **ف** ع کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین
اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی یہہ آنحضرت کی پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی
اور اونکا ذوالنور لقب ہی اسلیی کہ جب آنحضرت نی اونکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین اونکو کہا کہ کیجی میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی
تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور کہا خدایا بخش اسکی لیی نور پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہونکی درمیان مین کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون
کہ اسکو مثلہ کہین پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی اونکی کی پس روشن ہوتا تہا اندہیری رات مین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائی باپ اونکی اور اونکی
مان نہ ایمان لائین پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو **ترجمہ** طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک
کی ہوئی اسلیی کہ نافرمانی کی اور باز رہی طاعت سی پس بددعا کیجی اللہ تعالی سی اونپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی کہ آنحضرت بددعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نی
یعنی بسبب ہونی اونکی رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ آوین ہجرت کر کر یا نزدیک
کر اونکو طرف طریق مسلمین کی اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب
کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سی کہ مین عرب سی ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسری اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہی یعنی
اسلیی کہ اوترا ہی قرآن عرب کی لغت مین اور اونکی لغت سے پہچانی جاتی ہی فصاحت و بلاغت اوسکی اور تیسری اس سبب سے کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی یہہ
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ح یعنی عرب کو فضیلت ہی دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کی کہ اعلی
تہی بیان فرمادیی انکی سوائی بہی کئی سبب ہین اونسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کیی اونہون نی قول
اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیی طرف ہماری وہ مادہ ہین اسلام کی اور بسبب اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل
علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی **باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین**
باب ہی بیچ بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ اونسی سب سے **ف** ع ح مناقب جمع منقبت کی ہی بمعنی فضیلت کی اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو بسبب

اوسکی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی اور یا نزدیک خلق کی اور دوسری بات کا کچھہ اعتبار نہین مگر یہہ کہ پہنچاوی طرف اول کی یعنی وسیلہ ہو اول کا پس
جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت کہنی والا ہی تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی لیی منزلت ہی اللہ کے نزدیک اور نہین پہنچایا جاتا طرف فضیلت کی مگر ساتہہ نقل کی
رسول خدا صلعم سی یعنی یہہ سمجہنا کہ فلانا شخص ذی منزلت ہی اللہ کی نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کی فرمانی سی معلوم ہو کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی اوس
شخص کو کہتی ہی کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان مین ارتداد بہی متخلل ہوا ہو جیسیکہ اشعث بن قیس کے
حق مین کہتی ہین قول صحیح تر یہی ہی پہر پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتہہ تواتر کی مانند ابو بکر اور عمر رض کی پہچانا جاتا ہی ساتہہ خبر مشہور کی یا ساتہہ کہنی صحابی کی
غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہی کہ مین صحابی ہون جسوقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عدل ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کی
اور بعضون نے شرط کیا ہی صحابی ہونیکی لیی طول صحبت کو ساتہہ آنحضرت کی کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکہا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو
غزوات مین اور کمتر مدت اوسکی چہہ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین چہہ مہینونکی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیی کہ اسمین شبہ نہین کہ غالب ہی مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت
مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کی ساتہہ اون لوگونپر کہ نہین اکثر رہی حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوے کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر
دور سی اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نی کہ ہمارے علما کا
اجماع ہی اسپر کہ افضل اونکی خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کی پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر بدری پہر احد کی پہر بیعۃ الرضوان کی پہر وہ کہ اونکو مزیت ہی اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے
ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی اونہون نے قبلتین کیطرف یعنی کعبہ اور بیت المقدس کیطرف اور ایسی ہے اختلاف کیا ہی علمانی حضرت عائشہ رض
اور خدیجہ کی حقمین کہ کونسی اون دونونمین افضل ہین اور حضرت عائشہ رض اور فاطمہ رض کے حق مین اور معاویہ عدول فضلاء اور صحابہ خیار سی ہین اور لڑائیان جو آپسمین اون کی ہوئین
تہا ہر جماعت کو شبہ کہ اعتقاد رکہتی تہی صواب پر ہونی اپنی کا اور بسبب اسکی سب تاویل کرتی تہی اپنی لڑائیونپر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین سے عدالت سے بسبب اسکے اسلیی کہ وہ
مجتہد تہے اختلاف کرتی تہی مسائل مین اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا اونمین سے غرضکہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہے کہ زبان اونکی گفتگو سی بند رکہین کہ سوائے خیر کی کچہہ نہ کہین اگر کچہہ
برخلاف خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ
وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو **ف**
ع یہہ خطاب حضرت نی اپنی صحابہ کو کیا اسلیی کہ وارد ہوا ہی کہ سبب اس حدیث کی فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید کی اور عبد الرحمن بن عوف کی کچہہ تنازع تہا پس مراد
اصحابی سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطبونسی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو خطاب عام امت کو اسلیی کہ جان لیا تہا حضرت نی نور نبوت سے
کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس برائی سی اور شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیی کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر
فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنی والا انکا تعزیر دیا جاوی اور کہا بعضی مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوی اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسیکا
صحابہ مین سے کبائر سی اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علماء نی کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنی شیخین کے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ کری پس توبہ
اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی کی بسبب برا کہنی نبی کی اور بسبب برا کہنی شیخین کے یا ایک اون دونونمین سی یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کی
اگرچہ عورت ہو توبہ نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ کی اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہی اور اگر
فضیلت دی علی رض کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصہ اور بیچ مناقب کروری کی ہی کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہو ان دونونکی خلافت کا یا دلی بغض رکہے اونسی بسبب
دوست رکہنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکہی علی رض کو زیادہ اونسی تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ انکی تخصیص کے اسلیی ہی کہ وارد ہوئی ہین انکی

فضیلت

فضیلت مین حدیثین آنحضرت کی خاص کر علیحدہ باب مین جیسیکہ آگی آوینگی یا اسلیئے کہ اجماع ہوا ہی انکی حقیت پر بخلاف خوارج کی بیچ حق عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ کی واللہ اعلم ف جناب قدوۃ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نی لکہا ہی بلاشبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری مین کہا اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَیَلْعَنُہُمَا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ فَہُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّہٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَۃَ بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰہِ اور یہہ بہی عالمگیری مین ہی مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَۃَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَہُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِہِمْ وَقَالَ بَعْضُہُمْ ہُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ کَافِرٌ کَذٰلِکَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَۃَ عُمَرَ رض فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِہِمْ بِرَجْعَۃِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَہٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُہُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیئے کہ دلیلین انکی کفر کی بہت ہین از انجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت روات اپنی کی متواتر بالمعنی ہین پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہی بلاشبہ اور مثل ان اخبار سی کسی نی مجتہدین مین سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سی ہین مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بہی چہ جائے ایسی حدیثین اور یہہ بہی ہی کہ صحابہ کی حقمین اللہ تعالی نی رضامندی اپنی بیان فرمائی ہی ان آیتونمین لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ الخ اور جائی فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُہٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اپنی کی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ پس جنکی لیی اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ اونپر لعن کرین بلکہ اونکو غاصب اور کافر جانین ان دونون باتونمین تباین کلی ہی پس اونکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننی والی مخالف قرآن کی ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور یہہ بہی ہی کہ خلافت خلفا کی ثابت ہی قرآن شریف سی کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ الخ کہا مدارک وغیرہ مین یہہ کہ آیۃ واضح تر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رض کی اسلیئے کہ مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی وہ یہی ہین پس منکر صحت خلافت خلفاء کی خارج ہین دائرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بعد آیۃ مذکورہ کی وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جنہون نی کفر کیا کہ اللہ کی وعدہ کو سچ نجانا اور حق نجانا انکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیئے کہ فاسق عرف قرآن مین آتا ہی بمعنی فاسق کامل کی وہ کافر ہی جیسی اس آیۃ مین وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہہ بہی ہی کہ صحابہ سچی ہین فرمایا اللہ تعالی نی للفقراء المہاجرین تا قول اپنی کی ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتی تہی شیعہ اونکو کاذب کہتی ہین اور درمیان صادق اور کاذب کی فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی رد کیا اوسنی قرآن کو اور مخالفت کی اوسکی اور یہہ کفر ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولئک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اونکی حق مین کہ جو کہتی ہین اونکو اولئک ہم الخاسرون اور یہہ بہی ہی کہ ثنا کی ہی حقتعالی نی انکی اپنی کلام شریف مین بہت سی کہ فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اپنی کی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حقمین کہ جو اونکو برا کہتی ہین اور لعنت کرتی ہین اونکو اور ان آیتونمین یہہ مضمون بہی ہی کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی رکہتی تہی اور کفار پر دشواری اور سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپسمین دشمنی رکہنی والی و بی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتہہ اونکی بغض اور غصہ کری انہین آیتونمین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا ہی لیغیظ بہم الکفار یعنی تا کہ غصہ مین لاوے اللہ بسبب انکی کافرونکو یعنی کافرانپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب رح نی مالابد مین لکہا ہی اور بعد اسکی لکہا ہی کہ صحابہ حاملان وحی اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتہہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین ہے اور آخر آیۃ مین رد ہی اونکا بہی کہ جو کہتی ہین کہ

صحابہ حضرت کیوقت مین تو اچھی تہی بعد آنحضرت کی وفات کی یہہ بد دین ہوگئی اسلیئے کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہین کی لیے ہوتا ہی کہ جو مرتی دم تک باایمان
اور صالح رہین والا عیاذا باللہ جہل بہ نسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ جسنی مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی کی باتفاق اہل سنت کی
ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی بہی نہین کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نی قل للمخلفین من الاعراب تا قول اپنی کی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابوالحسن اور امام ابوالعباس وغیرہم نی کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیہ سی ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالا اونکی دعوت
یعنی بلانی سی عذاب دیا جاویگا ساتہہ عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو لعن کری اونکو اور نسبت کفر کی کری اور یہہ بہی ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ سی
ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی نی لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ تا قول اپنی کی وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی پس انکار اونکی بہشتی ہونی کا لازم
کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیی کہ جو کوئی جہٹلاوی قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکہتا وہ کافر جاحدی اور رد کی
کئی مرتبی ہین ایک تو اونمین سی رد صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قرآن کو ایک اونمین سے رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنیکی ساتہہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہی
اہل حق نی اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کی کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قرآن و حدیث
کو ساتہہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ بہی ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب رفع درجات کا جانتی
ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین اور اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماوی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول
لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ اونکی یاری اور جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرماوی دیکہا چاہیی کہ اونکی برا کہنی والی خبیثونکا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالی نی وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کی پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نی وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی یہہ آیت بہی ابوبکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہوسکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہین ہی اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکہی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہوجائی پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوی وہ مستحق رحمت و رضوان ہی یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہی کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہی کافر کہنا بسبب برا کہنی شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نی شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہی اور اسیطرح
صاحب مواقف نی اور شیخ ابوالحسن اشعری اور غزالی بہی نہین مناسب جانتی اہل قبلہ کی کافر کہنی کو پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے نہین ہے
تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسیکہ عبداللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کی نماز مین اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کی اور
جلا دینی زندیقون کی آگ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطی جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگون کی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکی کی
گئی اور اوپر نری کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسی حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ کوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹہی اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم
اونسی اس حال مین کہ فرمایا آنحضرت نی اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ابوبکر نی کہ مین قتال کرونگا اونسی کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز اور
زکوۃ کی الخ حضرت عمر نی کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نی سینہ ابوبکر کا قتال کی لیی پس جانا مینی کہ یہی حق ہی یا ان بزرگوارونی اون رافضیونکی حق مین فرمایا ہو
کہ وہ ایسی خبیث نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین لکہا ہی قُلْتُ وَہٰذَا فِیْ حَقِّ الرَّافِضَۃِ وَالْخَارِجَۃِ
فِیْ زَمَانِنَا فَاِنَّہُمْ یَعْتَقِدُوْنَ کُفْرًا کَثِیْرًا کَاَکَابِرِ الصَّحَابَۃِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَہُمْ کَفَرَۃٌ بِالْاِجْمَاعِ
بِلَا نِزَاعٍ اِنْتَہٰی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیی کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عَنْ عُوَیْمِرِ بْنِ سَاعِدَۃَ
اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِیْ مِنْہُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْہَارًا فَمَنْ سَبَّہُمْ
فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا روایت کی یہہ محاملی اور طبرانی اور حاکم نی

وعن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سیاتی من بعدی قوم یقال لھم الروضۃ فان ادرکتھم فاقتلھم فانھم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ فما العلامۃ فیھم قال یقرظونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف

نقل کی ہے دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی میں ہے وذلک انھم یسبون ابا بکر وعمر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری سے اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس اور عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے من ابغضھم فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور روایت کی ابن عساکر نے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحب ابا بکر وعمر ایمان وبغضھما کفر اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کہ ائتنی لا ارجو لامتی فی حبھم لابی بکر وعمر ما ارجو لھم فی قول لا الہ الا اللہ اور انکے بعض کا حال جیسا جاتا ہی انکی محبت کی حال سے سلیکی کہ دونوں نقیض ہیں پس بغض انکا کفر ہوگا اور یہ ہی کہ تکفیر مومنین کی کفر ہی اسلیکی حدیث صحیح میں وارد ہوا ہی کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور وہ ایسا ہو نہیں تو رجوع کرتا ہی کفر کہنی والی پر پس مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکی کہنی والی کیطرف اور کہا امام ابو ذرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سی ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سی ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہ وہ زندیق ہی اور یہ اس سبب سی ہی کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہی اور جو کچھ لیکر آئی ہیں رسول وہ حق ہی اور نہیں روایت کیا یہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جنہی عیب لگایا یا اونکو اوسنی ارادہ کیا باطل کرنی کتاب وسنت کا پس وہ عیب اوسیکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اوسپر راست درست آویگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نی کہا کہ نہ ایمان لا یا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنی اونکی اصحاب کے اور محیط میں ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سی کہ نہیں جائز ہی نماز پیچھی اقضیو نکی سلیکی وہ منکر ہیں خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کی اور اسیطرح ہیچ کتاب اصل محمد بن حسن کے یعنی جلد میں ہے سن انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر اور مرغینانی نی میں ہی کہ مکروہ ہی نماز پیچھی صاحب ہوائی اور بدعت کی اور نہیں جائز ہی پیچھی اقضیو نکی شیخ کہا قاضی نی شفا میں کہا مالک بن انس وغیرہ نی من ابغض الصحابۃ وسبھم فلیس لہ فی فئ المسلمین حق اور یہ ہی کہا من غاظہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فھو کافر قال اللہ تعالی لیغیظ بھم الکفار اور قاضی ابو بکر باقلانی نی مثل سیکی کہا اور بیہقی نی امام اعظم سی مثل اسکی نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ فقہا حنفیہ نی اخذ کیا ہی قول کا وکہنی شیعہ کا امام اعظم سی اور امام اعظم ائمہ متاخرین نے افضل کے حال کی سلیکی وہ کوفی ہیں اور کوفہ منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نی تکفیر منکر امامت صدیق کی تو میں تکفیر اونکی لعنت کرنیوالی کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع کو نہیں ہے نہ منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہی یہ اصولیون کی نزدیک اور کہا مالک نی کہ جنہی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ابو بکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو اقول اونکی فان قالوا کانوا علی ضلال اوکفر قتل تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سی ارتداد اونکا سمجھا جاتا ہی اور سوائے ان دلیلون کی اور بہت دلیلین میں اونکی کفر پی بخوف دراز گی کی سی اکتفا کیا سو یہی بہائی مسلمانون کی خیر خواہی کی پس کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اوس قدسیہ کی معلوم ہو جائی اور اونکی کید سی بچتی رہیں اور اپنا عقیدہ خراب نہ کریں اور اونسی ملاقات نہ رکھیں اور انقطاع کریں تا مرتشہ کرنا اونسی اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الہی رفیق ہوا اونکی فضائل کی آئینہ جلد تین کہ کہہ کر تو وہ توبہ کریگا اللھم اھدنا الصراط المستقیم امین رب العالمین ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک تمر میں سی خرچ کری راہ خدا میں سند کوہ احد کی سونا پہنچی ثواب اوسکا ثواب ہدایت ایک انسان کو اور نہ آدھی مد کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف عدد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر بھر کے اور سمیں حج وغیرہ آتی ہیں اور اتنا ثواب اونکو ملتا ہے بسبب خوشنودی اور خوشوقتی اونکی کی اور اس سبب سی کہ اونکا مال طیب تھا اور کم ہوتا تھا اور حسنین ہیں ہوتی تھیں باوجود اسکی جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سی تیتی تھی ایسا ثواب پاتی تھی اور یہ حال تو اونکی اندینی کا تھا پس کیا چاہیئے کیا کچھ ثواب ملتا ہوگا اونکی مجاہدہ کا اور نثار کرنی جانونکا راہ خدا میں آگی رسول خدا کی اور ابتدا حدیث میں معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کبار کی حق میں فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولیٰ سلیمی کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنے والوں کو تو کہتی سی کہ سبقت لیگئی ہیں سلام میں اور فضل میں کہ سبب ہے تعظیم اونکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور ہیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا وَسَيَاتِي قَوْمٌ يَسُبُّونَهُمْ وَيَسْتَنْقِصُونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوهُمْ **وعن** اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنی باپ سے کہ ابو موسیٰ اشعری ہی کہا اونکی باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو بناطرف آسمان کی اور تھی حضرت بہت اوٹھاتی سر مبارک کو بناطرف آسمان کی یعنی بسبب انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں واسطے آسمان کے لیس جسوقت ملیجائینگے ستارے زمین سے ستاروں ف کہ شامل ہیں آفتاب و چاند کو اور مراد جاتی رہنی ستاروں کی سی کہ بیراور بکدار ہونا اونکا جیسیکہ فرمایا اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت ترجمہ اوگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اوسکی لیس یعنی پہنچنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسیکہ فرمایا اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت اور میں سبب امن کا ہوں اپنی اصحاب کے لیس جسکہ جاؤنگا میں اس عالم سے آئیگی میرے اصحاب کے وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتی ہیں یعنی فتنے اور لڑائیاں اور اختلافات اور مرتد ہوجانا بعضی اعراب کا اور اصحاب میری امن ہیں امت کے لیس جسکہ جاتی رہینگی اصحاب میرے آویگی امت میرے کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتی ہیں بعد کی یہہ مسلم نے ف یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم ہونی اور واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ ہے اسمایطرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ میں تو بیان کرتی ہیں وہ چیز کہ اختلاف کرتی ہیں اوسمیں جب وفات پائی حضرت نے اور خود رائی ہوئی لوگوں اور مختلف ہوئیں خواہشیں نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتی تھی ہر امر میں آنحضرت کی ساتھ قول و فعل یا دلالت حال کی پس جملہ مفقود ہوئی صحابہ کہ ہوئی انوار اور قوی ہوئیں تاریکیاں اور اسی کے حال آسمان کا بھی وقت جاتی رہنی ستاروں کی چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ **وعن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثَ فَيَقُولُونَ اُنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَاٰى مَنْ رَاٰى اَحَدًا رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ جہاد کرینگے ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگے جہاد کرنیوالوں اپنی جماعت سے یعنی پسمیں کہ آیا ہی رسمان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتھ آنحضرت کی پس کہینگے ہاں یعنی جواب

دینگی کہ ہان ہی ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکہی ہی ساتہہ آنحضرت کی پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی اوسپر یعنی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگونپر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہاری وہ شخص
کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہین تم مین پس کہین گی ہان پس فتح کیجاوی گی واسطی اونکی پہر آویگا لوگون پر
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہاری وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اوسکی کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہین گے ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی **ف** ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور
فضیلت اونکی اصحاب کی اور تابعین کے اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آیندہ مین صراحۃ مذکور ہی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم
کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اوسمین لوگونمین سی لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہوا یا پاتی ہو اپنی
مین کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سی پس فتح کیجاوی گی بسبب اونکی یعنی اون صحابی کی برکت سی پہر بہیجا
جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہی انمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو **ف** ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین مین دیکہنا
اصحاب کا کافی ہی جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیی جیسیکہ پہلی روایت
مین گذرا مگر یہہ کہ یہان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہوا یا پاتی ہو انمین اوس شخص کو کہ دیکہا
اوسنی اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنی آنحضرت کی یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہی لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہوا یا دیکہتی ہو انمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو
کہ دیکہا ہو کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنی اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکی **ف** ح ع اور ایک نسخہ مین لہم ہی بدلی لہ کی یعنی واسطی اونکی
بہ برکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئی اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کے مین بہی بیچ حدیث خیر القرون کی چار درجے مذکور ہوئے
ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تہی چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتونمین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قلت بیوقوفی اور فساد کی
اونمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سی ہی بطریق مرفوع کی خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نی ابن
مسعود سے بطریق مرفوع کی خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجیٔ قوم لا خیر فیہم **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ
وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيُنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السِّمَانَةَ اور روایت ہی عمران
بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین امت میری کی قرن میرا ہی یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کی وہ لوگ ہین کہ متصل اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہین اونکی یعنی تبع تابعین **ف** ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار توسط کی ہی بیچ عمر اہل زمانہ کی لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سی پس گویا وہ ایسی مقدار
ہی کہ نزدیک ہوتی ہین اوسمین اوس زمانہ کی لوگ اپنی عمرونمین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسی برس کا اور بعضون
نی کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ مضبوط و معتبر اوسمین کچہہ کوئی عدد معین زمانہ سی نہین ہی پس قرن آنحضرت کا صحابہ مین اور تہی مدت اونکی وقت رسالت سی تا
آخر مرنی صحابہ کی ایکسو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سی قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہانسی لیکر قریب دو سو برس تک اور اوسوقت مین ظاہر ہوئی
بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سر اوٹہائی فلاسفہ نی اور کہولین زبانی معتزلہ نی اور امتحان کی گئی اہل علم ساتہہ کہنی خلق قرآن کے اور متغیر ہوئی احوال
اور پہیلی اختلافات اور ناقص ہونی لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تین قرنون کی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی بنگی صحابہ میں کہ نہیں طلب کیجاویگی ونسی گواہی معلوم ہوتا ہی کہ گواہی بنی پہلی طلب کریسی ہر ہی لیکن اشکال الہی ہین اسپر علماء کہ اور حدیث
مین آیا ہی کہ بہترین گواہو نگا وہ شخص ہے کہ گواہی بنی پہلی اسکی کہ طلب کیجاوی اوس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب
کی بُری وسجگہ ہی کہ معلوم ہوگواہ ہونا اوسکا اسلیکی وہان گواہی بنی پہلی طلب کے ضائع ہی اور مجہول ہی غرض اوا چہی وسجگہ ہی کہ معلوم نہیں گواہ ہونا اوسکا اسپر
شہرت ہی کہ مین گواہ ہون یا وقت طلب گواہی کے قاضی کی پاس اگر گواہی دی یا حدیث گواہی بنی کی پہلی طلب کے مسابقہ ہی بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول کرینگی بعد
از طلب کرنیکی جیسیکہ کہتی ہین جو اوہ شخص ہے کہ پہلی سوال کی دینی برای تحمل اسپر ہے کہ اہل شہادت نہ ہو یا تحمل ہی جھوٹی گواہی بنی بری ہوگونکی حقوق مین سے ہی واجبی
اللہ تعالی کی حقوق مین سے وہ ہی جیسے کہ مصلحت اوسکی چھپانی مین ہو اور بعضون نی کہا کہ مراد شہادت یہان سوگند ہی یعنی قسم جھوٹی کہاویگی پہلی اسکی کہ کوئی اوکو قسم
دی اور قسم پہلی طلب کرے ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی ت اور خیانت کرین گی اور امین ٹہرائی جاوینگی اور اعتماد نہ کیجاویگا اونپر ف اور مراد یہہ ہی کہ خیانت
اونکی ظاہر وفاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگی اور اگر کبھی واقع کچھ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین رکہتی ت اور نذر نہین گی اور وفا نہ کرینگی
ف اور پورا کرینگی اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی مقتضی اللہ تعالی نی فرمایا ہی يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ
مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین مٹاپا ف لفظ سمن سا تہذبرسین اور زبر سیم کی وہی کہ بسبب بہت کہانی اور پینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگی یہہ کہ جسم
اور طبعی ہو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد ذہبی سی وہبی حوال مین ہی یعنی نکر کرینگی اور دعوی کرینگی اوسچیزکا کہ نہین ہے ہونہین قسم بحال وشرف سی اور بعضون نی کہا کہ
مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہا تورپشتی نی کہ یہہ کنایہ غفلت سی اور قلت اہتمام سی ساتہ امور دین کے اسلیکی غالب وہون پر یہہ کہ نہین اہتمام کرتی اوسکا
کہ ریاضت مین قیام لیل وغیرہ کو بلکہ بڑی ہمت اونکی خطوط نفسانی اور سوہی اور شرح مسلم مین ہی کہا علماء نی کہ فرینی موصوفہ کہ قصد کرکر حاصل کرینگی اور جو کچھ موصوفہ کہ قصد کرکر حاصل کرینگی اور جو کچھ موصوفہ
نہین اسمین وسائل وغیرہ ہو اسی معنی پر واسطے کہ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ ت اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہاویگی اور نہ قسم لائی جاوین کی یعنے
قسم کہاوینگی بلا ضرورت وبغیر صاحب حق کی ہیہہ بجہاد اور مسلم کی ایک روایت مین ایسا ہے یوان آیا کی پہر چھپی نکلی اور گی ایک قوم کہ دوست کہی کی قوی
کو ف اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی دونمین سے اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی گواہی اوسکی پر مقصود بیان کی حرص اونکی
پر ادای وسکی کا ہی امور دین مین کہ بسبب حرص کے ایسی بی پروای امور دین کی ہوگی کہ کبھی وہ کریگا اور کبھی یہہ الفصل الثانی فصل دوسرے
عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكرموا أصحابي فإنهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يظهر الكذب حتى أن الرجل ليحلف ولا يستحلف ويشهد ولا يستشهد ألا من سره بحبوحة الجنة فليلزم الجماعة فإن
الشيطان مع الفذ وهو من الاثنين أبعد ولا يخلون رجل بامرأة فإن الشيطان ثالثهم ومن سرته حسنته وساءته
سيئته فهو مؤمن رواه النسائي وإسناده صحيح ورجاله رجال الصحيح إلا إبراهيم بن الحسن
الخثعمي فإنه لم يخرج عنه الشيخان وهو ثقة ثبت ۱۱ روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تعظیم
کرو میرے یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین یعنی وہ نیکترین اور برگزیدہ تمہارے مین ہی ہیں ف اور کیونکر نہون کہ صحابہ اونحضرت کی ملازم اور حاضرین درگاہ
رسالت کی اور تربیت یافتہ علوم اور عمل اونکی ہین اونسے جنہون نی کہ ملازمت صحبت نہین کی اونکی ہی احوال باکمال اونکی مین شیخین بطالت کہتے ہین کہ ایک
نظر کی جمال مصطفی کی بڑی ایسا کیمیا ثمل ہوتا ہا اور کشود کار ہوتا ہا کہ اورہ نکو چلون اور حلون تو نہین ہوتا ہا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کا اونکی ایسی ہی کسی کو وہان شرکت
نہین ت پہر وہ لوگ کہ قریب اونسے ہین یعنی تابعین ہون لوگ کہ قریب اونکی مین ف یعنی تبع تابعین ہتین کہ وہ بہتر ہیں اور سرداری کے اوپر غالب اونسے مانے ہین اور اونسے مانے ہین اونکی لوگون
صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تبی اونکو دستور احوال اونکی حکم کیگئی ساتہ عدالت کی ہین مگر زیادہ سبب حصوص ہونیکی اور بعد انکی امر بالعکس ہے جیسیکہ فرمایا

ترجمہ پہر ظاہر اور شایع ہوگا جہوٹ اور خیانت دین و دنیا مین **ف** ح اشارہ ہی طرف ظہور اور شیوع بدعتون اور خواہشون نفسانی کی کہ اگرچہ حدوث بعضی
ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور اخران قرون مین ہوا ولیکن ظہور اور شیوع انکا بعد اونکی ہوا **ترجمہ** یہانتک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کہاویگا اور
قسم نہین دیا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگی اوسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنی چاہی کہ بیچون بیچ بہشت مین رہی کہ
بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیے کہ لازم پکڑی جماعت کو **ف** ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسچیز کو کہ اوسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سی
اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی اسمین محبت اونکی اور اکرام اونکا **ترجمہ** اسواسطی کہ تحقیق شیطان ساتہہ تنہا کی ہی یعنی جو کہ خود رائی ہی اور متابعت جماعت
کی نہین کرتا اور شیطان دو شخصونسی دور ہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتہہ عورۃ اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخونکا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین پس
ضرور ہی کہ بہکاویگا اون دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے **ف** ح ع یعنی علامت مومن کامل کی یہہ ہے کہ
نیکی کرنی سی خوش ہو اگر بدی وجود مین آوی غمگین و ناخوش ہووی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ نشان زندگی دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکہتا
برابر ہی اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی
ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ صَحِيحٍ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ
وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی نہ لگی گی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو یا دیکہا ہی اوسکو کہ دیکہا
ہی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع یعنی اور مراد اسلام پر پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہ ہی کہ اسلام پر مرا اور یہہ سوائے
مخبر صادق کی اور خوشخبری دینی اونکی ساتہہ اوسکی معلوم نہین ہوتا اسی جہتہ سی مخصوص ہوئی وہ جماعت کہ اونکو مبشر کہتی ہین اور چونکہ یاد آئی آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم تہی
اوس جناب کی خدمت سی اور روایت اصحاب سی اونکی تسلی کی لیے فرمایا طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہہ
احمد نی اور بخاری نی اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نی اور حاکم نی ابی امامہ سی اور روایت کی یہہ احمد نی بہی انس سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي
أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ
أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ڈرو اللہ سی پہر ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد نکرو اونکو سوائی تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت
اونکی کا ساتہہ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بدکہاوی کی اور عیب گیریونکی پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس بسبب دوست
رکہنی میری کی اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنی اوسکی کی مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب تر ہی ساتہہ قول اونکی کی اور جو شخص کہ دشمن
رکہتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو **ف** ع حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیے کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہی اونکو
اسلیے کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکی قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین جیسا کہ اوپر گذرا مذہب
مالکیہ کا اور کہا ہی علمانی کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہی کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی کی پس نشان محبت حق
جل و علا کا محبت رسول اللہ کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اور اسیطرح سمجہہ لی اسکو **ت** اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی
مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا مین یا آخرت مین شاید کہ نکالی گئی ہے حدیث شرح قول اللہ تعالیٰ کی سی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَہَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی انس سی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کی مانند نمک کی ہی طعام مین نہین سنورتا کہا نا مگر ساتھ نمک کی کہا حسن بصری نی یعنی بعد سنی اسحدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ع یعنی حال ہمارا یہ حسرت کہا تی ہین اوپر گذرنی بعضی صحابہ کی باوجودیکہ اونکی زمانہ مین جو صحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی اکیاسی ۸۱ مین ہے کہتا ہو نہین کہ سنورتی ہین ہم اونکی کلام سی روایتونسے اور معرفت مقامات اور حالات اون کی سی اور اونکی اخلاق و صفات کی پیروی کرنی سی سیکی اعتبار ان چیزونکا ہی دانون نی کیا ہے بغوی نی شرح السنہ مین ف ع یعنی اپنی اسناد سی اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی مسند مین انس سی مرفوع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَّہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ کی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی ابو موسیٰ اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوگی کسی اصحاب میرین سی کہ مری کسی زمین مین مگر کہ اوہان یا جاویگا وہ قبر سی حالیکہ ہوگا اوس مین والونکا بہشت کیطرف راہبر و روشنی کا ہوگا اونکی لیی یعنی روشنی دی ہوگا اونکا روز قیامت کی نقل کی ہے ترمذی و ذکر حدیث ابن مسعود لا یبلغنی احد فی باب حفظ اللسان اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سرا اوسکا ہے لا یبلغنی احد پس چاہیے محافظت بانکی کہ اوسمین ذکر صحابہ کا ہی رمصابیح مین اسباب مین ذکر کی ہی مولف نی ذکر اوسکا وہان مناسب دیکہا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ — روایت ہی ابن عمر سی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم اون لوگونکو کہ برا کہتی ہین میرے صحابیون کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع حاصل اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی پہرتی ہی اونہین کیطرف اسکی وہ اہل شر و فتنہ مین اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین ضاد حمت کی اور اشارہ ہی اس کیطرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین ذات پر تو قریب باحتیاط ہو ترجمہ نقل کی ہے ترمذی نی ف ع اور ایسی خطیب نی اور روایت کی ابن عدی نی عائشہ سی مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُہُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع مین ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّہُمْ مُشْرِکُوْنَ ایک روایت مین ہی وَیَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَہْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّہُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہ روایت صواعق محرقہ مین ہی اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی رافض کی بعضی صحابہ کو اور برا کہنی خوارج کی بعض اہل بیت کو یہ ہے کہ جب منقطع ہوئی اونسی اعمال اونکی بسبب منکی تو چاہا اللہ تعالیٰ نی کہ ہمیشہ رہی اونکی لیی ابو سطی بڑی رجہ منی بنکے اور اونکی شمول کو عذاب شدید ہو **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُہَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا ہُمْ عَلَیْہِ مِنْ اِخْتِلَافِہِمْ فَہُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ہُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر کی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مینی اپنی پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی یعنی میری یعنی یہ جو اختلاف کرینگی بسمین فروع شرایع مین بعد میرے اسمین کیا حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالیٰ نی طرف

میری کہ ای محمد بلاشبہہ اصحاب تیری نزدیک میری بمنزلہ ستارونکی ہین اسمانمین ف ع یعنی بیچ ظاہر کرنی ہدایت اور باطل کرنی ضلالت کی مانند ستارونکی ہین کہ جیسی ستارون
سی راہ بر و بحر کی معلوم ہوجاتی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسی ہی انسی راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضے
اون ستارونمین سے قوی تر اور روشن تر ہین بعضی سی اور واسطی ہر ایک کی نور ہی یعنی اور اسیطرح واسطی ہر ایک کے اصحاب مین سے نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے
کہ لیا کچھہ اوس چیز سی کہ وہ اوس چیز پر ہین اختلافات اپنی سی بیچ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہین ف ع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف امامونکا رحمت ہے
امت کے لیی کہا طیبی نی کہ مراد اس سے اختلاف فروع مین ہے نہ اصول مین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہہ ہے کہ
مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سے خلافت و امارت مین کہتا ہون مین
کہ ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف خلافت کا بہی باب اختلاف فروع دین کیسی تہا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سی غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا ہی حظ نفسانی سی پس یہہ اختلاف
بادشاہونکا سا نتہا ترجمہ کہا عمر نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میرے مانند ستارونکی ہین یعنی پس پیروی کرو تم اون سبکی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر ہو پس ساتہہ
جس کسیکی اونمین سے پیروی کروگی راہ پاوگی نقل کی یہہ رزین نے ف ح ع جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول اپنی کی ولکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی نزدیک اوسکی ہی
باوجود تفاوت مراتب اوسکی کی اور اس معنی سی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم دین و شریعت کا اوسکی پاس ہے اور جاننا چاہیی کہ بیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا
ہی علما نی چنانچہ ابن حجر نی تقریر طویل لکہی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہہ حدیث ضعیف واہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم سی کہ یہہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی سے کہ اوسنی کہا کہ
حدیث مسلم سی بعض معنے اسکی سمجہی جاتی ہین اور مراد حدیث مسلم سے یہہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنة السماء الحدیث

باب مناقب ابی بکر

باب ہے مناقب ابی بکر رضی اللہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابو بکر وعند
البخاری ابا بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودتہ لا تبقین فی المسجد خوخة
الا خوخة ابی بکر وفی روایة لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا متفق علیہ روایت ہی ابو سعید خدری سے
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگونمین سی مجہپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سے بسبب میری اپنی صحبت مین یعنی دوام
ملازمت اپنی مین ساتہہ لگائی رکہنی نفس اپنی کے میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابو بکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا ہی اور
اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بحق مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی ف خ خلیل
خلت سی ہی ساتہہ پیش خ کی بمعنی صداقت و محبت متخلل کی یعنی درانیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنی اگر روا ہوتا مجکو کہ پکڑون
مین کوئی دوست خلق مین سے باین صفت کہ محبت اوسکی میرے دلکی اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میرے سر پر تو ابو بکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی
ہی ولیکن نہین ہی میری لیی محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ و تعالی دوست رکہنا میرا خلق کو اوپر ظاہر دل میری کی ہی اور آگاہ نہین میرے سر پر سوای حقتعالی کے اور یا خلیل
خلت سی ہی ساتہہ زبر خ کی بمعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتونمین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابو بکر کو پکڑتا مین
ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہے ملجا اور ملاذ میرا اور یہہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی
ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ نہ باقی چہوڑی جاوی مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابو بکر کی دیوار مین ہے
ف خوخہ ساتہہ زبر دو خ معجمہ کی اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چہوڑا جاوے دیوار مین تا روشنی گہر مین آوی یعنی روشندان اور بعضون نے کہا کہڑکی کو کہتی
ہین اور جو گہر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تہی اونمین کہڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تہی یا روزن تہی کہ اونمین سے مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت
مسجد مین آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کہڑکیان یا روزن بند کردی جاوین مگر کہڑکی یا روزن ابو بکر کا از راہ تکریم و تفضیل انکی کی کہلا رہی اور یہہ تہا

آخر خطبہ مین کہ آنحضرت نی پڑہا کہ اسمین کنایہ ہی ساتہہ خلافت صدیق کی اور روکنا گفتگو اور ونکا اسباب مین اور جب لوگون نی کلام کیا اسباب مین تو فرمایا
حضرت نی کہ مینی یہہ کام اپنی طرف سی نہین کیا ہی مگر بامر خدا عزوجل کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چہوڑین تاکہ دیکہہ
لیا کرین آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہ چہوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کی ہو **ت** اور ایک روایت مین یون ہے کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوای رب اپنی کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا کہ
آئی ہین اسبابمین حدیثین بطریق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی ازان جملہ حدیث سعد بن وقاص کی کہ حکم کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی
اور روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتہہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتہہ بند کرنی اصحاب کے دروازونکی اور کہلا رکہا دروازہ علی
کا فرمایا آنحضرت نی کہ مینی نہین بند کیی ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور
اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون مین سی لائق حجت کی ہی خصوصاً کہ قوت پائی ہی بعض نی اونمین
سی ساتہہ بعض کے اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب مخالف
ہونی اوسکی حدیثون صحیحہ کو کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نی اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی کی بیچ
حکم کرنی اوسکی ساتہہ وضعی ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اوسکی ساتہہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمین سے حد صحت کو پہنچی
ہین اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہے اور وجہ توفیق کی یہہ ہے کہ حکم ساتہہ بند کرنی اور
دروازونکی اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانی مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سے اور صحت کو
پہنچا ہی آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہہ بند کرنی کہڑکیونکی سوائی کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین
کہ باقی رہی تہی آنحضرت کی وفات مین دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہہ ہے کہ وارد ہوا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوای دروازہ
علی کی آئی حمزہ بن المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی امتثال امر مین کچہہ توقف اور اونکی آنکہین دکہتی تہین اور پائی جاتا تہا اونسی اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ
نی اپنی چچا کو اور در لائی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی ای چچا میری حکم کیا گیا مین ساتہہ اسکی اور مجکو اسمین کچہہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی سی اس قصہ مین جانا
گیا کہ یہہ مقدم تہا اسلیے کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی **وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت**
متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن
ابوبکر میرے بہائی ہین اور یار میری **ف** ح ع اور احمد کی روایت مین ہی اخی فی الدنیا وصاحبی فی الغار اور ابو یعلی کی مسند مین ہے ابن عباس سے ابوبکر صاحبی و
مونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نی کہ بیچ قول حضرت کی سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطعہ طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوائی ابی بکر کی
ت اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہاری صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہے مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہی
یحبہم ویحبونہ ؎ ہر کہ او در عشق صادق آمدہ است ٭ بر سرش معشوق عاشق آمدہ است ٭ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہنچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص رکہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر رکہتی ہین

خلت ابراہیم سی کذا قال الغزالی اور یہہ حدیث دلیل ظاہر ہی اسپر کہ ابو بکر ہین افضل صحابہ مین **وعن** عائشة قالت قال لی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی مرضه ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا یابی الله
والمؤمنون الا ابا بکر رواه مسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا ولا اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا واسطی میری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی مرض الموت مین کہ بلا واسطی میری ابو بکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبد الرحمن کو تاکہ حکم کرون مین نامہ کی لکہنی کا اسلیی کہ مین
ڈرتا ہون یہہ کہ آرزو کری کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطی خلافت کی حال آنکہ نہین ہوگا
مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابو بکر کو نقل کی یہہ مسلم نی اور
بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہہ خلافت کی اور نہین مستحق ہی اوسکا غیر میرا **ف** ع اور طیبی نی قاضی عیاض سی نقل کیا کہ یہہ
روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت کرنیکا
اونکی حق مین محض باطل ہی کچہہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانونکی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نی جہٹلایا جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہی کہ نہین وہ
قرآن مین فرمایا علی رض نی کہ نہین میرے پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی **وعن** جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلی
الله علیه وسلم امرأة فکلمته فی شیء فامرها ان ترجع الیه قالت یا رسول الله ارأیت ان جئت ولم اجدک
کانها ترید الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر متفق علیه اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی
کہا جبیر نی کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سی کسی چیز مین یعنی کچہہ حاجت چاہیی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت نی اوس عورت کو اور وقت آوی
طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہہ یا جواب دین اوسکی باتکا کہا اوس عورت نی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو کہ اگر آون اور نپاون آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا دور تہا
مدینہ سی کہا جبیر نی گویا کہ وہ عورت مراد رکہتی تہی ساتہہ نپانی آنحضرت کی اونکی موت کو **ف** ح ظاہرا یہہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی **ت** فرمایا
آنحضرت نی پس اگر نپاوی تو مجکو پس آ تو ابو بکر کی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع ظاہرا اس حدیث سی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکی کی اور جمہور علماء اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت ابی بکر
رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نی مشائرہ مین دعوی نص کا ابو بکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا پہنچی ایک
اعرابی نی آنحضرت کی ہاتہہ کچہہ اونٹ وعدی پر پس کہا حضرت علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آونمین آپکی پاس وقت وفات آپکی کی تو کون ادا کریگا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابو بکر پس پہر کر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نی کہ پہر جا اور پوچہہ اونسی کہ اگر آونمین ابو بکر کی پاس وقت انتقال
اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپسی پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نی کہ پوچہہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو
عثمان پس کہا علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آونمین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نی آنحضرت
سی کہ جب مرجاوین ابو بکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکی تو تو مرجانا روایت کی یہہ اسمعیل نی اپنی معجم مین **وعن** عمرو بن العاص ان النبی صلی
الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت ای الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال
قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسکت مخافة ان یجعلنی فی آخرهم متفق علیه
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک زمین کا ہی پس آیا مین آنحضرت
کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مینی آنحضرت سی کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی **ف** ح ع یعنی اون لوگونمین سی کہ موجود ہین آپ کی زمانہ مین یا مراد ہین

اونسی لشکر والی اور یہہ اس لیی ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کر کر بہیجا بعد اونکی پہنچنی کی اونکی کمک کی لیی ابو عبیدہ بن الجراح کو بہیجا ساتہہ دو سو بزرگون کی انصار و مہاجرین مین سی کہ ابو بکر و عمر بہی اونمین تہی لیکن امامت عمر رض کی کرتی رہی پس فتح ہوئی مسلمانونکی اور کافر بہاگی اوسوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہہ آیا کہ مین مقدم ہون مرتبہ مین انسی کہ میری ساتہہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہو گئی لیکن موید ہی احتمال اول کو مراد عام آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہہ جواب حضرت کا ت کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگونکی طرف میرے عورتون مین سی کہا مینی مردونمین سی یعنی سوال میرا اونسی ہی یا تقدیر یہہ ہی کہ مردونمین سی کون بہت محبوب ہی طرف تمہارے کہا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر کہا مینی پہر کون بہت محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اور سوالون میرے کی پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجکو بیچ آخر لوگون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگونکی کہ پوچہون مین اونکو اگر پوچہتا مین آپ سی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی رض کی غیر فاطمہ زہرا رض سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رض ہین کہ کون لوگونمین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا علی رض نی ابو بکر بہتر ہین کہا مینی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی نہ پوچہا مینی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرمائین گی پس عنوان سوال سی عدول کر کر یون کہا مینی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رض نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یہہ اونہون نی ازراہ تواضع کی فرمایا والا وقت اس سوال کی سب لوگونسی وہ بہتر تہی اسلیی کہ یہہ ذکر عثمان کی قتل ہونیکی بعد کا ہی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہین کرتی تہی ہم ساتہہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور ونپر پہر ساتہہ عمر کی برابر نہین کرتی تہی کسیکو پہر ساتہہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسرے پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح مراد آپسمین فضیلت دینا مثل اونکی کا ہی کہ ایک طرح کی صحابہ کو آپسمین فضیلت نہ دیتی تہی ایک کو دوسرے پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور ای پر اہل بیت پس وہ اخص ہین اونسی اور حکم اونکا مغائر ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب نہ ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور مسن ہین اصحاب مین سی کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رض آنحضرت کی زمانہ مین جوان و نوعمر تہی والا اونکی فضیلت کا بعد ان ذکر کیی گئون کی کوئی منکر نہین اور یہہ بہی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بی شبہ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علماء صحابہ کو فضیلت ہی اورون پر ت اور بیچ روایت ابی داؤد کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہ کہتی اسحالمین کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابو بکر کو پہر عمر کو اور کہا ای علی تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک اون تین مین سی میرے لیی ہو تو بہتر جانون مین دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ رض ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیی اونسی اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوائی دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی روایت کی کہ پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہہ حدیث بعد اوسکی کہا مت پوچہو حال علی رض کا اور قیاس نہ کرو کسیکو اونپر بند کئی دروازی سبکی سوائی دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُہُ اللّٰہُ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے نعمت دینیکی ہی کسیکو لیی مگر بدلہ دیا ہمنے اوسکو اور انعام کرکے بدلہ اوتارا ہمنی اوسکا یعنی جو نکاتون یا زیادہ سوائی ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت دینیکی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا یتعالی عوض اوس نعمت کے دن قیامت کے

ف ع یعنی لہ کا مال کہا بعضونے کہ مراد یہی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندیمین صرف کیا اور احتمال کہی مراد اس نعمت یدسی ارشاد کرنا بلال کا ہو جیسکہ اشارہ ہی کیطرف اس آیہ مین وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی الخ اور نہین نفع دیا مجکو کسیکی مال نی مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھ گھر مین کہتی تہی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گھر مین کچھ نہ چھوڑا اور ذوالجلال ساتھ زیرخ کی لقب ابوبکر رض کا کہی جب تمام مال راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائی تکمونکی ظلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکر سوا الا دوستجانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانے

اگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوائی خدا کی دوست حقیقی نہین کہتا نقل کی ہیہقی نی ف ع کتاب یاضل الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہین نفع دیا مجکو کسیکی مال نی کبہی وسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نی پس روئی ابوبکر اور کہا کہ نہین ہین اور مال میرا مگر ملک آپ کی اور موافقات مین ہی فرمایا آنحضرت نی نہین ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میری لیی مال ابی بکر سی اور نہی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسکہ حکم کرتی آپنی مالمین اور آیا ہی کہ خرچ کین ابوبکر نی آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابوبکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ اور عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابوبکر نی سات بردے کی عذاب دیجاتی تہی اللہ کی راہ مین نہین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تہی وعن عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی نسب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلائیونمین اور بہت پیاری ہمارے ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی ہیہقی نی وعن ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطے ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا ہی غار مین اور یار و مصاحب میرا ہی حوض نقل کی ہیہقی نی ف ح یعنی دنیا اور آخرت مین یار و ہمراہی میرا ہی اور غالبا کہ یار غار جو کہتی ہین اسکی جگہ سی کہتی ہین اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت بجہت کراول وہین جاکر چہپے اور یہی مراد ہی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا پس معنی یہہ ہین کہ تو ایسا یار منصوص میرا ہی کہ اصدق تیری یاری پر گواہی دی اسلیکی اجماع ہی مفسرونکا کہ مراد صاحبہ سی اس آیہ مین ابوبکر ہی ہین اسلیکی کہا ہی علمانی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہی واسطے اوس قوم کی کہ اونمین ابوبکر ہو یہہ کہ امامت کرے اوس قوم کی غیر ابوبکر کی نقل کی ہیہقی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ سی پس جب ثابت ہوا یہہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ اوجود ہونی فاضل کے چنانچہ اسلیی سیدنا علی رض نی فرمایا کہ پسند کیا پیغمبر خدا نی تکو امر دین ہمارے مین یعنی کیا نماز مین کون ہی کہ ہمی دنیا کی تکو امر دنیا ہمارے دین یعنی خلافت مین وعن عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ

سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى
أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمر رض سی کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچہہ مال صرف کرین
ہم اور موافق پڑا یہہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتہہ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقاً اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مینی کہ آج کی دن
سبقت لیجاونگا مین ابوبکر سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اونپر ایکدن یعنی دونون مین سی کہا عمر نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کس قدر
باقی رکہا تو نی اپنی اہل و عیال کی لیی پس کہا مینی کہ باقی چہوڑا مینی اپنی اہل و عیال کی لیی مانند اسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدہا لایا ہون اور آدہا باقی کہا اور لائی
ابوبکر جو کچہہ کہ تہا اونکی پاس ف ح اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضاً آدہا مال عمر کا زیادہ تہا اوس چیز سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچہہ رکہتی تہی لی ای فضیلت
اونکی عمر پر باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابوبکر کیا چہوڑا تو نی اپنی اہل و عیال کی لیی پس کہا ابوبکر
نی کہ باقی چہوڑا ہی مینی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو ف ح یعنی خدا اور رسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہہ معنی ہین کہ کچہہ مال مین سے باقی نہین چہوڑا ہی مینی
فضل خدا کا اور رزاقیت اوسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تہا آدہی مال عمر کی تو کچہہ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین
اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا ت کہا مینی کہ سبقت نہین لیجا سکتی کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف ح یعنی آج کہ باوجود
موجود ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاونگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونونکی لیی یا مینکما کیا مین
کلمتیکما یعنی فرق درمیان تمہارے بیچ فضل کی ایسا ہی جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ مذکور ہوا وعن عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر
ہوئی آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا کیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس روز نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکر عتیق نقل کی یہہ ترمذی
نی ف ح ع وجوہ تشبیہ عتیق کی اور بہی علمانی بیان کین ہین کہ عتیق بمعنی حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آگیا ہی
کہ عتیق بمعنی آزاد کی گئی کی آگ سی ہی اور ایسی ہی اور روایت مین آیا ہی قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہی
اور حاضر ہوئی یہہ آنحضرت کی ساتہہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردونمین اول یہی اسلام لائی ہین اور تہی
یہہ سفید رنگ دبلی خفیف رخسارونکی خوبصورت دہسی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور انکی مان باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہہ بات کسی صحابی کی
لیی حاصل نہین ہوئی اور پیدایش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ
تیران ہجری مین درمیان مغرب و عشا کی اور عمر انکی تریسٹہہ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسماء بنت عمیس پس غسل دیا اونکو اسمانی
اور نماز پڑہی اونپر عمر بن الخطاب نی اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے اور نہین روایت کی گئی
اونسی حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرت کے وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ
تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخصونکا ہون کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی
قبرونسی جو لوگ اوٹہین گی اونمین سی اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتہہ مدفون ہین پہر آونگا مین بقیع کی

مدفونونکی پاس پس اوٹہائی اور جمع کئی جاوینگی ساتہہ میری پہر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاونگا مین درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی درمیان اہل مکہ کی اور مدینہ کی محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا بقیع مین یہانتک کہ جمع ہونگی پہر متوجہ ہونگی طرف محشر کی کہ وہ زمین شام کی ہی پس جمع ہونگی وہان ساتہہ تمام خلائق کی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتہہ میرا **ف** ح اور یہہ شب معراج مین تہا یا اور وقت کہ بہشت مین جاتی تہی **ت** پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہون مین کاشکی ہوتا مین ساتہہ آپکی تا دیکہتا مین طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو ای ابوبکر کہ تو اول اون شخصونکا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ع یعنی پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سبکی پہلی یہہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکہنی کی کیا آرزو کرتا ہی تو تیری لیی ایسی چیز ہی کہ اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ درانا تیرا ہی ساتہہ میری بہشت مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین امت مین والا کاہی کو سبقت کرتی اونسی بیچ دخول جنت کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَیَّامِهٖ وَلَیْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَیَالِیْهِ اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِیَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ فَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْحِجْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَةَ اَنْ یَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ وَاَمَّا یَوْمُهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ رَوَاهُ رَزِیْنٌ

روایت ہی عمر رض سی کہ ذکر کئی گئی اونکی نزدیک ابوبکر پس روئی عمر اور کہا دوست رکہتا ہون مین کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایکدن کے دنون عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتون اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی ای پر رات ابوبکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اوسمین ابوبکر نی ساتہہ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہنچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوسمین کہا ابوبکر نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہون مین پہلی آپکے اسلیی کہ اگر ہو اوسمین کچہہ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سی مانند سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابوبکر نی تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخون کو تہ بند کی چیتہڑونسی اور باقی رہی اون سوراخونمین سی دو سوراخ پس دیدیی اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی مونہہ مین یعنی جبکہ تہ بند مین سے کچہہ اون سوراخونکی اندر بہرنی کو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا دیی تا کہین راہ موذی جانور کی نرہی پہر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئی پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود مین ابوبکر کی اور آرام کیا **ف** ع پس سونا عالم کا عبادت ہی جیسی کہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتہہ دو اعتبارون مختلف کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پانو اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا اونکی پاؤن مین اور نہ ہلی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابوبکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک پر یعنی

پس بیدار ہوئی اور دیکہا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تمپر مان باپ میری پس ڈالا آپ دہن مبارک
آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد و ایذا پہر رجوع کیا اثر زہر نی ابو بکر پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکر کا **ف** ح ع آخر عمر مین کہ سانپ
کی زہر کی اثر سی مری پس حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اس حالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی راہ مین اور یہہ ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا
اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا **ت** اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو رکہتا ہون کہ عمل تمام عمر میری کی مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا
نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینی کی ہم زکوۃ **ف** ح ع یہہ کہنا بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین
گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہماری نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی **ت** پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی پانو
باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی پر یا بسبب نہ دینی اوسکی کی **ف** ع مراد عقال عین کی زیر سی رسی ہے کہ باندہا جاتا ہی اوس سی اونٹ جو لیا جاتا ہے
زکوۃ مین اسلیی کہ اونٹ کی مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہی قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضون نی کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون معنی
آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس مین بمعنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہہ ہی مراد ساتہہ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت
مین عناقا بہی آیا ہی بمعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس روز کا نہو **ت** پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور الفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی پس کہا
مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکی کی **ف** ع حضرت ابو بکر رض نی نہایت غصہ
کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بہی ساتہہ عمر کی شریک تہی اس رای مین لیکن کچہہ
خیال نکیا اونہون نی اسکا **ت** تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کی پس ضرور ہی ہماری لیی خوب اجتہاد کرنا اور
تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووی دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رض

باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی **ف** ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور بس ہی اونکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نی دین کی بسبب اونکی ساتہہ
قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سے اعلی اور افضل یہہ ہے کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہہ صواب کے اور ڈالا جاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی تہی
رای اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور رای اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق کی ہی جیسی کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ
عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایکبات پس نازل ہوتا ساتہہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سی
لایا ہی کہ قرآن ایک رای عمر کی رائی مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن
ساتہہ مانند اوسکی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کیی ہین علمانی اور مینی یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح
مین اونکو ذکر کیا ہی وہان دیکہنا چاہیی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک احد فی امتی فانہ عمر متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتونمین سے **ف** ح لفظ محدث ساتہہ
زبر دال مشدد کی بمعنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی
ہی اوسکی دلمین ایکبات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس و فراست ایمانی کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا ہی اپنی بندون مین سے
اور بعضون نی کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کری ساتہہ ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی اور بعضون نی کہا کہ کلام کرتی ہین ساتہہ اوسکی
ملائکہ اور ایک روایت مین متکلمون ساتہہ تشدید لام کی بجای محدثونکی آیا ہی **ت** پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نی ف ح مقصود شک و تردد بیچ وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتونکی ہی اور جبکہ اگلی امتونمین موجود ہون تو اس امت
مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسیکہ کہتی ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانی کا ہی ساتھ کمال دوستی کے

وعن سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش
یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یضحک فقال اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ہؤلاء اللتی کن عندی
فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسہن اتہبننی ولا تہبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن
نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطن
سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اضحکک

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا پروانگی مانگی عمر رض نی واسطی درآنیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کی پاس تہی کتنی ایک عورتین قریش مین سی کہ کلام کرتی
تہین آنحضرت سی مراد عورتونسی ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سی اور بہت طلب کرتی تہین نسبت اوسکی کہ آنحضرت اونکو پہنچاتی تہی درحالیکہ بلند تہین آوازین اون
عورتونکی ف ع احتمال ہی کہ یہہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلی نہی کی بلند کرنی آواز کی سی اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہی کہ بلندی آواز اون کی کی ہوئی ہو بسبب اجتماع
اونکی کی آواز مین نہ یہہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تہا آنحضرت کی آواز سی کہتا ہون کہ نہین ہی کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کی آواز سی بلند تہین تاکہ
وارد ہو اشکال ساتھہ قول اللہ تعالی کی یایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہہ ہی کہ اونہون نی اوس حالت مین برخلاف
عادت پست آوازی اپنی کی بلند کین تہین آوازین اپنی کلام کرنی مین ساتھہ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی کی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نی اور چاہا
درآنا اوٹہین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ چہپین پس داخل ہوئی عمر اسحالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنی اور بہاگنی
عورتونکی پس کہا عمر نی کہ ہمیشہ ہنساوی اللہ دانت آپکی ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی کہ باعث ہی آپکے دانتونکی کہل نیکا ولیکن بالضرور کچہہ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہی
کوئی امر عجیب پس مطلع کیجی مجکو اوسپر ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا مینی ان عورتون سی کہ تہین میری پاس اور غوغا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری
جلدی سی ہوگئین پردہ مین یعنی تیری ڈر سی کہا عمر نی یعنی خطاب کر کر اون عورتونکو کہ ای دشمنون اپنی جانونکی آیا ہیبت رکہتی ہو اور ڈرتی ہو مجہسی اور ہیبت نہین
رکہتی تم پیغمبر خدا صلعم سی کہا عورتون نی کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجہسی کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی ف یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور
ملا علی رح نی عکس اسکی لکہا ہی یعنی تو بڑا بدکلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کی کہ وہ خوش خلق ہین جیسی کہ خبر دی اللہ سبحانہ نی وانک لعلی خلق عظیم
اور فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے
قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی ہرگز نہین ملتا تجہسی شیطان اس حالت مین کہ تو چلنی والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر
راہ تیری کی ف ح اور تیری ساتہہ ایک جائی جمع نہین ہوتا اور تیری سامنی نہین ٹہیر سکتا جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سے
لفظ فج ساتہہ زبر کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ گویا مراد یہہ ہے کہ باآنکہ راہ کشادہ ہوتی ہی اور ہوسکتا ہی کہ اوسکی ایک جانب سے گذر جاوی لیکن باوجود اسکی خوف و ہیبت تیری
نہین چہوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوی یا مراد فج سی یہان راہ مطلق ہی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی اپنی جامع بین الصحیحین مین
زیادہ کیا برقانی نی بعد قول اونکی کی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا تجکو ف ح برقانی ساتہہ زبر ب اور زیر اوسکی کی اور بعضون نی ساتہہ پیش
کی بہی کہا ہی نام ایک محدث کا ہی منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہی خوارزم مین وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان بلا مین ساتہہ رمیصا کی **ف** ح رمیصا ساتہہ پیش را اور زبر میم اور جزم ی کی اور صاد مہملہ ممدودہ کی بیوی تہین ابو طلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کی نکاح مین تہین پہر ابو طلحہ کی نکاح مین آئین اور اونکو غمیصا ساتہہ غین معجمہ کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اوسکو غمص کہتی ہین **ت** اور سنی مینی آواز پانو کی پس کہا مینی کہ کون ہی یہہ آہٹ والا پس کہا کہنی والی نی یعنی جبرئیل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کی داروغہ نی کہ یہہ بلال ہی اور دیکہا مینی ایک محل کہ اوسکی جانب مین ہی ایک عورت نوجوان یعنی مملوکہ یا حور پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہی یہہ محل اور جو کچہہ کہ اسمین ہی اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نی جنتیون مین سی یا محل کی رہنی والون مین سی کہ یہہ عمر بن الخطاب کی لیی ہی پس چاہا مینی کہ داخل ہون مین اوس محل مین پس دیکہون مین طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسی کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی غیرت تمہاری یعنی شدت غیرت پس کہا عمر نی قربان ہون تمپر باپ مان میری یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونی پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور بعضون نی کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر رض نی کہا وَهَلْ رَفَعَنِيَ اللّٰهُ اِلَّا بِكَ وَهَلْ هَدَانِيَ اللّٰهُ اِلَّا بِكَ **وعن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہتا ہون مین لوگونکو کہ روبرو لائی جاتی ہین اور کہائی جاتی ہین مجکو اور اونپر کرتی ہین بعضی اونمین سے ایسی ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ کمتر ہین اونسی **ف** ح یعنی کوتاہ تر اونسی کہ سینہ سی اونچی تہی اسیطرح تفسیر کیا ہی اسکو انتہی اور ملا علی رح نی کہا یعنی کوتاہ تر اونسی یا دراز تر اونسی **ت** اور روبرو لائی گئی مجپر عمر بن الخطاب اس حال مین کہ اونپر تہا کرتہ بڑا کہینچتی تہی اوسکو یعنی زمین مین بسبب درازگی اوسکی کی کہا بعضی صحابہ نی پس کیا تعبیر کی آپ نی عمر کی اس کرتہ کہینچنی کی فرمایا آنحضرت نی کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتہہ دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور معنی یہہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی رہین گی اونکی حالت حیات مین یا اسلیی دین کو تشبیہ دی کرتی کی ساتہہ کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑی کی اور شمول اوسکی کی اوسکو

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي اَظْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوسوقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجکو لاکر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق مینی البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میری ناخنون مین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو **ف** ع یعنی بہت سا خالص جہوٹا بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیی کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رض کو بہی پہنچا اسلیی کہ اونکی لیی نہین تہا صاف **ت** کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا تعبیر دی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینی اوسکی علم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع لکہا ہی علما نی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذاء روح کی ہی اور سبب اصلاح اوسکیکا اور بعضون نی کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتونکی پانی اور دودہ اور شراب و شہد کی کہ مشتمل ہی اونکو
وہ آیۃ کہ جسمین ذکر کی گئین ہین نہرین جنت کی پس جسنی پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنی پیا دودہ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنی پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنی پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کی اور کہا بعض عارفین نی کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفون سی اور مطابق ہی اسکی تخصیص دودہ کی
ساتہہ عمر رض کی اس حدیث مین اور منقول ہے ابن مسعود سی کہ اونہون نی کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلونکا ترازو کی ایک پلڑی مین اور رکہا جاوی علم عمر کا ایک پلڑی مین تو
البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکہتی تہی کہ عمر علم کی دس حصونمین سی نو حصی لی گئی ہین وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رایتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع منہا ذنوبا
او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ضعفہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا
من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن وفی روایۃ ابن عمر قال ثم اخذہا ابن الخطاب من ید ابی بکر
فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینی اپنی تئین اوپر کنوین بی من کی کہ اوسپر ایک ڈول ہی ف ح قلیب قاف
کی زبر اور لام کی زیر سی وہ کنوان کہ جسکا من بنا نہو اور اوسکی مقابلہ مین طوی ہی کہ جسکا من پتہر اور اینٹ کا بنا ہو اور کہا علمانی کہ قلیب دیکہا نہ طوی تا معلوم ہو
کہ ہمت اہل دین کی موقوف اوپر معانی مطلوبہ کی ہی نہ اوپر قالبون بنی ہوئی کی ت پس کہینچا مینی پانی اوس کنوین مین سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا ڈول ابن
ابی قحافہ نی یعنی ابو بکر صدیق نی پس کہینچا ابو بکر نی اوس کنوین مین سی ایک ڈول یا دو ڈول ف ح ع یہہ شک راوی ہی اور صحیح روایت ذنوبین کی
ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکی کی کہ کچہہ اوپر دو برس ہین اور ذنوب ساتہہ زبر ذال معجمہ کی ڈول پانیکا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ لفظ او بمعنی بل کی
ہی پس نہین احتیاج طرف تخطیہ راویکی اور طرف شک و تردد اوسکی کی ت اور بیچ کہینچنی ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہی ف ح اسمین نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر
کی نہین ہی اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اونپر بلکہ خبر دینی ہی کمی مدت ولایت اونکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی سی عمر کی ولایت مین اور بعضون نی تفسیر کیا ہی
ضعف کو ساتہہ نرمی اور مہربانی کی نہ سستی اور ناتوانی کی ت اور اللہ بخشی ابو بکر کی لیی سستی اونکی کو ف ح اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا
طرف ابی بکر کی نہین ہی بلکہ یہہ کلمہ یون ہی زبان زد عرف و عادت لوگونکی ہی کہتی ہین فلانی نی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو ت پہر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو
عمر ابن خطاب نی پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو لوگونمین سی کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کیی لوگون نی اونٹ اپنی اور بیٹہائی اونٹ اور
مقرر کیی اونٹونکی لیی عطن ف ع عطن کہتی ہین اونٹونکی بیٹہنی کی جگہہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف دین کے
کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اونکی سبب سے زندہ ہوتی ہین نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش اور کہینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہہ امر دین پہنچا رسول
خدا سی طرف ابو بکر کی اور اونسی طرف عمر کی اور کہینچنا ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکی کی کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ مین برس
یا دو برس رہیگا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور ہوئی مدت خلافت اونکی کی دس برس اور تین مہینی اور ضعف اونکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی ایام خلافت مین
اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول
حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ جانا جاوی کہ یہہ معاف اور مغفور ہی اونسی غیر خارج ہی اونکی منصب مین اور
ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی مین تعظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی مین قوت سی اشارہ
ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور پہیلانی اوسکی کی مشارق و مغارب مین ایسی کوشش کہ نہین اتفاق ہوئی کسیکو پہلی اونکی اور نہ بعد

اونکی اور کہا نووی نی بیچ قول حضرت کی پس کہینچا مینی اوس سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت اونکی
بعد حضرت کی اور راحت پانی آنحضرت کی بسبب وفات کی رنج دنیا سی اور مشقتون اوسکی سی اور بیچ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نی ابی بکر کی ہاتہہ
سی تا قول اونکی کی سیراب کیی اونٹ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابوبکر نی قلع و قمع مرتدونکا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام و کامل
ہوئی ثمرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین انتہی اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی ت اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتہہ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتہہ مین چرس پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا یہانتک
کہ سیراب کیا لوگونکو اور مقرر کیی لوگون نی اونٹون کے لیی عطن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود عن ابی ذر
قال ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ — روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کی ابی ذر سی یون آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نی بلاشبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کے کہتا ہی ساتہہ حق کی یا تقدیر یہہ ہی کہ کہتا ہی حق بسبب اس رکہنی کی **وعن** علی قال ما کنا
نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت
یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی **ف** ع یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتی ہین
اوس سے دل اور یہہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نی کہ نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی کہ ہوتا ہے
درمیان دونون آنکہون اونکی کی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہے اونکو ت نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اللہم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاسلم ثم صلی فی المسجد ظاہرا رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ کہا یعنی دعا کی خداوند عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی
تا بسبب انکی اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت
نی مسجد مین آشکارا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکی کی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی تہی دار ارقم
مین روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابوجہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیی میری ذمہ سو اونٹنیان ہین اور
ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابوجہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اون سی ایک شخص
اور کہا کہانکا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر رض نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا نڈر ہی تو بنی ہاشم سے
کہا عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نے کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیرے
اپنی دین سی نکل گئی ساتہہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کیطرف اور وہ پڑہ رہین تہین سورہ طہ پس عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ
اور بہن کے پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر رض نی غمگین یہانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی
اونکی پڑہنی لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا دی مجکو کتاب تا کہ دیکہون مین اوسکو پس جبکہ پڑہا اوسکو اس آیۃ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا بار خدا
یہہ لائق ہی اسکی کہ نہ عبادت کیا جاوے سوائی اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نی جاگ کر پکارتی تہی ہر ساعت و اشوقاہ

الی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا ای عمر تحقیق رسول خدا نی رات گذاری جاگ کر مناجات کرتی تہی اللہ عزوجل سی یہہ کہ
غالب کری اسلام کو بسبب تیری یا بسبب ابی جہل کی اور مین امید رکہتا ہون یہہ کہ اونکی دعا نی سبقت کی ہو تیری حق مین پس نکلی عمر گلی مین ڈالکر تلوار اپنی
پس جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لاو الا البتہ اوتاریگا اللہ تجہپر
جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر کی اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا عمر نی
کہ لات وعزی کو پوجتی تہی ہم پہاڑون پر اور نالونکی اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی
دنکی اور کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہی اسلام لائی سنہ چہہ مین نبوۃ سی اور بعضون نی کہا کہ سنہ پانچ مین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کی اور فاروق
انکا لقب اسلیی ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سی پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی طرف
کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق پر
وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم بدینگی ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی کہ حکم کیا میری لیی آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ یہین ٹہری ہو تم
دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کی پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس ماری ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لیی کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہین درمیان
حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ
مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی ای بہترین لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس کہا ابو بکر نی آگاہ ہو ای عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجکو بہترین لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر
کسی شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام مین
سب سے بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند انکی کی کہینگے واسطی تطبیق دینی کی درمیان
حدیثون کی **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچہی میری
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارۃ کو محال مین بہی استعمال کرتی ہین مبالغۃ اور گویا یہہ اس سبب سے ہی کہ عمر کو الہام ہوتا ہی اور القا
کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اونکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سی واللہ اعلم **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا
اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ اَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ
تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ
اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَخَافُ مِنْكَ

يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون اپنی کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپ کی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیریگا آپ کو اللہ تعالی سفر سی فتح یاب تو بجاؤنگی مین آپ کی آگی دف **ف** ع دف ساتہہ پیش دال اور تشدید دف کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانج ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتہہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین **ت** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپ کی کی پس فرمایا اوسکو آنحضرت نی کہ اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اوس جگہہ کہ وارد ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس یہہ جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ یمن نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین برائیونکی ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نی اس سی جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نی اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسی کہ درمختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہی بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دلکی خوشی کی لیی ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین **ت** پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابوبکر مسجد مین اس حال مین وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی رض اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان رض اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر رض پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی چوتڑون پر یعنی تاکہ چہپاوی عمر سی از راہ ہیبت کی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف** ع مراد شیطان سی وہ کالی عورت تہی اسلیی کہ وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی کہ جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا ہی کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا بسبب اوسکی اظہار خوشی کا **ت** تحقیق مین بیٹہا تہا اس حال مین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **ف** ع اشکال اس حدیث مین یہہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی ہی وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی اور عثمان رض کی اور نام رکہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہرنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کیطرف سی موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسیطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صفت لہو سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سی طرف استحباب کی ولیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی اور کمتر اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کی بی ضرورت اور صریح منع کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی ذکر کیا ہی تورپشتی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہوا انتہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا آنی عمر کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی ہی اوس تقدیر سی کہ اوپر گذری پہر سوجہی مجکو ایک وجہ اور وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ عمر رض نہین دوست رکہتی تہی اوس چیز کو کہ صورت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین مذکور ہین

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی آنحضرت بیٹہی ہوئی پس سنی ہمنی ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور و غوغا اور سنی ہمنی آواز لڑکونکی پس کہڑی ہوئی آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشہ اچہلتی کودتی تہی اور لڑکی گرد اوسکی تہی یعنی تماشا دیکہتی تہی اوسکا پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای عائشہ آ اور دیکہہ تماشا پس آئی مین اور کہی مینی کلی اپنی آنحضرت کی کندہی پس شروع کیا مینی دیکہنا طرف حبشیہ کی درمیان کندہی اور سر آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی مجکو یعنی بعد ایک ساعت کی یا کہتی جاتی تہی مجکو کہ کیا سیر نہین ہوئی تو اس تماشا دیکہنی سی مکرر فرمایا یہہ پس شروع کیا مینی کہ کہتی تہی مین نہین سیر ہوئی مین تاکہ دیکہون مین منزلت اپنی یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غایت محبت اپنی نزدیک حضرت کے ف ع یعنی یہہ کہنا میرا کہ نہین سیر ہوئی بسبب حرص دیکہنی اوسکی کی نتہا بلکہ مقصود مجکو اس کہنی سی یہہ تہا کہ دیکہون حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہی اور کتنا چاہتی ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئی عمر پس متفرق ہوئی لوگ دیکہنی والی گرد اوس عورت کی سی یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنی عمر کی سی اونپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون طرف شیاطین جن و انس کی کہ تحقیق بہاگتی ہین عمر سی کہا عائشہ نی پس پہری مین اور چہوڑ دیا مینی دیکہنا اونکا ف ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہونی اوسکی کی ہی بیچ صورت لہو و لعب کے والا کیونکر دیکہتی اوسکو آنحضرت اور دکہاتی عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بہی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور غلبہ صفت جمال کی اونپر جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر غالب ہونی صفت جلال کی عمرؓ پر ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف جاننا چاہیی کہ حدیث لعب اور رقص حبشیونکی صحیحین مین اور طریق سی بہی آئی ہی کہ حبشی مسجد مین نیزہ بازی کرتی تہی اور آنحضرت عائشہؓ کو دکہا رہی تہی پس عمر آئی اور منع کیا اور پتہر مارنی شروع کیی پس آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ دی ای عمر کہ آج دن عید کا ہی یعنی عید کی روز کچہہ جنس لہو و لعب سے مباح ہی اور اس حدیث مین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکونکا ہی احتیاج اسکی نہین کہ کہا جاوی کہ عائشہ کیون دیکہتی تہین اجنبیونکو اور جواب دیا جاوی کہ وہ چہوٹی تہین اوس زمانہ مین اور شاید کہ یہہ واقعہ اور ہی کہ ترمذی نی روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نی روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بدر متفق عليه

روایت ہی انس اور ابن عمرؓ سی کہ عمرؓ نی کہا کہ موافقت کی مینی پروردگار اپنی کی تین چیزونمین ف ع کہا حافظ عسقلانی نی کہ یہان خاص تین چیزونکی ذکر کرنی سی نفی زیادتی کی نہین لازم آتی اسلیی کہ کتنی ہی چیزونمین اونکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور اونمین سے قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پڑہنی کا منافقونپر ہی اور اکثر جو واقف ہوئی ہین ہم اونمین سی پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نی کہ تو تو اونمین سی لفظی ہین اور چار معنوی ہین اور دو توریۃ مین ہین ترجمہ ایک تو یہہ ہی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اگر پکڑتی ہم مقام ابراہیم کو جائی نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ وہ ہو کہ اوسکی گرد مین افضل ہو پس اوتری یہہ آیۃ اور اور ٹہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ ف ع مراد مقام ابراہیم سی وہ پتہر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیمؑ کی قدم کی کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کی اوسپر کہڑی ہوکر

بنائی تھی اور سمین نشان اونکی قدم کی پڑگئی تھی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی عمر رض کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نی کہ کیا نہ ٹھہراوین ہم اوسکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین حکم کیا گیا ہو نمین اسکا پس نزدیک ہوا آفتاب بیانتک کہ اوتر ہی آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وانمین ہو کر دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین اور امر اس آیہ مین استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا وجوب کے لیی ہی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنین تو واجب ہین اور خاص مقام ابراہیم مین پڑہنین مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب و نور کعتونکی دو قول ہین ترجمہ اور دوسرے چیز یہہ ہی کہ کہا ہمنی یا رسول اللہ داخل ہوتی ہین پاکی ہو تیون نیک اور بد یعنی یہہ مناسب آپکے شان و عظمت کی نہین ہی کہتا ہو نمین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیویونکو کہ پردہ مین ہون یا لوگونکی سامنے آوین تو بہتر ہوتا پس اتری آیہ پردہ کی ف ع یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ آیہ حجاب کی آنحضرت کی بیویون پر واجب تہا سوای اوس ستر عورت کی ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہی اوس تفصیل سی کہ فقہ مین مذکور ہی یعنی اونکی لیی یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنے آوین اگرچہ کپڑون پوشیدہ اور ستر ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کی لیی تہا اور اونکو درست ہی کہ خوبطرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہی و تیسری یہہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی ف ع مراد قصہ غیرۃ سی ہی قصہ آنحضرت کی شہد منی کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاحمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان مین ہی شہد آیا تہا حضرت حواونکی نوبت کی ان تشریف لائی تو انہون حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ رہے اونکی ہان بسبب اوسی دنون کی پس اوسی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی پاس ہم مین سے اوین تو کہی کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبودار پس آنحضرت نی شہد کو اپنی پر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بدبودار ہی اور اون بیویون سے یہہ کہا کہ آنحضرت زینب کے ہان شہد پیتی تہی پہر نہین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم اور حدیث مین مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو امید ہی کہ پروردگار اونکا بدلہ دیگا اونکو بیویان بہتر تمسی پس اتری یہہ آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کی لفظ وحنونہ اور بیچ ایک روایت ابن عمر کی یون آیا ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو کہا مین نی کہ کاش نماز اوسکی پیچہے کرین مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسرے حکم کرنمین ساتہہ پردہ کرنیکی آنحضرت کی بیویونکو تیسرے بیچ قیدیون بدر کے قتل کی یہہ بخاری و مسلم کی ف ع حکم کیا یعنی غزوہ بدر کی قیدیونکو قتل کرنیکا اور آنحضرت نی مشورہ ابی بکر کی فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیہ نازل ہوئی موافق اسی میرے کی وعن ابن مسعود قال فضل الناس عمر بن الخطاب بار بع یذکر الاساری یوم بدر امر بقتلہم فانزل اللہ تعالی لولا کتب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم ویذکرہ الحجاب امر نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتجبن فقالت لہ زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا فانزل اللہ تعالی واذا سالتموہن متاعا فسئلوہن من وراء حجاب ویذکر عوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ایدالاسلام بعمر ویراہ فی ابی بکر کان اول ناس بایعہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فضیلت دی گئی دسیون پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کی ایک تو بسبب کرنی اونکیی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نی اونکی قتل کرنیکا پس اتری آیہ تعالی فی یہہ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سی سبقت کیا یعنی پہلی سی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یہہ کہ اہل بدر مخصوص مین اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو یہہ بسبب بیچ کرنیکی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ کی عذاب ف ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو اونہون نی لیا بدر کے کفار سی تو خطا اجتہادی ہوئی اونکو کہ لیا تہا اونہون نی فدیہ یہہ سمجہکر کہ لینا مال کا اولی ہی ہے تا کہ تقویت پاوین مومنون اوسکی اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کی بعد اوسکی اور یہہ رائی تہی ابو بکر کی اور بعضون کی کہ تابع ہوئی تہی اونکی صاحبان صفت جمال کی اور بعضی کہتی تہی کہ قتل ہی کرنا چاہیئے تہا اونکو اسلیئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال کی اور ہر گاہ کہ تہی آنحضرت

مایل اپنی کمال سی طرف صفت جمال کی اختیار کیا قول صدیق کا فی حال اور تفضیل اسکی یا خلاصہ صحیحین میں حضرت عمرؓ سی یون لکھی ہی کہ جبکہ ہمدون نے کہا فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا رای ہی ان قیدیونکی حق مین پس کہا ابوبکرنی یارسول اللہ چچا کی بیٹی اور کنبی کی بیٹی اور بہائیونکی بیٹی ہین سوائی اسکی نہین لیسونگی ہم اونسی فدیہ پس ہوگی ہمارسی لیی قوہ شکر کونیزاور شاید ہی کہ ہدایت کریی اونکو اسطرف اسلام کی اور ہوین ہمارسی مددگار فرمایا حضرتؐ نی پس کیا ہی تیرے رای ابن الخطاب کہا نہین یارسول اللہ نہین میں دیکھتا مین وہ چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکرنی ولیکن یہہ پیشوا کفر کی اور سردار اوسکی ہین پس مارین ہم اونکو اور مارین گردن اونکی کہا عمرنی پس میلا آنحضرتؐ نی اوسچیز کا کہ کہی ابوبکرنی اور زقصد کیا اوسچیز کا کہ کہی مینی اور لیا اونسی فدیہ پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین صبح کو آنحضرتؐ کی پاس پس ناگہان آنحضرتؐ اور ابوبکر مٹہی ہوی روتی تہی کہا مینی بتا یی اللہ کسن چیزسی روتی ہوتم اور یار تمہارسی پس اگر روناوسی وونگی روناوسی وونگی لاتکلف رونیکی صورت بناوونگی بسبب روانی تمہارکی پس فرمایا حضرتؐ نی کہ تحقیق سامنی لایا گیا میرسی علی الترتیب اوسی درخت سی کہ ایک درخت اوسوہت قریب ترتہا پس اوتاری اللہ تعالی یہہ آیۃ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ترجمہ اور اور فضیلت دی گئی عمرسبب کے کرنی اونکیلی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیویونکو یہہ کہ پردہ کرین پس کہا عمرنی مینے حجتیں کی اپنی ازواج مطہرات سی ہین کہ تحقیق تو یا حکم کرتا ہی ہمیرای مینی خطاب کی اور حال انکہ وحی اوترتی ہی علی ہی کہ ہمین پیغمبر خدا سی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ وحجاب مانگو تم آنحضرتؐ کی ہیویونسی کچھہ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسی پردہ کی پیچھی سی اور اور فضیلت دی گئی عمرسبب قبول بیعت عام آنحضرتؐ کی اونکی حق مین لیی دعا کی خداوندا قوی کردین اسلام کو بسبب اسلام لانی عمر کی اور اور فضیلت دی گئی عمرسبب اسی اپنی کی یعنی جہاد اپنی کی بیچ بیعت ابی بکرؓ کی یعنی وقت خلیفہ ہونے اونکی تہی عمر پہلی ادمیو مہین سی کہ بیعت کی ابوبکرؓ سی یعنی اول ادمیونے بیعت کی پیچھے اور ونی نی باتباع اونکی نقل کی یہہ حمدنی

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ قال ابوسعید قلنا ترای ذلک الرجل الا عمر بن الخطاب حتی مضی لسبیلہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ابوسعید کی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ شخص بہت بلندی اوسی میری مین از روی تنبہ کی بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسیطرح آنحضرتؐ نی مبہم فرمایا اور تعین نکی کہ وہ شخص کون ہی اور مقصود یہہ تہا کہ تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پا یا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات وعبادات پر اور بسبب متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہی تہہ ان صفتون کی پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نی کہ جو کوئی متصف ہوان صفات کریلبند تر ہی رجہ اوسکا بہر تقدیر ترجمہ کہا ابوسعید نی قسم خدا کی نہ تہی ہم کہ گمان لیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئے عمر ساتہہ راہ اپنی کی **ف** ع یعنی وفات پائی اور اسمین دفع توہم ہی سکا کہ واقع ہوا اونکی لیی تغیر اخیر عمر مین اور اگر کہی تو کہ لازم آتا ہی یہہ کہ عمر افضل تہی ابوبکرسی تو جواب سکا یہہ ہی کہ قول آنحضرتؐ کا ذالک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کی ومقصود اسمین یہہ کہی کوشش کریی طاعات مین ہر ایک اوعلی مت مین تا کہ پہنچی اس مرتبہ کو اور نہین پہنچتا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکی عمل مین اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنی کی دین مین اور مواظبت کرنی کی جہلا یہ نیزاور نہین مشاہدہ کیی جاتی ہی یہ خصال کسی مین جیسکہ مشاہدہ کیی جاتی تہی عمرؓ مین ابتدا عمر سی انتہا تک اسی سبب سی گمان کیا اونہون نی کہ مشار الیہ عمر مین نہ غیر اونکا اور یہہ کی مانند ہی خفا رلیلۃ القدر کا تو نہین پس نہین لازم آتا ہی اس سی یہہ کہ ہون عمر افضل ابوبکر سی اور حاصل کلام یہہ ہوا مراد اس شخص سی عمر امر نظی ہی بعضونکی نزدیک باعتبار مبہم پس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمر افضل تہی ابوبکرسی اور جمہور کے نزدیک ہی ہی ہی کہ عمر افضل نہ تہی ابوبکر سی اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا یون بہی کہہ سکتی ہین کہ عمر افضل تہی اپنی زمانہ کی لوگونمین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سی

وعن اسلم قال سالنی ابن عمر بعض شانہ یعنی عمر فاخبرتہ فقال ما رایت احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا سوال کیا مجہسی ابن عمر نی بعض حال اونکا یعنی عمر کا پس خبر دی
مینی اونکو کہا اسلم نی یعنی بیچ بیان اوسچیز کی کہ خبر دی حال عمر سی نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کی اوسوقت سی کہ وفات پائی
آنحضرت نی کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیکتر عمر سی یعنی اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علما نی کہ
یہہ محمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمر کی تا ابوبکر رض اس عموم سی نکلجاوین وعن الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَاْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلَّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ
ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ
الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا
ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ
اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا جسوقت کہ زخمی کیی گئی عمر ہوئی عمر کہ درد ظاہر کرتی تہی ف ع یعنی اثر زخم کی دکہنی کا ظاہر کرتی تہی ساتہہ کرنی آہ وغیرہ
کی اور ابولولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہارشنبہ کی دن ستائیسوین ذیحجہ کی سنہ تیئیس مین ترجمہ پس کہا ابن عباس نی اور گویا کی ابن
عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی اونکو اوسپر اور تسلی دیتی تہی اونکو ای امیر المومنین اور نہ یہہ سب جزع فزع کرنا چاہیی یعنی مبالغہ کرو بیچ جزع
فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تمنی آنحضرت سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی یعنی ساتہہ رعایت حقوق و آداب کے پہر جدی ہوئی آنحضرت تمسی اس
حال مین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت رکہی تمنی ابوبکر سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی پہر جدی ہوئی وہ تمسی اس حال
مین کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی باین حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت رکہی تمنی مسلمانون سی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی کہ خوب
عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری اور البتہ اگر جدی ہوگی تم انسی البتہ جدی ہوگی انسی اسحالمین کہ یہہ تمسی راضی ہین ف ع یعنی اور یہہ کلمہ دلالت
کرتا ہی اسپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سے راضی پس تم بشارت دیی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیی کہ ہی سبب ملنی مولی کا مقام اعلی مین ترجمہ کہا عمر نی اپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت
کی صحبت سے اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان کہا ساتہہ اوسکی مجپر یعنی تفضل کیا مجپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کے پس
نہین برا جانتا مین اوسکی کرب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون مین اوسکی اور ای پر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابی بکر سی اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی
اللہ کیطرف سی کہ احسان کہا ساتہہ اوسکی مجپر اور ای پر جو کچہہ کہ دیکہتی ہو تم بی صبری میری پس وہ بسبب تیرے اور بسبب یارون تیری کی ہی ف ع یعنی ڈرتا ہون
واقع ہونی فتنونکی سی درمیان تمہارے اسلیی کہ یہہ تہی مانند دروازہ کی کہ روکتی تہی مختین و معہذا اپنی نفس پر بہی ڈرتا ہون اور نہین نڈر ہون عذاب رب
اپنی سی اسلیی کہ ترجمہ قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میری لیی بقدر پری زمین کی سونا تو البتہ اللہ تعالی کی عذاب کی بدلہ دونمین اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہون مین اوسکو
یعنی اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ کہا اونہون نی بسبب غلبہ خوف کی کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بخوف قصور کرنیکی اللہ تعالی کی
حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر رض جسوقت کہ زخمی کیی گئی کہتی تہی اسحالمین کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبد اللہ کی گودی مین تہا ظلوما
لنفسی غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلہا و اصوم کہا مولف نی کہ دفن کیی گئی عمر رض دن اتوار کی دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی تریسٹہہ

برس کی تہی اور رہی خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور نماز پڑہی اونپر صہیب نی اور روایت کی اون سی ابو بکر نی اور باقی عشرہ مبشرہ نی اور خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سی ریاض مین یہہ نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہان عامل ہو کر عمرو بن العاص کہا وہان کی رہنی والون نی کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت لڑکیونمین سی پس ڈالدیتی ہین ہم اوسکو اوسمین اور نہین تو یہہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہو جاتی ہین شہر اور قحط پڑتا ہی پس بہیجی عمرو بن العاص نی یہہ خبر عمر رض کو پس بہیجا اونہون نی ایک پرچہ کہ اوسمین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کی یہہ پیام پہنچی بندی اللہ عمر بن الخطاب کیطرف سی اپر بعد حمد و صلوۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہی تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کی حکم سی تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمر نی عمرو کو کہ ڈالدی تو اوسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اوس رات سولہ گز پہر بڑہتا گیا ہر سال مین چہہ گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی +

ف ح چونکہ واقع ہوا ہی ذکر شیخین کا معا بیچ بعضی حدیثونکی عقد کیا مولف نی ایک باب اور بیچ ذکر کرنی اون حدیثونکی اور بلاشبہ ذکر کئی جاتی تہی یہہ دونون صاحب معا اکثر احوال مین بسبب ہونی دونونکی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مقرب وقت بیوقت درگاہ کی اور مشیر تدبیر اور امین امور مین اور مصاحب اور ہمنشین حضرت کی تمام اوقات و احوال مین

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يسوق بقرة اذ اعيى فركبها فقالت انا لم نخلق لهذا انما خلقنا لحراثة الارض فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم وقال بينما رجل في غنم له اذ عدا الذئب على شاة منها فاخذها فادركها صاحبها فاستنقذها فقال له الذئب فمن لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم فقال اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم متفق عليه روایت ہی ابو ہریرہ سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائین کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اوسپر پس بولی گائین کہ ہم نہین پیدا کئی گئی ہین اسکی لیی یعنی سوار ہونی کی لیی سوائی اسکی نہین کہ ہم پیدا کیی گئی ہین واسطی کشت و کار زمین کی ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ سوار ہونا گائین پر اور بوجہہ لادنا اوسپر خوب نہین ہی اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیی جاوین مگر اوس چیز مین کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال کرنی اونکی اوس چیز مین اور احتمال رکہتا ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہی کہ جن چیزونکی لیی پیدا ہوئی ہین اونمین سی جو چیز عمدہ ہو اوسمین استعمال کئی جاوین والا حقیقت حصر کی مراد نہین ہے کہ فقط کہیتی ہی مین استعمال کرین اسلیی کہ جملہ اون چیزونمین سے کہ پیدا کئی گئی ہین وہ واسطی اونکی ذبح کرنا اور کہانا بہی ہی بالاتفاق ت پس کہا لوگون نی یعنی جو کہ حاضر تہی از راہ تعجب کی سبحان اللہ گائین بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات بی زبان سی ہی پس فرمایا آنحضرت نی پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتہہ اسکی ف ح یعنی اسبات کی کہ کلام کرنا گائین کا حق ہی اور جملہ وہم و خیال یا القاء شیطان سی نہین ہے یا اسبات کی کہ اوسنی کہا کہ یہہ مخلوق نہین ہے مگر واسطی کہیتی کی ت اور ایمان لاتی ہین ابو بکر اور عمر ف ح خاص انہین کا ذکر کرنا واسطی اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال انکی کی اگر کہین کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا اونسی ایمان لانا اوسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتی ہین اسپر ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان سی یہہ ہے کہ اگر مطلع ہون وہ اسپر تو ایمان لاوین اسپر اور تردد اور شک نکرین اسمین ت اور نہین تہی ابو بکر اور عمر اوسجگہہ ف ع یعنی اوس مکان مین کہ فرمایا حضرت نی یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کی یعنی اگر وہ حاضر ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص اونکی ذکر کی بتقریب حضور اونکی کی ہوتی اور جب مدح اور ذکر اونکا اس باب مین غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہوا مقصود مین اور صریح دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی اونکی کی ہی فافہم ت اور کہا ابو ہریرہ نے اوسوقت کہ ایک شخص تہا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بہیڑیی نی ایک

بکری پر ریوڑ مین سی پس بکڑا بہیڑیی نی بکری کو پس پہنچا بکری پر مالک اوسکا اور چہڑا لیا بکری کو بہیڑیی سی پس کہا اوس شخص سے بہیڑیی نی کہ پس کون نگہبان
ہوگا اس بکریکا یعنی جنس اس بکری کا دن سبع کی اوسدن کہ نہین ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوای میری **ف** ح لفظ یوم السبع ساتہہ جزم
ب اور پیش اوسکی کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف آئی ہین اوسکی بیان مین اقوال ای پس ساتہہ جزم کی کہا ہی علمانی کہ مراد اوس سے فتنہ ہین
کہ لوگ آپسمین جنگ کرینگی اور بکریان بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی اور سبع اور سباع بمعنی ترک اور مہمل چہوڑنیکی آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی اور چونکہ بغیر
آنیوالونکی چہوڑی جاوینگی گویا چرانیوالی اونکی بہیڑیی ہونگی پس یہہ خبر دی بہیڑیی نی ساتہہ وجود شدید اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یوم السبع
ساتہہ جزم کی نام ایک عید کا ہی کہ اونکی لیی تہا جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین کہ جمع ہوتی تہی اوسمین واسطی موسم کے کہ باز رکہتا تہا اونکو ہر چیز سی اور چہوڑ دیتی تہی
اوسمین مواشی کو پس کہاتی تہی اوسکو بہیڑیی پس گویا خبر دی بہیڑیی نی گذشتہ سی کہ اوس روز کون نگہبان بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی تو یا روز
عید کا کہ باقی اور دایم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ای پر ساتہہ پیش کے بمعنی درندہ کی ہی اور یہہ بہی انہین معانی کا احتمال رکہتا ہی اور راجع اونکی
طرف ہو سکتا ہی اور بعضون نے کہا کہ ساتہہ پیش کی بہی بمعنی روز عید کی ہی اور مشارق مین کہا کہ بعضون نے کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ہی ساتہہ ی کے بمعنی ضایع ہونیکی
اور سبع بمعنی ضیاع کی ہی **ت** پس کہا لوگون نی از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابوبکر اور
عمر اور نہین تہے وہ دونون اوس جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع
علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک
لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت و
ابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب رض
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا ایک قوم مین یعنی حضرت عمر کی وفات کی روز پس دعا خیر کی
اوس قوم نی واسطی عمر کی اسحالمین کہ تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیی بعد وفات کی اور حاضر تہی اونپر ایک جماعت اونکی یارونمین سے ناگہان ایک
شخص نے پیچہی میری سی تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کر کر عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ
گردانی تجکو اللہ تعالی ساتہہ دونون یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر مین یا جنت مین اسواسطی کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سے فرماتی تہا مین یعنی
فلانی مکان مین اور ابوبکر اور عمر اور کیا مینی اور ابوبکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت سی یا رسوم عادت سی اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی طرف فلانی مکان
کی اور داخل ہوا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نے پس پیچہی پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی رض تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراؤن اہل علیین کما ترون الکواکب الدری فی افق السماء وان ابابکر
وعمر منہم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ
روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکی کو نہایت بلندی
مین جیسیکہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمان مین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر اہل علیین مین سے ہونگی
اور زیادہ ہین یہہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑہ گئی ہین مرتبہ مین اس سی کہ ہووین وہ اہل علیین سے **ف** ح علیین ساتہہ زبر عین اور لام کی اور تشدید ی پہلی
اور جزم دوسری کی ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ چڑہتی ہین اوسکیطرف ارواحین مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظ کا کہ اوٹہائی

جاتی ہین اوسکیطرف اعمال صالحونکی اور لفظ دری ساتہہ پیش دال اور زیر مشددہ کی اوری نسبت کی ہی تشبیہ دی ساتہہ در کی بمعنی مروارید کی بیچ روشنی اور صفائی
کی ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین
رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن علی رض اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابو بکر اور عمر دونون سردار ہین ادہیڑون
اہل بہشت کی پہلونمین سی اور پچہلونمین سے سوای نبیونکی اور پیغمبرون کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **ف** ح ع وصف کرنا لوگونکا ساتہہ ادہیڑ
ہونیکی باعتبار حال اونکی کی دنیا مین ہے والا بہشت مین ادہیڑ نہین ہونیکا پس معنی یہہ ہین کہ سردار اونکی ہین کہ ادہیڑ مری دنیا مین اور پہلونسی مراد ہین اگلی امتونکی پس
ہونگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعونسی اور خضر بہی بموجب قول اونکی کہ ولی کہا ہی اونکو اور پچہلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیون
اور رسولونکی استثنا کرنی سی نکل گئی عیسی اور ایسی ہے خضر بحسب قول اونکی کی کہ نبی کہا ہی اونکو **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابو بکر و عمر رواہ الترمذی اور روایت ہی
حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کہ کتنی ہی زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہاری یعنی کم مدت ہی یا بہت پس
پیروی کرو اون دو شخصونکی کہ پیچہی میرے دو خلیفہ میری ہونگی کہ وہ ابو بکر اور عمر رض ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسہ غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی مسجد مین نہ اوٹہاتا
کوئی یعنی صحابہ مین سی سر اپنا یعنی ماری ہیبت کی اور بپاس ادب کے سوای ابی بکر اور عمر رض کی تہی یہہ دونون کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی
آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبونکی ہی کہ جب آپسمین ایک کی دوسرے پر نظر
پڑتی ہی تو بی اختیار مسکرانی لگتی ہین اور شاد ہو جاتی ہین **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل
المسجد وابو بکر و عمر احدہما عن یمینہ والاخر عن شمالہ وہو اخذ بایدیہما فقال ہکذا نبعث یوم القیمۃ رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سی اور داخل ہوئی مسجد مین اور ابو بکر اور
عمر ایک دونونمین سی دائین طرف آنحضرت کی تہی اور دوسری بائین طرف اونکی اور آنحضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ دونون صاحبونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اسیطرح
اوٹہائی جاوینگی ہم یعنی قبرون سے نکلینگے طرف محشر کی روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عبد اللہ بن حنطب
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای ابا بکر و عمر فقال ہذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی عبد اللہ بن حنطب تابعی
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق
ارسال کی **ف** ح یعنی یہہ دونون درمیان مسلمانونکی مشابہ کان اور آنکہہ کے ہین جسد مین بنسبت تمام اعضا کی شرف و نفاست مین اور قریب اس معنی کی ہی
یہہ کہ بعضون نے کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع و بصر کی ہی جسد مین یا یہہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع اور بصر کی ہین کہ سنتا ہون مین بواسطہ انکی اور دیکہتا ہون مین
بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کی یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکی کا ہی اوپر سنی حق کی اور اتباع اوسکی کی اور مشاہدہ
حق کی انفس و آفاق مین **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ وزیران
من اہل السماء ووزیران من اہل الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبرائیل ومیکائیل واما وزیرای

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا اوسنی
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی کوئی پیغمبر مگر واسطی اوسکی ہوتی ہین دو وزیر آسمانکی فرشتونمین سی کہ امداد و اعانت کرتی ہین اوسکی
عالم ملکوت سی اور دو وزیر ہوتی ہین زمین والونمین سی ف ع یعنی اوسکی یارونمین سی کہ خدمت و نصرت اوسکی کرتی ہین عالم ناسوت مین اور جب درپیش آتا ہی اوسکو
کوئی امر تو مشورہ کرتا ہی اونسی جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنی وزیر سی ت پس ای پر دو وزیر میری آسمان والونمین سے
پس جبرئیل اور میکائیل ہین ف ع اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل اور میکائیل سی ت اور ای پر وزیر میری زمین والون مین سی
پس ابوبکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ یہہ دونون صاحب افضل ہین اور صحابہ مین سے حال آنکہ صحابہ افضل ہین ساری امت
مین اور دلالت ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین عمر سی اسلیے کہ واو اگرچہ ہی مطلق جمع کی لیے ولیکن ترتیب اوسکی لفظ کلام حکیم مین ضرور ہی کہ اوسکی لیے اثر عظیم ہو وعن
اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ
فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سی کہ خواب مین دیکھا مینی کہ گویا ایک ترازو اوتری ہی آسمان سے
پس تولی گئی آپ اور ابوبکر پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابوبکر اور عمر پس غالب آئی ابوبکر اور تولی گئی عمر اور عثمان پس غالب آئی عمر پھر اوٹھائی گئی ترازو ف
ح اور اوس شخص نے جو تلنا حضرت علی اور عثمان رض کا نہ دیکھا گویا اسمین اشارہ ہی اسکیطرف کہ ان دونون صاحبونکی تفاضل مین اختلاف ہی سلف مین جیسیکہ کتب
کلامیہ مین مذکور ہی ت پس غمگین ہوئی آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی نی تفسیر کی ساتھہ قول اپنی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو اسبات
کی سنی نی ف ع یعنی بسبب اسکی کہ معلوم کیا آنحضرت نی کہ تعبیر اسکی یہہ ہی کہ بعد خلافت عمر کی ظہور فتنونکا ہوگا اور رتبی امور کی پست ہوجائینگے ت پس فرمایا
آنحضرت نی کہ یہہ جو تو نی دیکھا خلافت نبوت ہی یعنی ان دونون صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہی کہ اوسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہوگا پھر دیگا
اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف ح ع تعبیر دی آنحضرت نی اوٹھہ جانی ترازو کی یہہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا
ابوبکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھہ خلاف اور بی انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چارون کے بادشاہت
ہوگی گزندہ جیسیکہ حدیث مین آیا ہی اور سمجھنا اس تعبیر کا اوٹھہ جانی میزان کی سی اس سبب سے کیا کہ آپسمین تولنا رعایت کیا جاتا ہی اون چیزونمین کہ آپسمین
نزدیک ایک دوسری کی ہین اور جب آپسمین بعید اور متباین ہوئین تو آپسمین تولنا کچھہ معنی نہین رکھتا پس اوٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپسمین تولنا پس یہہ خواب
دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابوبکر اور عمر رض کی اور معنی غالب آنی ہر ایک کی دوسری پر میزان مین یہہ ہین کہ راجح افضل ہی مرجوع سی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع علیکم رجل من اهل
الجنة فاطلع ابوبکر ثم قال یطلع علیکم رجل من اهل الجنة فاطلع عمر رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب
روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سے پس آئی ابوبکر
پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سی پس آئی عمر رض نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ح حدیثونمین بشارت جنت کی ایک جماعت
کی لیے اصحاب مین سے واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث مین واسطی ابوبکر اور عمر رض کی اکٹھی واقع ہوئی ہی اس باب مین ذکر کی وعن عائشة قالت
بینا راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجری فی لیلة ضاحیة اذ قلت یا رسول اللہ هل یکون

لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ فِيْ حَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گودی مین تہا پیچ چاندنی رات کی نا گہان کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہونگی کیسکی لیی نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ہان وہ عمری کہ نیکیان اوسکی موافق گنتی آسمان کی ستارونکی ہین کہا مینی پس کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نی نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیون مین سے نقل کی یہ رزین نی ف ح یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیونسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوی کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیون سی زیادہ ہون تو بہی ابوبکر افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی کی زیادہ کیفیت اور نفاست کی بسبب باقی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کی جیسیکہ روایت کیا ہی اسی حدیث کی نہین ہی فضیلت ابوبکر کی تمیر بسبب کثرت نماز اور روزہ کی بلکہ بسبب اوسچیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی دلمین کر کیا ہی اسحدیث کو غزالی نی **باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ** باب ہی بیچ مناقب عثمان رض کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في بيته كاشفا عن فخذيه او ساقيه فاستاذن ابو بكر فاذن له وهو على تلك الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو كذلك فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل ابو بكر فلم تهتش له ولم تبال به ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تبال به ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك فقال الا استحيي من رجل يستحيي منه الملائكة وفي رواية قال ان عثمان رجل حيي واني خشيت ان ادنت له على تلك الحالة ان لا يبلغ الي في حاجته رواه مسلم** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئی اپنی گہر مین کہولی ہوئی رانین اپنی یا پنڈلیان اپنی ف ع کہا نووی نی کہ دلیل پکڑا ہی اسحدیث کو مالکیون وغیرہ نی کہ جو کہتی ہین ان ستر نہین حال آنکہ یہہ حدیث نے لیل نہین ہو سکتی اسلیی کہ شک کیا ہی راوی نی عضو کہلی ہوئی مین کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہی اوسسے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی یہہ کیونکہ مراد کہولنی ران کی سی کہولنا اوسکا قمیص سے نہ آزار سی یعنی تہہ بند بندہا ہوا تہا اور دہن قمیص کا اوسپر نہ تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ مشعر ہی اسپر اور یہی ظاہر ہی آنحضرت کی احوال سی در حالت مخالطت کی ساتہہ اہل اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابوبکر نی اونکی لیی پس اذن دی یا آنحضرت نی اون کو حال آنکہ وہ اوسی حال پر تہی یعنی ڈہنکی پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نی یعنی بیٹہا ابوبکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آنی کا عمر کی پس اذن دی یا آنحضرت نی عمر کو اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نی پہر اذن چاہا عثمان کی یعنی اور آئی پس لوٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کی کپڑی اپنی ف ع سمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین تہے کہولی ہوئی نفس ایکے دونون عضو مین سی بلکہ سوائی تہہ بند کی اور کپڑا نہ تہا اسلیی کہا و ستر فخذہ پس لوٹہہ گیا ساتہہ اسکی آنکہال اور دفع ہو گیا استدلال مذکور واسطے علم بالاحوال ت پس جبکہ نکلی یعنی عثمان اور وہ کہا ساتہہ اونکی تہی یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ نی کہ داخل ہوئی ابوبکر پس نہ جنبش کی آپنی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی یون ہی لیٹی رہی اور کپڑی نہ سمیٹی پہر داخل ہوئی عمر پس نہ حرکت کی آپ نی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپ نی اونکی پہر داخل ہوئی عثمان پس اوٹہہ بیٹہی آپ اور درست کی کپڑی آپ نی اپنی پس فرمایا آنحضرت نی کیا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہین اوسسے فرشتی ف ع کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت ظاہرہ ہے عثمان رض کی اسلیی کہ حیا بہی صفت ہی صفتون ملائکہ کی سی وہ اونکی لیی ثابت ہوئی کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر تو قیر عثمان رض کی نزدیک آنحضرت کی لیکن اس سی کچہہ ابوبکر و عمر رض کی منصب مین نزدیک آنحضرت کی فرق نہین آتا اور کم التفاتی آپکی نسبت اونکی لازم نہین آتی اسلیی کہ محبت جب کامل اور بہت ہوتی ہی تو تکلف اوٹہہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفة بطلت الكلفة کہتا ہون مین پس منقلب

ہوگئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونو صاحبونکی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہی اس سے تعظیم و توقیر عثمان رض کی ذکر کی یہہ اونکی مناقب کے باب مین اور حقیقت مین جسمین
جو صفت غالب ہوتی تہی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتی تہی حضرت عثمان رض مین صفت حیا غالب تہی اس سے لحاظ اونکا کرتی تہی اور اون صاحبونسی بی تکلفی تہی اونسی معاملہ
بی تکلفی کا رکہتی تہی اور ملائکہ نی جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہی از انجملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کی ایک قصہ مین جو آگی بڑہی تو
انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ پیچہی ہٹ گئی پس حکم کیا اونکو آنحضرت نی سینہ کی ڈہانکنی کا پس عود کیا ملائکہ نی اپنی جگہہ پس پوچہا اونسی آنحضرت نی سبب اونکی
ہٹ جانیکا اونہون نے کہا کہ بسبب حیاء عثمان کے ہٹ گئی تہی ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور
تحقیق مین ڈرا کہ اگر اذن دونمین عثمان کو آنیکا اوس حالت پر یعنی حالت کہلی رہنی ران یا پنڈلی پر یہہ کہ نہ پہنچی طرف میرے بیچ حاجت اپنی کی یعنی ڈرا مین کہ اگر مجکو اس حالت
پر دیکہیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کی میری پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کرسکنی کا نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ
اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ
اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت مین عثمان ہے ف یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا خبر کی کلام ہی طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجہہ کر
بیان کیا پہر یہہ نہین منافی ہی اسکی کہ ہو اونکا کوئی اور بہی رفیق سوای عثمان رض کی جیسیکہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہی
اوسکی اصحاب مین سی اور میری مخصوص میرے اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر ہین ہان البتہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ
ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی ف ع غرابت نہین منافی
ہی صحت کو اسلیی کہا نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے یہہ کہ حدیث ضعیف ہی لیکن اعتبار کیجاتی ہی قوی بیچ فضائل
کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ابن عساکر نی ابوہریرہ سی مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ
بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ
بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سی کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین ف ع عسرۃ کہتی
ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمان بڑی تنگی اور سختی مین تہی بسبب اسکی کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز
تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواری کی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی تہی کہ پتی درختونکی کہاتی تہی اور
اوجہہ اونٹونکی نچوڑتی تہی اور مونہہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد سی زیادہ تہی اوسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا ت پس کہڑی ہوئی عثمان رض
اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون اونکی کی یعنی سو اونٹ معہ سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نی
اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی اوس مکان مین یا اور وقت پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ ہین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوون اونکی کی

بیچ راہ خدا کی ف ع یعنی سوائی اون سو کی دو سو اور ہین نہ اون سمیت جیسیکہ وہم جاتا ہی واللہ اعلم ت پہر رغبت دلائی آنحضرت نی اوپر سامان درست کرنی لشکر
کی پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ ہین تین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون اونکی کی بیچ راہ خدا کی ف ع پس حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے
پہلی بار مین سو دوسری بار مین دو سو تیسری بار مین تین سو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان نی ساڑہی نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتہہ
پچاس گہوڑونکی اور کہا طلحہ نی ت پس مینی دیکہا آنحضرت کو اوترتی تہی منبر سی اس حال مین کہ کہتی تہی نہین ضرر کریگی عثمانکو وہ چیز کہ کرین یعنی تمام عمر مین بعد اس
نیکی کی کہ کی نہین مضر عثمانکو وہ چیز کہ کرین بعد اسکی ف ع یعنی یہہ نیکی کفر ہی اونکی گناہون گذشتہ کی ساتہہ زیادتی برائیون آیندہ اونکی کی جیسیکہ وارد ہوا ہے
بیچ ثواب نماز جمعہ کی اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کی لیے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارۃ کی اونکی لیے ساتہہ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نی یعنی ضرر نہین ہی اوسپر کہ
نکرین بعد اسکی قسم نوافل سی فرائض سے اسلیے کہ یہہ نیکی کافی ہی اونکو تمام نوافل سی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت
ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا لائی عثمان رض نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین مین اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نی یا عثمان نی لشکر تبوک
کا پس بکہیری ہزار دینار حضرت کی گود مین پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتی تہی اونکو اپنی گود مین اور فرماتی تہی نہین ضرر کرینگی عثمان کو وہ گناہ کہ کرین
بعد عمل آجکی دن کی یعنی نہین ضرر کرینگی اونکو گناہ سابق ولاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نی ف ع ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا حاضر ہوا
مین آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ لائی عثمان بن عفان جیش العسرۃ مین نو سو اوقیہ سونیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہی تناقض کا
روایات مین اور تطبیق انمین اسطرح ہو سکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ معہ جہولون اور کجاوون کے دیے ہون جیسیکہ پہلی حدیث مین گذرا پہر لائی ہون
ہزار دینار واسطی خرچ ضروری مسافرون کی پہر جبکہ مطلع ہوئی اسپر کہ یہہ نہین کفایت کرینگی زیادتی کی اونٹونمین بہی کہ ہزار پوری کر دیے اور زیادتی کی دینارون
مین بہی کہ نوبت سونی کی نو سو اوقیہ کی پہنچی **وعن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ
رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ
رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو ساتہہ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ مین تہی نیچی درخت کی سال حدیبیہ مین
اور یہہ نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ نازل ہوئی اوسکی حق مین یہہ آیۃ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت تہی عثمان ایلچی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بہیجا تہا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس تا مکہ مین آنے دین عمرہ کی لیے پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والون نی عثمانکو
مار ڈالا ت پس بیعت لی آنحضرت نی لوگون سی یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سی اور عثمان رض وقت بیعت کی حاضر نہ تہی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کی یعنی نصرۃ دین اوسکی کی اور کام رسول اوسکے کی ہی پس مارا آنحضرت نی ایک ہاتہہ اپنا اوپر ہاتہہ دوسرے
اپنی کی ف یعنی اپنا ہاتہہ نائب عثمان کی ہاتہہ کا کیا اور عثمان رض کیطرف سی بیعت کے بعضی کہتی ہین وہ ہاتہہ کہ عثمان کی ہاتہہ کا نائب کیا وہ بایان تہا اور بعضی
کہتی ہین دایان اور یہی صحیح ہی ت پس تہا ہاتہہ آنحضرت کا واسطی عثمان کی بہتر ہاتون اور صحابہ کی سی واسطی اپنی پس غایب ہونا اونکا نہین تہا سبب نقصان
اونکی کا بلکہ سبب منقبت تہا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ
اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

غَرْبِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ
مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي
الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ
قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ
حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ
قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ثمامہ بیٹی حزن قشیری کی سی کہ کہا حاضر ہوا مین حضرت عثمان کی گہر مین اوسوقت کہ اوپر سی جہانکا
عثمان نی اوس قوم پر کہ اونکی گہر کو گہیرا تہا اور قصد اونکی قتل کا رکہتی تہی پس کہا عثمان نی کہ سوال کرتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ مین اور نہین تہا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سوائی پانی کنوئی رومہ کی کی ف ع ح رومہ ساتہہ پیش اور جزم واو
کی اور بعضون نی ہمزہ سی بہی کہا ہی کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق مین کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہی عوام اوسکو بیر جنت
کہتی ہین بسبب مترتب ہونی دخول جنت کی عثمان رض کی لیی اوپر خریدنی اور وقف کرنی اوسکی کی اور حضرت عثمان نے خریدا تہا اوسکو لاکہہ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نی کون شخص ہے کہ خریدی بیر رومہ کو اور گردانی ڈول اپنا ساتہہ ڈولون مسلمین کی ف ح ع یعنی وقف کری اوسکو اور کری ڈول اپنا برابر مسلمانونکی ڈولون کے
اور اپنی ملک سی نکالدی مخصوص اپنی لیی نرکہی اور اسمین دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایات کی اور دلیل ہی اسپر کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنیوالی کی ملک سی نکلجاتی
ہی ترجمہ بدلی نیکی اور ثواب کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیی ہو اوس کنوین سے یعنی خریدنی اور وقف کرنی اوسکی سی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص
مال اپنی سی اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کہ پیتا ہون مین دریا کی پانی سی یعنی پیتا ہون کہاری پانی کہ مانند پانی سمندر کی ہی شوری اور تلخی
مین پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتی ہین ہم مقرر خریدا انہون نے یعنی تصدیق عثمان کے کی اس کلام مین اور پہلی لانا اللہم کا واسطی تاکید اور تبرک کی ہی ساتہہ اسم الہی کے
پہر کہا عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نی کون شخص ہی کہ خریدی جگہہ اولاد
فلانی کی ف ح مراد ایک جماعت انصار کی ہی قریب مسجد کی رہتی تہی اور ایک زمین رکہتی تہی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کی کرتی تو مسجد فراخ ہوجاتی پس حضرت نے
فرمایا کہ کوئی ہی کہ جگہہ اوس جماعت کی خریدی ترجمہ پس زیادہ کری اوس جگہہ کو مسجد مین بدلی ثواب اور نیکی کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیی ہو خریدنی اور وقف کرنی
اوسکی سی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی ف ع بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمان رض نی خرید کے کما رواہ الدارقطنی
اور روایت کی بخاری نی ابن عمر سی یہہ کہ مسجد آنحضرت کی عہد مین بنائی گئی تہی اینٹ کی اور چہت اوسکی کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون اوسکی
کہجور کی لکڑی کی پس نہ زیادہ کیا اوسمین ابوبکر نی کچہہ اور زیادہ کیا اوسمین عمر نی اور بنایا اوسکو آنحضرت کے عہد کے بنا بر ساتہہ اینٹ اور ٹہنیون کہجور کے اور پہر ستون
چوبی نصب کیے پہر تعمیر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمین اور بنائی دیوار اوسکی منقش پتہرون کے اور چہت اوسکی سال کی ترجمہ پس تم آجکی دن منع کرتی
ہو مجکو اسی کہ پڑہون مین دو رکعت نماز اوس جگہہ مین یعنی چہ جائے مسجد مین پس کہا لوگون نے یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا
اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ تحقیق مینی سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سی یعنی اور فرمایا حضرت نی میری حق مین جو کچہہ کہ فرمایا کہ دلالت

پانی پینی کی چیزین مثل کوئین و حوض وغیرہ کی ۱۲

کرتا ہی اوپر حسن حال اور مال میری کی چنانچہ اوپر مذکور اوسکا ہو چکا ہی کہا لوگون نی یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچھتا ہون مین تمسی
بحق خدا اور اسلام کی ایا جانتی ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی تہی اوپر شبر یکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر اور عمر اور مین بہی
کہڑی تہی پس ہلا پہاڑ یعنی بسبب خوشی کی یہانتک کہ گرنی لگی بعضی پتہر اوسکی پستی زمین اور دامان کوہ مین پس مارے اوسکو آنحضرت نی لات اپنی فرمایا ٹہر اور نہ ہل
ای شبیر اسلیے کہ نہین ہی تجہپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید **ف** ع یعنی حقیقی اسلیے کہ قتل کیے گئی ساتہہ زخم کی اور مری قریب اثر ضرب سی اور وہ عمر اور عثمان
ہین پس نہین منافی ہی اسکی یہہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا **ترجمہ** کہا لوگون نی یا الہی ہان اسیطرح ہی کہا
عثمان نی اللہ اکبر گواہی دی انہون نی قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی اور دارقطنی نی **ف** ع یعنی
اللہ اکبر انحو واسطی زیادتی مبالغہ کی بیچ ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور از راہ تعجب کے اقرار کرنی اونکی سی اونکی صدق پر اور جرأت کرنی اونکی سی اوپر فساد اور
ہلاک اونکی کی **وعن** مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ
فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی مرہ بن کعب سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحالت مین
کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنونکا یعنی جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگی بعد آنحضرت کی امت مین پس نزدیک کیا آنحضرت نی اون فتنونکو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع اونکا
پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئی سر پر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتی ہین پس اوٹہا مین اور گیا
طرف اوس شخص کے تا دیکہون مین کہ کون ہی وہ کہا مرہ نی پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہی کہا مرہ نی پس متوجہ کیا مینی طرف آنحضرت کی مونہہ عثمان کا یعنی دکہایا
مینی آنحضرت کو مونہہ عثمان کا پس کہا مینی یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوسدن فرمایا آنحضرت نی ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث حسن صحیح ہی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ
عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ آنحضرت نی فرمایا یعنی عثمان سی ایکدن کہ ای عثمان تحقیق شان یہہ ہے کہ شاید خدا تعالی پہناوی تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت
خلافت پس اگر چاہین لوگ اور جبر کرین تجپر اوپر اوتار ڈالنی کرتہ کی پس نہ اوتارنا تو اوسکو واسطی اونکی **ف** ع یعنی اگر قصد کرین لوگ تیری معزول کرنی کا تو نہ معزول
کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی واسطی اونکی بسبب ہونی تیری کی حق پر اور ہونی اونکی کی باطل پر اور اسی حدیث کی سبب سے معزول نہ کیا عثمان نی اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ
کیا لوگون نی اونکو روزدار کی ہر چند کہ بجد ہوئی لوگ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی **ف** ح اور وہ قصہ
آنی مصریون کا ہی ساتہہ استغاثہ کی مصر کی عامل کی ہاتہہ سی عثمان کی پاس اور بہیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سے بسبب مکر مردانکی اور
محصر کرنا اور قتل کرنا عثمان رض کا اور یہہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہی جیسا کہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی اور یہہ اول فتنہ ہی کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا
الیہ راجعون **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ اوس
فتنہ مین بظلم کہا یہہ واسطی عثمان کی اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی از روی سند کی **وعن** اَبِيْ سَهْلَةَ
قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابو سلمہ عثمان کی مولی سی کہا کہ کہا واسطی میرے عثمان نی روزدار کی کہ روز واقعہ

قتل اونکی کا تہا اور مراد اسی گہر عثمان کا ہی کہ اوسمین گہری ہوئی تہی اور شہید ہوئی تحقیق آنحضرت نی کی تہی مجکو وصیت یعنی یہہ کہ معزول نکرنا تو اپنی تئین جیسا کہ
اوپر حدیث مین گذرا یا وصیت کی تہی صبر و تحمل کرنیکی اوپر جفاء قوم کی اور نہ لڑنیکی اونسی اور مین تحمل کرنیوالا ہون اوس عہد یعنی وصیت پر اور لڑتا نہین اونسی والا بعضی
اصحاب وغیرہ نی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی کہ مجال تمہاری مقابلہ کی نہین پائینگے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی +

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى
قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ
سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ
يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ
وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى
هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ
بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـــــ روایت ہی عثمان تابعی بیٹی عبد اللہ بیٹی موہب کے سی کہ کہا آیا ایک شخص اہل
مصر سی یعنی مکہ مین اس حال مین کہ ارادہ رکہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہی یہہ قوم کہا بعضی لوگون نی کہ یہہ قریش ہین یعنی اکابر
اونکی کہا اوس شخص نے پس کون ہی شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا اونہون نے کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اوس شخص نے ای ابن عمر تحقیق مین پوچہتا ہون
تجہسی کچہہ پس جواب دو مجکو آیا جانتی ہو تم کہ عثمان بہاگ گئی تہی روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی کہا ابن عمر نی ہان بہاگی کہا اوس شخص نے
آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہی غزوہ بدر سی اور وہان حاضر نہوئی یعنی اور قوت نہ پائی اونہون نی فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہوئی عثمان وہان
کہا اوسنی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہی بیعت رضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئی وہان کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہ تہی بیعت رضوان مین اور جب سب جگہہ
ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کے کی تو کہا اوسنی اللہ اکبر **ف** ح یہہ کہا اوسنی از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونی اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد
رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کی حق مین **ترجمہ** کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کرون مین تجہسی حقیقت حال کی ای پر بہاگنا عثمان کا روز احد کی پس گواہی دیتا ہون مین کہ
خدا تعالی نی معاف اور درگذر کیا اونسی **ف** ع ح اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب مین شمار کرنی سی اور ابن عمر نی جو یہہ
کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کیطرف اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جاننا چاہیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روز احد کی ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہرایا اور
حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سی ہلنا نہین پس کافرون نی جو شکست پائی اوس جماعت نے پیچہا کافرونکا کیا اور بقصد غنیمت کی نکلی اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالی
اونکی شکایت کرتا ہی پہر فرماتا ہی کہ عفو کیا خدا تعالی نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان ہی کے لیی نتہا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تہا خدا تعالی نی عفو کیا اوس
سی **ترجمہ** اور ای غائب ہونا عثمان رض کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہین اونکی نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کی لیی آنحضرت نی کہ تیری لیی
ثواب ایک شخص کا ہی اون لوگون مین سے کہ حاضر ہوئی بدر مین اور حصہ اوسکا ہی **ف** ع یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکہتا ہی دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا اونکا بدر سے

نہین ہی نقصان اونکی حقمین ہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غائب ہونی حضرت علی کی تبوک سی کہ اونکو خبرگیری اہل بیت کیلیی حضرت چہوڑ گئی تہی لیکن یہہ نہین معلوم
کہ آنحضرت نی اونکی لیی بہی حصہ غنیمت مین سی لگایا تہا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین مدینہ مین اور حضرت عثمانکو آنحضرت نی اونکی خبرگیری کی لیی چہوڑا تہا
اور رقیہ نی مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہہ علامت تہی کمال رضامندی آنحضرت کی عثمان سی کہ اپنی ایک بیٹی اونکی نکاح مین دیدی پہر دوسری یعنی ام کلثوم بعد وفات رقیہ
کی اور اسی سبب سی اونکو ذی النورین کہتی ہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اوسکا اونسی اور ریاض مین ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا
آنحضرت نی ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور ای غائب ہونا عثمانکا بیعۃ الرضوان سی اس سبب سی تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا یعنی کنبہ کی جہت سی باقی صحابہ مین سی اندر مکہ کی عثمان سی تو البتہ بہیجتی آنحضرت اوسکو ف ع یعنی بجای عثمان کی لیکن جبکہ نپایا کوئی عزت والا انکی برابر حتی
کہ نہ گئی بعضی صاحب نجوف اپنی جان کی یہہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہین ہی میری لیی قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری پشتی بان ہو کر ترجمہ
پس بہیجا رسول خدا صلعم نی عثمانکو ف ع یعنی طرف مکہ کی تا مشرکون سی آنحضرت کیطرف سی گفتگو کرین اور اونکو آنحضرت کی تعرض کرنی سی باز رکہین پس استقبال
کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نی اور آگی اپنی لی چلی اونکو سوار کر کر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض نکری اونسی اور کہا اونہون نی کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا
واسطی عمری اپنی کی پس کہا عثمان نی حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین ترجمہ اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچہی جانی عثمانکی مکہ کو ف ع یعنی
جب خبر مشہور ہوئی مسلمانونمین کہ مشرک لڑنیکو آتی ہین مسلمانونسی تو مستعد کیا آنحضرت نی مسلمانونکو لڑنیکی لیی اور بیعت لیی اونسی نیچی درخت کی اسبات پر کہ بہاگین نہین
اور بعضون نی کہا بلکہ آئی خبر یہہ کہ عثمان قتل کئی گئی ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نی ساتہہ دائین ہاتہہ اپنی کی اس حال مین کہ کہا یہہ ہاتہہ میرا نائب ہی عثمانکی ہاتہہ کا پس مارا
دایان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی اور کہا یہہ بیعت یا یہہ ہاتہہ واسطی عثمان کی ہی یا اونکی طرف سی ہی پہر کہا ابن عمر نی کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیری سوالون کی جواب
مین کہی مینی اب ساتہہ اپنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی پس نہین ضرر کرینگی ہمکو بلکہ تجہی کو ضرر کرینگی یا یہہ مراد ہی اب جو مینی کلمات حق اور مفصل بیان کر دیی
ہین اونکو اپنی ساتہہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین وعن ابی سہلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسر الی عثمان ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عہد الی امرا فانا صابر نفسی علیہ اور روایت ہی ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہ کہا شروع کیا آنحضرت نی کہ سرگوشی کرتی تہی عثمان سی یعنی چپکی
سی کچہہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اونپر برپا ہوگا اور قتل کرینگی لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیی اونکو اوسمین اور رنگ عثمانکا متغیر ہوتا تہا یعنی سفیدی اور
سرخی سی طرف زردی کی پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنی کیا نہ لڑین ہم اونسی کہا عثمان نی نہ لڑو اسلیی کہ تحقیق آنحضرت نی وصیت کی ہی طرف میری ایک
امر کی پس مین روکنی والا ہون اپنی نفس کو اوس امر پر وعن ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیہا وانہ سمع ابا ہریرۃ یستاذن
عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس فمن لنا یا رسول اللہ
او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ وہو یشیر الی عثمان بذلک رواہما
البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ابی حبیبہ تابعی سی کہ وہ داخل ہوئی عثمان رض کی گہر مین اس حال مین کہ عثمان رض گہیری
گئی تہی گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نی سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتی ہین عثمان سی کلام کرنی مین یعنی اونکی خدمت مین یا گہیرنیوالونمین سی جو حاضر تہی اونسی کلام
کرنیکی لیی اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نی ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتی ہو پس کہڑی ہوئی ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ خطبہ کی لیی کرتی ہین
پہر کہا ابو ہریرہ نی کہ سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی کہ تحقیق تم دیکہوگی پیچہی میری بلائین کہ اوسمین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کروگی آپسمین

یا فرمایا آنحضرت نی پہلی نقط اختلاف کا اور پھر قصہ کا برعکس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سی کہنی والی نی تو گو نمین سی پس کون ہی ہماری لیی رسول اللہ یعنی کسکی متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنی والی نی پس کیا حکم کرتی ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نی کہ لازم ہی تمکو متابعت امیر کی اور یارون اوسکی اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور اظہر یہہ ہی کہ آنحضرت اشارہ کرتی تہی طرف عثمان کی ساتھہ اسکی یعنی لفظ امیر کی کہنی مین اشارہ کیا عثمان کیطرف کہ وہ حاضر تہی اوس مجلس مین پر روایت کمین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **ف ع** کہا مولف نی کہ مسلمان ہوئی عثمان رضہ ابتدا اسلام مین ابوبکر کی ہاتھہ پر پہلی داخل ہوئی آنحضرت کی دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تہی وہ گوری میانہ قد خوبصورت گہنگی ڈاڑہی والی خلیفہ ہوئی محرم کی اول روز مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود بجنسی نی کہ اہل مصر سی تہا اور بعضون نی کہا اور کوئی تہا قاتل اونکا اور دفن کیی گئی وہ ہفتہ کی شب بقیع مین اور اوسدن عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نی کہا اٹہاسی برس کی اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کمین اوسی حدیثین خلق کثیر نی **باب مناقب هؤلاء الثلثة رضی الله عنهم** باب ہی مناقب ان تینون کی **ف ع** یعنی بعضی حدیثین یہہ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اسباب مین وہ حدیثین مذکور ہین **الفصل الاول** فصل پہلے **عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه برجله فقال اثبت احد فانما علیك نبی وصدیق وشهیدان** رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہ تحقیق آنحضرت چڑہی کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہی مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بہی چڑہی سی ساتہہ آنحضرت کی پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانی آنحضرت کی پس مارا آنحضرت نی پہاڑ کو ساتہہ پا نو اپنی کے اور فرمایا ٹہہر تو ای احد پس نہین ہی تجہپر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی حائط من حیطان المدینة فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی الله علیه وسلم افتح له وبشره بالجنة ففتحت له فاذا ابوبکر فبشرته بما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فحمد الله ثم جاء رجل فاستفتح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افتح له وبشره بالجنة ففتحت له فاذا هو عمر فاخبرته بما قال النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله ثم استفتح رجل فقال لی افتح له وبشره بالجنة علی بلوی تصیبه فاذا عثمان فاخبرته بما قال النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله ثم قال الله المستعان** متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کیسی یعنی وہ باغ تہا کہ جسمین ہیر اوس تہا پس آیا ایک شخص یعنی ہنی نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہی پس کہلوایا اوسنی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کہولدی اوسکی اور بشارت دی اوسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کہولا مینی اوسکی اوسکی دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تہی پس بشارت دی مینی اونکو ساتہہ اوسچیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نی اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولدی اسکی لیی دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کی پس کہولدیا مینی دروازہ اوسکی لیی پس ناگہان وہ شخص عمر تہی پس خبر دی مینی اونکو ساتہہ اوسچیز کی کہ فرمائی آنحضرت نی پس شکر کیا عمر نی حق تعالی کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ کہولدی دروازہ اوسکی لیی اور بشارت دی اوسکو بہشت کے ساتہہ بلا عظیم کی کہ پہنچی گی اوسکو پس کہولا مینی پس ناگہان وہ عثمان تہی پس خبر دی مینی اونکو ساتہہ اوسچیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نی اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ ہی کی کیجاتی ہی کہ صبر عطا کری تلخی اوس بلا پر اور اوہ مصیبتو نیز نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابن عمر قال کنا نقول ورسول الله صلی الله علیه وسلم حی ابوبکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم** رواہ الترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہتی تہی ہم

اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہو اللہ اونسی یعنی اس ترتیب سی ان تینونکو باہم ذکر کرتی تہی ہم وقت ذکر کرنی اونکیکی اور بیان کرنی امر اونکیکی اور یہہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کی تہی اور مشہور تہی صحابہ کی درمیانمین اور ممتاز و مذکور تہی درمیان اون کی نقل یہہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نُوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہلایا گیا خواب مین آج کی رات یکمرد صالح یعنی ایک مرد صالح نی خواب مین دیکہا یعنی مینی خواب مین دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکائی گئی اور پیوست کئی گئی ہین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور لٹکائی گئی اور پیوست کیی گئی عمر ساتہہ ابی بکر کی اور لٹکائی گئی عثمان ساتہہ عمر کی کہا جابر نی پس جب اوٹہی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی کہا ہمنی یعنی اجتہاد سی اور ظن غالب سی ای پر مرد صالح کہ آنحضرت نی فرمایا رسول خدا خود ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور ایپر تعلق اور اتصال بعض اونکیکا ساتہہ بعض کی معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ والی اوس کام کی ہین کہ بہیجا ہی خدا تعالی نی ساتہہ اوس کام کی اپنی پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا اونکی ہین بیچ جاری کرنی احکام دین اور شریعت کی ساتہہ ترتیب مذکور کی نقل کی یہہ ابوداود نی

باب مناقب علی بن ابی طالب یہہ باب ہی بیچ مناقب علی بن ابیطالب کی **ف** ح مناقب حضرت علی رض کی بہت ہین بیشمار و بیحد حدیث کے کتابونمین مناقب اونکی جو مذکور ہین زیادہ ہین بہ نسبت مناقب اور صحابہ کی اور بعضی روایتین اونمین سی وضعی بہی ہین چنانچہ شیخ مجدالدین شیرازی نی جیسیکہ بیچ بعضی حدیثونکی کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتہہ بداہۃ عقل کی معلوم ہی اسجگہہ بہی کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی حدیثین بیشمار وضع کی ہین لوگون نی اور خاص ترین اونکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور اوسکا وصایا نام رکہا ہی اول ہر حدیث کی یا علی ہی اور اونمین سی ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہی علما نی واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثین آئی ہین ساتہہ اسانید جید کی زیادہ تر اون حدیثونسی کہ اور صحابہ کی حقمین آئی ہین اور سیوطی نی کہا کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ علی رض متاخر ہین اور اونکی زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئی اور بہت سی مخالفین کہ اونکی ساتہہ جنگ کی اور اونپر خروج کیا پس علما نی چاہا کہ منتشر کرین مناقب اونکی واسطی رد کرنیکی مخالفونپر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتی تہی والا خلفاء ثلثہ کی بہی مناقب بہت ہین برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسی اور حضرت علی کا نام حیدر ہے تہا اصل مین حیدر نام تہا اسد کا کہ جو نانا تہا حضرت علی کا پس جب اونکی مان نی کہ فاطمہ بنت اسد تہی اونکو جنا تو اپنی باپ کی نام پر انکا نام رکہا پس جب آیا ابوطالب تو یہہ ذکر کیا اوس سے اسد نی پس نام اونکا علی رکہا اور کہا سہل نی کہ نہین تہا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ بوتراب سے اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گہر مین پس نہ پایا علی رض کو گہر مین پس فرمایا کہ کہان ہی تیری چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نی کہ محمد اور اونمین کچہہ بیمزگی ہوئی تہی پس خفا ہو کر نکل گئی اور میری پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انس کو کہ دیکہہ کہان ہین وہ پس کہا اونہون نی کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتی ہین پس تشریف لائی حضرت مسجد مین دیکہا کہ وہ لیٹی تہی اسحال مین کہ گر پڑی تہی چادر اونکی کندہی پر سی اور لگ رہی تہی اونکی پہلو مین مٹی پس پونچہتی تہی اونسی آنحضرت مٹی اور فرماتی تہی اوٹہہ ای ابا تراب

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی رض کی کہ تو مجہسی بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سی **ف** ع ح یعنی آخرت مین اور قرب مرتبہ مین اور بیچ مددگار ہونیکی امر دین مین کذا قالہ

شارح من علمائنا اور توربشتی وغیرہ نی کہا کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اوسوقت فرمائی تہی کہ خلیفہ کیا تہا علی رض کو اپنی اہل و عیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئی تہی کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تہا پس منافقون نی طعن کیا کہ اونکو حقیر و سبک جانکر آنحضرت چہوڑ گئی ہین حضرت علی رض نی جو یہہ سنا تو ہتیار باندہکر نکلی یہانتک کہ آنحضرت سی ملے اسحالمین کہ آنحضرت اوتری ہوئی تہی موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین آنحضرت نے فرمایا کہ جہوٹ کہتی ہین نہین چہوڑا ہی مینی تمکو مگر واسطی محافظت اونکی کہ چہوڑا ہی مینی اونکو پیچہی اپنی پس پہر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میری میری اہل مین اور اپنی اہل مین کیا نہین راضی ہی تو ای علی کہ ہووی تو مجہسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی کہ جب موسی میقات کو گئی ہارونکو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کی پیچہی چمٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہی اسکو اسمین کہ خلافت بعد آنحضرت کی حق علی کا ہی اور آنحضرت نی وصیت کی اونکو خلافت کی پس روافض نی اپنی کجرائی سی یہہ سمجہکر نسبت کفر کی کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنی غیر علی کی اور بعضون نی نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہی اسلیی کہ یہہ نہین قایم ہوئی واسطی طلب حق اپنی کی پس نہین شک ہی ایسی احمقونکی کفر مین اسلیی کہ جنہون نی کافر کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلا شبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور اونکی دلیل پکڑنیکا جواب علماء اہل سنت و جماعت کی یہہ کہتی ہین کہ دلیل نہین ہی اونکی لیی اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہہ ہے کہ علی رض کو آنحضرت نی خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنی اپنی کی غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسی نی ہارون کو خلیفہ اپنا کیا مدت غائب رہنی اپنی مین واسطی مناجات کی طور پر اور نہین تہی ہارون خلیفہ بعد موسی کی اسلیی کہ وفات ہارونکی چالیس برس پہلی وفات حضرت موسی کی ہی اور آنحضرت صلعم نی اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنیکی لیی نماز مین پس علی رض خبر گیری پیغمبر کی اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگونکی اگر خلافت مطلق ہوتی تو امامت نماز کی لیی بہی حضرت علی رض کو حکم فرماتی بلکہ اولی اور اہم تہا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تہی اور وجہ تشبیہ کی سمجہی نہین جاتی تہی کہ آنحضرت نے کاہی مین تشبیہ دی اونکو ساتہہ ہارون علیہ السلام کی پس بیان کیا آنحضرت نے نی اوسکو ساتہہ قول اپنی کی **ترجمہ** الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہی پیغمبر بعد میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ہارون پیغمبر تہی اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی اتصال اونکا ساتہہ حضرت کی نہین ہے جہتہ نبوت سی پس باقی رہا اتصال جہتہ خلافت سی اسلیی کہ وہ قریب نبوت کی ہی مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی کی لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکی اسلیی کہ ہارون مرے پہلی وفات موسی کی پس متعین ہوا یہہ کہ تہی خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی مین وقت جانی آپکی کی طرف غزوہ تبوک کی انتہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ خلافت جزیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہی اوپر خلافت کلیہ کی بعد وفات حضرت کی کی خصوصا جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سی بہی بسبب رجوع کرنی آنحضرت کی طرف مدینہ کی اور شرح مسلم مین ہی کہا بعضی علمانی کہ حضرت کی اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اسپر کہ عیسی بن مریم جب اوترینگی تو اوترین گی حاکم ہوکر حکام اس امت سے بلاوینگی لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین اوترینگی نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہی اسمین کہ ہون نبی اور ہون تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بیان کرنی احکام شریعت اونکی اور مضبوط کرنی طریقہ اونکی اگرچہ ساتہہ وحی کی ہو طرف اونکی پس معنی جملہ مذکورہ کی یہہ ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کی کوئی نبی اسلیی کہ آنحضرت ختم کرنیوالی اگلی نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر ہوتا بعد حضرت کی نبی تو ہوتی علی اور یہہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی حضرت عمر کی حق مین صریحا اسلیی کہ یہہ حکم فرضی اور تقدیری ہی پس گویا کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر متصور ہوتا نبی ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو ہی تصریح کی ہی حفاظ نی مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچہہ اصل نہین ہی اوسکی **وعن** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علی نی قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیی کہ دانہ اوگنی مین پہاڑا جاتا ہی اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف میرے یہہ کہ دوست نہین رکہیگا مجکو مگر مومن **ف** ع یعنی

مومن کامل مجھسی محبت مشروع مطابق واقع کی رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کی تاکہ نکل جاوین نصیری اور خارجی پس جسنی دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض رکھا
شیخین سے مثلاً پس نہ دوستی رکھی اونسی دوستی مشروع پس نہین نقص وارد ہوگا ساتھہ اوس شخص کے کہ دوست رکھی حضرت علی کو اور بغض رکھی ابوبکر اور عمر سی ترجمہ اور
دشمن نہین رکھیگا مجکو مگر منافق نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع پس محبت علی رض کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سی روایت
ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت
کی ابن عدی نی انس سی حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نی جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان
وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وعن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ہٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّہُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُعْطَاہَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
فَقَالُوْا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ
فَبَرَءَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُہُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ اُنْفُذْ
عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْہُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ
لَاَنْ یَّہْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ
الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ اور روایت ہی سہل بن سعد
ساعدی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن غزوہ خیبر کی ف ح خیبر آٹھہ منزل ہی مدینہ سی جانب شام کی اور یہہ غزوہ سن سات مین تہا ترجمہ کہ دونگا مین
یہہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکی ہاتو پر یعنی بسبب اوسکی دوست رکھیگا وہ شخص خدا اور رسول خدا کو
اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون نی یعنی صحابہ نی آئی آنحضرت کی پاس صبح کو اسحالمین کہ سب صحابہ امید رکھتی تہی کہ دیا جاوی
نشان اونکو ف ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھی یہہ نعمت کل نصیب کسکی ہو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہان ہین علی بن ابی
طالب ف ح اور وہ پیچھی رہ گئی تہی بسبب آنکھونکی دکھنی کی بعد ازان اثناء راہ مین یا بعد پہنچنی کی خیبر مین آنحضرت سی جا ملی ترجمہ پس کہا صحابہ نی کہ وہ یا رسول
اللہ شکایت رکھتی ہین اپنی آنکھونکی یعنی اونکی آنکھین دکھتی ہین یعنی بسبب عذر کی حاضر نہین ہوئی فرمایا آنحضرت نی پس بہیجو کسیکو طرف اونکی کہ بلا لاوی اونکو پس لائی
گئی علی رضی اللہ عنہ پس آب دہن ڈالا اونکی آنکھونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکھون کیطرف سی یہانتک کہ گویا نتہا اونکی کچھہ درد یعنی اور نہ سبب درد قسم مدسی اور نہ
ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی رض نی کہ یا رسول اللہ لڑونمین اونسی یہانتک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نی جا اور
گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کی یہانتک کہ اوتری تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کی یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتھہ اوس چیز کی کہ واجب ہی اونپر حق خدا سے
اسلام مین ف ع اور یہان یہہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسی یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃ
یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونیکی فرمان بردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہہ کہ ہدایت کری خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتری اس سے
کہ ہون تیری لیی چارپائی سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نی جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطی بلانی کفار کی طرف اسلام کی اوسکی تاکید کی لیی یہہ بات قسم
کہا کر ارشاد فرمائی اسلیی کہ یہہ اکثر سبب ہوتا ہی اونکی ایمانکا بغیر قتال اونکی کہ متفرع ہوتا ہی اوسپر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سی پس پیدا کرنا
ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنی ہزار کافر کی سی جیسیکہ تصریح کیا ہی اوسکو ابن ہمام نی اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اوسمین

فرمایا ہی آنحضرت نی علی مرتضی کو کہ تو مجھسی ہی اور مین تجھسی بیچ باب بلوغ صغیر کی ف ع یعنی اسلیے کہ اوسکو تعلق ہی ساتھ خصانت کی اور وہ حدیث ہی مشتمل اوپر
فضیلت علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ علی مجھسی ہے
اور مین علی سی ف ح یہہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سی نسب مین **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنی اسمین اشارہ
ہی طرف اس آیت کی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ ت نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست
اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی یعنی جسکو مین دوست رکھتا ہون پس علی دوست رکھتا ہی اوسکو یا یہہ معنی ہین کہ جو شخص کارپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہی پس علی
کارپرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہی اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن**
حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علی مجھسی ہے اور مین علی سی اور نہ ادا کری میری
طرف سی یعنی بند عہد کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد نی ابی جنادہ سی ف ح ع عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی بیچ نقض ابرام
اور صلح اور بند عہد کی تو ادا نہین کرتا تہا یہہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکی قرابتیون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتی
تہی غیر اونکی سی پس جبکہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نی ابوبکر صدیق رض کو حج کی لیے بہیجا تہا اور امیر حاجیونکا کیا تو بعد اونکی نکلنی کی اونکی پیچہی علی مرتضی کو بہیجا تا نقض
کرین مشرکونکی عہد کو اور سورہ براۃ کہ اوسمین اس باب مین آیتین اوتری ہین مشرکونپر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہون مسجد حرام کی بعد اس
سال کی اور سوای اسکی اور احکام بیان کرین پس اوسوقت یہہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کی لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا بہی تہا حضرت ابوبکر کی
لیے اوس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نی حضرت علی سی جسوقت کہ جا ملی علی اونسی پیچہی سی کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نی کہ امیر نہین بلکہ مامور
ہون اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سی چنانچہ یہہ امر مخفی نہین ہے محققین پر **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخَى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان یارون اپنی کی ف ع یعنی دو دو صحابیون مین
آپسمین دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمین دینی بہائی ہوئی اسیطرح اور اور یہہ پانچ مہینی بعد مدینہ کی آنیکی ہوا **ترجمہ** پس آئے علی اسحالمین کہ آنسو
بہاتی تہین آنکہین اونکی پس کہا علی نی کہ بہائی چارہ کروایا آپ نی درمیان یارون اپنی کی اور نہ بہائی چارہ کروایا آپ نی درمیان میرے اور درمیان کسیکی پس فرمایا
آنحضرت صلعم نی کہ تو بہائی میرا ہی دنیا اور آخرت مین یعنی تجکو کیا حاجت ہی کہ کسی اور سی بہائی چارہ کرواؤن **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن
غریب ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيْ
هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهٗ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کی ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نی خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیری تیری
مخلوق مین سی کہا وی وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئی آنحضرت کی پاس علی رض اور کہا یا ساتھ اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف

لہ سوای اسکی نہین کہ دوست اور ناصر تمہارا اللہ ہی اور رسول اوسکا اور مومن جو ہر بار پڑہتی ہین نماز اور دیتی ہین زکوۃ اور وہ رکوع کرنیوالی ہین ۱۲

ع ح کہا ابن جوزی نی کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نی کہ موضوع نہین ہی اور مختصر مین کہا کہ طرق سکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین خصوصیتین اور قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہا محبوب ترین خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سی تہی یا قرابتیون قریب مین سی یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب اور احق ہین ساتہہ احسان کرنی میریلی اور یہہ علی محبوب ترین اوسکی نزدیک خدا کی اور غالبًا یہہ تخصیصات اس سبب سی ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین جاجت ان تخصیصات کی کچہہ نہین ہی اسلیی کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیی کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ مین اگر بعضونکو محبوب بر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کی مناقات اوس سی نہین رکہتی ہی اسلیی کہ مراد مجموعہ وجوہ نہین ہی جیسکہ یہہ مسلہ افضلیت اور احبیت کے بعضی علمانی کہا ہی ضعیف یہہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی مبتدعین کے کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابو بکر کی خلافت پر کرین اور بعضے حدیثونکو نہین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور او جگہہ ارفع درجہ ذی رتبہ اور مسلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی ایسی تنگی کیون کیجی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَانِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو سوال کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ف ع ح اور ایک روایت مین ایا ہی انا مدینۃ العلم اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون اوسکی سی ولیکن خاص اونکی ذکر کرنیسی یکطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسی ہی اسلیی کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین اور اون حدیثونمین سی کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ بات کہ تابعین نی بہی ہین طرح بہ طرحکی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار بابیت کا علی کی تمامین لیکن ہان مختصر ہون وساتہہ باب قضا کی توالتہ ہو سکتا ہی وارد ہوا ہی اونکی شان مین انا اقضاکم جیسکہ آئی رض کی حق مین آیا ہی انہ اقرءہم کہ وہ بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ متمسک کرتی ہین اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سی مختص ہی ساتہہ علی کی نہین ہی تہہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ سی سوائی واسطہ علی رض کی اسلیی کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حال انکہ نہین ہی اونکی لیی حجت امین اسلیی کہ گہر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اوسکی تہہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی لیکن ہی سچا اور احادیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی تصحیح کی ہی اوپر بعضون نی تحسین اوپر بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نی کہ کچہہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نی کہ یہہ حسن ہی باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی بعضے علمانی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد احادیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم اس صحابی کو کسی سی ثقات مین سوائی شریک کی ف ع اور خبر فردوس مین یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا علی بابہا

ف ع ح کہا ابن جوزی نی کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نی کہ موضوع نہین ہی اور مختصر مین کہا کہ طرق سکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین خصوصیتین اور قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہا محبوب ترین خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹونمین سی تہی یا قرابتیون قریب مین سی یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب اور احق ہین ساتہہ احسان کرنی میریلی اور یہہ علی محبوب ترین اوسکی نزدیک خدا کی اور غالبًا یہہ تخصیصات اس سبب سی ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین جاجت ان تخصیصات کی کچہہ نہین ہی اسلیی کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیی کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ مین اگر بعضونکو محبوب بر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کی مناقات اوس سی نہین رکہتی ہی اسلیی کہ مراد مجموعہ وجوہ نہین ہی جیسکہ یہہ مسلہ افضلیت اور احبیت کے بعضی علمانی کہا ہی ضعیف یہہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی مبتدعین کے کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابو بکر کی خلافت پر کرین اور بعضے حدیثونمین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور او جگہہ ارفع درجہ ذی رتبہ اور مسلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی ایسی تنگی کیون کیجی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَانِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو سوال کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ف ع ح اور ایک روایت مین ایا ہی انا مدینۃ العلم اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازونکی اوسکی سی ولیکن خاص اونکی ذکر کرنیسی یکطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسی ہی اسلیی کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین اور اون حدیثونمین سی کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ بات کہ تابعین نی بہی ہین طرح بہ طرحکی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار بابیت کا علی کی تمامین لیکن ہان مختصر ہون وساتہہ باب قضا کی توالتہ ہو سکتا ہی وارد ہوا ہی اونکی شان مین انا اقضاکم جیسکہ آئی رض کی حق مین آیا ہی انہ اقرءہم کہ وہ بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ متمسک کرتی ہین اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سی مختص ہی ساتہہ علی کی نہین ہی تہہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ سی سوائی واسطہ علی رض کی اسلیی کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حال انکہ نہین ہی اونکی لیی حجت امین اسلیی کہ گہر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اوسکی تہہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی لیکن ہی سچا اور احادیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی تصحیح کی ہی اوپر بعضون نی تحسین اوپر بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نی کہ کچہہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نی کہ یہہ حسن ہی باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی بعضے علمانی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد احادیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم اس صحابی کو کسی سی ثقات مین سوائی شریک کی ف ع اور خبر فردوس مین یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا علی بابہا

وعن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسی پس کہا لوگون نی یعنی منافقون نی یا عوام صحابہ نی البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتہہ چچا کی بیٹی اپنی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خاص کیا مینی اونکو ساتہہ سرگوشی کی ولیکن اللہ نی سرگوشی کی اونسی ف ع یعنی پہنچایا مینی اونکو اللہ تعالی کیطرف سی جو کچہہ کہ حکم کیا تہا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس اس صورت مین گویا سرگوشی کی اونسی اللہ نی مینی نہین کی پس یہہ مانند قول اللہ تعالی کی ہی ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہہ ہی کہ اس سرگوشی مین حضرت نی کچہہ مصلحت اوس غزوہ کی اور مانند اوسکی اسرار دنیویہ مین سی کہ متعلق ہین ساتہہ اخبار دینیہ کی کہی ہون نہ یہہ کہ دین کی بات اونسی چپکی سی کہی اور اور ونسی چہپائی اسلیی کہ ثابت ہو چکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سی پوچہا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین اونہون نی کہا قسم ہی اوس ذات کی کہ پہاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہی مگر سمجہہ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب الہی مین اور جو کچہہ کہ صحیفہ مین ہی کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکہی تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی کہ ای علی روا نہین ہی واسطی کسیکی کہ پہنچی اوسکو جنابت یہہ کہ گذری اس مسجد مین سوای میری اور سوای تیری ف ح اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تہی ترجمہ کہا علی بن منذر نی پس کہا مینی واسطی ضرار بن صرد کی کہ کیا ہین معنی اس حدیث کی ف ع منذر ساتہہ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کی بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہی عابدون مین سی کہتی ہین کہ اوسنی پچپن حج کیی اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سی روایت کی شیعہ محض ہی ولیکن فقیہ صدوق ہی اور ابن حبان نی اونکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نی نہین حلال ہی کسیکو کہ راہ کری اس مسجد کو اور گذری اسمین حالت جنابت مین سوای میری اور سوای تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف ع اور کہا جزری نی یہہ حدیث ضعیف ہی باتفاق محدثین کی وعن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو رافع یدیہ یقول اللہم لا تمتنی حتی تریني علیا رواہ الترمذی اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کہ اونمین علی رض تہی کہا ام عطیہ نی پس سنا مینی آنحضرت سی اس حالمین کہ اوٹہانیوالی تہی دونون ہاتہہ اپنی دعا کی لیی فرماتی تہی یعنی وقت بہیجنی اونکی یا نزدیک توقع آنی اونکی یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکہاوی تو مجکو علی کو کہ سلامتی سی پہر کر آوین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکہتی تہی حضرت علی سی اور رنج ہوتا تہا آپکو انکی مفارقت سی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مؤمن رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اسنادا روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی نہین دوست رکہتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکہتا اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی باعتبار اسناد کی وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی برا کہا علی کو یعنی نسب کی جہت سی پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی جسنی اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہہ ہی کہ ہو برا کہا

علی رض کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا مبنی ہو حلال جاننی پر واللہ اعلم بالحال اور یہہ حدیث حاکم نی بہی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے
من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سی من سب الانبیاء قتل و من سب اصحابی جلد **وعن**
عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَہُوْدُ حَتّٰی بَہَتُوْا اُمَّہٗ
وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَہْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یُقْرِضُنِیْ
بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یُّبْہِتَنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا
مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تجہمین ایک مشابہت ہی عیسی سی دشمن رکہا اونکو یہود نی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی مانکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی
لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نی یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہے اونکی لیے اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت علی
نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگی میری حق مین اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت رکہنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میرے ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین ہے مجہہ مین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ
پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میرے اسپر کہ بہتان کریگا مجہپر نقل کی یہہ احمد نی **ف** ح ع اس سے معلوم
ہوا کہ محبت اوسیقدر محمود ہی کہ حد سی نگذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سی زیادہ ہو گمراہی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت
سی باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی اور متصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہے ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سی اسباب مین
محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کے جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہی ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص
کو سعی کرنی چاہیے کہ یہہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا یحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی و یبغضنی اقوام
حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نی اور سدی سی ہی کہ کہا کہا علی نی اللہم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نی مناقب مین **وعن**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ
اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰہُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ
فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ہَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ
مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی براء بن عازب اور زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
اوترے غدیر خم پر **ف** ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین
کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اسوقت مین صحابہ بہت کثرت سی آنحضرت کی ساتہہ جمع تہی **ترجمہ** پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ علی مرتضی رض کا پہر فرمایا **ف** ح یعنی
بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹونکی پالانونکا اور اوسپر چڑہ کر فرمایا **ترجمہ** کیا نہین جانتی ہو تم کہ مین
نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہہ مومنون کے اونکی نفسون سی یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا عرض کیا صحابہ
نی کہ مقرر فرمایا آنحضرت نی یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کے
اوسکی نفس سے **ف** ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکی
کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین **ترجمہ** کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسی ہی ہین پس فرمایا آنحضرت نی بار خدایا جو شخص کہ ہو مین دوست اوسکا پس علی دوست
اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو **ف** ح ع اور ایک روایت مین ہے کہ احب من حبہ

والبغض من البغضة النصر من انصره واخذل من خذله وادر الحق معه حيث دار یعنی دوست رکھہ اوسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمن رکھی اونکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پھیر حق کو ساتھہ علی کی جسطرف کہ پھرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی رض سے
عمر رض نے بعد اسکی پس کہا عمر رض نے واسطے علی رض کی کہ خوشی ہو تمہاری لیے یا حیثیت موجیتی ہو تم گویا اے ابو طالب کی صبح کی مثنی اور شام کی تثنی یعنی ہوئی تم
ہر وقت میں دوست ہر مرد اور عورت مسلمانکی نقل کی بیہقی احمد نسائی ف جانا چاہیے کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتھہ بعضی وایتون کی حضرت علی کی احق
ہونی پر ساتھہ خلافت کی وہ نہیں سے بیچ حدیث اونکی نزدیک قوی کی دلیل ہی کہتے ہیں کہ یہہ صریح دلیل ہی اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہیں کہ مولی یہان
بمعنی اولی ساتھہ امامت کی ہی بسبب قول کی استاذ ولی کم من بمعنی ناصر و محبوب کے والا احتیاج نہتھی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور اس مبالغہ کرنیکی اور دعا
کرنیکی حضرت علی کی لیے اسلیکی جانتی تھی اوپر پہچانتی تھی اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہیں ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیے پس ہوی ولی علی رض کی لیے ویسی ولی کہ جیسی
آنحضرت کی لیے تھی بہت پر یہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکے
بہت ہیں روایت کیا ہی اسکو سولان صحابیون نے اور ایک روایت میں احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی ہی وہنون نے اسکی علی رض
کی لیے اوسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت میں ساتھہ اونکی امام خلافت اونکی ہیں اور ربہت اسکی سناد و نہیں سے صحاح اور حسان ہیں اور التفات نہیں کرنا چاہیے اونکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت میں اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی وہنون نے کہ جملہ اللھم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح
کی ہی اسکی اکثر کی ذہبی نے کہ کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتے ہیں شیعہ سے بطریق الزام کی کہ اوہنون نے اتفاق کیا ہی کہ صحیحین کو اور
کافی ہی ہمکو دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتھہ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیے اور یقین سے کہ یہہ حدیث متواتر نہیں ہی باوجود خلاف کی اسمیں
اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کرنیوالی اسمیں بعضی ائمہ حدیث سے اور عادل اونکی ہیں کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر میں مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی
وسوائی اونکی اور روایت نہیں کیا ہی اسکو کسی نے اہل ضبط و اتقان میں سے کہ جو حدیث کی طلب میں شہر بشہر پھرتی تھی مانند بخاری اور مسلم اور واحد اور سوائے
اونکی کے اکابر اہل حدیث سے اور یہہ بات اگرچہ مخل نہیں ہے صحت حدیث میں لیکن دعوی تواتر کا اسحدیث میں بعید ہے ہی اور اوہنون نے شرط کیا ہی تواتر کو حدیث امامت
میں پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہ میں چنانچہ صاحب محرقہ میں وہ مذکور ہی اور ہم کچھہ اسمیں سے بطور
اختصار کے ذکر کرتی ہیں کہ کہا ہی اہل سنت نے کہ نہیں مانتی ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیکہ لفظ مولی کی کئی معنی آئی ہیں معتق
اور حلیف و متصرف امر میں اور ناصر اور محبوب و متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ میں سے دلیل کی اعتبار نہیں کرتا ہی اور ہم اور شیعہ متفق ہیں اسپر کہ صحیح ہی مراد کرنا
محبوب اور ناصر کو بسبب کہ علی رض مشہد ہمارے اور یار اور مددگار ہمارے ہیں اور سیاق حدیث بھی دلالت اسمعنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہیں ہے
لغت میں اور نہ شرع میں اور کسی نے لغت کی مامومین سے نہیں نے کہ کیا ہی کہ مفعل بمعنی فعل کی آتا ہی اور کہتی ہیں کہ یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور یہہ نہیں کہتی ہیں
کہ مولی ہی اوس سے پس غرض موالات کی بیان کرنی سی بعید ہے اور پھر نہ کرنیکی اونکی بعض سے اسلیکی اسکی بیان کرنے میں رجحان ہوتی لگی اونکی ثابت ہونی اسلیے اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا ہی پھر سی جہت سی ہی وبتقطیر قی میں ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتھہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد حدیث سے لانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر اور یہہ کہتی ہیں کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ بعضی صحابہ ساتھہ علی رض
کی من جہت سے اونہون نے کچھہ شکایت اونکی بعضی امور میں اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی ہتی و صحیح بخاری میں آیا ہی اور ذہبی نے تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ است اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہی و تاکید ابن ماجہ کی اور
الہیثمی صحیح ابن حجر کی کہ مانا ہمنے کہ مولی بمعنی اولی کی ہی لیکن کہاں لازم آتا ہی اولی ساتھہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتھہ قرب اور اتباع کی جیسا کہ قرآن مجید میں

فرمایا ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اوپر نفی اس احتمال کی نہین رکہتی ہین ہم مانا ہمنی کہ مراد اولی ساتہہ امامت کی ہی لیکن
کوئی دلیل نہین ہے اوپر امامت فی الحال کی بلکہ مال مین اور بیچ وقت عقد بیعت اونکی کی مراد ہو اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہی اور علی رض بہی اوس اجماع مین
داخل ہین اور بقرینہ اور روایتونکی کہ مصرح ہین ساتہہ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ دلیل نہین لائی
اسکو علی اور عباس رض اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتہہ اسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی رض وقت خلافت اپنے کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانیسی امام خلافت اپنی
دلیل ہے اسپر کہ جانا اونہون نے کہ نص اسمین اوپر خلافت اونکی کی متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے نہین ہے اور باوجود اسکی علی رض نی خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص
نہین ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی کی اور نہ خلافت غیر اونکی کی جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہی کہ علی اور عباس آنحضرت صلی اللہ
اللہ علیہ وسلم کی پاس آئے اونکی مرض الموت مین اور عباس نے علی رض سی کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو آنحضرت کے فرمانی
سی اور علی رض نی فرمایا کہ نہین طلب کرتا مین الحدیث پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچہنی
کی اونسے اور کیون کہتی عباس کہ اگر یہہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب زمانیکی ساتہہ روز غدیر کی کہ دو مہینی یا کچہہ کم یا زیادہ گذری تہی اور بہول جانا
تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چہپانا اونکا اوسکو باوجود جانیکی اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہین تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر سی یاد رکہتی تہی
اوسکو اور جانتی تہی اوسکو اور باوجود اسکی جو اونہون نے کچہہ تعرض نہ کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سے خلافت علی رض کی نہین ہے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر نہووے تمپر کوئی شخص جیسیکہ اخبار مین آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے
کہ آنحضرت نی رغبت دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتی ہین کہ یاد رکہتی تہی صحابہ اس نص کو ولیکن اونہون
نی اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتہہ اسکی از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رض نی کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہہ
کذب اور افترا ہی اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہی اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سی اونہون نے
نص سنے ہو اور اوسکو دلیل نہ لاوین اور عمل اوسپر نہ کرین یہہ بات محالات سے ہی اور جب ابوبکر رض دلیل لائی ساتہہ حدیث الائمہ من قریش کے کیون نہ کہا صحابہ نے کہ نص خاص
علی رض کی لیے واقع ہی احتجاج ساتہہ اس عموم کی کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سی لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
گمراہ کہتی ہین اور روافض قایل ہین اونکی تکفیر کی اور کہتی ہین کہ سب صحابہ سوائے ان چند تنونکی کافر گئی ہین دنیا سی اور قاضی ابوبکر باقلانی نی کہا کہ جس چیز کی
طرف گئے ہین روافض بسبب اسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلیے کہ چپ چہپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض
نفسانی کی اونسی واقع ہوا تو اور جو کچہہ کہ حدیثین اور اخبار اونسی روایت کی گئین جہوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب رجوع کرنا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف کہ اونکی صحبت مین ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف ہے کہ اونہون نے سستی اور تقصیر کے بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہہ کلام شیخ ابن حجر
کا ہی صواعق محرقہ مین کہ اونہون نے بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہان اور جو کچہہ کہ اوسمین سے مینی بطریق اختصار کی یہان ذکر کیا ہی کافی ہی وباللہ التوفیق

وعن بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نی فاطمہ سی پس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اور دفعہ
پر یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار مین یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی **ترجمہ** پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی رض نی پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سی رضی اللہ
عنہما نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ح اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی رض سی کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتی فاطمہ کے حال آنکہ تم آنحضرت کے

چچا کی بیٹی ہو کہا علی نی کہ مجکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کی سامنی یہہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نی سنا اور راضی ہوئی اور جب علی نی رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اظہار
کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نی فاطمہ کا اونسی **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نی انس بن مالک سی کہ کہا خواستگاری کی ابوبکر نی آنحضرت سی اونکی بیٹی
حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر نہین اوترا ہی حکم تا ہنوز پہر خواستگاری کی اونکی عمر نی اور اور بعضی قریش نی اور حضرت نی وہی جواب دیا جو کہ ابوبکر
کو دیا تہا پہر کہا بعضون نی علی رض سی کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کر دینگی کہا علی رض نی یہہ کیونکر ہو اسحالمین
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نی اور حضرت نی نہ نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی اونکی علی نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو
رب عزوجل میری نی اسکا کہا انس نی پہر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد چند روز کی اور فرمایا ای انس نکل اور بلا لا میری پاس ابابکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان
بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سی کہا انس نی کہ بلا لایا مین اونکو پس جبکہ جمع ہوئی وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹہی اپنی اپنی جگہون پر اور علی رض کہین گئی ہوئی تہی آنحضرت کی کام کی لیی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ
المطاع لسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و
صہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضائہ یجری الی قدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ
ام الکتاب پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دون مین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہین علی بن ابیطالب سی پس گواہ رہو تم کہ مینی نکاح
کیا اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سی علی بن ابیطالب پس گواہ رہو تم کہ مینی نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجورونکا اور
رکہا اوسکو آگی ہماری پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹا ہمنی پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہی تہی ناگہان آئی علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنی علی رض کی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دون تجہسی فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووی تو ساتہہ اسکی پس کہا علی نی
کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہہ اسکی یا رسول اللہ کہا انس نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نی پس قسم اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نی
اون دونونسی اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ بند کر دینی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہی **ف** ع یعنی بعضی صحابیونکی گہر کی دروازی مسجد نبوی مین تہی حضرت نی فرمایا کہ دروازی مسجد کیطرف سی بند کر لو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد
جنبی مسجد مین ان دروازون سی نہ آوی مگر دروازہ علی رض کا کہلا رہا کہ جنابت سی اونکو آنا مسجد مین درست تہا اور یہہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانی آنحضرت کی
اور نہین اشکال آتا ہی اس حدیث سی اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نی حکم کیا سب دروازونکی بند کرنیکا سوائی دروازہ ابی بکر کی اسلیی کہ اوسمین
تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نی اونکو دروازونکی بند کرنیکی لیی حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہہ ہی نہین پس حمل کیجاویگی یہہ حدیث حالت بیماری کی پہلی زمانہ
پر اور اسی واضح ہوتا ہی قول علماء کا کہ اوس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح تر ہی اس سی اور مشہور تر اسلیی کہ وہ متفق علیہ ہی اور
یہہ ترمذی نی روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی یعنی از راہ متن اور اسناد کی یا معنونکی لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بلاشبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور ریاض مین ہی کہ روایت کیا اوسکو احمد نی زید بن
ارقم سی کہ کہا تہی واسطی ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سی دروازی جاری مسجد مین کہا زید نی پس فرمایا آنحضرت نی ایک دن کہ بند کر دو یہہ
دروازی سوائی دروازہ علی کی پس کہا زید نی کہ گفتگو کی اسمین لوگون نی پس کہڑی ہوئی آنحضرت خطبہ کی لیی اور حمد و ثنا کی اللہ کی پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین

مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوای دروازی علی کی پس گفتگو کی اسمین گفتگو کرنی والی تمہاری نی اور تحقیق مینی قسم اسکی نہین بند کیا کچہہ اور نہ
کہولا مینی اوسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا مین ساتہہ ایک چیز کی پس پیروی کی مینی اوسکی اور ابن عباس اور جابر سی بہی حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہین اور
صحیح نہین ہی مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بہی ہو حدیث
علی رض کی حقمین تو حمل کیجاوینگی دونو حدیثین اوپر دو حالون مختلف کی واسطی تطبیق دینی کے درمیان دونو حدیثونکی واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ كَانَتْ لِي
مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُولُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِي وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی علی سی کہ کہا
تہا میری لیی ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی لیی خلایق مین سی آتا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی **ف** ع اور سحر کہتی ہین اخیر شب کے
چہٹی حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکارتی آنحضرت **ف** ع یعنی ساتہہ جواب
سلام کی یا بدون اوسکی بنا بر اسکی کہ سلام استیذان کی لیی جواب ہے یا نہین **ترجمہ** پہر پاتا مین طرف گہر والون اپنی کی یعنی یہہ سمجہہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین
مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ح اور یہہ مرتبہ کسیکی لیی نہ تہا سوای
انکی اسلیی کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہی آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ رض کی **وَعَنْهُ** قَالَ
كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِي
وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ
عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہپر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دے مجکو یعنی مارتا راحت پاؤنمین اور خلاص ہوون سختی اس درد کے
سی اور اگر اجل مین ڈہیل ہی تو پس فراخ کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفعنی ساتہہ زبر فا اور سکون غین معجمہ کے ہی یعنی فراخی کر میری لیی زندگانی مین بسبب دینی
صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین مہملہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہہ بیماری واسطی امتحان و آزمایش میری کی تو پس صبر دے مجکو کہ جزع فزع نہ کرون پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تو نی پہر کہنا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اونکو ساتہہ پانو اپنی کی **ف**
ع یعنی تاکہ متنبہ ہووین غفلت امر اپنی سی اور تاکہ باز آوین شکایت حال اپنی سی اور تاکہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووے اونکی لیی کمال متابعت
حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا راوی نی **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام
کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیی کہ کہی اپنی بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیی کہ اللہ تعالے پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے
ترجمہ کہا علی رض نی پس نہ بیمار ہوا مین ساتہہ اوس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ع
امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رض قریشی ہین کنیت تہی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائی ہین مردون مین سے اور اختلاف ہی انکی سن مین اوسدن بعضون
نی کہا کہ پندرہ برس کے تہی اور بعضون نے کہا آٹہہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے حاضر ہوئی تہی ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوونمین سوای تبوک کی کہ اون دنونمین انکو
آنحضرت خلیفہ کر کر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل مین اور اوسمین فرمایا اونکی لیی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہہ کہ ہووے تو مجسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت
گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تر طرف ٹہنگنی پن کی اور پیٹ آپکا بڑا تہا اور بال اور چوڑے تہی ڈاڑہی اور کشادہ تہا دہن آپکا اور سر اور ڈاڑہی آپکی سفید تہے

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہوئی عثمان رضی کی کہ روز جمعہ کا تہا اور اٹہارہوین تاریخ ذی حجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نی
کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسی اور غسل دیا اونکو اونکی دونون صاحبزادون حسن اور
حسین رضی نی اور عبد اللہ بن جعفر نی اور نماز اونکی پڑہی اونکی بیٹی حضرت حسن نے اور دفن کیا اونکو وقت سحر کے اور عمر اونکی ہوئی تریسٹہہ برس کے اور بعضون نے کہا
پینسٹہہ برس کے اور بعضون نے کہا ستر برس کے اور بعضون نے کہا اٹہاون برس کے اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی

باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم

باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن
بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہین یہہ دس تن صحابہ مین سے مشہور ہین ساتہہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتہہ
جنت کی اور یہہ سب قریشی ہین اور اونکے لیے تقدم اور مناقب اور حدیثین ہین کہ اور اونکے لیے نہین ہین اور جاننا چاہی کہ یہہ بشارت خاص انہین کے لیے نہین ہے بسبب وارد ہونے
اوسکی اہل بیت نبوت کی لیے ہے کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہین اور سوا انکی اور اصحاب کے لیے ہے اور ارادہ کیا ساتہہ ذکر کرنی انکی اعم اس سے کہ ہون مجتمع
ایک حدیث مین یا متفرق حدیثون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ افضل صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہین جیسیکہ تصریح کی اسکی سیوطی نی کتاب نقایہ مین

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتہہ خلافت کی اصحاب شوری کو نہین ہے کوئی سزاوار تر ساتہہ اس کار کی یعنی
خلافت کی ان چند نفر سی کہ وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسے تہی راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تہی کہ ہر ایک کو معلوم تہا بلا شبہہ یا مراد
رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہون خلافت کے یہہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سی راضی تہی پس یہان مراد زیادہ راضی ہونا ہی بہ نسبت اور صحابہ کے
بسبب ہونے اونکی عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کے یہہ بخاری نی **ف** ع حضرت
عمر نی جو ان چہہ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیے کہ آپ اور ابو بکر تو اونمین افضل تہی سب جانتے تہی کہ کیا حاجت تہی اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو
کہ جنکو آنحضرت نی امین امت اور امین حق الامین کہا تہا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سی پہلی فوت ہوگئی تہی اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کی
بیٹی اور بہنوئی تہی متہم ہونیکی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تہا اونمین سے اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر نی ذکر کیا سعید کو اون لوگون مین کہ
آنحضرت راضی تہی اونسے ولیکن اہل شوری مین داخل نہ کیا پہر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہی یا تو ساتہہ عقد ہونی اوسکی اہل حل و عقد سی جس لائق خلافت کے لیے
عقد کیجاوے مانند ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہی بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہی نصیب کرنا مفضول کا باوجود
موجود ہونے اوسکی کہ وہ افضل ہو اوس سے بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کے اوپر امامت بعضونکو قریش مین سے باوجود موجود ہونی افضل کے اونسی اسلیے کہ غیر افضل
کبہی خوب قدرت رکہتا ہی تدبیر کرنی امور دین کے اور خوب جانتا ہی تدبیر ملک کے اور خوب خبر گیری کرتا ہی رعیت کے اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کی دفع کرنیمین
اور رہا یہہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزیکا اوسکی ہاتہہ پر کہ جسکی جانا جاوے صدق اوسکا پس یہہ خرافات شیعہ کیسی اور جہالات
اونکی ہے اور توطئہ اور تمہید ہی اونکے گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہی باوجود نہ ہونی ان چیزونکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین ہے **و**
عن قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم سی کہ کہا دیکہا مینی ہاتہہ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سی اور شل ہوگیا تہا بسبب اسکے کہ بچایا تہا ساتہہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** ع طلحہ نی روز احد کی اپنی تئین آنحضرت کے سپر کیا تہا اور اونکی بدن مین کچہہ اوپر اسی زخم لگی تہی یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا بہی

زخمی

زخمی ہوگیا تہا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹی عبید اللہ کے ہین کنیت اونکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر
ہوئی سب غزوونمین سوائے بدر کی کہ حضرت نی کسی کام کی لیے بہیجا تہا اونکو اور تہی یہہ گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیی گئی دن جمل کے پنجشنبہ مین بیسوین
تاریخ جمادی الثانی کی سن چہتیس مین اور دفن کیی گئی بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی **وعن** جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم من یاتی بخبر القوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہے کہ لاوی میرے پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع
حزب کے ہی یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہوکر اور آپسمین اتفاق کرکر آنحضرت سی لڑنیکی لیے آئی تہی کفار بارہ ہزار تہے اور مسلمان تین
ہزار قریب ایک مہینی کی گرد مدینہ کی پڑہی رہے اور آنحضرت نی گرد مدینہ کی خندق کہود لی تہی اور مسلمان بہت تنگدل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط
کچہہ پتہراؤ اور تیر اندازی ہوئی تہی پہر اللہ تعالی نی ہزار ملائکہ مدد کی لیے بہیجی اور ہوا تند کہ اونسی تمام خیمہ وغیرہ اونکے اکہیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کے پس اوسمین آنحضرت
نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اوس حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نی
کہ تحقیق ہر نبی کی لیے مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت اونکی ابو عبد اللہ قرشی اور مان اونکی
صفیہ بیٹی عبد المطلب کے پہوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہے سولہ برس کے عمر مین اسلام لائے اور عذاب دیا اونکو اونکے چچا نی دہوین کا تاکہ اسلام
چہوڑ دین پس نہ چہوڑا اونہون نی اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوونمین آنحضرت کی ساتہہ اور اللہ کے راہ مین اول تلوار انہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہے
آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ مایل دبلی پن کیطرف قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہے مین بصرہ مین سن چہتیس
مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کے ہوئی اور دفن کیی گئی وادی سبا مین پہر نقل کیی گئی طرف بصرہ کے اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین **وعن** الزبیر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃ فیاتینی بخبرہم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے رہنی والے گرد مدینہ کی پس لاوے میری پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی
تاکہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہیی کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئے اور پندرہ روز تک اونکو گہیری رکہا اور پہر فتح پائی پس یہہ بات
وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین بہی بنو قریظہ تہی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر رض کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیی میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
مان باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیری باپ میرا اور مان میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور اسمین تعظیم ہی اونکے قدر کی اور اعتبار ہی اونکے عمل کا
اور یہہ اسلیے ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر اوسکی لیے کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سی کہا اونہون نے کہ جمع کیی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مان
باپ اپنے دو بار احد مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سے کہا ای بیٹی میرے نہین ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتہہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی **وعن** علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ
یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہی علی نی سی کہ کہا نہین سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی ہون
مان باپ اپنے کسیکی لیے مگر واسطی سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا مینی حضرت سے فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوسوقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو ای سعد
پہینک تیر قربان ہون تیری باپ مان میرے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہین اسلیے کہ مالک بن وہب نام ابی وقاص
کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا مان باپ کا آنحضرت سے زبیر کی لیے بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اور

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہی کہ حضرت علی کو اطلاع نہو زبیر کی لیی فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی رض کو یہہ ہو کہ آنحضرت سی بلا واسطہ کسیکی کہتی نہین سنا مینی اور یہہ منافی نہین ہے اسلیی کہ مطلع ہووی ہون وہ زبیر کی حق مین کہنی پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نی کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہی زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالثہ مین یعنی دو شخصونکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مینی ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوئی ہین سعد تمام غزوونمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی اسمین کہ ڈرتی تہی لوگ انکی بددعا سے اور امید رکہتی دعا خیر کی بسبب مشہور ہونے قبولیت دعا انکیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نی فرمایا انکی حقمین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیی آنحضرت نی انکی لیی اور زبیر کی لیی ماں باپ اپنی کہ فرمایا دونونکی لیی فداک ابی وامی اور نہین کہا یہہ کسیکی لیی سوا ان دونون کی اور تہی یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہے مری اپنی قصر مین بیچ عقیق کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نی کہ وہ اون ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر اونکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سی انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہی اور حاکم کیا تہا اونکو کوفہ کا عمر اور عثمان رض نی اور روایت کین انسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا تحقیق مین اول عربونکا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی میرے پہلی کسی نے تیر راہ خدا مین نہین مارا اور ماجری اسکا یہہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نی ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتہہ ساٹہہ سوارون کے واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب اور مشرکونکی بہیجا پس اوسمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اون کیطرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدِمَۃَ الْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنی اپنی کی مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سی ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کے پس فرمایا آنحضرت نی کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی کری میرے ناگہان سنی ہمنی آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نی کہ واقع ہوا میری دلمین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تنہا ہین مبادا اعداء دین کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین تا نگہبانی کرون اونکی اور خدمت بجا لاون پس دعا کی سعد کی لیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر امت کی ایک امانت دار ہی کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور خاص کیا اونکو ساتہہ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیی کہ انمین غالب تہی یہہ صفت بہ نسبت اورونکی یا یہہ کہ یہہ صفت انمین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی روایتین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اونکی نصایح مین سے یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الارب مبیض لثیابہ مدلس لدینہ الارب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نی کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح فہرانی قرشی ہین اسلام لائی ساتہہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کی اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادون مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ٹہری ہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نی دانتونسی پکڑ کر کہینچین حتی کہ دو دانت آگی کی انکی گر پڑی تہی یہہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مری طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیی گئی

بن ابی وقاص

[illegible]

بتان مین اور نماز پڑہی انپر معاذ بن جبل نی اور عمر انکی اٹہاون برس کی ہوئی **وعن** ابن ابی ملیکۃ قال سمعت عائشۃ وسئلت
من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابوبکر فقیل ثم من بعد ابی بکر قالت عمر
قیل من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح رواہ مسلم اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سی کہ کہا سنا مینی عائشہ رضی سی حالمین کہ پوچہی گئین
تہین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتی اگر فرضا اپنی سامنی خلیفہ کرتی کسیکو صریحا صحابہ مین سے کہا عائشہ نی کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتی پس کہا گیا اور پوچہا گیا کہ پہر کسکو
کرتی بعد ابی بکر کی کہا عائشہ نی کہ عمر کو کرتی کہا گیا کون ہی بعد عمر کی کہ اوسکو خلیفہ کرتی کہا عائشہ نی کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
ح ع کہ امین تہی اور لائق اس کار کی اور ابوبکر صدیق رضی نی بہی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتی تہی اونکو کہ مجکو خلافت سی کیا کام ہی یہہ صلے ہی اور عمر ہی اور ابو عبیدہ
بن الجراح ہی جسکو چاہو انمین خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نی کہ تمسی زیادہ کون لائق ہی پیش کیا تمکو آنحضرت نی واسطی کار دین ہمارے کی یعنی امامت کی پس کون ہی
کہ موخر کری تمکو کار دنیا مین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہہ تہا کہ ابو عبیدہ اولی تہی ساتہہ خلافت کی بعد شیخین رض کی بقیہ اصحاب شوری سی **وعن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ہو وابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر فتحرکت
الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید وزاد
بعضہم وسعد بن ابی وقاص ولم یذکر علیا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہاڑ حرا پر آنحضرت تہی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتہر حرا کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہر جا پس نہین تجہپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضون نی راویون مین سے یہہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بہی حرا پر تہی
ہمراہ آنحضرت کی اور ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع مراد شہید سی علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہین کہ سب شہید ہوئی ہین اور شہادت طلحہ اور
زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کی ہی نہ عین حرب مین بلکہ باہر اوس سی از راہ ظلم کی ماری گئی اور یہہ ثابت ہی ہی کہ جو کوئی قتل کیا جاوی از راہ ظلم کی تو وہ شہید ہے اور
ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا اسکی پہلی جو لفظ زاد کا کہا اسمین مسامحہ ہی اسلیے کہ اسمین معارضہ اور مبادلہ ہوا نہ زیادہ اور اور اشکال یہ لازم آتا ہی کہ سعد بن ابی وقاص قتل
نہین کی گئی ہین وہ اپنی قصر مین مری ہین کہ وادی عقیق مین تہا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہہ ہی کہ یہہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر انمین شہید ہی تہے پس باعتبار للاکثر حکم الکل کی ایسا
کچہہ فرمایا اور یا جیسکہ سید جمال الدین نے کہا کہ لایق یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ تہی موت اونکی بسبب کسی مرض کے ایسی امراض مین سے کہ باعث ہوتی ہین حکم شہادت کی مانند پیٹ کے
بیماری وغیرہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عبد الرحمن بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر فی الجنۃ
وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی
الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ وابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ رواہ الترمذی
وابن ماجۃ عن سعید بن زید روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابوبکر بہشت مین ہے
اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین
اور سعید بن زید بہشت مین اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی ابن ماجہ نی سعید بن زید سی **ف** ع ح سعید
بن زید بہنوئی ہین حضرت عمر کی کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسی منسوب تہین اور بسبب فاطمہ کی اسلام لائی حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری مین وفات ہوئی اونکی اور
مدفون ہوئی وہ بقیع مین کچہہ اوپر ستر برس کے عمر تہی اونکی اور ایک وجہ وجہون شہرت اور امتیاز ان دس بزرگوارونکی سی اوپر بشارت جنت کے یہہ ہی کہ انکی بشارت
ایک حدیث مین واقع ہوئی اور اور بہی کئی وجہین علما نی لکہی ہین والا بشارت مخصوص اور منحصر انہین مین نہین ہے اورونکی لیے بہی آئی ہی صرح بذلک العلماء اور

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوپر ترتیب ہونا چاہیی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ جملہ بیٹون مین واقع ہوا ہی سبکا بالعطف کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس سے حقیت مذہب جماعت کی ثابت ہوتی ہی اور ایسا پر یہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیگر موافق اعتقاد کی لائی ہون پس جا شاد و کلا کردہ تہوڑی سی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عادت کرتی ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی وسیطرح ادا کرتی ہین **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃُ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمُرْوِیٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ اور روایت ہی انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف و پند سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میر یکا دین خدا کی عمر ہی کہ شدت و سختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی **ف** ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتھہ ایکطرح کی خصوصیت اور امتیاز تہا اور حیا شعبہ علمی سے ایمان کا اور ظاہر ا بہت سچا ایسیکی کہا کہی بحکم طبیعت بشری کی ہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہی کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو **ترجمہ** اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین **ف** ح یعنی علم فرایض و میراث یہہ خوب جانتی تہے اور بڑے فصحا صحابہ مین سے تہے اور لکہنی والی وحی کی اور جمع کرنیوالی اور لکہنی والے قرآن کے یہی تہے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین **ترجمہ** اور بہت پڑہنی والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین اُبی بن کعب ہے **ف** ح عہدہ کاتب وحی کا یہی تہے اور اون چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قرآن یاد کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر نہ سید المسلمین کہتے تہی اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہہ پر پڑہون اور یہی سناؤن انہون نی کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نی فرمایا ہان پس وہ روئی آنحضرت صلعم بہی رونے لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ ۱۹ مین حدیثین بہت سی ہین اور بہت خلق کثیر نی **ترجمہ** اور بہت جاننی والا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہی **ف** ح یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سے ہین اور اون ستر مومنین کے تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کروادیا تہا انمین اور عبداللہ بن مسعود مین اور حضرت نی کہا انمین اور حضرت عمر نی کہا کہ اگر معاذ بن جبل بہی اور ابوعبیدہ بن الجراح بہی اور سالم مولی ابی حذیفہ بہی اور ہوتے وقت مین انکو معلم اور قاضی کرکر مین بہیجتا اور ابوعبیدہ بہہ حمت سے تیری مین اٹہارہ برس کے تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹہارہ مین اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خداوندا بہہ حمت سے تیری میری نیند و نیز خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سی محروم نہ کہا اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہتی قسم ہی تیرے غنوت کی جانتا ہی تو کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون بکچہہ اور طرح کہا واللہ علم اور ابن مسعود نی کہا تہی ہم تشبیہ دیتی معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتھہ یہہ بیچہہ مطیع اس آیتکی کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن مین گئے تو کہتی تہی عمر نہ کہ خالی چہوڑا اہل مدینہ کو فقہ سی اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ تنگ دست مین اور بہادون و غیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی یارونکو جو وقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز پر رولاتا تمکو کہا لوگون نی کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہارے کی کہا علم و ایمان قیم ہین روز قیامت تک لوگ حق کو جسکو پہچانین اور رد کرو باطل کو جسکو کہ ہو مناقب انکے بہت ہین زیادہ از حد **ترجمہ** اور ہر امت کی ایسی ہین ہے اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہی **ف** ح اور ایک روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کی ایسی ایک امین ہے اور امین میرا ابوعبیدہ ہے اور اونکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر نی جبکہ آئی عمر بن الخطاب شام سی ملی اونسی جگہ بڑی اور ابر برسا عمر نی کہ کہان ہین بہائی میری لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابوعبیدہ کہا لوگون نی کہ اب آتی ہین ہے

تمہدی پاس پس جبکہ آئی اونکی پاس دیر تری عمر سوار ہی اور گلی لگایا اونکو پہر اونکی گہر مین گئی پس نہ دیکہی عبیدہ کی گہر مین مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور پہر اونکو بجا دہ اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نی کہا ابو عبیدہ کو کہ تم کو اپنی گہر لیجاوین پس آئے اونکی گہر مین پس نہ دیکہا کچہ کہا کہان ہے اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نیمہ اور رکابی اور تلوار حال آنکہ تم امیر ہوا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی دو ہانسی کچہہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نی سوای تیری ای ابو عبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی مین بہت واسطہ سا تہہ آنحضرت کی فہرین مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ زخمی ہوا بر کی اپنی باپ کو خدا و رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور کہینچی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گرگئی تہی اپنی دانتونسی اور دو دانت اونکی گر پڑی بسبب بکالنی کی روئے اور انہون نی یہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضر عمر کی عہد مین اور نماز اونکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابو عبیدہ زندہ ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کارا ونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کرواونکی مشاورت کی ساتہہ تفویض کرتا مین واللہ علم ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا میرے امت مین سی علی ہی ف ع اور اسلیی حضرت عمر نی مشاورت اور بی فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اوظہر تر یہہ ہے کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جاننی والی احکام مخصومہ کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سے افضلیت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر پر ثابت نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شانمین اور بہت نصوص آئے ہین چنانچہ یہہ آیہ صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابو بکر ہی کی شانمین نازل ہوئی کہی پہلی فتح مکہ کی انہون نی اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ انکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہہ کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہے کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور یہہ عمر رضی اللہ عنہم پہر عثمان جانی تو کہ علی و معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ خصومت واقع ہوئی اور تہین دو گروہ جانتین کہ ہر اکہتی تہے بعض اونکے بعض کی اور نہین حکم کیا کسینی اونمین سی ساتہہ کفر و سہرون کی لیکن البتہ بعضی گہنگار ہوئی پس نہین نسبت کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہینگے اور اعتقاد کرنا چاہیی کہ امیر المومنین علی مخطی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور رہی وہ نیز اور ترین لوگونکی ساتہہ خلافت کی اور سوفت صفین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اوسمین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین رہی وہ مستحق خلافت علی نہ کی ہوتی واللہ تعالی نفعنا بمحبتہم یحشرنا فی زمرتہم **وعن** الزبیر قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنہض الی الصخرۃ فلم یستطع فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نے صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی ف ع بسبب مبالغہ کی ہیچ منہزمین قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ مین منافات ساتہہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطے تعلیم امت کی کرتی ہون ترجمہ پس اٹہے آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک بڑی پتہر کی کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سی کہائی دیں ابرار کو پس نہ چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہ ہونی کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی تا کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کیے طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی جنت جیسا کہ ایک روایت مین ہے اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی لیے بسبب اس عمل کی یا بسبب اوس چیز کی کہ کی اوسدن کہ اپنی اوپر جو نکہون اوٹہانی کہ اپنی تیر

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتہ اونکا اور خم لگی اونکی کہوپڑ پر سی حتی کہ ستر مین ہی اونکی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا ہاتہ اوسطی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نی پتہر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس توڑا دائین طرف کا دندان مبارک آپ کا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبد اللہ بن شہاب ہری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ مینگین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین اون گڑہونمین سی کہ کہودی تہی عامر نی واکہ گر پڑین اونمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹہایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہین بس کریگی دوسکو آگ

وعن جابر قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من احب ان ینظر الی رجل یمشی علی وجہ الارض وقد قضی نحبہ فلینظر الی ھذا وفی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی جابر کی کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکہی کہ دیکہی طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہی روی مین پر سحال مین کہ تحقیق مردہ ہی وہ یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکہی روی مین پر چلتا ہی تو اس چاہیے کی دیکہی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت مین یوں آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکہی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیی کہ دیکہی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی

ف ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہے کہ نحب ساتہہ نون اور حاء مہملہ اور ب موحدہ کی بمعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی وبیچ آیۃ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتہہ نون ونون مضمون کی تفسیر کیا ہی مفسرون نی یعنی مسلمانونمین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جو کچہ عہد باندہا تہا ساتہہ خدا کے پس بعضون اونمین سی لوا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا مین کی تہی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بہی حمل کرنا دونو معنونپر درست ہی اور ظاہر دوسرے ہی معنی مین جیسکہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سپرد آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی وحقیقت مین یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو بامراد موت سے غائب ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونی کی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کیطرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی مآل کار مین کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی

وعن علی قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ والزبیر جارای فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کی مونہہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین

ف ع یہہ کنایہ ہی اونکی کمال قربی سی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

وعن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر یعنی یوم احد اللھم اشدد رمیتہ واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکی لیی اوسدن یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

ف ح مناسبت اجابت دعا کی ساتہہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیہ دعا کو ساتہہ تیر کی کرتی ہین جیسکہ کہا کسی بزرگ نی مصرع ازہر کرا زتیر دعا میکنم رواں اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر اندازی کی تہی کہ پہلی رات مین اونہون نی ہی تیر مارا

وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی دعا کی یا الہی قبول کر
یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی تجسی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَبَاهُ وَاُمَّهُ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ
(اي في التفدية ١٢ ع)
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ اور مانکو مگر واسطی سعد کی یعنی روز احد کی
فرمایا واسطی اوسکی روز احد کی پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور مان میرے اور فرمایا واسطی اوسکے یہہ بہی پہینک تیر ای نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع ح تہی یہہ جوان قوی اسلام لائی ابوبکر رض کی ہاتہہ پر اوسوقت مین یہہ ستران برس کی عمر مین تہی اور ایک وقت مین لازم کیا تہا انہون نی اپنی گہر
مین رہنا کہ ایک قبہ مین بیٹہی رہتی تہی اور اپنی گہر کی لوگونکو کہدیا تہا کہ مجسی لوگونکی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہوا مت کسی امام پر **وعن** جَابِرٍ قَالَ
اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرَأٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ
اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ
بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ ہی مامون میرا یعنی میری مانکی قوم
مین سے ہی پس چاہیے کہ دکہاوی مجکو کوئی شخص مامون اپنی کو **ف** ح ع یعنی برابر اور مانند اس مامونکی کہ مین کہتا ہون تا کہ کہل جاوی کہ کسیکا مامون مانند مامون میری کی
نہین ہے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو مامون اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہے قریش مین سے اور تہین والدہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے **ف** اور زہرہ پیش زسی نام ہی عورت کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب کا **ترجمہ** پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ مامون
میرا ہی اور مصابیح مین ہے پس چاہیے کہ اکرام کری مرد مامون اپنی کا جیسیکہ مین اکرام کرتا ہون اپنی مامون کا بدلہ لفظ فلیرنی کی **ف** ع کہا ابن حجر نی کہ یہہ تصحیف ہے
کہتا ہون مین بلکہ یہہ تحریف ہی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ
يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ
تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا مینی سعد بن ابی وقاص سے کہتی تحقیق مین اول اون شخصونکا ہون عرب مین
سی کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مینی اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہہ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین تہی ہماری لیے کچہہ
خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پائخانہ پہرتا تہا جیسی مینگنیان کرتی ہین بکریان یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیونکی
درحالیکہ نہین تہی واسطی اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکی بعضونسی ملتی نہین تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہین مجکو یا توبیخ کرتی ہین
مجکو اسلام پر **ف** ع یعنی نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمدۃ شرایعہ اور مراد یہہ ہے کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجکو اور تعلیم کرتی ہین مجکو نماز اور
عار دلاتی ہین مجکو یہہ کہ اچہی نہین پڑہتا ہون مین نماز **ترجمہ** البتہ تحقیق ناامید ہوا مین اوسوقت یعنی جبکہ اچہی نہ پڑہی مینی نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم
ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میرے اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میری دین مین اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد
بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام مین وہ انکی شکایت کروا بہیجتی تہی لوگونکی ہاتہہ یا لکہہ بہیجتی اور کہا تہا کہ نہین
اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی شرایط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہین ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کی نہین کرتے

پس حضرت عمر نی تہدید کر بہیجی اونکو اور اونہون نی حضرت عمر سی حقیقت حال ظاہر کی کہ مین اونکو آنحضرت کی کسی سے نماز پڑہاتا ہون کہ درازگی کرتا ہون پہلی دو
رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرت عمر نی تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی جیسا کہ تم کہتی ہو اور رد کیا نبی اسد کے باتونکو
اور مراد بنی اسد سی اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتہہ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا اپنی کمال کا ساتہہ بیان واقعے
کی واسطی مصلحت دینے کی اور دفع کرنی عار و نقصان کی دین مین جائز ہی اور صحابہ رض آپسمین فخر کیا کرتی تہی بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وعن** سعد
قال رأیتنی وانا ثالث الاسلام وما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیہ ولقد مکثت سبعۃ ایام وانی
لثلث الاسلام رواہ البخاری اور روایت ہی سعد سی کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنی تئین اور مین تیسرا
تہا اہل اسلام کا **ف** ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکی تہی تیسرا مین مسلمان ہوا اور مراد دو سی ابوبکر اور خدیجہ رض ہین اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون مین ہے تاکہ
حضرت علی نکل جاوین کلام مذکور سی **ت** اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی اون لوگون مین سے کہ اسلام لائی پہلی میرے مگر بیچ اوسدن کی کہ اسلام لایا مین اوسمین اور
البتہ تحقیق ٹہرا مین سات دن اسحالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یعنی مین اسلام لایا بعد دو شخصونکی اور بعد
ازان سات روز گذری کہ کوئی اون سات دنون مین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضی محققین نے کہ تطبیق اسمین اور درمیان خبر عمار کے کہ کہا
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ عبد وامراتان وابوبکر ساتہہ اس طرح کی ہی کہ حمل کیا جاوی قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور
علی یا یہہ کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہہ اونپر **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لنسائہ ان امرکن
مما یہمنی من بعدی ولن یصبر علیکن الا الصابرون الصدیقون قالت عائشۃ یعنی المتصدقین ثم قالت عائشۃ
لابی سلمۃ بن عبد الرحمن سقی اللہ اباک من سلسبیل الجنۃ وکان ابن عوف قد تصدق علی امہات المؤمنین
بحدیقۃ بیعت باربعین الفا رواہ الترمذی روایت کرتی ہین عائشہ رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
اپنی بیویونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سی ہی کہ فکر مین ڈالتا ہی مجکو بعد میرے **ف** ح ع یعنی بعد وفات میری کی کہ میراث چہوڑی
نہین ہے تمہاری لیی اور تمنی اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دی گئی پس دیکہا چاہیی کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسی کیا معاملہ کرینگی اور کون
متکفل تمہارے معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا **ت** اور صبر نہین کرینگی اوپر تفقد احوال تمہاری کی مگر صبر کرنیوالی **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتی ہین مخالفت
نفس پر کہ اختیار کرتی ہین قلت کو اور دیتی ہین زیادت کو **ت** اور صدیق **ف** ع ح یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر
الصدق خرچ کرنی مین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہ نی کہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سی صدقہ دینی والی اور خیر کرنیوالی اسلیی کہ
سوق کلام واسطی نفقات انکی کی ہی پہر کہا عائشہ نی یعنی واسطی شکر گذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کی ساتہہ بیٹی اوسکی کہ ابو سلمہ ہی اور کبار تابعین سے
ہی پلاوی خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سی کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تہا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیونونپر ایک باغ کہ
بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع اور اور روایت مین آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کے ساتہہ دینی ایک باغ کی واسطی ازواج
مطہرات کی کہ بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سی ہی کہ کہا للہ دیا عبد الرحمن بن عوف نی آنحضرت کی عہد مین
آدہا مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدیق کیی چالیس ہزار دینار پہر للہ دیی پانسو گہوڑی جہاد مین پہر للہ دین ڈیڑہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور
تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایک روز عبد الرحمن نی للہ دین صحابہ رض کو ایک سو اور پچاس ہزار دینار پہر جب رات ہوئی بیٹہی اپنی گہر مین اور لکہی ایک فرد ساتہہ تفریق
کرنی تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہی فلانی شخص کے لیی اور عمامہ میرا فلانی کی لیی اور نہین چہوڑا کچہہ اپنی مال مین مگر کہ

لکہا اوسکو فقرا کی لیی پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی پہچی رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعہ فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سی عبد الرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سے فرد پہر پہیر دے اوسکو اور کہا گیا اونکی لیی کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اوسکیکا اور چاہیی کہ کری
اپنی مال مین جو کچہہ چاہی اور تصرف کری اوسمین جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلی اسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور آیا ہی
کہ تیس ہزار بردی اونہون نی آزاد کیی اور بعد وفات کے چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین اسی اسی ہزار درہم آئی اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہہ درہم **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی بیویون اپنی کی کہ
تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ لپون اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کرنیمین بعد وفات میرے وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی پلا عبد الرحمن
بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون نی کہا کہ یہہ
کلام آنحضرت کا ہی اسلیی کہ آنحضرت نی جانا تہا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سی احسان بہ نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا
ہی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا
فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کبار صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** ح نجران
ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہے کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کی
ترجمہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہمارے ایک شخص امانت دار کہ ہماری حق مین خیانت نہ کری تا کہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ
البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لایق اسکی کہ کہا جاوی اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ **ف** ع کہ دیکہی
کون اس منصب کر مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینی امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پس
بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنی پر بعد وفات آپکی
فرمایا آنحضرت نی کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابو بکر کو پاؤگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا مین راغب
آخرت مین **ف** ع اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق یہہ ہے کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تا کہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا اور
ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کی ضعیف اپنے نفس
کی حق مین ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہہ امارت کی امین یعنی نہین سرزد ہوگی اونسی خیانت نہین ڈرتا
ہی بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسے ملامت کرنیوالی کی سی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین
جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کامون مین سے تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کی سی وہ کام کیی جاتے ہین اور نہین ڈگاتا ہی اونکو قول کسی قایل کا ؛

اور نا غرض کسی معترض کا اور نہ ملامت کرنیوالی کی ملامت کرنیوالی کی پاوے ہدایت میں ہی تجدد وہ یوانی امر اسر قویانی نفسہ ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم علی کو حالانکہ تحقیق نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو ملا خلاف فحال خلافت اونکی میں پاوگی اوسکو راہ راست سے کہانیوالا یعنی مرشد مکمل راہ راست پانیوالا کامل پکڑیگا اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی ہیہ احمد فی ف ع یعنی ہیہ امر سپرد ہی تمہاری طرف امت اسلیکی تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنی والی اجتہاد میں نہیں جمع ہوتی تم مگر حق صرف پر اور اسحدیث میں ذکر حضرت عثمان رض کا نہیں ہی اور بعضوں نی ذکر کیا ہوا اور راوی بہول گیا ہوا اور بعضوں نی کہا کہ ابوبکر کی پہلی ذکر کرنی میں شاید وہی طرف مقدم ہونی اونکیلی اور نہیں نی ذکر کیا عثمانکو صریحا لیکن لازم کہنی میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہیں حضرت علی پر اور ممکن ہی ہیہ کہا جاوے کہ معنی لازم کم فاعلین کے ہیہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سے اسلیکی میں جانتا ہوں قضاء وقدر الہی سی کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمر ونسی پس اگر وہ مقدم کیی جاوین تو فوت ہوا ور اونکی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر ہی اونکی لیی بہی خلافت پس یقین ہی کہ علی کو تم سے پہلی امیر نہیں کرنیکی پس ظن یہاں بمعنی یقین کے ہی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ احدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تنصیص تعین نہیں کی کسیکی خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتھ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بواسطہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ وصحبنی فی الغار واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق ومالہ من صدیق رحم اللہ عثمان یستحیی منہ الملئکۃ رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور یہہ ہی حضرت علی رض سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کردیا مجسی اپنی بیٹی کا اور سوار کرلایا محکو اونٹنی پر طرف ہجرت کی ف ع یعنی مدینہ کی آیا ہی ابوبکر صدیق نی واونٹنیان مال کر اور تیار کرکر رکہہ چہوڑیں تہیں کہ توکب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجی اور سوار ہو جیسی فرمایا آنحضرت نی کہ میں سوار نہیں ہونگا مگیر یہ کہ میری قیمتی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہیں کرنیکا میں پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی فرمایا نکو تو رحمۃ اللہ ساتہہ رہا میری غار میں یعنی وقت ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کردیا اوسکو حق گوئی نی اوس کو تعین کہ نہیں اوسکی کوئی دوست کوئی وہ دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مدارات کے نہ مطلق دوست کیونکہ ایسمیں تو شک ہے ہی نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی ہتی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالے عثمانکو حیا کرتی ہیں اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو ساتہہ علی کی جدہر کہ پہری علی ف ع یہہ حدیث موافق ہیں حدیث کی بہی سیوطی نی جمع الجوامع میں ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران یعنی قرآن ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ قرآن کی ترجمہ نقل کی ہیہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف میں جانا چاہیی کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی ہی معانی پہایا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ لینی اور وہ نبی ہاشم ہیں اور یہہ شامل ہیں ال عباس اور ال علی اور ال جعفر اور ال عقیل کو رضی اللہ عنہم سے اور کبہی بمعنی اہل اور عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہیں اونمیں ازواج مطہرات ہی اور نکالدیا آنحضرت کی بیویونکا اہل بیت میں سی کابرہ ہلی اور مخالفت بہی قاسم یہ کرمی کی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اسلیکی خطاب انہیں کی ساتہہ ہی اول آیہ میں اور آخر آیہ میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں سی کہ درمیا نمیں واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق وانتظام سی امام محمد فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیویونکو اسلیی کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ علی اور فاطمہ کی صحیح نہیں

اور یہہ بہی کہا کہ اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیویان آنحضرت کی ہین اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بہی اونمین سی ہین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی اونکی
اہل بیت مین سی ہین بسبب معاشرت اور ملازمت اونکیکی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر مین سمجہا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتہہ فاطمہ
اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہین انس رض کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کی گہر پر جب نماز فجر کی لیی مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوۃ
یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر کہڑی ہین پس فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ کناری ہو جا پس مین گہر کی اندر چلی گئی پس آئی علی اور
فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہے اور وہ دونون لڑکی چہوٹی تہی پس بٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گودی مبارک مین اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتہہ
سی اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتہہ سی اور چمٹایا اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری
ہین ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میرے حرام ہی ہر حائض پر عورتونمین سی اور
ہر جنبی پر مردونمین سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین نہین حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا حاصل یہہ
کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی ہی کہ بیت تین ہین بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین نسب کی جہت سی اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہین اور کہتی
ہین فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہین اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتونپر بہت خاص اور بہت
مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہین اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین رض اونکی درمیان مین سی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہین اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیون اونکی کی حدیثین
بیشمار وارد ہوئی ہین اور مولف نی ذکر کیا ہی اسباب مین بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو
اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنسرور کی انپر یا بسبب داخل کرنی اونکیکی اہل بیت مین اور ذکر
نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیی ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہین ساتہہ مناقب مخصوصہ کی یا اس سبب سے کہ نہ داخل کیجی اونکو اہل بیت مین
بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف مین اطلاق اہل بیت کا اونہین چارونپر ہوتا ہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَ
حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا جب
اوتری یہہ آیۃ بلاوین ہم اپنی بیٹونکو اور تمہاری بیٹونکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ ہین
اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع جاننا چاہیی کہ اس آیۃ کو آیۃ مباہلہ کہتی ہین اور بہل بمعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زیر کی بمعنی لعنت کی
اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسریکو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکی اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین
اور عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی قوم آپسمین اختلاف اور تکذیب ایک دوسریکی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسریکو اور کہتی لعنۃ اللہ
علی الکاذب والظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیۃ اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجسی اس قرآن مین یا دین مین پیچہی
اسکی کہ آیا ہی تجکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاوین ہم اپنی بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذاتونکو پہر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کے جہوٹونپر ہم ہون یا تم انتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیی ہوئی حسن
اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دنونمین اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کے اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا
پس جب پیشوای ترسایون نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی وای تمپر مین دیکہتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکی جگہہ سی اکہیڑ
دی تو اوکہیڑ دی دیکہا چاہیی کہ کیا انوار تجلی اوسوقت اونکی مونہونپر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب یگانہ
کا کہ اوس نور سی آشنا ہی کہ کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسانی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہہ انکی وگرنہ ہلاک ہو جاؤگی اور جڑ سی اوکہڑ جاؤگی پس جبراً
قہرا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر مباہلہ کرتی وہ
مسخ کیی جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سی اوکہیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندونکی
کہ درختونپر ہین **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ
قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالمین کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت
نی اونکو یعنی کملی مین پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہہ امام حسن کے پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو
پہر پڑہی یہہ آیۃ نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی
ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی اونکے اہل بیت مین سے ہین اسلیی کہ اسکی پہلی بہی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من
النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ دینی مردون اہل بیت
کی جیسکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سے اور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہہ پلیدیون کی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر لوگ **وعن**
الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق اوسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئی
اور انہون نی مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نی تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتون
اوسکیکو اونکی لیی گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کی اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی
دایہ کہ پوری کری رضاعۃ اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانی کامل کی جنت مین ہے یا مصدر ہے بمعنی دودہ پلانیکی اور اسمین دلیل
ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدہ کی گیی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہے **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰ حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ
فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ
قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹہی ہوئین پس آئین فاطمہ رض یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین نہین چہپتی تہی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی **ف** ع یعنی کچہہ بہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہو سکتا تہا اونکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایک ہی طرح چلتی تہی **ترجمہ** پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ رض کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹہی میرے کو پہر بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو **ف** ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی دائین طرف بٹہایا یا بائین طرف **ترجمہ** پہر بات کی اونسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنی لگین پس جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کی لیی پوچہا مینی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ نی نہین ہون مین کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بہید آنحضرت کا **ف** ع ح یعنی جو چیز اونہون نی چہپائی مین اوسکو کیونکر ظاہر کرون اسلیی کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید بڑون اور دوستونکا اغیار سی **ترجمہ** پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ رض سی قسم دیتی ہون مین تجکو ساتہہ اوس حق کے کہ واسطی میرے ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوۃ یا محبت نہین طلب کرتے مین تمسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تجسی آنحضرت نی کہا فاطمہ نے ای پر اب آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے ایپر جسوقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نی مجسی اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نی خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتی تہی مجسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نی دور کیا قرآن کا اس سال مین مجسی دو بار **ف** ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا برس روز مین رمضان مین اوس سب کا دور کرتی تہی یادداشت کی لیی اور تاکہ ظاہر ہو جاے ناسخ و منسوخ دور مین اور اسمین اشارہ ہی طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی **ترجمہ** اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی **ف** ح اسلیی کہ دو بار دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کی تا کامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت **ترجمہ** پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاعت پر اور معصیت سے اور بلاؤن مین خصوصا میرے مفارقت پر پس تحقیق مین اچہا پیش رو ہون واسطی تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بی صبری میری تو سرگوشی کی مجسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہے تو کہ ہووی تو بہترین عورتونکی بہشت کی عورتون مین سی یعنی تمام عورتون سی بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کی عورتونسی یا فرمایا ہووی تو عالمین کی عورتونکی سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور خدا سے راضی اور شاکر رہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی پس سرگوشی کی آنحضرت نی مجسی پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نی مجسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت اونکی ہون کہ اونکی پیچہی جاؤنگی مین **ف** یعنی بعد اونکے جلدی اس عالم سی جاؤنگی مین پس ہنسی مین جانا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن بیویون پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سی بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کو عموم نساء سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر اپنی سی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف ان چیزونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اونپر فضیلت فاطمہ کے ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتونپر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ رض کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ رض پر بسبب اسکی کہ عائشہ رض پیغمبر کی ساتھہ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی رض کی ساتھہ
اور اسمین شبہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سی لیکن حدیثونمین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نی فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور
تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ عائشہ رض مجتہدہ نہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی
تہین اور سیوطی فتاوی مین کہتی ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر مذہبونکا یہہ کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ رض سی اور بعضی کہتی ہین کہ برابر ہین فاطمہ رض اور عائشہ رض اور
بعضی توقف مین رہی ہین اور استروشنی حنفیہ مین سی اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بہت مایل ہین اور جب امام مالک رح سی پوچہا تو اونہون نی کہا کہ فاطمہ رض پیغمبر کی گوشت
کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کی گوشت کی ٹکڑی پر اور امام سبکی نی فرمایا ہی کہ جو کچہہ کہ مختار ہمارا اور دین ہماریکا یہہ ہی کہ فاطمہ
افضل ہین بعد اونکی مان اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ رض اور عائشہ رض مین اختلاف رکہتی ہین اور حق یہہ ہی کہ حیثیتین مختلف ہین
اور بعضی افضلیت بمعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتی ہین کہ علمانی اعتبار کیا ہی لیکن کوئی بحسب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ اور
حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نی کہ یہہ فاطمہ کبری ہین بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیونمین
چہوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیویونکی نکاح کیا اونسی علی بن ابیطالب نے سنہ دوسری ہجری مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا
انپر یعنی شب زفاف ہوا انسی ذیحجہ مین پس جنین اونسی حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کے وفات کی چہہ مہینی بعد اور
بعضون نی کہا تین مہینی بعد اس حالمین کہ عمر اونکی اٹہائیس برس کے تہی اور غسل دیا اونکو علی نی اور نماز پڑہی اون پر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت
کین اونسی حدیثین علی نی اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوای انکی کہا عائشہ رض نی کہ نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوای
باپ اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني**
فمن اغضبها اغضبني وفي رواية يريبني ما ارابها ويؤذيني ما اذاها متفق عليه اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہین **ف** ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نی ولا افضل احدا
علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** پس جسنی غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجکو **ف** ح ع یعنی بسبب حرمت و اتحاد کی پس اسمین ایک
طرحکی تشبیہ بلیغ ہی پس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر یہہ ہے اسطرحکا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط
کی اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نی علی رض
سی اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نی اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو
اللہ نی اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجکو **ترجمہ** اور ایک روایت مین ہی یعنی
بعد قول آنحضرت کی فمن ابغضني یا زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہی مجکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجکو یعنی باطن مین
وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع روایتونمین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نی چاہا کہ نکاح کردی ابوجہل
کی بیٹی کا کہ نام اوسکا غوراء تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نی خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام نام
تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سی آپ نی فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دینی کا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونیکی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضی آئی اور عذر خواہی کے

اور کہا میں ہرگز نہیں کرنیکا وہ چیز کہ آپکو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور اسی حدیث کی بہت طرق ہیں اور روایت میں ہے اس حدیث کا یوں آیا ہی کہ کہا مسور نے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی سحابین کہ وہ منبر پر تھی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی ہیں اذن چاہتی ہیں مجھی یہہ کہ نکاح کردیں ابوجہل کی بیٹی کا علی بن ابیطالب سی اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہہ کہ اراوہ کرے بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدی بیٹی میری کو اور نکاح کرلی بیٹی اوسکی سی سر سوا اسکی نہیں کہ فاطمہ مجھ سی امیر ہی خلق میں دلتی ہی مجھکو اور شرح مسلم میں لکھا ہی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا یذا اوسچیز کی حاصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب وجہون کی ایک تو یہہ نکاح کرنا اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس لاکی ہوتی علی آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب ہی شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے کہا کہ نہیں تہی مراد آنحضرت کی قول سی اذن منع کرنا جمع کرنی اوسکی سی بلکہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ آنحضرت نی خبر دی قضاء الہی کی کہ مقدر یہہ ہے کہ دونون نہیں جمع ہونگی اور یحیی بن سعید بن القطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا میں عبد اللہ بن داود سی قول نبی کا لا اذن لال ان سب ان یطلق بنتی وینکحہا ابن ابی طالب کہ حرام کیا اللہ تعالی نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر اونکی حیات میں ساتہہ قول اپنی کی وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں اذن دیتا میں نی حلال ہوا علی کو یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا میں عمر بن داود سی کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ ٹکڑا ہی میری گوشت کا ہی خلق میں دلتی ہی مجھکو وہ چیز کہ خلق میں دلتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کو وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی ہی دونون نے ہتین جا فظ ابوالقاسم دمشقی نی اور جامع میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نی فاطمہ سی کہ روکدیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہی فاطمہ کی دل کو اور کشادہ دل کردیتی ہی مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کردیتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگی روز قیامت کی سوا نسب میری کی اور سبب میری کی اور مسلسل میری کی صلوعتی من وایت ابی ایوب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہووینگا دن قیامت کا پکاریگا پکاریوالا عرش کے اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ علی الصراط فتمر معہا سبعین الف جاریۃ من الحور العین کالبرق یعنی اے اہل محشر جہکا لو تم سر اپنی اور بند کرلو نگہین اپنے یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر گنگی فاطمہ ساتہہ ستر ہزار مؤمنون کی حورعین سی مانند گذرنی بجلی کی اور تو بان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب سی ملکر اخیر کو فاطمہ سی ملنی کو آتی و جب آپ سفر سی آتی تو سب سی پہلی فاطمہ کی پاس آتی **وعن** زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اوسنی کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہماری خطبہ فرمانی ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوسمین پانی تہا نام کہا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم **ف** خم تہا پیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ مین ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** اور اوپر گذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سی اور

متوجہ ہونی اونکیکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین انتہی اور شیخ نے لکہا ہی کہ غدیر خم کہ اوپر بیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوس سے ہی غدیر خم
پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کے اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتہہ اوس چیز کی کہ نفع دے اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو نیند غفلت سے
پہر فرمایا آنحضرت نی ای پر بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا تمسی یہہ ہے کہ وحی بہیجی جاتی ہی طرف میری قریب ہے
کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان
لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تہے اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذیحجہ مین تہا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع سی
اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہین
جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیرش کی گرانی اور بوجہہ اور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح ہی قاموس مین
اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین بمعنے دو امر دن عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی ہونی
قدر اونکیکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ بوجہ زمین کے ہین
جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ اونکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکیکی بنسبت اور حیوانات کی اور مشابہت
دی گئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس باتمین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکے جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد
ازان بیان کیا ثقلین کو اور فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی
ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہے واسطی استقامت کے یا سبب ظاہر ہونے
نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نامونمین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس مین سے اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل کرو اوسکا
اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سی عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانی حق
سبحانہ تعالی کی وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی
پس چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کی ف ع یعنی محافظت اوسکیکی اور رعایت کرنی
الفاظ و معانی اوسکیکی اور عمل کرنیکی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہے کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتہہ عذابونکی بہی واسطے اوسکی کہ ترک کری متابعت آیتون
کی اور ممکن یہہ بہی ہی کہ آپ نی اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطے اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت
اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سے اوپر قصور کرنی تمہاری کی بیچ حق اہل بیت میری کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ ہو مراد ایک سے
آل اونکی اور دوسرے سی بیویان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونونپر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی
فرمایا اسکو آپنے تین بار ترجمہ اور ایک روایت مین یعنی بدلے اولہما کتاب اللہ کی یون آیا ہے کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل نعت مین رسی کو کہتی ہین اور بمعنی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچاوی بندہ کو اوسکی رب کیطرف اور وسیلہ ہو اوسکی قرب کا یعنی قران عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قرب کا کہ جو کوئی ساتھ اوسکی جنگل ماری عذاب خدا سی ڈر رہو اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کری کتاب خدا کی ف یعنی ایمان لاوے اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہودی راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دی اوسکو یعنی کسی جہۃ کو جہات متعددہ سی یعنی جو کہا اوپر مذکور ہوا مین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قران مانند رسی ذو دو جہتین کے ہی ایک جہۃ کو وسیلہ ہی ترقی کا اور ایک وجہ کو سبب ہے تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محجوبین کے لیی اور خون تہا محجوبین کے لیی تصیل یہ کثیرا اور وہیدی یہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نی القران حجۃ لک او علیک یعنے قران دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نی وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہے مومنونکی لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بہ بدہ آمین رب العالمین وعن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ نہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب پر کہتی سلام تجہ پر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سی ہے مدینہ مین دیکہا کہ دس بازو رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی ہین اور ذو الجناحین لقب رکہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مین جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انہی اور سلام لائی جعفر بعد کہ اس آنحضرت کی اور دس برس یہہ بڑہتی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سے اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسے اونکی بیٹی نی کہ وہ عبد اللہ بن اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کے عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی اور تلوار کے وعن البراء قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا دیکہا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالیکہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی درحالیکہ کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ء اور شک نہین ہی اسمین لاوہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہے تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ کہا مولف نی وکنیت اونکی ابو محمد تہی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچپن مین اور بعضون نی کہا سنہ اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونسٹہ مین اور بعضون نی کہا سنہ پینسٹہ مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین اور روایت کین حدیثین اونسے اونکی بیٹی حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نی اور بہت سے جماعت نی اور جب قتل کیی گئی باپ اونکے علی بن ابیطالب کوفہ مین بیعت کی گئی موت پر چالیس ہزار آدمیونسے زیادہ نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابیسفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین مین بیچ سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین ع کی کنیت ابو عبد اللہ ہے پیدا ہوئی پانچوین شعبان مین بیچ سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا اونکا حضرت حسن کی جنی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی عاشورے کی دن سنہ اکسٹہ مین بیچ کربلا کی زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی لیکر آیا اونکی لعش اور اہل بیت کو عبد اللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضون نے کہ قتل کی گئی ساتہہ حسین کے اونکی اولاد اور رہا مہیون ماد اہل بیت اونکی سی تہی مرد اور عورت حسین کے روز قتل اونکی بلکہ اٹہاون برس کے تہی وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی کی دن سی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی مکرر فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو **ف** ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زیر کاف مخفف کی کتنی ہی معنون پر آیا ہی ایک اون معنون مین سی معنی صغیر کی بہی ہی اور یہان یہی مراد ہی **ترجمہ** پس نہ درنگ کی آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک اون دونون مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکون پر کہ گلی سی لگائی اونکو اور پیار کری از راہ شفقت و محبت کی اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکون و غیرہ سی **وعن** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو بکرہ سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی دائین طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگون پر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی وسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے **ف** سید وہ کہ فائق ہونیکی مین اور بعضون نی کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم **ترجمہ** اور امید ہی کہ خدا صلح کروا دی بسبب اسکی درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانون سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی سی دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کی ساتہہ اور امام حسن اوسدن احق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیے کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس جہان مین کی اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلیے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہواخواہون پر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونی کی اون پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی لیے صلح امام حسن کی دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونون سی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہماری ہاتونکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی تہی حالانکہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہ پر چڑہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اوتارتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکی کی لیے ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو کہ کرتی ہون اوسکو کسیکی لیے فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی بلاشبہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کروا دیگا بسبب اسکی درمیان دو فرقون کی

مسلمانون سی اور معاویہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوستی تہی زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی اور بلاشبہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ اوس زبان کو یا ہونٹ کو کہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کیا اوسکو احمد نی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ اَحْسِبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَھْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبداللہ بن عمر سی اس حال مین کہ سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نی یعنی اہل عراق مین سی حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبدالرحمن سی گمان کرتا ہون مین سایل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارتا ہی مکہی کو **ف** ع ح یعنی اگر محرم مکہی کو ماری تو جائز ہی یا نہین اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہین لازم آتا **ترجمہ** کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچہتی ہین مجہسی مکہی کی مارنی سی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی کی حال آنکہ قتل کیا اونہون نی رسول خدا کی بیٹی کی بیٹی کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سی یا اسکی رزق سی ہین کہ دیا مجکو وہ دنیا مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتہہ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان بمعنی گہانس خوشبودار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ ان معنونکی بہی از راہ تشبیہ کی اطلاق فرزند پر کرسکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول وغیرہ کی ہو پس انکو ریحان اسلیی کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسی لیتی ہین اونکی اور ریحانا ی اور ریحانی ساتہہ زیرنون اور جزم ی کی بہی روایت ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَھُھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین تہا کوئی بہت مشابہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کے بہی کہ تہی وہ مشابہ ترین لوگونکی ساتہہ رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع دوسری فصل مین بیچ حدیث علی رض کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تر ہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن مین **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہی کہ سکہلا اوسکو کتاب اللہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع سینہ سی لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہی اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہی مراد حکمت سی حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سی مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوس چیز پر کہ سزاوار ہی اور بعضون نی کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضون نے کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوئی ابن عباس تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے اور تہی وہ بہترین اس امت کے اور بڑے عالم اس امت کے دعا کے اونکی لیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکہا اونہون نے جبرئیل کو دو بار اور نابینا ہوئی وہ اخیر عمر مین اور مری طائف مین سنہ اٹہسٹہہ مین بیچ ایام ابن زبیر کی اسحال مین کہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کین اونسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے **وعنہ** قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ ھٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور یہہ بہی روایت ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پائخانہ مین پس کہا مینی

واسطی آنحضرت کی پانی وضو کا **ف** ح یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گہر میمونہ خالہ اپنی کی کہ ازواج مطہرات سی تہین رات کو رہی تہی اور آنحضرت
تہجد کی لیی اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسیکہ باب قیام اللیل مین گذرا **ت** پس جب آنحضرت نکلی پائخانہ سی فرمایا کہ کسنی رکہا ہی یہہ پانی پس خبر دی
گئی یعنی گہر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن عباس نے رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اس سے فقہ متعارف کہ مختص ہے ساتہہ فروع معاملات اور خصومات کی
کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیی اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیی کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت
کی ابن عباس کے حقمین کہ بڑی فقیہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی
چاہیی مصرعہ کہ مردان ز خدمت بجای رسند **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ
اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّي اُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي
عَلٰى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَاِنِّي اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن کو پہر کہتی خداوندا
دوست رکہہ تو ان دونون کو اسلیی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونون کو **ف** ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی تہی اور
اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی مانکا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کے والد عبد اللہ بن المطلب کے اور آنحضرت
بعد دوست رکہنی زید کی اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایک جای جمع کرتی اور شریک اونکا کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی اسامہ
رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین **بیت** زانکہ ترا بر من مسکین نظر است ٭ آثارم از آفتاب مشہور تر است ٭ اور جب آنحضرت کی وفات
ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نے کہا سنہ چون مین کہا ابن عبد البر نی
کہ یہہ نزدیک میری صحیح تر ہی اور حضرت نی جو ان دونون صاحبونکی حقمین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی **ت** اور ایک روایت مین ہے
کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی رانون پر یعنی داہین ران پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن بن علی کو اپنی
دوسری ران پر پہر ملاتی دونونکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونون پر
نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي اِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ
تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا
لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي اٰخِرِهِ
اُوصِيكُمْ فَاِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ
طعن کرتی ہو اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکی کے پہلی اس سے **ف** ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کی طرف بیچ غزوہ
موتہ کی کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی مین عائشہ سی آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوسپر **ت** اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کی **ف** ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی اور سبقت

اوسکیکی اسلام مین اور بسبب قرب اوسکیکی مجسی اور ان دونونکی امارت مین طعن اسلیی کرتی تہی بعضی لوگکے یہہ موالی سی تہی اور عرب مناسب نہین جانتی تہی امیر کرنا
موالی کا اور عار بہت کرتی تہی اونکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت
کے اور علم کی اور تقوی کی اور پیچہا ناحق اونکا دینداروں نی تو جو لوگکے پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل کی
سردارون مین سی اونکی دلونمین اس سے خلجان ہی رہتا تہا خصوصاً منافقین کہ وہ بہت ہے طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی انپر اور آنحضرت نی زید کو
کتنے ہی لشکرونپر امیر کرکر بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی نیچی اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابیطالب بہی تہی اونمین
پہر بہیجتی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلاء صحابہ کی تہی ترجمہ
اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوبترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ بہی جملہ محبوبترین لوگونسی ہی نزدیک میرے پیچہی باپ اپنے
کی **ف** ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین
کو کہ اونمین ابوبکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نی اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثناء اسحالمین بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم
ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث مین
لایا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سی ہے **ف** ع کہا مولف نی کہ زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور اونکی مانکا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن مین سے تہی نکلی تہی اونکو لیکر مان انکی اپنی قوم کی ملاقات کی لیی پس آنحضرت کی لوگ جو اودہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دونونمین لڑکی تہی آٹہہ برس کے پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خریدا اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پہوپی خدیجہ کی لیی چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہون نی زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نی قبض کیا
اونکو پہر اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکے چہٹانیکی لیی کچہہ دیکر پس آنحضرت نی زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میرے پاس
اور چاہو اپنی اہل مین چلی جاو پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی
آنحضرت ساتہہ زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک
کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیہ ادعوہم لابائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی کی یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو
زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام بہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوا ہے اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی
پہپی کے بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقتی کی پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا
نام نہین لیا ہی سوائے زید کی اس آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجنا کہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی
اور قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسحالمین کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچیس برس کے تہی **وعنہ** قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ
حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَائِہِمْ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ اور یہہ بہی عبد اللہ بن عمر سی منقول ہے

کہ کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام ازاد پیغمبر خدا صلعم کی نتہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد ف ح ع یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیی کہ آنحضرت نے
اونکو مونہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب مونہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اور لانا اسحدیث کا اس باب مین واسطی آگاہ کرنی اسبات کی ہی
کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی ترجمہ یہانتک کہ اوترا قران یعنی آیۃ اوسکی ادعوہم لابائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سارے آیۃ یون ہے وما جعل
ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواہکم واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل ادعوہم لابائہم ہو اقسط عند اللہ فان
لم تعلموا اباءہم فاخوانکم فی الدین وموالیکم الخ یعنی نہین ٹہیرایا مونہہ بولی بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہارے مونہونکی ہین اور اللہ
فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نامونکی ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کی نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکی باپونکو پس بہائی
ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہارے یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کی اوترنی کی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی
تہی جب یہہ آیۃ اوتری تو اس کہنی سی منع کی گئی اور حکم ہوا کہ اگر اونکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا
ای دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا سرا یہہ ہی انت ہی بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانۃ اوسکی **الفصل**
الثانی فصل دوسرے **عن** جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وہو علی ناقتہ القصواء
یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی رواہ الترمذی روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اس حال مین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی
ف ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کانکا کٹا ہوا اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوا سی ہو بمعنی دور ہونیکی
کہ نہایت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی
تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اوسکی کی چہوڑا ہی مینی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل
کی یہہ ترمذی نی ف ع ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت
سی اخص قوم اور اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب کی ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا ہی
اوس چیز پر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجا لاوے اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونمین اونسی باز رہی اور معنی تمسک کی ساتہہ عترت کے محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور
سیرت اونکی کا **وعن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی
احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا
علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونیکی پیچہی میری یعنی بعد وفات میری کی ایک اونمین سے کہ وہ کتاب اللہ ہے
بڑی ہی دوسرے سی کہ وہ عترت ہی جیسیکہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑین اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندونکی لیی اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین
ف ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میری رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حق مین
کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگی
میری پاس حوض کوثر پر ف ح ع یعنی مواقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونیکی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگی اور

جسنی رعایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سی پس اوسوقت آنحضرت مکافات کرینگی اوس سے یعنی اوسکی بدلہ مین سلوک واحسان کرینگی اور
اللہ تعالی جزاء کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا اونکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتہہ معاملہ برعکس اسکی ہوگا اور اس تاویل پر اچہا ہوا موقع حضرت کی
قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع ح یعنی تامل وفکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب وعترت مین ایا خلف صدق ہوتی ہو یا بدحاصل
یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتہہ اونکی بعد میرے اچہا یا برا ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَہُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی
زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اونسی
اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجکو اور جسنی مبغوض رکہا
انکو مبغوض رکہا مجکو اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجکو اور دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان دونون
کی باپ کو اور ان دونونکی مان کو ہوگا ساتہہ میری بیچ درجہ میری کی روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتہہ میرے
جنت مین **وعن** جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سی
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی کونسا لوگونمین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیارے
تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سی کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سے ہی پس مردون مین سی بہت پیارا اونکا
کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع یعنی علی مرتضی ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیی کہ کیا
کہا باوجودیکہ جگہہ اسکے تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا بہت پیاری تہی اور بعید نہین ہی کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رض سی پوچہتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکی بہت
پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجروون کی کہ انکو آپسمین مخالف ومعاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا ثم حاشا پہر جانا چاہیی کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ
ہونی محبت کے سی تحقیق افضلیت کا اسلیی کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جانی اسبات کی کہ غیر اولاد کی افضل اونسی ہین
محبت اولاد سی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیونکی افضلیت موجب زیادتی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وعن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَہُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُبْشِرَۃٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْہُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ
الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی اونکو غصہ دلایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا
یا کچہہ کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کس چیز نی غضب مین ڈالا تجکو کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا حال
ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی بقیہ اونکی کی کہ جسوقت ملتی ہین وہ آپسمین تو ملتی ہین ساتہہ چہرون تر وتازہ اور خوش کی اور
جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتہہ غیر اس صفت وحال کی یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یا اصل اس

صفت بد سی یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غصہ سے پہر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین داخل ہوگا کسی
شخص کی دلمین ایمان **ف** ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید ترکی **ترجمہ** یہانتک
کہ دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکی اور محبت رسول اوسکی **ف** ع یعنی اس جہت سی کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ جنمین
سی رسول کرنا مناسب جانتا ہی اونہین مین سے کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت
اور رسالت پس کیا باقی رہا باقی قریش کی لیی **ترجمہ** پہر آیا فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میرے چچا کو یعنی خصوصاً پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیی کہ نہین ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کی
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس منی وانا منہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہے یعنی میری اقربا سی یا میرے اہل بیت سی اور مین
اوس سے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور چچا
ہونیکی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سی جیسیکہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب اونکی سی یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہون نی کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہون کہا مولف نی اور مان اونکی ایک عورت
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عربیہ ہے کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہی
لڑکپنی مین پس منت مانی تہی اونکی مان نی اور اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پاگئی تو اونکی مان نی غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تہے جاہلیت مین اور منسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارۃ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی اور
ترک کرنی سیئات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمین اور مراد سقایہ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیی عباس نے نزدیک مرنی اپنی کی
ستر بردے اور پیدا ہوئی وہ پہلی سال قبل کی اور مری روز جمعہ کی بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن بتیس کے اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیی گئی
بقیع مین اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کی جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی
عباس سے پس نہ قتل کری اوسکو اسلیی کہ وہ نکلی ہین جبراً پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمر نی پس اونہون نی اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی
کہ مکہ کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس اذا کان غداۃ الاثنین
فاتنی انت وولدک حتی ادعو لکم بدعوۃ ینفعک اللہ بہا وولدک فغدا وغدونا معہ والبسنا کساءہ ثم قال اللہم اغفر
للعباس وولدہ مغفرۃ ظاہرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللہم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی
وزاد رزین واجعل الخلافۃ باقیۃ فی عقبہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی دنکی پس آ تو میری پاس اور اولاد
تیری یہانتک کہ دعا کرون مین واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکے اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئی عباس آنحضرت
کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی **ف** ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلاوی خدا تعالی اونپر
رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی مینی چادر اپنی **ت** پہر کہا یا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اوسکی بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

یا الہی نگاہ رکہہ اوسکو بیچ اولاد اوسکی کی **ف** ع یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات و بلیات سے تو کہ نہ ضائع ہووی وہ بیچ حق اولاد اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص ہے آئمہ حدیث سی اپنی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اوسکی کی **ف** ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی گہر مین رہے یا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیی کہ سوائے اونکی کسیکو نصب نہ کرین واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی دو بار نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑونمین اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کے آئی تہی اونسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مینی نجانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہمپر تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنینگی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا مینی یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی پس ناخوش رکہا مینی کہ قطع کرونمین آپکی راز کہنی کو ساتہہ جواب دینی تمہارے کی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عباس کرنی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب ان حروف عبدالحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کی آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کے ساتہہ اسکی کیا ہوئی پس ظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سوائے اونکی صحابہ سے کسی نے نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی ای ابن عباس نہ جانیوالی ہی ولیکن روز وفات تیری کی بینائی تیری پہر ملجائیگی تجکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مرے اور اونکو کفن مین لپیٹتا تو ایک جانور سفید آیا اور کفن مین آنکر غائب ہوا ہر چند ڈہونڈہا نپایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کی نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز وفات اوسکی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اخیر حدیث تلک بیان کیا اور اپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ تہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینہ سی اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسری بار کی دعا بہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پائخانہ مین اور مینی پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دے اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرتی ہو اوسوقت کہ آنحضرت میمونہ کی گہر مین رات کو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی **وعنہ** اَنَّہٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میرے لیی رسول خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتہہ عبارت فقہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسونمین کین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْہِمْ وَیُحَدِّثُہُمْ وَیُحَدِّثُوْنَہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْہِ بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع

یعنی بسبب کثرت چیزون مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تہی بسبب بہت بیٹہنی اور لیٹنی اونکی کی مٹی پر اور جیسیکہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر کو ابن السبیل کہتی ہین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت مین ساتہہ فرشتونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد زید بن حارثہ کی پس لڑی اللہ کی راہ مین یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتہہ اور پانو اونکی پس دکہائی گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکی دو پر ہین خون مین بہرے ہوئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتونکی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن اور حسین دونو سردار ہین بہشت کے جوانون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ افضل ہین اونسی کہ جوان مری راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیی کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی کی اون لوگونپر کہ جوان مرے بلکہ یہہ افضل ہین بہت سے اون لوگونسی کہ بڈہی مرے پس اولی یہہ ہے کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیی کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نے کہ ہوسکتا ہی کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوائے انبیا اور خلفاء راشدین کے یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسیکہ باپ بیٹی کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولیا لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈہا ہو **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پہول ہین میرے دنیا سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وعن** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی اسامہ بن زید نی کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی اس حال مین کہ وہ لپٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹنی والی ہو اسپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولون اونکی تہی یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسیکہ چیز نفیس و محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃً **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسیکہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہونا شرف نسب کا ہی ماں کیطرف سی ہی ترجمہ خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس دوست رکہہ تو ان دونون کو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس دعا سی رغبت دلانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین رض کی **وعن** سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ

فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی سلمی زوجہ ابو رافع کی سی کہ کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کی کہ بیوی تہین آنحضرت کی اسحالمین کہ وہ رو رہین تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا مینی اسحالمین کہ اونکی سر اور ڈاڑہی مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نی کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کی قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح اب پوشیدہ نرہیو کہ موت ام سلمہ کی سنہ اونسٹہہ مین ہی اور بعضون نی کہا سنہ بیاسٹہہ مین اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین رض کی سنہ اکسٹہہ مین ہے اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی بہی کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین یہہ معاملہ دکہایا ہو اور انفاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوسوقت مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيْ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا شخص تمہاری اہل بیت مین سی محبوب تر ہی طرف تمہارے فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میرے لیے دونو میری بیٹونکو پس سونگہتی آنحضرت حسن اور حسین رض کو یعنی اسلیے کہ وہ پہول تہی اونکی اور گلیسی لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتی تہی ہماری آگی ناگہان آئی حسن اور حسین تہی اون دونو پر کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کمزوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اور اوٹہا لیا اونکو اور رکہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوای اسکی نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمایش و امتحان تمہاری کی ہین دیکہا مینی طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کر سکا مین یعنی بسبب محبت اونکی کی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام واوامر و نواہی کرتا تہا اور اوٹہایا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم تداخل سی عبادات مین ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ پکڑین اور سہل نجانین اور بہانہ نہ پکڑین مقام عالی سی اوترنی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنی کا احوال شریف مین نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم **وعن** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہسی ہی اور مین حسین سے **ف** ع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور نبوت سی اوس چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب ہے کہ حادث ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرینگی اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شی واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنی کی

ترجمہ دوست رکہا اللہ تعالی کو اوس شخص نے کہ دوست رکہا حسین کو ف یعنی اسلیے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی
ع نی لکہا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ ع نی اور مولانا اسحق ع نی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہی خدا تعالی اوسکو کہ
دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زیر سین اور زبر
ب کے یعنی بیٹا ہی میرے بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی
اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکی اور بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتون مین سے خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میرے اولاد
کی اولاد سے ہی اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی مقرر کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد
یہہ ہو کہ منشعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی انتہی
اور حضرت شیخ ع نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم ب کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین
عرب سے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کی درخت کہ اونمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام رکہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکلینگے اونکی
نسل سی خلق کثیر وعن علی قال الحسن اشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین
اشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی
اور روایت ہی علی ع سی کہ حسن مشابہہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہہ ہے آنحضرت کی اوس چیز مین کہ ہی
سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف
آنحضرت کی نی تقسیم پائی تہی درمیان ان دونونکی وعن حذیفۃ قال قلت لامی دعینی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی
صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ہذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ہذا ملک
لم ینزل الارض قط قبل ہذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین
سیدا شباب اہل الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مینی اپنی مان سی کہ چہوڑ دی مجکو یعنی اذن دے مجکو کہ جاؤن مین
آنحضرت کے خدمت مین اور نماز پڑہون مین انکے ساتہہ مغرب کے ف ع شاید کہ وہ مان انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوسوقت کی جانے سی بسبب دور ہونی مکان کے واسطی
خوف کی بہ نسبت اپنے یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین اونسی یہہ کہ طلب بخشش کے کرین خدا سے واسطی میری اور واسطی تمہارے یعنی پس اذن دیا مان نے پس آیا
مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی اونکی ساتہہ نماز مغرب کے پہر ادا کیی آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول
رہنی کی ہی ساتہہ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء مابین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف
پس پیچہی پیچہی چلا مین آنحضرت کی پس سنے آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کی مراد ہی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو
سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا
کہتا ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجکو اور تیری مان کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ
ہی طرف بڑے ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی لیی ترجمہ پروانگی طلب کے اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجپر اور خوشخبری دے مجکو ساتہہ
اسکی کہ فاطمہ سردار ہے بہشت کی عورتونکے اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر بھائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہ پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری سوار ہوا تو اسکی پس فرمایا نبی صلعم نی اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی ترمذی نی ف ح یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بھی اچھا ہی اور اسمین بحال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن رضہ کی

وعن عمر انہ فرض لاسامۃ فی ثلثۃ الاف وخمسمائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلثۃ الاف فقال عبد اللہ بن عمر لابیہ لم فضلت اسامۃ علی فواللہ ما سبقنی الی مشہد قال لان زیدا کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابیک وکان اسامۃ احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک فاثرت حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حبی رواہ الترمذی اور روایت ہی عمر رضی سی بہم کہ اونہون نی معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیی بیت المال سی اسطی قوت اونکی اور اذون دیا بیچ سات سو تین ہزار درہمونکی اور معین کی اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اذون دیا اونکی لیی بیچ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کی اپنی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی اپنی باپ سی کہ کس سبب سی فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجھپر یعنی اونکا روزینہ مجھسی کیون زیادہ کیا کہ مشہدی یا دانی فضیلت پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اوسنی مجھسی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ جاہر ہونیکی خیر سی از روی علم و عمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد جنگی حاضر ہونی کی قتال کی لیی ورنہ کہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوتر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہی اوس مضمون پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکی محبوتر ہونی سی کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ محبوتہ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجسی ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیی کی مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہی ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی ترمذی نی ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سی کر مینی عایت کے آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت اونکی وعن جبلۃ بن حارثۃ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ابعث معی اخی زیدا قال ھو ذا فان انطلق معک لم امنعہ قال زید یا رسول اللہ واللہ لا اختار علیک احدا قال فرایت رای اخی افضل من رایی رواہ الترمذی اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ ایا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی زید یہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوی تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع ح یعنی اسلیی کہ مین زاد کرچکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جانی چاہیی جاوی چاہیی نہ جاوی ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور زمان باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد سکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی در باب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی ہی ترمذی نی ف ع ح یعنی در باب لیجانی اوسکی اپنی ساتہہ اسلیی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی و وصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہی کہ زید رہنی والی تہی مین کی لڑکپنی مین کہ آنحضرت کی تہی پس لیگئی اونکو ماں اونکی بازار مین لائی بیچنی کی لیی اور حکیم بن حزام نی کہ بہتیجی خدیجہ رضہ کی تہی اپنی پہپی خدیجہ کی لیی اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کی تمین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نی اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ایام امین سی کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اوس سی اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کے

پہپہی کی بیٹی تہین نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام یہی لائین ہین اور آنحضرت سی دس برس چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہی سوای انکی نام کی اس آیت مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کی ساتہہ بہائی
چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کے عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا اونکی بہائی جبلہ لینی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت بابرکت کہان جانی دیتی تہی **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سے اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجکو ساتہہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد از چند روز کی بسبب سنی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ بمعنی اوپر سی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سی ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اسکو جرف کہتی
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین تو
کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکہ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو
جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانون سی طرف مدینہ کی
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ تحقیق چپ کی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنی کی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت پہر
شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجپر اور اوٹہاتی تہی اون دونون کو یعنی مجپر سی پس پہچانا مینی یعنی ساتہہ نور
ولایت اور ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میرے لیی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین بہی مہربانی کی اونپر اور دعا کی اونکی لیی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحّٰى مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی کہا عائشہ نے ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ لڑکون
کی ناک پوچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑ و مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکی گویا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پوچہنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سے دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہی کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم یا رود یا رسی +
وعن اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ
ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئی علی اور عباس رضی اللہ عنہما اس حالمین کہ چاہتی تہی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیی پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کی کہ اذن طلب کر ہماری لیی آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ اسامہ اون دونون مین چہوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مینی یا رسول اللہ علی اور عباس پروانگی مانگتی ہین آنیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نی لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سی آئی ہین پروانگی دی اون دونونکو کہ آوین پس داخل ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم آپکی پاس کہ پوچہین ہم آپ سی کہ کون شخص آپکی اہل بیت مین سی محبوب تر ہی نزدیک آپ کی فرمایا آنحضرت نی کہ محبوب ترین اہل بیت میری کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباس نی کہ نہین آئی ہین ہم تمہارے پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہارے کی سی یعنی اولاد وازواج تمہارے کی سی بلکہ پوچہین ہم حال اقارب ومتعلقین آپکی سی فرمایا محبوب ترین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردونمین سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدایتعالی نی اوسپر یعنی ساتہہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام واحسان کیا مینی اوسپر یعنی ساتہہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ شخص اسامہ بن زید ہی ف ح ع جاننا چاہیی کہ انعام حق جل وعلا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بنسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہین ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سی آنحضرت نی مصدوق آیۃ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ کہ اگرچہ ورود آیۃ کا بیچ حق زید کی ہی ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی وعباس نی بعد اونکی کون ہی فرمایا آنحضرت نی علی بن ابیطالب ہی ف ع پس یہہ نص جلی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی ہی احبیت سی افضلیت اسلیی کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سی بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا آپ نی اپنی چچا کو آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچہون تو آپ مجکو فرماوینگی فرمایا آنحضرت نی کہ بلاشبہ علی نی سبقت کی ہی تمپر ساتہہ ہجرت کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتہہ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم احبیت کو کہ مترتب ہی اوپر افضلیت کی اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمر کی اس حالمین کہ اذن چاہتی تہی اونسی اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اونکی کی ساتہہ آنی جماعت کی کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نی عباس سی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ یہہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباس نی کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام وہجرت مین پس یہہ جزا ہمارے ہی ف ح اسلام عباس رض کا بعد از واقعہ بدر کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عباس بہی مکہ مین مسلمان تہی ولیکن مشرکونسی اسلام چہپاتی تہی اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کی پوشیدہ نرہی اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کی مشکل ہوتا ہی فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اس مقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ وحیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کی احب تہی اور حضرت علی باعتبار قرابت وعلم وفضل وغیرہ کی پس اسامہ اور جہت سی احب تہے اور حضرت علی اور جہت سی وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کیی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس رض کی واقع ہی بیچ کتاب الزکوۃ کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اوسنی کہ نماز پڑہی ابوبکر نی عصر کی یعنی ایام خلافت اپنی مین یا پہلی اوسکی پہر نکلی اس حالمین کہ راہ چلتی تہی اور اونکی ساتہہ علی رض تہی پس دیکہا ابوبکر نی حسن کو کہ کہیل رہی ہین ساتہہ لڑکونکی پس اوٹہا لیا ابوبکر نی حسن کو اپنی کندہی پر اور کہا ابوبکر نی یعنی از راہ خوش طبعی کے کہ فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہہ ہے پیغمبر کی نہین مشابہہ ہے ساتہہ علی کی اور علی ہنستی تہی یعنی از راہ خوشی کے نقل کی یہہ دارمی نی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ
مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت کی انس نی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین رض
کا ف ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطے قتل کرنی حسین رض کی اور وہ اون
ایام مین امیر تہا کوفہ کا بہی یزید بن معویہ کیطرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل مین پر ابہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی تہہ سی پہر زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہیاسٹہ مین ترجمہ پس کہا گیا سر حسین کا پہر طاش کی پس لوٹہ وہ تنقی کہ چہینتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ناک تہہ مین تہی یعنی سر اچہڑ یکا
اونکی نہی مبارک پر مارتا تہا اور کہا پہر حسن امام حسین کی کچہ ف ع یعنی عیب کیا اونکی حسن مین اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال مین لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب اونکی قتل کی ترجمہ کہا انس نی پس
کہا مینی قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہ اہل بیت مین سی تہہ بہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی
کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی کہ تہا مین نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کی امام حسین کی
ناک مین اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی مانند اسکی حسن مین پس کہا مینی خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ ترین لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ کہتا تہا چہڑی کو اوسکی ناک تہہ مین تہی پہر آنکہہ اوٹکیکی اور ناک اوٹکیکی پس
کہا مینی یعنی انس نی اوٹہا چہڑی اپنی اسلیئے کہ تحقیق دیکہا مینی ہونہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نی پس کہا
مینی عبید اللہ کو کہ بلا شبہہ یہ یعنی یہ مشابہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سو نگتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی سیر کہا انس نی پس ہٹا لی اوسنی چہڑی اور
دخایہ مین ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یارونکا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہنچا مین طرف
لوگونکی اسحالمین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ ایا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گستا تہا سر وٹمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین اور ٹہیرا تہوڑی دیر
پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غایب ہو گیا یہہ کہا لوگون نی کہ وہ ایا پس کہا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وعن
اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا
اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ
وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ
فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّيْ الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ
وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بنت حارث کی سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی
دیکہا ہی کہ خوابکی رات اور کیا ہی خواب بدبخت یعنی سنا اوسکا گویا کہ بیشک کہہ سکتی ہین فرمایا حضرت نی کیا ہی کہا ام الفضل
دیکہا مینی ایک ٹکڑا ۱۱ کہ میرا مبارک کاٹا گیا ہی مدکہا گیا ہمیری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تو نی خوب اچہا جسکی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہی خدا نی ہوگا وہ تیری

گود مین یعنی رکہینگی اوسکو تیری گود مین بسبب قرابت کی تو اوسکو تربیت کر تو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میری گود مین جیسیکہ فرمایا تہا حضرت نی پس آئی مین
ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مینی حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوا مجہسی دیکہنا اور طرف یعنی مین دیکہنی لگی اور طرف پہر دیکہا مینی اونکیطرف پس آنکہان
آنکہین آنحضرت کی ڈالتی تہین آنسو کہا ام الفضل نی پس کہا مینی ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ مان میرے تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نی آئی میرے پاس جبرئیل اور
خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابۃ نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹی میری کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کی کہ اس بیٹی کو کہا اونہون
نی ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ **ف** ع یعنی اوسجگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگی اور ذخایر مین ہی سلمی سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس
اسحالمین کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کسچیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اسحالمین کہ اونکی سر اور ڈاڑہی
مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ہے نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت
کی بغوی نے حسان مین **وعن** ابن عباس انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث
اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ
الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہما البیہقی فی دلائل
النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ اوسحالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینی باپ میرا اور مان میرے قربان ہون تمہاری
کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکی روز سی یعنی صبح سی اب
تک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینی اوسوقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت
کیا کہ قتل کئی گئی حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی
لحبی رواہ الترمذی اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اوسچیز کی کہ
غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سی **ف** ع یعنی طرح بطرح کی نعمتونسی بموجب قول اللہ تعالی کی فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی
نعمت پس اللہ ہے کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیئی دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا
اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس
دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی **ف** ع اسلیئی کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیئی کہ فرمایا ہی اللہ
تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نی یحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہاری کی خدا کو یا بسبب
دوست رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی میری کے اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہاری کی مجکو نقل کی ترمذی
نی **وعن** ابی ذر انہ قال وہو آخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم
مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری
سی یہہ کہ اونہون نی کہا اسحالمین کہ وہ پکڑنیوالی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میری کے
تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ یا ایک ان
دونون مین سے مشابہت دی دنیا کو اور اوس چیز کو کہ دنیا مین ہی قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور اہواء زائغہ سی ساتہہ دریاء عمیق کی اوس مین
موج پر موج ہو اور اوپر اوسکی ابر ہو کتنی ہی طرح کی تاریکیان ہون اوپر تلی اور کہیر رکہا ہو اوس دریا نی ساری زمین اور نہین ہے اوس سی خلاصی مگر بسبب
اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگاؤ ہی اوسکو ساتہہ اس قول آنحضرت کی مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوئی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتہہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی اور طبقات دوزخ کی سی اور امید رکہتی ہین راہ پانی
کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتہہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتہہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کی وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اون سی انتہی
اور روایت کی احمد نی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب
مٹ جاوینگی ستاری بہٹکتی پہرینگی راہونکی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی بیچ بیان مناقب بیویون صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ف ح جاننا چاہیی کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایک وقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف رکہتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے
اور بیچ ترتیب اونکی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اون کی کہ دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور اون کے
کہ نہین دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور ایک جماعت عورتون مین سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہہ کہ مشہور ہی اقوال علما مین
سی بعد ازان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسماء کی تاریخ نکاح اور وفات اونکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کی مین احوال بہی اونکا لکہا ہی اور
یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کے اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سی ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اس حال مین
کہ خدیجہ چالیس برس کے تہین اور آنحضرت پچیس ۲۵ برس کے وفات پائی اونہون نے تین برس پہلی ہجرت سی بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا
سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون ۵۴ مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اس حال مین کہ وہ جب چہہ برس کی تہین اور بنا
یعنی صحبت وغیرہ کی ساتہہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچپن یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سی نکاح کیا دوسرے
سال یا تیسری سال ہجری مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سی
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سن مین اور بعد آنحضرت کی آپ کی بیویون مین سی اول انہین کے وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی
اور معویہ کے بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیی ساتہہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کی
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبد اللہ بن جحش کی گئی تہین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اپنی دین پر قایم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسی اور مرین وہ سنہ چہپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کے ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا

کیا نسہ سات مین پھر غزوہ خیبر کی اونکو بندی مین پکڑا اور آزاد کر کی کہ نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین ستران برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ باون مین اور بعضون نے اور کچھ کہا اور ریحانہ بنتی زید کی یہودیہ بندی مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی چھٹی سن مین اور مرین وقت پھر نکی حجۃ الوداع سی واپس گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونمین سے مقدار بیس کے یا زیادہ اونسی تہین کہ اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضون سی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا یہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی تو نیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور اسی جرمین بعضون نی کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولا مین مرین اور ریحانہ بنت سمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ نہین اوسی بندے مین آئی تہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن علی** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ قال ابوبکر بیب واشار وکیع الی السماء والارض روایت ہی امیر المومنین علی رضی نی کہا سنا مین نی حضرت کو فرماتی تہین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم اور سین تہین مریم بیٹی عمران کی تہین اور بہترین عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی ہی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابوکریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکی کی ہی طرف آسمان وزمین کی **ف** رح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اونسی کہ آسمان وزمین کی نیچی ہین اور اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنی اپنی امتونمین ویکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونونکی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سی بموجب قول صحیح کی اسلیی کہ مریم پیغمبر تو نہین اور یہ بہی مقرر ہی کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسی پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور ایسی ہی ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دنیا مین اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا **وعن** ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام من ربہا ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ اور روایت کی ابوہریرہ نی کہ کہا آئی جبریل آنحضرت کی پاس پس کہا یارسول اللہ یہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سی ساتہ اونکی ہی پاس کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہ روٹی کی یا طعام ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** رح یہ شک راوی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور تو نت چند روزہ اپنی ساتہ لیجانی ایک روز خدیجہ آپ لی گئین اور یہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نرہی کہ مشہور یہ ہے کہ مشغول ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبریل کی سی تہا ظاہر ابعد اوترنی جبریل کی ہی کچھ دنون وہان رہی ہون اور خدیجہ اون دنونمین طعام آنحضرت کی لیی گئین یا طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہرصورت یہہ خبر جبریل نی دی اور کہا تم خدیجہ پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپ کی پاس پس کہو اوسپر سلام اوسکی پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی **ف** ع لکہا ہی علمانی کہ اس سی فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ رضہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبریل کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی ہی سلام کیا تم خدیجہ اور خوشخبری دو اونکو ساتہ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ اندر سی خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کی **ف** رح اور بہشت مین کنبد ہونگی موتی کی اور قصب جواہر سی وہ ہوتا ہی درازا اور اندر سی خالی ہوا اور حدیث نہین

صریحاً ذکر موتی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گہر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع نفی ان دونون چیزون کی اسلیے
کہ دنیا کی گہر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنی مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت
کی خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علما نی کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر چلانی اور منازعت و تعب کے
وعن عائشة قالت ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها ولكن كان
يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كأنه لم تكن
في الدنيا امرأة الا خديجة فيقول انها كانت وكانت وكان لي منها ولد متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سی جسقدر کہ رشک لیگئی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین
دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سی ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی
آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین
کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی اور ایسے اور ہی ایسی اور ایسی
ف ح ع یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذلک اور اوسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکے
کہ بیان اوسکی صفتونکا حد و اندازہ سی باہر تہا اور فرماتی ترجمہ اور تہی میری لیی اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ
سی تہی رضی اللہ عنہم سوائے ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہے عائشہ
کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص تر غرض عورتون سی اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد
بیٹی اسد کی قریشیہ تہین اول نکاح مین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اون دنون
اونکی عمر تہی چالیس برس کے اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اونپر کسی اور سی یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب
مردون اور عورتونسی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سے اور بعضون نی کہا چار برس پہلی اور بعضون نی کہا تین برس پہلی اور
گذری تہی نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہ برس کے وعن ابي سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا عائش هذا جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا ارى
متفق عليه اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ صلعم نی ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتی ہین تمکو سلام
کہا عائشہ نی یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کے کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل
ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم اريتك في المنام ثلث ليال يجيء بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشفت عن وجهك
الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ
ایک ٹکڑی کی بہت اچہے ریشمی کپڑی سی ف ح اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجسی اور وجہ تطبیق کے ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ دو بار

لائی ہون

لائی ہون جبرئیل صورت انکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور فرشتہ حریر مین **ت** پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت
بیوی تیری کی ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوٹہایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اب وہ صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی
کپڑا تیری مونہہ سی وقت دیکہنی تیری کی پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کے ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکہنا
نزدیک خدا کے سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو مجہ تک اگر کہا جاوے کہ شک بیچ ہونی اسکی
خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصاً سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علما نی کہ اگر یہہ
واقعہ خواب کا پہلی نبوت سی ہو تو تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہان شک نہین ہے بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق اوسکی
ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا
تجہسے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کی ساتہہ نہین ہے خصوصاً خواب
مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سے یعنی وحی پیغمبر ہی پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی لیکن شک
اوسکی تعبیر مین ہے کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ رض سی نبی صلی اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سالکی نبوت سے اور تین برس پہلی ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچہہ بہی کہا ہی
اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی آپکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہوین مہینی پر اور اوسوقت مین عمر اونکی نو برس کے
تہی اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب
آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کے تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوائے انکی اور تہین یہہ فقیہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سے حدیثین یاد
تہین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تہین ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسے جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون
مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی ستران دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو پس دفن
کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نی اور اون دنون مین مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کی زمانہ مین **وعنہا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا
يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ
وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ
امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةَ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ
فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی
بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کے لیی لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون خدمت
بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تہین متفق

تہا مزاج ہر گروہ کا اور رائی اوسکی ہیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہین
ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ اوسمین موافق و رفیق ایک دوسرے کی تہین جیسکو ابوبکر و عمر متفق و متحد تہی ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی ہویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنی اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نی یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سے کلام کرین لوگونسے پس فرماوین کہ جو کوئی چاہی کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کی پس چاہیے کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جس جگہہ کہ ہون یعنی خواہ
عائشہ کی گہر مین ہو خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نکرین تو کہ اوسمین جاوی تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سے اسباب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلئے کہ وحی نہین آتی ہی مجکو اسحال مین کہ مین ہیچ لحاف کسی بیوی کی ہون
سوای عائشہ کی ف ع یعنی اکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کی لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیۃ انک لاتہدی من احببت
اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نی توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی اوکی ایذا سے یعنی اوپر سے کی باعث آپ کی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پیران عورتون نی کہ ام سلمہ کی گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سے اس تحفہ پس کلام کیا فاطمہ
نی آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہوا م سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی اے بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو دوست
رکہتا ہو مین کیا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون جسکو آپ دوست رکہتی ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نذکر کر اوسچیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکی ہو نقل کے بیخاری و مسلم نے
ف ح اور آنحضرت نی حکم کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کی بارگی مین لاوے اور حق اون عورتون کا ساتہہ اوسکی متعلق نہوا تہا اگر کوئی آپسی لڑائی وغیرہ کی منع کیون کرین وَذِکْرُ حَدِیْثِ اَنَسٍ
فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ بِدَعْمِ الْخَلْقِ بِرِوَایَۃٍ اور ذکر کرنا حدیث انس کے کہ اوسکی اول مین یہہ ہی فضل عائشہ علی النساء ف ع اوسکی بعد یون ہے فضل الثرید علی سائر
الاطعمۃ ترجمہ یہہ ہی بہتر ہونا عائشہ کا ساتہہ واسطے ہیوسی شوربہ کی ف ع اور پہلی گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتونسی جنسے عورتونکی ہین از واج آنحضرت کی علی العموم یا خدیجہ کے وظاہر یہہ ہے
کہ عائشہ افضل سب عورتونسی ہین جنانچہ ظاہر اطلاق اسی دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی اوسمین کمالات علمیہ و عملیہ کے کہ جنکو تعبیر کیا ہی اس تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج
مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سرباب و غیرہ مین ذکر ہو چکا ہی اور کچہہ باقی ضروری یہان لکہا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی ہین ہیوسکر ان کے کہ جو انکی چچا کا بیٹا تہا
جسنے مراتو حضرت نی اونسے نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کی پہر جبکہ بی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نی ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا
پس اونہون نی سوال کیا حضرت سے کہ یہہ نکرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی یہی مقرر کی پس حضرت نی رہنے دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین ہیچ
مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کے ہجرت کر کر آئین ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی اور
مراخاوند اونکا بعد غزوہ بدر کی پہر سیام اونکی نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابوبکر اور عثمان سے پس اونہون نے قبول نکیا پہر پیغام نکاحکا کیا اونسے سوا خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسے سن تین مین بعد از ان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسے بسبب آنے وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار
اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کیا ہی اونسے حدیث مین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین ہیچ سن پینتالیس کے
ساتہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنت حیی اسرائیل مین سے تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلی نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جبکہ قتل
کیا گیا جنگ خیبر مین ہیچ محرم سن سات کی اور پکڑی گئی مین بندی مین تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنی لیلیا اور بعضون نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خریدا اونکو آنحضرت نی اونسے پس سلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسے اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع
مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی بوسلمہ کی نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات کی بقیع مین ہیچ عمر جو ایسی برس کی
اور زینب بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور یہی آنحضرت کی اور تہین پہلی نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زید نی اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نی اونکی حقمین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اونسی
دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سی اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسی اور بہت لہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سے مرین وہ مدینہ مین تینتیس برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن
حرب اور مان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کے پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندی مین آئین تو ثابت بن قیس کی حصہ مین آئین
پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نی دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کرکر جویریہ
نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہہ برس کے اور میمونہ کا نام بہی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی ایام
جاہلیت مین پس مفارقت کی اوسنی اونسی پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نی نکاح کیا اونسی ماہ ذی قعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس ہے
مکہ سی اور قضاء الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسماء
بنت عمیس کے اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكِ مِنْ نِّسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَةُ
امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کفایت کرتا ہی تجکو چہانکی عورتونسی پہچاننا
مناقب و فضایل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکی کی ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر اونکی کی اور حدیثون مین یا یہہ کہ
شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنی اونکی کی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مینی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتونپر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی یا انس ہے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا تیرا
ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتون کی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات
المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملا علی کہ توقف سبکی حقمین اولی ہی اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقاید کی کہ مینی ہی یقینیات پر **وعن**
عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبرئیل لائی
صورت اون کی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہی بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح اس سے معلوم
ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم **وعن** اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ
صَفِیَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ یَهُوْدِیٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقَالَ مَا
یُبْكِیْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَةُ اِنِّیْ ابْنَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّكِ
لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰهَ یَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکی
حقمین بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کی کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم اس حالمین کہ وہ رو رہین تہین پس فرمایا آپ نی

کہ کس چیز نی رولایا تجکو پس کہا صفیہ نی کہ کہا میری حق مین حفصہ نی کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نی کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلاشبہہ چچا
تیرا البتہ نبی ہی **ف** ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسی کی
پس اس حساب سے باپ یعنی جد اعلی اونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بہی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ
اور تحقیق تو ای صفیہ نیچی پیغمبر کی ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اپنی ذات شریف رکہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز مین اور بسبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی
ہی حفصہ بچپر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہے صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہین تفضیل اونکی اورونپر پس یون کہنا چاہیے کہ یہہ صفات
مخصوص ساتہہ صفیہ کے نہین ہین بلکہ تمام بیویان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرشتہ مین شریک ہین ان صفات مین اسلیے کہ بیٹیان اسمعیل کی ہین کہ بہائی
اسحق کی ہین اور نیچی آنحضرت کی ہین **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے ای حفصہ ڈر تو خدا سی یعنی اوسکی مخالفت سے یا اوسکی عداوت سے
ساتہہ ترک کرنی ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اونسی پس روئین فاطمہ پہر بات کی
اونسی یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کی حیات مین اونہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نی ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہی اسلیے کہ نہین
ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین **ترجمہ** پس جب وفات پائی
آنحضرت نی پوچہا مینی فاطمہ سی رونی اونکی سی پہلی اور ہنسی اونکی سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نی کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتون کی سوائے مریم بنت عمران کی پس ہنسی مین نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** ع اور یہہ منافی نہین ہے اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ بہی کہ اول میرے اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسی جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی یہہ روایت اور
مناسبت اس حدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل بیت کی ساتہہ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کی اس فصل سی کہ ذکر کیا
اوسمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہی بدیع کلام سے پس ہوگی یہہ تفصیل واسطی بعض اوس چیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہی یہہ کہ ہو اشارہ
طرف اوس مضمون کی کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
مَا اشْتَكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر کہ صحابہ آنحضرت کی ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس
پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنی عائشہ کی پاس اوس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب سننے کی
آنحضرت سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تہا کہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ
عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت فصیح عائشہ
سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہون نی نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سی

باب جامع المناقب باب جامع مناقب کا **ف** ح یعنی ذکر کین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سی بی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص لکہنی باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسیکی لیی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشر المبشر اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عبد اللہ بن عمر قال رأیت فی المنام کأن فی یدی سرقۃ من حریر لا اہوی بہا الی مکان فی الجنۃ الا طارت بی الیہ فقصصتہا علی حفصۃ فقصتہا حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** روایت ہی عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف** ع یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتہہ مکہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی مابعد خندق کی جہادونمین اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کی سوائے عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مرے ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب جاجیونسی پہلی جاتی اون جگہون مین کہ جہان حضرت ٹہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرتی کا پس کہا اونکو حجاج نے کہ بلاشبہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دونمین اوسچیز کو کہ تیری آنکہون مین ہے یعنی ڈہیلی نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ مگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی چپکی سی یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوٹہہ لیجا نیزہ اوسکا اوپر تہراو کیا اونکو راہ مین اور رکہی نیچی کی بہال اونکی پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی ماری جانیکی تین مہینی پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہ ہوسکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکان کی بہشت مین یعنی چڑہنی اوترنیکا مگر کہ اوڑاتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازوی پرندہ کیکی ہوا پس بیان کیا مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیکبخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع گویا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکی ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وعن حذیفۃ قال ان اشبہ الناس دلا وصمتا وہدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام عبد من حین یخرج من بیتہ الی ان یرجع الیہ لا ندری ما یصنع فی اہلہ الا خلا رواہ البخاری** اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنے گہر سی اوسوقت تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والون مین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہڈی کی ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورت اور مجمع البحار مین کہا دل شکل وشمایل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کی طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ و روشن نیک اور ہدی ساتہہ زبرہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین مذکور ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماں کی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکیکی کرتا ہی اور اوسکی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آیندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وعن ابی موسی الاشعری قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری**

فقال ان اخاک رجل صالح او ان عبد اللہ رجل صالح متفق علیہ

اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آیا مین اور بہائی میرا مین سی یعنی مدینہ مین پس ٹہری ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کی دربار پر نہین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکی کہ دیکہتی تہی ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی مانکا آنحضرت کی پاس وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکہی تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تہی تہا اسلام اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چند روز پہلی اسلام لانی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخصونکی بعد چہٹی یہہ مسلمان ہوئی تہی پہر سپرد کی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اونہون نی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوونمین اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی اپنی امت کی لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی مینی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دبلی ٹہنکنی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹہنی مین والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس ۳۲ مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت کین اونسی حدیثین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی انتہی اور وہ ہماری امامونکی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت سی بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنی بعض کی بعض سی پس آنحضرت نی انکی فضیلت پر آگاہ کردیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی تہی اہل فارس سی شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سی حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہی فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا اور ابی بن کعب بہی بڑی قاری تہی صحابہ مین انکو لوگ سید القراء کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین رکہا تہا اور کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی بی نہایت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروا دیا تہا وعن عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت کی علقمہ تابعی نی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پڑہی مینی دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی مینی کہ خداوندا میسر کر میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یا ادا کرنیوالا حق اسکا اور اوسکی بندونکا پہر
آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹہا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کی **ف** ع روایت کی گئی ہی ان اللہ
ملائکۃ تجر الاہل الی الاہل **ت** کہا مینی یعنی لوگونسی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء سی کہ بلاشبہہ مینی دعا کی تہی اللہ
تعالی سی یہہ کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت پس میسر کیا تجکو میری لیی پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہانسی آیا ہی کہا مینی کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سی
کہا ابو درداء نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رکہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل **ف** ع ح مراد یہہ ہی کہ
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتونمین پس ساتہہ رہتی تہی حضرت کی مجلسونمین اور لی لیتی پاپوشین آپکی جب بیٹہتی آپ اور پہناتی
پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتونمین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپ کا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپ کی
لیی پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کی لیی اور اوٹہائی رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ کہ عبد اللہ بسبب شدت ملازمت آنحضرت کی ان
امور مین لائق ہین اسکی کہ ہو اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوس مضمونکی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب
علم سیکہنی والونکی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرون کیطرف واسطی طلب زیادتی علم کی والا کیون سفر کر کر اپنی کو رنج مین ڈالی اور
یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی **ت** اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دی
ہی اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کی عمار بن یاسر کو **ف** ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب
مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکی لیی اوسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہو ای آگ اوسپر
جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو ای عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ بیچ معنی امان
دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطانکی بہٹکی نہین **ف** ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی یون لکہا ہی
کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ
بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اوس سی عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اس سبب
سی اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سی کہ عذاب دی گئی مکہ مین تو کہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس
آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور سلامتی
عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادونمین اور قتل کئی گئی
عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کی سن سینتیس مین اور عمر اونکی تیرانوین برس کی ہوئی **ت** کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوائی اوسکی مراد اس بہید جاننیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح
ع کہ اونکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین اونکی
بتا دین تہین کہ یہہ بہید سوائی انکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر رض نی ایک روز اونسی پوچہا کہ آیا کچہہ دیکہتا ہی تو ای حذیفہ مجہہ مین نشانی
نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوائی اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن سینتیس مین اور وہین قبر بنی اون کی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرایت امراۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مینی بیوی ابوطلحہ کی اور سنی
مینی آہٹ پانو کی آگی اپنے پس ناگہان بلال تہا کہ آگی آگے بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح ابوطلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی مان
انس کے اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح گیا اونسی مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابوطلحہ
نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جبتک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کے اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابوطلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا
اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ مینی تیری اسلام پر اپنے تئین زوجیت مین دیا مہر میرا یہی اسلام تیرا ہے اور بلال بیٹی ابو رباح کی مولے ابوبکر صدیق کی ہین قدیم الاسلام اور اول
اظہار اسلام انہون نے نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی مابعد کے جہادونمین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا اونہون نے بعد اپنی روایت کین
اونسی حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کے ہوئی
اور تہی بلال اون لوگونمین سے کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب دیا کرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال رض ہی
کی ہاتہہ سی وہ مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر رض کہتی تہی ابوبکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت
کیا اپنی مسند مین کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور مان اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس
محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور
اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سے کوئی مگر کہ خلاص ذی عزت کیا اوسکو اللہ نی سوائے بلال کی کہ یہہ حقیر ہے
رہی اللہ عزوجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکونکی پس پہیرتی تہی اونکو لڑکی کونچون مین مکہ کی
اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض **وعن** سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ
وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ
يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ المبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی
سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہا دی اپنی مجلس سے ان لوگونکو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہمپر **ف** ع یعنی نہو جرات
اونکو ہمپر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تمپر اور آوین تمہارے پاس **ترجمہ** کہا سعد نے یعنی بیچ بیان چہہ آدمیونکی
کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا **ف** ع اور کہا ہی علما نی
کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین اونکا بسبب مصلحت کے تہا کہ کچہہ مصلحت تہے اوسمین کلام کرنیوالی کی لیی اور بعضون
نے کہا کہ بسبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کے کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندی مین پکڑی آئی
تہی یہہ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سے اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہوتی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ بہی اون
لوگونمین سی تہی کہ جو عذاب کیے گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نے اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی
عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی **ترجمہ** پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ کہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا
آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب استمالہ مشرکون کی دل کی بطمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچے آنحضرت اپنی دل مین **ف** ع یعنی اونکی تالیف کے لیی یہہ کہ دور

احوال ابوطلحہ و ام سلیم رضی اللہ عنہ

احوال بلال رضی اللہ عنہ

کرین

کرین اونکو صورۃ مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سردار مشرکونکی مٹھی ہون یا اوسمین جاوین مسلمان حضرت کی پاس سی جبکہ وہ مٹھین پس ایسی کچھ تدبیر حضرت سوچ رہی تہی اسطی حایت جانبین کے ترجمہ کہ پس اوتاری اللہ تعالی نی انحضرت پر یہہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹاؤن لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح و شام اس حالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی نہ اور کچھہ غرض دنیا کی

نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ہی ابو موسی سی یا گیا ہی تحقیق خوش آوازی دی گئی تو اوزی خوش آوازی داود کی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

ف ع ح لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلۂ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند انکیکی کہ نہ ساتہہ زبان کی ہو اور یہان مراد آواز خوب و رحمن خوش ہی اور آل داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زاید ہی اسلیکی مشہور ساتہہ خوش آوازی کی حضرت داود مین آل داود اور بعضون نی کہا کہ آل یہان بمعنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تہی حسوقت کہ زبور خوش آوازی سی پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتی اور ابو موسی اشعری ذہبی نہایت خوش آواز خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی کہ ایکدفعہ یہہ قرآن پڑہتی تہی اور انحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی سلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی پہر اسی اہل کشتی کی ساتہہ اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی الی کیا اونکو عمر بن الخطاب نی مکہ کا سنہ ۲۰ بیس مین اور ہمیشہ یہہ بصرہ ہی مین رہے حضرت عثمان کے ابتدا خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کے وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہی یہانتک کہ قتل کی گئی حضرت عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکومتونکی پہر رہنے مکہ مین ہی یہانتک کہ مری سن باون مین وعن انس قال جمع القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ کلہم من الانصار ابی بن کعب و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و ابو زید قیل لانس من ابو زید قال احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو انحضرت کی زمانہ مین چار شخصون نی ابی بن کعب نی اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید ایک میری چچاؤنمین سی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع ح ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کے ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی حسوقت کہ اوسنی فخر کیا ساتہہ آدمیونکی اپنی قوم مین سی اور اگرچہ ہم کہین ہم تو اسمین تصریح نہین ہی اسکی کہ سوا ان چار کی نہین ہین اسلیکی مفہوم حدود کا اسی مقام مومنین معتبر نہین ہی اور بلاشبہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سی تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی روز یمامہ کی قتل کئی گئی ستر صحابی اونمین سی کہ جنہون نی سارا قرآن یاد کیا تہا اور از انجملہ خلفاء اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کی اتفاق مین ہے وعن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالی فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ و اذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا راسہ و اجعلوا علی رجلیہ من الاذخر و منا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ اور روایت کی خباب بن ارت نی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ طلب کرتی تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخری کا خدا یتعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل و کرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مرگئی

بعضا اوپر فارسی بعضا اوپر عربی بعضا اوپر ہندی بعضا اوپر ترکی کلمہ ہی بعضا اوپر عربی فارسی ہندی ترکی کلمہ ہی بعضا اوپر عربی فارسی ترکی کلمہ ہی بعضا اوپر عربی فارسی ہندی کلمہ ہی بعضا اوپر عربی فارسی ہندی ترکی کلمہ ہی

اور نہین کہایا اپنی اجر سی یعنی دنیا کی اجر سی کچہہ ف ع یعنی قسم غنائیم وغیرہ سی کہ جو کچہہ لیا اون لوگون نی کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اونکا کامل
ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین ماری گئی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیی کپڑا کہ کفن دیی جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی
چیتی کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سر سی پاؤن تک کہ ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اول اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی اور جسوقت
ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر ہوتی ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکدو اوس سی سر اونکا اور رکہدو اوسکی پانو پر اذخر کہ نام ایک
گہانس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطی اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتی ہین اوس میوہ کو نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یہہ کنایہ ہی غنیمتون سی کہ پایا اوسکو اون لوگون نی کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کی تہی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کی ساتہہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سی کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی کہ جہاد کری اللہ کی راہ مین پہر پاوی غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی
اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیی تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا اونکی لیی
ثواب آخرت سی کچہہ کہا مولف نی کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلاء اونکی سی ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتہہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کیطرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قرآن اور سمجہاتی تہی اونکو دین
اور مدینہ مین اول جمعہ اونہون ہی نی پڑہا ہی پہلی ہجرت کی اور ایام جاہلیت مین یہہ بڑے چین مین تہی اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد دنیا حاصل
ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی چمڑی کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی مینی دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہترین
کہانا پینا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کی تئین کہ دیکہتی ہو تم اور بعضون
نی کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکی کہ بیعت لی عقبہ اولی مین پس آتی تہی یہہ انصار کی پاس اونکی گہرونمین اور بلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہہ کر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنی
کا اہل مدینہ کو پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکی کہ آتی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑے
دنون اور اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیہ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین +

وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اہتز العرش لموت سعد بن معاذ وفی روایۃ
اہتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ متفق علیہ اور روایت کی جابر نی کہ کہا سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنی سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف ع ح شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح
ونشاط عرش کی سی بسبب آنی روح پاک اونکی کی حقیقۃً یا مجازاً اور صواب و مختار یہہ ہی کہ محمول حقیقت ہی پر ہی اسلیی کہ حق جل و علا نی جمادات مین علم
وتمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان
وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنی سی اور کلام اس حدیث مین بیچ اوائل کتاب کی تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کی

لہ کتنی ہی آدمی ہین کہ بچہ کہایا اوسپر کہ جسکو کہا تہا اللہ سی اوسپر ۱۲ منہ اور بلاشبہ پتہر ونمین سی بعضی پتہر ایسی ہین کہ گر پڑتی ہین اللہ کی ڈر کی ماری ۱۲

گذرا ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سی ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر اوسوقت
کہ بہیجا تہا اونکو آنحضرت نی پہلی ہجرت کرنی اپنی کی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام اونکی کی بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نی اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہنبا خون اون کا
حتی کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعد سن پانچ مین ستیس برس کے عمر مین اور دفن کیئی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ اوتری اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی **وعن البراء قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير**
فجعل اصحابه يمسونها ويتعجبون من لينها فقال اتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة
خير منها والين متفق عليه اور روایت کی براء بن عازب نی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ کہا پیشکش بہیجا گیا واسطی آنحضرت کی
جوڑا ریشمی کپڑیکا **ف** ح ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون مین سی بہیجا تہا **ترجمہ** پس ہوئی یار آنحضرت کی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اوسپر اور تعجب کرتی
تہی اوسکی نرمی پر **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی از راہ تعجب اور نہ دیکہتی مانند اوسکی کہ بہیجا گیا ہی حضرت پر آسمان سی پس فرمایا
آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مناديل
جمع مندیل کی ہی اور مندیل کہتی ہین رومال کو کہ جس سے ہاتہہ وغیرہ پونچہہ لیتی ہین پس ذکر کرنی مندیل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی یہانکی افضل کپڑونسی
افضل ہونگی تو وہان کی افضل کپڑونکا کیا پوچہنا ہی **وعن ام سليم انها قالت يا رسول الله انس خادمك ادع الله له قال**
اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته قال انس فوالله ان مالي لكثير وان ولدي وولد ولدي
ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه اور روایت کی ام سلیم نی **ف** ح ام سلیم ساتہہ پیش سین کی مان
ہین انس کی کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا **ترجمہ** اونہون نی کہا یا رسول اللہ انس خادم آپ کا ہی دعا کرو
اللہ تعالی سی اوسکی لیی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کی حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرت نی یا الہی بہت کر
مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی اوسکی لیی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین اپنی قسم آل وغیرہ سی کہا انس نی پس قسم خدا کی بلاشبہ
مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلاواسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سی آجکی دن نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اوسوقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچایا ہی بعد ازین زیادہ بہی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ
انس نی کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دیی گئی ہین مجکو میری صلب سی سوای اولاد کی اولاد کی ایک سو پچیس کہ سب لڑکی ہین سوائے
دو لڑکیون کی یہہ بحسب قول بعض کے ہی اور بلاشبہہ زمین میرے البتہ پہل دیتی ہی سال مین دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اوسکی بیٹی نی کہا کہ مینی دفن کئی ہین
اونکی اولاد صلبی سی قریب سو کی اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کی ذکر حق سی اور باعث گناہ کی نہون اور انس بن
مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کی بارہ برس کے عمر مین اور انتقال کیا انس نی طرف
بصرہ کی حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلاوین لوگون کو اور یہہ آخر اون صحابہ کی ہین کہ مری بصرہ مین سن اکیانوین ۹۱ مین اور عمر اونکی ایک سو تین
برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی ہان پر سو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین اٹہتر لڑکی اور دو لڑکیان
اور روایت کین حدیثین انسی خلق کثیر نی انتہی پس جو کچہہ کہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہر اوسکا مخالف ہی اس نقل کی اور ایسی ہی مخالف ہی ظاہر حدیث کی اسلیی کہ وہ دلالت
کرتی ہی اسپر کہ مجموع اولاد اونکی اور اونکی اولاد کی اولاد متجاوز ہین سو سی نہ اولاد اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے

اشنا نہوں مین سی ہی اور سعدین ذیل ہی اونکی یہ فضیلت ہی جو حضرت نے تیں مرتبہ غنی کو فقیر اور جواب کا یہ دیا گیا ہی یہ تخصیص ہی ساتھ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت کی دعا سی کہ ہوئی اونکی مال مین اور جیہ ہوئی برکت اوسمین تو قنوا اوسمین سی مفقود ہوا پس حاصل ہوا بسبب اوسکی ضرر اور نہ تقصیر ہی ادا حق خدا کی اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی حسوقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی نیا کی تو لائق ہی کہ ملا لیوی اپنی دعا کی ساتھ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز مین برکت ہو اور محفوظ رہون سر آفات سی **وعن** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ **متفق علیہ** اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نہین سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی ہون واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہ کہ وہ اہل بہشت سی ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کے یہ بخاری و مسلم نے

ف ع یہ ایکا بڑا یہود اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احترازیہ ہی کہ نکل جاوین اس سے عشرہ مبشرہ مین سی وہ کہ تہی پہلی اونکی سی گو یا کہ کہا نہین سنا مینی واسطی اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہی اب روی زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہین ہی یہ مخالف حضرت کی اس قول کی ابو بکر فی الجنہ و عمر فی الجنہ الخ کہ دس صحابیونکی جنتی ہونیکی اور بعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نی نفی اپنی سنی کی اور نفی اونکی سنی کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیے اور حسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر انتہی یا نفی کی سنی کی واسطی مکروہ جانی ترکیہ نفس اپنی کی یا یہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اورونکی سی ہوا بعد موت مبشر کے اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام حیتی ہی بعد اونکی اور نہین باقی رہا عشرہ مین سی بعد اونکی سوای سعد و سعید کی اور مؤید ہی اسکی حدیث دارقطنی کی ماسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اھل الجنۃ رہا یہ کہ سعد نے اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سے یہ سنی بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی مذہ موجود ہوتی مین پس اوسکا دفع یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی قول یمشی سی یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی اوسی وقت کہ چلتی ہون مین پر بخلاف بشارات غیر اونکی کہ اوس سی جا تا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسَطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ **متفق علیہ** اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نی کہ تہا مین بیٹہا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نی یہ شخص اہل بہشت سی ہی پس نماز پڑہی اوسنی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قرارت پہر باہر نکلا وہ اور پیچہے پیچہے اوسکی چلا مین پس کہا مینی یعنی اوسسے کہ تحقیق تم حسوقت کہا کہ اوی مسجد مین تو بعضون نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت سی ہی کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطی کسیکی یہ کہی واسچیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرو تم مین تجسی کہ کیونکر ہی یہ انکا **ف** ع

کہا نووی نی کہ یہہ انکار عبد اللہ بن سلام نی اونپر اس جہت سی کیا کہ اونہون نی حکم کیا اونکی لیی قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو پہنچی ہو خبر سعد
بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سی ہی اور ابن سلام نی نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ابن سلام نی مکروہ رکہی تعریف اپنی بسبب اس نماز پڑہنی
کی از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کی کہا طیبی نی پس بنا بر اسکی اشارہ ساتہہ قول اوسکی فساحدثک لم ذاک طرف انکار اوسکی
ہی اونپر یعنی مین بیان کرتا ہون تجہسی سبب اپنی انکار کا اونپر اور وہ یہہ ہی رایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اسپر کہ مین اہل جنت سی ہون جیسکہ نص فرمائی میری غیر کی لیی حاصل یہہ کہ اگرچہ مین بحسب بشارت آنحضرت کی امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و
شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیی کہ جیسی میرے لیی بشارت دی اورونکی لیی بہی دی ہی مجہمین کیا ہی کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق
لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول اونکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی اوس کسیکو کہ پائی ہو صحبت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اسبات کو کہ کہی اور مین بہی کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہی ترجمہ
دیکہا مینی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مینی وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا مینی یعنی خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک
باغچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نی کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ مین اوس باغ کی ایک ستون ہی لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی زمین مین
ہی اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہ پس کہا مینی نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی کی پس آیا
میری پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنی کپڑی میرے پیچہی میرے سی پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مینی حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط
پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحالمین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصل کی پس نہین مراد ہی یہہ کہ وہ اونکی
ہاتہہ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوی ظاہر پر تو ممتنع بہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ
مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بند ہوئی تہی ترجمہ پس بیان کیا مینی اوسکو روبرو
نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نی بیچ تعبیر اس خواب کی وہ باغ کہ دیکہا تونی دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی
احکام و ارکان اوسکی سی کہ بنائی مسلمانی کی اونپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونی اور پکڑا تونی اوسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہی اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف ع تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نی ترجمہ اور وہ شخص
عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور یہہ بہی دور نہین ہی کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سی کہ اونہون نی خبر دی اپنی
نفس سے اور اپنی کو غایب کر کر تعبیر کیا وعن انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین
امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی اخر الایۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت ایشتکی فاتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الایۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو
ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو تہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئین آنحضرت کی پاس آنی جاتی تہی پس پوچہا آنحضرت نی سعد بن معاذ سی یعنی اسلیی کہ وہ رئیس اونکی تہی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت
کا کہ نہین آتا اور نہین دکہائی دیتا کیا بیمار ہی **ف** ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کی نی تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچہنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچہا
بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم ٭ گر مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد ٭ پس گویا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچہہ جواب خوب اون کو نہ سوجہا
ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچہتی تہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل ہوئے
یہہ آیۃ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنی سی اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یارو کہ مین بہت بلند
ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بحسب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون **ف** ع ح کہ حبط ہوئی عمل اون کے
جیسیکہ حکم کرتی ہی آیۃ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجہہ کر بیٹہہ رہی اور یہہ نہ سمجہی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی ہی بے ادبی کا ت
پس ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع
یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ
ابوبکر صدیق رضی کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی تو سیا ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین ماری گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور
اس حدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچہہ کہ نازل ہوا
بیچ قصہ ثابت کی فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا صواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وعن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ
لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا
لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری
سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیت واخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہہ ہے کہ اور اس جماعت سی کہ بہیجا ہی خداوند تعالی نی پیغمبر کو طرف
اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کی کہ امی ہین **ف** ع یعنی عرب مین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی آنحضرت کو بیچ اون امیونکی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور ونکی امیونمین سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی
اب تک اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین **ترجمہ** کہا صحابہ نی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی
یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نی کہ بیٹہی تہی درمیان ہماری سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نی پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی
پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی قوم فارس مین سے
اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کی مقصود یہہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم ہین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ
اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاوین اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سے اور بلاشبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی
حلم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیرون مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی تہی ظاہر
ہی اور کنیت سلمان کی ابوعبداللہ ہی غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہود سی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس
سی ہی قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوجتی تہی اور وہ دین کی طلب مین رہتی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اوسمین اوسنے ستقنون پی دریا کی پہر پکڑا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اونکو یہود کی ہاتھ اور گھتی ہین کہ وہ کچھ اوپر دس شخصون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ روانہ فروز ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور یہہ بھی ہی دنیمین سی کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور تبی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضے کہتی ہین اڑہائی سو برس کی اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ماتہہ کی کسب سے کہایا کرتی تھی اور تصدق کرتی تھی عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مری وہ مدامین مین سنہ پینتیس مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْہِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب گردان اس چوٹی سی بندی کو یعنی ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماتہہ کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ یہہ محبوب مسلمانون کی ہون کہ سکی وہ نامراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب صحب مسلمانون کی ہون نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا الشَّیْخَ قُرَیْشٍ وَسَیِّدَھُمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ قَالُوْا لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَخِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب امیری الدمعاویہ کا رایا یعنی گذرا نات کہر مین سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اور صحابہ کی **ف** ع اور یہہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی وسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش سی قصہ تا راو عہد شکنی کی ہر پا کئی تہی پس آیا ابو سفیان اور اوس جماعت صحابی نی کہا اوسکو ترجمہ پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا خدا یتعالی کی تروارون نی یعنی بندگان خدا کی تروارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہہ پیسی اپنی کی کو یعنی اپنی حق کو اوسکی گردنسی یعنی حیف کہ یہہ شرکہ یعنی بوسفیان اب تک ہماری ماتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نی یعنی ونسی کہ آیا تہی ہو تم اسبات کو وسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابو سفیان ہی **ف** ح اور حضرت ابو بکر نی یہہ بات کہی وسطی مایل کرنی ابو سفیان کی دل کی اور رعایت حق امان طلب کرنیکی جیسیکہ آنحضرت ہی کبہی استمالہ خاطر بعضی مشرکونکا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ترجمہ پہر آئی ابو بکر صدیق حضرت کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرت نی اے ابو بکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو بالسہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہت سی رعایت کی تو نی جانب کافر کی پس آئی ابو بکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا اے بہائیو میری کیا غصہ دلایا میتی تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا تمنی تمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسی بخشی تمکو خدا یتعالی اے بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا خانا یعنی اے بہائی ہمارے اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر یہہ واحد کی کہا تو نے نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی تہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کی اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی ور زبری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم می کی ہی اور جائز ہی زبر اوس کا بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلانی اسمین اونکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی **بیت** بلا خوش باش کان سلطان دین رلہ بدرویشان و مسکینان سری ہست ۞ صہیب بن سنان مولی یعنی غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابو یحیی یہ کان اونکی

تہی زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم نی اوس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئی اونکو اور یہہ لڑکی تہی خورد سال پس مشابہ ہوئی روم کی
پہر خریدا اونکو رومیونسی قبیلہ کلب نے پہر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبد اللہ بن جدعان نی اور آزاد کر دیا اونکو پس رہی یہہ اوسکی ساتہہ یہانتک کہ مرا وہ اور
بعضے کہتی ہین کہ جب بڑی ہوئی یہہ روم مین اور عقل آئی اونکو تو بہاگی اونکی پاس سی اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبد اللہ بن جدعان کی ساتہہ اور اسلام
لائی یہہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن مین اسحالمین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تہی بعد کچہہ اوپر
تیس شخصونکی اور تہی یہہ اون ضعیفونمین سی کہ عذاب دیی جاتی تہی اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کی پہر ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی انکی حق مین یہہ
آیۃ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہہ سن اسی مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کئی گئی بقیع مین اور ابو سفیان
کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار متفق
علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی
دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلہ ہین
اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان مین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تہی اور ساتہہ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل
ساتہہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار رکہا کہ ساتہہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہہ نام باقی رہا اور اونکی
تعریف قرآن مین موجود ہی اور یہہ درجہ پایا اونہون نے بسبب ٹہکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی موجب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتہہ اونکی پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب
کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنی اونکی عداوت رکہی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی **وعن** البراء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ
ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سامنی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انصار نہین دوست رکہتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکہتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے
مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکہی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن رکہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **و**
عن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش
المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا غیرہم
فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذوو رأینا
یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی عہد
بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا
بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نے کہ کہا تحقیق بعضی آدمیون نی انصار مین
سی کہا جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی وہ چیز کہ دی **ف** ح اس عبارت مین اشارہ ہی کثرت اوس

اموال پر اسلیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سی بہت تہی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چہہ ہزار بندی تہی اور جو بیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کی اور
اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچہہ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کے خارج از حصر تہی **ترجمہ** پس شروع کیا دینا کتنی
ایک شخصونکو قریش مین سی سو سو اونٹ کا **ف** ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار
نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان والد
معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سی سو سو سی کم اور یہہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سے **ترجمہ** پس کہا
ایک جماعت نی انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہہ اور ترک کرتی ہین ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو
بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہین اون کی خونون سی **ف** ح ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی بسبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی اور یہہ کہا اونہون نی بگمان اسکی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی **ترجمہ** پس خبر دی
گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصار یون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار کے
پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوای اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما اونکی نی ای پر عقلمندون ہماری نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ
یعنی ان باتون مین سے اور ایسی کتنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر اور نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش
کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہمارے ٹپکتی ہین اونکی خونون سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلاشبہہ دیتا ہون مین یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ
جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی نہ کچہہ اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہو تم ای
انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہر تم طرف مکانون اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا
رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کیا خوب کہا ہی کسینی **بیت** رضینا قسمۃ الجبار فینا ✦ لنا علم وللاعداء مال ✦ فان
المال یفنی عن قریب ✦ وان العلم باق لا یزال **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً
مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ
شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سی **ف**
ع ح نہین مراد ہی اس سی انتقال نسب ولادی سی اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبون مین بلکہ مراد اس سی نسب بلادی
ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سی اور نہوتی نسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجایش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی
کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور
فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام انصار کا
اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ اونہون نے چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی
خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کے
ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک اونمین سی ہوتا مین

اور برابر اور مثل انکی ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلونگا مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چہوڑ دونگا مین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہہ زیر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہی پیچہی وہین چلتی ہی یہانتک کہ
پہنچی دگڑی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہونمین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی اسمین بیان ہی کمال عنایت کا
اونکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سی رائی اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ ارا و مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار کی
رائی و مذہب کو اور موافق ہونمین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکی کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری نہ
یہہ مراد ہی کہ مین اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اون کی ترجمہ انصار بمنزلہ
شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی ف ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا
باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی کی تشبیہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنی
یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی ترجمہ تحقیق تم ای انصار دیکہوگی پیچہی میری ترجیح اور اختیار کرنا
لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ثا مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ
کی اور ساتہہ زبر اوسکی کی بہی اسم ہی ایثار سی بمعنی اختیار کرنیکی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکہینگے تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین
تمسی بالاتر اور زائد تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان رض کی زمانہ مین اور
اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لی لیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تمپر یا تمسی کم رتبہ کو تمپر
فضیلت دینگی ترجمہ پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہارے خاطر شکستہ کا ہو جائیگا
کہ میری زیارت اور وہانکی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیی ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار
معویہ رض کی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر نہ کی اونہونے اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نی کہ دیکہوگی تم پیچہی میرے اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ رض نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم
کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا وعنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ
اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمُ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا
ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہی کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہے کہ دوست رکہتا ہی فخر و
بزرگی کو پس مقرر کیجی اوسکی لیی ایک چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین الخ اور یہہ بہی کہتی ہین کہ ابو سفیان نے

بیچ ایام ایذا رسانی قریش کی آنحضرت کو امن دیا تہا لی آیا تہا آپکو اپنی گہر مین پس یہہ مکافات اوسکی تہی آنحضرت کیطرف سی ابوسفیان کی لیی اور ابوسفیان
بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ
القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اونکی روز طائف
کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک پہر لگا اونکی دوسری آنکہہ مین پتہر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کئی گیی بقیع مین
ترجمہ جو کوئی کہ مشرکونمین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بہی امان مین ہی پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوس کو مہربانی نی
اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف ح جب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی بنسبت ابوسفیان
کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کچہہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کیا ترجمہ اور اوترے
وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی اپر یہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت
یعنی محبت نی اپنی بستی والونمین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہی امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیی کہ ہجرت
میری طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کی لیی ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ بلاشبہہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی
ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرونمین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اللہ کی لیی اور نہ رغبت کرونمین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی
اوس سے طرف اللہ کی ترجمہ ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکی یا مامور اوسکی کی اور طرف تمہاری ف ع یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطی
میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سی طرف دار تمہاری کی ترجمہ زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کی
زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسی نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میرے
خاطر اپنی جمع رکہو ترجمہ عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہہ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کی
ہمپر اور رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاری کی ساتہہ اورونکی کہ مبادا عنایت اور
محبت اور ہمسائگی اور صحبت آپکی سی محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کے غیرونپر پڑی بیت غیر تم
با تو چنانست کہ گر دست دہد ٭ نہ گذارم کہ درآئی بخیال دگران ٭ حاصل یہہ کہ مراد انکی یہہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم مین دی اور آدمی مجبول ہی اقارب
اور وطن کی محبت پر پس ڈری ہم اس سی کہ میل کرو تم ہمسی طرف اونکی پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کہل جاوی ہمپر مقصد
پس نہین وارد ہوتا ہی اعتراض اونپر کہ کیونکر کہا اونہون نی یہہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی مقرر
کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعض تمہاری کی بعض کو ترجمہ فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راستگو جانتی ہین
تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین
من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی سی پس کہڑی ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیی پہر خطاب کیا اونکی طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگونمین سے طرف میرے خداوندا تم
محبوب ترین ہو لوگونمین سی طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو تاکید کی لیی اور بعضی نسخونمین الی اللہ ہی بجائی الی کی اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا

متفق علیہ

اور یہہ مؤید ہی روایت ابی کی ترجمہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ساتہہ قول اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کی
ہین یا یہہ معنی ہین اسکی کہ خداوندا تو جانتا ہی میری صدق کو اوسچیز مین کہ کہتا ہون مین کہ جب دیکہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور جوش
محبت ہوا خبر دی آنحضرت نی اوسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کے **وعنہ** قَالَ مَرَّ اَبُوْ بَکْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ
فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ
وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس انصار کی مجلسون مین سی اس حالمین کہ اہل مجلس رو رہی تہی یعنی
آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابوبکر و عباس نی کہ کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سے روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت
کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اون دونون مین سی یعنی عباس یا ابوبکر رض آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی بسبب یاد آنی مجلس شریف کی پس
باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حالمین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیئت عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت
منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیی اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوسدن کی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتون کا اور ثنا کی اوسپر
یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو ای لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیی کہ وہ شکنبہ اور جامدانی میری
ہین ف ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر رکی اوپر وزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم ر کی شکنبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیی یعنی
اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بغچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور
اعتماد میری کے ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ رکہتی ہین کپڑی اپنی جامہ دانی
مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست
ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری کی ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین ترجمہ اور تحقیق
ادا کیا اونہون نی اوس حق کو کہ اونپر تہا ف ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ
مین ساتہہ اوترنی اس آیت کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یعنی اللہ نی خرید لیا مومنونسی اونکی
جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرماتی ہین
پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مدد کیا حق کی ترجمہ اور باقی رہا جو کچہہ کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اون کی نیک
کارونسی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس باتمین کہ صادر ہوئی اونسی اور درگذر کرو اونکی بدکارونکی کار بد سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل
کی یہہ بخاری نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ
فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کی

ثنا کہی اوسپر پہر کہا ای بعد حمد و ثنا کی جا تو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی وطن چہوڑ کر اور کم
ہونگی انصار **ف** ح اسلیے کہ بدل اپنا نہین رکہتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہہ دی آنحضرت کو اور مدد کی اون کی اور مسلمانون کی اور
یہہ ایک چیز ہی ہو چکنی والی جو مرا پہر وہ کہان اور یہہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قایم ہی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خبر دینی غیب کی ہی آنحضرت کیطرف
سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکیکی اور فراخی اونکیکی شہرونمین اور ٹہرنی اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا اور
نہین باقی رہینگے وہ اور بلا شبہہ واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ترجمہ** یہانتک کہ ہونگی لوگونمین بمنزلہ نمک کی طعام
مین **ف** ح اس تشبیہ مین بہی بیان ہی قلت انصار کا اور بہی اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا
سنوارنیوالا اہل اسلام کا ہوگا **ترجمہ** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور
نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیککارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکاری سی یعنی اونکی
بدی کو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ
وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یا الہی بخش واسطی انصار کی اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی
تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی بیٹی اور بیٹی ہون واسطون کر
قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جاوینگے **وعن** أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ بہترین گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکیکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے آیا ہی بہت سے روایتونمین بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علمانی کہ بزرگی دینی اونکی
بقدر سبقت اونکیکی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہے اوپر جائز ہونی تفضیل قبایل اور اشخاص کے بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت
وعن عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ
بَدَلُ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا يَتَعَادَى
بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ
حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَءًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ
فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ
عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ
عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی علی رض نی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجنا
ابو مرثد کا مذکور ہی بدلہ مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اون کو لوگون نی لاکر
بقیع مین دفن کیا سن پینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ
سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت
ابو بکر رض کی خلافت مین چہاسٹہ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان
مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خائین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی
ترجمہ اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لے لیا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا
سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکہا تہا ترجمہ پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ
ہمارے یعنی دوڑتی تہی گہوڑے ہمارے یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ
نہین ہے میری پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالی گی تو خط کو یا اوتارینگی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کردینگی تجکو تو کہ حقیقت
حال کہل جاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی جوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا پس تطبیق اوس روایت
مین اور اس روایت مین یہہ ہے کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ترجمہ پس
لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین تہی یہہ عبارت یہہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ
خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیے اور آنحضرت
نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی الا حاطب نی یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوش آمد و استمالہ قلوب کے لیے لکہا تہا پس
اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئی تہی اور
کسیکو اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رض نی ؎
سکندر کہ با شرقیان حرب داشت ٭ در خیمہ گویند در غرب داشت ٭ اور یہہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہہ خبر لکہی اور حقیقت حال
سی آگاہی دی کہ پیغمبر تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل اور آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نی وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ترجمہ
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای حاطب کیا ہی یہہ لکہنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجیے مجہپر یعنی
بیچ حکم کرنیکی ساتہہ کفر کی اور سزا دینی کی اس عمل پر بلاشبہہ مین ہون ایک شخص چمٹایا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اونسی اور نہین ہون مین

خاص اونمین سی اور ہین وہ لوگ کہ آپ کی ساتھہ ہین مہاجرین ہمین سے اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتھہ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بسبب اوس قرابت کی حال مہاجرونکی اور اہل وعیال اونکی کی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جذب ت ہوئی محکو قرابت اونسے قریش مین یہہ کہ کرونگا مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکی میری قرابت کی کہ مکہ مین ہی ف ع کہا طیبی نے کہ یحمون صفۃ ہی یدا کی اور مراد یدسی یدانعام ہی یا قدرت یعنی لوگون مین اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اسکی میرے قرابت یا میری قرابتیون کی یعنی یہہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش آمد کی میری لوگون سی خبردار ہین ترجمہ اور نہین کیا مینی یہہ امر بسبب اس کی کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیی کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانی کی کافر ومنافق ہوگیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہہ بسبب راضی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہونگا نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کرکر صحابہ کو کہ حاطب نی بلا شبہہ سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رضی کہ چھوڑ دو محکو یارسول اللہ کہ مارونگا گردن اس منافق کی ف ع اور یہہ کہا عمر نی باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین اسلیی کہ عمر دین مین بہت قوی تہا اور اوسوقت مین بعضی لوگ تہی ہی ایسی کہ منسوب تہے طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہو قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نے اسپر پس اسی لیی پر اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اونپر منافق ہونی کا اسلیی کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچہہ یہہ کہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچہہ تاویل کرکر انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ شاید سچ بیان کرنی اس قصہ کے تقدیم وتاخیر ہی الاکہنا عمر کا اسبات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کے بعید ہے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ع گویا کہ عمر نی کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت نی ترجمہ اور کیا چیز معلوم کروا وی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اور اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کے کی ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نی کرو جو کچہہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیی بہشت ف ع کرو جو کچہہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال ناخدسی ہوتے ہون یا بہشت واجب ہوئے یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف عمر کی والا یہہ امر محقق تہا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہہ ہے کہ لعل اسلیی فرمایا کہ تو اہل بدر اور سپر اعتماد تکیہ کرین اور عمل سی باز رہین بسبب فرمانی اعملوا ما شئتم کی اسلیی کہ مراد اس سی ظاہر کرنا کرم وعنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو کچہہ چاہین سو کرین ترجمہ اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حقتعالی نی نظر رحمت ومغفرت کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہہ بات اور کہا نووی نی کہ یہہ حکم آخرت کا ہی اور ای پر دنیا مین حدود غیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت نی مسطح پر حد قذف کی قایم ہی کی حالانکہ وہ بدری تہا اور بحدیث مین معجزہ ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسونکی اور پڑہ لینا اونکی خطونکا اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا موپردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کے مقصود اس لکہنی سی ایذا دینی آنحضرت کے نتہی والا کفر لازم آتا اونکی بسبب بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیونسی گمان اسکی کہ نہین ضرر کرینگے بنی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کے اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسبات پر ان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ خفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروا اونکی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین اور اللہ علم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالی نی یعنی ہیچ زجر ومنع کی اس فعل سی کہ کہا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنونکو یعنی جنکو مین دشمن کہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی تلقون الیہم بالمودۃ

کہا حاطب نی یارسول اللہ ... ۱۲

وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ
السَّبِيْلِ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَاءً وَّيَبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ لَنْ
تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْلِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بہی اور اسی لیے کہا گیا ہی العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنے یہہ قاعدہ ہی اصول
کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہہ نہین کہ وہ اوسیکی لیے خاص ہو بلکہ سبکی حقمین بول رہی
ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوویگا گویا اوسیکی لیے وہ اوتری ہی **تنبیہ** اس سے رد ہوا قول اون بزرگوارونکا کہ جو کہتی ہین کہ یہہ آیتین تو بت پرستونکی لیے
اوتری ہین بزرگونکی نجاریونکی حقمین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ مذکورہ سی اور مقام سوچنی کا ہی اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی
کفار کی حقمین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لانیکا اور کفر سی بچنی کا وہین کی لوگونکی لیے حکم ہی ہمارے لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالے اس نفسانیت سی
ہم سبکو اور راہ حق دکہاوی **وعن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ
فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی رفاعہ
بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین رکہتی ہو تم اور کس جماعت سی کنتی ہو تم اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت نے
کنتی ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت نی جبرئیل کی جواب مین کچہہ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کی ہی **ف** ع اور ظاہر یہہ ہے کہ یون فرمایا
ہو ہم افضل المسلمین **ترجمہ** کہا جبرئیل نی اور ایسی ہے یعنی ہماری نزدیک حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی وہ افضل
ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اونکی افضلونمین سی **وعن** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ
النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین بیٹہیگا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا تعالی نی
کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہین ہے کہ تحقیق کہا ہی خدا تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ
وارد ہوگا دوزخ پر **ف** ع یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنیکی پلصراط پر سی کہا نووی نی کہ صحیح یہہ ہے کہ مراد وارد ہونے سی گذرتا ہی پلصراط پر پس جب گذرینگی اوسپر سی تو دوزخ
دوزخ مین گر پڑینگی اور جنتی نجات پاوینگی اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی واردہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا
سب آدمیونکی لیے تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نی پس نہین سنا تو نی خدا تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی
پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو کہ تقوی کیا ہی **ف** ع حضرت حفصہ نی مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا بموجب
گمان اونکی غیر موافق تہا آیۃ کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکی لیے بطریق اعتراض کی جیسیکہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہے اوس
شخص کہ نہ سمجہی معنی آیۃ کے یا حدیث کی یا تطبیق درمیان آیۃ و حدیث کی وغیر ذلک یہہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون

لا تعلمون یعنی پس پوچھ لو تم اہل ذکر سی یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین پہنچیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا تعالے نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھہ آنحضرت کی نیچی درخت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہہ حدیبیہ مین تہی وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر من اہل الارض متفق علیہ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کے ایکہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور اسیکی موجب کہا بعضے علما نی چنانچہ اونمین سی سیوطی بہی ہین یہہ کہ افضل صحابہ کی خلفاء اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فکان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہے کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ح ح ثنیہ ساتھہ زبر مثلثہ کی اور زیر نون کی اور تشدیدی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتھہ پیش میم کی اور یہہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زیر سی اور بعضون نی میم کی زبر سی کہا وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی آوی پس آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیے کہ وہ اوکہی کہاٹی تہی یا ظاہر رغبت اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہو اہل کہ کی حال پر کہ کہین گہاٹ لگائی نہ بیٹہی ہون اور بد اندیشی نکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان یہہ ہے کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی بنی اسرائیل سی ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوس مین صابر رہی اور سایہ کیا اونپر ابر نی اور بہیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوسمین جاوین ساتھہ سجدہ اور دعا اور طلب دور ہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھہ طلب کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھہ جہاڑی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار پر بخشی جاوینگی اور جہاڑی جاوینگی گناہ اوسکی جیسی کہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر کہتی ہین ترجمہ پس تہے اول اون لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑے یعنی سوار بنی خزرج کی ف ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور جابر اونہین مین سے تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی بعضی قبیلہ اوس سے تہی اور بعضے خزرج سی ترجمہ پہر لی درپی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سے بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا ف ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقونکا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنی آ تو تو بخشش مانگین تیری لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤنمین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی میری لیے یار تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اور یہہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی کی اس قول نی واذا قیل لہم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسہم ورایتہم یصدون وہم مستکبرون سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم وذکر حدیث انس قال لابی بن کعب ان اللہ امرنی

اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یہہ ہی کہ کہا آنحضرت نی واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق امر تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہونمین تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضایل القران کی مذکور ہی و صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ممی لف نی اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدْلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری یا رونسی کون ہین وہ شخص ابوبکر اور عمر ف یہہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی و بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیکی پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر اور عمر بدل ہی یا بیان الذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتہہ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدا اور عمر ہی اہتدا رسی اس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتہہ اوس کی قول و فعل بخلاف ابتدا رکی کہ وہ مختص ہی ساتہہ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا رفقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتی ہین و اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مار و ساتہہ عہد ابن ام عبد کے ف ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیی اختیار کی ہی ہماری امام اعظم صاحب نی روایت اونکی و قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفا اربعہ کی بسبب تکمل فقاہت و خالص ہونی وصیت اونکی کی اور تورپشتی نی ایسی ہی کچہہ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میری نزدیک یہہ ہے کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول اونہون ہی نی گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قایم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچہی الثنی ہین ہم اوسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کیا یا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نی ہمارے دین کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی سی بہی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اول و آخر اوسکی کی اسلیی اوسکی اول مین ہی اقتدو بالذین من بعدی ابوبکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور ممکن ہو کہا کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا، اوسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول ترجمہ اور بریح روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہہ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلی اس عبارت کی ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر مٹی ام عبد کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف ع یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین مین یا ہیچ حالت حیات کی ایک امر من امور دین سی و الا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی مخصوص ساتہہ قریش کی ہی اور ابن مسعود قریش مین نہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ الْتَمِسُ الْخَيْرَ وَالطَّلَبَهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خیثمہ بن ابی سبرہ نی کہ کبار تابعین اور ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سی کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہی اوسکی ساتہہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا خدایتعالی نی میری لیی ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدایتعالی سی کہ میسر کری ہمنشین نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیری کا **ف** ح لفظ وفقت ساتہہ تخفیف ف کی صیغہ مجہول کا وفق سی ہی بمعنی سازوار پڑنیکی اور بعضون نسخون مین جملہ فیسر لے پہلی وفقت لی کی نہین ہے **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کہا نکا ہی تو کہا مینی اہل کوفہ مین سی آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیی **ف** ع مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لاخیر خیر منہ یا لاخیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین ہے خیر سوائی اوسکی **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کیا نہین ہی تم مین یعنی تمہاری شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ **ف** ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک انکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونیکا ہو چکا ہی **ترجمہ** اور دوسرے عبد اللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکہنی والی اور نعلین رکہنی والی **ف** ع ایسی ہی تکیہ وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا **ترجمہ** اور حذیفہ راز دان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی تہی اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدایتعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابونکی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع اسلیی کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اوترنی قرآن کی اور عمل کیا اوسپر پہر قرآن پر ایمان لائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڈہائی سو برس کے تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اچہا شخص ہے ابو بکر اچہا شخص ہے عمر اچہا شخص ہے ابو عبیدۃ بن جراح اچہا شخص ہے اسید بن حضیر اچہا شخص ہے ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہے معاذ بن جبل اچہا شخص ہے معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح ابو عبیدۃ تک جو یہہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہین قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہادون مین روایت کین حدیثین اونسی ایک جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی اوپر ہو چکا ہی ہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری یہہ حضرت عثمان کی زمانہ مین اور غالبا یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگی پس ہر ایک کو ساتہہ مدح اور ثنا کی مشرف کیا یا کچہہ اور تقریب ہوئی ہو اونکی ذکر کرنی مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْجَنَّةَ تُشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکیکی بحدیکہ بہت مشتاق ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب یہہ مجہہ مین آوین اور بعضون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمانسی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینونکی لیی ایسا ہی جیسی ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وعن علیٍّ قَالَ اسْتَاذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رض سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکی امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دیی گئی عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی وعن اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکیکی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکیکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا بموجب حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہہ ساتون آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حال آنکہ یہہ بات بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہہ بات منافقونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہانی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکیکی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہی طرف قوت شوق اوسکیکی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکیکی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکیکی فرمایا اللہ تعالی نی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنفقین لا یعلمون یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی اور مومنونکی لیی لیکن منافق نہین جانتی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَهَا

الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر رواہ الترمذی اور روایت عبداللہ بن عمرو سی کہا
سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقراء اور مجردون اونکی سی ہین چنانچہ احوال اونکا اپنی محل پر مذکور ہی اور مراد اس حصر سی تاکید و مبالغہ
ہی ابوذر کی سچ بولنی مین نہ یہہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی غیر سی مطلقا اسلیی کہ نہین لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ ابوذر زیادہ سچی ہین ابوبکر سی حال آنکہ وہ صدیق
ہین اس امت کی اور بہتر ہین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچی تہی ابوذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علمانی وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لہجۃ اصدق ولا اوفی من
ابی ذر شبہ عیسی بن مریم یعنی فی الزہد رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نی اور نہین اوٹہایا زمین نی کسی صاحب زبان کو یعنی بولنی والی کو راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق خدا
اور رسول خدا کو اور بعضون نی کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہہ اوسمین سے فروگذاشت نکری ابی ذر سی ف ح ع یعنی ابوذر کچہہ چشم پوشی اور اور
مداہنت نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمانبردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ وعدہ اور عہد کو پورا
کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین کی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور
رسول کا حق ادا کرنیوالا یا فصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا
کی لذتون سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایکدفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس آئی
اور اونکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی یعنی کعب سی کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبدالرحمن مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا
ہی تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تہا عبدالرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچہہ ڈر نہین اوسپر
پس اوٹہایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین اگر ہو میری لیی یہہ پہاڑ یعنی
پہاڑ احد اور پہاڑ سونی کا کہ خرچ کرونمین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہہ کہ چہوڑ جاؤنمین اوسمین سی چہہ اوقیہ یعنی
دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان تمنی بہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نی یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان انتہی حضرت
شیخ و ملا علی رح نی اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابوذر فقراء اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ کیجی سب لہ دی ڈالیی پس جذبہ غالب
آیا اونپر مار بیٹہی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی
اسمین مبالغہ ہی اتنا دون اور باوجود اسکی بہی کاشکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو
بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی پیچہی چہوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف
تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہی کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہی اوپر مطلع
ہونی اوسکی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع کا پہر قول اوسکا یعنی فی
الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی وعن معاذ بن جبل لما حضرہ الموت قال التمسوا العلم عند اربعۃ
عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان وعند ابن مسعود وعند عبداللہ بن سلام الذی کان یہودیا فاسلم
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصونکی ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہہ
ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتہہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک
عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی ف ح مشہور ہوئی یہہ ساتہہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد
حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین اور مری دمشق
مین سن تیس مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن
سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتہہ رکہتی
تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم + پس تحقیق سنا
ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی وہ مانند دسوین دس
شخصونکی ہی کہ بہشتی ہین اسلیئی کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصونکی
صحابہ مین سی جنت مین اور اسپر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اس سی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون کہ وہ دسوین
ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوائی عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انیس صحابہ کی واللہ اعلم وعن
حذیفة قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت قال اذا استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفة فصدقوہ
وما اقرأکم عبد اللہ فاقرؤہ رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو صحابہ مین سی
سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت نی اگر خلیفہ کرونمین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب کیئی جاؤگی تم
ولیکن جو کچہہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یہہ قبیل اسلوب
الحکیم کی سی ہی گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہین تمکو کہ مجہسی سوال خلیفہ کرنی کا کرو اسلیئی کہ وہ حاصل ہوگا ساتہہ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص
پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو معہذا خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور دہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی پر
اور تمسک کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ زیادتی فضل اور مزیت اونکی کی
علم و یقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اوسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی کی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوس چیز مین کہ بجا لانا چاہیی اوسکا کہ وہ احکام ہین اور یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی اسلیئی کہ فرمایا ہی آنحضرت
نی رضیت لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیی ساتہہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتہہ اوسکی عبد اللہ ابن مسعود اور فرمایا تمسکو بعہد ابن ام
عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمانی کہ اس حدیث مین اور فضل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رض کا بہی ہی اسلیئی کہ روایت
کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین
وعنہ قال احد من الناس تدرکہ الفتنة الا انا اخافہا علیہ الا محمد بن مسلمة فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تضرک الفتنة رواہ ابو داود وسکت عنہ واقرہ عبد العظیم اور یہہ بہی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اوسنی نہین ہی کوئی آدمیونمین سی
کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلاء دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیئی کہ مینی سنا ہی آنحضرت سی فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نکریگا تجکو فتنہ ف
ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اسہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوونمین سوائی تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ پکڑا اونکو آنحضرت نی سال تبوک مین اور تہی فضلاء صحابہ سی اور اسلام لائی

مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چہالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین ساتہہ حکم نبوی کی اور سلامت رہے
اوسکی شر اور ضرر سی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابوداؤد نی اور سکوت کیا اوس سے ف ح یعنی طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت
کیا ہی ابوداؤد نی اوس سے صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی جب کہ برمحل اوسکی مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت کہا اس حدیث کو منذری
نی ف ح کہ علماء حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ
وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَاٰهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ ف ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابوبکر صدیق کی خاوند
اسماء ابوبکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رض کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اسوقت
جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت نی عبداللہ اور تحنیک
کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہہ
سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکی کا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور یا
شہد کی اور مانند انکی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مولف نی کہ عبداللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی اونکی آنحضرت نی ساتہہ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابوبکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کے نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی پیدا ہوئے
ہین مدینہ مین پہلی سال ہجری مین اور ابوبکر رض نی اونکی کانمین اذان دی اور جنا اونکو اسماء نی قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اون کو
پس منگائی آنحضرت نی کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی مونہہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی
اونکی لیی اور برکت طلب کی اونکی لیی اور عبداللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی دارونسی
سلوک کرنیوالی اور باپ اونکی زبیر خیرخواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی
دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہہ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کئی جاتی تہی ساتہہ خلافت
کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائی شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی
آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلایق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معویہ کی یا الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ع اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین کہا قرشی نی کہ وہ اموی
ہین اور مان اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہونیوالونمین سی پہر مولفۃ القلوب مین رہے اور وہ ایک تہی
اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی لیی اور بعضون نے کہا کہ نہین لکہا اونہون نے وحی مین سی کچہہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت کے ہان یعنی منشی تہی
اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مرے رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کے ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا
تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی

حکومت سی کچہہ اور تہا اونکی پاس تہہ بند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچہہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی چادر مین اور تہہ بند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی گڑہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی **ف** ع مراد لوگون سی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلی فتح مکہ کی یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اسحالمین کہ ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانیکی برغبت اسلیی کی کہ واقع ہوا اسلام اونکی دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت کی نبوت کا پس متوجہ ہوئی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئی یہہ طرف مدینہ کی فی الفور دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تہی اور یہہ اسلیی کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت درپی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی یہہ تو آنحضرت نی چاہا کہ زایل کرین اون کی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت کیطرف سی اور نا امید نہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین مینی فرمایا نہین جانتا ہے تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہانپتا ہی گناہ کو کہ پہلی اسکی کئی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہانپتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سے کئی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور بہائی اونکا ہشام بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی اونکو انک الرشید یعنی بلا شبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اورونسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غنی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ عمرو وقت گذرنیکی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نی ای باپ یہہ تمام کہبراہت کسواسطی ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا رسول خدا سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہہ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا

ف احوال عمرو بن العاص رض

ف احوال و فضائل عبد اللہ پدر جابر رض

ملی مجھسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین
اور چھوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتھہ اوسچیز کی کہ پیش آیا خدا عزوجل
اور معاملہ کیا ساتھہ اوسکی تیری باپ سی **ف** ح یعنی بسبب غم و اندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن مشاورہ
ساتھہ اوسچیز کی کہ اوسمین قرب و کرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل و کرامت باپونکی سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سیدہی راہ پر ہون اور
اشارہ ہی اسپر کہ بیٹونکو ساتھہ خوشی دینی باپونکی خوش ہونا چاہیی **ترجمہ** کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی
نی کسی سی ہرگز مگر پردہ کی پیچھی سی **ف** ع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلی
شہیدونسی اس جہت سی کہ نہین کلام کیا اللہ نی کسی سی اونمین سی مگر پردہ کی پیچھی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ
الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت کی **ترجمہ** اور زندہ کیا خدا تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی روبرو
کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیی کہ
تقدیر اسکی یہہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو بسبب
اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنی سی زیادتی قوت روح اوسکیکی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اوس قوت کی **ترجمہ** فرمایا خدا
تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کی جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میرے یہہ آرزو
رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کری تو مجکو اور بہیجی تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا
پروردگار تبارک و تعالی نی تحقیق شان یہہ ہے کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردے نہین پہر کر آوینگی دنیا مین **ف** ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اوسمین
طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہر کر آوینگی مردی ساتھہ التماس
اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی بہی اور کہا سید جمال الدین نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا
کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیر کی **ترجمہ** پس اوتری یہہ آیۃ یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یارونکی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان
نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کہ اسکی آگی یون ہی بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ
فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی دیی جاتی ہین اس حال مین کہ خوش ہین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کر رہی ہین ساتھہ
اون پس ماندون کی کہ نہین ملی اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب امن و سرور اونکی کی **وعنہ** قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی جابر سی کہ کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسونمین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین استغفر لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور
روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ غزوونمین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا
ہوگئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوین برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین

سب سی آخر یہی مری ہین بموجب ایک قول کی **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑونکی نہین پروا کی جاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اونکی بسبب حقارت اونکی کی اگر قسم کہا بیٹہین خدا پر اعتماد کر کر یعنی قسم کہاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کر دیتا ہی اوس کام کو یا قسم کہاوین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہہ کرینگی ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل **ترجمہ** اون مین سی براء بن مالک ہین **ف** ع یہہ بہائی ہین انس بن مالک کی مان اور ایک باپ سی فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون اون کی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی اور شجاع تہی کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوائی اونکی کہ شریک اور ونکی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل سر و امانت میری کی کہ ٹہکانا پکڑتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میرے ہین **ف** ح معنی مفصل عیبتہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکہی جا چکی ہین اور وہان یہہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتہہ اس صفت کی ت اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی بدکارونسی اور قبول کرو اونکی نیک کارونسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی ابو طلحہ سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیی کہ تحقیق وہ جو کچہہ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ شکایت کرتا تہا حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کر کر کہا تو نی نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیی کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی اون دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزما یا رجاءً یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی کی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیۃ تک **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللّٰهُ

رسول اللہ

اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتی ہین ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ اور اگر مونہہ پہیرو تم یعنی ایمان لانی سی محمد پر کہ اور مدد کرنی دین اوسکی سی لاویگا خدا تعالی تمہارے بدلہ مین ایک گروہ کو سوای تمہارے پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہارے یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسی عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر روگردانی کرین ہم ہماری بدلی مین اور بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع لفظ فرس ساتہہ پیش ف اور جزم رکی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کی ہین اور اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی **وعنه** قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی کی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی غریبونکی طیبی نے کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنی کو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیتونسی لکہی ہی بخوف درازگی کتاب کی اوسمین سے نہین لکہا گیا

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکی کے کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودان مرد کہ نجبا و رقبا میری ہین یعنی مجکو دو چند ملی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودان مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میرے یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونو صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کے نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی نبی ہونی سی پس عزت دی اللہ تعالی نی اسلام کو بسبب اسلام اونکی کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نی اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہہ میرے نزدیک اسلیے کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی پس یہہ کیونکر نبی مگر یہہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نی دونو صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑے تہی حضرت سی انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی **وعن** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ

يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا يَرْضَى فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین ف خالد بن ولید اکابر قریش سی تہی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سی خالد نی اوسکو حقیر حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتی ہین ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد ف یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی ولفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرکنی کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد سی بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کرین تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہوئی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال انکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکی بیٹہی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنی کی اور شکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی تو آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کریگا عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض کہی عمار سی یعنی ساتہہ دلی کی بغض رکہیگا اوس سی اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی پس نہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری راضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو محبین اور اوسمین محبت پیدا ہو پس ملا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تضرع یعنی اور خضوع کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہا وعن أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی شمشیرون مین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ جو لڑتی ہین کافرون سی اللہ کی راہ مین اور رہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سی ہی کہ نام ہی پرچی کا قریش سی روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وعن بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجی اونکا ہماری لیی یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونمین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی اسطی گاہ گاہ کرتی ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونمین یا اسلی تہین بار فرمایا کہ دوست رکہی اونکو بقدر تین اونکی اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت اونکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی وعن جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَعَتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا تہا عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارا ہی اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہمارا کو یعنی بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیی کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ سفر اور وسی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت

کو نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی بس ہے اور ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول مین شامل
کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کے ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے **وعن** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ
لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنَفْسِکَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی **ف** ح ع جسوقت کہ ابو بکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیی کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نی خریدا تہا اور کافرونکی ہاتہہ سی چہٹا کر آزاد کیا
تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونی کا کیا تہا بسبب صبر کرنیکی اوپر دیکہنی مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور
نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور آگی آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہہ اونکی غالبًا شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت
کی اور ابو بکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر رض سی کہا **ترجمہ** کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجکو مگر اپنی نفس ہی کی لیی یعنی نفس کی خوشی کی لیی تو نگاہ
رکہہ مجکو یعنی اپنی پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجکو مگر واسطی خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکی پس چہوڑ دو مجکو ساتہہ عمل خدا کی
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یعنی چہوڑ مجکو تو خدا کی لیی کام کرتا رہون اور خلق سی کچہہ سروکار نرکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی
مجکو طاقت پیغمبر کی جگہہ دیکہنی کی بدون اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین **بیت** چہ مشکل تر ازین بر عاشق زار * کہ بی دلدار بیند جائی دلدار
پس گئی بلال ہمراہ ایک لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹہارہوین سال مین وفات پائی اور اسپر حدیث کوچ کرنی بلال کی پہر رجوع کرنیکی طرف مدینہ
کی بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچہہ اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی
ذکرہ السیوطی فی الذیل **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْہُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی
بَعْضِ نِسَائِہٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقُلْنَ کُلُّہُنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُضِیْفُہٗ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقَالَ اَنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی رَحْلِہٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ ہَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْہِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِیْہِمْ
فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْہِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَہْوٰی بِیَدِہٖ لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ کَیْ تُصْلِحِیْہِ فَاَطْفِئِیْہِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا
اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ اَوْ ضَحِکَ اللّٰہُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَۃَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلُہٗ وَلَمْ یُسَمِّ اَبَا طَلْحَۃَ وَفِیْ اٰخِرِہَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلعم کی پاس پس کہا اوسنی کہ مینی رنج و مشقت کہینچی ہی یعنی فقیر ہون رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک
وغیرہ سی کچہہ دو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیی کہ دریافت کری اگر کچہہ اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیی پس کہا اون بیوی
نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپ کو ساتہہ حق کی نہین ہی میری پاس یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو اور بیوی کی پاس پس
کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سب بیویون نی مانند اوسکی **ف** ع اور شاید کہ یہہ
حال ہو ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ کی اور حاصل ہونی غنایم اور اموال کی **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی مہمانی کری اوسکی رحمت
کریگا خدا تعالی اوسپر پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ **ف** ع ح نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ
جو مان تہی انس کی **ترجمہ** پس کہا ابو طلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئی ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نی

واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ مان انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچہہ ہماری پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری کی ف ع یعنی
چہوٹی لڑکون کے لیی کچہہ کہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات اور دنمین والا معلوم ہی ہی کہ نہین جائز ہی بہوکا رکہنا بچونکا اور کہلانا مہمانونکا ترجمہ
کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ
خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلاؤ اوسکو ظاہر مین کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سے
اسلیی کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیی ہوا کہ وہ بڑہیا تہین اور
یہہ قضیہ پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہیلاوی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی
سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیی پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہماری کہانی سی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس
بیٹہی وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نی
آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنی کی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی
یا کہا راوی نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ سے
مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کے
یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اور ونکو اپنی نفسونپر اگرچہ ہو اونکو حاجت و بہوک نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ
عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی
ہمپر ہر جانب سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی
آنحضرت اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیی کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت بڑا بندہ خدا کا ہی یہہ
ف ح شاید کہ یہہ فرماتی اوس کسی کی لیی کہ جانتی کہ وہ منافقون سی ہی اسلیی کہ مومن کے لیی فرمانا اسبات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول نہ تہا آپکا اگرچہ
راہ روش بد پر ہو اور مومن خود اوسوقت مین ایسی برے نتہی کہ آپ ایسا کچہہ فرماتی اونکی حق مین اور اگر ہون تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال و
جواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اس مین اشعار ہی
اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ خالد بن الولید
ایک تلوار ہی اللہ کی تلوارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لِکُلِّ نَبِیٍّ
اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی زید بن
ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیی تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکے پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہمارے تابع ہم مین سے
ف ح یعنی ہماری خلفا اور موالی کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حق مین احسان کرنیکی کی ہی اون کو
بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوای انکی جو مناقب اور فضایل اور عنایتین اور کرامتین

من ھذا فقلت خالد بن الولید فقال

ہماری لیی فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہون یا معنی یہہ ہین کہ دعا کیجی کہ کری ہماری تابعونکو ہمسی یعنی متصل ساتہہ ہماری اور پیرو ہمارے نیکی کرنیمین اور اوپر
طریقہ اور سیرت ہمارے کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والتابعین لہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ کرنی اتباع اونکی اونسی
نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** قتادۃ قال ما تعلم حیا من احیاء العرب اکثر شہیدا اعز یوم القیمۃ من الانصار قال وقال
انس قتل منہم یوم احد سبعون ویوم بئر معونۃ سبعون ویوم الیمامۃ علی عہد ابی بکر
سبعون رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت
عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز ہونگی یعنی روز قیامت کی متحقق ہوگا کہ کس کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت
ہوگی اونکو اور کہا انس نے ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص **ف** ع ظاہر امراد یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملکر ستر ماری گئی اسلیی کہ
روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علماء حدیث اور سیر سی ہی حدیث ابی سی کہ قتل کیی گئی انصار مین سے روز احد کے چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سے چہہ شخص **ترجمہ**
اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر
کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کے قوم کی ساتہہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** قیس بن ابی حازم قال کان عطاء البدریین
خمسۃ الاف خمسۃ الاف وقال عمر لافضلنہم علی من بعدہم رواہ البخاری اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی
کہ کہا تہی عطاء بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا
عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی عطائین اونکی کامل ہوئین بخلاف غیر اونکی اور مین بہی
فضیلت دیتا ہون اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر

تسمیۃ من سمی من اہل بدر فی الجامع

یہہ باب ہی بیچ بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی **ف** ح جاننا چاہیی کہ بخاری نام
ایک جماعت کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتہہ معرفت
فضیلت سبقت اور رجحان اونکی کی اوپر غیر اپنی کی جدی اونپر دعا ساتہہ رحمت و رضوان کی کیجاوی اور کہا ہی علما نی کہ دعاء وقت ذکر
اونکی کی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوائی رسول خدا صلعم اور خلفاء اربعہ کی کہ اون کو مقدم کیا ہی اور
اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مولف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا
نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بہی اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اون کا کہ نہین ذکر کیی گئی اوسمین
اصلا کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کئی گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اون سی ہی یا اون کی غیر سی باین
نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نہ نرا ذکر اونکا بدون صریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتہہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سی
عبیدۃ بن الجراح کو اسلیی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہین
واقع ہوا ہی اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داود کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتہہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور سترہ پس اول اون کی اور پیشوا
اور سردارونکے اور تمام عالم کی لوگونکی النبی محمد بن عبد اللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم ت نبی محمد بیٹی عبد اللہ کے ہاشمی **ف** ع ح شروع کیا حضرت کے
ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتہہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی کا تیئیس برس

اور عمر شریف اونکی تریسٹھہ برس کے آپ سردار سب رسولونکی اور خاتم النبیین تہے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واخوانہ اجمعین عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْقُرَشِیِّ
ت عبد اللہ بیٹی عثمان کی ابوبکر صدیق قرشی ف ہے تیم بن مرہ سی ہین جمع ہونا اونکا ساتہہ آنحضرت کے پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا
جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابوبکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اون کا ہی آیا ہی کہ
اونکی مانکی ہان بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہہ پیدا ہوئی تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے
کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیی کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہی آتا ہی اور اتفاق کیا ہی
امت نی اوپر نام رکہنی اونکی کی ساتہہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی سچ کو تمام احوال
مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا پنج سال فتح مکہ کی ایمان لائی اور چودہوین سال مین حضرت ابوبکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد
وفات پائی اور عمر اونکی ستانوین برس کی تہی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کے
اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارون مین رگین تہین سبز عَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الْعَدَوِیُّ ت عمر بیٹی خطاب کے عدوی ف ح اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتہہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتہہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت
مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہین کی ہاتہہ سردارون وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید روی سرخ چشم بلند قد
تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نی کہا کہ وصف اونکا توریۃ
مین یون آیا ہی کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چہوٹی پہاڑ کی ہی تیز ہی سخت ہی اور امانت دار ہی اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کردینی
اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر اور سلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی اونکی اور مہیب اور شجاع تہی پہلی آنحضرت سی بحکم آپکے
ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیی اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر
تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقون پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون مونہہ تمہارے جو کوئی چاہی کہ روویگی اوسکو مان اوسکی
اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو بیوی اوسکی تو چاہیی کہ آوی اور ملی مجسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جا سکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس
رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَتِہٖ رُقَیَّۃَ وَضَرَبَ لَہٗ
ت عثمان بیٹی عفان کے قریشی پیچہی چہوڑ گئی تہی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کے کہ نام اونکا رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیی حصہ اونکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح مین تہین جب
حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ بیمار تہین پس عثمان کو آنحضرت نی واسطی بیمار داری اور خبر گیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کے غنیمت مین انکا حصہ بہی لگایا اور اسی
اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہے سال فیل سے اسلام لائی پہلی داخل ہونی کی دار ارقم مین بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی
اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے
دین سے نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑینگا مین تجکو جب تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان نی اس دین کو ہرگز نہین چہوڑنی کا اور اس سے
جدا نہین ہونیکا تو جو کچہہ جانی کر جب حکم نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمان کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی مرین پس کہا آنحضرت نے اگر
ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوائی اونکی ایسا نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی
سبب سے ذوالنورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش

انہی حو بصورت لو گو تمین اور فرمایا آنحضرت نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مینی تیرا ساتھ ہوا وسکی کہ بہت مشابہ ہی تو گو تمین ساتھ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتھ باپ تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اس رجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی مُہہ اپنی سیدہے نہین کر سکتی تہی اور شہید ہوئی رمضان مین ایام تشریق کی پنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال ہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسٹھ برس کی اور بعضون نی تراسٹھ برس اور چہاسی برس کی بہی کہے ہی علی بن ابی طالب الہاشمی ت علی بیٹی ابی طالب کے ہاشمی ف ع پیغمبر جد کے چچا کی بیٹی اور بہائی اونکی ساتھ ہوا جعفر کے یعنی بہائی چارہ بہی انسی ہوا تہا اور خاوند فاطمہ زہرا رضہ کی اور باپ حسن و حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمی سی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول اسلام لہی لی ہین اور کہا ہی علمانی کہ نبی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضہ منگل کو اور عمر اونکی وسوقت تین برس کی تہی یا سات برس کے اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اونکی لقبون مین سی ہین اور تہی وہ رضہ میانہ قد نہایت گندم گون مایل بسرخی کشادہ دہن بڑی بال بہت تہی روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنکی تہی داڑہی اونکی اور طویل اور عریض تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند جود و دین ذات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اور فتح یاب ہوتی تہی جہان لڑنی کو جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ و کرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی رضہ نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کار روز بدر کی اور کہا حکم نی کہ نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کی اور سب غزوہ مین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین بہ تا اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی شب جمعہ کو وقت سحر کی ستروین رمضان سن اکتالیس ہین اور عمر اونکی تریسٹہ برس کی صحیح و مختار یہی ہی پہر جانا چاہیے کی مصنف نی یہان تک حایت کی مراتب تجیہ کے پہر اتبا کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا ایاس بن بکیر ت ایاس بن بکیر کی ف اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہی رایاس ساتھ زبر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی اخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتھ پیش ابو فتح کاف اور جزم تحتانیہ کی تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری سی بکیر ساتھ زیر اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سی حاضر ہوئی بدر مین اور راون جہاد و ہین کہ بعد بدر کی ہین اور رہتا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر اور اقدم ہین اور رواۃ اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سے وفات اونکی رجب پینتیس مین ہوئی بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق ت بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کے ف مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہے اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عمرو اور مان اونکی حمامہ ساتھ زبر ہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام مین پہلی اسلام کہ مین اونہون نے ظاہر کیا اور عذاب کئی گئی مین خدا مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہ سی مارا گیا اسکا قصہ طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا تہا آفتاب مین اور کہتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتھ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین کہ آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نے کہا اٹہارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہ اوپر ساٹہ برس کی تہی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور کچہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی ت حمزہ اور حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہاشمی ف ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور مان اونکی ہالہ بیٹی وہب کے بہن آمنہ بنت وہب کے کہ جو والدہ تہین آنحضرت کی پس یہہ خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکہا مینی ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزد یک خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان

سرداران اسلام و ایمان کی سرداران مشرکین کی

مین حمزۃ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش ترجمہ حاطب بیٹی ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبید اللہ ہی حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد انکی ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا ابو حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے فضلاء صحابہ سابقین اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلونکی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرت مین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تہا اسلام اونکا پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعد کی غزوونمین شہید ہوئی روز یمامہ کی اور عمر اونکی ترپن یا چون برس کی تہی حارثۃ بن سراقۃ بن الحارث الانصاری قتل یوم بدر وھو حارثۃ بن سراقۃ ترجمہ حارثہ بیٹی سراقہ کی انصاری ف ح بیچ ساتہہ پیش کے اور زبر بے اور زیری مشدد کے اور بعضون نی ساتہہ زبر اور زبر بے اور تخفیف کی بہی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ہی ترجمہ شہید ہوئی روز بدر کی اور یہہ حارثہ ہی مٹیا سراقہ کا تہا یعنی وقت شہید ہونی کی بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح بیچ نام اونکی مان کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالونمین قتال کرنیوالونمین جیسکا احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگون مین سی کہ بلند جگہہ پر کہڑی تہی تو اور پر احوال دشمنون کی نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتہہ زبرونون کی اور تشدید ظ کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین کہڑی تہی ناگہان ایک تیر پہنچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین اونکی لگا پس مان اونکی آنحضرت کی پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتی ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میری کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو رووں مین اوسپر جتنا ہو سکی مجہکو رایگان رایت بین ہی اگر دوزخ مین ہی گرد دوزخ مین ہی تو دیکہی گا خدا مجہی جو کچہہ کہ روونگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نی ای ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین بلکہ بہشت علی اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی مان نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خبیب بن عدی الانصاری ترجمہ خبیب بیٹی عدی کی انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر پہلی کی اور جزم ہی کی حاضر ہوئی بدر مین اور قید کیی گئی غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کی ہجرت سی اور مکہ مین بیگیی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹونی اوخبیب نے قتل کیا تہا حارث کافر کو روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کی بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس ہی وہ قیدی اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اون کو تنعیم مین اور اول سولی پر اسلام مین ہی کہینچی گئی ہین اور اول اونہون نی جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجب ہے چنانچہ مذکور ہے وہ صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کیسکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچا دیوے پہنچا سلام میرا اون کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نی خنیس بن حذافۃ السہمی ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ہی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تہی اور مہاجرین مین سی تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین آئی اور بسبب زخم کی کہ کہتی تہی جان ہی اور وہ خاوند تہے حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رفاعۃ بن رافع الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ کی پدر سی مدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکا مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہاد و مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی رض کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معویہ کی رفاعۃ بن عبد المنذر ابو لبابۃ الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع یہ اوسے ہین اور سردار رونمین سے تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور تمام

اور

اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئی بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نے اونکو مدینہ مین اور لگایا اونکا حصہ اصحاب بدر کی ساتہہ جیسا کہ حضرت عثمان کی لیے لگایا تہا اور وفات اونکی
حضرت علی کے خلافت مین ہوئی اور قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی واسطی قبول توبہ کی اوس تقصیر سی کہ واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قضیہ بنی نضیر کی مشہور
ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابولبابہ کہتی ہین یہہ نام اوسکا اوسی تقریب مذکور سی ٹہرا الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ زبیر
بیٹی عوام کی قریشی ف ح عوام ساتہہ زبر عین اور تشدید واو کے ہین اور زبیر عشر المبشرین سی ہین جمع ہوتے ہین ساتہہ آنحضرت کے قصی مین چار واسطی کر مان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کے
پہپی آنحضرت کی ہین اور ام المومنین خدیجہ پہپی اونکی ہین اور اسماء بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائی وہ اور مان اونکی صفیہ ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر اوسوقت
مین سولان برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچا نی ساتہہ دہوین کی تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن ترک کیا اونہون
نی اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوونمین ہمراہ آنحضرت کی اور ٹہری رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار اونہون
ہی نی کہینچی ہی راہ خدا مین اور تہی وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والی ہلکی رخسارہ شہید ہوئی روز جمل کی سن چہتیس مین اور عمر اونکی جو نسٹہہ برس
کی تہی اور دفن کئی گئی وادی السباع مین پہر لائی گئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہی اور مارا اونکو نماز مین ابن جرموز نی کہ امیر المومنین علی کی لشکر
مین سی تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتہہ قتل زبیر کی حضرت علی نی کہا بشارت ہو تجکو بہی ساتہہ آگ دوزخ کی اور قصہ اونکی قتل کا احادیث و سیر کی کتابون مین
لکہا ہی زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت اوسکی ابوطلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتہہ ستر نفر کی اور حاضر
ہوئی بدر مین اور اور غزوونمین کہ بعد بدر کی ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابوطلحہ ہی مشہور تہی اور خاوند ہین ام سلیم کی کہ مان انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی
مین مشہور تہے اور آنحضرت نی فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہی سو مرد سی اور اور روایت مین ہی ہزار مرد سی بہائی
چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور ابوعبیدہ کی اور تہی یہہ انصار کی سردارونمین سی اور اونکی تونگرونمین سی اور اونکی لیے فضائل بہت ہین
اور وفات ہوئی اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی اَبُوْ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ابوزید انصاری ف ح ع یہہ بہی ایک صحابی ہین اون مین سی کہ
جنہون نی قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچاونمین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تہی ساتہہ سعد قاری کی اور
انکی نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعضون نی کہا سعد بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ الزُّہْرِیُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کی زہری
ف ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدا اسلام مین ابوبکر صدیق کی
ہاتہہ پر ستران برس کی عمر مین اور بعضون نی کہا اونیس برس کی عمر مین اور اونہون نی کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور
اول مینی ہی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادونمین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نی اونکی لیے اپنی مان اور باپ کو روز احد کی فرمایا
تیر پہینک مان اور باپ میری فدا ہون تجپر اور تہی وہ ٹہنگنی فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اونکی گندم گون پست بینی بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین
کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کئی گئی بقیع مین سن پچپن مین یا اوٹہاونمین معویہ کی عہد مین کچہہ اوپر
ستر برس کی تہی اور بعضون نی کہا بیاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچہی یہی مری ہین اور فتح کئی گئی اونکی ہاتہہ پر ملک عجم کی اور گری اونکی سعی سی
بنیاد کسری کی سردارونکی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ح ساتہہ زبر خ معجمہ اور جزم
واو کی بنی عامر بن لوی سی تہی اور بعضون نی کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالونسی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نی کہا حاضر
ہوئی بدر مین اور مری مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹا عمرو بن نفیل کی قریشی ف
ح نفیل ساتہہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کی ابوالاعور ہی اور وہ قریشی عدوی ہی عشرہ مبشرہ سی بہنوئی عمر بن الخطاب کی

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادونمین ہمراہ آنحضرت کی اور تہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبد اللہ کی کہ واسطی خبر لینی
قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی کیا روین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس برس کی عمر مین
اور کہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائین بیوی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کے پہلی اپنی بہائی عمر بن الخطاب کے اور مرے وہ عقیق
مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا
تہا اور ذبایح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سی بہی پہلی اوترنی وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی تہی سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ
الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور اور جہادونمین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کی ثابت رہی اور
بعد آنحضرت کے مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اٹہتیس کے
وفات پائی اور علی رض نی اونپر نماز ادا کی ظُہَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْہُ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ح ظہیر
ساتہہ زبر ظ معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظ کی اور
زیرہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْہُذَلِیُّ ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود ہذلی ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّہْرِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹی عوف کی زہری ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سی جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب
بن مرہ مین چہہ واسطی کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام
مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نی حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت
رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخمونسی زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین اور تمام کی آپ نی نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جیسی کہ
حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار دینار
کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا
اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ رض دراز قد تنگ چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اون کے
پاؤنمین لگی تہی اور تہی اغنیاء صحابہ سی اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تہی اور یہہ خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کی لیی اہل بدر مین سی چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایک ہزار اور ساٹہہ نفر پر پس پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب
سنی اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پیٹہتی ہین اوسمین
بطریق حبو کی کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کئی ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ پالانون اور جہولون سمیت بسبب شکرانہ
اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور جب
ہوش مین آئی تو کہا کہ آئی میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا
کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین
جسوقت کہ مانکی پیٹ مین تہا روایت کیا اوسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی رضی نے کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صافی چشیدی و دروی را ندیدی مناقب اونکی بہت ہین اور اونکی اسلام لانیکا قصہ غریب ہے اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی حارث کی قریشی ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی دس برس بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نی ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی وزر بدر کی ولید بن عتبہ سی اور دو دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سی اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اون سی علی بن ابطالب عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ف ح انصار کی سردارون مین سی تہی حاضر ہوئی عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہہ ایک شخص تہی ونمین سی کہ جنہون نی جمع کیا قران کو رسول خدا صلعم کی عہد مین اور تہی وہ رازقد جسیم خوبصورت بہیجا اونکو عمر رض نی شام مین قاضی و معلم کرکر یہ حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین آرہی اور رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی تہے عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح ع انصاری ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ مین اور لاولد مری مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ کی اور تہی قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگونمین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حقمین وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اور دیکہتا ہی تو انکہین اونکی کہ جاری ہین اوسنی انسوا اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہونمین تمپر فقر سی ڈرتا ہونمین فراخی نیا سی نخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہی اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسیر ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی تہی نہ بسبب حاضر ہونیکی جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس مین عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ترجمہ عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتہہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور زکی نسبت ہی عنزہ کیطرف کہ اونکی جد اوسی ہی اور جامع الاصول مین العنوی ساتہہ ضمین معجمہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور اسلیی اوسکی نسبت مین عدوی بہی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتمین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادونمین اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن بتیس یا تینتیس یا پینتیس مین اور قول اول مشہور ترہے اور ثانی موافق تر ہی ساتہہ اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری ف ع حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بہڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹ لین بسبب اسکی کہ مارڈالا انہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سردارونمین سی اور اونہون نی دعا کی تہی خدا عزوجل سی کہ ہاتہہ مشرک کا مجکو نہ پہنچی پس بہیجا خدا تعالے نی زنبورونکو پس بچایا اون کو مشرکونکی تہہ سی اور جبات ہوئی ایک مدت اور اونکو لیگئی اور یہہ قصہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب ہین رضی اللہ عنہما عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئے دونون عقبون اور بدر مین اور تمام غزوونمین اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اون کی پینسٹہ یا چیاسٹہ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ عُتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور راوی انسی روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نی اور تہی وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا اونی سی مسجد مین اور آنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی گہر مین اور اونکو اکرنی نماز کا اوسمین تو کہ اوسکو جگہہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات پائی

قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ح ساتہہ زبر میم اور جزم ظ معجمہ کے اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتہہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی
قریشی ہین مامون عبداللہ بن عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل کیا
کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبداللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چہتیس مین اٹہسٹہہ برس کی عمر مین قَتَادَةُ
بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ
مفسر حافظہ خوب رکہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہہ قتادہ
صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادون مین مری سنہ تیئیس ۲۳ مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رض نی اور تہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر
مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہہ معاذ بن عفراء کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا ہی
مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْهُ ترجمہ معوذ بیٹی عفرا کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتہہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد
کی اور عفراء ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی مانکا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی
باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور ماری گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادون مین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفرا کی دونون
اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو
اسید انصاری ف ح ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون
مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹہہ مین ستتر یا اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سب سے پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُسَاثَةَ بْنِ
عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین
اور زبر طا کی اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کی اور دو ثاء مثلثہ کی اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادون مین
کہ بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رض کی حق مین جو کچہہ کہ کہا قضیہ افک یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگون مین کہ دری
لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَةُ بْنُ
رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتہہ پیش میم کی اور تخفیف ر پہلی کی اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی
عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ اونہین تینون مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال
بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کی آیتین قرآن کی اونکی حق مین اور اسی سبب سے نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ
عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہہ
ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سی کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین
اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دونو معا روز یمامہ کی حضرت
صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع مقداد ساتہہ زیر میم کی
اور کندی ساتہہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سے کہتی تہی کہ باپ اونکا عمرو ہم قسم کندہ کا تہا اور
ہم قسم ہوئی وہ خود اسود بن یغوث زہری سے اس سبب سے زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بہی اسی سبب کہتی تہی اور قدیم الاسلام تہی وہ اور بعض کہتی ہین

بعد پانچ آدمیونکی چھٹی یہہ اسلام لائی اور بہت بزرگ اور نیک تہی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین روایت کی ہین اون سی حدیثین علی بن ابیطالب
اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کئی گئی بقیع مین سنہ
تینتیس مین اور عمر اونکی ساٹہہ برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رض نی هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ
کی انصاری ف ح ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی بہتان زنا
کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ ت راضی ہوا اللہ
اون سی سب سے **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نی تین سو پندرہ اور بعضون نی تین سو تیرہ چنانچہ تین
سو پندرہ اور سترہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کئی ہین پینتالیس تو یہی ہین اور مابقی اور اور جعفر بن حسن بن
عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکی مین مع فضائل و فوائد اونکی کی مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو
پینسٹہہ لکہی ہین کتنی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی بیچ گنتی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب
نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کئی اور اسماء مبارک کو
جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ و دعاء و توسل کر لکہا ہی مینی بہی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین اسکی ایک دعا طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجائے
اوسکی ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچہہ اونکی فضائل مین سی سنا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو
جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا اونکی حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیی جنت اور اور اونکی فضایل مین سے یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نی بخشدیی اونکی لیی اگلی پچہلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سے تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو
اسلیی کہ جب واقع ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم شرعا دنیا مین اور اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہہ
اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی کی احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکی اسماء کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی نے
اپنی سیرت مین اور ذکر کیا دوانی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہوئی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی
اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علما نی کہ بہت اولیا دیی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت نامون اونکی کی اور بلاشبہ بہت مریضون نی
مانگی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفاء بیماریون اپنی کی پس شفا دیی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نے کہ نہین رکہا مینی ہاتہہ اپنا بیمار کی
سر پر اور پڑہی مینی نام اونکی بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیتا اللہ اوس سے اور کہا بعضون نی
کہ تجربہ کیا مینی اونکی نامونکا بیچ امور مہمہ کی از روی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام
مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی کی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گہیر لیتی
ہین بندی کو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ نامون اونکی کی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی
حاجت مین روا کیجاتی ہی حاجت اوسکی لیکن لایق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ قضاء مہم کی یہہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک
کی اونمین سی پس کہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی آخر تک پس اس سے بہت دعا
قبول ہوتی ہی اور بہت سی حکایات قبولیت دعا کی برکت نامون اونکی کی لکہی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسماء مبارکہ کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُهَاجِرِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ
اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ الْقُرَيْشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِيِّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهٖ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَبِسَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ
وَبِسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيِّ
قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَكَانَ فِي النَّظَّارَةِ وَبِسَيِّدِنَا خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِيْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ
الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَبِسَيِّدِنَا
عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُوَيْمِ
بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عِتْبَانِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ اُسَيْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَبِسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ
اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْاَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وُدَفَّةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بُحَيْرِ بْنِ
اَبِيْ بُحَيْرٍ الْجُهَنِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشْعَشِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ مَوْلٰى بَنِيْ غَنْمٍ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى خِرَاشِ
بْنِ الصِّمَّةِ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْجِذْعِ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ هَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا

وبسيدنا خبيب بن الانصاري

عباد بن

ثابت بن الخنساء النجاری الانصاری و سیدنا ثابت بن اقرم الانصاری حلیف بنی عمرو بن عوف و سیدنا ثابت بن زید
الاشہلی الانصاری و سیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی و سیدنا ثابت بن عامر الانصاری و سیدنا ثابت بن عبید الانصاری
و سیدنا ثابت بن الحارث الانصاری و سیدنا ثعلبۃ بن غنمۃ الانصاری و سیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الساعدی الانصاری و سیدنا
ثعلبۃ بن عمرو النجاری الانصاری و سیدنا ثعلبۃ بن حاطب الانصاری و سیدنا ثقف بن عمرو السلمی و سیدنا جابر
بن خالد بن مسعود الانصاری النجاری الاشہلی و سیدنا جابر بن عبد اللہ الحرامی الانصاری و سیدنا جبار بن
صخر الانصاری و سیدنا جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی و سیدنا حارثۃ بن النعمان النجاری الانصاری و سیدنا
حارثۃ بن مالک الانصاری الزرقی و سیدنا حارث بن حمیر الاشجعی الانصاری و سیدنا حارثۃ بن حمیر الانصاری
و سیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی و سیدنا الحارث بن عتیک النجاری و سیدنا الحارث بن قیس الانصاری و
سیدنا الحارث بن اوس الانصاری و سیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری و سیدنا الحارث بن النعمان الفہری و سیدنا
الحارث النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری و سیدنا حرب بن زید الخزرجی الانصاری و سیدنا الحلم بن عمرو الثمالی
و سیدنا حبیب مولی الانصار و سیدنا الحصین بن الحارث المطلبی و سیدنا حاطب بن عمرو الاوسی و سیدنا حرام
بن ملحان النجاری و سیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی و سیدنا خالد بن البکیر و سیدنا خالد بن العاصی
قتل یوم بدر و سیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی و سیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری و سیدنا خلاد بن سوید
الانصاری الخزرجی و سیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی و سیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری و سیدنا خارجۃ
بن زید الانصاری الخزرجی و سیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی و سیدنا خباب مولی عتبۃ بن غزوان و سیدنا خزیم بن فاتک الاسدی و سیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی و سیدنا خولی بن خولی
العجلی الجعفی و سیدنا خبیب بن اساف الانصاری و سیدنا خوات بن جبیر الانصاری و سیدنا خثیمۃ بن الحارث الانصاری
و سیدنا خلیفۃ بن مدی الانصاری و سیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری و سیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری
و سیدنا ذی مخبر الحبشی و سیدنا ذی الشمالین الخزاعی و سیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی و سیدنا رافع بن
الحارث الانصاری و سیدنا رافع بن المعلی الانصاری و سیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی و سیدنا رافع بن
سہل الانصاری و سیدنا رافع بن زید الانصاری و سیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری و سیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری
و سیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری و سیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی و سیدنا ربیعۃ بن اکثم الانصاری و سیدنا
ربیع بن ایاس الانصاری و اخیہ و سیدنا رجیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی و سیدنا زید بن الخطاب العدوی
و سیدنا زید بن حارثۃ الکلبی و سیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری و سیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری
البیاضی و سیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری و سیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی و سیدنا زیاد بن
عمرو الانصاری و سیدنا زیاد بن کعب الانصاری و سیدنا زاہر بن حرام الاشجعی و سیدنا طلیب بن عمیر القرشی
و سیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی و اخیہ قتل یوم بدر و سیدنا الطفیل بن مالک الانصاری و سیدنا

كعب بن عمرو الانصاري السلمي و بسيدنا كعب بن زيد النجار الانصاري و بسيدنا كعب بن حماز الانصاري و بسيدنا
كناز بن حصن الانصاري و بسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري و بسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري
و بسيدنا عوف بن العفراء قتل يوم بدر و بسيدنا معوذ و بسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري و بسيدنا مالك
بن عميلة العبدري و بسيدنا مالك بن قدامة الانصاري و بسيدنا مالك بن رافع العجلاني و بسيدنا مالك بن عمرو
السلمي و بسيدنا مالك بن امية بن عمرو السلمي و بسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني و بسيدنا مالك بن نميلة
الانصاري و بسيدنا معمر بن الحارث الجمحي و بسيدنا محرز بن نضلة الاسدي و بسيدنا محرز بن عامر الانصاري
و بسيدنا معن بن يزيد السلمي و بسيدنا معبد بن قيس الانصاري و بسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي و
بسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري و بسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري و بسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري
و بسيدنا معتب بن بشير الانصاري و بسيدنا مصعب بن عمير القرشي و بسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي
و بسيدنا مليل بن وبرة الانصاري و بسيدنا مهجع بن صالح مولى عمر بن الخطاب و بسيدنا مدلاج بن عمرو السلمي
و بسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري و بسيدنا النعمان بن عبد النجاري و بسيدنا النعمان بن عصر الانصاري و بسيدنا
النعمان بن عمر الانصاري و بسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري و بسيدنا النعمان بن سنان الانصاري و بسيدنا
نصر بن الحارث الانصاري الظفري و بسيدنا نحات بن ثعلبة الانصاري و بسيدنا نعيمان بن عمرو النجاري و بسيدنا صهيب
بن سنان الرومي و بسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي و اخيه مالك بن امية و بسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري
و بسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري و بسيدنا عبد الله بن ثعلبة الانصاري و بسيدنا عبد الله بن جبير
الانصاري و بسيدنا عبد الله بن الحمير الاشجعي و بسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري و بسيدنا عبد الله بن رافع
الانصاري و بسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري و بسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري و بسيدنا عبد الله بن
كعب الانصاري و بسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي و بسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري و بسيدنا عبد الله بن
عبد الله بن سلول الانصاري و بسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري و بسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري
و بسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري و بسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي و بسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني و
بسيدنا عبد الرحمن بن كعب المازني و بسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري و بسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري
و بسيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري و بسيدنا عبيد بن اوس و بسيدنا عبيد بن زيد الانصاري و بسيدنا
عبد ربه بن حق الانصاري و بسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي و بسيدنا عباد بن عبيد التيهان و بسيدنا عباد بن
قيس الانصاري و بسيدنا عمير بن حرام الانصاري و بسيدنا عمرو بن قيس الانصاري و بسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري
و بسيدنا سفيان بن بشر الانصاري و بسيدنا سالم بن عمير الانصاري و بسيدنا سنان بن سنان الاسدي و بسيدنا
سماك بن خرشة الانصاري و بسيدنا سهل بن عتيك الانصاري و بسيدنا سهيل بن رافع الانصاري و بسيدنا السائب بن
مظعون الجمحي و بسيدنا ابي بن كعب الانصاري النجاري و بسيدنا ابي معاذ النجاري و بسيدنا اسيرة بن عمرو الانصاري النجاري

و بسيدنا عبد الله بن سعد الانصاري

وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عُكَّاسَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَتِيكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَشَرَةَ السُّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَنَامِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
قَيْسِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ
الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَا
الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُلَيْطِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَسْرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَسْرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعِيدِ بْنِ
سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ اَبِي وَهْبٍ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ عَبْدِ شَمْسٍ
وَبِسَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ اَبِي شَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى الْاَعْرَجِ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي خُذَيْمَةَ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمٍ
اَبِي كَبْشَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مُلَيْلٍ الضَّبَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ بَدِ
بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَيَّاشٍ
الْحَارِثِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اُسَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اِسْرَائِيلَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْاَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلَى حَاطِبِ
بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ

وَ بِسَیِّدِنَا[۳۱۰] فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا[۳۱۱] عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُهَاجِرِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا[۳۱۲] طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا[۳۱۳] سِمَاكِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

باب ذکر الیمن والشام وذکر اویس القرنی

یہہ باب ہی بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی **ف** ح یمن ساتہہ دو زبرونکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی دائین کعبہ کی ہین اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتہہ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسکہ ایمن جانب راست کو اور شام ساتہہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتہہ زبرق کی اور ری کی ایک شہر ہی یمن کی شہرون مین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتہہ جزم ری کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طائف کی اور نام ہی وہان کی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جوہری نی بیچ حرکت دینی اوسکی کی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیی کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن رویان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادا اونمین سی کذا فی القاموس

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاْتِیْكُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَدَعَی اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِیَهٗ مِنْكُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمر بن خطاب سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس چہوڑیگا یمن مین سوای مان اپنی کی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیی اہل و عیال یمن مین سوای مان کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی **ترجمہ** تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** ع یہہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیی ہو جیسکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہہ اوسمین سی چہوڑا گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اونکیکا یعنی لوگون سی ماری شرم کی اور اسلیی وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت و خلط کو **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ بسبب دعا کرنی اونکیکی تہا کہ دعا کی تہی خداوندا چہوڑ میری جسم مین کچہہ اوسمین سے کہ یاد کرونمین بسبب اوسکی نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملی اویس سی تم مین سی پس چاہیی کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیی یعنی چاہیی کہ درخواست کرے وہ شخص اوسی کہ بخشش طلب کری وہ اوسکی لیی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیی مان ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوسی کہ استغفار کری تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور اسمین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیی اہل خیر و صلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ واسطی خوش کرنی اویس کی دلکی فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیی کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر مان کی اور نیکی کرنیکی ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہتر ہین سب تابعین

مین اور امام احمد بن حنبل سی منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرایع کی ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا
ہی خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کی اور قاموس مین کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث
بہی محمول ہی اسپر اور جاننا چاہیی کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی رض کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کئی ہین مینی بہی اونکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ
باعث طوالت کا ہو اسلیی کہ نزدیک ذکر کرنی اولیائی خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہ کہا تہی عمر بن الخطاب رض کہ
جب آتی اونکی پاس امداد اہل یمن سی پوچہتی اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہے اوسوقت تک کہ اویس درمیان اونکی پہونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن
عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوسی مگر
جگہہ درہم کی کہا ہان کہا کیا تیری لیی مان ہی کہا ہان کہا عمر رض نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہہ امداد اہل یمن کی مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوسی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی مان ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوسی اگر قسم کہاوی خدا
پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجسی تو استغفار طلب کرنا اوسی پس استغفار کر میری لیی ای اویس کہا اویس نے کہ مجہہ جیسا استغفار کری آپکے لیی ای امیر المومنین
کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نی عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن
کہا کیا کچہہ لکہون تیری لیی عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندونکی یعنی عاجزون اور گمنامون کے لوگون سی ہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آیندہ ایک
شخص اشراف یمن سی حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑا مینی اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کی پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس نے کہا تو بہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح
سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کرو میری لیی بہی اور حدیث عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نی اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نے اویس کو اور دریافت
کی حقیقت حال اونکی پس وہان سی باہر نکلی اور روایت کی یہہ ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نے دلایل مین
اور ایک اور روایت مین ہے اسیر بن جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسی اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق
ہوتی لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہین سنا مینی پس
جایا کرتا مین اوسکی پاس پس ایک روز نہ پایا مینی اوسکو پس کہا مینی اپنی یارونسی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہہ ہماری اور باتین کرتا تہا ایسی
اور ایسی پس کہا ایک شخص نی قوم مین سی کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مینی پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا مین
ساتہہ اوسکی اور کہٹکہٹایا مینی دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا مینی ای بہائی میری کس چیز نی باز رکہا تجکو ہمسی کہا برہنگی نی اور تہی یار اوسکی
کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسی اور ستاتی تہی اوسکو کہا مینی لی یہہ چادر اور اوڑہ کہا مت دی یہہ اسلیی کہ جب لوگ دیکہین گی اس کپڑیکو میری تن پر تو ایذا
دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مینی یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگونکی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑیسی اور کس سی چہین
لیا ہی یہہ کہا اویس نے یعنی اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہین پس کہا مینی لوگون سی کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سی اور کیون ایذا دیتی
ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنی پس بہت دوت دبک کی مینی اونکو اپنی زبانسی پہر بقضاء الہی اہل کوفہ حضرت کے پاس آئی پس آیا درمیان
اونکی ایک شخص اونمین سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسی پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی پس لائی وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے
پس پڑہی عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر نی کہ سنا ہی مینی کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص
نی کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہین پہنچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر نی کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے

کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم اوسی کہا عمر نی کہ مل تو اوسی اور نہین دیکہتا ہون مین تجکو کہ ملی گا تو اوسی پس متوجہ ہوا وہ
شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلی اسکی کہ جاوی اپنی اہل اور عیال مین پس کہا اوسکو اویس نی کہ یہہ عادت تیری ساتہہ میری کہانسی
ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سی تعریف تیری سنی مینی کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچہہ کہتی تہی بخش مجکو ای اویس جو کچہہ کہ کیا ہی مینی ساتہہ تیری قسم ٹہٹہی اور
بی ادبی سی اور استغفار کر میری لیی کہا اویس نی کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچہہ کہ سنا ہی تو نی عمر سی پس استغفار کی اوسکی لیی کہا اسیر نی کہ راوی
اس خبر کا ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اوسکو ابن سعد نی طبقات مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین اور ابن عساکر نی تاریخ
مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ اونہون نی سعید بن المسیب سی اونہون نی عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر رض نی کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز ای عمر عرض کیا مینی لبیک وسعدیک یعنی حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینی کہ کسی کام کو
بہیجین گی مجکو آنحضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہین گی پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا
خدا سی پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک دہبہ اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عزوجل کو پس جب ملی تو اوس سی تو کہنا
اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو کہ دعا کری تیری لیی اسلیی کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو
خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی لیی کہ نام دو قبیلونکی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سی لوگونکی شفاعت کریگا عمر رض کہتی ہین کہ پس طلب کیا
مینی اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر
اور طلب کیا مینی اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہرونسی آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سی آیا ہی قرن سی درمیان مین
تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نی قوم قرن مین سی کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور
خوار و دنی کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینی کہ دیکہتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالونسی پس مین بہی ذکر
کر رہا تہا ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میرے دلمین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مینی ای بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی
کہا ہان کہا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مینی کہ حکم کیا تہا تمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ دعا کرو میری لیی بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اوسی ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنی اوسی اور کہتا وہ مجہسی رواہ ابو القاسم عبد العزیز
بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب وابن عساکر نی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین
عمر رض نی اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اوسی وہ تو
ایک شخص ہے کہ کہنڈرونمین رہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمر رض نی میری طرف سی اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہسی پس پہونچایا اوس شخص نے
پیغام عمر رض کا اونکو پس آئی اویس عمر کی پاس کہا عمر نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی تو نی خدا سی اور
دور کیا اوسنی اوسکو تجہسی پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سی تیری بدن پر کہا ہان تجکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرونمین تجسی کہ دعا کری تو میری لیی پس دعا کی اویس نی حضرت عمر کی لیی اور کہا حاجت میری تمسی ای امیر المومنین یہہ
ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئی روز نہاوند کی رواہ ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نی منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اوٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نی اونمین سی نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانی کا نام ہی کہ جنگلو نمین بستا ہی کسیکو اوسکی ساتھہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتھہ صحبت پس کہا عمر رضی اوسیکو چاہتا ہو نمین جب تو نمین جاؤ تو اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی تجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ تو نمین تجکو سلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچے قوم قرن نمین تو ڈہونڈا اونکو اور پایا نہیں بستا ہوا پس پہونچایا اونکو سلام عمر کا اور سلام سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نی کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نی اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ اور چلی گئی جنگل اق و دق مین اور پایا نگیا اونسی کہیں نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علی کی ایام مین پس اونسی سامنی اونکی اور شہید ہوئی جنگ صفین مین واہ ابن عساکر اور صعصعہ بن معویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر ابن الخطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوسی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون مین کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر رضی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ امر تہ کو پہونچی کہ پہونچہو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیونمین سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی بس کہا عمر نی وائی تجیر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمر نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پہونچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر حکم ہوا وہ اوزہر گیارہ واہ ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباس رض سی آیا ہی کہ کہا دیر کی عمر رضی کہ نہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین آئی اہل یمن جو کوئی تم مین سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا عمر رضی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس اویس کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سی کہ تجہ جیسا پوچہی اوسکی حال کہا عمر نی وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کی یعنی اسلیی کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رضی دگد ہو نیر پہر روانہ ہوی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہ کہڑا نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رضی نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رضی نی اونسی پہر اونہون نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام و رحمۃ اللہ اور کہا عمر اور علی رضی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدا یتعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضی رضی نی جانتا ہو نمین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نی رکہا ہی کہا کیا چاہتی ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رضی نی کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک ہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس ورثے عمر اور علی کہ بوسہ دین اوس ہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی مجکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپ کیطرف سی اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو ہماری لیی کہا اوسنی دعا میری تمام مشرق و مغرب کی مرد و زن مسلمانونکی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کرو ہماری لیی بالخصوص لیی دعا کی اویس نی انکی لیی اور تمام مومنین و مومنات کی لیی پہر کہا عمر رضی نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کیرمی میری پرانی ہو گئی ہین اور دونون پاپوشین کاٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکینگی یہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص و آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سیر و کئی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی و ہانسی اور دیکہتی گئی بعد اوسکی

رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَةُ

وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا یعنی جبکہ آئی ابو موسی اشعری اور قوم اوسکی
آئی تمہاری پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روی دلکی اور بہت نرم ہین از روی قلب کی ف ع یعنی نسبت تمام اون لوگون کی کہ آتی ہین تمہاری پاس
اور ارق افئدۃ جو فرمایا رقۃ ضد قساوۃ اور غلظت کی ہی اور فواد بمعنی دل کی اور بعضون نی کہا باطن دلکا اور بعضون نی کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہہ ہین کہ
وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتی ہین جہت باطن کی سی والین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت و مواعظت کی تمام لوگونکی دلونسی بحسب ظاہر کی اور
بہت سی اقوال اسکی معنی مین نقل کیی ہین ملا علی رح نی اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ افئدۃ جمع فواد کی ہی ساتہہ پیش ف کی اور ہمزہ کی بمعنی دل کی اور قلوب جمع قلب
کی ہی تقلب سے بمعنی پہرنیکی ایک حال سی طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نی ساتہہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین
تاکید کی لیی ہی اور یہہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی وہان فقط ارق افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہین اوسی بہی متحد ہونا دونونکا
ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ فواد پردہ دلکا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جاتی ہی اور پیٹہتی ہی بات حق اوسمین اور پہونچتی ہی دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہی
اور آتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہی اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے
آیتون اور ڈرانیوالونسی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہہ غلظت و صلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہی ساتہہ رقت و لین کی اور طیبی نی کہا احتمال
رکہتا ہی کہ مراد ساتہہ رقت کی جودت فہم اور ساتہہ لین کی قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا یہہ جو کچہہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور
غایت کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی ف ح یمانیہ ساتہہ تخفیف ی کی ہی اور ساتہہ تشدید اوسکی بہی منقول ہی
نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطی کمال ایمان کی وہانکی رہنی والون مین بیچ اوسوقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اوسکی اور بہی تاویلین
ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئی اور پیدایش عالم اور ہدایت کار سی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نی اونکو سامنی اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق
مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضون نی کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نی کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو پڑنی سی مہلکہ مین ترجمہ اور فخر یعنی
تعریف کرنی اپنی ساتہہ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والونمین ہی چین اور آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ع ع جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اون جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین
قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور مالکون مین اور اسیکی حکم مین ہی کہوڑا بلکہ زیادہ
اسی اور بعضون نی کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط وہانکی رہنی والونسی رکہتی ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سی اور تحمل نہین
کرتین جاڑیکا انکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہی اور یہہ باعث ہی فرمان برداری کی اور نہ نکلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اون کا
آبادی سی اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت و انقیاد سی ایسا ہی کہا ہی شراح
نی بیچ شرح اس حدیث کی اور کہا مینی خدا کی توفیق سی ظاہر یہہ ہی کہ مال و منال جو اونٹونمین بہت ہی باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی مالیت
نہین رکہتین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ
الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی سر کفر کا طرف مشرق کی ہی ف ع ح سر کفر سی مراد بڑا کفر ہی ذکرہ السیوطی اور اظہر یہہ ہی کہ کہا جاوے یہہ کہ منشاء کفر کا جانب مشرق کی ہی کہا طیبی
نی یہہ ایسا ہی جیسی فرمایا راس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سی ہوگا کہا ابن ملک نی یعنی مشرق سی ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج
اور ماجوج وغیرہما کی کہا نووی نی مراد ساتہہ اختصاص مشرق کی ساتہہ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا یہہ آنحضرت کے عہد مین اور
آئندہ بہی ہوگا جسوقت کہ نکلیگا دجال مشرق سی پس وہ منشاء فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نی باجی سی نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہے یا اہل نجد اور
بعضون نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی ابلیس کے طرف جیسیکہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کی ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ کہوڑی والون کی اور
اونٹ والون اور چلانیوالون کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیمونکی رہنی والی ہین یعنی رہنی والی جنگل کی اور صحرا نشین اسلیی کہ اونکی گہر اکثر بالونکی خیمونکی ہوتی
ہین اور آرام و نرمی بکری والونمین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم وعن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من ہہنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اہل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعۃ ومضر
متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود انصاری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس جگہہ آئی ہین فتنہ یعنی
جو چیزین باعث شور و شر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگونکی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنی والی تہی آنحضرت ساتہہ لفظ ہہنا کی
طرف مشرق کی اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینونکی ہین کہ جو پیچہی لگ رہی ہین اونٹون اور گایونکی دمونکی ف ع کہ جاتی
ہین پیچہی چرانی کی لیی مراد انسی اعراب ہین یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب دور رہنی اونکی شہرون اور گانون سی کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے
حاصل ہوتی ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کی فرمایا اللہ تعالی نی الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
یہہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء
فی المشرق والایمان فی اہل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سختی دلونکی اور سختی زبان کی مشرق مین
ہی یعنی بسبب ہونی اوسکی محل کفر و فتنونکا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح مراد ہی حجاز سی مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات
انکی اور کہا ابن ملک نی مراد ہین اہل حجاز سی انصار اور حجاز کو اسلیی حجاز کہتی ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کی اور نجد نام اوس زمین کا ہی
کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوای حجاز کی جو زمین کہ متصل ہی ساتہہ عراق کی اور اسکی مقابل مین زمین پست کو تہامہ کہتی ہین وعن ابن عمر
رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ
وفی نجدنا قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ
ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
خداوندا برکت دی ہمکو بیچ شام ہماری کی ف ع شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی باصلہ بموجب فرمانی اللہ تعالی کے
الذی بارکنا حولہ اور انبیاء بہی وہان بہت مدفون ہین اسلیی بہی پہلی ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سی زیادتی برکت کے ہی یا برکت کہ حاصل ہو واسطی اہل
مدینہ کی اور تمام مومنونکی علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دی ہماری لیی بیچ یمن ہماری کی ف ع مراد ہی برکت ظاہریہ اور معنویہ اور اسلیی بہت
ہوتی ہین اولیا اوسمین اور ظاہرا ان دونون مکانون کی لیی دعاء برکت کی اسلیی کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہین دونون مکانون سی آتا ہی ترجمہ کہا بعضے
صحابہ نی یا رسول اللہ اور کہیی کہ برکت دی ہماری نجد مین ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیی اوسکی جانب سے بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کے شرح مین لکہی گئی ہین ترجمہ
کہا یا الہی برکت دی ہماری لیی ہماری شام مین یا الہی برکت دی ہماری لیی ہماری یمن مین کہا بعضی صحابہ نی کہ کہی برکت دے ہمارے نجد مین ابن عمر کہتی ہین پس گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہہ ف ع یعنی جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتہہ قول
آنحضرت کی نحو المشرق ت زلزلہ ہونگی ف ع یعنی حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلونکا ہی اور بیقرار ہونا اہل اوسکی کات اور فتنی ف ع یعنی بلیات اور محنتین کہ باعث ہون
ضعف دین کے اور قلہ دیانت کے پس نہین مناسب ہے دعا برکت کی اوسکی لیے ت اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کے یہہ بخاری نی ف ع
یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن
مین سی ہی اور جگہہ رہنی اور دفن ہونی اونکی کی مدینہ ہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار **الفصل الثانی** فصل دوسرے

عن اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا
فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے کہا یا الہی
متوجہ کر اونکی دلونکو ف ع یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سی اور اسلیے اسکی بعد دعا کی برکت
صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہا ت اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو مانپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہی اور
مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا تورپشتی نی کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملون کی کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا و
بارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ
کی اور وہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی ہی وہانکی رہنی والونکی لیے
بہی اور اونکی لیے بہی کہ وارد ہون وہان پس نہ تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وعن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ
مَلٰئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل
شام کی عرض کیا ہمنی کس سبب سی فرمایا آپ نی یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی
اہل پر نقل کی یہہ احمد ترمذی نے ف ع واسطی محافظت کرنیکی کفر سی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتونسی فرشتی رحمت کی ہین انتہی اور حضرت
شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی چہا جانی رحمت و رافت الہی سی اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی
رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سی صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیے اون کو پرندون کی بازوون پر
اسلیے کہ پرندونکی سوائی تین چار بازوونکی نہین ہوتی ہین چہ جائی چہہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور
حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی لیے ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سے باز رہنا چاہیے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا
قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ نکلی گے ایک آگ حضرموت
کیطرف سی یا حضرموت سے ف ع یہہ شک راوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن مقدر ہی یعنی من نحوہا او من جانبہا
اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوسی فتنہ مین اور حضرموت ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر ر اور میم کی اور میم کی پیش

بہی کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ت جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکی گی اونکو کہا ہمنی یا رسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوسوقت
اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی اسلیئی کہ وہ سلامت رہینگی پہنچنی آگ حسیہ یا حکمیہ کیسی بسبب
محافظت کرنی ملائکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذر چکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سی شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکیگی اونکو
طرف شام کی بی اختیار اونکی کی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہا
ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار الناس الی مہاجر ابراہیم وفی روایۃ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم و
یبقی فی الارض شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ تحشرہم النار مع القردۃ والخنازیر تبیت معہم
باتوا وتقیل معہم اذا قالوا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی تہی قصہ یہہ ہی کہ ہوگی ہجرت پیچہی ہجرت کی ف ع ح معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون
نی کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سی اور یہہ اوس اوقات
مین ہی کہ بہت ہونگی فتنہ بندونمین اور غالب ہونگی کافر شہرونمین اور کم رہینگی حمایت کرنیوالی دین کی اور قایم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگی
شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی پس جو کوئی چاہی کہ نگاہ
رکہی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہرون کیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتہہ قول اپنی کی ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری
طرف ہجرت کی جگہہ ابراہیم کی کہ شام ہی اسلیئی کہ جب نکلی ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتہہ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین
اہل زمین کی وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگی زمین مین بدترین اہل اوسکی کی یعنی کفار و فجار پہینکدینگی اونکو
زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایک جانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل
زمین کی اون زمینونسی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگی ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرینگی دنیا مین اور واسطی ڈرنی کی
لڑائی سی اور واسطی حرص کرینگی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی
مانند چیز خوار گہناونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدینگی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکہیگا پس دور رکہیگا
اونکو مکان رحمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکہنی اوس شخص کی کہ گہن کہاتا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اوسکی
پس اسلیئی باز رکہیگا اونکو نکلنی سی اور بیٹہا رہنی دیگا اونکو ساتہہ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن
مکروہ رکہا اللہ تعالی نی اوٹہنا اونکا پس ٹہرا رہنی دیا اونکو ت مکروہ رکہیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتہہ آگ رات اور دن اور جمع
کریگی اونکو ساتہہ کافرونکی کہ وہ باعتبار چہٹاپی اور بڑہاپی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رح کی
لکہا گیا اور شیخ رح نی کہا ہانکی گی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتہہ بندرونکی اور
سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی ہونی کی ساتہہ اونکی متخلق ہونا ساتہہ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتہہ صفات اونکی کی
ہی یا مراد آدمی بدخوئی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کی ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ رات کرینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ
آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونی کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور
مصاحب حال اونکی کی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک وعن ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر

اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ ہوجاویگا کاروبار دین کا اسطرح پر کہ ہوگی تم لشکر جمع کئی گئی یعنی کلمۃ الاسلام مین اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** ع یعنی عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو میرے لیی یا رسول اللہ کہ ان لشکرون مین سی کس لشکر کی ساتہہ رہونمین اگر پاؤنمین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑ تو شام کو اسلیی کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین خدا سی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطی رہنی کی اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدون کو اپنی بندونمین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا **ف** ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکی ہی کہ مخاطب عرب ہین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپ کی علیکم بالشام اور درمیان قول آپ کی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئین اور اپنی جانورونکو اپنی حوضون سی **ف** ح غدر ساتہہ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکری ساتہہ غیر کی خصوصًا اونسی کہ سرحد اسلام پر بیٹہی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیی کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہی بسبب میری بیچ حق امت میری کی کہ محافظت کری شام کی اور اوسکی رہنی والونکی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سی اوس دیار پر نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت کی شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کئی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** ح مراد اہل شام سی یہان مخالف علی رض کی ہین معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتہہ تہی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تہی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتہہ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنی **ت** اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** ح یعنی کیونکر لعنت کرونمین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بہی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ دفع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سے لازم نہین آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتدا سمجہا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو سحالمین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سی کہ فرمایا یہہ بہائی ہماری ہین کہ بغی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑ لائی ایک شخص نے کہا واعجب مین جانتا تہا کہ وہ اچہا مسلمان ہی علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بہی تو مسلمان ہی اور سوای اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین انکی اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتی ہین **ت** اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سی مینہہ برستا ہی اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتہہ مدد اونکی کی دشمنون یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتہہ برکت اونکی کی عذاب **ف** ع ح یعنی عذاب

شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکیکی ہوگی والا برکت و نصرت اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا اس حدیث
مین اور اور حدیثونمین بہی علی رض سی آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثونکی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی لایا ہی
کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہین اور نہ یہہ چالیس جبکہ مرتا ہی ایک ابدال ابدال کرتا ہی
خدا تعالی ایک کو پانسو مین سی جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ بیان فرمائی ہمسی عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہین کہ اس مرتبہ کو پہنچتی ہین فرمایا
وہ عفو کرتی ہین اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہین اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبر گیری فقرا کی کرتی ہین اوس چیز سی کہ دیا ہی خدا تعالی نی
اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب مین ہی کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالی غصہ کی اور عفو کرنیوالی لوگون سی اور اللہ دوست
رکہتا ہی نیک کارونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیی تین سو شخص ہین آدم کی دلپر اور اوسکی لیی
چالیس ہین کہ دل اونکی موسی کی دلپر ہین اور اوس کی لیی ساتہہ شخص ہین کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دلپر ہین اور اوسکی لیی پانچ شخص ہین کہ دل
اونکی جبرئیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیی تین شخص ہین کہ دل اونکی میکائیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیی ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اسرافیل کی دلپر ہی جبکہ مرتا ہی
وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین مین سی اور جبکہ مرتا ہی ایک تین مین سی بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ مین سے اور جبکہ مرتا ہی پانچ مین سے ایک تو
بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات مین سی اور جبکہ مرتا ہی ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی چالیس مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ
اوسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو مین سی تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام مین سی بسبب اونکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سی کہا بعضے عارفین نی کہ نہین
ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کوئی آنحضرت کی دلپر ہو اسلیی کہ نہین پیدا کیا اللہ نی عالم خلق و امر مین کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دلسی پس نہین برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اولیا مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح الشام فاذا خیرتم المنازل فیہا فعلیکم بمدینۃ یقال لہا دمشق
فانہا معقل المسلمین من الملاحم وفسطاطہا منہا ارض یقال لہا الغوطۃ رواہما احمد
اور روایت ہی ایک شخص سے صحابہ مین سے **ف** ع کہ نام اوسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین رکہتی کہ صحابہ سب عدول ہین
ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نزدیک ہی کہ فتح کیی جاوینگی شہر شام مین پس جب اختیار دیی جاؤ تم مکانونکا اون شہرونمین پس تمپر
لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ح ساتہہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر و افصح کی کہ پائی تخت شام کا ہی **ترجمہ**
پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانون کی ہی لڑائیونسی **ف** ح لفظ معقل ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور زیر قاف کی عقل سی بمعنی حصن اور پناہ
کی اور معنی یہہ ہین کہ داخل ہوتی ہین اوسمین مسلمان اور پناہ لاتی ہین طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم
جمع ملحمہ کے ہی بمعنی جنگ و قتال کی **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** ح فسطاط ساتہہ پیش ف کی اور جزم سین کی اور کبہی ف کی زیر سے
بہی آتا ہی بمعنی شہر جامع کی کہ جمع کری لوگونکو اور اسلیی مصر کو بہی فسطاط کہتی ہین اور فسطاط بمعنی خیمہ کی بہی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینون
مین سی ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ع ساتہہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور طا مہملہ کی نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد دمشق
کی ہین اور بعضون نی کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی **ت** روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی یعنی اپنی مسند مین **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ بالمدینۃ والملک بالشام اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ مین ہی **ف** ع یعنی غالبا اسلیی کہ علی رض کوفہ مین رہتی تہی بیچ زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہہ ہی کہ

خلافت مستقرہ مدینہ مین ہی ت اور ملک یعنی بادشاہت شام مین ہی ف ع ح اور اسمین اعلام ہی ساتہہ اسکی کہ حسن رضی نی جب خلافت ترک کی
اور کاروبار سپرد معویہ کی کیا تو وہ نہین ہوئی خلیفہ اور موید ہی اوسکو جو کچہہ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نی کہ خلافت بعد
میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر بادشاہت ہوگی بعد اسکی کہا بعضون نی کہ اسمین اشارہ ہی علی رض کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی
طرف ای پر ملک کہ اور حدیث مین آنحضرت کی صفتون مین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدایش اونکی کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور
ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہی اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تہا والا ملک و دین اونکا تمام عالم مین ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اونکی
قول سی الملک بالشام یہہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہی اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد بلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کی واسطی
پانی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وعن** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ
خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک کہ
ٹہیرا شام مین نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین ف ح دلالت کرتا ہی یہہ اوپر ثابت رہنی دین اور قرار پکڑنی اور
غلبہ اوسکی کی شام مین اور اسی قبیل سی ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام
کی مکانونکا اوسی **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ
بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانونکی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کی غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین
شہرون شام کی سی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح من خیر مدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ بہی ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی
حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کی ہی اور مضافات اور توابع اوسکی سی ہی کچہہ خلاف درمیان ان دونون حدیثونکی نہوا
وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا نزدیک ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہونسی پس غالب ہوگا تمام
شہرون سوای دمشق کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح بیان نہین کیا شارحون نی کہ وہ بادشاہ کون ہی **تنبیہ** جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ فضیلت شام
اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوای انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتہہ ضعف
کی واللہ اعلم کذا فی سفر السعادت **باب ثواب هذه الامة** یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کی ف ع ح یعنی ایسی جماعت کے
کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کی کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح مین ہی کہ مبتدع نہین ہی امت سی علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت
مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سی پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی ف ح فضیلت اس امت مرحومہ کی اور
کثرت ثواب انکی بہ نسبت اور امتون کی خارج حد حصر اور حیطہ بیان سی ہی اور اوسکی ثابت کرنی مین بس ہی قول حق سبحانہ کا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیے اور قول اوس تعالی کی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ اور بس ہی یہہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلایق ہین کہ تمام انبیا

اور رسولون نی

اور رسولون نی آرزو کی ہی کاشکی اونکی امت ہوتی اور یہہ کہ ثابت ہین اونکی لیی کمالات اور کرامات اور فضایل ایسی ایسی طرح کی کہ نہی
امم سابق مین اللہم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم
الراحمین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم
فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل
استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط
ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ
العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین
تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل
عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری
روایت ہی ابن عمر سی کہ اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہی مدت عمر تمہاری کی بنسبت عمرون اون لوگونکی کہ گذری ہین
امتون سی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونی تک ہی **ف** ع اجل کہتی ہین ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک
چیز کی لیی فرمایا اللہ تعالی نی لتبلغوا اجلا مسمی اور کبہی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت
اوسکی ملا علی نی یہہ توطیبی سی لکہا ہی اور بعد اسکی لکہا ہی کہ توضیح اسکی یہہ ہی کہ اجل کبہی تعبیر کیجاتی ہی تمام وقت سی کہ معین ہے عمر کی لیی
برابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسا کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبہی اطلاق کیجاتی ہی وپر انتہا مدت کی اور اخر اوسکی
کی اور یہی مراد ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک
ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہان معنی اول ہی ہین فرماتی ہین مدت عمرون قلیل تمہاری کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کی
مقدار اوس مدت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سی زیادہ ہی
خلاصہ یہہ کہ مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت پہر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کی اور درمیان
یہود و نصاری کی ہی ساتہہ قول اپنی کی **ت** اور ہمین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتہہ
رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کی کہ کام فرمایا کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مردنی کون ہی کہ کام کری میری لیی
دو پہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین اوسی دانگ کو اور دانگ چہٹا حصہ
درہم کا **ت** پس کام کیا یہودنی دو پہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نی عمر دراز مین ثواب
قلیل پر پس مشابہ ہین ساتہہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دو پہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اوس مردنی کون ہی کہ کام کری میرے
لیی دو پہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نی یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر
ف ح یعنی انہون نی کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دو پہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر
کہا اوس مردنی کون ہی کہ کام کرتی میری لیی نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتہہ
ان لوگون کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیی اجر ہی دوچند **ف** یعنی

بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالی کے اس قول سی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ
کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتہہ رسول اوسکی کی پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سی پس اس
امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیون کی بہی اسلیی دوہرا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئی یہود و نصاری پس کہا اونہون نی کہ ہم زیادہ ہین
از روی عمل کی اور کمتر ہین از روی ثواب کی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نی ای رب ہماری یا تو نی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہین گے یہہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی
اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنی کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہی بقدر رنج اوٹہانی
کی اور نہ بجہہ استحقاق کی اسلیی کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور
پہنچتا ہی اوسکو یہہ کہ بہت تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندون مین سی فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ہماری
علمانی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیی کہ نہین متصور ہی یہہ کہ
ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس مدت کی ت فرمایا اللہ تعالی نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچہہ
تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نی کہ نہین ظلم کیا تو نی ہماری حق مین سے کچہہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی
فرمایا اللہ تعالی نی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون
کرتا ہون نقل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اون مین کے
اسلیی کہ اونکی لیی نہین ہی ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہ نہین ہی کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکی حضرت
موسی اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُہُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَہْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت
رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی
مال کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف
میری جاننا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آتی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی کوئی آوی کہ مساوی ہووی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہہ ان
حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل
کیا ہی علمانی ان حدیثونکو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی و لیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیی لیکن کہا ہے
اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور ای پر
بمعنی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ
پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر
ہو مخصوص ہی ساتہہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہی اور ایپر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کی واسع ہی اور اولی یہہ ہی

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین وعن معاویۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من
امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہی معویہ سی کہا سنا مینی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی ہمیشہ رہیگی امت مالا جابت میری سی ایک گروہ قایم ساتہہ حکم اللہ کی ف ع یعنی ساتہہ امر دین اوسکی اور احکام
شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی
اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کی اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون
بالمعروف وینھون عن المنکر یعنی اور چاہیی کہ ہو تم مین سی ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین اچہی باتونکا اور منع کرین
بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کریگی مدد گاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کریگی اون کی
یعنی نہ موافقت کریگی اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کار اپنی کی ہون گے
ف ع یعنی قایم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سی کہ ثابت
ہین باوامر خدا پر دور ہین نواہی اوسکی سی قایم ہین امور شریعت پر برابر ہی اون کی نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اونکی
ہونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتہہ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتہہ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض
من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کی ہین کہ
جنگل بارنگی ساتہہ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کی ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کرینگے
اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین ہی گے بالکل اگر ضعیف
ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد خاص
ہین کہ ساتہہ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی
وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی حتی یقاتل اخرہم مسیح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال
سی یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی وذکر حدیث انس ان من
عباد اللہ فی کتاب القصاص اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ **الفصل**
الثانی فصل دوسرے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر
ام اخرہ رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال
مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع جانا جاتا ہی کہ ظاہر اسحدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ شک
اور تردد اور عدم یقین اسمین ہی کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہی اس سی کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ
تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجہا جاتا ہی کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونی مین پس خیر یعنی اسم تفضیل کی نہین ہے دین مین پس اگلون نے صحبت کہی ساتہہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پیچا یا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور
مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نی نگاہ رکہا اور متقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی
بنا رکو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کی کرین تو بہی درست ہوسکتا ہی باعتبار تعدد

وجوہ خیریت کی حاصل یہہ کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کراور مقرر نزدیک جمہور کے یہہ ہی کہ فضل کلی ثابت ہے صحابہ کی لیی اور یہہ منافات نہیں کتنا ہی تہہ ثابت ہونے فضل کی وجوہ خیریہ کراونکی لیی و مراد فضل کلی سی اکثریت ثواب کی ہی اسکے تعالے کی نزدیک ف ع کہا تو پشی نے کہ نہیں حمل کیجاوسکی یہہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کی آخر پر اسلیی کہ قرن افضل ہین سب قرنون سے بلاشک و بلاشبہہ پہروہ کہ قریب اونکی ہین پہروہ کہ قریب اونکی ہین و چوتھی مین اشتباہ ہی اوی کی جانب لیی و نہیں مراد ہی اس سی مگر نافع ہونا اوسکا شریعت کے پہلیانی مین اور ایسا فحی ل قاضی کا طوفی و طوا الکبکر لکھا ہی کہ حاصل اسکا یہہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی تہہ وجود نافع کی بیچ بعض مہینون کی نہ بعض کے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی تہہ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کی نہ بعض کے جمیع وجوہ سی اسلیی کی حیثیتین مختلفہ الکیفیات ہین فی کل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات و باوجوہ اسکی پس فضل مقدم کی لیی ہی اونہین سے یہہ مگر تسلی پہلون کی لیی اشارہ کرتی کر طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی ورطلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتہہ مینہ کی نہیں ہی مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسی کہ تمثیل دی آنحضرت نی مینہ کو ساتہہ ہدایت اور علم کی پس مختص ہو گی یہہ امت مشابہت دی گئی ساتہہ مینہ کی ساتہہ علما کی اور کاملین کی اونہین سے و رکامل کر نیوالونکی واسطی غیر اپنی کی پس مستدعی ہی یہہ تفضیل اوسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتہہ خیر کی نعمت نہیں لازم آتی ہی اس سی مساوات بیچ افضلیت کی انتہی مختصر اور خلاصہ یہہ کہ یہہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسکا اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی تہہ قول اپنی کی ہذہ امتک مرحومۃ لیکن نبی و سکا نبی ارحمۃ ہی بخلاف تمام امتونکی کہ خیر منحصر ہی اونکی گلون ہی مین پہر اونکی شر اونکی پہلو مین کہ بدلالت اونہون نے کتابین اپنی و تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تہی وسیلہ اول اونکی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا وابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری اخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منہا فوج عاما ثم اطعم فوج عاما لعل اخرہا فوجا ان یکون اعرضہا عرضا واعمقہا عمقا واحسنہا حسنا کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح اخرہا ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم رواہ رزین

روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہون نی اپنی باپ سی یعنی امام محمد باقر سی اونہون نے نقل کی امام جعفر کی دادا سی یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو و اور خوش ہو و ف ع مکرر فرمایا او سکو تاکید کی لیی یا ایک دنا کی لیی اور دوسرا آخری کی لیی **ترجمہ** سوا اسکی نہیں کہ حال اور قصہ افراد امت اجابۃ میر کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ حال اور قصہ انواع مینہ کی بیچ حصول منفعت کی نہیں جانا جاتا کہ آخر او سکا بہتر ہی یا اول او سکا یا مانند ایک باغ کی ہی ف ع او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی او معنی اسکی یہہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والی میوون والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتہہ او سکی دین باعتبار شرایع اور ارکان او شعبون او سلیکی **ترجمہ** کہ کہلائی گئی او س سی ایک فوج یعنی نفع او تہا یا بعض او سکی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض دوسرا او من باغ کی سی جماعت دوسرا ایک دوسرا سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا ارو جماعت کی یعنی جماعت آخرنی کہ باغ سی کہا یا ہو ے چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتو کا ارنے چوڑائی کی اور ہو و گہرا زیادہ ارنے گہرائی کی ف ع اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کی کثرت اور ہجوم او سکا ہی او طول نہ کہا اسلیی کہ عرض او عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم او سکا ہی **ترجمہ** او رہبت اچہا او سکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ امت کہ مین اول او سکی ہون اور ہو گا مہدی بیچ مین او سکی اور ہونگی عیسیٰ آخر او سکی لیکن درمیان اسکی یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا اول اور او سط او سکا کہ متصل ہی تہا آخر او سکی کی ایک جماعت ہو گی کجرو نہیں ہونگی وہ مجھی یعنی میری تابعین سے اور میری راہ و روش پر اور نہ مین اونسی ہون ف ع یعنی راضی اونسی اور مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اون سی بسبب فسق و ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہہ رزین نی **و عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الخلق اعجب الیکم ایمانا قالوا الملئکۃ قال وما لھم لا یؤمنون وھم عند ربھم قالوا فالنبیون قال وما لھم لا یؤمنون والوحی ینزل علیھم قالوا فنحن قال وما لکم لا تؤمنون وانا بین اظھرکم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعجب الخلق الی لایمانا قوم یکونون من بعدی یجدون صحفا فیھا کتاب یؤمنون بما فیھا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سی کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہارے از روی ایمان کی یعنی ایمان انکا مخلوقات مین سی بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضی صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی فرشتونکی کہ ایمان لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجایب و غرائب جبروت کی پس کیا عجب و غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی یا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل قوی جانتی ہین ہم فرح اور اس سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ سے انبیا پر اسلیی کہ فضیلت مکان بمعنی کثرت ثواب کی ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہ مین پڑین حال آنکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر فرح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بواسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچھہ کہ دوسرے کو بھیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب ایکی ہین بہت قوی ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتھہ احکام اور اوامر و نواہی کی حال آنکہ مین درمیان تمہارے ہون فرح اور مشاہدہ کرتی ہوا نوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبتا و ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور ارشاد میری سی بیچ ظاہر و باطن تمہارے کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک پاوین گی مصحف اور اجزا کہ اوسمین لکھی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوین گی ساتھہ اوسکے کہ بیچ اون مصحفونکی ہی فرح یعنی غائبانہ ایمان لاوین گی ساتھہ سنی اخبار و آثار کی بمشاہدہ اور معائنہ انوار کی اور یہی مراد ہی ساتھہ قول حق سبحانہ کی یومنون بالغیب ساتھہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور موید ہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ بعد اسکے ابن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اون کی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تمہارا محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیی کہ دیکھا تہا اون کو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوائی اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پھر پڑہی یہہ آیہ یعنی یومنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ✦ حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان بھی بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضی مومن آنکی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اون کی بعد کے مومنون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی وعن عبد الرحمن

بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عبدالرحمن مٹی علاء کیسی حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتے تھے تحقیق شان یہہ ہے کہ نزدیک ہی ہوگی پچھ آخر اس امت کی ایک قوم کہ ہوگا ثواب اونکی اول کی مثل ثواب اونکی پہلی امت کے صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھہ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی وجود اونکا دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا ناشناسا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتون پر یا باتون کے فتنہ والونسی کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کی یہہ دو حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اوسکی لیی کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان لایا مجپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** اور تعین عدد سات کا سپرد ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہی اوسکی عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد اس سی تکثیر ہی تجدید **وعن** ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابن محیریز یا بعی سی کہ کہا میں واسطے ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سی روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا مین تجسی ایک حدیث خوب فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہا یا ہمنی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہے ساتھہ ہمارہی ابوعبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابوعبیدہ نی یعنی واسطے اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان مانی انعام حضرت رسالت پناہی کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لانی مین یعنی آپکی ساتھہ پیرا اور جہاد کیا ہمنی ہمراہ آپکی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تم سی وہ لوگ کہ ہونگی پیچھی تمسی ایمان لاوینگی مجپر حال آنکہ نہ دیکھا مجکو **ف** معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اوسی الحاظ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سی روایت کی ابوعبیدہ سی قول اون کی سی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخرتک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيْ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **ف** یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدائش اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی اکیسو تیرو سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تباہ ہووین اہل شام نہین بہلائی ہوگی تم مین **ف** یعنی تمہی کی لیی یا متوجہ ہونیکی لیی طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی ظاہر یہہ ہیکہ مراد یہہ ہی کہ اہل شام قایم ہونگی مرضدا پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کی جسوقت کہ باقی

نہین رہی گا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قایم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیی کہ باقی نہین رہیگا اوسوقت
کوئی اہل خیر مین سی ترجمہ اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت مین سی مدد کی گئی یعنی غالب اعداء دین پر نہین ضرر کریگا اونکو وہ شخص کہ نہ مدد کری
اونکو کہ عنایت الہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت ف ع یعنی قرب قیامت ہو اسلیی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہین قایم ہوگی قیامت
اس حالمین کہ زمین مین ہو اللہ کہنی والا ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سی ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنی محدث کہ حفاظ حدیث
کی ہین اور راوی اون کی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہی کتاب کی پس مراد انسی اہل سنت و جماعت ہین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء
والنسیان وما استکرہوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق
اللہ تعالی نی معاف کیا میری امت سی خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کی گئی ہین یہہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی ف ح ع جاننا چاہیی کہ
خطا ضد صواب کی ہی صراح مین ہی خطا ناراست نقیض صواب کی اور مقصور و ممدود دونون طرح آیا ہی خطیہ بمعنی گناہ کی یا جو گناہ کہ بی قصد کی ہو کذا فی
القاموس اور خطا ساتہہ زیر خ اور جزم ط کی بہی بمعنی گناہ کی اور بعضون نی کہا خطا کہتی ہین اوسوقت کہ قصدا کری اور اخطاء اوسوقت کہ بقصد
نکری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکہی اور غیر صواب مین پڑجاوی اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کری اوس چیز کا کہ نکرنی چاہیی اور کہتی ہین اوس شخص
کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتہہ اس معنی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر ماری
شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنی کا رکہتا تہا ناگہان پانی حلق مین اوتر گیا اور مراد اس حدیث مین یہی معنی ہین
اور نسیان ضد حفظ کا ہی بمعنی فراموشی کی اور سہو بہی بمعنی نسیان کی ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین یعنی نسیان کیا اوس سی اور غافل ہوا
اوس سی اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہہ ہی کہ گناہ نہین اونمین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب اونکی نہ یہہ کہ مواخذہ نہین
ہوتا مطلقا اسلیی کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہی دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنیکی ساتہہ خطا کی واجب ہی قضاء روزیکی اور بیچ نسیان کی کہ واجب نہین
ہی قضاء روزہ کی بسبب اسکی ہی کہ صاحب حق کی جانب سی ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ تمام کر اپنی روزی کو اسلیی کہ نہین کہلایا اور نہین پلایا ہی
تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنی مال لوگون کی ساتہہ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ
وما استکرہوا علیہ ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیی گئی اونسی بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کی یعنی باعث ہو انسانکو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ مکروہ
رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتہہ وعید کی مانند قتل کرنیکی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیی بہی تفصیل ہی
بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابونمین وہ تفصیل لکہی ہوئی ہی اور باوجود اس کی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی
وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ
اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ تعالی رواہ الترمذی وابن
ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن اور روایت ہی بہز بیٹی حکیم بیٹی معاویہ بیٹی حیدہ
قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم بن معویہ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معویہ بیٹی حیدہ کی سی کہ اوسنی سنا آنحضرت سے
کہ فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تہی تم بہترین امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگونکی لیی ف ع ح یعنی تہی وہ
ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین اس امت کے ہین خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتونپر

بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہوئیگی اور نہ نکلنی کی ربقہ اسلام سی اور مانند انکی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتھہ علماء اور شہدا اور صالحین کی اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد مہاجرین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو تم بہترین اونکی اور بہت گرامی قدر اونکی ہو اللہ کی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی فرع مراد عدد ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھہ اتمام کی ختم ہی یعنی جیسکہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم بھی خاتم امتونکی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتھہ سند اپنی کی بطریق مرفوع کی قال ان الجنۃ حرمت علی الانبیاء کلہم حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی یعنی فرمایا آنحضرت نی کہ بلاشبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہو میں اوسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ مبنی ہی حسن عاقبت پر جیسکہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نی ان الذین سبقت لہم منا الحسنی پس ہم آخر مین پیدایش مین اور اول ہین تبہ مین والحمد للہ الذی جعلنا من اہل الاسلام وعلی دین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وبشکرہ تزید البرکات والخیرات اور ختم ہونا کتاب کا ساتھہ اسحدیث کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سی یعنی اللہ تعالی کی سی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان ہی مناسب ہی واسطی عذر کرنی کی اوسچیزی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا وسہو ونسیان سی ختم اللہ لنا بالحسنی وتجاوز عنا ما وقع من السہو والنسیان بحرمۃ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الفضل والاحسان انتہی جانا چاہیی کہ مشکوۃ کی شرحونمین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخونمین یہہ عبارت بہی لکہی ہی ثم قال مؤلف الکتاب شکر اللہ سعیہ وأتم علیہ نعمتہ ووقع الفراغ من جمع ہذا الحدیث النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم آخر یوم الجمعۃ من رمضان عند رؤیۃ ہلال شوال سنۃ سبع وسبعین وثلاثمائۃ بحمد اللہ وحسن توفیقہ والحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدردانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان کی نزدیک دیکہنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتھہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کی سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی اور اصحاب اونکی اور تابعون اونکی کی اور فریق اونکی کی سب پر الحمد للہ حمد اکثیر اطیبا مبارکا فیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم وعنایت پروردگار متعال کی ای مولی میری کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سی کہ اس میری سعی کو قبول فرماوی اور اس عاجز ضعیف ونحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سی درگذر فرماوی اور مجکو اور میری اوستاد اور ماں باپ کو روز قیامت کی بخشندی اور ذلیل نہ فرماوی یارب العلمین بکرر سہ کرر یہی عرض ہی کہ مجہ شرمسار کو اور میری اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ کو اور میری ماں باپ اور سب مسلمانونکو مغفور ومرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان بال پر ہو اللہم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللہم لا تدع لنا ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والاخرۃ الا قضیتہا

یارحم

یا ارحم الراحمین اللّٰھم انا نسالک من خیر ما سالک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
نعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک
البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بیت از گدایان تو ام شاہ بنواز ۔ کہ چون خان جہم در حرم جا گیرم الٰہی بحق حرم جا گیرم
بجاہ المصطفی مولی الجمیع * وھب لی فی مدینتہ قرارا * بایمان ودفن بالبقیع *
ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ واھل بیتہ وبارک وسلم اللّٰھم صل وسلم علیہ وعلیہم اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمہ کلام ملک العلام از فخر گرامی ذی کرصدر نشین بزم کمال خورشید سپہر افضال حلال نکات اتقیا جناب حکیم غلام مولی قلق دام ولہ قام قیام

رباعی

ہان بہر راہ رہنمائی ہی حدیث	بینائی چشم موسیائی ہی حدیث	القصہ طلسم مرفق ہی یہ ہے	تفسیر نجوبات خدائی ہی حدیث

دیدہ سرمہ سائی تحقیقت خاطر عرفان زای معرفت سعی لاہوت تکار تردد ناسوت طلبگار ملکہ کنجینہ ملکوت سواد صفحہ جبروت فطرت
اسرار [illegible] وسائط معاد منظور فکر مفاد گنجور کو تامل اعتبارات کونی سی عیان اور تفکر مظہرات الٰہی سی نمایان ہی کیا ہر
اسباب بر [illegible] ی کشود بی تحریک نسیم کلام صورت پذیر نمود نہو سکی اور دیدہ قول تماشا دوست کا پردہ آرزو بی جنبش شمیم
حدیث یکسو نہو اجتنک الست بربکم کی اغوش شفقت نہ وا تہی قالوا بلی کی پہلوی رافت مین نہ جا تہی پس نکتہ یا بکما ہی کلام دانفخت فیہ
من الروحی کی معنی کما ینبغی سمجھا ہی بنا علیہ اس دقیقہ قدرت کا حیات ابدی نام رکھا ہی علی الخصوص کللم خلاصہ موجودات احب التحا
مسجود طلاقت معبود بلاغت جوامع الکلم برہان الحکم مصحف اغوش احدیت نقش ناصیہ صمدیت مروج لوح وقلم مطرح حدوث وقدم
خاتم المرسلین اقدم النبیین مالک یثرب وبطحی محمد مصطفی الوف الوف تحیات وصلوۃ علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الکبار حشا وکلا نقش اولین
نگارستان ہدایت اور مہر خانہ دفتر نہایت ہی لہذا قدم فرسایان عرفات جستجو اور طواف آرایان کعبہ تک پو کو صلای عام اسودہ نشینی اور
مژدہ دوام راحت گزینی ہی کہ گنوز معرفت وخزینہ حقیقت نور دیدہ عرفان سواد خاطر ایمان وزمامہ کون وفا دامن معاش ومعاد
دستور العمل طریقت واجب الحفظ حقیقت قاعدہ اشکال ہدایت قاید اعمی ضلالت ہدیہ عرب وعجم مشکوۃ شرف مترجم مولفہ فرشتہ خصلت
قدسی مرتبت کریم الذات جمیل الصفات مستند علمای مستندین جناب مولانا نواب **محمد قطب الدین خان** صاحب دہلوی دام فیوضہ السامی
اس جناب ستودہ تذکار کی تنظر ہدیہ ہدایت خاص وعام اور رفع شکوک اوہام ترجمہ کتاب مسطور مین عجب التزام کیا ہی کہ کام کیا ہی ایک
تو ترجمہ سلیس زبان اردو کی معنی مین عام فہم کیا اور پھر عمدہ مضامین کو مقامات مختلف سی چن کر محلہای مناسب مین فواید کی قیود
سی علیحدہ متمیز فرمایا اور ہر باب مین تا وسع امکان غوامض تفسیریہ اور دقایق فقہیہ لطور شایستہ بیان کئی اور ماسوای ازین طبق
طبق در رغر نکات ورق ورق مین بہر دی گویا افادہ کا دریای ناپیدا کنار ہر کوزہ نقطہ مین بہرا اور ہر سطر کو تفسیر بعت قلزم
بنایا اگرچہ یہہ کتاب ایک وقت دہلی مین ملازمان مومی الیہ کی اجازت سی دو مطبع کی باندر فراہ وچھپ کر بدیار باب ارادت ہوی

تھی لیکن وہ انتظام اپنی بدنظمی سے بسا پریشان تھا کہ شایق کی نظر جہاں پہنچی خیرہ ہو کر رہگئی اور بعد زاں بمقام متبر مطبع مجتبائی میں پہر چھپی تو بندگان اعادت پناہی کی نظر ثانی میسر ہوئی لیکن اب کہ باقبال ایزدی و تائید سرمدی حضرت مولف مسبوق الوصف کی بذات نظر ثانی فرما کر اور بہت کچھ مطالب بڑھا کر تو رنا صیہ سعادت عروج پیمائی یافت بوی عطر یابان نکہت ریاض خان نشاط جام الست خاطر خدا پرست ناظم نظم ہدایت آئین اعلام آدمیت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول ممی سنت جامی جاہ دینہ یاحی مدجات ساحی صولت ناشر روایح ازلی جناب مولانا **محمد ہاشم علی** صاحب بقاہ اللہ بکل المجلالہ کو وہ سرمایۂ قدسی عطا فرمایا اور ارشاد اطباع مواسی جناب نبی صوت ایجاب کو سعادت نیوی اور بضاعت اخروی سمجھکر اہتمام مزید و جد و جہد کی کہ چشم ہر نقطہ میں سرمہ سواد دیدہ بینا اور دہن دایرہ میں تو شہ چشم کور یکباصحت کی وہ صورت کہ اگر لوح محفوظ مقابلہ کو آئی تو آنکھوں ہی صاف کر کے اور رفع غلط کی کوشش کر کے اگر حافظہ جبرئیل اسکو سن پائی تو اپنی سہو کو یاد کر کے آب و تاب کتاب بین و مساعد ہی کہ اگر حاسد کہنہ کی آنکھوں دیکھی تھوں نہ ہو جائی اور ربط و ضبط تحریر میں وہ قرینہ کہ اگر رشید سر پر چڑھائی تو کرسی استادی سی کرجائی جو آنکھ کہ اسکی مطالعہ سی نور پذیر ہو اوسکی عالم نور جاگیر ہو **ابیات** چھپی ہی عجب شکل کی یہ کتاب ۔ کہ ہر نقطہ میں ہی نہان آفتاب ۔ ہر ایک حرف کی وہ کشش زور دار ۔ کہ رشک اشارات ابروی یار ۔ ہر ایک دائرہ نور خیز و ہر اک مدخوش قطع شمشیر تیز ۔ بہر کیف اس صحیفہ دلکش کی بی مثالی کی سوا التماس مثال محال اور بی ہمتائی کی ماورا جستجو خواہ و خیال بعد ازیں بامید خیر آخرت قلق ناکام کشتہ نا قدری ایام ایک قطعہ تاریخ بطبع یاد گار ربط اظہار رکھتا ہی اور شرکای اہل خطا پوشی بیہودہ خروشی چاہتا ہی ہوبذہ **قطعہ** بسکہ مطبوع ہی مطابع حق ۔ صافی طبع ہی پسند ہمیں ۔ دیکھکر دل بھی فرح گمین ہی ۔ اینا آئینہ سا آئین ہے ۔ سرآمد ہی ای **قلق** لکھدی

التماس بخدمت صاحبان ناظرین

لوح محفوظ حاصل دین ہے

بعد حمد و صلوٰۃ کی یہ احقر العباد **محمد ہاشم علی** عفی عنہ مہتمم مطبع ہاشمی بزبان خدمتگار ارباب دین اور صاحبان یقین کی منت ہے کہ یہ کتاب لاجواب یعنی مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف تالیف عالم باعمل مقبول بارگاہ لم یزل متبع سید المرسلین جناب مولوی **محمد قطب الدین خان** صاحب دہلوی پہلی اسی دو تین مرتبہ حسب الاجازت جناب ممدوح کی طبع ہوئی لیکن باوجود کوشش و سعی کی اوسکی اہتمام میں بمقتضائی بشریت ان الانسان یخطی و یصیب اوسمیں غلطیان فاحش رہگئیں جسی وجہ سے ہمانا تمام و کمال حدیث کا معہ ترجمہ و فائدہ کی علی ہذا القیاس اسکی تفصیل کہ سہو کاتب ہی یا چوک مصححین لاحاصل ہی و اسمیں تقریر محض لاطائل بغوائی حدیث شریف فضی آدم و نسیت ذریتہ پس چونکہ یہ کتاب فوج حدیث شریف ہوئی ہے کتاب نہیں جسقدر کتابیں طبع ہوئیں تمہیں تا تو ان بات بدیہ ہوگئیں اور شایق اوکی ہاتھ ملتی رہگئی اوسوقت عزیز القدر عزیز از جان منشی عزیز الدین جلف حافظ **سراج الدین** صاحب مرحوم سوداگران کنیہ میرٹھہ کی نظر فوائد عام جہانیا شروع کیا اس بابت میں حسن اتفاق سی یہ احقر بیت التصنیف مدینہ منورہ سے واپس آیا میں موسی کی پاس پہنچا اور ہمراہ حج و زیارات حرمین شریفین چھپوا برس کے واپس ہندوستان آیا تو یہ کتاب قریب نصف کی طبع ہو چکی تھی لیکن اسکی اہتمام کی ہر ایک کی زبانی تحسین سنی بہر حال جو بغور رسی کوشش غیر مسطور کی دیکھی فی الواقع جسی سنی تھی ویسی ہی پائی جزاہ اللہ تعالیٰ اور جو اسکی مصححان اہل جناب مخدومی مکرمی مولوی حکیم **علی صاحب** و مولوی **محمد امین الدین** صاحب کانپوری کی جانفشانی و فوز تریی خیال کی شکریہ بجا لایا کہ دل و جان سی اسکی صحت میں مصروف ہیں جن غلطیوں اور دونکی نظر حرج کی تھی و نہ ہمانے تکالیں علاوہ اوسکی خاص مولف ممدوح نی بھی نظر ثانی کتاب مطبوعہ سابق فرمائی سو اکثر غلطیان اہل مطابع کی عدم بیروی سے داخل کتاب ہوگئیں تمہیں اونکو نکالکر محکوک دین مبین ہو ہو اوسکی مطابق اس کتاب میں درست و صحیح کرا دیں اور جو غلطیاں کتب مطبوعہ مطابع سابق میں ہوگئی ہیں اپنی قوی کی دلیل کی واسطی چند غلطیوں فاحش کا بیان نقتہ واسطی حجت صحت کتاب اپنی کی لکھا

جلد	صفحہ	سطر	غلطیان مظاہر حق مطبوعہ مجتبائی وغیرہ	صحیح مطابق اس خانہ کی ہونا چاہیے
چہارم	۵۶۲	۶	پس حکم کیا گیا میں ساتھہ پانچ نمازونکی ہر روز کہا موسی نی	پس حکم کیا گیا میں ساتھہ پانچ نمازونکی ہر روز پس آیا میں موسی کی پاس پس کہا ساتھہ کس چیز کی حکم کیا گیا تو کہا میں حکم کیا گیا میں ساتھہ پانچ نمازونکی ہر روز کہا موسی نی
سوم	۶۹	۳	پس حق عصوبت کا تو تی کو پہنچیگا اور وہ پوتا چچی کی درجہ کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا برابر کی درجہ کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی	پس حق عصوبت کا تو تا پوتی کو پہنچیگا تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی
سوم	۱۷۱	۱۷	ایک حدیث معہ ترجمہ اور فائدہ کی رہ گئی ہی	وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ نحر جزورا او بقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائی مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائیں و دلالت کیا اس حدیث نی اوپر کہ ضیافت کرنی بعد آنی کی سنت ہی

